Secretary
Kashmir Research Institute
Srinagar
Kashmir
ترجمۂ سری مدبھاگوت
جس کو کاشی باشی مکھن لال کھتری نے ناگری بھاشہ میں ترجمہ کیا اور اسی کو منشی سوامی دیال لکھنوی نے اردو بھاشا میں ترجمہ کیا
مطبع (راجہ) رام کمار وارث مطبع نول کشور لکھنؤ میں طبع ہوا
قیمت فی جلد (بارہ روپیہ)
باہتمام بپن بہاری کپور مینجر
KRI-2

فہرست مضامین شری مدبھاگوت اردو

گذارش

شری مد بھاگوت کے بارھوں اسکندھ کا پورا ترجمہ زبان بھاشا اور حرف ناگری میں سُکھ ساگر نام پوتھی جناب بیکنٹھ باشی راے لچھمن لال صاحب کاشی باشی کی تصنیف سے اس مطبع میں چند مرتبہ طبع ہوئی اور بھکت جنوں نے اس امرت روپی لذت سے وہ آنند پایا کہ جب جب ہزارہا جلدیں طبع ہوئیں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں راۓ صاحب بیکنٹھ باشی کی طرف سے اس پوتھی کا حق تصنیف اس مطبع کو حاصل ہے راے صاحب مرحوم اپنی زندگی میں لفظ بلفظ خط فارسی میں ترجمہ چھپنے کے خواہشمند تھے اور آرزو تھی کہ جس طرح ناگری خط میں یہ پوتھی چھپ کر بھکت جنوں کی آتش شوق کو تسکین پہونچانے والی ہوئی اسی طرح فارسی خط میں بھی ترجمہ اُس کا اُن شائقوں کے لیے جو صرف اُردو جانتے ہیں فیض بخش ہوا چنانچہ منشی نول کشور صاحب بیکنٹھ باشی مالک مطبع ہذا نے دلی آرزو بیکنٹھ باشی مصنف صاحب سکھ ساگر کی پوری کرنے کی غرض سے تلشی گھبر دیال صاحب ساکن شہر لکھنؤ کو جو کہ بھاشا زبان کے کب اور نہایت لائق ہیں اس خدمت پر مامور کیا اور منشی صاحب موصوف نے کمال جانفشانی و جانکاہی اور بڑے غور اور فکر سے خط فارسی میں زبان بھاشا کو زینت دی اور منشی شیو پرشاد صاحب کایستھ سکسینہ منیجر اودھ اخبار نے اپنے دلی شوق سے اس دلربا دلبر کو ایسا ہر ہفت کیا کہ جس نے دیکھا ثناخواں ہوا۔ گو صدہا ترجمے بھاگوت کے ہوے اور شائقوں نے ملاحظہ لیے ہوں گے لیکن ایسا سہل اور سیدھا پورا اشلوک کا ترجمہ مفصل نہیں ہوا بڑے بڑے پنڈتوں نے اس ترجمہ کی مطابقت پوتھیوں سے کی مگر ٹھیک ٹھیک پایا پس یہ نتیجہ خاص کوشش اور تلاش مصنف بیکنٹھ باشی کا تھا۔ چنانچہ پانچ مرتبہ یہ پوتھی مطابق اصل ترجمہ ناگری منشی سوامی دیال کایستھ سری واستو لکھنؤ کی تصحیح و تحریر سے تکمیل پاکر جناب منشی نول کشور صاحب مرحوم کی حیات میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی تھی اب چودھویں مرتبہ نہایت صحت و صفائی کے ساتھ مطبع راجہ رام کمار وارث مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں باہتمام بپن بہاری کپور منیجر حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر پیش کش شائقین ہے۔

شائقین ہر بھکت سے التجا ہے کہ بانی مطبع مترجم اور کارکنان مطبع کو صلۂ خوشنودی میں دعاۓ خیر سے یاد و شاد فرمائیں۔

نیاز مـــــــــند

مینجر راجہ رام کمار پریس وارث منشی نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنؤ

ترجمہ شری مد بھاگوت بھاکھا

جس کو

کاشی باسی مکھن لال کھتری پنجابی نے دیوناگری
بھاکھا میں ترجمہ کیا اور منشی سوامی دیال کایستھ سری واستو
رئیس لکھنؤ نے اردو بھاکھا میں لکھ کر شدھ کیا

باہتمام

بپن بہاری کپور منیجر -

مطبع (راجہ) رام کمار وارث مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپی اور شایع ہوئی

شری گنیش آئینہ

دوہا

جاس چرت سب سُکھ کرن ہرن تاپ ترے[1] شول
بدھ ہر ہر جہ دھیا دہیں جس[2] گاوت شرت چار
شری گرگنپت شاردا جو بر پنکرہ[3] پان
بھاگ چھوٹ ابھلاکھ بڑ بربھر کے چرت اپار

سُو پربھ دین دیال ہت سدا رہو انکول[4]
بگھن نوارن کیجیے اپنی اور نہار
بار بار بنودن تمہے مانگوں یہ بردان
اُردو بچ لکھنا چہوں سب بدھ لیو اُبار

چھند گیتکا

شری کرشن کیرت بیاس گایو سنت سُر من رنجنی
سُور آدک سنت جن بھا کھا یہ بندھ بچار کے
سُور ساگر پریم ساگر اُد سُکھ ساگر کہیو
شیل آکر گیان ساگر اُت سُجان جو جانیے
منشی نول کشور جی مالک اودھ اخبار کے
رگھبر دیال بُلوک تہ رُچ سہل بچ بانی کرن
شیل من پربھ ابنہ جونی بھول چوک سُدھار لیے
گیان اُجھر بھور جہ کو سدا بڑھ سُکھ پائے سہے

دیو بانی ندھ پاون تاپ ترے بھو بھنجنی
جگت ہت درڑھ سیتُ[5] باندھیو اُس اُدھار کے
تاہُ تے اَت سرل جگ ہت ترجمہ ہر جس بھیو
گُن اُجاگر روپ ناگر تہ سمان نہ آنیے
جگ بدت آدر دھرم دھرا دھار ہیں نردھار کے
لکھیو اُردو بیچ اُلتھا راگھ اُرشری ہر چرن
پنتھ اک دوی کاج ہوئی سوئی اُر بیچ دھاریے
شری شیام شیاما گاے جس پربھُنت ہام سو جاہیے

دوہا

اک ہزار نو سے اَدھک اکتیس بکرم سال
شہر لکھنؤ تدھیر میں اُلتھا رچیو رسال

१ त्रय
२ अनुकू
३ यश
४ मंकस
५ सेतु

منگلاچرن

ترجمہ شری مد بھاگوت کا بیچ بولی اُردو کے

پہلے شری گنیش جی کے چرنوں کو یاد اور دھیان کرتا ہوں جن کے دھیان کرنے سے سب کامنا آدمی کی پوری
ہوتی ہیں پھر آدنر کار جوت پر برہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جن کی مایا سے سب جڑ اور چیتن کی اُتپت उत्पत्ति
اور پالن اور ناش تینوں لوک میں ہوتا ہے اور سب جیوؤں میں برھما جی سے لیکر چیونٹی تک اُنھیں کے تیج کا پرکاش
رہتا ہے سب سے پہلے وہی تھے اور مہا پرلے ہونے پر بھی وہی اُبناشی پُرش استھر رہیں گے اور شری کرشن مہاراج کی
سانولی صورت موہنی مُورت پر نچھاور ہو کر اُن کے چرنوں پر سر دھرتا ہوں جنھوں نے اپنی اِچھا سے واسطے بھار اُتارنے
پرتھوی اور مارنے کنس اور جراسندھ जरासंध آدک ادھرمی راجا اور راچھسوں کے جو ہر بھگتوں کو دُکھ دیتے تھے
اور درشن دے کر واسطے کرتارتھ کرنے انیک اپنے بھکت اور سیوک کے بسدیو اور دیوکی کے یہاں شری متھرا پُری میں
سگن اوتار لے کر انیک لیلا جگت میں اس اِچھا سے کیں کہ اُس لیلا کی کتھا اور بارتا سنساری لوگ آپس میں کہہ سُن کر
بھوساگر پار اُتر جائیں اور بشن بھگوان کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتا ہوں جو سب جیوؤں کی اُتپت اور پالن کرتے ہیں
اور شری مہادیو جی کے پاؤں پر مستک دھرتا ہوں جو عمر جیتنے کے اُپرانت سب جیوؤں کا ناش کرتے ہیں اور
بابا جواہر لال سارسوت براہمن رہنے والے کاشی پُری اپنے گرو کے چرن کمل کو ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا ہوں
جن کی کرپا سے شری رادھا کرشن جی کے چرنار بند میں اس کو پریم اُتپن ہوا اور شری شارداجی اور شری شیش ناگ
اور نارو جی کے چرنوں پر سر رکھتا ہوں جو آٹھوں پہر اُس مُرلی منوہر کا گُنا نُباد गुणा नुबाद گاتے ہیں اور بسدیو
اور دیوکی اور نند جسودا جی کے چرنوں کی دُھور اپنے مستک پر چڑھاتا ہوں جن کے تپ کرنے سے شری پربرہم نارائن
نے مرت لوک میں نرتن دھارن کر کے بھکتوں کو درشن دیا اور شری بید بیاس جی اور شری شکدیو جی کے شرن ہوتا
ہوں جنھوں نے اِس اِمرت روپی کتھا شری مد بھاگوت کو جگت میں پرگٹ کیا اور اندک آدک دیوتا اور سنکادک رکھیشور
اور شری بلرام اور شری رادھکا جی اور روہنی جی کے چرنوں پر گر کے برج گوکل اور متھرا دیش کے نچھاور ہوتا ہوں
جس دیش میں شری پربرہم نارائن جی نے اوتار لیکر بال چرتر اور راس لیلا کر کے اپنے بھکتوں کو سُکھ دیا اور جتنے
گوال بال اور گوپیاں اور برجباسی اور گئو اور بچھڑے اور کیٹ پتنگ اور ہرن آدک بنچر वनचर اور جلچر जलचर
اور نبھچر नभचर جو متھرا اور گوکل کے ہیں سب کو ڈنڈوت کرتا ہوں اور شری جمنا جی کے جَل کو جس میں مُرلی منوہر
جل بہار کرتے تھے اور گوبردھن پہاڑ جس کو نندلال جی نے اپنی اُنگلی پر اُٹھایا تھا اور اُس بن کو جہاں مُرلی منوہر گئو
چَراتے تھے اور جمنا کنارے کی ریت रेत کو جہاں بانکے بہاری جی نے رہس لیلا کی تھی اور اُس کدم کے برچھ کو
جس پر شیام سُندر چڑھ کے بیٹھے تھے اور سب سَنت اور بھکتوں کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر سری کرشن داسانُ داس

لکھن لال بیٹا گنجن لال کھتری پنجابی رہنے والا کاشی پُری محلہ برہم نال نائب کوتوال تھانہ کال بھیروں یہ اِچھا رکھتا ہے کہ ترجمہ شری مدبھاگوت بارھوں اسکندھ کا جو پہلے کے مہاتما اور ہر بھگتوں نے بھاکھا دوہا اور چوپائی میں بنایا ہے نیچ بولی اُردو کے لکھوں کہ سب استری پُرش لڑکے بوڑھے اور چھوٹے بڑے گیانی اور اگیانی اُس کے ارتھ کو سمجھ کر پرمیشور کے چرنوں میں پریت لگادیں دوہا اور چوپائی کہ وہ بولی برج کی ہے سب لوگ ارتھ کیے بغیر سمجھ نہیں سکتے جو اُس کو سمجھ کر پرمیشور کے چرنوں میں پریم لگا دیں اور یہ داس مہا اگیانی سنساری موہ میں پھنسا ہوا اتنی بُدھ کہاں رکھتا ہے جو اُس پرمیشور کا چرتر جس کے برنن کرنے میں شیش ناگ اور گنیش جی اور شاردا دیبی تھکت ہیں اور آنکے انت کو پہونچ نہیں سکتے بارھوں اسکندھ کا ترجمہ کرسکوں اِس لیے آپ سب دیوتا اور رکھیشور اور مہاتماؤں کے چرنوں پر جن کا نام اوپر لکھا ہے سر اپنا دھر کر بڑی ادھینتائی سے یہ بردان مانگتا ہوں کہ آپ دیا کرکے یہ آشیرباد دیجیے کہ جس میں یہ پوتھی شری مدبھاگوت نیچ بولی اُردو کے جس طرح اِس داس کی اِچھا ہے سمپورن ہو جائے یہ پُران سب بیدوں کا سار واسطے پار اُتارنے سب جیوؤں کے سنسار روپی سمدر سے شری شکدیو جی نے اِس مرت لوک میں جہاز بنایا ہے بغیر پڑھے اور سُنے اُس کے جنم لینا اور جینا آدمی کا کہ یہ چیتن چولا ہے سنسار میں اکارتھ سمجھنا چاہیے کلجگ باسیوں کو سنساری مایا موہ اِستری پُتر دربیہ اور سنگھ میں پھنسے رہنے سے کسی کو جیسا چاہیے ویسا ساودکاش نہیں رہتا جو من اپنا بیچ بھجن اور اسمرن پرمیشور کے لگا دیں اور کلجگ میں عمر آدمی کی بہت کم ہو کر مرنے کا ٹھکانا نہیں رہتا تِسپر بھی دن رات کمانے کھانے کی چنتا میں رہ کر اپنے مرنے اور پرلوک کا ڈر نہیں رکھتا اِس لیے مُنکھ تن پا کر پہلے وہ کام کرنا چاہیے جس میں شری کرشن جی مہاراج تربھون پت جنھوں نے آدمی کو اپنی مہما سے پیدا کیا ہے پرسن ہو دیں اور اپنا پرلوک بنے مُنکھ تن پانے کا یہی پھل ہے کہ آٹھوں پہر میں کسی وقت پرمیشور کو اپنے مَن سے نہ بھلا دے آدمی کا چولا کلجگ میں بہت اپرادھ اور پاپوں سے بھرا ہو کر سوائے بُرائی کے کوئی بھلائی اُس سے جلدی نہیں ہوتی اِس واسطے پر برہم نارائن نے بید بیاس جی کا اوتار لے کر پوتھی شری مدبھاگوت کو سب بیدوں کا سار زبان کیا اور شری شُکدیو جی مہاراج نے یہ امرت روپی کتھا سنساری جیوؤں کے پاپ چھوٹنے کے لیے اور بھوساگر پار اُترنے کے واسطے جگت میں پرگٹ کی ہے جس طرح امرت پینے سے جیو امر ہو کر نہیں مرتا اُسی طرح جو کوئی اس کتھا کو پریت کے ساتھ سُنے وہ آواگون سے چھوٹ کر مُکت پدوی پر پہونچتا ہے اس لیے داس لکھن لال نے ترجمہ اس پوتھی کا واسطے سمجھنے سب چھوٹے بڑوں کے نیچ بولی اردو کے سمبت ۱۹۰۳ کاشی پُری میں لکھ کر سُکھ ساگر نام رکھا اور کہیں کہیں دوہا چوپائی سورٹھا اور کبت برج بھاکھا کے جو بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں جہاں جیسا اُچت دیکھا وہاں ویسا لکھا اور کچھ کتھا برج باس کی جس میں بن بہار بہت ہے سوائے کتھا شری مدبھاگوت کے اِس پوتھی میں لکھی گئی اب تھوڑا سماچار اپنا جس طرح مجھ کو شری نارائن جی کے چرن کمل میں پریم اُتپن ہوا برنن کرتا ہوں میں نے شری کاشی پُری میں جنم لیکر جامنی بدیا پڑھی اور بیس برس کی عمر میں منشی برندابن سررشتہ دار عدالت فوجداری مرزاپور کے اُپکار سے جو میرے باپ کے ماتھے

اُسی ضلع میں بعہدۂ محرّری تھانہ نوکر ہوا اور تئیسں برس کی عمر میں داروغہ ہو کر او پر تھانہ گوپی گنج پرگنہ بھدوہی زمینداری
شری مہاراج ادھراج ایشری پرشاد نرائن سنگھ بہادر کاشی نریش کے جو چودھوں گن ندھان ہیں بدل آیا بتیس برس
کی عمر تک کام کرودھ لوبھ موہ سنساری جال میں ایسا پھنسا رہا کہ کرتگھ بھی نہیں ہوا گوپی گنج کاشی اور پریاگ کے
بیچ راستہ پر ہے اِس لیے بہت سے سادھو اور مہاتما جن تیرتھ جاترا کرنے کے لیے اُسی راستہ سے آیا جایا کرتے ہیں
سو مجھے اُن سنتوں اور مہاتماؤں کے چرنوں کا درشن پانے سے اور ست سنگ سے یہ ابھلاکھا ہوئی کہ کرتگھ ہو جیسے
جس سے انت کال سُدھرے تب میں ایسا سوچ کر کاشی جی چلا آیا اور شری ۱۰۸ جواہر لال جی سارسوت براہمن
جیتیں دن گن ندھان ساچھات ایشور اوتار کا سکھ ہوا سو اُن گرو نارائن نے مجھ کو بارہ اچھر کا منتر اُپدیش دیا جب
اُس منتر کے جپنے اور گرو کے آشرباد سے میرا ہردے شُدھ ہو کر ہر چرنوں میں پریم اُتپن ہوا تب میں نے پوتھی
شری مد بھاگوت کا جو فیضی نے فارسی میں ترجمہ کیا تھا پڑھنا آرمبھ کیا جب اُس کے پڑھنے سے میرا پریم بڑھا تب
مجھ کو یہ اچھا ہوئی کہ اُس کو اُردو بھاکھا میں جس کو سب کوئی سمجھ سکیں لکھوں سو میں نے پوتھی شری مد بھاگوت کو
مہاراج پربھیندراچاری फनीन्द्राचारी رہنے والے گوپی گنج اور پنڈت گوبند رام اور مدن موہن جی اوجھا کاشی باسی
سے جو چھ شاستر اور اٹھارہ پران کے جاننے والے ہیں بلان کر کے اُردو میں ترجمہ کیا سو شیام سُندر اور بشوناتھ جی اور
سب دیوتا کاشی باسی کی کرپا اور دیا سے ترجمہ سمپورن ہوا اور اِس داس کو اس گرنتھ کے لکھنے اور پڑھنے کا ابھیاس
رکھنے سے جو سُکھ ملا اُس کا حال کیا کہوں اندر لوک کا بھی سُکھ ست سنگ کے سامنے کچھ مال نہیں ہے جو آدمی
اس امرت روپی کتھا کو نت پڑھے اور سُنا کرے تب اُس کو معلوم ہوگا کہ اِس میں کیا گن اور لابھ ہے جب تک آدمی
اس کتھا کو نہیں پڑھتا اور سُنتا تب تک اُس کا سُکھ نہیں پاتا

دوہا

ایک گھڑی آدھی گھڑی آدھی گھڑی کی آدھ
تُلسی سنگت سادھ کی ہرے کوٹ اپرادھ

اور یہ داس کچھ سنسکرت اور شاستر نہیں پڑھا ہے کداچت اس ترجمہ میں کوئی بات بھول گئی ہو تو آپ لوگ
دیا کر کے اپرادھ میرا چھما کریں بھول چوک میں مہاتما لوگ سدا ایسے چھوٹوں پر دیا کرتے آتے ہیں -

کبت

شری بھاگوت کٹھور بڑی کچھ بوجھ پڑے نہیں ارتھ کی ریتی
بوجھے بنا نہیں پریم جگے بن پریم جگے اُپجے نہیں پریتی
پریت بنا نہیں کام سرے نہ سرے جگ نیتی
یا ہی سے بوجھنے ہیت کرن اُردو میں خلاصہ گوبند کی گیتی

دوہا

بیاس دیو شکدیو کو بنے کر دوں کر جوڑ
ہٹھ بس اُردو کرت ہوں چھوڈ ڈھٹھائی مور
اپنے چت کے چین کو اُردو بین بناے
بھوساگر اُترن چہوں گوبند کے گن گاے

ترجمہ چھ ادھیائے جس کو گوکرن ماہاتم کہتے ہیں

پہلا ادھیائے

کتھا بھگت اور گیان اور بیراگ کی

سونک آدک اٹھاسی ہزار رکھیشوروں نے بیچ استھان نیم شارنیہ کے سوت پورانک شکھ بید بیاس جی سے
کہا کہ تم کوئی کتھا اور لیلا پرمیشور کی ایسی برنن کرو جس میں بھگت اور گیان اور بیراگ ادھک ہو اس گھور کلجگ میں
گیان سنساری آدمیوں کا راچھس کے سمان ہو گیا ہے اس لیے کوئی سکھ سے نہ رہ کر سب کسی کو ایسا کرودھ اور موہ اور
لوبھ اُتپن ہوا ہے کہ آٹھوں پہر اُسی دکھ میں بیاکل رہتے ہیں کوئی ایسا چرتر بھگوان کا برنن کیجیے کہ کلجگ باسیوں کو
بھگت اور پریت پیدا ہو کر سکھ ملے یہ بات سُن کر سوت جی بولے کہ تم لوگوں نے بہت اچھی بات کلجگ باسیوں کے
اُدھار کرنے کے واسطے پوچھی جو کال روپی سانپ کے مُنھ میں پڑے ہیں سو وہ کتھا شری مدبھاگوت ہے جو شکدیو جی
مہاراج نے راجا پریچھت سے کہی تھی جس سمے راجا کو شرنگی رکھ کے شاپ دینے کے اُپرانت उपरान्त شوروں اور
ستیشوروں کی سبھا میں شکدیو جی نے شری گنگا جی کے کنارے آ کر کتھا شری مدبھاگوت سُنانا آرمبھ کیا اُس سمے
دیوتاؤں نے اِمرت کا کلسہ وہاں لا کر شکدیو جی سے کہا کہ مہاراج یہ امرت کا گھڑا آپ لیجیے اور ہم لوگوں کو
امرت روپی کتھا پلائیے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ تمھارا اِمرت ہمارے کام کا نہیں ہے اس امرت کے
پینے سے عمر آدمی کی دیوتا کے برابر ہوتی ہے برہما جی کے ایک دن میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں تمھارے
امرت سے اُتم یہ کتھا روپی امرت بھگوان کا چرتر ہے جس کی سپتاہ سُننے اور پڑھنے سے جیو اَمر ہو کر کبھی نہیں
مرتا اور مکت پدوی پر پہونچ کر آواگون سے چھوٹ جاتا ہے اس لیے راجا پریچھت تمھارے امرت پینے کی
اِچھا نہ رکھ کر بھاگوت روپی امرت پیا چاہتا ہے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے کہا کہ نارد مُن کو شنک آدک نے
سپتاہ پاراین شری مدبھاگوت کا سُنا کر اُس کتھا سُننے کی بدھ بھی بتلائی ہے یہ سُن کر سونک آدک رکھیشوروں نے
سوت جی سے پوچھا کہ نارد مُن تو دو گھڑی سے زیادہ کہیں نہیں ٹھہرتے تھے وہ سات دن ایک جگہ کیسے رہے
جو اُنھوں نے سپتاہ پارایَن سُنا اور سنکادک کا درشن بھی کسی کو جلدی نہیں ملتا وہ نارد مُن کو کیسے ملے اور یہ سپتاہ
یگیہ کہاں پر ہوا اس کا حال بتلائیے یہ بچن سُن کر سوت جی بولے کہ ایک سمے سنک سنندن سناتن سنت کمار
چاروں بھائی گھومتے ہوئے بدر کا شرم میں آئے اُنھوں نے نارد جی کو پہلے سے وہاں اُداس بیٹھے دیکھ کر پوچھا
کہ اے نارد مُن آج تم ملین मलीन سوروپ چنتا میں کس واسطے بیٹھے ہو اور کون بات کا سوچ تم کو ہے نارد جی نے
چاروں رکھیشوروں کو پرنام کر کے کہا کہ ہم کو جس بات کی چنتا ہے سو سُنیے ہم نے سب تیرتھ کاشی اور گوداوری

اور گیا آدک میں جاکر دیکھا کہ ان تیرتھوں پر کلجگ نے سب جیوؤں کو سنساری مایا میں ایسا پھنسا رکھا ہے کہ
ست اور تپ اور آچار اور دیا اور دان کلجگ میں سب جاتا رہا کیول اپنے پیٹ پالنے کی چنتا میں سب آدمی بکل رہ کر
جھونٹھ بولتے ہیں اور ابھاگی اور پاکھنڈی ہو کر ماتا اور پتا کی سیوا نہیں کرتے استری اور سُسرا اور سالے کی اگیا
میں رہ کر دربیہ کے لالچ سے اپنی بیٹی نیچ کُل میں بیچتے ہیں جہاں دیکھو وہاں ملیچھ اور شودر کی بڑھتی دیکھ پڑتی
ہے براہمن اور چھتری اپنے کرم اور دھرم سے رہت دیکھ پڑتے ہیں کسی کو اپنے دھرم پر استھر نہ دیکھ کر جب میں
چاروں طرف سے پھرتا ہوا شری متھراپُری میں جمنا کنارے پر پہونچا تب وہاں پر یہ آسچرج کی بات مجھ کو دیکھ پڑی
کہ ایک استری جوان بیٹھی روتی ہے اور دو آدمی بوڑھے اُس کے پاس اچیت پڑے ہیں اور وہ استری چاروں طرف
اِس اِچھا سے دیکھتی تھی کہ کوئی آدمی میری سہایتا کرنے والا آکر پراپت ہو جیسے اُس نے مجھ کو وہاں پر دیکھا ویسے
کھڑی ہو کر بولی کہ مہاراج آپ ایک ساعت ٹھہر کر میرا دُکھ سُن لیجیے میرے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے مجھے
درشن دیا جب میں نے اُس استری سے پوچھا کہ تو کون ہے اور یہ دونوں پُرش جو اچیت پڑے ہیں ان کا حال
بتلا تب اُس نے کہا کہ میں بھگت ہوں اور یہ دونوں میرے بیٹے گیان اور بیراگ ہیں اور ان پانچ سات
استریوں کو جو یہاں بیٹھی دیکھتے ہو سو سب گنگا اور جمنا اور سرسوتی آدندیاں استریوں کا روپ دھر کر میری ٹہل
کرنے کے واسطے آئی ہیں میں نے دربڑ द्रविड़ دیش میں جنم لیا اور کرناٹک دیش میں سیانی ہو کر تھوڑے دن
دکھن میں رہی اور گجرات میں جاکر بوڑھی ہوئی تھی اب شری بندرابن میں آنے سے جوان ہو گئی ہوں پر میرے
دونوں بیٹے کلجگ باسیوں کے گھور پاپ کرنے سے ایسے بوڑھے اور اچیت ہو کر پڑے ہیں کہ سامرتھ بولنے کی
بھی نہیں رکھتے ان کے دُکھ سے میں بہت اُداس رہتی ہوں یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ میرے بیٹے بوڑھے ہوں
اور میں جوان رہوں یہ حال دیکھ کر دنیا کے لوگ میری ہنسی کرتے ہیں اس کا کارن بتلائیے جب استری روپ
بھگت نے مجھ سے یہ حال پوچھا تب میں نے اپنی بُدھ سے بچار کر کہا کہ اب کلجگ کے آنے سے تیری اور
گیان اور بیراگ کی کچھ مرجادا نہیں رہی کیول بندرابن میں آنے سے تو جوان ہو گئی ہے مگر تیرے بیٹوں کو کلجگ میں
کوئی نہیں جانتا اس واسطے وہ جیوں کے تیوں بوڑھے اور نربل بنے ہیں یہ بات سُن کر اُس نے کہا کہ جو کلجگ
ایسا دُشٹ ہے تو راجا پریچھت نے کس واسطے دیا کر کے جان اُس کی چھوڑا دی جس پر دیا کرنے سے سب لوگوں کا
کرم اور دھرم جاتا رہا اُسے کیوں نہیں مار ڈالا تب میں نے اُس کو جواب دیا کہ پریچھت نے کلجگ میں بڑا گُن دیکھ کر
اُس کو نہیں مارا کہ دوسرے جُگوں میں ہزاروں برس تک جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم کرنے سے بھی پرمیشور کا درشن
جلدی نہیں ملتا تھا سو کلجگ میں کیول بھجن اور کیرتن کرنے سے نارائن جی ترنت پرسن ہو کر درشن اپنا دیتے ہیں
پر کلجگ باسیوں سے سہج بات بھی نہیں بن پڑتی اس لیے کلجگ نے سب آدمیوں کا دھرم اور کرم کھو دیا تیرتھ پر
براہمن لوگ دان لیکر اُس کا پرایشچت نہیں کرتے اور سب کوئی کام کرودھ لوبھ اور اہنکار میں بھرے رہتے ہیں
کلجگ کا یہی دھرم ہے اس میں پرمیشور کا بھجن اور اُسمرن اُتم سمجھنا چاہیئے یہ بات سُن کر بھگت نے کہا

کہ تم دھن ہو بڑے بھاگ سے تمھارا درشن مجھ کو ملا آپ سب کسی کے دُکھ چھڑانے کے جوگ ہیں کوئی تدبیر کر کے
گیان اور بیراگ کو جوان کر دیجئے جس میں میرا دُکھ چھوٹ جائے پس تم کو بار بار ڈنڈوت کرتی ہوں -

دوسرا ادھیائے

بودھ کرنا نارد جی کا بھگت کو اور واسطے چھڑانے دُکھ بھگت کے ڈھونڈھنا کسی سادھو کو

نارد جی نے استری روپ بھگت سے کہا کہ اب تو اپنی چنتا چھوڑ کر شری کرشن جی کے چرنوں میں دھیان لگا
اُنکا سمرن اور دھیان کرنے سے سب دُکھ تیرا چھوٹ جائے گا جس سمے راجا درجودھن کی سبھا میں دُساسن نے
دروپدی द्रोपदी کا چیر کھینچ کر ننگی کرنا چاہا تھا اُس سمے دروپدی کے دھیان کرنے سے نارائن جی نے چیر بڑھا کر
اُس کی لجا رکھی اور جب گجیندر गजेन्द्र کا بیر گراہ نے پکڑا اور اُس کا پران بچانے والا کوئی نہ رہا تب ہاتھی کے
اسمرن کرتے ہی بشن بھگوان نے پہونچکر گجیندر کا پران گراہ سے بچایا ہے بھگت تو بیکنٹھ ناتھ کو پران سے بھی
اَدھک پیاری ہے وہ تیرے واسطے نیچ ذات میں بھی جہاں تیرا باس رہتا ہے وہاں آکر اسکا اُدھار کر دیتے ہیں
ست جگ تریتا اور دواپر میں سجن لوگ بہت سا تپ اور دان اور جگیہ اور دھرم کرنے سے مکت پاتے تھے اور
کلجگ میں تیری کرپا سے سب جیوؤں کا اُدھار ہو جاتا ہے گیان اور بیراگ کو کوئی نہیں پوچھتا اسلیے تیرا دُکھ
چھڑانے کے واسطے بہت اچھا اُپائے کر کے دنیا میں تیری مہما پرگٹ کر دیتا ہوں جن کے ہردے میں تیرا باس
رہے گا وہ لوگ پاپی ہونے پر بھی جمراج کا کچھ ڈر نہ رکھکر تیری دیا سے بیکنٹھ دھام کو چلے جائیں گے پرمیشور کا
درشن جگیہ تپ برت دان کرنے سے جلدی نہیں ہوتا وہ بھگت کرنے سے سہج میں ملتا ہے جنھوں نے ہزاروں برس
نارائن جی کا تپ کیا تھا اُنھوں نے بھگت پائی ہے پرمیشور بہت پرسن ہونے سے اپنی بھگت دیتے ہیں اس لیے
بیکنٹھ ناتھ نے سب باتوں پر بھگت کو شریشٹھ رکھا ہے یہ بات سُن کر بھگت نے کہا کہ اے نارد جی تم دھن ہو
جس طرح تم نے مجھ کو دھیرج دیا ہے اُسی طرح میرے بیٹوں کو بھی جو اچیت پڑے ہیں جگاؤ جب میرے اُٹھانے
اور پکارنے سے گیان اور بیراگ نے آنکھ بھی نہیں کھولی تب میں نے بید کا بچن اور گیتا کا پاٹھ کرنا آرمبھ کیا
اُس کے سُننے سے انھوں نے اپنی آنکھ کھول کر اُٹھنے کے واسطے چاہا لیکن نربلتا سے پھر اچیت ہو گئے جب
یہ حال دیکھ کر میں بہت چنتا کرنے لگا کہ گیان اور بیراگ کس واسطے نہیں اُٹھتے تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ
اے نارد تم کیوں اِتنا سوچ کرتے ہو یہ بنا ست سنگ کے نہ جاگیں گے اِنکی سنگت کرنے کے واسطے کسی سادھو کو
ڈھونڈھو یہ بات سُنتے ہی میں وہاں سے سادھو ڈھونڈھتا ہوا یہاں تک پہونچا پر کلجگ ہونے سے کوئی سادھو
اِچھا کے موافق نہ ملا اُسی چنتا میں بیٹھا تھا کہ آپ کا درشن ملا سو آپ لوگ براہمن کے لڑکے بڑے جوگی اور
گیانی سدا بال اوستھا میں رہ کر کیول کتھا روپی دھن اپنے پاس رکھتے ہو اور تمھاری تپسیا کا پھل کوئی برنن

نہیں کرسکتا کس واسطے کہ آپ نے جے اور بجے بیکنٹھ ناتھ کے دوارپالکوں کو پرتھوی پر گرادیا ایسی سامرتھ سوائے آپ کے دوسرے میں نہیں ہے جس طرح آپ نے دیا کرکے مجھے اپنا درشن دیا اُسی طرح بھگت اور گیان اور بیراگ کا دُکھ چھڑا کر ان کو سُکھ دیجئے جس میں چاروں برن کے آدمی تمھارا جس گاویں اور کلجگ باسیوں کا من شدھ اور پوتر ہو جائے یہ بات سن کر سنت کمار بولے کہ اے نارد جی تم اداس نہو اور چنتا نہ کرو جتنے شیام سُندر کے داس ہیں اُن سبھوں میں تم شریشٹھ ہو تم کو بھگت کا دُکھ چھڑانے کے واسطے تدبیر کرنا اُچت ہے پچھلے وقت کے مہاتما اور رکھیشوروں نے گیان اور دھرم کی بہت راہ سنساری آدمیوں کو بیکنٹھ پہونچنے کے واسطے بتائی لیکن اس کٹھن راہ پر کسی سے چلا نہیں جاتا اور وہ راہ بتانے والا گرو بھی جلدی نہیں ملتا اس لیے جو کوئی شری مدبھاگوت سچے من سے سُنے اُس کو وہ راہ مل سکتی ہے جو کتھا شکدیو جی نے راجا پریچھت کو سُنائی ہے وہی کتھا سُننے سے بھگت اور گیان اور بیراگ کو بھی سامرتھ ہو کر ان کا دُکھ چھوٹ جائے گا پرمیشور کے چرنوں میں پریم بڑھنے کے واسطے اس سے اُتم کوئی دوسری راہ نہیں یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے مہاراج میں نے بید اور گیتا کا پاٹھ کرکے گیان اور بیراگ کو بہت جگایا پر اُن کو اُٹھنے کی سامرتھ نہیں ہوئی شری مدبھاگوت کہنے سے کس طرح جاگیں گے سنت کمار جی نے کہا کہ اے نارد جی سب بیدوں کا سار شری مدبھاگوت کو سمجھنا چاہیئے اُس کے ایک ایک اشلوک اور پد میں بیدوں کا ارتھ اِس طرح بھرا ہے جس طرح دودھ میں گھی رہتا ہے جبتک اُس کو تدبیر کے ساتھ دودھ سے باہر نہیں نکالتے تب تک گھی کا سواد دودھ میں نہیں ملتا اسی طرح سب بید اور پُران کو بیاس جی نے متھ کر اُنکا تتو شری مدبھاگوت میں لکھا ہے اور اے نارد جی تم جان بوجھ کر کیوں بھولتے ہو چار اشلوک مُول شری بھاگوت کے نارائن جی نے برہما جی سے کہے اور تم نے اُن سے سُن کر بید بیاس جی سے کہا بید بیاس جی نے اُنکو بستار پُرو لکھ کر شری مدبھاگوت پُران بنایا وہی کتھا سب کسی کا دُکھ چھڑانے اور سنسار روپی سمُدر سے پار اُتارنے والی ہے یہ بات سُن کر نارد جی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ نے بڑی دَیا کرکے یہ حال کہا اور ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپکا درشن پایا ست سنگ بغیر بھاگ کے نہیں ملتا اب یہ بتلایئے کہ اس بھاگوت روپی گیان جگیہ کو کس طرح اور کہاں پر کرنا چاہیئے اور کتنے دن میں یہ جگیہ پوری ہوتی ہے -

تیسرا ادھیائے

برنن کرنا سنت کمار جی کا بدھ سپتاہ جگیہ شری مدبھاگوت کی اور جو پھل اُسکے سُننے سے ملتا ہے

سنت کمار جی بولے کہ اے نارد مُن تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہردوار میں گنگا کے کنارے یہ جگیہ کرنے کے واسطے اچھا استھان ہے وہاں پر درختوں کا سایہ گھنا ہو کر بہت سے رکھیشور اور منیشور گیان جگیہ کے چاہنے والے رہتے ہیں اُس جگہ تمھاری کتھا روپی جگیہ کرنے سے گیان اور بیراگ بھی جوان ہو کر جاگ اُٹھیں گے اور بھگت کا سب دُکھ

چھوٹ جائے گا یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ مہاراج بنا تمہارے چلے وہ جگیہ نہیں ہو سکتا اسلیے آپ بھی ہمارے
سات وہاں چلیے یہ بات سنتے ہی سنکادِک چاروں بھائی اور نارد جی بدر کاشرم سے چل کر ہردوار میں گنگا کنارے
آپہونچے اُنھوں نے رکھیشوروں اور منیشوروں سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم استھان پر بھاگوت روپی جگیہ
کرتے ہیں جس کو کتھا روپی امرت پینا ہو وہ آکر سُنے یہ حال سُنتے ہی بھرگ اور بششٹھ اور چیون اور میدھا تھر اور گوتم
اور پرشرام اور بشوامتر اور مارکنڈے اور بید بیاس اور پاراشر آدِک جتنے رکھیشور اور منیشور اُس تیرتھ پر رہتے تھے
سب وہاں آئے اور سوائے رکھیشور اور منیشوروں کے بید جو مورت والے ہیں اور گنگا جی آدِک ندیاں اور گندھرب
اور کنر اور جچھ اور ناگ آدِک چودھوں بھون کے لوگ کتھا روپی امرت کے پینے کے واسطے اُس گیان جگیہ میں آکر
اکٹھا ہوئے جب نارد جی نے سب کسی کو بڑے آدر بھاؤ سے بٹھلا یا تب بیشنو اور برکت विरक्त اور مہاپرش لوگوں نے
جے شبد اور شنکھ دُھن کیا دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر وہاں کتھا سُننے کے لیے پہونچے اور گیان روپی جگیہ
پر پھول برسانے لگے اور سب سروتا لوگ اس بچار میں چت لگا کر بیٹھے کہ دیکھیں سنکادِک اور نارد جی کون لیلا اور
کتھا پرمیشور کی کہتے ہیں اُس سمے سنت کمار جی نے کہا کہ ہم تم کو وہ کتھا سُناتے ہیں جو شکدیو جی نے راجا پریچھت سے
کہی تھی وہ پُران اٹھارہ ہزار اشلوک کا ہے اُسکے پڑھنے اور سُننے سے مُکت سامنے کھڑی رہتی ہے شری مد بھاگوت
سُننے کے برابر دوسرے پُران کے سُننے اور ہزاروں اشومیدھ अश्वमेध جگیہ اور باجپیہ वाजपेय جگیہ
کرنے سے پھل نہیں ملتا کاشی اور گیا اور پریاگ اور کُرچھیتر اور پشکر آدِک سی تیرتھ کا اسنان کتھا سُننے کے برابر
پھل نہیں رکھتا جب تک سنساری لوگ یہ کتھا نہیں سُنتے تب تک اُنکے بہت جنموں کے پاپ گرجتے ہیں پر امرت روپی
بھاگوت کے سنتے ہی اُنکے پاپ اس طرح چھوٹ کر بھاگ جاتے ہیں جس طرح سُورج کے نکلنے سے کُہر نہیں رہتا
جو آدمی ہر روز ایک آدھا شلوک بھاگوت کا پڑھا کرتا ہے اُس کی بھی مُکت ہو جاتی ہے اور جو لوگ نِت بھاگوت
پڑھ کر اوروں کو سُناتے ہیں اُن کے کروڑوں جنم کے پاپ جل کر راکھ ہو جاتے ہیں جو کوئی پوتھی شری مد بھاگوت
کی سونے کے سنگھاسن پر دھر کر بیشنو اور سادھو کو دان دیتا ہے اُس کو پرمیشور اپنی جوت میں ملا لیتے ہیں جس نے
آدمی کا تن پاکر بھاگوت کتھا نہیں سُنی اُسے دھکار ہو کر چنڈال کے برابر سمجھنا چاہیے ایسا پُوت جننے سے اُسکی
ماتا بانجھ رہتی تو اچھا تھا کلجگ میں جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم آدمی سے کچھ نہ ہو کر من اُسکا ایک طرف نہیں لگتا
اس لیے پربھم نارائن نے بید بیاس جی کا اوتار لیکر یہ کتھا بنائی ہے جو کوئی سات دن تک چت لگا کر اچھی ان کا
سپتاہ سُنتا ہے اُس کو جگیہ اور برت اور دان سبکا پھل مل کر مُکت پدارتھ ملتا ہے جب اودھو جی نے ایکادش اسکندھ
میں سب گیان شری کرشن مہاراج سے سُن کر کلجگ کا لچھن جانا تب شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان کر مُرلی منوہر سے
پوچھا کہ اے دینا ناتھ آپ تو بیکنٹھ دھام کو جاتے ہیں سنساری لوگوں کا اُدھار کس طرح ہوگا تب تربھون پت بولے
کہ اے اودھو تم بدر کاشرم میں جا کر تپ کرو تمھاری مُکت ہو جائے گی ہمارے جانے کے پیچھے ایک بھاگوت روپی
مُورت ہماری دُنیا میں رہے گی جو آدمی سپتاہ بھاگوت سچے من سے سُنے گا اُس کو ہمارا درشن ہر دم میں ہو جائے گا

سنساری لوگوں کا دُکھ چھڑانے والا یہ پارائن جگیہ سمجھنا چاہیئے سوائے اسکے اور کوئی دوسری چیز آدمی کو مایا روپی جال سے چھوٹنے کے واسطے اُتّم نہیں ہے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب سنت کمارُ نے سپتاہ پارائن شری مدبھاگوت کا سُنانا آرمبھ کیا اور سب کوئی سننے لگے تب اس امرت روپی کتھا کے پرتاپ سے وہ دونوں بوڑھے گیان اور بیراگ جو لبھیت پڑے تھے جوان ہو کر اُٹھ بیٹھے اور بھکت کا دُکھ دُور ہو گیا اور اُنکا درشن سب سبھا والے پا کر گوبند اور ہری اور مُراری کہنے لگے اور بھکت اور گیان اور بیراگ کا درشن ملنے سے اُن کو بھکت ہو کلجگ کا دُکھ جاتا رہا اور سب کسی کا من سپتاہ کتھا سُن کر شدھ اور ایک چت ہو گیا۔

چوتھا ادھیاے

درشن دینا نارائن جی کا سب آدمی سپتاہ سننے والوں کو اور اتہاس ایک براہمن کا جس کی استری بڑی کرکشا تھی

سوُت جی نے سونکادک سے کہا کہ جب سب بیشنو اور رکھیشور سپتاہ سُن کر ایک چت ہو گئے تب شری بندابن بہاری سانولی صورت موہنی مورت نے پیتامبر اوڑھے اور کردھنی اور مُکٹ اور کنڈل جڑاؤ پہنے کیسر اور چندن کا کھور ماتھے پر لگائے اُدھو آدک بیکنٹھ باسی بھکتوں کو ساتھ لیے اس گیان جگیہ میں آ کر سب کو درشن دیا امرت روپی کتھا سُن کر پہلے سے سادھو اور بیشنو کے ہردے میں شیام مورت دکھائی دینے لگی سو پرتچھ میں بھی سب کسی نے اُنکا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سپھل جانا اور بیکنٹھ ناتھ کو دیکھتے ہی جتنے بیشنو اور رکھیشور اُس سبھا میں بیٹھے تھے جے جے بول کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور ملیا گر چندن اور پھولوں کی برکھا اُن پر کرنے لگے اور دھوپ دیپ نیبید سے پوجا کر کے سنکھ آدک بجا کر شانت انگ مُنڈوت کی یہ سب آنند دیکھ کر نارد مُن بولے کہ سنت کمار جی آپنے جو سپتاہ جگیہ کیا اس میں جس جس نے یہ کتھا سُنی وہ سب پوتر ہو کر مکت پدوی پر پہونچے اب اور کون کون لوگ یہ امرت روپی کتھا سُن کر بھوساگر پار اُتریں گے اُنکا حال برنن کیجیے سنت کمار نے کہا کہ جو کلجگ کے آدمی بڑے پاپی اور دُشٹ اور لالچی اور جھوٹے اور چغلخور اور کامی پیدا ہو کر اپنے کرودھ سے جلے مرتے ہیں وہ لوگ بھی اس سپتاہ جگیہ کے سُننے سے پوتر ہو کر مکت پدوی پر پہونچیں گے اور جو کوئی کلجگ میں ماتا اور پتا کی سیوا اور اپنے کرم اور دھرم سے رہت اور لوبھ میں ڈوبا رہ کر جھوٹھا اور چور اور ٹھگ وہ بھی اس کتھا کے سُننے سے بھوساگر پار اُتر جائیگا اب ہم ایک پُرانی کتھا تم سے کہتے ہیں سُنو کہ دکھن دیش میں تُنگ بھدرا तुंगभद्रा نام ایک ندی ہے اُس کے کنارے ایک نگر میں آتم دیو نام براہمن بڑا پنڈت اور تیج دان اور دھرماتما رہتا تھا اُس براہمن کی استری دُھندھلی धुंधली نام بڑی کرکشا دن رات سنساری مایا میں رہ کر اپنے پت کو سب طرح کا دُکھ دیتی تھی لیکن وہ براہمن گیانی پرمیشور کی اِچھا اُسی طرح سمجھ کر اُسی کے ساتھ اپنا دن کاٹتا تھا جب اُس براہمن کے کوئی لڑکا نہ ہو کر

بڑھاپا آیا تب اُس نے سنتان ہونے کیواسطے برت اور نیم کرنا شروع کیا اور بہت گئو اور سونا براہمنوں کو دان دیا
تیسر بھی اُس کی کامنا پوری نہ ہوئی تب وہ براہمن اپنے من میں بہت اُداس ہوکر گھر سے نکلا اور اپنے پران تیاگ کرنیکی
اِچھا کرکے بن میں چلا گیا جب دوپہر کو پیاس سے بہت بیاکل ہوکر ایک تالاب کے کنارے اشنان کرکے پانی پیا اور
اُسی جگہ بیٹھ کر سنتان ہونے کے لیے چنتا کرنے لگا تب پرمیشور کی اِچھا سے ایک سنیاسی مہاپرش اُس تالاب پر
آپہونچا جب براہمن نے اُس کا تیج دیکھ کر بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پاس بٹھلا تب اُس مہاپرش نے پوچھا کہ اے براہمن دیوتا
تم اس بن میں کس واسطے اُداس بیٹھے ہو اپنے سوچ کا حال ہم سے کہو یہ بات سُنتے ہی براہمن آنسو بھر کر ہاتھ
جوڑ کر بولا کہ مہاراج میں نے پچھلے جنم میں بڑا پاپ کیا تھا اس سے میرے سنتان نہیں ہوئی بیٹا نہ ہونے سے پتر لوگ
نرک میں جاتے ہیں یہی دُکھ سمجھ کر اپنی جان دینے کے واسطے یہاں آیا ہوں دنیا میں جس کے بیٹا نہو اُس کا جنم لینا
اور جینا اکارتھ ہے اور اُسکے دھن اور کل پر دھرکار سمجھنا چاہیئے اور میں ایسا ابھاگی ہوں کہ میری پالی ہوئی گئو
بھی بانجھ رہ کر میرا لگایا ہوا درخت نہیں پھلتا جو پھل بازار سے مول لاتا ہوں وہ بھی سوکھ جاتا ہے جب وہ براہمن
یہ سب بات اُس مہاپرش سے کہہ کر بڑا ابلاپ کرنے لگا تب وہ سنیاسی براہمن کو بہت دھیرج دیکر بولا کہ میں پتر
ہونے کے لیے بچار کرتا ہوں تو اُداس مت ہو پھر اُس مہاپرش نے براہمن کی کرم ریکھا دیکھ کر کہا کہ اے براہمن
تیرے بھاگ میں سنتان نہیں لکھی ہے اس سے سات جنم تک تیرے لڑکا پیدا نہو گا کیوں اتنا دکھ کر اپنی جان
دیتا ہے سنساری مایا سب جھوٹھی ہے دنیا میں سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا اور کلجگ میں لڑکے سے کسی کو
سُکھ نہیں ملتا بیٹا ماں باپ کی سیوا نہیں کرتا اور اپنے سالے اور سسر اور عورت کی اگیا میں رہ کر ماں اور باپ کو
دُکھ دیتا ہے عورت اور بیٹا اور بھائی آدک سب اپنے مطلب کے ساتھی ہوتے ہیں تسپر بھی مایا کا ایسا جال ہے
کہ آخر کو لوگ من اپنا عورت اور لڑکوں میں لگا لے رہ کر پرمیشور کا سمرن نہیں کرتے اس لیے اُن کو نرک میں
جاکر دُکھ بھوگنا پڑتا ہے اے براہمن تو لڑکے کی اِچھا چھوڑ کر ہر چرنوں کا دھیان لگا اس میں تجھ کو بڑا سُکھ ملے گا
یہ بات سُن کر وہ براہمن بولا کہ اے مہاراج مجھے لڑکا پیدا ہونے کے سوا دھیان اور گیان کچھ نہیں سوجھتا آپ
کرپا کرکے مجھ کو ایک بیٹا دیجیئے نہیں تو تمھارے اوپر میں اپنی جان دیتا ہوں جب سنیاسی نے براہمن کا یہ حال
دیکھا تب پھر اُس کو سمجھا کر کہا کہ اے براہمن سنتان کے واسطے راجا چترگپت نے دس ہزار رانی سے بیاہ
کیا تسپر بھی بیٹے کا سُکھ نہیں پایا اس طرح بہت سے راجا لوگ بیٹے کی چاہنا میں مرگئے اور منورتھ اُنکا پورا
نہیں ہوا جو لوگ ابھاگی ہیں اُنکا اُدیم بھی نشپھل ہوتا ہے اس لیے تو سنتان کی چنتا چھوڑ دے یہ بات سُن کر
براہمن نے کہا کہ آپ جتنی بات گیان کی کہتے ہیں میرے چت میں ایک نہیں دھستی دیا کرکے کوئی ایسی تدبیر کیجئے
جس میں میرے بیٹا ہو اس طرح ہٹھ دیکھ کر سنیاسی نے ایک پھل اُس براہمن کو دے کر کہا کہ تو یہ پھل لے جاکر
اپنی عورت کو کھلا دے پرمیشور کی کرپا سے تیرے بیٹا ہو گا جب وہ مہاپرش پھل دے کر کسی طرف چلا گیا تب آتم دیو
گھر پہونچ کر وہ پھل اپنی عورت کو دے کر بولا کہ اسکے کھانے سے تیرے لڑکا ہو گا یہ بات کہہ کر براہمن دیوتا کہیں باہر

چلے گئے اتنے میں ایک سکھی اُس کے پاس آئی تب براہمنی نے اُس سے کہا کہ یہ پھل میرے سوامی نے لڑکا پیدا
ہونے کے لیے کہیں سے لاکر مجھ کو دیا ہے لیکن میں گربھ رہنے کے ڈر سے اس کو نہ کھاؤنگی گربھونی गर्भवती
استری کا جی متلاتا ہے اس سے بھوجن نہیں کھایا جاتا گربھ رہنے سے مجھ کو چلنے پھرنے میں دُکھ ہوگا گھر کے بھیتر
بیٹھنا پڑے گا سکھی سہیلیوں سے ملنا چھوٹ جائے گا گانے بجانے میں وگھن विघ्न ہوگا پھر لڑکا جننے میں بہت
دُکھ ہوگا اور جو لڑکا پیٹ میں ٹیڑھا ہو جائے گا تو میری جان جاتی رہے گی اور میرا بدن ملائم ہے دُکھ کیسے سہونگی
اور جو کُشل سے لڑکا بھی ہوا تو اُس کے پالنے میں بڑا دُکھ ہوگا کپڑے اور بچھونے کو مل مُوتر سے خراب کر دیتا ہے
اُس دُرگندھ میں مجھ سے کیسے رہا جائے گا ان سب دُکھوں کے اُٹھانے سے بانجھ اور بدھوا اچھی ہوتی ہے جس کو
گربھ کا دُکھ اُٹھانا نہیں پڑتا ہے ایسی ایسی بہت سی باتیں اُس براہمنی نے اپنی سکھی سے کہہ کر اُس پھل کو نہ کھایا
اُٹھا کر رکھ چھوڑا اور اپنے خاوند سے جھوٹھ کہہ دیا کہ میں نے پھل کھا لیا تھوڑے دن پیچھے اُس براہمنی کی بہن نے
وہاں آکر پوچھا کہ اے بہن تم ان دنوں میں بہت دُکھی اور اُداس معلوم ہوتی ہو اس کا کیا کارن ہے تب اُس نے
اپنی بہن سے کہا کہ میرے سوامی نے ایک پھل لڑکا ہونے کے واسطے کہیں سے لاکر مجھے دیا تھا سو میں نے
گربھ رہنے کے دُکھ سے وہ پھل نہیں کھایا اور اپنے خاوند سے پھل کھانے کا حال جھوٹھ کہدیا اور گربھ میرے
نہیں ہے اس بات کا جواب کیا دوں گی اس کارن میں اُداس رہتی ہوں یہ بات سُن کر اُس کی بہن بولی کہ تو
کچھ چنتا مت کر میرے ایک مہینہ کا گربھ ہے سو تو اپنے پت سے کہدے کہ میرے گربھ رہا ہے جب میرے لڑکا
ہوگا تب میں وہ لڑکا تجھے دیکر اس کو تیرا بیٹا پرگٹ کر کے دودھ پلایا کروں گی اس بات کی خبر تیرے خاوند کو
نہوگی اور جو یہ پھل تیرا خاوند لایا ہے وہ پھل تو اپنی گئو کو کھلا دے یہ بات سُن کر براہمنی نے خوش ہو کر وہ پھل
گئو کو کھلا دیا اور اپنی بہن کو آتم دیو سے چھپا کر اپنے گھر میں رکھا جب دسویں مہینے اُسکے بیٹا پیدا ہوا تب براہمنی
نے اپنے خاوند سے کہلا بھیجا کہ میرے لڑکا ہوا ہے یہ حال سُنتے ہی آتم دیو نے منگلا چار منا کر براہمن اور منگتوں کو
بہت سا دان دچھنا دیا اور براہمنی نے اپنے پت سے کہا کہ میرے دودھ نہیں اُترتا ہے اور میری بہن کے دودھ
ہوتا ہے اُسکا لڑکا چھ مہینے کا ہو کر جاتا رہا ہے تم کہو تو میں اُس کو دودھ پلانے کے واسطے بُلا کر یہاں رکھوں براہمن نے
کہا کہ بہت اچھا لڑکا کسی طرح پالنا چاہیے جب اتنی بات براہمن نے کہی تب براہمنی کی بہن پرگٹ ہو کر لڑکے کو
دودھ پلانے لگی اور براہمن نے اُس لڑکے کا نام دُھندھکاری धुंधकारी رکھا جب دُھندھکاری دو مہینے کا ہوا
تب گئو کے بھی اُس پھل کے پرتاپ سے ایک لڑکا بہت سُندر آدمی کی صورت کا پیدا ہوا پر دونوں کان اُسکے
گئو کی طرح تھے اُس کو دیکھ کر براہمن نے بڑی خوشی سے گوکرن गोकर्ण نام رکھا اور دونوں لڑکوں کو اپنا سمجھ کر
اچھی طرح پالنے لگا جب وہ دونوں لڑکے سیانے ہوئے تب گوکرن پڑھ لکھ کر بڑا پنڈت اور بُدھ مان
اور دھرماتما ہوا اور دُھندھکاری مہا مورکھ چور جواری اُدھرمی ہو کر کُکرم कुकर्म کرنے لگا جب بیشیا گمن کرنے میں
سب مال گھر کا خرچ کر ڈالا تب دُھندھکاری اپنی ماں اور باپ کو مار پیٹ کر کے سب کپڑا اور برتن گھر سے لے گیا

اور اُس کو بھی بیچ کسب روپیہ بیشیا کو دے ڈالا یہ حال اپنے بیٹے کا براہمن دیوتا دیکھ کر رو کر کہنے لگے کہ ایسے ادھرمی لڑکا ہونے سے جو مجھے دُکھ دیتا ہے میں بنا سنتان ہی کے اچھا تھا ایسے جینے سے میرا مرنا اچھا ہے جس میں اس مہاکشٹ اور دُکھ سے چھوٹ جاؤں یہ حال آتم دیو کا دیکھ کر گوکرن نے کہا کہ اے باپ دنیا میں سوائے دُکھ کے سُکھ کسی کو نہیں ہوتا تم کس واسطے اتنی چنتا کرتے ہو دنیا میں راجا پرجا دھنی کنگال جتنے آدمی ہیں سب کو ایک دُکھ لگا رہتا ہے جس نے سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور میں دھیان لگایا اُس کو سکھ ہوتا ہے اس لئے تم اگیان چھوڑ کر استری اور پُتر کا موہ مَن سے توڑ ڈالو اور بن میں جا کر پرمیشور کا بھجن کرو تب تم کو سُکھ ملے گا سنساری مایا موہ میں پھنسے رہنے سے آدمی نرک بھوگ کرتا ہے جب یہ بات گوکرن کی سُن کر براہمن دیوتا کو کچھ گیان ہوا تب اس نے گوکرن سے کہا کہ تم نے بہت اچھی صلاح ہم کو بتلائی پر گیان سیکھے بغیر بن میں جا کر کیا کروں جو میرے اُدھار کا اُپائے ہو سو بھی بتلاوے یہ بات سُن کر گوکرن بولا کہ اے پتا یہ مَن تمہارا جو دنیا کے مایا موہ میں لگا ہے اُس من کو تم اُن کی طرف سے کھینچ کر ہر چرنوں میں لگاؤ بن میں اکیلے بیٹھ کر پرمیشور کا دھیان کرو اور دنیا کی مایا اور ترشنا کو چھوڑ دو یہ بات سادھن کرنے سے تم بہت سُکھ پاکر مُکت پدی کو پاؤگے یہ گیان سُنتے ہی آتم دیو نے خوش ہو کر دنیا کی مایا چھوڑ دی اور بن میں جا کر پرمیشور کا اُسمرن اسمرن اور دھیان کرنے لگا کچھ دن بیتے تن اپنا تیاگ کر مُکت پدی پر پہونچ گیا۔

پانچواں ادھیائے

مُرنا دُھندھکاری کا بیشیا کے پھانسی لگانے سے اور مکت ہونا اُسکا سپتاہ سُنکر

سُوت جی نے سُونک آدِک رکھیشوروں سے کہا کہ جب وہ براہمن بن میں چلا گیا تب دھندھکاری نے اپنی ماں کو مار پیٹ کر کے کہا کہ دولت گھر میں کہاں گاڑی ہے مجھ کو بتلا دے نہیں تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اُس نے مارنے کے ڈر سے کہا کہ کل بتلا دوں گی اُس وقت یہ بات کہہ کر براہمنی نے بیٹے کے ہاتھ سے اپنی جان بچائی مگر اُس کے گھر میں کچھ دولت نہ تھی جو بیٹے کو بتا دیتی اس لیے مار پیٹ کے ڈر سے وہ رات کو کنویں میں گر کر مر گئی جب گوکرن نے دُھندھکاری کا یہ حال دیکھا تب وہ وہاں کا رہنا اُچت نہ جانکر تیرتھ جاترا کرنے کو باہر چلا گیا اور گوکرن ایسا مہاتما اور گیانی ہوا کہ دُکھ سُکھ دوست دشمن کو برابر سمجھ کر دن رات سوائے بھجن اور اسمرن پرمیشور کے اور کچھ کام نہ رکھتا تھا اور گوکرن کے جانے کے پیچھے دھندھکاری اکیلا رہ کر چوری اور ٹھگی کر کے بیشیا کو دینے لگا ایک دن وہ کہیں سے بہت سا روپیہ اور گہنا چُرا لایا سو اپنی بیشیا کو دے کر اُس کے ساتھ سویا جب رات کو دھندھکاری نیند میں اُچت ہوا تب اُس بیشیا کے گھر والوں نے آپس میں صلاح کی کہ یہ ہمیشہ چوری اور ٹھگی کر کے دوسرے کا مال لا کر ہم کو دیتا ہے کہیں پکڑا جائے گا تو اُس کے ساتھ ہم لوگ بھی سزا پاویں گے

اور ایسا کام کرنے سے یہ ضرور مارا جائے گا اس لیے اچھا یہ ہے کہ ہم لوگ اس کو مار ڈالیں ایسا بچار کر انھوں نے
دُھندھ کاری کو پھانسی لگا کر اپنے گھر میں لٹکا دیا جب پھانسی لگانے سے اُس کی جان نہیں نکلی تب جلتی جلتی
لکڑیوں سے اُس کا منھ جلا کر مار ڈالا اور گھر کے بیچ میں گڑھا کھود کر اُس کو گاڑ دیا جب بیشیا کے اڑوسی پڑوسیوں نے
پوچھا کہ دُھندھ کاری جو تمھارے گھر پر آتا تھا ان دنوں دکھائی نہیں دیتا کیا ہوا تب اُس بیشیا نے کہا کہ
کہیں روزگار کرنے کے واسطے گیا ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیے کہ بیشیا کسی کی دوست نہیں ہوتی پہلے مال لیکر
پیچھے جان بھی لیتی ہے اوپر سے اُس کی زبان امرت روپی ہوتی ہے اور پیٹ میں زہر بھرا ہوتا ہے وہ روپیہ
لینے سے کام رکھ کر کسی سے پریت نہیں رکھتی جب دُھندھ کاری اس طرح مر کر پریت ہوا اور گرمی برسات جاڑا
بھوکھ پیاس اُس کو بہت ستانے لگی اور گوکرن نے کہیں تیرتھ میں کسی سے سُنا کہ دُھندھ کاری میرا بھائی مر گیا
اور اُس کی کچھ کریا نہیں ہوئی تب گوکرن نے گیا جی میں جا کر اُس کا شرادھ کیا اور جس تیرتھ پر گوکرن کا جانا
ہوتا تھا وہاں دُھندھ کاری کا شرادھ کر دیتا تھا جب تیرتھ کر کے گوکرن اپنے گھر میں آ کر رات کو سویا تب اُس نے
دُھندھ کاری کو پریت جون میں اس طرح دیکھا کہ کبھی وہ بیل کبھی ہاتھی کبھی بکرا کبھی بھینسا کبھی آدمی کبھی بڑا
روپ کبھی چھوٹا سا روپ بن جاتا تھا جب گوکرن نے اُس کو پریت جان کر من میں دھیرج دھرنے کے پیچھے
اُس سے پوچھا کہ تو بھوت یا پریت یا راچھس کون ہو کر کہاں سے آیا ہے اپنا حال مجھ سے بتا تب دھندھ کاری
گوکرن کی بات سُن کر بہت رویا پر اُس کو بولنے کی سامرتھ نہ تھی کہ جو اپنا حال کہتا جب گوکرن نے دیکھا کہ
سوائے رونے کے کچھ نہیں کہتا تب دیا کی راہ سے منتر پڑھ کر جل کا چھینٹا اُس پر مارا تب وہ بولا کہ میں تیرا بھائی
دُھندھ کاری ہوں میں نے اپنے پاپ سے برھم تیج کو کھو کر ایسے بھاری پاپ کیے کہ جن پاپوں کی گنتی نہیں ہو سکتی
مجھ کو بیشیا نے پھانسی لگا کر مار ڈالا اس لیے مجھ کو دانہ اور پانی کچھ نہیں ملتا صرف ہوا کھا کر جیتا ہوں اب تم
آئے ہو جس طرح بن پڑے میرا اُدّھار کرو یہ بات سُن کر گوکرن نے کہا کہ میں تیرے اُدّھار کے واسطے
گیا جی میں اور سب تیرتھوں پر شرادھ کیا تس پر بھی تو پریت جون سے نہیں چھوٹا تب دُھندھ کاری بولا کہ جو ہزار دن
گیا شرادھ کرو تو بھی مہا پاپ کرنے سے میری مُکت نہیں ہو سکتی کوئی ایسی تدبیر کرو جس سے میں اپنے پاپوں سے
چھوٹ کر بھو ساگر پار اُتر جاؤں یہ بات سُن کر گوکرن نے دھندھ کاری سے کہا کہ تو تھوڑے دن سنتوکھ کر میں
تیرے اُدّھار کا اُپائے کروں گا یہ بات دُھندھ کاری سے کہکر سو رہا جب دوسرے دن اُس نگر کے آدمی گوکرن سے
بھینٹ کرنے کے واسطے آئے تب اُس نے جتھا اُچت سب کا آدر کیا پھر کئی دن پیچھے گوکرن نے جو گیشور اور
مہا پُرش اور پنڈتوں کو اپنے مکان پر بُلا کر بٹھا کر کے اُن لوگوں سے پوچھا کہ اس طرح میرا بھائی مر کر پریت جون
میں پڑا ہے اُس کی مُکت ہونے کے واسطے کوئی تدبیر بتائیے یہ بات سُن کر سب مہا پُرش اور پنڈتوں نے بچار کر
گوکرن سے کہا کہ تم سورج بھگوان کی پوجا اور دھیان کر کے اُن سے اُس کا اُپائے پوچھو جیسی وہ آگیا دیں
ویسا کرو یہ بات سُن کر گوکرن نے سب پنڈت اور مہاتماؤں کو بدا کیا اور سورج بھگوان کا منتر پڑھ کر استت کر کے

یہ بردان مانگا کہ اے مہاراج دھندھو کاری کی جس میں مکت ہو اُپائے بتائیے تب سورج بھگوان نے اُس منتر کے پرتاپ سے گوکرن کو درشن دیکر کہا کہ سپتاہ پارائن شری مدبھاگوت کا دُھندھو کاری کو سناؤ تب اُس کی مکت ہوگی یہ بات سُن کر گوکرن بہت خوش ہوا اور سب پنڈت اور جوگیشور اور مہاپرشوں کو بلا کر گوکرن نے سپتاہ جگیہ شری مدبھاگوت کا آرمبھ کیا سو اُس نگر کے بہت سے آدمی بوڑھے اور لڑکے اور جوان مرد عورت کتھا سننے کے واسطے وہاں آئے دُھندھو کاری بھی ایک بانس کے اوپر کہ سات گانٹھ کا تھا بیٹھ کر سننے لگا اور ایک بشنو اور مہاپرش کو شروتا ٹھہرا کر گوکرن جی امرت روپی کتھا بانچنے لگے جب پہلے دن سندھیا سمے کتھا سننے والے اُٹھے تب تک ایک گانٹھ اُس بانس کی جس پر دُھندھو کاری بیٹھا تھا پھٹ کر بڑی آواز ہوئی اُس کو سُن کر سب کسی نے تعجب کیا پھر دوسرے دن کتھا ہونے سے دوسری گانٹھ پھٹ گئی اسی طرح سات دن میں ساتوں گانٹھ اس بانس کی پھٹ گئیں بارھوں اسکندھ کتھا سننے کے پرتاپ سے دھندھو کاری پریت جون چھٹو کر دیویہ روپ چتربھجی مورت شیام سندر کی طرح ہو گیا اور پیتامبر پہنے ہوئے گوکرن کے پاس جا کر نمسکار کر کے بولا کہ اے مہاراج آپ نے مجھ کو بڑے پاپوں سے چھڑا کر کرتارتھ کیا سوائے شری مدبھاگوت کے دوسرا اُپائے ان پاپوں سے چھڑانے والا اور مکت دینے والا نہیں ہے جو لوگ سنسار روپی کیچڑ میں پھنسے ہیں وے اس کتھا روپی تیرتھ میں نہانے سے پوتر ہو کر بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں جس سمے دُھندھو کاری گوکرن سے یہ کہہ رہا تھا اُسی سمے ایک بمان بہت اچھا آکاش سے وہاں پر اُترا اور دُھندھو کاری اُس بمان پر چڑھ کر بیکنٹھ کو چلا گیا یہ حال دیکھ کر دوسرے بیشنو اور پنڈت لوگ جو اس سبھا میں بیٹھے تھے گوکرن سے پوچھا کہ اے مہاراج ہمارے من میں یہ سندیہ ہوا ہے اُس کو آپ چھڑا دیجئے کہ ہم لوگ بہت آدمیوں نے یہ سپتاہ پارائن سُنا اسلیے چاہیئے تھا کہ کتھا سننے کے پرتاپ سے سب کے واسطے بمان آتا اور ہم لوگ بھی بیکنٹھ کو چلے جاتے اسکا کیا کارن ہے کہ ایک آدمی بمان پر چڑھ کر بیکنٹھ میں چلا گیا اور سب لوگ یہاں بیٹھے رہے یہ بات سُن کر گوکرن نے کہا کہ کتھا سننے میں اتنا بھید ہے کہ جو آدمی من لگا کر کتھا سُنتے ہیں اُن کو سب پھل ملتا ہے اور جو لوگ کتھا میں بیٹھ کر چت اپنا بیچ موہ استری اور پتر اور سنساری کام کے لگائے رہتے ہیں اُن کو ویسا پھل کتھا سُننے کا نہیں ملتا ایک چت ہو کر سُننے سے مکت پاتا ہے یہ بات سُنتے ہی شروتا لوگوں نے شرمندہ ہو کر گوکرن سے کہا کہ اے مہاراج آپ دیا کر کے ایک سپتاہ اور سُنائیے جس میں آپ کی کرپا سے ہم لوگ بھی بھوساگر پار اُتر جاویں گوکرن نے اُن لوگوں کے کلیان کے واسطے ساون مہینے سے دوسرا پارائن سُنانا شروع کیا اُس کتھا کو بہت لوگوں نے من لگا کر سُنا تب بہت سے بمان آکاش سے آکر وہاں ٹھہرے اور سب شروتا لوگ گوکرن دھن دھن کہہ کر بولے کہ مہاراج آپ کی کرپا سے ہم لوگوں کا اُدھار ہوا اور کتھا سمپورن ہونے کے پیچھے شری کرشن جی مہاراج بیکنٹھ سے وہاں آئے اور گوکرن کو اپنے پاس بمان پر بیٹھا کر گئو لوک کو لے گئے اور سب شروتا لوگ بھی اسی طرح بمانوں پر چڑھ کر اُسی تن سے بیکنٹھ کو چلے گئے جس طرح سب اجودھیا باسی شری رام چندر جی کے ساتھ سدیہ بیکنٹھ میں گئے تھے جس استھان پر سورج اور

چندر ما بھی نہیں پہونچ سکتے اُس جگہ دنیا کے لوگ اس بھاگوت کتھا کے پرتاپ سے پہونچ جاتے ہیں شری بھاگوت
کے سُننے اور پڑھنے کا جتنا ماہاتم اور پُن ہے اُتنا پُن جگیہ اور تپ اور تیرتھ اور دان آدک سے نہیں ہوتا
اس کا ماہاتم سب سے ادھک سمجھنا چاہیئے۔

چھٹواں ادھیاے

پوچھنا نارد مُنی کا بدھ سپتاہ جگیہ شری مدبھاگوت کی سنت کُمار سے اور کہنا سنت کُمار جی کا

نارد جی نے سنت کُمار سے پوچھا کہ اے مہاراج اس سپتاہ جگیہ بھاگوت پُران سُننے کی بُدھ بتایئے کہ کون
کون سا سامان اس میں چاہیئے اور کس طرح یہ کرنا ہوتا ہے سنت کُمار جی بولے کہ یہ بات تم نے بہت اچھی پوچھی
سنو کہ اس سپتاہ جگیہ کو بھادوں کنوار کاتک اگھن کے مہینے میں سُننا بڑا پُن ہے سوا اسکے جب اچھا ہو اور
جب کوئی پنڈت بیاس جی اچھے مل جاویں تب سُنے شُبھ کرم کرنا کسی وقت منع نہیں ہے لیکن جو کوئی سپتاہ
سُننے کی اِچھا کرے اُس کو چاہیئے کہ اچھی ساعت پوچھ کر اپنے اشٹ متروں کو کہلا بھیجے کہ ہمارے یہاں سپتاہ جگیہ
ہوگا آپ لوگ بھی سُننے کے واسطے آئیگا اور جو لوگ برکت ہوں اُن کو بھی اس جگیہ میں بُلانا اُچت ہے اور
جو مکان گھر یا باغ یا تیرتھ میں اچھا ہو وہ کتھا سننے کے واسطے ٹھہرا دے اور وہ مکان کیلا اور بندنوار اور چاندنی
وغیرہ سے اچھی طرح سجا جاوے جس طرح بواہ آدک اور جگیہ میں سجا جاتا ہے اور بیاس جی کے بیٹھنے کو بہت اچھا
اور اونچا سنگھاسن رکھوا دے اور بیشنو لوگوں کو جو کتھا سننے آویں اُنکے واسطے علیحدہ علیحدہ آسن بچھا دے اور
صبح سے بیاس جی کتھا کہنا شروع کریں اور شروتا لوگ نہا کر سندھیا کر کے کتھا شروع ہونے سے پہلے وہاں
آویں اور چت لگا کر کتھا سُنیں اور پہلے دن مُکھیا لاک کتھا سننے والے کو گنیش جی کی پوجا کرنا چاہیئے جس میں
سپتاہ جگیہ میں کوئی وگھن نہ ہو اور ایک براہمن بدیا دان کو سات دن کے واسطے بشن سہسر نام کا برن دیکر بٹھال دینا چاہیئے
وہ براہمن سالگرام جی کی پوجا اور بشن سہسر نام کا پاٹھ کر کے ایک ایک نام لیکر ٹھاکر جی پر تُلسی دل چڑھاوے اور مُکھیہ
سُننے والا پہلے دن پوجا بیاس جی اور پوتھی شری مدبھاگوت کی سچے من سے کر کے جتھا شکت بھینٹ رکھے پیچھے
ہاتھ جوڑ کر کہے کہ اے بیاس جی آپ ساچھات شری کرشن مہاراج اور شکدیو جی کا روپ ہیں مجھے اپنا داس سمجھ کر
شری مدبھاگوت جگیہ آرمبھ کر کے میری اِچھا پوری کیجیئے جب بیاس جی کتھا کہنے لگیں تب اپنا من سنسار ہی کام میں
نہ لگاوے اور کتھا سننے کے پیچھے پرمیشور کا بھجن بھی اس سبھا میں کرنا چاہیئے اور چار گھڑی دن رہے تک سپتاہ کو
سُنا کرے اور بیاس جی کو بھی اُچت ہے کہ جلدی نہ کر کے اچھی طرح سمجھا کر کہیں جس میں سب کسی کو سمجھائی دیوے
دوپہر کو دو گھڑی کے واسطے سپتاہ کتھا سُننا بند کر کے کچھ دودھ یا پھل بیاس جی اور شروتا لوگوں کو کھا لینا چاہیئے
اور سات دن تک جب تک سپتاہ جگیہ پوری نہ ہو جاوے تب تک شروتا لوگوں کو ایک بار سندھیا سمے بھوجن کرنا چاہیئے

جو کیول پَیں یا دودھ گھی کھا کر سات دن تک رہ جاویں تو اور اِدھک پُن ہوتا ہے نرا ہا نہ رہ کر کچھ کھا لینا چاہیئے سوائے اسکے سات دن تک برہم چرج رہنا اور استری سے بھوگ نہ کرنا اور زمین پر سونا اور پتّل میں کھانا شروتا لوگوں کو اُچت ہے اور سات دن تک دال اور شہد اور باسی اناج اور بینگن اور تربوز اور موٹھی اور اُرد اور مسور اور لہسن اور گاجر اور کمہڑا نہ کھاوے اور بہت بھوجن نہ کرے جس میں آلس نہ آوے اور جب تک سپتاہ کتھا سُنے تب تک کرودھ اور جھگڑا اور کسی کی چغلی اور نندا نہ کرے اس سات دن میں اگر کوئی استری رجسولا یعنی اپنے ماسک دھرم میں ہو جاوے تو وہ کتھا نہ سُنے اور لچھ آدک اشُدھ ذات کتھا کی سبھا میں آکر نہ بیٹھے اگر اُن کو سُننے کی اِچھا ہو تو دُور بیٹھ کر سُنیں اور شروتا لوگوں کو سچ بولنا اور دیا رکھنا اُچت ہے اور کتھا میں شور و غل نہ کرنا چاہیئے اس طرح سپتاہ کتھا سُننے سے بڑا پھل ہوتا ہے جو استری بالکل بانجھ ہو یا ایسی ہو کہ ایک بار اُسکے لڑکا ہو کر پھر دوسرا لڑکا نہ ہوتا ہو یا جس کا گربھ گر جاتا ہو وہ چت لگا کر اس سپتاہ جگیہ کو سُنے تو اُسکے سنتان ہوتی ہے اور اس کتھا سننے کے پرتاپ سے سب کا مطلب پورا ہوتا ہے اور ہر روز کتھا سننے کے پیچھے تلسی دل اور پرشاد سب شروتا لوگوں کو دینا چاہیئے جب کتھا سمپورن ہو جائے تب آٹھویں دن سپتاہ پورن ہونے کا ہوم دسم اسکندھ کے اشلوک یا گائیتری منتر سے آہت دے کر اچھے بید ارتھ براہمنوں کو بھوجن کرا دے اور اپنی سامرتھ بھر دَرب اور گنا کپڑا گئو پرتھوی برتن آدک بیاس جی کو دیکر سیچے من سے پوجا کر کے اُن کو بدا کرنا چاہیئے اس کتھا کے سُننے سے ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ ملتے ہیں اتنی بات کہکر سنت کمار جی بولے کہ اے نارد جی جو تم کو سُننے کی اِچھا ہو تو ہم دوسرا پارائن تم کو سُنا دیں نارد مُنی نے کہا کہ دھن میرے بھاگ اِس سے اُتم اور کیا ہے جب سنت کمار نے دوسرا پارائن سُنانا شروع کیا اور وہاں سب رکھیشور آکر بیٹھے تب شکدیو جی مہاراج بھی تیرتھ جاترا کرتے ہوئے وہاں پر آئے سنت کمار آدک نے شکدیو جی کو دیکھ کر بڑے آدر بھاؤ سے آسن پر بیٹھا لا اُس سمے شکدیو جی سپتاہ جگیہ کی تیاری دیکھ کر سب شروتاؤں سے بولے کہ تم سب لوگ اس کتھا کو چت لگا کر سنو یہ کتھا بید روپی درخت کا پھل ہے سنسار میں اور پھل جو ہوتے ہیں اُن میں گٹھلی اور چھلکا ہوتا ہے اور اس پھل میں صرف امرت روپی رس بھرا ہے اس لیے یہ امرت بار بار پینا چاہیئے اس کتھا کو شری نارائن نے برھما جی سے کہا اور برھما جی نے نارد جی کو بتلایا نارد جی نے بید بیاس ہمارے پتا سے کہا اور بیاس جی نے مجھے پڑھایا اور میں نے راجا پرکھشت کو سُنایا یہ کتھا شری مدبھاگوت اٹھارھوں پرانوں میں اُتم ہے سادھو اور بیشنوؤں کو پرم دھن یہی ہے سُرگ میں تپسوی لوگ اور برہم لوک میں برھما جی اور کیلاس میں شری مہادیو جی اور بیکنٹھ میں لچھمی جی اس کتھا کو گاتی ہیں جس سمے شکدیو جی شروتا لوگوں سے یہ بات کہہ رہے تھے اُس سمے شری بیکنٹھ ناتھ جی برھما مہادیو جی اندر برن کبیر دیوتا اور پرہلاد آدک بھکتوں کو ساتھ لیے ہوئے سپتاہ جگیہ میں آئے اُن کو دیکھ کر جتنے لوگ اُس سبھا میں بیٹھے تھے سبھوں نے اُٹھ کر ڈنڈوت اور جے جے کار کیا اور نارد مُنی مارے خوشی کے ناچنے اور گانے لگے پرہلاد جی کرتال اور اودھو بھکت مجیرا اور راجا اندر مردنگ بجانے لگے اُس سمے تریلوکی پت شری نارائن جی نے سب کسی کو اپنے پریم میں لین دیکھ کر اُن سے کہا کہ جس کے من میں جو اِچھا ہو

سو بر دان مانگو تب نارد آدک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ کے درشن ہم کو ملے اس سے بڑھ کر اور کون بست ہے
جو مانگیں اپنے چرنوں کی بھگت ہم لوگوں کو دیجئے شیام سُندر یہی بر دان سب کو دیکر وہاں سے انتردھیان ہوگئے
اور سپتاہ جگیہ دوسرا سمپورن ہوا اتنی کتھا سُن کر سونکادک اٹھاسی ہزار رکھیشوروں نے سوت جی سے پوچھا کہ
شکدیو جی مہاراج نے یہ کتھا راجا پریچھت کو کب سُنائی اور سنت کمار جی نے کب کہی تھی اس کا حال بتلایئے
سوت پورانک نے کہا کہ جب شری کرشن جی مہاراج دوارکا پوری سے بیکنٹھ کو پدھارے اُسکے تیس برس کے
پیچھے بھادوں مہینے نومی کے دن شکدیو جی مہاراج نے یہ کتھا پریچھت کو سنانا شروع کیا اور ساتویں دن میں
وہ پاراین سمپورن ہوا اُس کے دو سو برس پیچھے گوکرن نے سپتاہ کتھا کہی تھی اس کے تین سو چھ برس پیچھے
سنت کمار جی نے نارد جی کو سُنایا سو کتھا ہم نے تم سے برنن کیا یہ امرت روپی کتھا آدر اور پریم کر کے جو کوئی سُنے
اور پڑھے اُس کو سب پھل ملتے ہیں - گوکرن ماہاتم سمپورن ہوا -

پہلا اسکندھ

برنن کرنا حال اوتار دھارن کرنے پر برہم پرمیشور کا اور بید بیاس جی کا چار اشلوک نارد مُن سے سُن کر بنانا پوتھی شری مدبھاگوت اور شاپ دینا شرنگی رکھ کا راجا پریچھت کو کہ کارن پرگٹ ہونے اس امرت روپی کتھا کا اس جگت میں یہی ہے

کبت

کاشی کو نواسی لکھّن لال ہوں گوپال جی کی لیلا بیاس بانی کو زبانی کہا چہت ہوں + بدیا کو بچار ناہتہ کتھا کو
شمار ناہتہ اُردو زبانی کہت سے لاج پاوت ہوں + جا کی کرپا پاے کے پہاڑ چڑھیں پنگل اور گونگے
بید بھاکھیں سوئی کرپانت دھیاوت ہوں + کہت ونت ہر نام ٹیڑھو سودھو بھلو تا سوں ثمن ہے ہین
گن نیک ہی سراہت ہوں - دوہا

گنگ جمن گوداوری سندھ سرسوتی سنگ　　سکل تیرتھ تہاں بست ہیں جہاں ہر کتھا پرسنگ
نر نارائن گرا ار بیاس مُنھ پر نام　　آسا میری پوجیے سب گن پورن دھام
گونگ بید کو اُچری پنگ ناگھ گرجاے -　　جاس کرپا بندوں تنھیں مادھو ہو نہہ سہاے
گرُ پد پنکج ہر دے دھر رکھ سپتہ سرنا ے -　　کہوں کتھا شری مدبھاگوت جُدہپت ہو نہہ سہاے
گنا باد گوبند کے کاٹت سب جنجال -　　باتے اُردو بھاگوت برچت لکھّن لال

پہلا ادھیائے

شری نارائن جی مہاراج کی اُستت اور پوچھنا شونکادک رکھیشوروں کا کتھا شری مدبھاگوت کی سُوت پورانک سے اور آرمبھ کرنا سوت جی کا اِس امرت روپی کتھا کو

بید بیاس جی کے شِشیہ سُوت جی نے شری مدبھاگوت کو بیاس جی کے مُکھ سے جس سمے وہ شکدیوجی اپنے بیٹے کو پڑھاتے تھے اور شکدیوجی راجا پریچھت سے کہتے تھے سنا تھا اسکے کچھ دن پیچھے سُوت پورانک نیم سارینہ تیرتھ میں جہاں سونک آدک اٹھاسی۸۸ ہزار رکھیشور اکٹھا ہوئے تھے اور کارن اکٹھا ہونے اُن رکھیشوروں کا وہاں کی یہ تھا کہ اس جگہ سُدرشن چکر بھگوان کا گرا ہے اِس سبب سے وہ استھان بہت پوِتر ہو کر کلجگ وہاں اپنا دخل نہیں کر سکتا ہے ان رکھیشوروں نے سُوت پورانک سے کہا کہ آپ نے بید بیاس جی کے پاس رہ کر سب پُران پڑھے اور سُنے ہیں کرپا کر کے ہم کو بھی سُنائیے جس میں اُس کا پن ہو تب سُوت جی نے اُن رکھیشوروں سے کہا کہ جو آدنرنکار چودھون بھون رچکر سب جیوؤں کا پالن کرتے ہیں اور مہاپرلے کے سمے جیتنے آتما سب جیوؤں کا پھر اُنھیں تربھون پت کی جوت میں سماجاتا ہے اور وہ پربرہم اپنے تیج سے پرکاشت ہو کر برہما اور مہادیو جی آدک سب دیوتاؤں کو گیان دیتے ہیں اور جن کی مایا سے جگت کا سب بیوہار ہوتا ہے اُنھیں آدجوت کا دھیان دھر کر بیاس جی کہتے ہیں کہ سب سنساری بیوہار جھوٹا ہے پرمیشور کی مایا ایسی بلوان ہے کہ جس کو کوئی بھلا نہیں سکتا اور شری مدبھاگوت میں ایسا پرم دھرم برنن کیا ہے جس میں کچھ کپٹ اور لوبھ نہ رہ کر ایسے نرگن دھرم لکھتے ہیں کہ جن کے کرنے سے تینوں دُکھ اور پاپ سنساری آدمیوں کے جو دیوتا اور نوگرہ اور دشمن اور من کے سنکلپ اور بکلپ سے ہوا کرتے ہیں چھوٹ جاتے ہیں اور اور جگوں میں جگیہ اور تپ اور دھیان اور پوجا بہت دنوں تک بڑی محنت کے ساتھ کرنے سے شری شیام سُندر کے چرنوں میں پریت پیدا ہوتی تھی اور اس کلجگ میں کیول اس امرت روپی کتھا کے پڑھنے اور سُننے سے نرت ہی پرمیشور کے چرنوں کا باس ہردے میں ہوتا ہے اِس لیے شری مدبھاگوت کو سب بیدوں کا سار کلپ برچھ کے سمان سمجھ کر شکدیوجی نے یہ کتھا جو راجا پریچھت کو سُنائی تھی وہی امرت روپی پھل اُس درخت کا شکدیوجی مہاراج کے مُکھ سے ٹپک کر دنیا میں پھیلا ہے سُوت پُرانک شونکادک رکھیشور اور بیاجی اپنے چیلوں سے کہتے ہیں کہ تم لوگ اس امرت روپی پھل کو جس میں کچھ چھلکا اور گُٹھلی نہیں ہے بار بار کانوں کی راہ سے پیا کرو جس طرح دنیا میں میٹھے پھل کو طوطا کاٹ کر کھا لیتا ہے اُسی طرح شکدیوجی نے اس امرت روپی کتھا کو جو بیکنٹھ کا سُکھ دینے والی ہے بہت میٹھی سمجھ کر کھا لیا اور اپنے منہ سے نکال کر دُنیا میں ظاہر کیا یہ بات سُن کر ایک دن شونک آدک کھیشوروں نے جب پرات سمے اسنان اور پوجا کر چکے تب سُوت جی کو بڑے آدربھاؤ سے بیچ میں بیٹھا کر کہا کہ آپ سب بید اور

پُران جانتے ہیں اس لیے ہم کو اپنا چیلہ سمجھ کر وہ پُران جو سب بید اور شاستروں کا تتو سنساری جیوؤں کو بھو ساگر پار اُتارنے کے واسطے اُتم ہو اپنے اُدھار بند سے برنن کیجیے جس کو سُن کر جلد ہم لوگوں کی مُکت ہو اور تھوڑی محنت کرنے سے بہت پھل ملے اور یہ بتلائیے کہ جن پر برہم پرمیشور کے نام لینے سے سنساری جیوؤں کا اُدّھار ہو جاتا ہے اُنھوں نے کون کام کرنے کے واسطے اس مُرت لوک میں دیوکی جی کے گربھ سے شری کرشن اوتار لیا اور سگن روپ دھر کر بلرام جی کے ساتھ دنیا میں کون لیلا کی تھی اور جب کلجگ کے شروع میں شری شیام سُندر بیکنٹھ کو پدھارے تب دھرم کس کی شرن میں رہا تھا اور کس کو سونپ گئے تھے اس کا حال برنن کیجیے پر برہم پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُننے سے آدمی چوراسّی لاکھ جون میں جنم نہیں پاتا ہے اور آواگون سے چھوٹ کر بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے۔

دوسرا ادھیاے

پہلے جانا شکدیو جی کا بن میں تپ کرنے کے لیے اور پھر آنا اپنے استھان پر نارد مُن کے اُپدیش سے

سُوت جی نے جب یہ پرشن شونکادک رکھیشوروں کا سُنا تب مَن میں بہت خوش ہو کر پہلے شکدیو جی کے چرنوں کا دھیان جن کے ست سنگ سے اُنھوں نے شری مدبھاگوت سُنا تھا کیا پھر بید بیاس اپنے گرو کے چرن کمل کو ہردے میں رکھ کر شری شیام سُندر چتر بھجی مُورت کو ڈنڈوت کر کے شونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہم تم کو شری مدبھاگوت کتھا جس میں سب لیلا نارائن جی کی لکھی ہیں سُناتے ہیں چت لگا کر سنو جس سمے شکدیو جی نے ماں کے پیٹ سے جنم لیا اُس سمے مُرلی منوہر کا تپ کرنے کے واسطے نار بوار سمیت گھر سے نکل کر بَن کا راستہ لیا اور اُنھوں نے من میں بچارا کہ یہاں رہنے سے ہمارا بواہ لوگ کر دیں گے اس لیے ابھی سے بَن میں جا کر ہر بھجن کرنا اُچت ہے جس میں سنساری مایا نہ لپٹے جب بیاس جی نے یہ حال اپنے پُتر کا دیکھا تب پریم کے بس ہو کر اُسے پھیر لانے کے واسطے پیچھے دوڑے گئے اور شکدیو جی کو بہت پکار کر کہا کہ اے بیٹا کھڑے ہو کر ہماری بات سُن لو مگر شکدیو جی مہاراج سنسار سے ایسے برکت ہو کر ہر چرنوں میں پریت رکھتے تھے کہ اُنھوں نے کھڑے ہو کر بیاس جی کو جواب دینا اُچت نہ جان کر من میں کہا کہ دیکھو ہمارے پتا جی کو بڑھاپا آنے پر بھی سنساری مایا لگی ہے ایسا بچار کر شکدیو جی نے بن کے برچھوں میں پرویش کر کے کہا کہ نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی کسی کا باپ ہے سنسار کی گت سدا سے اسی طرح پر چلی آتی ہے اور یہ شریر بار بار آواگون میں پھنسا رہ کر جیوآتما کبھی نہیں مرتا ہے یہ بات سُن کر بیاس جی کو سنتوکھ ہو گیا۔ جس سمے شکدیو جی بن کو چلے جاتے تھے اُسی سمے راہ میں ایک تالاب پر دیوتاؤں کی استریاں ننگی ہو کر نہاتی تھیں اُنھوں نے شکدیو جی کو دیکھ کر کچھ لاج نہ کی اُسی طرح ننگی کھڑی رہیں جبکہ پیچھے سے بیاس جی بوڑھے آدمی وہاں پہ پہونچے تب اُن استریوں نے لاج کر کے اپنا اپنا کپڑا پہن لیا

یہ حال دیکھ کر بیاس جی نے من میں بچارا کہ دیکھو شکدیو ہمارے بیٹے کو استریوں نے دیکھ کر پردہ نہیں کیا اور ہم
بوڑھے آدمی کہ آنکھوں سے کم دیکھ پڑتا ہے دیکھ کر اُنھوں نے کپڑا پہن لیا اسکا کیا بھید ہے اُن استریوں نے
دیویہ درشٹ سے بیاس جی کے من کا حال جان کر کہا کہ اے بیاس جی آپ کو استری اور پُرش کا گیان ہے اور
شکدیو جی مہاراج پرم ہنس ہو کر استری اور پُرش میں کچھ بھید نہیں جانتے اس لیے ہم لوگوں نے اُن سے کچھ لجا نہ کر کے
تم کو دیکھ کر کپڑے پہن لیے یہ بات سُن کر بیاس جی کے من کا سندیہ جاتا رہا شکدیو جی مہاراج ایسے ترن تارن
مہاتما ہیں شونکادک رکھیشوروں نے یہ آستت اُن کی سُن کر من میں کہا کہ دیکھو سُوت پورانک ہم سب بوڑھے بوڑھے
رکھیشور اور منیشوروں کی کچھ بڑائی نہ کر کر شکدیو جی چھوٹے سے بالک کی اتنی بڑائی کرتے ہیں سب یہ بات سُن کر
رکھیشوروں کا مُکھ ملین ہو گیا تب سُوت پُورانک اُنکے من کا حال اپنے گیان سے جان کر بولے کہ شکدیو جی کے واسطے
بھوساگر پار اُترنے رکھیشوروں اور مُنیشوروں کے یہ بھاگوت کتھا جگت میں پرگٹ کی اِس لیے وہ جوگی اور مُن کے
بھی گرو ہیں جب یہ بات سُن کر سب کو بودھ ہوا تب سُوت جی نے رکھیشوروں سے کہا کہ جو کوئی اِس بات کا سندیہ
کرے کہ جب شکدیو جی جنم لیتے ہی پرمیشور کا تپ کرنے کے لیے بن میں چلے گئے تھے تو اُنھوں نے بھاگوت پُران
بیاس جی سے کس طرح پڑھا اسکا جواب یہ ہے کہ جب شکدیو جی نے رکھیشوروں اور منیشوروں سے گیان چرچا
کیا تب اُن کو یہ حال معلوم ہوا کہ جس بات کے سادھن کرنے سے ہر چرنوں میں پریت آئے وہی پرم دھرم ہے
اس لیے شکدیو جی نے نارد مُن سے مل کر پوچھا کہ اے مہاراج ہم کو کوئی ایسا گیان بتلاؤ جس میں نیچ چرن
پرمیشور کے ہمارا من لگے تب نارد جی بولے کہ اس بات کا حال تمھارے پتا اچھا جانتے ہیں ہم نے اُنکو بتلا دیا ہے
یہ بات سُن کر شکدیو جی اپنے باپ کے پاس چلے آئے اور اُنکے چرنوں پر گر کر بولے کہ آپ مجھے کوئی بدیا ایسی پڑھائیے
جس میں ہر چرنوں میں پریت ہو تب بیاس جی نے کہا کہ سوائے پڑھنے شری مد بھاگوت کے اور کوئی دوسرا اُپائے
اسکا نہیں ہے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے بھاگوت پُران پڑھنا شروع کیا اتنی کتھا کہہ کر سُوت جی بولے کہ جب شکدیو جی
بھاگوت کتھا بید بیاس ہمارے گرو سے پڑھتے تھے تب میں بھی وہاں تھا جو شکدیو جی مہا برکت رہ کر ایک ساعت
کہیں نہیں ٹھہرتے تھے وہ بھاگوت پڑھنے کے لالچ سے بہت دنوں تک بیاس جی کی سیوا میں رہے اور
اُنھوں نے بھاگوت کو بڑے پریم سے پڑھا اور شکدیو جی کو پرم ہنس اور رکھیشوروں کا ست سنگ بہت پیارا تھا
پر اُنکے پاس کچھ دربیہ نہ تھا جو دھن دینے کے لالچ سے کسی کو اپنے پاس بلاتے اسواسطے اُنھوں نے بھاگوت
پڑھا کہ اس امرت روپی کتھا سننے کے لالچ سے جو رکھیشور اور منیشور لوگ ہمارے پاس ہیں گے اور اسی کتھا کا
سد ابرت میں دونگا اتنی کتھا سُنا کر سُوت جی بولے کہ اے رکھیشورو اس کتھا کے سُننے سے نہ کام بھگت ملتی ہے
اور نہ کیپٹ بھگت ہونے سے برکت اور گیانی ہو کر مُکت پدوی پر پہونچتے ہیں اس لیے آدمی کو چاہیے کہ جو کام
جگیہ تپ پوجا برت وغیرہ اچھا کام کرے اُس میں کچھ چاہنا نہ رکھے تو اُسکے واسطے یہاں سُکھ ہو کر مرنے کے پیچھے
پرلوک بنتا ہے اور کسی بات کی کامنا رکھنے سے یہ جیو آواگون میں پھنسا رہ کر بھوساگر پار نہیں اُترتا اور بھگت کے برابر

دوسرا دھرم نہیں ہوتا اور تپ دان اور تیرتھ دوسرے دھرم جو آدمی لوگ کرتے ہیں اس دھرم کے کرنے سے بڑی محنت سے پرمیشور کے چرنوں میں پریم پیدا ہوتا ہے اس لیے اتنا دکھ اٹھانا اچت نہ ہوکر آدمی کو چاہیے کہ سچے من سے یہ امرت روپی کتھا سُنے اور من اپنا مایا موہ استری اور پُتر جھوٹے بیوہار سے الگ کرکے نارائن جی کے چرنوں میں دھیان اور پریت لگا دے جو کوئی من اپنا اُس جوت سروپ کے چرنوں میں لگاکر پرمیشور کی لیلا کتھا سُنتا ہے اُسکے ہردے میں کام کرودھ لوبھ موہ کا جو میل جما ہے وہ چھوٹ کر من اسکا اس طرح شدھ ہو جاتا ہے جس طرح صیقل کرنے سے لوہے میں مورچا نہیں رہتا تب اُس کے ہردے میں ہر چرنوں کا باس ہو جاتا ہے اسلیے آدمی کو اپنی مکت بنانے کے واسطے پہلے اس کتھا سُننے کا ابھیاس کرنا چاہیے پرمیشور کی بڑی کرپا ہونے سے آدمی کا من اُن کی کتھا اور کیرتن میں لگتا ہے بنا بھکت کے اور کتھا اور کیرتن پرمیشور کی سُنے من شدھ نہیں ہوتا اور آدمی کا سوبھاؤ راجسی اور تامسی اور ساتوکی ہوتا ہے اور دیوتا کی پوجا بھی تین طرح پر راجسی اور تامستی اور ساتوکی ہوتی ہے اور شاستر میں تامسی کو کاٹھ سے اور راجس کو دُھویں سے اور ساتوک کو آگ سے مثال دیتے ہیں جو مطلب آگ سے نکلتا ہے وہ کاٹھ اور دھویں سے نہیں نکلتا اسلیے ساتوکی بھکت اور پوجا کرنے والے مکت پدوی پر پہونچتے ہیں اور دنیا میں جتنا دھرم جگیہ اور تپ اور برت وغیرہ سے ہوتا ہے وہ سب اس طرح پرمیشور کے روپ میں پہونچ جاتا ہے جس طرح برسات میں ندی اور نالے کا پانی بہہ کر سمندر میں چلا جاتا ہے

تیسرا ادھیائے

اوتاروں کا حال یعنی جو جو اوتار پربرھم پرمیشور نے واسطے سُکھ دینے اپنے بھکتوں اور مارنے دیتوں کے دھارن کیا ہے

سُوت جی نے شونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ آدنرنکار جگت میں اوتار دھارن کرنے والے پُرش کا روپ ہیں سب کے پہلے بھی رہے تھے اور بیچ میں بھی وہی رہ کر مہا پرلے ہونے کے پیچھے بھی وہی رہیں گے وہ اپنے تیج سے آپ پرکاشت ہیں اور سب تیج کو اُسی جوت کی پرچھائیں سمجھنا چاہیے مہاپرلے ہونے کے پیچھے اُسی آدنرنکار جوت نارائن جی کو سنسار رچنے کی اِچھا ہوتی ہے تب وہ اپنی مایا سنجکت پُرس کا اوتار لیکر شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے ہیں اُنھیں کو براٹ روپ کہا جاتا ہے جن کے ہزار سر اور ہزار ناک اور ہزار کان اور ہزار ہاتھ اور ہزار چرن ہوتے ہیں اُن کی نابھ سے کمل کا پھول نکلتا ہے اور پھول سے برھما جی پیدا ہوکر چودھوں لوک کو پیدا کرتے ہیں اُنھیں کو سب اوتاروں کا کارن سمجھنا چاہیے اور اُس پربرھم پرمیشور کے اوتاروں کا حال اس طرح پر ہے کہ پہلا اوتار سنک سنندن سناتن سنت کمار کا دھارن کرکے سدا پانچ برس کی عمر رہ کر برھم چاری رہے دوسرا اوتار باراہ جی کا لیکر پاتال سے پرتھوی کو لائے تیسرا اوتار جگیہ پُرش کا جنہوں نے روپ دھارن کرکے سب راجاؤں کو جگیہ کرنے کی راہ بتلا کر تارتھ کیا

چوتھا ہی گریو हयग्रीव اوتار یعنی سب بدن آدمی کا اور سر گھوڑے کا دھارن کرکے برہما جی کو بید پڑھایا
پانچوں اوتار نر نارائن کا لیکر بدری کیدار میں واسطے راہ دکھلانے تپتیا کے سنساری جیوؤں کو تپ کرتے ہیں چھٹواں
اوتار کپل دیو مُن کا دھر کر سانکھ جوگ گیان اپنی ماتا کو اُپدیش کیا ساتواں اوتار دتاترے کا اتر من سے ہوا جس نے
راجا الرک अलर्क اور پرہلاد بھگت کو بیدانت پڑھایا۔ آٹھواں اوتار رکھبھ دیو ऋषभदेव کا چتر دیوی نام اندر کی
کنیا سے پرگٹ ہو کر جڑ چرچا دکھلایا اور اُنکے بیٹے جین دیو जैनदेव نے سراوگیوں کا دھرم سنسار میں پھیلایا۔
نواں اوتار راجا پرتھو کا راجہ بین वेण کے شریر متھنے سے پیدا ہوا جس نے گئو روپی پرتھوی کو دُہکر سب اوکھدھ
اور اناج وغیرہ کو جو اُس نے اپنے بھیتر چھپا رکھا تھا باہر نکالا۔ دسواں اوتار مچھلی کا لیکر راجا ست برت کو
سپت رکھیوں سمیت ناؤ پر بٹھال کر گیان سکھایا اور اُس کو اپنی مایا کا تماشا دکھلایا۔ گیارھواں اوتار کچھوے کا
سمدر متھنے کے سمے مندراچل پربت کو اپنی پیٹھ پر لیا۔ بارھواں اوتار دھنونتر بید کا لیکر امرت کا کلسہ ہاتھ میں لیے
سمدر سے باہر نکلے۔ تیرھواں اوتار موہنی مُورت کا دھر کر دیتوں کو اپنی سُندرتائی پر موہت کیا اور امرت کا کلسہ
اُن سے لیکر سب امرت دیوتاؤں کو پلایا۔ چودھواں اوتار نرسنگھ جی کا لیکر ہرنیہ کشپ हिरण्यकशिपु دیت کو
مار کر پرہلاد اپنے بھگت کی رچھا کی پندرھواں باون اوتار دھارن کرکے تین پیگ پرتھوی راجا بل سے دان لے کر
دیوتاؤں کو دی مانگنے سے آدمی چھوٹا ہو جاتا ہے اس واسطے پرمیشور نے بھی مانگنے کے سمے اپنا چھوٹا روپ
بنایا تھا۔ سولھواں اوتار ہنس کا لیکر سنت کمار کو گیان اُپدیش کرکے اُنکا گرب توڑا سترھواں اوتار نارد جی کا
لیکر پنچ راتر بید بنایا جس میں سب بیشنو دھرم لکھا ہے۔ اٹھارھواں ہری نام اوتار لیکر گجیندر کو گراہ کے
منھ سے چھڑایا۔ اُنیسواں اوتار پرشرام جی کا لیکر اکیس بار سب چھتری راجاؤں کو مار کر پرتھوی اُن سے چھین کر
براہمنوں کو دان دی بیسواں اوتار شری رام چندر جی کا دھارن کرکے سمدر کا ابھمان توڑ کر راون کو مارا اکیسواں
اوتار بید بیاس کا لیکر سب بیدوں کا بھاگ کرکے اٹھارہ پران اور مہابھارت بنایا۔ بائیسواں شری کرشن
اوتار لیکر کنس اور کال جمن اور جرا سندھ آدک ادھرمی راجاؤں کو مارا اور پرتھوی کا بھار اُتار کر واسطے بھوساگر پار
اُترنے کلجگ باسیوں کے جگت میں لیلا کی تئیسواں بودھ बौद्ध اوتار لینے کا یہ کارن ہے کہ جب دیتوں نے
شکر اپنے پروہت سے پوچھا کہ دیوتا لوگ سدا اندر اسن کا راج کرتے ہیں کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ جس میں ہمارا راج
سدا بنا رہے شکر جی نے کہا کہ جگیہ کرنے سے دیوتاؤں کا راج رہتا ہے سو تم لوگ بھی جگیہ کرو جب دیتوں نے
شکر اچارج کے اُپدیش سے واسطے راج دیولوک کے جگیہ کرنا شروع کیا تب دیوتا لوگ گھبرا کر نارائن جی کے
پاس چلے گئے اور بہت استت کرکے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے بیکنٹھ ناتھ دیت لوگ اسی طرح ہم سے بلوان ہیں
جب جگیہ کرنے سے اُن کو اور ادھک بل ہوگا تب ہم لوگ اُن کو کسی طرح نہیں جیت سکیں گے جس میں
ہمارے واسطے بھلا ہو وہ اُپاے کیجئے یہ بات سنتے ہی آدپرش بھگوان نے بودھ اوتار دھر کر سیوڑے सेवड़े کا
روپ بنا اور میلا کپڑا پہن کر جھاڑو ہاتھ میں لے کر جہاں دیت لوگ جگیہ کرتے تھے وہاں پر گئے

دیتوں نے اُن کو دیکھتے آدر کر کے پوچھا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے بودھ جی نے کہا کہ جس جگہ آدمی بیٹھتا ہے وہاں چھوٹے چھوٹے جیو اُس کے نیچے دب کر مر جاتے ہیں سو اس جوری سے جگہ جھاڑ کر بیٹھنا چاہیے پھر دیتوں نے پوچھا کہ تمہارا کپڑا کس واسطے میلا ہے بودھ جی نے کہا کہ کپڑا دھونے سے بھی بہت جیو مرتے ہیں جب ایسی باتیں سننے سے دیتوں کو موہ پیدا ہو کر مَن اُنکا جگیہ کرنے سے ہٹ گیا تب اُنھوں نے آپس میں کہا کہ جگیہ کرنے سے جیو ہنسا ہوگی تو جگیہ کرنا ہمارا انہپھل ہوکر اس میں ورآدھک پاپ ہوگا یہ بات سمجھ کر دیتوں نے جیوہنسا जिवहिंसा پرمیشور کی اِچھا سے جگیہ کرنا بند کر دیا تب بل اُنکے دھرم کا جاتا رہا اور دیوتا لوگ اُن سے بلوان ہوتے اور کلجگ کے انت میں چوبیسواں کلنکی اوتار لیکر دھرم کی بردھ اور ملیچھ اور اُدھرمیوں کا ناش کرینگے اِن چوبیسوں اوتاروں میں شری رام چندر اور شری کرشن جی کا اوتار پورن کلا سے ہے سنساری جیوؤں کو اُدّھار کرنے کیلئے یہ سب اوتار نارائن جی نے اپنے دھارن کئے ہیں اور جتنے رکھیشور اور مُن اور دیوتا اور آدمی جیو دھاری سنسار میں جڑ اور چیتن ہیں سب میں اُنھیں پربرہم کا پرکاش سمجھنا چاہیئے اسلیے کوئی اُن کے اوتاروں کی گنتی نہیں کرسکتا اور پرمیشور اپنی مایا سے جگت کو پیدا کرتے ہیں پرنت اُن کے بس نہیں ہوتے اسلیے سنساری جیوؤں کے دُکھی ہونے سے کچھ دُکھ اُن کو نہیں پہونچتا اور نارائن جی کی لیلا اور نام اور چرتر کوئی نہیں جان سکتا وہی آدمی کچھ اُنکو پہچانتا ہے جو اُنکے بھجن میں لین رہ کر اُنکے سوائے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتا پرمیشور کے جاننے کے واسطے اُدّھار کر سنساری موہ چھوڑنے سے پرمیشور کا پرکاش بدن میں آتا ہے اور شری مد بھاگوت میں سب بیدوں کا سار اور پرمیشور کی لیلا بیاس جی نے واسطے بھو ساگر پار اُترنے سنساری جیوؤں کے برنن کیا ہے اور اپنے پُتر شُکدیو جی کو ہردوار میں گنگا کنارے برہمنوں اور رکھیشوروں کے بیچ میں بیٹھ کر پڑھایا تھا اور جس سے شری کرشن جی مہاراج دوارکا سے بیکنٹھ کو پدھارے اُس سے دھرم کا سورج ڈوب کر سب شُبھ کرم دُنیا سے جاتے رہے تب بیاس جی نے اس بھاگوت کو بنا کر دھرم روپی سورج پرگٹ کیا اور جس سے بید بیاس جی نے یہ کتھا شُکدیو جی کو پڑھائی اُس سے ہم بھی وہاں تھے سو گرو کی دیا اور کرپا سے ہم کو یہ امرت روپی کتھا یاد ہوگئی جو تم لوگوں کو سُناتے ہیں۔

چوتھا ادھیاے

بنانا بیاس جی کا مہابھارت اور سترہ پُران سب بیدوں کا تتّو

شونکادک رکھیشوروں نے سوت جی سے کہا کہ آپ کی عمر پرمیشور بہت بڑی کرے اوتاروں کا حال سُننے سے ہم لوگوں کا من بہت پرسن ہوا اب ہم چاہتے ہیں کہ جو بھاگوت بیاس جی سے آپ نے سُنا تھا اور اُس میں سب لیلا اور مہا شیام سُندر کی لکھی ہے وہ ہم کو سُنایئے اور کون سے جُگ میں کس استھان پر شُکدیو جی نے یہ کتھا راجا پرکھیت کو سُنائی تھی اُس کا حال کہیئے کس واسطے راجا پرکھیت کو سانپ کے کاٹنے کا ڈر تھا اور ہم لوگ کال روپی سنسار سے

جس میں مُوت کی کچھ حد نہیں ہوتی ڈرتے ہیں اور ایک بات کا سندیہ ہم کو بہت ہے کہ شکدیو جی اتنے برکت ہوکر
ایک ساعت کہیں نہیں ٹھہرتے وہ کس طرح سات دن راجا پریچھت کے پاس کتھا سنانے کے واسطے رہے اور
شکدیو جی مہاراج لنگوٹا پہنے بھبوت لگائے اوادھوت तपुर بنے رہتے تھے اُن کو راجا پریچھت نے
کس طرح پہچانا کہ یہی شکدیو جی ہیں یہ بات سُن کر سوت جی نے کہا کہ دواپر کے انت میں بیاس جی نے گرو نارائن
روپ سے یہ بچار کر پراشر مُن اور ست وتی सत्यवती سے اوتار لیا کہ ست جگ میں عمر آدمی کی لاکھ برس اور تریتا میں
دس ہزار برس اور دواپر میں ہزار برس کی ہو کر جب تک عمر پوری نہیں ہوتی تھی تب تک وہ نہیں مرتا تھا اور کلجگ میں
عمر آدمی کی ایک سَو بیس برس کی ہو کر سب لوگ پاپ کرنے سے اُسکے بھیتر ہی مر جائیں گے اور جُگوں کے اپنی عمر
بید پڑھنے اور جگیہ اور تپ کرتے میں بتاتے تھے سو بڑی عمر ہونے اور اچھے کام کرنے سے وہ کام اچھی طرح پورا
ہو کر اُن کو مکت پدارتھ ملتا تھا اور کلجگ باسی تھوڑی عمر ہونے سے تپ کرنے اور بید پڑھ نہیں سکتے تھے اور اتنا
بھی نہیں دیکھتے تھے جو جگیہ اور دان آدک کرکے بھوساگر پار اُتر جائیں اور کلجگ باسی جیو دنیا کے سُکھوں ڈوبے
ہوئے پرلوک کا سوچ نہیں کرتے اور آدمی استری اور روپیہ کے موہ سے مکت پدوی نہ پاکر کیول ہر بھجن سے اُدھار
ہوتا ہے اس واسطے پرم پرشوتم نے واسطے سُکھ پانے اور بھوساگر پار اُترنے کلجگ باسیوں کے بید بیاس کا
اوتار لیا ایک دن بیاس جی نے سرسوتی کنارے اسنان کرکے پرشوتم کے دھیان میں اکیلے بیٹھ کر بچار کیا کہ
دیکھو کلجگ باسی بے نصیب اور مورکھ ہو کر ایسی سنگت نہیں کرتے جس میں گیانی ہوں پرشوتم پہچانیں جو بات
گیان کی سنتے ہیں وہ بھی دھیان نہیں کرتے اور سدا آنند میں بھرے رہ کر سنساری ترشنا کو نہیں چھوڑتے یہ بات
بچار کر ہمارے گرو نے رگ اور یجر بید اور سام بید اور اتھربن بید اس اچھا سے بنایا کہ کداچت وشے باسی لوگ
تھوڑی عمر ہونے سے سب بید نہ پڑھ سکیں تو کیول ایک بید پڑھ کر بھوساگر پار اُتر جائیں جب بیاس جی نے بید اور
بنا کر استری کو بید پڑھانا اُچت نہ جانا تب اُنھوں نے اُن چاروں بیدوں کا سار نکال کر مہابھارت اور ستّرہ پران
بنائے جس کا پڑھنا اور سمجھنا سچ ہو کر سب چھوٹے بڑے شودر اور استری اُسکے سُننے سے بھوساگر پار اُتر جائیں
یجر بید کے باچنے والے کیل رکھیشور اور سام بید کے پڑھنے والے جیمن जैमिनि رکھیشور اور رگ بید کے پڑھنے والے
رکھیشور اور اتھربن بید کے پڑھنے والے انگرا رکھیشور ہوئے اور مہابھارت پران کو روم
ویشمپاین वैशम्पायन برہمن میرے پتا نے پڑھا ہے اور ان رکھیشوروں نے اپنے اپنے چیلوں کو جو بید پڑھایا تھا وہی بید کی
شاکھا سمجھنا چاہیئے مہابھارت پران ایک لاکھ اشلوک کا ہے اس کا پڑھنا اور سُننا بڑا پن ہے مہابھارت اور
ستّرہ پران بنانے پر بھی بیاس جی کے مَن کو بودھ बोध نہ ہو کر یہ بچار مَن میں آتا تھا کہ ابھی ہم کو کچھ اور بنانا چاہیئے
مگر کوئی بات پکی نہیں ٹھہری تھی کہ ہم کونسی کتھا بنائیں جس میں ہمارے من کو دھیرج ہو بیاس جی اسی
چِنتا میں سرسوتی کنارے بیٹھے بچار رہے تھے کہ نارد جی بین بجاتے ہرگن گاتے ہوئے وہاں آئے
بیاس جی نے نارد مُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا۔

پانچواں ادھیائے

سمجھانا نارد مُن کا بید بیاس کو یہ بات کہ تم کیول ہر چرتر کا ایک پُران بناؤ اور کہنا حال اپنے پچھلے جنم کا بیاس جی سے

نارد مُن نے بیاس جی کو چنتا میں دیکھ کر کہا کہ اس تئیے تم بڑے سوچ میں دکھلائی دیتے ہو جس طرح کسی آدمی کو کوئی کٹھن کام آن پڑے اور وہ کام اُس سے نہ ہو سکے ہار مان کر اُس کی چنتا کرے تم نے ایک بید کے چار بید بنا کر مہابھارت اور سترہ پُران تیار کیے تسپر بھی تمھارا بودھ نہوا یہ بات سُن کر بید بیاس جی بہت خوش ہوئے کہ انھوں نے ہمارے من کی بات جان لی پھر بیاس جی اپنی چنتا کا حال نارد مُن سے کہہ کر بولے کہ آپ تو دن رات پرمیشور کے بھجن میں لین رہتے ہیں مہربانی کر کے ایسی تدبیر بتلائیے کہ ہمار اچت شدھ ہو نداں یہ بات سُن کر نارد مُن بولے کہ اے بیاس جی جس طرح تم نے مہا بھارت اور سترہ پُرانوں میں پرمیشور کا گن تو بادتھوڑا سا لکھ کر حال جگیہ اور تپ اور تیرتھ اور دان اور برت او نیم اور لڑائی دیوتاؤں اور سنساری لوگوں کا برنن کیا ہے اس طرح کوئی پُران نرمل لیلا اور جس آدرش بھگوان کا من لگا کر نہیں بنایا اس لیے تمھارے چت کو سنتوکھ نہیں ہوا سوائے لیلا پرمیشور کے دوسرے پُران کے پڑھنے اور سُننے میں محنت بڑی اور لابھ تھوڑا ہو کر اُس کا پھل ہمیشہ نہیں ٹھہرتا دہ سکھ تھوڑے دن بھوگ کر پھر جنم لینا پڑتا ہے اور پرمیشور کی کتھا میں چت لگ جانے سے جتنا پھل اور سکھ پاتا ہے وہ حال برنن نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں کو دنیا میں بہت درد اور دُکھ لگا رہتا ہے وہ سب ہر روپی ہر کتھا سُننے اور پڑھنے سے چھوٹ جاتے ہیں اس لیے جس پُران اور بھجن میں پرمیشور کی لیلا اور نام لکھا ہو اُس کو تم سمجھنا چاہیئے جس طرح ناؤ بن مانی ہوا چلنے سے اپنے مقام پر پار پہونچتی ہے اسی طرح دنیا کے لوگ پرمیشور کا بھجن اور سمرن کرنے سے دنیا میں بانچھت پھل پا کر مرنے کے پیچھے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں جیسا سُکھ بھگوت بھجن اور ہر چرنوں میں دھیان لگانے سے ملتا ہے ویسا سُکھ اندر اور کبیر آدک دیوتاؤں کو بھی نہیں ملتا اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ اپنے من میں سنتوکھ کر ہر نام لینا چاہیئے بنا کسی مطلب کے پرمیشور کا بھجن اور اُسمرن کیا کرے دنیا میں سب طرح کا دُکھ اور سکھ پچھلے جنم کے کرموں سے پراپت ہو کر ہر بھجن کرنے سے سولی سے کانٹا رہ جاتا ہے اور ہر چرنون کا دھیان میں رکھنے سے سنساری مایا چھوٹ کر پھر اس آدمی کو جگیہ اور تپ اور برت اور دان آدک کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا ہے اور جو لوگ ہر بھکتی نہ رکھ کر کیول جگیہ اور تپ اور برت اور تیرتھ کرتے ہیں وہ آواگون سے رہت نہیں ہوتے اچھے کام کرنے سے تھوڑے دن اُسکا سُکھ بھوگ کر پھر جنم لیتے ہیں اور تم نے بعضی بات بید اور پُران میں ایسی لکھی ہے جس کو کم لوگ نہیں سمجھیں گے جیسے تم نے شرادھ کرنا پتروں کا مانس سے لکھا ہے اسلیے مانس کھانے والے تمھاری بات کو پرمان مانکر مانس بھوجن کر کے یہ سمجھیں گے کہ بیاس جی کا مطلب مانس سے جگیہ اور شرادھ کرنے کے لیے ہے

اس طرح کی بات سادہ تپسوی لوگ اچھی نہ مانیں گے جو لوگ ہنس روپی بھگت پرمیشور کے ہیں وہ نیچ بھجن اور
اسمرن نام بیکنٹھ ناتھ اور دھیان ہر چرنوں کے لگن رہ کر دوسری بات نہیں چاہتے جس طرح ہنس مان سرور کے کنارے
رہ کر دانے کی جگہ موتی چگتے ہیں اور کوا اشدھ جگہ بیٹھ کر بشیٹھا آدک اشدھ وست کھاتا ہے اور اپنی بولی بول کر اپنے
اُبھمان کے دوسرے پنچھیوں کو اپنے برابر نہیں سمجھتا اور ہنس اُسکی بولی کو پیاری نہیں جانتے اسی طرح ہنس روپی
سادھو اور بیشنو کو پرمیشور کا گن اور چرتر سُننا پیارا لگتا ہے اور جو پُران شیام سُندر کے نام اور سہت سے رہت ہیں وہ
انکو اچھے نہیں لگتے اور کوا روپی آدمی سُنتا ان باتوں کا جن میں کھیل بہار سنساری سُکھ ہوتا ہے اچھا جانتے ہیں
اسلیئے تمھارے من کو سنتوکھ نہوا اب تم کو چاہیئے کہ ایک پُران ایسا بناؤ جس میں سب لیلا اور گُن پرمیشور کے لکھے ہوں
اور اُسکے پڑھنے اور سُننے سے آدمیوں کو پُن پل کر مرنے کے پیچھے مُکت پدوی ملے اور تمھاری چنتا چھوٹ کر سنتوکھ
ہوا ہے بیاس جی جو تم کو ہمارے کہنے کا بشواش نہو تو ہم اپنے پچھلے جنم کا حال کہتے ہیں سنو کہ ہم اُس جنم میں ایک داسی
کے بیٹے تھے اور ہماری ماتا ایک براہمن کے یہاں کام کاج کرتی تھی اور وہ براہمن سادھوا ور سنتوں کی سیوا کیا کرتا
تھا برسات کے دنوں میں اُس براہمن کے مکان پر سادھو لوگ آکر ٹکے اور اُس براہمن نے سادھوؤں کے چوکا برتن
کے واسطے ہماری ماتا کو رکھ دیا میں بھی لڑکا ہونے سے اپنی ماتا کے ساتھ اُن سادھوؤں کے آسن پر رہ کر آٹھوں پہر اُنکا
درشن کیا کرتا تھا جس سے سادھو لوگ آپس میں بیٹھ کر پرمیشور کی کتھا بارتا کہتے تھے اُس وقت میں بھی اُن کے پاس
بیٹھا رہتا تھا اور مجھ بالک اگیان کو وہ باتیں کتھا کی بہت پیاری لگتی تھیں اِس لیئے میں بڑے پریم سے اُس کو
سنتا تھا اور سادھو لوگ بھوجن کر کے جو اپنی اپنی جوٹھن مجھ کو اپنے ہاتھ سے دیتے تھے میں اُس کو بڑے پریم سے
کھاتا تھا جب وہ سادھو لوگ برسات بیت جانے پر اپنے اپنے گھر جانے لگے تب میں بہت رویا اور مجھ کو یہ اچھا
ہوئی کہ میں بھی اُن کے ساتھ جاؤں تب اُنھوں نے میرے اوپر کرپا کر کے کہا کہ ہم تجھ کو منتر بتائے دیتے ہیں اُس کو
توجپا کر وہ لوگ بارہ اچھر کا منتر مجھ کو بتا کر اپنے استھان کو چلے گئے اور میں اُس منتر کو جپ کر اُن سادھوؤں کی آگیا
مان کر شری کرشن اور بلرام اور پردمن اور انرُدھ جی کے چرنوں کا دھیان کرنے لگا جب اُن سادھوؤں کی جوٹھن
کھانے اور منتر جپنے کے پرتاپ سے مجھے گیان ہوا تب میں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ بن میں جاکر پرمیشور کا
بھجن کروں یہاں کس واسطے پڑا رہوں میری ماتا مجھ سے بڑی محبت رکھ کر ایک ساعت میرا ساتھ نہیں چھوڑتی تھی
اسلیئے میں اُس کو اکیلے چھوڑ کر کہیں نہ جا سکتا تھا پرمیشور نے میرے چت کا حال جان کر ایسا سنجوگ کیا کہ میری ماتا
سانپ کے کاٹنے سے جو اُسی براہمن کے لیئے دُودھ دُوہنے جاتی تھی راہ میں مر گئی جب لڑکوں نے آکر یہ حال
مجھ سے کہا تب میں نے بہت خوش ہو کر من میں بچار کیا کہ دیکھو پرمیشور نے سنساری مایا موہ سے مجھ کو چھڑا دیا یہ بچار
کر میں اسوقت کہ پانچ برس کا تھا وہاں سے اُتر دشا کو بڑی بڑی ندی اور نالے اور پہاڑ ناگھتا ہوا ایک بن میں
چلا گیا بہت سے سنگھ اور ریچھ اور ہاتھی وغیرہ جانور مجھ کو جنگل میں دکھائی دیئے پر میں بھگوان کی کرپا سے کچھ
نہیں ڈرا اور میرا دھیان پرمیشور کے چرنوں میں لگا تھا اس سے مجھ کو کچھ بھوکھ اور پیاس بھی نہیں لگی میں بہت دُور

ایک دن میں جہاں آدمی کا آنا جانا نہ تھا پہونچا تب وہاں ایک درخت پیپل کا ندی کے کنارے پر دیکھا جب میں نے اُس درخت کے نیچے جڑ پر بیٹھ کر پرمیشور کے سوروپ کا دھیان کیا تب بھگوان کا دِبیہ روپ مجھ کو دھیان میں ایسا دیکھ پڑا کہ ایک آدمی بہت سندر جس کے مکھار بند کا پرکاش سورج سے بھی زیادہ تھا پیتر بھجی روپ شنکھ چکر گدا پدم ہاتھ میں لیے پیتامبر اور بجینتی वैजयंती مالا دھارن کیے اور کِریٹ مکٹ اور کنڈل کانوں میں پہنے شیام سوروپ اور کمل نین لمبی بھجا گھونگھر والے بال تاپ ہارنی چتون مند مند مُسکراتے اور بجلی کی طرح چمکتے ہوئے مجھ کو دکھلائی دیے میں نے اُس روپ کو دیکھتے ہی بہت خوش ہوکر چاہا کہ اُسی روپ کو دیکھتا رہوں پر وہ روپ میرے دھیان سے گپت ہوگیا اور میں بڑا سوچ کرکے رونے لگا۔ تب آکاش بانی ہوئی کہ تو چنتا چھوڑ کر میرے بھجن میں لگا رہ تیرے مَن میں اَدِھک پریت پیدا ہونے کے لیے ہم نے ایک بار درشن اپنا تجھ کو دیا ہے دوسرے جنم میں تو پھر ہمارا درشن پاوے گا اور تو ہمارے نج بھکتوں میں ہوکر ہماری کرپا سے تجھ کو اپنے پچھلے جنم کا حال یاد رہے گا۔

چھٹواں ادھیاے

کہنا نارد جی کا حال اپنے پچھلے جنم کا کہ ہر بھجن کے پرتاپ سے ہم کو درشن شیام سُندر کا ہوا اور جس طرح ہم نے شودر کا تن چھوڑ کر برھما جی کے یہاں جنم پایا

نارد مُن نے بیاس جی سے کہا کہ آکاش بانی ہونے کے پیچھے ایک باجا بین کا نارائن جی نے مجھ کو دیا میں وہ بین لے کر پرمیشور کا بھجن کرنے لگا جب پریم سے اُس بین کو بجا کر بیچ دھیان اور بھجن پرمیشور کے لیلن ہوتا تھا تب بیکنٹھ ناتھ کے پریم میں ڈوب کر مجھ کو یہ اچھا ہوتی تھی کہ نارائن جی نے دوسرے جنم میں درشن دینے کو کہا ہے میرا یہ تن کب چھوٹے اور دوسرا جنم لیکر پرمیشور کا درشن پاؤں جب اس طرح اِچھا کرتے کرتے وہ تن میرا چھوٹ گیا تب میں تِربھوَن پت کی کرپا سے برھما جی کا بیٹا ہوا اور اُنکے انگوٹھے سے پیدا ہوکر پچھلے جنم کا حال مجھ کو یاد رہا اس لیے میرے من میں یہ اِچھا ہوئی کہ نارائن جی کا بھجن کروں جس میں پھر مجھ کو بیکنٹھ ناتھ جلدی درشن دیویں اس واسطے سنساری مایا موہ اور گرہستی کے جال میں نہیں پھنسا اب اُس بھجن کے پربھاؤ سے میرا یہ حال ہے کہ جس سمے پرمیشور کا دھیان کرتا ہوں اُسی سمے بانکے بہاری مجھ کو اس طرح درشن دیتے ہیں جس طرح کوئی کسی کا نیوتا ہوا آجاوے اب جہاں اِچھا کرتا ہوں وہاں درشن سانولی صورت کے مجھ کو ہوجاتے ہیں اور تینوں لوک میں جہاں میں جانا چاہتا ہوں وہاں چلا جاتا ہوں کسی جگہ مجھ کو جانے کے واسطے روک نہیں ہے اے بیاس جی تم بھی پرمیشور کی لیلا اور گنوں کا کیرتن کرو جس میں تم کو بھی پربرھم بھگوان کے چرنوں کا درشن ہووے اور تمہارا چِت اُنکے چرنوں کا دھیان چھوڑ کر دوسری طرف نہ جاوے

ساتواں ادھیاے

کہنا نارد مُن کا حال چار اشلوک کا بیاس جی سے اور تپ کرنا بید بیاس جی کا بدری کیدار میں جاکر اور بنانا پُران شری مدبھاگوت کا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ نارد مُن اپنے پچھلے جنم کا حال بید بیاس سے کہہ کر بولے کہ اے بید بیاس جی ہم نے چار اشلوک برہما جی سے اور برہما جی نے نارائن جی سے سُنے تھے تم کو چاہیے کہ اسی چار اشلوک کی کتھا بستارپُوربک برنن کرو پرمیشور کی مہما کیول آدمی کے تن میں جانی جاتی ہے پشُو پنچھی آدک کو سوائے کھانے اور بھوگ کرنے کے دوسرا کام نہیں رہتا ہے جو کوئی آدمی کا تن پاکر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے مایا روپی بھوساگر سے پار اُتر گیا اُسی کا جنم لینا سُپھل ہے اور جس نے یہ تن پاکر نارائن جی کا اسمرن اور دھیان نہیں کیا وہ آدمی چوراسی لاکھ جون میں جنم لے کر بڑا دُکھ پاتا ہے پھر نارد مُن نے بید بیاجی کو ارتھ چار اشلوکوں کا اچھی طرح سمجھا کر کہا کہ اے بیاس جی پہلے تم کو چاہیے کہ پربرہم پرمیشور کے چرنوں کا دھیان کرو جب تمہارا انتہ کرن شدھ ہو کر بیکنٹھ ناتھ کا چمتکار تمہارے ہردے میں آوے تب نرگُن اور استت نارائن جی کا برنن کرنا یہ بات کہہ کر نارد مُن وہاں سے چلے گئے اتنی کتھا سُنا کر سُوت جی بولے کہ اے رکھیشورو نارد جی دھن ہیں جنھوں نے واسطے کلیان سنساری جیوؤں کے بید بیاس جی کو اُپدیش دیا بیاس جی نارد مُن کے اُپدیش سے سرسوتی ندی میں اسنان کرکے بدر کا شرم کو جو شری نگر پہاڑ کی طرف ہے جاکر بیچ دھیان پرمیشور کے لین ہوئے تب اُنھوں نے اس بات کی چنتا کی کہ مجھ اگیاں کی کیا سامرتھ ہے جو تھوڑی بھی مہما اُس پربرہم پرمیشور کی برنن کرسکوں اُسی سمے ایک تیج آدجوت کا اُنکے ہردے میں چمکا تب بیاس جی نے پرمیشور کی کرپا سے استت کرنے کی سامرتھ پاکر اُن چار اشلوکوں کو جو نارد مُن سے سُنا تھا بستارپُوربک لکھا اور اُس کا نام شری مدبھاگوت رکھ کر شکدیو جی اپنے بیٹے کو پڑھایا اور شکدیو جی مہاراج نے راجا پریچھت سے کہا جس کے پڑھنے اور سُننے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے پیچھے سے اُسکا حال کہا جائیگا شکدیو جی اتنی کتھا سُنا کر بولے کہ اے راجن جب کُرچھیتر कुरुक्षेत्र میں اٹھارہ اچھوہنی अक्षौहिणी دل پانڈووں पांडव کوروں कौरव کا اکٹھا ہو کر اٹھارہ دن تک بڑی لڑائی ہوئی اور بہت آدمی شوربیر ہاتھی گھوڑے سنگھ مارے جاکر بیر لوک میں پہونچے اور بھیم سین भीमसेन نے اپنی گدا سے دھرتراشٹر धृतराष्ट्र کے سب بیٹوں کو مار کر راجا درجودھن दुर्योधन کی جانگھ توڑ کر اس کو پرتھوی پر گرایا اور مہابھارت ہونے کے پہلے جس سمے درجودھن نے راجا جدھشٹر युधिष्ठिर سے سب مال اور دروپدی دروپدی द्रौपदी ان کی رانی کو چھل کرکے جوے میں جیت لیا اور اُس نے دروپدی کے سر کے بال کھینچتے ہوئے

بڑی ڈانٹ اور انیت سے اپنی سبھا میں بلا کر درو پدی سے کہا کہ تو ہماری جانگھ پر آ کر بیٹھ اسی وقت بھیم سین نے
من میں پرن کیا تھا کہ شیام سُندر کی کرپا ہو گی تو میں اس کی جانگھ اپنی گدا سے توڑونگا شری کرشن جی کی کرپا سے
بھیم سین نے اپنا پرن پورا کیا جس وقت درجودھن پیر ٹوٹا گھائل اور اکیلا رن بھوم میں پڑا تھا اُس وقت
اشوتھاما بیٹا درونا چارج اچاریہ کا اُسکے پاس آ کر بولا کہ ہم اور تم لڑکپن میں ایک ساتھ رہ کر کھیلتے تھے تم کو
دشمنوں نے یہ دن دکھلا کر اس دُردشا کو پہونچایا ہم کو جو اگیا دیو سو کریں دُرجودھن یہ بات سُن کر اشوتھاما سے بولا کہ
میں اپنی جانگھ ٹوٹنے اور مارے جانے سب بھائی اور بیٹے اور سیناپتیوں کا کچھ چنتا نہیں کرتا جتنا دُکھ مجھ کو پانڈوں
کے جیتے رہنے اور راج کرنے کا ہے تمہارے ہوتے ہمارے دشمن راج کریں تم کو اس بات کی بڑی شرم کرنا
چاہیئے اشوتھاما یہ بات سُن کر بولا کہ تم کہو تو میں آج رات کو جا کر سوتے وقت پانچوں بھائی پانڈوں کا سر کاٹ کر
تمہارے پاس لے آؤں جدپ سوتے آدمی کو مارنا بڑا پاپ ہے پرنت تمہاری خوشی کے واسطے میں ایسا کرونگا
دُرجودھن نے کہا کہ جو تم اُنکا سر کاٹ لاؤ تو میں تمہارا بڑا اُپکار مانونگا اشوتھاما یہ بات سُن کر وہاں سے چلا اور
اُسکے پہونچنے سے پہلے شری کرشن انتر جامی نے جانا کہ آج رات کو اشوتھاما واسطے سر کاٹنے پانڈوں کے
آدے گا اسواسطے بیکنٹھ ناتھ نے سندھیا سمے پانڈوں سے کہا کہ آج رات کو تم پانچوں بھائی اپنے ڈیرے پر
نہ رہو سرسوتی ندی کے کنارے دوسرا ڈیرا اکھڑا کر کے سوؤ اور سب لوگوں کو اُسی ڈیرے میں رہنے دو ہیں لیے
پانچوں بھائی اُس رات کو دوسرے ڈیرے میں سوئے تھے اور اشوتھاما نے اُسی دن اندھیری رات میں پانڈوں
کے سر کاٹنے کی اِچھا رکھ کر کرپا چارج سے صلاح پوچھی اُنھوں نے اِس ادھرم کرنے سے بہت منع کیا اشوتھا
ماد یوجی کے بردان کا گھمنڈ رکھنے سے کرپا چارج کا کہنا نہ مان کر پہر رات رہے کرتیا कृपा کو ساتھ لیے
ہوئے پانڈوں کی فوج میں چلا گیا اور اُسی بردان کے پرتاپ سے رُدر استوتر پڑھ کر اُس نے فوج کے چاروں
طرف آگ لگا دی اور پانڈوں کے پہلے ڈیرے میں جا کر دروپدی کے پانچوں بیٹوں کا سر جو اُسی ڈیرے میں
جدھشٹھر ادک پانڈوں کے بچھونے پر سوتے تھے کاٹ لایا اور صبح کے وقت دُرجودھن کے پاس لا کر کہا کہ ہم
پانچوں بھائی پانڈوں کا سر کاٹ لائے راجا دُرجودھن یہ بات سُن کر بہت خوش ہوا اور ایک ایک کا سر
اپنے ہاتھ میں لیکر دبانے لگا جب بھیم سین کا سر بتلا کر اشوتھاما نے دُرجودھن کے ہاتھ میں دیا تب دُرجودھن نے
اُس سے کہا کہ یہ سر بھیم سین کا نہو گا اُسکا سر ایسا نہیں ہے جو میرے دبانے سے ٹوٹ جائے اس لیے مجھ کو
معلوم ہوا کہ دروپدی کے پانچوں بیٹوں کا سر جو پانڈوں کے روپ کے برابر تھے کاٹ لایا ہے اِن بیچارے
لڑکوں کو تو نے بیفائدہ مار کر ہمارے بنش کا ناش کیا جب درجودھن کو یہ بات سمجھ کر خوشی ہونے کے پیچھے دُکھ ہوا
تب وہ اُسی ساعت مر گیا اُس کی جنم پتر میں لکھا تھا کہ اسکا مرنا سُکھ اور دکھ کے بیچ میں ہو گا وہی بات آ گئے
آئی اشوتھاما دُرجودھن کا مرنا دیکھتے ہی ارجن اور شری کرشن جی کے ڈر سے اس طرح اپنے پران لے کر وہاں سے
بھاگا جس طرح سُورج دیوتا شری مہادیوجی کے ڈر سے بھاگے تھے اُس کا حال بشن پُران میں اس طرح لکھا ہے

کہ شری مہادیوجی نے سُمالی सुमाली دیت کو ایک رتھ بہت اچھا اور جلد چلنے والا تیجمان دیا تھا جب سُمالی دیت
نے سورج کے پیچھے اپنا رتھ چلایا تب اُس رتھ کے پرکاش سے جہاں سورج رات کرتے تھے وہاں دن بنا
رہتا تھا سورج نے یہ حال دیکھ کر بڑے کرودھ سے اُس کو مار گرایا تب سُمالی نے مہادیوجی کی شرن پکارا اُس
سمے بھولاناتھ نے سُمالی کی سہایتا کر کے سُورج کا پیچھا کیا جب سورج دیوتا مہادیوجی کے ڈر سے بھاگے تب
شیو شنکر نے ترشول مار کر سُورج کا رتھ کاشی جی میں گرادیا اُسی جگہ پر لولارک लोलार्क تیرتھ ہوا جب درو پدی نے
اپنے بیٹوں کے سر کاٹنے کا حال سُنا تب اُس نے بلاپ کر کے یہ سوگند کھائی کہ جب تک اشوتھاما نہیں مارا
جائے گا تب تک میں دانہ پانی نہیں کروں گی جب راجا جدھشٹر اور ارجن وغیرہ پانچوں بھائی یہ حال سُن کر
بہت رونے لگے تب دروپدی نے ارجن سے کہا کہ تم اشوتھاما کا مارنا اپنے ادھین سمجھو میں نے یہ سوگند صرف
تمہارے بھروسے پر کھائی ہے جیسا مناسب جانو ویسا کرو یہ بات سن کر ارجن نے دروپدی سے کہا کہ تو
دھیرج دھر میں اشوتھاما کا سر کاٹ کر تجھ کو لائے دیتا ہوں تو اُسی سر پر کھڑی ہو کر اشنان کرنا تب تیرے
کلیجے کی داہ مٹے گی اِس طرح دروپدی جی کو سمجھا کر ارجن نے تُرنت گانڈیو गांडीव دھنکھ ہاتھ میں اُٹھایا
اور رتھ پر چڑھ کر شری کرشن جی سے کہا کہ جلد رتھ کو چلایئے شیام سُندر نے ارجن کا رتھ اس جلدی سے ہانکا
کہ تُرنت اشوتھاما کے پاس جا پہونچا جب اشوتھاما نے رتھ کو دیکھ کر برہم استر جو برہماجی نے اُس کو دیا تھا
ارجن پر چھوڑا اور وہ برہم استر آگ کے مانند جلتا ہوا ارجن کی طرف چلا تب ارجن نے مُرلی منوہر سے پوچھا
کہ یہ آگ کیسی دوڑتی ہوئی ہماری طرف چلی آتی ہے تب شیام سُندر بولے کہ یہ آگ اشوتھاما کے برہم استر کی
ہے تم بھی اپنا برہم استر چلاؤ کہ دونوں استر آپس میں لپٹ کر وہ آگ تمھارے پاس نہ پہونچ سکے اور اشوتھاما
نے جو اپنا استر چلایا ہے وہ اُس کی بُلانے کی سامرتھ نہیں رکھتا اور تم چلانا اور پھر بُلا لینا دونوں منتر جانتے ہو
اسلیے چلاؤ یہ بات سُن کر ارجن نے بھی اپنا برہم استر چلایا تب وہ دونوں برہم استر لڑ کر آپس میں لپٹ گئے ارجن کا
استر اشوتھاما کے استر کو نہیں چھوڑتا تھا کہ وہ ارجن کے پاس پہونچ سکے جب دونوں دیر تک آپس میں لپٹے رہے
تب شیام سُندر نے ارجن سے کہا کہ جلدی منتر پڑھ کر دونوں استروں کو اپنے پاس بُلا لو نہیں تو ان آگ سے
سنساری جیو جل مریں گے ارجن نے یہ بات سُنتے ہی منتر کے بل سے دونوں برہم استر اپنے پاس بُلا کر اور
رتھ دوڑا کر اشوتھاما کو پکڑ لیا اور اپنے ہرنے میں دیا اور دھرم کی راہ سے بچار کیا کہ یہ براہمن میرے گرو کا
بیٹا ہے اس کو مارنا نہ چاہیئے ارجن نے یہ سمجھ کر سر اُسکا نہیں کاٹا تب شام سندر نے واسطے پرچھا لینے
دھرم ارجن کے کہا کہ اے ارجن اشوتھاما نے سوتے ہوئے لڑکوں کے سر کاٹے ہیں اسلیے یہ اتتائی ہوا
اور تم نے اِس کے سر کاٹنے کا پرن کیا تھا اب اس کو مار ڈالو جس میں دروپدی کو سنتوکھ ہو یہ بات سُن کر
ارجن نے کہا کہ اے مہاراج آپ سچ کہتے ہیں لیکن براہمن کا مارنا بڑا پاپ سمجھ کر بھی اس کو مارنا نہ چاہیئے
اس کو دروپدی کے پاس لے چلو جیسا وہ کہیں ویسا کرنا شیام سُندر نے یہ بات سن کر مان لیا تب ارجن

ہاتھ اور پیر اشوتھاماکے باندھ کر اُسے دروپدی کے سامنے لائے جیسے ہی دروپدی ہربھکتنی نے اشوتھاما کو بندھے ہوئے دیکھا تو اپنے دیا اور دھرم کی راہ سے رونے لگی اور شری کرشن جی سے بہت اُستت کرکے ارجُن سے بنتی کرکے بولی کہ اے سوامی تم نے میری پرتگیا پوری کی اب اس براہمن کی جان مارنے سے میرے مرے ہوئے لڑکے نہیں جی سکتے اسلیے اشوتھاما کو چھوڑ دیو اپنے کرموں کا ڈنڈ پرمیشور سے پاویگا جس طرح میں اپنے بیٹوں کے مرنے کا سوچ کرتی ہوں اسی طرح کرپی نام اشوتھاما کی ماتا بھی بیٹا مرنے کا دُکھ پاویگی اسکے باپ سے آپ نے دھنکھ بدیا سیکھی ہے اسلیے اشوتھاما کو پوجا جوگ سمجھ کر جلد چھوڑ دیجیے اُسکو باندھ رکھنا اُچت نہیں ہے دروپدی کی یہ بات سنتے ہی راجا جدھشٹر اور نکل سہدیو نے خوش ہو کر کہا کہ دروپدی سچ کہتی ہے اشوتھاما کے مارنے سے سوائے برہم ہتیا کے اور کیا ملیگا جب یہ بات دروپدی اور جدھشٹر آدک کی بھیم سین کو اچھی نہ لگی تب وہ اپنی گدا پر ہاتھ دھر کر ارجُن سے بولا کہ تم نے اشوتھاما کے سر کاٹنے کا پرن کیا تھا اپنی پرتگیا جھوٹھی نہ کرنا چاہیئے اور تم جو یہ کہتے ہو کہ اُسکے مارنے سے برہم ہتیا لگےگی سو اُسمیں برہم انش اور براہمن کا کرم نہیں رہا دھرم شاستروں میں ایسا لکھا ہے کہ جو کوئی شرن آئے اور سوتے ہوئے کو مارے یا لڑکا یا استری کو مار ڈالے یا متوالے یا بوڑھے یا مہر بھگت یا پرم ہنس کو مار کر دُکھ دیوے ایسے آدمی کو اتتائی سمجھ کر مار ڈالنا اور ڈنڈ دینا راجوں کا دھرم ہے اُنکے مارنے کا پاپ نہیں لگتا اور چھ طرح کے اتتائی اور ہوتے ہیں ایک تو جو آگ لگادے دوسرا جو زہر دیوے تیسرا جو گرو کی آگیا نہ مانے چوتھا جو برہم انش ادھرم سے لیوے پانچواں جو براہمن یا چھتری یا بیس ہو کر شراب پیوے چھٹواں جو جان مار کر اپنا پروار پالے ان لوگوں کو ضرور مارنا چاہیئے جب بھیم سین کی بات سُنکر ارجُن بچارنے لگے کہ اب میں کیا کروں تب شری کرشن جی نے کہا کہ اے ارجُن تم نے جو پرن کیا ہے اس کو پورا کرو اور بھیم سین کا بچن رکھ کر دروپدی کا کہنا مانو اور جو راجا جدھشٹر کہتے ہیں اُنکی بھی بات پالو بید میں ایسا لکھا ہے کہ براہمن کی جان نہ مارے اور جو اتتائی ہو تو اُس کو مار ڈالے اسلیے تم ایسی بات بچار کرو کہ جس میں بید اور شاستر کی بات جھوٹھ نہ ہو کر سب کی خوشی رہے ارجُن نے یہ بات سُن کر بچار کیا کہ ایسی کوئی تدبیر کرنا چاہیے کہ جس میں اشوتھاما کی جان بچ کر وہ مرنے کے برابر ہو جاوے ارجُن نے ایسا بچار کر اشوتھاما کے سر کے بال ہتیا کرنے سے اُسکا بل او تیج جاتا رہا تھا منڈوا ڈالا اور اپنی تلوار کی نوک سے چیر کر ایک من بہت اچھی جو اُس کے سر میں تھی نکال لیا اور اپنے نگر کی حد سے باہر اُس کو نکلوا کر مرنے کے برابر کرکے چھوڑ دیا ۔

آٹھواں ادھیاے

جلانا لوتھ درجودھن اور بیروں کی جو مہابھارت میں مارے گئے تھے اور سمجھانا شری کرشن جی کا راجا جدھشٹر کو واسطے کرنے جگیہ اور یدھ نہونا راجا کا اسلیے لیجانا راجا جدھشٹر کو بھیشم پتامہ کے پاس جو رن بھوم میں پڑے تھے

سوت جی نے کہا کہ اے راجا رکھیشورو اشوتھاما کے چھوٹنے کے بعد راجا جدھشٹر اور شری کرشن مہاراج کی آگیا پاکر

دُرجودھن اور کرن اور بیروں کی لوتھ جو رن بھوم میں پڑی تھی اُن کے ناتے داروں نے اٹھالی اور داہ دے کر
بدھ پور بک اُنکا کریا کرم کیا جب شیام سُندر اور دھرتراشٹر اور پانچوں بھائی پانڈو اور کُنتی اور دروپدی اور
گاندھاری آدی اسنان کرنے کے واسطے گنگا کنارے گئیں تب جتنی استریاں کورو اور پانڈو کے گھرانے میں
بدھوا ہو گئی تھیں وہ سب بڑے بلاپ سے اپنے اپنے پت کا گن کہہ کر رونے لگیں اس وقت راجا یُدھشٹر
جو دھرم کا اوتار تھے بڑے سوچ میں ڈوب گئے اور اپنے اوپر دھکار دیکر کہنے لگے کہ یہ ہمارے پاپ کبھی
نہیں چھوٹیں گے اور ہمارا کس طرح اُدھار ہوگا ہمارے مہابھارت کرنے سے ہزاروں استری ہمارے کل کی
پروار کی بدھوا ہو کر روتی اور کلپتی ہیں اُن کے رونے اور آنسو گرنے سے جتنے ذرے (کنکے) زمین کے بھیگیں گے
اُتنے برس تک مجھ کو نرک میں رہنا پڑے گا میری لڑائی کرنے سے درونا چارج گرو اور بھیشم پتامہ میرے دادا اور
اُن میرا بھائی جس کے ہاتھ سے ہزاروں براہمن ہمیشہ دان اور دچھنا پاتے تھے اور ہزاروں آدمی میرے ناتے اور
گوتے کے مارے گئے مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو میں نے مہابھارت کیا ایسے ادھرم کا راج مجھ کو کرنا چاہیے
یہ بات سن کر شری کرشن جی مہاراج اور بید بیاس جی آدک رکھیشور اور براہمنوں نے کئی بار راجا یدھشٹر کو سمجھا کر
کہا کہ اسی طرح سدا سے پچھلے راجا دگ کرتے چلے آئے ہیں پرتھوی اور راج گدی لینے کے واسطے بیٹا باپ کو
اور بھائی بھائی کو مار ڈالتا ہے جس طرح وہ لوگ راج گدی پا کر اشومیدھ جگیہ کر کے اُن پاپوں سے چھوٹ گئے
ہیں اُسی طرح تمہارا پاپ بھی اشومیدھ اور راج سوئی جگیہ کرنے سے چھوٹ جائے گا یہ بات شیام سُندر کی سُنکر
راجا یدھشٹر بولے کہ اے جوت سوروپ یہ کہنا آپ کا کیول من سمجھانے کے واسطے ہے نہیں تو جگیہ کرنے میں
بھی پشو آدک بہت جیو ہمارے ہاتھ سے مارے جائیں گے جس طرح کوئی آدمی کیچڑ سے کیچڑ کو دھویا چاہے تو
نہیں چھوٹتا اسی طرح ہمارے جگیہ کرنے سے ان بدھوا استریوں کا کلپنا نہیں چھوٹے گا جو آپ یہ کہیں کہ پہلے
تم نے راج لینے کے واسطے اتنی لڑائی کی اب راج کیوں نہیں کرتے سو مجھ کو لڑائی کرنے کی اچھا نہ تھی نہیں معلوم
اس وقت کس نے میری مت کو پھیر کر مہابھارت کرایا اب میں سنگھاسن پر نہ بیٹھوں گا شری منوہر نے یہ بات سُنکر
جانا کہ ہمارے سمجھانے سے راجا یدھشٹر نہیں مانیں گے جب تک شیام سندر اسی بچار میں بیٹھے تھے اس سمے
براہمن اور رکھیشوروں نے شری کرشن جی سے آ کر کہا کہ اے ترلوکی ناتھ راجا یدھشٹر کا چت راج کاج پر نہ لگتا
وہ ہمیشہ چنتا میں رہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بھائی اور ناتے دار اور براہمنوں کو مارا ہے آپ ان کا بودھ کر دیجیے
شیام سُندر بولے کہ راجا ہمارے سمجھانے سے نہیں مانتے ہماری جان میں یہ اُچت ہے کہ اُنکو بھیشم پتامہ
کے پاس جو رن بھوم پر بان سجیا پر پڑے ہوئے ہمارے درشن کی اچھا رکھتے ہیں لے چلیں تب وہ راجا یدھشٹر کو
گیان اپدیش دے کر دھیرج دیویں گے شیام سُندر نے یہ بات کہہ کر راجا کو بلا کر کہا کہ اے دھرم راج تمہاری
چنتا ابھی تک نہیں چھوٹی اور براہمن لوگ کہتے ہیں کہ اس پاپ سے چھوٹنے کے واسطے اشومیدھ جگیہ کرنا
چاہیے اور ہمارے سمجھانے سے تمہارا بودھ نہیں ہوتا اسلیے تم ہمارے ساتھ بھیشم پتامہ کے پاس جو پڑے

برہمان ہیں چلو وہ جو اگیا دیویں سوکر و راجا جدہشٹھر نے یہ بات مان کر اپنے چاروں بھائی اور دروپدی اور براہمن اور رکھیشوروں کو رتھ پر بٹھال لیا اور شیام سُندر کے ساتھ جس استھان پہ بھیشم پتامہ رن بھوم میں پڑے تھے گئے براہمن لوگ دہنے اور پانڈو لوگ بائیں اور شری کرشن جی بھیشم پتامہ کے سامنے بیٹھے اور شری شیام سُندر دیا ساگر نے اس واسطے چرنوں کے پاس بیٹھنا قبول کیا کہ بھیشم پتامہ گھائل پڑے ہوئے ہیرے دشمنوں کی اِنچھا رکھتے ہیں جو میں دوسری طرف بیٹھوں گا تو اُن کو کروٹ لینے میں بہت تکلیف ہوگی اور یہ سہا چار سُن کر نارد جی اور بھردواج اور پرشرام آدک بہت سے رکھ اور مُن بھیشم پتامہ سے گیان سننے کے واسطے وہاں پہ گئے اور بھیشم پتامہ نے مانسی (یعنی مَن ہی مَن میں) پوجا شیام سُندر کی کی ۔

نواں ۹ ادھیاے

سمجھانا بھیشم پتامہ کا دھرم راج نیت کا راجا جدہشٹھر کو اور یدھ کرنا دروپدی کا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب سب لوگ وہاں بیٹھ چکے تب شری کرشن جی مہاراج بولے کہ اے بھیشم پتامہ راجا جدہشٹھر مَن اپنا راج کاج میں نہیں لگا کر کہتے ہیں ہم نے اپنے بھائی بندھو ل ناتے داروں اور براہمنوں کو مہابھارت میں مارا ہے جب تک ان پاپوں سے ہمارا اُدّھار نہ ہوگا تب تک ہم راج نہ کریں گے بھیشم پتامہ نے یہ بات سُنتے ہی راج دھرم اور آپت دھرم اور دان دھرم اور موکش دھرم جس کا حال شانت پرب اور شلیہ پرب مہابھارت کی پوتھی میں بستار پوربک لکھا ہے راجا جدہشٹھر سے کہکر سب پیچھے یہ گیان بتایا کہ اے راجا تم کو بال اوستھا سے دُکھ ہی ہوا لڑکپن میں تمہارے باپ مر گئے جب تم کو کچھ گیان ہوا تب کوروں نے تمہارے جلانے کی تدبیر کر کے بھیم سین تمہارے بھائی کے کھانے کے واسطے زہر کا لڈو دیتا کم بھیجا پھر تمہارا سب راج اور دھن چھل سے جوے میں جیت کر تیرہ برس تک تم کو بن باس یا بن میں تم نے اپنے چاروں بھائی اور دروپدی استری سمیت بہت سا دُکھ اُٹھایا جو تم کہو کہ ہم نے اور دھرماتما آدمی کو دُکھ نہ ہوتا پھر تم کو جو سچ بولنے والے اور نیت جاننے والے ہو کس واسطے یہ سب دُکھ پہونچے اور کہتے ہیں کہ بلوان آدمی کو دُکھ اور شوک نہیں ملتا ہے سو تم پانچوں بھائیوں میں ارجُن اور بھیم سین بڑے شور بیر ہیں اور دروپدی ایسی پت برتا استری تمہارے ساتھ تھی پھر اُنھوں نے کس واسطے اتنا دُکھ پایا سوائے اسکے جہاں شری کرشن جی کے نام کی چرچا رہتی ہے وہاں دُکھ نہیں ہوتا شری کرشن جی پربرہم کا اوتار آپ رات دن تمہاری سہایتا کرتے تھے پھر تم نے کس واسطے اتنا دُکھ سہا اے راجا تم اس بات کو بشواش کرکے جانو کہ سوائے اِنچھا پرمیشور کے جس کو ہونہار کہتے ہیں دوسری بات نہیں ہو سکتی دُکھ اور سُکھ پچھلے جنم کے سنسکار سے بھوگنا ہی پڑتا ہے اور پرمیشور کی مہا اُس بھید کو کوئی بھی نہیں جانتا کوئی آدمی کسی کام کے واسطے محنت کرکے اپنے منو رتھ کو پہونچ جاتا ہے اور بہت آدمی

مگر ہر محنت اور تدبیر کرنے سے بھی اپنے مطلب کو نہیں پاتے اس لیے سب کا اُتّم اور مدھم پرمیشور کی اِچھا پر
سمجھنا چاہیے جو وہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے اسلیے بدھمان اور گیانی اُسی کو سمجھنا چاہیئے جو دکھ اور سکھ برابر
جان کر پرمیشور کی اِچھا پر مگن رہتا ہے اور جو کوئی نارائن کی اِچھا پر سنتوکھ نہ رکھ کر تھوڑے سے دُکھ پہونچنے میں
رو دیتا ہے اور جب اُسکے رونے سے کچھ نہیں ہوتا تب ہار مان کر کہتا ہے کہ پرمیشور کی اِچھا یوں ہی تھی اُسکو مہا مورکھ
جاننا چاہیئے اے راجا آدمی کی چنتا اور محنت کرنے سے کچھ نہیں ہوتا سب کام ہر اِچھا سے ہوتے ہیں جس کو
ہونہار کہتے ہیں اور اے شری کرشن جی شاکشات ترلوکی ناتھ اپنا روپ چھپا کر دُنیا میں لیلا کرتے ہیں اُنکے بھید کو
کوئی نہیں جانتا اور ارجن کو اپنا بھکت جان کر اُسکے سارتھی ہوئے تھے اُن کی مہما اور بڑائی کہاں تک تم سے برنن
کروں اے راجا جو لوگ پرمیشور کی اِچھا پر خوش رہ کر اپنا جنم بیچ تپ اور جپ اور دھیان پرمیشور کے کاٹتے ہیں
اُن کے نام سُنو کہ اُن میں ایک شری سداشیو جی کیلاش پربت پر بیٹھے ہوے سوائے تپ اور دھیان نارائن جی کے
دنیا کے کسی کام سے واسطہ نہیں رکھتے دوسرے نارد جی آٹھوں پہر مگن اور آنند روپ رہ کر جس جگہ نکل جاتے ہیں
بین بجا کر جوت سوروپ کا بھجن اور گُن گاتے پھرتے ہیں تیسرے کپل دیو مُن دن رات دھیان اور جپ شری پربرہم کا
کر کے اکیلے گنگا ساگر پر بیٹھے رہتے ہیں چوتھے شکدیو جی جنم سے سنساری مایا موہ میں نہ پھنس کر آٹھوں پہر بیکنٹھ ناتھ کی
کتھا گایا کرتے ہیں پانچواں راجا بل نے جب جانا کہ شیام سُندر کی اِچھا یہی ہے کہ میں راج سنگھاسن پر نہ رہوں
تب سب راج اپنا باون بھگوان کو ارپن کر دیا اے یدھشٹھر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بھائی اور ناتےداروں اور
براہمنوں کو مارا ہے سو ایسا سمجھنا نہ چاہیئے تم کون ہو اور تمہارا کیا ہوا کچھ نہیں ہو سکتا جو بات نارائن جی نے چاہی
سو کی اور اب جو چاہیں گے سو کریں گے چوپائی ۔ اُما دارُجوکت दारुयोषित کی نائیں سبہے نچاوت
رام گسائیں ۔ اس لیے تم کو ترہتیا کی چنتا اپنے من سے دور کرو اور بھگوان کی اِچھا اسی طرح سمجھو اور
جگیہ کر کے اپنا پاپ چھڑاؤ اور پرجا کا پالن کرنا تمہارا دھرم ہے جو راج نہیں کرو گے تو تم کو ادھ پاپ ہوگا اتنی
کتھا سُنا کر سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جس سمے بھیشم پتامہ یہ سب گیان اور دھرم راجا یدھشٹھر
کو سمجھاتے تھے اس سمے دروپدی وہاں بیٹھی ہوئی بھیشم پتامہ کی طرف دیکھ رہی تھی جب اُنھوں نے سب دھرم
کہتے سے یہ بات بھی کہی کہ جس سبھا میں دھرم کا جاننے والا آدمی بیٹھا ہو اور اُس جگہ کوئی دوسرا آدمی ادھرم کی راہ
سے کچھ پاپ کرنے کی اِچھا کرے تو اس دھرماتما آدمی کو چاہیئے کہ دوسرے کو پاپ کرنے سے منع کرے اور
جو منع کرنے کی سامرتھ نہ رکھتا ہو تو وہاں سے اُٹھ جائے اور پرمیشور کا دھیان کرے دروپدی نے یہ بات
بھیشم پتامہ کی سُنتے ہی راجا یدھشٹھر اور ارجن کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا پھر من میں لجت ہو کر بچار کیا کہ دیکھو راجا دُریودھن
کی سبھا میں بھیشم پتامہ کے سامنے اُدھرم کی راہ سے میری یہ دُردشا ہوئی اور دُشاسن نے مجھ کو ننگی کرنے کے
واسطے میرا چیر یعنی کپڑا کھینچا اور راجا دُریودھن نے مجھے اپنی جانگھ پر بیٹھنے کے واسطے کہا ایسی دُردشا ہونے پر
بھی میری جان نہیں نکلی اور میں اپنا منہ لوگوں کو دکھاتی ہوں ایسے جینے سے مرجاتی تو اچھا تھا دروپدی جب

یہ سمجھ کر بہت اُداس ہوکر من میں اپنے کو دھکار دینے لگی تب بھیشم پتامہ نے دروپدی کا منہ اُداس دیکھتے ہی اُسکے
ہردے کی بات اپنے گیان سے جان کر کہا کہ اے بیٹی تم اپنے من میں کچھ سوچ مت کرو یہ سب دھکار نہیں ہے اور یہ
کس واسطے کہ جس وقت سب ادھرم تمہارے اوپر ہوا تھا اُس وقت میں بھی وہاں بیٹھا تھا جو میں دُریودھن کو بُری
نیت سے منع کرنا چاہتا تو اُس کی سامرتھ نہ تھی کہ ایسا اُدھرم تمہارے ساتھ کرتا لیکن میرے من میں یہ گیان اُسوقت
نہ آیا اس سے اے بیٹی تم نشچے کرکے جانو کہ شری شیام سندر کی اِچھا اسی طرح پر تھی جو بات وہ چاہتے ہیں وہی
ہوتی ہے اُنکی اِچھا میں کسی کی عقل کام نہیں کرتی اور اس کا ایک اور سبب ہے وہ بھی سُنو کہ جو کوئی آدمی کیسا ہی
گیانی اور دھاتما ہو اور وہ اُدھرمی کی سنگت میں رہے تو اُسکا گیان نشٹ ہوکر سمے پر کام نہیں آتا اور جو کوئی جس کا ان
کھاتا ہے اُسی کے برابر اُس کی عقل ہو جاتی ہے ہم اُن دونوں راجا دُریودھن اُدھرمی کا ان کھاکر رات دن اُسی کے
ساتھ رہتے تھے اِس لیے ہم کو اُس وقت دھرم اور اُدھرم کا بچار نہیں ہوا اب ہم کو چھپن دن دانہ پانی چھوڑے اور
بان سجیا پر پڑے ہو چکے اِس لیے ہمارے تن سے راجا دُریودھن کے ان کا بکار اور اُسکے سنگ کا پربھاؤ نکل گیا
تب ہم کو اس بات کا گیان ہوا اور اے بیٹی اسی طرح ایک اتہاس مہابھارت کا کہتے ہیں سو سُنو کہ پہلے جگ میں
راجا شو शिवि کے یہاں ایک پرم ہنس مہاتما بڑے گیان وان رہتے تھے اور راجا اُن کی سیوا اچھی طرح بچی پریت سے
کرتا تھا اُس راجا کے نگر میں ایک براہمن نے اپنی بیٹی کا گہنا سُنار کو بنانے کے واسطے دیا اُس سُنار نے
سونا بدل کر پیتل کا گہنا بنایا اور اُس پر سونے کا ملمع کرکے براہمن کو دیا براہمن لے بنا جانچے وہ گہنا سُنار سے لیکر
اپنی بیٹی کو پہنا دیا جب وہ لڑکی اُس کو پہن کر اپنی سسرال میں گئی تب اُس کے پتی نے پیتل کا گہنا دیکھ کر بہت
دُکھ مانا اور اُس کو اپنے گھر سے نکال کر براہمن کے گھر بھیج دیا اور اپنے یہاں نہیں بُلایا جب اُس براہمن نے
بہت دُکھی ہوکر راجا کے پاس نالش کی تب راجا شو نے سُنار کا قصور سچ جان کر سب ان اور دھن اُسکا لوٹ کر
اپنے مکان میں بھجوا دیا ایک دن راج مندر میں اُسی ان کی رسوئیں تیار ہوئی اور اُس میں سے پرم ہنس نے بھی
بھوجن کیا اِسلیے اُدھرمی سُنار کا ان کھانے سے پرم ہنس نے بچار کیا کہ کچھ اسباب راجا کا چوری کریں پرم ہنس نے
یہ بچار کر رانی کا ایک جڑاؤ ہار بہت اچھا محل کے بھیتر سے کہ ان کو وہاں جانے کے واسطے کچھ روک نہ تھی
چُرا لیا اور اُس کو کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھ لیا اور پرم ہنس تین دن تک راج مندر میں نہیں گیا جب
اُپاس کرنے سے سُنار کا ان پیٹ میں نہیں رہا تب پرم ہنس کو ایسا گیان ہوا کہ ہم نے ہار چُرایا ہے اس پاپ کے
بدلے ہم کو نرک میں جانا پڑے گا اس واسطے اپنے اُدھرم کا ڈنڈ اسی تن میں بھوگ کر لینا اُچت ہے جس میں پرلوک کا
ڈر نہ رہے پرم ہنس یہ بات بچار کر وہ ہار راجا کے پاس لے گیا اور اپنی چوری کرنے کا حال کہکر بولا کہ اے پرتھوی ناتھ
اس پاپ کے بدلے میرے دونوں ہاتھ کٹوا ڈالیے کہ میں اپنے اُدھرم کا ڈنڈ اسی جنم میں بھوگ لوں راجا نے
یہ بات سُن کر اُداس ہوکر پنڈتوں سے پوچھا کہ اِسکا کیا کارن ہے جو پرم ہنس کا چت اُن دن ایسا بدل گیا
کہ اُنھوں نے ہار چُرا لیا اور آج اُس ہار کو لے کر میرے پاس آکر ایسی بات کہتے ہیں براہمنوں نے اپنی بدیا سے

بچار کر کہا کہ اے مہاراج جس دن پرم ہنس نے چوری کی تھی اُس دن کسی اَدھرمی کا اَن کھایا ہوگا راجا کو پوچھنے سے معلوم ہوا کہ اُسی سُنار پاپی کا اَن کھانے سے پرم ہنس کی بُدھ بدل گئی تھی - اے دروپدی ایک دن اَدھرمی کا اَن کھانے سے پرم ہنس مہاتما کا ایسا گیان جاتا رہا کہ اُس نے چوری کی اور میں راجا درجودھن ادھرمی کا اَن سدا کھا کر اُس کے ساتھ رہتا تھا مجھے اسوقت اتنا گیان نہیں آیا کہ درجودھن کو تیرے اوپر اپرادھ کرم کرنے سے منع کرتا تو کون بڑی بات تھی -

دسواں ادھیاے

بھیشم پتامہ کا شری کرشن جی مہاراج کی اُستت کرنا اور شری شیام سُندر کے دھیان میں لین ہو کر اپنا شریر تیاگ کرنا

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ بھیشم پتامہ نے یہ سب گیان پانڈو اور دروپدی آدک سے کہہ کر دھیان چتر بھجی رُوپ پرمیشور کا ہردے میں رکھ لیا اور شری کرشن کی طرف دیکھ کر بہت اُستت کرکے بولا کہ اے جوت سورُوپ پربرہم آپ کیول اپنے بھگتوں کی اِچھا پوری کرنے کے واسطے اوتار دھارن کرتے ہیں جس طرح آپ دَیا کی راہ سے میرے سامنے بیٹھے ہیں کرپا کرکے اسی طرح بیٹھے رہیئے جس میں پران چھوٹتے سمے آپکے چرنوں کا دھیان میرے ہردے میں بنا رہے آپ سب سے پہلے تھے اور مہاپرلے ہونے پر بھی آپ کا ناش نہ ہوگا آپ کی مایا سے اُتپت اور پالن اور ناش تینوں لوک کا ہوتا ہے اور آپ پیدا ہونے اُدے ہونے سے رہت ہو کر کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ادھرمی اور دُشٹوں کو مارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیتے ہیں اور آپ کے اوتار لینے کا یہ سبب ہے کہ جس میں سنساری لوگ دھیان آپ کی سانولی صورت موہنی مُورت کا جو سب گنوں سے بھری ہے اپنے ہردے میں رکھیں اور سب پاپوں سے چھوٹ کر بھوساگر پار اتر جاویں اور آپ کی دیا اور کرپا اپنے بھگتوں پر اتنی ہے کہ واسطے رچھا کرنے پران ارجُن اپنے بھگت کے آپ اُسکے رتھوان بن کر آگے بیٹھے اور ارجُن کو اپنے پیچھے بٹھلایا جس وقت اچھے اچھے بان میں ارجُن کے اوپر چلاتا تھا اُس وقت جو کابل بھی اُن بانوں کے سامنے ہوتا تو بھاگ جاتا آپ نے ارجُن کی رچھا کرکے اُن بانوں سے بچا اور اُن باؤں کا گھاؤ اپنے بدن پر اُٹھایا میرے بانوں کے گھاؤ سے آپ کی سانولی صورت پر خون کی چھینٹیں مونگے کے برابر ایسی شوبھایمان دکھلائی دیتی تھیں جس کی شوبھا برنن نہیں ہو سکتی اور آپ ارجُن کو اس واسطے دھیرج دیتے جاتے تھے جس میں اُس کا بَل کم نہ ہو اور آپ کے چندر مُکھ پر ٹیڑھے ٹیڑھے گھونگھر والے بال کیسے سُندر معلوم دیتے تھے جیسے کالے بھونرے کمل کے پھول کا رس چوستے ہیں اور آپکے مُکھاربند پہ دھول اُڑ کر پڑنے اور پسینا ہونے سے کیسا معلوم ہوتا تھا جیسے پھول پر اوس کی بوند پڑتی ہے

اُور وہ پسینا تم اپنے پیتامبر سے پونچھ کر دا ہنے ہاتھ میں کوڑ اور بائیں ہاتھ میں گھوڑوں کی راس لیے ہوئے رتھ کو جلدی میری طرف دوڑاتے تھے میں چاہتا ہوں کہ وہی روپ آپ کا میری آنکھوں میں بسا رہے اور آپ کے کمل روپی چرن میرے ہردے سے باہر نہ جائیں آپ اپنے بھگتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں کہ آپنے مہابھارت ہونے سے پہلے پرن کیا تھا کہ ہم ہتھیار نہ چلاویں گے کیول رتھ بانی کر کے شنکھ بجاویں گے اور میں نے یہ پرن کیا تھا کہ جو میں بھیشم پتامہ ہوں تو آپ کو لڑائی میں بیاکل کر کے آپ کا پرن چھڑا کر آپ سے ہتھیار پکڑاؤں اپنے بھکت پچھ کی راہ سے یہ بچار کیا کہ جو میرا پرن چھوٹ جائے تو کچھ ڈر نہیں پر میرے بھگت کا پرن نہ چھوٹنے یہ سمجھ کر جب میں نے ارجن کے رتھ کا پہیا توڑ کر گھوڑوں کو مار ڈالا اور اُس کے رتھ کی دُھجا اور دھنکھ کاٹ کر گرا دیا تب آپ کرودھ کر کے اُسی رتھ کا ٹوٹا ہوا پہیا اُٹھا کر میرے مارنے کے واسطے دوڑے سو اُسوقت آپ ایسے سُندر معلوم ہوتے تھے جیسے شیام گھٹا بجلی کے ساتھ بڑے دھوم دھام سے چڑھے دوڑتے وقت آپکا پیتامبر جو آپ اوڑھے تھے پرتھوی پر گر پڑا اُس کے گرنے کا یہ سبب ہے کہ جب آپ نے رتھ کا پہیا چھو کر پہیا پکڑا تب پرتھوی مارے ڈر کے کانپنے لگی کہ شیام سُندر نے میرا بوجھ اُتارنے کے لیے اوتار لیا ہے کہیں وہ اپنا پرن بھی نہ چھوڑ دیں تب آپ نے پرتھوی کے ہردے کی بات جان کر اُس کو دھیرج دینے کے واسطے اپنا پیتامبر گرا دیا کہ تو مت ڈر ہم نے اپنے بھگتوں کا پرن رکھنے کے واسطے اپنا پرن چھوڑ دیا تیرا بوجھ ہم اُتاریں گے جس طرح کوئی آدمی اپنی چیز دوسرے کے دھیرج دینے کے واسطے گرو دھر دیتا ہے اُسی طرح آپ نے اپنا پیتامبر گرا کر پرتھوی کو دھیرج دیا اور جب میں چاہتا تھا کہ پانڈووں کی سب سینا مار کر ہٹا دوں تب آپ میرے رتھ کے چاروں طرف آ کر انیک روپ اپنے دکھلاتے تھے جس میں میرا من گھبرا جاوے جب میں بہت روپ دیکھنے سے بیاکل ہو کر یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اس میں کون روپ سچا اور کون روپ مایا کا ہے تب آپ پھر اپنے نج روپ سے رہ کر میری بہت تعریف کرتے تھے جب میں اُن باتوں کو سمجھتا ہوں تب مجھ کو شرم آتی ہے اور اپنے کو اپرادھی سمجھ کر آپ کے سامنے اپنا منہ نہیں دکھلا سکتا آپ دین دیال اپنے بھگتوں کو گیان دے کر اُن کا مطلب پورا کرنے والے ہیں اسلیے آپ نے مجھے جو مرنے کے نزدیک پہونچا ہوں بنا بلائے آ کر اپنا درشن دیا نہیں تو بڑے بڑے مُن اور رکھیشور اور گیانیوں کو دھیان میں بھی آپ کا درشن مرتے وقت جلدی نہیں ملتا کس واسطے کہ آدمی کو مرتے کے وقت اتنا دُکھ ہوتا ہے جتنا دُکھ ساٹھ ہزار بچھو کے یکبارگی ڈنک مارنے سے ہوتا ہے اس لیے اسوقت آدمی دُکھ سے اچیت ہو کر اُس کا چت ٹھکانے نہیں رہتا ہے اُس وقت آپ کی کرپا ہونے سے جس کا گیان بنا رہتا ہے وہ آدمی آپ کے چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اس لیے میں آپ سے یہی چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ سروپ میری آنکھوں کے بھیتر بسکر آپ کے چرنوں میں میرا من لگا رہے بھیشم پتامہ نے یہ استُت کر کے دھیان چت سروپ کا ہردے میں رکھ کر شیام سُندر اور سب رکھیشوروں اور منیشوروں کو ڈنڈوت کر کے

اپنی آنکھ بند کر لی اور ساتھ جوگ ابھیاس کے تن اپنا چھوڑ کر بیکنٹھ میں باس پایا اُس وقت دیوتاؤں نے آکاش سے اُن پر پھولوں کی برکھا کی۔

گیارھواں ادھیاے

راجا جدھشٹھر کا راج گدی پر بیٹھنا اور بھیشم پتامہ کی کریا کرم کرنا اور پرچھیت کے مارنے کے واسطے اشوتھاما کا برھم استر چلانا جو اُترا نام ابھمن अभिमन्यु کی استری کے پیٹ میں تھا اور شری شیام سُندر کا راجا پرچھیت کی رچھا کرنا

سُوت جی نے شونک آدک کھیشوروں سے کہا کہ بھیشم پتامہ کے مرنے کا سوچ پانڈو اور شری کرشن جی نے بہت کیا پھر مرلی منوہر نے راجا جدھشٹھر کو بہت سمجھایا کہ بھیشم پتامہ نے جس طرح موت دنیا میں پائی اس طرح کی موت دوسرے کو ملنا بہت مشکل ہے دنیا میں جس نے دیہ دھارن کی وہ ایک دن ضرور مرے گا اس واسطے اُن کے مرنے کا سُوچ چھوڑ کر خوشی منانا چاہیئے جو کوئی آدمی کا تن پا کر سنساری مایا موہ میں پھنسا رہتا ہے وہ پرمیشور سے بمکھ رہ کر جنم برتھا گنواتا ہے اُس کے واسطے رونا البتہ واجب ہے اور بھیشم پتامہ دنیا میں بھگت اور دھرم کے ساتھ رہ کر بیکنٹھ کو گئے اسلیے اُن کے مرنے کا سوچ نہ کرنا چاہیئے راجا جدھشٹھر نے یہ بات سُن کر اپنے من کو دھیرج دیا اور شیام سُندر کی اگیا سے بھیشم پتامہ کی کریا کرم کیا جب مُرلی منوہر اور رکھیشور اور منیشوروں نے راجا جدھشٹھر کو ہستنا پور میں لا کر راج گدی پر بٹھلایا تب شری کرشن جی مہا بھارت ہونے اور پرتھوی کا بھار اُترنے سے بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تم پرجا کا پالن کر کے اپنے کل پرواریت راج کا سُکھ بھوگو اور جو کچھ تمہارے من میں سُوچ ہے اُس کو چھوڑ دو مُرلی منوہر نے یہ بات راجا کو سمجھا کر اُن سے اشومیدھ جگیہ کرائی اور کچھ دن وہاں رہ کر راجا جدھشٹھر سے کہا کہ اب ہم دوارکا پُری کو جاویں گے جسوقت شیام سُندر دوارکا پُری جانے کی اِچھا کرتے تھے اُس وقت اشوتھاما نے سر مونڈنے اور من نکالنے کی شرم سے برھم استر واسطے جلا دینے راجا جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کے چلایا جب وہ برھم استر اپنا پانچ منھ بنا کر پانڈووں کی طرف آیا اور ایک چھوٹا سا انگارا اُس برھم استر کا اُترا کے پیٹ میں جو گربھ سے تھی گھس گیا اور اُس کے پیٹ میں آگ جلنے لگی تب وہ اُس جلن سے بیاکل ہو کر ننگے سر دَوڑی ہوئی کُنتی کے پاس چلی گئی تب کُنتی نے اُس کو اپنے ساتھ لے کر شیام سندر کے پاس لے جا کر اُس کے پیٹ میں آگ جلنے کا حال کہا تب شری دُکھ بھنجن نند نندن نے اپنے سُدرشن چکر کو اگیا دی کہ تم اُترا کے پیٹ میں جا کر برھم استر کی گرمی سے رچھا کرو اور شری کرشن جی آپ بھی انگوٹھے کے برابر اپنا روپ دھر کر اُترا کے پیٹ میں چلے گئے

اور گدا ہاتھ میں لے کر وہاں گھمانے لگے پرکھیت نے اس وقت سانولی صورت موہنی مورت کا درشن پانے
سے چیتن ہو کر اُن کو دوسرا لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں سمجھا جب اشوتھاما کا برہم استر جو واسطے جلانے راجا جدھشٹر
آد کے پانچ منھ بنا کر گیا تھا شیام سُندر کی بھگت رکھنے اور سُدرشن چکر کے رچھیا کرنے سے اِن پانچوں بھائیوں کو
جلانے کی سامرتھ نہ رکھ کر پھر آیا تب اشوتھاما نے اُس آگ کو منتر کے بل سے بجھا دیا اور اُترا راجا براٹ
کی بیٹی اپنی ذات کے ابھمان سے گرِ کچھ بھی نہ تھی اور ہر چرنوں میں اچھی طرح پریم بھی نہ رکھتی تھی اس لیے
ایک انگار ابرہم استر کا اُسکے پیٹ میں چلا گیا تھا کنتی کے کہنے سے شیام سُندر نے اس کی بھی رچھیا کی جب
بیکنٹھ ناتھ دوارکا جانے لگے تب کُنتی اور دروپدی اور راجا جدھشٹر اور ارجن و بھیم سین و نکُل اور سہدیو نے
اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ آپ کے جانے سے ہم لوگوں کو بڑا دُکھ معلوم دیتا ہے ہماری
رچھیا پال کون کرے گا ہم کو جتنا سُکھ آپ کے چرنوں کے درشن پانے سے ملتا تھا اتنا سُکھ اس راج گدی
ملنے سے نہیں ہے آپ کے دیکھے بنا ہم لوگوں کو کس طرح دھیرج ہوگا اور کُنتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاربھو
اب تک میں تم کو اپنے بھائی کا بیٹا سمجھ کر تمھاری مہما نہیں جانتی تھی اب مجھ کو بسواس ہوا کہ آپ پربرہم پرمیشور کا
اوتار ہو کر سنساری لوگوں کی اُتپت اور پالن اور ناش کرتے ہیں اور میرے بیٹے نے مہابھارت میں آپ کی
کرپا سے جیت پائی ہے اور آپ سب رکھیشور اور مُن اپنے بھگتوں کو درشن دینے اور بھوساگر پار اُتارنے
اور دھرم کی رچھیا کرنے کے واسطے سگُن روپ دھرتے ہیں نہیں تو آپ کو کیا مطلب تھا جو سب جیودں کے
مالک ہو کر مچھلی اور سور آدک کا اوتار لیتے آپ نے بسدیو اور دیوکی کے گھر جنم لے کر اُن کو ایک بار قید سے
چھڑایا مجھ پر اور میرے بیٹوں پر جب جب دُکھ پڑا تب تب آپ نے دیا کی راہ سے آکر ہم لوگوں کا دُکھ دُور کیا
اب میں ایسا جانتی ہوں کہ آپ ہم لوگوں کو راج دے کر جاتے ہیں اس سے ہماری سُدھ آپ بھول جائیں گے
ہم کو راج کی اِچھا نہ ہو کر پھر اسی طرح بپت اور بن باس چاہیے جس میں آپ کا درشن سدا ہوتا تھا یہ سُکھ اور
راج کس کام کا ہے جہاں آپ کا درشن نہ ملے دھن پانے سے ابھمان زیادہ ہو کر آپ کا بھجن نہیں بن پڑتا
اس لیے آپ دُکھی پر بہت دیا کرتے ہیں آدمی کے واسطے وہ بات اچھی ہوتی ہے جس میں پرمیشور کا دھیان
بنا رہے آدمی راج اور دولت پانے سے سنساری سُکھ میں بھول کر پرمیشور کا پریم چھوڑ دیتا ہے اور آپ سب کے
مالک و راِیشور ہو کر کسی کا ڈر نہیں رکھتے آپ ہی کی آگیا سے سورج اور چندرما دن رات پھرا کرتے ہیں اور
آپ اپنے بھگتوں پر ایسی دیا اور کرپا کرتے ہیں کہ جسودا جی پر دیال ہو کر اپنی اِچھا سے اوکھل میں بندھ گئے
نہیں تو تینوں لوک میں ایسا کون ہے جو آپ کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے آپ سے جہاں اکال آدک ڈر کر
کانپتے ہیں وہاں آپ جسودا جی کی چھڑی سے ڈرتے تھے آپ نے اپنے بھگتوں کے سُکھ دینے کے واسطے
سب لیلا سنسار میں کی ہیں چاہتی ہوں کہ بیٹا اور بھائی آد سب پروار کی پریت میرے مَن سے چھوٹ کر آٹھوں
پہر آپ کے چرنوں کا دھیان میرے ہردے میں بنا رہے جس کے پربھاؤ سے بھوساگر پار اُتر جاؤں جب یہ بات

کہہ کر کنتی شیام سندر کے جانے کا سوچ کر کے بہت بلاپ سے رونے لگی تب شیام سندر اپنی مایا پھیلا کر مسکرا کر بولے کہ ہم تم کو نہیں بھلا دیں گے تم ہماری ماتا کی جگہ ہو ہم کو دوارکا سے آئے بہت دن ہوئے اب ہم وہاں جا کر سب کسی کو دیکھیں گے ساتوکی اور اودھو ہمارے ساتھ چلنے کے واسطے جلدی کرتے ہیں راجا جدھشٹھر نے یہ بات سُن کر آکر ارجن سے کہا کہ اے بھائی تم اپنی فوج اور شورہیروں کو لے کر شیام سُندر کو بڑی جتن سے دوارکا پہونچا آؤ کس واسطے کہ میرے دشمن بہت ہیں اور مُرلی منوہر مہابھارت کی لڑائی میں ہمارے سہایک تھے ایسا نہ ہو کہ کوئی ہمارا دشمن راہ میں کچھ اُپادھو کرے جب ارجُن راجا جُدھشٹھر کی اگیا پاکر شری کرشن جی کے ساتھ دوارکا جانے کو تیار ہوئے اور شیام سندر سب کسی سے بدا ہو کر رتھ پر بیٹھ کر چلے تب راجا جُدھشٹھر آدو سب ہستناپور باسی تربھون پت کے پریم میں بلاپ کرتے ہوئے اُن کے پیچھے دَوڑے اور سب استریاں وہاں کی رو کر آپس میں کہنے لگیں کہ دھن بھاگ برج کی استریوں کا ہے جو شیام سندر تربھون پت کے ساتھ راس لیلا کر کے اپنا جنم سپھل کرتی تھیں اور بڑا بھاگ رُکمنی آدک سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کا مجھنا چاہئے جو ایسا سندر موہنی مورت سوامی پاکر اُن کے ساتھ بھوگ ورلاس کرتی ہیں ایسی ایسی باتیں ایک دوسری سے کہہ کر شیام سندر پر پھول برساتی تھیں اور کیشو مورت اُن کی باتیں سُن کر اور سچا پریم دیکھ کر اپنی ترچھی چتون سے اُن کو دیکھتے ہوئے اور سُکھ دیتے ہوئے چلے جاتے تھے اُس دن شری کرشن جی کے بچھڑنے کا دُکھ جتنا ہستناپور باسیوں کو ہوا اُس کا حال برنن نہیں ہو سکتا جب شری دینا ناتھ نے دیکھا کہ یہ سب میرے پریم میں دُور تک چلے آئے تب اپنا رتھ کھڑا کر کے سب کو دھیرج دے کر بدا کیا تب وہ پچھتائے ہوئے ہستناپور پھر گئے۔

بارھواں ادھیائے

پہونچنا شری کرشن مہاراج کا دوارکا پُری میں اور خوشی منانا سب دوارکا باسیوں کا

سوت جی نے کہا کہ جب سب ہستناپور کو پھر گئے تب شری شیام سندر ارجن سے بولے کہ رتھ کو جلدی چلاؤ یہ بات سُن کر ارجن نے رتھ ہانکا موہنی مورت کی فوج جب بدربھ विदर्भ دیش اور کندن پور اور کنتی دیش اور پنجاب اور کشمیر کی راہ سے ہوتی ہوئی چلی تب راہ میں سب دیش کے راجوں نے آکر اپنے اپنے دیش کی سوغات برندابن بہاری کو بھینٹ دی اور راہ والے اُن کا درشن پاکر اس طرح اُن کی استُت کرتے تھے کہ دیکھو انھیں پربرہم پرمیشور نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے سنسار میں جنم لیا ہے جن کا درشن برہما جی اور مہادیو جی آدک دیوتوں کو دھیان میں جلدی نہیں ملتا ان کا درشن ہم لوگوں کو بڑے بھاگ سے ملا اور انھوں نے کوروں اور پانڈووں سے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور بہت آدمی یہ کہتے تھے کہ دھن بھاگ جدونشیوں کے ہیں جو اُن کو اپنا ناتے دار سمجھ کر دن رات اُن کی سیوا میں رہتے ہیں اسطرح سب چھوٹے بڑے

ان کی ہما اور لیلا کہہ کر خوش ہوئے تھے جب تیسرے دن دوارکاپُری کے نزدیک پہونچ کر اپنا پنچ جنیہ पंचजन्य شنکھ بجایا تب دوارکاباسی حال آئے مُرلی منوہر کا جان کر بہت خوش ہوئے شری کرشن جی سانب साम्ब اپنے بیٹے اور انردھ अनिरुद्ध اپنے پوتے کو دوارکاپُری کی رچّھا کرنے کے واسطے چھوڑ گئے تھے یہ دونوں شنکھ کی آواز سنتے ہی اپنی فوج اور رِجدّ بنشی اور براہمن اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر گاتے بجاتے مُرلی منوہر کو آگے سے لینے کے واسطے گئے اور شہر میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ سب کوئی سڑک اور گلی اور اپنے اپنے دروازے پر منگلاچار کریں سب دوارکاباسیوں نے چندن آدک سگندھ اُڑانے کے واسطے چھڑکوا دیا اور سب استریاں اپنے اپنے دروازوں پر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر آرتی لے کر شری برندابن بہاری کی پُوجا کرنے کے واسطے کھڑی ہو گئیں اور بہت سی استریاں سولھو سنگار کر کے اپنی اپنی کھڑکیوں اور کوٹھوں پر بیٹھ اور کھڑی ہو کر بانکے بہاری کی چھب دیکھنے کے واسطے اِچھا کرنے لگیں جس وقت وہ شیام سندر بڑی تیاری سے دوارکاپُری میں آئے اُس وقت سب چھوٹے بڑوں نے اُنکا درشن پا کر پھولوں کی برکھا کی اور جس طرح مُردے کی بدن میں جان آوے اُسی طرح سبھوں نے نیا جنم پا کر خوشی منائی اور مُرلی منوہر نے ملتے وقت بڑوں کو ڈنڈوت اور برابر والوں سے گلے مِل کر چھوٹوں کو اسیس دی اور پرجا لوگوں کی بھینٹ ہاتھ سے چھُو کر اُنکا بھی آدر کیا اور اپنے مندر میں جا کر ماتا اور پِتا کے چرنوں پر سر رکھا بسدیو اور دیوکی اور راجا اُگرسین حال جتنے پانڈوں کا سُن کر بہت خوش ہوئے اور سب دوارکاباسیوں نے دینا ناتھ سے کہا کہ مہاراج ہم لوگ تمہارے دیکھے بنا اندھے ہو رہے تھے جس طرح اندھیری رات میں بغیر چندرما کے آنکھ ہونے پر بھی کچھ دکھلائی نہیں پڑتا اور آنکھ والا چندرما کو یاد کرتا ہے وہی حال ہمارا تھا اور دوارکاباسی استریاں شیام سندر کو دیکھ کر اس طرح خوش ہوئیں جس طرح چکور چندرما کو دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے اور شیام سُندر جب محل میں پہونچے تب رُکمنی آدسب استریوں نے اپنے اپنے محل میں کھڑے ہو کر اُنکا بڑا آدر کیا اور انھوں نے جو نند لال جی کے پیچھے اچھا گہنا اور کپڑا نہیں پہنا تھا اُس دن خوش ہو کر سبھوں نے اپنا اپنا سنگار کیا اور ساعت بھر میں شیام سندر اپنے بہت سے روپ دھارن کر کے سب محلوں میں گئے اور سب چھوٹے بڑے دوارکاباسیوں کو سُکھ دیا۔

تیرھواں ادھیاے

جنم لینا پریچھت کا اور خوشی منانا راجا جُدھشٹھر کا اور جنگل میں نکل جانا دِھرتراشٹر اور گاندھاری کا اور کتھا مانڈبیہ رکھیشور کی

سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو دوسرے شاستر اور پُران سُننے سے بہت دنوں میں پرمیشور کی بھگت ہوتی ہے اور جب کوئی شری مدبھاگوت سُننے کی اِچھا کرتا ہے اُسی وقت اُس کے پاپوں کے تین ٹکڑے ہو کر

ایک حصّہ تو سُننے کی اِچھا کرتے وقت اور دوسرا جاتے وقت اور تیسرا سُننے سے چھوٹ جاتا ہے اور دوسرے
دھرم جگیہ اور برت آدک سمپورن ہونے سے اُن کے پھل ملتے ہیں اور شری مدبھاگوت جتنی سُنے اتنا ہی پھل
پاوے راجا جُدھشٹر کو راج گدی ہستنا پور کی ہونے پر بھی بنا درشن پانے شیام سندر کے کچھ اچھا نہیں لگتا تھا
دن رات اُنھیں کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر راج کاج کرتے تھے تم لوگ اب پریکھیت کے
جنم لینے کا حال سُنو کہ جب پریکھیت اُترا کے پیٹ سے پیدا ہوئے تب آنکھ کھول کر چاروں طرف اس اِچھا سے
دیکھنے لگے کہ جو سروپ میں نے اپنی ماتا کے پیٹ میں دیکھا تھا وہ کہاں ہے اس بھید کو کسی نے نہیں جانا
اور راجا جُدھشٹر نے بڑی خوشی نا ندی مُکھ नान्दी मुख شرادھ کیا اور منگلا چار مناکر براہمنوں اور جاچکوں کو
منھ مانگا دان اور دچھنا دیا جب جوتشی پنڈتوں کو بلاکر جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے بچار کر کہا کہ یہ لڑکا
پیدا ہوکر آنکھ کھول کر سب کی پریچھا لیتا تھا اس لیے اُسکا نام پریکھیت رکھو یہ لڑکا بڑا پرتاپی اور بلوان اور نیت
دان اور دھرماتما راجا ہوگا اور پرجا لوگ اس سے بڑا سُکھ پاویں گے اور تمھارا نام اور کیرت اور جس اس لڑکے سے
چاروں طرف زیادہ پھیلے گا یہ لڑکا بُدھ میں برہسپت اور دھیرج میں ہماچل گمبھیرتا میں سمندر اور شورتا میں پرشرام اور
داتا ہونے میں مہادیو جی کے سمان اور سُکھ بلاس کرنے میں اندر اور سچ بولنے والوں میں تمھارے برابر ہوگا اور
راج رکھو میں اس کی گنتی ہوگی اور ادھرمی اور پاپی اور کلجگ کو ڈنڈ دے کر پرجا کو بیٹے کی طرح پالے گا اور انت سمے
جب ایک لڑکا رکھیشور کا اس کو شاپ دے گا تب تچھک سانپ کے کاٹنے سے اس لڑکے کو گنگا کنارے
مَوت ہوگی راجا نے یہ بات جوتشوں سے سُن کر اُداس ہوکر پوچھا کہ تم سچ بتاؤ کسی براہمن کے کرودھ سے تو نہیں
مرے گا سانپ کے کاٹنے سے مرنا ہمارے کُل میں اچھا ہوتا ہے ایسا نہو کہ کسی مہاتما براہمن یا سادھو اور سنت کے
شاپ اور کرودھ سے مرے جوتشیوں نے کہا کہ اے جُدھشٹر یہ لڑکا تمھارے کُل میں ہر بھکت ہوکر سادھو اور براہمن
اور مہاتماؤں کی سیوا میں رہے گا اور مرنے وقت شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر تن کو تیاگ کریگا
تمھارے کُل میں ایسا پرتاپی اور پرمیشور کا بھکت آج تک دوسرا اور کوئی نہیں ہوا ہے تم کو بپت پڑنے سے
پرمیشور کی بھکت ہوتی تھی اور اس کو لڑکپن سے پرمیشور کے چرنوں میں بھکت اور پریت رہے گی جُدھشٹر آدک یہ
بات سنتے ہی بہت خوش ہوئے اور جوتشیوں کو دچھنا دیکر بدا کیا اور آپس میں اُنھوں نے کہا کہ پرمیشور نے پانچ بھائیوں
میں یہ لڑکا بھاگوان دیا ہے اس سے ہمارا نام دنیا میں بنا رہے گا سب چھوٹے بڑے یہ بات سمجھ کر خوش ہوئے اور
راجا جُدھشٹر راج گدی اور پرجا پالن اچھی طرح نیت اور دھرم کے ساتھ کرنے لگے پر مَن میں سنسار کی مایا موہ
سے الگ رہکر دن رات یہی اِچھا کرتے تھے کہ پریکھیت سیانا ہو جائے تو اُس کو راج گدی پر بٹھال کر ہم بن میں
چلے جاویں اور پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے اپنا پرلوک بنا دیں اور دھرتراشٹر اپنے چاچا اور گاندھاری اپنی
چچی کو جنکے لڑکے مہابھارت میں مارے گئے تھے اُوپر پلک رکھ کر اُن کی اگیا کے موافق راج کاج کرتے تھے اور اُن کو
دن رات اس بات کا دھیان رہتا تھا کہ دھرتراشٹر اور گاندھاری کو کسی طرح کا دُکھ نہ ہو تسے اُنکو دُکھ پانے سے

درجودھن آد اپنے بیٹوں کے مارے جانے کا بڑا سوچ ہوگا اور دھرتراشٹر نے سیوا کرنا اور آگیا ماننا جدھشٹر کا دیکھ کر
کہا کہ اے راجا میں من سے کبھی یہ بات نہیں چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھ دشمنی کروں نہیں معلوم کون میری
بدھ کو پھیر دیتا تھا راجہ جدھشٹر یہ بات سُن کر بولے کہ اے چاچا میں دن بھر لڑائی کر کے جب اپنے ڈیرے میں
جاتا تھا اُس وقت یہ بچار کرتا تھا کہ چار دن کی زندگی کے واسطے اپنے بھائی اور بندھ کو مارنا واجب نہیں ہے
کل سے میں مہابھارت بند کروں گا جب صبح سو کر اُٹھتا تھا تب پھر لڑائی کی تیاری کر کے جُدھ کرتا تھا اس لیے
سمجھنا چاہیئے کہ سب کے بھاگ میں اسی طرح موت لکھی تھی ہر اچھا میں کوئی جگت نہیں چلتی جو ایشور نے چاہا
سو کیا راجا جدھشٹر ایسی باتیں کہہ کر دھرتراشٹر اور گاندھاری کا بودھ کرتے تھے اور راجا جدھشٹر کے راج میں ایسا
دھرم تھا کہ شیام سندر کی دیا سے پرجا کی اچھا کے موافق پانی برس کے بے فصل کے پھل اور پھول درختوں میں
لگے رہتے تھے اور سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہ کر باگھ اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پیتے تھے بدرجی
انھیں دنوں ایک برس پیچھے تیرتھ جاترا کرتے ہوئے جمنا کے کنارے میترے رکھیشور کے استھان پر آئے تھے تب
اُنھوں نے رکھیشور سے حال مارے جانے دُرجودھن آد کوروا اور راج گدی پر بیٹھنا راجا جدھشٹر کا سُن کر بڑا سوچ
کیا اور بدرجی کو یہ بیان معلوم ہوا کہ راجا جدھشٹر دھرتراشٹر اور گاندھاری کو اپنے مکان پر خوشی اور آدر سے رکھتے
ہیں بدرجی نے یہ سماچار سنتے ہی چِت میں بڑا دُکھ کر کے کہا کہ دیکھو یہ بڑے آشچرج کی بات ہے کہ دھرتراشٹر کا
من ایسی بپت پڑنے اور راج چھوٹنے اور سو بیٹوں کے مارے جانے پر بھی ابھی تک سنساری مایا موہ سے
الگ نہیں ہوا اور راجا جدھشٹر کے گھر رہنے کے واسطے چاہتا ہے ہم اس لیے دھرتراشٹر کو سنساری مایا موہ
چھوڑنے کی راہ دکھلا دیں تو اُس میں اُنکا بھلا ہوگا بدرجی نے جب ایسا بچار کر پرمیشور کی اچھا پر سنتوکھ کیا اور
ہستناپور میں راج مندر پر گئے تب راجا جدھشٹر نے بہت آدر سنمان کر کے ہاتھ جوڑ کر اُن سے کہا کہ تم نے ہمارے
کُل میں شیام سُندر کے بھگت پیدا ہو کر بڑی کرپا سے اپنا درشن ہم کو دیا اور اپنے چرنوں سے کہ تمہارے ہردے میں
آٹھوں پہر پرمیشور کا باس رہتا ہے ہمارا گھر پوتر کیا اے بدرجی تم نے ہم پانچوں بھائیوں کو لڑکوں کے برابر
پال کر بڑے دُکھ میں ہماری سہایتا کی ہے جس سمے درجودھن اور کوروؤں نے ہم لوگوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر
چاہا تھا کہ جلا کر مار ڈالیں اُس وقت دیا کی راہ سے پہلے سے وہاں سرنگ کھدوا کر ہماری جان بچائی بہت
اچھا ہوا جو آپ آئے کیسے کون کون تیرتھ پر گئے تھے پربھاس چھیتر میں بھی گئے ہو تو جو کچھ حال شیام سندر کا
تیا دیجیے جب سے مجھ کو راج دے کر گئے ہیں تب سے کچھ حال اُن کا نہیں پایا بدرجی نے دوسرے تیرتھوں
کا حال برنن کیا پر سب جدبنسیوں کا مارا جانا اور شری کرشن جی کے انتردھیان ہونے کا حال اس لیے نہیں
کہا کہ اگرچہ اگر سب حال کہے گا جو میں کہتا ہوں تو راجا جدھشٹر کو بڑا دُکھ ہوگا اچھے لوگ یہ کہہ گئے ہیں کہ ایسی بات
کسی کے سامنے نہ کہنا چاہیئے جس کے سُننے سے من اُس کا دُکھت ہو جب محل میں استریوں نے بدر کے
آنے کا حال سُنا تب دروپدی وغیرہ نے بدر کو پرمیشور کا بھگت جان کر ڈنڈوت کی اور سب ہستناپور باسی

اُن کے آنے سے خوش ہوگئے بدُر نے جب دھرتراشٹر کے دروازے پر وہاں سے جاکر انھیں اور گاندھاری کو ڈنڈوت کی تب دھرتراشٹر نے بدُر سے گلے مل کر رو کر کہا کہ اے بھائی تمھارے جانیکے پیچھے میرے اوپر بڑا دُکھ پڑا اور میرے سب بیٹے مارے گئے راج گدّی مٹ گئی بدُرجی یہ بات سُن کر بولے کہ اے بھائی مُرلی منوہر کی اِچھا اسی طرح پر تھی اُنھوں نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا تھا اب کہو کہ راجا جُدھشٹھر تمھارے ساتھ پریت اور کھانے پہرنے کا ستکار کس طرح کرتے ہیں دھرتراشٹر نے کہا کہ راجا جُدھشٹھر مجھ سے بڑا پریم رکھ کر مجھ کو اپنے باپ اور گاندھاری کو اپنی ماتا کی جگہ جانتے ہیں اور ارجن بھی میرا بہت آدر کرتا ہے بھیم سین راجا جُدھشٹھر کے پیچھے مجھ کو دُربچن سُنا کر یہ کہتا ہے کہ جب تمھارا بیٹا دُرجودھن راج گدّی پر قائم تھا تب تم نے زہر ملا کر لڈو میرے کھانے کے لیے بھیجا تھا اور پانچوں بھائیوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر ہم کو جلا دینے کے لیے آگ لگوا دی تھی اب تم اپنی پالنا ہم سے چاہتے ہو تمھارے برابر کوئی دوسرا پاپی اور اَدھرمی دنیا میں نہوگا یہ بات بھیم سین کی مجھ سے سہی نہیں جاتی اور یہ باتیں کہہ کر مجھ کو دھمکا دیتا ہے کہ جو راجا جُدھشٹھر سے میری چغلی کھاؤ گے تو کھانے بنا تم کو مار ڈالوں گا بدُرجی نے یہ بات سُن کر بڑا دُکھ کرکے کہا کہ دیکھو پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے کہ اتنی دُردشا ہونے پر بھی دھرتراشٹر اور گاندھاری گھر کو نہیں چھوڑتے جس طرح لالچی آدمی پُرانے کپڑے کو نہیں چھوڑتا وہ جیتھڑا اُسکے پاس ہمیشہ نہ رہ کر ایک دن نشٹ ہو جاتا ہے یہ تن اُن کا اسی طرح سدا نہ رہے گا اُن کو بڑھاپا ہونے پر بھی اپنے تن کی پریت نہیں چھوٹتی اس لیے ان کو گیان سکھلا کر سنساری مایا سے برکت کر دینا چاہیے جس میں اُن کی مُکت ہو بدُرجی نے یہ بات بچار کر دھرتراشٹر سے کہا کہ اے بھائی یہ بات بھیم سین کی سچ جان کر اب تم کو راجا جُدھشٹھر کے گھر میں کسی طرح رہنا مناسب نہیں ہے تم نے اپنے راج بھوگ کرنے کے سمے ادھرم سے کیسا کیسا دُکھ بھیم سین کو دیا تھا اور دُرجودھن تمھارے بیٹے نے سبھا کے بیچ اُن کی استری دروپدی کا چیر کھچوا کر ننگی کرنا چاہا اور بھیم سین کو زہر دے کر پانچوں بھائی پانڈوؤں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوا دی اور اُنکا سب راج اور مال چھل سے جوئے میں جیت کر تیرہ برس بن باس دیا یہ بات تم کو یاد ہو گی اب تم اُنھیں کے ہاتھ سے اِس شریر کو جو سدا نہ رہے گا پالتے ہو اور تمھارا اچھم سنتان اور سنساری مایا موہ میں بیت گیا اب تم بوڑھے ہوئے اور سب بیٹے تمھارے مارے گئے تسپر تم راجا جُدھشٹھر کے گھر میں رہ کر کہتے ہو کہ راجا ہم کو اچھی طرح رکھتے ہیں اور اتنا دُکھ اُٹھانے پر بھی تمھارا من برکت نہیں ہوتا ہے اے بھائی ہم نے سُنا تھا کہ پرمیشور کی مایا بڑی پربل ہے سو تم کو اپنی آنکھ سے دیکھا کہ سب بیٹے اور پوتے تمھارے مارے گئے راج گدّی جاتی رہی اور تم بھی مرنے کے نزدیک پہونچے اور جس بھیم سین نے تمھارے بیٹوں کو مارا اُسی کے ہاتھ سے روٹی لے کر کھاتے ہو تم کو شرم نہیں آتی تمھارے ایسے کھانے اور جینے پر دھرکار ہے جس طرح کتا لاٹھی مارنے سے بھاگ کر ٹکڑا روٹی کا دینے میں پھر اُس کو کھا لیتا ہے اسی طرح تمھارا بھی حال سمجھنا چاہیے اے بھائی تم کو بڑھاپا آنے پر بھی اپنے جینے کی آسانی رہ کر تمھارا من سنسار سے برکت نہیں ہوتا تم ہمیشہ زندہ نہیں رہو گے اس لیے تم کو

یہاں سے اُترا کھنڈ میں چلے جانا اچت ہے وہاں ہر چرنوں میں دھیان لگا کر اپنا شریر چھوڑ دو جس میں مُکت بنے
سنسار میں تو تمھاری یہ گت ہوئی اب اپنے پرلوک کو بھی کیوں بگاڑتے ہو دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر کہا کہ اے
بھائی تم سچ کہتے ہو ہمارے من میں بھی یہی اچھا ہے پر ہم دونوں استری پُرش آنکھوں سے اندھے لاچار ہیں کس طرح
اُترا کھنڈ کو جاویں تب بدرجی بولے کہ ہم دونوں آدمیوں کو ہاتھ پکڑا کر اچھی طرح لے چلیں گے تم ہمارے بڑے بھائی ہو
تمھاری سیوا ہم کو کرنا اُچت ہے جب تک تم جیو گے تب تک ہم تمھارے ساتھ رہ کر تمھاری ٹہل اچھی طرح کرینگے
بدرجی کی یہ بات دھرتراشٹر و گاندھاری مان کر دونوں آدمی آدھی رات کو بدرجی کے ساتھ بغیر کہے راجا جدھشٹر کے
اُترکھنڈ کو ہردوار کی طرف چلے گئے آگے بدرجی دھرتراشٹر کا ہاتھ پکڑے اور گاندھاری اپنے پت کا ہاتھ پکڑے
ہوئے چلی گئی جب صبح ہوتے ہوئے راجا جدھشٹر اشنان اور نت نیم کر کے ماتا پتا کو ڈنڈوت کرنے کے واسطے
اُن کے مکان پر گئے تب سُونا مکان پا کر بڑا سوچ کر کے من میں بچار کیا کہ وہ لوگ اپنے بیٹوں کے سوچ میں مجھ سے
کچھ دُکھت ہو کر نہ معلوم کہاں چلے گئے یا میرا اپرادھ سمجھ کر گنگاجی میں ڈوب مرے جب راجا جدھشٹر یہ بات کہہ کے
رونے لگے تب سنجے نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں کو گئے پر بدرجی اُن سے کچھ باتیں کرتے تھے انھیں کے
ساتھ وہ گئے ہیں راجا جدھشٹر یہ بات سُن کر راج سنگھاسن پر بڑی اُداسی سے بیٹھے تھے اسی وقت نارد جی وہاں
آئے راجا نے اُنکو ڈنڈوت کر کے بڑے آدر سے بٹھال کر پوچھا کہ مہاراج ہمارے ماتا اور پتا نہ جانیں کہاں
چلے گئے کوئی جنگل کا جانور اُنکو کھا جائے گا یا کہیں کنوئیں میں گر کر مر جائیں گے اُن کا حال کچھ آپ کو معلوم ہو تو
بتلا دیجیے کہ ہم جا کر اُنکو خوشامد کر کے پھیر لادیں وہ کھانے پینے بنا بہت دُکھ پاتے ہوں گے آپ نے بڑی
کرپا کی جو اس بڑے دُکھ میں ہمارے پاس آئے نارد مُن یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجن یہ مایا روپی سنسار
جھوٹھا ہے دنیا میں جو پیدا ہوا وہ ایک دن ضرور مرے گا پرمیشور نے اسی واسطے اس کا نام مرت لوک
رکھا ہے تم دھرتراشٹر اور گاندھاری کے جانے کا سوچ بے فائدہ کرتے ہو دُکھ اور سُکھ کسی کے آدھین نہیں ہے
پرمیشور کے ہاتھ میں یہ دونوں چیزیں ہیں جس طرح کھیلتے وقت بہت سے لڑکے ایک جگہ اکٹھا ہو کر کھیل ہو جانے کے
پیچھے الگ ہو جاتے ہیں اسی طرح نارائن جی جگت کو پیدا کر پھر مٹا دیتے ہیں اور جو تم اُن کے کھانے اور
پہرنے کا سوچ کرتے ہو یہ بھی پرمیشور کے آدھین سمجھو جب لڑکا گربھ میں رہتا ہے تب اُسے کون کھانے کو دیتا
ہے پرمیشور نے جس کی جیوکا جہاں بنا دی ہے اُس کو اُسی جگہ پہونچتی ہے اس لیے اُن کی چنتا نہ کرنا چاہیے
جس طرح آدمی بیل کو ناتھ کر جدھر چاہتا ہے ادھر لیجاتا ہے اُسکا کچھ بس نہیں چلتا اس طرح سنساری
آدمی اپنی استری اور لڑکے اور دھن کے جال میں مایا روپی رسی سے بندھے ہیں پرمیشور جس کے اوپر دیال
ہو کر کسی سنت اور مہاتما سے بھینٹ کرا دیتے ہیں تب وہ آدمی گیان سیکھ کر اس مایا روپی پھندے سے چھوٹ کر
مُکت پدوی پر پہونچتا ہے اے راجا تم دھرتراشٹر اور گاندھاری کے واسطے کہ وہ بوڑھے ہو کر تھوڑے دن کے
مرنے میں رہے ہیں کچھ چنتا نہ کرو وہ دونوں تمھارے ماتا اور پتا بدرجی کے گیان سکھلانے سے برکت ہو کر

اُن کے ساتھ ہماچل پہاڑ کے دکھن طرف سپت رکھیشوروں کے استھان پر چلے گئے ہیں وہاں ہر چرنوں کا
دھیان کرکے آج سے ساتویں دن اپنا بدن چھوڑ دیں گے اب انھوں نے سنساری مایا چھوڑ کرا پنے بدن کا
بھی موہ چھوڑ دیا تم کو اس وقت اُن کا پھیر لانا اُچت نہیں ہے سوچ تو اُن کے واسطے کرنا چاہیے جو ہر بھگت
نہ ہوں اور جو آدمی سنساری جال سے چھوٹ کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے اُن کا سوچ کرنا برتھا ہے اس لیے
تم کچھ چنتا نہ کرو پرمیشور کو سب کا مالک جانو نارد جی یہ بات کہہ کر وہاں سے چلے گئے اور راجا جدھشٹر کو دھرتراشٹر
اور گاندھاری کے جانے کا سوچ چھوٹ کر نارد مُن کے اُپدیش سے سنساری بیوہار جھوٹا معلوم ہوا۔ اتنی کتھا
سُن کر رکھیشوروں نے سوت جی سے پوچھا کہ بدر جی کو دھرم راج کا اوتار کہتے ہیں اُن کی کتھا کس طرح پر ہے
سوت جی نے کہا کہ ہم تھوڑا سا حال بُدر جی کا کہتے ہیں سُنو کہ کسی راجا نے مانڈبیہ رکھیشور کو جھوٹی چوری لگا کر
سولی دلوادی جب رکھیشور کو دھرم راج کے پاس لے گئے تب رکھیشور نے دھرم راج سے کہا کہ ہم نے اپنی جان
میں آج تک کوئی بُرا کرم چوری آدی نہیں کیا تھا کون پاپ کرنے کے بدلے ہم سولی دیے گئے اسکا حال کہو دھرم راج
نے یہ بات سُن کر کہا کہ تم نے لڑکپن میں ایک ٹیڑی کو کانٹے کی نوک سے چھید کر مار ڈالا تھا اُسی پاپ کے بدلے
تم کو سولی دی گئی یہ بات سُن کر رکھیشور نے کہا کہ اے دھرم راج لڑکپن میں پُن اور پاپ کا گیان نہ ہو کر انجان
میں بہت ادھرم ہوتا ہے اُس پاپ کا ڈانڈ دینا نہ چاہیئے تم نے مجھ کو بے قصور سولی دلوادی اس واسطے ہم
پرمیشور سے چاہتے ہیں کہ تم داسی کے پُتر ہو کر سو برس تک مرت لوک میں رہو اسی شاپ سے دھرم راج
داسی کے پُتر ہو کر سو برس تک دنیا میں رہے اور دھرم راج جب تک بُدر کا اوتار لیکر دنیا میں رہے تب تک سورج
دیوتا نے کام دھرم راج کا اُن کے بدلے کیا اسی سبب سے بُدر جی کو پرمیشور کی بھگت بنی تھی۔

چودھواں ادھیائے

پہونچنا ارجُن کا دوارکا سے اور پوچھنا جدھشٹر کا حال شیام سُندر کا

سُوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو نارد مُن کے جانے کے سات دن پیچھے دھرتراشٹر اور گاندھاری نے
تن اپنا چھوڑ دیا بُدر جی اُن کا کریا کرم کرکے تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے اور راجا جدھشٹر نارد مُن کے گیان سمجھانے
سے سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر اُداس چیت بیچ دھیان پرمیشور کے رہا کرتے تھے شری کرشن جی جب اُنھیں
دنوں دوارکا پُری سے گئو لوک کو پدھارے تب اُن کے چلے جانے سے راجا کو کلجگ کے لچھن معلوم ہو کر بُرے
بُرے سپنے دکھلائی دینے لگے اور آدمیوں کے سوبھاؤ میں ادھرم اور کرودھ اور لوبھ اور کپٹ ادھک ہو کر استری
اور پُرش اور باپ اور بیٹے اور بھائی بندھ میں جھگڑا ہونے لگا راجا جدھشٹر نے یہ سب لچھن کلجگ کے دیکھ کر
بھیم سین سے کہا کہ ارجُن ہمارا بھائی سات مہینے سے شیام سُندر پران پیارے کا حال لانے کے واسطے

دوارکا پُری کو گیا ہے سو ابھی تک نہیں آیا اس کا کچھ سبب معلوم نہیں ہوتا اور نارد جی ہم سے کہہ گئے ہیں کہ
مُرلی منوہر نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا تھا سو انھوں نے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ
دُور کیا اب اُن کو تھوڑا سا کام اور اس مرت لوک میں رہ گیا ہے اس کو کر کے پرم دھام کو جائیں گے اب مجھے
دنیا میں بُرے لچھن دیکھنے سے جان پڑتا ہے کہ وقت آ پہونچا شیام سُندر کی دیا سے ہم نے اپنے دشمنوں کو مار کر
یہ سب سُکھ اور راج گدی پائی ہے اُن کے بنا مجھ کو دن رات نئے نئے اسگُن دکھلائی دیتے ہیں کہ میری
بائیں بھُجا اور آنکھ پھڑکتی ہے اور کبھی کبھی میرا بدن کانپنے اور کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے مَن میں ڈر لگتا ہے اور
صبح کے وقت سیار سُورج کی طرف کھڑے ہو کر بولتے ہیں اور دن کو آکاش سے تارے ٹوٹتے ہیں اور جب
میں شکار کھیلنے جاتا ہوں تب سوجے میرے بائیں طرف ہو کر نکل جاتے ہیں اور میرے چڑھنے کے گھوڑے اور
ہاتھی مجھ کو روتے دکھلائی دیتے کر دن رات کتے رویا کرتے ہیں اور رات کو اُلّو کی بولی سننے سے مجھے ڈر معلوم ہوکر
چاروں طرف اندھیرا سا دیکھ پڑتا ہے اور ان دنوں بھونچال آنے سے پرتھوی بار بار کانپتی ہے اور تھوڑا
بادل آکاش پر ہونے سے بجلی گرتی ہے اور آندھی چل کر آکاش سے لہو برستا ہے اور سُورج میں پرکاش کم ہو کر ندی
نالے کا پانی سیدھا نہیں بہتا اور جب اگن ہوتری لوگ آہُت اگن میں ڈالتے ہیں تو اگن دیوتا خوش ہو کر
آہُت کو نہیں لیتے اور بچھڑے گئوؤں کا دودھ خوش ہو کر نہیں پیتے اور گئو کی آنکھ سے آنسو بہہ کر سانڈوں سے
پریت نہیں کرتی ہیں اور دیوتاؤں کی مورت سے پسینا نکل کر میری سبھا میں آدمی ضرور جھوٹھ بولتے ہیں اور
لوگوں کے سبھاؤ میں کرودھ اور لوبھ زیادہ ہو کر کیت تارا آکاش پر نکلتا ہے سادھو اور مہاتما کا چت بھجن میں
نہ لگ کر شہر میں کسی کے گھر منگلا چار نہیں ہوتا اور مجھ کو ہستنا پور اُجاڑ سا دیکھ پڑتا ہے اور اے بھیم سین ان
سب لچھنوں سے جانتا ہوں کہ شیام سُندر پیارے ہمارے پران کی رچھا کرنے والے مرت لوک چھوڑ کر
بیکنٹھ کو پدھارے راجا جدھشٹر جس سمے بیٹھے ہوئے ایسا سوچ کر رہے تھے اُسی سمے ارجن دوارکا سے
آ کر راجا کے چرنوں پر گرے اور اُن کے سامنے اُداس چت ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے اور حال ارجن کا اس طرح
پر ہے کہ شری کرشن جی نے بیکنٹھ جانے کے وقت دارُک दारुक سارتھی سے ارجن کو کہلا بھیجا تھا کہ تم
دوارکا پُری سے سب بدھوا استری اور لڑکے اور بوڑھے اور دھن اور سب چیز جادوؤں کی ہستنا پور لے
جانا اس لیے ارجن اُن سبھوں کو اسباب سمیت دوارکا پُری سے اپنے ساتھ لے کر ہستنا پور آتے تھے جب راہ میں
ہستنا پور کے نزدیک قوم بھِل भिल्ल پہونچ کر سب مال لوٹنے لگی تب ارجن نے گانڈیو دھنکھ چڑھا کر بہت سے
بان اُن کو مارے مگر اُن بانوں سے کچھ کام نہ ہوا سب مال ڈاکو لوٹ لے گئے اُس وقت ارجن نے اُداس ہو کر کہا
کہ دیکھو یہ ایسا وقت ہمارا آ پہونچا کہ میں نے جس دھنکھ بان سے بھیشم پتامہ اور کرن اور جے درتھ ایسے کتنے شُور بیروں کو
مار کر جیتا تھا اب وہی دھنکھ بان رہنے پر بھی میں ڈاکو لوگوں سے ہار گیا اس سے مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ سب طاقت
میری کیول شیام سندر کی کرپا سے تھی اب وہ میری رچھا کرنے والے نہیں ہیں اس سے سب بل اور تیج میرا

جاتا رہا یہ چنتا کرنے اور مُرلی منوہر کے بیکنٹھ جانے سے ارجُن کا منہ بہت ملین ہوگیا تھا راجا جدؔھشٹھر نے ارجُن کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ اے ارجن سب جدُ بنشی اور سورسین نانا اور بسدیو ماما اور دیوکی اور اگرسین راجا اور آکرور اور بلدیو جی اور پُردمن اور نرودھ اور چاردیش चारदेरा سب لڑکے بالے مُرلی منوہر کے اور اودھو بھگت اور سب رکاہی اچھی طرح ہیں اور شیام سندر ہمارے پران پیارے جن آدپرش بھگوان نے سنساری جیوؤں کے سُکھ دینے کے لیے جدکل میں اوتار لیا ہے وہ شُدھر ماسبھا میں آنند سے ہیں اے ارجن تم بہت اداس دیکھ پڑتے ہو تم کو کوئی روگ تو نہیں ہوا اور تم بہت دن تک دوارکا میں رہے ہو تمھارا کسی نے اپمان تو نہیں کیا یا سبھا میں تمھارا انادر تو نہیں ہوا یا تم نے کسی کو کوئی چیز دینے کو کہی تھی سو وہ تم نہیں دے سکے کسی براہمن یا مہاتما کا اپمان تو نہیں کیا یا کوئی بھوکھا تمھارے گھر آیا اُس کو بھوجن نہیں دے سکے یا کوئی براہمن یا لڑکا یا بوڑھا یا روگی یا استری دشمن کے ڈر سے تمھارے شرن میں آیا اور تم نے اُس کی رکھچا نہیں کی اس سے تمھارا منہ ملین اور اداس ہے تم نے کسی رجسولا (حیض والی) استری سے بھوگ تو نہیں کیا کسی چھوٹے آدمی سے لڑائی میں ہار تو نہیں گئے جس سے تمھارا تیج جاتا رہا یا اچھی چیز کھاتے وقت تم نے لڑکے یا بوڑھے دیکھنے والے کو اُس میں سے نہ دے کر اکیلے تو نہیں کھالیا شیام سندر ہماری مرت لوک چھوڑ کر بیکنٹھ دھام کو تو نہیں پدھارے اس لیے تمھاری یہ گت ہوئی ہے اس کا حال ہم سے کہو۔

پندرھواں ادھیاے

کہنا ارجن کا حال انتردھیان ہونے شری کرشن جی کا راجا جدھشٹھر سے اور پریچھت کا راج گدی پر بٹھال کر چلے جانا پانچوں بھائی پانڈووں کا دروپدی سمیت اُترا کھنڈ میں اور اپنا تن تیاگ کرنا بیچ دھیان مُرلی منوہر کے

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ ارجن راجا جدھشٹھر سے یہ بات سُن کر پھر کچھ نہ بولے اور شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان کر کے آنسو روئے کہ اُن کی ہچکی لگ گئی بات کہنے کی سامرتھ نہ رہی تھوڑی دیر بعد ارجن نے اپنے من کو دھیرج دے کر راجا جدھشٹھر سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ کیا کہوں شیام سندر بہاری ہم کو ٹھگ کر انتردھیان ہوگئے ہیں اُن کو بھائی ماموں کا بیٹا جانتا تھا جو ہم لوگ اُن کو پربرہم پرمیشور جان کر اُن کی سیوا کرتے تو بھوساگر پار اتر کر آواگون سے چھوٹ جاتے پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے جس میں لپٹ کر ہم لوگوں نے ان کو نہیں پہچانا جس طرح ایک بار چندرما چھپ پرجاپت کے شاپ دینے سے بہت دن تک سمندر میں جا کر رہا تھا یہ بات سب کوئی جانتا ہے کہ چندرما کے پاس امرت رہتا ہے مچھلیاں پانی کے بڑے بڑے جیو اور آدمیوں کے کھا جانے کے ڈر سے سندر امرت پینے کی ہوس کر چاہتی ہیں کہ جو ہم کو امرت ملتا تو مرنے سے بے ڈر ہو کر ہمیشہ زندہ رہتے چندرما ہزاروں برس تک مچھلیوں کے ساتھ

سمدر میں رہا انھوں نے جس طرح چندر ماکو نہ پہچان کر اُس کو بھی سمدر کا ایک جیو سمجھا اُسی طرح ہم لوگوں نے بھی
شری کرشن جی کو پورن برہم نہ جان کر جدبنشی جانا اب ہم کو وہ بات سمجھ کر بڑا سوچ ہوتا ہے دیکھو ہم انھیں کی سہائتا
سے بڑے بڑے بیروں اور راجاؤں کو مہابھارت میں مار کر یہ سمجھتے تھے کہ ہم اپنے پراکرم سے ان کو مارتے ہیں اب ہم کو
اس بات کا بشواس ہوا کہ شیام سندر کی دیا سے ہم نے اُن کو جیتا تھا جب سے وہ ہم کو یہاں چھوڑ کر آپ بیکنٹھ کو
چلے گئے تب سے اُن کے بغیر ہمارا پراکرم کچھ کام نہیں کرتا دیکھو میں وہی ارجن اور وہی دھنکھ بان اور وہی میرے
ہاتھ ہیں جن سے میں نے شری مہادیو جی اور گندھرب اور اندر اور مے ناگ راچھس کو لڑائی میں جیت کر بھیشم جی
اور کرن اور جیدرتھ जयद्रथ اور بڑے بڑے شور بیروں کو مارا اور کیسے کیسے راجاؤں کو جیت کر جگیہ کرنے کے
واسطے روپیہ لایا اور اشوتھاما کا من نکال لیا تھا اور اب اُن سب ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے بھی ایک شیام سُندر
کے نہونے سے میں راہ میں ڈاکوؤں سے ہار گیا اور وہ لوگ مجھ کو جیت کر سب مال اور استری آدی دوارکا سے اپنے
ساتھ لاتا تھا لوٹ لے گئے اس سے میں اُداس ہوں جس استھان پر مجھ کو بپت پڑتی تھی اُسی جگہ اُن کا سُدرشن چکر
میری رچھا کرتا تھا اب میں اُن کے بنا کیونکر خوش رہوں اور کوروآدی بیروں نے جب مہابھارت میں اپنے پراکرم
سے مجھ کو مارنا چاہا تب مُرلی منوہر رتھ ہانکتے ہوئے میرے آگے کھڑے ہو گئے اور مجھ کو اپنے پیچھے رکھ کر میری
رچھا کی اور مجھ کو دھیرج دے کر کہتے تھے کہ تو مت ڈر بھیشم اور کرن آدک سب جو دھا مرے ہوئے ہیں اس طرح
اُن کی کرپا سے کوئی گھاؤ ہتھیار وغیرہ کا میرے بدن پر نہیں لگا جس طرح کوئی سادھ اور مہاتما کا بُرا چاہے تو پرمیشور
کی دیا سے اُن کا کچھ نہیں بگڑتا اور شیام سندر ہمارے دشمنوں کی عمر اپنی چتون سے کم کرتے جاتے تھے جب میں
لڑتے وقت کبھی کبھی اُن سے خفا ہو کر کہتا تھا کہ رتھ کو جلد جلد کیوں نہیں ہانکتے تب وہ دینا ناتھ مجھ کو اپنا بھگت
اور لڑکا جان کر کچھ بُرا نہیں مانتے تھے اے راجا میں انھیں کی دیا اور کرپا سے بڑے بڑے پرتاپی راجوں کے
سامنے مچھلی بیدھ کر دروپدی کو سویمبر سے لایا اور تمھارے منع کرنے پر بھی اُن کا من پاکر کوروں کے سامنے
پرگٹ ہوا تھا اور جب دُرباسا رکھیشور نے کوروؤں کے بھیجنے سے آدھی رات کو جنگل میں جاکر ہم سے بھوجن
مانگ کر شاپ دینے کی اچھا کی اُس وقت شری کرشن دینا ناتھ ہم لوگوں کو اپنا بھگت جان کر وہاں آئے اور
رکھیشور کے شاپ سے ہم کو بچا کر اُن کا اشیرباد دلایا یہ باتیں یاد کر کے میری چھاتی سوچ اور چنتا سے پھٹی جاتی
ہے جیسے مُردے کو کپڑا اور گہنا پہنا کر بٹھال دیو ویسے ہی میرا حال شیام سندر کے چلے جانے سے سمجھنا چاہیے
اے پرتھوی ناتھ میں اُن کے ساتھ ایک تھالی میں کھانا کھاتا تھا اور ایک بچھونے پر سوتا تھا اور وہ پربرہم نارائن
ہو کر میرا اتنا آدر کرتے تھے کیسے اب اس طرح ہماری رچھا اور آدر کون کرے گا اور کس کے آسرے اور بھروسے
ہم کو اتنا گھمنڈ رکھیں گے جب شری کرشن جی مہابھارت کرا کے یہاں سے دوارکا پُری کو گئے تب انھوں نے
من میں بچار کیا کہ یہ سب جدبنشی ہمارے کُل میں بڑے بلوان پیدا ہوئے ہمارے جانے کے پیچھے اُپدرو کر کے
دنیا کے لوگوں کو بڑا دُکھ دیں گے اس لیے اپنے سامنے ان لوگوں کا بھی ناش کر دینا اُچت ہے اپنے ہاتھ سے انکا مارنا

ادھرم بجھ کر دُرباسا رکھیشور سے شاپ دلوا دیا تب چھپن کروڑ جدبنشی اس طرح آپس میں لڑ کر مر گئے جس طرح سمندر میں بڑے جیو چھوٹے جیوؤں کو کھا جاتے ہیں اے دھرم راج یہ بات کہتے ہوئے میری جان اُسی وقت نکل جاتی مگر شیام سُندر نے دارک نام سارتھی سے یہ بات مجھے کہلا بھیجی تھی کہ تم استری اور لڑکوں وغیرہ کو دوارکا سے ہستنا پور کو لے جا کر ہمارے بچھڑنے کا سوچ نہ کرنا اور ہم نے گیتا میں جو گیان تم کو بتلایا ہے اُسی کے موافق شریر کو جھوٹھا اور چیتن آتما کو سچا جان کر سنساری مایا موہ میں نہ لپٹنا میں نے وہی گیان سمجھ کر سنتوکھ کیا ہے نہیں تو اب تک میرا پران نکل جاتا اے پرتھوی ناتھ اب جینے کا سُکھ نہیں رہا اسی میں بھلا ہے کہ ہم لوگ بھی اپنا بدن تپسیا میں گلا ڈالیں جب ارجن اتنی بات کہہ کر بہت بلاپ کرکے رونے لگے تب راجا جدھشٹھر نے بھیم سین وغیرہ اپنے بھائیوں سمیت بڑی آواز سے رو کر کہا کہ اے ارجن اب ہم جی کر کیا کریں گے اور ہمارا یہ راج پاٹ کس کام آوے گا اب ہم کو یہاں رہنا اُچت نہیں ہے پریچھت کو راج گدّی دے کر ہم لوگ بدری کیدار میں چل کر اپنا تن تیاگ کریں گے راجا جدھشٹھر کا یہ کہنا پانچوں بھائی پانڈوں نے مان لیا اور جب رونے کی آواز محل میں جا کر حال انتردھیان ہونے شیام سُندر کا استریوں نے سُنا تب کنتی اور دروپدی آدنے روپیٹ کر اتنا سوچ کیا کہ جس کا حال برنن نہیں ہو سکتا اور کنتی نے اسی دُکھ میں شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان دھر کر بدن اپنا چھوڑ دیا اور راجا جدھشٹھر نے پروہت کو بُلا کر ہستنا پور کی راج گدّی پر پریچھت کو بٹھال دیا اور راج اندرپرستھ اور متھرا جی کا بجر نابھ نام لڑکے کو جو شیام سندر کے کُل میں بچ گیا تھا دے کر جدھشٹھر اور ارجن اور بھیم اور نکل اور سہدیو پانچوں بھائی اور دروپدی اُن کی استری نے اپنا اپنا کپڑا اُتار ڈالا اور ایک ایک لنگوٹی اور چادر پہن کر راج مندر سے باہر نکلے اس وقت جو براہمن اور کنگال وہاں پر آئے اُن کو منہ مانگا روپیہ دے کر اُتر کھنڈ کو چلے گئے اور ارجن کو جو کچھ شری کرشن جی نے گیتا میں بتلایا تھا اُس کا چرچا آپس میں رکھ کر کچھ دنوں تک تپسیا اور دھیان شیام سندر کا کرتے رہے پھر ہمالے میں جا کر ہر چرنوں کا دھیان کرتے ہوئے پہلے نکل اس کے پیچھے جدھشٹھر آد چاروں بھائی اور دروپدی نے اپنا تن گلا دیا اور بدرجی نے اپنا شریر پربھاس چھیتر میں تیاگ کر دیا اور راجا پریچھت راج گدّی پر بیٹھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگے اور اپنے انصاف سے رعیت کو خوش رکھا اور تین مرتبہ سارسوت براہمن کو گرو بنا کر اشومیدھ جگیہ کرکے کلجگ کو ڈنڈ دیا اور اپنا بواہ راجا برات کی پوتی سے کرکے دان اور دھرم میں اتنا خرچ کرتے تھے کہ ایک مرتبہ جگیہ کرتے وقت اُن کے پاس روپیہ نہ رہا تب شیام سُندر کا دھیان کرنے سے بہت روپیہ اُن کو مل کر اچھی طرح جگیہ ہوئی اسی طرح تیسری اشومیدھ جگیہ کرنے سے پہلے راجا جدھشٹھر کو روپیہ کی ضرورت ہوئی نارد مُن نے اُن کے کہنے سے مرلی منوہر کو ہستنا پور میں لا کر جدھشٹھر سے کہا کہ اے راجا پچھلے جُگ میں راجا مرت نے ایسا جگیہ کیا تھا کہ جس کے یہاں ہر روز براہمن کو ایک ایک تھالی اور لوٹا اور سُنہری چوکی اور لاٹھی بھوجن کرتے سمئے نئی دے کر پھر وہ سب جھوٹھے برتن شہر کے اُتر گڑھے میں پھنکوا دیے جاتے تھے جگیہ ہونے کے پیچھے جتنے برتن سونے کے نئے بچ رہے تھے وہ آج تک

اُس شہر کے دکھن طرف گڑے ہوئے ہیں اُن برتنوں کو منگوا کر اپنی جگیہ کرو راجا جدہشٹر نے وہی منگوا کر جگیہ میں خرچ کیے شیام سندر اپنے بھگتوں کی سب اِچّھا پوری کرتے ہیں اتنی کتھا سُن کر سونکادک رکھیشوروں نے پوچھا کہ راجا پرچھیت نے کلجگ کو کس واسطے ڈنڈ دیا سُوت جی نے کہا کہ جب پرچھیت ساتوں دیپ کے راجوں کو جیت کر اپنے بس میں کر چکا تب اُس نے بچار کیا کہ راجا جدہشٹر کے راج تک دواپر جگ تھا اور اب کلجگ آیا ہے ہم اپنے راج میں کلجگ کو رہنے نہ دیں گے راجا پرچھیت ایسا بچار کر یہ دیکھنے کے واسطے کہ ہمارے راج میں کلجگ نے عمل اپنا کیا یا نہیں لوگ بھیجے کرنے نکلے جس دیش میں پہونچتے تھے وہاں آدمیوں کو اپنے کرم اور دھرم سے پرمیشور کی چرچا اور دھیان میں لگے ہوئے نارائن جی کا گُن گاتے دیکھتے تھے کس واسطے کہ کلجگ نے تب تک وہاں اپنا دخل نہیں کیا تھا اور راجا سب رعیت سے کہتے تھے کہ تم لوگ اسی طرح اپنے کرم اور دھرم پر بنے رہو اور جس جگہ پرچھیت کی فوج پہونچتی تھی اُس دیش کے راجا اُن کا تیج اور پرتاپ دیکھ کر پہلے سے آملتے تھے اور بہت بھینٹ دے کر بنتی کرتے تھے کہ ہم لوگ راجا جدہشٹر اور ارجن کے وقت سے تمھارے ادھین ہیں پرچھیت یہ بات سُن کر سب راجاؤں کا سنمان کر کے کسی کو دُکھ نہیں دیتے تھے اور جو لوگ اُن کے بڑوں کا جس گاتے تھے اُن کو خلعت دیکر بدا کرتے تھے اس طرح راجا پرچھیت لوگ [illegible] کرتے ہوئے کُرچھیتر میں ندی کنارے پہونچے تو کیا دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ایک بَیل تین پَیر ٹوٹے اور ایک پَیر سے کھڑا ہے اور ایک گئو دُبلی پتلی روتی کانپتی ہوئی اُس کے پیچھے کھڑی ہوئی دونوں آپس میں باتیں کر رہے ہیں راجا یہ حال بَیل اور گائے کا دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیا سے ایک درخت کی آڑ میں کھڑے ہو کر اُن کی باتیں سُننے لگا پھر راجا نے یہ دیکھا کہ ایک شودر سیاہ رنگ بھیانک روپ راجا کی صورت بنائے ہوئے دُور سے اُس بَیل اور گائے کی طرف چلا آتا ہے۔

سولھواں ادھیاے

بَیل روپی دھرم اور گئو روپی پرتھوی کا آپس میں باتیں کرنا اور درخت کی آڑ سے راجا پرچھیت کا سُننا

سُوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ اُس بَیل روپی دھرم نے گئو روپی پرتھوی سے پوچھا کہ تجھ کو کیا دُکھ بلا جو روتی ہے جو مجھ کو میرے تینوں پاؤں ٹوٹنے کا سوچ ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ کلجگ میں بہت پاپی آدمیوں نے پیدا ہو کر دھرم اور کرم اپنا چھوڑ دیا اور شُبھ کرم دُنیا سے اُٹھ گیا اور کلجگ باسی لوگ چاہتے ہیں کہ داماد سے روپیہ لیکر اپنی لڑکی کا بواہ کریں اور بیٹے کو یہ بچار کر نہیں پالتے کہ جوان ہو کر باپ سے جھگڑا کرے گا اور برہمن لوگ بید پڑھنے میں آلس کرتے ہیں اور شودر لوگ بید اور پُران پڑھنے کی اچھا کرتے ہیں اور چھتریوں نے براہمنوں کی رچھا اور سیوا کرنا چھوڑ دیا اور راجا لوگ پوت (لگان) کے بدلے دونوں حصے

اناج کے رعیت سے لے کر کہتے ہیں کہ اپنا بیٹا یا بیٹی بیچ کر اور دو۔ یا اس واسطے تو روتی ہے کہ شیام سندر بہاری
جو تیرے اوپر اپنا چرن کمل رکھتے تھے دنیا سے بیکنٹھ کو پدھارے اور کلجگ میں اَدھرمی راجا ہو کر تیرے اوپر بھوگ
کریں گے ہم سے اپنے من کا حال بتلا گئو نے یہ بات سُن کر کہا کہ تم سب کچھ جان بوجھ کر مجھ سے کیا پوچھتے ہو
جس سبب سے تمھارے تین پانوں تپ اور چھما اور دیا کے ٹوٹ کر کیول ست ایک پانوں رہ گیا ہے اُسی
کے لیے میرا رونا بھی سمجھو کیونکہ سُکھ آدمی کو دھرم اور سچائی سے ہے جب آدمی نے دھرم اور سچائی اور دیا چھوڑ دی
تب وہ پرمیشور کے بھید کو کبھی نہیں پہونچ سکتا اور یہ بات نہیں جانتا ہے کہ دھرم کرنے سے گیان ہوتا ہے
کوئی آدمی کہتے ہیں کہ ہمارا من سنسار بر کت نہیں ہوتا سو بغیر گیان ہوئے سنساری موہ کا چھوٹنا بہت مشکل
ہے اور میں چاروں برن کے آدمی اور راجا لوگوں کا سوچ کرتی ہوں کہ کلجگ آنے سے سب کسی کو دُکھ ہوگا اور
زیادہ رونا میرا اس واسطے ہے کہ برندابن بہاری بیکنٹھ کو پدھارے جب اُن کے چرن کمل رکھنے سے شنکھ چکر آیدم
کے چِنہ میرے اوپر پڑ جاتے تھے تب میں بہت خوش ہوتی تھی ایسا کون جیو جگت میں ہے جس نے شیام سندر کے
انتردھیان ہونے کا سوچ نہیں کیا اور جو چھتیس گُن اُن میں تھے اُن کا برنن تم سے کرتی ہوں کہ سچ بولنا
آچار سے رہنا۔ ہردے میں دیا رکھنا۔ سبھاؤ میں دھیرج رکھنا چھما کرنا۔ سنساری مایا موہ سے برکت رہنا
جو کچھ پراپت ہو اس میں سنتوکھ رکھنا۔ میٹھا بچن بولنا۔ اندری اور من کو بس میں رکھنا سب چھوٹے بڑوں کو
برابر جان کر کسی کا اپمان نہ کرنا کسی کے بُرا کہنے سے بُرا نہ ماننا کسی کام میں جلدی نہ کرنا سنی ہوئی بات یاد رکھنا
اپنی کہی ہوئی بات نہ بھولنا۔ گیان کو استھر رکھنا۔ من میں بیراگ رکھ کر استری اور لڑکوں سے زیادہ محبت نہ رکھنا
دولت پا کر کسی سے اَبھمان کی بات نہ بولنا۔ زیادہ طاقت ہونے سے گھمنڈ نہ کرنا۔ سب سے بہتر ہونا۔ سب
بدیا کو جاننا۔ دوسرے کا دُکھ دیکھ کر دُکھت ہونا۔ کسی سے نہ ڈرنا۔ جو کوئی اپنا دُکھ کہے اُس کو جی لگا کر سُننا
گزرا ہوا اور آنے والا اور موجود ان تینوں کا حال جاننا۔ اپنے من کا حال کسی سے نہ کہہ کر سمندر کی طرح گمبھیر رہنا
دھرم کی طرف سے من کو نہ ہٹانا۔ دھرم اور بید کی رچھیا کرنا۔ دنیا میں ایسا کام کرنا جس میں سب کوئی اچھا کہے۔
آنکھوں میں مروت رکھنا۔ کسی جیو کو دُکھ نہ دینا۔ جو کوئی دکھی ہو کر اپنا مطلب کہے اس کا مطلب پورا کر دینا۔
پرمیشور کا تپ اور دھیان کرتے رہنا۔ سب سے ادھک بلوان ہونا۔ کسی شور بیر کو تینوں لوک میں کچھ مال
نہ سمجھنا۔ سادھ براہمن اور مہاتما کا آدر کرنا۔ پرا اُپکار کرنا۔ اے بیل روپی دھرم شیام سندر کو ان سب گنوں کے
ہونے پر بھی کچھ اہنکار نہیں تھا سوائے چھتیس گنوں کے اور بہت سے اچھے کرم اُن میں تھے جس وقت
اُن کو یاد کرتی ہوں اس وقت میرا کلیجا پھٹا جاتا ہے دیکھو جس لچھمی کے ملنے کے واسطے سب دیوتا اور دنیا کے
لوگ اتنا تپ اور جپ کرتے ہیں وہی لچھمی کمل بن چھوڑ کر دن رات شیام سندر کی سیوا میں رہتی ہے ایسے
مرلی منوہر کی میں داسی ہوں جب دواپر کے آخر میں تمھارے پانوں ٹوٹ گئے اور میں کنس آدک ادھرمی راجا
کے اَدھرم کرنے سے دُکھی ہوئی تھی تب بیکنٹھ ناتھ نے جدُکل میں اوتار لے کر ہمارا اور تمھارا دُکھ چھڑایا تھا اور

اپنا جش سنسار میں پھیلایا ایسے پربکاری پُرش کے بجوگ کا دُکھ کون سہہ سکتا ہے گئو روپی پرتھوی بیل روپی دھرم سے یہ کہتی تھی اور راجا پریکھیت کھڑے ہوئے سُنتے تھے۔

سترھواں ادھیاے

آنا کلجگ کا بیل روپی دھرم اور گئو روپی پرتھوی کے پاس اور بات چیت ہونا کلجگ اور راجا پریکھیت سے اور جگہ بتانا پریکھیت کا کلجگ کو رہنے کے واسطے

سُوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ اُسی وقت وہ شودر رتھ پر چڑھا ہوا بہت سی فوج ساتھ لیے ہوئے راجوں کی صورت بنائے کالے کپڑے اور مکٹ پہنے سونٹا ہاتھ میں لیے گئو اور بیل کے پاس آکر رتھ پر سے اُتر پڑا اور گئو اور بیل کو پانوں سے ٹھوکر مار کر دھمکانے لگا وہ دونوں اُس کا روپ دیکھ کر ایسا ڈر گئے کہ گئو تو آنکھوں سے آنسو بہانے لگی اور بیل نے ہگ اور موت دیا پریکھیت سے جب ایسا ادھرم نہیں دیکھا گیا تب راجا نے بان نکال کر دھنکھ پر چڑھایا اور بڑا غصّہ کر کے کلجگ سے کہا کہ ساتوں دیپ کا راجا میں ہوں تو کون دیش کا راجا ہے جو ہمارے راج میں راجا کی صورت بنا کر میری رعیت کو دُکھ دیتا ہے راجوں کا ایسا دھرم نہیں ہوتا کہ کسی کو دُکھ دیویں۔ شری کرشن مہاراج ترلوکی ناتھ دنیا سے چلے گئے اور ارجن ہمارے دادا گانڈیو دھنکھ رکھنے والے بیکنٹھ کو گئے اِس لیے تو پرتھوی کو بنا راجا کے سمجھ کر گئو اور بیل کو ایسا دُکھ دیتا ہے ادھرم کرنا چھوڑ دے نہیں تو تجھ کو ابھی مارے ڈالتا ہوں کلجگ یہ بات سُنتے ہی راجا کے ڈر سے چُپ چاپ کھڑا ہو گیا تب راجا نے بیل سے پوچھا کہ تم کون ہو اور تینوں پانوں تمھارے کس نے توڑے تم کوئی دیوتا ہو کر ہم کو بھرم دینے کے واسطے تو نہیں آئے ہم نے راج میں تمھارے برابر کسی کو دُکھی نہیں دیکھا اور تم کچھ سوچ مت کرو ہمارے ملنے سے تمھارا سب ڈر چھوٹ گیا اور ہم تمھارا دُکھ دُور کریں گے راجا یہ بات بیل سے کہہ کر پھر گئو سے بولا کہ تو مت رو میں ادھرمیوں اور پاپیوں کا ڈنڈ دینے والا موجود ہوں راجوں کا یہی دھرم ہے کہ چور اور ٹھگ آدمیوں کو ڈنڈ دیویں جس راجا کے دیس میں پرجا دُکھ پاوے اُس کے چار گُن ناش ہو جاتے ہیں ایک تو کیرت اُس کی نہیں رہتی ہے دوسرے عمر اُس کی کم ہو جاتی ہے تیسرے گیان چھوٹ جاتا ہے چوتھے پرلوک بگڑ جاتا ہے راجوں کو ایسا چاہیے کہ جو کوئی اُن کے راج میں دکھی ہو اُس کا دُکھ چھڑا دیا کریں راجا کو اتنا دھرم رکھنے سے پھر کچھ تپ اور جپ کرنے کی ضرورت نہیں اسواسطے میں اس شودر کو مار ڈالوں گا یہ سنساری جیوؤں کو بہت دُکھ دیتا ہے راجا نے پرتھوی سے یہ بات کہہ کر پھر بیل سے پوچھا کہ تمھارا پانوں کس نے توڑا ہم کو جلد بتاؤ ہم اس کے ہات کاٹ ڈالیں گے جو ہم شری کرشن جی کے داس ہو کر تمھارا دُکھ نہ چھوڑا دینگے تو ہمارے کُل میں دُوشن لگے گا اگر کوئی دیوتا بھی ہمارے راج میں آکر کسی کو دُکھ دے تو ہم اُس کو بھی مار ڈال سکتے ہیں آدمی کی کیا طاقت ہے

جو کسی کو دُکھ دے سکے یہ بات سُن کر بیل روپی دھرم اپنا سر جُھکا کر راجا پریچھت سے بولا کہ پانڈوؤں کے بنش میں اسی طرح سب راجا دھرماتما ہوتے چلے آئے ہیں اُن کے راج میں کسی نے دُکھ نہیں پایا ارجن تمھارے دادا ایسے دھرماتما اور ہری بھگت تھے کہ جن کے سارتھی شری کرشن جی ترلوکی ناتھ ہوئے تم کو اسی طرح اُچت ہے کہ تم ہمیشہ دُکھی اور غریب لوگوں کا شوچ رکھا کرو اور میں بید اور شاستر کی بات سے لاچار ہو کر یہ نہیں جان سکتا کہ مجھ کو کس نے دُکھ دیا اس لیے میں کس کا نام بتلاؤں جس کا نام بتلاؤں گا تم اُس کو سنکوچ کروگے اپنی قسمت کا پھل بھوگتا ہوں یہ بات دنیا میں ظاہر ہے کہ سب کوئی اپنے اپنے ادھرم کے بدلے دُکھ پاتے ہیں کسی کو اپنے من کے سنکلپ بکلپ سے دُکھ ہوتا ہے اور کوئی لوگ کہتے ہیں کہ آدمی سب سُکھ اور دُکھ پرمیشور کی اِچھا سے بھوگتا ہے یہ بات بچارنا چاہیئے کہ پربرہم پرمیشور کو جن کی اِچھا سے سب جیو پیدا ہوتے ہیں کیا مطلب ہے کہ کسی کو دُکھ دیویں نارائن جی کو اس بات کا دوش لگانا اُچت نہیں ہے کوئی کہتے ہیں کہ آدمی ادھرم کرنے سے ونڈ پاتا ہے ادھرم کرنے میں بھی آدمی کا کچھ بس نہیں رہتا کس واسطے کہ آدمی کی اِچھا کے موافق سب باتیں نہیں ہوتی ہیں کہتے ہیں کہ دُکھ دشمن سے پہونچتا ہے دوست کسی کو دُکھ نہیں دیتا اس واسطے دشمن کا پیدا کرنا اپنے ادھین سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ جب تک آدمی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے تب تک اُس کا کوئی دشمن نہیں ہوتا جب آدمی پیدا ہو کر سیانا ہوتا ہے تب لوگوں سے بردھ کرکے اپنا دشمن آپ کھڑا کرتا ہے اس سے میں کسی کا نام نہیں بتلا سکتا کہ کس نے مجھ کو دُکھ دیا ہے تم اپنی بُدھ سے جان لو جب راجا پریچھت نے یہ سب گیان بیل روپی دھرم سے سُن کر شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان کیا تب راجا کو انتہ کرن کی شدھتا سے معلوم ہوا کہ بیل روپی دھرم اور گئو روپی پرتھوی اور شودر روپ راجا کلجگ ہے اور اسی شودر نے دھرم کا پانوں توڑ کر پرتھوی کو دُکھ دیا اور راس پرتھوی کے مالک پرمیشور تھے سو وہ پرم دھام کو گئے اسی سبب سے پرتھوی چنتا کرتی ہے پاپی کا نام لینے سے پاپ اور دھرماتما کا نام لینے سے پُن ہوتا ہے بیل روپی دھرم نے اسی واسطے کلجگ کو پاپی سمجھ کر اُس کا نام نہیں بتلایا پہلے دھرم کے چاروں پَیر تپ ست شوچ اور دیا کے بنے تھے کلجگ میں زیادہ پاپ ہونے سے تین پَیر دھرم کے ٹوٹ گئے اُن تینوں پاپوں کے نام جس سبب سے دھرم کے تین پیر یعنی تپ اور شوچ اور دیا کے ٹوٹ گیے ہیں اہنکار اور پرائی استری سے بھوگ کرنا اور شراب پینا سمجھنا چاہیئے کیول ست ایک پَیر دھرم کا رہ گیا اُس کو بھی یہ کلجگ توڑا چاہتا ہے راجا نے یہ بات من میں بچار کر بیل اور گئو کو دھیرج دیا اور کرودھ کر کے تلوار کو نکال کر کلجگ پر مارنے دَوڑا جب کلجگ نے دیکھا کہ دھرماتما راجا غصہ سے بھرا ہوا مجھے مارنا چاہتا ہے اور میں ایسی سامرت نہیں رکھتا جو اُس کے ساتھ لڑ سکوں تب کلجگ لیبا بچار کر راجا کے پانوں پر گر پڑا اور اپنی جان بچانے کے واسطے بنتی کرنے لگا تب راجا نے اپنے دھرم اور دیا سے تلوار نہیں چلا کر کہا کہ اے کلجگ جہاں راجا جُدھشٹر اور ارجن ہمارے دادا کا راج تھا وہاں تجھ کو رہنا نہ چاہیئے تو ادھرمی پاپیوں کا ساتھی ہو کر جس راجا کے دیش میں رہے گا اُس کا مَن ادھرم کرنے کو چاہے گا تجھ میں لالچ اور اہنکار اور جھوٹھ اور کپٹ اور جھگڑا اور کام اور کرودھ اور موہ بھرا ہوا ہے اس لیے بھرت کھنڈ میں جہاں تک

بخ ہمارا راج ہے اور وہاں سب کوئی اپنے دھرم اور کرم سے ہیں مت رہ آدمی لوگ اس بھرت کھنڈ میں تپ جگیہ
دان دھرم برت پوجا پرمیشور کی کرنے سے راج گدی اور بہت طرح کا سکھ پاکر مکت پدوی کو پاتے ہیں اور ان کو
دُکھ کبھی نہیں ہوتا تو ایسی جگہ رہ کر غل بچھن کرے گا اور تیرے رہنے سے پاپ زیادہ ہوگا میرا کہنا مان نہیں تو تیری
جان بچنا مشکل ہے کلجگ نے ہاتھ جوڑ کر راجا سے گڑگڑا بنتی کی کہ مہاراج آپ دھرماتما اور انصاف کرنیوالے
ہیں میری عرض سُنیے کہ برھماجی نے ست جگ تریتا اور دواپر کلجگ چار جُگوں کو بنا کر اُن کی حد باندھ دی ہے
ست جگ تریتا دواپر تینوں جُگ اپنا اپنا راج کر چکے اور میں کلجگ ہوں اب میرے بھوگ کرنے کا سمے
آیا ہے اور آپ مجھ کو آگیا دیتے ہیں کہ تو ہمارے راج میں مت رہ ساتوں دیپ میں آپ کا راج ہے میں
کہاں جا کر رہوں اور جو برھماجی نے چاروں جگوں کی حد باندھ دی ہے وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتی اور اے
پرتھوی ناتھ آپ میرے اوگنوں کو دیکھتے ہیں اور گنوں کی طرف دھیان نہیں کرتے مجھ میں ایک بڑا گُن ہے
وہ آپ سے کہتا ہوں کہ ست جگ کے بیچ جس راج میں ایک آدمی پاپ کرتا تھا اُس راج بھر کے آدمی
ڈنڈ پاتے تھے اور تریتا میں ایک آدمی کے اپرادھ کرنے سے گانوں بھر ڈنڈ پاتا تھا اور دواپر میں ادھرم کرنے
سے پروار بھر کو ڈنڈ ملتا تھا اور کلجگ میں جو آدمی جس انگ سے پاپ کرتا ہے اُس کو پکڑ کر اسی انگ کا ڈنڈ
دیتا ہوں دوسرے جگوں میں آدمی کو مانسی پاپ کرنے سے ڈنڈ ملتا تھا اور کلجگ میں مانسی پاپ نہ ہوکر
مانسی پُن کا پھل ملتا ہے راجا کو جب یہ بات سُن کر بھی دیا نہ آئی تب پھر کلجگ بولا کہ اے پرتھوی ناتھ مجھ میں
ایک اور گُن بہت بڑا ہے کہ ست جگ میں جو کوئی اپنا پرلوک بنانے کے واسطے دس ہزار برس تک تپ کرتا تھا
تب اُس کی اچھا پوری ہوتی تھی اور تریتا میں جب آدمی لوگ بہت سا روپیہ لگا کر ہزار برس تک جگیہ کرتے
تھے تب اُن کا مطلب پورا ہوتا تھا اور دواپر میں سو برس تک پوجن اور دھیان نارائن جی کا کرنے سے مَن کی
مُراد ملتی تھی اور میرے راج میں جو کوئی ایک ساعت بھی دھیان شیام سندر کا اپنے سچے مَن سے کرے یا اُن کا
نام لیوے یا کانوں سے اُن کی لیلا اور کتھا سُنے وہ اپنے مطلب کو پہونچ کر بہت جنموں کے پاپ سے چھوٹ جاتا
ہے جب یہ گُن سُن کر راجا پرکھیت بہت خوش ہوا تب کلجگ نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ دیا کر کے مجھ کو جیو دان
دیجئے اور جہاں کہئے وہاں جا کر رہوں میں آپ سے بہت ڈرتا ہوں آپ کے حکم میں رہوں گا جب کلجگ نے
ہاتھ جوڑ کر یہ کہا تب راجا نے اس کو دین جان کر اپنا دھرم بچار اکہ شرن آئے کو کوئی نہیں مارتا ایسا سمجھ کر
بولا کہ اے کلجگ جس جگہ آدمی جوا کھیلتے ہیں اور جہاں پینے کے واسطے شراب بکتی ہے اور جس مکان میں بیتیا
(بیتریا) رہتی ہے اور جہاں پرجیوں کو جان سے مارتے ہیں وہاں جا کر تو رہ یہ سُن کر کلجگ نے دین ہو کر راجا سے
پھر کہا کہ ان چار جگہوں میں میرا کُل پروار نہیں سما سکتا تب راجا نے خوش ہو کر کہا کہ جس جگہ سُوم آدمی
(بخیل ۱۲)
کے پاس روپیہ پیسا سونا چاندی ہو اور وہ اُس میں سے دان اور دھرم نہ کرے وہاں بھی جا کر رہ سوائے ان
پانچ جگہوں کے اور کہیں جو تو اپنا دخل کرے گا تو ہم تجھ کو مار ڈالیں گے کلجگ نے راجا کو دھرماتما اور بلوان دیکھ کر

اُن کی بات مان کر اپنے من میں کہا کہ جب راجا کا من دھرم کی طرف سے پھرے گا تب ہم اوسر پاکر اپنا مطلب نکالیں گے کلجگ یہ بات بچار کر راجا سے بدا ہوا اور انھیں پانچوں جگھوں میں جہاں راجا نے بتلایا تھا آکر ڈیرا کیا سوت جی نے اتنی کتھا سُنا کر سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جو کوئی اپنا بھلا چاہے وہ ان پانچوں باتوں سے کنارہ رکھے اور راجا یہ بات کبھی نہ کرنا چاہیئے کس واسطے کہ راجا کے ادھین سب رعیت رہتی ہے جب کلجگ کو جانے کے پیچھے راجا پریچھت نے اس بیل کے تینوں پَیر ٹوٹے ہوئے اپنے دھرم سے اچھے کر کے گائے کو دھیرج دیا تب وہ بیل اپنا دھرم روپ اور گئو پرتھوی روپ ہو کر اپنے استھان کو چلے گئے اور راجا نے راج گدی پر آکر یہ حال براہمن اور رکھیشوروں سے کہا وہ لوگ سُن کر بولے کہ اے راجا تم نے اچھی بات کی اب کلجگ تمھارے راج میں اپنا عمل نہیں کر سکتا پھر راجا پریچھت نے اپنے دیش میں یہ ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی جیو ہنسا نہ کرے اور شراب نہ پیوے اور جوا نہ کھیلے اور دھن پاکر جتھا شکت دان کرے اور پرائی استری کے ساتھ بھوگ نہ کرے جو کوئی دیوتا اور سادھو اور سنت اور براہمن اور گئو اور بید اور شاستر کو نہیں مان کر ان پانچوں باتوں میں سے کوئی کام کرے گا اس کا ہم اَن اور دھن لوٹ کر ڈنڈ دیویں گے اور پریچھت کے راج میں اُن کے ڈر سے سب لوگوں نے اَدھرم کر چھوڑ دیا اور راجا پریچھت دھرم کو بڑھاتے ہوئے ہستنا پور میں راج کاج کرنے لگے اور ہمیشہ کتھا اور لیلا پرمیشور کی سُن کر اُن کے چرنوں میں دھیان لگائے رہتے تھے اور ان کے راج میں بھی سب رعیت اپنے دھرم سے رہ کر خوش تھی ۔

اٹھارھواں ادھیاے

جانا پریچھت کا شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں اور دخل کرنا کلجگ کا پریچھت کے مَن میں اس لیے ڈال دینا راجا کا مرا ہوا سانپ بھانڈی رکھ کے گلے میں اور بھانڈی رکھ भाण्डी ऋषि کے بیٹے شرنگی श्रृंगी رکھ کا شاپ دینا راجا پریچھت کو

سوت جی سونک آدک رکھیشوروں سے کہتے ہیں کہ جب تک پریچھت نے راج کیا تب تک اُن کی نیت اور دھرم سے کلجگ نے وہاں عمل نہیں پایا اور راجا پریچھت رتھ پر بیٹھ کر اپنی پرجا کی رچھا کرنے کے لیے اپنی راج میں چاروں طرف گھومتا اور ایک چھتر راج کرتا رہا اور کلجگ کو کچھ مال نہ سمجھ کر اُس کو پڑا رہنے دیا اتنی کتھا سُن کر سونک آدک رکھیشوروں نے سوت جی سے کہا کہ آپ پرمیشور کی کتھا میں بڑے جوگ ہو کر امرت روپی رس ہم لوگوں کو پلاتے ہیں آپ کے ست سنگ سے ہمارا جنم سپھل ہوا جو آپ ایسا کہیں کہ تم لوگ رکھیشور ہو تمھارا جنم اسی طرح سُدھر جائے گا تو تم یہ یقین کر کے جانو کہ جو سُکھ تمھارے ست سنگ سے ملتا ہے وہ سکھ سورگ اور

راجہ پریچھت شمیک رشی کے گلے میں مرا سانپ ڈال رہے ہیں

بیکنٹھ میں نہیں ملتا اب جس طرح راجا پرکچھیت نے اپنا تن تیاگ کیا وہ حال برنن کیجیے سوت جی نے کہا کہ جب
راجا پرکچھیت بوڑھا ہوا تب راجا نے بچار کیا کہ جیو مارنا دھرم ہے سو تو میں نے چھوڑ دیا اور راجوں کا
یہ دھرم ہے کہ جنگل میں جاکر شکار کھیلا کریں اس بہانہ سے بہت سے دیش دیکھنے میں آتے ہیں جو ہرن جنگل
میں بوڑھا ہو جائے اس کو ضرور مارنا چاہیئے ہمیشہ سے راجا لوگ ایسا کرتے آئے ہیں یہ بات بچار کر ایک دن
راجا نے جنگل میں جاکر بہت سے جیوؤں کو شکار میں مارا پھر ایک ہرن کے پیچھے جو گھائل ہو کر بھاگا تھا دوپہر
کے وقت گھوڑا اپنا دوڑایا تو اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہو گیا جب راجا کو گرم ہوا چلنے سے بہت پیاس لگی اور
پانی ڈھونڈھنے کے واسطے چاروں طرف پھرنے لگا تو اُس جگہ بھانڈی رکھ کی کٹی دکھلائی دی اور وہ رکھیشور
بڑے جوگ ور دھا تما ہمیشہ جنگل میں رہتے تھے اور جو دودھ بچھڑے کے پیتے وقت گئو کے تھن سے ٹپکتا تھا
اُسی کو پی کر پرمیشور کا بھجن کرتے تھے راجا نے کٹی کو دیکھتے ہی وہاں جاکر رکھیشور سے کہا کہ میں راجا پرکچھیت
ابھمن کا بیٹا بہت پیاسا ہوں دیا کر کے تھوڑا پانی مجھ کو پلاؤ اسی طرح کئی مرتبہ راجا نے رکھیشور سے پانی مانگا
اور رکھیشور مہاراج اُس وقت آنکھ بند کیئے ہوئے پران اپنا برہمانڈ پر چڑھائے ہوئے پرمیشور کے دھیان
مین ایسے لگے ہوئے تھے کہ اُن کو اپنے بدن کی بھی خبر نہ تھی اس سبب سے انھوں نے راجا کی بات نہین
سُنی اور نہ اُن کو کچھ جواب دیا اُس وقت جیو ہنسا کرنے سے کلجگ نے راجا کے من مین اپنا دخل کر کے کرودھ
پیدا کیا جب راجا کو دھرماتما اور رہر بھگت ہونے پر بھی زیادہ بھوکھ اور پیاس لگنے سے غصّہ پیدا ہوا تب
اُس نے بچارا کہ دیکھو ہم ساتوں دیپ پرتھوی کے راجا ہو کر اس براہمن کے دروازے پر پانی مانگنے آئے اور
اس رکھیشور نے ہم کو دیکھ کر جھوٹی سمادھ لگا کر ہماری بات کا جواب بھی نہ دیا پانی کو کون پوچھے اس سے اس کو
کچھ ڈنڈ دینا چاہیئے پر میں پانڈووں کے کل میں پیدا ہوں براہمن کو کس طرح کو ڈنڈ دوں جب ایسا بچار کر راجا
گھوڑے پر سے اُترا تو اُس نے اسی جگہ ایک مرا ہوا سانپ پڑا دیکھ کر من میں کہا کہ سانپ اس کے گلے میں
ڈال دوں تو سانپ کے ڈر سے رکھیشور اپنی آنکھ کھول دیگا ایسا بچار کر راجا نے غصّہ سے اُس سانپ کو اپنے
دھنکھ سے اُٹھا کر بھانڈی رکھ کے گلے میں ڈال دیا لیکن وہ رکھیشور پرمیشور کے دھیان میں ایسا ڈوبا ہوا تھا
جسکو سانپ کے ڈالنے سے بھی کچھ ڈر نہ ہو کر جیوں کا تیوں اپنی جگہ آنکھ بند کیے ہوئے پرمیشور کے دھیان میں بیٹھا
رہا اور راجا نے اپنے مکان پر آکر جیسے مکٹ اپنے سر پر سے اُتارا ویسے ہی اُس کو گیان ہوا تب بڑے سوچ سے
من میں کہنے لگا کہ دیکھو سونے میں کلجگ کا باس ہے سو میرے سر پر تھا اور شکار کھیلنے سے میری بدھ بدل گئی جو میں نے
مرا ہوا سانپ رکھیشور کے گلے میں ڈال دیا اب میں سمجھا کہ کلجگ نے مجھ سے اپنا بدلا لیا اس پاپ سے میرا کیسے
اُدھار ہوگا جب کوئی آدمی نارائن جی سے بمکھ ہو کر گئو اور براہمن کو دکھ دے تو سمجھنا چاہیئے کہ اُس کے دن برے
آئے ہیں میں نے آج براہمن کو بر تھا دکھ دیا اس سے مجھ کو معلوم ہوا کہ میری عمر اور دولت جاتی رہے گی یہاں
راجا اپنے گھر بیٹھا ہوا اس طرح سوچ کرتا تھا اور جس مکان میں بھانڈی رکھیشور دھیان میں بیٹھے تھے وہاں

جب رکھیشوروں کے لڑکوں نے کھیلتے ہوئے یہ حال دیکھا تب ایک لڑکے نے بھانڈی رکھیشور کے بیٹے شرنگی رکھ سے جو کوشکی ندی کے کنارے لڑکوں میں کھیلتا تھا جا کر کہا کہ تمھارے باپ کے گلے میں راجا پرکھیت سانپ ڈال گیا ہے یہ بات سنتے ہی شرنگی رکھ جو برھماجی سے بردان پا کر بچپن اپنا سُندر رکھتا تھا کرودھ میں بھر گیا اور آنکھیں اُسکی لال ہو کر بدن کانپنے لگا اُسی وقت شرنگی رکھ نے ندی کنارے جا کر اپنا ہاتھ اور پانوں دھویا اور آچمن کر کے ہاتھ میں پانی لیکر شاپ دیا کہ آج کے ساتویں دن تچھک سانپ کے کاٹنے سے راجا پرکھیت مر جائے ایسا شاپ دے کر بولا کہ دیکھو شری کرشن جی بیکنٹھ کو گئے اس لیے کلجگ باسی راجا دویہ اور راج کے غرور میں اندھے ہو کر براہمنوں کو دُکھ دیتے ہیں جس طرح کوئی آدمی دروازہ رکھانے کے واسطے کتا پالے اور وہ کتا اسی کو کاٹ کر جگیہ کی تھالی میں منھ ڈال دے اسی طرح راجا لوگ تو نوکر کی طرح رکھیشوروں کی رچھا کرنے کے واسطے ہیں اب کلجگ کے راجوں کا یہ حال ہے کہ براہمنوں کی کرپا اور آشیرباد سے راج گدی پا کر اُنھیں کو دُکھ دیتے ہیں یہ ادجن اور جدھشٹھر کے کُل میں ایسا ادھرمی راجا ہوا کہ جس نے میرے باپ کے گلے میں سانپ ڈال دیا اور راجوں نے براہمنوں کو کمزور جانا اس لیے ہم اُن کو اپنی سامرتھ دکھلاتے ہیں شرنگی رکھ سب لڑکوں کو ایسی بات اور شاپ دینے کا حال سُنا کر بھانڈی رکھیشور کے پاس آیا اور جب اپنے باپ کو بیچ دھیان پرمیشور کے اور مرا ہوا سانپ گلے میں پڑا دیکھا تب سانپ کو گلے سے نکال کر رونے لگا اور باپ کا نام لیکر پکارا اُس کی آواز سنتے ہی بھانڈی رکھ نے سمادھ کھول کر اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تو کس واسطے روتا ہے شرنگی رکھ نے کہا کہ پرکھیت تمھارے گلے میں سانپ ڈال گیا اس لیے میں روتا ہوں یہ بات سُن کر بھانڈی رکھ نے کہا کہ اے بیٹا تو نے کچھ شاپ تو نہیں دیا شرنگی رکھ بولے کہ میں نے اِس ادھرم کرنے کے بدلے راجا کو یہ شاپ دیا ہے کہ سات دن پیچھے تچھک سانپ کے کاٹنے سے راجا مر جاوے یہ بات سن کر بھانڈی رکھ بہت اُداس ہو گئے اور کرودھ کر کے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے مورکھ تو نے بہت بُرا کام کیا جو ایسے دھرماتما راجا کو جس کے راج میں کلجگ نے دخل نہیں پایا تھا شاپ دیا دیکھ شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ نے اس کی رچھا مان کے پیٹ میں کی اور کوروؤں اور پانڈووں کے محل میں یہی ایک راجا تھا جس کے راج میں ہم سب براہمن اور رکھیشور بڑے آرام اور خوشی سے رہ کر کسی پشُ اور پچھی کو بھی دُکھ نہیں ہے اور شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں تو نے تھوڑے اپرادھ سے بہت ڈنڈ اُس کو دیا اُس کے اوگن کو لیا اور گُن کو چھوڑ دیا پرکھیت کے مرنے کے پیچھے ادھرمی راجا ہوں گے اور اُن کے راج میں کلجگ اپنا دخل کر کے آدمیوں سے پاپ کرا دیگا دیکھو راجا میرے استھان پر آیا تو مجھے اُس کو کھانا کھلا کر آدر کرنا چاہیئے تھا یہ بڑے شرم کی بات ہوئی کہ میں نے اس کو ایک لوٹا پانی بھی نہ پلایا اور تو نے ایسا شاپ بشنو راجا کو دیکر شری کرشن جی کا اپرادھ کیا راجا کے مرنے کے پیچھے دنیا میں سب برن سنکر ہو جاویں گے اس پاپ کی جڑ تو ہی ہوا سادھ سنتوں کا یہ دھرم ہے کہ گُن کو لیتے ہیں اور اوگن کی طرف نہیں دیکھتے یہ بات بھانڈی رکھ نے اپنے بیٹے سے کہہ کر پرمیشور کا دھیان کر کے اُن سے بنے کیا

کہ اے بیکنٹھ ناتھ میرے اگیان بالک سے بڑا پاپ ہوا اس کا پرادھ چھما کیجیئے چور اجا گئو اور براہمن کی رچھا کرتے
ہیں اُن کے مارنے کا پاپ دس براہمن مارنے کے برابر ہوتا ہے اور بنا راجا کے دیش میں چور اور پاپی بہت
پیدا ہوتے ہیں جس نے راجا کو مارا اس نے چور اور ادھرمیوں کو بڑھایا بھانڈی رکھ نے دھیان میں
پرمیشور سے ایسا کہہ کر من میں بچارا کہ راجا کو اس شاپ کا حال کہلا بھیجنا چاہیئے جس میں وہ اپنے پرلوک کی
تدبیر کرے سنساری لوگ یہ بات سُن کر شرنگی رکھ کو بُرا کہیں گے مگر ایسے دھرماتما راجا کی مُکت ہونے کے واسطے
اُس کو ضرور خبر کر دینا چاہیئے بھانڈی رکھ نے ایسا بچار کر کے گُرمُکھ नाम اپنے چیلے کو بُلا کر کہا کہ تو راجا
کے پاس جا اور ہماری طرف سے آشیرباد دیکر کہدے شرنگی رکھ نے اس طرح تم کو شاپ دیا ہے اس لیے
تمھاری اکال مرت ہوگی تم ہوشیار ہو کر اپنی مُکت کی تدبیر کرو سوت جی نے اتنی کتھا سُنا کر رکھیشوروں سے کہا
کہ دیکھو جو راجا پریکھیت اشوتھاما کے بجر سے بچا اور جس نے دھرم اور پرتھوی کی رچھا کر کے کلجگ کو اپنے
ادھین کیا وہی راجا ایک براہمن کے لڑکے کے شاپ دینے سے مرگیا ایسا مہاتم براہمن کا ہے اور پریکھیت کے
مرنے کے پیچھے کلجگ نے سب جگہ اپنا دخل کر لیا اور راجا پریکھیت نے کلجگ کا گُن سمجھ کر اُس کو نہیں مارا اُسکے
اوگن کی طرف نہیں دھیان کیا جو کہ دھرماتما اور بھگت ہوتے ہیں وہ گن کو لے کر اوگن کی طرف نہیں دیکھتے
اندرلوک اور سورگ اور بیکنٹھ اور دنیا میں کوئی سُکھ ست سنگ کے برابر نہیں ہوتا اور پرمیشور کا بھید اور چرتر
برھماجی اور شوجی آدک دیوتا بھی نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو جان سکے سونک آدک نے
یہ بات سُن کر بہت استت کر کے اُن سے کہا کہ آپ دھنّ ہیں جو پرمیشور کا چرتر اور امرت روپی کتھا ہم لوگوں کو
کانوں کی راہ پلا کر کرتارتھ کرتے ہیں سوت جی نے یہ بات سُن کر کہا کہ آج ہمارا جنم لینا سُپھل ہوا جو آپ
ایسے رکھیشور اور منیشور ہماری بڑائی کرتے ہیں ہمارا جنم براہمن اور شودر سے مل کر ہوا تھا سو آپ ایسے
مہاتماؤں کی سنگت کرنے سے ہمارا سب سوچ دُور ہو گیا جو کوئی آدمی کا جنم پا کر پرمیشور کی کتھا سُنے اور اُنکے
نام کا اسمرن اور بھجن کرے سنسار میں اُسی کا جنم لینا سُپھل ہے دیکھو جن چرنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک
کے جیوؤں کو تارتی ہیں جو اُن چرنوں کی بھگت رکھ کر تربھون پت کا نام لیوے اور اُن کی کتھا کانوں سے سُنے
اُس کی بڑائی کون کہہ سکتا ہے آدمیوں کا جتنا وقت پرمیشور کی کتھا سُننے اور نام جپنے میں گزرتا ہے اُتنا وقت
اُن کی عمر میں کم نہیں ہوتا میری کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کے گُن کو برنن کر سکوں جس طرح آکاش میں پنچھی
اپنی طاقت بھر اُڑتا ہے پر آکاش کی تھاہ نہیں پا سکتا اسی طرح برھماجی اور شوجی اور دیوتا اور رکھیشور
لوگ اپنے گیان اور سمرتھ بھر پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتے ہیں مگر اُن کے انت کو کوئی
نہیں پا سکتا ہے -

اُنیسواں[19] ادھیاے

معلوم ہونا راجا پریچھت کو حال شاپ دینے شرنگی رِکھ کا اور راج پاٹ چھوڑ کر جانا پریچھت کا گنگا کنارے اور آنا شکدیو جی آدِ رکھیشوروں کا اُس استھان پر

سُوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جس وقت راجا پریچھت شکار سے آکر اپنے ادھرم کا بچار کر کے چنتا میں بیٹھے ہوئے من میں یہ کہتے تھے کہ ہمارے پیچھے جو راجا ہوں گے وہ ہمارے ادھرم کرنے کا حال سُن کر رکھیشوروں اور براہمنوں کا انادر کر کے اُن کا ڈر نہ مانیں گے اس پاپ کے بدلے وہ براہمن مجھ کو شاپ دیتا یا میرا پران نکل جاتا یا کچھ نقصان ہو جاتا تو دوسرے راجا کسی براہمن اور رکھیشور کو ڈنڈ نہ دیتے اسی وقت گرمک نام بھانڈی رکھ کے چیلے نے وہاں پہونچ کر کہا کہ اے راجا بھانڈی رکھ نے تم کو آشیرباد دیکر کہا ہے کہ میں تمھارے آتے وقت پرمیشور کے دھیان میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجھ کو تمھارے آنے اور پانی مانگنے کی کچھ خبر نہیں ہوئی اور تم نے کرودھ کر کے میرے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا میں اُس سے بُرا نہ مان کر تمھیں پانی نہ پلانے سے بہت شرمندہ ہوں لیکن شرنگی رکھ میرے بیٹے نے اپنے اگیان سے تم کو شاپ دیا ہے کہ سات دن میں تم تچھک سانپ کے کاٹنے سے مرجاؤ گے اس لیے تم اپنی مُکت بنانے کی تدبیر کرو جس میں کرم کی پھانسی سے چھوٹ جاؤ راجا یہ بات سُن کر بہت خوش ہوا ہاتھ جوڑ کر اُس چیلے سے بولا کہ شرنگی رکھ نے میرے اوپر بڑی کرپا کی جو مجھے شاپ دیکر اس مایا روپی سمدر سے کہ جس میں کام اور کرودھ کے بس ہو کر میں ڈوب رہا تھا باہر نکالا او مجھ کو اپنے دل میں آج تک اس بات کا دھیان نہیں ہوا کہ مایا موہ سے الگ ہو کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کروں لیکن اب اس شاپ کا ڈر مان کر میرا من برکت ہو گیا تم میری ڈنڈوت کہہ کر رکھیشور مہاراج سے نیے یوں بک کہہ دینا کہ میں اپنی سزا کو پہونچ کر بہت خوش ہوا اگر وہ دل سے میرا قصور معاف کریں راجا نے چیلے سے یہ بات کہکر بہت روپیہ اور جواہرات دکچھنا دیکر رخصت کیا مگر ایک بات کا رنج راجا کو ہوا کہ اس ادھرم کے بدلے لازم یہ تھا کہ فوراً میری جان نکل جاتی سات دن تک اس پاپی تن کو رکھنا کیا مطلب تھا اس لیے لازم ہے کہ سات دن جو میرے مرنے میں باقی ہیں اُن میں اس پاپی تن کو دانہ پانی نہ دوں کس واسطے کہ جس تن سے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہ ہووے وہ تن کسی کام کا نہیں ہوتا راجا نے ایسا بچار کر من میں سوچا کہ اب عورت اور لڑکے اور دھن دولت کی محبت چھوڑ کر پرمیشور کے دھیان میں لین ہو جانا چاہیئے اتنے دن میرے اس دنیا کے مایا موہ میں بیفائدہ گزرے اور من میرا برکت نہوا اور جب میں ساتویں دن سانپ کے کاٹنے سے مرجاوں گا تب یہ راج اور دھن میرا ساتھ چھوڑ دیں گے اس لیے اُچت ہے کہ میں پہلے سے ان سب کی محبت چھوڑ دوں اور گنگا جی کے کنارے جو تینوں لوک کو تارتی ہیں سات دن بیٹھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے اپنی مُکت بناؤں کس واسطے

کہ دنیا میں جس نے جنم لیا وہ ایک دن ضرور مرے گا اندر آدک دیوتا بھی ہمیشہ جیتے نہیں رہتے آدمی جیسا کرم کرتا ہے ویسا دُکھ اور سُکھ پاکر چوراسی لاکھ جون میں جنم پاتا ہے میں اس سات دن میں ایسا کرم کروں جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اتر جاؤں راجا نے یہ بچار کر جنمیجے जनमेजय اپنے بڑے بیٹے کو جو چودہ برس کا تھا راج گدی پر بٹھال دیا اور راج کاج کا کام وزیروں کو سونپ کر جنمیجے سے کہا کہ اے بیٹا گئو اور براہمن کی رچھا کر کے پرجا کو سُکھ دینا راجا نے ایسا کہہ کر من اپنا برکت کر کے سب راجسی گہنا اور کپڑا بدن سے اتار ڈالا اور ایک لنگوٹا پہن کر گنگا جی کے کنارے چلا گیا اور چلتے وقت راجا نے بہت سا روپیہ براہمنوں کو دان دیکر راج اور پروار کی محبت اس طرح چھوڑ دی کہ جس طرح کوئی آدمی قے کر کے پھر آنکھ اٹھا کر اُس کی طرف نہیں دیکھتا یہ حال سنکر سب رانی اور شہر کے مرد عورت روتے ہوئے راجا کے پیچھے گنگا کنارے پہونچے اور رانیوں نے کہا کہ مہاراج تمھارے بچھڑنے کا دُکھ ہم لوگوں سے نہیں سہا جائیگا راجا اُن کو بیاکل دیکھ کر بولا کہ استری کو چاہیئے کہ جس بات میں اُسے پت کا دھرم رہے وہ بات کرے اُس کے دھرم میں خلل نہ ڈالے یہ بات کہہ کر سب کو بدا کیا اور کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور ہردوار میں گنگا کنارے جا کر نہا کر کے کُشا کے آسن پر اُتر مکھ بیٹھ کر من میں یہ سنکلپ کیا کہ جو سات دن کی عمر میری باقی ہے اس سات دن میں کچھ ان جل نہ کروں گا راجا کا یہ حال جس نے سُنا وہ بنا روئے نہ رہا اور راجا شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان دھر کر بچارنے لگا کہ یہ سات دن سر چرچا اور ست سنگ میں گزریں تو بہت اچھا ہے اور راجا کے شاپ اور برکت ہونے کا حال رکھیشور اور منیشور لوگ سُن کر اداس ہو گئے اور اتر من اور بشسٹھ اور چیون च्यवन ارشٹ نیمی بھرگ انگرا پراشر پرشرام میدھاتتھ دیول پپلاین पिप्पलायन بھردواج گوتم تیرے اگست بیاس نارد بشوامتر کاتیاین कात्यायन بامدیو اور جمد گن آدک بہت سے رکھیشور اور مہاتما لوگ راجا پریچھت کو دھرماتما سمجھ کر گنگا جی کے کنارے بھینٹ کرنے کے واسطے آئے راجا نے اُن کو دیکھتے ہی ڈنڈوت اور پوجا کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھالا اور سب کسی کو آسن دے دے کر بولے کہ اے مہاراج مرتے سمے آپ لوگوں میں سے ایک مہاتما کا بھی درشن جس کو ملے وہ آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جائے میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ لوگوں نے کرپا اور دیا کر کے مرتے وقت مجھ کو درشن دیئے اب اسی طرح کرپا کر کے سات دن تک یہاں رہیئے کہ جس میں آپ کے رہنے سے من میرا سنساری مایا موہ کی طرف نہ جاوے اور آپ لوگوں کے ست سنگ سے آٹھوں پہر چرچا نام پر برہم پرمیشور کا ہوتا رہے اور آپ لوگ کرپا کر کے میرے بھلے کے واسطے یہاں آئے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں رکھتے دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر تبلایئے کہ اس سات دن میں وہ تدبیر کر کے آواگون سے چھوٹ جاؤں تب اُن رکھیشوروں میں سے ایک نے کہا کہ تیرتھ نہانا بڑا اُپائے ہے دوسرے رکھیشور نے کہا کہ براہمن لوگ اکٹھا ہوئے ہیں جگیہ کرو جس میں تمھارا پاپ سب چھوٹ جائے تیسرے رکھیشور نے بتلایا کہ جو کچھ تمھارے پاس دولت ہو اُسے براہمن کو دان کر دو دان کے برابر دوسرا دھرم نہیں ہے چوتھے رکھیشور نے کہا کہ دیوتاؤں کا پوجن کرنے اور منتر جپ کرنے سے سب پاپ مٹ جاتے ہیں اسی طرح سب رکھیشوروں نے

اپنے اپنے گیان کے موافق تبلایا لیکن کوئی بات پکی نہیں ٹھہری کہ کون کام کرنا چاہیئے تب راجا نے کہا کہ آپ لوگوں نے جو بات بچار کی وہ سب اچھی ہیں مگر ان سب باتوں کے سامان اکٹھا کرنے کو بہت دن چاہئیں اور میرے مرنے میں صرف سات دن رہے ہیں کوئی تدبیر ایسی تبلایئے جو اسی سات دن میں پوری ہو سکے اس بات کو سب مہاتما لوگ بچار کرنے لگے اتنی کتھا سُنا کر سُوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو جس وقت ناردجی حال شاپ دینے کا سُن کر راجا پریچھت کے پاس گنگا کنارے جاتے تھے اُس وقت راہ میں شکدیو جی سے ملاقات ہوئی تب شکدیو جی نے نارد مُن سے پوچھا کہ آپ کہاں جاتے ہیں نارد مُن نے اپنے جانے اور راجا پریچھت کو شاپ ہونے کا حال سُنا کر کہا کہ مہاراج جو مُن اور رکھیشور راجا کے پاس گئے ہیں وہ لوگ راجا کو اچھی راہ مکت ہونے کی نہیں بتلا کر کوئی ریکھ جگیہ اور کوئی تپ اور کوئی دان آدک دھرم کرنے کے واسطے کہیں گے لیکن تھوڑے دن رہنے سے راجا وہ کام کرنے سے بھوساگر پار نہیں اُترے گا اس لیے آپ وہاں جا کر راجا کو بھگوت گُن سنا کر بھوساگر پار اتار دیجیئے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے پہلے وہاں جانے سے انکار کیا تب ناردجی نے اُنکو یہ اتہاس سُنایا کہ اے مہاراج میں نے چلتے وقت راہ میں کیا دیکھا کہ ایک آدمی آنکھ والا کنویں پر بیٹھا تھا اُس وقت ایک اندھا راہ بھول کر وہاں چلا آیا اور اس کنویں میں گر کے مر گیا اور اُس آنکھ والے آدمی نے اندھے کو دیکھنے پر بھی کنویں کی طرف جانے سے منع نہیں کیا تو اس دیش کے راجا نے یہ حال سُن کر اُس آنکھ والے کو پکڑ کر بہت ڈنڈ دیکر کہا کہ تیرے آنکھ تھی تو نے اُس اندھے کو کنویں کی طرف جانے سے کیوں نہ روکا سو آپ تبلایئے کہ اُس آنکھ والے نے اُچت کیا یا انوچت کیا یہ اتہاس سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے نارد مُن اُس آنکھ والے نے ادھرم اور ڈنڈ دینے جوگ کام کیا کہ اُسکے دیکھتے وہ اندھا کنویں میں گر کر مر گیا اس لیے وہ اُس پاپ کا بھاگی ہوا تب ناردجی نے کہا کہ اے شکدیو جی مہاراج دیکھو راجا پریچھت اپنی مکت بنانے کی راہ نہیں جانتا ہے اور آپ بھگوت بھجن کرنے کے پرتاپ سے سب راہ جانتے ہیں جو اُس کو راہ نہیں دکھلاؤ گے تو اس کے نرک جانے کا پاپ کس کو ہوگا اور تینوں لوک کے راجا جو پرمیشور ہیں وہ تم کو اس پاپ کے بدلے ڈنڈ دیں گے یا نہیں یہ بات سُن کر شکدیو جی لاچار ہوئے اور راجا کے پاس جانا منظور کر کے ناردجی سے کہا کہ آپ چلیں میں بھی پیچھے سے آتا ہوں جس وقت رکھیشور لوگ سات دن میں راجا کے مُکت ہونے کی تدبیر بچار رہے تھے اُسی وقت شکدیو جی مہاراج پندرہ برس کی عمر بہت سُندر پرم ہنس روپ بنائے آنند مورت راجا کے پاس آئے اُنکے تیج کو دیکھ کر سب رکھیشور اور مُن جو بڑے مہاتما اور بوڑھے پہلے سے وہاں بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور شکدیو جی مہاراج کو بڑے آدر بھاؤ سے بیچ میں اونچے سنگھاسن پر بٹھالا تب راجا پریچھت کے من میں اس بات کا سندیہ ہوا کہ دیکھو شکدیو جی کو چھوٹی عمر ہونے پر بھی بوڑھے بوڑھے رکھیشوروں نے اُٹھ کر بڑے آدر بھاؤ سے بٹھالا انکے پرکاش سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گُن میں سب سے زیادہ ہیں ایسا بچار کر راجا پریچھت بھی اُٹھ کھڑے ہوئے اور شکدیو جی کو ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بڑی آدھینتائی سے بولے کہ اے کرپاندھان آپ نے بڑی دیا کر کے

اس وقت میں جو مرنے کے واسطے گنگا کنارے آیا ہوں مجھ کو درشن دیا اور آپ ایسے مہاتما پُرش کا آنا میرے
بھاگ سے ہوا جب شُکدیو جی مہاراج سنگھاسن پر بیٹھے تب پراشر مُن شُکدیو جی کے دادا نے راجا پرچھیت کے
سندیہ مٹانے کے واسطے کہا کہ اے راجا شُکدیو جی عمر میں چھوٹے اور گیان میں سب سے بڑے ہیں اور ہم لوگ
اور جتنے بڑے بڑے رکھیشور اور مُن کو تم یہاں دیکھتے ہو سب کو گیان میں ان سے چھوٹا سمجھو اس واسطے
ہم لوگوں نے اُٹھ کر ان کا آدر کیا ہے اور یہ تارن ترن ہیں جب سے انھوں نے جنم لیا تب سے برکت من دن رات
پرمیشور کے دھیان میں رہ کر شیام سندر کا گُنا نباد गुणानुवाद گاتے ہیں اے راجا تیرا کوئی بڑا پُن سہائے ہوا
جو اسوقت یہ یہاں آئے سب کرموں سے اچھا جو دھرم ہے تیرے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے ہوگا وہ کہیں گے
جس سے تو آواگون سے چھوٹ جائے گا اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا
کہ تم نے جو پوچھا تھا کہ شُکدیو جی مہاراج کو راجا پرچھیت نے کس طرح پہچانا اس کا حال تم سے برنن کیا راجا پرچھیت
شُکدیو جی کا حال پراشر مُن کی زبانی سُن کر بہت خوش ہوئے اور راجا نے شُکدیو جی کا چرن دھو کر بدھ پوربک پوجا
کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ برکت رہ کر سنسار سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے شری کرشن مہاراج نے مجھ کو
پانڈوؤں کے بنش میں سمجھ کر آپ کے مَن میں دَیا پیدا کر دی جو آپ کرپا کر کے مجھ کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے
یہاں آئے اور آپ کے درشن سے میں کرتارتھ ہوا جو کوئی آپ کے چرن چھو لیوے وہ مُکت پدوی پا سکتا ہے
اور میں دین ہو کر آپ سے بنے کرتا ہوں کہ دیوتا لوگوں کی عمر کی حد ہے کہ اتنے دنوں میں مرجائیں گے اور اس
کلجگ میں آدمی کی عمر کا ٹھکانا نہیں ہے کہ کب مرے گا شرنگی رکھ کے شاپ دینے سے اب میرے مرنے میں
سات دن باقی ہیں اور آپ اپنے مَن کے راجا ہیں آپ کے اوپر کسی کا بس نہیں چلتا جو بغیر مرضی آپ کے
آپ کو ایک ساعت بھی رکھ سکے اس لیے میں جلدی کر کے آپ سے پوچھتا ہوں کہ مجھ کو بھوساگر پار اُترنے
کے واسطے ان سات دن میں کیا کرنا چاہیئے اور ہم سنساری جیو نے استری اور لڑکوں کی محبت میں پھنسے رہ کر
کبھی اپنے من میں اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اخیر وقت کا بھی کچھ سوچ کرنا چاہیے جس طرح قصاب بہت
بکریاں اپنے یہاں رکھ کر اُن میں سے ایک یا دو بکری ہر روز مارتا ہے اور دوسری بکریوں کو اس بات کا ڈر نہیں
ہوتا کہ ایک دن ہماری بھی یہی گت ہوگی بڑی خوشی سے روز روزانہ گھاس پانی کھاتی پیتی ہیں اسی طرح ہم
سنساری لوگ اپنے ماں باپ بھائی اور لڑکوں کا مرنا ہمیشہ اپنی آنکھ سے دیکھ کر کچھ نہیں ڈرتے کہ ہم کو بھی ایک دن
مرنا ہوگا اور دھرم چھوڑ کر پرمیشور کا بھجن کریں اور یہ سب حال دیکھنے پر بھی اپنا من بیچ مایا موہ استری اور پتر آدک
جھوٹے بیوہاروں کے پھنسائے رہتے ہیں اب نارائن جی نے میرے اوپر کرپا کر کے مجھ کو مایا موہ کی نیند سے جگایا
ہے کہ من میرا برکت ہوا جس طرح شاستر کا بچن ہے کہ جو کوئی آدمی پانچ دن کاتک کے اخیر میں یعنی ایکادشی سے
پورنماشی تک گنگا اشنان کرے تو اُس کو مہینہ بھر نہانے کا پُن ملتا ہے آپ اسی طرح کی کوئی تدبیر نکالیے کہ
سات دن میں جو میرے مرنے میں باقی ہیں جلدی فائدہ کرے اور جب آدمی مرنے کے نزدیک پہونچے

تب اس کو اپنی مُکت بنانے کے واسطے کیا تدبیر کرنا چاہیئے کس واسطے کہ مرتے وقت گلے میں کف اکٹھا ہونے سے پرمیشور کا نام منہ سے نہیں نکلتا اور جم دوتوں کے ڈر سے مل اور موت نکل جاتا ہے اس لیے میں آپ سے بنے کرتا ہوں کہ کوئی دھرم ایسا بتلائیے جس میں جلدی مُکت ہو جائے اور رکھیشوروں نے جو کچھ تدبیر وان اور جگیہ آدک کی بتلائی تھی وہ سب شکدیوجی سے کہدی شکدیوجی نے یہ بات سُن کر مُسکرا دیا اور رکھیشوروں کا کہنا اچھا نہیں لگا تب راجا پرکھیت پھر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے کرپا ندھان اس وقت آپ کے بچار میں کتھا پُران سُننا یا منتر جپنا یا کسی دیوتا یا شیام سُندر کا دھیان کرنا اُچت ہو تو بتلائیے کہ میں ویسا ہی کروں ۔

اسکندھ دوسرا

برنن کرنا شکدیوجی کا شری مدبھاگوت اور حال اوتار لینے پر برہم پرمیشور کا

جاس کرپاتے ہوت ہے نپٹ آیان سیان　جو دوتیہ کے مدھ میں گوڑھ کیو شکدیو
دوہا
سو ماکھن کے ہیہ بسو نندلال بھگوان　شیام سُندر سوکرپا کر موہنہ بتاؤ بھیو

پہلا ادھیائے

دھیرج دینا شکدیوجی مہاراج کا راجا پرکھیت کو اور برنن کرنا استت شری مدبھاگوت کی

شکدیوجی نے راجا پرکھیت کی بات سُن کر کہا کہ اے راجا جو تم نے پوچھا کہ اخیر وقت آدمی کو اپنی مُکت بنانے کے واسطے کیا کرنا چاہیئے سو یہ بات بہت اچھی پوچھی اس میں سب سنساری جیوں کا بھی بھلا ہوگا اے راجا جو اگیانی آدمی پرمیشور کی مہما کو نہیں جانتا صرف سُکھ اور بلاس میں ڈوب کر خراب ہو رہا ہے اُس کے واسطے سب دُکھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ وہ لوگ سنساری بیشے اور سُکھ کے سامان کی چاہنا رکھتے ہیں لیکن اُن کو بنا کر یا اور دیا پرمیشور کے کچھ سُکھ نہیں ملتا وہ اسی طرح اپنی عمر رات کو عورت کے سنگ اور دن کو روزگار اور بیاپار میں آخر کرتے ہیں اُن کو آٹھ پہر میں کبھی دنیا کے کام سے چھٹی نہیں ملتی کہ کسی ساعت اسمرن اور دھیان نارائن جی کا جو اُن کو پیدا کر کے پالتے ہیں کر کے پرلوک اپنا بنا دیں اور دھن اور پروار سے اپنا بھلا چاہتے ہیں دیکھو آدمی جس استری اور پُتر کے مایا موہ میں پھنسکر سب طرح کا دُکھ اُٹھاتا ہے اور جھوٹ اور سچ بول کر روپیہ لا کر اُن کو پالتا ہے اُن کا مرنا بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر من کو اس مہا جال سے الگ نہیں کرتا اور مرنے کے بعد کوئی بیٹا اور بھائی بندھ اس کی مدد نہیں کر سکتا اور پاپ کرنے کے بدلے نرک میں جاتا ہے ۔

کبت

کہا کو شلیش سُکھ پالُو پربھُو تے پاے کہا سُکھ دیکھو پرہلا دہو کے تاب جو
کہا سُکھ دیاپر پار اگھو کو دُکھت کیا کہا سُکھ سکنٹھے دیا بال بلی بھرکت جو
کہا سُکھ دیکھو دھن ہیئت بھو متھن سندھ کہا سُکھ کورو کو دیوراج کھیات جو
نج آنند کند بن لہیو سُکھ لیش کن کیھو بسُر بند دھچھن دُکھ کو سنگھات جو

اے راجا تمھارا جنم اس بھرت کھنڈ میں ہوا ہے جو آدمی اس بھرت کھنڈ میں پرمیشور کا بھجن اور دھیان کرکے بیکنٹھ کا سُکھ پاتے ہیں انھیں لوگوں کا سنسار میں جنم لینا سپُھل ہے دیکھو منُ اور رکھیشور لوگ سنساری بابتوں چھوڑکر بن میں جاکر شیام سُندر کا بھجن اور اسمرن کرکے اپنا وقت کاٹتے ہیں اے راجا سو جس کی موت نزدیک آپہونچی ہو اُس کو بھوساگر پار اُترنے کے واسطے نارائن جی کی کتھا اور اُستت سننے کے سوائے دوسری کوئی تدبیر اچھی نہیں ہے اور وہ آدمی من اپنا استری اور پُتر اور دھن آدک سنساری مایا سے الگ رکھ کر اس بات پر ٹھہراوے کہ یہ سب بیوہار جگت کا جھوٹا ہے اور دنیا کی چیز ہمیشہ نہیں رہتی اور مرنے کے بعد کوئی چیز اس کے ساتھ نہیں جاتی وہ اکیلا آپ جاتا ہے اور استری اور پُتر اور دھن آدک سب اُس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اس واسطے عقلمند آدمی کو چاہیئے کہ اُن کے چھوڑنے سے پہلے آپ اُن لوگوں کو چھوڑ دے اور بھگوان کی کتھا کو شُدھ من سے چت لگاکر سُنے اور مُرلی منوہر کے چرنوں میں دھیان لگاکر اُنھیں پر پریم پرمیشور سے پریت رکھے اور جو کچھ کتھا اور لیلا اُن کی سُنے اُس پر یقین رکھ کر کبھی اُس کو جھوٹ نہ جانے اور اُس کو سچ جان کر کسی بات کا شبہہ نہ کرے تب وہ مُکت پاویگا اے راجہ ہم شری مدبھاگوت جو سب پرانوں میں اُتم ہے اور اُس میں لیلا اور اُستت شیام سُندر کی کہی ہے اور ہم نے بیاس جی اپنے باپ سے اس کو پڑھا تھا تم کو سُناتے ہیں جس کسی کی یہ چاہنا ہے کہ ہم آواگون سے چھوٹ جاویں اُس کے واسطے سوائے سُننے کتھا شری مدبھاگوت کے دوسری تدبیر اچھی نہیں ہے سب شاستروں کے سُننے کا پھل شری مدبھاگوت سننے سے ملتا ہے اور سب بھیدوں کا خلاصہ اس کو سمجھنا چاہیئے جس کو جمراج کی پھانسی سے چھوٹنا ہو وہ شری مدبھاگوت سُنے اُس کو پرمیشور کے چرنوں میں پریت پیدا ہوگی اور جو آدمی استری اور لڑکوں کے موہ میں پھنسا رہتا ہے جو وہ بھی کتھا سننے کی عادت کرلے تو ضرور من اُسکا برکت ہوکر ہر چرنوں میں پُریت کرکے بھوساگر پار اُتر جاویگا اور جس جگہ یہ کتھا ہوتی ہے اُس جگہ سب تیرتھ اور دیوتا لوگ سننے کے واسطے آکر اکٹھا ہوتے ہیں اور اُس کے سننے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اے راجا تم بھی اس کتھا کو سُن کر مُکت پدوی کو پہونچوگے جو تم یہ بات کہو کہ تمھارے آنے سے پہلے یہ سب رکھیشور جو یہاں موجود ہیں اُنھوں نے کس واسطے ہم کو بھاگوت سننے کی صلاح نہ دی اس کا یہ سبب سمجھنا چاہیئے کہ رکھیشوروں کا من ابتک کسی بات پر نہیں ٹھہرتا تھا کبھی جگیہ کبھی جپ کبھی پوجا کی طرف جاتا تھا اور ہم اپنا من رات دن

پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں لگاکر سوائے پڑھنے شری مدبھاگوت کے دوسری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتے
اور دھوت کی طرح عمر اپنی دنیا میں کاٹ کر خوش رہتے ہیں اے راجا تم یہ جانتے ہو کہ میرے مرنے میں تھوڑے سے
دن رہ گئے اس بات سے مت ڈرو تم کو ابھی مرنے میں سات دن باقی ہیں شری مدبھاگوت من لگاکر پریم سے
سنو تو اچھی طرح تمھاری مُکت ہوگی راجا کھٹوانگ کی مُکت دو گھڑی میں ہوئی تھی تم کو سات دن بہت ہیں تم کیوں
گھبراتے ہو جو کوئی اپنے سچے من سے پرلوک بنانا چاہے تو اڑھائی گھڑی میں مُکت پا سکتا ہے اور سنساری مایا موہ
میں ہزار برس تک اپنی عمر بیفائدہ کھوکر مرنے کے پیچھے نرک میں جاتا ہے یہ بات سُن کر راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ
راجا کھٹوانگ نے کس طرح دو گھڑی میں مُکت پائی تھی اس کا حال برتن کیجئے شکدیو جی نے کہا کہ تریتا جُگ کے
شروع میں کھٹوانگ نام راجا ساتوں دیپ کا پرتاپی اور بلوان اور نیت دان اور دھرماتما اپنے دھرم اور کرم سے
اجودھیا پُری میں رہتا تھا انھیں دنوں میں دیتوں نے اندر آدک دیوتاؤں کو لڑائی میں جیت کر اندراسن سے
باہر نکال دیا تب برہسپت ابرُوہت نے دیوتاؤں سے کہا کہ جب راجا کھٹوانگ تمھاری مدد کر کے دیتوں سے لڑیں
تب تمھاری جیت ہوگی یہ بات سنتے ہی اندر دیوتاؤں سمیت مرت لوک میں راجا کھٹوانگ کے پاس آئے اور
ان سے اپنا حال کہہ کر مدد چاہی تب راجا نے ان کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ لوگ
مجھ سے واسطے لڑائی دیتوں کے مدد چاہتے ہیں ایک دن یہ بدن ضرور مٹ جائے گا جو آپ لوگوں کے کام
آوے اس سے اور کیا اچھا کام ہے ایسی بات کہہ کر راجا نے اپنے ہتھیار باندھ لیے اور اندر آدک کے ساتھ
جاکر دیتوں کے ساتھ لڑائی کی اور ان کو جیت کر دیولوک کی راج گدی پھر اندر کو دی جب دیوتاؤں نے راجا کی
مدد سے فتح پائی اور نڈر ہو کر اپنا راج کرنے لگے تب راجا نے دیوتاؤں سے رخصت مانگی اُس وقت اندر نے
خوش ہو کر کہا کہ اے راجا تم ہم سے کچھ بردان مانگو یہ بات سُن کر راجا نے بچار کیا کہ ہم نے چھوٹا ہوا راج مدد کر کے
ان کو دلوایا ہے ان سے کون چیز مانگیں اندر نے راجا کے من کا حال جان کر کہا کہ اے راجا دیوتاؤں کو گزری
ہوئی اور ہونے والی بات سب معلوم رہتی ہے لیکن ہم لوگ دیتوں کے فساد سے کہ وہ ہم سے زبردست ہیں
تکلیف میں تھے اس لیے ہم تم سے مدد چاہتے تھے راجا نے یہ بات سُن کر اپنا بوڑھاپا سمجھ کر دیوتاؤں سے پوچھا
کہ پہلے تم یہ بتلاؤ کہ میری عمر میں کتنے دن باقی ہیں تب میں تم سے بردان مانگوں اندر نے بچار کر کہا کہ اے راجا
تمھاری عمر میں چار گھڑی رہ گئی ہیں یہ بات سُن کر راجا نے دیوتاؤں سے کہا کہ میں یہی بردان مانگتا ہوں کہ مجھ کو
اسی ساعت اجودھیا پُری میں میرے مکان پر پہونچا دو وہاں میری کرم بھوم ہے اب میرے مرنے کا وقت
نزدیک پہونچا ہے وہاں جاکر ایسا کرم کروں جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں اندر نے اُسی
ساعت ایک بمان بہت جلد چلنے والا راجا کو دیا راجا اُسی بمان پر چڑھ کر دو گھڑی میں اپنے مکان پر پہونچا اے راجا
اُسنے بھرت کھنڈ کو دیولوک سے اچھا جانا جو مرنے کے واسطے اجودھیا پوری میں آیا تم سچ کر کے جانو کہ بھرت کھنڈ
بہت اچھی جگہ ہے اور راجا نے اجودھیا جی میں آکر اُسی دو گھڑی میں بہت سی دولت براہمنوں کو اچھا پوِتر دن دیکر

اپنے بیٹے کو راج گدی پر بٹھال دیا اور استری اور پتر اور راج کا موہ اور مایا من سے دور کر کے بیراگ اختیار کر کے سرجو کنارے جا بیٹھا اور بھگوان کے دھیان میں لین ہو کر جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بیکنٹھ کو گیا اے راجا اُس کی مُکت دو گھڑی میں ہوئی تجھ کو ابھی سات دن بہت ہیں تو من اپنا سنساری مایا سے توڑ کر پانچ بھوت آتما اور سب اندریوں کو اپنے بس میں رکھو اور دھیان براٹ روپ پرمیشور کا کہ سب لوگ اُسی میں رہتے ہیں کر ساتوں لوک اوپر کے کمر کے اوپر اور ساتوں لوک نیچے کے کمر سے نیچے اُس آدپرش کے سمجھ اور جتنی چیزیں دنیا میں تو دیکھتا ہے اُس روپ سے کچھ باہر نہیں ہیں یہ بات بچار کر اُس تیج سے جس کی روشنی سے سورج اور چندرماں روشن ہیں دھیان لگاؤ اور سب جیوؤں میں اُسی کے تیج کا چمتکار جان کر سوائے اُسکے سب بیوہار جگت کا جھوٹا سمجھ اور جو کوئی اُس کو سب جگہ پر ایک ہی طرح دیکھتا ہے اُس کو ڈر کسی دشمن کا نہیں رہتا اور دوست سے بھی مدد کی اِچھا نہیں رہتی سب جیوؤں میں اُسی کا پرکاش اُس کو دکھلائی دیتا ہے شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر شری مدبھاگوت اپنا من لگا کر سُن تیری مُکت ہو جائے گی ان سب باتوں سے شکدیوجی کا مطلب یہ تھا کہ تچھک سانپ کا ڈر راجا کے من سے نکل جاوے اور جب راجا اپنے من میں یقین کرکے کہ سوائے پرکاش نارائن کے دوسری چیز دنیا میں ہے نہیں تب تچھک کا ڈر چھوڑ کر یہ سمجھے گا کہ کس کو کون کاٹتا ہے جب اس طرح کا گیان من میں آیا تب جیون مُکت ہوا۔ یہ بات سُن کر راجا پریچھت نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج میں کس طرح سے بیٹھ کر کون سے روپ کا دھیان کروں شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا تم کمل آسن بیٹھو اور ایک چت ہو کر اپنے ہردے میں پرمیشور کے چھوٹے روپ کا دھیان نہ کر سکو تو سب دنیا پرمیشور کے براٹ روپ میں جان کر اُس کا دھیان لگاؤ اور براٹ روپ کا حال اس طرح پر ہے کہ پاتال لوک پرمیشور کے پانوں اور رساتل لوک گھٹنا اور سُتلی لوک جانگھ اور بتل اور اتل لوک چوتڑ اور پرتھوی کمر اور آکاش ناف اور جوتش چکر جہاں سورج اور چندرما رہتے ہیں چھاتی اور مہر لوک گلا اور جن لوک منھ اور تپ لوک ماتھا اور برہماجی کا ست لوک سر اُس آدپرش کا ہے اندرادک دیوتا اُس کی بانہہ اور دسوں دشا کان اور اشونی کمار ناک اور سب سُگندھ ناک کا چھید اور اگن منھ اور آکاش آنکھوں کے رہنے کا گڑھا اور سورج آنکھ اور دن رات پلک مارنا اور جل پانوں اور دنیا کے سب ذائقہ زبان اور جمراج دانت اور مایا اُن کی ہنسی اور لاج اوپر کا ہونٹھ اور لالچ نیچے کا ہونٹھ اور دھرم چھاتی اور ادھرم پیٹھ اور سب درخت بدن کے روئیں اور بادل کی گھٹا سر کے بال اور ندیاں بدن کی نسیں اور پربت بدن کی ہڈی اور سمدر پیٹ اور ہوا سانس اور من چندرما اور میگھ کا پانی بیج اور صبح شام پرمیشور کا کپڑا ہے اور پرمیشور کے اس روپ میں آدمی بُدھ سے اور گھوڑا گدھا خچر اونٹ ناخن سے اور ہرن وغیرہ جانور جانگھ سے اور پنچھی وغیرہ زبان سے اور گندھرب بدیادھر چارن اپسرا سر سے اور بھیڑیا وغیرہ پانوں کی پنڈلی سے اور جگیہ آدک پرمیشور کے کرم سے پیدا ہوئے ہیں آدمی کے تن میں گیان رہتا ہے اور دوسرے تن یعنی پشو پنچھی وغیرہ کی جون میں گیان نہیں ہوتا ہے اس طرح جو پرمیشور کا براٹ روپ ہے اُسی کو تم دھیان کرو جب اُس میں تمھارا من

لگ جاوے تب چھوٹے روپ کا دھیان کرنا۔

دوسرا ادھیاے

برنن کرنا شکدیوجی کا یہ بات کہ پرمیشور نے اپنے بھکتوں کے واسطے جو انکے نام پر جنگل میں جاکر اُن کا بھجن کرتے ہیں سب کھانے اور پہرنے کا سامان تیار کر رکھا ہے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پہلا راستہ پرمیشور کے دھیان کرنے کا یہی براٹ روپ ہے جب پہلے من اپنا سنساری مایا سے برکت کرلیوے تب نارائن کی طرف من لگتا ہے اور پرمیشور کا دھیان کرنے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے اور جو لوگ بدھمان اور گیانی ہیں وہ آٹھوں پہر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر سنساری بیوہار سے کچھ کام نہیں رکھتے جو تم کو اس بات کا سوچ ہو کہ جب کوئی آدمی گرہستی چھوڑ کر جنگل میں جاکر تپ اور اسمرن نارائن جی کا کرے تو اُس کو کھانا اور کپڑا اور برتن کے بنا دُکھ ہوگا تب اُس کا من پرمیشور کے دھیان اور بھجن میں کس طرح لگے گا تو نارائن جی نے رکھیشور اور تپسی اپنے بھکتوں کے واسطے جو لوگ برکت ہو کر اُن کے ملنے کے لیے تپ اور جوگ کرتے ہیں پہلے سے سب سامان تیار کر رکھا ہے دنیا میں آدمی کو بڑی محنت سے سب سامان ملتا ہے پرتھوی سونے کے واسطے تیار سجھ کر وہاں سُکھ سے سووے نیند آنے کے بعد جس طرح چارپائی اور بچھونے میں سُکھ ہوتا ہے اُسی طرح پرتھوی پر بھی سمجھنا چاہیئے اور تکیہ کا کام کہنی سے نکلجاتا ہو اور بہت طرح کے پھل اور پھول اور میوہ کھانے کے لیے جنگل میں لگے رہتے ہیں اُن کو خوشی سے کھایا کرے پیٹ بھر جائے گا تب دوسری چیز کھانے کی اچھا نہ ہوگی اور اُن کو برتن بھی نہ چاہیئے ہاتھ سے بڑھ کر دوسرا برتن نہ ہوگا جس کو چور اور ٹھگ کے لینے اور ٹوٹنے اور پرانے ہونے کا کبھی ڈر نہیں ہوتا اور کپڑا پہننے کے واسطے درخت کی چھال اچھی ہے جس کے پہننے اور دھونے کا کچھ سوچ نہیں ہوتا جو چھال سے بدن چھپایا نہ جائے اور جاڑا معلوم ہو تو شہر اور گانوں کے نزدیک جو گھوروں پر لتّے اور چیتھڑے پڑے رہتے ہیں ان کو اُٹھا لا کر پانی سے دھو کر بدن اپنا چھپا لیوے اور پہاڑوں کے کندرے رہنے کے واسطے گھر سمجھے اور تالاب اور ندی وغیرہ میں پانی پی کر اُسی میں نہاوے اور جو آدمی جنگل میں جاکر پرمیشور کی شرن میں رہتا ہے تو شیر اور ریچھ وغیرہ جنگل جانوروں سے اُس کو پرمیشور بچاتے ہیں اور اے راجا ہم کچھ لالچ اور اپنے مطلب کیواسطے تمھارے پاس نہیں آئے نارد جی نے ہمارے اوپر بوجھ ڈال دیا تھا اس لیے ہم آئے ہیں اور جو آدمی پرمیشور کے بھجن اور دھیان سے بکھ رہتا ہے اُس کو بیترنی ندی اور نرکوں کا دُکھ ضرور اُٹھانا پڑتا ہے اور جو لوگ سنساری مایا سے برکت ہو کر پرمیشور کے دھیان اور اسمرن میں رہتے ہیں اُن کو کھانا اور کپڑا مانگنے کے واسطے گرہستھ کے پاس کہ وہ لوگ اپنے دھن کے گھمنڈ میں رہتے ہیں جانا کیا ضرور ہے روپیہ والے لوگ ہر بھگتوں کو نہیں پہچان سکتے ہیں

ہر بھگتوں کا کام پرمیشور نکال دیتے ہیں آدمی کو یہ بات سمجھ کر صبر کرنا چاہیے کہ جن نارائن جی نے مجھ کو پیدا کیا ہے
وہی کھانا دینے والے ہیں کبھی بھوکھا نہ رکھیں گے جب میں ماں کے پیٹ میں تھا تب بھی مجھ کو وہی پرمیشور کھانا
پہونچاتے تھے اب میں کس طرح بھوکھا رہوں گا اور انھیں پرمیشور نے میرے پیدا ہونے سے پہلے میری ماں کی
چھاتیوں میں دودھ پیدا کر رکھا تھا تھوڑا بچار کر سمجھنا چاہیئے کہ چھاتیوں میں سب مانس ہی ہوتا ہے بنا دیا اُو
کرپا پرمیشور کے اُس میں دودھ کس طرح پیدا ہو گیا اور یہ حال دیکھنے پر بھی جو آدمی صبر نہ رکھے اور پرمیشور کو بھول
کر کھانے اور پہننے کا سوچ کرے تو اُس کو مُورکھ سمجھنا چاہیئے کہ دیکھو جو کوئی گائے بیل وغیرہ جانوروں کو اپنے
دروازے پر باندھتا ہے وہ اُن کو گھاس اور دانے کا سوچ رکھتا ہے تو نارائن جی جو سب کے جیو کے دینے والے ہیں
وہ کس طرح اپنے داس کی چنتا چھوڑ کر اُس کو بھوکا رکھیں گے اُس وقت پرمیشور نے مجھ کو نہیں بھلایا جب تو ایک
بوند پانی کے برابر تھا پھر پرمیشور نے اپنی مہما سے تیرے دونوں کندھوں پر دو ہاتھ بنائے اور اُن ہاتھوں میں دسوں انگلیاں
بنائیں تو پھر اب تو کس طرح جانتا ہے کہ پرمیشور مجھ کو بھول جاویں گے اے راجا کس کی سامرتھ ہے جو پرمیشور کے گنوں کا
حال جان سکے پہلے روز سوانسا کو چڑھاوے اور جوگ ابھیاس کے ساتھ پران اپنا برہمانڈ پر چڑھاوے اور ہردے کے
بیچ دھیان کمل کے پھول کا جس میں ہزار پتّے ہیں اور منہ اُسکا نیچے ہے اپنے دھیان میں منہ اُس پھول کا اوپر کو کرے
یہ بات کرنے سے من اُس کا اس طرح نرمل ہو جائیگا جس طرح مُورچا لگا ہوا لوہا صیقل کرنے سے چمکنے لگتا ہے اور من
شُدھ ہو جائیگا تب اُس پھول میں اُس کو پرمیشور کا چھوٹا روپ دکھلائی دے کر ایسا سُکھ ملیگا جو اس نے کبھی نہ پایا تھا اور
وہ اُس سُکھ پر موہت ہو کر دوسری چیز کی چاہنا نہ رکھے گا جب وہ اُس پدوی کو پہونچا تو اچھا جوگیشور ہوا پھر اُس کو
کچھ جگیہ اور تپ کرنے کا کام نہیں رہتا اور پرمیشور کا چمتکار سب میں برابر دیکھ کر کسی کے ساتھ دشمنی اور دوستی نہیں رکھتا
ہے اے راجا تم پہلے براٹ روپ کا دھیان کرو جب تمھارا من ٹھہر جاوے تب اپنے دل میں اسی کمل کا دھیان
لگاؤ اور اُس پھول میں تم کو انگوٹھے کے برابر چتربھجی روپ پرمیشور کا رنگ نیل من کی طرح چمکتا ہوا شنکھ چکر گدا پدم
چاروں ہاتھوں میں لیے ہوئے کریٹ مُکٹ جڑاؤ ماتھے پر اور مکراکرت کنڈل کانوں میں اور بیجنتی वैजयन्ती مالا اور بنمالا
گلے میں اور نورتن جڑاؤ بازو پر اور گھونگھرودار کردھنی کمر میں اور کڑے پیروں میں پہنے اور پیتامبر باندھے اور اُپرنا اوڑھے
اور لمبے ہاتھ بان کے تین تاپ ہارنی چیتون مند مند مسکراتے اور بھرگُ لتا کا چنہ چھاتی میں تم کو دکھلائی دے گا جو
تم سے سب روپ کا دھیان ایک بار نہ ہو سکے تو پہلے چرنوں سے شروع کر کے ایک ایک انگ کو دھیان میں
لاؤ دھیرے دھیرے سب روپ تمھارے دھیان میں آجائیگا جب اچھی طرح وہ روپ تمھارے دھیان میں
آجاوے تب تم سانس کھینچنے کا سادھن کر کے پران اپنا ماتھے پر چڑھا لینا جس آدمی کا پران برہمانڈ توڑ کر نکل جاتا ہے
وہ جیو سورج منڈل میں ہو کر بیکنٹھ کو پہونچتا ہے پھر اُس کا آواگون نہیں ہوتا جو لوگ جگیہ تپ دان تیرتھ ادک کر کے
اپنا تن تیاگ کرتے ہیں وہ جیو چندرمنڈل میں ہو کر دیولوک وغیرہ میں اپنے کرم کے موافق جاتے ہیں اور اپنے پُن
کے پھل تک وہاں کا سُکھ بھوگ کر اُن کو پھر دنیا میں پیدا ہونا پڑتا ہے آواگون سے نہیں چھوٹتے اور مکر سے لیکر

متھن کی سنکرانت یعنی چھ مہینہ تک سورج اُترائن رہتے ہیں یہ دیوتاؤں کا دن ہے اس چھ مہینے کے مرنے والے آدمی سورج منڈل ہوکر بیکنٹھ کو جاتے ہیں اور کرک سے لیکر دھن کی سنکرانت چھ مہینے تک سورج دچھنائن رہتے ہیں یہ دیوتاؤں کی رات ہے اس چھ مہینے کے مرنے والے لوگ چندرمنڈل میں ہوکر دیولوک آدک میں جیسا کرم کیا ہو جاتے ہیں وہاں کا سکھ اُس کی میعاد تک کرکے وہ پھر دنیا میں پیدا ہوتے ہیں ہم نے دونوں طرح کی دھرم کی راہ تم سے کہدی سوائے اسکے اور کوئی تیسری راہ نہیں ہے اے راجا جو کوئی آدمی کے تن میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرکے اپنی مُکت نہیں بناتا اُس کو پھر چوراسی لاکھ جُون میں پیدا ہونا پڑتا ہے جو کوئی اس تن میں پرمیشور کو نہیں پہچانتا اور اپنی عمر کھیل کود اور سنساری مایا میں پھنس کر خراب کر دیتا ہے اس کا وہ حال سمجھنا چاہیئے جیسے کوئی آدمی بڑی محنت سے اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا تب اُس کو تھوڑی سی محنت اپنے مطلب کے ملنے کے واسطے رہ جاتی ہے اسی طرح جب جیو نے آدمی کا تن پایا تو وہ گویا اونچے پہاڑ پر چڑھ چکا اور جو اُس نے اس تن میں تھوڑی سی محنت سے بھجن اور اسمرن پرمیشور کا کرکے اپنا کام نہیں بنایا تو وہ اُس پہاڑ سے نیچے زمین پر گر پڑا پھر چوراسی لاکھ جون میں پیدا ہو تب اُس پہاڑ پر پہونچ سکتا ہے جس نے اپنی عمر بفائدہ کھوئی وہ مرنے کے بعد بہت پچھتا کر کہیگا کہ دیکھو میں نے بُرا کام کیا جو پرمیشور کو نہیں پہچانا اور سنساری مایا موہ میں لپٹ کر خراب ہوا پھر وہ بات ہاتھ سے جاتی رہے گی اسلیے آدمی کو یہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ ہر روز میری عمر کم ہو کر مرنے کے دن نزدیک چلے آتے ہیں جو دن بیت گئے وہ پھر نہیں آسکتے اسواسطے آٹھوں پہر من میں نشچ اس رکھ کر ایک ساعت بھی پرمیشور کو نہ بھولے اور پرمیشور کے بھجن اور اُسمرن میں اپنا دن کاٹے اور جس نے آدمی کے تن میں پرمیشور کا بھجن نہیں کیا وہ جانور کے برابر ہے جس طرح اونٹ اور بیل کی پیٹھ پر بوجھا لادکر ایک وقت اُس کو دانہ اور گھاس دیتے ہیں اور وہ اُسی میں خوش ہوکر دن اپنا کاٹتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے سورج نکلتے ہیں اور کہاں جاکر ڈوبتے ہیں وہی حال اُس آدمی کا سمجھنا چاہیئے اے راجا پرمیشور تھوڑے دھیان کرتے میں آدمی سے خوش ہوکر اُس کو مُکت دیتے ہیں اور شری کرشن جی نے گیتا میں ارجُن سے کہا ہے کہ آدمی چار وقت ضرور میرا اسمرن کرتے ہیں ایک جب آدمی روگی ہوکر دکھ پاتا ہے دوسرے جس کو میرے ملنے کی اِچھا ہوتی ہے تیسرے جب کسی کا کام اٹکے یا دہ کسی چیز کے ملنے کے واسطے چاہ کرے چوتھے گیانی جو مجھے پہچان کر میرے بھید کو پہونچا ہے وہ لوگ اپنا اپنا مطلب پورا ہونے کے واسطے میرا اسمرن اور دھیان کرتے ہیں میں چاروں طرح کے یاد کرنے والوں سے خوش ہوتا ہوں لیکن گیانی سے زیادہ کہ وہ ہمیشہ میرے دھیان میں رہتا ہے راجا تو کچھ سندیہ من میں نہ رکھ اس سات دن میں ضرور تیری مُکت ہوگی ہم شری بھاگوت امرت روپی کتھا کہتے ہیں چت لگاکر سن بھوساگر پار اُتر جائیگا

تیسرا ادھیائے

برنن کرنا شکدیوجی کا یہ بات کہ کس دیوتا کی ارادھنا کرنے سے کون پھل ملتا ہے

سُوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جب راجا پریچھت نے یہ سب حال دھیان کرنے پرمیشور کا

سُنا تب گھبرا کر اپنے من میں کہا کہ کس طرح یہ سوروپ نارائن جی کا میرے دھیان میں آویگا جب اسی سوچ میں راجا
کا تکھ لین ہو گیا تب شکدیو جی نے راجا کو اُداس دیکھ کر یہ بچار کیا کہ شاید راجا کے من میں کوئی اِتچھا رہ گئی ہے
اس سے راجا کا مُنھ اُداس ہو گیا ہے میں اپنی باتوں سے اس کے چت کا حال معلوم کیے لیتا ہوں یہ بچار کر
شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی اپنا مت بڑھایا چاہے وہ برہما جی کی پوجا کرے اور جو اپنی اندریوں کو بلوان
کیا چاہے وہ راجا اندر کی اور جو پرجا ادھک ہونے کی اِچھا رکھے وہ دچھ پرجاپت کی اور جو دولت کی چاہنا رکھے
وہ دیبی جی اور جو اپنے روپ کا تیج بڑھانا چاہے وہ اگن کی اور جو اناج اور ہاتھی گھوڑا وغیرہ ملنے کی چاہ رکھے وہ
آٹھوں بس دیوتا کی اور جو کامدیو بڑھانا چاہے وہ رُدر کی اور جو کوئی اپنے بدن میں زیادہ طاقت ہونے کی چاہ کرے
وہ الا دیبی کی اور جو خوبصورتی زیادہ چاہے وہ گندھربوں کی اور جس کو خوبصورت عورت کی چاہ ہو وہ اُربسی اپسرا
کی اور جو آدمی جس ملنے کی اِچھا رکھتا ہو وہ جگت بھگوان کی اور جو بدیا چاہے وہ مہادیو جی کی اور جو اپنے پردار کی
بڑھتی چاہے وہ دبیہ दिव्य پتروں اور جس کو اپنے کُل اور پردار کی رچھا کرنی ہو وہ پُن جنوؤں کی اور جس کو
راج گدی کی چاہنا ہو وہ من کی اور جو کوئی اپنے دشمن کا مٹ جانا چاہے وہ نررت निऋत راچھس کی اور
جو کوئی اپنے بدن میں بیرج بڑھنے کی چاہ رکھتا ہو وہ چندرما کی اور جو کوئی اپنی عمر کی زیادتی چاہے وہ اشونی کمار
کی اور جو استری سندر پت چاہے وہ پاربتی جی کی اور جس کو کسی بات کی چاہ نہ ہو وہ نارائن جی کی اور جس کو سب چیزوں
کی جن کا برنن اوپر ہو چکا ہے اور سوائے انکے اور جس چیز کی چاہنا ہووے وہ شری نارائن جی کی پوجا کرے اُنکی
کرپا سے سب مطلب پورے ہوتے ہیں اے راجا جو لوگ اپنا پرلوک بنانے کے واسطے پرمیشور کی یاد نہیں
کرتے اُن کو کُتا اور گدھا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہیے جس طرح سُور غلیظ کھاتا ہے اسی طرح شراب
پینے والے کو سمجھنا چاہیے جس جیونے آدمی کا تن پا کر اپنے کانوں سے پرمیشور کی کتھا اور لیلا اور کیرتن نہیں
سُنا اور لوگوں کی نِندا سننے میں مَن لگایا اُس کا کان بچھو اور سانپ کے بِل کے برابر ہے اور جس نے زبان سے
پرمیشور کا نام نہیں جپا اُس کی زبان مینڈھک کے برابر سمجھنا چاہیے جو بیفائدہ برسات میں چِلّایا کرتا ہے
اور جس کا سر دیو استھان یا براہمن یا سادھو کے آگے ڈنڈوت کرنے کے واسطے نہیں جُھکا اُس کا سر بوجھ کے
برابر بدن پر سمجھنا چاہیے اور جس نے دولت پا کر پُن یا دان نہیں کیا اور ہاتھوں سے شری نارائن جی کی پوجا اور
سادھو اور براہمنوں کی سیوا نہیں کی وہ ہاتھ کاٹھ کی کرچھل کے برابر ہے اور جن پیروں سے تیرتھ جاترا اور دیوتا کے
مندر اور سادھو برہمن کے درشن کرنے کو نہیں گیا وہ پانوں درخت کی شاخ کے برابر ہے اور جس نے آنکھوں
سے پرتچھ یا دھیان میں پرمیشور اور دیوتا کا درشن نہیں کیا اُن آنکھوں کو مور پنکھ کے برابر سمجھنا چاہیے اور
جس آدمی نے پرمیشور پر چڑھی ہوئی تلسی کی پتی اور سادھو اور براہمنوں کے چرنوں کی دھور اپنے سر پر شردھا
اور پریم سے نہیں چڑھائی وہ آدمی جیتے جی مرے ہوئے کے برابر ہے اور جس کسی کو پرمیشور کی کتھا اور لیلا اور گُن
سُن کر دُکھ کی جگہ رونا نہ آوے اُس کا ہردے پتھر کے برابر سمجھنا چاہیے ۔

چوتھا ادھیاے

بنتے کرنا راجا پرکھیت کا شکدیوجی مہاراج سے واسطے کہنے کتھا اور کیرتن پربرہم پرمیشور کے

سُوت جی نے کہا کہ اے رکھیشور جب راجا پرکھیت کو شیام سُندر کا حال اور شری مدبھاگوت کی مہاتمن کر سب سُوچ من سے دُور ہو گیا تب راجا نے بہت خوش ہو کر راج اور استری اور لڑکوں کی محبت چھوڑ دی اور شکدیوجی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج جو کچھ آپ نے کہا اُس پر بشواس کر کے مجھ کو بڑی خوشی ہوئی اور میں نے اپنا دھیان نارائن جی کے چرنوں میں لگایا مجھ کو آج اور ساٹ دن میں مرنا دونوں برابر ہیں اس بات کا ڈر میرے من سے جاتا رہا آپ کا سب پُران اور شاستر دیکھا اور پڑھا ہوا ہے اور برہما جی اور آدپُرش کا حال آپ اچھی طرح جانتے ہیں جس طرح نارائن جی اس سنسار کو پیدا اور پالن کر کے پھر اس کا ناش کر دیتے ہیں وہ حال سنائیے اور پربرہم پرمیشور نے سگن اوتار لیکر جو لیلا اس جگت میں کی ہیں وہ برنن کیجئے یہ بات سنتے ہی شکدیوجی نے خوش ہو کر پہلے دھیان چرن شیام سُندر کا جن کی پوجا کرنے اور نام لینے اور کتھا سننے سے آدمی پوتر اور گیانی ہوتا ہے کر کے اس طرح پراستت کی کہ اے دینا ناتھ جتنے جوگ اور جگیہ وغیرہ ہیں وہ سب بغیر کرپا آپ کے اپنا پھل نہیں دے سکتے اُس پربرہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جس کے چرنوں کا دھیان بڑے بڑے جوگی اور مُن اور سنکادک اور برہما جی اور مہادیو جی آد دیوتا دن رات اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اور اُن کے چرتر لیلا کو نہیں جانتے اور جن کی دیا اور کرپا سے گوپیاں اور شودری اور گدھ وغیرہ جنیو نے چھوٹے جیو مکت پدوی پر پہونچے اور جو لچھمی جی کے پت ہیں اُن کو نمسکار کرتا ہوں وہی پرمیشور اپنی کرپا سے میری بدھ میں پرکاش کر کے میری بات سچ کریں اور ان کی شکت سے مجھ کو اُن کا چرتر کہنے کے واسطے سامرتھ ہو پھر شکدیوجی نے بیدبیاس اپنے پتا اور گرو کے چرنوں کا دھیان اور ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے راجا کتھا شری مدبھاگوت جو بیکنٹھ ناتھ نے برہما جی سے کہی اور برہما جی نے نارد مُن سے کہی اور نارد مُن نے بیدبیاس جی کو بتائی اور بیدبیاس جی ہمارے باپ نے ہم کو پڑھائی تھی وہ سب میں تم کو سناتا ہوں جو بات تم سننا چاہتے ہو وہ سب حال اس میں لکھا ہے من لگا کر سنو۔

پانچواں ادھیاے

شروع کرنا شکدیوجی کا کتھا شری مدبھاگوت اور سمباد برہما اور نارد کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا کسی جُگ میں ایک دن نارد مُن برہما جی اپنے پتا کے پاس ڈنڈوت کرنے کے واسطے گئے اُس وقت برہما جی پرمیشور کے دھیان میں بیٹھے تھے نارد مُن نے اُن کو دیکھ کر اپنے مَن میں

اس بات کا سندیہ کیا کہ دیکھو سب دنیا پیدا کرنے پر بھی یہ کسی کا دھیان کر رہے ہیں اِس دھیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی انکا بھی مالک ہے جس کا یہ دھیان کرتے ہیں اُس کا حال پوچھنا چاہیئے یہ بات بچار کر نارد جی نے برھما جی سے دھیان چھوٹنے کے بعد پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ جو کچھ جس کے بھاگ میں لکھا ہے وہی ہوتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس طرح سب جگت کو رچ کر پھر اُس کو ناش کر دیتے ہیں جس طرح مکڑی اپنے منھ سے ڈورا نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے آپ کے کہنے اور دھیان کرنے سے مجھ کو ایسا جان پڑتا ہے کہ آپ سے بھی کوئی بڑا ہے جس کا دھیان کر کے آپ اُس کی اگیا کے موافق سب سرشٹ رچنے کا کام کرتے ہیں جس کا دھیان آپ کرتے ہیں اُس کا نام اور گن مجھ کو بھی بتا دیجئے یہ بات سُنکر برھما جی نے کہا کہ اسے نارد تم دھن ہو جو تم نے پرمیشور کا پرتر ہم سے پوچھا پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے تم جو مجھ کو جگت کا کرتا کہتے ہو میں اس بات سے بہت شرمندہ ہوں اسے نارد مجھ سے بڑے اور میرے مالک بھگوان ہیں بہت سے برھما اور بہت سے برھمانڈ اُن سے ظاہر ہو کر سب دنیا اُنھیں کی مایا سے پیدا ہوتی ہے اور میں بھی پرمیشور کی دیا اور کرپا سے سب دنیا کو پیدا کرتا ہوں دیوتا اور آدمی کو اُنھیں کے پرتاپ سے بُدھ اور گیان ملتا ہے ۔ سُنو جب نارائن جی کی ناف سے کمل کا پھول نکلا اور ہم اس پھول سے پیدا ہوئے تب ہم نے بہت سوچ کر کے بچارا کہ ہم کہاں سے پیدا ہو کر یہاں آئے ہیں جب ہم کو اس کا حال نہیں معلوم ہوا تب پرمیشور کا دھیان کرنے سے ہم کو گیان ہو کر یہ بات جان پڑی کہ نارائن جی نے ہم کو پیدا کیا ہے اور سورج اور چندرما اور تارا اگن آدک اُنھیں کے تیج ت روشن ہیں اور جتنی چیزیں دنیا میں ہیں سب اُنھیں کی کرپا سے اور مایا سے ظاہر ہوئی ہیں اور یہ جیو سب کے بدن میں اُنھیں کا پرکاش ہے اور نارائن جی اپنے تیج سے آپ پرکاشت ہیں اُن میں کسی دوسرے کا تیج نہیں ہے اُن کے آد اور انت اور بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا کہ حال اُس پربرھم پرمیشور کا برنن کر سکے لیکن نارائن جی کی کرپا سے جتنا مجھ کو معلوم ہے وہ تم سے کہتا ہوں سنو کہ جب پرمیشور کو اس بات کی پیاہ ہوتی ہے کہ ہم اکیلے ہیں بہت روپ ہو جاویں تب اپنی اچھا سے بہت روپ ہو جاتے ہیں جب میں کمل کے پھول سے پیدا ہوا تب مجھ کو نارائن جی نے یہ حکم دیا کہ تو دنیا کو پیدا کر اُس وقت میں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ میں کس طرح دنیا کو پیدا کروں تب اُنھیں نارائن جی کی مایا سے ساتوک راجس تامس تین گن پیدا ہوئے اور مجھ کو اپنے ہردے میں بُدھ کا چمتکار دکھائی دیا تب میں نے تینوں چیزوں کی سامرتھ سے سب دنیا اور پانچوں تتو پیدا کر کے پرتھوی کو پیدا کیا اور مٹی اور آگ اور پانی اور ہوا اور آکاش ان پانچ تتو سے سب جیووں کا بدن بنایا اور میں نے جو پرتھوی کمل کے پتے سے بنائی تھی وہ پانی پر نہیں ٹھہرتی تھی ہزار برس تک برابر ہلتی رہی جب میں نے نارائن جی سے پرتھوی کے ہلنے کا حال کہا تب اُسی آدپُرش بھگوان نے اپنی شکت سے پرتھوی کو پانی پر ٹھہرا دیا تب ہلنا بس کا بند ہو گیا اسی شکت کو برھمانڈ اور براٹ روپ کہتے ہیں اور اس روپ کے ہزار سر اور ہزار ہاتھ اور ہزار پانوں اور ہزار کان اور ہزار ناک بید میں لکھی ہیں ۔

چھٹواں ادھیاے

کہنا برھما جی کا حال براٹ روپ نارائن جی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا برھما جی نے نارد جی سے کہا کہ حال براٹ روپ نارائن جی کا اس طرح پر ہے کہ ساتوں لوک اوپر کے کمر کے اوپر ساتوں لوک نیچے کے کمر سے نیچے ان کا بدن سمجھنا چاہیئے اور اگن منھ اور درخت بدن کے روئیں اور دسوں دشا کان اور سمدر پیٹ اور سورج آنکھ اور پہاڑ بدن کی ہڈی اور ندیاں ان کی نسیں اور ہوا سانس اور اندک دیوتا ہاتھ اور اشونی کمار دیوتا ناک اور سب سگندھ ناک کا چھید اور آکاش آنکھوں کی گولک اور دن رات پلک مارنا اور جل پیر اور دنیا کا ذائقہ زبان اور جمراج دانت اور مایا ہنسی اور لاج اوپر کا ہونٹھ اور لالچ نیچے کا ہونٹھ اور دھرم چھاتی اور ادھرم بیٹھ اور میگھ گھٹا سر کے بال اور برسات کا پانی نیج ان کے براٹ روپ میں سمجھنا چاہیئے سوائے اسکے اور سب بیوہار دنیا کے اُسی روپ میں موجود ہیں اس لیے تپسی اور رکھیشور لوگ نارائن جی کا پرکاش سب جگہ برابر سمجھ کر کسی کو دُکھ نہیں دیتے اور ہرا درخت کاٹنے سے ضرور سمجھنا چاہیے کہ پرمیشور کو دُکھ پہونچے گا جگت میں ہاں لابھ جس اجس دُکھ سُکھ پرمیشور کی اچھا سے ہوتا ہے اور جو کچھ شرادھ آدک میں پتروں کے نام اور جگیہ آدک میں دیوتا آدک کے نام پر دنیا کے لوگ دیتے ہیں وہ سب اُسی پرمیشور کو پہونچتا ہے اور یہ اور جیتن سب جیوؤں کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے وہی ابناشی پرمیشر ہیں اُن پر کوئی دوسرا مالک نہیں ہے اے نارد جب مجھ کو دنیا پیدا کرنے کی اگیا ملی تب میں نے نارائن جی کی دیا اور کرپا سے دکچھ پرجاپت کو پیدا کیا اُس سے بہت آدمی پیدا ہوئے اور انھیں نارائن جی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھنے سے مجھ کو دنیا پیدا کرنے کی سامرتھ ہے اور وہی پرمیشور آدمتیہ اور انت میں ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر گھٹنے اور بڑھنے اور پرانے ہونے سے رہت ہیں اور کوئی چیز دنیا کی اُن کے روپ سے باہر نہیں ہے اور بدھ اتنی سامرتھ نہیں رکھتی کہ ان کی استت کر سکے اور نارائن جی نے اپنی اچھا سے واسطے کرنے لیلا اور بھو ساگر پار اُتارنے سنساری جیوؤں کے دنیا میں چوبیس اوتار لئے ہیں آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ لیلا اُن اوتاروں کی آپس میں کہہ سُن کر بیچ دھیان اور اسمرن نام پرمیشور کے لگا رہے تب اُس کا انتہ کرن شدھ اور پوتر ہو کر اُس میں پرمیشور کا چمتکار چمکے اور آواگون سے چھوٹ کر بھو ساگر پار اُتر جائے دیکھو انھیں پرمیشور کا بھجن اور آتدن کرنے کے پرتاپ سے رکھیشور اور تپسی لوگ جو کچھ شاپ یا آشیرباد کسی کو دیتے ہیں وہ اسی وقت ہو جاتا ہے رکھیشور اور مہاتما لوگ مجھ سے بید وغیرہ پڑھ کر دنیا میں ظاہر کرتے ہیں اور پرمیشور کے بردان دینے سے میری بات جھوٹ نہیں ہوتی اور من میرا پاپ کی طرف نہیں جاتا اور اندریاں میری ادھرم کی چاہ نہیں کرتی ہیں انھیں پرمیشور کا دھیان کرنے سے یہ تین گن مجھ میں ظاہر ہوئے ہیں اور

پرمیشور نے سب بدن آدمی کا ایک ایک دیوتا کو سونپ دیا ہے ایک روپ سب دیوتاؤں کا اپنے لوک میں ہو کر پرکاش اُنکا سورج کی طرح جیسے پانی بھرت برتنوں میں پڑتا ہے اُسی طرح سب جیوؤں کے بدن میں سمجھنا چاہیئے اور تیسرا پرکاش اُن کا پچ مورت دیومندروں کے رہتا ہے اور سورج کی روشنی اور چندرما کی کرن پڑنے سے چاندی سونا تانبا وغیرہ کی کھان دنیا میں پیدا ہوتی ہیں اور جو پاپ اور ادھرم آدمی سے ہوتے ہیں اُن کے پرایشچت प्रायश्चित्त دھرم شاستر میں لکھے ہیں یہ سب حال کہہ کر برھما جی نے جو چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کے نارائن جی کے منہ سے سُنے تھے وہ چاروں اشلوک ناردجی سے کہہ کر کہا کہ اے نارد وہ پربرہم پرمیشور نرنکار روپ کسی کے دیکھنے میں نہیں آتے اور اُن کو کوئی ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا اور کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کے سب اوتاروں کا حال برنن کر سکے کہ سب جیوؤں میں اُنھیں کی جوت کا پرکاش ہے حال چوبیسوں اوتار پربرہم پرمیشور کا جو سگن روپ دنیا میں دھارن کیے تھے اپنی بُدھ کے موافق کہتا ہوں۔

ساتواں ادھیاے

برھما جی کا ناردجی سے پرمیشور کے چوبیسوں اوتاروں کا حال کہنا

برھما جی نے ناردجی سے کہا کہ پہلا اوتار سنک سنندن سناتن سنت کُمار کا میری ناک سے پیدا ہوا ہے کہ وہ لوگ پرمیشور کے تپ اور دھیان میں رہ کر اُسی تپ کے پرتاپ سے کئی کلپ کے گزر جانے پر بھی ہمیشہ پانچ برس کی عمر کے بنے رہتے ہیں دوسرا اوتار باراہ جی کا اس واسطے لیا کہ مجھ کو جب دنیا پیدا کرنے کا حکم ہوا تب میں نے نارائن جی کی کرپا سے کمل کے پتّے کی پرتھوی بنائی تو اس پرتھوی کو ہرنیاکش हिरण्याक्ष دیت اُٹھا کر پاتال کو لے گیا جب میں نے بیکنٹھ ناتھ سے بنے کیا کہ بغیر زمین کے میرے پیدا کیے ہوئے جیو کہاں رہیں گے تب اُنھوں نے باراہ روپ رکھ کر پاتال میں جا کر ہرنیاکش دیت کو مار ڈالا اور پرتھوی کو باہر لا کر اپنی حمایت سے پانی پر ٹھہرا دیا پرتھوی کرموں کا پھل دینے والی اچھا بُرا جیسا کرم کوئی کرے ویسا پھل پاوے تیسرا اوتار جگیہ پُرش کا لیکر دنیا کے لوگوں کو جگیہ کرنے کی راہ بتلا کر کرتارتھ کیا چوتھا اوتار ہی گریو हयग्रीव کا دھارن کرکے پاتال میں جا کر مدھو کیٹبھ मधुकैटभ دیت کو مار ڈالا اور جو بید وہ دیت چُرا لے گیا تھا اُسے لا کر مجھے دیا پانچواں اوتار نارائن جی کا مورت نام کنیا دھرم رکھیشور سے لیکر اُترا کھنڈ میں بمقام بدری کیدار بیٹھے ہوئے اس واسطے تپ کرتے ہیں کہ جس میں دنیا کے لوگ مجھ کو تپ کرتے ہوئے دیکھ کر آپ بھی پرمیشور کا تپ اور آمرن کیا کریں چھٹواں اوتار کپل دیو مُن کا لیکر دیوہوتی اپنی ماتا کو سانکھیہ جوگ گیان سکھا کر مُکت دی ساتواں اوتار دتاترے दत्तात्रेय کا لیکر راجا جد کو گیان سکھلایا جس کے پرتاپ سے وہ مُکت ہوا اور دتاترے نے چوبیس گرو کیے اس کا حال گیارھویں اسکندھ میں لکھا ہے آٹھواں اوتار رکھبھ دیو ऋषभदेव کا لیکر سراوگیوں सरावगी

اور نیں دھرمیوں जैनधर्मी کی ذات دنیا میں ظاہر کی نواں اوتار راجہ پرتھ पृथु کالیکر ین बणा اپنے
باپ کو نرک جانے سے بچایا اور گئو روپی پرتھوی کو دُوہ کر سب اوکھدھ دودھ کی طرح اُس میں سے نکالیں اور پہاڑوں
کو جو جا بجا زمین کو روکے ہوئے تھے اُٹھا کر اُترا کھنڈ میں رکھ دیا اور پرتھوی سنساری جیوؤں کے رہنے کے
لیے خالی کرکے اُس پر شہر اور گانوں بسایا دسواں متس मत्स्य اوتار لیکر راجا ست برت सत्यव्रत کو
پرلے کا تماشا دکھلایا اور گیارھواں کچھپ اوتار لیکر سمدر متھنے کے وقت مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر لیکر چودہ رتن
اُس میں سے نکالے بارھواں اوتار دھنونتر بید کا لیکر واسطے دور کرنے بیماریوں کے دوائیں سمدر سے نکالیں
تیرھواں اوتار موہنی روپ کا رکھ کر دیتوں کو اپنے روپ پر موہت کیا اور امرت کا کلسہ جو دیتوں نے دھنونتر بید
سے بغیر دینے حصہ دیوتاؤں کے چھین لیا تھا لیکر وہ امرت دیوتاؤں کو پلایا چودھواں اوتار نرسنگھ کا لے کر ہرنیہ کشیپ
دیت کو مارا پندرھواں اوتار باون کا رکھ کر تین قدم زمین راجا بل سے دان لیکر دیوتاؤں کو دی سولھواں اوتار
ہنس کا لیکر سنت کمار کو گیان سکھلا کر غرور اُنکا دور کیا سترھواں اوتار نارائن نام لیکر دھرو بھگت کو درشن دیا
اٹھارھواں اوتار ہری نام دھر کر گجیندر کا پران گراہ سے بچایا اُنیسواں اوتار پرشرام کا لیکر جو دُشٹ جیو بھگتوں کو
پرتھوی پر دُکھ دیتے تھے اُن کو مار ڈالا اور اکیس مرتبہ چھتری راجاؤں کو دوسرے چھتریوں سمیت مار کر زمین اُن کی
چھین کر برہمنوں کو دان کر دی بیسواں اوتار شری رامچندر جی کا لیکر پاپی راون کو دوسرے راچھسوں سمیت جو
گئو اور براہمنوں کو دُکھ دیتے تھے مار ڈالا اور لنکا کا راج بھبیکھن کو دے کر ہنومان جی کو جس دیا اکیسواں اوتار
بید بیاس جی کا لیکر واسطے بھوساگر پار اُتارنے سنساری جیوؤں کے چار بید اور مہابھارت اور اٹھارہ پُران
بنائے اور بائیسواں اوتار شری کرشن جی کا لیکر کوروں اور پانڈوؤں سے مہابھارت کرایا اور کنس اور کال تمن
اور جراسندھ آدک ادھرمی راجوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور دنیا میں بہت سی لیلا کی جس کا برنن وسم اسکندھ میں
لکھا ہے اور تئیسواں بُودھ اوتار لیکر جگیہ کرنا دیتوں کا بند کیا اور کلجگ کے اخیر میں جو بیسواں اوتار کلنکی دھارن
کرکے تلوار ہاتھ میں لیے نیلے گھوڑے پر سوار ہو کر ادھرمی اور پاپی لوگوں کو ماریں گے اور ست جگ کا کرم دُنیا
میں ظاہر کرکے دھرم کو بڑھاویں گے اے نارد چوبیسوں اوتاروں کا حال ہم نے تم سے اپنی بُدھ کے موافق کہا
جو آدمی اگیان ہو کر پرمیشور کو اچھی طرح سے نہ جانتے گا اُس کو گیان اور مُکت ملنے کے واسطے ان سب اوتاروں
کی کتھا اور لیلا ضرور سُننا چاہیے اور جس آدمی نے گیانی ہو کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا پرکاش برابر دیکھا اُس کو
برہم گیانی جان کر جیون مُکت سمجھنا چاہیے اے نارد میں جگت کی رچنا اور بشن سب جیوؤں کی پالنا اور مہادیو جی
سب کا ناش کرتے ہیں یہ تینوں اوتار پرمیشور کے ہیں اور سب دنیا پرمیشور کی مایا سے اپنے استری اور لڑکے اور
دھن کی محبت سے مہاجال میں پھنسی رہتی ہے جس آدمی پر نارائن جی بڑی کرپا کرتے وہ ست سنگ کرکے اس
مایا جال سے چھوٹ سکتا ہے نہیں تو سنسار روپی جال سے چھوٹنا بہت مشکل سمجھو اور اس مہاجال سے چھوٹنے
کے واسطے سوائے بھجن اور اسمرن نام اور سننے کتھا اور لیلا اوتار پربرہم پرمیشور کے دوسری کوئی تدبیر نہیں ہے

اور اوتاروں کی لیلا چاروں برن کو سننا چاہیئے اور چار اشلوک تو گیان شری مدبھاگوت کے جو ہم نے نارائن جی
سے سُنے تھے وہ ہم نے تم سے کہے اُنھیں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے سے تم میں بھی سب گن ظاہر ہونگے
اور اے نارد کئی مرتبہ مجھ ایسے برہما اور تم ایسے نارد دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں اس کا حال سوائے پر برہم پرمیشور کے
دوسرا کوئی نہیں جانتا ہے ہر کلپ میں سب جیو اپنے کرم کے موافق پھر جنم پاتے ہیں اور جس دیش میں دیو استھان
نہو کر پرمیشور کی کتھا نہیں ہوتی اور جس گھر میں کوئی جگیہ اور ہوم نہیں کرتا ہو وہاں کلجگ کا قیام زیادہ سمجھنا چاہیئے اور
وہاں کے آدمی کرودھ لوبھ اہنکار میں بھرے رہتے ہیں اور یہی کرودھ وغیرہ پاپ کی جڑ ہو کر لوگوں سے بہت
طرح کے ادھرم کراتے ہیں اور پرمیشور کی مایا کو تھوڑا سا مہادیو جی اور دچھ پرجاپت، دیوتا اور سنکادک، بھرگ
رکھیشور پرہلاد اور اجامیل۔ اجامبیر رکھ پراچین برکھ وغیرہ جانتے ہیں اور جس جیو کو غرور نہیں ہوتا وہی آدمی
پرمیشور کی مایا سے چھوٹ کر بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے اور جو لوگ ہر بھگت ہو کر پرمیشور کی سرن میں رہتے ہیں اُن پر
مایا کا کچھ بس نہیں چلتا نارد جی یہ پرتاپ نارائن جی کا سنتے ہی بہت خوش ہو کر بین بجاتے ہر گن گاتے چلے گئے۔

آٹھواں ادھیائے

پوچھنا راجا پریچھت کا شکدیو جی سے حال دھرم اور بید اور پُران اور جوگ ابھیاس آدک کا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر من میں اس بات کا بچار کیا کہ دیکھو شکدیو جی نے نارائن جی کی کتھا سُننا
چاروں برن کے واسطے کہا ہے اور مجھ کو اُن سے اُتم نہیں جان کر چاروں برن کے برابر سمجھا یہ سندیہ چھوڑانے کے
واسطے پچھلے راجوں کا حال جنھوں نے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے بدن اپنا چھوڑ دیا ہے ان سے پوچھنا چاہیئے
ایسا بچار کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اوتاروں کا حال سُن کر من میرا بہت خوش ہوا اب مجھ کو یہ چاہنا
ہے کہ سوائے لیلا اوتار نارائن جی کے دوسرا حال نہ سُنوں کس واسطے کہ اس کتھا کے سننے سے انتہ کرن شُدھ
اور پوتر ہو کر پرمیشور کا پرکاش ہردے میں ظاہر ہوتا ہے اور اُس پرکاش کے ہونے سے اس کام کرودھ لوبھ اہنکار
کا بدن میں نام نہیں رہتا جس طرح سنساری لوگوں کے مکان میں راجا کے آنے سے گھر اُن کا شُدھ اور پوتر ہوجاتا
ہے وہ حال آپ کرپا کر کے بتلایئے کہ نارائن جی آدنرنکار جوت نے جو براٹ روپ دھارن کیا جس روپ میں سب
دنیا کی چیزیں ہیں اور ایک سے لاکھوں سو روپ بہت طرح کے ہو جاتے ہیں اس کا کیا بھید ہے اور پچھلے
جگوں میں جن راجوں نے پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں لین ہو کر بدن اپنا چھوڑ دیا ہے اور جتنے تو ہیں
اُن کی گنتی اور پرمیشور کی پوجا بدھ اور جس طرح جوگی لوگ جوگ ابھیاس کر کے بدن اپنا چھوڑ دیتے ہیں
اور بید کا جیسا دھرم اور روپ ہو اور اتہاس اور پُران کا ماہاتم اور جس طرح جگت میں پرلے ہوتی ہے اور
جس طرح جگیہ آدکرتے ہیں اور حال برہمانڈ رکھیشوروں کا اور جس طرح جیو نرک سے نکل کر آتے ہیں اور

پاپ اور ادھرم کرنے والوں کا مرنے کے بعد کیا حال ہوتا ہے اور جیو دُنیا میں کون کرم کرنے سے مایا جال میں پھنس کر خراب ہوتا ہے اور کون کرم کرنے سے مُکت ملتی ہے ان سب باتوں کا حال دَیا کر کے برنن کیجئے یہ بات سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا تجھ کو یہ سب حال پوچھنے سے کیا مطلب ہے راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں چاہتا ہوں کہ سب لیلا اوتار پربرہم پرمیشور کی سنوں اور تن اپنا نارائن جی کی چرچا او دھیان میں چھوڑ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ بات سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا آدمی کا بدن پانا بہت مشکل ہے جو کوئی آدمی کا تن پا کر نارائن جی کی لیلا اور کتھا نہیں سُنتا اُس کو سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگتا اور جو بات تم نے پوچھی ہے اُس کا حال سُنو کہ جب پربرہم پرمیشور چاہتے ہیں کہ دنیا کو پیدا کر کے جیوؤں کو بڑھا دیں اور اپنا روپ آپ دیکھ کر موہت ہوویں جس طرح آدمی اپنا منہ آئینہ میں دیکھتا ہے اور آئینہ الٹ دینے سے پھر کچھ نہیں دکھائی پڑتا اسی طرح پرمیشور سب دنیا کو اپنی اِچھا سے پیدا کر کے پھر اس کا ناش کر کے اپنے روپ میں ملا لیتے ہیں اِس لیے دنیا میں اُسی کو گیانی سمجھنا چاہیئے کہ جو پرمیشور کے جو بیسوں اوتاروں کی کتھا اور لیلا سچے من سے سُن کر اُس پر یقین کرے اور چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر جان کر کسی کو دُکھ نہ دے اتنی کتھا سُنا کر سوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ جو حال پریکھیت نے شکدیوجی سے پوچھا ہے یہی بات ایک مرتبہ برہم کلپ میں برہماجی نے نارائن جی سے پوچھی تھی۔

نواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا پیدا ہونے برہماجی اور چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کا جو نارائن نے کہے تھے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جب ایک پھول کنول کا پرمیشور کی نابھ سے نکلا اور اُس پھول سے برہماجی پیدا ہوئے تب برہماجی نے یہ بات معلوم کرنا چاہی کہ میں کہاں سے پیدا ہوا ہوں جب بہت بچار کرنے سے بھی برہماجی کو بھید نہ معلوم ہوا تب ہار مان کر اُسی پھول پر بیٹھ رہے اس لیے سمجھنا چاہیئے کہ بھگوان کی مایا بڑی بلوان ہے جس مایا کی رسی میں برہماجی بھی بندھ کر اُن کا بھید نہیں جان سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کی لیلا اور آد اور انت کو پہونچ سکے پھر برہماجی نے اُسی پھول پر بیٹھے ہوئے چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کے اکاش بانی میں سُنے اُسی اگیا کے موافق تپ کیا جب برہماجی کو تپ کرنے سے ہردے میں گیان ہوا تب اُس اشلوک کا مطلب جان کر دنیا کی چنتا کی اور مطلب اُن چار اشلوکوں کا یہ ہے کہ اے برہما جو سب کے پہلے تھا وہ میں ہوں سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں ہے اور جو کچھ تم دیکھتے ہو وہ بھی مجھی کو سمجھو اور مہا پرلے ہونے کے بعد بھی سوائے میرے کچھ نہیں رہے گا سب دنیا کی چیزوں کی جڑ میں ہوں جس طرح سونے کا گہنا واسطے ہاتھ پیر اور ناک

اور کان وغیرہ سب عضو کے الگ الگ تیار کراؤ تب نام سب زیوروں کا الگ الگ ہوتا ہے اور جب سب وہ گہنا توڑ کر گلا ڈالو تب پھر خالص سونا رہ جاتا ہے وہی حال میرا سمجھنا چاہیئے میں اکیلا رہ کر جب چاہتا ہوں تب اپنی اچھا سے بہت روپ رکھ کر دنیا میں بہت نام اپنے ظاہر کرتا ہوں پھر جب میری اچھا اکیلے رہنے کی ہوتی ہے تب اکیلا ہو جاتا ہوں اور طاقت دیکھنے اور سننے اور بولنے کی اور بھلا برا پہچاننے کی جو سب جیوؤں میں ہے وہ سب میرے پرتاپ کا پرکاش سمجھنا چاہیئے جس طرح آکاش سب کو گھیرے ہوئے ہے اسی طرح میں سب سے زبردست ہو کر تینوں لوگ اور چودھوں بھون کو اپنے بس میں رکھتا ہوں اور سوا میرے دنیا کی سب چیزوں کو است جاننا چاہیئے اور پانچ تتو سے سب دنیا کے جیو پیدا ہوتے ہیں جس طرح سب بیوہار دنیا کا میرے براٹ روپ میں ہے اسی طرح سب کے بدن میں میری جوت کا پرکاش ہے جس کو پران کہتے ہیں تم سمجھو کہ جب تک وہ چمتکار سب کے بدن میں رہتا ہے تب تک طاقت چلنے پھرنے کھانے پینے بولنے اور اندریوں کا سکھ بھوگنے کی اس کو رہتی ہے اور جب وہ پرکاش بدن سے نکل جاتا ہے تب وہ بدن مردہ ہو کر سڑ گل جاتا ہے پھر اس بدن سے کچھ نہیں ہو سکتا براہمن چھتری بیش شودر چاروں برن میں میرا پرکاش برابر رہتا ہے گیان درسٹ سے ان میں کچھ بھید نہ جان کر سب جیوؤں میں نارائن جی کا سروپ ایک سا سمجھنا چاہیئے جس طرح سورج کی چھایا سونا چاندی مٹی لوہا آدکے برتنوں میں برابر پڑتی ہے اور جس طرح سونا چاندی پیتل اور کاٹھ وغیرہ بہت طرح کے دانوں کو ایک تاگے میں پرونے سے مالا ہو جاتا ہے اسی طرح میرا چمتکار سب جیوؤں میں تاگے کے برابر سمجھو جب وہ تاگا ٹوٹ جاتا ہے تب سب دانے بے آدر ہو جاتے ہیں اے برھما اسی طرح مجھ کو سب جگہ جان کر جگت کی رچنا کرو سنساری مایا میں نہ پھنس کر خوشی سے رہو گے اور تپ کرنے سے تم کو میرا درشن ہوگا اور تم دیا من میں رکھ کر سب جیوؤں کی رچنا کرنا اور دنیا میں تم کو مان کر رکھیشور اور گیانی لوگ تمہاری استت کریں گے اور جگت رچنے میں تم کو کچھ محنت اور دکھ نہ معلوم ہوگا اور تم دھیان میرے چھوٹے چتربھجی سروپ کا جو مہاتما اور رکھیشور اور نند اور سنند آدداسوں کے بیچ میں براجمان ہو کر نلیہ آکاش بانی سن کر برھماجی نارائن جی کے چرن چھونے کے بعد ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دین دیال مجھ کو یہ بردان دیجئے جس میں آپ کو اپنا مالک جانتا رہوں اور دنیا پیدا کرنے میں مجھ کو کمزوری نہو یہ بات برھماجی کی سن کر پرم پرمیشور نے ان کو اچھا پورنک بردان دے کر کہا کہ اے برھما تم میری آگیا مان کر سنساری بیوہار پرچھائیں کی طرح جھوٹا سمجھتے رہنا تو تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی یہ کہہ کر نارائن جی برھماجی کے دھیان سے گپت ہو گئے اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا مطلب چاروں اشلوک شری مدبھاگوت کا یہی ہے جو میں نے تم سے کہا اور برھماجی نے اپنے دوسرے بیٹوں کو یہ حال نہیں بتایا اور ناردجی کو گیانی سمجھ کر یہ بھاگوت گیان ان سے کہا تھا ناردجی نے بید بیاس جی کو اپدیش کیا بید بیاس جی ہمارے پتا نے ہمارے لیے بستار سے لکھا اور شری مدبھاگوت نام رکھ کر ہم کو پڑھایا اور اسی گیان کو میترے رکھیشور نے جمنا کنارے ادھوجی سے کہا تھا اب وہی کتھا تم کو سناتا ہوں اور اے راجا جو کوئی اہنکار سے اپنے کو میں سمجھ کر پرمیشور کا مہاتم نہیں جانتا وہی دنیا اور پرلوک میں دکھ پاتا ہے۔

دسواں ادھیاے

تیار ہونا بدن کا پانچ تتو سے اور باس رہنا دیوتاؤں کا سب کے انگ پر

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اس بھاگوت میں دس طرح کی کتھا ہیں اس کا حال الگ الگ کہتا ہوں من لگا کر سنو
جگت کی اتپت جگت کا ناش ہونا جگت کو استھر رکھنا سب جیوؤں کو پالنا پرمیشور کی لیلا منونتروں کا حال ایشور کی کتھا کرت
مگت نارائن جی سب جگت کے مالک ہیں ہے راجا اِن سب تتوجّن کا حال سُن کر ویسا ہی کرنا یہ سب کیول دسویں تجن کے
جاننے کے واسطے ہیں جب آدپُرش پرمیشور نے جو شیش ناگ کی چھاتی پر آرام کرتے ہیں اپنے کو دیکھ کر من نہ لگنے سے
چاہا کہ ہم بہت طرح کے روپ دھر کر دیکھیں تب اُنھوں نے اپنی مایا کو آگیا دی کہ دنیا بڑھانے کے واسطے تدبیر کر اُس وقت
مایا نے سُرگ پاتال اور مرت لوک بنا کر رَاجس ساتوک تامس تین گُن ظاہر کیے تامس سے اہنکار اور راجس سے
ہاتھ پاؤں اور باک اور لِنگ اور گُدا پانچ کرم اندری اور رجوگن سے آنکھ کان ناک جیبھ کھال پانچ گیان اندری
ظاہر ہوئیں سوائے اسکے تموگُن سے پرتھوی آکاش اگن جل بایو پانچوں تتول ور ستوگن سے شبد مورت سواد سوگھنا بدھ
سب کے بدن میں پیدا ہوئی اور دسوں اندری بدن کی ایک ایک دیوتا کو سونپی گئیں منھ میں اگن دیو زبان میں برن
کان میں دشا ناک میں اشونی کمار ہاتھ میں اندر آنکھ میں سورج لِنگ میں متر اُبرن گُدا میں جمراج پاؤں میں بشن بدھ
میں برھماجی کا باس رہتا ہے سب دیوتاؤں نے چاہا کہ اپنی طاقت سے اُس مورت کو جلا کر ہلا دیں اور ہنسا دیں
اس لیے اُنھوں نے اپنے پراکرم بھر بہت تدبیر کی جب اُن کی طاقت سے وہ مورت ہل بھی نہ سکی تب اُنھوں نے
ہار مان کر ہوا کی طرف جس کو سوا افسا کہتے ہیں اشارہ کیا جب اُس ہوا سے بھی کچھ نہ ہو سکا تب سب دیوتا دھیان اور
چرن نارائن جی کا جن کی کرپا سے وہ مورت تیار ہوئی تھی کرکے بولے کہ اے جگت کے کرتا بغیر دیا اور کرپا آپ کے
ہم لوگوں سے کچھ نہیں ہو سکتا جب آدنرنکار جوت نے تھوڑا سا اپنا پرکاش اُس مورت میں داخل کر کے کہا کہ تم اُٹھو
تب اُس پرکاش کے بل سے سب دیوتاؤں کو اپنے اپنے مقام پر طاقت اُٹھنے بیٹھنے بولنے وغیرہ کی مل کر وہ مورت
چلنے پھرنے لگی اے راجا آدمی کے بدن کے ہر ایک عضو میں دیوتا لوگ باس کر کے یہ چاہا کرتے ہیں کہ ہاتھ سے
دان دے کر زباں سے پرمیشور کا بھجن اور کیرتن کر کے کانوں سے اُن کی کتھا اور لیلا سُنیں اور پیر دل سے
تیرتھ اور دیو استھان پر جا کر آنکھوں سے بظاہر اور دھیان میں پرمیشور کا درشن کریں جس میں ہم لوگوں کا بھی
بھلا ہو اور آدمی کے بدن میں رجوگن یا تموگن یا ستوگن ایک چیز تینوں بھر موجود رہتی ہے ایک گُن کے
وقت دوسرا گن نٹ کے کھیل کی طرح چھپ جاتا ہے اور یہ حال ہم نے تم سے برہم کلپ کا کہا ہے اسی طرح
سب کلپ میں دنیا پیدا ہوتی ہے۔

اسکندھ تیسرا

بھینٹ ہونا بدرجی کی اودھو بھگت سے راہ میں اور ملنا بدرجی کا میترے رکھیشور سے جمنا کنارے اور کتھا جے بجے اور کپل دیو اوتار کی

پہلا ادھیاے

سمجھانا شری کرشن جی اور بدر آدک کا راجا درجودھن کو واسطے بانٹ دینے حصہ راجا جدھشٹھر کے اور نہ ماننا اس کا کہنا کسی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو بات تم نے ہم سے پوچھی تھی اسی بات کا جواب نارائن جی نے لچھمی جی کو دیا تھا اور لچھمی جی نے شیش ناگ جی کو بتایا اور شیش ناگ جی نے باتسیاین वात्स्यायन رکھیشور کو سنایا اور باتسیاین نے میترے رکھیشور کو اُپدیش کیا اور میترے جی نے بدرجی سے کہا اتنی کتھا سُن کر پھر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اے سوامی بدرجی اور میترے رکھیشور سے کس جگہ پر بھینٹ ہوئی تھی وہ دونوں آدمی گیانی اور پرمیشور کے پرم بھگت تھے اُن کے ملتے وقت بڑی خوشی ہوئی ہوگی اس کا حال سُنایئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جس وقت راجا دھرتراشٹر نے جدھشٹھر وغیرہ اپنے بھتیجوں کو دوسرا جان کر درجودھن وغیرہ اپنے بیٹوں کو پیارا سمجھا اور درجودھن نے ارجن وغیرہ پانچوں بھائی پانڈوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوا دی اور بھیم سین کے واسطے زہر کا لڈو بنا کر بھیجا اور ادھرم سے جوا کھیل کر سب راج اور دولت اُن کی جیت لی اور دروپدی ایسی پت برتا استری کو راج سبھا میں ننگی کرنے کے واسطے اُس کا چیر دُشاسن سے کھچوایا اور جدھشٹھر وغیرہ پانچوں بھائیوں کو تیرہ برس کا بن باس دیا اور شری کرشن جی کی رچھا کرنے سے سب جگہ پر اُن کی جان بچی جب بن باس کر کے جدھشٹھر وغیرہ پھر آئے تب بھی اُن کا حصہ راجا درجودھن نہیں دیتا تھا اس لیے شری کرشن جی اور کرپاچارج اور بدر آدک سب کو دھرتراشٹر نے بلا بھیجا وہ لوگ کوروں اور پانڈوں کا جھگڑا چکانے کے واسطے بیچ ہو کر راجا درجودھن کی سبھا میں گئے اُس وقت شری کرشن جی چھارج اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج نے دھرتراشٹر کو سمجھایا کہ اے راجا تمہارے بیٹوں اور بھائی کے بیٹوں میں کچھ بھید نہیں ہے درجودھن وغیرہ تم کو سُرگ میں نہیں لے جا سکتے ہیں اور نہ جدھشٹھر آدک تم کو نرک میں پہونچا دیں گے اس لیے تم کو چاہیئے کہ دنیا کا بیوہار جھوٹا سمجھ کر جدھشٹھر وغیرہ پانچوں بھائیوں کے کھانے اور خرچ کرنے کے واسطے کچھ گانؤں اُن کو دیدو اس بات میں تمہارا جس ہوگا راجا دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر کچھ اُس پر دھیان نہیں کیا جب بدرجی نے جو اس سبھا میں بیٹھے تھے دھرتراشٹر اپنے بھائی کی مت ادھرم پر دیکھی تب واجبی بات سمجھ کر کہا

کہ اے بھائی تم جُدھشٹھر آدک کا حصّہ دے ڈالو کس واسطے کہ وہ سادھو لچھمن ہیں کسی سے دشمنی نہیں رکھتے سب کو اپنا دوست جانتے ہیں اور جُدھشٹھر بھیم سین ارجن نکل سہدیو پانچوں بھائیوں کو ایسی طاقت ہے کہ چاہیں تو انہیں سے ایک آدمی دسوں دکپالوں کو لڑائی میں جیت لیں سوائے اِسکے شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ اُن کے مددگار ہیں اور تم دُرجودھن اپنے بیٹے کا موہ کر کے جو سمجھتے ہو کہ میرے سَو لڑکے بڑے زبردست لڑنے والے ہیں شیام سُندر سے بمکھ رہنے سے اُن کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا اس ادھرم کرنے سے تمھاری دولت اور دھرم دونوں جاتے رہیں گے اور دُرجودھن تمھارا بیٹا شری کرشن جی سے عداوت رکھتا ہے اس لیے اس کے ساتھ محبت کرنے اور اُس کا کہنا ماننے میں اپنے واسطے اچھا نہ سمجھو اور جُدھشٹھر وغیرہ پانچوں بھائیوں کا حصّہ راج میں بانٹ دو اور دُرجودھن سے جو راج اور دولت کے نشے میں اندھا ہو رہا ہے راج سنگھاسن چھین لو اسی میں تمھارے کل اور پروار کا بھلا ہے نہیں تو شری کرشن جی سے دشمنی کرنے میں تمھارا اپنا لگنا مشکل ہے جب بدرجی کے سمجھانے پر بھی دھرتراشٹر کچھ نہیں بولا تب درجودھن نے غصّہ میں آکر حکم دیا کہ بدرجی کو میری سبھا سے باہر نکال دو یہ ہمارے کل میں داسی کا بیٹا ہو کر سب باتوں میں پانڈووں کا پچھ کرتا ہے اور پرورش اُس کی میں کرتا ہوں اور سبھا میں ہمارے برابر بیٹھ کر گیان سکھاتا ہے حکم درجودھن کا سُن کر جب اُس کے سپاہیوں نے بدرجی کو سبھا سے نکالنا چاہا اور دھرتراشٹر نے درجودھن کو ایسی بات کہنے سے کچھ منع نہیں کیا تب بدرجی نے سمجھا کہ اگر کوئی مجھ کو سبھا سے ہاتھ پکڑ کر اُٹھا دیگا تو زیادہ اپمان ہوگا اس لیے اب یہاں سے آپ ہی اُٹھ جانا چاہیئے اور برندابن بہاری کوروں کا ناش کرنا چاہتے ہیں اسی سے دھرتراشٹر آدک کوروُں کے من میں اَدھرم سما کر اچھی بات سمجھانا اُن کو بُرا لگتا ہے ایسا بچار کر بدرجی وہاں سے اُٹھ کر دروازے پر چلے آئے اور اُنھوں نے یہ سمجھ کر دھنکھ بان وغیرہ ہتھیار اپنے بدن سے اُتار کر وہاں رکھ دیا کہ ہتھیار سمیت چلے جانے میں دُرجودھن کو اس بات کا سندیہ ہوگا کہ یہ پانڈووں کی طرف جا ملا اور اُسی جگہ بدرجی نے اپنا کپڑا اُتار ڈالا صرف ایک لنگوٹی اور چادر پہن کر ہستنا پور سے اُتراکھنڈ میں تیرتھ جاترا کرنے کے لیے چلے گئے دوسرا سبب ہتھیار وغیرہ رکھ دینے کا یہ ہے کہ بدرجی پرم بھکت ہونہار کے جاننے والے یہ سمجھے کہ اب دُرجودھن وغیرہ کوروُں کا ناش ہونے والا ہے اور میں نے اُن کے کل میں جنم لیا ہے اس لیے مجھ کو پہلے سے ہتھیار رکھ دینا چاہیئے جس میں لڑائی کرنا نہ پڑے بدرجی نے برسوں تک بھرت کھنڈ میں تیرتھ جاترا کرتے ہوئے جمنا کنارے پہونچ کر وہاں کے سب دیوتاؤں کا درشن کیا اور میترے رکھیشور کی کُٹی کے پاس بہت دن تک ٹکے رہے اُنھیں دنوں بدرجی کے پیچھے ہستنا پور میں مہابھارت ہو کر درجودھن وغیرہ کورو مارے گئے اور راجا جُدھشٹھر نے شری کرشن جی سے راج گدی پائی جب اودھو بھکت شیام سُندر کے بیکنٹھ چلے جانے کے پیچھے دوارکا سے بدرکاشرم کو جاتے تھے تب راہ میں بدرجی سے بھینٹ ہوئی دونوں آدمی پرمیشور کے پرم بھکت آپس میں گلے ملے اور بدرجی اودھو بھکت سے حال مارے جانے دُرجودھن وغیرہ اور راج سنگھاسن پر بیٹھنا جُدھشٹھر کا سُن کر پہلے پچھتائے پھر شیام سندر کی اِچھا اسی طرح پر سمجھ کر سنتوکھ کیا۔

دوسُرا ادھیاے

پوچھنا بدُرجی کا اودھو بھگت سے حال شیام سندر کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا بدُرجی نے اودھوجی سے بل کر پوچھا کہ اے اودھوجی تم شری کرشن مہاراج سے ایک ساعت الگ نہیں ہوتے تھے آج کیا سبب ہے جو میں تم کو اکیلے دیکھتا ہوں شیام سندر میرے پران پیارے اور بلرام جی پردمن انردھ سامب سورسین بسدیو دیوکی اکرور وغیرہ سب جدبنشی اچھے ہیں اور جدھشٹر اور ارجن وغیرہ پانڈو اور کنتی درُوپدی اور میرا بھائی دھرتراشٹر اندھا جس نے بیٹوں کے موہ میں پھنس کر اپنے نرک جانے کی تدبیر کی تھی سب لوگ اچھی طرح ہیں اور میں جانتا ہوں کہ شیام سندر نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کیو اسطے اوتار لیکر دھرتراشٹر وغیرہ کوروؤں کا گیان ہر لیا ہے اور جو راجا لوگ اپنے راج اور فوج اور دولت کا غرور کرکے اَدھرم کرتے ہیں اُنھیں لوگوں کے مارنے کے واسطے شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے اوتار لیا ہے تم شیام سندر کا حال بتاؤ کہ اُن کی چرچا کرنے میں تیرتھ اشنان کا پھل ملتا ہے یہ بات سنتے ہی اودھو بھگت آنکھوں میں آنسو بھر کر رونے لگے اور کچھ جواب نہ دیا جب بدرجی نے اُن کو اُداس اور روتے دیکھ کر جانا کہ شری کرشن مہاراج انتردھیان ہوگئے اسلیے میرے پوچھنے سے اودھو اُنکا دھیان کرکے روتے ہیں ایک ساعت کے بعد اودھوجی نے آنکھ پونچھ کر کہا کہ اے بدرجی تم کیشو مورت کا حال کیا پوچھتے ہو شری کرشن روپ سورج ڈوب کر کلجگ روپی رات نے عمل کیا ہے اپنے اور دوسرے جدبنشیوں کا ابھاگ تم سے کیا کہوں کہ پربرہم پرمیشور نے اپنی اِچھا سے بسدیوجی کے گھر جنم لیا اور ہم لوگوں نے اُنکا مہاتم نہ جان کر اُن کو بھی ایک جدبنشی اپنا بھائی بندھ سمجھا تھا اب ان کی مہما جان کر سوا پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگتا میں اُن کی بڑائی تم سے کہاں تک برنن کروں کہ اُنھوں نے سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے بواہ کرکے گرہستھ آشرم کا دھرم نباہا اُن کا مطلب اوتار لینے اور لیلا کرنے سے یہ تھا کہ جس میں دنیا کے لوگ اور ادھرمی لوگ اُس لیلا اور کتھا کو آپس میں کہہ سُن کر بھوساگر پار اُتر جاویں دیکھو اُنھوں نے کیسے کیسے بلوان دیتے اور راجاؤں کو مار کر مکت دی اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیکر کورو اور پانڈو سے مہابھارت کرایا اور دُرجودھن وغیرہ سب کوروؤں کا ناش کیا اور جدھشٹر وغیرہ پانچوں بھائی پانڈو اپنے بھکتوں کی رچھا کرکے اُن کو راج گدّی دی اور چھپن ۵۶ کرور جدبنشی کو دُرباسا رکھیشور سے شاپ دلوا کر آپس کی لڑائی میں مروا ڈالا یہ بات یاد کرکے مجھ کو بڑا دکھ ہوتا ہے اے بدرجی تم نشچے کرکے جانو کہ جب سے شیام سندر جدبنشیوں کا ناش کرکے بیکنٹھ کو چلے گئے تب سے ست اور دھرم دنیا سے اُٹھ گیا اور میں نے بہت بنے کرکے اُس سے کہا کہ میں تمام عمر آپ کی سیوا اور ٹہل میں رہا ہوں مجھ کو بھی اپنے ساتھ لے چلیے لیکن مجھ کو اپنے ساتھ نہ لے جاکر مجھ سے کہا کہ تو بدری کیدار میں جاکر میرا دھیان کرکے مکت ہو اور جو کچھ اُنھوں نے مجھ کو بتایا ہے اُس کا حال

گیارھویں اسکندھ میں لکھا ہے اور تتو گیان مجھ سے یہ کہا کہ ہم کو استھر جان کر سب جگت کا ناش سمجھو اور جیو آتما کہیں نہیں مرتا اس لیے میرے چلے جانے کا سوچ نہ کرنا چاہیئے اور مرنا کیسا ہوتا ہے کہ جس طرح ایک کپڑے کو اُتار کر دوسرا کپڑا پہن لیوے اسی طرح یہ جیو ایک چولا چھوڑ کر دوسرے چولے میں جاتا ہے -

تیسرا ادھیائے

اودھو کا شیام سندر کی استت اور بڑائی کرنا

اودھو جی نے بدر جی سے کہا کہ دیکھو شیام سندر ایسے دین دیال تھے کہ جس پوتنا راچھسی نے اُن کو مار ڈالنے کے واسطے اپنی چھاتیوں میں زہر لگا کر دودھ پلایا اُنھوں نے اس راچھسی کو بھی مار کر بیکنٹھ کو بھیج دیا ایسے دین دیال کا چرن چھوڑ کر دوسرے کس کی شرن میں جانا چاہیئے اُن شیام سندر نے واسطے بوجھ اُتارنے پرتھوی کے اپنی اِچھا سے دنیا میں اوتار لیکر بسدیو جی سے کہا کہ تم ہم کو نند جی کے گھر لے جا کر چھپا آؤ یہ سب لیلا اُنکی تھی جس میں کوئی اُن کو نارائن جی نہ جانے نہیں تو اُن کو کس کا ڈر تھا کال کو بھی ایسی سامرتھ نہ تھی جو اُن کا سامنا کر سکتا اور نند جی کے گھر جا کر کیسی کیسی لیلا کر کے برجباسیوں کو سکھ دیا نند جی کے گئو بچھڑے چرا کر جس طرح آگ لکڑی میں چھپی رہتی ہے اُسی طرح اپنے کو چھپایا اور جو دیت اور راچھس کنس کے بھیجے ہوے اُن کے مارنے کے واسطے آئے تھے سب کو مار کر بھوساگر پار اُتار دیا اور اِندر کا غرور توڑ دیا گوپی گوالوں کو بیکنٹھ کا درشن کرا کے اپنا چتربھجی روپ دکھایا نند جی کو سانپ کے کاٹنے سے بچایا اور گوپیوں کے ساتھ راس منڈل کیا شنکھ چور اور کیشی اور برکھاسر اور اگھاسر آدک دیتوں کو مار کر بیکنٹھ بھیجا اور اکرور کے ساتھ متھرا جی کو چلے تب راہ میں نہاتے وقت جمنا جل میں اکرور کو اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیا اور متھرا جی پہونچ کر راجا کنس کے دھوبی کو مارا اور باہک درزی کو کپڑے پہنانے کے بدلے خوش ہو کر بیکنٹھ میں بھیجا اور سداما مالی کو خوش ہو کر ایسا بردان دیا کہ تیری دولت کبھی نہ گھٹے گی اور کبری کو چندن لگانے کے بدلے ٹیڑھی سے سیدھی کر کے دیوکنیا کی طرح روپ دے کر اُس کی اِچھا پوری کی اور سری شیو جی کا دھنک ادکو کی طرح توڑ کر کبلیا پیڑ ہاتھی کو لڑکوں کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور کشتی لڑ کر چانڈور اور مشٹک وغیرہ پہلوانوں اور راجا کنس کو اُس کے آٹھ بھائیوں سمیت مار کر مکت پدوی دی اور جن پرمیشور کی سیوا میں شری برہما جی اور شری شیو جی اور کال آدک سب رہتے ہیں اُن ترلوکی ناتھ نے راجا اگرسین کو اپنا بھگت جان کر اُس کا حکم سیوکوں کی طرح مانا اور جس طرح لڑکا کھیلتے وقت چیونٹی کو مار ڈالے اسی طرح ایسے ایسے بوان دیت اور راچھس اور راجاؤں کو مار کر آپ چلے گئے ان سب لیلاؤں کا حال دسویں اور گیارھویں اسکندھ میں لکھا ہے اور بدر جی ایسے دین دیال جنھوں نے سب لیلا سنساری لوگوں کے بھوساگر پار اُترنے کو کیں اُن کے چرنوں کا دھیان چھوڑ کر میرا چیت دوسری جگہ نہیں جاتا ہے اور وہ سانولی صورت موہنی مورت مجھے ایک ساعت نہیں بھولتی -

چوتھا ادھیاے

اودھوجی کا بدرجی سے شیام سندر کی استت اور اُن کے بجوگ کا حال برنن کرنا

اودھوجی نے شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب کر کہا کہ اے بدرجی شیام سندر کے گیان سکھانے سے سنسار ی مایا موہ میرا چھوٹ گیا لیکن مجھ کو مُرلی منوہر کے بجوگ کا جتنا دکھ ہے وہ کہا نہیں جاتا جو تم کو سناتا ہوں تم میترے رکھیشور سے جو اُس وقت وہاں موجود تھے اور تھوڑے دنوں میں یہاں آویں گے مل کر پوچھ لینا وہ سب حال تم سے کہیں گے اور جس وقت مُرلی منوہر انتردھیان ہونا چاہتے تھے اُسی وقت میترے رکھیشور نے پربھاس چھیتر میں جا کر شری کرشن جی کو ڈنڈوت کی تب شیام سندر جی نے کہا کہ اے میترے جی ہم نے تمھارے من کا حال سب جان لیا تم دھیرج رکھو ہماری مایا تم کو نہ بیاپے گی کس واسطے کہ تم میرے بھکت اور پچھلے جنم کے بس ہو تا اور اس جنم میں بید بیاجی کے بھائی اور پراشر مُن کے پُتر تم کو میری لیلا پرگٹ اور گپت سب معلوم رہے گی اور جو بھگوت دھرم تم کو بتلایا ان رکھیشور نے کہا اُس کو یاد رکھنا بھو ساگر پار اُتر جاؤ گے یہ بات کیشو مورت سے سنتے ہی میترے جی نے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ تمھاری لیلا یاد کر کے مجھ کو بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ برہما جی اور شیو جی اور کال کی ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ آنکھ اُٹھا کر سامنے دیکھ سکیں تم جراسندھ اور کال جمن کے سامنے سے پیدل بھاگتے تھے تمھارے بھید کو کوئی نہیں جان سکتا اس طرح میترے جی شری کرشن مہاراج کی بہت استت کر کے وہاں سے چلے آئے وہ سب حال جانتے ہیں تم سے کہیں گے اور میں مُرلی منوہر کی آگیا سے بدرکاشرم کو جاتا ہوں وہاں جا کر اپنا بدن چھوڑوں گا جو تم یہ کہو کہ جب گیان آیا تو آنکھوں میں آنسو بھرنے اور سوچ کرنے کا کیا سبب ہے شری کرشن جی کی دَیا اور پریت یاد کرنے سے اُن کے بجوگ کا دُکھ مجھ کو ایک ساعت نہیں بھولتا ہے اُسی گیان کے پرتاپ سے میں ابتک جیتا ہوں نہیں تو شیام سندر سے بچھڑتے وقت میرا پران نکل جاتا اتنا حال تم سے کہتا ہوں کہ شیام سندر نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے لیے اوتار لیا تھا اُنھوں نے بڑے بڑے ادھرمی دیت اور راجاؤں کو مار کر کوروں اور پانڈوں سے مہابھارت کر لیا اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج اور کرپا چارج آدک بڑے بڑے پہلوان اور بدھمان اور گیانی اور ہر بھکتوں کے رہنے پر بھی اُس فوج میں اٹھارہ اچھوہنی دَل ناش کر کے پرتھوی کا بوجھ اُتارا اے بدرجی پرمیشور کی اچھا سب پر بلوان ہے اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو جو لوگ پرمیشور کی کتھا اور کیرتن میں دُکھ کی جگہ رو دیتے ہیں اُن کے بہت جنموں کے پاپ آنکھوں کی راہ سے بہہ کر نکل جاتے ہیں آدمی کو اپنے بھلے کے واسطے پرمیشور شیام سندر کے اوتاروں کی کتھا اور لیلا سننے کے برابر اور کوئی بات اچھی نہیں ہوتی اور مہابھارت ہو جانے پر بھی شری کرشن مہاراج نے پچیس برس تک دنیا میں رہ کر راجا یدھشٹر سے دو مرتبہ جگیہ کرا کے دنیا میں اُن کو جس دیا -

پانچواں ادھیاے

رخصت ہونا بدرجی کا اودھوجی سے اور جانا بدرکا شرم میں اور بدن چھوڑنا اپنا ساتھ جوگ ابھیاس کے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اودھوجی نے بدرجی سے کہا کہ اب ہم کو بدا کرو تو ہم بدرکا شرم کو جاویں بدرجی نے یہ بات اودھوجی کی سُنتے ہی آنکھوں سے آنسو بہا کر کہا کہ دیکھو شیام سندر نے چندرما کی دنیا میں روشنی ظاہر کر کے پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور دھرم اور گئو اور براہمن کی رچھا کر کے گئو لوک کو چلے گئے اور ہم لوگوں نے اگیان اور ابھاگ سے اُنکا پرتاپ نہیں جانا اور اے اودھو تم آٹھوں پہر اُن کے پاس رہتے تھے اُن کی مایا ایسی زبردست ہے کہ تم نے بھی اُن کو نہ پہچانا اس لئے یہ بات یقین کرنا چاہیے کہ بنا کرپا مُرلی منوہر کے اُن کے بھید اور مہا کو کوئی نہیں جان سکتا جو ہم لوگ تم ایسے بھکتوں کی سیوا اور ٹہل میں رہتے تو جنم ہمارا سپھل ہو جاتا لیکن بنا کرپا اور دَیا شیام سندر پیارے کے ہر بھکتوں کا ست سنگ نہیں ملتا ہم جانتے ہیں کہ ہمارے پچھلے جنم کے پُن سہائے ہوئے جو آپ کا درشن مِلا سُوت جی سونک آدک رکھیشور اور شکدیوجی راجا پرچھت سے کہتے ہیں کہ اودھوجی یہ سب باتیں کہہ کر بدرجی سے بدا ہوے اور بدرکا شرم میں جا کر شیام سندر کے دھیان میں من لگا کر جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر دیا اور بیکنٹھ دھام کو چلے گئے اور بدرجی سب تیرتھ جاترا کرتے میترے جی سے ملنے کی چاہنا رکھ کر روتے اور سوچ کرتے ہوئے ہردوار میں آکر ٹھہرے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے پرچھت اودھوجی نے سب حال انتردھیان ہونے شیام سُندر کا بدرجی سے اس واسطے نہ ظاہر کیا کہ جس میں یہ حال سُن کر بدرجی اُنکے برہ میں بدن اپنا چھوڑ دیں

چھٹواں ادھیاے

پوچھنا بدرجی کا یہ بات میترے رکھیشور سے کہ دنیا کس طرح پیدا ہوتی ہے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا بدرجی نے جب ہردوار میں میترے رکھیشور سے بھینٹ کر کے اُن کو ڈنڈوت کی تب میترے جی نے پوچھا کہ اے بدرجی تم بہت اُداس دکھلائی دیتے ہو اس کا کیا سبب ہے بدرجی نے حال ملنے اودھوجی اور خبر پانا انتردھیان ہونے شری کرشن جی اور مارے جانے درجودھن وغیرہ کوروں کا مہابھارت میں اور ناش ہونا سب جدبنشیوں کا جس طرح اودھوجی سے سُنا تھا میترے رکھیشور سے کہہ کر کہا کہ شیام سندر ہماری کے بیکنٹھ جانے کا حال سُن کر ہمارا یہ حال ہوا ہے میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ گیان شری کرشن مہاراج کے منھ سے آپ نے سُنا ہے وہ برنن کیجئے جس میں میرا کام پورا ہو یہ بات سُن کر میترے جی نے کہا کہ جو کچھ تم کو اچھا ہو وہ بات پوچھو بدرجی نے کہا کہ آدمی ہمیشہ اپنے سُکھ کے واسطے تدبیر کرتا ہے لیکن سُکھ نہیں پاکر اُس کے برخلاف

دُکھ اُٹھاتا ہے اُس دُکھ کا دینے والا کون ہے اس کا بھید کہئے اور یہ بھی کہئے کہ پرمیشور سگن اوتار کس واسطے لیتے ہیں اور اُن کو سنسار رچنے اور پھر ناش کر دینے سے کیا فائدہ ہوتا ہے اور میں اپنے گیان سے یہ جانتا ہوں کہ واسطے پاپ چھوٹنے اور بھوساگر پار اُترنے ہم سب جیووں کے اس بچارے سگن اوتار لیتے ہیں جس میں آدمی اُن اوتاروں کی کتھا اور لیلا آپس میں کہہ سُن کر اُس کے پرتاپ سے بھوساگر پار اُتر جاویں تس پر بھی اگیانی لوگ جو پرمیشور کی کتھا اور لیلا سننے میں پریت نہ رکھیں اور دن رات سنساری مایا موہ میں لپٹ کر خراب ہوویں تو بدنصیبی اُن کی ہے اس میں پرمیشور کو کیا دوش دینا چاہیئے اور یہ بھی بتلائیے کہ پرمیشور کس طرح برہما روپ ہو کر جگت کی اُسپت اور بشن روپ ہو کر جگت کا پالن اور شری مہادیو جی کا روپ رکھ کر سب جیووں کا ناش کرتے ہیں اور یہ بات بھی کہئے کہ وہ کون سی تدبیر ہے جس کے کرنے سے پرمیشور آدمی سے خوش ہوتے ہیں اور اُن کے خوش ہونے سے آدمی دنیا میں اپنا مطلب پا کر مرنے کے بعد مکت ہوتا ہے اور جگت کی ریت ایسی ہے کہ جب کوئی آدمی کسی قصور کے بدلے سزا پاتا ہے تب وہ پھر جلدی ادھرم نہیں کرتا اور یہ جیو بُرا کرم اور پاپ کرنے سے چوراسی لاکھ جون اور نرک میں بہت دُکھ پانے کے بعد تب کہیں آدمی کا بدن پاتا ہے پھر یہ جیو پرمیشور کی مایا میں لپٹ کر ادھرم کو کیوں نہیں چھوڑتا اور سزا پانے پر بھی ایسا کام کیوں نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاوے اُس کا کیا سبب ہے آپ کرپا اور دیا کر کے ان سب باتوں کا حال کہیے کہ میرے من کا سندیہ مٹ جائے۔

ساتواں ادھیاے

برنن کرنا میترے جی کا استت اور بڑائی شیام سندر کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا بدر جی کی بات سُن کر میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی تم آپ گیانی ہو اور تم کو لڑکپن سے ہر چرنوں میں بھکت پیدا ہو کر کوئی حال تم سے چھپا نہیں ہے جو تم نے مجھ سے پوچھا اس سے میں اپنی عقل کے موافق تم سے کہتا ہوں جس سے دنیا کے لوگ بھی یہ حال سُن کر بھوساگر پار اُتر جاویں اور تم دھرم راج کا اوتار کوروؤں کے کل میں ہو کر پرمیشور کے سب گن جانتے ہو اور مانڈبیہ رکھیشور کے شاپ سے تم نے یہ بدن پایا ہے شری کرشن جی مہاراج سب باتوں میں تمہاری صلاح لے کر کام کرتے تھے اور تم کو پرمیشور کی بھکت اور پریت ہے اس لیے ہم وہ بھگوت دھرم تم سے کہتے ہیں جو پراشر مُن اپنے باپ سے ہم نے پڑھا تھا تم من لگا کر سنو جو آدمی پرمیشور سے بمکھ ہیں وہ دُکھ کے سُمدر میں پڑے رہ کر جنم اور مرن سے چھٹی نہیں پاتے اور جو کام اپنے سُکھ کے واسطے کرتے ہیں اُن کو سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا جو پرمیشور کا بھجن اور اُسمرن تھوڑا تھوڑا بھی کریں تو دنیا کے دُکھ سے اس طرح چھوٹ جاویں جس طرح دوا کھانے سے بیماری روز روز کم ہوتی جاتی ہے اور آدمی دنیا میں بھلا یا بُرا کام جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے اور جس طرح آدمی اپنے

بڑے لڑکی اِستری وغیرہ سنسار ہی مُوہ میں پھنس کر اُن سے اپنا سُکھ اور بھلا چاہتا ہے اور سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں پاتا اسی طرح کنویں کا کیڑا اپنے رہنے اور سکھ کے واسطے جالا جمع کر کے آخر کو اُسی جالا جمع کرنے سے کنویں میں پھنس کر مرجاتا ہے اور نکل نہیں سکتا وہی حال آدمی کا بھی سمجھنا چاہیئے اور بغیر کرپا پرمیشور کے اُن کی مایا سے آدمی کا چھوٹنا بہت مشکل ہے اس، مایا سے چھوٹنے کے واسطے پرمیشور کی کتھا سننا اور اُن کے نام کا اُسمرن کرنا آدمی کو اُچت ہے اور دُنیا کے جھوٹے بیوہار کو سچا جاننا بھی پرمیشور کی مایا ہی سمجھنا چاہیئے جب آدمی اندریوں کے سُکھ کو چھوڑ کر من اپنا برکت کر کے پرمیشور کا بھجن اور اُسمرن کرے تب اُس مایا سے چھوٹ سکتا ہے جس طرح سپنے کا دُکھ جاگنے سے نہیں رہتا اسی طرح لوک اور پرلوک کے دکھ ہر بھجن کرنے سے چھوٹ جاتے ہیں اور جگت کی اُتپت اس طرح پر ہے کہ جب اُس آدنرنکار جوت کو کہ وہ روپ اُن کا کوئی نہیں دیکھ سکتا اس بات کی اِچھا ہوتی ہے کہ دنیا پیدا کر کے ہم اپنے روپ کو آپ دیکھیں جس طرح کوئی آدمی اپنا منھ آئینے میں دیکھے تب وہ آدنرنکار پہلے ایک جوت پرگٹ کرتے ہیں جس کو آدپُرکھ کہا جاتا ہے پھر ایک مہا تو سب کی جڑ پیدا کر کے اُس سے تین گن ست رج تم ظاہر کرتے ہیں ستوگن سے دیوتاؤں کے گُن اور جوگن سے پانچوں تتو اور تموگن سے پنچ بھوت آتما پیدا کر کے اُسی پانچوں تتو سے اندری وغیرہ اور آدمی کا بدن تیار ہوتا ہے اور ایک ایک انگ کے ایک ایک دیوتا مالک ہوتے ہیں آنکھ کے دیوتا سورج ناک کے اشونی کمار زبان کے برن اُسی طرح سب انگ کے دیوتا ہیں ان کا حال دوسرے اسکندھ کے دسویں ادھیائے میں لکھا ہے

آٹھواں ادھیائے

اُستت کرنا دیوتاؤں کا نارائن جی کی

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی جب یہ سامان دنیا پیدا کرنے کا ظاہر ہوا تب دیوتاؤں نے دنیا پیدا کرنے کا حکم پا کر اپنا کام کیا جب وہ کام ان سے پورا نہ ہوا تب دیوتاؤں نے پرمان کر نارائن جی کا دھیان اور اُستت کر کے ہاتھ جوڑ کر اس طرح پر کہا کہ اے دینا ناتھ جو آدمی دنیا میں آپ کے تیج کا پرکاش سب جیوؤں میں سمجھ کر آپ کے چرنوں کا دھیان اور پوجن کرتا ہے وہ جگت کی مایا اور دُکھ سے چھوٹ کر سُکھ پاتا ہے اور آپ کی کتھا ورنن سننے سے اُس کے من میں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ سب سے بڑے اور کرتا دھرتا نارائن جی ہیں مہاراج کرپا بنا ہم لوگوں سے یہ کام دنیا پیدا کرنے کا جو بہت مشکل ہے نہیں ہو سکتا ہے تب اُسی آدنرنکار نے اُن کے اُستت کرنے پر خوش ہو کر دیوتاؤں کی طرف جیسے کرپا درشٹ سے دیکھا ویسے ہی وہ پانچوں تتو اکٹھے ہو کر ایک مانس کا پنڈ ہو گیا اُسی کا نام آدپُرش ہو کر اُس کے رہنے کے واسطے پاتال لوک اور بھولوک اور سُرگ لوک جس کو تینوں لوک کہتے ہیں بن گئے اور وہی پُرش آنکھ کان ہاتھ وغیرہ اندریوں کا مالک ہوا اور

اُسی پُرش کو براٹ روپ کہتے ہیں اور دنیا کے سب بیوہار اُسی روپ میں ہیں اُس پُرش کی نابھ سے ایک کمل کا پھول نکلا جس پھول میں سے برہما جی پیدا ہوئے اور اُسی آدپُرش کی دیا اور کرپا سے برہما جی نے اپنے منہ سے براہمن اور ہاتھ سے چھتری اور جانگھ سے بیش اور پیر سے شودر چاروں برن کو پیدا کیا۔

نواں ادھیائے

کہنا میترے رکھیشور کا اُتپت سب سرشٹ کی

اتنی کتھا سُن کر بدر جی نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اے مہاراج یہ اوتار آدپُرش کا ہوا اور سب دوسرے اوتاروں کا حال کس طرح پر ہے وہ بھی کہیئے یہ بات سُن کر میترے رکھیشور نے کہا اے بدر جی جس وقت مہا پرلے ہونے سے چاروں طرف جلامئی ہو کر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا اُس وقت وہ آدپُرش جس کا حال اوپر کہہ چکا ہوں شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے تھے اُن کی نابھ سے ایک پھول کمل کا جس میں بڑا پرکاش تھا نکلا اور اُس پھول کی نال سے برہما جی پرگٹ ہو کر اُس پھول پر آ بیٹھے اور بچارا کہ ہم کو کس نے پیدا کیا اور یہ کمل کا پھول کس کی قدرت سے کھڑا ہے اِس چنتا میں برہما جی اس کمل کی نال پکڑے ہوئے ہزار برس تک پانی میں تھاہ لینے کے واسطے چلے گئے جب اُس پھول کی جڑ اُن کو نہ ملی تب ہار مان کر پھر اسی پھول پر آ بیٹھے اور اسی چنتا میں بیاکل تھے اس لیے تم جانو کہ پہلے سب جیو مورکھ رہتے ہیں پیچھے نارائن جی کی کرپا سے گیان ہوتا ہے جس وقت برہما جی اسی سوچ میں تھے اُسی وقت یہ آکاش بانی ہوئی کہ پرمیشور کا تپ اور دھیان کرو تب تم کو گیان ملے گا یہ آکاش بانی سُن کر جب برہما جی نے پرمیشور کا سمرن اور دھیان کیا تب برہما جی کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہو کر اُن کو یہ دیکھ پڑا کہ ایک پُرش شیش ناگ کی چھاتی پر شیام روپ بہت سندر چتربھج لچھمی جی سہت ہوتا ہے اور اُس کی نابھ سے کمل کا پھول نکل کر ہم اُس پھول سے پیدا ہوئے ہیں اور اُس پُرش نے دنیا پیدا کرنے کا کام ہم کو دیا ہے جب برہما جی کو سب سنساری چیزیں اُسی پُرش کے روپ میں دکھائی دیں تب برہما جی نے ہاتھ جوڑ کر یہ استت اُن کی کی کہ اے ترلوکی ناتھ جو آدمی آپ سے بمکھ ہیں اُن کو سُکھ کبھی نہیں ملتا وہ ہمیشہ سنساری مایا موہ میں بیاکل رہتے ہیں اور رات کو سوتے وقت اُن کو بہت چنتا لگی رہتی ہے کہ کل ہم کو یہ کام کرنا ہوگا ایک کام سے فرصت پائی تو دوسرے کام کی فکر ہوتی ہے اور آپکے نام کا سمرن اور چرن کمل کی بھگت رکھنے والے لوگ آپ کی کرپا اور دیا سے اپنے مطلب کا پھل پا کر ہمیشہ خوش رہتے ہیں جو کوئی کہے کہ اچھا سادھن اور بیشنو کس طرح پوری ہو سکتی ہے تو جو لوگ جنگل میں بسا کر آپ کا تپ اور جپ کرتے ہیں اُن کے من میں جس وقت اچھا استری اور دھن اور دنیا کے سُکھ کی ہوتی ہے اُسی وقت آپ کی کرپا سے اُن کو اندرلوک کے سُکھ مل جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ کے چرنوں کے ناخن ہو

سورج سے زیادہ روشن ہیں ہمیشہ میرے ہردے میں بسے رہیں جس کی روشنی سے اگیان کا اندھکار میرے انتہ کرن
میں نہووے اور آپ کا درشن جوگی اور رکھیشوروں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا آپ نے بڑی کرپا کرکے اپنا
درشن مجھ کو دیا یہ سب استت کرکے برھماجی نے اُسی پُرش سے بنے کیا کہ اے سوامی آپ نے مجھ کو واسطے پیدا
کرنے جیوؤں کے حکم دیا پر مجھ سے بغیر شکت اور کرپا آپ کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ دنیا کو پیدا کروں میرے اوپر
دیا کیجئے تو میں وہ کام کروں پر ایسا نہو کہ اہنکار کے گڑھے میں گر کر ایسا سمجھوں کہ جیوؤں کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں
تب اُس پُرش نے جو شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے تھے برھماجی کی طرف آنکھ اٹھا کر کہا کہ جیسا تو چاہتا ہے
ویسا ہی ہوگا لیکن تو اپنا من پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں لگائے رہ اور کام کرودھ لوبھ اہنکار سے دور رہ اور
سب اندریوں کو اپنے قابو میں رکھ جب یہ عادت رکھنے سے تجھ کو گیان پیدا ہوگا تب مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنیوالا
جان سب جیوؤں میں میرے تیج کا پرکاش برابر دیکھے گا جس طرح آگ لکڑی میں رہتی ہے لیکن بغیر تدبیر کیے
ظاہر نہیں ہوتی اسی طرح تو میرے چرنوں کا دھیان لگا کر دنیا کو پیدا کر تجھ کو غرور نہ ہوگا دھیان کرتے وقت میرے
سب انگ کا درشن ملے گا اور بغیر پڑھے سب وید یاد ہو جائے گی اور تجھ کو اپنے پیدا کیے ہوے کسی جیو کے
مرنے کا دُکھ نہو گا بے کھٹکے ہو کر دنیا کو پیدا کر۔

دسواں ادھیاے

پیدا کرنا برھماجی کا دیوتا اور پانچوں تتو اور برچھ آدک کا نارائن جی کی کرپا سے

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدرجی وہ پُرش برھماجی کو دھیان میں درشن اور دھیرج دے کر انتر دھیان
ہو گئے اور برھماجی نے اُس پُرش کی کرپا درشٹ کے دیکھنے سے اپنے میں دنیا پیدا کرنے کی طاقت پا کر دنیا کا
پیدا کرنا شروع کیا پہلے اُنھوں نے دیوتاؤں کو پانچوں تتو سمیت جس کا برنن اوپر ہو چکا ہے پھر بہت طرح کے
درخت اور پشو اور پنچھی پیدا کیے جب برھماجی دیوتا اور درخت وغیرہ کو پیدا کر چکے تب اُنھوں نے کئی آدمی
جس کو دُکھ اور سُکھ دونوں برابر لگتے ہیں اپنی اچھا سے مانسی سرشٹ پیدا کی اور کمل کے پھول سے چودہ بھون
یعنی سات لوک اوپر کے اور سات لوک نیچے کے بنائے اسکے بعد ست جگ تریتا دواپر کلجگ یہ چاروں جگ
بنا کر برس مہینا گھڑی پل کا حساب کیا جس کے آخر ہونے سے دیوتا اور آدمی اور دیت اور راچھس آدک سب
جیوؤں کی عمر پوری ہوتی ہے اور دیوتا اور دیت اور راچھس اور آدمی کی جون آگے اور پشو اور پنچھی کی جون
پیچھے بنائی اور برھماجی کی عمر کا ایک دن چودہ منونتر کا ہوتا ہے اور ایک منونتر میں اکہتر چوکڑی جگ کی گزرتی
ہیں جسکی سب نو سو چورانوے چوکڑی ہوئیں جب وہ آخر ہو جاویں تب برھماجی کی عمر کا ایک دن سمجھنا چاہیئے
اور اسی دن کے حساب سے تیس دن کا مہینا بارہ مہینے کا برس ہو کر سو برس برھماجی کی عمر ہے اور اُن کی

رات بھی اسی دن کے برابر ہوتی ہے برھماجی دن بھر سب جیوؤں کو پیدا کرتے ہیں اور جب برھماجی کا ایک دن
گزر کر شام ہوتی ہے تب پرلے ہو کر جگت کے سب جیو ناش ہو جاتے ہیں اور جب رات ہو کر پھر صبح ہوتی ہے
تب برھماجی سب جیوؤں کو اُن کے کرم کے موافق ویسی جُون میں پھر پیدا کرتے ہیں اس طرح جب پچاس برس
کی عمر برھماجی کی ہو جاتی ہے تب اُس کو آدھی پرلے کہتے ہیں اور جب سَو برس کی عمر برھماجی کی پوری ہو کر اُن کا
بدن چھوٹ جاتا ہے تب مہاپرلے ہو کر چاروں طرف سوائے پانی اور کچھ نہیں رہتا ایک وہی آدپُرش ابناشی
اکیلے رہ جاتے ہیں اور یہ حال ایک برھمانڈ کا کہا گیا اور برھمانڈوں کا حال گولر کے پھل کی طرح سمجھنا چاہیئے
اسی طرح کے بہت سے برھمانڈ ہو کر سب کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے آدپرش بھگوان ہیں وہ چاہیں
تو کئی ہزار برھمانڈ ایک ساعت میں پیدا کر کے پھر اُن کا ناش کر دیویں اور اس کا بھید کوئی نہیں جان سکتا وہ
نارائن جی اُس وقت تھے جب کوئی نہ تھا اور جب کچھ نہ رہے گا تب بھی وہ ابناشی پُرش بنے رہیں گے اور
مَوت اُن کے پاس نہیں آسکتی وہ ہمیشہ ایک روپ رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے کچھ کام نہیں رکھتے جو کچھ اس
برھمانڈ میں دیکھتے ہو سب اُن کی رچنا ہے جو کام اُتم یا مدھم کسی آدمی سے ہوتا ہے سب کا حال وہ جانتے ہیں
اور اس برھمانڈ کو گولر کی طرح سمجھنا چاہیئے جس طرح گولر کے پھل میں چھوٹے چھوٹے مچھر رہ کر اس پھل کے ٹوٹنے
کے وقت اُڑ جاتے ہیں اسی طرح برھمانڈ میں سب جیو رہ کر پرمیشور کے بھید کو کوئی نہیں جانتا ہے جن کو ست سنگ
کرنے سے گیان ملتا ہے وہ لوگ سنساری بیوہار اور اس بدن کو جھوٹا سمجھ کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر
جانتے ہیں وہ ابناشی پُرش گولر کے درخت کے مانند ہے جس طرح اُس درخت میں ہزاروں پھل گولر کے لگے
رہتے ہیں اُسی طرح نارائن جی کے سب روئیں میں ہزاروں برھمانڈ بندھے رہتے ہیں اس سبب سے سب جیوؤں میں
اُنھیں کا پرکاش سمجھنا چاہیئے۔

گیارھواں ادھیائے

پیدا کرنا برھماجی کا سنک سنندن سناتن سنت کُمار کو جو اوتار نارائن جی کے ہیں اور رُدر کو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بِدُر جی جب برھماجی کو دیوتا اور سنکھ آدک جنکا برنن اوپر ہو چکا ہے پیدا کرنے پر
بھی سنتوکھ نہیں ہوا تب اُنھوں نے سب سرشٹ بڑھنے کے واسطے سنک سنندن سناتن سنت کُمار کو جو لوگ
اوتار نارائن جی کے ہیں اپنے ہردے سے پیدا کیا اور اُن سے کہا کہ تم لوگ بھی پرجا کو پیدا کرو اور جو بردان
ہم سے مانگو وہ ہم تم کو دیویں اُنھوں نے گیان کی راہ سے اپنے من میں بچار کیا کہ جو ماں باپ بھائی ہر بھجن
کرنے سے منع کریں اُن کو اپنا دوست نہ سمجھنا چاہیئے ایسا بچار کر سنت کُمار آدک چاروں بھائیوں نے
برھماجی سے کہا کہ ہم لوگ یہی بردان مانگتے ہیں کہ ہماری عمر ہمیشہ پانچ برس کی بنی رہے اور من ہمارا

کام کرودھ لوبھ موہ میں نہ پھنس کر پنچ بھوت آتما کے بس نہ ہو اور اپنے من اور اندریوں پر ہم لوگ زبردست رہیں
اور جوانی اور بڑھاپا ہم پر دخل نہ کرے کس واسطے کہ پانچ برس کی عمر میں اندریاں اپنا زور اُس پر نہیں کر سکتی ہیں
ہم لوگ ہر بھجن کریں گے ہم کو جیو پیدا کرنے کا حکم نہ دیجیئے دنیا رچنے سے بھگوت بھجن میں ہرج ہو گا یہ بات
سُن کر برہما جی نے اُن کو ایسا بر دان دیا کہ تم لوگ ہمیشہ پانچ برس کی عمر کے رہ کر سب اندریوں کو اپنے قابو میں
رکھو گے لیکن جو تم نے میرے کہنے سے پیدا کرنا جگت کا قبول نہیں کیا یہ بہت بیجا کیا برہما جی نے یہ کہکر اپنے
بیٹوں پر حکم نہ ماننے سے جب غصہ کیا تب اُن کی دونوں بھونہ میں سے ایک پُرش سندر اور شیام رنگ کا پیدا
ہو کر رونے لگا اُس کو دیکھتے ہی برہما جی نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے تب اُس نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں
کہ میرا نام رکھ کر مجھ کو کوئی کام بتلاؤ برہما جی نے کہا کہ تو نے پیدا ہوتے ہی رو دیا اسواسطے میں نے تیرا نام رُدر رکھا
تو جیوؤں کو پیدا کر تو سب دیوتاؤں سے اُتم ہو کر دنیا میں شیو شنکر بھولا ناتھ اور مہا دیو آدک تیرے بہت سے نام
ہوں گے جب رُدر نے برہما جی کے حکم سے راچھس اور بھوت پشاچ آدک جن کے سو بھاؤ میں کام کرودھ لوبھ
اہنکار بھرا تھا اپنی اِچھا سے پیدا کیے تب وہ لوگ برہما جی کو اچھّے نہ معلوم ہوئے تب برہما جی نے کہا کہ اے
رُدر تو کرودھ سے پیدا ہوا ہے جب تک تیرے چت میں ستوگن نہ آوے گا تب تک تیرے پیدا کیے ہوئے
جیو اُدھرمی ہوں گے اس لیے تو پہلے جا کر پرمیشور کا تپ کر جب تیرے سو بھاؤ سے تموگن دور ہو کر ستوگن آویگا
تب ستوگن سے جیوؤں کو پیدا کرنا تپ کرنے سے تجھ کو پرمیشور کا درشن ملے گا یہ بات سُنتے ہی رُدر پیدا کرنا
جیوؤں کا بند کر کے تپ کرنے کو چلے گئے۔

بارھواں[۱۲] ادھیاے

پیدا کرنا برہما جی کا نارد اور بششٹھ اور انگرا اور رکھیشور اور سوایمبھو من اور ست روپا کو

متیرے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُر جی برہما جی نے اس کے بعد نارد اور بششٹھ اور انگرہ وغیرہ کئی رکھیشور
جن کے نام آگے کہے جائیں گے پیدا کر کے سرسوتی نام ایک لڑکی اپنے بچن سے پیدا کی وہ لڑکی بہت خوبصورت
اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے ظاہر ہوئی جس کا روپ دیکھتے ہی برہما جی نے پرمیشور کی مایا سے موہت ہو کر
اس کے ساتھ بھوگ کرنا چاہا تب نارد اور انگرا وغیرہ نے یہ ادھرم دیکھ کر برہما جی کو سمجھایا کہ اے پتا جی جب تم
جگت گرو ہو کر ایسا پاپ کرو گے تب دنیا کے لوگ بھی یہی حال سُن کر پاپ کریں گے اس لیے تم کو اپنی لڑکی سے
بھوگ کرنا نہ چاہیے جب برہما جی کو اپنے لڑکوں کے سمجھانے سے گیان ہوا تب اُنھوں نے شرمندہ ہو کر اُسی وقت
اپنا وہ بدن چھوڑ کر دوسرا بدن دھارن کیا اور برہما جی کی لاش سے ایک اور اندھیرا اُٹھ کر وہی کہرا دنیا میں ظاہر ہوا
جو صبح کے وقت دکھلائی دیتا ہے پھر برہما جی نے چاروں مُکھ سے چار بید پیدا کر کے بنانا مکان اور بید کے اور

جگیہ اور دان اور اگ آدک کا چار طرح کی بتدیا اور چاروں آشرم پیدا کیے جب برہما جی نے دیکھا کہ اکیلے میرے پیدا کرنے سے جیو بہت نہیں بڑھتے تب اُنھوں نے اپنے داہنے انگ سے سوایمبھو مَن نام ایک پُرش اور بائیں انگ سے ست روپا نام استری پیدا کرکے اُن دونوں کا بیاہ کر دیا اور اُن سے کہا کہ تم دونوں آپس میں بھوگ بلاس کرکے آدمی پیدا کرو یہ بات سُن کر سوایمبھو مُن نے کہا کہ اے برہما جی میں آپ کی کرپا سے بہت آدمی پیدا کر دوں گا لیکن اُن کے رہنے کے واسطے جگہ چاہیئے چاروں طرف پانی بھرا ہوا ہے اور وہ لوگ پانی پر نہیں رہ سکتے ابھی تک آپ نے جن کو پیدا کیا وہ سب کمل کے پھول پر بیٹھے ہیں میرے پیدا کرنے سے زیادہ ہو کر کہاں رہیں گے یہ بات سوایمبھو مُن سے سُن کر برہما جی نے کہا کہ پہلے تم نارائن جی کا تپ کرو پھر آدمی پیدا کرنا میں اُن کے رہنے کے واسطے جگہ کی تدبیر کرتا ہوں -

تیرھواں ادھیائے

بنے کرنا برہما جی کا نارائن جی سے جیوؤں کے رہنے کی جگہ کے واسطے اور پربرہم پرمیشور کا باراہ اوتار دھر کر لانا پرتھوی کا پاتال سے

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی جب سوایمبھو مُن نے پرتھوی ظاہر ہونے کے واسطے کہا تب برہما جی نے آدپُرش پرمیشور کا دھیان کرکے پرمیشور سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو بغیر کرپا اور دیا آپ کے اس جیو کا کوئی کام پورا نہیں ہوتا یہ بہت طرح کی اِچھا اور ابھلاکھا من میں کرتا ہے جس پر تم دیا کرتے ہو وہ اپنا مطلب پاتا ہے اور میں تمہاری آگیا سے جیوؤں کو پیدا کرتا ہوں لیکن وہ لوگ بدون آدھار کے پانی پر کس طرح رہیں گے جتنے جیو اب تک پیدا ہوئے وہ سب پھول پر بیٹھے ہیں آپ جیسا حکم دیویں ویسا میں کروں نارائن جی نے یہ بات برہما جی کی سُنتے ہی اُنکو دھیان میں درشن دے کر کہا کہ تم اس بات کا سوچ مت کرو میں ابھی اوتار دھر کر پرتھوی سب جیوؤں کے رہنے کے واسطے لائے دیتا ہوں یہ کہکر پربرہم پرمیشور انتردھیان ہوگئے اور انھوں نے بچار کیا کہ پرتھوی کو ہرنیاکش हिरण्याक्ष دیت اُٹھا کر پاتال میں لے گیا ہے وہاں سے لانا چاہیئے تب پرمیشور کی اِچھا سے برہما جی کو چھینک آئی تو اُن کے داہنے نتھنے سے ایک شوکر بہت چھوٹا مچھر کے برابر جس کو باراہ کہتے ہیں گر پڑا جب وہ شوکر ساعت بھر میں ہاتھی کے برابر بڑھ کر اپنی بولی میں گرجنے لگا تب برہما جی پہلے گھبرا کر کہنے لگے کہ یہ کون جیو ہے جو ایسا جلد بڑھ گیا پھر گیان کی راہ سے اُنھوں نے جانا کہ میرے بنے کرنے سے بیکنٹھ ناتھ یہ روپ دھر کر پرتھوی لانے کی تدبیر کرنے آئے ہیں نہیں تو دوسرے کو کیا سامرتھ ہے کہ جو ایک ساعت میں اتنا بڑھ جاتا یہ بات بچار کر برہما جی نے باراہ جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے باراہ روپ ایشور ہو کر اپنی بات پوری کی یہ بات برہما جی کی

سُنتے ہی باراہ جی پھول پر سے پانی میں کود پڑے اور پاتال میں جاکر جب ہرنیاکش دیت کو وہاں نہیں دیکھا تب باراہ جی نے پرتھوی کو جو وہاں پر باون کروڑ جوجن لمبی چوڑی رکھی تھی اپنے دانتوں پر اس طرح اُٹھائی جس طرح ہاتھی اپنے دانتوں پر کمل کا پھول اُٹھائے جب باراہ جی پرتھوی لیے ہوئے چلے آتے تھے تب راہ میں ہرنیاکش دیت سے جو بڑا زبردست ہوکر کوئی دیوتا اُس سے لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا تھا لڑائی ہوئی باراہ جی ہرنیاکش دیت کو مار کر پرتھوی کو پانی کے اوپر لائے برہما جی پرتھوی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہوکر پرپرم پرمیشور سے بولے کہ جس طرح آپ بڑی کرپا کرکے پرتھوی کو لائے اسی طرح دیا کرکے پرتھوی کو پانی پر رکھ کر ٹھہرا دیجیے جس میں سب خوشی سے رہ کر پرتھوی پر جگیہ اور ہوم کریں جب باراہ جی نے پرتھوی کو پانی پر رکھا اور وہ مٹی ہونے سے گلنے لگی تب پرمیشور نے کچھ اپنی شکت پرتھوی کو دے کر پانی پر ٹھہرا دیا بشسٹھ وغیرہ جو لوگ برہما جی اور سوائمبھومن اور ست روپا سے پیدا ہوئے تھے نارائن جی کی استت کرنے لگے اور اُس پر رہ کر پرمیشور کا اسمرن جگیہ ہوم کرنے لگے۔

چودھواں ۱۴ ادھیاے

کہنا میترے رکھیشور کا بدُرجی سے یہ بات کہ جے بجے بیکنٹھ کے دوارپالک نے دِت کے پیٹ میں آکر گربھ باس کیا

مد بان ۱۲

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اتنی کتھا سُن کر بدُرجی نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ نارائن جی نے واسطے مارنے ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ دیت کے آپ کیوں اوتار لیا کیا دیوتا لوگ اُن کو نہیں مار سکتے تھے میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُرجی ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ اوتار جے بجے بیکنٹھ کے دوارپالکوں کا ہے سوائے نارائن جی کے دوسرا کوئی اُن کو نہیں مار سکتا تھا اُن کی کتھا اس طرح پر ہے کہ کشپ कश्यप برہما جی کے بیٹے دو استری رکھتے تھے ایک کا نام دت اور دوسرے کا نام ادت تھا دیوتا لوگ ادت کے بیٹے اور دیت لوگ دت کے بیٹے ہیں جن دنوں دیوتا لوگ اندراسن کا راج اور سکھ بھوگ کرتے تھے اُنھیں دنوں دیتوں کی ماں نے اپنے بیٹوں کی راج گدی چھوٹ جانے سے کشپ اپنے خاوند کی سیوا کرنا اس لیے شروع کی کہ جس میں یہ خوش ہوکر ایسا زبردست بیٹا مجھ کو دیویں جو دیوتاؤں سے راج چھین کر آپ اندراسن پر بیٹھے ایک دن دت نے اپنے خاوند کو خوش دیکھ کر کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے بیٹے ایسے شور بیر پیدا ہوں جو ادت کے بیٹوں کو لڑائی میں جیت کر اندراسن چھین لیویں دیوتا لوگ دھرماتما تھے اس لیے کشپ جی کو اُن کی ہار من میں نہیں بھاتی تھی لیکن کشپ جی نے دت اپنی استری کی سیوا کرنے سے شرمندہ اور خوش ہوکر کہا کہ جو تو چاہتی ہے وہی ہوگا یہ بات سُن کر دت بہت خوش ہوئی اُنھیں دنوں میں جب دت استری دھرم سے شدھ ہوئی تب اُس نے شام کے وقت بھوگ کرنے کی اچھا سے کشپ جی اپنے خاوند سے کہا کہ اس وقت مجھ کو کام دیو بہت دُکھ دے رہا ہے اور میری سوت کے بیٹے راج سنگھاسن کا

سُکھ کرتے ہیں یہ دُکھ مجھ سے سہا نہیں جاتا ہے میرا دُکھ دُور کیجئے یہ بات سُن کر کشپ من مریچ کے بیٹے نے کہا
کہ اے دت اس وقت میرے ساتھ بھوگ اور بلاس جو بہت بُرا کام ہے نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ شام سے چار گھڑی
رات گزرے تک اور چار گھڑی رات رہے صبح تک سوائے لینے نام اور کرنے دھیان پرمیشور کے دوسرا کام کرنا
نہ چاہیئے کس واسطے کہ ان دونوں وقت میں شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی بیل پر سوار ہو کر سب جگہ جاتے ہیں
اُس وقت جو آدمی جاگتا ہوا پرمیشور کے دھیان اور اسمرن میں دکھلائی دیتا ہے اس کو آشیرباد دے کر اُس کی بڑائی
کرتے ہیں اور جو آدمی سوتا ہوا یا دُنیا کے کاموں میں لگا ہوتا ہے اُس کو یہ شاپ دیتے ہیں کہ تیرا کام کبھی پورا نہوئے
اور جو تو یہ بات کہے کہ برہما جی کے بنش میں تم اور وہ دونوں پیدا ہوئے ہو اس لیے مہادیو جی ناتے دار ہونے سے
تمہارا قصور معاف کریں گے شیو جی مہاراج ہمارے مالک اور ایشور کے برابر ہیں دھرم کی جگہ ان کو کسی کا سنکوچ
نہیں آتا اس لیے تو چار گھڑی اور دھیرج رکھ جس میں پرمیشور کے بھجن اور اسمرن کا وقت گزر جاوے اُس وقت
دت کامدیو کے نشے میں ایسی متوالی ہو رہی تھی کہ اپنے خاوند کے سمجھانے پر بھی اُس نے صبر نہیں کیا اور شرم
چھوڑ کر جب کشپ جی کے بدن کا کپڑا پکڑا اور بھوگ کرنے کے واسطے ہٹھ کی تب کشپ جی نے ہار مان کر
اُس کے ساتھ بھوگ کر کے کہا کہ اے دت اس وقت جو تو نے یہ ادھرم کیا اس پاپ کرنے سے تیرے دو بیٹے
براہمن اور رکھیشور وغیرہ سب جیوؤں کو دُکھ دینے والے ایسے زبردست پیدا ہوں گے کہ کوئی دیوتا دیت اُن سے
لڑائی میں سامنا کر کے جیت نہ سکے گا نارائن جی مہاراج آپ سگن اوتار لیکر اُن کو ماریں گے دت سنے یہ بات
سنتے ہی بہت اُداس ہو کر اپنے خاوند سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میری اِچھا یہ تھی کہ میرے بیٹے دیوتاؤں کو
جیت کر امراؤتی پُری کا راج کر کے سُکھ پاویں میری یہ کامنا نہیں ہے کہ میرے بیٹے ادھرمی ہو کر براہمن وغیرہ سب
جیوؤں کو دُکھ دیویں ایسے پاپی بیٹے لیکر میں کیا کروں گی یہ بات دت کی سُن کر اور اُس کو بہت اُداس دیکھ کر کشپ مُن
نے کہا کہ اے دت اب کیا کرنا چاہیئے اس وقت بھوگ کرنے کا یہی پھل ہے اس واسطے میں منع کرتا تھا لیکن کرم
کرنے کے پیچھے جو تو سوچ کرتی ہے اس پچھتانے سے ایک لڑکا تیرے ایسا پرم بھگت اور گیانی اور تپسی پیدا ہوگا
جس کا نام لینے سے دنیا کے لوگ بھوساگر پار اُتر جائیں گے اور سب دیوتا اور دیت اُسکا گُن کا کرتا نارد جی اُسکی
بڑائی اندر سبھا میں کہیں گے اور پربرہم پرمیشور اوتار لیکر اُسکی رچھا کرینگے یہ بات اپنے خاوند کی سنتے ہی دت کو کچھ دھیرج ہوا

پندرھواں ادھیائے

شاپ دینا سنت کمارجی کا نارائن جی کے جے بجے دوارپالکوں کو اور آنا اُن دونوں کا دت کے گربھ میں

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی جس وقت کشپ مُن کا بیج دت کے پیٹ میں پڑا اسی وقت جے بجے کے

تیج سے جو گربھ میں آئے تھے من دیوتاؤں کا ایسا گھبرایا کہ اُن کے ہردے میں ڈر پیدا ہو کر یہ معلوم ہونے لگا کہ
کوئی دشمن ہم لوگوں کے مارنے کے واسطے چلا آتا ہے جب بڑی فکر ہونے سے دیوتاؤں کا من کہیں نہ لگ کر
ہر روز طاقت اُن کی کم ہونے لگی تب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے برھما جی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج
آپ جگت کرتا ہو کر سب جیوؤں کے دکھ اور سکھ کا حال جو ہونے والا ہے پہلے سے جانتے ہیں ان دنوں
ہم لوگوں کا من بہت گھبرا کر ڈر سے بھرا رہتا ہے اس کا بھید بتلا دیجئے یہ بات دیوتاؤں کی سُن کر برھما جی نے کہا
کہ اے اندر نارائن جی کے دوارپال جے بجے نے جنم لینے کے واسطے دت کے پیٹ میں باس کیا ہے اس لیے
اُن کے تپ اور تیج سے تمہاری طاقت کم ہو کر تم لوگوں کا یہ حال ہوا یہ بات سُن کر دیوتاؤں نے کہا کہ اے
مہاراج ابھی اُن کے گربھ میں آنے سے ہم لوگوں کا یہ حال ہوا ہے تو ان دونوں کے پیدا ہونے تک ہمارا کیا حال
ہوگا اور اے مہاپربھو بیکنٹھ باشی دیوتا تو جنم اور مرن سے رہت ہیں پھر انھوں نے بیکنٹھ کا سکھ چھوڑ کر دیت کے
تن میں جنم لینا کس واسطے قبول کیا اس کا حال بتلایئے جس میں ہمارا سندیہ چھوٹ جائے تب برھما جی نے کہا
کہ انکا حال اس طرح پر ہے کہ ایک دن لچھمی جی بڑے پریم سے بہت داسی موجود ہونے پر بھی نارائن جی کے بدن
اور بھجا میں اپنے ہاتھ سے چندن اور عطر لگاتی تھیں اور پربرھم پرمیشور بیکنٹھ میں جہاں سب مکان سونے کے جڑاؤ
بہت اچھے بنے ہیں رتن سنگھاسن پر بیٹھے تھے اُس وقت جگت ماتا نے بچار کیا کہ شیام سندر کی بھجا دیکھنے میں بہت
خوبصورت اور ملائم معلوم ہوتی ہیں لیکن میں نے آج تک ان ہاتھوں کا زور کبھی نہیں دیکھا نہیں معلوم ان میں کچھ زور
ہے یا نہیں نارائن جی انترجامی نے اُن کے من کا حال جان کر اپنا زور لچھمی جی کو دکھلانے کے واسطے یہ بات
بچاری کہ سوائے جے بجے کو جو ہمارے دوارپال ہیں دوسرا کوئی ایک ساعت بھی ہماری بھجا کا بل نہیں سہ سکتا
جو ہمارے ساتھ لڑ سکے اس واسطے اُن کو دیت جون میں جو ہمارے دشمن ہیں پیدا کریں اور اُن سے لڑائی کر کے اپنی بھجا کا
بل لچھمی جی کو دکھلا دیں ایسا بچار کر بیکنٹھ ناتھ نے جے اور بجے کا گیان ہر لیا اسی سبب سے انھوں نے تین مرتبہ
دیت کے تن میں جنم لیا اُن کے پیدا ہونے کی یہ وجہ ہے کہ ایک دن سنک سنندن سناتن سنت کمار چاروں بھائی
جن کو کسی وقت اندر جانے کے واسطے روک نہ تھی نارائن جی کا درشن کرنے کے واسطے بیکنٹھ میں گئے اُسی دن
پرمیشور کی اچھا سے جس کا حال اوپر لکھا ہے جے اور بجے دوارپال چھ ڈیوڑھی بھی روپ نے ساتویں ڈیوڑھی پر پہنچنے
آدک رکھیشوروں کو بھیتر جانے سے منع کر کے کہا کہ نارائن جی کے محل میں بغیر پوچھے جانا نہ چاہیئے یہ بات سُن کر
سنت کمار جی نے کرودھ کر کے کہا کہ اے مورکھ ہم کو بیکنٹھ ناتھ نے بھیتر جانے کے واسطے کبھی منع نہیں کیا ہوگا
کس واسطے کہ وہ ہمیشہ برہمنوں کا آدر سمان دوسروں سے زیادہ کرتے ہیں یہ سب تمہاری شرارت ہے جو ہم کو
روکتے ہو بیکنٹھ میں کام کرودھ لوبھ موہ دخل نہیں کر سکتا لیکن تم نے ہمارا اپمان کر کے ہم کو کرودھ دلایا اس لیے
ہم پرمیشور سے چاہتے ہیں کہ تم دونوں مرت لوک میں جہاں پر کام کرودھ لوبھ موہ سے بھرے رہتے ہیں دیت
جون میں پیدا ہو یہ شراپ سنتے ہی جے اور بجے کا ڈر جاتا رہا تب دوڑ کر سنت کمار جی کے چرنوں پر گر پڑے اور

روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج ہم نے جانا کہ اب ہمارے بُرے دن آئے ہیں اِس لیے ہم سے
ایسا پاپ ہوا ہمارا اپرادھ چھما کر کے ایک حد بتا دیجئے کہ دیت جون سے ہمارا کب اُدّھار ہوگا یہ دین بچن سُنکر
سنت کمار جی نے کہا کہ ہمارا شاپ کسی طرح پھر نہیں سکتا اور نہیں معلوم کہ یہ کیونکر ہمارے سُوبھاؤ میں غصّہ آگیا تم
دونوں بھائی کو تین مرتبہ ماتا کے پیٹ سے پیدا ہو کر دیت ہونا پڑے گا اور تینوں مرتبہ تر لوکی ناتھ سگن اوتار لیکر
جب تم کو اپنے ہاتھ سے ماریں گے تب تم اُدّھار ہو کر پھر بیکنٹھ میں اپنی جگہ پر آؤگے جس وقت سنت کمار جی
جے اور بجے سے یہ کہہ رہے تھے اُسی سمے بیکنٹھ ناتھ یہ حال سُن کر سنت کمار جی کا آدر سمان کرنے کے واسطے
ننگے پاؤں لچھمی جی سمیت باہر نکل آئے اور سنت کمار جی کے چرنوں پر گر کر کہا کہ ان دونوں دوار پالکوں سے
بڑا اپرادھ ہوا جو انھوں نے آپ کو روکا میری لچھمی جی کو آپ سے کچھ پردہ نہیں ہے باپ کی جگہ استری کو پردہ
کرنا چاہیے یہ آدھینتائی بیکنٹھ ناتھ کی دیکھ کر سنت کمار جی نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو کیسی بڑائی نارائن جی میں ہے
کہ جس پربرہم پرمیشور کے چرنوں کا دھیان برھماجی اور شری شوجی آدک دیوتا اور نارد من آدک رکھیشور اور گیانی
لوگ اپنے ہردے میں رکھنے سے بھوساگر پار اُتر کر کر تارتھ ہوتے ہیں وہی آد پُرش بھگوان تینوں لوک کے پیدا اور پالن
کرنے والے تن کا بیجن اور اسرن کرنے سے ہم نے یہ بڑائی پائی ہمارے چرنوں پر گر کر اتنی ادھینتا کرتے ہیں
کیوں نہ ہو اسی واسطے یہ اپنا نار برہم دیو رکھ کر براہمنوں کا ستکار بڑے پریم سے کرتے ہیں نہیں تو ان کا کیا کام
تھا جو مجھ ایسے غریب براہمن پر اتنی دیا کرتے یہ سب کرپا اس واسطے کرتے ہیں جس میں دنیا کے لوگ یہ حال سُنکر
براہمنوں کی سیوا اور سمان کریں ایسا بچار کر سنت کمار جی نے تر لوکی ناتھ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ میں نے
کرودھ بس ہو کر آپ کے سیوکوں کو شاپ دیا آپ دیا کی راہ سے میرا اپرادھ چھما کیجئے اور اپنے چرنوں کا دھیان
مجھ کو دیجئے جس میں آپ کے چرنوں کا دھیان من میں رکھنے سے پھر کرودھ ہم کو نہ آوے اور کوئی جیو ہمارے
ہاتھ سے دُکھ نہ پاوے۔

سولھواں ادھیاے [۱۶]

سنمان کرنا نارائن جی کا سنت کمار کو اور استت کرنا سنت کمار کا نارائن جی کی

میتریے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی سنکادک کے منہ سے سب حال سن پربرہم پرمیشور بولے کہ اے مہاراج
جے بجے میرے دوار پالکوں کو اپرادھ کرنے کے بدلے جو ڈنڈ آپ نے دیا بہت اچھا کیا اور میں اِس شاپ دینے
سے بہت خوش ہوا کیونکہ ان کے ڈنڈ پانے سے اور کوئی آدمی براہمن اور رکھیشوروں کا اپمان نہ کرے گا اور آپ کے
سوبھاؤ میں کرودھ نہ تھا یہ شاپ میری اِچّھا سے اُن کو ہوا ہے آپ کسی بات کی چنتا من میں نہ کریں اور میں
اس واسطے آپ سے بنتی کرتا ہوں کہ یہ دونوں میرے دوار پالک تھے ان کے اپرادھ کرنیکا جس میرے اوپر ہے

اس لیے میرا اپرادھ چھما کیجئے دنیا میں کسی کا نوکر جو کوئی کام بھلا یا بُرا کرتا ہے تو اُس کے کرنے میں مالک کا نام رکھا
جاتا ہے اور جو لوگ سادھ مہاتما یا براہمن کا اپمان کرتے ہیں اُن کا بدن دشمن ہو کر اُنہیں نرک میں رہنا پڑتا ہے
اور نرک کو بھی ایسے آدمی کی سنگت اچھی نہیں لگتی تم لوگ براہمن اور رکھیشور ہمارے اِشٹ دیوتا ہو تمہارے چرنوں
کی دھول کا ایسا پرتاپ ہے کہ لچھمی جی چنچل سوبھاؤ ہونے پر ہمارے پاس دن رات بنی رہتی ہیں اور براہمن کو
ہم اپنے بدن اور لچھمی اور بیکنٹھ سے بھی ادھک پیارا اور اچھا جانتے ہیں اور دنیا میں ہم براہمن اور اگن کے
منھ سے کھاتے ہیں لیکن جیسا کہ براہمن کو اچھی چیز کھلانے سے ہم خوش ہوتے ہیں ویسا اگن میں ہُوم کرنے
سے خوش نہیں ہوتے براہمنوں کو اچھا بھوجن کھلانے سے ہمارا پیٹ تینوں لوک کے جیوؤں سمیت بھر جاتا ہے
اس لیے گرہستھ کو براہمن کھلانا ضرور چاہیئے اور ہم براہمنوں کے چرنوں کی دھور لچھمی جی سمیت اپنے سر پر چڑھاتے
ہیں اور براہمن کا اپرادھ چھما کرنے والے لوگ ہم کو بہت پیارے لگتے ہیں یہ بات بیکنٹھ ناتھ کی سُن کر سنکادک نے
کہا کہ اے مہاپربھو آپ کی لیلا اور اچھا برھما جی ہمارے پتا بھی نہیں جانتے ہیں ہم لوگوں کی کیا سامرتھ ہے جو
جان سکیں آپ سب جیوؤں اور چودھوں بھون کے مالک ہیں جیسی آپ کی اِچھا ہوتی ہے ویسا برھما جی آدک دیوتا
کرتے ہیں اور آپ سے کوئی بڑا دوسرا نہیں ہے اُن کو بڑا بھاگ مان سمجھنا چاہیئے جن کے ہردے میں آپ کی
بھگت اور بیکنٹھ کی چاہنا رہتی ہے اور جو لوگ ہر بھگتوں سے ست سنگ رکھ کر اُن کی سیوا کرتے ہیں اُن کو
بیکنٹھ جانے میں کچھ سندیہ نہیں رہتا اور آپ کا بیکنٹھ کیسا ہے جس میں کام کرودھ لوبھ موہ آدک کا دخل نہیں ہوتا
وہاں بہت سے کلپ برچھ لگے ہیں جن میں بارھوں مہینے ایسے پھل اور پھول لگے رہتے ہیں جن کے دیکھنے سے
من پرسن ہو کر سب دُکھ اور سوچ دور ہو جاتا ہے اور ہنس اور مور وغیرہ اچھے اچھے پنچھی وہاں رہ کر بہت طرح کی
میٹھی میٹھی بولیاں بولتے ہیں اور بہت بڑے مکان سونے کے جواہرات سے جڑے ہوئے بنے ہیں اور اس جگہ
پہونچنے سے سب کام آدمی کا پورا ہو جاتا ہے اور سب طرح کے سُکھ اور چیزیں آدمی کو وہاں ملتی ہیں ایسا کہہ کر
سنکادک شری نارائن جی کے روپ کا دھیان لچھمی جی سمیت کر کے ایسے پریم میں ڈوب گئے کہ آنسو بے پرمان
اُن کی آنکھوں سے بہنے لگے اور نارائن جی کا سروپ اس طرح پر ہے کہ شیام رنگ کمل نین چتر بھج موہنی مورت
کریٹ مکٹ ساجے انگ انگ پر بھوکھن براجے کوستبھ من اور بیجنتی مالا پہنے پیتامبر کی کچھنی کاچھے ریشمی اُپرنا
اوڑھے چاروں ہاتھ میں شنکھ چکر گدا پدم دھارے شنکھ اور چکر کے دو ہاتھ اوپر اٹھائے اور گدا اور پدم کے
دو ہاتھ نیچے کو لٹکائے گھونگھر والے بال مند مند مسکراتے تاپ ہارنی چتون اور بائیں طرف لچھمی جی براجمان
مہا سندر استری روپ بجلی کی طرح انگ کی چمک پیتامبر پہنے کانوں میں کرن پھول اور ہاتھوں میں کنگن اور
کڑے پیروں میں پازیب اور کڑے گلے میں موتی اور رتن کے ہار سر میں چوڑامن ناک میں نتھ پہنے ہوئے ایسے
لچھمی نارائن جی گروڑ سنگھاسن پر بیٹھے ہیں جب ایسے روپ کا دھیان سنکادک نے کیا تب بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ
ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بر دان مانگو یہ بات سُنتے ہی سنکادک ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج ہم بھی

بردان مانگتے ہیں کہ آپ کے چرنوں کی بھکت ہمارے ہردے میں بنی رہ کر آپ کی کتھا اور لیلا سننے میں ہمیشہ اچھا لگی رہے جب اچھا کے موافق بردان پایا تب سنکا دک بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے بدا ہو کر چلے گئے۔

سترھواں ادھیائے

جنم لینا ہرنیاکش اور ہرنیاکشپ کا دت کے پیٹ سے اور جانا ہرنیاکش کا برن دیوتا کے استھان پر

میترے رکھیشور نے بدرجی سے کہا کہ سنکادک کے جانے کے پیچھے جے اور بجے دوارپالک اس اچھا سے بیکنٹھ ناتھ کے سامنے کھڑے رہے جس میں نارائن جی حکم دیویں تو رکھیشوروں کا شاپ ہم کو بھوگنا نہ پڑے ترلوکی ناتھ انترجامی اُن کے من کا حال جان کر بولے کہ اے جے بجے میں نے اپنی اچھا سے تمہارا گیان بدل کر یہ شاپ براہمنوں سے دلوایا ہے نہیں تو سنت کمارجی کے سوبھاؤ میں کرودھ نہیں ہے ہونے والی بات بغیر ہوئے نہیں رہتی اور سنت کمار رکھیشور کرودھ اپنا چھا کر کے تمہارے اُدھار کی تدبیر تین جنم گذر جانے پر کہہ گئے ہیں سو تم کو تین مرتبہ دیت کی جون میں جنم لے کر دنیا میں ضرور رہنا ہو گا تم اُس بدن میں ہمارا دھیان شتر بھاؤ سے کرنا ہم سگن اوتار لیکر تم کو ماریں گے اور تین جنم کے بعد ہم تم کو پھر بیکنٹھ بلا دینگے یہ کہہ کر جے اور بجے کو بیکنٹھ سے گرا دیا انھیں دونوں بھائیوں نے بیکنٹھ سے آکر دت کے پیٹ میں گربھ باس کیا ہے تم لوگ چنتا مت کرو اُن کے ہونے سے تھوڑے دن تک دیوتاؤں کو دُکھ پہونچے گا پھر نارائن جی اوتار لیکر اُن کو مار ڈالیں گے اور تم لوگوں کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کو مارسکو دیوتا لوگ برہما جی سے یہ حال سُن کر اپنے اپنے مکان پر چلے گئے اور جے بجے دت کے پیٹ میں پلنے لگے اور دت ہمیشہ اس بات کی چنتا کر کے کہتی تھی کہ ایسے ادھرمی اور دُکھ دائی بیٹے کے پیدا ہونے سے مجھ کو سوا دُکھ کے سُکھ کچھ نہیں ہو گا اس واسطے یہ پیدا نہوتے تو اچھا تھا پرمیشور کی اچھا سے سو برس تک وہ دونوں دت کے پیٹ میں رہ کر پیدا ہوئے اُن دونوں کے پیدا ہوتے وقت بہت سے سگن دنیا میں ظاہر ہو کر براہمن اور دیوتاؤں کا کلیجہ مارے ڈر کے کانپنے لگا اگن ہوتریوں کی آگ جو کئی پیڑھیوں سے کُنڈ میں تھی بجھ گئی اور زمین پر بھونچال آکر سب لچھن کلجگ کے دیکھ پڑنے لگے برہماجی نے اُن دونوں کا نام ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ رکھا ہرنیاکش کا بدن بہت لمبا چوڑا کئی جوجن کا تھا جب وہ دونوں بھائی سیانے ہوئے تب برہماجی نے اُن سے کہا کہ تم لوگ اپنی ماتا کی اچھا سے جا کر راج کرو یہ بات سنتے ہی ہرنیاکش اپنے بل کے گھمنڈ میں متوالا ہو کر گدا ہاتھ میں لیے ہوئے اکیلا گھر سے نکلا اور وہ اپنے زور کے سامنے کسی کو کچھ مال نہیں گنتا تھا اس لیے کچھ فوج بھی اپنے ساتھ نہ لے کر پہلے برن لوک میں چلا گیا اور برن دیوتا کے دروازے پر جو سمدر وغیرہ ندیوں کے مالک ہیں کھڑا ہوا اور سمدر کا پانی اپنی گدا سے

سہنے لگا اور برن دیوتا کے دوار پالکوں سے کہا کہ تم لوگ جا کر برن سے کہدو کہ وہ جو زور رکھتا ہو تو آ کر ہمارے ساتھ
جُدھ کرے یہ سندیسا ہرنیاکش کا سنتے ہی پہلے برن دیوتا کو کرودھ ہوا پھر برہما جی کی بات یاد کر کے اور اپنی دشا
اُدھم دیکھ کر ہرنیاکش کو یہ بات کہلا بھیجی کہ آگے ہم نے بہت سے دیتوں کو لڑائی میں مارا اور جیتا تھا اب ہم بوڑھے
ہوئے اس لیے تم ایسے جوان دیت سے نہیں لڑ سکتے تمہارے ساتھ لڑائی کرنے والا سوائے نارائن جی کے دوسرا
کوئی نہیں ہے تھوڑے دنوں میں تم ایسے پاپی اور ادھرمی کے مارنے کے واسطے بیکنٹھ ناتھ اوتار لے کر تم کو
ماریں گے جب ہرنیاکش نے سنا کہ میرے ساتھ لڑنے کے واسطے پرمیشور کا اوتار ہوگا تب بہت خوش ہو کر برن کو
کہلا بھیجا کہ جو تم نے ہم سے ہار مانی تو جو کچھ اچھا من اور رتن یہاں تمہارے پاس ہو وہ ہم کو بھیج دو برن نے
ہار مان کر بہت سے رتن اور من ہرنیاکش کو بھیج دیے اور اس سے کہا کہ یہ مکان تمہارا ہے چاہو اور کسی کو دیدو
اور مجھکو جہاں رہنے کا حکم دو وہاں میں رہوں جب ہرنیاکش نے برن کو اپنے آدھین دیکھا تب بھینٹ لیکر
برن کو وہاں اپنی طرف سے بسا کر کبیر دیوتا کے مکان پر گیا کبیر دیوتا نے بھی اپنے برے دن دیکھ کر بہت سے
اچھے اچھے رتن اور من اس کو بھینٹ دے کر کہا کہ جو کچھ مال میرے یہاں ہے اس کو اپنا جان کر مجھ کو جیسا حکم دو
ویسا کروں ہرنیاکس کبیر کو بھی اپنے بس جان کر جم پری میں پہونچا جم پری کے مالک دھرم راج نے بھی برہما جی کا
کہنا یاد کر کے اُس کی بنتی کی اور بہت سی بھینٹ دے کر اُس کے ہاتھ سے اپنی جان بچائی جب ہرنیاکش نے
دھرم راج کو بھی اپنے آدھین سمجھ لیا تب اندر لوک میں جا کر للکارا اندر نے مارے ڈر کے چھتر اور چنور راج سنگھاسن کا
اُس کو بھینٹ دے کر اُس کا حکم قبول کیا جب ہرنیاکش نے دیکھا کہ تینوں لوک میں کوئی ایسا نہیں رہا جو میرا
سامنا کر سکے اور میں اُس کے ساتھ لڑائی لڑ کے اپنی اچھا پوری کروں تب اُس نے اپنے من میں بچارا کہ اب اُس کو
ڈھونڈھنا چاہیئے جو میرے ساتھ لڑائی کرے ہرنیاکش یہ بات بچار کر اپنے لڑنے والے کو ڈھونڈھتا ہوا خوشی سے
چلا جاتا تھا راہ میں اُس نے اچانک نارد جی کو دیکھ کر ڈنڈوت کر کے ہنس کر پوچھا کہ کہو مُن ناتھ تم تینوں لوک
میں گھومتے رہتے ہو کوئی شور بیر ہمارے ساتھ لڑائی کرنے کو بتلاؤ نہیں تو ہم تم کو مار ڈالیں گے نارد جی نے کہا
کہ اے کشپ نندن ہم دنیا میں کسی کو نہیں دیکھتے جو تمہارے ساتھ لڑ سکے لیکن نارائن جی تمہارے ساتھ لڑ سکتے
ہیں تب ہرنیاکش نے کہا کہ تم نارائن کا کہیں پتہ بتاؤ تو میں اُن سے جا کر لڑائی کروں میں نے سنا ہے کہ برہمن
اور تپسی کے گھر میں وہ رہتے ہیں میں نے وہاں بھی جا کر بہت سے رکھیشوروں اور جوگیشوروں کو دُکھ دیا لیکن
میرے ڈر سے وہ ظاہر نہیں ہوئے یہ بات سن کر نارد مُن نے کہا کہ اے ہرنیاکش اس وقت نارائن جی باراہ
روپ رکھ کر پرتھوی لانے کے واسطے پاتال میں گئے ہیں جو تم کو لڑنا ہو تو تم وہاں جاؤ وہی تمہارے ساتھ لڑیں گے
یہ بات کہ کر نارد جی چلے گئے -

اٹھارھواں ادھیاے

مارنا ہرنیاکش کو باراہ بھگوان کا

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدرجی ہرنیاکش یہ حال نارد جی سے سنتے ہی بہت خوش ہو کر گدا ہاتھ میں لیے ہوئے باراہ جی سے لڑنے کے واسطے پاتال کی طرف چلا راہ میں کیا دیکھا کہ باراہ جی پرتھوی کو اپنے دانتوں پر پھول کی طرح لیے ہوئے چلے آتے ہیں اُن کو دیکھتے ہی ہرنیاکش نے ہنس کر کہا کہ اے باراہ چور کہاں جاتا ہے کھڑا رہ ہمارے ساتھ لڑائی کر جنگل میں ہم نے باراہ کو دیکھا تھا یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو پانی میں وہ روپ دکھلا دیا تو ہم سے نہیں ڈرتا کہ ہمارے بزرگوں کی امانت پرتھوی جو پاتال میں رکھی تھی اس کو چرا کر لیے جاتا ہے ہمارے ہاتھ سے تیری جان کسی طرح نہیں بچے گی اور جس واسطے ہم تجھ کو ڈھونڈھتے تھے وہ مطلب ہمارا پورا ہوا اور ہم نے پہچانا کہ تو نارائن ہے اسی طرح کئی بار اوتار لیکر تو نے ہمارے بھائی بند دیتوں کو مارا ہے آج ہم تجھ کو مار کر سب دیتوں کی کسر لیتے ہیں تجھ کو مار کر پھر جو گی اور رکھیشوروں کو ماریں گے جن کے ہوم اور جگیہ کرنے سے تجھ کو طاقت ہوتی ہے یہ سب سخت باتیں ہرنیاکش کی سُن کر باراہ جی اس لیے تھوڑی دیر تک نہیں بولے کہ نیک آدمی کو بد بات کہنے سے بد کہنے والے کی عمر اور تیج اور بل کم ہو جاتا ہے جب باراہ جی نے جانا کہ بُری بات کہنے سے تیج اور بل ہرنیاکش کا جاتا رہا تب پرتھوی کو اپنی مایا سے پانی پر رکھ کر ہرنیاکش سے کہا کہ اے کشپ نندن سچ ہے میں پانی کا سور ہو کر تجھ ایسے گانوں کے کتّے کو جو اپنے کو شیر کی طرح سمجھتا ہے ڈھونڈھتا پھرتا ہوں اور جس کی موت نزدیک پہونچتی ہے اُس کو بھلی اور بُری بات کہنے کا بچار نہیں رہتا ہے اور یہ پرتھوی تیرے بزرگوں کی امانت میں تیرے سامنے جو تو اپنے کو بڑا اشور بیر جانتا ہے لا کر سامنے کھڑا ہوں پہلے تو اپنی گدا جو ہاتھ میں لیے ہوئے ہے میرے اوپر چلا جب تیری گدا کچھ کام نہ کرے گی تب میں اپنی گدا تجھ پر چلاؤں گا اور یہ تو نے سچ کہا کہ ہم نے ہزاروں مرتبہ اوتار لیکر دیتوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتارا ہے وہی حال تیرا بھی ہوگا یہ بات سنتے ہی ہرنیاکش نے بڑے کرودھ سے باراہ بھگوان پر اپنی گدا چلائی باراہ جی نے اُس کی گدا روک کر اپنی گدا اُس پر چلائی اسی طرح دونوں طرف سے گدا جدھ ہونے لگا جب لڑتے لڑتے تھوڑا دن رہ گیا تب برہما جی نے آکر باراہ جی سے یہ کہا کہ اے مہاراج آپ ہرنیاکش کے مارنے میں کس واسطے دیر کرکے اس کو کھیل کھلاتے ہیں اِس ادھرمی کو مار کر دیوتاؤں کا دُکھ چھڑا دیجیے سوائے آپ کے دوسرا کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا ہے جو اس کو مار سکے یہ بات برہما جی کے سنتے ہی باراہ جی نے ایک گدا ہرنیاکش کے ایسی ماری کہ وہ گر پڑا جب پھر اُس نے اُٹھ کر اپنی مایا سے اندھیارا پیدا کیا تب باراہ جی نے سدرشن چکر کو جس میں ہزار سورج کے برابر روشنی ہے بلا کر اُس کی مایا ہر لی جب ہرنیاکش نے ترشول چلایا تب سدرشن چکر نے ترشول اُس کا کاٹ ڈالا پھر باراہ جی نے

ایک طمانچہ ہرنیاکش کو ایسا مارا کہ وہ مر کر گر پڑا اُس کے مرنے سے دیوتاؤں نے خوش ہو کر باراہ جی پر پھول برسائے اور اپنا منورتھ سدھ پا کر باجے بجائے۔

اُنیسواں[19] ادھیائے

آنا برھما جی کا دیوتاؤں سمیت باراہ بھگوان کے پاس اور استت کرنا اُن کی

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی جب ہرنیاکش مارا گیا تب برھما جی نے دیوتاؤں سمیت باراہ جی کے پاس آ کر اس طرح استت کی کہ اے پربرہم پرمیشور اپنے واسطے ریچھا کرنے دیوتا اور براہمن کے جگیہ اوتار لیکر ہرنیاکش ادھرمی دُکھ دینے والے کو مار ڈالا اور پرتھوی کو پاتال سے لاکر پانی پر ٹھہرایا اب آپ کی کرپا سے اس پرتھوی پر سب جیو آنند سے رہ کر جگیہ پوجا دان آدک کریں گے ہرنیاکش کے وقت میں دیوتا اور پتروں کا بھاگ نہیں ملتا تھا اب وہ لوگ جگیہ اور ہوم اپنا اپنا حصہ پا کر خوشی سے آپ کا اسرن کریں گے جب دیوتا لوگ استت کر چکے تب پرتھوی استری روپ ہو کر باراہ جی کے سامنے آئی اور اُس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ جوت سروپ آپ نے دیا کر کے مجھ کو پاتال سے لاکر پانی پر قائم کیا دنیا کے سب چھوٹے بڑے جیو اپنا پاؤں میرے اوپر رکھتے ہیں اور آپ نے آدر کر کے مجھ کو اپنے دانتوں پر اُٹھایا اس لیے میں نے اپنے کو کرتارتھ جانا کس واسطے کہ آپ کے چرنوں کی چھایا سب دنیا پر پڑتی ہے اور میری چھایا آپ کے سر پر پڑی لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتی ہوں کہ کلجگ باسی آدمی بڑے پاپی ہو کر اپنا کرم اور دھرم چھوڑ کر بڑا کام کریں گے اور بھکتوں سے دشمنی رکھ کر آپ کی بھگت سے بکھ رہیں گے اور اپنے ماتا پتا بھائی بندھ سے جھگڑا کر کے سالے اور سسرے سے محبت رکھیں گے اور استری اپنے پت سے پریت نہ رکھ کر دوسرے آدمی کو چاہے گی اور آدمی اپنی استری کا پالن نہ کر کے بیشیا سے پریت کریگا اور بیٹا اپنے باپ کا مرنا بچار کرنا چاہے گا کہ کب یہ مرے کب مال ہمارے ہاتھ لگے کر بیشیا گمن کرنا اور جوا کھیلنے کا آرام لے اور راجا لوگ اپنا دھرم کرم چھوڑ کر پرجا کا مال لے کر پرجا کو دکھ دیویں گے اور سب آدمی اپنے کھانے اور پہننے اور اندریوں کو سُکھ دینے کی اچھا رکھ کر اپنے مطلب کی دوستی رکھیں گے اس لیے کلجگ باسیوں کو آپس کے برودھ سے بڑا دُکھ ہوگا جب ایسے ادھرمی میرے اوپر اپنا پاؤں رکھیں گے تب میں بہت دُکھی ہوں گی اس واسطے میری رچھا آپ کو کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر باراہ جی نے کہا کہ اے پرتھوی تو اُن سے مت ڈر جب ادھرمیوں کے پیدا ہونے سے تجھ کو دکھ ہوگا تب ہم سگن اوتار لیکر ادھرمیوں کو مار کر تجھے سُکھ دیں گے یہ کہہ کر باراہ جی بیکنٹھ کو چلے گئے اور سب دیوتا اپنے لوک کو گئے۔

بیسواں ادھیاے

کہنا میترے رکھیشور کا بدر جی سے پیدایش دُنیا کی

سو نکادک رکھیشوروں نے اتنی کتھا سُن کر سوت جی سے پوچھا کہ جب باراہ جی پرتھوی کو پانی پر رکھ کر بیکنٹھ کو
گئے تو اُس کے بعد پھر کس طرح جگت کی اُتپت ہوئی اور میترے رکھیشور اور بدر جی سے کیا باتیں ہوئیں سوت جی نے
کہا کہ جب بدر جی باراہ اوتار کی لیلا سُن کر بہت خوش ہوئے تب اُنھوں نے میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اے
مہاراج پرتھوی قائم ہونے کے بعد برہما جی نے سنساری جیوؤں کو کس طرح پیدا کیا میترے جی نے کہا جب پرتھوی
قائم ہو چکی تب آدی نرنکار کی مایا اور اچھا سے چوبیس تتو ظاہر ہو کر ایک پُرش جچھ यक्ष نام پیدا ہوا جب اُس کو
بھوک اور پیاس لگی تب وہ کچھ چیز کھانے کو نہ پا کر برہما جی کو کھانے کے واسطے چلا برہما جی نے کرودھ کر کے
اُس کو اپنے کھانے سے منع کیا تب برہما جی کے کرودھ کرنے سے ایک پُرش تموگنی رچھ रक्ष नام راچھش پیدا ہوا
برہما جی نے اُن دونوں کو دیکھتے ہی کچھ ڈرمان کر پیدا کرنا جیوؤں کا بند کر دیا اور اپنے من میں یہ بچار کیا کہ ہمارے
اس بدن سے سرشت رچنے میں ادھرمی لوگ پیدا ہوں گے جب میں دوسرا بدن رکھ کر ستوگن سے جیوؤں کو پیدا
کروں گا تب گیانی اور دھرماتما لوگ پیدا ہوں گے ایسا بچار کر برہما جی نے وہ بدن اپنا چھوڑ کر دوسرا بدن رکھ لیا
اور اپنے پہلے شریر کے داہنے انگ سے سوایمبھومُن نام ایک پُرش اور بائیں آدھے بدن سے ست روپا نام
استری پیدا کر کے دونوں کا بیواہ کر دیا جب سوایمبھومُن نے برہما جی سے کہا کہ مہاراج مجھ کو کیا حکم ہوتا ہے تب
برہما جی نے بچارا کہ جس بدن سے سوایمبھومُن اور ست روپا پیدا ہوئے ہیں اُس بدن سے پرمیشور کا تپ اور
اسمرن نہیں کیا بنا ہر بھجن کے دھرماتما اور گیانی آدمی اُن سے نہیں پیدا ہوں گے یہ بات سوچ کر برہما جی نے
سوایمبھومُن اور ست روپا سے کہا کہ پہلے تم پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرو تب سنساری جیوؤں کو پیدا کرو جس میں
دھرماتما آدمی پیدا ہوں اُسی وقت سوایمبھومُن اور ست روپا برہما جی کی اگیا سے بن میں تپ کرنے چلے گئے
اُن کے جانے کے بعد برہما جی نے نارائن جی کا دھیان کر کے اُن سے کہا کہ اے دین دیال میرا پرادھ چھما کیجئے اور
مجھ سے سرشت رچنے میں بھول ہو کر یہ مشکل کام نہیں بن پڑتا ہے آپ اُس کے پیدا کرنے کی سامرتھ مجھ کو دیجئے
کہ آپ کی اگیا کے موافق جیو پیدا ہوں یہ بات سُن کر برہما جی کو دھیان میں نارائن جی نے ایسا اُپدیش کیا اے
برہما اب تمھارا بدن شدھ ہوا تم جگت کی رچنا کرو دھرماتما اور گیانی آدمی پیدا ہوں گے یہ بات بیکنٹھ ناتھ کی سُن کر
برہما جی نے خوش ہو کر نارائن جی کی کرپا سے مریچ کشیپ اُتر انگرا پلست کرت بھرگ بشسٹھ دچھ نارد دس بیٹے
پیدا کئے اُن دسوں نے برہما جی سے پوچھا کہ ہم کو جو حکم ہو وہ کریں برہما جی نے کہا کہ تم لوگ پہلے پرمیشور کا
تپ کرو پیچھے سے سنساری جیو پیدا کرو اس بات میں نارائن جی اور ہماری دونوں کی خوشی ہے یہ بات برہما جی کی

سُن کر نارد، ورانگرا اور کرت تین آدمیوں نے کچھ جواب نہیں دیا اور بھرگ وغیرہ سات بیٹے خوش ہو کر دسول
آدمی پرمیشور کا تپ کرنے کے لیے بن میں چلے گئے اور برہماجی کے جس بدن سے سوایمبھومُن اور ست روپا پیدا
ہوئے تھے اُس بدن کی ہڈّی اور چمڑا جو پڑا تھا اُس میں سے اندھیارا پیدا ہوا اور اُس اندھیارے کو جچھ اور رچھ
نے جو پہلے برہماجی سے پیدا ہوئے تھے استری سمجھ کر لے لیا ۔

اکیسواں ۲۱ ادھیاے

درشن دیکر بردان دینا نارائن جی کا سوایمبھومُن اور ست روپا اور کردم رکھیشور کو

میترے جی نے کہا کہ اے بدرجی جب سوایمبھومُن اور ست روپا نے جنگل میں جا کر دس ہزار برس تک
پرمیشور کا دھیان اور تپ کیا تب بیکنٹھ ناتھ نے درشن دے کر اُن سے کہا کہ ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان
مانگو سوایمبھومُن اور ست روپا نے پربرہم پرمیشور کا درشن پاتے ہی بہت استت اور پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے
دینا ناتھ انترجامی ہم نے دنیا پیدا کر کے راج گدّی کا سُکھ پانے کے واسطے تپ کیا سو ہم بھول گئے کہ راج کی
اچھیا سے تپ کیا مُکت ملنے کے واسطے تپ اور اُسمرن کرنا چاہیے تھا نارائن جی نے یہ بات سُن کر کہا کہ اے
سوایمبھومُن جس مطلب کے ملنے کے واسطے تم نے تپ کیا ہے وہ بھی اور سوائے اس کے اور جس چیز کی چاہنا
ہو وہ بھی بردان ہم سے مانگو تم کو دیں گے جب ایسی کرپا اور دیا بیکنٹھ ناتھ کی سوایمبھومُن اور ست روپا نے اپنے اوپر
دیکھی تب ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ایسا بیٹا ہمارے پیدا ہو یہ بات سُن کر پربرہم پرمیشور نے کہا کہ ہم
ایسا کوئی دوسرا نہیں ہے جو تمھارے یہاں پیدا ہو کر تم لوگوں کی کامنا پوری کرے اس لیے ہم آپ ہی اوتار
لے کر تمھارے ناتی ہو دیں گے یہ کہہ کر نارائن جی انتردھیان ہو گئے اور سوایمبھومُن اور ست روپا نے برہماجی کے
پاس آکر ڈنڈوت کی اور سوایمبھومن اپنے پتا کے حکم سے سب پرتھوی کا راج کرنے لگے اور سوایمبھومن اور ست روپا
سے دو بیٹے اُتان پاد اور پریہ برت اور تین لڑکیاں اکوتی دیوہوتی اور پرسوتی نام پیدا ہوئیں اُتان پاد کے دھرو نام
بیٹا پیدا ہوا اور پریہ برت پہلے نارد جی کے گیان سکھلانے سے برکت ہو گئے تھے پھر اُنھوں نے برہماجی کے
سمجھانے سے ساتوں دیپ کا راج کیا اور سوایمبھومُن نے اکوتی کا بیاہ رُچ نام کبیشور سے کر دیا اور کردم رکھیشور برہماجی کے بیٹے
نے اپنے باپ کے حکم سے دس ہزار برس پرمیشور کا تپ کیا جب بھگوان نے پرسن ہو کر درشن دے کر اُن سے کہا کہ تم بردان مانگو
تب کردم رکھیشور نے ڈنڈوت اور پوجا اور استت کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے جوت سروپ انترجامی میں نے دنیا
پیدا کرنے کے واسطے تپ کیا ہے یہ بات سن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ ہم کو پہلے سے تمھارے من کا حال معلوم تھا
ہم نے تم کو چھاپور بک بردان دیا اس کے سوائے اور جو کچھ چاہو گے وہ بھی تم کو ملے گا اور آج کے دوسرے دن
سوایمبھومُن تمھارے پاس آکر دیوہوتی اپنی بیٹی کو تم کو بیاہ دیں گے اور ہم تمھارے یہاں اوتار لیں گے تم بیاہ
کرنے سے انکار نہ کرنا یہ کہہ کر بیکنٹھ ناتھ کی آنکھوں سے یہ سمجھ کر آنسو بہنے لگے کہ دیکھو کردم رکھیشور نے بیاہ

ہونے کے واسطے جو ہمیشہ قائم نہیں رہتا دس ہزار برس تپ کیا ہے یہ پچھتاوا کرنے سے جس جگہ پرمیشور کے
آنسو گرے تھے وہاں بندسر बिन्दु सर نام تیرتھ ظاہر ہوا اور یہ تالاب آج تک کرکھیتر کے پاس موجود ہے
آنسو گرنے کے پیچھے بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ جو کوئی اس تیرتھ میں نہاوے گا اس کے سب پاپ چھوٹ کر دھرم کی
طرف من اس کا لگے گا یہ بات کہہ کر برہم پرمیشور بیکنٹھ کو چلے گئے اور کردم ان کے آنے کی آسا کرنے لگے
تیسرے دن راجا سوایمبھومن ست روپا اپنی استری اور دیوہوتی اپنی لڑکی سمیت جڑاؤ رتھ پر چڑھ کر پہلے بندسر
تیرتھ میں گئے وہاں نہا کر پھر کردم رکھیشور کے مکان پر جا کر ڈنڈوت کی کردم جی بڑے آدربھاؤ سے ان کو سنبھال کر
ان کی بڑائی کرنے لگے اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے سونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ سوایمبھومن اور ست روپا کا
من کردم جی کا مکان دیکھنے سے خوش ہوا جب سوایمبھومن اور ست روپا نے آپس میں کردم کو دیوہوتی اپنی بیٹی
بیاہنے کے واسطے بچار کیا تب سوایمبھومن کردم رکھیشور کے سامنے ہو کر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج
جب نارد جی کے منہ سے آپ کا گن سن کر دیوہوتی میری لڑکی کو آپ کے ساتھ بیاہ کرنے کی چاہنا ہوئی تب
اس نے اپنی ماتا سے یہ حال کہا اور میں اپنی استری سے اس کا منورتھ سن کر دیوہوتی سمیت آپ کے پاس
آیا ہوں میری لڑکی آپ کی سیوا میں رہے گی یہ بات سنتے ہی کردم جی بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تمہارا
کہنا مجھ کو منظور ہے جو کوئی آدمی اپنی خوشی سے کسی کو کوئی چیز دیوے تو ضرور لینا چاہیے نہیں تو پیچھے سے دکھ
ہوتا ہے اس لیے میں آپ کے حکم سے باہر نہیں ہوں لیکن اس شرط پر کہ جب تمہاری لڑکی کے اولاد ہوگی تب
میں گرہستی چھوڑ کر ہر بھجن کرنے چلا جاؤں گا سوایمبھومن نے کہنا رکھیشور کا مان لیا اور دیوہوتی ایسی سندر تھی
کہ جس پر رت کا مدیو کی استری نچھاور کر ڈالے۔

بائیسواں ادھیائے

بیاہ کر دینا سوایمبھومن کا دیوہوتی اپنی لڑکی کا کردم رکھیشور سے

میترے جی نے بدر جی سے کہا کہ کردم رکھیشور نے دیوہوتی کے ساتھ اپنا بیاہ کرنا قبول کیا تب سوایمبھومن
نے دیوہوتی کا بیاہ کردم جی سے بدھ پوربک کر کے کہا کہ مہاراج آپ کو فوج اور دولت جس چیز کی چاہنا ہو وہ
میں آپ کے یہاں پہونچاؤں کس واسطے کہ سب راج اور دھن میرا براہمنوں اور رکھیشوروں کا ہے یہ بات
سن کر کردم جی نے کہا کہ اے راجا ہم کو فوج اور دولت کچھ نہ چاہیے جب سوایمبھومن اور ست روپا اپنی لڑکی کو
کردم جی کے پاس چھوڑ کر راج مندر پر جانے لگے اس وقت دیوہوتی بہت روئی راجا اور رانی اس کو دھیرج دے کر
کردم جی سے بدا ہوئے اور دیوہوتی کردم جی کی سیوا میں رہ کر سب کام ان کا پہلے سے بنا کے کر دیتی تھی جس میں
کسی بات کے واسطے ان کو کہنا نہ پڑے اور راجا سوایمبھومن نے برہمتی پری میں جہاں باراہ جی کے روئیں گرنے

اور کشا اُگنے اور رکھیشوروں کے منتر پڑھنے سے ویت نہیں رہ سکتے تھے اپنی راج گدی پر جا کر بچار کیا کہ ہمارے
پاس راج اور دولت بہت ہے اور دنیا میں آدمی زیادہ دولت ہونے سے اُس کو بے فائدہ اپنے سُکھ
کے واسطے جو ہمیشہ نہیں رہتا خرچ کرتے ہیں اور پرلوک کا ڈر نہیں رکھتے اس لیے آدمی کو چاہیے کہ جس کو
پرمیشور دولت دیوے وہ اُس دولت کو نارائن جی کے نام پر اچھے کام میں خرچ کرے یہ بات بچار کر
سوایمبھومُن نے ہر سال بدھ پوربک جگیہ کرنا اور ہر روز صبح کے وقت بہت گؤ اور سونا وغیرہ براہمنوں کو بردان
دینا شروع کیا جب تپ نیم سے چھٹی پاوے تب پرمیشور کی کتھا اور لیلا کہا تھا اور رکھیشوروں سے سُنا کرے
اور جس وقت کوئی مہاپرش اور براہمن نہو اُس وقت آپ کتھا اور کیرتن نارائن جی کی کہہ کر ہر چرنوں کا دھیان
من میں رکھے اسی طرح اکھتر چوکڑی جُگ تک اُنھوں نے راج کیا اور ہر بھجن کے پرتاپ سے مرتے وقت
تک اُن کی طاقت جیوں کی تیوں بنی رہی کوئی ساعت اُن کی بغیر یاد اور چرچا پرمیشور کے نہیں گزرتی تھی اُن
کے راج میں جب پرجا لوگ چاہتے تھے تب ہر اچھا سے پانی برس کر بارھوں مہینے سب طرح کے پھول
اور پھل درختوں میں لگے رہتے تھے سب رعیت خوش رہ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کیا کرتی تھی سپنے میں
بھی کسی کو دُکھ نہ ہوتا تھا

تیئیسواں ادھیاے [۲۳]

کردم جی کا اپنے جوگ بل سے ایک بمان بہت اچھا پیدا کرنا اور اُسی میں رہ کر دیوہوتی کے ساتھ بہار کرنا

میترے رکھیشور نے کہا اے بدر جی دیوہوتی اپنے پت کی سیوا اور ٹہل میں ہر روز رہ کر ایک دن اُن
کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی اور دیوہوتی کے من میں گرہستی کا سُکھ اور بلاس کرنے کے واسطے کچھ چاہنا
ہوئی تب رکھیشور نے جو اس کی سیوا اور پت برتا دھرم سے بہت خوش رہتے تھے اپنے تپ کے پرتاپ سے
جان لیا کہ میری استری کو سنساری سُکھ بھوگ کرنے کی اِچھا ہوتی ہے یہ حال جان کر من میں بچارا کہ دیکھو اس نے
راجا کی بیٹی ہو کر آج تک کبھی اپنے واسطے کچھ گہنا اور کپڑا نہیں مانگا اس لیے یہ چاہنا اُس کی پوری کرنا چاہیے
ایسا بچار کردم رکھیشور نے کہا کہ اے راجا کی بیٹی میں تجھ سے بہت خوش ہوں تجھ کو جو چاہنا ہو وہ بردان مانگ نے
اس بات کا سندیہ مت کر کہ یہ کہاں سے لا کر مجھ کو دیں گے نارائن جی کی کرپا سے ہم سب دے سکتے ہیں
یہ بات سنتے ہی دیوہوتی نے ہنس کر کہا کہ اے سوامی آپ لوک اور پرلوک دونوں جگہ کے سُکھ دینے والے
ہیں جب میں نے آپ ایسا مہاتما پت پایا تب مجھ کو کس چیز کی کمی ہے میرے باپ نے آپ کو ایسا مہاتما اور
گُن وان جان کر مجھ کو آپ کے حوالہ کیا تھا مجھ کو آپ کے ساتھ ایک مرتبہ گرہستی کا جوگ ہونا بہت ہے ہمیشہ

بھوگ بلاس کی چاہنا کرنا اچھا نہیں ہوتا یہ بات سُن کر کردم جی نے کہا کہ تو سنتوکھ رکھ میں تیری اچھا پوری کرونگا
دیوہوتی یہ بات اپنے پت کی سُنتے ہی من میں اس بات کا سوچ کرنے لگی کہ دیکھو میرے پاس کچھ گہنا کپڑا اور مکان
وغیرہ سنساری سُکھ بھوگ کرنے کے لائق نہیں بدن بھی دھُول اور مٹی سے بھرا ہے کس طرح بھوگ اور بلاس
ہوگا کردم رکھیشور انترجامی نے اُس کے من کا حال جان کر اُسی وقت ایک بمان سُنہرا جڑاؤ بہت لمبا اور چوڑا جس
میں چاروں طرف موتیوں کی جھالر بندھی اور مخملی بچھونے بچھے اور جھاڑ اور فانوس لگے تھے اپنے جوگ بل سے پیدا
کیا اور اُس بمان میں بہت طرح کے مکان علیحدہ علیحدہ اندر پُری کے برابر بنے تھے اور بہت طرح کے پھل اور پھول
وہاں درختوں میں لگے تھے جن پر طرح طرح کے پنچھی اُس بمان میں اچھی اچھی بولی بولتے تھے اور اچھے اچھے تالاب
اور باؤلی بنے تھے اور سب سامان دنیا کے سکھوں کا اُس میں رکھا تھا دیوہوتی نے اُس بمان کی شوبھا دیکھ کر
من میں ایسا بچار کیا کہ دھُو بھرا میرا بدن اس بمان پر بیٹھنے کے لائق نہیں ہے یہ سندیہ دیوہوتی کے من کا جانکر
اُسی وقت کردم جی نے اپنے جوگ کے بل سے ایک نارائن کُنڈ جس میں عمدہ بہت صاف پانی بھرا ہوا تھا اور
کمل کے پھولوں پر بھونرے گونج رہے تھے پیدا کر کے دیوہوتی سے کہا کہ اے راجا کی بیٹی تو اس کُنڈ میں نہالے جب
رکھیشور کے حکم سے دیوہوتی نے اُس کنڈ میں نہایا تب وہ دیتیہ روپ بہت سندر دیوکنیا کے برابر بارہ برس کی عمر
کی ہو کر جڑاؤ گہنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اُس میں سے باہر نکل آئی اور اُس کے ساتھ ہزار داسی بہت سُندر
بارہ برس کی گہنا اور کپڑا بہت اچھا پہنے اپنے اپنے ہاتھوں میں چنور اور عطردان وغیرہ سب سامان لیے ہوئے
کُنڈ سے باہر نکل کر بولیں کہ اے راجا کی بیٹی، ہم کو جو حکم ہو وہ، ہم کریں اُس وقت راجا کی بیٹی ایسی سُندر معلوم ہوتی
تھی کہ جس پر رت کا مدیو کی اِستری کو نچھاور کر ڈالیے جب کردم رکھیشور نے اُس چندر مُکھی کا منہ دیکھا تب اپنے بدن کو
دیکھ کر من میں بچار کیا کہ مجھ کو بھی چاہیئے کہ اپنا بدن دیوہوتی کے لائق بناؤں ایسا بچار کردم رکھیشور نے اُس کنڈ
میں نہایا تو وہ بھی دیتیہ روپ اشونی کُمار کے برابر خوبصورت سولہ برس کی عمر کے ہو گئے جب نارائن جی کی کرپا سے
دونوں آدمی جوان ہو گئے تب کردم جی دیوہوتی کا ہاتھ بڑے پریم سے پکڑ کر اس بمان پر چڑھ گئے اور سب داسی بھی
اس بمان میں جا کر اپنا اپنا کام کرنے لگیں جو سامان سُکھ اور بلاس کے بیکنٹھ اور اندر لوک میں رہتے ہیں وہ سب
سامان پرمیشور کی دیا سے اُس بمان میں کردم رکھیشور اور دیوہوتی کے واسطے موجود تھے اُس بمان پر کردم جی
اور دیوہوتی نے بہت دنوں تک رہ کر گرہستی کا سُکھ اُٹھایا جس وقت من ان کا کہیں جانے کے واسطے چاہتا تھا
اُسی وقت وہ بمان ہوا کی طرح اُڑتا ہوا بیچ اندر لوک اور برن لوک اور کبیر لوک اور گندھرب لوک وغیرہ اور
مندراچل پہاڑ پر ایک ساعت میں چلا جاتا تھا اور دولوں کے بہار کرتے وقت دیوتاؤں کی کنیا اور دیوتا آدک اُس
بمان کی خوبصورتی اور کاریگری دیکھ کر کردم جی اور دیوہوتی کے بھاگ کی بڑائی کیا کرتے تھے جب اسی طرح کردم رکھیشور
کو دیوہوتی سے بھوگ اور بلاس کرتے ہوئے عرصہ گزرا اور نو لڑکیاں پیدا ہوئیں تب کردم جی نے چاہا کہ سنساری بھوگ
اور بلاس چھوڑ کر پھر نارائن کا تپ اور دھیان کروں ایسا بچار کر دیوہوتی سے کہا کہ اے راجا کی بیٹی جو تم کہو تو میں،

پرمیشور کا بھجن کرنے چلا جاؤں اب میرا من گرہستی میں نہیں لگتا ہے یہ بات سُن کر دیوہوتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ مہاراج ہر بھجن کرنا بہت اچھی بات ہے اور میں بھی آج تک سُکھ اور بلاس سنساری چھوٹے بیوہار میں بھول کر تمھاری سیوا اور ٹہل کرنے سے سُکھ رہی مجھ کو چاہیئے تھا کہ آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر مُکت پانی سنساری سُکھ بھوگ کرنے سے تو لڑکیاں جو پیدا ہوئی ہیں اُن کے بیاہ کرنے کا سوچ مجھ کو ہو رہا ہے انھیں بیاہ کریں بھی بندھن سے چھوٹتی تو آپ کے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کے واسطے چلتی اِن سب لڑکیوں کا بیاہ کر لیجیے تب مجھ کو بھی اپنے ساتھ لے چل کر جنگل میں ہر بھجن کیجیے آپ کے چلے جانے کے پیچھے میں اُن کا بیاہ کرنے کے واسطے کہاں لڑکا پاؤں گی ابتک میں نے اپنا سُکھ اور بلاس سمجھ کر آپ کی سیوا کی جو آپ کو پرمیشور بھاؤ سیوا کرتی تو اپنا پرلوک بنا کر آواگون سے چھوٹ جاتی میں نے اپنے باپ کے گھر یہ بات سُنی تھی کہ جس نے آدمی کا بدن پا کر ہر بھجن اور ست سنگ اور تیرتھ جاترا کی اُسی کا اُس جُون میں جنم لینا سپھل ہے اور جو کوئی آدمی کا بدن پا کر سنساری مایا موہ میں پھنس کر خراب ہوا اُس کا جنم لینا برتھا ہے پرمیشور کی مایا نے مجھے ٹھگ لیا جو آپ ایسے پت مہا پُرش پانے پر بھی ہر بھجن نہیں کیا دنیا میں جو آدمی سالگرام اور ٹھاکر جی کا بھوگ لگائے بنا بھوجن کرتے ہیں اُن کو جیتے ہوئے مُردے کے برابر سمجھنا چاہیئے یہ بات سُن کر کردم رکھیشور نے من میں بچار کیا کہ پرمیشور نے میرے یہاں اوتار لینے کے واسطے مجھے بردان دیا تھا سو ابتک پیدا نہیں ہوئے گرہستی چھوڑ دینے میں یہ بات رہ جائے گی کردم رکھیشور نے یہ بات پرمیشور کی یاد کر کے اپنی استری سے کہا کہ اے راجا کی بیٹی تو اپنے مَن میں کسی بات کی چنتا مت کر تیرے پیٹ سے نارائن اوتار لیں گے ایسا کہہ کر کردم رکھیشور نے دیوہوتی سے بھوگ کیا ہر اچھا سے اُس کے اُسی سمے گربھ رہا۔

چوبیسواں[۲۴] ادھیائے

اوتار لینا کپل دیومُن کا دیوہوتی کے پیٹ سے اور چلے جانا کردم رکھیشور کا جنگل میں تپ کرنے کے واسطے

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی جب دیوہوتی کے پیٹ میں کپل دیومُن نے گربھ باس کیا تب کردم رکھیشور نے اُس کے منھ کا پرکاش چمکتا ہوا دیکھ کر کہا کہ اے راجا کی بیٹی تیرے پیٹ میں پرمیشور اوتار لینے کے واسطے آئے ہیں اب تو کسی بات کی چنتا مت کر ہم تپ کرنے کے واسطے جائیں گے تو میری پریت ترک کر دے یہ بات سُنتے ہی دیوہوتی نے خوش ہو کر کہا کہ اے پران ناتھ میں اس بات کا کس طرح یقین کروں جس وقت دیوہوتی اپنے پت سے یہ کہہ رہی تھی اُسی وقت برھما جی وغیرہ دیوتاؤں نے وہاں آ کر دیوہوتی کو یقین کرانے کے واسطے کہا کہ اے راجا کی بیٹی تیرا جپ اور تپ اور نیم اور دھرم سب سپھل ہوا اب تیرے پیٹ سے پربرہم پرمیشور کپل دیومُن نام اوتار لے کر تیرا جس اور کیرت دنیا میں بڑھا دیں گے اور اُن کے پیدا ہونے سے تیرا نام دنیا میں ہمیشہ بنا رہے گا اور

تیرے من میں جو اگیان کی گانٹھ پڑی ہے وہ اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیں گے تو اُن کو اپنا بیٹا مت سمجھنا و آچار جون کو سانکھیہ جوگ گیان سکھانے کے لیے اوتار لیتے ہیں جب دھرم جاتا رہتا ہے تب وہ دنیا میں اوتار لیکر دھرم کی بڑھتی اور پاپ کا ناش کرتے ہیں یہ بات کہہ کر دیوتا لوگ کردم اور دیوہوتی کی پرکرما کر اپنے اپنے لوک میں چلے گئے اور دیوہوتی کو ہر سندر سمجھ کر اُس کے درشن کرنے سے بہت خوش ہوئے جب دس مہینے کے پیچھے کپل دیومن نے اوتار لیا تب کردم رکھیشور سب لچھن پریشور کے اُن کے بدن میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اُس وقت دیوتاؤں نے آنند کے باجے بجا کر آکاش سے پھول برسائے اور گندھربوں نے نارائن جی کا جس گایا اور اپسرا لوگ آکاش پر آکر اپنے اپنے بمانوں پر ناچنے لگیں اور تینوں لوک میں منگلاچار ہو کر چاروں طرف پرکاش ہو گیا جب کردم رکھیشور نے اُن کو پورن برہم جانا تب اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اس طرح پر استت کی کہ اے آدپرش بھگوان تمھارا نام لینے اور درشن کرنے سے دنیا کے جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور آپ کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ نے بیٹا ہو کر میرے یہاں اوتار لیا جو اب بھی میں مکت پدوی کو نہ پہونچوں تو مجھ کو بڑا ابھاگی سمجھنا چاہیئے اور میں نے دیوتاؤں کے منھ سے سُنا تھا کہ آپ نے گیان اُپدیش کرنے کے واسطے اوتار لیا ہے آپ دیا کر کے مجھ کو ایسا گیان سکھلائیے کہ جس گیان کے پرتاپ سے یہ بدن جو مٹی کا پُتلا ہے چھوڑ کر بھوساگر پار اُتروں جس وقت کردم جی یہ استت کر رہے تھے اُس وقت پھر برہماجی اور سنک سنندن سنالتن سنت کمار نے وہاں آکر کپل دیومُن سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی اے مہاراج جو بات آپ نے اپنے مُکھ سے کہی تھی وہی کر کے ہم لوگوں کو اپنا درشن دیا سنسار میں کپل دیومُن آپ کا نام کہا جائے گا پھر برہماجی نے کردم جی سے کہا کہ تم اپنی نو لڑکیوں کا بواہ نو رکھیشوروں سے کر دو کردم جی اور دیوہوتی نے برہماجی کی اگیا سے کلا نام لڑکی کی شادی مریچ رکھیشور سے کردی اور آنسویا کی شادی اترمن سے اور سردھا کی شادی انگرا رکھیشور سے اور ہبب کا بواہ پُلست سے اور گتی نام لڑکی کی شادی پُلیہ رکھیشور سے اور جوگیہ کا بواہ کرت رکھیشور سے اور کھیات نام لڑکی کی شادی بھرگ رکھیشور سے اور اُرندھتی کا بواہ بششٹھ رکھیشور سے اور شانت نام لڑکی کی شادی اتھربن رکھیشور سے کردی سب جگیہ کی کریا اتھربن بید کے موافق ہوتی ہے بواہ کر کے سب رکھیشور لوگ اپنی اپنی استری سمیت کردم جی اور دیوہوتی سے بدا ہو کر خوشی سے اپنے اپنے گھر گئے اور برہماجی اور سنکادک رکھیشور بھی کپل دیومن کو ڈنڈوت کر کے چلے گئے اور کردم جی نے اپنی لڑکیوں کو بدا کر کے کپل دیومُن سے کہا کہ اے مہاربھو دنیا میں یہ جیو بار بار پیدا ہونے اور مرنے میں پھنسا رہ کر مکت ہونے کی اچھا نہیں رکھتا اور بہت طرح کا دُکھ اٹھا کر اُس ادھرم دُکھ دینے والے کو نہیں چھوڑتا اس کا کیا بھید ہے اور میں یہ بھی آپ سے پوچھتا ہوں کہ کون تدبیر کرنے سے یہ من جو نیچ مایا موہ گل پروار اور سنساری سُکھ کے پھنس کر خراب ہوتا ہے اس مایا روپی جال سے چھوٹ سکتا ہے یہ بات کردم جی کی سُن کر کپل دیومُن نے کہا کہ اے رکھیشور تمھاری اچھا پوری ہوئی جب آدمی دنیا میں پیدا ہوتا ہے تب اُس پر تین قرض یعنی دیو رن رکھ رن پتر رن عائد ہوتے ہیں تم جگیہ کر کے دیو رن اور بید پڑھ کر رکھ رن اور اولاد پیدا کر کے

پتر رن سے اُرن ہو پھر ہر بھجن کرنا تمھارے واسطے بہت اچھی بات ہے اور جو تم اپنا من دنیا سے الگ کیا چاہتے
ہو تو دھیرے دھیرے سادھن کرنے سے سنساری پریت چھوٹ جاتی ہے تم اس بدن کو جھوٹا جانو جس طرح
پانی میں بُلا اٹھتا ہے اور اُس میں مٹی اور پانی اور آگ اور ہوا اور آکاش کوئی چیز نہیں ہوتی اسی طرح اس بدن
کو ناقص سمجھ کر اس کا غرور مت کرو کس واسطے کہ پران نکلنے کے پیچھے یہ بدن کسی کام کا نہیں رہتا اس لیے اس
بدن سے محبت کرنا نہ چاہیئے محبت اُس چیز سے کرنا چاہیئے جو ہمیشہ بنی رہے اور کبھی اُس کا ناش نہ ہو اور
جس کے پرکاش رہنے سے اس بدن میں چلنے سننے بولنے دیکھنے کھانے پینے کی سامرتھ ہے اُس کا دھیان کرو اور
وہ چمتکار سب جیوؤں کے بدن میں میری شکت سمجھ کر کسی چیز سے دل نہ لگاؤ اور میرے پرکاش کو ہر دم اپنے
بدن میں دھیان دھر کے دیکھو تب تمھارا چت شدھ ہو جاوے گا اور اے پتا یہ سب گیان سنساری جیو
بھول کر فقط اپنے بدن اور دولت اور پروار پر گھمنڈ کرتے ہیں اس لیے میں نے دھرم اور گیان ظاہر کرنے کے
لیے یہ اوتار لیا ہے اور اے رکھیشور کام کرودھ لوبھ موہ مد متسر چھ دشمن آدمی کے بدن میں رہ کر یہی سب
سنساری جیوؤں کو بھلا وا دیکر خراب کرتے ہیں انھیں کے نشے میں آدمی اندھا ہو کر ادھرم کرتا ہے اور جو
ان کے بس میں نہو کر ان کو اپنے ادھین رکھے وہ آدمی چاہے جنگل میں رہے چاہے گھر میں رہے اُس کو
جیون مکت سمجھنا چاہیئے اور جب تک آدمی اپنے بدن اور استری اور بیٹے اور اپنے پروار کو اپنا جانتا ہے
تب تک اُس کو موت اور سب کسی سے ڈر ہے اور جب اُس کو میری آگیا سے گیان ملتا ہے تب وہ کال وغیرہ
سب سے بے ڈر رہتا ہے اتنی کتھا سُنا کر میتریے رکھیشور نے بدرجی سے کہا کہ کردم جی نے یہ گیان سنتے ہی
اپنا من برکت کر کے کپل دیو جی سے بنتے کیا کہ اے مہاراج اب کہیے تو میں جنگل میں جاکر آپ کے چرنوں کا
دھیان کروں یہاں رہنے سے میرا من سنساری مایا موہ میں پھنسا رہے گا اور آپ بھی اپنی ماتا کو گیان سُنا کر
بھوساگر پار اُتار دیجیئے گا یہ بات سُن کر کپل دیومُن نے کہا کہ اے پتا جی تم جنگل میں جاکر ہمارے سروپ کا
دھیان کرو اور اُن سادھوؤں اور مہاتماؤں کی سنگت کرو جن کی منڈلی میں ہمیشہ میری کتھا اور کیرتن کا اسمرن اور
چرچا رہتا ہے اُن کے ست سنگ اور میرے دھیان کے پرتاپ سے پھر من تمھارا سنساری مایا کی طرف نہیں دوڑیگا

پچیسواں[۲۵] ادھیاے

جانا کردم جی کا جنگل میں اور اپنا تن تیاگ کرنا بیچ دھیان پرمیشور کے

میتریے جی نے کہا کہ اے بدرجی یہ بات کپل دیومُن کی سُنتے ہی کردم رکھیشور اُن کو ڈنڈوت اور پرکرما کر کے
جنگل میں چلے گئے اور جاتے وقت دیوہوتی سے کہا کہ تجھ کو جس بات کا سندیہہ ہو کپل دیومُن سے پوچھ لینا
یہ بات سُن کر دیوہوتی کردم رکھیشور کے چرن پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بولی کہ آپ نے مجھ کو کپل دیومُن کو سونپ دیا[اسلیئے]

یں چلنے سے لاچار ہوں اور کردم جی جنگل میں جاکر نارائن جی کے دھیان اور تپ میں لگ گئے اور سب جیوا ور سنساری
چیزوں میں پرمیشور کا پرکاش اوکھ کے رس کی طرح کہ کوئی گانٹھ مٹھائی اور رس سے خالی نہیں ہوتی برابر سمجھ کر جوگ
ابھیاس کے ساتھ اپنا تن تیاگ کردیا اور اُن کے جانے سے دیوہوتی کو بڑا سوچ اور دُکھ ہوا لیکن برہماجی کی بات یاد کرکے
گیان کی دِرشٹ سے چت کو دھیرج دیا اور کپل دیوجی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولی کہ میں نے دیوتاؤں سے سنا تھا کہ
آپ آدپُرش بھگوان ہو کر یہ سنسار روپی برچھ جو مایا اور موہ کے پھول اور پھل سے لدا ہوا ہے اس کے کاٹنے والے ہیں
اب مجھ کو راجسی سُکھ کی چاہنا نہیں رہی اس لیے مجھ کو اپنی شرن میں جان کر دیا اور کرپا سے ایسا گیان سکھلایئے
جس میں میری اگیانتا چھوٹ جاوے دنیا میں اگیان اندھیرے کی طرح جس طرح آدمی اندھیارے میں راہ بھول کر ٹھوکر
لگنے سے گڑھے میں گر کر چوٹ کھا جاتا ہے اسی طرح اگیانی آدمی سنساری مایا موہ میں لپٹ کر خراب ہو جاتا ہے
اور گیان کا دیپک ہاتھ میں رکھنے والا آدمی اچھی طرح اپنے مطلب کی جگہ پر پہونچ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اور
کام کرودھ لوبھ اہنکار کے گڑھے میں نہیں گرتا اس لیے میں چاہتی ہوں کہ آپ اس پرکرت کا حال جس سے سب
دنیا پیدا ہوتی ہے اور جس طرح پرکاش پرماتما پرش کا سب جیوؤں کے تن میں رہتا ہے کرپا کر کے برنن کیجئے
یہ بچن سُن کر کپل دیومُن بولے کہ اے ماتا میں یہ حال پوچھنے سے بہت خوش ہوا ایسی بات سُننے کی اِچھا مجھ سے جوگی
اور رکھیشور لوگ رکھتے ہیں اور سنساری مایا جال سے چھوٹنے کے واسطے آدمی کو سوائے گیان ملنے کے
دوسری بات اُتم نہیں ہے اور ماتا اور پتا اور بھائی اور بیٹا اور متر اُس کو کہنا اور سمجھنا چاہیئے جو گیان کی بات
بتلادے اور جو ماتا اور پتا آدک اپنے پروار کو گیان نہیں سکھلاتے اُن کو دوست نہ جان کر دشمن جاننا چاہیئے تم تو
آپ گیانی ہو تمھارے بھوساگر پار اُترنے میں کچھ سندیہ نہیں ہے لیکن تم یہ بات نشچے کر کے جانو کہ میری کرپا اور دیا
ہوئے بغیر کسی کو گیان نہیں ملتا نہیں تو جو کوئی چاہتا وہ گیانی ہو جاتا اور ہم گیان کا حال تم سے کہیں گے
اُس کو جو آدمی پریت سے سُنے گا وہ کرتارتھ ہو کر بھوساگر پار اُتر جاوے گا سنسار میں گیانی لوگ مُکت پاتے اور
اگیانی آدمی مُکت پدوی کو نہیں پہونچتا اور اے ماتا جو کوئی کام کرودھ لوبھ اہنکار مدمتسر کے بس ہو کر سنساری مایا
موہ میں پھنس جاتا ہے اُس کو نرک ضرور بھوگنا پڑتا ہے اور یہ من اُن کی سنگت پاکر شبھ کرم کرنے سے چوراسی لاکھ
جُون میں جنم لیکر بہت طرح کا دُکھ اُٹھاتا ہے اور جو آدمی اُن کو اپنے بس میں رکھے وہ اپنے تن سے اُس پُرش کو
الگ دیکھ سکتا ہے اور گیان پراپت ہوئے بغیر کام کرودھ وغیرہ بس میں نہیں ہو سکتے اور جو لوگ برکت ہو کر
بیراگ دھارن کر کے جوگ کا ابھیاس رکھتے ہیں اُن کے بس میں بھی کام کرودھ وغیرہ ہو جاتے ہیں اور جو لوگ
میرے چرنوں کا دھیان سچے من سے کرتے ہیں اُن کی مُکت ہونے کے واسطے وہ آنند کی راہ ہے اب تم اپنے
پت اور لڑکیوں کے جانے کی کچھ چنتا مت کرو گرہستی میں من لگانا ہی سنسار کی پھانسی ہے جو آدمی جتنی پریت
کُل پروار اور دھن آدک جھوٹے بیوہار سے کرتا ہے وہ اتنی پریت سادھو اور مہاتما سے کرے تو مُکت پدوی پر
وہ پہونچ جاوے اور اے ماتا منکھ کا تن کچھ دیوتا سے کم نہیں ہوتا لیکن گیان ہونا چاہیئے گیانوان آدمی دیوتاؤں سے

اچھے ہوتے ہیں اُن کی برابری دیوتا نہیں کرسکتے اور بھکت جوگی کی پدوی جگیہ دان تیرتھ برت وغیرہ سب دھرموں سے
اُتم سمجھنا چاہیئے جب تک سنساری ترشنا نہیں چھوٹتی تب تک بھکت جوگ ملنا کٹھن ہے اور گیان ملنے کے واسطے
ست سنگ چاہیئے سو بنا کرپا میرے سنت اور مہاتما کی سنگت نہیں ملتی یہ بات سنتے ہی دیوہوتی خوش ہوکر اس اچھا
سے چاروں طرف دیکھنے لگی کہ وہ سادھو اور سنت کیسے ہوتے ہیں مجھ کو ملیں تو میں اُن کا ست سنگ کرکے بھوساگر پار
اُتر جاؤں کپل دیو جی نے یہ حال اس کا دیکھ کر کہا کہ اے ماتا سادھو اور سنت اور گیانی کے لچھن ہم تم سے کہتے ہیں
سنو اُن کو کسی کے بُرا کہنے سے کرودھ نہیں ہوتا نندا اور استت کرنا دونوں اُن کے نزدیک برابر ہیں کس واسطے
کہ وہ سب تن میں پرمیشور کا پرکاش ایک سا دیکھتے ہیں اور دُکھی آدمی کو دیکھ کر ہردے میں دیا آتی ہے اور سب
جیوؤں کے ساتھ محبت رکھ کر کسی سے دشمنی نہیں رکھتے اور دن رات ہر چرنوں میں اپنا دھیان لگا کر میری کتھا اور
کیرتن سننے کا پریم اُن کو آٹھوں پہر بنا رہتا ہے کھاتے پہرتے آدک سنساری کاموں کو اپنا کیا نہیں سمجھتے سب بات
بھلی اور بُری پرمیشور کی اچھا پر مانتے ہیں اور سُکھ اور دُکھ برابر سمجھ کر میرے ملنے کی اچھا سے اپنا گھر دُوار کُل پروار چھوڑ کر
جس جگہ میری کتھا اور کیرتن کا سُمرن اور چرچا رہتا ہے وہاں بڑے آنند سے رہتے ہیں اور کتھا سُننے سے اُن کو
گیان پراپت ہوکر بھگت پیدا ہوتی ہے اور بھگت ہونے سے من ان کا سنساری مایا موہ سے الگ ہوکر اُن کو
میرا سروپ اپنے ہردے میں گیان کی آنکھ سے دکھائی دیتا ہے اور اُن کا من میرے چرنوں میں لگا رہنے
سے برسات اور دھوپ اور جاڑا اُن کو کچھ ستا نہیں سکتا ایسے سنتوں سے ست سنگ کرنے کے واسطے مجھ کو ہمیشہ
اچھا بنی رہتی ہے لیکن وہ سادھ اور سنت ایسے سم درشٹی ہوویں جو پُرش اور پنچھی وغیرہ سب جیوؤں میں پرمیشور کا
چمتکار برابر سمجھ کر بھیتر اور باہر اپنا ایک طرح پر رکھیں ایسے گیانیوں کی مُکت ہوتی ہے اور کال سورج چندرما جراج
آگ پانی ہوا وغیرہ سب میرے ادھین رہ کر بنا آگیا میرے کچھ کام نہیں کرسکتے اور جو کوئی میری شرن میں آتا ہے اُسکے
اوپر کسی کا کچھ بس نہیں چلتا یہ بچن کپل دیو من کا سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج مجھ استری کو یہ گیان پراپت ہونا
بہت کٹھن ہے اپنی بھگت اور پوجا کی سہج راہ بتلا کر پرکرت کا حال کہیئے یہ بات سنتے ہی کپل دیو من بولے کہ اے
ماتا تم پہلے پرکرت کا حال جو شریر کہلاتا ہے سُنو کہ وہی ستوگن اور رجوگن اور تموگن تینوں مل کر جو ایک جگہ رہتے
ہیں اُسی کو پرکرت کی جڑ جان کر مایا کو اُس جڑ کی ڈالیاں سمجھنا چاہیئے اور چوبیس تتو اُن ڈالیوں کے پتے ہیں اُسی
سے سب جیوؤں کا شریر بن کر سنسار کی اُتپت ہوتی ہے اور تم آتما کو جسے بولتا پُرش کہتے ہو ان چوبیس تتوں
سے الگ جانو کیونکہ وہ آتما سدا ایک روپ رکھ کر گھٹنے اور بڑھنے اور مرنے اور پیدا ہونے سے رہت ہے اور
چوبیس تتو جس سے بدن تیار ہوتا ہے ہمیشہ بنتے اور بگڑتے رہتے ہیں جو آدمی اپنے تن اور اندریوں کے سُکھ کو اپنا
جان کر اُس سے پریت رکھتا ہے اُس کو اگیانی اور جو آدمی اپنے شریر میں آتما کو شریر سے ہمیشہ الگ جانتا ہے
اسکو گیانی سمجھنا چاہیئے اور انھیں چوبیس تتو سے دیوتا اور آدمی اور رجڑا اور چیتن سب جیوؤں کی اُتپت ہوتی ہے اسواسطے
پرمیشور کو مالک اور پیدا کرنے والا جانتے رہنا اُچت ہے اے ماتا اپنے تن میں آتما کو چوبیس تتو سے الگ جانو تب تم کو گیان پراپت ہوگا

چھبیسواں[۲۶] ادھیائے

کہنا کپل دیومُن کا حال پرکرت کا جس سے سب جیوؤں کا تن بنتا ہے

کپل دیومن نے کہا کہ اے ماتا میں چوبیسوں[۲۴] تتو کا لچھن تم سے الگ الگ کہتا ہوں جس کے جاننے سے
آتما اور شریر کا بھید الگ الگ معلوم ہو سُنو کہ جو پرکاش نارائن جی کا سب جیوؤں کے تن میں رہتا ہے اُسی کو آتما اور
بولتا پُرش کہتے ہیں اُس کا ناش کبھی نہیں ہوتا ہے اور وہی پُرش سب جیوؤں کا پالن کرتا ہے اُس کا چمتکار جیوؤں کے
تن میں کس طرح پر ہے جس طرح کئی برتن پانی سے بھر کر دھوپ میں رکھ دو تو اُن برتنوں میں سورج کی چھایا پڑنے سے
دوسرے سورج دکھلائی دیتے ہیں اور جب اُس برتن کو توڑ ڈالو تو وہ سورج اُس میں دکھلائی نہیں دیتے اور اس
برتن کے ٹوٹنے سے سورج کا ناش نہ ہو کر وہ پرکاش پھر سورج میں مل جاتا ہے اسی طرح آتما کا بھی حال سمجھنا چاہیے
جس کو ایسا گیان پراپت ہوتا ہے وہ آدمی سنساری مایا میں نہیں پھنستا سوائے اُس کے جس طرح لکڑی میں آگ
اور تل میں تیل اور دودھ میں گھی ہو کر دکھائی نہیں دیتا اسی طرح آتما بھی تن میں ہو کر دکھائی نہیں دیتا لیکن گیان کی
راہ سے اُس کو الگ سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ جب تک وہ بولتا پُرش بدن میں رہتا ہے تب تک اُسکا سنگ پاکر
یہ شریر اُسی کی سامرتھ سے جتنے کرم چلنے اور بولنے اور کھانے اور پینے اور اندریوں کے سُکھ بھوگنے کے ہیں سب کام
کرتا ہے لیکن اُس سُکھ کا بھوگ کرنے والا اُسی آتما پُرش کو جو چھوٹا روپ پرمیشور کے پرکاش کا انگوٹھے کے برابر
سب کے شریر میں رہتا ہے سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ جب وہ آتما پرش شریر سے باہر نکل کر الگ ہو جاتا ہے
تب وہ بدن مُردہ ہو کر سوائے گل جانے اور سڑ جانے کے پھر اُس بدن سے کچھ کام نہیں ہو سکتا اسی بات کو جو
ظاہر ہے بچار کر چوبیس[۲۴] تتو سے آتما کو الگ جاننا چاہیے اس لیے جو لوگ گیانی ہیں وہ آتما پرش کو ابناشی اور
شریر کو ناش ہونے والا جان کر اُس شریر سے پریت نہیں کرتے اور پرکرت کا روپ پہلے اچھی طرح معلوم نہیں
ہوتا ستوگن اور رجوگن اور تموگن اُسی میں مل جاتے ہیں تب اُس کا سروپ پرگٹ ہوتا ہے اور پرمیشور کا چھوٹا روپ
شریر میں رہنے والا بغیر جوگ ابھیاس سیکے اور گیان پراپت ہوئے کسی کو دکھائی نہیں دیتا اور وہی پُرش
دوسرا روپ کال بن کر باہر رہتا ہے اُسی کے جاننے کے واسطے جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم آدک سب
شُبھ کرم سنسار میں بنے ہیں اے ماتا جس نے اُس پُرش کو پہچان کر اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا وہ سب
جگیہ اور تپ آدک شُبھ کرم کر چکا بغیر اُس کے جانے سب سُکرم برتھا ہوتے ہیں اس کا جاننا کچھ کٹھن نہیں ہے
وہ سہج میں بھگت اور پریم کرنے سے پہچانا جاتا ہے سو تم بھگت کر کے اُس پُرش کو جانو پھر تم کو کوئی دوسری بات
کرنے کے واسطے کچھ کام نہ رہ کر سنساری سوچ تمہارا چھوٹ جائے گا میں چار طرح کی بھگت ساتوکی راجسی تامسی
نودھا تم سے کہتا ہوں اُس کا حال من لگا کر سُنو کہ پرمیشور کے ملنے کے واسطے ساتوکی بھگت جل کے سمان نرمل ہے

جس میں سوائے مکت پانے کے دوسری کامنا نہیں رہتی اور راجسی بھکت استری اور دھن اور پتر آدک سنساری سکھ ملنے کے واسطے سمجھو اور تامسی بھکت اس واسطے ہے کہ میرا دشمن مرجائے اور نودھا بھکت کرنے والے سنساری سکھ اور مکت وغیرہ کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اس طرح کی بھکت مجھ کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہے اور بھگت اس کو کہتے ہیں کہ میرے چرن کمل کا دھیان جو بہت سندر اور آنت کومل ہے بڑی پریت اور سچے من سے اپنے ہردے میں رکھے اور آٹھ پہر میرے نام کا سمرن کرے اور کسی وقت مجھ کو نہ بھلا کر ہاتھوں سے میری سیوا اور پوجا اور پیروں سے تیرتھ جاترا کرے اور جو لوگ ساتوکی اور راجسی اور تامسی بھکت کرتے ہیں اُن کی اچھا اور کامنا بھی پوری کر دیتا ہوں جس میں محنت اُن کی بیکار نہ جاوے لیکن جو آدمی بغیر کسی اِچھا کے نودھا بھکت میری کرتے ہیں اُن سے میں بہت شرمندہ اور خوش رہتا ہوں کہ کون چیز اُن کو دے کر اُن کے بدلے سے اُرن ہو جاؤں اے ماتا تم نودھا بھکت میری کرو تو مکت پدوی پر پہونچو گی پر جو تم اپنے من میں یہ جانتی ہو کہ میں راجا سوایمبھو منُ اور ست روپا کی بیٹی اور کردم جی کی استری اور راجا اُتان پاد اور پریہ برت کی بہن ہوں یہ شریر کا سب ناتا جھوٹا جان کر ہر بھگت اور سادھو اور سنتوں سے ناتا لگاؤ اور سب اندریوں کا جو سواد اور سکھ ہے اس کی چاہنا پرمیشور کو ارپن کیے بنا مت کرو جب اس طرح تم سادھن کرو گی تب تمھارے ہردے میں اس آدپرش کا روپ تم کو آپ سے دکھائی دے گا اور اے ماتا یہ گیان اُس آدمی کو مل سکتا ہے جو اپنے دھرم اور کرم پر ٹھہر کر گیانیوں کا ست سنگ رکھے اور جس کام کا پھل بُرا ہے وہ کام نہ کرے اور جو کچھ اُس کو پراربدھ کے موافق ملے اُس پر سنتوکھ رکھ کر زیادہ لالچ نہ بڑھاوے اور پیٹ بھر نہ کھاوے جس میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے وقت آلس نہ آوے اور جس جگہ تیرتھ استھان اور گیانیوں کا ست سنگ اچھا ہو وہاں رہے اور جہاں بہت سنگ اچھا نہ ہو وہاں نہ رہے اور پرماتما کو اپنے شریر اور سب جیوؤں میں برابر دیکھ کر بھوک پیاس اور دکھ سکھ کو برابر سمجھے ایسے آدمی کو جیون مکت کہتے ہیں اور جب تک ایسا گیان پراپت نہ ہو تب تک اپنے برن اور آشرم کے موافق کرم اور دھرم کرتا رہے اسکے کرنے سے دھیرے دھیرے گیان پراپت ہو جاتا ہے۔

ستائیسواں ادھیاے

کہنا کپل دیوجی کا سانکھیہ جوگ گیان دیوہوتی سے

کپل دیوجی بولے کہ اے دیوہوتی اب میں سانکھیہ جوگ گیان تم سے کہتا ہوں چیت لگا کر سنو لیکن تم اس گیان کو بہت اچھا جان کر ہر کسی سے مت کہنا یہ گیان جلدی سب آدمیوں کو نہیں ملتا اور سنساری بیوہار تم جھوٹا جان کر کبھی سچ مت سمجھنا جو تم کو یہ سندیہ ہو کہ جو سنساری بیوہار سب جھوٹا ہے تو سنسار میں جو جگیہ اور تپ آدک دھرم اور پاپ آدک کی بات لوگ کہتے ہیں وہ بھی جھوٹ ہوگی سو وہ پُن اور پاپ کی بات سچ مان کر جھوٹ کبھی مت سمجھو جس طرح کوئی آدمی کسی استری سے جاگتے وقت ملنے کی چاہنا رکھ کر اسی دھیان میں سو جاوے

اور سپنے میں اُسی استری سے بھوگ کرکے بیچ اُس کا گر پڑے تو بھوگ کرنا اُس کا جھوٹا اور بیچ گرنا سچ ہوتا ہے
اسی طرح یہ سنسار جھوٹا ہو کر جو پاپ اور پُن آدمی کرتے ہیں اُس کے بدلے دُکھ سُکھ ضرور بھوگنا پڑتا ہے اس بات کا
ایک اتہاس کہتا ہوں سنو کہ ایک آدمی جنگل سے لکڑی کا بوجھ کاٹ کر اپنے سر پر رکھ کر بیچنے کے واسطے لیے جاتا
تھا جب وہ دھوپ کی گرمی سے راہ میں تھک گیا تب ایک درخت کے سایہ میں آکر بوجھا سر پر سے اُتار کے ایک
کنویں کی جگہ پر بیٹھ کر پانی پی کر سستانے لگا اس وقت کیا دیکھا کہ ایک سوار گھوڑا دوڑائے ہوئے اس
کنویں پر پانی پینے کے واسطے چلا آتا ہے اُس کو دیکھ کر لکڑی بیچنے والے نے اپنے من میں کہا کہ جو ہم کو بھی گھوڑا ملتا
تو ہم بھی سوار ہو کر چلتے بوجھ اُٹھانے اور پیدل چلنے سے پیر جلتے ہیں اسی بچار میں وہ کنویں کی جگت پر سو گیا تو
سپنے میں اُس کو گھوڑا ملا جب وہ گھوڑے پر سوار ہو کر اُس کو کُدانے لگا تب گھوڑے پر سے گر پڑا اسی سوپن اوستھا میں
وہ سوتا ہوا اُچھلا تو کنویں میں جا تار ہا اور کنویں میں گرنے سے ہاتھ پانوں اُس کے ٹوٹ گئے اے ماتا اُس کو گھوڑا
ملنا تو جھوٹا اور کنویں میں گرنے سے چوٹ لگنی سچی ہوئی اسی طرح سنساری سُکھ جھوٹا سمجھو اور پاپ کرنے کا ڈنڈ
ضرور ملتا ہے جب اس لکڑی والے کو نکالنے کے واسطے لوگوں نے تدبیر کی تب اس نے کنویں میں سے
کہا کہ میں سپنے میں گھوڑے پر چڑھا اُس کا یہ پھل پایا اور جو لوگ ہمیشہ گھوڑے پر چڑھتے ہیں وہ نہ معلوم کیسے گہرے
کنویں میں گر کر کیا سزا پاویں گے اے دیو ہوتی جو آدمی سنسار میں سواری اور گہنا اور کپڑا اور عورت اور مکان وغیرہ
کا سُکھ پا کر یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب سُکھ میں اپنے پراکرم اور اپنی کمائی سے بھوگ کرتا ہوں پریشور کی دیا اور کرپا سے اِس
سُکھ کا ملنا نہیں سمجھتا اُس کو ضرور دُکھ بھوگنا پڑے گا اور جو آدمی اس سُکھ کا ملنا پریشور کی دیا اور کرپا سے
جان کر اس میں زیادہ محبت نہیں رکھتا ہے اور اپنے برن اور شریر کا دھرم سمجھ کر اس دولت کے غرور میں کسی
جیو کو دُکھ نہیں دیتا اُس کو ڈنڈ نہیں ملتا یہ گیان سُن کر دیو ہوتی بولی کہ اے مہاراج آپ کہتے ہیں کہ اس شریر سے
آدپُرش کو الگ سمجھو سو یہ بات بہت مشکل ہے بغیر آنکھ کے دیکھے اس پُرش کو پرکرت سے کس طرح الگ
جانوں وہ پُرش تو اس شریر سے اس طرح ملا ہوا ہے جس طرح دودھ میں گھی اور اگن میں پرکاش رہتا ہے اس کا
حال الگ کرکے کہئے یہ بات سُن کر کپل دیو مُنی بولے کہ اے ماتا یہ گیان کی راہ اور آنکھوں سے بھی دیکھ کر بچار
کرنا چاہیئے کس واسطے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تب ہاتھ پانوں وغیرہ سب اندریاں اس کی بنی رہتی ہیں لیکن
اُس آتما پُرش پریشور کا چمتکار بدن سے نکل جانے پر پھر اس بدن سے کچھ کام نہیں ہو سکتا یہ بات ظاہر میں
آنکھوں سے دیکھ کر جاننا چاہیئے کہ اس آتما پُرش کے نہ رہنے سے یہ حال بدن کا ہو جاتا ہے سو تم یہ حال
آدمی کا دیکھ کر اِس شریر سے آتما کو الگ سمجھو اور جس طرح بیشیا لُچی آدمی کے پاس دولت دیکھ کر بہت طرح سے
اُس کا دھن اور دھرم دونوں لے لیتی ہے اسی طرح میری مایا دھرماتما پُرش کے پاس جا کر بہت طرح سے اُس کو
چھلتی ہے اور جو لوگ میرے چرنوں کی شرن میں رہتے ہیں اُن پر اُس مایا کا بس کچھ نہیں چلتا کس واسطے کہ
گنگا جی میرے چرنوں کا دھوون ہیں اُن میں اسنان کرنے سے سب پاپ آدمی کے چھوٹ کر من اُس کا

شدھ ہوجاتا ہے اور جو لوگ ساکشات میرے چرنوں کا دھیان اپنے انتہ کرن میں رکھتے ہیں وہ لوگ پھر سنساری مایا
موہ میں نہیں پھنستے ہیں جس نے پارس پتھر پایا ہے وہ کانچ کے جھوٹے نگ کی چاہ نہیں کرتا اور دنیا میں اُس کی
سب کامنا اور اچھا پوری ہوکر مرنے کے بعد پرلوک کا سُکھ ملتا ہے جس طرح بیٹے کے بھوجن کرنے سے باپ کا
پیٹ نہیں بھرتا اور دولت دوسرے کے پاس رکھی ہوئی وقت پر کام نہیں آتی اسی طرح شریر کو آتما سے الگ
جانے بنا گیان نہیں پراپت ہوتا اور ایسا گیان رکھنے والے جیون مُکت ہوتے ہیں یہ سب گیان سُن کر دیوہوتی
بولی کہ اے مہاپربھو میں نے آپ کے گیان سکھلانے کے موافق آتما کو پرکرت سے الگ سمجھا لیکن جلدی اس من کا
سنساری جال سے چھوٹنا اور نارائن جی کے چرنوں کا دھیان لگانا بہت کٹھن ہے جس دن سے تمھارے
پتا تپ کرنے کے واسطے گئے ہیں اُس دن سے ایک ساعت مجھکو نہیں بھول کر من میرا اُن کی یاد اور دھیان میں
لگا رہتا ہے کوئی ایسی تدبیر بتلایئے کہ جس سے سہج میں گیان اور مُکت مل جائے یہ بات سُن کر کپل دیو مُن بولے
کہ اے ماتا ہم سہج راہ بھگت جوگ کی تم سے کہتے ہیں سنو کہ جو کوئی پرمیشور کے ملنے کے واسطے دھیرے دھیرے
من اپنا لگاتا ہے تو اُس کی مُکت بھی ہوجاتی ہے جس طرح کوئی آدمی جگناتھ جی یا متھرا جی یا کسی دوسرے تیرتھ
کے جانے کی اچھا کر کے گھر سے باہر نکل کر ایک قدم بھی ہر روز راستہ چلے تو وہ ایک دن ٹھکانے پر پہونچ جاتا ہے
اور جو راستہ ہی نہ چلے تو کس طرح پہونچے گا اور راہ چلتے وقت مسافر تھک کر کسی سے پوچھے کہ ٹکنے کا ٹھکانا کتنی دور
ہے جو وہ ٹکنے کی جگہ نزدیک بتادے تو مسافر کو تھکنے پر بھی چلنے کی سامرتھ ہوکر ٹھکانے پر پہونچ جاتا ہے اور
ٹکنے کی جگہ دور بتانے سے آگے نہیں جا سکتا اُسی جگہ ٹک رہتا ہے اسی طرح ہم تم سے کہتے ہیں کہ بھگت جوگ
پوجا پاٹھ برت نیم پرمیشور کی کتھا اور کیرتن سننا سہج راہ ہے جو لوگ چت لگا کر یہ سب کام کریں وہ بھی مُکت پا سکتے
ہیں لیکن پوجا کئی طرح پر ہے ایک تامسی پوجا ہے جس سے یہ مطلب رکھتے ہیں کہ دشمن ہمارا مر جاوے اور بہت آدمی
لوگوں کے دکھلانے کے واسطے دیر تک مالا پھیر کر پوجا کرتے ہیں اس واسطے کہ سنساری لوگ دیکھ کر ہمارا بشواس کریں
دوسری راجسی پوجا ہے جس میں نارائن جی کے نام پر آدمی سے کپڑا اور روپیہ اور مٹھائی اور سگندھ آدک لے کر اس کو
اپنے خرچ میں لاتے اور سالگرام اور لچھمی نارائن جی کی مورت کو سنساری سُکھ ملنے کے واسطے پوجتے ہیں اور دوسرے
کے گھر جو سالگ رام اور ٹھاکر جی ہوتے ہیں ان سے بھگت اور پریت نہیں رکھتے اور تیسری ساتوکی پوجا اور بھگت
مُکت چاہنے کے واسطے کرتے ہیں چوتھی نرگن پوجا وہ ہے کہ جس میں مُکت کی بھی اچھا نہ رکھیں اور جو جگیہ اور پوجا
اور دان اور برت آدک شبھ کرم کرے پرمیشور کے نام آرپن کردے اور اُس کے بدلے میں کوئی کامنا نہ چاہے اور
میری کتھا اور کیرتن سنتے وقت رونے کی جگہ پر رو دیوے اور خوشی کی جگہ پر خوش ہوکر میرے دھیان تدرانہ میں مگن
رہے ایسے بھگتوں سے میں بہت شرمندہ ہوکر یہ بچار کرتا ہوں کہ کون سی چیز اُن کو دوں جس میں یہ مجھ سے خوش ہو دیں
اور میں اُن کی سیوا کے بدلے سے اُرن ہو جاؤں اس طرح بھگت میرے جیون مُکت ہیں اور چاروں برن میں بید پڑھا
ہوا براہمن مجھ کو بہت پیارا معلوم ہوتا ہے لیکن جو براہمن پرمیشور سے پریم نہیں رکھتا اس براہمن سے شودر بھگت اور سادھو لچھن والے کو

میں بہت پیار کرتا ہوں اے ماتا تم میرے چرنوں میں دھیان لگا کر نارائن کا نام اسمرن کرو تو بھوساگر پار اُتر کر آواگون سے
چھوٹ جاؤ گی اور جو کوئی پرمیشور کی بھگتی اور پوجا سے بمکھ رہ کر اُنکا نام کبھی نہیں لیتا وہ مرنے کے بعد بہت دنوں
تک نرک میں دُکھ پا کر پشو آدک کی جون میں جنم پاتا ہے اور بہت دن تک اُس جون میں رہ کر پھر آدمی کا تن اُس کو
ملتا ہے اے ماتا پرمیشور کی بھگتی اور تپ اور جپ کرنے اور گیان پراپت اور بھوساگر پار اُترنے کے واسطے کیوں
آدمی کا چولا ہے جس نے اس تن میں پرمیشور کو نہیں جانا وہ پیچھے بہت پچھتاوے گا۔

اٹھائیسواں ادھیائے

کہنا کپل دیوجی کا دیوہوتی سے پیدائش آدمی کی جس دن سے گربھ میں آ کر پھر مرتا ہے

میترے جی نے کہا کہ اے بدرجی اتنی کتھا سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جو آدمی پرمیشور سے بمکھ ہیں
اُن کا مرنے کے بعد کیا حال ہوگا کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا سنساری لوگ کُل پروار دھن دولت گھر بار کے جال
میں پھنس کر عمر اپنی بے فائدہ کھو دیتے ہیں اور آدمی جوانی میں کمائی کر کے لوگوں کو کھلاتا پلاتا ہے وہی لوگ
بڑھاپے میں دشمن ہو کر اس کو دُکھ دیتے ہیں حال پیدا ہونے آدمی کا جنم سے لے کر مرنے تک تم سے کہتا ہوں
سُنو کہ جس دن استری کو پرمیشور کی کرپا سے گربھ رہنا ہوتا ہے اُس دن بھوگ کرنے کے سمے استری اور پُرش
دونوں کا بیج مل کر کھولتا ہے پانچویں دن اُس میں بُلبلے کی طرح اُٹھ کر دسویں دن بیر کے برابر گانٹھ بن جاتی ہے
پندرھویں دن وہ گانٹھ مانس کا پنڈ بن کر کچھ گولے کی طرح لمبا سا ہو جاتا ہے ایک مہینے میں ہاتھ اور پیر اور سر کا نشان
بنتا ہے اور دوسرے مہینے میں اُنگلیاں اور تیسرے مہینے میں چمڑا اور ہڈی اور چوتھے مہینے میں بدن پر روئیں اور
آنکھ کان وغیرہ سب اندریوں کی صورت بن جاتی ہے اور پانچویں مہینے نارائن جی کی کرپا سے جیو آتما کا پرکاش
اُس میں ہو کر اُس کو بھوک اور پیاس لگتی ہے اور چھٹے مہینے میں سر نیچے اور پانوں اوپر رہنے کے سبب سے
اُس کا جی گھبراتا ہے اور ساتویں مہینے میں اُس کو اپنے کئی جنم اور آٹھویں مہینے میں سو جنم پیچھے کا حال یاد ہو گیان
پراپت ہونے سے وہ جانتا ہے کہ میں نے پچھلے جنم میں جیسا کرم کیا تھا ویسا سُکھ اور دُکھ پایا تھا یہ بات سمجھ کر وہ
پرمیشور کا دھیان کر کے اُن سے بنتی کرتا ہے کہ اے مہاراج میں نے پہلے جنم میں سنساری سُکھ اور بلاس اور
استری اور پُتر کے موہ میں پھنسے رہنے سے خراب ہو کر جنم اور مرن سے چھٹی نہیں پائی اور سنت اور مہاتما کا
ست سنگ نہیں کیا اس لیے اُلٹا لٹک کر دُکھ پاتا ہوں اس وقت میرے اوپر سہایتا اور کرپا کر کے اس نرک کنڈ سے
مجھ کو باہر نکالیے تو اب میں تن اور من سے آپ کے تپ اور سیوا میں مستعد و مصروف رہوں گا لیکن ایسی دیا
کیجیے کہ یہ گیان مجھ کو نہ بھولے اور دنیا میں ایسا کام کروں جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاؤں جب نواں یا دسواں
مہینا ہوا تب بایو جس کو پرسوت کہتے ہیں زور کر کے اُس کو باہر گرا دیتی ہے اور گربھ میں لڑکی بائیں طرف اور لڑکا

داہنی طرف کوکھ میں رہ کر جب پرتھوی پر گر کر روتا ہے تب پرمیشور کی مایا سے پچھلے جنموں کا گیان اُس کو بھول جاتا ہے وہ چھوٹا لڑکا بھوک اور پیاس لگنے سے دُکھ پاکر سوائے رونے کے اور کچھ بول نہیں سکتا اور بچھونے پر مل اور موتر کرنے سے جب تک کوئی اس کو نہیں اُٹھاتا تب تک اُس میں پڑا رہ کر دُکھ پاتا ہے اور ماتا اور پتا اُس کے مل اور موتر کو لتا پانی سے پونچھنے اور دھونے کے بعد اُس کو گود میں لے کر خوش ہوتے ہیں جب اس عمر سے سیانا ہو کر پانچ برس کا ہوتا ہے تب اُس کے ماتا پتا ودیا سیکھنے کے واسطے اُس کو گرو کو سونپ دیتے ہیں وہاں بھی ودیا سیکھنے میں مارپیٹ کھانے سے دُکھ پاکر اپنے من کے موافق کھیلنے نہیں پاتا جب سولہ برس کی عمر میں جوان ہو کر اچھا گہنا اور کپڑا پہنتا ہے تب ابھمان سے کام کرودھ موہ میں پھنس کر اپنے برابر دوسرے کو نہیں سمجھتا ہے اور جو دردری اور کنگال ہوا تو دوسروں کو اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اور اچھی چیز کھاتے دیکھ کر ڈاہ کی راہ سے سوچ کرتا ہے اور بواہ ہونے کے پیچھے استری گھر میں آنے کھانے اور کمانے کی فکر میں دن رات دُکھی رہ کر جنم اپنا برتھا کھو دیتا ہے اور جو آدمی پہلے جنم میں کچھ دان اور دھرم نہیں کیے ہوتا ہے وہ آدمی زیادہ کنگال ہو کر آٹھوں پہر پیٹ بھرنے کی چنتا اور دُکھ اُٹھاتا ہے جب لڑکے بالے پیدا ہوتے ہیں تب اُن کی پریت میں پھنس کر بہت طرح کے جھوٹ اور سچ بولنے سے کمائی کر کے اُن کا پالن کرتا ہے اور جب تک سامرتھ رہتی ہے تب تک استری اور لڑکوں کو اپنا سمجھ کر اُن کے پالن کرنے کے لیے اپنی جان پر سب طرح کے دُکھ اُٹھاتا ہے اور اپنے کُل اور پروار میں کسی آدمی کے مرنے سے اتنا روتا ہے کہ جس کا برنن نہیں ہو سکتا اور اپنی استری کے بس میں رہ کر اپنے ماتا اور پتا کو کٹھور بچن کہنے سے دُکھ دیتا ہے اور پرلوک کا ڈر نہیں رکھتا اور جیسا آدمی استری کے موہ میں پھنس کر خراب ہوتا ہے ویسی دوسری راہ اِس کے پرلوک بگڑنے کے واسطے نہیں ہے -

دوہا

آہ بکھ تو کاٹے چڑھے یہ چھوت چڑھ جاے
نار پرائی سیئں میں بھوگت اُت سُکھ پاے

گیان دھیان اور دھرم کو جاموُل سے کھاے
دھرم اور کام گنواے کے آپ رہے بھِسیاسے

اِس لیے جو آدمی اپنا بھلا چاہے تو استری کے اسنیہ میں نہ پھنسے اے ماتا تم بھی استری ہو میرے کہنے سے بُرا نہ ماننا دھرم شاستر کے موافق یہ گیان تم سے کہتا ہوں اور جب جوانی گزر کر بڑھاپا آتا ہے تب آنکھوں سے کم دیکھ کر کانوں سے سُنائی نہیں دیتا اور کمانے کی طاقت نہیں رہتی ہے تب گھر میں پڑا ہوا لمبی لمبی سانسیں لے کر پچھتاتا اور کہتا ہے کہ اب میں کس طرح اپنے لڑکوں کو پالن کروں گا اور جو کنگال اور دردری ہوا تو وہ اس وقت کھانے اور پہننے بغیر بہت دُکھ پاتا ہے اور جس کے بیٹے جوان کمانے والے ہوئے تو وہ اپنی استری سمیت اس بوڑھے کو دشمن برابر سمجھتے ہیں اس عمر میں وہ بوڑھا جب اپنے کام اور ٹہل کو کسی سے کچھ کہتا ہے تب وہ اس کو گھُڑک کے دُربچن کہتے ہیں تو وہ اُس وقت بڑا دُکھ کر کے کہتا ہے کہ دیکھو اب میں بوڑھا ہو کر کرنے کے لائق نہیں رہا اس سبب سے یہ لوگ جن کو میں نے جنم بھر پالا مجھ کو بے آدر جان کر کھانے

اور پینے کی خبر بھی وقت پر نہیں لیتے جس طرح جب بیل بوڑھا ہو کر بوجھ اُٹھانے کی سامرتھ نہیں رکھتا ہے تب بنیے لوگ ناتھ اُس کی کاٹ کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں۔

دوہا

دانت کھیائے گھر گھسے بیٹھ بوجھ نا سے ۔ ایسے بوڑھے بیل کو باندھے بھُس کو دے

اے ماتا اس وقت وہ بوڑھاپہ سب دُکھ دیکھ کر پرمیشور سے اپنی موت مانگتا ہے لیکن عمر پوری ہوئے بغیر موت بھی نہیں آتی ہے اور اُس کا بیٹا اور پتوہ پہلے آپ بھوجن کرکے پیچھے بھکاریوں کی طرح کچھ اُس کو بھی کھانے کے واسطے دیتے ہیں جب بڑھاپے کے وقت میں کچھ بیماری وغیرہ اُسے ہوتی ہے تب کوئی گھر والا آدمی اُس کی سیوا نہ کرکے دو گھڑی بھی اُس کے پاس بیٹھنے کا ساتھی نہیں ہوتا اور وہ بچارا اکیلا پڑا رہ کر جب کسی کو کھانا یا پانی مانگنے کے واسطے بُلاتا ہے تب جان بوجھ کر چُپ ہو جاتے ہیں اور اُس کی بات کا جواب نہ دے کر دُر بچن اُس کو کہتے ہیں یہ سب تکلیف اور رنج اُٹھا کر جب اُس کے مرنے کا وقت نزدیک آپہونچتا ہے تب کف اور پت اور بات سے گلا اُس کا بند ہو کر سیدھی سانس بھی اُس کی نہیں نکلتی اُس وقت ادھرم اور پاپ کرنے والوں کو جم دوت کہتے ہیں کہ جن کے لیے تو نے یہ سب پاپ بٹور اتھا اُن کو اب اپنی رچھا کرنے کے واسطے بلاؤ جب وہ بول بند ہو جانے سے اس کا جواب دینے اور کسی کو بُلا نہیں سکتا تب اپنی کرنی یاد کرکے آنکھوں سے سب کو دیکھ کر رو دیتا ہے جب جم دوت اپنا بھیانک روپ اُسے دکھلا کر دھمکاتے ہیں تب اُن کے ڈر سے اُس کا مَل اور مُوتر نکل جاتا ہے لیکن سوائے اِس کے دوسرے کو وہ دوت دکھلائی نہیں دیتے اُس وقت کُل پروار والے اپنی جھوٹی پریت جگت کے دکھلانے کو ظاہر میں روتے ہیں اس لیے سُن اُس کا اور زیادہ گھبراتا ہے اور اس رونے اور پیٹنے کی آواز سُن کر جم دوت اُس کو بہت دُکھ دیتے ہیں اُس وقت پرمیشور کا نام اور کتھا اور کیرتن اُس کو سُنانا اور گنگا جل اور تلسی دل اور سالگرام جی کا چرنامرت اُس کے منہ میں ڈالنا اور سادھ اور بیشنو کے چرنوں کی دھور اُس کے بدن پر لگانا اُچت ہے سو وہ بھی کسی سے نہیں ہو سکتا صرف جل دکر کا رونا چاہتے ہیں۔

انتیسواں ۲۹ ادھیائے

لے جانا جم دوتوں کا ادھرمی جیو کو جمراج کے پاس

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی اتنی کتھا سنکر دیو ہوتی نے پوچھا کہ اے مہاپربھو اس ادھرمی کا مرنے کے پیچھے کیا حال ہوتا ہے وہ بھی کہئیے کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا یہ سب دُکھ اُٹھانے کے پیچھے جم دوت لوگ اُس جیو کو مرنے کے بعد انگوٹھے کے برابر بدن اُس کا بنا ہو کر سب اندریوں کی شکت اُس میں ہوتی ہے

اپنی پھانسی سے باندھ کر لوہے کے مگدروں سے مارتے ہوئے جم پُری میں جو مرت لوک سے ننانوے ہزار
جوجن پر ہے جمراج کے پاس لے جاتے ہیں اُس وقت وہ جیو راہ میں بھوک اور پیاس لگنے اور دانہ پانی نہ ملنے
سے اپنے کیے ہوئے پاپوں کو یاد کر کے بہت پچھتاتا ہے اور راستے میں زمین آگ کے برابر جلتی ہوئی ملتی ہے
جب وہ اُس زمین پر ننگے پیر اور ننگے سر اور ننگے بدن چلنے سے تھک کر کہیں سستانے کو چاہتا ہے یا راہ میں
اندھکار رہنے سے چل نہیں سکتا تب جم دوت اُس کو مگدروں سے مار کر دم نہیں لینے دیتے اُس وقت وہ
مُردے کی طرح بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے جس طرح یہاں دنیا میں راجا لوگ بُرا کرم کرنے والوں کو ڈنڈ دیتے
ہیں اسی طرح وہاں بھی پاپ کرنے والا آدمی راہ میں تکلیف پا کر پرمیشور کی مایا سے اُس انگوٹھے برابر شریر کو اپنا
پہلا بدن سمجھتا ہے اور اُس وقت بہت دُکھی ہو کر کوئی اپنے کل اور پروار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ پھر کر
دیکھتا ہے کہ اس بڑے دُکھ میں کوئی میری مدد کرنے کے واسطے آتا ہے یا نہیں جب اُس کو وہاں پر کوئی کل
اور پروار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ بہت پچھتانے اور رونے کے بعد کہتا ہے کہ دیکھو جن کے پالنے کے
واسطے میں یہ سب پاپ جوڑتا تھا اُن میں سے کوئی آدمی اس وقت میری مدد نہیں کرتا یہ بات یاد کر کے اُس
جیو کو بڑا دُکھ ہوتا ہے لیکن اُس وقت سوائے پچھتانے کے کچھ اور نہیں ہو سکتا اور راہ میں سانپ اور بچھو وغیرہ
بہت طرح کے جیو رہ کر اُس کو کاٹتے ہیں جب اس طرح بہت دُکھ دیتے ہوئے جم دوت لوگ اُس ادھرمی کو
بیترنی ندی میں جہاں تک لہو تر لہو پیپ اور کیڑے اور ناخن اور ہڈی اور سڑا ہوا مانس بھرا ہوا چار کوس کا پاٹ بہتا
ہے چار گھڑی میں لے جا کر ڈال دیتے ہیں تب وہ جیو اس ندی میں کیڑوں کے کاٹنے اور ٹھوکر مارنے اور گدھوں کے
مانس نوچنے سے بہت دُکھ پا کر رات بلاپ کر کے کہتا ہے کہ جو کوئی مجھ کو اس ندی سے پار کر دیتا اُس کا میں بڑا جس
مانتا یہ بات سُن کر جم دوت لوگ اُس کو اپنی گدا سے مارتے ہیں یہ سب دُکھ اُٹھانے کے پیچھے وہ جیو بیترنی پار
اُتر کر جب چار گھڑی میں جمراج کے پاس پہونچتا ہے تب جمراج کی آگیا سے چتر گپت اُسکے کرموں کا کاغذ
دیکھ کر جتنے دن جس نرک میں رہنے کا ڈنڈ دینا اُچت ہوتا ہے وہاں اُس کو بھیج دیتے ہیں اُس نرک میں جا کر
وہ بہت دُکھ پاتا ہے اور میعاد پوری ہو جانے کے بعد وہ جیو نرک سے نکل کر پھر اشدھ اور کروپ جیو کی جون میں
جنم پاتا ہے اور ہمیشہ روگی رہ کر کبھی سکھ نہیں پاتا اسی طرح چوراسی لاکھ جون میں بھرم کر پھر اُس کو آدمی کا تن
ملتا ہے مانا یہ جیتن چولا آدمی کا ملنا سہج نہیں ہوتا اور رورو آدک اٹھائیس نرک ہیں اُنکا حال پانچویں اسکندھ میں آویگا

تیسواں ادھیاے

کہنا کپل دیو جی کا دیوہوتی سے کہ یہ پاپ کرنے سے مرنے کے بعد یہ ڈنڈ ملتا ہے

کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا جو پاپ کرنے سے آدمی جم پُری میں جا کر نرک بھوگتا ہے اُن پاپوں کے ڈنڈ

ملنے کا حال تم سے الگ الگ کہتا ہوں سُنو کہ جو کوئی کسی کا مال زبردستی لے لیتا ہے اُس کو جم دوت بہت اونچے پہاڑ پر چڑھا کر نیچے پتھر کی چٹان پر گرا دیتے ہیں تو اُس کا انگ انگ ٹوٹ جاتا ہے اور بڑے بڑے گِدھ اُس کا مانس کھاتے ہیں اور رَودر نام جیو جوکوں کی طرح لپٹ کر اُس سے کہتے ہیں کہ جتنا دھن تم نے دوسروں کا لیا ہے اُتنے کلپ بھر تک تمہارا ایسی حال ہوگا یہ بات سُن کر وہ جیو دُکھ پانے سے بہت پچھتا کر سوچ کرتا ہے لیکن جان اسکی نہیں نکلتی اور جو آدمی اچھا کھانا اور کپڑا بنا کر صرف آپ ہی کھاتا اور پہنتا ہے اور اپنے پروار اور ساتھ والوں کو نہ دے کر سادھ سنت کی سیوا نہیں کرتا اُس کو وہاں بڑی بھوکھ معلوم ہوتی ہے تب جم دوت اُسی کے تن کا مانس نوچ کر اُسے کھانے کے واسطے دے کر کہتے ہیں کہ جس تن کا تم نے پالن کیا تھا اُسی کو کھاؤ اور جو کوئی سنت اور مہاتما کو دُربچن کہہ کر اُن کو ٹیڑھی آنکھ سے دیکھتا ہے اُس کی آنکھیں گِدھ اپنی چونچ سے پھوڑ کر نکال لیتے ہیں اور اُس کا مانس اور سر کا گودا ٹھوکروں سے نکال لیتے ہیں اور جو آدمی یا حاکم بنا پرادھ کسی کو ڈنڈ دیتا ہے اُس کو جم دوت پتھر کی چٹان پر رکھ کر کولھو کی طرح پیلتے ہیں اور جو کوئی کھانے میں زہر ملا کر کسی کو دیتا ہے یا آگ لگا دیتا ہے اُس کو بہت اونچے درخت پر جس میں تلوار کی طرح پتے ہیں چڑھا کر اوپر سے چھوڑ دیتے ہیں تب بدن اُس کا کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور جو آدمی پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے اُس کے بدن سے لوہے کی استری بنوا کر آگ میں لال کر کے لپٹا دیتے ہیں اور جو کوئی دوسرے کی امانت بلا ایمان سے لے لیتا ہے اُس کو آگ کی طرح جلتی ہوئی زمین پر لٹا کر اور گرم گرم تیل بدن پر چھڑکنے کے بعد جلتے ہوئے تیل کے کڑھاؤ میں ڈال دیتے ہیں تسپر بھی جان اُس کی نہیں نکلتی ہے اور جو آدمی مچھر وغیرہ جیوؤں کو مار ڈالتے ہیں اُن کو لالابھچھ نام نرک میں جو پیپ اور منہ کی لار سے بھرا ہے ڈال کر پانی کی جگہ وہی پلاتے ہیں اور جو کوئی نیاؤ اور پنچائت اور گواہی میں پچھ کر کے جھوٹ بولتا ہے اُس کو بہت گہرے اور اندھیارے کنوئیں میں جو سانپ اور بچھو سے بھرا رہتا ہے بار بار ڈالتے اور نکالتے ہیں تب وہ سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے بہت دُکھ پاتا ہے اے ماتا اسی طرح جو جیسا پاپ کرتا اُس کو ویسا ڈنڈ وہاں ملتا ہے ۔

اکتیسواں [۳۱] ادھیائے

کہنا کپل دیوجی کا دیوہوتی سے یہ بات کہ نرگ بھوگنے کے پیچھے جیو کا کیا حال ہوتا ہے

کپل دیوجی نے کہا کہ اے ماتا جو لوگ کبھی پرمیشور کا نام نہ لیکر بُرے کرم کے سوائے اچھا کام نہیں کرتے انھیں لوگوں کی یہ گت ہو کر پھر وہ جیو پشو پنچھی وغیرہ کا بدن پاتے ہیں اسی طرح چوراسیؔ لاکھ جون میں جنم پا کر پھر آدمی کا تن ملتا ہے لیکن وہ لوگ کانے کبڑے اندھے روگی کروپ اور دردی کنگال ہو کر دنیا میں سب طرح کا دُکھ اُٹھاتے ہیں جو آدمی دُنیا میں خوبصورت اور دھرماتما ہر بھگت نیت دان دھنی پاتر دکھلائی دے تم اسکو یہ جانو

کہ اُس نے نرگ سے آکر سنسار میں جنم لیا ہے اے ماتا یہ دونوں باتیں پرتچھ دیکھ کر سُرگ اور نرک کے
آنے والوں کا حال اچھی طرح دنیا میں گیانی آدمی کو معلوم ہو سکتا ہے جس آدمی کا پاپ اور پُن دونوں ہوتا ہے
وہ جیو اپنے دھرم کا ڈنڈ بھوگ کر پھر آدمی کا تن پاتا ہے اور جس کا صرف پُن ہو کر پاپ نہیں رہتا وہ جیو
مرنے کے بعد دیوتا اور گندھرب کا تن پا کر دیولوک اور سُرگ میں سُکھ بھوگ کرتا ہے اے ماتا یہ جیو دیوتا آدمی
یا کتا یا بلی یا سُور وغیرہ جس جُون میں جنم پاتا ہے پرمیشور کی مایا سے اُسی جُون میں ہمیشہ رہنے کی اِچھا رکھ کر
خوش رہتا ہے اور مَن اُس کا بغیر دَیا اور کرپا پرمیشور کے سنسار سے برکت نہیں ہوتا اور جس بدن کو اپنا
جانکر پالتا ہے وہ بدن اُس کا قائم نہیں رہتا ستوگُن اور رجوگُن اور تموگُن تین طرح کا سوبھاؤ ہوتا ہے
جس کو رجوگُن زیادہ ہوتا ہے وہ راجسی کرم کر کے ست لوک میں جاتا ہے اور تموگُن زیادہ رہنے سے
پاپ کرنے والا آدمی پاتال میں بیچ نرک کے پڑتا ہے اور ستوگن کی راہ سے شُبھ کرم کرنے والا دیولوک
میں پہونچتا ہے اور اے ماتا سب جیوؤں کی گت تین طرح پر جان کر جپ تپ دان آدک جو اچھے کرم ہیں
اُس کو بھی راجسی اور تامسی اور ستوگُنی سمجھو جس کا جیسا سوبھاؤ ہوتا ہے اُس کا من اُسی بات میں لگ کر وہی
کام وہ کرتا ہے اور یہ جیو اپنے سوبھاؤ کے موافق کرم کر کے بار بار سنسار میں جنم لیکر دُکھ بھوگتا ہے اور آواگون سے
نہیں چھوٹتا جس طرح کنوئیں سے پانی بھرنے کے واسطے ایک رہٹ چرخی کا بنا کر اُس میں ہنڈیوں کا ہار اوپر
سے پانی تک پہنا کر اُس رہٹ کو گھماتے ہیں اُس میں اوپر کی ہنڈیا پانی گر جانے سے خالی ہو کر دوسری ہنڈیوں
میں نیچے پانی بھر جاتا ہے اسی طرح اس جیو کی گت سمجھنا چاہیئے کہ ایک تن سے نکل کر بہت کرموں کا پھل
شُبھ یا اَشُبھ جیسا کیا ہو بھوگنے کے پیچھے دوسرے شریر میں جاتا ہے اور جس تن میں جیسا کرم کرے اُسی کے
موافق دوسرا تن پاتا ہے یہ بات سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جو یہی حال ہے تو جیو کا چھٹکارا اس
دُنیا سے کبھی نہیں ہو سکتا تب کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا جنم اور مرن چھوٹنے کی تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ
سچ بولنا آچار سے رہنا سب جیوؤں کی رچھّا کرنا بے مطلب بہت نہ بکنا بدھ کو نہ بگاڑنا بُری سنگت اور
بُرے کام سے الگ رہنا سدا پرسن چت رہنا جتنا پرمیشور دیوے اُس پر سنتوکھ رکھنا کسی کے پاس دولت
دیکھ کر ڈاہ نہ کرنا شُبھ کرم کر کے دنیا میں نیک نام ہونا کسی بات کی بدنامی نہ لینا کسی پر غصہ نہ کرنا دھرم سے کمائی
کر کے اپنے دن کاٹنا پرمیشور کے چرنوں میں پریت رکھنا پرمیشور کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا اور روزی رزق
دینے والا جانے رہنا کسی جیو کو مار کر دُکھ نہ دینا پرناری سے پرسنگ نہ کرنا سادھ سنت براہمن کی سیوا کرتے رہنا
پرمیشور کی کتھا اور کیرتن سُننا پرمیشور کے نام کا بھجن کرنا بڑوں کی سیوا میں رہ کر کبھی اُن کا آنادر نہ کرنا بُری اور
بھلی سب باتوں کو پرمیشور کی اِچھا پر سمجھنا اپنے کرم اور دھرم میں لگے رہنا اے ماتا جو جیو آدمی کا تن پا کر
اس طرح کے کرم کرتا ہے وہ جیو آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے یہ سب گیان بغیر ست سنگ
کیے اور بغیر کتھا پُران سُنے نہیں ملتا ہے اس واسطے آدمی کو مہاتما اور گیانی لوگوں سے پریم رکھنا بہت ضروری ہے

جتنا زیادہ بہت ست سنگ کریگا اُتنا ہی زیادہ فائدہ اُس کو ہوگا ادھرمی لوگوں کی سنگت کرنے میں جو پہلے سے کوئی
گُن اُس میں ہوگا وہ بھی جاتا رہے گا اور جگت میں پراستری گامی اور جواری اور لوبھی اور چور اور شراب
پینے والا اور چغلخور اور جھوٹ بولنے والے اور اپنا شریر پالنے والے ہوکر جو سُکھ کے واسطے اپنا دھرم
چھوڑ دیتے ہیں ایسے لوگوں کی سنگت کبھی نہ کرنا چاہیئے ایسے لوگوں سے یکساعت سنگت کرنے میں بھی عقل
خراب ہوجاتی ہے چت کا بننا بہت مشکل ہوکر خراب ہونے میں دیر نہیں لگتی اور جو لوگ پرائی استری سے
بھوگ کرتے ہیں اُن کا گیان اور دھرم دونوں خراب ہوجاتے ہیں اس لیے اپنی بیٹی اور بہن کے پاس بھی
اکیلے میں بیٹھنا نہ چاہیئے کس واسطے کہ آدمی کا دل ہر ساعت ایک طرح پر نہیں رہتا اور کامدیو ایسا بُرا ہے کہ
آدمی کا گیان لے کر اس سے بہت پاپ کراتا ہے ایک سمے برھماجی جو سب جگت اور چاروں بید کے
پیدا کرنے والے اور ہمیشہ گیانی رہ کر بید کے موافق دھرم اور ادھرم کا بچار رکھنے والے ہیں سرسوتی نام
اپنی بیٹی کے پاس اکیلے بیٹھے تھے پرمیشور کی مایا سے اس لڑکی کی خوبصورتی دیکھ کر برھماجی کے مَن میں
پاپ سمایا جب برھماجی کامدیو کے نشے سے متوالے ہوکر اپنی بیٹی کے ساتھ بھوگ کرنے کے واسطے چلے
تب وہ لڑکی دھرم روپی ان کا یہ حال دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہوکر ہرنی کا روپ رکھ کر وہاں سے بھاگی
اور برھماجی ہرن کا روپ رکھ کر اُس کے پیچھے دَوڑے اُس وقت سنکادک ان کے بیٹوں نے جو پرمیشور کا اوتار
ہیں وہاں پر آکر برھماجی کو بہت سمجھایا تب برھماجی نے گیان پراپت ہونے سے بہت شرمندہ ہوکر وہ تن اپنا
چھوڑ کر دوسرا تن دھر لیا اے ماتا دیکھو برھماجی جن کے بنائے ہوئے رکھیشور اور مُن اور پرجا آدک سنساری
جیو ہیں کامدیو کے بس ہوکر اُن کی یہ دُردشا ہوئی تو سنساری جیو جو ہمیشہ اگیان سے بھرے رہتے ہیں اُن کی کیا
سامرتھ ہے جو کامدیو کے زور کو روک سکیں جس طرح آندھی کے چلنے سے درخت کے پتے اور گھاس اور تنکے
اُڑتے اور ہلنے لگتے ہیں اسی طرح جب کامدیو پرمیشور کی مایا سے اپنا زور کرتا ہے تب جوگی اور رکھیشور وغیرہ
سب کسی کا من چلائمان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے اور میری مایا دو روپ رکھ کر سنسار میں گھستی ہے ایک تو جڑ روپ
دولت اور دوسرا چیتن روپ استری انھیں دونوں روپ میں سنساری لوگ لپٹ کر خراب ہوتے ہیں چیتن روپ
مایا تو چھوٹ بھی سکتی ہے پر جڑ روپ مایا نہیں چھوٹ سکتی ہے اس کے موہ میں سب آدمی پھنسے رہتے ہیں جو کوئی
پوچھے کہ آدمی چیتن چولا ہوکر جڑ روپ میں کیوں پھنستا ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اچھا گانے والا تال
اور سُر کا جاننے والا جنگل میں جب الغوزہ بجا کر گاتا ہے تب ہرن وغیرہ جنگلی جانور اُس آواز پر فریفتہ ہوکر
اُس گانے والے کے پاس آکر کھڑے ہوجاتے ہیں تب وہ اُن کو پکڑ کر بہت دُکھ دیتا ہے اسی طرح دنیا کے
لوگ پرمیشور کا بھجن اور اسمرن جو سُکھ کی کھان ہمیشہ کے واسطے چھوڑ کر جڑ روپی مایا سے اپنا سُکھ چار دن کی
زندگی کا اچھا جانتے ہیں اور مایا روپی جال میں لپٹنے سے بہت دُکھ پاکر پیچھے پچھتاتے ہیں

تینتیسواں ادھیائے

گیان سمجھانا کپل دیوجی کا دیوہوتی کو تین طرح سے

کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا ہم نے تم سے استری اور دولت دونوں کو بُرا کہا تمھارے من میں اس بات کا سندیہ پیدا ہوگا کہ دنیا میں سب جیو استری سے پیدا ہوتے ہیں اور دولت سے سب طرح کا سُکھ ملتا ہے جو ان دونوں کو چھوڑ دے تو دُنیا کا کام کس طرح چلے اس کا حال میں تم سے کہتا ہوں سنو کہ ہم نے دولت اور استری کو چھوڑ دینا گرہستھ آشرم کے واسطے نہیں کہا ہے بلکہ جو لوگ گرہستی چھوڑ کر پرمیشور کے نام پر سادھو اور بیراگی اور سنیاسی ہو کر بن یا تیرتھوں میں رہ کر جنم اپنا پرمیشور کے دھیان اور یاد میں گزارتے ہیں اُن لوگوں کو دولت اور استری کی سنگت نہ کرنا چاہیئے اور جو آدمی گرہستھ آشرم اور اپنے برن میں رہ کر پرمیشور کا بھجن کرکے بھوساگر پار اُترا چاہے وہ اپنی بیاہتا استری سے خوبصورت یا بدصورت جیسی ہو اُسی سے پریت رکھ کر دوسری استری کا پرسنگ نہ کرے اور دوسری استری ملنے کے واسطے چاہنا نہ رکھ کر جتنا دھن تھوڑا یا بہت پرمیشور اُس کو دے اُتنے میں اپنا پروار پالن کرکے ادھرم اور پاپ کی اِچھا نہ رکھے اور گرہستھ آشرم کو اُچت ہے کہ ہر روز دیو کرم اور پتر کرم اور ٹھاکر جی کی پوجا اور سیوا کرکے اُن کو بھوگ لگا کر بھوجن کیا کرے اور پرمیشور کے اوتار لینے کی کتھا اور لیلا اور کیرتن سُن کر اس میں اپنا دھیان لگائے رہے اور اپنے مقدور کے موافق سادھو سنت بیراگی اور براہمن کے کھانے اور کپڑے کی خبر لیا کرے اور جگیہ اور تپ اور دان اور برت وغیرہ جو کچھ اُتم کرم کرے اُس کا پھل پرمیشور کے نام پر ارپن کر دے اور اپنے کل اور پروار کے لوگوں کو ایسا جانتا رہے کہ یہ سب میرے واسطے دنیا میں پاؤں کی بیڑی ہیں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کے پھندے سے چھوٹ سکوں اس جال سے چھڑانے والے نارائن ہی ہیں اس طرح کا بچار اپنے من میں رکھ کر اوپر من سے اُن کی پالنا کیا کرے گرہستھ کو اپنا مَن برکت رکھنا چاہیئے اور بیراگی اور سنیاسی کو سنساری سُکھ کا چھوڑ دینا اُچت ہے اور ہر بھکت گرہستھ کے لچھن ہم سے کہتے ہیں سنو کہ جس طرح پانی میں کمل کا پھول پانی سے الگ رہتا ہے اُسی طرح ہر بھکت گرہستھ بھی ظاہر میں گرہستھی میں رہ کر من اپنا سنساری مایا سے دُور رکھے اور من اپنا پرمیشور کے دھیان میں لگائے رہے تو ایسا گرہستھ بھی مرنے کے بعد سورج منڈل میں ہو کر بیکنٹھ کو جاتا ہے۔ اب اگیان گرہستھوں کے لچھن سنو کہ وہ لوگ دیوتا اور پتر اور پوجا اور سیوا اور دان اور پُن کچھ نہ جان کر پرمیشور کے بھجن اور اسمرن اور کتھا اور کیرتن میں پریت نہیں رکھتے صرف اپنا پروار پالتے اور اندریوں کو سُکھ دینے میں جنم اپنا گنواتے ہیں لیکن بغیر گیان اور بھجن اور بھکت پرمیشور کے اُن کو کچھ سُکھ اور آنند نہیں ملتا وہ لوگ مرنے کے پیچھے چندر منڈل میں ہو کر پتر لوک کو جاتے ہیں کچھ دن وہاں رہ کر پھر سنسار میں جنم لے کر اپنے کرموں کا پھل پاتے ہیں اور اُترائن سورج کے شکل پچھ میں

دن کے وقت مرنے والے آدمی سورج منڈل میں ہوکر بیکنٹھ کو جاتا ہے اور دچھناین سورج کے کرشن پچھ یا رات کے وقت مرنے والے آدمی چندر منڈل کی راہ سے دیو لوک میں جاتے ہیں اور وہاں کا سُکھ اپنے کرم کے موافق بھوگ کر اُن کو پھر دنیا میں جنم لینا پڑتا ہے اور پاپی آدمی نرک میں رہنے کے بعد چوراسی لاکھ جون میں جنم پا کر دُکھ بھوگتا ہے جب تک آدمی خواہش اور اندریوں کا سُکھ نہیں چھوڑتا تب تک اُس کا شریر انگوٹھے کے برابر بنا رہ کر آواگون میں پھنسا رہتا ہے اور مُکت ہوجانے سے وہ شریر اُس کا چھوٹ کر پھر سنسار میں جنم نہیں پاتا ہے اور اے ماتا سوائے اس کے اور ایک حال مُکت ہونے کا کہتا ہوں سُنو کہ میری راجسی بھکت کرنے والے آدمی کئی جنم میں مُکت ہوتے ہیں اور ساتوکی بھکت کرنے والے مرنے کے بعد پہلے برہم لوک میں جاتے ہیں اور میعاد ختم ہوجانے کے بعد وہاں سے گر کر دوسرے جنم میں مُکت پاتے ہیں اور نرگن بھکت کرنے والے آدمی شریر چھوڑنے کے پیچھے سیدھے بیکنٹھ کو چلے جاتے ہیں سوائے اسکے اور تین راہ مُکت کی ہیں وہ بھی سُنو ایک وہ آدمی جو اپنے برن کے موافق جیسا بید اور شاستر میں سب برنوں کا دھرم لکھا ہے کرم کرکے بُرے کرموں سے بچا رہتا ہے دوسرے جو کوئی پرمیشور کی پوجا اور اُستُت پریم کے ساتھ کرتا ہے تیسرے وہ آدمی جو پرمیشور کا چمتکار سب جیوؤں میں برابر دیکھ کر کسی سے دشمنی نہیں رکھتا ہے ایسے لوگ بھی مُکت پدوی پر پہونچتے ہیں جس طرح اُوکھ کے رس سے مصری اور شکر اور گُڑ بنتا ہے تو جڑ ان تینوں کی اوکھ ہی ہے اسی طرح بھکت اور پوجا اور جوگ آدمی کی الگ الگ راہ ہوکر ٹھکانا پہونچنے سب راہوں کا نارائن جی کے چرن ہی ہیں اے ماتا گرہستھ یا برہم چاری یا بان پرستھ یا سنیاسی یا جوگی یا جتی کوئی ہو جس کو پرمیشور کے چرنوں میں پریت ہے وہ مُکت کو پاتا ہے اور جو آدمی پرمیشور سے پریم نہیں رکھتا ہے اُس کے پچھلے جنموں کے پاپ اُدے ہوئے جانو کہ امرت کو چھوڑ کر کھاری پانی سمدر کا پی کر اُس میں میٹھا سواد ڈھونڈھتا ہے جس طرح سور کو گھی شکر کھلاؤ تو اُس کو اچھا نہیں لگتا ہے بِشٹھا ہی اچھی لگتی ہے اسی طرح جس جگہ پرمیشور کی کتھا اور کیرتن ہر بھکت لوگ کہتے ہیں اُس جگہ سے وہ ادھرمی اُٹھ جاتا ہے اور جہاں راگ اور رنگ اور چغلی اور بُرے کرم کرنے والوں کی سنگت رہتی ہے وہاں خوشی سے مَن لگا کر بیٹھتا ہے۔ دوہا

تلسی پچھلے پاپ سے ہر چرچا نہ سُہاے
جیسے جُر کے جور سے بھوجن کی رُچ جاے

اے ماتا میرے چرنوں میں پریت کرنے والے کا چت دُنیا کے بُرے کاموں سے جلد الگ ہوکر اپنا بھلا اور بُرا اُس کو دکھلائی دیتا ہے اور میں نے یہ سب گیان جو تم سے کہا اُس کو اچھی طرح یاد رکھ کر کبھی نہ بھولنا اُس گیان کو یاد رکھنے کے تم کو یہ بان چھوڑنے اور کردم جی اور میرے بچھڑنے کا دُکھ نہ جان پڑے گا اور کلجگ باسی یہ گیان سُن کر اسی کے موافق کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاویں گے اور اس گیان کے پرتاپ سے تم بھی مُکت پدوی پر پہونچو گی۔ دوہا

یہی گیان اُپدیش کو کہے سے چت لاے
بھوساگر سے پار ہو انت ملین مُدراے

تینتیسواں ادھیاے

جانا کپل دیوجی کا پورب کی دِشا میں اور مکت ہونا دیوہوتی کا سرسوتی کے کنارے بیٹھ کر

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بِدُر جی یہ سب گیان دیوہوتی نے سُن کر کپل دیوجی کو ڈنڈوت کرکے بنتی کی کہ اے دنیا ناتھ تمہارے گیان اُپدیش کے پرتاپ سے مجھ کو سنساری مایا اور موہ کردم جی کے بجوگ کا دُکھ سب چھوٹ گیا اور آپ ایسے جگت کے کرتا ترلوکی ناتھ نارائن جی نے میرے گربھ میں باس کیا اس لیے میرا گیان چھوٹ کر اب مجھ کو گرہستی کی اِچھا نہیں رہی مہا پرلے ہونے کے وقت برہما دک دیوتا آپ کی مایا میں سماکر ناش ہو جاتے ہیں اور وہ مایا تمہارے روپ میں مل کر رہتی ہے اور آپ ابناشی پُرش بالک روپ انگھوٹھے کے برابر ہو کر اکیلے برگد کے پتے پر چھیر سمدر میں شین کرتے ہیں اور اوتار دھارن کرنا آپ کا کیول اپنی اِچھا ہی سے ہے آپ جس وقت جیسا روپ چاہتے ہیں ویسا ہی دھارن کر لیتے ہیں جس طرح پہلے آپ نے باراہ اور مَتس اور کچھ اور نرسنگھ اور بادن آدک اوتار اپنی اِچھا سے دھارن کیا اور اپنا سروپ اور لیلا ہر بھکتوں کو دکھلانے اور سُکھ دینے کے پیچھے بیکنٹھ کو چلے گئے تھے اُسی طرح اب بھی آپ نے کرپا اور دَیا کرکے میرے گربھ سے پرگٹ ہو کر مجھ کو گیان سکھلایا اور گیان روپی دوا دے کر سنسار روپی بھاری روگ میرا چھڑا دیا اتنی کتھا سنا کر میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بِدُر جی یہ سب اُستت دیوہوتی کی سُن کر کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا تم اس سورج روپی گیان کو بہت اچھا جان کر ہر کسی سے مت کہنا اور ہمیشہ یاد رکھنا جس طرح سورج کے پرکاش سے اندھکار مٹ جاتا ہے اسی طرح یہ گیان یاد رکھنے سے آدمی کی اگیانتا مٹ جاتی ہے اور گرو اور براہمن اور سادھ اور بیشنو اور ہر بھکتوں کو یہ گیان سُنانا اور ادھرمی اور مورکھ اور چور اور لالچی اور جھوٹے اور چغلخور سے مت کہنا اور جو آدمی گرو اور بیشنو سے بکھ رہ کر دوسرے کا اُپکار نہ مانے اور گرو کی بات کا یقین نہ کرے اُس کو بھی یہ گیان نہ سُنانا ادھرمی اور مورکھ لوگوں کو نصیحت گیان سکھلانا کیسا ہوتا ہے جیسے کوئی رسائن یعنی سونا بنانے کی راکھ پانی میں ڈال دے یہ بات کہہ کر کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا اب میں گنگا ساگر کو جاتا ہوں تم کو جس چیز کی چاہنا ہو مانگ لو یہ بات سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جس کے تمہارے برابر بیٹا پیدا ہوا اُس کو پھر کس چیز کی چاہ رہے گی یہ بات اپنی ماتا سے سُن کر کپل دیوجی پورب دِشا کو چلے گئے اور دیوہوتی نے من اپنا سنساری مایا سے برکت کرکے بمان وغیرہ کو اُسی جگہ چھوڑ دیا اور سرسوتی کنارے بیٹھ کر نارائن جی کے چرنوں کا دھیان اور اُن کے نام کا اسمرن اپنے سچے من سے کرنے لگی دھیان کرتے کرتے بدن اُس کا پانی کی طرح بہہ کر سرسوتی ندی میں مل گیا اور چیتن آتما مکت پدوی پر پہونچا اور جب کپل دیوجی سمدر کنارے گنگا ساگر پر پہونچے تب سمدر نے بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا اور پرکرما اور استت کرکے اُن کو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا تب وہ اس واسطے وہاں بیٹھ کر جوگ ابھیاس کرنے لگے جس میں

کلجگ باسی لوگوں کو جو جوگ اور تپ نہیں کر سکیں گے میرے درشن سے جوگ ابھیاس کا پھل ملے سو یہ استھان کپل دیومن کے بیٹھنے کا کلکتہ شہر کے پاس گنگا ساگر میں ابتک موجود ہے بہت لوگ اُن کے درشن کے واسطے کلکتہ کی راہ سے وہاں جاتے ہیں اور کپل دیوجی نے وہاں بیٹھ کر شک نام رکھیشور آدک کو سانکھیہ جوگ گیان پڑھایا تھا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جو سانکھیہ جوگ گیان کپل دیوجی نے دیوہوتی سے برنن کیا تھا وہی گیان میں نے تم کو سُنایا اور سانکھیہ جوگ کا تتو (سار) یہی ہے کہ آتما کو ابناشی اور اپنے شریر کا ناش سمجھ کر من اپنا سنساری مایا میں نہ لگاوے اور میترے جی نے بدُرجی سے کہا کہ میں نے کپل دیو اوتار کی کتھا تم کو سُنائی جو کوئی اُس کو سچے من سے کہے یا سُنے وہ آدمی دُنیا میں چاہا ہوا پھل پاکر انت سمے مُکت پدوی کو پاوے گا ۔

دوہا

کردم ہوتے ات سرس کست جیو ابھمان	تجت نہ ٹوٹی جھوپڑی کردم بسجے بمان

اسکند چوتھا

دچھ پرجاپت کی جگیہ میں ستی جی کا تن تیاگ کرنا اور ہماچل پربت کے یہاں پاربتی نام سے جنم لینا اور دھرو بھکت اور راجا پرتھو کی کتھا

پہلا ادھیاے

پیدا ہونا اور تپ کرنا اِترمُن کا اور جنم لینا چندرما اور دتاترے اور دُرباسا رکھ کا اِترمن کے یہاں

دوہا

نرنارائن گرا پت بیاس دیو شک دیو	بار بار بنوؤں تھیں ہردگھن بدھ دیو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُرجی اب ہم سنسار پیدا ہونے کا حال کہتے ہیں سُنو کہ برھما جی سے مریچ نام بیٹا پیدا ہوا اُس سے کشپ اور کلا نام دو بیٹے پیدا ہو کر اُس سے آگے بہت سنتان ہوئی جس کا حال چھٹے اسکندھ میں آوے گا اب میں سوایمبھومن کی اولاد کا حال کہتا ہوں سنو کہ راجا سوایمبھومن کے دیوہوتی وغیرہ تین بیٹی اور اُتان پاد اور پریہ برت نام دو بیٹے پیدا ہوے دیوہوتی کا بیاہ کردم رکھیشور سے ہوا جس کے یہاں کپل دیو بھگوان نے اوتار لیا تھا اُن کا حال میں کہہ چکا اب دونوں بیٹیوں کا حال سُنو کہ ایک بیٹی کا بیاہ دچھ پرجاپت سے اور دوسری لڑکی کی شادی رُچ پرجاپت سے جب سوایمبھومن نے کردی تب

رُچ پرجاپت کے اُس استری سے اتر نام بیٹا پیدا ہوا اور اتر سے تین بیٹے ہوئے اتنی کتھا سُن کر بدُرجی نے میترے رکھیشور سے کہا کہ اے مہاراج اتر کے بیٹوں کے پیدا ہونے کا حال کہیے تب میترے جی نے کہا کہ اے بدُرجی اتر نے بھی برہما جی کی آگیا سے دنیا پیدا کرنے کی اِچھا کر کے من میں ایسا بچار کیا کہ میرے لڑکے کو بھی سنساری جیو پیدا کرتے ہوں گے اس واسطے پہلے پرمیشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا کروں جس میں اولاد دھرماتما ہو ایسا بچار کر اترمُن اپنی استری انُسویا سمیت تپ کرنے لگے لیکن کسی دیوتا کا نام نہ لے کر کرتا کہہ کر تپ کرنے لگے جب سو برس تپ کرتے ہوئے بیت گئے تب برہما اور بشن اور مہادیو جی تینوں دیوتاؤں نے آکر اترمُن کو درشن دیا اترمُن نے تینوں دیوتاؤں کی بہت پوجا اور استُت کر کے کہا کہ اے مہاراج میں نے تو ایک دیوتا کا تپ کیا تھا آپ تینوں دیوتاؤں نے کس واسطے مجھ کو درشن دیا اب میں اپنی کامنا کس سے مانگوں یہ بات سُن کر بشن جی نے اترّمُن کو یہ جواب دیا کہ تم تپ کرتے وقت کرتا کا نام لیتے تھے سو ہم تینوں کرتا ہیں ایک ایک کام اُتپت اور پالن اور ناش دنیا کا کرتے ہیں اور ہم لوگوں نے آدنرنکار جوت کی اِچھا سے جنم لیا ہے اور وہ نرگن نرنکار کچھ روپ اور ریکھا نہ رکھ کر کسی کو اپنا درشن نہیں دیتے اور اُن کو کوئی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا لیکن سب کام دُنیا کا اُن کی آگیا سے ہو کر ہم لوگ اپنے اپنے کام پر جیں کا برنن اوپر ہو چکا ہے اُن کی طرف سے موجود ہیں جو تم کو اِچھا ہو ہم لوگوں سے بردان مانگ لو ہم تم کو دیں گے یہ بات سُنتے ہی اترّمُن نے ڈنڈوت کر کے اُن سے کہا کہ اے مہاراج میں بھاگوان اور دھرماتما سنتان چاہتا ہوں تب برہما اور بشن اور مہادیو جی اترمُن کو اُن کی اِچھا کے موافق بردان دے کر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور اترّمُن کے یہاں دتاترے تو بشن بھگوان کی کرپا سے اور دُرباسا شری مہادیو جی کے آشرباد سے اور چندرما برہما جی کی دَیا سے ان تینوں نے جنم لیا اُن میں دُرباسا بڑے کرودھی آنکھ کھولے ہوئے پیدا ہوئے پھر دُرباسا اور دتاترے اور چندرما سے بہت اولاد ہوئی اُن کے نام سنسکرت بھاگوت میں لکھے ہیں اتنی کتھا سُنا کر میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُرجی یہ سوایمبھو من کی دوسری لڑکی جو رُچ پرجاپت کے ساتھ بیاہی گئی تھی اُنکی سنتان کا حال تم کو سُنایا اب تیسری لڑکی جو دچھ پرجاپت کے ساتھ بیاہی گئی تھی اُس کی سنتان کا حال سُنو کہ دچھ پرجاپت کی اُس استری سے ساٹھ لڑکیاں پیدا ہو کر اُن میں ستی نام لڑکی کا بیاہ شری مہادیو جی سے ہوا تھا۔

دوسرا ادھیاے

بُرا ماننا دچھ پرجاپت کا مہادیو جی سے اور شاپ دینا شری مہادیو جی کو

بدُرجی نے اتنی کتھا سُن کر میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اے مہاراج ستی جی نے اپنا تن کس طرح تیاگ دیا تھا

اس کا حال برنن کیجئے میترے رکھیشور نے کہا کہ ستی جی کا بواہ ہونے کے بعد ایک دن مہادیو جی بہت دیوتا
اور رکھیشوروں سمیت برہما جی کی جگیہ کرنے کی سبھا میں بیٹھے تھے اُس وقت دچھ پرجاپت وہاں پر آئے تو سب نے
اُن کو بڑے آدر بھاو سے بٹھالا لیکن اُس وقت مہادیو جی جو اپنی آنکھ بند کیے ہوئے پرمیشور کے دھیان میں
ڈوبے ہوئے تھے نہیں اُٹھے اور مہادیو جی نے دچھ پرجاپت کو ڈنڈوت بھی نہ کی اس لیے دچھ نے کرودھ کر کے
کہا کہ ان کو لوگ گیانی اور تپسی اور ست بادی جو کہتے ہیں سو جھوٹ ہے ان کا نام دیوتاؤں نے برتھا مہادیو
رکھا ہے ہم نے بھول کر برہما جی کے کہنے سے اپنی بیٹی کا بواہ مہادیو جی سے جو ایک لوکپال کے برابر ہیں کیا
یہ اس بواہ کے لائق نہ تھے میری لڑکی بیاہنے سے دیوتاؤں میں ان کی عزت بڑھ گئی اس سے ان کو ایسا
غرور پیدا ہوا کہ میرے داماد ہو کر مجھے ڈنڈوت بھی نہیں کرتے میں نے ستی ایسی لڑکی مہاسندری اور مرگ نینی
مہادیو ایسے بھوتوں کے راجا کو جو دن رات مرگھٹ پر بیٹھے رہتے ہیں بیاہ دی جس طرح کوئی آدمی شودر کو بید
پڑھا دے یہ دُربچن کہنے کے پیچھے دچھ پرجاپت نے اسی سبھا میں کھڑے ہو کر برہما جی وغیرہ دیوتا اور رکھیشوروں
کے سامنے مہادیو جی کو یہ شاپ دیا کہ آج سے کوئی جگیہ میں مہادیو جی کا حصہ نہ نکالے شری مہادیو جی یہ شاپ
سننے پر بھی کچھ جواب نہ دے کر اُسی طرح چُپ چاپ پرمیشور کے دھیان میں بیٹھے رہے جب دچھ پرجاپت ایسا
شاپ دے کر اپنے گھر چلا گیا تب نندی گن نے بچار کیا کہ دیکھو اس براہمن نے ہمارے سوامی شیو شنکر بھولا ناتھ کو
بے اپرادھ ہی شاپ دیا ہے اس سے میں بھی براہمن کو شاپ دوں گا ایسا بچار کر نندی گن نے سب
سبھا والوں کو سُنا کر کہا کہ اے دچھ میں تجھ کو اور سب براہمنوں کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ براہمن لوگ بید اور پُران
پڑھنے پر بھی اپنے پرلوک کا سوچ نہ رکھیں اور اپنے جپ تپ پوجا پاٹھ کا پھل آدمی کے ہاتھ بیچا اور روپیہ
لے کر بیچیں اور بغیر پالاگن کے سب کو اسیس دیویں اور سب جگہ بھوجن کریں دھرم ادھرم کا بچار نہ کریں یہ
شاپ نندی گن کا سُن کر بھرگ رکھیشور نے جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے کہا کہ اے نندی گن تم نے دچھ پرجاپت نام
ایک براہمن کے اپرادھ کرنے کے بدلے میں سب براہمنوں کو برتھا شاپ دیا اس لیے میں بھی مہادیو جی کے
بھکت اور سیوکوں کو شاپ دیتا ہوں کہ وہ لوگ شراب پی کر پرلوک کا ڈر نہ رکھیں اور اپنے بدن میں راکھ مل کر
کانوں میں بڑا بڑا چھید کریں اور مہادیو جی کی طرح جوگیوں کا بھیس بنا دیں اور پوجا اور پاٹھ کرنے کا پھل اُن کو نہ ملے
جب شاپ ہو چکا تب دچھ پرجاپت اپنے مکان پر آئے اور مہادیو جی بھی یہ جھگڑا نندی گن اور بھرگ رکھیشور کا
دیکھتے ہی نندی بیل پر چڑھ کر کیلاس کو چلے گئے اور سمادھ لگا کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے اور سب دیوتا اور
رکھیشور آدک بھی یہ حال دیکھنے سے اُداس اور دُکھت ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے اور دچھ پرجاپت نے اپنے
گھر پہونچ کر یہ بچار کیا کہ میں نے دیوتا اور رکھیشوروں کی سبھا میں ایسا شاپ دیا کہ کوئی مہادیو جی کا بھاگ جگیہ میں
نہ نکالے لیکن اس بات کو پہلے مجھی کو شروع کرنا چاہیئے جب میں اپنے گھر جگیہ کر کے سب دیوتا اور رکھیشوروں
اور براہمنوں کو بُلا کر مہادیو کا بھاگ جگیہ میں نہ دوں گا تب زیادہ اپمان ہو کر کوئی آدمی بھی اُن کا بھاگ جگیہ میں

نہ نکالے گا ایسا بچار کر دچھ پرجاپت نے اپنا تیج اور پرکاش بڑھنے کے واسطے جگیہ کی تیاری کر کے سب دیوتا اور دیت اور رکھیشور اور تپسی اور گندھرب اور کنر وغیرہ کو نیوتا بھیج دیا -

تیسرا ادھیاے

جانا سب دیوتا اور گندھرب آدک کا اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر دچھ پرجاپت کی جگیہ میں اور دیکھنا ستی جی کا کیلاس پربت سے

میترے جی بولے کہ اے بدر جی جب دچھ پرجاپت کے نیوتا بھیجنے سے سب دیوتا اور دیت رکھیشور منیشور براہمن گندھرب کنر وغیرہ سب اپنی اپنی استریوں سمیت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اور تیاری کرنے کے بعد اچھے اچھے بمانوں پر چڑھ کر ہنستے کھیلتے گاتے بجاتے دچھ کے جگیہ میں نیوتا کھانے چلے تب ستی جی نے کیلاس پربت پر مہادیو جی کے پاس بیٹھے ہوئے اُن کے جانے کی آواز سن کر لوگوں سے پوچھا کہ آج آکاش مارگ میں بھیڑ دکھلائی دینے کا کیا سبب ہے یہ بات سن کر مہادیو جی کے گن بولے کہ تمھارے پتا دچھ پرجاپت کے یہاں جگیہ ہے اس سے سب دیوتا اور رکھیشور آدک اپنی اپنی استریوں سمیت وہاں نیوتا کھانے جاتے ہیں یہ سنتے ہی ستی جی نے من میں اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میرے باپ نے اپنی جگیہ میں اور اور لوگوں کو نیوتا بھیجا اور مجھ کو اور مہادیو جی سوامی کو نہیں بلا کر میرا اپمان کیا جو کام کاج کی بھیڑ میں وہ بھول گئے ہوں گے تو ماتا پتا اور گرو اور متر کے گھر اتسو ہونے پر بنا بلائے بھی جا کر کام اور ٹہل کرنا چاہیے اس میں کچھ اپمان نہ ہوگا اس لیے وہاں جا کر سب سے مل بھینٹ کر آنند دیکھنا چاہیے اور میرے نہ جانے سے دیوتا آدک کی استریاں وہاں اکٹھی ہو کر آپس میں کہیں گی کہ کیا بھید ہے جو دچھ پرجاپت نے ستی جی کو نہیں بلایا اس میں میرے ماتا پتا کی نام دھرائی ہوگی اور میرا اپمان ہو کر مرتے دم تک اس بات کا پچھتاوا من میں رہے گا ایسا بچار کر ستی جی نے مہادیو جی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو میرے پتا کی جگیہ میں سب دیوتا آدک اپنی اپنی استری ساتھ لے کر نیوتا کھانے جاتے ہیں جو میرے ماتا اور پتا نے کام کاج کی بھیڑ میں بھول کر آپ کو اور مجھ کو نہیں بلایا تو میرا اور اُن کا ایک واسطہ ہے بنا بلائے جانے میں کچھ لاج نہیں ہے سسر کو باپ اور گرو کے برابر جان کر بغیر بلائے بھی اُس جگیہ میں جانا اُچت ہے وہاں میری سب بہن اپنے اپنے بھرتا کے ساتھ آویں گی مجھ کو بہت دنوں سے یہ ابھلاکھا تھی کہ کوئی کام خوشی کا میرے باپ کے گھر ہو تو میں بھی وہاں تمھارے ساتھ جاؤں آپ دیا کر کے مجھ کو اپنے ساتھ لے کر وہاں چلیے سب سے بھینٹ ہو کر بڑا آنند دکھلائی دے گا یہ بات ستی جی کی سنتے ہی مہادیو جی نے پرجاپت کی دشمنی کا سب حال سنا کر کہا کہ اے ستی جی تمھارا باپ ہم سے دشمنی رکھتا ہے جو وہ ہم سے بُرا نہ مانتا تو بغیر بلائے بھی ہم چلے جاتے اور جو بغیر بلائے اُس کے یہاں جاویں اور وہ ہم کو دیکھ کر آدر نہ کرے یا

اپنا منھ پھیر لیوے یا کوئی کٹھور بچن کہے تو اُس میں اچھا نہ ہوگا کس واسطے کہ تیر اور تلوار کے گھاؤ تو مرہم سے کبھی اچھے ہو جاتے ہیں مگر زبان کا گھاؤ جو کسی کے دُربچن کہنے سے کلیجے میں پڑ جاتا ہے وہ کسی طرح اچھا نہیں ہوتا اُس کا علاج ملنا مشکل ہے اس لیے ہم تمھارے پتا کی جگیہ میں نہیں جائیں گے جب مہادیو جی نے جانا منظور نہیں کیا تب ستی جی بنتی کر کے بولیں کہ اگر آپ نہیں جاتے تو مجھ کو آگیا دیجئے مجھ کو اپنے ماتا اور پتا کے گھر بغیر بُلائے جانے میں کچھ شرم نہیں ہے یہ بات سُن کر مہادیو جی نے کہا کہ اے ستی جی دچھ پرجاپت اپنے راج اور دولت کے غرور میں بھرا ہوا ہے ہماری دشمنی سے تمھارا بھی اپمان کرے گا تب تم بہت دُکھ اُٹھاؤ گی اور تمھارا نرادر ہونے سے ہم کو بھی کرودھ پیدا ہوگا ہماری جان میں تمھارا جانا کسی طرح اچھا نہیں ہے پرمیشور کی اِچھا سے ستی جی نے اُن کے سمجھانے پر بھی نہ مان کر پھر مہادیو جی سے کہا کہ میرے وہاں نہ جانے سے میری ساٹھ بہنوں کے نزدیک میرا نادر ہوگا اور وہ مجھ کو طعنہ ماریں گی اس لیے میرے بغیر گئے بات نہیں بنتی ہے مجھ کو آگیا دیجئے کہ میں جلد جاؤں شیو جی نے یہ بات سنتے ہی اپنے من میں بچار کیا کہ دیکھو آج تک ستی جی نے کوئی کام ہماری آگیا کے بغیر نہیں کیا تھا اور آج یہ جانے کے واسطے ایسا ہٹھ کر کے ہمارا کہنا نہیں مانتی ہیں اس سے ہم کو جان پڑتا ہے کہ ان کو وہاں جانے میں اچھا نہ ہوگا ہونہار پربل ہو کر پرمیشور کی اِچھا میں کسی کا کچھ بس نہیں چلتا یہ بچار کر مہادیو جی نے ستی جی سے کہا کہ تم چاہو چلی جاؤ تمھاری خوشی مگر اس کا پھل دیکھو گی ۔

چوتھا ادھیاے

جانا ستی جی کا اپنے پتا کے گھر اور تن تیاگ کرنا اپنا اُسی جگیہ میں

میترے جی بولے کہ اے بدر جی جب شیو جی کے منع کرنے پر بھی ستی جی اپنے پتا کے گھر چلنے لگیں تب مہادیو جی نے کئی گن اپنے اس بچار سے اُن کے ساتھ کر دیے کہ دیکھیں وہاں کیا دشا ہوتی ہے اور ستی جی کے جو کھلونے اور پٹاری وغیرہ تھیں اُسے بھی گنوں کے ہاتھ بھیج دیا جس میں ستی جی کے تن تیاگ کرنے کے بعد وہ سب چیزیں دیکھ کر ہم کو سوچ نہ ہو جب ستی جی دچھ پرجاپت کی جگیہ میں پہونچیں تب دچھ پرجاپت ستی کو دیکھتے ہی منھ اپنا پھیر کر اُن سے کچھ نہ بولا یہ دشا اپنے باپ کی دیکھ کر ستی جی بڑے سوچ سے اپنے من میں کہنے لگیں کہ دیکھو میں نے بُرا کام کیا جو مہادیو سوامی کی آگیا بنا یہاں چلی آئی جیسا اپنے پت کا کہنا نہ مانا ویسا پھل آنکھوں سے دیکھا اب کوئی ایسا بہانہ اور سبب ہو جائے جس میں جلد یہاں سے پھر شو جی کے پاس چلی جاؤں سوائے ستی کی ماتا اور جتنی استریاں اُس جگیہ استھان میں آئی تھیں دچھ پرجاپت کے بُرا ماننے کے ڈر سے کوئی ستی جی کے ساتھ پریت پورنک نہیں بولیں ستی جی یہ حال دیکھ کر دُکھ کے سمدر میں ڈوبی ہوئی جگیہ شالا میں بیٹھی تھیں جب آہُت دینے کا وقت آیا اور جگیہ کرانے والوں نے دچھ سے مہادیو جی کے نام پر آہُت دینے کے واسطے پوچھا

تب دچھ پرجاپت نے شیوجی کو دُربچن کہہ کر اُن سے کہا کہ ہم نے دیوتا اور رکھیشوروں کی سبھا میں مہادیوجی کو شاپ دیا ہے کہ کوئی جگیہ میں اُن کا بھاگ نہ نکالے اس لیے تم مہادیوجی کے نام پر آہُت مت دو ستی جی یہ دُربچن سُن کر اور شیوجی کا بھاگ نہ دیکھنے سے جگیہ شالا کے دکھن طرف میں بیٹھی ہوئی کرودھ سے بھر گئیں جب اُن سے وہ کرودھ رو کا نہیں گیا تب انھوں نے دچھ سے کہا کہ اے پتا اگیان تم شیوجی کی بڑائی اور مہما نہیں جانتے وہ سب دیوتاؤں سے بڑے ہیں کسی کے ساتھ دشمنی نہیں کرتے تم برتھا اپنی اگیانتا سے بغیر سمجھے اُن کے ساتھ بیر رکھتے ہو مہاتما لوگ گُن کو لیتے ہیں اوگن کی طرف نہیں دیکھتے اور شیوجی سب گُنوں سے بھرے ہوئے صرف دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے اپنا روپ بھیانک بنائے رہتے ہیں اُسی کو تم نے دیکھا اور اُن کے گُنوں کو نہیں جانا سنک آدک اور نارد آدک اُن کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں تمھاری پدوی ایسی نہیں ہے جو تم اُن سے برابری کرسکو تم اُن کو جو تینوں لوک کے جیوؤں میں سرشٹھ ہیں سبھا میں بیٹھ کر دُربچن کہہ کر انادر کرتے ہو ایسا نہ چاہیئے اور تمھیں کیا کہوں تم میرے پتا ہو لیکن میں تمھارے آگے کرودھ میں یہ تن اپنا چھوڑے دیتی ہوں جس میں تم ایسے ادھرمی اور اگیانی کے ساتھ شیوجی کا نام رہے تم کو اُن کے ساتھ ناحق دشمنی کرنے کا حال جان پڑے گا یہ بات کہہ کر ستی جی نے اُس جگہ اُتر مُنھ بیٹھ کر تن اپنا جوگ ابھیاس کی آگ سے جلا دیا جب شیوجی کے گُنوں نے جو ساتھ آئے تھے یہ حال ستی جی کا دیکھا تب کرودھ کرکے اپنے اپنے ہتھیار لے کر چاہا کہ جو لوگ یہاں ہیں اُن کو مار پیٹ کرکے دچھ پرجاپت کی جگیہ بگاڑ ڈالیں اُس وقت بھرگ رکھیشور نے جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے اُن گُنوں کی اِچھا جان کر جگیہ کی رچھا کرنے کے واسطے کچھ منتر پڑھ کر اگن کُنڈ میں جیسے آہُت ڈالی ویسے ہی اگن پُرش اور بیتال اور بیر بھدر تین شخص اُس کُنڈ سے نکل کر بولے کہ اے رکھیشور ہم کو جو آگیا ہو وہ کریں تب بھرگ رکھیشور نے کہا کہ مہادیوجی کے گُن یہ جگیہ مٹانا چاہتے ہیں تم لوگ ان کو باہر نکال دو یہ بات سُنتے ہی اُن تینوں نے مہادیوجی کے گُنوں کو دھکا دے کر جگیہ شالا سے باہر نکال دیا -

پانچواں ادھیائے

مہادیوجی کے پاس نارد مُن کا آنا اور ستی جی کے تن چھوڑنے اور گُنوں کے نکالے جانے کا حال کہنا

میترے جی نے بدُرجی سے کہا جس وقت ستی جی نے تن اپنا تیاگ کیا اور مہادیوجی کے گُن سبھا سے نکالے گئے اُسی وقت نارد مُن یہ سب حال دیکھ کر شیوجی کے پاس کیلاس پربت پر پہونچے شیوجی نے نارد مُن کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کرکے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر پوچھا کہو مُن ناتھ کہاں سے آنا ہوا نارد جی نے کہا کہ

اے مہاراج آپ کو یہ بات معلوم ہے یا نہیں کہ آج ستی جی نے دچھ پرجاپت کی جگیہ میں آپ کی نندا سننے سے تن اپنا تیاگ کر دیا اور بھرگ رکھیشور کے منتر پڑھنے سے آپ کے گن لوگ بھی نرادر ہو کر اُس سبھا سے نکالے گئے اس کی کچھ تدبیر کرنا چاہیئے ایسا کہہ کر نارَد مُن چلے گئے اور شیوجی نے ستی جی کا مرنا سنتے ہی کرودھ کر کے اپنی جٹا کا بال نوچ کر جیسے پرتھوی پر پٹکا ویسے ہی ایک شخص بیربھدر نام مہابلی اُس جٹا سے پیدا ہو کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھے جو آگیا ہو سو کروں شیوجی نے اس کو دیکھ کر کہا کہ تو ابھی بہت جلد دچھ پرجاپت کی جگیہ میں چلا جا اور سر اُس کا کاٹ کر اگن کُنڈ میں ڈال دے اور جو لوگ اُس سبھا میں بیٹھے ہوں اُن سب کو وہاں سے باہر نکال دے یہ بات سُنتے ہی بیربھدر جس کا بدن پہاڑ کی طرح بڑا تھا ترشول باندھے ہوئے بھوت پریت کی فوج ساتھ لے کر وہاں سے چلا اور ساعت بھر میں جگیہ شالا میں پہونچ گیا اور دچھ پرجاپت کا سر کاٹ کر اگن کُنڈ میں ڈال دیا اور بھرگ رکھیشور کی داڑھی نوچ ڈالی اور دیوتا اور رکھیشو اور گندھرب اور کنّر اور براہمن لوگ جو اُس سبھا میں تھے اُن کو مار پیٹ کر سب کا انگ بھنگ کر ڈالا اور وہاں سے سب لوگوں کو باہر نکال کر جگیہ شالا کا مکان توڑ کر ہوم وغیرہ جگیہ کا سب سامان پھینک دیا جب سر کاٹنے پر بھی دچھ پرجاپت کا پران نہیں نکلا تب مارے مُکّوں کے اُسے مار ڈالا اُس وقت جتنے استری پرش دچھ کے یہاں نیوتا کھانے آئے تھے سب گھبرا کر باہر نکل بھاگے اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو دچھ مہا مورکھ نے مہادیو جی مہاتما پرش کا جو سب دیوتاؤں میں سرشٹھ ہیں جیسا اپمان کیا ویسا پھل پایا اسی طرح سب چھوٹے اور بڑے دُکھ پا کر دچھ کو گالیاں دینے لگے اور جب بیربھدر نے سب جگیہ کو بدھونس کر کے شیوجی کے پاس آ کر سب حال کہا تب بھولا ناتھ نے ستی جی کا مرنا پرمیشور کی اِچھا پر سمجھ کر کرودھ اپنا چھما کیا اور وہ آنند مورت پھر پرسن چت بیٹھ کر اپنے چیلوں کو گیان سکھلانے لگے اور بشن بھگوان اور برہما جی انترجامی پہلے سے جگیہ بدھونس ہونے کا حال جانتے تھے اسلیے دونوں وہاں نہیں گئے تھے ۔

چھٹواں ادھیاے

جانا بھرگ آدر رکھیشور اور دیوتاؤں کا برہما جی کے پاس اور کہنا حال بیربھدر کا

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بِدُر جی جب بیربدر نے بھرگ اور دیوتا آدک کو مار پیٹ کر کے جگیہ شالا سے باہر نکال دیا تب سب کسی نے روتے ہوئے برہما جی کے پاس جا کر اپنا اپنا حال اُن سے کہا برہما جی اُن کا حال سن کر بولے کہ تم لوگوں نے بہت بُرا کام کیا جو جگیہ میں بیٹھ کر شیو جی کی نندا اپنے کانوں سے سُنتے رہے اور مہادیو جی کا بھاگ جگیہ میں سے بند کر کے اپنا اپنا انش تم لوگوں نے لیا ایسا ادھرم کرنا تم کو مناسب نہ تھا جیسا کچھ اپرادھ شیوجی کا تم نے کیا ویسا پھل پایا سنو مہادیو جی سب دیوتا بلکہ تینوں لوک کے جیوؤں میں سرشٹھ

اور پرمیشور کے برابر ہیں اُن کا کچھ میں نہیں کر سکتا تم سب کوئی میرے ساتھ اُنھیں کی شرن میں چلو کہ میں بنتی اور استت کر کے تمھارا اپرادھ اُن سے چھما کراؤں یہ بات کہہ کر برہماجی سب دیوتا اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر کیلاس پربت پر گئے اُس پہاڑ پر پتھر کی جگہ لعل و ہیرا اور پنّا وغیرہ بہت طرح کے رتن ہو کر وہ پہاڑ سولہ کوس اونچا اور بارہ کوس کے گھیر میں ہے اور وہاں برگد وغیرہ بہت سے درخت لگے ہونے سے دھوپ کا پرکاش نہیں ہوتا ہے اور ہمیشہ ٹھنڈی ہوا بنی رہتی ہے اور بہت طرح کے پھول ایسے لگے ہیں جن کی خوشبو کوسوں تک اُڑتی ہے اور بہت طرح کے پھل بارھوں مہینے لگے رہتے ہیں جو امرت کا سواد دیتے ہیں اور وہاں پر تالاب اور باولی اور نہر اور جھرنے پانی کے ایسے نرمل بھرے ہیں جن کے دیکھنے سے آنکھوں میں تراوٹ آتی ہے اور تالاب اور باولی کے کنارے اچھے اچھے پنچھی مہا سندر میٹھی میٹھی بولی بولنے والے طوطا مینا کوکلا مور وغیرہ بیٹھے ہوئے چہچہے مچاتے ہیں اور اس جگہ دیو کنیا اور گندھرب وغیرہ آکر جس چیز کی اِچھا کرتے ہیں وہ مطلب اُن کا پورا ہو جاتا ہے اور وہاں کی شوبھا دیکھ کر من اُن کا موہت ہو جاتا ہے اور وہ لوگ سپت گنگا میں جو دھارا مہا جل پہاڑ سے گر کر وہاں آئی ہے اسنان کر کے خوش ہو جاتے ہیں اُسی پہاڑ پر ایک درخت برگد کا جو چار اسی کوس اونچا اور تین کوس چوڑا ہے اُس کے نیچے شری مہادیو جی جس وقت مرگ چھالا پر بیٹھے تھے نارد من اور سنکادک اپنے اپنے چیلوں سمیت پرمیشور کے گُن برنن کر رہے تھے اور جوگ اور تپ اور بید اپنا اپنا روپ دھارن کیے ہوئے شیو جی کے سامنے رہ کر کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا تھا کہ دم مار سکے اسی وقت برہماجی سب رکھیشور اور دیوتاؤں سمیت وہاں پر جا پہونچے شری مہادیو جی نے برہماجی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے جب اُن کو اپنے پاس بیٹھا لا تب برہماجی شری مہادیو جی کو نسکار کر کے اُن کے سامنے بیٹھے اور دیوتا آدک جو برہماجی کے ساتھ گئے تھے شیو جی کو ڈنڈوت کر کے جتھا جوگ استھان پر چاروں طرف بیٹھ گئے مہادیو جی مہاتما کے من میں پرجاپت کی دشمنی کا کچھ سوچ اور ستی جی کے تن تیاگ کرنے کا کچھ دُکھ تھا وہ سب باتوں کو پرمیشور کی اِچھا پر سمجھ کر اُس وقت ہر چرچا میں مگن تھے کہ اُن کو اس بات کا کچھ دھیان بھی نہ ہوا کہ برہماجی دیوتا آدک کا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے آئے ہیں اور بیر بھدر نے رکھیشور اور دیوتاؤں کو بھی مارا پیٹا ہے اس واسطے شری مہادیو جی برہماجی کے آنے پر بھی سب کسی سے ہر چرتر ہی کہتے رہے تب برہماجی نے شری مہادیو جی کی بہت استت کر کے اُن سے بنے کیا کہ آپ سب دیوتاؤں کے مالک ہیں اس سے آپ کا نام مہادیو ہوا دچھ نے آپ کی پربھتائی نہ جان کر جیسا اپمان آپ کا کیا ویسا پھل پایا اُس کے نرادر کرنے سے کچھ آپ کی بڑائی کم نہیں ہوگئی جس طرح کوئی آدمی چندرما پر تھوکے تو وہ تھوک چندرما پر نہیں پڑتا اسی تھوکنے والے کے مُنھ پر گرتا ہے وہی حال دچھ کا ہوا آپ میرے بنے کرنے سے دیال ہو کر دچھ کا اپرادھ چھما کیجئے اور دیوتا اور رکھیشور آدک جو اس سبھا میں تھے اُن کو آپ کے بیٹے بیر بھدر نے بہت دُکھ دیا کسی کا ہاتھ کسی کا پانوں توڑ کر کتنوں کی آنکھ پھوڑ ڈالی ہے وہ لوگ بھی آپ کے ڈر سے گھبرا رہے ہیں اس لیے اُن کو دھیرج دے کر ایسا اشیرباد دیجئے کہ جس میں اُن کا گھائل بدن اچھا ہو کر وہ لوگ جئیں کیونکہ تیون

ہو جاویں اور دچھ پرجاپت جو مرگیا ہے پھر آپ کی کرپا سے جی اُٹھے اور اپنی جگیہ بدھ کے موافق پوری کرے اور سب دیوتا اور رکھیشور لوگ بھی وہاں آکر اپنا اپنا بھاگ جگیہ میں پاویں اور آپ بھی میرے ساتھ وہاں چلئے میں نارائن جی کو بھی بنتی کرکے وہاں لے آؤں گا اور جگیہ کرنے میں جو ساکلیہ بچ رہتی ہے وہی ساکلیہ آپ کا بھاگ ہوگا یہ سب بات برھما جی کی سُن کر شیوجی نے کہا کہ میں کسی سے دشمنی نہیں رکھتا اور اگیانی کے کہنے کا کچھ بُرا نہیں مانتا ستی جی کے پران دینے کا حال سُن کر مجھ کو بظاہر غصہ آگیا تھا دچھ پرجاپت اپنی کرنی کو پہونچا اور ستی جی کے نصیب میں اسی طرح تن تیاگ کرنا لکھا تھا جو کچھ اِچھا پرمیشور کی تھی وہ ہوئی اب جو کچھ آگیا دو وہ میں کروں کیونکہ جو کوئی بڑوں کا کہنا نہیں مانتا ہے وہ پیچھے سے دُکھ پاتا ہے -

ساتواں ادھیاے

جانا مہادیوجی اور برھما جی وغیرہ دیوتاؤں کا دچھ پرجاپت کی جگیہ شالا میں

میترے جی بولے کہ اے بدرجی جب کیلاس پربت سے مہادیوجی اور برھما جی سب دیوتا اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر دچھ پرجاپت کے جگیہ شالا میں گئے اور جو دیوتا وغیرہ بیربھدر کے ڈر سے بھاگ گئے تھے وہ بھی وہاں پر آئے تب شری شیو شنکر بھولا ناتھ نے جن دیوتا اور رکھیشوروں کا بدن بیربھدر کی مارپیٹ سے گھائل ہوگیا تھا اُن کا بدن اپنی کرپا درشٹ سے اچھا کردیا اور بھرگ رکھیشور کی داڑھی کے بال بکرے کی داڑھی لگانے سے پھر اُسی طرح پر ہو آئی اُس وقت برھما جی نے شیوجی سے کہا کہ اے مہاراج دچھ پرجاپت کی لوتھ جو پڑی ہے اُس کو بھی جلا دیجئے تب مہادیوجی بولے کہ دچھ پرجاپت کا سر تو اگن کنڈ میں جل گیا وہ اب نہیں بن سکتا کہو تو جگیہ کے بکرے کا سر دچھ پرجاپت کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جلا دیویں جب برھما جی نے اس بات کو مان لیا تب شری مہادیوجی نے بکرے کا سر دچھ پرجاپت کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جلا دیا اور شری مہادیوجی کی کرپا سے جگیہ کا مکان بھی جیوں کا تیوں دُرست ہوگیا اور دچھ پرجاپت نے شری مہادیوجی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بڑی آدھینتائی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو میں نے آپ کی بڑائی اور ماہاتم کو نہیں جانا جیسی کرنی آپ کے ساتھ کی ویسا پھل پایا اور آپ اپنی بڑائی سمجھ کر کرپا کرکے یہاں آئے اور مجھ کو اپنی پربھتائی سے پھر جلا دیا اور مجھ اگیان کا اپرادھ چھما کیا سچ ہے جن کو پرمیشور نے بڑائی دی ہے وہ چھوٹوں اور مورکھ آدمیوں کی بات پر کچھ دھیان نہیں کرتے اور جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گندھرب اور [illegible] وغیرہ استری اور پرش دچھ کے یہاں نیوتا کھانے آئے تھے وہ لوگ بھی مہادیوجی کی یہ مہما دیکھ کر اُسی طرح اُن کی استت کرنے لگے جب مہادیوجی کی آگیا سے دچھ پرجاپت پھر جگیہ کرنے بیٹھے تب برھما جی اور مہادیوجی اور بشن بھگوان نے سب دیوتا اور رکھیشور سمیت اُس سبھا میں بیٹھ کر شاستر کے موافق دچھ سے اُس جگیہ کو پھر شروع کرایا

جگیہ پوری ہوتے ہی اُس اگن کنڈ سے جگیہ بھگوان نے چتربھجی مُورت دھارن کیے اور بیجنتی مالا اور کوشتبھ مُن اور پھولوں کے ہار گلے میں پہنے گڑر پر سوار پرگٹ ہو کر درشن دیا اُن کو دیکھتے ہی جتنے چھوٹے بڑے وہاں بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور سبھوں نے اُس پرش کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور دچھ پرجاپت ہاتھ جوڑ کر جگیہ بھگوان سے بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ اِس جگیہ کے شروع میں مجھ سے مہادیوجی کا اپمان ہوا تھا اس سے یہ جگیہ میری بگڑ گئی تھی اور اب میرا بھاگ اُدے ہوا جو آپ نے مجھ کو درشن دے کر کرتارتھ کیا اور آپ کی کرپا سے میری جگیہ اسی طرح پوری ہوئی اب دَیا کر کے ایسا بردان دیجئے کہ جس سے مجھ کو پھر دربُدھ نہ بیاپے پھر بھرگ رکھیشور بولے کہ اے دینا ناتھ میں نے تپسی اور براہمن ہونے پر بھی اپنے کرودھ کو بس نہیں کیا اس سبب سے مجھ کو یہ ڈنڈ مِلا آپ دَیال ہو کر ایسا آشیرباد دیجئے کہ جس میں کرودھ میرا چھوٹ جائے کس واسطے کہ جب تک کام کرودھ لوبھ موہ اپنے بس نہیں ہوتا تب تک آپ کی بھکت نہیں ملتی ہے جب اسی طرح برہما جی اور مہادیوجی اور اندر اور گندھرب اور لوکپال اور کنّر وغیرہ سب دیوتا اور رکھیشوروں نے اُن کی بہت استت کی تب جگیہ بھگوان نے دچھ سے کہا کہ تم نے بہت بُرا کیا جو مہادیوجی کا اپمان کیا سنو برہما اور بشن اور مہادیوجی تینوں دیوتاؤں کو تم برابر جانو اور جس آدنرنکار جوت کا نام لوگ جپ کر کے اُن کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانتے ہیں اسی کے دھیان میں تم بھی لگے رہو تب تم کو گیان پراپت ہوگا جس وقت یہ بات جگیہ پُرش نے کہی اُس وقت آکاش سے اُن پر پھولوں کی برکھا ہوئی اور سب لوگوں نے جے جے کار کیا تب جگیہ پرش سب کو من مانا بردان دیکر بیکنٹھ کو پدھارے اور برہمادک دیوتا اور رکھیشور اپنے اپنے استھان کو گئے اور دچھ پرجاپت اُسی دن سے شیوجی کو اپنا ایشور جان کر اُن کی سیوا کرنے لگا اتنی کتھا سُنا کر میترے جی بولے کہ اے بدرجی دھرم مرکھیا मरिष्या نام استری سے کرودھ اور لوبھ اور مرت मृत्यु آدک بہت لوگ پیدا ہوئے اُن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے جو کوئی اس ادھیائے کو چت لگا کر کہے اور سُنے وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر پرم پد پاوے گا۔

آٹھواں ادھیائے

جنم لینا ستی جی کا ہماچل کے یہاں پاربتی نام سے اور بواہ ہونا اُنکا مہادیوجی کے ساتھ

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدرجی اب ہم ستی جی کی کتھا جس طرح وہ دوسرا جنم پاربتی کا لے کر مہادیوجی کو ملی تھیں برنن کرتے ہیں سنو کہ ستی جی نے تن تیاگ کرنے کے سمے مہادیوجی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ یہ پرن کیا تھا کہ اب میرا پھر جنم ہو تو میں شیوجی کی سیوا میں رہ کر ایک ساعت اُن کا ساتھ نہ چھوڑوں گی اُنھوں نے تن چھوڑنے کے پیچھے ہماچل پربت کے یہاں پاربتی نام سے جنم لیا جب وہ سیانی ہوئیں تب ہماچل نے پاربتی جی سے پوچھا کہ تیرا بواہ کس کے ساتھ کروں پاربتی جی کو اپنے پچھلے جنم کا حال یاد تھا

اِس لیے وہ ہماچل سے بولیں کہ میرا بواہ مہادیوجی کے ساتھ کردو تب ہماچل نے کہا کہ مہادیوجی سب دیوتاؤں کے مالک ہیں وہ میری کنیا کو کیوں لیویں گے تب پاربتی جی نے جواب دیا کہ میں سوائے مہادیوجی کے دوسرے سے بواہ نہیں کروں گی وہ مجھ کو قبول کریں تو میرے پت ہو ویں نہیں تو میں جنگل میں جاکر تپ کرکے اپنا تن تیاگ کردوں گی یہ کہہ کر پاربتی جی نے اِس اِچھا سے کہ مہادیوجی کے ساتھ میرا بواہ ہو تپ کرنا شروع کیا ایک دن نارد جی نے پاربتی کی پریت کی پریچھا لینے کے واسطے وہاں جاکر پوچھا کہ اے گرراج کماری تم اس جنگل میں کس چاہنا سے تپ کرکے دُکھ اُٹھاتی ہو پاربتی جی نے نارد جی کو پرمیشور کا پرم بھگت جان کر ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مُن ناتھ مہادیوجی کے ساتھ بواہ ہونے کی اچھا سے تپ کرتی ہوں یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے پاربتی تم بڑی اگیان اور مُورکھ ہو مہادیوجی اپنے بدن میں راکھ اور دھول لگائے سانپ اور بچھو لپیٹے منڈوں کی مالا گلے میں ڈالے بھوت پساچ اپنے ساتھ رکھتے ہیں اُن کو تو سب لوگ دیکھ کر مارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں تم اُن سے بواہ ہونے کی اِچھا کیوں رکھتی ہو یہ بات سُن کر پاربتی نے کہا کہ وہ چاہے جتنے اوگنوں سے بھرے ہوں لیکن میرا چت اُنھیں سے پرسن ہے یہ سُن کر پھر نارد جی بولے کہ اے پاربتی اندر اور گندھرب اور کبیر اور برن آدک اچھے اچھے دیوتاؤں کو تم کیوں نہیں چاہتی یہ بات سُن کر پاربتی جی نے ہنس کر کہا کہ اے مُن ناتھ مَن تو ایک ہی ہے دو چار نہیں ہوتے سو وہ من میرا شیوجی کے چرنوں میں جا لگا وہاں سے وہ نکل نہیں سکتا جو دوسرے کی طرف لگاؤں اب میری اِچھا شیوجی ہی پوری کریں گے دوسرے کی چاہنا مجھ کو نہیں ہے یہ بات سُن کر نارد جی بہت خوش ہوئے اور پاربتی جی کو آشیرباد دے کر بولے کہ تم کو مہادیوجی ضرور ملیں گے تم کسی کے کہنے اور بھلاوا دینے میں مت آنا جب نارد جی نے سچی یہ پریت پاربتی جی کی دیکھی تب اُسی وقت شیوجی کے پاس جاکر پاربتی جی کا منورتھ اور پریم برنن کیا جب مہادیوجی نے سُنا کہ ستی جی ہماچل کے گھر جنم لیکر ہمارے ساتھ بواہ ہونے کے لیے تپ کرتی ہیں تب اُن کو پریت دس گنی زیادہ ہوگئی اس لیے مہادیوجی نے ہماچل سے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا بواہ ہمارے ساتھ کردو ہماچل نے یہ بات سُنتے ہی بڑی خوشی سے مان لیا اور یہ سندیسہ پاربتی جی سے جہاں وہ بیٹھی تپ کرتی تھیں جاکر کہا یہ بات سُن کر پاربتی جی بہت خوش ہوئیں اُسی وقت ہماچل نے پاربتی جی کو جنگل سے بُلاکر بدھ کے موافق شیوجی کے ساتھ بواہ کردیا اور بہت سا رتن آدک سامان جہیز میں دے کر بداع کنیا کو بدا کیا تب سے پاربتی جی ایک ساعت مہادیوجی سے الگ نہو کر اُن کی اردھانگی بنی رہتی ہیں ۔

نواں ادھیائے

راجا اُتان پاد کے بیٹے دُھرو جی کا تپ کرنے کے لیے بن کو چلے جانا

میترے جی بولے کہ اے بدُرجی راجا سوایمبھو مُن کی تینوں لڑکیوں کا حال میں نے تم سے کہا اب

اُن کے لڑکوں کا حال کہتا ہوں سُنو کہ سوایمبھومُن کے دُو بیٹے اُتان پاد اور پریہ برت پیدا ہوئے پریہ برت کے
سنتان کی کتھا پانچویں اسکندھ میں آوے گی اور اُتان پاد کے بیٹوں کی کتھا اس طرح پر ہے کہ سوایمبھومُن کے
تن تیاگ کرنے کے بعد اُن کا بیٹا اُتان پاد راجا ہوا جو کوئی اس بات کا سندیہ کرے کہ سوایمبھومُن کی راج گدی پر
پریہ برت نے راج کیا اُتان پاد کس طرح راجا ہوا اُس کا حال اس طرح پر ہے کہ پریہ برت راجا سوایمبھومُن کی نج
راج گدی پر بیٹھا اور اُتان پاد انھیں کے دیش میں دوسرے نگر کا راجا ہوا تھا اور اُس کے دُو استری سُنیت اور
سُرچ نام تھیں راجا کے دونوں استریوں سے اولاد پیدا ہوکر بڑی رانی کے بیٹے کا نام دُھرو اور چھوٹی رانی کے
بیٹے کا نام اُتم تھا راجا چھوٹی رانی اور اس کے بیٹے سے بہت پریت اور بڑی رانی اور اس کے بیٹے سے کم پریت
رکھتا تھا ایک دن راجا اپنی چھوٹی رانی سمیت راج سنگھاسن پر بیٹھا ہوا اُتم اُسی کے بیٹے کو گود میں لیے پیار کرتا تھا
اُسی وقت بڑی رانی کا بیٹا دھرو جو پانچ برس کا تھا کھیلتا ہوا وہاں پہونچا اور اُس نے چاہا کہ ہم بھی راجا کی گود میں
بیٹھ کر اُتم اپنے بھائی کے برابر بیٹھیں راجہ نے دھرو کی ماتا پر کم پریت رکھنے اور چھوٹی رانی کے ڈر سے کہ وہ اس وقت
وہاں بیٹھی تھی دھرو کو اپنے پاس نہیں بٹھالا یہ دیکھ کر چھوٹی رانی نے دھرو سے کہا کہ تونے پچھلے جنم میں تپ اور اسمرن
نارائن جی کا نہیں کیا اس سے تو ابھاگی پیدا ہوا جو تو پچھلے جنم میں تپ کرتا تو میرے پیٹ سے پیدا ہوکر راجا کی گود میں
بیٹھنے کے لائق ہوتا تجھ کو اس جنم میں راج سنگھاسن پر بیٹھنا بہت مشکل ہے اب بھی تو جاکر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر
جب تیرا بھاگ اُدے ہو تب میرے پیٹ سے پیدا ہوکر راجا کی گود میں بیٹھنا کس واسطے کہ میں پٹ رانی ہوں سوائے
میرے بیٹے کے دوسری رانی کا بیٹا راج سنگھاسن پر نہیں بیٹھ سکتا راجا اُتان پاد نے بھی جب یہ بات رانی کی سُنکر
دھرو کا کچھ آدر نہیں کیا تب دھرو کو یہ بات سوتیلی ماتا کی تیر کے برابر کلیجے میں لگی اِس لیے دھرو روتے ہوئے
اپنی ماتا کے پاس آئے سنیت اُن کی ماتا نے دھرو کو روتے ہوئے دیکھ کر اپنی گود میں اُٹھا لیا اور کہنے لگی کہ
اے بیٹا تجھے کس نے مارا جو اتنا روتا ہے دھرو کو زیادہ رونے سے ایسی ہچکی لگی تھی کہ تھوڑی دیر تک اُس سے
بولا نہیں گیا جب اُس کا رونا کم ہوا تب دھرو اپنی ماتا سے بولا کہ اس وقت ہم راجا کے پاس گئے تو وہ اُتم
ہمارے بھائی کو گود میں لیے ہوئے بیٹھے تھے ہم نے بھی چاہا کہ ہم بھی اُن کی گود میں جاکر بیٹھیں لیکن راجا نے ہم کو
اپنی گود میں نہیں بٹھالا تب اُتم کی ماتا نے ہم سے کہا کہ تونے پچھلے جنم میں پرمیشور کا تپ بھجن اور اسمرن نہیں کیا
اس سے تو کم نصیب پیدا ہوکر راجا کی گود میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہے اب بھی تو جاکر پرمیشور کا تپ اور اسمرن
کرکے میرے پیٹ سے پیدا ہو تب راجا کی گود میں بیٹھنا سنیت یہ بات سُن کر بولی کہ اے بیٹا راجا کی چھوٹی رانی
سچ کہتی ہے جو تو پچھلے جنم میں پرمیشور کا تپ کیے ہوتا تو میرے پیٹ سے جنم نہ لیتا اس لیے اب بھی تو نارائن جی کا
تپ اور اُسمرن کرکے اُن کی شرن میں جا تو تیرا منورتھ پورا ہوگا پہلے برھما جی تیرے پرداداسے بھی کٹھن کا دنیا پیدا
کرنے کا نہیں ہوسکتا تھا جب انھوں نے نارائن جی کا تپ اور دھیان کیا تب پرمیشور کی کرپا سے اُن کو
گیان پراپت ہوا اور گیان کے پرتاپ سے برھما جی نے جگت کو پیدا کیا اور سوایمبھومُن تیرے دادا نے

پرمیشور کا تپ کرکے دھرماتما سنتان پایا سو سب منورتھ آدمی کا پرمیشور کی کرپا سے پورا ہوتا ہے پرمیشور کا تپ کرنے سے تیری منوکامنا بھی پوری ہوگی راجا مجھ کو اپنی داسی کے برابر بھی نہیں سمجھتے جو بات میری سَوت کہتی ہے وہی کرتے ہیں مَیں جانتی ہوں کہ راجا کے نہ رہنے کے بعد میری سَوت مجھ کو دیش سے نکال دے گی یہ بات سُنتے ہی دھروو نے شرمندہ ہوکر پرمیشور کے کھوج میں گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا لیکن وہ من میں اس بات کا سوچ اور بچار کرتا جاتا تھا کہ میں اگیان بالک ہوں پرمیشور کا پتہ کس طرح پاؤں جو اُن کی شرن میں جاکر اپنے منورتھ کو پاؤں اُسی وقت راہ میں نارد جی نے آگے سے آکر من میں یہ بچار کیا کہ یہ لڑکا تھوڑی سی بات پر اپنی ماتا کے کہنے سے دُکھی ہوکر پرمیشور کو ڈھونڈھنے نکلا ہے ہم اُس کی پریچھا لیویں کہ یہ اپنے ارادے پر مضبوط ہے یا نہیں ایسا بچار کر نارد جی بولے کہ اے راجکمار اگیان تو کس واسطے اپنے گھر سے نکل آیا لڑکپن میں تجھ کو ایسا کرودھ کرنا نہ چاہیئے بالک کو کوئی دُربچن کہہ کر پھر پیار سے بُلاوے تو وہ اُس کے پاس چلا جاتا ہے تو نے لڑکوں کا سوبھاؤ چھوڑ کر جنگل کا راستہ لیا ایسی بات کرنا اُچت نہیں ہے ہم تجھ کو تیرے باپ کے پاس لیے چلتے ہیں راج گدی یا جس چیز کی تجھ کو اچھا ہو وہ ہم دلادیں گے اور جو تو پرمیشور کو ڈھونڈھتا ہے سو اُنکا مِلنا تو سہج نہ سمجھنا بہت سے جوگیشور اور تپسی لوگوں نے پرمیشور کے کھوج میں تپ اور جپ کرکے بدن اپنا جلادیا تِسپر بھی اُن کو نہیں پایا تو بھلا اُن کو ڈھونڈھنے کیوں جاتا ہے اور ہم نارد مُن پرمیشور کے بھکت اور سیوک ہیں تجھ کو تیرے باپ کے پاس لے جاکر جو کچھ ہم کہیں گے وہ سب بات ہماری تیرا باپ مانے گا دھرو جی نے یہ بات نارد مُن کی سُن کر بچار کیا کہ میں نے سُنا تھا کہ نارد جی پرم بھکت پرمیشور کے ہیں دیکھو میں ابھی پرمیشور کے کھوج میں گھر سے نکلا ہوں سو ایسے مہاتما اور ہر بھکت کا درشن پایا جب میں پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں لین ہونگا تب نہ معلوم مجھ کو کیسے اچھے پدارتھ ملیں گے یہ بات بچار کر دھرو جی نے نارد مُن کو ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ پرمیشور کے پرم بھکت ہیں اس لیے میری سہایتا کیجیے جس میں پرمیشور کے چرنوں تک جلد پہونچ جاؤں آپ کو پرمیشور کی راہ پر جانے سے مجھے پھیرنا اُچت نہیں ہے جو راستہ پرمیشور کے ملنے کا ہو وہ مجھ کو دکھلادیجیے اور میں چھتری کا بیٹا ہوں اب بنا درشن کیے پرمیشور کے اپنے گھر نہ جاؤں گا جب نارد جی نے دیکھا کہ یہ لڑکا پرمیشور کی بھکت میں سچا اور گیان سکھلانے جوگ ہے تب نارد مُن نے دھرو جی سے کہا کہ اے بیٹے تجھ کو اور تیرے گیان کو دھن ہے ہم تیری پریچھا لیتے تھے اب تجھ کو پرمیشور کے ملنے کی راہ دکھلاتے ہیں سُن تو یہاں سے متھراپُری جاکر جمنا کنارے جہاں شری کرشن جی ترلوکی ناتھ آٹھ پہر رہتے ہیں کُشا کا آسن بچھاکر اُتر منہ بیٹھ کر جمنا جی کی مہما اور بڑائی بیکنٹھ سے زیادہ ہے اِس سے تو ہر روز جمنا جی میں تینوں وقت اسنان کرنا وہاں نہانے سے تیرے سب پاپ جنم جنمانتر کے چھوٹ جائیں گے اور نارائن جی کے دھیان میں ہر وقت لین رہنا اور سروپ اُن کا اس طرح پر ہے کہ شیام رنگ کمل نین چتربھج جڑاؤ مکٹ پہنے مکراکرت کنڈل پہنے چندرما کی طرح شوبھائمان بجینتی مالا اور کوستبھ من گلے میں ڈالے مند مند مُسکراتے ہیں سو تو ہر روز اسنان کرکے آسن پر بیٹھ کر ایسے روپ کا دھیان من لگاکر کرنا اور پھل یا دوب یا جل

جو کچھ ملے اُسی سے دھوپ دیپ آدک پرمیشور کو کر دینا اور بارہ اچھر کا منتر نارد مُن نے دھرو جی کو اپدیش کر کے کہا کہ
اُسی منتر کو جپنا اور بھوجن کم کر کے پانی بھی کم پینا شری نارائن جی دیال ہو کر تجھ کو درشن دیں گے اور تیری کامنا
پوری کر کے بڑی پدوی پر پہونچا دیں گے ہر بھجن کرنے سے سنسار اور پرلوک دونوں جگہ کا سُکھ ملتا ہے دھرو جی نے
نارائن جی کا سروپ اور دھیان اور منتر جپنے کی ریت نارد مُن سے سُن کر بہت خوش ہو کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا
کر کے پرمیشور کے ملنے کا سہج راستہ مجھے دکھلا دیا میں تو جانتا تھا کہ نارائن جی کا گھر کسی شہر یا گانوں میں نہ معلوم
کتنی دور ہوگا وہاں جا کر ڈھونڈھتا سو آپ نے اسمرن اور دھیان کرنا اُن کا میرے ہردے میں بتلا دیا اب
میں تمھاری آگیا کے موافق جپ اور دھیان کر کے پرمیشور کو ملوں گا دھرو جی یہ بات کہہ کر نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے
متھرا پُری کو چلے گئے اور نارد جی نے وہاں سے چل کر راجا اتان پاد کے پاس آکر کیا دیکھا کہ راجا اور دھرو جی کی
ماتا دونوں روتے اور چنتا کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اپنے پانچ برس کے بیٹے کو جو کچھ گیان نہیں رکھتا تھا تپ
کرنے کا اُپدیش دے کر جنگل میں بھیج دیا نہ معلوم وہ بیچارہ کہاں گیا اور اُس کی کیا گت ہوئی ہوگی بڑے بڑے جوگیشوروں
اور گیانیوں کو پرمیشور کا مِلنا کٹھن ہے اُس اگیان کو بھگوان کس طرح ملیں گے اور راجا اپنی چھوٹی رانی پر کرودھ کر کے
کہتا تھا کہ تو نے کٹھور بچن کہہ کر میرے بیٹے کو بن باس دیا اتنے میں نارد جی وہاں پہونچے راجا نے ڈنڈوت کر کے
بڑے آدر سے اُن کو بیٹھال کر پوچھا کہ اے مہاراج آپ کہاں سے آتے ہیں نارد مُن نے کہا کہ ہم اپنا حال پیچھے
کہیں گے لیکن اس وقت تم کو ہم بہت چنتا اور اُداسی میں دیکھتے ہیں اس کا کارن کہو راجا بولا کہ اے مُن ناتھ
میری چھوٹی رانی نے میرے بیٹے دھرو کو جو مہا اگیان بالک تھا ایسی لگتی بات کہی کہ وہ دُکھت ہو کر نہ معلوم کہاں
نکل گیا میں اُسی کے سوچ میں بیاکل ہوں نہ معلوم اُس بالک کی کیا دشا ہوئی ہوگی شیر اور ریچھ وغیرہ اُس کو کھا لیں گے
مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو استری کے بس ہو کر اُس کا نرادر کیا یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے راجا تم چیت اپنا
اُداس مت کرو تمھارا بیٹا مجھ کو راہ میں ملا تھا میں نے اُس سے بہت کہا اور سمجھایا کہ تو اپنے گھر میرے ساتھ پھر چل
لیکن اُس نے نہیں مانا جب میں نے دیکھا کہ پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں اُس کا پریم سچّا ہے تب میں نے
اُس کو نارائن جی کے ملنے کا اُپائے بتلا کر متھرا پُری کی طرف بھیج دیا اُس کی تم کچھ چنتا مت کرو وہ ایسی پدوی کو
پہونچے گا کہ آج تک تمھارے پُرکھوں کو نہیں ملی ہے اور دھرو نے نارائن جی کی شرن لی ہے اب اُس کو کوئی دُکھ
نہیں دے سکتا تم نے اپنی اگیانتا سے استری کے بس ہو کر لڑکے کا نرادر کیا نارد جی یہ بات کہہ کر برہم لوک کو گئے اور
راجا کو نارد مُن کے کہنے سے دھیرج ہوا لیکن من اُس کا دھرو کی طرف لگا رہتا تھا راج کاج میں نہیں لگتا تھا اور
دھرو جی متھرا جی جا کر جمنا کنارے کُشا کے آسن پر بیٹھے اور نارد جی کے اُپدیش کے موافق پرمیشور کا تپ اور دھیان
کرنے لگے پہلے دھرو جی تیسرے دن ایک وقت بھوجن کرتے تھے ایک مہینے تک اسی طرح نیم رکھ کر پھر ساتویں دن
تھوڑا سا کھانے لگے پھر تین مہینے تک درخت کی پتّی کھا کر رہے چوتھے مہینے پتّی کھانا بھی چھوڑ کر پانی
پی کر رہے پانچویں مہینے پانی پینا بھی چھوڑ کر جتنی ہوا منہ میں جاتی تھی اُسی کے آہار پر رہے اور پانچ مہینے تک

ایک پیر سے کھڑے رہ کر اسی منتر کو جپ کر نارائن جی کے سروپ کا دھیان کرتے رہے دھرو جی کا بدن لکڑی کی طرح سوکھ گیا لیکن منھ اُن کا سورج کی طرح چمکنے لگا چھٹویں مہینے دھرو جی پرمیشور کے دھیان میں منھ اپنا بند کر کے ایسے لولین ہوئے کہ انتہ کرن اُن کا شیام سُندر کے سروپ سے بھر کر سانس لینے کی بھی جگہ نہ رہی جب دھرو جی نے اِس طرح تپ کر کے اپنی سانس کو روک لیا تب تینوں لوک میں ہوا کا چلنا بند ہو گیا جب ہوا نہ چلنے سے سب جیو دُکھی ہوئے تب برھما جی نے سب دیوتاؤں سمیت نارائن جی کے پاس جا کر بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ ہوا بند ہونے کا کیا کارن ہے شیام سندر بولے کہ دھرو جی نے تپ کے بل سے ہوا کو باندھ لیا اس لیے یہ دشا ہوئی ہے ہم جا کر دھرو کو درشن دے کر ہوا کو چھڑا دیتے ہیں -

دسواں ادھیائے

درشن دینا شیام سُندر کا دھرو جی کو نارائن روپ دھارن کر کے

میترے جی نے کہا کہ اے بدُر جی پرمیشور یہ بات دیوتاؤں سے کہہ کر جس روپ کا دھیان دھرو جی کرتے تھے اُسی روپ سے گرڑ پر سوار دھرو جی کے سامنے آ کر ساعت بھر کھڑے رہے لیکن دھرو جی اُس وقت اپنی آنکھ بند کیے پرمیشور کے دھیان میں ایسے لین تھے کہ پرمیشور کے آنے کا حال نہ جان کر اپنی آنکھ نہیں کھولی تب شیام سُندر نے اپنا سروپ دھرو جی کے انتہ کرن اور دھیان میں سے باہر کھینچ لیا جب دھرو جی نے پرمیشور کا روپ اپنے ہردے میں نہ دیکھا تب گھبرا کر آنکھ کھول دی تو کیا دیکھا کہ جس روپ کا دھیان میں ہردے میں کرتا تھا وہی روپ سانولی صورت موہنی مورت میرے سامنے کھڑا ہے تب دھرو جی نے اُس پر برہم پرمیشور کی پرکرما کر کے ڈنڈوت کی اور اُن کے چرنوں پر سر رکھ کر چاہتے تھے کہ پرمیشور کی استت کریں پھر من میں بچار کیا کہ جن کی مہما برھما جی اور شیش جی اور گنیش جی نہیں کہہ سکتے ہیں میں اگیان بالک کس طرح ان کی استت کروں اِسی بچار میں دھرو جی چُپ چاپ ہاتھ جوڑے پرمیشور کے سامنے کھڑے رہے اور نکھار بند اُن کا بڑے پریم سے دیکھنے لگے تب نارائن جی نے جانا کہ ابھی تک دھرو کو اتنا گیان نہیں ہے کہ جو میری استت کر سکے یہ بچار کر ترلوکی ناتھ نے کرپا اور دیا کی راہ سے جب اپنا سنکھ دھرو جی کے منھ اور کانوں سے چھوا دیا تو اُس کے چھواتے ہی دھرو جی کے ہردے میں گیان اور بدھ کا پرکاش ہو کر سب بدیا آ گئی تب دھرو جی نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ جب تک آپ کی کرپا اور دیا نہو تب تک کوئی آپ کے چرنوں کا درشن نہیں پا سکتا۔ برھمادک دیوتاؤں کو بھی یہ سامرتھ نہیں ہے جو آپ کا گن برنن کر سکیں اور آپ استت کرانے کی کچھ اچھا نہ رکھ کر اپنی مایا سے اُتپت اور پالن اور ناش تینوں لوک کا کرتے ہیں اور سب جیو برھما سے لے کر چیونٹی تک آپ کی مایا سے تینوں لوک میں پیدا ہوئے لیکن سب کے مالک پربرہم ترلوکی ناتھ آپ ہیں برھما جی بھی آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے جو کچھ استت آپ کی کر سکیں اور دنیا میں استری اور پُتر کا موہ ببول کا درخت ہے

اور آپ کی چرنوں کی بھگت کلپ برچھ کے برابر سمجھنا چاہیئے جس سے سب کامنا آدمی کی پوری ہوتی ہیں اور میں ماتا اور پتا سے دُکھت ہو کر اپنے ارتھ کے واسطے آپ کی شرن میں آیا تھا سو آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دے کر کرتارتھ کیا بڑا بھاگ اُن لوگوں کا ہے جو نہ کام آپ کا جپ اور تپ کرتے ہیں اور بنا دیئے آپ کے کسی کو گیان نہیں ملتا جب اس طرح دھرو جی نے بہت استت نارائن جی کی کی تب شیام سُندر بولے کہ اے دھرو ہم تم سے بہت خوش ہوئے کچھ بردان مانگو یہ بات سُن کر دھرو جی نے کہا کہ اے دینديال جب آپ کے چرنوں کا درشن میں نے پایا تب دوسری کون چیز مجھ کو مانگنے کو باقی۔ ہی کیول آپ کے چرنوں کی بھگت اور پریم چاہتا ہوں یہ بات سُن کر نارائن جی انترجامی نے کہا کہ تم نے راج گدی ملنے کے واسطے میرا جو تپ کیا ہے سو ہم نے راج سنگھاسن تم کو دیا اب تم ہماری آگیا سے اپنے نگر میں جاؤ اور جس نے تم کو طعنہ مارا تھا اُس کے سامنے چھتیس ۳۶ ہزار برس تک راج کرو تم کو بھاگی کہتی تھی وہ اور وہ اُتم اُس کا بیٹا جس کے پاس تم کو راجا نے گود میں نہیں بٹھالا تھا تمھاری سیوا کرینگے اور تمھارا باپ تم کو راج گدی پر بٹھال کر تپ کرنے کے واسطے جنگل میں چلا جائے گا اور اُتم تمھارے بھائی کو شکار کھیلتے وقت جنگل میں ایک جچھ کُبیر دیوتا کا نوکر مار ڈالے گا اُسی بالتا میں اُتم کی ماتا بھی جنگل میں جل کر مر جائے گی اور جب تم اپنا شریر چھوڑ دو گے تب ہم برہم لوک سے بھی اونچے دھرو لوک میں تم کو رہنے کے واسطے استھان دیں گے وہاں تم مہاپرلے تک استھر رہو گے اور چندرا اور سورج اور سب تارے تمھاری پرکرما کیا کریں گے اور مہاپرلے کے انت میں تمھاری مکت ہو گی اور میرے بھگتوں کی کوئی برابری نہیں کر سکتا اور اُن کی کوئی اچھا بھی باقی نہیں رہتی اور تم ہمیشہ کتھا سُن کر پچھلے دھرماتما راجوں کا حال جاننا جس سمے بھگوان نے یہ بردان دیا اُس وقت دیوتا لوگوں نے خوش ہو کر نارائن جی اور دھرو جی کے اوپر پھول برسائے اور دھرو جی کے بھاگ کی بڑائی کی جب نارائن جی یہ بردان دے کر برہم لوک سدھارے تب پھر ہوا چلنے لگی اور تینوں لوک کے جیوؤں نے ہوا چلنے سے سُکھ پایا اور دھرو جی وہاں سے گھر کو چلے لیکن راہ میں یہ چنتا اور بچار کرتے تھے کہ دیکھو مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو نارائن جی کا درشن پا کر بھی میں نے راج گدی قبول کی مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیوتاؤں نے بُھلا وا دے کر میرا گیان ہر لیا جس میں یہ برکت ہو کر نارائن جی کی شرن میں نہ رہے یا پتروں نے بھی یہی بات سمجھی ہو کس واسطے کہ یہ بات دنیا میں ظاہر ہے کہ جب کوئی آدمی پرمیشور کے دھیان میں لین ہوتا ہے تب اندرادک دیوتا اُس کے بھجن اور اسمرن میں بگھن ڈالتے ہیں اسی طرح چنتا کرتے ہوئے دھرو جی اپنے نگر کے پاس ایک باغ میں پہونچ کر ٹھہرے تو وہاں کے مالی نے جا کر راجا سے کہا راجا اُس کے کہنے کا بشواش نہ کر کے بولا کہ دھرو بہت اُداس ہو کر پرمیشور کا تپ کرنے کے واسطے گھر سے باہر نکلا تھا وہ کیوں آیا ہو گا اتنے میں نارد جی نے وہاں آ کر کہا کہ اے راجا دھرو تمھارا بیٹا نارائن جی کا درشن پا کر اپنے منورتھ کو پہونچ گیا تم کو یہاں بیٹھے رہنا اُچت نہیں ہے چلو اس کو آدر بھاؤ سے لے آویں نارد مُن کے کہنے سے راجا کو بشواش ہو کر بڑا آنند ہوا اور راجا نے ایک ہار رتنوں کا مالی کو دے کر اُسی وقت اُتم اپنے بیٹے اور دونوں رانی اور نارد جی سمیت باغ میں جانے کی تیاری کی اور خوشی کے باجے بجواتے ہوئے بڑی دھوم دھام سے دھرو جی کے پاس چلے

جب نگر کے لوگوں نے سنا کہ دھرو جی پرمیشور سے بل آئے اُن کا درشن کرنا بڑا پُن ہے تب اُس نگر کے استری پرُش
چھوٹے بڑے اپنی اپنی تیاری کر کے گاتے بجاتے ہوئے دھرو جی کے درشن کو چلے جب سب لوگ وہاں پہونچے
تب اُنھوں نے سواریوں سے اُتر کر دھرو جی کا درشن جو اپنے بدن اور سر کے بالوں میں راکھ اور دھور لگائے جٹا بڑھائے
بیٹھے تھے کیا جب دھرو جی نے اُن لوگوں کو دیکھا تب نارد مُن اور راجا کے چرنوں پر گر کر ڈنڈوت کی اور راجا نے
بڑے پریم سے دھرو جی کو گود میں اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور اپنے آنسوؤں سے اُن کے مُکھ کو دھویا پھر دھرو جی نے
پہلے چھوٹی رانی کے پاس جس نے اُن کو طعنہ دیا تھا جا کر ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے ماتا تمھارے اُپدیش
سے میں نکل گیا تھا سو نارائن جی کے درشن ملنے سے سب منورتھ میرے پُورن ہوئے پھر دھرو جی نے سنیت اپنی ماتا
کو ڈنڈوت کر کے جتنے چھوٹے بڑے پُرباسی اُن کے درشن کے واسطے آئے تھے جتھا جوگ سب کا شِشٹاچار کیا
پھر راجا اُتان پاد دھرو جی کو اپنے ساتھ ہاتھی پر بٹھال کر براہمن اور جاچکوں کو دان اور دچھنا دیتے اور ندر بہ لُٹاتے
ہوئے راج مندر میں لے آئے اور حجامت بنوا کر اسنان کرا کر بہت اچھے گہنے اور کپڑے ان کو پہنائے اور نارد جی
وہاں سے برہم لوک کو گئے اور راجا نے لاکھوں براہمن کھلا کر بڑی خوشی منائی اور پُرباسیوں نے اپنے اپنے گھر آنند
مچایا اور سنیت دھرو کی ماتا کو بڑا آنند ہوا اتنی کتھا سُنا کر میترے جی نے کہا کہ اے بِدر جی جس کے اوپر پرمیشور خوش
ہوتے ہیں اُس سے سب خوش رہتے ہیں اور شیام سُندر سے بمکھ رہتے ہیں باپ اور بھائی بھی دشمن ہو جاتے ہیں اور
دھرو جی کا چت دھرم میں لگا دیکھ کر راجا اُن سے بہت خوش رہتا تھا کچھ دن بعد راجا نے ہردے میں بچار اکہ
دھرو اب راج کرنے جوگ ہوا اب اس کو راج گدی دے کر میں پرمیشور کا تپ کرتا تو میرا پرلوک بنتا ایسا بچار کر
راجا نے اپنے منتریوں سے پوچھا جب سب کسی کو یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب راجا نے اچھا مہورت پوچھ کر
دھرو جی کو راج سنگھاسن پر بیٹھال دیا اور سب راج کاج اُن کو سونپ کر بن میں جا کر نارائن جی کا تپ اور
دھیان کرنے لگا اور دھرو جی نے راج گدی پر بیٹھ کر ساتوں دیپ کا ایسا راج کیا جن کے دھرم اور انصاف سے
سب پرجا آنند میں رہ کر شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی اُن کے راج میں دُکھی اور درِدری
نہو کر پرجا کے مانگنے کے وقت پانی برستا تھا اور دھرو جی نے اُتم اپنے بھائی کو راج کاج کا ادھکار دیا تھا اور
اُتم بھی دھرو جی کی آگیا کے موافق سب کام کر کے بڑے پریم سے اُن کی سیوا کرتا تھا ایک دن اُتم دھرو جی سے
آگیا لے کر جنگل میں شکار کھیلنے گیا جب ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا کُبیر دیوتا کے بہار کی جگہ پر جا پہونچا
اور اُس کے ساتھیوں نے وہ جگہ مَل اور مُوتر کر کے خراب کر دی تب جچھ لوگ کُبیر دیوتا کے نوکر بولے کہ تم سنساری
منکھ ہو کر دیولوک میں کس واسطے آئے ہو اسی بات پر اُتم بھی اپنے راج کے ابھمان سے کچھ دُر بچن بولا اس واسطے
ایک جچھ نے جو بلوان تھا اُتم کو مار ڈالا جب اُس کے ساتھیوں نے آکر یہ حال دھرو سے کہا تب دھرو جی کرودھ
میں آکر اپنی فوج لے کر جچھ سے لڑنے چلے اور سُرچ اُتم کی ماتا یہ سُن کر روتی اور بلاپ کرتی اس کی لوتھ ڈھونڈھنے
کو جنگل میں گئی سو وہ آگ لگنے سے جل مری اور جس وقت راجا دھرو اپنی فوج سمیت جچھوں کے جنگل میں پہونچا

اُس وقت کُبیر دیوتا کے نوکر ایک لاکھ تیس ہزار جچھ اپنے اپنے ہتھیار لے کر دھروجی سے لڑنے کو آئے تب راجا نے سیناپتیوں سے کہا کہ تم لوگ پہلے الگ کھڑے ہو کر لڑائی کا تماشا دیکھو ہم کو لڑنے دو ایسا کہہ کر دھروجی اپنا رتھ جچھوں کے سامنے لے گئے تب جچھوں نے راجا کو دیکھ کر اپنے اپنے ہتھیار اُن پر چلائے دھروجی نے اُنکا سب وار بچایا اور اپنا دھنکھ چڑھا کر ایسے بان جچھوں کو مارے کہ اُن میں سے کچھ مارے گئے اور باقی گھائل ہو کر گر پڑے اور فتح راجا دھرو کی ہوئی یہ حال جچھوں کا دیکھ کر ایک جچھ نے کُبیر سے جا کر سب حال کہا جب کُبیر نے اپنے نوکروں کے گھائل ہونے اور مارے جانے کا حال سُنا تب اپنی فوج ساتھ لے کر لڑنے کے واسطے سنگرام بھوم میں آیا اور کُبیر نے دھروجی سے کہا کہ تم آدمی ہو کر دیوتاؤں کو دُکھ دیتے ہو میں تم کو ابھی مار ڈالوں گا دھروجی بولے کہ میں کیول پرمیشور کو دیوتا اور مالک جانتا ہوں جن کے بنائے ہوئے دیوتا اور آدمی سب جیو ہیں دوسرے کو کچھ مال نہیں سمجھتا پھر کُبیر نے بہت سے بان دھروجی کو مارے دھروجی نے ان سب بانوں کو اپنے بانوں سے کاٹ ڈالا تب کُبیر نے دھروجی سے کہا کہ تمھارا گرو دھن ہے جس نے تم کو ایسی بدیا پڑھائی تم بتاؤ کہ تم کس کے چیلے ہو دھروجی نے کہا کہ جن کے پرتاپ سے تم دیوتا ہوئے ہو وہی میرے گرو اور مالک ہیں یہ بات سنتے ہی جب کُبیر نے کرودھ کر کے نارائن استر دھروجی کو مارنے کے واسطے نکالا اور دھروجی نے بھی نارائن استر اٹھایا تب برہماجی نے بچار کیا کہ نارائن استر چلنے سے بڑا انرتھ ہو کر سنساری جیو مارے جائیں گے اور دھروجی پرمیشور کے بھکت اور کبیر جی دیوتا ہیں ان دونوں میں کوئی نہیں مر سکتا ایسا بچار کر برہماجی نے سوایمبھومُن دھروجی کے دادا اور نارد جی سے کہا کہ تم لوگ جا کر کُبیر دیوتا اور دھروجی کو سمجھا کر اُن دونوں میں صلح کرا دو اُسی ساعت وہ رن بھوم میں جہاں دھروجی لڑتے تھے جا کر اُن کو پریم سے پکارنے لگے جب دھروجی نے دیکھا کہ سوایمبھومُن ہمارے دادا آئے تب سب لڑائی چھوڑ کر رتھ پر سے اُتر پڑے اور سوایمبھومُن کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی ۔

گیارھواں ادھیاے

مِلاپ کر لینا دھروجی کا کُبیر دیوتا سے اور اپنے بیٹے کو راج دیکر جنگل میں تپ کرنے کو چلے جانا

میترے جی نے بدر جی سے کہا کہ جب دھروجی نے سوایمبھومُن کو ڈنڈوت کی تب سوایمبھومن بولے کہ اے دھرو تم بیشنو اور پرمیشور کے بھکت ہو اور ہر بھکتوں کو کرودھ کرنا نہ چاہیئے کرودھ کرنے والے آدمی اپنے کو جو سادھو اور بیشنو کہیں تو یہ کہنا ان کا جھوٹا سمجھو کرودھ کرنے سے بہت پاپ ہوتا ہے اے دھرو تم نے بیشنو اور راجا ہونے پر بھی کچھ نیاؤ نہیں کیا کیونکہ اُتم تمھارے بھائی کو کہ اس کی موت ہی آئی تھی ایک جچھ نے مار ڈالا اُس کے بدلے تم نے ایک لاکھ تیس ہزار جچھوں کو گھائل کر کے دُکھ دیا اُن میں کتنے لوگ مر بھی گئے یہ بات تم نے اچھی نہیں کی راجا کو نیاؤ نہ کرنے سے ادھرم ہوتا ہے اور سب کوئی اپنی موت سے مرتے ہیں ایک بہانہ اور اجس دوسرے کو

ہوتا ہے اس کا ایک اتہاس ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سارسوت اور کلپ میں سنساری جیو بہت پیدا ہوئے اور تب
تک مَوت نہیں پیدا ہوئی تھی اس لیے جب پرتھوی سنساری جیوؤں کے بوجھ سے پانی میں ڈوبنے لگی تب برھما جی
نے ایک کنیا نام مَوت پیدا کر کے اُس کو سمجھا کر کہا کہ تو دنیا میں جاکر بوڑھے اور روگی آدمی کو مار ڈال لیکن وہ لڑکی یہ بات
قبول نہ کر کے پرمیشور کا تپ کرنے لگی تب نارائن جی نے اُس مرت روپی لڑکی سے کہا دنیا میں جاکر عمر آخر ہونے پر
سب جیوؤں کو مار تجھ کو کچھ اجس نہو گا کوئی کہے گا کہ تپ آدک روگ سے مرا کوئی کہے گا کہ سانپ کے کاٹنے سے مرگیا
ایسے ہی بہت طرح سے دوسرے کو دوش لگا دیں گے یہ بات نارائن جی کی سُنتے ہی جب اُس لڑکی نے دُنیا میں
آکر لوگوں کو مارنا شروع کیا تب پرتھوی کا بوجھ ہلکا ہوا تم نے پرمیشور کا بھجن کیا ہے پھر اُن کی سرشٹ کو مار کر کیوں
اپرادھ لیتے ہو دھرو جی نے یہ بات سُنتے ہی شرمندہ ہو کر لڑائی بند کر کے سوایمبھو مُن سے بنے کیا کہ اے مہاراج
مجھ سے اپرادھ ہوا یہ بات سُن کر سوایمبھو مُن بولے کہ اے دھرو اب تم اس بات کی چنتا مت کرو ان لوگوں کو اس طرح
مرنا اور دُکھ پانا لکھا تھا ہونی پربل ہو کر پرمیشور کی اِچھا کے موافق سب بات ہوتی ہے اور نارد مُن نے کُبیر کو سمجھایا
کہ دیکھو دھرو جی نے سوایمبھو مُن کے کہنے سے لڑائی کرنا چھوڑ دیا تم بھی اپنا کرودھ چھما کرو سُو کُبیر نے بھی لڑنا بند کر دیا
پھر سوایمبھو مُن اور نارد مُن نے کُبیر سے کہا کہ پہلے تمھارے نوکروں نے دھرو جی کے بھائی اُتّم کو ناحق مارا تھا اسلیے
تم اپنے سیوکوں کا اپرادھ اُن سے چھما کراؤ کُبیر نے یہ بات سُن کر بنتی کر کے دھرو جی سے کہا کہ اے راجا ہمارے
نوکروں سے اپرادھ ہوا جو تمھارے بھائی کو مارا اُس کے بدلے جو چاہو ہم سے ڈنڈ لیکر اپرادھ اُنکا چھما کرو دھرو جی
نے کہا کہ آپ دیوتا ہیں ہم کو ایسا آشیرباد دیجئے جس میں ہم کو کرودھ نہو کر پرمیشور کے چرنوں میں بھگت بنی رہے اُتّم کے
نصیب میں اسی طرح مرنا لکھا تھا کُبیر نے دھرو جی کو اِچھا پوربک بردان دے کر آپس میں ملاپ کر لیا اور سوایمبھو مُن
اور نارد جی اُن دونوں میں ملاپ کرا کے جہاں سے آئے تھے وہاں چلے گئے اور کُبیر جی اپنے استھان کو گئے
اور دھرو جی نے اپنے گھر آکر بچار کیا کہ یہ راج اور دھن اور استری اور پُتر سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹا ہے
اور راج گدّی پر رہنے سے کام کرودھ لوبھ موہ سے پاکر سوبھاؤ میں گھُس آتے ہیں اس لیے ان سب سے الگ
رہ کر ہر بھجن کرنا اُچت ہے ایسا بچار کر دھرو جی نے اُتکل उत्कल اپنے بیٹے کو جو اِلا इला نام استری سے
بہت سُندر پیدا ہوا تھا راج گدّی پر بٹھال دیا اور اپنی استری سمیت بدرکاشرم میں جاکر پرمیشور کے تپ اور
دھیان میں لین ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے پریچھت راجا جدھشٹھر تمھارے دادا کی جگیہ میں
کسی براہمن نے سونے کا تھال چُرایا تھا لوگوں نے کہا کہ اس براہمن کا ہاتھ کاٹ ڈالو یہ بات سُن کر راجا جدھشٹھر
نے اُس براہمن کو راجا بل کے پاس نیاے کرنے کے واسطے بھیج دیا تب راجا بل نے کہا کہ جس راجا کے دیش میں
یہ براہمن رہتا ہے اُس راجا کو ڈنڈ دینا چاہیے کیونکہ راجا نے اُس براہمن کو کس واسطے اتنا دان نہیں دیا
جس میں اُس کو چوری کرنے کی اِچھا نہوتی اے پریچھت راجوں کو اسی طرح پر دھرم رکھنا چاہیے اس براہمن کا
حال مہابھارت میں بدھ پوربک لکھا ہے -

بارھواں ادھیائے

جانا دھرو جی کا اپنی دونوں ماتا سمیت دھرو لوک میں

میترے جی نے بدر جی سے کہا کہ جب دھرو جی کے تن تیاگ کرنے کا سمے آ پہونچا تب شری نارائن جی کے گنوں نے ایک بمان بہت اچھا لاکر دھرو جی سے کہا کہ شری نارائن جی نے یہ بمان تمھارے واسطے بھیجا ہے اس پر بیٹھ کر دھرو لوک میں چلو یہ بات سن کر دھرو جی نے بچار کیا کہ سُرچ میری چھوٹی ماتا جس کے طعنہ مارنے سے میں پرمیشور کا تپ کر کے اس پدوی پر پہونچا وہ گرو کے برابر ہوئی اور مجھ کو کٹھور بچن کہنے سے نرک بھوگتی ہے وہاں میرے اکیلے جانے سے کیا دھرم ہوگا کہ میں سُکھ کروں اور میری ماتا دُکھ بھوگے دُھرو جی اسی سوچ میں تھے کہ گن لوگ اُنکے من کا حال جان کر بولے کہ تم کس چنتا میں ہو دھرو جی نے کہا کہ جس ماتا کے طعنہ مارنے سے میں نے یہ پدوی پائی ہے میں چاہتا ہوں کہ نارائن جی سے کہہ کر اُس کی مُکت کراؤں گن لوگ بولے کہ بھگوان نے آگیا دی ہے کہ دھرو جی کو اُن کی دونوں ماتا سمیت بمان پر بٹھال کر لے آؤ وہ دونوں تم سے پہلے وہاں پہونچیں گی یہ بات سنتے ہی دھرو جی بہت ہی خوشی سے اپنی استری سمیت دیبہ روپ ہو کر بمان پر چڑھ کر دھرو لوک میں چلے گئے یہ حال دیکھ کر دیوتاؤں نے دھرو جی کے اوپر پھولوں کی برکھا کی اور نارد جی اُس سمے پراچین برہش प्राचीन बर्हिष پرچیتوں प्रचेतों کے باپ کو جگیہ کراتے تھے سو وہ دھرو جی کا بمان دیکھ کر مارے خوشی کے ناچنے لگے پھر نارد جی نے جگیہ کرانے کے بعد دھرو لوک میں جاکر کہا کہ اے دھرو تیرا سب منورتھ پورا ہوا دھرو جی نے نارد جی کے چرنوں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مُن ناتھ یہ سب بڑائی مجھ کو آپ کی دَیا اور کرپا سے ملی تب نارد مُن بولے کہ جیسی کرپا تجھ پر نارائن جی نے کی ایسی اچل پدوی دوسرے کو ملنا مشکل ہے یہ بات کہہ کر نارد جی برہم لوک کو چلے گئے اور دھرو جی خوشی اور آنند سے رہ کر وہاں سُکھ بھوگنے لگے اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ پرچیتا لوگ کون تھے ان کا حال بھی برنن کیجئے شُکدیو جی بولے کہ اے راجا جب دھرو جی بدر کاشرم کو گئے تب اُتکل اُن کے بیٹے نے بہت دنوں تک ساتوں دیپ کا راج کر کے پرجا کو خوش رکھا پھر اُنھوں نے بھی ایسا بچار کیا کہ راج اور دھن اور کُل اور پروار آدک سنساری سُکھ سپنے کے برابر ہیں جس طرح راجا دھرو میرا باپ برکت ہو کر نارائن جی کی شرن میں جاکر کرتارتھ ہوا اسی طرح میں بھی اس مایا جال سے چھوٹ کر پرمیشور کا بھجن کرتا تو کیا اچھی بات تھی لیکن گھر والے بیراگ لینے اور گھر چھوڑنے کے وقت منع کریں گے اس لیے بہتر یہی ہے کہ میں اپنے کو شری دیوانہ بنالوں جب سب لوگ یہ جانیں گے کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے تب اُن کے ہاتھ سے پران اپنا چھوڑا کر میں پرمیشور کا تپ اور اسمرن اچھی طرح کروں گا ایسا بچار کر راجا اُتکل نے اپنے کو باؤلا بنالیا اور بے پرمان باتیں کہنے لگا یہ حال اُس کا دیکھ کر گھر والے اور کامداروں نے جانا کہ یہ دیوانہ ہوگیا ہے

راج کرنے کے لائق نہیں رہا تب سب کسی نے صلاح کرکے بتسر वत्सर نام چھوٹے بھائی کو جو دھرو جی کی دوسری استری سے پیدا ہوا تھا راج سنگھاسن پر بیٹھالا اور اُتکل بوڑھوں کی طرح گھر میں رہنے لگا کچھ دن اسی طرح پر بیتے جب اُتکل نے دیکھا کہ اب راج گدی کا کام چل نکلا تب اُس نے ایک دن بغیر کہے گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا اور جنگل میں جاکر پرمیشور کا دھیان کرکے تن اپنا تیاگ کر دیا۔

تیرھواں ادھیاے

پیدا ہونا بین वेन کا راجا انگ अङ्ग کے یہاں دھرو جی کے کُل میں

سُوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ اب ہم دھرو جی کے بنش کا حال جو اُن کے راجا ہوئے کہتے ہیں سُنو کہ دھرو جی کے بنش میں کئی پیڑھی کے بعد جن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے انگ نام راجا ہوا اُس کے کوئی بیٹا نہ تھا اِس لیے اُس نے دُکھت ہوکر براہمن اور رکھیشوروں سے کہا کہ کوئی ایسا اُپاے کرو جس میں میرے لڑکا پیدا ہو رکھیشوروں نے راجا سے جگیہ کرا کے پرساد اس کا راجا کو دیکر کہا کہ تم پرساد اپنی استری کو کھلادو راجا نے سُنیتھا सुनीथा اپنی رانی کو کھلا دیا اُس پرساد کے پرتاپ سے اُس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اُس کا نام براہمنوں نے بین رکھا راجا نے اُس بالک کو بہت بدصورت شودر کی طرح دیکھا اور گرہ اُس کے معلوم ہوئے تب براہمنوں سے پوچھا کہ آج تک ہمارے کُل میں کوئی لڑکا ایسا نہیں پیدا ہوا ہے سب دھرماتما اور سندر ہوتے آئے ہیں کیا سبب ہے کہ یہ لڑکا ایسا بدصورت پیدا ہوا براہمن بولے کہ جگیہ کا پرساد بھوجن کرتے سمے تمھاری استری نے مرت نام اپنی ماتا اور ادھرم نام اپنے پتا کو یاد کیا تھا اس سے یہ لڑکا اپنے نانا اور نانی کے سُبھاؤ پر بدصورت اور بدنصیب پیدا ہوا ہے یہ بات سُن کر راجا کو چنتا ہوئی لیکن پرمیشور کی اِچھا اسی طرح پر سمجھ کر اس بالک کو پالنے لگا جب بین سیانا ہوا تب شکار کھیلنے کے واسطے بن میں جاکر اُن جانوروں کو جن کا مارنا ادھرم ہے راجا کے منع کرنے پر بھی مارنے لگا اور شہر کے لڑکوں کو اپنے ساتھ نہانے کے واسطے ندی کنارے لے جاکر پانی میں ڈوبا کر مار ڈالتا اور کبھی جنگل میں لے جاکر گھونسا اور لات مار مار کر اُن کی جان لے لیتا تھا جب وہ ایسا ادھرم کرنے لگا تب وہاں کی رعیت نے جاکر یہ حال راجا سے کہا کہ راجکمار نے ہمارے لڑکوں کو بنا اپرادھ مار ڈالا راجہ نے کئی مرتبہ رعیت کو سمجھا بجھا کر بدا کر دیا اور بین اپنے بیٹے کو بہت طرح سے سمجھایا لیکن وہ راجا کا کہنا نہ مان کر اور زیادہ اپدرو کرنے لگا تب ایک دن پھر اُس نگر کی رعیت نے جاکر راجا سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ ہم ایسی انیت ہونے سے آپ کے دیش میں نہیں رہ سکتے جب راجا نے پرجا کو بہت دُکھی دیکھا تب بین کو بہت ڈانٹ کے سمجھایا کہ تو پرجا کو دُکھ مت دے تس پر وہ نہ مان کر روتا ہوا اپنی ماتا کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ راجا مجھ کو ناحق دھمکاتا ہے میرا کچھ آدر نہیں کرتا اس میلے میں گھر سے باہر نکل جاؤں گا سُنیتھا اُس کی ماتا بھی ادھرمنی تھی اِس کارن وہ بین کی بات سُن کر بولی کہ اے بیٹا

تیرے باپ کی عقل بوڑھے ہونے سے ماری گئی ہے اس کو بکنے دے جو تیرا دل چاہے سو کر سُنیتھا اس طرح اپنے بیٹے کو دھیرج دیکر اُس کی طرف ہو کر اپنے پت سے لڑنے لگی تب راجا نے دُکھت ہو کر سوچا کہ دیکھو میں پرتھوی پت ہوں سب راجا میرے ادھین رہتے ہیں چاہوں تو بین کو اُس کی ماتا سمیت اپنے دیش سے نکال دوں لیکن اس میں بھی میری ہنسی ہوگی اور آدمی انھیں استری اور پُتر کے مُوہ میں پھنسا رہ کر ہر بھجن اور پرلوک کا سوچ نہیں کرتا سو یہی لوگ بھلی بات سمجھانے سے بُرا مانتے ہیں سو میں کس واسطے اپنا جنم برتھا کھوؤں میرے پچھلے جنم کا پاپ اُدے ہوا جو ایسے ادھرمی بیٹے نے میرے یہاں جنم لیا اس کے پاپ کرنے سے میں بھی نرک بھوگوں گا جس کی ماتا دھرم ادھرم کا بچار نہیں کرتی اُس کا بیٹا کس طرح پاپی نہ ہو اب ایسے ادھرمیوں کی سنگت میں رہنا نہ چاہیئے بُری سنگت میں رہنے سے کچھ سُکھ نہیں ملتا اس سے جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرنا اُچت ہے میرے پیچھے جیسا چاہے ویسا ہو راجا نے یہ بچار کر من اپنا برکت کر لیا اور آدھی رات کے وقت رانی کو سوتے ہوئے چھوڑ کر بغیر کہے جنگل میں چلا گیا اور پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور اُس دن راجا کے نکل جانے کا حال کسی نے نہیں جانا۔

چودھواں ادھیائے

بیٹھنا راج گدی پر بین کا اور منع کرنا رکھیشوروں کو ہر بھجن کرنے سے

میترے جی نے بدُرجی سے کہا کہ جب راجا انگ بنا کہے جنگل میں چلا گیا تب صبح کے وقت منتریوں کو یہ حال سُن کر بڑا دُکھ ہوا اور بہت ڈھونڈھنے پر بھی راجا کا پتہ نہ پایا اور بغیر راجا کے اُس دیش میں چور اور ٹھگ اُپدرو کرنے لگے جب براہمن اور رکھیشوروں نے بغیر راجا کے پرجا کو دُکھی دیکھا اور دوسرے کسی راج پُتر کو انگ کے بنش میں نہ پایا تب لاچاری سے آپس میں صلاح کر کے بین کو راج گدی پر بٹھالا بین نے راج گدی پر بیٹھتے ہی ڈاکو اور چوروں کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اُس کے راج میں چوری اور ڈاکے کا نام نہ رہا اور سب ادھرمی لوگ اُسکے راج سے ایسے نکل بھاگے جیسے سانپ کے ڈر سے چوہے بھاگ جاتے ہیں اور جو راجا لوگ اپنے دیش کا بسیا انگ کو نہیں دیتے تھے وہ بھی راجا بین کے حکم ماننے لگے جب بین ساتوں دیپ کا ایسا پرتاپی راجا ہوا کہ جس کا سامنا کرنے والا کوئی دوسرا دنیا میں نہ رہا تب اُس نے راج اور دولت کے غرور سے اندھا ہو کر یہ بات بچاری کہ دوسرے دیوتا کے نام پر جگیہ اور دان اور جپ اور تپ وغیرہ کسی کو کرنا نہ چاہیئے سب کوئی دیوتا اور پتر کی جگہ پر ہماری پوجا کیا کریں کس واسطے کہ سب کو کھانا اور کپڑا دے کر میں ہی پالتا ہوں ایسا بچار کر وہ پرمیشور کو بھول گیا اور اُس نے اپنے راج بھر میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی آدمی جگیہ اور پوجا اور شرادھ اور ہوم اور دان وغیرہ پرمیشور اور پتروں کے نام پر نہ کرے جس کو کرنا ہو وہ میری پوجا پرمیشور اور دیوتا اور پتروں کی جگہ کیا کرے جو کوئی ایسا نہ کرے گا اُس کو ہم ڈنڈ دینگے اس طرح ڈھنڈھورا پٹوانے کے بعد راجا بین اپنی فوج ساتھ لے کر دوسرے راجاؤں کے دیش میں دگ بجے کرنے کو چلا

جہاں وہ پہونچتا تھا وہاں کے راجا بہت طرح کی چیزیں لے کر اُس کو بھینٹ دیتے تھے تب راجا بین اُن سے کہتا تھا
کہ تم ہماری آگیا مان کر اپنے راج بھر میں یہ کہہ دو کہ کوئی آدمی جگیہ اور دان اور جپ اور تپ وغیرہ کسی دیوتا کے نام پر
نہ کرے جس کو کرنا ہو وہ ہماری پوجا کرے یہ سُن کر وہ سب لاچاری سے اپنے پران اور دھن جانے کے ڈر سے اُسکی
آگیا کو مان لیتے تھے جب راجا بین کے ڈر سے ساتوں دیپ میں جگیہ اور دان آدک شُبھ کرم کرنا لوگوں نے چھوڑ دیا
تب ادھرم اور پاپ ہونے سے براہمن اور رکھیشوروں کا کرم اور دھرم چھوٹنے لگا جب بسشسٹھ اور بھرگ آدک رکھیشوروں
نے راجا بین کا ادھرم ایسا دیکھا اور اپنے جپ اور پوجا میں گھن سمجھا تب سرسوتی کنارے بیٹھ کر آپس میں یہ بچار کیا کہ
جس دیش میں راجا نہیں رہتا وہاں کی رعیت اپنے من مانا پاپ کرتی ہے کسی کا ڈر نہیں رکھتی اور جو آدک دھرمی لوگ
سب کو دُکھ دیتے ہیں اس کارن دھرم کی ہان اور پاپ کی بڑھتی ہوتی ہے اور سب ادھرمی اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے اور
دھرم کی رچھا کرنے والے راجا ہوتے ہیں سو یہ راجا ایسا ادھرمی پیدا ہوا جس نے سب دھرم دنیا سے اُٹھا دیا اسکا
کیا اُپائے کرنا چاہیئے ایسا بچار کر رکھیشوروں نے آپس میں کہا کہ ہم لوگوں نے اس کو راج سنگھاسن پر بٹھلا ہے
اس واسطے ایک مرتبہ چل کر اس کو سمجھانا چاہیئے جو ہمارے منع کرنے سے اُس نے ادھرم کرنا چھوڑ دیا تو اچھی بات ہے
نہیں تو دوسری تدبیر کریں گے یہ صلاح کر کے بھرگ اور بسشسٹھ آدک بہت سے رکھیشور اور براہمن اکٹھا ہو کر
راج مندر پر گئے جب راجا نے ان کو ڈنڈوت کر کے بٹھلا تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم تجھ سے ایک بات کہنے
اور سمجھانے آئے ہیں اُس کے ماننے میں تیرا بھلا ہے نہیں تو خراب جائے گا راجا نے پوچھا کہ وہ کون سی بات ہے
کہو تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم لوگوں کو تم جگیہ اور تپ آدک کرنے سے کیوں منع کرتے ہو اور سنساری آدمیوں کو
شبھ کرم کرنے سے منع کر کے کہتے ہو کہ دیوتا اور پتروں کی جگہ ہماری پوجا کرو یہ بات کسی کو اچھی نہیں لگتی ہم لوگوں کا
یہی دھرم ہے کہ جگیہ اور ہوم اور دھیان نارائن جی کا کیا کریں یہ بات سُن کر راجا بولا کہ تمہارے بید اور پُران میں
لکھا ہے کہ راجا نارائن جی کا روپ ہے اس لیے تم کو ہماری آگیا ماننا چاہیئے اور اگر ہمارا کہنا نہ مانوگے تو ہم
تم لوگوں کو ڈنڈ دیں گے رکھیشوروں نے یہ بات سُنی تب آپس میں صلاح کی ایسے پاپی اور ادھرمی راجا کو مار ڈالنا
اُچت ہے ایسا بچار کر کسی رکھیشور نے کُشا اور کسی نے جل ہاتھ میں لے کر کچھ منتر پڑھ کر ایسا شاپ دیا کہ راجا بین
اُسی ساعت مر گیا اور رکھیشور لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے اور سُنیتھا راجا بین کی ماتا نے یہ حال سُن کر بہت بلاپ
کیا اور اس بچار سے لوتھ اس کی نہیں جلائی کہ رکھیشور اور براہمن کو سب سامرتھ ہے شاید کبھی خوش ہو کر پھر اُس کو
جلا دیویں اسی آسرے پر آنتیں نکلوا کر پیٹ اُس کا دُھلوا ڈالا اور مصالحہ بھروا کر لوتھ اُس کی تیل میں رکھ چھوڑی جس میں
سڑے گلے نہیں راجا بین کے مرنے کے پیچھے جگیہ اور ہوم آدک شُبھ کرم دُنیا میں پھر ہونے لگے لیکن راجا کے نہونے
سے چور اور ٹھگ رعیت کو پھر دُکھ دینے لگے اور ادھرمیوں نے نڈر ہو کر من مانا پاپ کرنا شروع کیا یہ حال
دیکھ کر پھر رکھیشوروں اور براہمنوں نے آپس میں بچار کیا کہ بغیر راجا کے دنیا میں دھرم نہ رہ کر سب لوگ برن سنکر (ایک ذات)
ہو جائیں گے اور راج نیت میں لکھا ہے کہ جس دیش میں راجا نہو یا جہاں کا راجا ادھرمی اور مورکھ ہو یا جس دیش میں

استری راج کرے یا جس جگہ پر کئی راجا ہوں وہاں بسنے سے دھرم نہیں رہتا ایسی جگہ رہنا اُچت نہیں ہے اسلیے دوسرے راجا کی تدبیر کرنا چاہیئے بغیر راجا کے پرجا سُکھ نہیں پاوے گی اور نارائن کی کرپا سے راجا بین بھی جی سکتا ہے لیکن وہ اپنے ادھرم کو نہیں چھوڑے گا اسلیے اس کا جلانا اُچت نہیں ہے اُس کو جلانا کیسا ہے جیسے کوئی سانپ کو دودھ پلاوے لیکن یہ دھرو بھگت کے کُل میں راج گدی تھی اس لیے بین کی لوتھ میں بھی کچھ اُس کے دھرم کا انش ہوگا اس واسطے اس لوتھ میں سے ایک لڑکا پیدا کرکے راج سنگھاسن پر بٹھالنا چاہیئے جس میں رعیت سُکھ پاوے اور دھرم کی رچھا ہو اس لیے چل کر راجا بین کی لوتھ کو دیکھنا چاہیئے یہ بات آپس میں بچار کر بھرگ آدرکھیشوروں نے جن کو پرمیشور کا تپ اور جپ کرنے سے سب سامرتھ تھی جاکر سُنیتھا سے پوچھا کہ راجا بین کی لوتھ کہاں ہے یہ بات سُنتے ہی سُنیتھا نے رکھیشوروں کو ڈنڈوت کی اور بڑی خوشی سے راجا بین کی لوتھ اُن کے سامنے لے آئی تب رکھیشوروں نے کچھ منتر پڑھ کر راجا بین کی جانگھ متھانی سے دہی کی طرح متھی جس طرح دہی متھنے سے مکھن نکلتا ہے اسی طرح جانگھ متھنے سے ایک پُرش ناٹا اور کالا رنگ بہت بدصورت پیدا ہوکر بولا کہ اے رکھیشورو مجھ کو کیا آگیا دیتے ہو جب رکھیشوروں نے دیکھا کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے تب اُس سے کہا کہ تو جنگل میں جاکر بھلوں کا راجا ہو سو وہ اُن کی آگیا سے جنگل میں جاکر بھلوں کا راجا ہوا اس کے بنش میں ملّاح اور مُسہر وغیرہ پیدا ہوکر آج تک دنیا میں موجود ہیں اور اُس پُرش کے نکلنے سے سب پاپ سُنیتھا کا بین کے شریر سے باہر نکل گیا۔

پندرھواں ۱۵ ادھیاے

پیدا کرنا رکھیشوروں کا اس کے داہنے ہاتھ سے راجا پرتھ اور اَرچ نام استری کو

میترے جی بولے کہ اے بدُرجی پھر رکھیشوروں نے بہت سُندر اور نیت مان راجا پیدا ہونے کے واسطے راجا بین کی داہنی بھُجا متھی تو اس میں سے ایک پُرش بہت سُندر اور تیج دان بشال شریر لمبی بھجا اور ایک استری روپ دتی دو آدمی پیدا ہوے رکھیشوروں نے اُس پُرش کا نام پرتھ اور استری کا نام اُرچ رکھ کر اُنکا بواہ آپس میں کرکے پُرتھ سے کہا کہ تم ساتوں دیپ کا راج کرو رکھیشوروں نے اپنے گیان کی درشٹ سے جانا کہ یہ دونوں لچھمی نارائن کا اوتار ہیں یہ بات سمجھتے ہی رکھیشوروں نے بڑے آنند سے پرتھ کو راج سنگھاسن پر بٹھالنا چاہا تب کُبیر دیوتا کو بُلاکر کہا کہ جس سنگھاسن پر بین ادھرمی بیٹھا تھا وہ راجا پرتھ کے بیٹھنے کے لائق نہیں ہے اس لیے تم دوسرا سنگھاسن بہت اچھا پُرتھ کے بیٹھنے کے لائق لاؤ اُس وقت کُبیر دیوتا ایک سنگھاسن جڑاؤ بہت اچھا لے کر آئے رکھیشوروں اور دیوتاؤں نے پرتھ کو راج سنگھاسن پر بیٹھال کر ڈنڈوت کی اور برُن دیوتا نے چنور اور ناگ دیوتا من اور پرتھوی نے کھڑاؤں اور سرستی نے موتیوں کا ہار اور شری مہادیو جی نے سدرشن چکر اور پاربتی جی نے ڈھال اور اَشنا دیوتا نے رتھ اور اگن دیوتا نے دھنکھ بان اور سمدر نے شنکھ لاکر راجہ پرتھ کو بھینٹ دیا اسی طرح سب دیوتاؤں نے بھی

اچھی اچھی چیزیں اندر پُری کے برابر لاکر راجہ پرتھ کو بھینٹ دیں اور اندر پُری سے اپسراؤں نے آکر راجا کو ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سُنایا اور سِدھ اور چارن لوگوں نے آکاش سے اسْتُت کرکے راجا پر پھول برسائے اور بھاٹوں نے آکر راجا پرتھ کی بڑائی میں بہت بڑھ کر پچھلے پرتاپی راجوں کی اُپمادی اُن کا بچن سُنکر راجا نے بھاٹوں سے کہا کہ ابھی تک میں نے کوئی کام ایسا بڑائی کا نہیں کیا جو تم اتنی استت کرتے ہو جب کسی میں کچھ گن نہیں ہوتا اس آدمی کی بھی بڑائی بھاٹ لوگ اپنے فائدے کے واسطے اندر کے برابر کرتے ہیں یہ بات اُچت نہیں ہے اور جو آدمی اس طرح کی بڑائی اپنی سُن کر خوش ہوتا ہے اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے اور جس بات کا اپنے میں گُن نہ ہو اور اُس بات کی کوئی بڑائی کرے تو مہنسند یہہ جاننا چاہیئے کہ یہ ہماری ہنسی کرتا ہے اے بھاٹو جب ہم کچھ اچھا کام کریں تب تم ہماری استت کرنا ابھی چپ رہو آدمی استت کرنے جوگ نہیں ہے نارائن جی کی استت کرنا چاہیئے جنھوں نے آدمی کو پیدا کرکے بڑائی دی ہے اور جب وہ اُس کے ہاتھ سے اچھا کام کراتے ہیں تب آدمی استت کے لائق ہوتا ہے اور آدمی جو کسی کو ایک برس یا دس برس تک کھانا کپڑا دے تو اُس کو دُکھ معلوم ہوتا ہے استت کے لائق بھگوان ہی ہیں جو سب کو پالن کرکے لوک کا سُکھ دیتے ہیں یہ بات سُن کر سب کسی نے راجا کی بڑائی کی ۔

سولھواں[16] ادھیاے

بداہونا بھاٹوں اور پنڈتوں کا راجا پرتھ کی جنم کُنڈلی کا پھل کہہ کر

میترے جی نے بدرجی سے کہا کہ بھاٹوں نے راجا کا بچن سُن کر بنے کیا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نارائن جی کا اوتار ہیں آپ کی بڑائی کرنا بھگوان کی استت کے برابر ہے اس لیے اپنی بانی پوتر کرنے کے واسطے ہم آپ کی استت کرتے ہیں کس واسطے کہ لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے کے واسطے جھوٹ اور سچ بہت سی بڑائی اور لوگوں کی کی ہے اور آپ ایسے ایسے اچھے کام کریں گے کہ آج تک کسی راجا نے ایسے کام دنیا میں نہیں کیے جب بھاٹ لوگ یہ بات کہہ کر راجا سے درب لیکر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب جوتشی پنڈتوں نے راجا کی جنم کنڈلی بناکر گرہوں کا پھل اس طرح برنن کیا کہ یہ ساتوں دیپ کے راجا ہوں گے اور اپنی بھجا کی سامرتھ سے سب پرتھوی کے راجوں کو جیت کر اُدے سے است تک راج کریں گے اور پرتھوی کو گئو کی طرح دُہکر اُس کو لڑکی کے برابر اور پرجا کو لڑکے کے برابر سمجھیں گے اور براہمن اور رکھیشور اور سادھ اور سنت کو نارائن روپ جانیں گے اور آٹھ جہینے رعیت سے پرتھوی کا دھن لے کر چار جہینے برسات میں اپنے پاس سے اُن کو کھانا اور کپڑا دیں گے اور بنا اپرادھ کسی کو ڈنڈ نہ دیں گے جب اندر داہ سے اُن کے راج میں پانی نہیں برساوے گا تب راجا پرتھ کے پرتاپ سے رعیت کی چاہنا کرنے کے سمے برکھا ہوگی اور راجا پرتھ سو اشومیدھ جگیہ بھگوان کے خوش ہونے کے واسطے بغیر کسی اِچھا کے کریں گے جب ننانوے جگیہ اُن کی پوری ہوکر سویں جگیہ شروع ہوگی تب راجا اندر اپنے اندراسن لینے کے ڈر سے جوگی روپ بناکر شیام کرن گھوڑا

اُن کا چُرالے جاوے گا جب بیٹا راجا پرتھ کا اندر سے گھوڑا چھین لے آوے گا تب اندر اُس سے ہار مان کر چھل کرنے کے واسطے بہت طرح کا روپ دھارن کرے گا اُس کے روپ دھارن کرنے کا حال سُن کر کلجگ باسی سو کو بھی دوسروں کو ٹھگنے کے واسطے بہت طرح کا روپ دھریں گے اور نارائن جی جگیہ شالا میں پرگٹ ہو کر راجا پرتھ کو درشن دیں گے اور سنکادک رکھیشور راج مندر پر آکر اُس کو گیان سکھلاویں گے اور یہ راجا پرائی استری کو ماتا اور پرائے دھن کو مٹی کے برابر سمجھ کر سدا پرمیشور کے بھجن اور اُسمرن میں لین رہیں گے ایسا کہہ کر جوتشی لوگ راجا سے دچھنا لیکر اپنے گھر چلے گئے اور بھرگ آدک رکھیشور اور دیوتا راجا کو آشیرباد دے کر اپنے اپنے استھان کو پدھارے -

سترھواں اودھیاے

کرودھ کرنا راجا پرتھ کا دھرتی پر پرجا کے دُکھ پانے سے

میترے جی نے کہا کہ اے بدُر جی جب دیوتا رکھیشور بدا ہو گئے تب راجا پرتھ دھرم اور نیت کے ساتھ راج کاج کرنے لگا ایک دن سب رعیت نے اُس کے پاس آکر بنے کیا اے مہاراج آپ ہمارے راجا اور مالک ہیں شاستر کے موافق آپ کو ہماری پالنا جو بھوکھ کے مارتے مرتے ہیں کرنا چاہیے جس طرح درخت اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے اُسی طرح ہم لوگوں کا کلیجہ اور پیٹ مارے بھوکھ کے خالی ہو کر جل رہا ہے اور پھل کھانے سے سب لوگ جیتے ہیں سو تو راجا بین کے پاپ اور انیت کرنے سے پرتھوی نے سب اناج اور پھل اپنے چُرا لیے جو اناج ہم لوگ پرتھوی پر بوتے ہیں وہ نہیں اُگتا ہے اور جو درخت پہلے سے اُگے ہوئے ہیں اُن میں پھل نہیں لگتے اِس لیے ہم لوگ اپنے لڑکے بالوں سمیت کھانے بغیر مرتے ہیں سو آپ کو دھرماتما راجا سمجھ کر اپنا دُکھ کہا کہ کوئی ایسا اُپائے کیجیے جس میں پہلے کی طرح اناج اور پھل پھر پرتھوی سے پیدا ہوا کریں یہ بات سنتے ہی راجا نے پرتھوی پر کرودھ کر کے دھنکھ بان اُٹھا لیا اور بان چڑھا کر چاہا کہ ابھی ایک تیر مار کر پرتھوی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں پرتھوی راجا کو ایسے کرودھ میں دیکھ کر اُسی سمے گئو کا روپ دھر کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی سامنے آئی اور راجا نے اپنے گیان سے پہچان لیا کہ یہ گئو روپ پرتھوی ہے تسپر بھی راجا نے مارے کرودھ کے دھرم اور آدھرم کا کچھ بچار نہ کر کے جب تیر مارنے کی اِچھا کی تب گئو روپ پرتھوی وہاں سے بھاگ کر سب لوگوں میں دوڑتی پھری اور راجا بھی دھنکھ بان لیے ہوئے رتھ پر سوار اُس کے پیچھے کھیدے جاتا تھا پرتھوی نے کسی جگہ اپنے پران کا بچاؤ نہیں دیکھا تب راجا کے سامنے کھڑی ہو کر بولی کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نہیں جانتے کہ بید اور شاستر میں گئو کا مارنا بڑا پاپ ہے راجا نے جواب دیا کہ شاستر نے ایسا لکھا ہے کہ جس کسی سے سنساری جیو دُکھ پاویں اُس کا مارنا پاپ نہ ہو کر دھرم سمجھنا چاہیے برھما جی نے جو اوکھد اور اناج سنساری جیوؤں کے پالنے کے لیے پیدا کیا ہے اُس کو تو نے چھپا لیا راجوں کا یہی دھرم ہے کہ جو اُن کی پرجا کو دُکھ دیوے اُس کو مار ڈالیں یہ بات سُن کر گئو روپی پرتھوی نے پھر کہا کہ اے راجا جب

مجھ کو ہرنیاکش دیت پاتال میں لے گیا تھا اور جیوؤں کے رہنے کے واسطے جگہ نہ تھی تب نارائن جی باراہ اوتار دھارن کر کے مجھ کو پاتال سے لائے اور پانی پر استھت کر کے سب جیوؤں کو میرے اوپر بسایا جو تم مجھ کو مار ڈالنا چاہتے ہو تو سب پرجا کو کہاں رکھو گے راجا نے کہا کہ مجھ میں اتنی سامرتھ ہے کہ تیرے مارنے کے پیچھے اپنے تپ کے بل سے اور نارائن جی کی کرپا سے مہا پرلے کے پانی پر پرجا کو بساؤں گا گئو نے یہ بات اپنے گیان سے جان لی کہ یہ راجا بڑا پرتاپی اور پرمیشور کا اوتار ہے جو چاہے گا سو کر ڈالے گا اب بنا اس کی شرن گئے میرا پران بچنا کٹھن ہے ایسا بچار کر پرتھوی نے راجا سے بنتی کر کے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ کرتا پرش پرمیشور کا اوتار ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں مجھ کو جو کچھ آپ آگیا دیویں وہ میں کروں -

اٹھارھواں ادھیاے

نکالنا راجا کا سب اناج اور ادکھدھ گئو روپی پرتھوی کو دُہکر

میترے جی بولے کہ ہے بدُرجی گئو روپی پرتھوی نے راجا سے کہا کہ اے مہاراج میں نے راجا بین کے ادھرم کرنے سے اناج اور ادکھدھ آدک اس واسطے اپنے میں چھپالی تھیں کہ راجا بین کے راج میں سنساری لوگ ہوم اور دان کرنا چھوڑ کر سب اناج اپنے ہی خرچ میں لاتے تھے اور دیوتا اور اگن کا بھاگ دینا بند کر دیا تھا اس لیے میں نے ادھرمی لوگوں کا پالن کرنا اُچت نہیں جانا اب تم دھرماتما راجا اوتار لے کر پہلے کی طرح اناج اور پھل پیدا ہونا چاہتے ہو تم بید کا منتر پڑھ کر جگ ابھیاس کے ساتھ گئو کی طرح مجھ کو دُہو تو جو کچھ میں نے گپت کر لیا ہے وہ اور جس چیز کی اِچھا تم کو ہو گی سب کچھ مجھ میں دوُدھ کی طرح نکلے گا اور پہاڑوں کا بہت بوجھ میرے اوپر بے ٹھکانے رکھا ہے آپ اُس کو اُٹھا کر ایک طرف رکھ دیجئے تو بہت سی جگہ خالی ہو جائے اور بہت سی جگہ اونچی نیچی گڑھے کی طرح ہو رہی ہے اُس کو پاٹ کر برابر کر دیجئے تب میرے اوپر سب جیو آرام سے رہ کر کھیتی وغیرہ بیاپار کر کے بڑا سکھ پاویں گے اور کسی کو دُکھ نہ ہو گا اور برسات گزر جانے کے پیچھے سب جیوؤں کے پینے اور کھیت وغیرہ سینچنے کے لیے سب جگہ پانی بنا رہے گا راجا پرتھ نے یہ بات سنتے ہی اپنی کمان کی نوک سے پہاڑوں کو جو بیچ میں جگہ روکے تھے اُٹھا کر اُتر دشا میں رکھ دیا سو پرتھوی تین طرف خالی ہو گئی اور جس جگہ گڑھے تھے وہاں چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کو رکھ کر اپنی کمان سے ٹھونک دیا جب سب زمین برابر ہو گئی تب راجا پرتھ نے بہت جگہ شہر اور قلعہ اور گاؤں جہاں جیسا مناسب جانا تیار کرا کے وہاں رعیت کو بسایا اور جہاں کہیں کنواں اور باؤلی اور تالاب وغیرہ کا کام تھا بنوا دیا جس میں سب جیوؤں کو سکھ ملے تب گئو روپی پرتھوی نے خوش ہو کر کہا کہ اے پرتھوی ناتھ اب مجھے دُہو لیکن دُہنے کا برتن اور بچھڑے کی صورت بہت چیزوں کے نکالنے کے لیے الگ الگ بناؤ جس میں سب پدارتھ مجھ میں سے نکلیں پہلے بھرگ اور دُرباسا آدک رکھیشوروں نے گئو روپی پرتھوی کو

دُہا تو اُس میں سے بید نکلا تو براہمنوں نے خوش ہو کر کہا کہ ہم لوگوں کو یہی چاہیئے پھر دیوتا اور گندھرب اور دیت اور راجا پرتھ وغیرہ نے اُس گئو کو دُہکر بہت طرح کے پھل اور اناج اور اوکھدھ وغیرہ سب چیزیں مطلب کی اُس میں سے باہر نکالیں لیکن دُہنے کا برتن اور بچھڑے کا روپ الگ الگ بنا تھا اے بدُرجی پرتھوی کا مدھین کے برابر ہے اس لیے سب کسی نے اپنی اپنی اچھا کے موافق گئو روپی پرتھوی کو دُہکر سب طرح کی چیزیں نکال لیں اور دیوتا اور رکھیشوروں نے پرتھوی کو آشیرباد دیا کہ پہاڑ اور سمُدر وغیرہ کا بوجھ تجھ کو کچھ نہ معلوم ہوگا لیکن ادھرمی اور پاپی لوگ سادھ اور براہمن کو دُکھ دینے والے جب تیرے اوپر اپنے چرن رکھیں گے تب تو اُن کے بوجھ سے دُکھی ہوگی اُس سمے نارائن جی اوتار لیکر اَدھرمیوں کو مار کر تیرا بوجھ دُور کریں گے یہ بردان دیوتا اور رکھیشوروں کا سُن کر پرتھوی اپنا نج روپ دھر کر راجا پرتھ کو آشیرباد دیکر اپنے استھان کو چلی گئی اور سنساری جیو اناج اور پھل پیدا ہونے سے خوش ہو کر اپنے دھرم اور کرم میں لین ہو گے اور شہر اور گانوں میں سُکھ کے ساتھ رہ کر راجا پرتھ کو آشیرباد دینے لگے۔

اُنیسواں ادھیاے

سوا اشومیدھ جگیہ کرنا راجا پرتھ کا

میترے جی نے بدُرجی سے کہا کہ جب سب پرجا راجا پرتھ کی آنند اور خوش ہوئی تب راجا نے رکھیشوروں اور براہمنوں کو بُلا کر سنکلپ سَو اشومیدھ جگیہ کا کیا اور برھماورت میں سوایمبھومن کے استھان پر نہکام جگیہ کرنے لگا راجا پرتھ کے نیت اور دھرم کرنے سے گھی اور دودھ اور دہی کی ندی سنسار میں پرگٹ ہو کر بہنے لگی اور موتی اور سُونا اور چاندی اور تانبا وغیرہ کی کھان سمدر اور پہاڑوں سے بغیر کھودے پرگٹ ہو گئیں اس لیے اُن کے راج میں کوئی دردری اور دُکھی نہ تھا جب راجا نے شاستر کے موافق شیام کرن گھوڑا چھوڑ کر اپنی فوج اُس کے ساتھ کر دی تب وہ گھوڑا ساتوں دیپ میں پھر کر چلا آیا کسی دوسرے راجا کو ایسی سامرتھ نہ ہوئی جو راجا پرتھ کا گھوڑا باندھ سکے سب راجا اُس کے ادھین ہو کر اپنے اپنے دیش کا پیسا اُس کو دیتے تھے جب اسی طرح راجا نے ننانوے جگیہ پوری کر کے سَوئیں جگیہ شروع کر کے شیام کرن گھوڑا چھوڑا تب اندر نے چنتا کر کے بچار کیا کہ سَوئیں جگیہ پوری ہو جانے پر راجا پرتھ میرا اندراسن چھین لے گا اس لیے یہ گھوڑا لینا چاہیئے جس میں سَو جگیہ پوری نہ ہونے پاویں ایسا بچار کر اندر اپنے بیٹے سے بولا کہ تو جا کر یہ گھوڑا کسی طرح پکڑ کر ہمارے پاس لے آ جب اندر کا بیٹا گھوڑا پکڑنے کے واسطے آیا تب اُس کے ساتھ بڑے بڑے جودھا دیکھ کر مارے ڈر کے گھوڑے کو نہ پکڑ سکا اور اندر کے پاس جا کر کہا کہ مجھ میں سامرتھ نہیں ہے جو اُس گھوڑے کو پکڑ سکوں تم کو سامرتھ ہو تو پکڑ لاؤ یہ بات سُن کر اندر نے بچار کیا کہ راجا پرتھ بڑے دھرماتما اور بلوان ہیں اُن سے سنمکھ لڑائی کر کے ہم گھوڑا نہیں لا سکتے کچھ چھل کر کے گھوڑا لانا چاہیئے ایسا بچار کر راجا اندر جوگی کا روپ بن کر گھوڑے کے پاس گئے جب راجا کے نوکروں نے جوگی سمجھ کر اُن کو وہاں جانے سے

منع نہیں کیا تب اندر اُس گھوڑے کی باگ پکڑ کر آکاش کی راہ سے اپنے لوک کو لے چلے جب راجا کے نوکروں نے
جو اُڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے تھے یہ حال دیکھا تب راجا سے کہا کہ اے مہاراج ایک آدمی جوگی روپ بن کر
گھوڑے کو آکاش میں اُڑا لے گیا یہ بات سنتے ہی راجا نے براہمنوں سے پوچھا کہ تم لوگ اپنی گیان درشٹ سے
بچارو کہ یہ جوگی کون تھا جو گھوڑا ہمارا لے گیا براہمنوں نے دیو درشٹ سے دیکھ کر کہا کہ اے راجا گھوڑا تمھارا راجا اندر
اس ڈر سے اپنے لوک میں لیے جاتے ہیں کہ سَو جگیہ پوری ہو جانے سے اندراسن میرا لے لیگا یہ بات سُنکر راجا پرتھ
بولے کہ میں اندر لوک لینے کی کچھ اچھا نہیں رکھتا لیکن اندر جو ہماری جگیہ بند کرنا چاہتا ہے اس لیے اُس گھوڑے کو
ضرور منگوانا چاہیئے یہ بات براہمنوں سے کہہ کر راجا نے بجتاشو बिजिताश्व اپنے بیٹے کو آگیا دی کہ تو ابھی
جا کر گھوڑے کو لے آ اور اتر مُنی کو اُس کے ساتھ کر دیا جب وہ دونوں وہاں سے اُڑتے ہوئے اندر لوک کے
پاس پہونچے تب رکھیشور نے گھوڑا لیے جاتے ہوئے دیکھ کر بجتاشو کو دکھلا دیا راج کُمار نے اندر کو گھوڑے سمیت
دیکھتے ہی سَروَنت सरवन्त نام بان دھنکھ پر چڑھا کر جیسے چاہا کہ اندر کی چھاتی میں ماریں ویسے ہی اندر اپنے
پران کے ڈر سے گھوڑا وہاں چھوڑ کر انتردھیان ہو گئے اور بجتاشو نے گھوڑے کو راجا پرتھ کے پاس لا کر حال بھاگ جانے
اندر کا کہہ دیا جب اندر گھوڑا چھن جانے سے بہت شرمندہ ہوئے تب اپنی مایا سے اندھیالا پیدا کر کے کئی مرتبہ
دھوکا دے کر گھوڑا چُرا لے گئے لیکن راجا پرتھ کا بیٹا بجتاشو جا کر چھین چھین لایا جب اندر نے کئی مرتبہ گھوڑا چھن جانے پر
بھی چُرانا اُسکا نہ چھوڑا تب راجا پرتھ نے کرودھ کر کے دھنکھ بان اندر کے مارنے کو اُٹھایا اُس وقت جگیہ کرانے والے
رکھیشوروں نے راجا کو سمجھایا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نے سَو اشومیدھ جگیہ کا سنکلپ کیا ہے کرودھ کرنے سے
سنکلپ میں بگھن ہوگا اور اندر امرت پینے سے کسی طرح مر نہیں سکتا جب رکھیشوروں کے سمجھانے سے راجا کا
کرودھ شانت ہوا تب برھما جی نے نارد مُن سمیت جگیہ شالا میں آکر کہا کہ اے راجا تم اندر کے مارنے کی اچھا مت
کرو تمھارے ہاتھ اُس کی مَوت نہیں ہے جو تم کو اندراسن لینے کی اِچھا ہو تو اُس کو اندر پُری سے نکال کر وہاں کا
راج کرو اور جو مُکت کی اِچھا رکھتے ہو تو سَوویں جگیہ مت کرو جتنی جگیہ تم نے کی ہیں اُنھیں جگیہ کے کرنے سے پرمیشور
تم کو درشن دے کر مُکت پدوی دیں گے اور تمھارے جگیہ کرنے کا حال سنساری لوگ سُن کر شبھ کرم کریں گے اور
اندر کے بھُلاوا دینے کا حال سُن کر کلجگ باسی پاکھنڈ رچیں گے جب برھما جی کے سمجھانے سے راجا پرتھ نے اپنا
کرودھ چھما کیا تب برھما جی نارد مُن سمیت اپنے لوک کو گئے تب راجا پرتھ براہمنوں سے بولا کہ میں اندر لوک کی
کچھ اچھا نہیں رکھتا ننانوے جگیہ اچھی طرح سمپورن ہوئیں ایک جگیہ جو باقی ہے وہ میں نہیں کروں گا یہی پورن
آہت اگن کنڈ میں ڈال دو جیسے رکھیشوروں نے منتر پڑھ کر پورن آہت کیا ویسے ہی برھما جی نے نارائن جی کے
پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ایک راجا اندر کے سامنے دوسرا کوئی سَو جگیہ نہیں کر سکتا اور راجا پرتھ پرم بھگت کا
سنکلپ جھوٹ نہ ہونا چاہیئے اور آپ سب باتوں کے مالک ہیں جیسا اُچت ہو وہ کیجیے یہ بات سُنتے ہی پرمیشور
ترلوکی ناتھ برھما جی اور اندر کو اپنے ساتھ گرڑ پر بٹھال کر پورن آہت ڈالنے کے سمے اُس جگیہ شالا میں آ پہونچے اُن کو

دیکھتے ہی راجا پرتھ اور سب براہمن اور رکھیشور کھڑے ہو کر بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے استت کرنے لگے -

بیسواں ادھیائے

بلانا راجا پرتھ کا سب راجوں کو اپنے مکان پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت نارائن جی نے راجا پرتھ کی استت کرنے سے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے راجا تمھاری سَو جگیہ سمپورن ہوئیں ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان مانگو اور تم اندر کا اپرادھ چھما کر کے اُس سے کسی بات کا برودھ نہ رکھو کس واسطے کہ آتما کو آتما سے دشمنی کرنا نہ چاہیئے سب چھوٹے بڑے جیوؤں میں آتما ایک ہو کر شُبھ اور اشبھ کرنے سے بھلا اور بُرا کہلاتا ہے سو تم دیا اور دھرم سے رہ کر پرجا کا پالن کرو تم کو سنکادک رکھیشور آکر گیان اُپدیش کریں گے یہ بات ترلوکی ناتھ کی سُن کر راجا پرتھ نے بدھ پوربک اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دین دیال میں کسی کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا اور اندرلوک یا کسی دوسری چیز کے لینے کی کچھ چاہنا نہیں رکھتا کیول یہی چاہتا ہوں کہ آپ کے چرنوں کی بھگت اور پریت میرے ہردے میں بنی رہے اور آپ کا جس اور گُن مجھ کو دش ہزار کانوں کے برابر سُن پڑے اور آپ شری لچھمی جی سے بھی اُدھک پیارا اپنے بھگتوں کو جانتے ہیں جس نے آپ کی بھگت کا سکھ پایا وہ آدمی موہ جال میں نہیں پھنستا مجھ کو آپ کے چرنوں کی بھگت اور پریت چاہیئے یہ بات سنتے ہی نارائن جی خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تم میرے پرم بھگت ہو تمھاری سب اچھا پوری ہوگی جب ترلوکی ناتھ ایسا کہہ کر بیکنٹھ کو پدھارے اور برہما جی بھی اپنے استھان کو گئے اور راجا کی جگیہ سمپورن ہوئی تب براہمن اور رکھیشوروں کو بہت دان اور دچھنا دے کر بدا کیا اور اندر سے پریت رکھ کر دھرم کے ساتھ پرجا کو پالنے اور راج کرنے لگے اُن کے راج میں براہمن اور رکھیشوروں نے کبھی کسی پر کرودھ نہیں کیا اور سب چھوٹے اور بڑے خوش اور چین سے رہنے لگے کچھ دن گئے راجا نے بچار کیا کہ ہمارے راج بھر میں سب چھوٹے بڑے چاروں برن پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے اور ہر کتھا سنتے اور بُرے کرموں سے بچ کر سادھ اور براہمن کی سیوا کرتے تو بہت اچھا ہوتا ایسا بچار کر راجا نے ساتوں دیپ کے راجا اور رکھیشور اور براہمن اور مہاتما اور چاروں برن کے لوگوں کو نیوتا بھیج دیا سو تھوڑے دنوں میں سب راجا پرتھ کے یہاں آکر اکٹھا ہوئے راجا نے اُن کا ایسا آدرسمان کیا کہ سب خوش ہو گئے -

اکیسواں ادھیائے

کہنا راجا پرتھ کا سب راجوں سے واسطے پھیلانے بھگوت بھجن کے اپنے اپنے راج میں

میترے جی نے بدُر جی سے کہا کہ جب راجا پرتھ سب راجوں کا شٹرس چار کھلانے پلانے ناچ رنگ کھلانے سے

کر چکے تب سب راجا اور پرجا اور رکھیشوروں کو سبھا میں بٹھال کر بولا کہ ایک چیز ہم تم لوگوں سے مانگتے ہیں لیکن دباؤ ڈال کر
نہیں مانگتے تم لوگ دیا کر کے اپنی خوشی سے ہم کو دو تو تمھارا بڑا احسان ہوگا یہ بات سُن کر سب راجوں نے ہاتھ جوڑ کر
بنے کیا کہ اے پرتھوی ناتھ ہمارا تن دھن استری پُتر سب آپ کے اوپر نچھاور ہیں جو آگیا دیجئے وہ کریں تب راجا پرتھ
بولے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ساتوں دیپ میں جتنے چھوٹے بڑے پُرش اور استری چاروں برن کے ہیں وہ سب نارائن جی
کی بھگت پوجا جپ تپ نام کا اسمرن کیا کریں جس راجا کے دیش میں پرجا لوگ جو کچھ پُن یا پاپ کرتے ہیں اُس کا
چھٹواں حصہ راجا کو پہونچتا ہے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنا اور اُن کے چرنوں میں بھگت اور پریت رکھنا اوتاروں
کی کتھا اور لیلا سننا چاروں برنوں کو ضرور چاہیئے ہر بھجن اور بھگت کرنا کسی خاص برن کے واسطے الگ کر کے
نہیں بنایا گیا ہے چاروں برنوں میں سے جو کوئی سچے من سے اسمرن اور بھگت کرتا ہے اُس پر پرمیشور دیال ہو کر
ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ اُس کو دیتے ہیں دیکھو شوری بھیلنی کا جھوٹا بیر دیا ہوا پرمیشور نے بڑے پریم
سے کھایا تھا اسی طرح بہت آدمی ہر بھگت پدوی کو پہونچے ہیں دوسرے راجوں کے وقت میں برن اور آشرم کے
اور اور دھرم پرسدھ تھے اور ہماری یہ اچھا ہے کہ ہمارے وقت میں پرمیشور کا نام لینا اور اُن کی بھگت کرنا رائج
ہو جاوے سو تم لوگ اپنی اپنی پرجا کو اُسی دھرم کا اُپدیش کرو جو اناج کھیت میں پیدا ہوتا ہے اُس کا چھٹواں حصہ
راجا کو پرجا سے لینا چاہیئے سو وہ ہم نے اپنا چھٹواں حصہ پرجا کو چھوڑ دیا اسی میں سب لوگ ہوم اور دان کیا کریں
سوائے اس کے اور کسی کو جس چیز یا روپیہ کی چاہنا ہو وہ ہمارے یہاں سے لے جا کر شبھ کرم میں خرچ کیا کرے ہم
اس میں بہت خوش ہیں جو دھن دھرم میں خرچ ہو یا دوسرے کے کام آوے اسی کو سپھل جاننا چاہیئے اور پرمیشور کی
بھگت کرنے سے آدمی کی سب کامنا پوری ہو کر مرنے کے بعد بیکنٹھ کا سُکھ ملتا ہے جس طرح آگ لکڑی میں رہ کر اُپائے
کیے بنا نہیں نکلتی اسی طرح پرمیشور سب کے ہردے میں رہ کر بنا بھگت کیے اور گیان پراپت ہوئے دکھلائی نہیں دیتے
اور پرمیشور کا جڑ مکھ اگن اور چیتن مکھ براہمن ہے پرمیشور جتنا براہمن کو کھلانے سے خوش ہوتے ہیں اُتنا
اگن میں جگیہ ہوم کرنے سے خوش نہیں ہوتے سو میں اُنھیں براہمنوں کے چرنوں کی دھول اپنے ماتھے پر
چڑھاتا ہوں جن کی سیوا کرنے سے آدمی جلد اپنا منورتھ پاتا ہے جس آدمی سے براہمن خوش ہو اُس کو سمجھنا چاہیئے
کہ پرمیشور اس سے خوش ہیں اور جس پر براہمن کرودھ کرے اُس کو پرمیشور کا دشمن جاننا چاہیئے یہ بات سُنتے ہی سب
براہمن اور رکھیشوروں نے راجا کو آشیرباد دیکر کہا کہ جب ایسا دھرماتما راجا ہم لوگوں نے پایا تب سب دُکھ ہمارے
چھوٹ گئے تب تو سب راجوں نے اپنے اپنے دیش میں آکر راجا پرتھ کی آگیا کے موافق دھرم کا رواج کر دیا
جب راجا پرتھ کے اُپدیش سے سب لوگ سنساری ساتوں دیپ میں پرمیشور کے چرنوں کی بھگت اور ان کے نام کا
اسمرن کرنے لگے تب دیولوک میں یہ سماچار سُن کر ایک دن سنکادک رکھیشوروں نے برھما جی کی سبھا میں کہا کہ
مرت لوک میں راجا پرتھ ایسا دھرماتما پیدا ہوا ہے کہ جس کے اُپدیش سے ہر بھجن اور بھگوت دھرم کر کے سب لوگ
کرتارتھ ہوں گے سو ہم بھی راجا کو دیکھنے جاتے ہیں ایسا کہہ کر وہ چاروں بھائی راجا پرتھ سے ملنے کے واسطے

راج مندر پر آئے اُن سب کو آکاش کی راہ سے سورج کی طرح آتے دیکھ کر راجا اپنی سبھا سمیت اُٹھ کھڑا ہوا اور ڈنڈوت کر کے بڑی خوشی اور آدر سے سنگھاسن پر بٹھال کر چرن اُن کا دھویا اور بدھ پوربک پوجا کر کے اور چرنامرت لینے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج میرے پچھلے جنم کا پُن اُدے ہوا جو آپ نے بنا بُلائے اپنا درشن دیکر مجھے کرتارتھ کیا یہ دین بچن سُن کر سنت کمار جی بولے کہ اے راجا پرمیشور کی سبھا میں تیری بھگت سُن کر ہم تجھ کو دیکھنے آئے ہیں راجا نے بہت دیا اُن کی اپنے اوپر دیکھ کر پوچھا کہ اے دین بندھ سنساری آدمی جنم اور مرن سے کس طرح چھوٹتے ہیں سنت کمار جی نے کہا کہ اے راجا تم نے سنسار کا بھلا کرنے کے واسطے یہ بات پوچھی ہے سو اس کی تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ جو کوئی آدمی کا تن پاکر انتہ کرن سے شیام سُندر کے چرن اور سروپ کا دھیان اور زبان سے اُن کا اسمرن اور ہر چرچا رکھ کر کانوں سے اُن کی کتھا اور لیلا پریت کے ساتھ سُنا کرتا ہے وہ آدمی جنم مرن سے چھوٹ جاتا ہے اور پریت پرمیشور میں دڑھ ہو جانے سے پھر کم نہیں ہو جاتی اور سادھ اور مہاتما کے ملنے میں دونوں کو لابھ ہوتا ہے اور دُنیا میں اپنے شریر اور گھر اور استری اور پتروں کو اپنا سمجھ کر اُن سے پریت رکھنا یہی دکھ کی جڑ جانو اور پرمیشور کے چرنوں کا دھیان کرنے سے گیان پراپت ہوتا ہے اور کام کرودھ لوبھ موہ میں چت لگانے سے گیان نہیں رہتا یہ بات بچار کر آدمی کو واجب ہے کہ بُری سنگت سے الگ رہ کر سنت اور مہاتما کی سیوا کیا کرے جس میں اُس کا بھلا ہو سوائے اس کے دوسری کوئی تدبیر مکت ہونے کے واسطے نہیں ہے یہ گیان سُن کر راجا نے بنے کیا کہ اے تارن ترن مہاراج جس طرح کرپا کر کے آپ یہاں آئے ہیں اسی طرح دیال ہو کر ایسا آشیرباد دیجئے جس میں سب پرجا میری ہر بھگت ہو جاوے اور یہ گیان جو آپ نے مجھ کو اُپدیش کیا اُس کے بدلے میں آپ کو کون سی چیز دوں جو میں اپنا سر دُوں تو اُس گیان کی برابری نہیں رکھتا اور جب میں نے سر جھکا کر آپ کو ڈنڈوت کی تب سر دینے میں کچھ باقی نہ رہا اور سب دھن اور راج اپنا میں براہمن اور بیشنو کا سمجھ کر اُن لوگوں سے جو بچتا ہے اُس کو اپنے کام میں لاتا ہوں اس لیے آپ کو کچھ نہیں دے سکتا آپ کا رِنی (قرضدار) ہوں آپ دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر کیجئے جس میں اس رِن سے میں اُرِن ہو جاؤں سنت کمار جی نے کہا کہ اے راجا جس طرح کوئی کسی کا رِنیا ہو اور رِنیالا رِن کا کہے کہ ہم نے اپنا رِن تجھ کو چھوڑ دیا تو وہ اُرِن ہو جاتا ہے اسی طرح ہم نے بھی رِن چھوڑ کر اُرِن کر دیا سنکادک "قرضہ" یہ کہہ کر برہم لوک کو چلے گئے ۔

بائیسواں ادھیاے

جانا راجا پرتھ کا تپ کرنے کے واسطے جنگل میں ارُچ اپنی استری سمیت

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی سنکادک کے جانے کے پیچھے راجا پرتھ نے اسی طرح دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ بہت دنوں تک راج کیا لیکن وہ سدا سادھ اور براہمن کی سیوا اور ہر بھجن کر کے نارائن جی کی کتھا اور کیرتن

سُنا کرتا تھا اور ساتوں دیپ میں بھگوت بھجن ہوتا تھا جب راجا کے ارچ نام استری سے بجتاشو آدک پانچ بیٹے پیدا ہوئے تب راجا نے کچھ دن پیچھے بچار کیا کہ دیکھو یہ راج اور دھن سدا بنا نہ رہ کر مرنے کے پیچھے ساتھ نہیں جاتا اسلیے اُتم ہے کہ میں اس سے الگ ہو کر جنگل میں جا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کروں جس میں میرا پرلوک بنے راجا پرتھو نے یہ بات بچار کر راج گدی اپنے بڑے بیٹے بجتاشو विजिताश्व کو جو چھتیس گُن ندھان تھا دے دی اور من اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے ارچ اپنی استری سمیت جنگل میں جا کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا راجا پرتھو کے چلے جانے سے سب پرجا نے دُکھ بہت کیا۔

تئیسواں ادھیائے

تن تیاگ کرنا راجا پرتھو کا ساتھ جوگ ابھیاس کے اور ستی ہونا ارچ انکی استری کا

میترے جی بولے کہ اے بدُرجی راجا پرتھو نے جنگل میں جا کر گرمی میں پنچ اگن تاپا اور برسات میں میدان میں بیٹھے رہے اور جاڑے میں پانی کے بھیتر کھڑے رہ کر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کیا جب اسی طرح استری سمیت تپ کرتے ہوئے کچھ دن بیت گئے تب ایک دن راجا نے بچار کیا کہ اب یہ تن چھوڑ کر بیکنٹھ میں جانا چاہیئے یہ بات ٹھان کر دھیان سے راجا پرتھو نے آد نرنکار جوت کے دھیان میں جوگ ابھیاس کے ساتھ بیٹھ کر برھمانڈ کی راہ سے پران اپنا نکال دیا تب ارچ اُن کی استری نے یہ حال راجا کا دیکھ کر پہلے بہت سوچ کیا پھر من کو دھیرج دے کر اُٹھی اور جنگل سے لکڑی بٹور کر چِتا بنائی اور اُس پر راجا کی لوتھ رکھ کر آگ لگا دی اور اپنے پت کے چرن دیکھتی ہوئی سات پرکرما اُس چتا کی دی اور ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج میں تمھارے بنا دوسری جگہ نہیں رہ سکتی مجھ کو اکیلے چھوڑ کر کہاں چلے جہاں آپ جاتے ہیں وہاں مجھ کو بھی اپنے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کو لے چلیئے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے میرا پرلوک بنے یہ بات کہہ کر رانی بھی اُس چتا میں کود کر راجا کے ساتھ ستی ہو گئی اُس وقت ایک بمان بہت اچھا جڑاؤ جس میں مخملی بچھونا بچھا تھا اور موتیوں کی جھالر لگی تھی بیکنٹھ سے وہاں پر آیا راجا پرتھو اپنی استری سمیت اُس پر بیٹھ کر بیکنٹھ کو چلے گئے۔

چوبیسواں ادھیائے

استت کرنا دیوتاؤں کا راجا پرتھو کی اور راج کرنا بجتاشو کا ساتھ دھرم کے

میترے جی بولے کہ اے بدُرجی جس وقت راجا پرتھو اپنی استری سمیت بمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ میں پہونچا اُس وقت دیوتاؤں نے اُن کی استت کی اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو آج تک اس طرح کا راج اور پرجا پالن اور تپسیا

کسی راجا نے نہیں کی اور ایسی پت برتا اِستری ارچ کی طرح دوسری نہ ہوگی اور راجا نے اپنی راج گدی کے سمے ایسا دھرم بڑھایا کہ ساتوں دیپ میں سنساری لوگ ہر بھگت ہوگئے اور وہ اِس لیے راج کاج کرتے تھے جس میں ادھرمی اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے سے پُن پراپت ہو اور راجا پرتھ جو نارائن جی کا اوتار تھے سنساری راجوں کو دھرم اپدیش کرنے اور پرتھوی پر نگر اور گانوں آدک بسا کر جیؤں کو سُکھ دینے کے واسطے منکھ کا شریر دھارن کیا تھا اتنی کتھا سُنا کر میترے جی بولے کہ اے بدُر جی جب راجا پرتھ کا بڑا بیٹا بجتاشو راج گدی پر بیٹھا تب اُس نے اپنے چاروں بھائیوں کو چاروں دشا کا راج بانٹ دیا اور بیچ راج گدی پر آپ بیٹھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا اس کے راج میں بھی سب رعیت خوش رہتی تھی اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت ایک بار بششٹھ جی نے تین طرح کی اگن کو ایک جس میں براہمن لوگ ہَون کرتے ہیں دوسری رسوئیں بنانے کی تیسری جو لکڑی میں رہتی ہے شاپ دیا تھا کہ تم مرت لوک میں جا کر آدمی کے تن میں جنم لو اِس شاپ سے تینوں اگن نے سنسار میں آکر راجا بجتاشو کے یہاں شکھنڈنی शिखंडिनी نام استری سے جنم لیا راجا نے اُن کا نام پاوک पावक اور پومان पवमान اور شُچ शुचि رکھا وہ لوگ تھوڑے دن دنیا میں رہ کر تن تیاگ کرنے کے پیچھے پھر اگن دیوتا ہوگئے اور راجا بجتاشو کی پرسوت प्रसूति نام دوسری استری سے ہبردھان हविर्धान نام بیٹا پیدا ہوا جس کا بواہ ہبردھانی हविर्धानी نام دگن کی کنیا سے ہوا ہبردھان کو اُسی استری سے پراچین برکھ प्राचीन बर्हिष وغیرہ چھ بیٹے پیدا ہوئے پراچین برکھ کے یہاں ست دتی نام استری سے جو بہت سُندر تھی دس لڑکے ایک صورت کے جن کو پرچیتا کہتے ہیں پیدا ہوئے بدن اُن کا دس لڑکوں کی طرح الگ الگ تھا پر روپ اور گیان سب کا ایک تھا اس واسطے دسوں کا نام پرچیتا رکھا جو ایک کو بلاؤ تو دسوں بولیں اور اُن میں جو ایک کام کرے وہی دسوں کریں ایک کے بیمار ہونے سے دسوں بیمار ہو جاویں دیکھنے میں وہ دسوں الگ الگ تھے پر بُدھ اور پرار بدھ اور کرم اور مُوت اور جینا سب کا ایک ساتھ جب انھوں نے اپنے باپ کی آگیا سے بن میں جا کر دس ہزار برس پرمیشور کی تپسیا کی تب مہادیو جی اور اُن سے بہت گیان چرچا ہوئی ۔

پچیسواں ادھیائے

شری مہادیو جی اور پرچیتوں کی بات چیت ہونا

بدر جی نے اتنی کتھا سُن کر میترے رکھیشور سے پوچھا کہ جو کچھ گیان چرچا شری مہادیو جی اور پرچیتوں سے ہوئی تھی وہ برنن کیجئے میترے جی نے کہا کہ جب پرچیتا لوگ پیدا ہوئے تب پراچین برکھ نے اُن دسوں لڑکوں کو آگیا دی کہ پہلے تم لوگ جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ کرو بھگوان کا درشن ہونے کے پیچھے نارائنی سرشٹ دنیا میں

پیدا کرنا پرچیتا لوگ یہ بات سُنتے ہی گھر سے نکل کر پچھم طرف سمدر کے نزدیک چلے گئے ان کو وہاں ایک استھان بہت رنگیک تالاب کے کنارے دکھائی دیا اُنھوں نے وہاں بیٹھ کر آپس میں بچار کیا کہ ہم نہیں جانتے کہ نارائن جی کون ہیں اور کس طرح اُن کا تپ اور اسمرن کرنا چاہیئے وہ لوگ اسی چنتا میں بیٹھے تھے کہ اُسی سمے کچھ بولی آدمی کی سُنائی دی تب اُنھوں نے آپس میں کہا کہ یہاں کوئی دکھلائی نہیں دیتا یہ کون بولتا ہے یہی کہہ رہے تھے کہ اتنے میں شری مہادیو جی اُسی تالاب سے نکل کر وہاں آئے اُن کے ساتھ دیوتا لوگ استت کرتے اور گندھرب لوگ گاتے تھے جب پرچیتا لوگ اُن کو نہ پہچان کر اُسی طرح بیٹھے رہے تب شری مہادیو جی نے کہا کہ اے پرچیتا ہم مہادیو جی ہیں تم لوگوں کو گیان سکھلانے کے واسطے یہاں آئے ہیں کہ تم لوگ نارائن جی کا بھجن اور اسمرن اس طرح سے کہ جس میں تم کو اُن کا درشن ملے اور جس طرح نارائن جی مجھ کو پیارے ہیں اُسی طرح نارائن کے بھگت مجھ کو پیارے ہیں میں تم کو ہر بھگت سمجھ کر گیان سکھلانے آیا ہوں یہ بات سُن کر پرچیتوں نے بڑی خوشی سے کھڑے ہو کر شری مہادیو جی کو ڈنڈوت کی اور بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھال کرنے پُوربک اُن کی استت کرنے لگے تب شری مہادیو جی نے ہنس گہج हिंसगुह्य استوتر نارائن استت کا پرچیتوں کو سکھلا کر کہا کہ تم لوگ نت پُراتہ کال اور سندھیا سمے اسنان کر کے یہ استت پڑھ کر نارائن جی کے چتربھجی روپ کا دھیان کیا کرو پرمیشور تم کو جلد ملیں گے اے پرچیتا میں دن رات یہی کام رکھ کر بھگت اور گیانیوں کا درشن کیا کرتا ہوں اور جو لوگ اپنے اگیان سے پرمیشور کے بھجن اور اسمرن میں چاہنا نہیں رکھتے اُن کو گیان سکھلا کر کرتارتھ کر دیتا ہوں سو جنم تک جو کوئی اپنے برن اور آشرم کے دھرم میں جیسا کہ براہمن اور چھتری اور بیش اور شودر کے واسطے بید اور شاستر میں لکھا ہے دڑھ رہ کر اُسی کے موافق کرم کرتا رہتا ہے اور پاپ اور ادھرم کے پاس نہیں جاتا ہے وہ آدمی سو برس تک مہادیو رہ کر پھر چتربھجی روپ پرمیشور کا پاتا ہے اس طرح کا دھرم اور ہر بھگت کرنے والا آدمی دوسری بات سے کچھ پریوجن نہیں رکھتا شری مہادیو جی یہ گیان پرچیتوں کو سکھلا کر کیلاس پربت کو چلے گئے ۔

چھبیسواں ادھیاے

بھینٹ کرنا نارد جی کا پرچیتوں کے باپ پراچین برہکھ سے

دوہا

سادھن جگیہ انیک ہے سرے نہ ایکو کام ۔ بنا بھگت بھگون کے جیو نہ لہے بشرام

میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی پرچیتا لوگ سادھ اور بیشنو کی بڑائی اور پرمیشور کے ملنے کی تدبیر شری مہادیو جی سے سُن کر استوتر پڑھنے لگے اور نارائن جی کے دھیان کرنے میں لین ہوئے جب اُن کو

دس ہزار برس ہر بھجن کرتے بیت گئے تب پرمیشور نے پرسن ہوکر اور درشن دے کر بڑی خوشی سے اُن کو بردان دیا
تسپر بھی وہ لوگ سنساری بیوہار چھوٹا سمجھ کر اسی طرح پرمیشور کا تپ اور دھیان کرتے رہے اور پراچین برہکھ
ان کے باپ نے بہت دنوں تک سنساری سُکھ اور راج بھوگ کر یہ بات بچار کی کہ راج اور دھن بھگوان کی کرپا
سے پاکر سنساری سُکھ میں خرچ کرنا اچھا نہیں ہوتا اُس کو دان اور جگیہ آدک میں خرچ کر کے اپنا پرلوک بنانا
چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے اِتنا دان اور جگیہ کرنا شروع کیا کہ شاستر کے موافق بھرت کھنڈ کے دیش میں
جس جس جگہ جگیہ کرنا اُچت تھا کوئی جگہ جگیہ کرنے سے باقی نہیں رہی لیکن راجا کا من برکت نہ ہوکر سورگ اور
اندر لوک کے سُکھ کی چاہ بنی رہی یہ حال اُس کا دیکھ کر نارد جی نے بچار کیا کہ دیکھو راجا کی عمر صرف جگیہ ہی کرتے
کرتے بیتی جاتی ہے اور کیول جگیہ کرنے سے اس کا پرلوک نہیں بنے گا راجا دھرماتما کے کُل میں یہ پیدا ہوا ہے
اس واسطے اس کو کچھ گیان سکھلا کر بھوساگر پار اُتار دینا چاہیئے یہ بات بچار کر نارد مُن مرت لوک میں راجا کے
پاس آئے راجا نے اُن کو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر ہاتھ جوڑ کر کہا
کہ اے مہاراج میرا بڑا بھاگ اُدے ہوا جو آپ ایسے مہاتما پرش نے کرپا کر کے مجھ کو درشن دیا نارد جی ہنس کر
بولے کہ اے راجا سچ بات ہے تیرا بڑا بھاگ تھا جو تو آدمی کا تن پا کر بھرت کھنڈ کی پرجا کا راجا ہوا اور تو نے
اس بھرت کھنڈ میں جو کرم بھوم ہے جگیہ وغیرہ بہت سے دھرم اور کرم کیے پر جہاں پہونچنے کی اِچھا کر کے راستہ
نہ ملے تو اُس ٹھکانے پر پہونچنا چاہیئے اور جو چلتے ہی چلتے راہ میں عمر پوری ہو جائے اور اُس ٹھکانے پر نہ پہونچے
تو اس راہ چلنے سے سوائے تھکنے کے اور کیا لابھ ہوگا یہ بات نارد مُن کی سُن کر راجا نے بڑا آشچرج مانکر من میں
کہا کہ دیکھو بید اور پُران میں جگیہ اور دان کرنے کا بڑا پُن کہا ہے اس سے بڑھ کر دوسرا دھرم نہیں لکھا ہے
اور نارد جی ایسا کہتے ہیں اس کا کیا بھید ہے۔ راجا یہ بات بچار کر چنتا کرنے لگا۔

ستائیسواں ادھیاے

دیکھنا راجا پراچین برہکھ کا اُن جیوؤں کا سوروپ جن کو مار کر جگیہ میں ہون کر دیا تھا

نارد جی نے راجا کے من کی بات اپنے گیان سے جان کر بچارا کہ جب تک کچھ ڈر راجا کو نہ دکھلاؤں گا
تب تک من اس کا جگیہ کرنے سے نہیں پھرے گا ایسا بچار کر نارد مُن نے اپنے جوگ بل سے جتنے جانور
راجا نے جگیہ میں مارے تھے اُن سب کو آکاش میں راجا کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا جب وہ سب جیو راجا کو
گھورنے لگے تب نارد جی بولے کہ اے راجا یہ سب جانور تم کو دیکھ رہے ہیں جیسے راجا نے آکاش کی طرف
آنکھ اُٹھا کر اُن کو کرودھ سے اپنی طرف گھورتے دیکھا دے مارے ڈر کے کانپتا ہوا نارد جی سے بولا کہ
اے مُن ناتھ میں نے ان سب جانوروں کو مار کر اپنے جگیہ میں ہون کر دیا تھا سو یہ سب مجھ کو کس واسطے کرودھ سے

دیکھتے ہیں آپ کرپا کرکے اس کا کارن برنن کیجئے جس میں میرا ڈر اور سندیہ چھوٹ جائے یہ بات سُن کر ناردجی بولے
کہ اے راجا جس طرح تم نے ان جیوؤں کو مار کر جگیہ میں ہوَن کیا تھا اسی طرح تم کو بھی یہ سب جانور ایک ایک جنم میں
مار کر بدلہ لیویں گے یہ بات سنتے ہی راجا کو بڑا سوچ اس بات کا ہوا کہ جتنے جیو میں نے مارے ہیں اُتنے ہی جنم
مجھ کو لینے پڑیں گے تب میں اُن کے بدلے سے اُرن ہونگا مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو اتنے جیوؤں کو مار کر ہوَن کیا
ایسا بچار کر راجا بولا کہ اے مہاراج جتنے پنڈت اور پروہت اور منتری میرے یہاں ہیں اُن سبھوں نے مجھ کو یہ مت
دی تھی کہ جگیہ کرنے سے بڑھ کر دوسرا دھرم نہیں ہے اور آپ مجھ کو اس میں ڈر بتلاتے ہیں اِس کا کارن کہئے
اُس وقت راجا کے نزدیک ایک پنجڑا مینا کا اور ایک پنجڑا طوطے کا رکھا ہوا ناردجی نے دیکھ کر کہا کہ اے
راجا یہ طوطا اس مینا سے بار بار کہتا ہے کہ جو تو مجھ کو اس پنجڑے سے نکال دے تو میں قید سے چھوٹ کر جنگل
میں پنچھیوں کے ساتھ بہار کروں اور مینا کہتی ہے کہ اے طوطے میں بھی چاہتی ہوں کہ کوئی مجھ کو اس پنجڑے سے
باہر نکال دیتا تو اپنے ساتھیوں میں جا کر خوشی مناتی دونوں آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ پہلے تم اُڑ دو
لیکن اُڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جو دوسرے کو پنجڑے سے باہر نکال سکے یہ بات سُن کر راجا بولا کہ اے مُن ناتھ
یہ دونوں آپ پنجڑے میں بند ہیں کس طرح ایک دوسرے کو نکال سکے جب اِن میں سے ایک پنجڑے سے
باہر ہو تب دوسرے کے نکالنے کی تدبیر کرے ناردجی بولے کہ اے راجا اسی طرح تمھارے پنڈت اور پُروہت
اور منتری لوگ بھی سنسار روپی مایا جال کے پنجڑے میں پڑے رہ کر کیا سامرتھ رکھتے ہیں جو تم کو اس سنسار روپی
جال سے باہر کر سکیں یہ بات سُن کر راجا سمجھا کہ آج تک ایسا گیانی مجھ کو کوئی نہیں ملا جس کا بچن سُننے
سے مجھ کو گیان پراپت ہوتا ایسا بچار کر راجا نے بنے کیا کہ اے مہاراج کوئی تدبیر آپ بتلائیے جس سے
ان جیووں کے ہاتھ سے بچ کر مکت پدوی کو پاؤں یہ بات سُن کر ناردجی بولے کہ اے مہاراج ایک اتہاس ہم
کہتے ہیں سنو کہ ایک پُرنجن پुरंजन نام راجا اگیات अविग्यात اپنے متر سے بڑی پریت رکھتا تھا اور کسی
دوسرے کو یہ بات معلوم نہ تھی اور اگیات سب طرح سے راجا کے کھانے اور پہننے اور سُکھ اور آرام کی سُدھ لیتا
تھا ایک سمے راجا پُرنجن اپنی اِچھا سے اگیات کا ساتھ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کے واسطے اِچھا کر کے
چلا سو وہ پورب اور پچھم اور اُتر تینوں دشاؤں میں ڈھونڈھتا اور گھومتا ہوا بہت دنوں تک بیاکل رہا پر ایک
کوئی جگہ رہنے کے لائق اس کو نہ ملی جب وہ دکھن دشا میں پہونچا تب ایک مکان قلعہ کے برابر بہت اچھا
نو دروازے کا دکھلائی دیا اُس کے چاروں طرف نہر اور باغ اور پھل اور پھول اور میووں کے درخت تھے
جن پر بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولی بولنے والے بیٹھے ہوئے چہچہا رہے تھے وہاں سب طرح کا سُکھ
دیکھ کر راجا پُرنجن اُس مکان میں رہنے کے واسطے اِچھا کر کے بھیتر چلا تو دروازے پر پہونچ کر کیا دیکھا کہ
ایک جوان استری بہت سُندر طرح طرح کے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے وہاں ٹہل رہی ہے اور دس سہیلیاں
اُس کے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کے واسطے موجود ہیں اور اُس سے تھوڑی دُور آگے ایک سانپ پانچ پھن کا

دروازے پر بیٹھا ہوا دکھلائی دیا راجا پُرنجن اُس استری کو دیکھتے ہی اُس کے روپ پر موہت ہوگیا -

اٹھائیسواں ادھیاے

بواہ کر کے سُکھ اور بلاس کرنا راجا پرنجن کا اس استری سے

نارد جی بولے کہ اے پراچین برہی جب راجا پُرنجن کا چت اُس استری پر موہت ہوگیا تب اُس کے پاس جاکر پریم سے پوچھا کہ اے سندری تم دیو کنیا اور لچھمی جی کے برابر سُندر کس کی بیٹی اور کس کی استری ہو اور کس اچھا سے یہاں ٹہلتی ہو تمھاری آنکھوں کے بان سے پُرشوں کا من گھائل ہوجاتا ہے اور یہ مکان کس نے بنایا ہے اور اس میں کون رہتا ہے یہ بیٹھے۔ بچن سُن کر وہ استری مسکرا کر بولی کہ اے راجا میں اپنی ماتا اور پتا کا نام نہیں جانتی کہ میں کس کی بیٹی ہوں اور ابھی تک میرا بواہ نہیں ہوا اس لیے مجھ کو بواہ کرنے کی اچھا ہے اور یہ نہیں معلوم کہ یہ مکان کس نے بنایا ہے لیکن میں یہاں رہتی ہوں جو کوئی میرے ساتھ بواہ کرے وہ بھی اس قلعہ میں رہے اور یہ سانپ میرے دروازے پر رچھا کرنے کے واسطے رہتا ہے یہ بات سُنتے ہی راجا پُرنجن نے بہت خوش ہوکر کہا کہ اے پران پیاری تم مجھ کو قبول کرو تو میں تم سے بواہ کرنے میں بہت خوش ہوں تمھارے ساتھ بواہ کرکے میں اسی مکان میں رہ کر بھوگ اور بلاس کروں گا تب وہ سُندری ہنس کر بولی کہ اے راجا تمھارا ایسا سُندر روپ دیکھ کر کون استری موہت نہیں ہوگی جب اس طرح دونوں سے بات چیت ہوئی تب راجا پُرنجن اُس کے ساتھ قلعہ میں جاکر گت هرب بواہ اُس کے ساتھ کرکے بھوگ اور بلاس کرنے لگا اور راجا اُس کے بس ایسا ہوگیا کہ دن رات اُس کی آگیا میں رہ کر بنا پوچھے اُس کے کوئی کام نہیں کرتا تھا جب پُرنجن کے اُس استری سے بہت بیٹے اور بیٹی پیدا ہوئے تب راجا اُن کا بواہ کرکے ایک دن بنا پوچھے اُس استری کے رتھ پر سوار ہوکر شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جاکر بہت سے پشو مارے اس لیے رانی کرودھ میں بھر کر میلی دھوتی پہن کر کوپ بھون میں پڑی رہی جب راجا شکار میں دوڑ دھوپ کرنے سے پیاسا ہوکر اپنے مکان پر آیا تب اُس نے پانی پی کر داسوں سے رانی کا حال پوچھا تو اُنھوں نے کہا کہ نہ معلوم کون سا دُکھ رانی کو آج پیدا ہوا جو گہنا اور کپڑا اُتار کر پرتھوی پر پڑی ہے یہ بات سُنتے ہی راجا بڑے ڈر اور سوچ میں ہوکر رانی کے پاس دوڑتا ہوا گیا اور پاس جاکر بڑے پریم سے پکارا جب وہ مارے کرودھ کے کچھ نہ بولی تب راجا بڑی بنتی سے اُس کے چرن داب کر کہنے لگا کہ اے پران پیاری تم کس واسطے مجھ سے نہیں بولتی ہو میں نے کون سی چیز تم کو نہیں دی اور کس بات میں تمھارا کہنا نہیں مانا جو تم اتنا دُکھ اُٹھاتی ہو تمھاری یہ دشا دیکھنے سے میرا کلیجا پھٹا جاتا ہے تم کو میری سوگند ہے جلد سچ کہا دو تم کو کسی نے دُربچن کہا ہو تو میں اُس کو بھی ڈنڈ دوں یہ بات سُنتے ہی رانی کرودھ سے بولی کہ یہ سب تمھارا قصور ہے جو تم بغیر پوچھے شکار کھیلنے چلے گئے تھے اسی سے میں اُداس ہوں تب راجا پُرنجن رانی کے پانوں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھ سے قصور ہوا جو بغیر پوچھے چلا گیا

اب تمھاری آگیا بغیر کہیں نہ جاؤں گا مجھے اپنا داس سمجھ کر اس مرتبہ میرا قصور معاف کرو میں تمھارے اوپر نچھاور ہوتا ہوں تم اپنے ہاتھ سے مجھ کو باندھ کر جو چاہو سو ڈنڈ دو جب ایسی بنتی کرنے سے رانی اُٹھی تب راجا نے اپنے ہاتھ سے مُنھ اُس کا دھو کر بدن کی دھور جھاڑ دی اور اُس کو گہنا اور کپڑا پہنا کر بہت دن تک اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا لیکن میں مایا روپی جگت سے برکت نہیں ہوا جس طرح مجھ کو سنسار ہی چاہنا بنی ہے اُسی طرح راجا پُرنجن کو بڑھاپا آنے اور اندریاں شتھل ہونے پر بھی سنسار کا موہ لگا تھا اتنا حال راجا پُرنجن کا سُنا کر نارد مُن بولے کہ اے پراچیں برکھ مرت نام کال کی بیٹی اپنا پت ڈھونڈھنے کے واسطے سب جگہ جاتی تھی لیکن اُس کو موت جان کر کوئی قبول نہیں کرتا تھا سو وہ ایک دن میرے پاس آکر کہنے لگی کہ تم میرے ساتھ اپنا بواہ کرو جب میں نے نہیں مانا تب اُس نے کرودھ کر کے مجھ کو یہ شاپ دیا کہ تم ایک مہورت سے زیادہ کسی جگہ نہ رہ کر دن رات پھرتے گھومتے رہو تم اڑھائی گھڑی سے سوائے کہیں ٹھہرو گے تو تمھارا سر دُکھے گا جب اُس نے مجھ کو ایسا شاپ دیا تب میں نے اُس کو یہ تدبیر بتلائی کہ تو جاکر پرجوار प्रज्वार نام گندھرب کی بہن ہو جا اُس کی فوج بہت ہے وہ ہر روز ایک پُرش پکڑ کر تجھے بھوگ کرنے کے واسطے دیا کرے گا یہ بات سُنتے ہی وہ مرت پرجوار گندھرب کے پاس جاکر بولی کہ میں تمھاری بہن ہونے کے واسطے آئی ہوں گندھرب بولا کہ بہت اچھا تم یہاں رہو پرجوار نے جرا نام کنّتی کو بُلا کر کہا کہ تو اُس کے واسطے ایک آدمی جوان اور خوبصورت ٹھہراوے تو ہم اُس کی شادی اُسکے ساتھ کردیں اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو کوئی کسی کو کچھ چیز اپنی خوشی سے دے اور وہ نہ لیوے یا دھن پاکر دان اور یگ نہ کرے تو وہ آدمی پیچھے سے دُکھ پاتا ہے اور پرمیشور نے اس واسطے موت کی حد نہیں رکھی کہ جو آدمی کو اپنی موت کا حال معلوم ہو جائے گا تو وہ ادھرم کرنا چھوڑ کر برکت ہو جاویگا اسلیے اپنی مایا سے یہ بات پرمیشور نے گُپت رکھی ہے۔

اُنتیسواں ادھیاے

جانا پرجوار کا اپنی فوج لیکر پرنجن کے مارنے کے واسطے

نارد جی بولے کہ اے راجا جرا نام کنّتی نے جاکر پرجوار گندھرب سے کہا کہ راجا پرنجن اس لیے بواہ کرنے جوگ ہے تب پرجوار نے تین سو ساٹھ گندھرب اور تین سو ساٹھ گندھربنی اپنی فوج کو ساتھ لیکر راجا پُرنجن سے لڑنے کے واسطے جاکر اس کا قلعہ گھیر لیا تب وہ سانپ جو پانچ پھن کا دروازے پر رہتا تھا گندھربوں سے لڑائی لڑنے لگا اور اُس کو بھیتر جانے نہیں دیا جب وہ سانپ اکیلے لڑتے لڑتے تھک گیا تب اُداس ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو میں اتنے دنوں تک دشمن سے لڑا لیکن میرا مالک بھوگ اور بلاس میں ایسا بیہوش ہے کہ جس نے کچھ بھی میری مدد نہ کی جب اس طرح سوچ کرنے سے وہ سانپ تھک گیا تب ایک کھوکھلے درخت میں جا چھپا تب پرجوار گندھرب اُس قلعہ میں آگ لگا کر بھیتر چلا گیا جب آگ لگنے سے پرنجن بیاکل ہو کر اپنا پران بچا نہ سکا تب اپنے کُٹمب کی رچھا کیونکر کرے گا

اُس وقت پُرنجن نے اُداس ہوکر بچار کیا کہ کسی طرح میرا پران بچتا تو اچھا تھا پرنجنی کا بچنا تو بہت مشکل ہے اسی چنتا میں راجا پُرنجن جل کر مرگیا سو وہ مَلے मलय دیش میں راجا بِدربھ विदर्भ کی بیٹی ہوا اور کارن استری ہونے کا یہ ہے کہ مرتے وقت پرنجنی میں اُس کا دھیان لگا تھا اِس لیے اِستری کا تن پایا اور پانچال पाचाल دیش میں مَلَے دھوج मलयध्वज راجا کے ساتھ جو بڑا دھرماتما تھا اُس کا بواہ ہوا سو اُس نے بہت دنوں تک گرہستی کا سکھ اُٹھایا اور سات بیٹے اور کئی پُوتے پیدا ہوئے ۔

تیسواں ۳۰ ادھیاے

مرنا راجا مَلَے دھوج کا اور بھینٹ ہونا پرنجن کا اگیات اپنے متر سے

نارد جی نے کہا کہ اے پراچین برہ بہت دنوں تک راجا مَلے دھوج راج کر کے اگست مُن سے گیان سیکھ کر سنساری مایا سے برکت ہوگیا اور راج گدی اپنے بیٹے کو دیدی اور استری سمیت جنگل میں جاکر بہت دنوں تک ہر بھجن کر کے جب تن اپنا تیاگ کیا تب رانی چتا بنا کر اور راجا کی لوتھ اُس پر رکھ کر جلانے کے واسطے تیار ہوئی لیکن موہ کے بس ہوکر آگ نہیں لگا کر بہت بلاپ کرنے لگی تب اگیات اس کے پُرانے متر نے وہاں آکر اُس کو پہچانا کہ وہی پُرنجن ہے جس نے میرا ساتھ چھوڑ کر پُرش سے استری کا تن پایا یہ دشا اُس کی دیکھ کر اگیات نے دیا کر کے جب استری روپ پُرنجن سے پوچھا کہ تو کس واسطے اتنا روتی ہے اور یہ تیرا کون تھا جو مرگیا مجھ کو تو نے پہچانا یا نہیں تب رانی بولی کہ میں تم کو نہیں پہچانتی ہوں اور یہ میرا پت مرگیا ہے جس کے سوچ سے میں روتی ہوں یہ بات سُن کر اگیات نے کہا کہ تو پہلے جنم میں پُرنجن پُرش تھا اور میں اگیات نام تیرا متر ہوں تو میرا ساتھ چھوڑ کر گھر سے نکل آیا اور ایک استری کے ساتھ بھوگ اور بلاس سنساری سُکھ میں لپٹ کر مجھے بھول گیا اس لیے تو نے استری کا تن پایا اس کے مرنے کا سوچ چھوڑ کر پُرش کا تن ملنے کی تدبیر کرنا چاہیئے اور ہم اور تم دونوں ہنس روپی جیو آتما اور پرماتما مان سرودر کنارے کے رہنے والے ہیں سو تم سنساری موہ میں پھنس کر نسٹ ہوگئے یہ جیو میری مایا سے چوراسی لاکھ جون میں بہت طرح کا تن پاتا ہے یہ بات سُنتے ہی جب استری روپ پُرنجن کو گیان ہوا تب اُس نے پت کا سوچ چھوڑ کر لوتھ اُس کی جلادی اور اگیات کی آگیا کے موافق ہر بھجن میں لین ہوکر اور وہ تن چھوڑ کر پُرش کا تن پایا اور اگیات اپنے متر سے جا ملا اتنی کتھا سُن کر پراچین برہ نے نارد جی سے پوچھا کہ اے مہاراج میں سنساری جیو اتنا گیان نہیں رکھتا جو اس کتھا کا ارتھ سمجھ سکوں آپ دیال ہوکر بستار پوربک اس کا حال برنن کیجئے تب میری سمجھ میں آوے یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے راجا وہ پُرنجن جیو ہے اور اگیات نام متر پرمیشور کو سمجھنا چاہیئے جو اس جیو کی رچھّا سب جگہ نرک اور گربھ آدک میں کرتے ہیں لیکن کسی کو دکھلائی نہیں دیتے اور یہ جیو پرمیشور کا اسمرن اور دھیان چھوڑ کر سنساری سُکھ میں پھنستا ہے اور اپنے اگیان سے جیسا جیسا کرم کرتا ہے

ویسا ویسا جنم چوراسیؔ لاکھ جُون میں پاکر من مانا سکھ اُس تن میں نہیں پاتا ہے اسی طرح پُرنجن بھی اگیات کا ساتھ چھوڑ کر
چوراسی لاکھ جُون میں بہت دنوں تک بھرمتا رہا جس طرح یہ جیو آدمی کا تن پاکر خوش ہوتا ہے اسی طرح پُرنجن بھی اُس
قلعہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا اور جیسے اُس قلعہ میں نو دروازے تھے ویسے آدمی کے تن میں ناک اور کان ادک
نو چھید اندریوں کے ہیں اور تن آدمی کا رتھ کی طرح ہے جس پر پُرنجن بیٹھ کر شکار کھیلنے گیا تھا اس رتھ کے گھوڑے
اندریوں کو سمجھنا چاہیئے جس طرف من وغیرہ اندریاں چاہتی ہیں وہی کام آدمی کرتا ہے اور آدمی کے اہنکار کو وہ
سانپ جو پُرنجن کے قلعہ کے دروازے پر دیکھا تھا سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ آدمی بڑھاپے کے وقت بھی اپنا
اہنکار نہ چھوڑ کر کہتا ہے کہ ہم مرتے دم تک بھی اپنے لڑکے بالوں کو پالیں گے اور یہ بات نہیں جانتا کہ سب کے
پالنے والے پرمیشور ہیں اور آدمی کے بدھ کو وہ استری جس پر پُرنجن موہت ہوا تھا سمجھنا چاہیئے جس طرح مرتے دم تک
بدھ آدمی کے ساتھ رہ کر اپنی اچھا کے موافق اُس سے کام کراتی ہے اُسی طرح پُرنجن نے بھی اُسی استری کے بس
ہو کر اپنی گزران دی اور جس طرح اگیانی آدمی اپنی بدھ اور کرتب کے برابر کسی کو نہ سمجھ کر پرمیشور ترلوکی ناتھ پیدا اور پالن
کرنے والے کو بھول کر اور پُران کی باتوں پر بشواس نہ رکھنے سے آخر کو دُکھ پاتا ہے ویسے ہی پُرنجن بھی اگیات اپنے
متر کا ساتھ چھوڑنے اور بدھ روپی استری کا سنگ کرنے سے بہت دُکھی ہوا تھا اور جس طرح آدمی محنت کرنے پر بھی
اپنے منورتھ کو نہ پاکر پچھتاتا ہے اُسی طرح پُرنجن نے بھی جلنے اور مرنے کے سمے چنتا کی تھی اور آدمی کے بدن میں کام
کرودھ لوبھ موہ آدک جو بھرا رہتا ہے اُس کو پروار پُرنجن کا سمجھنا چاہیئے جس طرح بڑھاپا مرنے والے کی خبر کال کے
یہاں جاکر دیتا ہے کہ اُس کو مار لو اسی طرح جرا نام کنّیا نے بھی پُرنجن کا بڑھاپا دیکھ کر پرجوار گندھرب سے اُس کے
مارنے کے واسطے کہا تھا اور وہ کال کی بیٹی بُوت ہو کر پرجوار گندھرب کو انت سمے کا بکھم جور جاننا چاہیئے اور اُسکے ساتھ
جو تین سو ساٹھ گندھرب تھے اُن کو دن اور گندھربنیوں کو رات جان کر یہی کال کی فوج سمجھو جس دن اور رات کے گزرنے
سے عمر پوری ہونے کے بعد کال مار لیتا ہے اور جس بڑھاپے کے وقت اندریوں میں سامرتھ نہ رہ کر لُو ہوا اور سانس
بدن کا سوکھ جاتا ہے اُسی طرح پرجوار گندھرب کی سینا نے جاکر پُرنجن کا قلعہ جلا دیا تھا اور مرتے وقت جس چیز میں
دھیان آدمی کا لگا رہتا ہے مرنے کے بعد وہی تن پاتا ہے پُرنجن کا چت مرتے وقت پرنجنی میں لگا تھا اس لیے
وہ استری ہوا سو وہ استری ہونے سے اپنے پت کی آگیا میں رہ کر دن کاٹنے پڑتے ہیں اور جب تک اُس جیو کی گت
نہیں ہوتی تب تک اسی طرح چوراسیؔ لاکھ جُون میں جنم پاکر دُکھ سے نہیں چھوٹتا وہ اگیات نام متر جو پرمیشور ہے دیا
کر کے آدمی کے تن میں کسی ساتھ اور مہاتما سے بھینٹ کرا دے اور اُس مہاتما کے اُپدیش کرنے سے آدمی ہر کتھا
اور کیرتن سُن کر اگیان چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریت کرے تب ایشور کا بھجن اور اسمرن کر کے جنم اور مرن سے چھوٹے جس طرح
پُرنجن اگیات متر کی کرپا سے اپنا پہلا تن پاکر مُکت ہوا تھا اے راجا بغیر دیا پرمیشور کے ساتھ اور مہاتما کا درشن اور
ست سنگ ملنا کٹھن ہے اور آدمی بنا ست سنگ اور سیوا کرنے ہر بھگتوں کے سنسار جال سے نکل نہیں سکتا
سو تم نے بہت دنوں تک راج گدی پر بیٹھ کر سنساری سُکھ بھوگا اور بہت جگیہ اور دان کر کے جس پایا اب تم کو

ساؤدھ
ساؤدھ

اچت ہے کہ من اپنا برکت کرکے ہر چرنوں میں پریت لگاکر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرو جس میں تمہارا پرلوک بنے اور جب تک سنساری موہ چھوڑکر ہر چرنوں میں پریت نہ کروگے تب تک آواگون سے چھوٹنا بہت مشکل ہے جب تم پرمیشور کی کتھا اور بیلاس سن کر سادھو اور مہاتما سے ست سنگ کروگے تب تمہارا انتہ کرن شدھ ہوگا اور اُس دان اور جگیہ کرنے سے سنساری لوگ تھوڑے دن دیولوک میں رہ کر سکھ بھوگ کر پھر جنم لینے سے دُکھ پاتے ہیں اور برکت ہونے اور ہر بھکت کرنے سے بیکنٹھ کا سکھ ملتا ہے سو تم کو بھکت کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر راجا نے ہاتھ جوڑکر نارد جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ نے یہ گیان بہت اچھا بتلایا لیکن ابھی تک ہمارے بیٹے جو تپ کرنے کو گئے ہیں نہیں پھرے وہ لوگ آویں تب راج گدی دے کر میں جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ اور دھیان کروں۔

اکتیسواں ادھیاے

دکھلانا نارد مُن کا ایک ہرا باغ ہرن سمیت اپنے جوگ بل سے پراچین برکھ کو

متیرے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی نارد مُن نے یہ بات سُن کر آشچرج مان کر بچارا کہ دیکھو میں نے اتنا گیان راجا کو سکھایا لیکن برکت نہو کر ابھی تک اس کو راج گدی کا موہ لگا ہے ایسا بچار کر نارد مُن اپنے جوگ بل سے ایک باغ آکاش میں تیار کرکے بولے کہ اے راجا ہم کو ایک بڑا اچھا معلوم ہوتا ہے ذرا اوپر تو دیکھو جیسے راجا نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو آکاش کی طرف ایک باغ بہت اچھا پھل اور پھول لگا ہوا چار دروازے کا دکھائی دیا اور ایک ہرن جنگلی ہریالی دیکھ کر کودتا اور چوکڑی بھرتا ہوا جب اُس باغ میں آکر پھل اور گھاس کھانے لگا تب ایک بہلیا سب سامان شکار کا ساتھ لیے اُس ہرن کو پکڑنے کے واسطے باغ میں پہونچا اور اُس نے ایک دروازے پر جال لگاکر دوسرے دروازے پر کتے کو لٹکارا اور تیسرے دروازے پر آگ لگاکر چوتھے دروازے میں آپ دھنکا اور بان سادھ کر کھڑا ہوا اور وہ ہرن یہ حالت دیکھنے پر بھی کچھ ڈر نہ مان کر خوشی سے پتی اور پھل کھاتا تھا راجا اُس باغ اور بہلیا اور ہرن کو دیکھ کر بولا کہ اے مُن ناتھ ایک بات بڑے آشچرج کی دکھلائی دیتی ہے کہ چاروں دروازوں پر اس ہرن کے مرنے کا سامان نزدیک آپہونچا ہے تس پر بھی یہ ہرن مرنے کا ڈر نہ مان کر بڑے آنند سے چر رہا ہے اس چرنے سے اُسکو کیا فائدہ ہوگا یہ بات سُنتے ہی نارد مُن مسکرا کر بولے کہ اے راجا تیرا ابھی یہی حال ہے بڑھاپا آنے سے تیری سب اندریوں کی سامرتھ جاتی رہی اور مرنے کا وقت نزدیک آپہونچا اور پہلے جو کچھ تجھ پر جوانی سے امید تھی وہ نہ رہ کر اب بڑھاپا زیادہ ہونے سے دن رات تیرے بدن کا لہو اور مانس اس طرح سوکھتا جاتا ہے جس طرح پانی آگ کی گرمی سے جل کر کچھ باقی نہیں رہتا اور موت تجھ کو پیچھے سے کتے کی طرح رپیٹے آتی ہے اور مرے کا رن شکاری کی طرح دھنکھ بان لیے ہوئے تیرے سامنے کھڑا ہے اُس کے ہاتھ سے تیرا بچاؤ نہیں ہوسکتا اور تو سنساری مایا موہ کے جال میں ایسا بندھا ہے کہ یہ سب حال آنکھوں سے دیکھنے پر بھی تجھے اپنے مرنے کا ڈر

کچھ نہیں ہوتا اور سنسار ہی سُکھ اور راج گدّی کی ہوس مجھ کو اب تک بنی ہے یہ گیان سنتے ہی جب راجا کے رونگٹیں کھڑے ہو گئے تب وہ ڈر مان کر ایسا سمجھا کہ میرا بدن جلا جاتا ہے یہ دشا اپنی دیکھتے ہی نارد مُن کے چرنوں پر گر کر بولا کہ اے مہاراج آپ نے بڑی کرپا کر کے مجھ کو سنساری پھندے سے باہر نکالا نہیں تو میں اس مایا موہ کے مہاجال میں پھنسا رہتا یہ بات کہہ کر راجا نے پدھ کے ساتھ نارد جی کی پوجا کی اور اُسی جگہ سے سنساری موہ چھوڑ کر بدری کیدار کی طرف چلا گیا اور ہر بھجن کر کے مُکت پدوی کو پہونچا اور نارد مُن وہاں سے چلے گئے اس کے بہت دنوں بعد نارائن جی پرچیتوں کے تپ اور اسمرن کرنے سے خوش ہوئے تب اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیکر اُن سے کہا کہ تم لوگ بَر دان مانگو تب پرچیتوں نے ڈنڈوت اور استت کر کے کہا کہ اے مہاراج ہم یہ بردان مانگتے ہیں کہ ہم لوگ سنساری مایا میں نہ پھنسیں اور سادھو اور مہاتماؤں کا ست سنگ رہ کر آپ کے چرنوں میں ہماری بھگت بنی رہے شیام سُندر تری لوکی ناتھ نے اچھا پورنک بردان دے کر کہا کہ تم لوگ گرہستھ ہو کر انت سمے مُکت پدوی کو پاؤ گے جب ایسا بردان پا کر وہ اپنے گھر کو چلے تب راستے میں کیا دیکھا کہ جو نگر اور گانوں بسا تھا وہ سب اُجڑ کر جنگل ہو گیا یہ حال دیکھ کر پرچیتوں نے کہا کہ جنگل کے دیوتوں نے ہمارا راج اور دیش اُجاڑ دیا سو جوگ کی آگ سے ان کو جلا دینا چاہیئے جس میں اپنے کیے کا پھل پاویں یہ بچار کر جب پرچیتاؤں نے جنگل کی طرف کرودھ سے دیکھا تب وہ جنگل جلنے لگا اور وہاں کے دیوتا اپنا پران لیکر بھاگے اور برہما جی کے پاس جا کر یہ حال کہا تب چندرما برہما جی کی آگیا سے پرچیتوں کے پاس آکر بولے کہ تم لوگوں نے ہر بھگت ہو کر دس ہزار برس تک پرمیشور کا تپ کیا ہے تم کو بے قصور ایسا غصہ نہ کرنا چاہیئے اس جنگل سے سب رکھیشور اور منیشور اور رِش اور پچھیوں کو بھوجن مل کر بہت سے جیوؤں کی رچھا ہوتی ہے اس کے جلانے سے تم کو بڑا پاپ ہوگا اور تم نے سنسار پیدا کرنے کی اِچھا سے پرمیشور کا تپ کیا ہے سو تم لوگ تم لوچا निम्लोचा نام کنیا سے جو درختوں کی بیٹی ہے اپنی شادی کرو اس سے تمہارے بہت سنتان ہوگی یہ بچن چندرما کا سنتے ہی جنگل کے دیوتا وہ لڑکی پرچیتوں کے پاس لے آئے اور چندرما کے سمجھانے سے پرچیتوں کرودھ اپنا چھما کیا اور آگ جنگل کی بجھادی تب پرچیتا لوگ اُس لڑکی سے گندھرب بواہ کر کے استری سمیت ہاتک ستی اپنے باپ کی نگری میں پہونچے اور راج کاج کرنے لگے اور چندرما خوش ہو کر اپنے لوک میں گئے سو اُسی لڑکی سے پرچیتوں کے دچھ نام بیٹا پیدا ہوا جس نے پرمیشور کا تپ کر کے ہتھُن دھرم کرنے سے بہت سے جیو پیدا کیے جب کچھ دنوں بعد پرچیتا لوگ اپنے بیٹے کو راج دے کر پرمیشور کا تپ کرنے کے واسطے پچھم طرف چلے گئے تب راہ میں اُن کو نارد جی ملے سو ان کے اُپدیش سے پرچیتا لوگ پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر گئو لوک میں پہونچے اتنی کتھا بدر جی میترے رکھیشور سے سُن کر ہستنا پور کو چلے گئے۔

دوہا

پت کی نندا سُنت ہی تجی ستی نج دیہہ
لاکھن گا نری دیت اب پت کو تیاگ سنیہہ

جو چوتھے اسکندھ کو کہے سُنے چت لاے
لیے گیان سکھ سمپدا پاپ پہاڑ بلا ے

اسکندھ پانچواں

راجا پریہ برت اور جڑ بھرت کی کتھا اور ساتوں دیپ اور نو کھنڈ اور چودھوں بھون اور سب نرکوں کا حال

دوہا | شیش شاردا بنے کرگوبند پد سر دھار | یہ پنچم اسکندھ کی کتھا کہوں بستار

کبت

چڑھ گجراج چتر نگنی سماج سنگ جیت چھت پال سُرپال سُوں سجت ہیں
بَد یا اپار پڑھ تیرتھ اینک کر جگیہ اور دان بُہ بھانت سُون کرت ہیں
تین کال میں نہاے اندریوں کو بس لاسے کریں باس بن بکھے باسنا تجت ہیں
جوگ اور جگیہ جپ تپ ہوا نیک کرے بنا بھگونت بھکت بھو نا ترت ہیں

پہلا ادھیاے

پوچھنا راجا پریچھت کا شکدیو جی سے حال راجا پریہ برت کا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُنکر شکدیو جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے تیسرے اسکندھ میں کہا ہے کہ پریہ برت سوایمبھومُن کے بیٹے نے نارد مُن کے اپدیش سے لڑکپن میں برکت ہوکر جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ کیا تھا پھر گرہستھ ہوکر راج بھوگ کرنے کے بعد تپ کرکے مُکت پدوی پائی اسے برہم مُورت گیان پراپت ہونے پر پھر وہ کس واسطے گرہستی میں پھنسا جب تک آدمی سنساری مُوہ پھنسا وہ کر استری اور پُتر اور دھن کو اپنا جانتا ہے تب تک وہ گیانی نہیں ہوتا اور جس کے گیان پراپت ہونے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے پھر وہ کس واسطے جان بوجھ کر مایا جال میں پھنسے گا یہ سندیہ میرا مٹا دیجئے شکدیو جی ہر چرنوں کا دھیان کرکے بولے کہ اے راجا تم نے بہت اچھی بات پوچھی حال اس کا اس طرح پر ہے کہ راجا پریہ برت گیانی ہونے پر بھی پچھلے جنم کے سنسکار سے دیکھنے میں راج بہاج کرتا رہا لیکن وہ گرہستھ آشرم میں بھی برکت یہ آزاد رہ کر راج اور دھن اور استری اور پُتر آدک کے موہ میں نہیں پھنسا کچھ دنوں کے بعد راج گدی چھوڑ کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور جب پہلے نارد مُن کے اُپدیش سے پریہ برت گیانی ہوکر مندراچل پہاڑ پر تپ کرنے کو چلا گیا تھا تب راجا سوایمبھومُن نے وہاں جاکر پریہ برت سے کہا کہ اے بیٹا تو راج اور بواہ کرکے اولاد پیدا کر۔ اُس نے جواب دیا کہ اے پتا بواہ کرنے اور

اولاد پیدا ہونے سے آدمی دھن اور پروار کے موہ میں پھنس کر نرک میں پڑتا ہے اس لیے میں راج گدی اور سنساری سکھ
نہیں چاہتا مجھ کو پرمیشور کا اسمرن اور دھیان اچھا معلوم ہوتا ہے جب پریہ برت نے سوایمبھوئن کا کہنا نہیں مانا تب
وے اُداس ہو کر بیٹھے تھے کہ اُسی وقت برھماجی سنکادک رکھیشور اور دیوتاؤں کو ساتھ لیے ہوئے ہنس پر سوار ہو کر
وہاں آئے جب سوایمبھومُن اور پریہ برت نے اُن کو ڈنڈوت کر کے آدر سمیت بٹھالا تب برھماجی نے کہا کہ اے
پریہ برت تم بواہ کرنا اور راج گدی پر بیٹھنا کیوں نہیں قبول کرتے نارائن جی کی آگیا اس طرح پر ہے کہ چھتری لوگ
راج کریں سو تم کو اُن کی آگیا مان کر سنساری جیوؤں کو بڑھانا چاہیے جس طرح ہم نارائن جی کی آگیا کے موافق سنسار کو
پیدا کرتے ہیں اسی طرح تم بھی اُن کی آگیا مان کر راج گدی پر بیٹھو اور بواہ کر کے چھتریوں کو پیدا کرو ہم دیکھتے ہیں کہ
کوئی جیو ان کی آگیا سے باہر نہیں رہتا ہے جو کچھ جس کے نصیب میں لکھا ہے وہی ہوتا ہے شیام سندر نے جسے
جو کام سونپا ہے اُس کے سوائے دوسرا کام وہ نہیں کر سکتا ہے جس طرح بیل کی ناک میں رسی ناتھ کر جدھر چاہتے
ہیں اُدھر لے جاتے ہیں اُس کا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح جڑ اور چیتن سب جیوؤں کی گت سمجھنا چاہیے کسی کو
ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ جو پرمیشور کی آگیا میں تل بھر گھٹا بڑھا سکے اِس لیے بید کی آگیا کے موافق سب کام کرنا
اُچت ہے اور اے پریہ برت گرہستھ آشرم کچھ بُرا نہیں ہوتا جو آدمی کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار اور من اور اندریوں کو
اپنے ادھین رکھ کر اُن کے بس میں نہیں ہو جاتا اُس کو جنگل اور گرہستی دونوں جگہ کا رہنا برابر ہے اور جس نے اُن کو
اپنے بس نہیں کیا اُس کو گرہستی چھوڑ کر جنگل میں جا بیٹھنے سے کیا لابھ ہوگا کیونکہ دشمن زبردست تو اپنے ساتھ ہی رکھتا
ہے جب تک آدمی کام کرودھ آدک کو اپنے بس میں نہیں کرتا تب تک پرمیشور اُس کو نہیں ملتے اور آدمی کے اوپر تین رن
یعنی رکھورن دیورن اور پترن رہتے ہیں جب تک ان تینوں رن سے اُرن نہ ہو تب تک اُس کو برکت نہونا چاہیے
اور جب آدمی سنساری سکھ بھوگ کر اُس کا سواد دیکھ لیتا ہے تب پھر وہ اُس سکھ کی چاہنا نہیں رکھتا سو تم پہلے راج
کر کے پھر بیراگ دھارن کرنا جب اس طرح سمجھانے سے پریہ برت نے بواہ کرنا اور راج گدی پر بیٹھنا قبول کیا تب
برھماجی اور سوایمبھومن نے بڑی خوشی سے پریہ برت کو ماکھمتی میں لا کر راج گدی دی شکدیوجی نے کہا کہ اے پریچھت
اس طرح پریہ برت راج سنگھاسن پر بیٹھ کر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر راج کرنے لگا جب اُس نے اپنا بواہ بشوکرما کی
بیٹی برہکھمتی سے کیا تب اِس استری سے اگنی دھر آدک بیٹے اور جس وتی نام بیٹی ہوئی اُن میں تین لڑکے بال جتی
ہو گئے بید پڑھ کر برم ہنسوں کا ست سنگ رکھا اور دوسری استری شانتنی शान्तनी نام جو دیوتاؤں نے لا کر
راجا پریہ برت کو دی تھی اُس سے اُتم اور تامس اور ریوت نام تین لڑکے پیدا ہو کر چودھو منتروں میں اُن کی گنتی
ہوئی راجا پریہ برت نے ہزاروں برس تک دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج بھوگ کر پرجا کو پتر کی طرح سکھ دیا
اور یہ اچھا ہے اُن کی اندریوں کا پراکرم کم نہیں ہوا کچھ دن بیتے راجا نے بچار کیا کہ سورج کا رتھ آٹھوں پہر پھرنے
سے دن اور رات ہوتی ہے سُمیر پربت کی اوٹ میں جانے سے رات ہو جاتی ہے اور رات کو سندھیا پوجا تپ
دان آدک اچھے کرم کرنے میں بگھن ہوتا ہے اور اندھیارے میں بُرا کرم کرنے سے پاپ ہوتا ہے اس لیے

ہمارے راج میں آٹھوں پہر دن کے برابر پرکاش بنا رہ کر رات نہ ہوتی تو اچھا تھا یہ بات بچار کر راجا پریہ برت نے
ایسا رتھ ایک پہیئے کا سورج کی طرح پرکاش والا بنوایا جس رتھ کے پرکاش سے آٹھوں پہر اُن کے راج میں اُجالا
رہ کر رات ہونا بند ہو گیا اور راجا پریہ برت ایسے پرتاپی ہونے پر بھی آٹھوں پہر نارائن جی کے چرنوں میں چت لگائے
رہتا تھا جب راجا نے اُس رتھ پر بیٹھ کر پرتھوی کے چاروں طرف سات بار پرکرما کر کے ایک چھتر راج کیا تب
اُس رتھ کے گھومنے سے جو ایک پہیئے کا تھا پرتھوی پر ساتوں سُمدر ساتوں دیپ پرگٹ ہو گئے پہلے جمبو دیپ ایک لاکھ
جوجن کے گھیر میں ہوا اور ایک جوجن چار کوس کا سمجھنا چاہیئے اور بھرت کھنڈ آدک اسی دیپ میں ہیں اس دیپ کے
چاروں طرف کھاری پانی کا سمدر ہے دوسرا پاکر دیپ دو لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف اوکھ
کے رس کا سُمدر ہے تیسرے شالمل शाल्मली دیپ چار لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اس کے چاروں طرف
مدرا (شراب) کا سُمدر بھرا ہوا ہے چوتھا کُش دیپ آٹھ لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف گھی کا سُمدر بھرا ہوا
ہے پانچواں کرونچ دیپ سولہ لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف دودھ کا سُمدر ہے چھٹواں شاک دیپ
بتیس (۳۲) لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف مٹھے کا سُمدر ہے ساتواں پُشکر دیپ چونسٹھ (۶۴) لاکھ جوجن
کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف میٹھے پانی کا سُمدر بھرا ہوا ہے دیکھو پرمیشور کی مہما سے اتنی بڑی لمبائی اور
چوڑائی اس پرتھوی کی ہے اگیان آدمی کیسا سامرتھ رکھتا ہے جو اُن کی استت کر سکے سو راجا پریہ برت نے ایک
دیپ کا راج اپنے بیٹوں کو بانٹ کر جسوتی نام اپنی لڑکی کا بیاہ شکراچارج سے کر دیا جس کے پیٹ سے دیویانی نام
لڑکی پیدا ہوئی جب کہ رات ہونا اُس کے راج میں بند ہو گیا تب سوایمبھو من اور برہما جی نے راجا پریہ برت کو سمجھایا
کہ جو بات پرمیشور کی مرجادا سے بنائی گئی ہے اُس کو مٹانا نہ چاہیئے تب راجا پریہ برت نے رتھ کا پھرانا بند کر دیا اتنی
کتھا کہہ کر شکدیو جی بولے کہ اے پریچھت ان ساتوں دیپ کا راجا اور مالک پریہ برت تھا اُس نے اتنے بڑے راج کو
جھوٹا سمجھ کر ایک دن برہشمتی نام اپنی استری کو رتھ پر بٹھال کر کہا کہ ایک اتہاس ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ ایک
لڑکا اگیان دردری اپنے گھر سے نکل کر کسی رکھیشور کے استھان پر گیا اُس رکھیشور نے دیا کی راہ سے اُس لڑکے کو
ایسی ودیا پڑھائی کہ اس کو دبیہ درشٹ ہو کر پرتھوی کا گڑا ہوا دھن اور سو کوس کے جیو دکھلائی دینے لگے کچھ دن
کے بعد اُس لڑکے کے ماں باپ اُس کو ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہونچ کر جب اُس کو پکڑ کر گھر لانے لگے تب وہ سمجھا
کہ گھر جانے سے یہ گُن میرا جاتا رہے گا ایسا بچار کر وہ اپنے گھر نہیں جاتا تھا لیکن اُس کے ماں باپ نے ہٹھ کر کے
گھر پر لا کر اُس کا بیاہ کر دیا تب وہ لڑکا سب گُن اپنا بھول کر سنساری جال میں پھنسنے سے ایسا خراب ہوا کہ بوجھا
ڈھو کر پیٹ اپنا پالنے لگا اتنی کتھا سُن کر برہشمتی بولی کہ وہ اپنا ایسا گُن چھوڑ کر گرہستی کے جال میں کیوں پھنسا تب
پریہ برت نے کہا کہ یہی حال میرا بھی ہے کہ نارد مُنی کا گیان چھوڑ کر سنساری جال میں پھنسا ہوں یہ بات سُن برہشمتی بولی
کہ ہمارا راج اب برکت ہونا چاہیئے پریہ برت نے جیسے یہ بات اپنی استری سے سُنی ویسے ہی راج اپنا سب بیٹوں کو
دے کر سنساری مایا چھوڑ دی اور استری سمیت بن میں جا کر ہر بھجن کر کے مکت ہوا جو لوگ اپنے کو نارائن جی کی شرن میں

لے جاتے ہیں اُن کو سُکھ ہی ہوتا ہے۔

دوسرا ادھیاے

پریہ برت کے بیٹے اگنی دھر کا راجا ہونا اور بواہ اپنا پورب چتی اپسرا سے کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے پریکھیت جب راجا پریہ برت تپ کرنے کے واسطے جنگل میں چلا گیا تب اگنی دھر اُس کے بڑے بیٹے نے راج گدّی پر بیٹھ کر بچارا کہ پہلے پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرکے پیچھے سے بواہ کروں جس میں سنتان دھرماتما پیدا ہو اور بید اور شاستر میں بھی ایسا لکھا ہے کہ چوبیسؔ برس کی عمر تک استری سے بھوگ کرنا نہ چاہیئے ایسا بچار کر وہ گھر سے باہر نکل کھڑا ہوا اور مندراچل پہاڑ پر جا کر ایک اچھی جگہ پر بیٹھ کر پرمیشور کا تپ کرنے لگا جب بہت دن اُس کو تپ کرتے گزرے تب راجا اندر نے اپنا راج سنگھاسن چھن جانے کے ڈر سے پورب جتی نام اپسرا کو جو بہت سندر تھی اُس کا تپ بھنگ کرنے کو بھیجا جب وہ اپسرا اپنا ساج سماج لیے ہوئے جس جگہ پر اگنی دھر بیٹھا ہوا تپ کرتا تھا جا کر ناچنے اور گانے لگی اور اُس کے گانے اور ناچنے کی آواز سُنتے ہی اگنی دھر کا دھیان چھوٹ کر آنکھ کھُل گئی تب اُس کے روپ پر موہت ہو کر دیوانہ کی طرح اُس سے پوچھنے لگا کہ اے مُن تم کس جنگل میں تپ کرتے ہو اور وہاں پر کیسے پھُول اور پھل ہوتے ہیں تمہارے سر کے بال بہت سُندر ہیں اور تمہاری چھاتیوں پر دو انار ایسے اونچے اونچے یہ کیا دکھلائی دیتے ہیں پورب جتی جو اپنے بالوں میں پھُول گہے تھی اُس سُگندھ پر بھونرے گونجتے ہوئے دیکھ کر راجا بولا کہ یہ سب تمہارے چیلے بید پڑھنے کے واسطے آئے ہیں اور ناچتے وقت گھونگرو کی جھنکار سُن کر کہنے لگا کہ تم بیدوں کا سُور स्वर بہت اچھا اُچارن کرتے ہو اور اُس اپسرا کے بدن میں اگر اور چندن آدِک سُگندھ لگی دیکھ کر بولا کہ تمہارے تپو بن میں ندی کی مٹی اسی طرح ہوتی ہے جو تم اپنے بدن میں لگائے ہو جس کی مہک سے میرا سب استھان بھر گیا اور اُس جنگل میں اُسی روپ کے سب رکھ اور مُن رہتے ہیں مجھ کو تمہارے استھان دیکھنے کی ابھلاکھا ہے سو کرپا کر کے مجھ کو دکھلا دو اور میری جان میں تم کبھی یا نارائن جی کی مایا ہو جو یہاں آکر اپنی آنکھوں کا بان چلا کر مجھ ایسے ہرن کو مارا چاہتی ہو پرمیشور نے بڑی کرپا کر کے تمہارا درشن دیا تمہارا موہنی روپ مجھ کو بہت پیارا معلوم ہوتا ہے میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا جب یہ بات راجا کی سُن کر پورب جتی نے جانا کہ راجا میرے اوپر بہت موہت ہوا ہے تب وہ مُسکرا کر بولی کہ اے راجا ہمارے تپو بن میں اسی روپ کے سب رکھ اور مُن رہتے ہیں اور وہاں ایسے کند مُول ہوتے ہیں کہ جن کے کھانے سے آدمی ہمیشہ جوان اور روپ وان اور کومل بنا رہتا ہے جب تم اپنی راج گدّی پر چل کر کچھ دن میرے ساتھ رہو گے تب میں اپنا استھان تم کو دکھاؤں گی یہاں پہاڑ پر تمہارے ساتھ میں نہیں رہ سکتی یہ بات سنتے ہی راجا پرمیشور کا تپ اور دھیان چھوڑ کر اُس اپسرا سمیت اپنے راج مندر پر چلا آیا اور اُس کے ساتھ بواہ کر کے دسؔ ہزار برس تک بھوگ اور بلاس اور دھرم کے ساتھ راج

کرتا رہا جب راجا کو اُس پورب چتی اپسرا سے نابھ اور الاورت وغیرہ نَو بیٹے پیدا ہوتے ہی اپنی ماتا کے آشیرباد
سے جوان اور تیج وان اور بلوان ہو گئے تب پورب چتی ان کا بواھ کر کے اندر لوک کو چلی گئی اور راجہ نے اُس جمبو دیپ
کے نَو حصّے کر کے ایک ایک حصّہ جس کو نَو کھنڈ کہتے ہیں اپنے نَو بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ جنگل میں جا کر پرمیشور کا
تپ اور دھیان کرنے لگا بھرت کھنڈ جس میں بہت سے دیس اور نگر ہیں نابھ بڑے بیٹے نے پایا اور راجا کو
پورب چتی کے بچھڑنے کا ایسا سوچ ہوا کہ اُسی میں اپنا تن تیاگ کر دیا اور گندھرب کا تن پا کر اُس سے جا ملا-

تیسرا ادھیاے

اوتار لینا رکھبھ دیو جی کا راجا نابھ کے یہاں

شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب راجا اگنی دھر تپ کرنے کو جنگل میں چلا گیا تب نابھ آدک اُس کے
بیٹے اپنے اپنے کھنڈ میں ساتھ دھرم اور پرجا پالن کے راج کرنے لگے کچھ دن کے بعد راجا نابھ بڑے بیٹے کے
میرو دیبی मेरुदेवी اپنی استری سمیت سنتان کی اِچھا سے جنگل میں جا کر بہت دن تک پرمیشور کا تپ کیا پھر
رانی سمیت اپنے گھر آ کر براہمن اور رکھیشوروں کو بلا کر جگیہ کرنے لگا جب جگیہ اچھی طرح سمپورن ہوئی تب نارائن جی
سانولی صورت موہنی مورت نے سنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے کریٹ مُکٹ کنڈل بجنتی مالا پہنے ہوئے تاپ ہارنی
چتون مُند مُند مسکراتے ہوئے اگن کُنڈ سے نکل کر درشن دیا اُنھیں دیکھتے ہی راجا نابھ اور رکھیشور آدک جتنے آدمی
جگیہ شالا میں بیٹھے تھے ڈنڈوت کر کے کھڑے ہو کر اُن کی استت کرنے لگے اور دیوتاؤں نے آکاش سے اُن پر
پھول برسائے اور راجا نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ آپ نے مجھ غریب کی اِچھا پوری کرنے کے واسطے
دیال ہو کر درشن دیا کس کی ایسی سامرتھ ہے جو تمھاری مہابرنن کر سکے ہر چرنوں میں بھکت کرنے والوں کو چاروں پدارتھ
ملتے ہیں سو مجھ کو ایسا بردان دیجیے کہ جس میں تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو یہ بات سنتے ہی جگیہ بھگوان خوش ہو کر
بولے کہ اے راجا تم نے مجھ ایسا بیٹا پیدا ہونے کے واسطے چاہنا کر کے تپ اور جگیہ کی ہے سو ہم تمھارے گھر
اوتار لیں گے یہ کہہ کر بھگوان بیکنٹھ کو پدھارے اور راجا نے براہمن اور رکھیشوروں کو دچھنا دے کر بدا کیا اور
جیسے چرُ चरु پرساد جگیہ میرو دیبی اپنی رانی کو کھلایا ویسے ہی اُس کے گربھ رہا تب برھما جی نے دیوتاؤں سمیت
گربھ استت کرنے کے لیے راج مندر پر آ کر کہا کہ اے راجا تیرا بھاگ اُدے ہوا جو آدپُرش بھگوان تیرے یہاں
پُتر ہو کر اوتار لیں گے جب برھما جی وغیرہ سب دیوتا گربھ استت کر کے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب دسویں مہینے
پر برھم پرمیشور نے رانی کے گربھ سے اوتار لیکر جیسے ہی اپنی سانولی صورت چتر بھجی مورت کریٹ کنڈل مُکٹ ساجے
نورتن بھج بند اور بن مالا براجے کوستبھ من بجنتی مالا گلے میں پہنے راجا نابھ اور میرو دیبی کو درشن دیا تب وہ بڑے
آنند میں ہو کر ڈنڈوت کر کے اُن کی اسُتت کرنے لگے اور دیوتاؤں نے اپنے بمانوں پر بیٹھ کر آکاش سے اُن پر

پھول برسائے اور اپسراؤں نے ناچ دکھلا گندھربوں نے گانا سنایا اور برہماجی نے آکر رکھبھدیوجی اُن کا نام رکھا
جب برہماجی وغیرہ سب دیوتا ڈنڈوت اور استت کرکے وہاں سے چلے گئے تب پرمیشور بالک روپ ہوکر رہنے لگے ۔

چوتھا ادھیائے

راجا نابھ کا اپنی استری سمیت بن میں جاکر تپ کرنا اور رکھبھ دیوجی کا راجگدی پر بیٹھنا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت رکھبھ دیوجی چھتیس گُن ندھان آدپرش بھگوان نے راجا نابھ کے یہاں جنم لیا
تب راجا نے اُن کو پرمیشور کا اوتار سمجھ کر بڑی خوشی سے براہمنوں اور جاچکوں کو اتنا دان اور دچھنا دیا کہ اُس کے
راج میں کوئی آدمی کنگال نہ رہ کر سب دھن وان ہو گئے اور راجا اور رانی رکھبھ دیوجی کی بال لیلا کا سُکھ دیکھنے سے
اپنا جنم سپھل جان کر مارے خوشی کے جامہ میں نہیں سماتے تھے جب رکھبھ دیوجی سیانے ہو کر راج گدی پر بیٹھنے
کے قابل ہوئے تب راجا نے منتری اور پرجا کو اُن سے خوش دیکھ کر بچار کیا کہ اب ان کو راج گدی پر بیٹھال کر
مجھ کو پرمیشور کا بھجن کرنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی راجا نے جوتشیوں سے اچھی ساعت پوچھ کر رکھبھ دیوجی کو
راج گدی پر بیٹھال دیا اور آپ استری سمیت بدری کیدار میں جاکر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا کچھ دن
بعد جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بھوساگر پار اتر گیا اور رکھبھ دیوجی نے دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ ایسا
راج کیا کہ جن کے راج میں باگھ اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی رعیت کنگال اور دُکھی نہ تھی اُن کی
استت دیولوک میں دیوتا کیا کرتے تھے جب اندر نے سب چھوٹوں اور بڑوں کے منہ سے اُن کا جس اور پرتاپ
سُنا تب ڈاہ سے اُن کے راج یعنی بھرت کھنڈ میں پانی نہیں برسایا جب رکھبھ دیوجی کو یہ حال معلوم ہوا تب
انھوں نے اندر کے اگیان پر ہنس کر اپنے جوگ بل سے ایسا کر دیا کہ اُن کے راج میں پرجا لوگ جس وقت
پانی چاہتے تھے اُسی وقت نارائن جی کی کرپا سے پانی برستا تھا جب اندر نے یہ مہما اور پرتاپ رکھبھ دیوجی کا
دیکھا تب اُن کو پرمیشور کا اوتار جان کر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے جینتی نام اپنی بیٹی اُن کو بیاہ دی تب
رکھبھ دیوجی کے اسی استری سے سَو لڑکے پیدا ہو کر اُن میں سے نو بیٹے برکت ہو گئے اور جنگل میں جاکر پرمیشور کا
تپ اور دھیان کرنے لگے انھیں کو نو جوگیشور کہتے ہیں جنھوں نے راجا جنک کو گیان اُپدیش کیا تھا اُس کی
کتھا گیارھویں اسکندھ میں آوے گی اور نو بیٹے نو کھنڈ کے راجا ہوئے بھرت نام اُن کا بڑا بیٹا اپنے باپ کی
خاص راج گدی پر بیٹھا اور اکیاسی بیٹے براہمنوں کے سمان بید پڑھنے لگے اور تپ کرنے لگے ایک سمے
رکھبھ دیوجی نے سب پرجا کو جگیہ میں بیٹھال کر اپنے بیٹوں کو یہ گیان اُپدیش کیا کہ اے بیٹے دنیا میں جتنے
جیو جنتو اور چیتن دیکھتے ہو ایک دن سب کا ناش ہو کر کیول نارائن جی ابناشی پرش استھر رہیں گے اور انھیں
کی شکت شریر میں رہنے سے سب جیو چلتے پھرتے ہیں سو تم لوگ اُسی پرمیشور کا دھیان ہردے میں رکھ کر

سنساری جیؤوں سے موہ توڑکر گیانی اور مہاتما لوگوں کا ست سنگ رکھو جس میں تمہاری مُکت ہو بُری سنگت کرنے سے آدمی جلدی خراب ہو جاتا ہے اس لئے بُری سنگت مت کرو آدمی جب تک سنساری سُکھ سپنے کی طرح جھوٹا نہیں سمجھتا تب تک اُس کو سُکھ ملنا کٹھن ہے دنیا میں دربیہ اور استری دو رستی مایا روپی ایسی پھیلی ہیں جس میں سب دنیا بندھ کر خراب ہوئی ہے جو آدمی ان دونوں سے الگ رہے وہ اس مایا جال سے چھوٹ سکتا ہے لیکن ان دونوں سے بچنا اور سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور میں چت لگانا سہج نہیں ہوتا لیکن اس کی ایک تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سنت اور مہاتما کی سنگت کرنا ہی اس کی جڑ ہے بغیر ست سنگ کے گیان ملنا اور سنسار کو جھوٹا جاننا اور پرمیشور کے چرنوں میں پریت ہونا بہت کٹھن ہے سادھو اور مہاتماؤں کی سنگت کرنے سے دھیرے دھیرے آدمی کا من برکت ہو کر پرمیشور کی طرف لگ جاتا ہے سوائے اس کے ایک بات مکھیہ کہتا ہوں اس کو تم بشواس کرکے جانو کہ دنیا میں نرک اور موکش کے دو دروازے ہیں سنت اور مہاتما کی سنگت اور سیوا کرنا موکش کا دروازہ ہے اور پرائی استری سے بھوگ کرنا اور چور اور جواری اور نشئی اور شراب پینے والے کا سنگ کرنا نرک کا دروازہ ہے

پانچواں ادھیائے

رکھبھ دیو جی کا اپنے بیٹوں کو گیان سکھلانا اور سنت اور مہاتماؤں کے لچھن کہنا

رکھبھ دیو جی نے کہا کہ اے بیٹا جن سنت اور مہاتماؤں کی سنگت اور سیوا کرنے سے موکش کا دروازہ کھل جاتا ہے اُس کے لچھن سُنو کہ من اُن کا سدا ایک رس رہ کر کسی کے دُربچن کہنے سے اُن کو کرودھ نہیں ہوتا بھیتر اور باہر اُن کا ہمیشہ برابر رہ کر ہردے میں کپٹ نہیں رہتا اور ہر بھگتوں سے بہت پریت رکھتے ہیں رات دن ہر کتھا اور چرچا کہنے اور سُننے میں اُن کو سنتوکھ نہ ہو کر آلس نہیں آتا ہے اپنے گھر اور پریوار میں اتتھ کی طرح رہ کر کیول اپنا پیٹ بھرنے اور ارتھ نکال لینے سے کام رکھتے ہیں اور وہاں ہونے سے کچھ خوشی اور فکر نہیں کرتے اتتھ کا ایک لچھن یہ ہے کہ جس طرح کوئی کنگال پردیسی دوسرے شہر یا گانوں میں پہونچے اور ایک دن کسی کے گھر بھوجن کرکے دوسرے دن وہاں سے چلا جائے تو بھوجن دینے والے سے اُس کو کچھ موہ پیدا نہیں ہوتا دوسرا لچھن اتتھ کا یہ ہے کہ جیسے کوئی پنچھی کسی مکان میں گھونسلا بنا کر دانہ پانی کھا کر وہاں رہتا ہے لیکن اُس گھر کے گرنے اور بہنے اور جل جانے کا سوچ اُس کو نہیں ہوتا ہے تیسرا لچھن اتتھ کا یہ ہے کہ جس طرح کھیرے کا پھل اوپر سے ایک ہو کر اُس کے بھیتر تین چار پھانک الگ الگ ہوتی ہیں اسی طرح اتتھ گیان والا گرہستھ بھی دیکھنے میں استری اور پُتر کا مُنہ دیکھ کر انتہ کرن سے اُن کو دشمن اپنا جانتا ہے ایسے برکت گرہستھ کو بھی جو کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتا سادھو اور مہاتما سمجھنا چاہیئے سو تم براہمن کو بہت بڑا اور اُتم جان کر دیا اور ایک پرجا کو پالن کرو اس طرح کا گیان کہنے سے آدمی دونوں کی پھانسی میں نہیں باندھا جاتا رکھبھ دیو جی نے یہ گیان اپنے بیٹوں کو سکھلا کر کچھ دن کے بعد بچار کیا

کہ انت سمے یہ راج اور پروار میرے ساتھ نہ جا کر سب میرا ساتھ چھوڑ دیں گے اس لیے پہلے ہی سے ان کا ساتھ چھوڑ دینا چاہیئے ایسا بچار کر بھرت نام اپنے بڑے بیٹے کو راج گدی پر بٹھال دیا اور برکت ہو کر جڑ بھرت کا روپ بنا لیا اور پہاڑ پر جا کر پرمیشور کا تپ اور بھجن کرنے لگے لچھن جڑ بھرت کا یہ ہے کہ مل اور موتر کرنے پر بھی نیم اور آچار اسنان آدک کا کچھ نہ رکھتے اور بھوجن اور بستر کا اُپائے چھوڑ دیوے کبھی جو کوئی کچھ کھلا دے تو کھا لیوے نہیں تو بیفکر بیٹھے رہ کر اپنے کپڑے کی بھی خبر نہ رکھے سو رکھبھ دیوجی نے یہی لچھن رکھ کر اسنان اور پوجا آدک سب چھوڑ دی تسپر بھی اُن کا روپ دیکھ کر دیوکنیا موہت ہو جاتی تھیں اور چالیس کوس تک اُن کے مل اور موتر کی سُگندھ پہونچتی تھی اُسی سمے اشٹ سدھیوں نے اُن کے پاس آکر اپنے اپنے گنوں کو برنن کیا لیکن رکھبھ دیوجی نے اُن کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

چھٹواں ادھیائے

پر برگت کرنا آدمیوں کا سراوگی دھرم رکھبھ دیوجی کا چلن دیکھ کر

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے مُن ناتھ رکھبھ دیوجی جو نارائن کا اوتار تھے اُنھوں نے آٹھوں سدھیوں کا من اپنی طرف کھینچ کر اُن کو برکت کیوں نہیں کر دیا جو آدمی کرودھ لوبھ موہ من اور اندریوں کو اپنے بس میں رکھتا ہو اس کو اشٹ سدھ کی طرف دیکھنے سے ڈر اور کھٹکا ہے سو رکھبھ دیوجی تو اُن سب کو اپنے بس میں کیے تھے اُنھوں نے کس واسطے اشٹ سدھ کی طرف نہیں دیکھا یہ بات سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا یہ من چنچل ہے اور کام کرودھ آدک بہت بلوان ہیں بُری سنگت پانے سے بس میں نہیں رہتا اُن میں ایک کامدیو ایسا زبردست ہے کہ جس کے نشے میں آدمی اندھا ہو کر اپنا بھلا اور بُرا نہیں سمجھتا اور یہی کامدیو بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوؤں کے تپ اور دھیان میں بگھن ڈال کر ہزاروں برس کا تپ ایک ساعت میں بگاڑ دیتا ہے یہ من چنچل بجلی اور پارے کی طرح کبھی ایک ٹھکانے پر نہیں رہتا ہے اس لیے اِس من کا بشواس نہ رکھنا چاہیئے جس طرح بدکار عورت اپنے خاوند کو بھلا وادے کر دوسرے مرد کے پاس جاتی ہے اسی طرح من اور اندریاں آٹھ سدھیوں کا سنگ پانے سے چیتن ہو کر بُرا کرم کرنے کی اِچھا کرتی ہیں یہ بچار کر اُن کی طرف رکھبھ دیوجی نے نہیں دیکھا جس میں کامدیو کو روکنا نہ پڑے جڑ بھرت روپ رہنے میں شاستر کے موافق دھرم رکھنے اور کمھٹ کرم کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا اس لیے بہت آدمیوں نے رکھبھ دیوجی کے چلن دیکھ کر اسنان کرنا اور بید پڑھنا چھوڑ دیا اُسوقت سے اُوسوال ओसवाल اور سراوگی کا مت جو لوگ بید اور شاستر کو نہیں مانتے دنیا میں پھیل گیا وہی لوگ جین دھرمی کہلا کر مرنے کے پیچھے ضرور نرک بھوگتے ہیں سو رکھبھ دیوجی آگ لگنے سے جل کر اُسی اوستھا میں پرم دھام کو گئے۔

ساتواں ادھیاے

رکھبھ دیوجی کے بیٹے بھرت جی کا راجا ہونا اور پھر جنگل میں تپ کرنے کے واسطے جانا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت رکھبھ دیوجی کے بڑے بیٹے بھرت اُن کی جگہ پر راجا ہوئے اور انھوں نے دھرم کے ساتھ راج کرکے پرجا کو بیٹے کی طرح جانا اور بواہ اپنا پنچ جنی पंचजनी نام بشوروپ کی بیٹی سے کیا اور راجا بھرت کے اُسی استری سے دھومرکیت (धूम्रकेतु) وغیرہ پانچ بیٹے بہت سندر اور تیرپالی پیدا ہوئے راجا نے بہت سی جگیہ کرکے پھل اُس کا پرمیشور کو ارپن کردیا تب اُن کو پرمیشور کی چترِ بھج مورت کا درشن دھیان میں ہونے لگا اسی طرح دس ہزار برس تک راج اور سکھ بھوگ کر سنساری بیوہار جھوٹا سمجھا اور برکت ہو کر راج گدی بیٹوں کو سونپ دی اور جنگل میں جا کر پلہا شرم पुलहाश्रम نام ندی کے کنارے جہاں پر نارائن جی شالگرام سروپ سے رہتے ہیں بیٹھ کر بھگوت بھجن کرنے لگے وہ پتوں کی کٹی میں کند مول کھا کر جیسے آنند میں رہتے تھے ویسا سکھ اُن کو راج گدی میں نہیں ملتا تھا بید کی آگیا کے موافق براہمن چھتری کو شالگرام جی کی پوجا ہر روز کرنا واجب ہے ایک دن راجا بھرت دوپہر کے وقت ندی کے کنارے بیٹھے ہوئے سورج دیوتا کا دھیان کر رہے تھے اس وقت ایک ہرنی گربھ وتی اپنے غول سے پھوٹ کر جیسے وہاں پانی پینے لگی ویسے ہی ایک شیر گرجا ہرنی اُس کی آواز سنتے ہی بھاگی تو ندی کا سوتا پھاندتے وقت بچہ اُس کا پیٹ سے گر پڑا سو وہ بچہ اپنا جیتا ہوا چھوڑ کر اُسی جگہ مر گئی راجا بھرت نے یہ حال دیکھ کر بچار کیا کہ یہ بچہ وہاں پڑا رہنے سے کوئی جانور اُس کو کھائے یا مارے بھوک پیاس کے مرجائے تو مجھ کو پاپ ہوگا اُس کا بوجھ میرے اوپر ڈال دیا اس لیے مجھ کو اس کی رچھیا کرنا چاہیے ایسا بچار کر راجا دھرم اور دیا کی راہ سے اُس بچے کو اٹھا لایا اور پانی سے دھو کر اپنی کٹی میں رکھا اور گئو کا دودھ پلا کر اُس کو پالنے لگا۔

آٹھواں ادھیاے

کھو جانا اُس بچے کا اور تن تیاگ کرنا راجا بھرت کا اسی کے سوچ میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جب اُس بچے کو پالنے سے بھرت جی کو بہت موہ پیدا ہوا تب وہ اپنے ہاتھ سے ہری ہری گھاس چھیل کر اُس کو کھلانے اور اپنے پاس سلانے لگے جب وہ سا پھرنے اور اسنان لینے کے واسطے کہیں باہر جاتے تھے تب اُس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے اور پوجا اور تپ کرتے وقت بھی اُس کو اپنے پاس بٹھائے رہتے تھے ہر روز بھرت جی نے اتنی پریت اُس بچے سے بڑھائی کہ ان کے جپ اور دھیان میں بادھا ہونے لگی جب وہ بچہ کہیں چلا جاتا تھا تب وہ اُس کے سوچ میں بہت اداس

ہوتے تھے ایک دن وہ بچہ چھوٹ کر جنگل میں چلا گیا اور اپنے غول میں مل جانے سے پھر گھٹی پر نہ آیا جب راجا بھرت نے
بہت ڈھونڈھنے پر بھی نہ پایا تب وہ سوچ کرکے کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو میں نے اُس کو اکیلا
چھوڑ دیا اسی سے وہ بھاگ گیا جو میں ایسا جانتا کہ وہ بچہ میرا چلا جائے گا تو کس واسطے اُس کو اکیلا چھوڑ دیتا پرمیشور
مجھ پر دیال ہو کر میرا بھاگ اُدے کریں جس میں میرا وہ بچہ میرے پاس چلا آوے وہ بچہ ڈانٹنے سے منیشوروں کے
بالک کے سمان ڈرتا تھا اور اے پرتھوی تو اُس کو اکیلا دیکھ کر اٹھا لے گئی ہے سو تو میرے بچے کو بتلا دے جب
سوچ اور بلاپ کرتے رات ہو گئی تب کہا کہ اے چندر ما تم اُس بچے کو ضرور دیکھتے ہو گے جہاں میرا بچہ ہو تم کرپا
کرکے بتلا دو جس میں وہ مل جائے نہیں تو میرا پران نکلا چاہتا ہے جیسا سوچ کوئی اپنے بیٹے کے مرنے کا کرتا ہے
ویسا ہی سوچ بھرت جی نے اُس بچے کے واسطے کرکے اُس دن اسنان اور پوجا اور بھوجن کچھ نہیں کیا اور
اُسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کر دیا سو مرتے وقت دھیان اور پران اُن کا اُس بچے میں لگا تھا اس سبب سے
وہ تن چھوڑ کر ہرن کا تن پایا۔

نواں ادھیائے

تیاگ کرنا بھرت جی کا ہرن کے تن کو اور پیدا ہونا ایک براہمن کے گھر

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت بھرت جی ہرن کا جنم پا کر جنگل میں رہنے لگے لیکن ہر بھجن کے پرتاپ سے
وہ اپنی پورب جنم کا حال جانتے تھے اس لیے اپنی اگیانتا سمجھ کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے ہر چرنوں کا دھیان
چھوڑ کر جیسی پریت اس بچے سے کی ویسی اپنی استری اور پتر کی کبھی نہیں کی تھی اور اُس کے موہ میں پھنس کر ایسا
خراب ہوا کہ آدمی سے ہرن کا تن پایا بھرت جی پچھلی بات سوچ کر کسی ہرنی وغیرہ سے کچھ پریت نہ رکھ کر
کہتے تھے کہ نہ معلوم ان کی سنگت کرنے سے پھر میری کیا گت ہوگی یہ بات سمجھ کر بھرت جی نے کسی جیو کو دکھ دینا اور
ہری گھاس کھانا چھوڑ دیا جو چھل اور پتا سوکھ کر گر پڑتا تھا اُسی کو کھا کر ہرن کے تن میں بھی پرمیشور کا دھیان اور
اسمرن کرتے تھے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ راجا موت سے ہر ساعت آدمی کو ڈرنا چاہیئے نہ جانے کس وقت
موت آ جاوے اور ایک ہرن کے بچے سے موہ کرنے سے ایسے مہاتما کی یہ گت ہوئی تو دوسرا کون گنتی میں ہے
جو پرمیشور کا دھیان چھوڑ کر مایا روپی جال میں پھنسے گا اُس کی یہی گت ہوگی سو بھرت جی اُسی تن میں دن رات اس
بات کا سوچ کرتے تھے کہ جلدی یہ شریر میرا چھوٹے تو آدمی کا شریر پا کر پرمیشور کا بھجن کروں اسی طرح کچھ دن
بسر کرکے ایک دن ندی کے کنارے پر جا کر پار جانا چاہا تو سوکھے پتے کھانے سے بدن میں کچھ طاقت نہ رہی تھی
اس سبب سے سوتا پھاندتے وقت پُلہا شرم ندی میں ڈوب کر مر گئے تو وہ تن چھوڑ کر ہر بھجن کے کرنے کے پرتاپ سے
کُرچھیتر میں آ کر آٹھ بن بید پڑھنے والے براہمن کے بیٹے ہوئے اور نام اُن کا بھرت ہوا جب سیانے ہوئے

تب پہلے جنم کا حال یاد کر کے سنساری موہ میں نہیں پھنسے اور دن رات پرمیشور میں دھیان لگائے رہے اپنے باپ کے ڈانٹنے پر بھی پڑھنے میں جی نہیں لگاتے تھے تب اُس براہمن نے انت سمے دوسرے بیٹوں سے جو پڑھے تھے کہا کہ اے بیٹا میں نے بہت چاہا کہ بھرت تمہارا بھائی کچھ پڑھے لیکن اُس نے پڑھنے میں چت نہیں لگایا اس کارن مورکھ بنا رہا سو تم لوگ میرے انت سمے کی بات مان کر ایسی تدبیر کرنا جس میں وہ پڑھ کر ہوشیار ہو جاوے جب وہ براہمن یہ کہہ کر مرگیا تب اُس کے بیٹوں نے بھرت جی کے پڑھنے کے واسطے بہت اُپائے کیے لیکن بھرت جی کچھ نہ پڑھے اور جڑ بھرت روپ بن کر ایسا چلن پکڑا کہ جب کوئی کھلا دے تو کھالیویں اور پلاوے تو پی لیویں نہیں تو کچھ سوچ نہ رکھ کر دن رات پرمیشور کے دھیان میں مگن رہیں اس سمے میں بھی ایسا چلن رکھنے سے جڑ بھرت کہلاتے ہیں بھرت جی کے بھائیوں نے یہ حال دیکھ کر اُن سے مَن اپنا ہٹا لیا لیکن کبھی کبھی بھوجن اُن کو دے دیا کرتے تھے جب اُنھوں نے دیکھا کہ یہ کوئی کام گرہستی کا نہیں کرتا ہے مفت میں کھاتا ہے تب اُنھوں نے اپنا کھیت رکھانے کے واسطے بیٹھال کر کہا کہ تم دیکھا کرو جس میں کوئی اس کھیت کا اناج نہ لے جانے یا وے اور پشُ پنچھی بھی نہ کھانے پاویں بھرت نے کچھ رکھواری اُس کی نہ کی وہاں آنند سے بیٹھ کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کرنے لگے بھیلوں کا ایک راجا جو اُس دیش رہتا تھا اُس نے یہ منّت مانی کہ اے بھدرکالی جو میرے بیٹا ہو تو میں تم کو آدمی کا بلدان چڑھاؤں جب بھدرکالی کی کرپا سے اُس کے بیٹا پیدا ہوا تب اُس نے ایک بالک بلدان دینے کے واسطے مول لے کر پالا جب وہ لڑکا اپنے بلدان دیے جانے کا حال سُن کر بھاگ گیا تب راجا اپنے نوکروں سے بولا کہ کچھ روپیہ دے کر ایک آدمی بلدان دینے کے واسطے ڈھونڈھ لے آؤ جب وہ لوگ ڈھونڈھتے ہوئے رات کے وقت اُس کھیت پر پہونچے تب اُنھوں نے وہاں جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر بلدان دینے کے واسطے پکڑ لیا اور رسی گلے میں باندھ کر راجا کے مندر پر لے گئے وہ راجا جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر خوشی سے بولا کہ تم ایسا اچھا آدمی بلدان دینے کے واسطے لائے ہو کہ جو اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ آنند مورت دکھلائی دیتا ہے بھدرکالی اس کا بلدان پاکر بہت خوش ہوگی اور راجا کے پروہت اور براہمن مہا مورکھ بید اور شاستر کا حال کچھ نہ جانتے تھے کہ براہمن کا بلدان دیا جاتا ہے یا نہیں سو راجا نے اس بات کا بچار نہ کر کے جڑ بھرت کی حجامت بنوائی اور اُبٹن اور پھلیل لگا کر اسنان کرایا اور بلدان دینے کے واسطے اُس کو نیا کپڑا اور گہنا پہنایا اور عطر اور چندن مَل کر بہت اچھا بھوجن اُس کو کھلایا اُس وقت جڑ بھرت نے خوش ہو کر اپنے مَن میں کہا کہ جب سے میری ماتا اور پِتا مرے ہیں تب سے مجھے کسی نے ایسا بھوجن نہیں کھلایا تھا آج مجھ کو بہت اچھا کھانا یہ لوگ بڑے پیار سے کھلاتے ہیں جب بھوجن کرانے کے پیچھے جڑ بھرت کے گلے میں اچھّا پھولوں کا ہار پہنا کر اُسکو بھدرکالی کے سامنے لاکر کھڑا کیا تب براہمنوں نے راجا کے ہاتھ میں ننگی تلوار دے کر کہا کہ اس کو مارو جیسے راجا نے تلوار مارنے کو ہاتھ اُٹھایا ویسے ہی جڑ بھرت نے یہ بچار کر سر اپنا اُس کے سامنے جُھکا دیا کہ پوری اور مٹھائی کھانے کے وقت میں نے اپنا منہ پھیلایا تھا اب تلوار کھانے کے وقت گردن سامنے سے ہٹانا اُچت نہیں ہے بھدرکالی نے اُسکو

سر جھکاتے دیکھ کر بچار کیا کہ یہ سب براہمن ایسا گیان نہیں رکھتے جو راجا کو بلدان کرنے سے منع کریں اور اس براہمن بر بھگت کے دکھ دینے میں ایسا نہ ہو کہ نارائن جی مجھ کو ڈنڈ دیویں جو میں اس کی رچھا نہیں کروں گی تو مجھ کو پاپ ہوگا کس واسطے کہ جو کوئی آدمی اپنے سامنے کسی کو بنا پرادھ دکھ دیوے تو اُس کی رچھا کرنی چاہیے نہیں تو دیکھنے والے کو پاپ لگتا ہے ایسا بچار کر بھدر کالی نے بڑا کرودھ کیا اور تلوار اور کھپر ہاتھ میں لیے ہوئے چلا کر ایسا ڈپٹا کہ راجا وہ آواز سنتے ہی اپنے پروہت سمیت بہرا ہو کر ایسا بیہوش ہو گیا کہ تلوار ہاتھ سے گر پڑی تب بھدر کالی نے اُسی تلوار سے راجا اور پروہت کا سر کاٹ لیا اور دونوں کا سر گیند کی طرح اُچھال کر اس اچھا سے ناچنے لگی کہ جس میں جڑبھرت خوش ہو کر مجھ کو کرپا اور دیا کی درشٹ سے دیکھے تو میرا بھلا ہو اور اُس کے دکھی رہنے سے میرا بھلا نہ ہوگا جب بھدر کالی کے ناچنے پر بھی وہ اسی طرح سر جھکائے کھڑے رہے تب بھدر کالی نے استت کر کے اُن سے کہا کہ اے برہم دیو آپ کرپا کر کے میرا اپرادھ چھما کریں کس واسطے کہ جب کسی کا بھگت یا سیوک دوسرے کا اپرادھ کرتا ہے تب اُس کے مالک کا نام دھرا جاتا ہے سو آپ ایسا نہ سمجھیں کہ یہ راجا بھدر کالی کا بھگت تھا یہ میرا بڑا دشمن تھا جس نے آپ ایسے مہاتما کو دکھ دینا چاہا اور راج اور دھن کے نشے میں اندھا ہو کر تم کو نہیں پہچانا جڑبھرت نے یہ بات سنتے ہی مسکرا کر کہا کہ آتما کا ناش کبھی نہیں ہوتا اس لیے میں اپنا سر کٹنے سے نہیں ڈرتا لیکن تیرا بھگت اس پاپ کے بدلے نرک بھوگے گا یہ سوچ مجھ کو ہے جڑبھرت یہ کہہ کر وہاں سے چلا آیا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم سچ کر کے جانو کہ جو آدمی من اپنا پرمیشور میں لگائے رہتا ہے اُس کو کوئی دکھ نہیں دے سکتا۔

دسواں ادھیائے

راجا رگھوگن کا جڑبھرت کو پکڑ کر اپنے سکھپال میں لگانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا دوسرا حال جڑبھرت کا سنو کہ راجا رگھوگن सिधुसुवीर बندھ سیر रहूगण اپنے نگر سے پالکی پر چڑھ کر کپل دیو منی کے پاس گیان سیکھنے جاتا تھا راہ میں ایک کہار اُس کی سواری کا بیمار ہو گیا اسی طرف کہیں جڑبھرت بھی پرمیشور کے دھیان میں آنند سے بیٹھے تھے دوسرے کہاروں نے جڑبھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر پکڑ لیا اور پالکی میں لگا دیا جڑبھرت خوشی سے راجا کی پالکی اُٹھائے چلے جاتے تھے اور اپنے اس اپمان کا کچھ سوچ اُن کو نہ تھا لیکن زمین کو دیکھتے ہوئے چیونٹی وغیرہ جیوؤں کو دبنے سے بچاتے ہوئے پانوں رکھتے تھے اس سبب سے جب کئی مرتبہ پالکی ہلی تب راجا نے کرودھ کر کے کہاروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم بیگ پالکی کیوں ہلاتے ہو کہار بولے کہ اے مہاراج ہمارا کچھ قصور نہیں یہ نیا کہار پالکی ہلاتا ہے یہ بات سن کر راجا نے جڑبھرت سے کہا کہ اے کہار تو اتنا موٹا تازہ دیکھ پڑتا ہے ابھی اتنا راستہ نہیں چلا جو تھک گیا اپنے بدن کا ڈر نہ رکھ کر

مرنے کی اچھیا رکھتا ہے جو پالکی اٹھاتا ہے اچھی طرح نہیں لے چلتا جڑ بھرت یہ بات سن کر چپ ہو رہے اور کچھ
جواب راجا کو نہ دے کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو اس شریر کو کرم کے موافق سکھ دکھ ملتا ہے اور پرماتما ان دونوں سے
الگ رہ کر ہمیشہ ایک طرح پر رہتا ہے جب جڑ بھرت چپ ہوئے تب راجا پھر کرودھ کرکے بولا کہ اے کہار تو
ہماری بات کا جواب کیوں نہیں دیتا یہ سن کر جڑ بھرت نے بچار کیا کہ یہ اپنے کو بڑا گیانی سمجھتا ہے اس لیے اسکا
ابھمان توڑنا چاہیئے ایسا بچار کر جڑ بھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا تم نے کہا کہ تو بہت راہ نہیں چلا اور تھک گیا
جو آدمی بیفائدہ پھرتا ہے وہ تکلیف پانے سے ضرور ماندہ ہوگا کیوں ایسا کرم نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے
چھوٹ جائے اور تم نے کہا کہ تو دُبلا نہ ہو کر موٹا تازہ دکھلائی دیتا ہے سو اے راجا پرماتما جس کو جیو کہتے ہیں وہ
ہر ساعت چیتن رہ کر نہ موٹا ہی ہوتا ہے نہ دُبلا ہی ہوتا ہے ہمیشہ برابر رہتا ہے جو اُس کو دُبلا کہو تو وہ ایسا باریک
ہے کہ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اور جو اسے موٹا سمجھو تو اُس کے برابر روپ میں سارا سنسار اور چودھوں لوک سمجھے
ہیں اور یہ شریر ناش ہونے والا کبھی موٹا اور کبھی دُبلا رہتا ہے جس نے اس اینتہ شریر میں پریت لگائی اُس کو ان
باتوں کا بچار کرنا چاہیئے اور جو تم نے کہا کہ تو مرنے کی اچھیا رکھتا ہے سو میرے نزدیک جینا اور مرنا دونوں برابر ہیں
بے موت آئے کوئی نہیں مرتا اور اے راجا پرمیشور کا پرکاش میرے اور تمھارے اور سب جیووں کے تن میں برابر ہے
اس سے میں سوامی اور سیوک کو برابر جانتا ہوں اور تم اسی شریر تک راجا ہو مرجانے کے بعد ہم اور تم دونوں برابر
ہو جائیں گے اس لیے تم کو یہ سامرتھ نہیں ہے کہ جو آتما ابناشی پُرش کو دکھ دے سکو اس جھوٹی کایا کو جو چاہو سو دنڈ دو دکھ
اور سکھ خوشی اور رنج شریر کو ہوتا ہے اور پرماتما شریر میں الگ رہ کر دکھ اور سکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا یہ بات سن کر
جب راجا کو گیان پراپت ہوا تب وہ پالکی سے اُترپڑا اور جڑ بھرت کو ڈنڈوت کرکے بولا کہ اے مہاراج میں نے
سنسار کی جال میں پھنسے رہنے سے تم کو نہیں پہچانا سچ بتاؤ تم کوئی رکھیشور یا مہاپُرش کا اوتار ہو کر اودھوتوں کی
طرح اپنا بھیس بدلے پھرتے ہو کرپا کر کے اپنا بھید بتاؤ اور مجھ کو گیان سکھلا کر بھوساگر پار اُتار دو میں شری مہادیوجی
کے ترشول اور جمراج اور چندرما اور سورج اور اگن وغیرہ کسی دیوتا سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا براہمن کے شاپ سے
ڈرتا ہوں سو اپرادھ میرا چھما کرو یہ بات سن کر جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا یہ جیو اپنی کرنی سے کبھی دیو ہوتا ہے
کبھی آدمی اور آدمی کے تن میں کبھی راجا کبھی بھکاری ہوتا ہے یہ گت اس شریر کی سمجھ کر پرماتما کو جسے جیو کہتے ہیں ان
سب سے الگ جاننا چاہیئے اتنا گیان کہنے کے پیچھے جڑ بھرت نے سب حال اپنے پورب جنم کا راجا رگھوگن سے برنن کیا۔

گیارھواں ادھیاے

گیان اپدیش کرنا جڑ بھرت کا راجا رگھوگن کو

جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا تم آدن کی اگیانتا کو دیکھو کہ وہ اپنے کانوں سے جن استری اور پُتر آدک کا

دُربچن سُن کر دکھ پاتا ہے ان کی طرف سے اُس کا چت تپسیر بھی نہیں ہٹتا اور جھوٹ اور سچ بول کر کسی طرح دَنس روپیہ کما کر اُنھیں لوگوں کو پالتا ہے اور چھ چور اور ٹھگ آٹھوں پہر آدمی کے ساتھ رہ کر اس طرح اُس کے اچھے کرموں کو چُرا لیتے ہیں جس طرح راہ میں چور اور ٹھگ دولتمند کے ساتھ لگ کر اور سر پا کر اُس کو لوٹ لیتے ہیں اور چوہا گھر میں رہنے سے کھانے پینے پر بھی کپڑا وغیرہ کاٹ ڈالتا ہے اور جس کے گھر میں چوہا نہو اُس کی چیز خراب نہیں ہوتی ہے اُن چھوؤں میں سے ایک چور مَن کو سمجھو جس کے چلائمان ہونے سے آدمی بُرا کرم کر کے خراب ہوتا ہے اور دوسرے پانچ چور اور ٹھگ کام کرودھ لوبھ موہ اور اندریاں ہیں جن کے بس ہو کر بُرا کام کرنے سے آدمی کا دھرم جاتا رہتا ہے اس لیے آدمی کو چاہیے کہ ان چھوؤں چور اور ٹھگ کو اپنے بس رکھ کر آپ اُن کے بس نہو جائے جب جڑبھرت نے یہ بات راجا رگھوگن سے کہی تب راجا نے پھر اُن کو ڈنڈوت کی -

بارھواں ادھیاے

تعریف کرنا راجا رگھوگن کا منکھ تن کی

راجا رگھوگن نے جڑبھرت سے اتنا گیان سُن کر بنے کیا کہ اے مہاراج منکھ تن سے بڑھ کر دوسرا چولا اُتم نہیں ہوتا جس سے تم ایسے گیانی اور مہاتما کا درشن مجھ کو ملا اور منکھ کا جنم دیوتاؤں سے بھی اچھا سمجھنا چاہیئے جو دیوتا پرمیشور کا تپ کرے تو سوائے مُکت کے دوسرا منورتھ اس کو نہیں مل سکتا اور بھرت کھنڈ کا آدمی جس مطلب کے واسطے ہر بھجن کرے وہی پھل اُس کو پراپت ہوتا ہے اس لیے میں منکھ تن کو دیوتاؤں سے اُتم جان کر ڈنڈوت کرتا ہوں جڑبھرت یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجا یہ سب بات میں نے تجھ سے کہی اس کا ارتھ تو نے سمجھا یا نہیں راجا بولا کہ اے مہاراج میں سنساری جیو بہت مورکھ اور اگیان ہوں اس سے یہ گیان اچھی طرح نہیں سمجھا آپ دیال ہو کر بستار پوربک کہیئے تب میں سمجھ سکتا ہوں یہ بات سُن کر جڑبھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا یہ بات مشکل ہے ایسا گیان جگیہ اور پوجا اور تپ کرنے اور برکت ہونے اور بن باس کرنے اور پنچ اگن تاپنے اور جل میں بیٹھنے اور دان دینے سے بھی نہیں ملتا ہے بلکہ ان سب کرموں کے کرنے سے آدمی کو اس بات کا اہنکار ہوتا ہے کہ میں نے ایسے اچھے کام کیے ہیں میرے برابر دوسرا کون ہوگا شبھ کرم کرنے سے بھی وہ اہنکار کرنے سے خراب ہو جاتا ہے اور جب تک اہنکار چھوڑ کر سنت اور مہاتما کے چرنوں کی دھور اپنے ماتھے پر نہیں لگاتا تب تک یہ گیان اُس کو نہیں ملتا اور مہاتما کا درشن دُرلبھ ہے اور اے رگھوگن تم سمجھے ہو کہ میں راجا ہوں سُو میں بھی پچھلے جنم میں بھرت نام ساتوں دیپ کا راجا تھا لیکن وہاں رہنے میں اپنا بھلا نہ سمجھ کر راج گدی چھوڑ دی اور بن میں جا کر نارائن جی کی شرن میں ہو کر ہر بھجن کرنے لگا سُو تم کو ابھی تک اپنی راج گدی کا ابھمان بنا ہے اس سے دوسرے جیوؤں پر دیا نہیں رکھتے جس طرح پرکاش پرمیشور کا تمھارے تن میں ہے اسی طرح پرمیشور کا پرکاش ان کہاروں میں بھی

سمجھنا چاہیئے اور گیان کی درشٹ سے یہ لوگ اور سب جیو پرمیشور کے تمھارے برابر ہیں سو تم اپنے شریر کے سُکھ کے واسطے اُن کو دُکھ دیتے ہو سو بہت نامناسب ہے یہ گیان سُنتے ہی راجا رگھو گن مارے ڈر کے کانپنے لگا اور جڑ بھرت سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میں براہمن کے شاپ سے بہت ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ آپ کرودھ کرکے مجھ کو کچھ شاپ دیں ۔

تیرھواں ادھیاے

کہنا جڑ بھرت کا ایک دھنی بنیئے کا حال راجا رگھو گن سے

راجا رگھو گن کی بات سُن کر جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا تو مت ڈر میں تجھ کو شاپ نہیں دوں گا سُن گیانی اور مہاتما لوگ سنساری سُکھ سپنے کی طرح جھوٹا سمجھ کر اس شریر سے پریت نہیں رکھتے اور پرماتما شریر سے اس طرح الگ ہے جس طرح پنچھی برچھ پر بیٹھا ہو اور اُس برچھ کے کاٹنے سے پنچھی کو دکھ نہیں ہوتا جو پنچھی بیفائدہ اُس درخت کو اپنا جان کر رو دے تو سوچ کرنا بیکار ہے جو کوئی اس شریر کو اپنا سمجھ کر سنساری سُکھ میں من لگاتا ہے اُس کو سواے دُکھ کے سُکھ نہیں ہوتا جب وہ برکت ہو کر پرمیشور میں دھیان لگاتا ہے تب اُس کو سُکھ ملتا ہے اور پرمیشور کی بھگت کرنے سے ہردے میں گیان کا دیپک روشن ہو کر کام اور کرودھ کا اندھیارا اُس کے بھیتر سے ہٹ جاتا ہے یہ گیان سُن کر راجا رگھو گن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں نے آپ کو پہچانا کہ آپ براہمن ہیں جس طرح روگی کا دُکھ امرت پینے سے چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح آپ سنساری سُکھوں کو جو مایا اور موہ میں پھنس کر خراب ہو رہے ہیں اپنا درشن دے کر کرتارتھ کرتے ہیں سو مجھ کو بھی اپنا داس سمجھ کر درشن دیا یہ بات سُن کر جڑ بھرت بولے کہ اے راجا میں ایک اتہاس کہتا ہوں تو اُس کے سُننے سے بھوساگر پار اُتر جائے گا سُن ایک بنیا بہت دھن والا بہت سی چیزیں بیاپار کی اپنے ساتھ لے کر کسی وساور کو چلا اور اُس نے مارے کنجوسی کے مال کی نگہبانی کے واسطے کوئی نوکر اپنے ساتھ نہ رکھا اس لیے چھ چور اُس کے ساتھ ہو گئے اور اُن چوروں کے مددگار بھی اُس کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے تھوڑی دُور شہر سے باہر جا کر وہ بنیا راہ بھول کر ایسے جنگل میں پہونچا جہاں کوسوں تک بستی نہ تھی جب جنگل میں شیر اور ریچھ اور کٹیلے درخت اور ندی نالے بہت ہونے سے اُس کو راہ چلنا مشکل ہو گیا تب وہ بنیا مارے ڈر کے اُس جنگل سے پار ہونے کے لیے شام تک برابر چلا گیا لیکن بستی نہ ملی اور اُسی جنگل میں رات ہو گئی جب بنیا رات کو ایک نالے میں اپنے مال سمیت پہونچا تب وہی چھ چور اور اُن کے حمایتی مددگار سب مال اُس کا لوٹنے لگے اُس وقت اُس بنیئے نے رہ کر اپنے من میں کہا کہ اگر کچھ بھی مال بچ جاتا تو اُس کو بیچ کر پھر بیاپار کرتے وہ بنیا ایسا بچار کر جس چیز کا بچاؤ کرتا تھا اُسی کو وہ سب چور لوٹتے تھے جب سب مال اُسکا چور لوٹ لے گئے تب وہ بنیا گھبرا کر اس جنگل میں اپنے ٹکنے کی جگہ ڈھونڈھنے لگا لیکن کوئی جگہ اُسکو رہنے کیواسطے

نہ ملی اور وہ شیر اور ہاتھی وغیرہ کی بولی سُن کر ڈر سے کانپتا ہوا راہ چلا جاتا تھا جب کہیں زمین پر سانپ اور بچھو دیکھتا تھا تب ٹھوکر کھا کر گر پڑتا تھا اور کہیں پیر میں کانٹے چُبھنے سے دُکھ پاتا تھا اگر کسی درخت کے نیچے ستانے لگتا تھا تو درخت پر اُلو کی آواز سُن کر وہاں سے بھی بھاگ جاتا تھا کبھی جنگل میں آگ لگی دیکھ کر اُس کے دوسری طرف دوڑتا پھرتا تھا اُسی بیت میں بھاگتا ہوا ایک سوکھے کنویں میں گر پڑا اُس کنویں پر ایک برگد کا درخت تھا ایک ڈالی اُس کی اُس کنویں میں لٹکتی تھی جب وہ بنیا آدھے کنویں میں پہونچا تب وہ ڈالی اُس کے ہاتھ لگی اُس کو پکڑ کر لٹک گیا اور اُس کنویں میں ایک سانپ نیچے بیٹھا تھا اور اندھیاری رات میں بجلی چمکنے سے اُس نے دیکھا کہ کنویں میں ایک سانپ پھن نکالے بیٹھا ہے اور جس ڈالی کو وہ پکڑے تھا اُس ڈالی کو اوپر سے دو چوہے سیاہ اور سفید رنگ کے کاٹ رہے تھے تب بنیئے نے بچارا کہ جو میں کنویں میں کود پڑوں تو سانپ کے کاٹنے سے مر جاؤں گا اور جو نہیں کودتا تو ڈالی کے کٹ جانے سے گر کر سانپ کے منھ میں جا پڑوں گا یہی سوچ اور بچار بنیا کر رہا تھا اور اسی برگد کے درخت میں ایک شہد کا چھتا لگا تھا ڈالی ہلنے سے ایک ایک بوند شہد کی ٹپک کر جو اس بنیئے کے منھ میں گرتی تھی تو وہ بنیا ایسی بیت میں وہ شہد چاٹ کر بہت خوش ہوتا تھا اسی طرح اُس بنیئے کی عمر اُس کنویں میں لٹکتے ہوئے بیت گئی اور کوئی اُس کو نکالنے والا وہاں نہیں پہونچا جب ایک دن اُن دونوں چوہوں نے اوپر سے ڈالی کاٹ دی تب وہ بنیا اُسی کنویں میں گر کر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا اتنی کتھا سُنکر راجا نے جڑ بھرت سے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو بڑا اچرج معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنیا ایک بوند شہد کھا کر خوش رہا اور ڈالی پکڑ کر اوپر کنویں کے کیوں نہیں چڑھ آیا یہ بات سُن کر جڑ بھرت بولے کہ اے راجا ایسا ہی حال تمھارا اور سب سنساری لوگوں کا ہے کہ سب لوگ بہت طرح کا اُدم کر کے اپنے کٹمب کو پالتے ہیں لیکن گھر والوں کو کسی طرح کا سنتوکھ نہو کر ہر روز اور لالچ بڑھتا جاتا ہے اور اپنے اُدم سے اُن کو ایک ساعت بھی چھٹی نہیں ملتی جو دو گھڑی اپنے پیدا اور پالن کرنے والے پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کریں جب کوئی اُن سے ہر بھجن کرنے کا ذکر کرتا ہے تب وہ کہتے ہیں کہ ہم کو اپنے اُدم سے چھٹی نہیں ملتی کس وقت پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کریں سو اے راجا سچ جیو کو بنیا سمجھو اور کام کرودھ لوبھ موہ من اور اندریاں یہی چھ چور آٹھوں پہر آدمی کے ساتھ رہتے ہیں اور پریوار والوں کو ان چھوؤں کا حمایتی سمجھو اور جیو کو اس لیے بنیا کہا کہ اس نے دھرم اور گیان بڑھانے کے لیے اس بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پایا ہے جس طرح یہ جیو پیدا ہو کر سادھو مہاتما کا ست سنگ اور ہر بھجن نہ کر کے سنساری مایا جال میں پھنس گیا اس کارن اُس کے پورب جنم کا دھرم جو کچھ تھا وہ بھی پریوار والوں نے چرا لیا اسی طرح بنیئے نے اپنے مال کی رچھیا کرنے کے واسطے نوکر نہیں رکھا اس لیے چوروں نے اس کو لوٹ لیا جو وہ جیو بھرت کھنڈ میں جنم لیکر سادھو اور مہاتما کا ست سنگ کر کے گیان سیکھتا تو کس واسطے بنیئے کی طرح مایا جال میں پھنس کر خراب ہوتا جیسے وہ بنیا اپنے ٹکنے کے واسطے جگہ ڈھونڈھتے وقت شیر وغیرہ کے ڈر سے بھاگا تھا ویسے ہی سنساری سُکھ چاہنے والے دُکھ بھوگتے ہیں اور آدمی اپنے کٹمب کی بیماری اور مرنا دیکھنے اور اپنے شریر کے روگ سے اور

جی وعن ملنے کے واسطے دُکھ پاکر آٹھوں پہر چنتا میں پھنسا رہتا ہے جس طرح اُلو اور باگھ وغیرہ بنئے کو ڈراتے تھے اسی طرح جب پروار والے جھگڑا کر کے گھُرکتے ہیں تب آدمی بڑا دُکھ پاتا ہے اور استری کی سنگت اندھکار سمجھنا چاہیے جہاں گیان اور بید پُران کا بچن سب بھول جاتا ہے اور جب آدمی بوڑھا ہو کر کچھ کمائی نہیں کر سکتا تب پروار والے اُس کو دُربچن کہہ کر کھانے اور کپڑے کا دُکھ دیتے ہیں اور کچھ اُس کا آدر نہیں کرتے جس طرح آدمی بہت دُکھ پانے میں بھی مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر دن رات کمانے کا سوچ کیا کرتا ہے اسی طرح وہ بنیا کنوئیں میں سانپ اور چوہے دیکھنے پر بھی مرنے کا ڈر نہیں رکھتا تھا سو آدمی کے واسطے سنسار اور پروار میں بہنا اندھیارا کنواں سمجھو اور جیسے کرم پچھلے جنم میں کیے ہیں اُسی کو برگد کی جڑ سمجھو جس کو پکڑ کر جیتا ہے اور دو چوہے کالے اور سفید جو جڑ کاٹتے تھے وہی دن اور رات ہیں جن کے بیتنے سے عمر گھٹتی ہے اور بنئے نے جو سانپ کنوئیں میں دیکھا تھا اُس کو کال سمجھو اور جس طرح ایک بوند شہد چاٹ کر بنیا خوش ہوتا تھا اُسی طرح اگیان آدمی بڑھاپا اور سب طرح کا دُکھ ہونے پر بھی اپنے کُٹب میں بیٹھ کر خوش ہوتا ہے وہی شہد کی بوند سمجھو لے راجا دنیا کو وہی بَن دُکھ دینے والا جانو سنساری مایا جال میں پھنسنے والا اُسی بنئے کے برابر دُکھ پاکر خراب ہوگا جس طرح تو جگت کی مایا میں لپٹا ہے اُسی طرح وہ بنیا استری اور پُتر کے موہ میں پھنس کر خراب ہوا تھا جو کوئی بید اور شاستر کے موافق چلے وہ اپنا منورتھ پا سکتا ہے نہیں تو سب چھوٹے بڑے اسی مایا روپی جنگل میں بھولے ہوئے خراب ہو رہے ہیں بغیر ست سنگ کیے اِس موہ روپی جنگل سے باہر نکلنا بہت مشکل ہے۔

چودھواں ادھیائے

خوش ہونا راجا رگھوگن کا یہ گیان سُن کر اور چلے جانا تپ کرنیکے واسطے جنگل میں

جڑبھرت نے جب اِس طرح کا گیان راجا رگھوگن کو بتلایا تب راجا خوش ہو کر جڑبھرت کے چرنوں پر سر رکھ کر بنتی کر کے بولا کہ آپ نے بڑی دیا کر کے مجھ کو جو مایا میں بھول رہا تھا یہ گیان روپی راہ دکھلائی یہ بات سُن کر جڑبھرت بولے کہ تم اس گیان کے پرکاش سے سنساری جال میں نہ پھنسو گے یہ بات سنتے ہی راجا نے برکت ہو کر اُسی جگہ پالکی چھوڑ دی اور جنگل میں جا کر ہر بھجن کر کے مُکت ہوا اور جڑبھرت اپنا شریر جوگ ابھیاس کے ساتھ تیاگ کر پرم دھام کو چلے گئے اور جڑبھرت کے بیٹے سُمت نے راج گدی پر بیٹھ کر جَین دھرم کا مت سنسار میں پھیلایا اُن کے بنس میں پرت ہار آدک پیدا ہو کر شُبھ کرم کر کے پرم پد کو پہونچے۔

پندرھواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا راجا پریچھت سے بستار پرتھوی آدک کا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے سوامی آپ دیال ہو کر پرتھوی اور سورج وغیرہ لوکوں کا حال

بستار پورنک برنن کیجئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پہلے حال ساتوں دیپ کا سنچیپ سے کہا ہے اب پھر بستار کرکے کہتے ہیں سنو کہ اس پرتھوی کے سات دیپ ہیں اور ساتوں دیپوں کی پرتھوی الگ الگ بٹی ہے اس میں جمبو دیپ لاکھ جوجن کا ہے اور سب پرتھوی ساتوں دیپ کی پچاس کروڑ جوجن ہے اِس سے چوتھائی پرتھوی لوکا لوک پربت کے نیچے دبی ہے تین حصّوں میں ساتوں دیپ اور سمدر ہیں راجا پریہ برت ان ساتوں دیپ کے مالک نے ایک ایک دیپ اپنے ساتوں بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ بن میں جاکر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور پریہ برت کے اگنی دھر بیٹے نے جمبو دیپ کے نو کھنڈ کرکے ایک ایک کھنڈ اپنے نو بیٹوں کو بانٹ دیا اور جو جو نام اُن کے بیٹوں کے تھے وہی نام اُن کھنڈوں کے رکھے گئے پہلا آنکل دوسرا برن کھنڈ تیسرا بھدر اشو کھنڈ چوتھا کیتُ مال کھنڈ پانچواں الادرت کھنڈ ہے اس کھنڈ کے بیچ میں ایک سونے کا پہاڑ سمیر نام لاکھ جوجن اونچا اور سولہ ہزار جوجن لمبا اور آٹھ ہزار جوجن چوڑا اور بتیس ہزار جوجن کے گھیر میں ہے چھٹواں نابھ کھنڈ ساتواں کم پرش کھنڈ آٹھواں بھرت کھنڈ نواں زبر کھنڈ ہے اور برھمانڈ کمل کے پھول کی طرح گول ہے ایک ایک پہاڑ نوؤں کھنڈوں کے سوا ہے پر پرتمان موجود ہے اور سمیر پربت کے چاروں طرف چار پہاڑوں پر دودھ اور شہد اور پانی اور رس کا کنڈ بھرا ہوا ہے اور کبیر اور برھما دیوجی اور اندر اور بُرن دیوتاؤں کے چار باغ بہت اچھے پھل اور پھول لگے ہوئے وہاں ایسے بنے ہوئے ہیں کہ جہاں جاتے اور اسنان کرنے سے دیوتاؤں کی استریاں جوان ہو جاتی ہیں اور سمیر پربت کی چوٹی پر برہم پُری دس ہزار جوجن لمبی اور چوڑی جڑاؤ بنی ہے وہاں طرح طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیاں بولتے ہیں اے راجا وہاں کی شوبھا ہم تم سے کہاں تک کہیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔

سولھواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا راجا پریچھت سے کتھا لوکا لوک کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اس طرح جمبو دیپ میں نو کھنڈ ہو کر ہر ایک کے رہنے والے سب اوتاروں کی پوجا الگ الگ کرتے ہیں اور ان ساتوں دیپ کے باہر لوکا لوک پربت ہے اُسکے اُس طرف اندھیالا رہتا ہے سورج اور چندرما کا پرکاش وہاں نہیں پہونچتا ہے وہاں پر جوگی لوگ جا سکتے ہیں اور سنساری لوگ وہاں جانے کی سامرتھ نہیں رکھتے اور آٹھ ہاتھی بڑے بلوان جن کو دگپال کہتے ہیں سب پرتھوی کے آٹھوں طرف رہ کر پرتھوی کو اپنے نیچے ایسا دبائے ہیں کہ ہلنے نہیں دیتے اور سمیر پربت پر چار پُری کبیر پُری برن پُری اندر پُری جم پُری ہیں اور سورج کا رتھ دو دو پہر پیچھے ان چاروں پُری میں صبح اور دو پہر اور شام اور آدھی رات کے وقت ایک ایک جگہ پہونچتا ہے اور برھما جی کی پُری سے گنگا جی نکل کر سمیر پربت کے نیچے ہو کر گنگوتری میں آئی ہیں ۔

سترھواں ادھیاے

کتھا شکدیوجی کا مہاشری گنگاجی کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت اب میں شری گنگاجی کی اتپت لبتار کر کے کہتا ہوں سُنو کہ جب نارائن جی نے
باون اوتار لیکر تین پگ پرتھوی راجا بل سے دان لی تب براٹ روپ دھر کے ایک پگ میں ساتوں لوک نیچے کے
اور دوسرے پگ میں ساتوں لوک اوپر کے ناپ لیے تب برہماجی داہنا چرن پرمیشور کا اپنی پُری میں پہونچتے ہی بکرم
اوتار ہوا جان کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور برہماجی کے کمنڈل میں سے پانی برجاندی کا جو پربرہم پرمیشور کے آنسو گرنے سے
بیکنٹھ میں پرکٹ ہوئی تھی لیکر اُن چرنوں کو دھویا اور چرنامرت لیکر وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگایا اور وہ چرن دھوتے
وقت جو پانی سُمیر پربت پر گرا تھا وہ نیچے آکر مندراچل پہاڑ کے سوائے پرتھم رہا پھر وہاں سے وہ جل چار دھارا ہو کر بہا تو
ایک دھارا سُمیر کے پچھم اور دوسری سُمیر کے دکھن اور تیسری سُمیر کے اُتر دشا بہہ کر سمُدر میں مل گئی چوتھی دھارا جو
پورب کو بہی تھی وہ بھاگی رتھ کے تپو بل سے الاورت کھنڈ کو بائیں طرف چھوڑتی ہوئی نر نارائن پربت سے اُتر کر
گنگوتری سے ہو کر بھرت کھنڈ میں آئی اسی دھارا کا نام سنسار میں گنگاجی پرگٹ ہوا اور مہاتم گنگاجی کا اس طرح پر
ہے کہ جو کوئی گنگا اسنان یا جل پان یا درشن کرنے کے واسطے اپنے گھر سے جانے کی اچّھا کرتا ہے اُس کے کروڑوں
جنم کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور وہ آدمی اُس اِچھا سے جتنے قدم چل کر گنگاجی تک پہونچتا ہے ایک ایک
قدم رکھنے کے بدلے اُس کو سو سو راجسوے جگیہ اور اشومیدھ جگیہ کے پھل ملتے ہیں یہ بات سن کر راجا پریچھت
نے سندیہ مان کر شکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج جب آدمی کو گنگا اسنان کرنے کے لیے صرف جانے سے جگیوں کے
پھل ملتے ہیں تو جدھشٹر ہمارے دادا نے کس واسطے اتنا روپیہ خرچ کر کے جگیہ کیا تھا اور دوسرے راجا لوگ
کیوں جگیہ کرتے ہیں یہ بات سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا ہم ایک اتہاس کہتے ہیں سنو کہ ایک سمے شری مہادیوجی
سوامی شری پاربتی جی کو ساتھ لیکر مکر مہینے میں گنگا اسنان کرنے کے واسطے پریاگ راج کو جاتے تھے جب راہ میں
شری پاربتی جی نے بہت لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھ کر شری مہادیو سوامی سے گنگا اسنان کا ماہاتم پوچھا تب
شری مہادیوجی نے کہا کہ اے پاربتی جی جو کوئی گنگا اسنان کرنے کو اپنے گھر سے چلتا ہے اُس کو ایک ایک قدم
چلنے میں سو اشومیدھ جگیہ کا پھل مل کر کروڑوں جنم کے پاپ چھوٹ جانے سے وہ منکھ دیوتاؤں کے برابر ہو جاتا
ہے یہ بات سُن کر اور جاتریوں کو دیکھ کر پاربتی جی نے یہ سندیہ کیا کہ دیکھو لاکھوں آدمی نیچ ذات گنگاجی سے نہا نہا کر
چلے جاتے ہیں مگر اُن لوگوں کی بدصورتی تک گنگا نہانے سے نہیں مٹی تو پھر دیوتا کیسے ہو جائیں گے اور مہادیوجی
ایسا کہتے ہیں اتنے جاتریوں کو ایسا پھل کس طرح ملے گا ایسی شنکا مان کر پاربتی جی پھر سنیہ پوریک بولیں کہ اے
مہاراج آپ نے گنگا اسنان کا ماہاتم اس طرح برنن کیا پرنتُ اِن اسنان کرنے والوں کا روپ دیکھنے سے مجھے

اس بات کی پرتیت نہیں ہوتی ہے مہادیوجی بولے کہ اس کا بھید ہم تم سے کیا کہیں چلو آنکھ سے دکھلا دیویں ایسا
کہکر جب مہادیوجی گنگاجی کے نکٹ جس راہ پر جاتری لوگ چلے جاتے تھے پہونچے تب وہاں کوڑھی کا روپ بن کر
بیٹھ گئے اور پاربتی جی سے کہا تم دبیہ روپ بہت سندر رہو کر میرے بدن کی مکھیاں اُڑاؤ اور جو کوئی اسنان کرنے والا
تم سے پوچھے تو اس سے یہ بات کہنا کہ یہ ہمارا پت کوڑھی ہوگیا ہے اور ایک پنڈت نے کرم بپاک کی پوتھی دیکھ کر
بتلایا ہے کہ جس کسی نے سَو اشومیدھ جگیہ کی ہوں وہ اُن کو اپنے ہاتھ سے چھووے تو ان کا کوڑھ چھوٹ جائے یہاں
لاکھوں آدمی نہانے کے لیے آتے ہیں اس واسطے ان کو یہاں لاکر بیٹھی ہوں کہ جس نے سَو جگیہ کی ہوں وہ ان کو
چھووے تو یہ تن ان کا اچھا ہوجاوے جب پاربتی جی دیوکنیاں کے برابر بنکر مکھی اُڑانے اور یہ بات کہنے لگیں تب
بہت سے جاتری اُن کا روپ دیکھ کر موہت ہوکر اُن کے چاروں طرف ہوگئے اُن میں کوئی پاربتی جی کو اپنے ساتھ
چلنے کے واسطے کہتا تھا کوئی اُن سے ہنسی ٹھٹھا کرتا تھا کوئی بہت طرح کا ڈر اور لالچ اُن کو دکھلاتا تھا اور گیانی لوگ
کہتے تھے کہ یہ استری دھن ہے جو ایسی دشا میں بھی اپنے پت کی سیوا نہیں چھوڑتی ہے جو استری اپنے پت کو کانا
کبڑا لنگڑا اندھا کوڑھی دردری بدصورت کیسا ہی ہو پرمیشور برابر جان کر آنند پوربک اس کی سیوا کرے اور پرائے
پُرش کو کُبھاؤ سے نہ دیکھے اُسے پت برتا کہنا چاہیئے۔ اُسی سمے ایک کنگال براہمن دُربل اُن کو دیکھتے ہی پاس آکر
ڈنڈوت کرکے پاربتی سے بولا کہ اے ماتا تم کس واسطے بھیڑ میں یہاں بیٹھی ہو کہیں ایکانت میں لے جاکر اپنے پت
کی سیوا کرو جس میں مکھی وغیرہ بیٹھنے سے یہ دُکھ نہ پاویں یہ سُن کر پاربتی جی بولیں کہ میرے پت کے کرم بپاک میں ایسا
نکلا ہے کہ جس نے سَو اشومیدھ جگیہ کی ہوں اُن کو چھو دیوے تو اُن کا بدن اچھا ہو جائے اِسی اچھا سے میں ان کو
یہاں لاکر بیٹھی ہوں کہ اس پرب میں لاکھوں آدمی آویں گے کسی نے تو سَو اشومیدھ جگیہ کی ہوں گی جس کے
چھونے سے ہمارے سوامی کے بدن کا روگ چھوٹ جائے یہ بات سُن کر وہ براہمن بولا کہ یہ کون بڑی بات ہے
تم صرف سَو اشومیدھ جگیہ کرنے والے کو ڈھونڈھتی ہو اور میں نے لاکھوں اشومیدھ جگیہ کی ہیں جن کی گنتی تم بھی
نہیں کرسکتی ہو یہ بات سنتے ہی پاربتی جی نے پوربک بولیں کہ اے مہاراج آپ دیا کرکے ان کو چھوڑ دیجئے جیسے
اُس براہمن نے شری شیوجی کے بدن سے اپنا ہاتھ لگادیا ویسے ہی مہادیوجی دبیہ روپ اشونی کمار کے برابر
ہوگئے یہ حال دیکھ کر پاربتی جی اور سب جاتریوں کو اس بات کا سندیہ ہوا کہ یہ براہمن تیس برس کا اور کنگال ہے
اور سَو اشومیدھ جگیہ کرنے میں سَو برس اور بہت سا روپیہ اور سونا دوسرے راجوں کو جیتنے کے واسطے چاہیئے اس نے
سَو جگیہ کس طرح کی ہوں گی شیوجی انترجامی نے اُن کا سندیہ مٹانے کے واسطے جاتریوں کے سامنے اُس
براہمن سے پوچھا کہ اے مہاراج تم نے اتنی عمر میں لاکھوں جگیہ کس طرح کی ہوں گی تب وہ براہمن بولا کہ سُنیئے
مہاراج جگیہ کی بدھ اور اس کا پھل شاستر کے موافق ہوتا ہے اور اسی شاستر میں گنگا اسنان کا پھل ایسا
لکھا ہے کہ جو کوئی گنگا اسنان کرنے کو اپنے گھر سے چلتا ہے اُس کو ایک ایک قدم چلنے میں سَو سَو اشومیدھ جگیہ کا
پھل ملتا ہے سو میں اپنے گھر سے ہر روز گنگا اسنان کرنے کو کوس بھر ہزاروں قدم چل کر آتا ہوں لاکھوں کی کون گنتی ہے

چھو

کئی کروڑ اشومیدھ جگیہ میں کر چکا ہونگا اس لیے آشچرج کیا ہے یہ بات سُن کر شری شیو جی نے پاربتی جی اور جاتریوں
سے کہا کہ یہ براہمن سچ کہتا ہے ایسا کہہ کر شری شیو جی اپنے استھان کو چلے اور راہ میں پاربتی جی سے بولے
کہ دیکھو تم کو جو سندیہ تھا سو وہ ہمارے کیے پرمان اِس براہمن کو گنگا اسنان کے پھل ملتے ہیں اور سب جاتری
لوگ بید کے بچن پر بشواس نہیں رکھتے اس سے وہ پھل انکو نہیں مل سکتا اسی واسطے بید اور شاستر سُن کر اُس پر بشواس کرنا
چاہیے جس کے سننے اور پڑھنے سے آدمی کو شبھ اور اشبھ کرم کا گیان ہوتا ہے۔ اے پرچھیت راجا جدھشٹر تمھارے دادا کو بید اور شاستر
سُن کر اس پر بشواس تھا لیکن ان کو بہت روپیہ ہونے سے یہ اچھا ہوئی کہ اسی بہانے سے شیام سندر کو اپنے یہاں لا کر
رکھیشوروں اور منیشوروں کا ست سنگ کروں اور روپیہ میرا اچھے کرم میں خرچ ہو کر جس ملے اس کارن جگیہ کی تھی۔

اٹھارھواں ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا یہ بات کہ کون کون کھنڈ میں کس کس اوتار کی پوجا ہوتی ہے

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرچھیت ہم نے نو کھنڈ کی کتھا تم سے برنن کی اب پرمیشور کے اوتاروں کا حال جس
جس کھنڈ میں جو جو اوتار نارائن سوامی نے لیے تھے اور وہاں کے سب لوگ اوتار پر بہت پریت رکھ کر ان کی پوجا
کرتے ہیں سنو کہ بھدرشو کھنڈ میں بندشروا نام راجا تھا وہاں پرمیشور نے ہیگریوا اوتار دھارن کیا تھا سو اُس کھنڈ
میں راجا اور پرجا سب اُسی روپ کی پوجا اور اُسی کا منتر پڑھ کر استت کرتے ہیں اور نرہر کھنڈ میں نرسنگھ اوتار نارائن جی
نے لیا تھا وہاں نرہر رکھ نام راجا اپنی پرجا سمیت اُس روپ کی پوجا کرتا ہے اور پرہلاد بھکت اُن کے پوجاری نے
منتر سہت استت کر کے نرسنگھ جی سے یہ بردان مانگا کہ اے مہاراج آپ اپنے جیوؤں کو چاہیے جس جون میں
جنم دیں پر اُن پر ایسی کرپا رکھیں کہ اُن کو اُسی جون میں آپ کے چرنوں کا دھیان بنا رہے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے
کہ اے پرہلاد تم اپنے واسطے جو چاہو سو مانگ لو لیکن سنساری جیوؤں کے واسطے جو مایا موہ میں پھنسے ہیں ایسا بردان
مت مانگو تب پرہلاد جی ہاتھ جوڑ کر پھر بولے کہ اے مہاراج جو لوگ دنیا میں بُرے کرم کرتے ہیں ان کے ادھرم
اپنی دیا سے مٹا دیجیے اور اپنے چرنوں کی بھگت دے کر ان کو بیکنٹھ میں بلا لیجیے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی نے کہا
کہ اے پرہلاد سب جیوؤں کو بیکنٹھ کی چاہ نہیں ہوتی جس کو ست سنگ پیارا ہوتا ہے اسی کو گیان ملتا ہے اور
کلجگ باسیوں کو ست سنگ اچھا نہیں لگتا وہ سنساری مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور جو پرمیشور کی بھگت رکھتا ہے
اس کے پاس سب گن آپ سے آپ اس طرح آ جاتے ہیں جس طرح نیچی زمین پر پانی بہہ کر اکٹھا ہو جاتا ہے
یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ اے مہاراج دنیا میں کوئی آدمی ایسا بھی مورکھ ہوگا جس کو بیکنٹھ جانے کی چاہ نہ
ہوگی آپ بیکنٹھ اپنا کسی کو دینا نہیں چاہتے ہیں لالچ کرتے ہیں مجھے اس بات میں شرم آتی ہے کہ سنساری
لوگ ایسا کہیں گے کہ پرہلاد کے سوامی لالچی ہیں یہ بات سُن نرسنگھ جی ہنس کر بولے کہ اے پرہلاد تم شہر میں جا کر جسکو
بہت دکھی پاؤ اسے بیکنٹھ جانے کے واسطے کہو دیکھو وہ کیا کہتا ہے جب نرسنگھ جی کے کہنے سے پرہلاد جی شہر میں آ کر

کسی دُکھی جیو کو ڈھونڈھنے لگے تب اُن کو ایک شوکر بہت روگی کیچڑ میں پھنسا ہوا دیکھ پڑا اُس کو بہت دُکھی دیکھکر پرہلاد جی نے کہا کہ تو یہاں رہ کر اِتنا دُکھ کیوں اُٹھاتا ہے بیکنٹھ کو چل وہاں تجھ کو بڑا سُکھ ملے گا میں نرسنگھ جی کی آگیا سے تجھ کو بلانے آیا ہوں یہ بات سُن کر شوکر نے پوچھا کہ بیکنٹھ میں کیا سُکھ ہے جب پرہلاد جی نے بیکنٹھ کا سُکھ بتلایا تب وہ شوکر بولا کہ میں اکیلا نہیں جا سکتا کُٹمب سمیت کہو تو چلوں تم نرسنگھ جی سے پوچھ آؤ یہ بات پرہلاد جی نے جا کر نرسنگھ جی سے پوچھی تو نرسنگھ جی بولے کہ بہت اچھا سب کو لے آؤ جب پرہلاد جی نے آکر اُس شوکر سے پریوار سمیت چلنے کو کہا تب اُس شوکر کی استری نے پوچھا کہ بیکنٹھ میں بشٹھا ہمارے کھانے کے واسطے ہے یا نہیں پرہلاد جی نے کہا کہ وہاں نرک نہیں ہے اور سب اچھے پدارتھ بھوجن کرنے کے واسطے موجود ہیں تب شوکر اور شوکری آپس میں صلاح کر کے بولے کہ ہم کو یہاں بڑا سُکھ ہے ہم لوگ بیکنٹھ میں نہ جاویں گے یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ تم بڑے مورکھ ہو جو بیکنٹھ میں نہیں چلتے جب یہ بات سُن کر وہ شوکر پرہلاد جی کی طرف گھورنے لگا تب پرہلاد جی دوسرا جیو بیکنٹھ میں جانے کے واسطے تلاش کرنے لگے ایک بوڑھے آدمی کے پاس جا کر کہنے لگے کہ اب تم بوڑھے ہوئے بیکنٹھ میں چل کر وہاں کا سُکھ بھوگو یہ بات سُن کر وہ بولا کہ ابھی مجھ کو دنیا میں جی کر اپنے بیٹوں کا موہن اور بیاہ کر کے ناتی اور پوتے دیکھنے ہیں تمہارے کہنے سے ابھی مر جاؤں تم یہاں سے چلے جاؤ ہمارے بیٹوں کے سامنے جو ایسی بات کہتے تو وہ تم کو ڈنڈ دیتے جب پرہلاد جی نے اُس بوڑھے کی بات سُن کر ہار مانی تب نرسنگھ جی کے پاس جا کر ینے کہا کہ اے مہاراج دنیا میں سب چھوٹے اور بڑے اپنے اگیان سے مایا موہ کے جال میں پھنس رہے ہیں اسلیئے کوئی آدمی بیکنٹھ میں جانے کی چاہ نہیں کرتا یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد جگت میں جس جیو نے جو تن پایا ہے وہ اُس تن میں خوش رہتا ہے اور اچھا اُس کی کسی طرح پوری نہیں ہوتی آنکھ کان وغیرہ سب اندریاں شتھل ہو جاتی ہیں لیکن من اُس کا سنسار چھوڑنے کے واسطے نہیں چاہتا یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے نرسنگھ جی کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاراج یہ سب آپ کی مایا ہے جس کو آپ دیا کر کے گیان دیتے ہیں وہ آدمی بیکنٹھ جانے کی چاہ رکھتا ہے نہیں تو سب کسی کو گیان ملنا بہت کٹھن ہے اور کیتمال کھنڈ میں کامدیو بھگوان نے اوتار لیا تھا وہاں پرلچھمی جی پرجا سمیت منتر پڑھ کر اُن کی استت اور پوجا کرتی ہیں اور رمنک کھنڈ میں پرمیشور نے متسیہ اوتار دھارن کیا تھا وہاں منک نام راجا اپنی پرجا سمیت متسیہ روپ کی پوجا کرتا ہے اور ہرنیہ سے کھنڈ میں جیسے نارائن جی نے کیا تھا وہاں ہرنیہ سے نام راجا اپنی پرجا سمیت اُسی روپ کی پوجا اور استت منتر پڑھ کر کرتا ہے اور کُر کھنڈ میں بھگوان نے باراہ اوتار دھارن کیا تھا وہاں کُر نام راجا اپنی پرجا سمیت اُسی روپ کی پوجا منتر پڑھ کر کرتا ہے اور پرتھوی وہاں پوجاری ہو کر کہتی ہے کہ آپ ہرنیاکش دیت کو مار کر مجھے پاتال لوک سے لے آئے ہیں ۔

انیسواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا حال باقی کھنڈوں کا راجا پریکشت سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجا کمپُرش کھنڈ میں شری رام چندر جی براجتے ہیں اور ہنومان جی وہاں پر

پوجاری ہو کر رگھناتھ جی کے منتر سے اُن کی پوجا اور استت کر کے کہتے ہیں کہ آپ نے کیول سنساری جیوؤں کو شبھ مارگ دکھلانے اور کرتارتھ کرنے کے واسطے نرتن دھارن کیا ہے کچھ راون آدک کے مارنے کو اوتار نہیں لیا ہے آپ چاہتے تو اپنی اچھا سے راچھسوں کو مار ڈالتے اور آپ نے جنگل میں شری جانکی جی مہارانی کے بجوگ میں بلاپ کیا تھا سو وہ سنساری جیوؤں کو یہ دکھلایا ہے کہ جب مجھ ایسے پربتم پرمیشور کو گرہستی کرنے میں دُکھ ہوا تو دنیا میں جتنے جیو ہیں سب کو استری اور پُتر آدک سے دُکھ ملے گا اور آپ نے نرتن اس واسطے دھارن کیا کہ جس میں آپ کی شرن آنیوالا ایسا سُندر روپ چھوڑ کر دوسرے کو کس واسطے بھجے گا اور پرمیشور نے بھرت کھنڈ میں یہ بات بچار کر نر نارائن کا اوتار لیا کہ اس کھنڈ کے پرجا لوگ کلجگ میں تپ اور جپ نہیں کر سکیں گے اس واسطے میں تپسی روپ ہو کر بدری کیدار میں بیٹھا رہوں جو کوئی میرا درشن کرے گا اُس کو اپنے درشن سے تپ کا پھل دے کر اور پوتر کر کے مُکت پدوی دوں گا اس لیے آج تک بدرکا شرم میں بیٹھے ہوئے تپ کرتے ہیں اور وہاں نارد جی پوجاری سانکھیہ جوگ سے منتر پڑھ کر پوجا اور استت کر کے کہتے ہیں کہ اے دینا ناتھ سب جگت کی اُتپت اور پالن اور ناش کرنے والے آپ ہی ہیں اور ساتوں دیپ میں بھرت کھنڈ مدھ دیش سب پرتھوی کی جڑ اور بہت پوتر ہے اس کھنڈ میں جو جیو جیسا کرم کرتا ہے ویسا پھل دوسرے لوک میں جا کر بھوگتا ہے اس لیے بھرت کھنڈ کرم بھوم کا کیا ہوا پاپ اور پن کھیت کی طرح بڑھتا ہے اور سوائے بھرت کھنڈ کے دوسرے جو آٹھ کھنڈ ہیں وہاں ہمیشہ ترتیا جگ کے برابر رہ کر کلجگ اپنا پرویش نہیں کر سکتا وہاں کے رہنے والے دیوتاؤں کی طرح اپنی استریوں کو ساتھ لیکر بھوگ اور بلاس کیا کرتے ہیں وہاں سدا بسنت رُت اور اندرلوک کے برابر سُکھ بنا رہ کر کسی بات کا دُکھ نہیں ہوتا ہے اور چاروں برن کا بچار کیول بھرت کھنڈ ہی میں ہے پر دوسرے کھنڈ کے لوگ اتنا سُکھ ہونے پر بھی بھرت کھنڈ کے لوگوں کو اپنے سے اچھا اور بھاگیمان جانتے ہیں بھرت کھنڈ کے جیو تھوڑا اسمرن اور بھجن نارائن جی کا کرنے سے بھوساگر پار اتر جاتے ہیں اور دوسرے کھنڈ اور دیپوں میں یہ بات پراپت نہیں ہوتی آپ نے بڑی کرپا کر کے کلجگ باسیوں کو اپنا درشن دینے کے واسطے اِس کھنڈ میں اوتار لیا ہے تِسپر بھی کلجگ کے آدمی ایسے کپٹ اور آلس اور ابھمان میں بھرے رہیں گے کہ اُن کو سنساری مایا میں پھنسے رہنے سے آپ کے درشن کرنے کی چھٹی نہیں ملے گی جس پر آپ کرپا کریں گے وہی آپ کے چرنوں کو آکر دیکھے گا اے پربھو جب دیوتا لوگ سُرگ سے اپنے اپنے بمانوں میں بیٹھ کر مندراچل پربت پر بہار کرنے کے واسطے آتے ہیں تب بھرت کھنڈ کے آدمیوں کو دیکھ اپنے کو تُچھ سمجھ کر کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو یہ سامرتھ نہیں ہے جو اِس سے اُتم پدوی کو پہونچ سکیں اور بھرت کھنڈ کے جیو شبھ کرم کرنے سے جتنی بڑی پدوی کو چاہیں پہونچ سکتے ہیں سوائے راجا جس نے بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پا کر جنم اپنا سنساری مایا موہ میں کھو دیا اور ہر بھجن نہیں کیا اُس کا جنم لینا اکارتھ ہوا اُس آدمی کی وہ گت سمجھنا چاہیئے جیسے کوئی دولت ملنے کے واسطے بڑی بڑی محنتوں سے بڑے اونچے پہاڑ پر چڑھ کر دولت کے پاس پہونچ جائے اور پھر بغیر ملنے دولت کے پہاڑ سے نیچے اپنے کو گرا دے تو سب محنت اُس کی اکارتھ ہو کر ہاتھ پاؤں بھی اُس کے

ٹوٹ جاویں تب سوائے پچھتانے کے پھر اُس بوندسے بھینٹ نہیں ہوتی ہے اس لیے اُچت ہے کہ جو بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پاوے وہ ہربھجن کرکے بھوساگر پار اُتر جاوے اور جو کوئی اپنے گیان سے ایسا نہیں کرتا ہے وہ پیچھے سے بہت دُکھ پاتا ہے اس بھرت کھنڈ میں چترکوٹ اور گوبردھن آدک بہت سے پربت اور کوشکی اور سرستی وغیرہ ندیاں بھی بہت ایسی ہیں کہ جن کا نام لینے اور درشن کرنے اور نہانے سے سب پاپ آدمی کا چھوٹ کر کایا اُسکی شدھ ہو جاتی ہے اس کارن دیوتا لوگ کہتے ہیں کہ بھرت کھنڈ کے جیوؤں نے پچھلے جنم کے پُن سے یہاں جنم پایا جس کھنڈ میں جنم لینے اور پرمیشور کا بھجن کرنے سے آدمی جلد مکت ہو جاتا ہے اور الابرت کھنڈ کی کتھا نویں اسکندھ میں آوے گی اُس کھنڈ میں شری مہادیو جی شری پاربتی جی کو ساتھ لیکر سوا ارب ہزار سہیلیوں سمیت ہمیشہ بہار کرکے شیش بھگوان کی پوجا اور ستت منتر پڑھکر کرتے ہیں اور رنابھ کھنڈ بھرت کھنڈ میں ملا ہے

بیسواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا بستار پوربک کتھا ساتوں دیپ کی راجا پرکھیت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا نوؤ کھنڈوں کی کتھا ہم نے تم سے برنن کی اب ساتوں دیپ کا حال سنو کہ جمبودیپ میں نو کھنڈ ہیں اور اس دیپ میں ایک درخت جامن کا گیارہ لاکھ جوجن اونچا ہے اس سے اُس کا نام جمبودیپ ہوا اور اس درخت کا سایہ لاکھ جوجن کے گھیر میں پڑتا ہے اور اُس کے پھل کالے کالے ہاتھی کے برابر بڑے ہوتے ہیں اور اُس کا پھل زمین پر گرنے سے سورج کا تیج پاکر سونا ہو جاتا ہے اور اس دیپ کے چاروں طرف کھاری پانی کا سمدر ہے اور نو کھنڈ کے جو راجا تھے اُنھوں نے ایک ایک کھنڈ کے چھ چھ حصے کرکے اپنے اپنے بیٹوں کو بانٹ دیا اور نوؤ کھنڈوں کی حد پر ایک ایک پہاڑ بیچ بیچ میں ہو کر سُمیر پربت کے نیچے رس اور شہد اور گھی کی تین ندیاں بہتی ہیں دیوتا اور گندھرب آدک کی استریاں اُن ندیوں میں جاکر اسنان کرکے وہ رس پیتی ہیں تو اُن کو کم طاقتی اور بڑھاپا نہیں ہوتا اور جمبودیپ میں راجا سگر کے ساٹھ ہزار بیٹوں نے شیام کرن گھوڑا جگیہ کا ڈھونڈھنے کے واسطے جو زمین کھودی تھی اُس کھودنے سے سنگھل دیپ وغیرہ سات ٹاپو اور پرگٹ ہوئے۔ دوسرا پاکر دیپ ہے اس میں ایک درخت پاکر کا دو لاکھ جوجن اونچا اُس کے پھل بہت بڑے ہوکر اُس کی چھایا دو لاکھ جوجن کے گھیر میں پڑتی ہے اس سے اس کا نام پاکر دیپ ہوا اُس کے چاروں طرف رس کا سمدر بھرا ہے جو کوئی اس درخت کے نیچے جاکر گہنا اور کپڑا اور کھانا وغیرہ جس چیز کی اچھا کرتا ہے وہ چیز اُس کو اُس درخت سے اُسی وقت ملتی ہے اور اُس دیپ میں امرت نام وغیرہ سات کھنڈ ہیں تیسرا سالمل دیپ ہے وہاں سیمل کا درخت چار لاکھ جوجن اونچا ہو کر اُتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس کارن اُس کا نام سالمل دیپ ہوا ہے اس دیپ کے چاروں طرف کنارے کنارے آٹھ پہاڑ ہیں اُن پہاڑوں پر جچھ اور گندھرب وغیرہ جاکر گاتے اور بجاتے ہیں

وہاں پتا تالاب اور باغ اور مکان بہت اچھے اچھے بہار کرنے کے واسطے بنے ہیں اور سورج نام وغیرہ سات کھنڈ اس
دیپ میں ہیں اُس کے چاروں طرف شراب کا سمدر بھرا ہے چوتھا کُش دیپ ہے وہاں کُش کا برچھ آٹھ لاکھ جوجن
اونچا ہے اور اتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس لیے اس کا نام کُش دیپ ہوا اُس کے چاروں طرف
گھی کا سمدر بھرا ہے اُس درخت کے نیچے کنڈ اور تالاب ایسے بنے ہیں کہ جن میں اسنان کرنے اور پانی پینے
سے بھوک اور پیاس سب مٹ جاتی ہے اور جو بوڑھا اور روگی اُس میں اسنان کرتا ہے تو روگ اُسکا چھوٹ جاتا ہے
اور موٹا تازہ ہو جاتا ہے اور سکت نام وغیرہ سات کھنڈ اس دیپ میں ہیں پانچواں کرونچ دیپ ہے جس میں
کرونچ نام پربت سولہ جوجن اونچا ہے اس لیے اس کا نام کرونچ دیپ ہوا اس پہاڑ پر گرڑ جی بیٹھ کر وہاں سے
سب دیوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اس کے چاروں طرف دودھ کا سمدر بھرا ہے اور بیاس نام وغیرہ
سات کھنڈ اس دیپ میں ہیں چھٹواں شاک دیپ ہے وہاں شاک کا برچھ بتیس لاکھ جوجن اونچا ہے اور اتنے ہی
گھیر میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس دیپ کے چاروں طرف مٹھے کا سمدر ہے دیوبرج نام وغیرہ سات کھنڈ اس
دیپ میں ہیں سدھ اور تپسی لوگ اس درخت کے نیچے بیٹھ کر بھجن کرتے ہیں اور اس درخت کا گرا ہوا پتا کھانے
سے اُن کا پیٹ بھر رہتا ہے بھوک اور پیاس نہیں لگتی ہے ساتواں پشکر دیپ ہے وہاں ایک درخت کمل کا چونسٹھ لاکھ جوجن
اونچا اور اتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا ہے اور زعفران کی خوشبو آتی ہے اس کے چاروں طرف میٹھے پانی کا سمدر
ہے اس درخت کے نیچے مان سرودر تالاب ہے وہاں ہنس پنچھی رہ کر موتی چگتے ہیں اور گرم رات وغیرہ سات کھنڈ
اس دیپ میں ہیں اے پریچھت راجا پریہ برت نے ان ساتوں دیپوں کا راج جھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیا اور ہر بھجن
کر کے مکت پائی۔

اکیسواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا بستار آکاش اور سورج آدک کا راجا پریچھت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا جتنا بستار ساتوں دیپوں کا ہم نے تم سے کہا اتنا آکاش بھی لمبا اور چوڑا ہے
جس طرح چنے کی دو دالیں اوپر اور نیچے ہوتی ہیں اسی طرح آکاش اور پرتھوی کو دیکھنا چاہیئے اور سورج نکلنے سے
تینوں لوک میں پرکاش ہو کر چھ مہینے سورج اترائن اور چھ مہینے دچھنائن رہتے ہیں اور سمیر پربت سے ہو کر تین راستے
سورج کے رتھ جانے کے واسطے بنے ہیں اترائن میں اونچے راستے سے ہو کر تو اُن کا جانے سے پرکاش جگت
میں زیادہ ہوتا ہے اور دچھنائن میں نیچے کی راہ سے ہو کر جانے اور تاراگنوں کی اوٹ پڑنے سے تیج اُن کا کم
ہو جاتا ہے اور مکر سے میکھ تک سورج اترائن اور کرک سے لیکر دھن کی سنکرات تک دچھنائن رہتے ہیں
اترائن سورج میں دن بڑھ کر رات گھٹتی ہے اور دچھنائن میں دن چھوٹا ہو کر رات بڑھتی ہے اور دھرو کے پاس پہ

مہینے بھر رہتے ہیں اور ایک دن اور رات میں نو کروڑ لاکھ جوجن سورج کا رتھ سمیر پربت کے چاروں طرف پھرتا ہے اور سمیر پربت کے پورب طرف اندر پری اور دکھن طرف جم پری اور پچھم طرف برن پری اور اتر طرف کبیر پری ہے اور سورج اپنے نکلنے کے استھان سے اُسی کے سامنے ڈوبتے ہیں اور ایک پہیہ اُن کے رتھ کا جل کر دوسرے پہیے کی دُھری سمیر پربت پر دھرولوک سے دبی ہے اور سورج کا رتھ چھتیس لاکھ جوجن کے بستار میں ہے اور سات گھوڑے ایک طرف اور ایک گھوڑا ایک طرف جوتا رہتا ہے اور کچھ لوگ اُس رتھ کو پیچھے سے ڈھکیلتے ہیں اور رسی کی جگہ پر سانپوں سے دُھری وغیرہ اُس رتھ کی بندھی ہیں اور ارُن سارتھی ہانکتا ہے اور بال کھیلیا وغیرہ ساٹھ ہزار رکھیشور جن کا بدن انگوٹھے کے برابر ہے اُس رتھ کے آگے سورج کی طرف منہ کیے ہوئے استت کرتے ہوئے پچھلے پاؤں دوڑتے چلے جاتے ہیں۔

بائیسواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا حال چندرما اور منگل وغیرہ گرہوں کا راجا پرچھت سے

راجا پرچھت نے اتنی کتھا سنکر پوچھا کہ اے مُن ناتھ آپ نے کہا کہ سورج کا رتھ سمیر پربت اور دھرولوک کے چاروں طرف پھرتا ہے اور چندرما اور دوسرے گرہوں کا حال نہیں کہا سو اُس کو بھی دیا کرکے کہیئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا چندرما کا رتھ گیارہ لاکھ جوجن لمبا اور چوڑا سورج کے رتھ سے لاکھ جوجن اونچا ہے جتنا رتھ سورج کا ایک مہینے میں پھرتا ہے اتنا رتھ چندرما کا اڑھائی دن میں پھرتا ہے اور چندرما کے رتھ سے لاکھ جوجن اونچا منگل کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اوپر برہسپت کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اونچا شکر کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اوپر سنیچر کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اونچا راہو کا رتھ ستر لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے سب رتھوں کی دُھری دھرولوک میں لگی رہتی ہے اور راہو کا رتھ چندرما اور سورج کے برابر آجانے سے گرہن لگتا ہے اور سورج کا رتھ سمیر پربت پر کہیں کہیں رُک جانے سے تیسرے برس ایک مہینہ ملماس کا زیادہ ہوکر سنکرات برابر رہتی ہے پانچ طرح کے برس ہوتے ہیں ایک سنکرات کی گنتی سے سورج کا برس دوسرا شکل پچھ کی دوج سے چندرما کا برس تیسرا چیت شکل پریوا سے سمبت کا برس چوتھا نچھتروں کی گنتی سے پانچواں برہسپت کی گت سے جو دوسری راس پر بدل جاتے ہیں سمجھنا چاہیئے اور سورج چھتری اور برہسپت اور چندرما براہمن اور منگل بیش اور بدھ شودر برن اور راہو ملیچھ کے واسطے شکر کارہی اور اچھے ہوتے ہیں اور شکر جیسے استھان پر بیٹھتے ہیں ویسا پھل چاروں برن کو دیکر کسی سے دوستی یا دشمنی نہیں رکھتے اور سنیچر اور راہو کیت چاروں برن کو دکھ دیتے ہیں

تیئیسواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا حال دُھرولوک کا راجا پرچھت سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا سمیر پربت سے تیرہ لاکھ جوجن اونچا دھرولوک ہے وہاں پر ہمیشہ دھرو جی

سپت رکھیون سمیت سُکھ اور آنند سے رہتے ہیں اور بششٹھ بھرگ کشیپ انگرا اگست اترا اور پُلہ یہی رکھیشور
تارے روپ سے دن رات دھروجی کی پرکرما کرکے اس طرح نہیں ہٹتے جس طرح تیل نکالتے وقت بیل
چاروں طرف گھومتا ہے اور کولھو نہیں ہلتا اور دھرولوک کے نیچے کا چکر پھرا کرا شونی وغیرہ ستائیس نچھتر دھرولوک
کے آس پاس بنا آشرے صرف ہَوا کے سہارے پر اس طرح چلتے جس طرح میگھ بادل آکاش میں ہَوا کے موافق
چلتے ہیں اس واسطے دھرولوک کو سُوئیس کے سَمان ہونے سے ششمار چکر بھی کہتے ہیں جس طرح مٹیتے سمے سُوئیس کمہار
کے چاک برابر ہو جاتا ہے وہی روپ دھرولوک کا سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ چودہ نچھتر اُس کے داہنے اور چودہ
نچھتر اُس کے بائیں طرف ہوکر اُس چاک کے گھومتے وقت وہ سب اُسی کے آشرے سے گھومتے ہیں اُس کی
پوچھ میں پرجاپت اگن اندر اور دھرم اور پوچھ کی جڑ میں دھاتا بدھاتا اور کمر میں سپت رکھیشور اور اوپر کے ہونٹھ
میں اگست جی اور نیچے کے ہونٹھ میں جمراج جی اور منہ میں منگل اور موترا ستھان میں سنیچر اور کاندھے پر برہسپت اور
آنکھوں میں سُورج اور ہردے میں پرمیشور اور من میں چندرما اور ناہر میں شکر اور دونوں چھاتیوں میں اشونی کمار اور
سواس میں بدھ اور گلے میں راہ اور بیت اور سب تارا گن بدن کے روئیں میں ہو کر وہ ششمار چکر نارائن جی کا سروپ
ہے اس لیے سب دیوتا اور برھمانڈ کو اسی روپ میں سمجھنا چاہیئے جو کوئی صبح اور شام کے وقت یہ کتھا پڑھ کر
دھیان اس روپ کا کرے گا اُس کے سب پاپ چھوٹ کر اشبھ گرہ کے پھل اُس کو نہ ہوں گے۔

چوبیسواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا حال چودھوں لوک کا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت کسی پُران میں ایسا بھی لکھا ہے کہ سُورج سے دس ہزار جوجن نیچے راہ کا
رتھ ہوتا ہے جب اُس کے سامنے سورج اور چندرما کا رتھ آجاتا ہے تب گرہن لگ سُورج اور چندرما کو بہت
دُکھ ملتا ہے جس کی کتھا بستار کے ساتھ آٹھویں اسکندھ میں آوے گی لیکن سُدرشن چکر کی رچھیا سے راہ اُنکا کچھ نہیں کر سکتا
اُس کے بارہ جوجن نیچے سِدھ اور چارن اور بدیا دھر وغیرہ دیوتاؤں کے رہنے کا استھان ہے اسکے بارہ لاکھ جوجن
نیچے جچھ اور راچھس اور پشاچ لوگ رہتے ہیں اس کے سَو جوجن نیچے مرت لوک کی پرتھوی ہے اور ہنس اور باز
اور گدھ وغیرہ بڑے بڑے اُڑنے والے پنچھی بارہ جوجن سے زیادہ اوپر جانے کی طاقت نہیں رکھتے اور
ساتوں لوک اوپر کے ایسے ہیں جیسے سات کھنڈ کا گھر ہوتا ہے اور نیچے کے ساتوں لوک اُسی کے برابر ہیں
جن کا نام اتل بتل ستل تلاتل مہاتل رساتل پاتال ہے ہر ایک دس دس ہزار جوجن کے بستار میں ہیں اور
ساتوں لوک اوپر کے نام بھور لوک بھوہ لوک سور لوک مہر لوک جن لوک تپ لوک ست لوک ہے جتنا سکھ کھانے
اور کپڑے اور بھوگ آدک کا وہاں رہتا ہے اس سے زیادہ نیچے کے لوکوں میں سمجھنا چاہیئے اتل لوک میں

سے مے نام دیت رہ کر مایا اور اندرجال کی بدیا بہت جانتا ہے دیت لوگ اُس سے وہ بدیا پڑھ کر کسی کو کچھ مال نہیں
سمجھتے اور اُس لوک کے رہنے والے سب دیت اور دانو اپنی اپنی استریوں سمیت امرت پی کر آنند سے بھوگ
اور بلاس کرتے ہیں امرت پینے سے اُن کو مرنے اور بوڑھا ہونے کا ڈر نہیں رہتا ہے اور اچھی اچھی اوکھدھ کھانے
سے اُن کو کوئی روگ نہیں ہوتا اور اُن کی عمر کی کچھ گنتی نہیں ہے جب بہت دیت پیدا ہونے سے وہاں جگہ نہیں
رہتی ہے تب ہر اتچھا سے سُدرشن چکر وہاں جا کر کچھ دیتوں کو مار ڈالتا ہے تب وہ سمانے جوگ بچ کر آنند سے
وہاں رہتے ہیں اُس کے نیچے بتل لوک میں مے دانو کا بیٹا اُسر بلوان جس نے چھیانوے مایا اندرجال کی بنائی
ہیں رہتا ہے اور بہان متی وغیرہ اُسی منتر کے سیکھنے سے ایک ساعت میں درخت پھل سمیت لگا کر دکھلا دیتی ہیں
یہ سب اندرجال کی بدیا سمجھنا چاہیئے اور جمائی لینے کے وقت اُسر بلوان کے منہ سے پنچلی یعنے زناکار عورتیں
بہت خوبصورت نکل کر تینوں لوک میں پھرتی ہیں اور اپنے من کے موافق ایک پُرش کو اُٹھا لیجا کر اُسی اوکھدھ کے
کنڈ میں ڈال دیتی ہیں جب وہ کنڈ میں اسنان کرنے سے خوبصورت ہو جاتا ہے اور دس ہزار ہاتھی کا بل اور کاریوں
میں بڑا طاقتور ہو جاتا ہے تب وہ اپنی پچھلی حالت کو بھول کر اپنے کو بڑا بلوان اور بھوگی ایشور کے برابر سمجھ کر
اُن تینوں پنچلیوں سے بھوگ اور بلاس کرتا ہے اور اُسی بتل لوک میں ہاٹکیشور مہادیو رہتے ہیں جن کا بیج اگن نے
منہ سے کھا کر گنگا کی راہ سے باہر نکال دیا تھا اُسی سے بہت اچھا سونا پیدا ہوا جس سونے کا گہنا دیوتاؤں کی استریاں
پہنتی ہیں اور مرت لوک کا سونا اُس کی برابری نہیں کر سکتا ہے اِس کے نیچے تیسرے سُتل لوک میں راجا بل بیت بروجن کا
بیٹا راج کرتا ہے جس بل کو باون بھگوان نے اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بھلے کے واسطے وہاں بھیج دیا تھا سو وہ
اپنے گرو اور کُل پروار سمیت وہاں رہ کر آٹھوں پہر پرمیشور کا درشن پانے سے اپنا جنم سُپھل جانتا ہے دیکھو راجا بل نے
شکراچارج گرو کے منع کرنے پر بھی تین پگ پرتھوی باون بھگوان کو دان دیدی اسی کارن نارائن جی ترلوکی ناتھ
آٹھوں پہر اُس کے دروازے پر گدا لیے ہوئے بنے رہتے ہیں اور اِس سُتل لوک میں بیکنٹھ کے برابر سُکھ رہتا ہے
اور اسی تین پگ پرتھوی دان دینے کے پرتاپ سے راجا بل اگلے منونتر میں اندر پُری کا راج پاویگا دان دینا ایسا
اچھا ہوتا ہے اِس کے نیچے چوتھے تلاتل لوک میں ترپُر بلی دانو شری مہادیو جی کا پرم بھکت رہ کر وہاں راج کرتا ہے اور
شری مہادیو جی کی کرپا سے اُس کو کچھ مرنے کا ڈر نہیں رہتا ہے اِس کے نیچے پانچویں مہاتل لوک میں کدرو اور
تچھک اور کالی وغیرہ بڑے بڑے سانپ اپنے کُٹمب سمیت جن کے بہت سر اور پھن ہیں رہ کر وہاں کا راج
کرتے ہیں اور وے لوگ موت کا ڈر نہ رکھ کر گرڑ جی سے ڈرا کرتے ہیں اس کے نیچے چھٹے رساتل لوک میں براٹ کچھ دانو
اپنے کُل پروار سمیت رہ کر آنند سے وہاں کا راج کرتا ہے اس کے نیچے ساتویں پاتال لوک میں باسُک وغیرہ بہت بڑے بڑے
ناگ رہتے ہیں اور شیش جی ہزار سر والے بہت تیجوان وہاں رہتے ہیں جن کے ایک سر پر پرتھوی ایک سرسوں کے
برابر رکھی ہے اور ہزاروں ناگ کنیا بہت سندری دن رات اُن کی سیوا کیا کرتی ہیں اور شیش جی آٹھوں پہر پرمیشور
کے گُن ہزار مُنھ اور دو ہزار زبان سے گایا کرتے ہیں تس پر بھی اُن کے بھید اور آد انت کو نہیں پہونچتے ہیں اور

شیش جی کے بدن پر ایک شیّا بہت سندر بچھی ہوئی ہے اُس پر چتربھجی روپ بھگوان جگت کو سُکھ دینے والے تیس ہزار جوجن کے بدن سے لچھمی جی سمیت شین کرتے ہیں اور نیچے کے ساتوں لوک میں سورج اور چندرما کا پرکاش نہیں جاتا ہے وہاں پرمن اور رتن وغیرہ ایسے ہیں کہ جن کے تیج سے دن رات اجیالا بنا رہتا ہے اور وہاں سُدرشن چکر کی تڑپ سے استریوں کا گربھ گرجاتا ہے اس لیے وہاں کے لوگ بہت نہیں ہوتے ہیں اور دیوتاؤں کی طرح سُکھ بھوگتے ہیں اور بوڑھے اور دُبلے نہیں ہوتے ہیں -

پچیسواں اُدھیاے [۲۵]

کہنا شکدیوجی کا مہما شیش ناگ جی کی

شکدیو مُن نے کہا کہ شیش ناگ جی بھی گیارھواں رُدر ہیں سنکرکھن نام ایک رُدر ہیں مہاپرلے میں اُن کے منھ سے آگ نکل کر تینوں لوک کو جلا دیتی ہے اور چودھوں بھون اُن کے ایک پھن پر رکھے ہیں مگر اُن کو کچھ بوجھ نہیں معلوم ہوتا ہے اور ہر روز ہزاروں دیوتا اور ناگوں کی کنیا اُن کی پوجا اور سیوا میں بنی رہتی ہیں تس پر بھی شیش جی کچھ کامدیو نہیں ستا سکتا ہے وہ کیول سنسار کے بھلے کے واسطے کام کرودھ لوبھ موہ من اور اندریوں کو اپنے بس میں رکھ کر آپ ان کے بس نہیں ہوتے ہیں اور بڑے بڑے جوگی اور مُن اُن کے چرنوں کا دھیان اور اسمرن آٹھوں پہر کیا کرتے ہیں اور شیش جی دن رات بیکنٹھ ناتھ کی کتھا اور کیرتن کہنے کے سوائے اور دوسرا کام نہیں کرتے ہیں جو کوئی مُکت کی چاہنا رکھتا ہو وہ شیش بھگوان کا دھیان اور اسمرن کرکے ان کی شرن پکڑے تو دنیا میں من مانا پھل پاکر بھوساگر پار اُتر جائے شیوجی سے زیادہ کسی دوسرے دیوتا کی پوجا پرمیشور کے ملنے واسطے اُتم نہیں ہے کہاں تک اُن کی اُستت کہوں اُن کا کچھ انت نہیں ہے اے راجا جہاں تک اس جیو کے رہنے اور جانے کی گت ہے وہ تم سے کہی سوائے اسکے اور کہیں یہ جیو جانے اور جنم لینے نہیں سکتا -

چھبیسواں اُدھیاے [۲۶]

کہنا شکدیوجی کا حال اور نام نرکوں کا

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی آپ نے کئی جگہ کہا ہے کہ پاپ کرنے والے نرک میں جاکر بڑا دکھ پاتے ہیں اور شبھ کرم کرنے والے سُرگ لوک آدک کا سُکھ بھوگتے ہیں اور چودھوں لوک کی کتھا کہنے پر بھی آپ نے کسی جگہ نرک کا حال نہیں برنن کیا اس سے مجھ کو نرک کا نام کیوں ڈر دکھانے کے واسطے معلوم ہوتا ہے مجھ سے اپنی تمام عمر میں ایک ہی اپرادھ ہوا جو براہمن کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا اس پاپ کے بدلے مجھ کو نرک میں جانے کا ڈر لگا ہوا ہے سو نرک کا کوئی الگ لوک پرتھوی پر ہے یا پانی پر ہے

اُس کے نام میں کچھ بھید تو نہیں ہے اس کا حال برنن کیجیے، یہ بات سُن کر شکدیو جی ہنس کر بولے کہ اے راجا تو نرک
میں جانے کے لائق نہیں ہے اس لیے وہاں کا حال تجھ سے نہیں کہا اب پوچھنے پر کہتے ہیں سُن۔ نرک تیر پربت سے
ننانوے جوجن دکھن طرف زمین کے نیچے اور پانی کے اوپر ہے شودھرت پرسٹھ وغیرہ چاروں برن کے دیتہ پتر اس
نرک کا دُکھ دیکھ کر اپنے کُل اور پروار والوں کو منع کرنے کے واسطے اُس کے دروازے پر بنے رہتے ہیں جس میں
کوئی ہمارے پروار کا ایسا کرم نہ کرے کہ اس کو نرک میں آنا پڑے اور سورج کے بیٹے جمراج جی جم پری کے راجا ہیں
اور تامشر اور رورو نام آدک اٹھائیس نرک ہیں اُس کے دکھن طرف سنجمنی نام ایک پُری بھی نرک کے برابر ہے
سو جمراج جی جن کو دھرم راج بھی کہتے ہیں مرنے کے بعد پاپی کو نرک اور دھرماتما کو سُرگ بھیج دیتے ہیں اور وہ جیو
اپنے کرم کے موافق دُکھ اور سُکھ بھوگ کر پھر سنسار میں جنم پاتا ہے اور بہت دُکھ پانے پر بھی نرک میں پران نہیں
نکلتا اب جس پاپ کرنے سے جس نرک میں وہ لوگ جاتے ہیں اُس کا حال سُنو کہ جو آدمی دوسرے کا دھن اور استری
چھل اور بل سے لے لیتا ہے جم دوت باندھ کر مگدروں سے مارتے ہوئے تامشر نام نرک جہاں اندھکار ہے ڈال دیتے
ہیں وہاں اُس کو کچھ کھانا اور پانی نہیں ملتا ہے جو کوئی کسی استری کے پتی یا چھیک کو کسی بہانہ سے باہر بھیج کر
اُس کے ساتھ بھوگ کرتا ہے اُس کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں اور مرنے کے بعد اُس کو جم دوت مگدروں سے
مارتے ہوئے لے جا کر اُس کے عضو عضو کاٹ کر اندھ تامشر نام نرک میں ڈال دیتے ہیں۔ جو آدمی ادھرم کی کمائی
سے اپنا پروار پالن کر کے ابھمان سے کہتا ہے کہ میں ان کو بھوجن دیتا ہوں اُس کو جم دوت رورو نام نرک میں رُرو الگ
سانپوں سے کٹواتے ہیں جو کسی آدمی یا پشو یا پنچھی کو اپنے کھانے کے واسطے یا دشمنی سے مارتا ہے اُس کو
جم دوت مہارورو نرک میں ڈال دیتے ہیں تب وہ بڑے بڑے سانپوں کے کاٹنے سے بہت دُکھ پاتا ہے
جو آدمی کیول اپنے تن سے پریت رکھ کر اُس کو سُکھ دینے کے واسطے اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر براہمن اور بید شاستر
کو نہیں مانتا اُس کو جم دوت کال سوتر نام نرک میں جس میں سڑا ہوا ماس بھرا ہے ڈال کر اُس کا ماس بڑے بڑے
گدھوں کو کھلاتے ہیں جو کوئی ہرن یا پنچھی وغیرہ کو باندھ کر یا پنجڑے میں بند رکھتا ہے اُس کو جم دوت لوگ کمبھی
پاک نرک میں جو پیپ سے بھرا ہے ڈال کر گرم گرم تیل اُس کے بدن پر چھڑکتے ہیں جو کوئی آدمی اپنے ماتا اور
پتا کو دُربچن کہہ کر کھانے اور کپڑے کا دُکھ دیتا ہے اُس کو جم دوت لے جا کر ایک پٹ پر جہاں دس ہزار
جوجن لمبی زمین تانبے کے برابر تپتی ہوئی آگ کی طرح جلتی ہے ننگے پانوں دوڑاتے ہیں جب وہ پانوں جلنے
اور بھوک اور پیاس سے وہاں دُکھ پا کر کچھ دانہ اور پانی نہیں پاتا ہے تب اچیت ہو کر گر پڑتا ہے اور جتنے
روئیں پشو کے انگ پر ہوتے ہیں اتنے ہزار برس تک اُسی جلتی ہوئی زمین پر وہ تڑپتا ہے جو کوئی شاستر کی
راہ کو چھوڑ کر اپنے من سے کسی کو دیکھ کر بُری راہ چلتا ہے اُس کو جم دوت اس پتر نام نرک میں جہاں درختوں
میں تلوار کی طرح پتے لگے ہیں لے جا کر جب درختوں پر چڑھا کر نیچے گرا دیتے ہیں تب بدن کٹ جانے سے اُس کو
بڑا دُکھ ہوتا ہے جو راجا کسی کو بغیر کسی قصور کے سزا دے کر براہمن کو پھانسی دیتا ہے اُس کو جم دوت شوکر مکھ نرک میں

لیجاکر تیل کی طرح پیرتے ہیں تب وہ جیو کولھو میں پیرنے اور مُوز ایسے جانوروں کے کاٹنے سے بڑا دُکھ پاتا ہے جو
کوئی اپنی کمائی میں دیوتا اور پتر کا بھاگ نہ دیکر کیول اپنا پیٹ اور پروار کو پالتا ہے اُس کو جم دوت اندھ کوپ
نام نرک میں ڈال دیتے ہیں وہاں وہ سانپ اور بچھو اور جونک وغیرہ کے کاٹنے سے بہت دُکھی ہوتا ہے جو کوئی
آدمی اچھی چیز اکیلے ہی کھاکر اپنے ساتھی اور دیکھنے والوں کو نہیں دیتا ہے اُس کو جم دُوت کرم بھوجن نام نرک
ہزار جوجن کے کنڈ میں جو کیڑوں سے بھرا ہوا ہے ڈال کر وہی کیڑے اُس کو کھلاتے ہیں جو کوئی کسی براہمن کا
دھن اور کھیت چُراکر یا زبردستی سے لے لیتا ہے اُس کو جم دُوت سندشن نام نرک میں جہاں بچھّو بھرے ہیں ڈال کر
لوہے کا گز لال کرکے اُس کا بدن داغتے ہیں جو کوئی پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے یا جو استری اپنا پت چھوڑ کر
دوسرے مرد کے پاس جاتی ہے جم دوت اُن کے بدن میں لوہے کی مورت جلتی ہوئی لپٹا کر بہت طرح
دُکھ دیتے ہیں جو کوئی نیچ اونچ کا بچار نہ کرکے پر استری گمن کرتا ہے اُسکو جم دُوت بجر کنٹک اور شالمل نام نرک میں
ڈال کر بڑا بڑا کانٹا لوہے کا اُس کے بدن میں چُبھوتے ہیں۔ جو آدمی راجا یا مال وار ہوکر کسی کا دھرم زبردستی بگاڑ دیتا
ہے اُس کو جم دوت بیترنی ندی میں جہاں لوہو اور پیپ اور مَل اور موتر آدک بھرا ہے ڈال کر بھوجن کی جگہ وہی کھلاتے
ہیں تب پاپی جیو اپنے کرموں کو سمجھ کر وہاں بہت پچھتاتا ہے۔ جو کوئی لونڈی پال کر اُس سے بھوگ کرتا ہے اسکو
لالا بھچھ نام نرک میں ڈال کر جم دوت منھ کی لار اور پیپ پلاتے ہیں۔ جو کوئی راجا یا بڑا آدمی شکار کھیل کر پشو یا پنچھی کو
مارتا ہے اُس کو جم دوت دس ہزار جوجن اونچے پر لیجاکر وہاں سے پتھر کی چٹّان پر گرا دیتے ہیں۔ جو کوئی آدمی دیوی
دیوتا وغیرہ کا نام لے کر اپنے کھانے کے واسطے کسی جیو کو مار ڈالتا ہے اُس کو جم دوت بشواسن نام نرک میں ڈالکر
مُگدروں سے اس طرح کوٹتے ہیں جس طرح اوکھلی میں دھان کوٹا جاتا ہے۔ آگ لگانے والے کو جم دوت
سارمے یادُن نام نرک میں ڈال کر ہزاروں کتوں سے کٹواتے ہیں جو کوئی کسی سے دب لے کر جھوٹا نیاؤ کرتا ہے
یا جھوٹی گواہی دیتا ہے اُس کو جم دوت دس ہزار جوجن اونچا لیجاکر سر نیچے اور پاؤں اوپر کرکے بشواسن نام نرک میں
جو لوہے سے بھرا ہوا ہے گرا دیتے ہیں اور اُس کو سوکھی زمین پر پانی بھرا ہوا دکھلائی دیتا ہے اور پانی بھرا ہوا سوکھا
دکھلائی دیتا ہے جو براہمن اور چھتری اور بیش بید کا ادھکاری ہوکر دیوتاؤں کے بہانہ اپنے سُکھ کے واسطے شراب
پیتا ہے اُس کو جم دوت چھار کردم نام نرک میں جو لونا مٹّی سے بھرا ہوا ہے ڈال کر گلایا ہوا سیسا پلاتے ہیں۔ جو
براہمن اور چھتری اور بیش بنا پرشاد جگیہ کے پشو کا مانس کھاتا ہے تو وہی جیو گدھ روپ ہوکر اُس کا مانس کھاتے
ہیں اور اُس کو سوائے خون کے پانی پینے کے واسطے نہیں ملتا ہے۔ جو کوئی کسی سادھو یا سنت یا کنگال یا اپنے
سیوک کو بنا اپرادھ دُربچن کہہ کر ستاتا ہے اور اندھے آدمی کو پوچھنے پر بھی راہ نہیں بتلاتا ہے اُس کو جم دوت
دندشوک بھوجن نام نرک میں جہاں دانت سے کاٹتے ہیں ڈال کر پانچ پانچ سات سات منھ کے سانپوں سے کٹاتے
ہیں۔ جو کوئی آدمی بھکاری یا بیراگی کو بھیکھ مانگنے کے وقت ٹیڑھی آنکھ دکھلا کر جھڑک دیتا ہے اُس کو جم دوت
شول پرُوت نام نرک میں ڈال کر بڑے بڑے گدھ اور سانپوں سے کٹاتے ہیں اور کچھ کھانا اور پانی نہیں دیتے

اتنی کتھا سُن کر شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی آدمی بید اور شاستر سے بکھ رہ کر تھوڑا یا بہت بُرا کرم کرتا ہے اور پرمیشور کی کتھا اور اسمرن میں پریت نہیں رکھتا ہے وہ آدمی ضرور نرک میں جا کر اپنے کرم کے موافق دُکھ پاتا ہے آدمی کا تن بید اور شاستر سے برخلاف چلنے کے واسطے نہیں ہوتا ہے اپنے تن کو دوسرے جون والے بھی پال سکتے ہیں اس لیے آدمی کو سنت اور مہاتما کی سیوا اور سنگت کر کے گیان سیکھنا چاہیئے اور گیانی ہو تے پر بھی سب جیووں میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھ کر دوسرے جیووں کی رچھا اور پراُپکار کرنا اُچت ہے جس میں پرلوک بنے اور اگیان جب تک کتھا اور پُران نہ سُنے اور انجان میں اُس سے نرگ بھوگنے جوگ کوئی پاپ بھی ہو جائے اور گیان پراپت ہونے پر پھر وہ بُرا کرم کرنا چھوڑ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرے تو نارائن جی دین دیال سب پرادھ اُس کا چھما کر کے اُس کو دیولوک اور بیکنٹھ کا سُکھ دیتے ہیں اور پہلے پاپ کرنے کے کارن سے وہ نرک میں نہیں جاتا ہے اے راجا تم مت ڈرو اس بھاگوت سُننے کے پرتاپ سے تمھارا اپرادھ براہمن کے گلے میں سانپ ڈالنے کا چھوٹ گیا اب تم کو مُکت پراپت ہو کر بیکنٹھ کا سُکھ ملے گا اور جو کوئی اس اسکندھ کی کتھا سچے من سے سُنے گا اور پڑھے گا وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جائے گا۔

اسکندھ چھٹھواں

مکت ہونا اجامل براہمن ادھرمی کا اور کتھا دیوتاؤں اور دیتوں کی

دوہا	لکھوں بڑائی نام کی جا کو وار نہ پار		جہ سمرے سے ہوت ہیں کوٹن جیو اُنستار

پہلا ادھیاے

کتھا اُجامل براہمن کی

اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے شُکدیو جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ نے دوسرے اسکندھ میں آدمی کے بیکنٹھ جانے کے واسطے پربرت مارگ اور نبرت مارگ دو راہ بتلا کر یہ کہا تھا کہ پرم ہنس اور گیانی لوگ نبرت مارگ سے سورج منڈل ہو کر پہلے برہم پُری میں جاتے ہیں کچھ دن وہاں رہ کر برہما جی کے ساتھ اُن کی مُکت ہوتی ہے اور جو جیو مایا کے گنوں سے بار بار جیتے اور مرتے ہیں وہ جیو پربرت مارگ سے پہلے چندر منڈل میں جا کر اپنے کرم کے موافق سُرگ آدک کا سُکھ بھوگ کر پھر دنیا میں پیدا ہوتے ہیں اور آپ نے کتھا چودھوں لوک اور سُرگ اور نرک اور دھرم اور ادھرم کرنے والوں کی گت جو پاپ کے بدلے نرک کا دُکھ اور پُن کے بدلے سُرگ کا سُکھ پاتے ہیں سُنائی اور سب حال راجا سوایمبھومنُ اور پریبرت اور اُتان پاد اور دیو ہوتی اور دُھرو آدک اُن کے بیٹے

اور ساتوں دیپ اور نوکھنڈ اور ساتوں سمدر اور پرتھوی کا بستار اور بھومنڈل آدک کا برنن کیا اب میں ایسی تدبیر
سُننا چاہتا ہوں کہ جس دھرم کرنے سے پاپی اور ادھرمی لوگ بھی پوتر ہو کر سُرگ کا سُکھ پاویں آپ دیا کر کے
بتلائیے جس میں کوئی نرک میں نہ جاوے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو لوگ منسا باچا کرمنا سے
جان بوجھ کر پاپ کریں گے اُن کو اُس ادھرم کے بدلے اُن نرکوں کا دُکھ جو میں نے کہا ہے ضرور بھوگنا پڑے گا
اس واسطے آدمی کو چاہیئے کہ یہ تن پا کر ہر ساعت اپنی مُکت ہونے کی تدبیر کرتا رہے جو کوئی اس تن میں اس کا
سوچ نہیں کرتا ہے وہ اپنا جنم اکارتھ کھو کر پیچھے بہت پچھتاتا ہے آدمی سے کوئی پاپ چھوٹا یا بڑا کسی طرح کا
ہو جائے تو اس کا پراشچت (کفارہ) تھوڑا یا بہت شاستر کے موافق کر ڈالے جس طرح روگ بنا اوکھدھ کھائے نہیں جاتا
اُسی طرح پاپ بھی بنا پراشچت کئے نہیں چھوٹتا یہ بات سُن کر راجا پریچھت نے بنے کیا کہ اے مہاراج جان بوجھ کر
پاپ کرنے والا جو ایک مرتبہ پراشچت کرنے سے شُدھ ہو کر پھر پاپ کرے گا تو اُس کا اُدھار پراشچت کرنے سے
کس طرح ہو سکتا ہے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پاپ اور پن دونوں ایک ایک کرم ہیں اچھا کرم
کرنے سے پاپ چھوٹتا ہے لیکن پھر پاپ نہ کرے جس طرح روگ چھوٹنے کے واسطے دوا کھا کر پرہیز نہیں کرتا
یا تھوڑے دن پرہیز کر کے پھر کھٹا میٹھا کھانے لگتا ہے تو دوا کا کھانا اور نہ کھانا دونوں برابر ہو کر روگ اُس کا
نہیں چھوٹتا ہے بلکہ اور زیادہ ہو جاتا ہے جس طرح ہاتھی نہا کر پھر مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈال لیوے تو اُس کو
نہلانے سے کیا فائدہ ہو گا اور جیسا اُدھار گیان ملنے سے ہوتا ہے ویسا اچھا کرم کرنے سے جلدی پاپ نہیں
چھوٹتا لیکن پرہیز کرنے والے کا روگ نہیں بڑھتا اس لیے اچھا کرم کرنا اچھا ہے کچھ دن کے بعد اُسکا بھلا ہو جاتا
ہے سوائے اس کے پاپوں کو ناش کرنے کے واسطے برہم چرج اور پریت رہ کر دھرم اور تپ کرنا اور اندریوں کو
اپنے قابو میں رکھنا اور من کو سنسار ی مایا موہ سے برکت رکھ کر سچ بولنا اور منسا باچا کرمنا سے کسی کا بُرا نہ چاہ کر
جہاں تک ہو سکے پُراپکار کرنا اور کسی جیو کو دُکھ نہ دینا اُچت ہے یہ سب تدبیر کرنے سے بھی پاپ کٹ جاتے ہیں لیکن
جیسا پرمیشور کے چرنوں میں بھگت اور پریت رکھنے اور اُن کا نام جپنے اور کتھا اور کیرتن سننے سے بہت جنم کے
پاپ چھوٹ کر آدمی جلد مُکت پاتا ہے ویسا تپ وغیرہ کے کرنے سے شُدھ نہیں ہوتا جس طرح صبح کے وقت
[illegible] کا اندھیرا سُورج دیوتا کے پرکاش سے دور ہو جاتا ہے اسی طرح باسدیو اور شری کرشن جی کا نام لینے سے بہت
جنموں کے بڑے بڑے پاپ نہ معلوم کہاں بھاگ جاتے ہیں جیسے زمین پر درخت اور پھل وغیرہ اُگتے ہیں ویسے ہی
[illegible] پرمیشور کا بھجن اور بھگت کرنے سے مَن با نچھت (مطلوب و مراد) پھل پاتا ہے اس لیے آدمی کو دنیا میں پرمیشور کی پریت
پیدا ہونے کے واسطے سوائے ست سنگ اور سیوا کرنے سادھو اور مہاتما کے دوسری راہ اچھی نہیں ہوتی
اور اُن کے ست سنگ اور سیوا کرنے سے بہت جلد من آدمی کا سنسار سے برکت ہو کر مُکت پاتا ہے اور
جو لوگ پرمیشور سے بمکھ ہیں وہ پراشچت کرنے سے بھی کسی طرح شُدھ نہیں ہوتے جس طرح شراب کا گھڑا گنگا جل کے
ہونے سے پوتر نہیں ہو سکتا ہے جس نے ایک مرتبہ بھی اپنا چت شری کرشن جی کے چرنوں میں لگا یا وہ

سپنے میں بھی جمراج اور جم دوتوں کو نہیں دیکھتا تم جانو کہ وہ سب پراشچت کر چکا ہم ایک کتھا نارائن نام کے ماہاتم کی
جس میں بشن بھگوان اور جم دوتوں کا سمباد ہے کہتے ہیں سنو کہ پچھلے جگ میں اجامل نام ایک براہمن رہنے والا قنوج کا
ایک لونڈی سے محبت رکھ کر چوری اور ٹھگی اور جوا اور پھانسی کا کام کرتا تھا اس لونڈی سے دس لڑکے پیدا ہوئے
اس کو اپنے چھوٹے بیٹے نارائن نام سے بڑی پریت تھی اس لیے کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے پھرتے اس کی یاد من میں
رکھتا تھا جب اسی چلن اور بیوہار سے اجامل کی عمر اٹھاسی برس کی ہوئی اور اس کے مرنے کا وقت آپہنچا تب
تین جم دوت بھیانک روپ گدا اور پھانسی لیے ہوئے اس کی جان نکالنے کے واسطے آئے اور گلے میں پھانسی
ڈال کھینچنے لگے تب اجامل نے ان کا بھیانک روپ دیکھتے ہی گھبرا کر جیسے نارائن نام اپنے بیٹے کو چلا کر پکارا ویسے
ہی انت سمے نام لینے کے پرتاپ سے بشن بھگوان کی اگیا سے چار دوت شیام رنگ چتر بھج روپ سنکھ چکر گدا پدم
لیے ہوئے تیجوان سونے کی چھڑی لیے ہوئے اس کے پاس پہونچ کر جم دوتوں سے کہنے لگے کہ تم ہمارے
سامنے اس کو دکھ دیکر جمراج کے پاس نہیں لے جا سکتے یہ بات سن کر جم دوتوں نے کہا کہ سنو مترا اس براہمن نے
دنیا میں بہت پاپ کیئے ہیں اور پاپی کو ڈنڈ جمراج ہی دیا کرتے ہیں اس لیے ہم ان کے حکم کے موافق اس کو نرگ
میں لے جائیں گے تمھیں نارائن جی کے دوت ہو کر ایسے ادھرمی کے پاس آنا اور ہم کو لے جانے سے منع کرنا نہ چاہیئے
یہ بات سن کر بشن بھگوان کے دوتوں نے کہا کہ تم دھرم راج کے دوت ہونے پر بھی یہ نہیں جانتے کہ کس آدمی کو سکھ
دینا چاہیے اس لیے تم ہم کو دھرم اور ادھرم کا حال بتلاؤ کہ کس پاپ کرنے والے کو ڈنڈ دینا چاہیئے اور کون کرم
کرنے والے کو سکھ دینا چاہیئے جم دوتوں نے کہا کہ جو بات بید اور شاستر میں اچھی لکھی ہے اس کو دھرم اور جو کرم برا
لکھا ہے اس کو ادھرم سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ بید شاستر کی بات نارائن جی اگیا سے ہوتی ہے اور پاپ
اور پن کرنے کے گواہ سورج اور چندرما اور اگن اور دن اور رات اور دشا اور بایو آدک دیوتا ہیں انھیں لوگوں سے
دھرم اور ادھرم کا حال پوچھ کر لوگوں کو دکھ دیا جاتا ہے ایسا کوئی جیو دنیا میں نہ ہوگا کہ جس سے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے
پاپ اور پن نہو یہ اجامل براہمن کے گھر پیدا ہو کر بید پڑھ کر شاستر کے موافق گرو اور ماں باپ اور اگن اور سورج
اور بشن بھگوان کی بھکت رکھ کر اپنے دھرم اور کرم سے رہتا تھا ایک دن اپنے باپ کی آگیا کے موافق جنگل سے
لکڑی اور پتا اور پھول وغیرہ توڑ کر لیے چلا آتا تھا راہ میں کیا دیکھا کہ ایک بھیل اپنی ہستنی بیشیا کو ساتھ لیے ہوئے
دونوں متوالے ہو کر آپس میں ہنستے اور کلول کرتے ہیں اس براہمن کو دیکھتے ہی وہ بیشیا متوالی کامدیو کے بس ہو کر
اس کے گلے میں لپٹ گئی تب یہ براہمن بھی کامدیو کے بس ہو کر اس سے بھوگ کر کے اس کو اپنے گھر لے آیا اور
اپنی ماں اور باپ اور جوان استری اور گرو اور دھرم اور کرم سب کو چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ رہ کر مانس اور
مدرا کھانے پینے لگا تھوڑے دنوں میں سب مال باپ کا پھونک دیا پھر چوری ٹھگی جوا پھانسی کا پیشہ کر کے
اپنا کٹمب پالنے لگا اس واسطے ایسے مہا پاپی کو ہم جمراج کے یہاں سے لینے آئے ہیں کہ جس میں یہ اپنے کرموں کا
ڈنڈ وہاں پا کر شدھ ہو جاوے۔

دوسرا ادھیاے

کہنا بشن بھگوان کے دوتوں مہما پرمیشور کے نام کی

شکدیوجی نے کہاکہ اے راجا جم دوتوں سے اجاہل کے ادھرم کرنے کا حال سُن کر بشن بھگوان کے دوت بولے کہ دھرم راج کے یہاں بڑا اندھیر ہے کچھ انصاف نہیں ہوتا کس واسطے کہ اُن کے دوت بنا اپرادھ سادھ لوگوں کو بھی دُکھ دیتے ہیں جب دھرم راج سب پاپ اور پُن جانتے پر بھی ایسی ناانصافی کریں گے تو سنسار کا کام جس میں کوئی اپنے دھرم اور ادھرم کا حال نہیں جانتا ہے کس طرح چلے گا جو کوئی کسی کے اعتبار پر گود میں سر رکھ کر سووے اور وہی اُس کا سر کاٹ لیوے یا ماں باپ اپنے بیٹے کو زہر دیویں تو اُس کی رچھا کون کرسکتا ہے تم لوگوں نے نارائن نام کی مہما نہیں سُنی۔ جو آدمی جان کر یا دھوکے سے یا ڈر سے یا ہنسی سے بھی پرمیشور کا نام لیتا ہے اُس کے سب بڑے بڑے پاپ بھی مثلاً سونا چرانے اور گئو اور براہمن اور تپسی اور ماں کے مار ڈالنے اور گرو کی استری سے بھوگ کرنے اور گرو کو بُری بات کہنے اور شراب پینے وغیرہ کے اَنت سمے پرمیشور کا نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اس براہمن نے مرتے وقت نارائن کا نام اپنے منہ سے نکالا اگرچہ اُس کے بیٹے کا نام تھا تو کیا سندیہ ہے اُسی نام لینے کے پرتاپ سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر یہ براہمن بیکنٹھ میں جانے کے لائق ہو گیا اس نام لینے اور پاپ چھوٹنے کے پیچھے پھر اُس نے کوئی پاپ نہیں کیا جو ڈنڈ دینے کے لائق ہو اور نارائن نام لینے سے زیادہ اور کوئی پرائشچت پاپوں کا چھڑانے والا دنیا میں نہیں ہے جو کسی جگیہ یا تپ وغیرہ میں کچھ بھول ہوئے تو رام اور کرشن کا نام لینے سے وہ شدھ ہو جاتا ہے کوئی تیرتھ برت نیم تپ جپ جگیہ ہوم دان دھرم رام نام لینے کے برابر نہیں ہوسکتا جو آدمی نارائن نام چار اچھر کا نام اپنے منہ سے نکالتا ہے اُس کو پرمیشور ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ دیتے ہیں بڑے بڑے جوگی اور منیشوروں نے پرمیشور کے نام کا ماہاتم سب سے بڑا لکھا ہے اُن کا نام لینے اور اُن کی کتھا سُننے اور اُن کی بھگت کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں جس طرح دنیا میں دس بیس آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور اُن میں سے کسی کا نام لیکر کوئی پکارے تو وہ آدمی آنکھ اُٹھا کر اُس کی طرف ضرور دیکھتا ہے اسی طرح پرمیشور ترلوکی ناتھ نے اجامل کے نارائن نام لینے سے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تھا جس طرح آدمی کا روگ دوا جان کر اور انجان میں دونوں طرح کھانے سے چھوٹ جاتا ہے اور ایک چنگاری آگ کی روئی اور لکڑی کے بڑے ڈھیر کو ساعت بھر میں جلا دیتی ہے اسی طرح ایک مرتبہ نارائن نام لینے سے بہت پاپ روئی اور لکڑی کی طرح جل کر مٹ جاتے ہیں اور پرمیشور نے بید میں ایسا کہا ہے کہ جو کوئی میرا نام لیوے اُس کو میں کرتارتھ کر دیتا ہوں جس طرح جنگل میں شیر کی آواز سُن کر ہرن بھاگ جاتے ہیں اسی طرح رام نام منہ سے نکلتے ہی پاپ بدن سے نکل کر مارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں جب بشن بھگوان کے دوتوں نے

ایسی ایسی باتیں کہہ کر جم دوتوں کو وہاں سے نکال دیا اور چار بھجا والے دوتوں کا درشن کرنے سے اجامل کو گیان اور بیراگ ہوا تب وہ پرمیشور کے نام کی مہاتم کی سن کر اور سمجھ کر بہت پچھتا کر کہنے لگا کہ دیکھو میں نے براہمن کے گھر جنم پاکر اپنا کرم اور دھرم چھوڑ دیا اور لونڈی کے ساتھ رہ کر اپنی عمر برے کرم میں کھو دی ان سادھوؤں کے آنے سے میری جان بچی نہیں تو جم دوت نہ معلوم کیا کیا دکھ مجھ کو دیتے جس نارائن نام لینے کے پرتاپ سے میرا بھلا ہوا اب عمر بھر پرمیشور کا نام جپ کر اپنا جنم سدھاروں گا جب اجامل اس طرح پچھتانے لگا اور بشن بھگوان کے پارکھد وہاں سے انتردھیان ہو گئے تب اجامل نے اسی وقت اپنا چت سنساری مایا موہ سے برکت کر لیا اور پارکھدوں کا درشن کرنے کے پرتاپ سے ایک برس اور عمر اس کو ملی تب وہ ہردوار میں جا کر اپنے سچے من سے پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرنے لگا جب اس کو وہاں ایک برس دھیان اور بھگت کرتے ہوئے گزرا تب بیکنٹھ سے بہت اچھا بمان اس کے پاس آکر اترا تب وہ اس بمان پر چڑھ کر گاتا بجاتا ہوا بیکنٹھ کو چلا گیا اور چتربھجی روپ ہو کر وہاں رہنے لگا یہ حال دیوتا اور رکھیشوروں نے دیکھ کر اس کی بڑائی کی۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا دیکھو ایسے مہاپاپی نے اپنے بیٹے کے دھوکے سے نارائن جی کا نام اپنے منہ سے لیا تھا وہ ایسی پدوی کو پہونچا تو پھر جو کوئی سنسار سے برکت ہو کر ہر بھجن کرتا ہے اس کی گت کیا کہنا چاہیئے اُن کا بھگت نرک میں نہیں جاتا ہے۔

تیسرا ادھیائے

کہنا جم دوتوں کا حال اجامل کا جمراج جی سے

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سن کر شکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج جم دوتوں نے اجامل کے پاس سے جا کر جمراج جی سے کیا کہا کہ اور جمراج جی نے کیا جواب دیا سو بھی دیا کر کے کہیئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا جم دوتوں نے جمراج جی سے جا کر کہا کہ دنیا میں بہت سے انصاف کرنے والے ہم کو دکھلائی دیتے ہیں جب بہت لوگ انصاف کریں گے تب آپس کے جھگڑے سے کوئی پاپی کو بیکنٹھ میں اور کوئی دھرماتما کو نرک میں بھیجے گا ہم لوگ آج تک کیول آپ ہی کو انصاف کرنیوالا جان کر آپ کے حکم سے سب جیوؤں کو لاتے تھے اور کرم کے موافق اُن کو پھل ملتا تھا آج ہم لوگ آپ کے حکم سے اجامل پاپی کو لینے گئے تھے جیسے اس نے ہم کو دیکھ کر نارائن اپنے بیٹے کو پکارا ویسے ہی چار پارکھد شیام چتربھج روپ نے آکر اس پاپی کو ہم سے چھین لیا اس لیے ہم کہے دیتے ہیں کہ اس کی تدبیر کرو جس میں ہمارا اپمان نہ ہو یہ بات سن کر جمراج جی نے برہم روپ بھگوان کا دھیان کر کے دوتوں سے کہا کہ تم لوگ نارائن نام کی مہاتم نہیں جانتے ہو اس نام کا مہاتم برن اندر آدک اٹھارہ دیوتا اور بھرگ آدک رکھیشور بھی اچھی طرح نہیں جانتے ادہم برہما جی اور اجاجنک ورمنی اور بھیشم پتامہ اور پرہلاد اور راجا بل اور شکدیوجی اور نارد جی اور شری مہادیوجی اور کپل دیوجی اور سنکادک چاروں بھائی

خاص خاص بھکت اُن کے اچھی طرح جانتے ہیں دیکھو اس نام کا پرتاپ ایسا ہے کہ اجامل ایسا مہا پاپی اپنے
بیٹے کے دھوکھے سے نارائن نام لے کر تمھاری پھانسی سے چھوٹ گیا ہم اور برہما جی اور شری مہادیو جی اور اندر
وغیرہ سب دیوتا پرمیشور کی سیوا میں رہ کر اُن کے حکم کے موافق سب کام کرتے ہیں اور بھگوان کی اِچھا سے سب
اُتپت اور پالن اور ناش تینوں لوک کا ایک ساعت میں ہو کر اُن کی مایا میں سب جگت بندھا رہتا ہے اور
اُن کے دوت سب جگہ رہ کر بھکتوں کی رچھا کرتے ہیں لیکن کسی دیوتا اور منشیہ کو دکھلائی نہیں دیتے جنھوں نے
اجامل کو تم سے چھڑا دیا تم اس بات میں کچھ دُکھ نہ مان کر اپنا بڑا بھاگ سمجھو جو تم کو اُن کا درشن ملا اُن کا درشن دیوتا
اور رکھیشوروں کو بھی جلدی نہیں ملتا جم دوتوں نے یہ مہاتم نارائن نام کا سُن کر جمراج جی سے کہا کہ جب پرمیشور کے
نام ہی لینے سے ایسا پھل ہوتا ہے تو پھر بید اور شاستر میں پاپ چھڑانے کے واسطے تپ آدک کٹھن کٹھن
پرائشچت کیوں کہا ہے جمراج نے کہا کہ جو آدمی نام کی مہما نہیں جانتے اُن کے واسطے تپ اور جگیہ آدک سب
کہا ہے جس میں آدمی کا من پرمیشور کی بھکت اور پوجا میں لگے نہیں تو نارائن نام لینے سے بڑھ کر کوئی دوسرا شبھ کرم
نہیں ہے جگیہ اور تپ وغیرہ کے کرنے سے ایک ہی پاپ چھوٹتا ہے اور پرمیشور کا نام جپنے سے بہت سے
پاپ چھوٹ جاتے ہیں بھگوان نے کلجگ باسیوں کو کیول ڈر دکھانے کے واسطے جگیہ اور تپ آدک کٹھن کٹھن
پرائشچت بنا دیے ہیں جس میں دنیا کے لوگ اس ڈر سے پاپ نہ کریں نہیں تو آدمی بے ڈر ہو کر ایسا بچار تا کہ پہلے
دنیا کے سُکھ کرنے کے واسطے پاپ کر لیویں پیچھے سے پرمیشور کا نام لے کر شُدھ ہو جاویں گے یہ بات سُن کر
جم دوتوں نے کہا کہ اے مہاراج جو ایسا ہی ہے تو آپ ہم لوگوں کو کس واسطے بھیجتے ہیں تب جمراج جی نے
کہا کہ ہم تم کو اُس آدمی کے لانے کے واسطے کہتے ہیں جس نے اپنی تمام عمر میں کبھی پرمیشور کا نام نہ لیا ہو یا کبھی
پرمیشور کی لیلا اور کتھا نہ سُنی ہو ایسے آدمی کو بڑا پاپی سمجھنا چاہیئے اور جو نارائن جی کی شرن میں جاتا ہے اُس سے
پاپ نہیں ہوتا پرمیشور اُس کو بُرے کاموں سے بچائے رکھتے ہیں تم لوگ آج سے ایسے پاپی کو بچار کر لایا کرو
جو پرمیشور سے بِمُکھ ہو اور جو لوگ ہر بھجن میں رہ کر شالگرام کا چرنامرت ہر روز لیتے ہیں اُن کے پاس کبھی مت جانا وہ
لوگ کندن کی طرح شُدھ ہو کر مُکت پاتے ہیں ایسا کہہ کر دھرم راج جی نے پرمیشور کا دھیان کر کے اپنے دوتوں کا اپرادھ
ان سے چھما کرایا اور جم دوتوں یہ بات سُن کر ڈر مان کر آپس میں یہ صلاح کی کہ آج سے کبھی اُس آدمی کے پاس
جو ہر چرچا رکھتا ہو نہ جانا چاہیئے اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے کہا کہ اے مہاراج اجامل بڑے پاپی کے منہ سے
مرتے وقت نارائن کا نام کس طرح نکلا شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا ایک دن چار سادھو تیرتھ جاترا کرتے ہوئے
اجامل کے گانوں میں شام کے وقت پہونچے اُنھوں نے اپنے ٹکنے کے واسطے کسی ہر بھگت کا گھر لوگوں سے
پوچھا تب گانوں کے لوگوں نے ہنسی سے اجامل اَدھرمی کا گھر بتلا دیا جب سادھو لوگ وہاں گئے تب اجامل
کی پتریا نے اُن سادھوؤں کو اچھا گھر ٹکنے کے واسطے دے کر دھوتی اور پانی سے اُن کی خدمت کی صبح کو چلتے وقت
سادھوؤں نے اُس پتریا سے جو حاملہ تھی کہا کہ تیرے بیٹا ہو تو اُس کا نارائن نام رکھیو اُنکے حکم کے موافق اجامل نے

اُس بیٹے کا نام نارائن رکھا اُن سادھوؤں کی کرپا سے مرتے وقت اجابل کے منہ سے نارائن نام نکلا تھا دیکھو
سنت مہاتما کی خدمت بیکار نہیں جاتی جو لوگ سادھو اور بیشنو کی سنگت اور ٹہل کرتے ہیں اُن کو کوئی دُکھ نہیں دے سکتا
یہ سن کر راجا پریچھت بہت خوش ہوئے اور شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا یہ کتھا ہم نے اگست من سے سنی تھی سو
وہ تم کو سنائی راجا پریچھت نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا اور کرپا کر کے نارائن نام کا مہاتم مجھ کو سنایا۔

چوتھا ادھیاے

پیدا ہونا دچھ کا پرچیتوں کے یہاں

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج آپ نے دیوتا اور ردیت وغیرہ کی پیدائش تھوڑی سی
کہی اب میں اُس کو بستار پوربک سننا چاہتا ہوں یہ سنکر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پراچین برکھ کے دس بیٹے
پرچیتا نام سمدر کے کنارے جاکر شری مہادیو جی کے گیان سکھلانے سے پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے اور
اُن کے چلے جانے کے پیچھے نارد مُن کے کہنے سے پراچین برکھ راج گدی کو خالی چھوڑ کر جنگل میں ہر بھجن کرنے
کو چلے گئے تب اِن کا بہت سا راج راجا لوگوں نے دبالیا اور بہت شہر اور گانوں اُجڑ کر جنگل ہو گئے جب پرچیتوں کو
ہر بھجن کے پرتاب سے پرمیشور کا درشن مل چکا تب نارد مُن نے ایک دن گھومتے ہوئے جاکر حال اُجڑنے شہر
اور ہو جانے جنگل اور دبا لینے دوسرے راجوں کا اُن سے کہہ دیا یہ بات سنتے ہی مارے غصے کے آگ کی طرح
سانس اُن کی ناک سے نکلی کہ جس کی لَو (شعلہ) سے جنگل جلنے لگا یہ حال دیکھتے ہی چندرما نے مُلوچا نام لڑکی
جو بشوامتر اور منیکا اپسرا کے سنجوگ سے پیدا ہوئی تھی لا کر پرچیتوں سے اُس کا بواہ کر دیا جیسے پرچیتوں نے آنکھ
اُٹھا کر لڑکی کو دیکھا ویسے ہر اچھا سے گربھ رہ گیا دسویں مہینے دچھ نام بیٹا پیدا ہوا تب پرچیتوں نے اپنے باپ کا
دیش بسانے اور سرشٹ بڑھانے کی اس کو آگیا دی تب دچھ نے مانسی سرشٹ سے بہت آدمی پیدا کیے
یہ لوگ استری اور پرش کے بھوگ نہ کرنے سے زیادہ نہیں ہوتے تھے اس لیے دچھ نے مانسی سرشٹ بڑھانے
کے لیے مندراچل پہاڑ پر جاکر کچھ دن تپ اور دھیان پرمیشور کا کر کے اس طرح ہنس گُہج نام استوتر سے اُن کی
استت کی کہ میں اُس پُرش کو نمسکار کرتا ہوں جس کا تیج کبھی نہیں گھٹتا اور مایا کے گنوں میں وہ تیج پڑ کر جگ کو چیتن
کرتا ہے اور اس جیو آتما سے اسنیہہ رکھ کر سب اندریوں کا حال جانتا ہے اور اندریاں اُس کا بھید نہیں
جان سکتی ہیں اُس پربرہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جس کی کرپا سے شریر اور پران اور من اور بُدھ یہ سب اپنا اپنا
کرم کرتی ہیں اور گیانی لوگ جن کے چرنوں کا دھیان آٹھوں پہر ہردے میں رکھ کر اُن کو پرنام کرتے ہیں اور اس
ابناشی پُرش کا چرن پکڑتا ہوں کہ جس سے یہ سب جگت پیدا ہوا ہے اور اُسی کا روپ ہو کر اُس کے آسرے سے ٹھہرا ہے
اور جو اس جگت سے الگ رہ کر اپنی مایا کا دخل اُس میں رکھتا ہے ایسے ایشور کو میں ڈنڈوت کرتا ہوں جس

دچھ نے ایسی استت کرکے نارائن جی کو خوش کیا تب وہ سانو کی صورت اشٹ جی مورت سنکھ چکر گدا پدم نے تاپ ہارنی
چتون تیجوان پیتامبر دھارن سے کیے کریٹ مکٹ کنڈل ساجے بجنتی مالا اور بن مالا براجے کوستبھ من سینے گرڑ پر سوار
نارد جی وغیرہ بھگت سونلہ پارکھد سنگ لیے مند مند مسکراتے ہوئے دچھ کے سامنے آئے ایسا روپ دیکھتے جب
دچھ نے بڑی خوشی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کی تب بھگوان جی اُس کو اپنا بھگت جان کر بولے کہ اے پرچیتا کے
لڑکے تو اپنی تپسیا سے سدھ ہوا اور ہم تیری استت کرنے سے بہت خوش ہوئے اور برہما جی اور مہادیو جی آدک
جو میرے بھگت ہیں اُن کو میں متر اپنا جانتا ہوں اور تپ میرا ہردے اور جگیہ میرا بدن اور دھرم میری آتما اور
دیوتا میرے پران ہیں اس جگت کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں اور برہما نے بھی تپ ہی کے پرتاپ سے اس
جگت کی رچنا کی ہے تم بھی اس کی نام لڑکی پنچ جنیا پرجاپت سے بواہ کرکے میتھن کرنے سے دنیا پیدا کرو تسی شرشٹ
پرگٹ ہو کر تپ کرنے کے واسطے چلی جاتی ہے اُس کو کسی سے پریت نہیں ہوتی ہے استری پُرش کے بھوگ
کرنے سے وہی سرشٹ بہت پیدا ہو کر سنساری مایا میں اس طرح لپٹے رہیں کہ جس طرح گڑ میں چینٹا لپٹا رہتا ہے
اور آج سے سب میتھن کرکے دنیا میں پیدا ہو کر اپنے اپنے کرموں کا پھل پاویں گے یہ کہہ کر نارائن جی وہاں سے
انتردھیان ہوگئے اور دچھ اُس لڑکی سے بواہ کرکے گھر آکر راج کرنے لگا۔

پانچواں ادھیائے

پیدا ہونا دس ہزار لڑکوں کا اُسی استری سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب دچھ کو اُسی استری سے میتھن کرکے دس ہزار لڑکے پیدا ہوئے تب دچھ نے
سب کا نام ہرجشو رکھ کر اُن سے کہا کہ پہلے تم لوگ پرمیشور کا تپ کرکے پیچھے سے سنتان پیدا کرو یہ بات سنتے ہی
وہ دس ہزار لڑکے پچھم طرف نارائن سر نام تیرتھ پر جا کر جب پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے تب نارد منی نے دیا کی
راہ سے اُن لوگوں کو بھوساگر پار اُتارنا چاہا کر اُن سے کہا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ سب سنسار کا پیدا کرنے والا ایک
پُرش ہے اُس کے برابر دوسرا نہیں ہو سکتا اور سب جیووں میں اُسی کے تیج کا پرکاش رہتا ہے اس کی شکت سے
سب جیووں کو چلنے پھرنے کی سامرتھ ہوتی ہے اور مہاپرلے ہونے پر بھی کیول وہی ابناشی پُرش بنا رہتا ہے تم لوگ
جگت کو کس طرح پیدا کرو گے ابھی تم لڑکے ہو پرتھوی کا انت اور ایک پُرش اور اُس استھان کو جہاں کا گیا ہوا کوئی
نہیں پھرتا تم نے نہیں دیکھا اور بھبوروتی استری کو جو نت نئے پُرش کی چاہنا کرتی ہے تم نے نہ جان کر بیبھچارنی استری
کے پت کو بھی نہیں پہچانا اور ایک ندی میں دونوں طرف دھارا چلتی ہے اُس کو بھی تم نہیں جانتے اور پچیس ۲۵
چیزوں سے بنا ہوا گھر اور ایک ہنس جو ہے اُس کو بھی تم نے نہیں دیکھا اور چھری دھار کے چکر کو بھی تم نہیں جانتے ہو
اس لیے ان سب باتوں کو بچار کر دنیا کو پیدا کرنا اور اپنے باپ کے حکم کو بھی رکھنا نارد جی جب یہ گیان پہیلی
کی طرح بتلا کر چلے گئے تب اُن لڑکوں نے آپس میں بیٹھ کر اپنے گیان سے ان سب باتوں کا مطلب یہ بچارا

کر پرتھوی جیوؤ ہے اور اُس کا انت موکش ہے جب تک ہم اُس کو نہ جان لیں سگے تب تک سرشٹ کیا بڑھا دینگے اور وہ پرش نارائن جی کو سمجھنا چاہیئے اُن کی کرپا اور اُن کے درشن ہوئے بغیر ہم کیا کر سکتے ہیں اور وہ استھان بیکنٹھ ہے جہاں کا گیا ہوا پھر دنیا میں پیدا نہیں ہوتا بغیر اُس کے دیکھے ہم سے کیا ہو سکتا ہے اور بھور ونتی استری بُدھ کو سمجھو بغیر ایک چت کیے ہم سنساری جیوؤں کو کس طرح پیدا کریں گے اور بھبچارنی استری کا پرش جیوُ ہے وہ سنساری مایا میں پھنس گیا ہے اُس کو بدون علیحدہ کیے دنیا ہم سے پیدا نہیں ہو گی اور دونوں طرف بہنے والی ندی مایا کو سمجھنا چاہیئے دیکھو دنیا میں ایک گھر میں ڈھول بجا کر خوشی سے گانا ہوتا ہے اور دوسرے گھر میں شوک اور بلاپ ہوتا ہے جب تک ہم کو اس مایا کا بھید نہ معلوم ہو گا تب تک ہم سے دنیا پیدا نہو سکے گی اور پچیس ۲۵ تتوں سے بنا ہوا یہ بدن ہے اس میں پرمیشور کا پرکاش ہے بغیر دیکھے اور جانے اس پرمیشور کے ہمارا کیا کچھ نہو گا اور ہنس بید اور شاستر کو سمجھو جس کا بچن بند اور موکش کا بتانے والا ہے بغیر اُسکے جانے ہم دنیا کو پیدا نہیں کر سکتے اور چرکھی دھار کا چکر موت کو جاننا چاہیئے جو سب جگت کا ناش کرتی ہے بغیر اسکے جانے ہم کو دنیا کے بڑھانے کی سامرتھ نہو گی ان سب باتوں کو بچار کر انھوں نے دنیا کا پیدا کرنا اچھا نہیں جانا جب گیان مل جانے سے انتہ کرن اُن کا شدھ ہو گیا تب وہ لوگ پھر کر اپنے گھر نہیں آئے پرم ہنس ہو کر جیون مکت ہو گئے جب بہت دن گذر جانے پر بھی وہ پھر کر نہیں آئے تب دچھ نے جانا کہ نارد مُن نے گیان سکھلا کر اُن کو برکت کر دیا ہے ایسا بچار کر دچھ نے ہزار بیٹے اور اُسی استری سے پیدا کر کے سُبل نام رکھا کر اُن سے کہا کہ تم لوگ پہلے پرمیشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا کرو جب وہ لوگ بھی اُسی جگہ جہاں اُن کے بھائی گئے تھے جا کر پہونچے تب نارد مُن نے وہاں آ کر اُن کو ایسا گیان بتلایا کہ وہ بھی سنساری مایا چھوڑ کر پرم ہنس ہو گئے یہ حال سُن کر دچھ غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ دیکھو ہمارے گیارہ ہزار لڑکوں کو نارد مُن نے گیان سکھلا کر برکت کر دیا دنیا میں آدمی کس طرح بڑھیں گے دچھ اسی غصہ میں بیٹھا تھا کہ نارد جی اُسی وقت بین بجاتے ہرگُن گاتے ہوئے وہاں آئے اُن کو دیکھتے ہی دچھ نے بنا ڈنڈوت کیے ہوئے کہا کہ اے نارد مُن تم نے ہمارے اگیان بالکوں کو بہکا کر برکت کر دیا مجھ کو بہکاؤ تو میں جانوں کہ تم بڑے گیانی ہو پرمیشور کے پارکھدوں میں ہو کر تم کو ہمارے ساتھ دشمنی کرنا نہ چاہیئے تم کیول جتی اور ست وادی ہو دھرم اور بید شاستر کو نہیں جانتے آدمی کو دیو رن اور رکھ رن اور پتر رن سے اُرن ہونا ضرور چاہیئے میرے لڑکے ابھی تک اُن تینوں رن سے نہیں چھوٹے تم نے اُن کو کس واسطے گیان سکھلا کر برکت کر دیا کیا تم استری اور پتر وغیرہ گرہستھ آشرم میں رہنا اچھا نہیں جانتے ہو جو گرہستھ آدمی شاستر کے موافق اپنا کرم دھرم رکھے وہ ضرور جوگی اور پرم ہنس کی گت کو پہونچتا ہے تم نے بید اور شاستر کا دھرم بُرا جانا اس لیے میں پرمیشور سے چاہتا ہوں کہ تم دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہ رہو اور جو رہو تو تمھارا سر دکھے دچھ نے ایسا شاپ نارد جی کو دیا اور نارد جی کو بھی شاپ دینے کی سامرتھ تھی پر انھوں نے دچھ کو ہر بھگت جان کر کچھ شاپ اُس کو نہیں دیا اور خوشی سے وہاں سے چلے گئے تب دچھ نے برہما جی سے

جاکر کہا کہ نارد من تمھارا بیٹا ہمارے بیٹوں کو گیان سکھلا کر برکت کردیتا ہے دنیا کی پیدایش کس طرح بڑھے گی برہماجی نے یہ سن کر کہا کہ تم لڑکیاں پیدا کرو اُن کو گھر میں رہنے سے نارد گیان اُپدیش نہ کرسکیں گے اور استری کو جلدی گیان نہیں ہوتا ہے وہ اپنے مطلب کو اچھا جانتی ہیں اُن سے دنیا کے جیو بہت پیدا ہوں گے۔

چھٹواں ادھیاے

پیدا کرنا دچھ کا ساٹھ لڑکیاں اُسی استری سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا دچھ نے برہماجی کی آگیا سے اسی اسکی نام استری سے ساٹھ لڑکیاں پیدا کیں ان میں دس لڑکیاں دھرم کو اور ستائیس چندرما کو اور تیرہ کشیپ کو اور دو بھوت کو اور دو انگرا رکھیشور کو اور دو کرشاشو پرجاپت کو بیاہ دیں اُنھیں سب لڑکیوں سے بہت جیو دیوتا اور آدمی اور دیت اور دانو اور رشی اور پنچھی پیدا ہوے اب ہم اُن سب لڑکیوں اور سنتان کے تھوڑے سے نام کہتے ہیں سُنو کہ دھرم کی دسوں استریوں کے نام بھان لمبا ککوب جامی بشوا سادھیا مرت دتی بسو مہورتا اور سنکلپا تھا بھانُ کا بیٹا رکھبہ اُن سے اندر سین لمبا کا بیٹا بدُت اُن سے میگھ ککوب کا بیٹا سنکٹ اُن سے بکٹ ہو کیکیست سے کلات دیو پیدا ہوئے جامی کا بیٹا سُورگ اُن سے نندجنا۔ بشوا کا بیٹا بشودیوا۔ سادھیا کا بیٹا سادھ گن اُن سے ارتھ سدھ ہوا۔ مرتوتی کے بیٹے اندر اور اُپیندر ہوے بسُ کے آٹھ بسُ دیوتا ہوئے۔ مہورتا کے دیوتا۔ سنکلپ کا بیٹا سنکلپ اُس سے کام نام بیٹا پیدا ہوا۔ سُوروپا نام بھوت کی ایک استری سے کروڑے اور رودر پیدا ہوے اُن میں گیارہ رُدر مکھیا ہیں ریوت اج بھو بھیم بام اُدگر برکھاکپ اَجے پاد اہر بدھنیہ بہ روپ مہان۔ انگرا کی سُدھا نام استری سے پتر لوگ پیدا ہوے۔ کرشاشو پرجاپت کی ارچ نام استری سے دھومرکیت نام لڑکا ہوا چندرما کی استریوں کے نام اشونی بھرنی کرتکا - روہنی مرگسرا آردرا پنربس پکھ اشلیکھا مگھا پوربا پھالگنی اُترا پھالگنی ہست چترا سواتی بشاکھا انرادھا جیشٹھا مول پوربا کھاڑ اُترا کھاڑ ابھ شرون دھنشٹھا شت بکھ پوربا بھادر پد اُترا بھادر پد ریوتی یہ ستائیس نچھتر ہیں۔ دچھ کے شاپ دینے سے چندرما کے چھیی روگ ہوگیا تھا اس لیے اُن سے سنتان نہیں ہوئی راجہ پرکھیت نے اتنی کتھا سنکر پوچھا کہ دچھ نے چندرما اپنے داماد کو کس واسطے شاپ دے کر لڑکیوں کی منش کی ہان کی سو کہیے شکدیوجی نے کہا کہ ایک سمے کرتکا نے اپنے باپ سے جاکر کہا کہ چندرما ہم کو نہیں چاہتا ہے اور ہماری بہن روہنی کو بہت پیار کرتا ہے یہ بات سنتے ہی دچھ نے چندرما کو شاپ دیا کہ چندرما کو چھیی کا روگ ہو جائے اُسی سبب سے چندرما ہزار برس تک سمدر میں پڑا رہا جب چندرما نے دچھ کی بہت استت کی تب دچھ نے خوش ہو کر آشیرباد دیا کہ یہ روگ تیرا چھوٹ کر پندرہ دن تک کلا تیری بڑھا کرے اور پندرہ دن تک گھٹا کرے اسی سبب سے چندرما کی کلا گھٹتی بڑھتی ہے۔ اور کشیپ کی بنتا نام استری سے گرڑ اور ارن اور کدرو سے سانپ وغیرہ اور پتنگی سے پنچھی وغیرہ

اور جامنی سے ٹیڑی وغیرہ اور نیمی سے جل کے جیو اور سُرما سے کُتے وغیرہ پانچ ناخن والے جیو اور تامر سے گدھ
اور باز وغیرہ اور کرودھ بتا سے بچھو وغیرہ اور منی سے اپسرا اور الا سے درخت وغیرہ اور سُرسا سے راچھس وغیرہ
اور ارشٹا سے گندھرب وغیرہ اور کاشٹا سے گھوڑے وغیرہ سب کھر والے پشو اور دن سے دانو وغیرہ اور دت سے
ہرنیہ کشپ اور ہرنیاکش سے دیت اور ادت سے سورج اور توشٹا آدک دیوتا پیدا ہوئے اور سوائے ان ستر استریوں
کے دو استری اَن کی اور پلوما اور کالکا نام تھیں پلوما سے پلوماد ک راچھس اور کالکا سے کالے کالے دیتوں نے
جنم پایا اور بپر چتّی دانو کے سنگھ کا نام استری سے راہ نام دیت پیدا ہوا جس راہ کا سر نارائن جی نے سدرشن چکر سے
کاٹ ڈالا تھا اور سورج سے شرادھ دیو اور دھرم راج دو لڑکے اور جمنا نام لڑکی سُبرنا استری سے جو بشوکرما کی بیٹی
تھی پیدا ہوئی؛ و جب وہی سبرنا نام استری اپنی چھایا مایا روپی چھوڑ کر چلی گئی اور آپ گھوڑی کی صورت بن گئی
تب سُورج کے اُس چھایا کے پیٹ سے سینچر اور سابرن منُ دو لڑکے اور پیدا ہوئے اور جب سورج نے اپنی
سبرنا استری گھوڑی کی صورت سے جا کر بھوگ کیا تب اُس سے اشونی کمار پیدا ہوئے اور توشٹا دیو کا بیاہ جیا نام
کنیا دیت کی بیٹی سے ہوا تھا سو اُس سے ایک بیٹی اور بشو نام بیٹا پیدا ہوا جس بشو کو اندر وغیرہ دیوتاؤں نے
برہسپت کے روٹھ جانے سے اپنا پروہت بنایا تھا اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج سُبرنا
اپنی چھایا چھوڑ کر کس طرح چلی گئی تھی اس کا حال کہیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا سُبرنا اپنے پت سورج دیوتا کا تیج
نہیں سہہ سکتی تھی اسلیے اُس نے اپنی چھایا کو منتر کے پرتاپ سے استری بنا کر اُس سے کہا کہ میں اپنے باپ کے
گھر جاتی ہوں تو میرے بدلے یہاں رہا کر لیکن یہ بھید میرے پت سے نہ کہنا اُس نے جواب دیا کہ جب تک میرے
سر کے بال پکڑ کر سورج دیوتا مجھ کو نہ ماریں گے تب تک میں نہیں کہونگی جب سبرنا یہ بات مایا روپی استری سے سمجھا کر
آپ اپنے باپ کے گھر آئی تب بشوکرما نے کرودھ کر کے کہا کہ تو بنا آگیا اپنے پت کے چلی آئی ہے اس لیے میں
تجھ کو نہیں رکھوں گا جب سبرنا نے یہ بات اپنے باپ کی سنی تب اُداس ہو کر جھیتر میں چلی گئی اور گھوڑی کی صورت
ہو کر وہاں رہنے لگی اور مایا روپی سُبرنا کے سینچر اور سابرن نام دو لڑکے پیدا ہوئے وہ اپنے بیٹوں سے زیادہ محبت
رکھ کر دھرم راج اور شرادھ دیوتا سُبرنا کے بیٹوں کو کم چاہتی تھی ایک دن چھایا نے دھرم راج کو لات ماری جب
سورج دیوتا نے یہ بات سُن کر چھایا کے سر کے بال پکڑ کر اُس کو مارا تب اُس نے سُبرنا کے چلے جانے کا حال
کہہ دیا یہ حال سُن کر جب سورج دیوتا سُبرنا کو ڈھونڈھتے ہوئے کرجھیتر میں پہونچے اور گھوڑا بن کر اُس سے بھوگ
کرنا چاہا تب سُبرنا گھوڑی روپ نے مُنھ اپنا پھیر لیا اس لیے اُنکا بیج گھوڑی کی گردن اور ناک پر گرا گردن کے
بال سے اشونی اور ناک سے کمار پیدا ہوئے راجا سُبرنا اس طرح اپنی چھایا چھوڑ گئی تھی یہ کتھا سنکر
راجا پریچھت بہت پرسن ہوئے ۔

ساتواں ادھیاے

روٹھنا برہسپت پروہت کا اندر آدک دیوتاؤں سے

راجا پرکھیت نے اتنی کتھا سن کر کہا کہ اے من ناتھ اندر نے برہسپت کو کس واسطے ناراض کر کے بشوروپ کو اپنا پرہت بنایا تھا اس کا سب حال کہئیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا ایک دن اندر بڑے غرور سے راج گدی پر بیٹھے تھے اور بہت سے دیوتا رکھیشور گن گندھرب کنر وغیرہ اس سبھا میں موجود تھے اُسوقت برہسپت جی وہاں آئے راجا اندر ہمیشہ آدر کر کے اُن کو اپنی گدی پر بٹھالتے تھے مگر اس دن غرور سے اُن کا آدر نہیں کیا اس سے برہسپت جی روٹھ کر اپنے گھر چلے گئے تب اندر نے بڑا سوچ کر کے کہا کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی کہ میں نے راج اور دولت کے غرور سے ان کا آدر نہیں کیا جن کے آشیرباد اور کرپا سے مجھ کو یہ سب سکھ ملا ان کے کرودھ کرنے سے یہ سب جاتا رہے گا اس لیے ان کے پاس چل کر بنتی کر کے اپنا قصور معاف کرانا چاہیے جس میں میرا بھلا ہو ایسا بچار کر اندر اُسی وقت اُن کے گھر گئے جب برہسپت جی نے اپنے جوگ بل سے جانا کہ اندر یہاں آتا ہے تب غصہ کے سبب سے ملاقات کرنا اچھا نہ جان کر انتردھیان ہو گئے جب اندر نے برہسپت جی کو گھر پر نہیں پایا تب وہاں سے اُداس ہو کر پھر آئے جب دیتوں نے یہ حال سُنا تب برکھ پربا دیتوں کے راجا نے شکر جی کے حکم سے اپنی فوج لیکر اندر پری کو گھیر لیا جب لڑتے وقت دیوتاؤں کو برہسپت جی کے روٹھ جانے کے سبب سے ہار معلوم ہوئی تب اُنھوں نے برھما جی کے پاس جا کر سب حال کہا برھما جی نے کہا کہ تم نے بڑا قصور کیا جو برہسپت اپنے پروہت کا اپمان کیا اب تمھارا اسی میں بھلا ہے کہ توشٹا براہمن کا بیٹا بشوروپ نام بڑا تپسی اور گیانی ہے اُس کو اپنا پروہت بناؤ تب تمھارے واسطے اچھا ہوگا یہ بات سنتے ہی اندر نے توشٹا کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں آپ کے پاس بھیکھ مانگنے آیا ہوں آپ دیال ہو کر میرے پروہت ہو جئیے اور ایسی تدبیر کیجیے کہ جس میں میرا راج بنا رہے توشٹا نے جواب دیا کہ پروہت ہونے سے تپوبل گھٹ جاتا ہے پر تم بہت بنتی کرتے ہو اس لیے بشوروپ ہمارا بیٹا پروہت ہو کر تمھاری مدد کرے گا تب بشوروپ نے اپنے باپ کے حکم کے موافق پروہت بن کر ایسی تدبیر کی کہ ہر اچھا سے اندر برکھ پربا کو لڑائی میں جیت کر اپنے اندر اسن پر بنے رہے

آٹھواں ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا ماہاتم اُس کوچ کا جس کے پرتاپ سے اندر نے دیتوں کو جیتا تھا

راجا پرکھیت نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی بشوروپ کی تھوڑی کرپا کرنے سے اندر نے

کس طرح دیتوں کو جیت کر اپنا راج استھر رکھا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا بشوروپ نے ایسا نارائن کوچ اندر کو سکھلا دیا کہ جس کوچ کا منتر پڑھ کر بدن پر پھونک دینے اور وہ کوچ لکھ کر بازو پر باندھنے سے کسی دشمن کا گھاؤ نہیں لگتا ہے جس طرح شور بیر اپنے بدن کی حفاظت کے واسطے زرہ اور بکتر پہن لیتے ہیں اُسی طرح کوچ کو سمجھنا چاہیئے اے پریچھت اندر وہی منتر پڑھ کر اپنے بدن پر پھونک لڑنے کے واسطے چڑھے تھے اُسی کے پرتاپ سے دیتوں کو جیتا یہ سن کر راجا پریچھت نے کہا کہ اے مہاراج جس کوچ میں ایسا گن اور پرتاپ ہے اُس کا حال برنن کیجئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب کسی آدمی کو کچھ ڈر ہو تب وہ ہاتھ پاؤں دھو کر آچمن کر کے اُتر منھ بیٹھے اور آٹھ اچھر کے منتر سے انگ نیاس کر کے بارہ اچھر کا منتر پڑھ کر یوں کہے کہ جل میں متس اوتار سے رچھا کر کے پاتال میں باون اوتار سے رچھک ہو اور جہاں پر قلعہ اور جنگل ہے وہاں پر نرسنگھ اوتار سے رچھا کر کے راہ میں جگیہ بھگوان رچھا کریں سفر اور پہاڑ میں شری رام چندر جی رچھک ہو کر جوگ مارگ سے دتاترے جی رچھا کریں دیوتا کے اپرادھ سے سنت کمار جی رچھک ہو کر پوجا کے گھن میں نارد جی سہایک ہوں بُری راہ سے دھنونتر بید رچھا کر کے اگیان سے بید بیاس جی اور ادھرم سے کلنکی بھگوان سہایتا کریں اور بشن گوبند نارائن ملبھید رمدھ سُودن ہر کھی کیش پدم نابھ گوپی ناتھ دامودر ایشور پرمیشور جو بھگوان کے نام ہیں وہ آٹھوں پہر سب انگ اور اندریوں کی رچھا کریں اور بیکنٹھ ناتھ کا شنکھ چکر گدا پدم اور گرڑ جی انیک بھے سے رچھا کریں یہی کوچ بشوروپ نے اندر کو بتلا کر کہا کہ اے اندر اس نارائن کوچ کو دھارن کرنے والے آدمی کا سب ڈر چھوٹ جاتا ہے یہی کوچ پڑھ کر گرڑ جی بیکنٹھ ناتھ کو اپنے اوپر بٹھا کر اُڑتے ہیں جس کے پرتاپ سے کوئی ان کو نہیں جیت سکتا ہے ایک سمے کوشک نام براہمن اس کوچ کا ہر روز پڑھنے والا مُرنام دیش میں مرگیا ہڈی اُس کی وہاں پڑی تھی ایک دن چتررتھ نام گندھرب کا بمان اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا جیسے بمان کی چھایا اُس ہڈی پر پڑی ویسے ہی وہ بمان اُلٹ گیا جب بال کھلیا رکھیشور کے بتلانے سے اُس گندھرب نے اُن ہڈیوں کو سرسوتی ندی میں بہا دیا تب اُس کا بمان پھر اُڑنے لگا اے راجا ایسا نارائن کوچ ہم نے تم کو سنایا جو کوئی اس کوچ کو پڑھا کرے اُس کے سامنے لڑائی میں کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

نواں ادھیائے

مارنا اندر کا بشوروپ اپنے پروہت کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا بشوروپ کے تین سر تھے اس لیے وہ ایک مُنھ سے سوم بلی لتا کا رس جگیہ میں نکال کر پیتا تھا اور دوسرے منھ سے شراب پی کر تیسرے مُنھ سے اناج وغیرہ بھوجن کرتا تھا اندر نے راج پر بیٹھ کر کچھ دن جانے کے پیچھے بشوروپ سے کہا کہ میں آپ کی دیا سے جگیہ کرنا چاہتا ہوں جب بشوروپ کی اگیا سے جگیہ شروع ہوئی تب ایک دن کسی دیت نے بشوروپ کے پاس جا کر کہا کہ تمھاری ماتا بھی دیت کی لڑکی ہے

اس سبب سے ہماری بہتری کے واسطے ایک آہت دیتوں کے نام پر بھی جگیہ میں دیا کرتے تو اچھا ہوتا جب بشوروپ
کہنا اُس دیت کا مان کر آہُت دیتے وقت دیتوں کا نام بھی دھیرے سے لینے لگا اور اسی سبب سے
دیوتاؤں کا تیج جگیہ کرنے سے نہیں بڑھا تب اندر نے یہ حال جانتے ہی غصہ میں ہو کر تینوں سر بشوروپ کے
کاٹ ڈالے شراب کے پینے والا سر بھو تر ا اور سوم بلی پینے والا سر کبوتر اور اناج کھانے والا سر تیتر نام پنچھی دُنیا
میں پیدا ہوا اور بشوروپ کے مرتے ہی اندر کی صورت برہم ہتیا کے گھیر لینے سے بدل گئی جب دیوتاؤں کے
برس دن تک پُرشچرن کرنے پر بھی وہ بڑا پاپ برہم ہتیا کا نہیں چھوٹا تب اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بنتی کرنے سے
برھما جی نے اُس برہم ہتیا کے چار ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا زمین کو دیا اسی سبب سے زمین کہیں کہیں اوسر ہوتی ہے
وہاں پوجا اور پاٹ نہ کرنا چاہیئے اور یہ بردان زمین کو دیا کہ جہاں گڑھا ہو کچھ دن میں وہ آپ سے بھر جائے دوسرا ٹکڑا
درختوں کو دیا جس سے کوئی درخت گوند اور لاہی لگ کر سوکھ جاتے ہیں سوائے گوگل کے اور سب گوند اشدھ ہیں
اور یہ آشیرباد دیا کہ درخت کاٹ ڈالتے پر بھی جڑ بنی رہنے سے پھر تیار ہو جائے اور تیسرا ٹکڑا استریوں کو دیا اسی
سبب سے استری مہینے مہینے رجسولا ہو کر پہلے دن چانڈالی دوسرے دن برہم گھاتنی تیسرے دن دھوبن کے برابر
ہو کر چوتھے دن شُدھ ہوتی ہے اور یہ بردان[حیض سے] استریوں کو دیا کہ ہمیشہ اُن کا کام دیو بنا رہے اس لیے گربھ وتی استری کا
بھی من بھوگ کرنے کے واسطے چاہتا ہے اور چوتھا حصہ پانی کو دیا کہ جس سے پانی پر کائی اور پھینا اور بلا وغیرہ ہوتا ہے
اور پانی کو یہ بردان دیا کہ جس میں پانی کو ڈال دیویں وہ چیز زیادہ ہو جائے اندر چاروں جگہ ہتیا بٹ جانے سے
شُدھ ہو کر اپنا راج کرنے لگے جب توشٹا کو بشوروپ کے مارے جانے کا حال معلوم ہوا تب اُس نے بڑا کرودھ
کر کے ایسا منتر پڑھ کر ہوم کیا کہ جس سے ایک پُرش اندر کا مارنے والا پیدا ہوا پرمیشور کی اچھا سے سرسوتی نے اُس
منتر کا مطلب اس طرح پر اُلٹ دیا کہ اندر اُس کا مارنے والا ہو ہوم پورا ہو چکنے کے بعد اگن کنڈ سے ایک دیت
بڑا بلوان پہاڑ کی طرح کالا رنگ گدا اور کھڑگ ہاتھ میں لیے ہوئے نکلا جتنی دور ایک تیر جاتا ہے اُتنا بدن اُس
دیت کا ہر روز بڑھتا تھا اسی واسطے توشٹا نے اُس کا نام برتراسر رکھا اور اُس سے کہا کہ اندر نے تیرے بھائی کو
مارا ہے تو جا کر اپنے بھائی کا بدلہ لے جیسے یہ بات توشٹا کے منھ سے نکلی ویسے ہی برتراسر نے ایک ساعت میں
اندر کے پاس پہونچ کر للکارا اُس کا بھیانک روپ دیکھنے اور للکار سننے سے سب دیوتا گھبرا گئے جب برتراسر نے
چاہا کہ اندر کو اپنے منھ میں ڈال کر نگل جاؤں تب اندر وغیرہ سب دیوتاؤں نے اُس کے سامنے آ کر اپنے اپنے
ہتھیار اُس پر چلائے جب برتراسر اُن سب کے ہتھیار نگل گیا تب اندر دیوتاؤں سمیت وہاں سے بھاگے اور
نارائن جی کی شرن میں جا کر بنتی کیا کہ اے دینا ناتھ میں آپ کی شرن آیا ہوں میرا پران اس دیت کے ہاتھ سے
بچا لیجئے ہم لوگوں کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا جس طرح ساون میں گنگا جی کی پونچھ پکڑ کر آدمی گنگا پار نہیں جا سکتا اسی طرح ہمارا
بھجن اور اسمرن کرنے سے کوئی بھوساگر پار نہیں اُتر تا یہ استت سنتے ہی پرمیشور دینِ دیال نے اندر آدک دیوتاؤں کو
اپنا بھگت جان کر شنکھ چکر گدا پدم ہاتھ میں لیے ہوئے چتر بھجی روپ سے اُن کو درشن دیا اندر آدک دیوتاؤں نے بیکنٹھ ناتھ کو

دیکھتے ہی ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مہاراج یہ جو روپ آپ کا ہے اُس کو ہم نمسکار کرتے ہیں بید اور شاستر آپکی شواس سے پیدا ہوکر آپ کے آد اور انت کو نہیں جان سکتے ہم لوگ نارائن باسدیو روپ کو ڈنڈوت کرتے ہیں اور جو چرن کمل آپ کا بڑے بڑے جوگی اور پرم ہنسوں کے ہردے میں آٹھوں پہر رہتا ہے اُس چرن کو ہماری ڈنڈوت قبول ہو اے بھگوان دینا ناتھ سب دیوتا اور آدمی آپ کے بنائے ہوئے ہیں برتراسُر کے مارے جانے کی کوئی تدبیر کیجئے نہیں تو وہ دیوتا اور منکھ آدک سب جیوؤں کو مار ڈالے گا ہم لوگ آپ کے داس ہوکر ایسے دُکھی ہیں کہ برتراسُر کے ڈر کے مارے اچھی طرح نیند نہیں آتی ہے اور اپنے وقت پر سب آپ کی کرپا سے بڑھتے ہیں سواسطے دیوتاؤں کو بڑھانا چاہیئے سو برخلاف اُس کے برتراسر بڑھا ہے اس لیے ہم کو دکھی دیکھ کر دھیان کر دیا ہو جیسے یہ بات سُن کر نارائن جی نے کہا کہ اے اندر تم نے اگیا نتا سے براہمن کو جو مارا تھا اُسی کا یہ سب پھل ہے برتراسُر کے بدن پر کوئی ہتھیار نہیں لگ سکتا ہے اِس لیے تم دوھیچ رکھیشور کی ہڈی جس نے بہت تپ کیا ہے مانگ کر اس ہڈی کا بجر بناؤ تب اسکے تپ کے پرتاپ سے وہ بجر برتراسُر کے بدن کو کاٹے گا ایسا کہہ کر بیکنٹھ ناتھ انتردھیان ہوگئے۔

دسواں ادھیائے

جانا اندرادک دیوتاؤں کا ودیھیچ رکھیشور کے پاس ہڈی مانگنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت نارائن جی کی یہ بات سنتے ہی راجا اندر سب دیوتاؤں سمیت دیھیچ رکھیشور کے وہاں گئے اور ڈنڈوت کرکے کہا کہ ہم لوگ آپ کے پاس بھیکھ مانگنے کے واسطے آکر اپنی بھلائی کے واسطے آپ کے بدن کی ہڈی چاہتے ہیں یہ بات سنتے ہی رکھیشور نے کہا کہ اے اندر تم اپنے من میں بچار کرو کہ تھوڑا دُکھ بدن پر پہونچنے سے کیسا دُکھ ہوتا ہے اِس لیے تم کو اپنے بدن کے برابر دوسرے کا بدن بھی سمجھنا چاہیئے جس طرح سب لوگ اپنا بدن پیارا جان کر اُس کو سُکھ دینے اور موٹا کرنے کے واسطے تدبیریں کرتے ہیں اسی طرح مجھ کو بھی اپنا بدن پیارا ہے تم مجھ کو کس واسطے ایسا دُکھ دینے آئے ہو اندر نے جواب دیا کہ آپ یہ بات سچ کہتے ہیں لیکن میں نارائن جی کی آگیا سے ہڈی مانگنے کے واسطے آیا ہوں جس طرح ہرا درخت اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے پشُ پنچھی وغیرہ سب جیوؤں کو سُکھ دیتا ہے اور کسی کے ڈالی کاٹنے پر بھی دُکھ نہیں مانتا اُسی طرح منیشور اور رکھیشور بھی بدن اپنا پر اُپکار کے واسطے سمجھتے ہیں اُن کا بدن اگر دوسرے کے کام آوے تو دینے سے انکار نہیں کرتے جب اندر نے ایسا گیان کہہ کر بہت بنتی کی تب رکھیشور نے کہا کہ اے اندر یہ بدن نارائن جی نے دیا ہے جو وہ آپ اگر ایسا کہتے تو بھی میں اپنی خوشی سے نہ مانتا پر ایسا سمجھ کر تمہارا کہنا مانتا ہوں کہ یہ بدن ہمیشہ نہیں بنا رہے گا ایک دن ضرور نشٹ ہو جائے گا اس سے کیا بہتر ہے جو تمہارے کام آوے میں جوگ ابھیاس کرکے پرمیشور کے دھیان میں بیٹھتا ہوں تم ایک گئو بُلا کر میرا بدن چٹاؤ جب سب ماس

بدن کا چاٹ کر ہڈی رہ جائے تب اُس ہڈی کو لے کر اپنا کام کرنا لیکن مجھ کو تیرتھ اسنان کرنے کی چاہ ہے تم کہو تو تیرتھ اسنان کر آؤں تب ہڈی میرے بدن کی لینا دیوتاؤں نے کہا کہ ہم اسی جگہ سب تیرتھوں کا جل لائے دیتے ہیں آپ اسنان کر لیجئے رکھیشور نے کہا کہ بہت اچھا تب دیوتاؤں نے ساعت بھر میں سب تیرتھوں کا جل لا دیا جب رکھیشور اسنان کر کے جوگ ابھیاس سے پران زینا برہمانڈ میں چڑھا کر پرمیشور کے دھیان میں لگے تب اندر نے ایک گئو منگا کر نمک لگا کر اُن کا بدن چٹوایا جب اُس گئو نے سب ماس چاٹ لیا فقط ہڈی باقی رہ گئی تب اندر نے وہ ہڈی نے کر بشوکرما کو ہتھیار بنانے کے واسطے دی اتنی کتھا شنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا دیکھو دیچیچ رکھیشور کو داتا سمجھ کر راجا اندر بھکاری ہو گیا اسلیے داتا کا نام سب لوگ لیتے ہیں اور سوم اور لالچی کا نام کوئی نہیں لیتا دینا بہت اچھا ہوتا ہے بشوکرما نے اُس ہڈی کا بجر نام ہتھیار بہت اچھا بنا دیا تب اندر وہ بجر لیکر برتراسُر سے لڑنے کے واسطے آئے تو وہ دیت اندر کو دیکھ کر بولا کہ یہ تو میرے سامنے سے بھاگ گیا تھا آج نہ معلوم کس سبب سے پھر لڑنے آیا ہے ایسا بچار کر برتراسُر نے نموچی اور دومُوردھا اور بپرچتی وغیرہ دیتوں کو اپنے ساتھ لیکر دیوتاؤں سے بڑی بھاری لڑائی کی جب گدا اور تیر اور تلوار اور ترشول اور بھشنڈی وغیرہ سب ہتھیار دیتوں کے ٹوٹ گئے تب وہ لوگ پہاڑ اور درخت اُکھاڑ کر لڑنے لگے لیکن ایشور کی دیا سے دیوتاؤں نے دیتوں کو مار کر ہٹا دیا جب برتراسُر کے ساتھی ہار مان کر بھاگے اور دیوتاؤں نے اُن کا پیچھا کیا برتراسُر نے دیتوں کو بھاگتے دیکھ کر کہا کہ تم لوگ لڑائی سے نہ بھاگو ایک دن ضرور مرنا ہے موت کے ہاتھ سے کوئی نہیں بچے گا گھر میں مرنا اچھا نہیں دو طرح کی موت اچھی سمجھنا چاہیئے ایک جوگ ابھیاس کر کے بدن چھوڑنا دوسرے لڑائی میں سنمکھ مارا جانا اس لیے تم لوگ پھر کر لڑائی کرو بھاگنا اچھا نہیں ہے -

گیارھواں ادھیائے

جُدھ ہونا اندر اور برتراسُر سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا برتراسُر کے سمجھانے پر بھی کوئی دیت نہیں پھرا سب بھاگ گئے تب برتراسُر نے بڑے غصّہ سے للکار کر کہا کہ اے اندر بھاگے ہوئے کو مارنا کچھ بہادری نہیں ہوتی پہلے میں نے سب دیوتاؤں کو جیت کر بھگا دیا تب اب کیا ہوا جو میرے ساتھی بھاگے جاتے ہیں تم سب کو ٹھہرو میں اکیلا سب کو مار دوں گا جب سب دیوتا للکار سُن کر ڈر سے زمین پر گر پڑے تب برتراسُر نے سب کو لاتوں سے اس طرح روند ڈالا جس طرح کمل ہاتھی روند ڈالتا ہے اندر نے یہ حال دیوتاؤں کا دیکھ کر جیسے اپنی گدا اُس پر چلائی ویسے ہی برتراسُر نے وہ گدا چھین کر ایراوت ہاتھی کے سر پر ایسی ماری کہ ہاتھی سات قدم پیچھے کو ہٹ گیا تب اندر نے امرت لگا کر زخم اُس کا اچھا کر دیا جب اندر پھر اپنے کو سنبھال کر برتراسُر کے سامنے آئے تب برتراسُر نے کہا

کہ آج بہت اچھا دن ہے جو تو اپنے بھائی اور گرو اور براہمن کا مارنے والا ہتیارا میرے سامنے ہو اسب کے بدلے آج تجھ کو دیوتاؤں سمیت اپنے ترشول سے مار کر بھوت ناتھ کے نام کی جگیہ کروں گا اب تو میرے سامنے سے جیتا پھر کر نہیں جا سکتا جو تجھ کو اپنی راني اور راج پیارا ہو تو میرے سامنے سے بھاگ جائیں اپنے بھائی کا بدلہ لینے آیا ہوں تیرے مارنے سے مجھ کو دنیا میں کیا نام ہوگا اور جو تو نے مجھ کو مار لیا تو میں تُرنت پرمیشور کے چرنوں کے پاس پہونچ کر یہاں کے راج سے بڑھ کر وہاں کا سُکھ پاؤں گا جس طرح چڑیا کا بچہ بغیر پر کے اُڑ نہیں سکتا اپنے ماں باپ کے سہارے پروانہ پالی پاتا ہے اور دودھ پینے والا لڑکا اور بچھڑا اپنی ماں کے بھروسے پر رہتا ہے اور پت برتا استری اپنے سوامی کی چاہ رکھتی ہے اسی طرح شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان میں رکھتا ہوں اس لیے مجھ کو اندر سن لینے اور راج کرنے سے مارے جانے میں بہت خوشی ہے جو لوگ اپنے کو بلوان اور گیانی جانتے ہیں ان کو یوں کہ سمجھنا چاہیئے پرمیشور سب باتوں کے مالک ہیں یہ بات کہہ کر برترا اُسر ایشور کے چرنوں کا دھیان کرنے لگا اور اندر اپنی گدا اچھن جانے سے بہت شرمندہ ہوئے۔

بارھواں ادھیائے

مارا جانا برترا اُسر کا بجر سے جو دیدیچ رکھیشور کی ہڈی سے بنا تھا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا یہ سب گیان کہکر برترا اُسر نے غصہ سے ترشول اپنا اندر پر چلایا اندر نے اُس کا وار بچا کر وہی بجر جو ہڈی سے بنا تھا ایسا مارا کہ برترا اُسر کی داہنی بانہ کٹ کر گر پڑی تب اُس نے بائیں ہاتھ سے پرگھ نام ہتھیار لگا کر وہ بجر اندر کے ہاتھ سے گرا دیا جب اندر ڈر کے مارے وہ بجر زمین پر سے نہیں اُٹھا سکے اور کھڑے رہ گئے تب برترا اُسر نے کہا کہ اے اندر مت ڈر مجھ سے شور بیروں کی طرح لڑائی کر جو میں نے تجھ کو مار لیا تو اندرپُری کا راج کروں گا اور جو میں تیرے ہاتھ سے مارا گیا تو بیکنٹھ میں جا کر سُکھ پاؤں گا اس لیے میں مرنے سے نہیں ڈرتا دونوں باتوں میں خوش ہوں مارنا اور مرنا میرے اور تیرے بس نہیں ہاں اور لاکھ سنساری جیو ودن کا پرمیشور کی آگیا کے موافق نٹ کے کھیل کی طرح ہوتا ہے نٹ جس طرح چاہے اُسی طرح کلابازی کرے تو خوشی سے بجر اُٹھا کر مجھ کو مار جس میں تُرنت پرمیشور کے چرنوں کے پاس پہونچ جاؤں اندر نے یہ بات سن کر بہت خوشی سے کہا کہ اے برترا اُسر تیری بدھ دھن دھن ہے جب اندر نے ایسا کہہ کر اُسی بجر سے اُس کا بایاں ہاتھ بھی کاٹ ڈالا تب برترا اُسر دوڑ کر اندر کو ہاتھی سمیت نگل گیا لیکن نارائن کوچ کے پرتاپ سے اندر نہیں مرے اور بجر سے کوکھ اُس کی چیر کر باہر نکل آئے اور پرمیشور کی کرپا سے کچھ دُکھ اندر کو اور ہاتھی کو نہیں پہونچا جب پھر اندر نے اُسی بجر سے سو برس میں گلا کاٹ کر برترا اُسر کو مار ڈالا تب اُس کے بدن سے ایک تیج سا نکل کر بیکنٹھ میں چلا گیا سب دیوتا اُس کے مارے جانے سے خوش ہوئے لیکن اندر خوش نہیں ہوئے۔

تیرھواں ادھیاے

بھاگنا اندر کا برہم ہتیا کے ڈر سے

راجا پریکشت نے اتنی کتھا سن کر کہا کہ اے منی ناتھ اندر ایسے زبردست دشمن کو مار کر کیوں نہیں خوش ہوے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا برترا اسر دیت کو توشٹا براہمن نے پیدا کیا تھا اس لیے برترا اسر کے مرتے ہی ڈراؤنی برہم ہتیا نے جس کے منہ سے خون بہتا ہوا اور بدن سے سڑی مچھلی کی طرح بدبو آتی تھی لوہے کا گہنا پہنے ہوئے اندر کے پاس آکر اندر کو نگلنا چاہا تب اندر اُس کے ڈر سے بھاگے اور بڑ دھاروپ ہتیا نے اندر کا پیچھا کیا جب اندر نے اُس کے ہاتھ سے اپنا بچاؤ نہیں دیکھا تب وہ پورب اور اُتر کے کونے پر مان سرور تالاب میں جا کر کمل تال میں چھپ رہے اور وہ ہتیا بھونرا کی صورت ہو کر اُس پھول کے چاروں طرف گونجنے لگی اِس سبب سے اندر اُس کے ڈر سے باہر نہیں نکل سکتے تھے جب اندر بھوکھ اور پیاس سے بہت دُکھ پانے لگے تب شری لچھمی جی نے اُن کا پالن کیا جب اندر کے چھپ جانے سے اندراسن خالی ہو گیا تب رکھیشوروں نے وہاں کا راج نہکھ کو جو بڑا دھرماتما پرتاپی تھا دنیا بچار کر اُس سے کہا کہ ہم لوگ تم کو اندراسن پر بیٹھالنا چاہتے ہیں راجا نے کہا کہ مجھ کو دیولوک میں راج کرنے کی سامتھ نہیں ہے یہ بات سن کر رکھیشوروں نے کہا کہ ہم لوگ اپنے تپ اور جپ کا بل تم کو دیں گے تب تم وہاں کا راج کرنے کے لائق ہو جاؤ گے جب رکھیشوروں نے تھوڑا تھوڑا اپنے اپنے تپ کا پھل راجا نہکھ کو دیکر اس کو اندراسن پر بیٹھال دیا تب اس نے اندرانی پر موہت ہو کر کہلا بھیجا کہ اب میں اندر کی جگہ پر راجا ہوں تو میرے پاس کیوں نہیں آتی یہ بات سنتے ہی اندرانی پت برتا نے جو سوائے اپنے پت کے دوسرے کو نہیں چاہتی تھی نہکھ کے ڈر سے برہسپت گرو کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج راجا نہکھ آدمی ہو کر مجھ کو بھوگ کرنے کے واسطے بُلاتا ہے جس میں میرا پت برتا دھرم بچے وہ تدبیر کیجیے برہسپت جی نے کہا کہ تو راجا نہکھ سے کچھ دن کا وعدہ کر میں اندر کو پھر گدی پر بیٹھالنے کی تدبیر کرتا ہوں اندرانی نے برہسپت کی آگیا سے کچھ دن کا وعدہ کر کے اُس کو خوش کیا اور برہسپت نے اگن کو اندر کا پتہ لگانے کے واسطے بھیجا اگن دیوتا نے برہسپت سے آکر کہا کہ اندر برہم ہتیا کے ڈر سے مان سرور تالاب میں چھپے ہیں جب اندر کا حال معلوم ہونے تک میعاد کے دن پورے ہو گئے اور نہکھ کا آدمی اندرانی کو بُلانے گیا تب اُس نے برہسپت جی کی آگیا سے راجا سے کہلا بھیجا کہ آدمی سو جگیہ راجسو سے اور اشومیدھ کرنے سے اندر ہوتا ہے تم بغیر جگیہ کیے ہوئے دیولوک کا راج کرتے ہو اس لیے تم سُکھپال میں بیٹھ کر براہمنوں کے کندھے پر میرے یہاں آؤ تب میں تمھارے پاس رہوں گی راجا نے کام کے بس ہو کر کچھ پاپ اور پن کا بچار نہیں کیا اور بہت سے رکھیشور اور براہمنوں کو زبردستی سے اپنے سُکھپال میں لگا کر اندرانی کے مکان پر چلا - براہمنوں نے کبھی بوجھا اُٹھایا نہ تھا اِس لیے جلدی نہیں چل سکتے تھے جب راجا نے کام کے نشے میں اندھے ہو کر رکھیشوروں کو پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہا کہ جلدی جلدی چلو تب رکھیشوروں نے

اُس کا ادھرم دیکھ کر راجا کو شاپ دیا کہ تو سانپ ہوجا یہ بات اُن کے منہ سے نکلتے ہی وہ سانپ ہوکر زمین پر گر پڑا اور اندر رانی کا پت برتا دھرم پرمیشور نے بچا لیا تب برہسپت جی نے مان سر دور تالاب پر جاکر کہا کہ اے اندر تم کمل تال سے باہر آؤ اندر نے ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مہاراج میں برہم ہتیا کے ڈر سے باہر نہیں آسکتا یہ بات سن کر برہسپت کہا کہ تو مت ڈر اشومیدھ جگیہ کرنے سے جگیہ پرش سب طرح کے پاپ چھڑا دیتے ہیں میں ابھی جگیہ کرا کے تیرا پاپ چھڑا دوں گا جب اندر نے برہسپت جی کی آگیا سے تالاب سے نکل کر اشومیدھ جگیہ کیا تب وہ برہم ہتیا چھوٹنے سے پھر دیپیہ روپ ہوکر دیولوک کا راج کرنے لگے ۔

چودھواں ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا برترا سُر کے پورب جنم کی کتھا

راجا پریکھشت نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی سادھ اور بیشنو البتہ پرمیشور کے بھگت ہوتے ہیں اور برترا سُر تو دیت تھا اور تو شٹا براہمن کے غصے سے پیدا ہوا تھا لڑائی میں مرتے وقت اُس کو کس طرح ایسا گیان ہوا تھا کہ سب سُکھ اور دُکھ نارائن جی کی اِچھا سے ہوتا ہے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جس سبب سے برترا سُر کو اتنے گیان پیدا ہوا وہ حال سُنو کہ اگلے جنم میں برترا سُر چتر کیتُ نام ساتوں دیپ کا راجا تھا دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرتا تھا اور سب چھوٹے بڑے اُس کے راج میں اپنے دھرم اور کرم سے رہ کر خوش تھے لیکن راجا کے کروڑ استری ہونے پر بھی کوئی لڑکا نہ تھا اس سے وہ آٹھوں پہر سوچ میں رہتا تھا ایک دن انگرا رکھیشور اپنی خوشی سے راج مندر پر آئے اور راجا نے بڑے آدر سمان سے بیٹھا کر اُن کی پوجا کی جب رکھیشور نے راجا کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ تم اتنے بڑے دھرماتما اور پرتاپی ہوکر ملین روپ کیوں دکھلائی دیتے ہو تب راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ کے آشیرباد سے سب سُکھ مجھ کو ہے لیکن اولاد نہ ہونے سے دکھی رہتا ہوں جس طرح بھوکھے اور پیاسے آدمی کے بدن میں چندن وغیرہ لگاؤ تو خوشبو سونگھنے سے اُس کی بھوکھ اور پیاس نہیں جاتی اس طرح بغیر اولاد کے یہ ساتوں دیپ راج اور سُکھ مجھے اچھا نہیں لگتا جیسے آپ دیال ہوکر یہاں آئے ہیں ویسے ہی یہ سوچ میرا دور کیجیے یہ بات سُن کر رکھیشور نے کہا کہ اے راجا تمہاری قسمت میں اولاد نہیں لکھی ہے تم کس واسطے اتنا سوچ کرتے ہو ہم تمہارے بھو ساگر پار اُترنے کی تدبیر بتلائے دیتے ہیں تم پرمیشور کا بھجن کرو جس میں تمہاری مُکت ہو راجا نے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو بغیر اولاد کے گیان اور دھیان کچھ اچھا نہیں لگتا انگرا رکھیشور نے راجا کو بہت ہوس لڑکے کی دیکھ کر کہا کہ اے راجا جو تم ایسی ہٹھ کرتے ہو تو تمہارے ایک لڑکا ہوگا اُس کے ہونے سے تم کو پہلے بڑی خوشی اور پیچھے سے رنج ہوگا راجا نے کہا کہ اے مہاراج پہلے ایک مرتبہ بیٹے کا سُکھ دکھلا دیجیے پھر جو چاہے وہ ہو یہ بات سُنکر انگرا رکھیشور نے لڑکا ہونے کے واسطے راجا سے جگیہ کرائی اور پورن آہت اگن کنڈ میں ڈال کر جو کچھ ساکلیہ بچی وہ پرساد راجا کو

دے کر کہا کہ اس کو تو اپنی ایک رانی کو کھلا دے جیسے راجا نے وہ سا کلیہ اپنی بڑی رانی کرت وتی نام کو کھلا دیا ویسے ہی اچھا سے رانی نے گربھ رہ کر دسویں مہینے بیٹا پیدا ہوا راجا نے بڑی خوشی سے جاتکرم وغیرہ کرکے ساتھ براہمنوں کو دان دیں اور سب منگلا کھی چھوٹے بڑے کو منھ مانگی دولت دے کر اس طرح خوش کیا کہ جس طرح ساون بھادوں میں پانی برس کر خلقت کو خوش کر دیتا ہے اور راجا چترکیتُ کو اس لڑکے سے اتنی محبت ہوئی کہ جس کے پیار میں راجا بڑی رانی کے محل میں دن رات لڑکے کے پاس رہنے لگا جب دوسری رانیوں نے دیکھا کہ راجا لڑکے کی محبت سے آٹھوں پہر ہماری سوت کے پاس رہتا ہے اور ہم لوگوں کو آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا اور اُس کے قابو میں رہ کر ہم کو اپنی لونڈی کے برابر بھی نہیں سمجھتا تب سوتیا ڈاہ سے سب رانیوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ اس لڑکے کو مار ڈالو تو راجا ہم لوگوں کو بھی پیار کرنے لگے ایسا بچار کر راجا کی کسی رانی نے اُس لڑکے کو ایک دن اکیلا پاکر زہر کھلا دیا جس سے وہ لڑکا مر گیا جب کرت وتی رانی اُس کو سوتا ہوا جان کر جگانے کو آئی تب اُس کو مرا دیکھ کر بہت بلاپ کرنے لگی جب راجا نے یہ حال سُنا تب روتا پیٹتا ہوا وہاں جاکر زمین پر گر پڑا اور بارہ پہر تک ایسا بیہوش رہا کہ جس کو اپنے بدن کی خبر نہ رہی جب راجکمار کا مرنا اور راجا کے بیہوش ہونے کا حال سُن کر شہر میں ہاہاکار مچ گیا تب سب چھوٹے اور بڑے روتے ہوئے راج مندر پر آئے اُس لڑکے کے مرنے کا سوچ جیسا راجا اور بڑی رانی اور داس اور داسی اور نگر باسیوں کو ہوا ویسا برنن نہیں ہو سکتا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا استری اپنے کُل اور پتی کا بھلا نہ چاہ کر اپنے ہی سُکھ کا سُکھ چاہتی ہے اس لیے گیانی آدمی کو استری کی بات پر بشواس اور بھروسا کرنا اور اُس کے قابو میں ہو جانا اچھا نہیں ہے۔

پندرھواں ادھیاے

آنا نارد جی اور انگرا آدر کھیشوروں کا راجا کے مکان پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب چترکیتُ کے بیہوش ہونے کا حال چاروں طرف پھیلا تب نارد مُنی اور انگرا وغیرہ رکھیشور یہ سُن کر راجا کو سمجھانے آئے اُنھوں نے چترکیت کو اُٹھا کر کہا کہ اے راجا تو کس واسطے اتنا دکھ کرتا ہے وہ لڑکا تجھ سے کیا کام رکھتا تھا یہ سب سنسار کی جیو اپنے پہلے جنم کا بدلا لینے کے واسطے دنیا میں آکر جمع ہوتے ہیں جب اُس پھل کا بدلا مل کر انت سمے آن پہونچا تب پھر وہ لوگ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے مرنے کا سوچ نہ رکھ کر سب باتوں کو پچھلے جنم کے سنسار سے جاننا چاہیے اور سنسار سپنے کے برابر ہے جس طرح آدمی کو سپنے میں بہت طرح کی چیزیں دکھلائی دے کر جاگنے پر کچھ نہیں ملتی ہیں تب وہ جانتا ہے کہ یہ سب سپنے کی بات جھوٹی تھی اسی طرح جب تک دنیا میں آدمی کو گیان نہیں ہوتا تب تک وہ اگیان روپی نیند میں بیہوش رہتا ہے تم اس بات کو سمجھ کر سوچ اپنا چھوڑ دو اُس وقت راجا لڑکے کے غم میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ رکھیشور کو نہیں پہچان کر اُن لوگوں سے پوچھا

کہ تم لوگ کون ہو تب انگرا رکھیشور نے نارد مُن وغیرہ رکھیشوروں کا نام بتلا کر راجا سے کہا کہ میں وہی انگرا رکھیشور
ہوں جس نے تیرے یہاں لڑکا پیدا ہونے کی تدبیر کر کے پہلے تجھ سے کہدیا تھا کہ بیٹا پیدا ہونے میں تجھ کو خوشی و رنج دونوں
ہوں گے اب تو اپنے من کو دھیرج دے کر میری بات کو سچ مان کر سب ہان اور لابھ پرمیشور کی اچھا سے ہوتی ہے اُس میں
کوئی تل بھر بھی گھٹا بڑھا نہیں سکتا اس لیے تو ہر چرنوں میں دھیان لگا کر اپنی مکت کی تدبیر کر اور اس جگت کی جھوٹی
مایا کو چھوڑ دے جس میں تیرا بھلا ہو اور نارد جی نے بھی اسی طرح بہت گیان سمجھا کر کہا کہ اے راجا ہم تجھ کو ایک منتر بتلائے
دیتے ہیں اُس کو تو سات دن تک جپنے سے شیش بھگوان کا درشن پا دے گا۔

سولھواں ادھیاے[16]

گیان پانا راجا چترکیت کا نارد مُن کے اُپدیش سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے پریچھت راجا چترکیتُ اپنی بڑی رانی سمیت اُس لڑکے کے سوچ میں ایسا بیاکل تھا کہ
رکھیشوروں کے سمجھانے پر بھی اُس کا سوچ نہیں مٹا جب اُس نے آنکھ کھول کر انگرا اور نارد مُن کو پہچانا تب اُن کا
چرن اپنے آنسوؤں سے دھو کر کہا کہ اے مہاراج ایک مرتبہ کسی طرح اُس لڑکے کو جلا دیجئے تو مجھ کو دھیرج ہو یہ بات
سُنتے ہی نارد مُن نے اپنے جوگ بل سے اُس لڑکے کے جیو آتما کو بلا کر آکاش میں کھڑا کر دیا اور راجا اور رانی کے
سامنے اُس سے کہا کہ تم بدن میں آکر ماں باپ کا سوچ دور کر کے اُن کو سُکھ دیو اور ساتوں دیپ کا راج کرو تب وہ جیو آتما
چترکیتُ کو گالی دے کر بولا کہ یہ میرے کس جنم کے ماں باپ ہیں اور میں کون جنم کا بیٹا ہوں جگت کا بیوہار ہمیشہ سے
یوں ہی چلا آتا ہے جس طرح آدمی روپیہ اور اشرفی کو ہاتھ میں رہنے سے اپنا جانتا ہے لیکن وہ کسی کا نہیں ہو جاتا
اس طرح جیو آتما بھی چوراسی لاکھ جون میں پھرتا ہے اور کسی کا نہیں ہوتا اس لیے میرا اور اُن کا کچھ ناتا نہ سمجھنا چاہیے
پہلے جنم میں ہم اور چترکیت دونوں آدمی راجا ہو کر آپس میں لڑتے تھے جب میں اپنی فوج کٹ جانے سے بھاگ کر
پھر بھند نام جنگل میں جا کر چھپا تب اُس نے وہاں جا کر میرا سر کاٹ لیا تھا اُسی سبب سے میں نے اس جنم میں بیٹا
ہو کر اُس کو دُکھ دیا اور چترکیت کی یہ سب رانیاں پچھلے جنم میں کروڑ چینٹیاں ہو کر ایک مانڈ میں رہتی تھیں میں نے
داتون کرتے وقت اُس بل میں پانی ڈال دیا تو وہ سب مر گئیں اس سبب سے اُنھوں نے آپس میں صلاح کر کے اِس جنم
میں مجھ کو زہر دے کر اپنا بدلا لیا اسی طرح سب جیو دنیا میں پیدا ہو کر ایک دوسرے سے بدلا لیتے ہیں ایسا کہہ کر
وہ جیو آتما چلا گیا اور یہ بات اُس سے سُنتے ہی جب راجا اور رانی کا سب سوچ مٹ گیا تب اُنھوں نے کہا کہ
آدمی کا جنم پا کر اچھا کرم کرنا چاہیئے یہ لڑکا میرا دشمن تھا اب مجھ کو اُس کے مرنے کا کچھ سوچ نہیں ہے اور راجا کی
دوسری رانی جس نے اُس کو زہر دیا تھا یہ حال دیکھ بہت پچھتائی اور نارد جی اور انگرا رکھیشور سے پوچھ کر شاستر کے
موافق پرایشچت کیا اور راجا چترکیت اُسی وقت راج گھر چھوڑ کر جنگل میں چلا گیا جس طرح ہاتھی دلدل کا پھنسا ہوا نکل جاتا ہے

جب راجا جمنا کنارے جاکر نارد جی کا بتلایا ہوا منتر جپنے لگا اور اس منتر کے پرتاپ سے ساتویں دن شیش جی نے اُس کو درشن دیا اور راجا نے شیش جی کو ڈنڈوت کر کے بدھ سے اُن کی پوجا اور استُت کی تب شیش بھگوان نے خوش ہو کر چترکیت کو اُسی بدن سے بدیادھروں کا راجا بنا کر یہ بردان دیا کہ تجھ کو ہمیشہ ہر چرنوں کی بھکت بنی ہے اور ایک دبیہ بمان ساعت بھر میں سب جگہ پہونچنے والا اس کو دے کر شیش جی انتردھیان ہو گئے اور چترکیتُ بدیادھروں کا راجا ہو کر اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھ کر سیر کیا کرتا تھا۔

سترھواں ادھیاے

شاپ دینا پاربتی جی کا راجا چترکیتُ کو

شُکدیو جی نے کہا کہ اے پرچھت ایک دن راجا چترکیتُ اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھ کر سیر کرنے کو نکلا تو کیلاس پر جہاں شری مہادیو جی شری پاربتی جی کو جانگھ پر بیٹھالے ہوئے بھرگ آدک رکھیشوروں کو گیان سکھلا رہے تھے جا پہونچا اور ان دونوں کو نمسکار کر کے ہنس کر کہنے لگا کہ دیکھو انھونے تپسی اور برہم گیانی اور جگت گرو ہونے پر بھی ایسی شرم چھوڑ دی کہ لبشی آدمیوں کی طرح استری کو سبھا میں جانگھ پر بیٹھالئے ہیں سنساری جیو بھی اپنی استری کو اکیلے میں لے کر بیٹھتے ہیں ایسی بات سننے پر بھی مہادیو جی ہنس کر چُپ ہو رہے لیکن پاربتی جی اُس کو ہنستے دیکھ کر اور یہ بات سُن کر کرودھ کر کے بولیں کہ ہم ایسے بے شرموں کا سمجھانے والا یہ بدیادھر پیدا ہوا ہے جن کو برہما جی اور سنت کمار جی اور شُکدیو جی بھی اُپدیش نہیں کر سکتے اُن کو یہ نارد کا منتر سُن کر غرور سے گیان تبلاتا ہے ایسے مورکھ کو نارائن جی کی سیوا میں نہ رہنا چاہیئے یہ کہہ کر پاربتی جی نے چترکیتُ سے کہا کہ اے بیٹا اب تم کچھ دن دیت جون میں جنم لے کر اس ہنسنے کا پھل بھوگو یہ بات سُنتے ہی چترکیت نے اس شاپ کو اپنے سر پر چڑھا لیا اور بمان پر سے اتر کر پاربتی جی کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے ماتا تمھارا شاپ میں نے خوشی سے قبول کیا پرمیشور کی اِچھا اسی طرح پر تھی دنیا میں آدمی سُکھ اور دُکھ دونوں پاتا ہے اس لیے میں شاپ اور بردان اور سورگ اور نرک دونوں کو برابر جانتا ہوں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ شری مہادیو جی سوامی کو گیان سکھلاؤں میں نے اس واسطے اتنا کہا کہ جس میں دنیا کے لوگ یہ حال سُن کر ایسے بے شرم نہو جائیں چترکیت یہ کہہ کر ہونا اس شاپ کا ہر اچھا سے جانکر خوشی سے چلا گیا تب مہادیو جی سوامی نے کہا کہ اے پاربتی جی تم نے پرمیشور کے بھکتوں کا ماہاتم اور سوبھاؤ دیکھا کہ اتنا بڑا شاپ سُن کر بھی دُکھی نہ ہوے مجھ کو ہر بھکتوں کے برابر کوئی دوسرا پیارا نہیں لگتا اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا وہی بسنزنیت پاربتی جی کے شاپ سے برتراسُر دیت ہوا اس واسطے پرمیشور نے اس کو اپنا بھکت جان کر مرتے وقت گیان دیا تھا وہ راچھس کا بدن چھوڑ کر بیکنٹھ میں جاکر ہمیشہ کی سیوا کرنے لگا اے راجا یہ کتھا چترکیت کی جو کوئی کہے یا سُنے وہ بھوساگر پار اتر جاتا ہے۔

اٹھارھواں ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا کتھا سوِتا دیوتا وغیرہ کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے پریچھت اب میں سوِتا دیوتا آدک کے سنتان کی کتھا کہتا ہوں سُنو کہ سوِتا دیوتا کے پرشنی نام استری سے اگنہوتر وغیرہ تین بیٹے اور ساوتری آدک تین لڑکیاں اور بھگ دیوتا کے سدّھی نام استری سے تین لڑکے اور ایک لڑکی اور دھاتا دیوتا کے یہاں ارگادک چار بیٹی اور پورنماس آدک چار بیٹے اور اگن دیوتا کے کریکا نام استری سے پرکھ آدک بیٹے اور برنؔ دیوتا کے چرسنی نام استری سے بالمیک آدک رکھیشور دو لڑکے پیدا ہوئے اور میترا برن دیوتا کا بیج اُرلبشی اپسرا کو دیکھ کر گر پڑا اُسکو وہ بیج گھڑے میں رکھنے سے اگست اور بششٹھ جی پیدا ہوئے اور اندر کی پلو کا نام استری سے جَنیت آدک تین لڑکے اور بادن بھگوان کی کیرت نام استری سے بھگ نام لڑکا اور کشپ کی دت نام استری سے ہرنیا کشپ اور ہرنیا کش دو لڑکے اور ہرنیا کشپ کی مادھوی نام استری سے سنگھا نام لڑکی اور سنگھلاد اور پرہلاد اور اہلاد چار سنتان پیدا ہوئے وہ لڑکی بیرچتی دیت کو بیاہی گئی جس سے راہو پیدا ہوا سنگھلاد کا بیٹا پنچ جن ہوا اور پرہلاد کا بیٹا باتاپی دانو ہوا جس کو اگست جی نے مارا اور اہلاد کے جھکھا سُر اور باشکل دو بیٹے ہوکر پرہلاد سے برُوچن پیدا ہوا برُوچن کی دیوی نام استری سے راجا بل ہو کر اُس سے بانا سُر آدک سو بیٹے ہوئے اور کشپ کی دت استری سے مُرت گن نام اُنچاس لڑکے پیدا ہوئے جو اندر کے برابر دیوتا ہو گئے اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج دت کے بیٹے دیت لوگ کس طرح دیوتا ہو گئے یہ برتنت کہیئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب پرمیشور نے باراہ اور نرسنگھ اوتار لیکر ہرنیہ کشپ اور ہرنیا کش دت کے دونوں لڑکوں کو مار ڈالا تب دت نے بہت اُداس ہوکر کہا کہ دیکھو میرے دونوں لڑکے اندر نے مروا ڈالے اسلیے ایسی تدبیر کروں جس میں اندر کا مارنے والا بیٹا میرے پیدا ہو اسی چاہ سے دت اپنے مالک کی سیوا پریم سے کرنے لگی ایک دن کشپ جی نے خوش ہو کر اُس سے پوچھا کہ اے دت میں تجھ سے بہت خوش ہوں تجھ کو جو چاہنا ہو وہ بردان مانگ لے تب دت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج جو تم خوش ہو کر مجھے بردان دینے کے واسطے کہتے ہو تو مجھ کو ایک بیٹا ایسا دیجیئے جو اندر کو مار کر ہمیشہ زندہ رہے یہ بات سنتے ہی کشپ جی نے اُداس ہو کر من میں بچارا کہ دیکھو میں بردان دے چکا ہوں اب کیا کروں اندر پرمیشور کا بھگت ہے اُس کا پران لینا چاہیئے اور میری بات بھی جھوٹی نہیں ہو سکتی اس طرح بہت سوچ کر کے کشپ جی نے کہا اے دت تو اگہن مہینے کا برت کرے تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہو یہ سُن کر دت نے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو اس کی بِدھ بتلا دیجیے میں یہ برت کروں گی تب کشپ جی نے کہا کہ اے دت اگہن مہینے میں شکل پچھ سے اس برت کو شروع کرے اور ہر روز برتم چرج رہے اس برت میں دن کو سوتا اور ننگے سر اَسنان کرتا اور نیچ ذات سے بولتا اور سر کے بال کھلا رکھنا جھوٹ بولنا

اور آنکھوں بھر سدھ رہے اور لکھمی نارائن اور ساوتری استریوں کی پوجا نت بدھ پورب ایک برس دن تک کرنا اور برت رکھنا اُچت ہے تو بھی ایسا برت کرے تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہو جو اندر کو مار کر امر رہے لیکن جو نارائن جی نہ چاہیں گے تو تیرے برت میں وگھن ہو جائے گا یہ بات سنتے ہی دت بہت خوش ہو کر اُسی طرح برت رکھنے لگی اندر نے یہ حال سنتے ہی بہت ڈر مان کر من میں کہا کہ اب میرے مرنے کا سنجوگ ہوا کسی طرح نہیں بچ سکتا ایسا بچار کر اندر براہمن کا روپ بن کر جس جگہ دِت یہ برت کرتی تھی وہاں پر چلا گیا اور دن رات اُس کی سیوا کرنے لگا تب دِت اُس کی سیوا سے خوش رہنے لگی لیکن جیوں جیوں برت پورے ہونے کے دن نزدیک آتے جاتے تھے تیوں تیوں اندر بہت سوچ کرتا تھا جب اُس برت پورے ہونے میں چار پانچ دن باقی رہ گئے تب پرمیشور کی اِچھا سے ایک دن سر کے بال کھلے چھوڑ کر جوٹھے منہ سو گئی یہ دونوں بات برت میں اشدھ جان کر اندر اپنا چھوٹا روپ بنا کر بجر لیئے ہوئے دِت کے پیٹ میں گھس گیا اور وہاں جا کر گربھ میں جو لڑکا تھا اُس کو سات ٹکڑے کر ڈالا تب وہ ساتوں ٹکڑے رونے لگے پھر اندر نے ایک ایک کے سات ٹکڑے کیے لیکن نارائن جی کی اِچھا سے کوئی بھی نہیں مرا اُن ساتوں کے اُنچاس لڑکے ہو کر بولے کہ اے اندر تم ہم کو مت مارو ہم تمہاری مدد کریں گے یہ حال دیکھ کر اندر اُن لڑکوں سے بولا کہ اے بھائی مت ڈرو تم مرت نام ہو کر میرے ساتھ رہو گے پھر اندر اُنچاس لڑکوں سمیت گربھ کی راہ سے باہر نکل کر اندر روپ ہو گیا جب دِت نے جاگ کر اندر کو اُنچاس لڑکوں سمیت کھڑے ہوئے دیکھا تب اُس سے پوچھا کہ اے اندر میں نے ایک لڑکا پیدا ہونے کے واسطے سنکلپ کیا تھا اُنچاس لڑکے کس طرح پیدا ہوئے یہ بات سن کر اندر ڈرتا اور کانپتا ہوا بولا کہ اے ماتا جب میں نے تم کو جوٹھے منہ اور کھلے بال سو جانے سے برت میں اشدھ دیکھا تب اپنا پران بچانے کے واسطے تمہارے بالک کو مارنا بچار کر کے پیٹ میں گھس گیا اور میں نے اپنے بجر سے اُس بالک کے اُنچاس ٹکڑے کیے لیکن تمہارے برت اور پوجا کے پرتاپ سے وہ اُنچاسوں امر ہو کر جیتے رہے سو میں اب اِن لڑکوں کے ساتھ تمہارے گربھ سے نکلا اس سبب سے یہ سب میرے بھائی ہو کر اندر پُری میں میرے ساتھ رہیں گے یہ بات سن کر دِت بہت خوش ہو کر بولی کہ اے اندر تو نے براہمن روپ رکھ کر میری بڑی سیوا کی اس لیے اب مجھ کو تیرے مرنے کی اِچھا نہیں ہے اور یہ لوگ بھائی کی طرح تیرے ساتھ رہ کر وقت پر کام آویں گے جب یہ بات سن کر اندر کو اپنے مرنے کا ڈر چھوٹ گیا تب وہ بڑی خوشی سے دِت کو شاشٹانگ ڈنڈوت کر کے اُنچاسوں لڑکوں سمیت اندر لوک میں جا کر راج کرنے لگا اے راجا اس طرح دِت کے بیٹے دیوتا ہو گئے تھے یہ کتھا سن کر راجا پریچھت بہت خوش ہوا۔

اُنیسواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا بدھ اُس برت کی

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے مہاراج جس برت میں ایسا پرتاپ ہے اُسکی بدھ بتلائیے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو استری اس برت کو رکھا چاہے وہ اپنے سوامی سے آگیا لیکر اگہن بدی اماوس کو نہا کر پہلے مُرت دیوتا کی کتھا سُنے پھر شوکر کی کھودی ہوئی مٹی بدن میں مل کر اسنان کرے اور اگہن سُدی پریوا سے برت رکھنا شروع کر کے برہم چرج رہے اور شاستر کے موافق ہر روز لچھمی نارائن جی کی پوجا کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر ستر سے اُن کی پھر ساوتری استری کو پوج کر کھیر کی آہت اگن میں دیوے اور پہلے براہمن کو کھیر کھلا کر پیچھے آپ وہی کھیر جو آہت دینے سے بچ جاوے کھا لیوے اس طرح برس دن تک ہر روز برابر برت اور پوجا کر کے کاتک شکل پورنماسی کو بدھ پُور بک اُدیاپن اُس کا کرے اور براہمن اور کنگالوں کو ایسا بھوجن کراوے کہ کوئی خالی نہ پھر جائے اور اُدیاپن کرنے والے اچارج کو سجیا دان اور روپیہ وغیرہ دے کر خوش کرے برت کرنے والی استری دیوتا کے برابر بیٹا پا کر ساوتری رہتی ہے اور سنسار میں اپنا منورتھ پا کر مرنے کے بعد مُکت پاتی ہے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا ہم نے پنسون पुंसवन نام برت اور مرتوں کے جنم کی کتھا سُنائی یہ ماہاتم برت کا سُن کر راجا پریچھت بہت خوش ہوئے۔

اسکندھ ساتواں

مارنا نرسنگھ بھگوان کا ہرنیہ کشیپ کو

دوہا لکھوں کتھا پرہلاد کی جا کی بھگت اپار		داکی رچھیا کے لیے بھئے نرہر اوتار

پہلا ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا کتھا جے اور بجے کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی پرمیشور کے نزدیک تو دیت اور دیوتا دونوں برابر ہیں پھر کس واسطے نارائن جی دیوتاؤں کی سہایتا کر کے دیتوں کو مارتے ہیں اس بات کا مجھ کو نرگن کے گنوں میں سندیہ ہے سو آپ چھُڑا دیجئے جس طرح کسی کے دو بیٹے ہوں تو وہ دونوں پر برابر پریت رکھتا ہے اسی طرح دیوتا اور دیت پرمیشور کی اچھا سے پیدا ہو کر دونوں برابر ہیں کس سبب سے نارائن جی دیوتاؤں پر دیا رکھ کر دیتوں کا آدر نہیں کرتے یہ بات سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا تم نے یہ اچھی بات بھگوان کی بھگت بڑھانے والی پوچھی ہے جو کتھا میں نے نارد منی آدک رکھیشوروں سے سُنی تھی وہ تم سے کہتا ہوں سُنو کہ پرمیشور نرگن روپ کو سب سے نیارا سمجھنا چاہیئے اُنکی مایا سے ستوگُن رجوگُن تموگن یہ تینوں گُن پرگٹ ہوئے اس لیے ستوگُن کی باری میں دیوتاؤں کو بڑھاتے ہیں اور رجوگن کی باری میں دیتوں کا پرتاپ بڑھاتے ہیں اور تموگن کی باری میں آدمیوں کا بھاگ اُدے ہوتا ہے ایک سمے راجا جدھشٹھر نے ششپال کی مکت راجسو جگیہ میں دیکھ کر نارد جی سے پوچھا کہ اے مہاراج جس ششپال نے شری کرشن جی ترلوکی ناتھ کو

ذ بچن کہا اُس کی زبان کے سو ٹکڑے ہونا چاہیئے تھا سو اُس نے مکت پائی یہ بات بڑے آشچرج کی ہے تب
نارد مُن بولے کہ اے راجا پرمیشور سب کو برابر جانتے ہیں جو آدمی من اپنا کام کرودھ لوبھ موہ کسی طرح سے اُن میں
لگا دے وہ انھیں کا روپ اس طرح ہو جاتا ہے جس طرح بھرنگی نام کیڑے کو دیکھ کر دوسرا کیڑا بھی اسی کا روپ ہو جاتا
ہے دیکھو گوپیوں نے نارائن جی کو اپنا پت جان کر پریت کی اور ششپال اور دنت بکر نے دشمن جانا اور جدبنشیوں
نے بھائی بندھو اور جدھشٹھر آدک پانڈوؤں نے ناتے دار اور ہم لوگوں نے ایشور جان کر اُن میں چت لگایا اور اُن کی
کرپا سے سب کرتارتھ ہو گئے ایک ششپال کی مکت ہونے میں کیا آشچرج ہے اور یہ دونوں ششپال اور دنت بکر تمھاری
موسی کے بیٹے جے اور بجے نام دوارپالک ہیں براہمن کے شاپ سے اُنھوں نے بیکنٹھ سے گر کر دیت جون میں جنم
پایا اور تینوں جنموں میں پرمیشور سے دشمنی رکھنے میں نارائن جی کے ہاتھ سے مارے جا کر اب تیسرے جنم میں مکت ہوئے
یہ سُن کر راجا جدھشٹھر بولے کہ اے مُن ناتھ بیکنٹھ میں رہنے والوں کا بدن اور پران سنساری آدمیوں کی طرح نہو کر اُن کا
چیتن روپ ہوتا ہے اور بیکنٹھ باشی پاپ نہیں کرتے پھر اُنھوں نے ہنا اپرادھ کیے کس واسطے دیت کا تن پایا اور
ہرنیہ کشپ دیت کے گھر پرہلاد ایسا پرم بھگت کس طرح پیدا ہوا اس کا حال کہیے نارد مُن بولے کہ اے راجا ایک دن
سنکادک پرمیشور کا درشن کرنے کے واسطے بیکنٹھ میں جاتے تھے تو جے اور بجے نے پرمیشور کی آگیا کے موافق اُن کو
بھیتر جانے نہیں دیا اور پانچ پانچ برس کے لڑکے جان کر اپمان کیا تب اُنھوں نے کرودھ کر کے جے بجے کو شاپ دیکر
کہا کہ ہم لوگ نارائن جی کا درشن کرنے آئے تھے سو تمھارے روک دینے سے تین چھن درشن ملنے میں ہرج ہوا اسلیے
تم دونوں یہاں کے رہنے کے قابل نہیں ہو بیکنٹھ سے گر کر دیت کی جون میں جنم لو تیسرے جنم میں اُدھار ہو کر پھر
بیکنٹھ میں آؤ گے سوائے جدھشٹھر وہی دونوں بھائی شاپ کے مارے ہرنیاکش اور ہرنیہ کشپ نام دیت دتی سے
پیدا ہوئے ہرنیاکش نے جوان ہو کر ایسا بچار کیا کہ دیوتا لوگ پرتھوی پر جگیہ اور ہوم ہونے سے اپنا بھاگ پا کر بلوان
ہوتے ہیں سو میں پرتھوی اُٹھا کر پاتال میں لے جاؤں تب کس طرح کوئی جگیہ کرے گا جگیہ کا بھاگ نہ پانے سے
سب دیوتا بھوجن بنا دُبلے ہو کر مر جائیں گے جب ہرنیاکش یہ بچار کر پرتھوی کو پاتال میں لے گیا تب نارائن جی
برہما جی کے بنتی کرنے سے باراہ اوتار لے کر پاتال میں چلے گئے اور ہرنیاکش کو مار کر پرتھوی کو لا کر پھر جیوں کی تیوں
استھر کر دیا اور نرسنگھ اوتار لیکر پرہلاد بھگت کا پران بچانے کے واسطے ہرنیہ کشپ کو مارا جب اُن دونوں نے وہ
تن چھوڑ کر بشوشروامُن کے گھر کیشی نام استری سے جنم پایا اور راون اور کُمبھ کرن کہلائے تب نارائن جی
نے شری رامچندر جی اور لچھمن جی کا اوتار لے کر اُن کو مارا اب اُنھوں نے چھتری بدن ہو کر تیسرا جنم تمھاری موسی کے
گھر لیا ہے اُسی بیر و دھ سے ششپال کرودھ روپ ہو کر پرمیشور کا بھجن کرتا تھا اب شری کرشن جی نے سدرشن چکر سے
[illegible] مکت کر دیا سو وہ دونوں بھائی ششپال اور دنت بکر شری شیام سندر کے ہاتھ سے مارے جا کر بیکنٹھ میں
[illegible] پہونچے اتنی کتھا سُن کر راجا جدھشٹھر نے نارد مُن سے پوچھا کہ اے مہاراج پرہلاد ایسے پرم بھگت اور گُنوان سے
ہرنیہ کشپ کس واسطے دشمنی کرنے لگا اور دکھ دیا جس سبب سے وہ مارا گیا اور پرہلاد ایسے بھگت کس طرح پیدا ہوئے بتلائیے۔

विश्वश्रवा

دوسرا ادھیاے

کہنا نارد جی کا کتھا ہرنیہ کشپ کی

نارد جی جدھشٹر کی بات سُن کر بولے کہ اے راجا جب ہرنیاکش دیت باراہ جی کے ہاتھ سے مارا گیا تب ہرنیہ کشیپ کرودھ کرکے اپنے ساتھ کے دیتوں سے بولا کہ اے بیرچتی اور رشت باہو آدک میرا بچن سُنو کہ دیوتاؤں نے جو ہم سے چھوٹے ہیں بشن بھگوان کو پھسلا کر میرے بھائی ہرنیاکش کو مروا ڈالا نارائن جی لڑکوں کی طرح بڑے اگیانی ہیں جو کوئی اُن کی بنتی کرتا ہے اُسی کی سہایتا کرتے ہیں اس لیے میں ابھی ہرنیاکش کے نام پر پانی نہ دے کر بشن بھگوان کو اپنے ترشول سے ماروں گا اور اُنھیں کے خون سے اپنے بھائی کو تلانجلی دوں گا دُربل دیوتاؤں کو کیا ماروں جب میں نارائن جی اتنے بڑے بھاری دشمن کو جو سب دیوتاؤں کی جڑ ہیں ماروں گا تب سب دیوتا بغیر مارے آپ مر جائیں گے اس سے تم لوگ اس جڑ اکھاڑنے کی یہ تدبیر کرو کہ جس جگہ براہمن اور رکھیشوروں کو جگیہ اور ہوم کرتے دیکھو تو جگیہ اُنکی بگاڑ ڈالو اور جہاں گئو اور براہمن کو پاؤ مار ڈالو اور دنیا میں کسی کو جگیہ اور تپ اور جپ اور ہربھجن کرنے مت دیو یہ بات سنتے ہی دیت لوگ سب جگہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر گئو اور براہمن اور رکھیشوروں کو مارنے لگے جب ہرنیاکش کی ماتا اور استری اور بیٹیوں نے اُس کے مرنے کا بہت سوچ کیا تب ہرنیہ کشپ نے اس طرح اُن کو سمجھایا کہ میرا بھائی دشمن کے سامنے لڑائی میں مارا گیا اس لیے تم کو اُس کا سوچ نہ کرنا چاہیئے جیو کبھی نہیں مرتا اور شریر کسی کا سدا نہیں رہتا اس لیے مرنے کا سوچ اگیان آدمی کرتے ہیں اس کا ایک اتہاس کہتا ہوں سُنو کہ اُترہ دیش میں سُجگ نام ایک راجا رہتا تھا جب وہ بھی اسی طرح لڑائی میں مارا گیا تب اُس کی رانیوں نے مارے موہ کے لوتھ کے پاس بیٹھ کر ایسا بلاپ کیا کہ سورج ڈوبنے پر بھی لوتھ اُس کی نہیں جلائی تب جمراج جی پانچ برس کے بالک بن کر وہاں آئے اور راجا کے ذات بھائیوں اور رانیوں کو سمجھا کر کہا کہ بڑا آشچرج ہے جو تم لوگ گیانی ہو کر اتنا دکھ کرتے ہو سنسار کی گت دیکھو جہاں سے جیو آیا تھا وہاں چلا گیا اور تم لوگ بھی ضرور اُسی جگہ جاؤگے پھر رونا تمہارا بیکار ہے جس کے واسطے تم روتے ہو وہ بدن جیوں کا تیوں یہاں پڑا ہے اور جو اس کایا میں بولنے اور کھانے پینے والا سامرتھی پُرش تھا اُسکو تم نے کبھی آنکھ سے نہیں دیکھا پھر کیوں سوچ کرتے ہو سب جیوؤں کی رچھپا پراربدھ کے آدھین سمجھنا چاہیئے دیکھو میں پانچ برس کا لڑکا اکیلا جنگل میں پھرتا ہوں بے موت آئے نہیں مرتا اور میرے ماں اور باپ نے مجھے چھوڑ دیا اس لیے مجھ کو کسی کی پرپت نہیں ہے جس نے گربھ میں میرا پالن کیا تھا وہی اب بھی رچھا کرے گا جس طرح درخت لگانے والا اپنے درخت کو سینچ کر اُس کی رچھا کرتا ہے اور درخت اپنی رچھا آپ نہیں کرسکتا اسی طرح جی سب جیوؤں کا پالن اور رچھا کرتے ہیں جو تم لوگ ایسا کہو کہ راجا جو لڑائی میں نہ جاتا تو کیوں مرتا سو یہ بات یقین کرکے جانو کہ جب موت آتی ہے تب آدمی لوہے کے قلعہ میں بند رکھنے سے بھی نہیں بچتا جس طرح گھر کچھ دن پیچھے پھر گر پڑتا ہے

اسی طرح شریر کا دھرم بنتا اور بگڑتا ہو کر سدا استھر نہیں رہتا اور جیو سدا امر رہ کر آکاس کے برابر رہتا ہے جس طرح دو برتن
پانی سے بھر کر دھوپ میں رکھ دو تب سورج کی چھایا پڑنے سے دوسرے سورج دکھلائی دیتے ہیں اور جب وہ برتن توڑ ڈالو
تب پھر وہ پرکاش سورج میں مل جانے سے اُس برتن میں دیکھ نہیں پڑتا جس طرح اُس برتن کے ٹوٹ جانے سے سورج کا
ناش نہیں ہوتا اسی طرح اس جیو کو بھی سمجھو جیسے آگ لکڑی میں دکھلائی نہیں دیتی اسی طرح یہ جیو بولتا پُرش بدن میں
رہ کر دکھلائی نہیں دیتا جب تک وہ جیو آتما بدن میں تھا تب تک راجا جیتا رہا اب تم جتنا چاہو اُتنا رو کر اپنا پران
بھی دے ڈالو لیکن اُس سے بھینٹ نہیں ہو سکتی کرموں کے پھل سے وہ جیو نہ معلوم کہاں چلا گیا جو تم روتے روتے
مرجاؤ تو آکال مرت ہو کر نرک میں دُکھ بھوگنا پڑے گا جیسے کُرنگ कुरंग پنچھی بچوں کے موہ سے جال میں پھنس کر
خراب ہوا تھا وہی گت تمھاری بھی ہوگی جب ایسا گیان سُن کر رانیوں کا شوچ مٹا تب اُنھوں نے لوتھ کو جلایا اور یم راج جی
بالک روپ وہاں سے انتر دھیان ہو گئے سو تم لوگ بھی یہی گیان سمجھ کر ہرنیاکس کے مرنے کا سوچ مت کرو یہ بات
ہرنیہ کشپ سے سُن کر دت ہرنیاکش کی ماتا اور رُدھابھان रुधाभान استری اور شکُن शकुन وغیرہ اُس کے
بیٹوں نے دھیرج دھرا -

تیسرا ادھیاے

تپ کرنا ہرنیہ کشپ کا مندراچل پربت پر جاکر

نارد جی بولے کہ اے جُدھشٹر جب ہرنیہ کشپ کے سمجھانے سے اُس کا شوک کم ہوا تب دت نے کہا کہ اے بیٹا
نارائن جی نے دیوتاؤں کی مدد کے لیے تیرے بھائی کو مارا ہے سو تو بھی دیوتاؤں کو مار کر اپنے بھائی کا بدلا لے
ہرنیہ کشپ بولا کہ اے ماتا ہرنیاکش کو پرمیشور نے مارا تھا اس سبب میں اُن کو مار کر اپنے بھائی کا بدلا لوں گا لیکن
میں نے یہ اُپاے سوچا ہے کہ پہلے برھما جی کا تپ کر کے اُن سے ایسا بردان لوں کہ جس سے میں کبھی نہ مروں تب
نارائن جی کا سامنا کر کے اُن کو ماروں یہ کہہ کر ہرنیہ کشپ اپنی ماتا سے بدا ہوا اور مندراچل پربت پر جا کر تپ کرنے لگا
جب اُس نے سو برس تک ہاتھ اُٹھائے اور ایک پاؤں کے انگوٹھے سے کھڑا رہ کر برھما جی کا تپ کیا اور تپ کرتے وقت
بدن اپنا نہیں ہلا کر سورج بھگوان کو دیکھتا رہا تب اُس کے سب بدن پر مٹی جمع ہو جانے اور گھاس اُگنے سے سانپ
اور بچھو نے اپنا بل بنا لیا اور تپ کے پرتاپ سے اُس کا تیج ایسا بڑھا کہ ندی اور جھاڑ اور سمندر جلنے لگے جب
دیوتاؤں کو اُس کی جوالا پہونچی تب اُنھوں نے برھما جی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ہرنیہ کشپ کے تپو بل سے
ہم کو بہت دُکھ ہوتا ہے سو آپ جا کر اُس کو بردان دے کر تپ کرنا اُس کا چھڑا دیجیے نہیں تو ہرنیہ کشپ آپ کے
پیدا کیے ہوئے جیوؤں کو اپنے تیج سے جلا کر دوسری سرشٹ بنایا چاہتا ہے یہ بات دیوتاؤں کی سنتے ہی برھما جی
بھرگ آدک رکھیشوروں کو اپنے ساتھ لے کر ہرنیہ کشپ کے پاس گئے اور اُس کا تپ دیکھ کر برھما جی نے کہا کہ

اے کشپ نندن تونے بڑا بھاری تپ کر کے مجھ کو بہت خوش کیا ایسا دوسرے سے نہیں ہو سکتا جو تو برس تک
بنا ان جل کیے جیتا رہے اب تجھ کو جس بردان کی اچھا ہو وہ مانگ یہ کہہ کر جیسے برہما جی نے اپنے کمنڈل کا جل
اُس پر چھڑک دیا ویسے اُس کے بدن کا ماس جو دیمک لگنے سے کیول ہڈی رہ گئی تھی جیوں کا تیوں بلوان اور موٹا ہو گیا
اور سونے کی طرح چمکنے لگا تب ہرنیہ کشپ نے ڈنڈوت اور استت کر کے برہما جی سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج
تم جگت گرو ہو کر سب جڑ اور چیتن کی اُتپت کرتے ہو تم جگیوں کا بدھان اور دھرموں کی اچھا کرنے والے نرگن روپ ہو
یہ سوروپ اپنا کیول جگت کی رچنا کرنے کے واسطے دھارن کرتے ہو جو آپ دیال ہو کر مجھ کو بردان دینے کو واسطے کہتے ہیں
تو مجھ کو ایسا بردان دیجیے جس میں آپکا کیا ہوا کوئی جیو جنتو چیتن دیوتا دیت منکھ آدک مجھے نہ مار سکے اور میں
نہ دن کو مروں نہ رات کو اور نہ پرتھوی پر مروں اور نہ آکاش میں مروں اور کوئی ہتھیار مجھے نہ کاٹ سکے اور لڑائی میں
کوئی میرا سامنا نہ کر سکے اور جوگ اور تپ کرنے سے جو سدھ ہوتے ہیں وہ سدھتا مجھ کو ہو جائے اور میں دیوتا اور
دیت اور منکھ آدک سب جیوؤں کا راجا ہو کر میرے جوگ اور تپ کی سامرتھ کبھی نہ گھٹے۔

چوتھا ادھیاے

بردان دینا برہما جی کا ہرنیہ کشپ کو

نارد جی بولے کہ اے یُدھشٹر برہما جی نے ہرنیہ کشپ کی بات سُن کر بچار کیا کہ اس ادھرمی کو ایسا بردان دینا
نہ چاہیئے اور جو میں نہیں دیتا ہوں تو وہ تپ کرنا نہ چھوڑے گا اس لیے بردان دیتا ہوں پھر نارائن جی کی دیا سے
یہ مارا جائے گا ایسا بچار کر برہما جی نے کہا کہ اے ہرنیہ کشپ تونے بہت کٹھن بردان مانگا لیکن میں نے تیرے
تپ کے پرتاپ سے یہ بردان تجھ کو دیا اب تو ساتوں دیپ کا راجا ہوگا یہ کہہ کر برہما جی اپنے لوک چلے گئے اور
ہرنیہ کشپ بہت خوش ہو کر اپنی ماتا کے پاس آیا اور بردان پانے کا حال اُس سے کہہ کر بولا کہ اب میں سب دیوتاؤں کو
مار کر تینوں لوک کا راج کروں گا دِت یہ بردان پانے کا حال سُن کر بہت خوش ہوئی اور ہرنیہ کشپ اپنی بھجا کے بل
سے سب دیوتا دیت گندھرب سِدھ چارن کنر رکھیشور تپسی بھوت پریت پشاچ پرجاپت منّ اور ساتوں دیپ کے
راجوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرنے لگا جب اُس کو یہ اِچھا ہوئی کہ کوئی شور بیر ملے تو اُس سے لڑوں تب
سب دیوتا اس کے ڈر سے بھاگے اور برہما جی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ہرنیہ کشپ نے سب راج دیولوک کا
چھین لیا تس پر بھی ہمارے پران کا گاہک ہے اب ہم لوگ کیا کریں برہما جی نے جواب دیا کہ ان دنوں دیتوں کی
دشا اچھی ہے اور تمہارے دن کھوٹے آئے ہیں اِس لیے تم لوگ کسی پہاڑ کی کھوہ میں چھپ کر ہرنیہ نوں کا دھیان
اور اسمرن کرو جب تمہارے دن اچھے آویں گے تب وہ اپنی کرنی کو پہونچ کر پھر تمہارا راج ہوگا یہ بات سُن کر دیوتا لوگ
کسی پہاڑ کی کھوہ میں جا کر چھپ رہے اور اپنے دن کاٹ کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے جب بہاں رہنے سے دیوتا لوگ

بہت دُکھی ہوئے تب چھیر سمندر کے کنارے جا کر بہت عاجزی سے نارائن جی کی استُت کی اُس سمے یہ آکاش بانی ہوئی
کہ ہرنیہ کشپ دھرم اور بید اور تم سے بِرودھ کر چکا جب پرہلاد میرے بھگت کو دُکھ بہت دے گا تب میں اُس کو ماروں گا
یہ بات سُن کر دیوتا لوگ پھر اُسی کھوہ میں آکر ہر بھجن کرنے لگے اور ہرنیہ کشپ آپ اندراسن پر بیٹھ کر اندرپُری اور سرگ وغیرہ کا
سُکھ بھوگتا تھا اور اندر کی اپسرا اپنا ناچ اُس کو دکھلا کر گندھرب لوگ گانا سُناتے تھے اور رکھیشور اور تپسی لوگ اُس کے
بس میں ہو کر زمین اور سمدر اور پہاڑ اور درخت وغیرہ سے بہت طرح کے رتن اور پھل اور پھول ہرنیہ کشپ کو بھینٹ دیتے
تھے اُس کے پرتاپ اور ڈر سے بارھوں مہینے درخت وغیرہ میں پھل اور پھول لگے رہتے تھے اور گھی اور دودھ کی ندیاں
بہتی تھیں اور ہرنیہ کشپ اپنی مایا سے بُرن اور کبیر وغیرہ دَسوں دگپال کا روپ رکھ کر شراب پی کر اپسراؤں سے بھوگ
اور بلاس کرتا تھا اور رکھیشور اور مُن اور گؤ اور براہمن اس کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاتے تھے جب اسی طرح ہرنیہ کشپ
کچھ دن گزرے تب چار بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اُن میں تین لڑکے دیتوں کا کام کرتے تھے اور چوتھا لڑکا پرہلاد نام سب سے
چھوٹا اپنا سوبھاؤ اور چلن دیوتاؤں کی طرح رکھ آٹھوں پہر سنت اور مہاتماؤں کی سیوا اور ہر بھجن میں رہتا تھا اور سب
جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر جان کر کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتا تھا اور اندری جیت اور ستیاوادی ہو کر چھوٹوں بڑوں کو
برابر اور بڑوں کو باپ اور ایشور کے برابر جانتا تھا اور لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلتا تھا ست سنگ میں بہت پریت
رکھتا تھا اس لیے مہاتما لوگ اُس کی بڑائی کرتے تھے ایسے لڑکے سے ہرنیہ کشپ کو برودھ ہو گیا اتنی کتھا سُن کر
یُدھشٹھر نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ پوت کپوت ہوتے ہیں تو بھی ماں باپ اپنے بیٹے کا بُرا نہیں چاہتے
اس بپریت کا کارن بتلائیے۔

پانچواں ادھیائے

بیٹھالنا ہرنیہ کشپ کا پرہلاد جی کو پڑھنے کے واسطے

نارد جی نے کہا کہ اے راجا یُدھشٹھر شکراچارج کے بیٹے سنڈا संडा اور مرک मर्क نام براہمن ہرنیہ کشپ
وغیرہ دیتوں کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے جب پرہلاد جی پانچ برس کے ہوئے تب ہرنیہ کشپ نے اُن کو سنڈا اور
مرک کو سونپ کر کہا کہ ہم نے تمھارے باپ سے پڑھا تھا پرہلاد کو تم ہمارا دھرم سکھاؤ جب پرہلاد جی وہاں اور لڑکوں کے
ساتھ پڑھنے بیٹھے تب سنڈا اور مرک نے ہرنیہ کشپ کی آگیا کے موافق پرہلاد جی سے کہا کہ تو ہرنیہ کشپ کا نام جپا کر
جب پرہلاد جی نے گرو کے سمجھانے اور ڈانٹنے پر سوائے بھگوان کے نام رام اور نارائن اور لچھمن بھگوان کے ہرنیہ کشپ کا
نام منہ سے نہیں لیا تب گرو نے اُس کے باپ کے پاس جا کر سب حال کہہ دیا اس لیے ہرنیہ کشپ نے ایک دن
پرہلاد جی کو اپنی گود میں بٹھا کر پوچھا کہ اے بیٹا جو تم نے اپنے گرو سے آج تک پڑھا وہ ہم کو سناؤ پرہلاد جی بولے کہ
کہ اے پتا میں نے سوائے رام نام کے بھجن کا اور یہ جانا آٹھوں پہر کرنا چاہیے اور کچھ نہیں پڑھا ہے میری جان میں

سادھو اور مہاتماؤں کا ست سنگ اچھا ہے اور میں پرمیشور کی نودھا بھگت اچھی طرح جانتا ہوں اور نودھا بھگت
اس کو کہتے کہ شرون یعنی پرمیشور کی کتھا سننا کیرتن یعنی پرمیشور کے گن اور جش گانا۔ اسمرن یعنی بھگوان کا نام جپنا۔
پاد سیون یعنی پرمیشور کے چرنوں کی سیوا اور پوجا کرنا۔ ارچن ٹھاکر جی کی مورت کو بدھ پُوربک پوج کر بھوگ لگانا۔ بندن
یعنی پرمیشور کو بار بار ڈنڈوت کرنا داسیہ दास्य یعنی اپنے کو داس سمجھ کر پرمیشور کی بھگت اور سیوا کرنا۔ سکھیہ सख्य
یعنی پرمیشور سے سکھا بھاؤ یعنی دوستی رکھنا۔ آتم نویدن یعنی اپنا تن من دھن سب بھگوان کو ارپن کر کے سادھ سنت
مہاتماؤں کی سنگت اور سیوا کرنا۔ سب بید اور شاستر کا نچوڑ یہی ہے جو میں نے تم سے کہا اور گرہستی میں رہنے سے
سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ہوتا جنگل میں جا کر ہری بھجن کرنا سب باتوں سے اچھا ہے پرہلاد جی کی یہ بات سُنتے ہی
ہرنیہ کشپ کرودھ کر کے بولا کہ اے مہا مُورکھ تو نہیں جانتا ہے کہ نارائن نے باراہ اوتار دھر کے ہرنیاکش میرے بھائی
کو مار ڈالا تھا سو تو میرے دشمن کا نام لے کر اُس کی استُت کرتا ہے ابھی تو گیان بالک ہو کر میرا کہنا نہیں مانتا
سیانا ہونے پر تیری کیا دشا ہوگی اے بیٹا اپنا دھرم چھوڑ کر دوسرے کا دھرم کرنا اور بالکوں کو سادھو سنت کی سنگت کرنا
اچھا نہیں ہوتا اس لیے تم سادھو بیراگی کا کہنا نہ مان کر اپنے گُرو کے کہنے کے موافق پڑھا کرو یہ سُن کر پرہلاد جی نے
کہا کہ میں اُس پرمیشور کو نمسکار کرتا ہوں جس کی مایا سے تم اپنے اور دوسروں میں بھید جانتے ہو بنا کرپا اور دیا پرمیشور
کے کسی کو گیان نہیں ملتا جو کوئی شاستر پڑھ کر پرمیشور کی بھگت نہ رکھتا ہو اُس کا پڑھنا بے فائدہ ہے یہ بات گیان بھری
سُنتے ہی ہرنیہ کشپ نے کرودھ کر کے کئی دیتوں کو بلا کر کہا کہ بشن بھگوان دیت کُل کے واسطے کُلھاڑا ہیں اور پرہلاد
میرا بیٹا اُس کلھاڑے کا بینٹ پیدا ہو کر میرا کہنا نہیں مانتا اور میرے دشمن کا نام جپ کر اُس کی بڑائی کرتا ہے اور
بڑے لوگ پہلے سے کہہ گئے ہیں کہ جس انگ میں روگ ہونے سے دوسرے انگوں کا کھٹکا ہو تو اُس انگ کو
کاٹ ڈالنا چاہیے اس واسطے ایسے کپوت کو مارنا اُتم جان کر تم لوگ اس کو مار ڈالو یہ بات سُنتے ہی دیت لوگ
پرہلاد جی کو وہاں سے کھینچتے ہوئے باہر لے جا کر تلوار اور ترشول اور گدا سے مارنے لگے اور پرہلاد جی آنکھ اپنی بند
کیے ہر چرنوں میں من لگائے چُپ چاپ بیٹھے رہے جب پرمیشور کی کرپا سے کسی ہتھیار کا گھاؤ پرہلاد جی کے
بدن پر نہیں لگا تب دیتوں نے پرہلاد جی کو پہاڑ کے اوپر لے جا کر وہاں سے نیچے کو ڈھکیل دیا تس پر بھی اُنکے
بدن میں کچھ چوٹ نہیں لگی پھر دیتوں نے پرہلاد جی کو بہت سی لکڑیوں میں بیٹھال کر آگ لگا دی جب سب لکڑیاں
جل کر راکھ ہو گئیں اور شیام سندر کی کرپا سے پرہلاد جی جیوں کے تیوں نارائن جی کے دھیان میں مگن بیٹھے رہے
تب ہرنیہ کشپ نے یہ مہما دیکھ کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو بڑا آشچرج ہے کہ پرہلاد ایسے اُپائے کرنے سے بھی نہیں مرتا
اس لیے اب میں نے بھی پرہلاد سے پکی دشمنی ٹھہرائی اس لیے نارائن جی اُس کی رچھیا کرنے کے واسطے ضرور آوینگے
تب میں اُن کو مار کر ہرنیاکش کا بدلا لوں گا ایسا بچار کر ہرنیہ کشپ نے سنڈامرک سے کہا کہ ہم نے پرہلاد کو بہت ڈنڈ دیا
اب تمہاری آگیا کے موافق پڑھے گا یہ بات سُنتے ہی پرہلاد جی نے من میں خوش ہو کر کہا کہ اب میں پاٹھ شالہ کے
لڑکوں کو گیان سکھلاؤں گا جب گرو ہرنیہ کشپ کی آگیا سے پرہلاد جی کو پاٹھ شالا میں لے آیا تب اُس نے پوچھا

کہ اے پرہلاد تجھ کو بن میں جاکر ہربھجن کرنا کسی نے بتایا ہے یا تو نے اپنے من سے یہ بات کہی تھی پرہلاد جی بولے کہ اے
گرو جی جو لوگ مایا روپی گرہستی کے اندھیارے کنوئیں میں پڑے رہ کر پرمیشور سے بمکھ ہیں اُن کو گیان پراپت نہ ہو کر
ہرچرنوں کی بھگت نہیں ملتی اُن کو گدھا اور کتا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہیے جب تک سنساری آدمی سنت اور
مہاتما کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر اُن کی سیوا اشنان با چاکرنا سے نہیں کرتا اور پرمیشور کی کتھا اور کیرتن نہیں سنتا تب تک
اُس کو گیان نہیں ملتا ہے بغیر کرپا اور دیا پرمیشور کے گیان ملنا بہت کٹھن ہے سو میں نے شیام سندر کی دیا سے گیان
پاکر یہ بات کہی تھی اتنی کتھا سنا کر نارد جی بولے کہ جدھشٹر دیکھو سنڈ اور مرک شکراچارج مہاتما کے بیٹے گیانی ودوان
ہو کر دیتوں کی سنگت کرنے اور اُن کا اناج کھانے سے نارائن جی کی مہما کو بھول گئے تھے پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے
جب تک گرو پاٹھ شالا میں بیٹھے تھے تب تک پرہلاد جی من میں بچار کرتے تھے کہ جب گرو یہاں سے اٹھ کر کہیں
باہر جاویں تب میں پاٹھ شالا کے سب لڑکوں کو گیان سکھاؤں جب گرو وہاں سے اُٹھ کر کہیں باہر گئے تب پرہلاد جی
نے لڑکوں کی طرف دیکھ کر یہ بچار کیا کہ ابھی لڑکپن ہونے سے ان لڑکوں کا من کرودھ لوبھ موہ نہیں پایا ہے اس وقت
اُن کو سمجھایا گیان کا جلد ہی اثر کرے گا اتنی کتھا سنا کر نارد جی نے راجا جدھشٹر سے کہا کہ جو کوئی پوچھے کہ پرہلاد جی
کو اُنھیں گیان سکھلانے سے کیا کام تھا تو جواب اُس کا یہ ہے کہ پرہلاد جی اپنے ہردے میں دیا اور دھرم رکھ کر
پر اُپکار کے کارن یہ چاہتے تھے کہ جس میں یہ لوگ بھی گیانی ہو کر میری سنگت سے بھوساگر پار اُتر جاویں یہ بچار کر
جب پرہلاد جی نے لڑکوں کو اپنے پاس بلایا تب سب لڑکے اُن کو راجا کا بیٹا جان کر اُن کے پاس چلے آئے۔

چھٹواں ادھیاے

گیان سکھلانا پرہلاد جی کا پاٹھ شالا کے لڑکوں کو

پرہلاد جی نے سب لڑکوں کو اپنے پاس بیٹھا کر کہا کہ سنو مِتر ابھی تک لڑکپن ہونے سے تم کو کرودھ لوبھ
موہ نہیں بیاپا ہے اور من تمہارا سنساری مایا جال میں نہیں پھنسا اس لیے تم جس بات میں چت اپنا لگاؤ وہ تم کو
جلدی مل سکتی ہے سو میں تمہارے بھلے کے واسطے ایک اُپاے بتلاتا ہوں سنو کہ ابھی سے من اپنا پرمیشور کے
دھیان میں لگاؤ اور اس بات کا نشچے مانو کہ آدمی دنیا کی ہوس رکھنے اور استری اور پُتر اور دھن کا موہ کرنے سے
سدا دُکھی رہ کر جنم اور مرن سے نہیں چھوٹتا اور اسی کارن سے ہرچرنوں میں پریم نہیں ہوتا اور پرمیشور سے بمکھ رہنے والا
اور جنم اپنا برتھا کھونے والا آدمی ضرور نرک بھوگتا ہے اس لیے تم کو ہربھجن اور اسمرن کرنا اُچت ہو کر سنساری جال
میں پھنسنا نہ چاہیے پرمیشور کو پہچاننے اور ہربھجن کرنے اور نارائن نام لینے اور بھوساگر پار اُترنے کے واسطے یہی
جیون جو لا سمجھو اور سنگتے اور پتی وغیرہ پشو جو ان میں پریم اپت نہ ہو کر کیول پیٹ بھرنے اور بھوگ کرنے ہی کا گیان
رہتا ہے انسان آدمی کا تن پاکر ایک ساعت بھی پرمیشور کو بھولنا نہ چاہیے اور تم لوگ یہ بات اچھی طرح

جانتے رہو کہ کسی دیوتا کا جپ اور پوجن پرمیشور کے تپ اور اسمرن کے برابر نہیں ہوتا دیوتا لوگ جپ اور پوجن سے
خوش ہو کر چھوڑ دینے سے دُکھ دیتے ہیں اور نارائن جی اپنے بھکتوں پر چوک ہونے سے بھی کرودھ نہیں کرتے
اُن کو سب جگہ موجود جان کر کہیں ڈھونڈھنے کے واسطے جانا نہ چاہیے جس سے اُن کا دھیان کرو اُسی سمے پرگٹ
ہو کر رچھا کرتے ہیں سو تم لوگ اپنی اندری اور من کے بس نہو اور کرودھ اور ترشنا چھوڑ کر ستوگن سے جیو دیا پر اپکار کھو
اور منسا باچا کرمنا سے ہر چرنوں میں دھیان لگا کر پرمیشور کا نام جپا کرو تب تم کو بڑا سکھ ملے گا جو تم لوگ میرے کہنے کا
بشواس نہ مان کر ایسا کہو کہ یہ ہمارے ساتھ کا لڑکا ہو کر گیان سکھلاتا ہے اس نے کہاں سے پایا سو میں اپنے من سے
یہ گیان تم کو نہیں بتلاتا ہوں نارد مُن کے اُپدیش سے کہتا ہوں یہ بات سُن کر لڑکوں نے کہا کہ اے پرہلاد جی ابھی
ہم لوگ بالک ہیں بڑھاپے میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر لیں گے تب پرہلاد جی بولے کہ سُنو اندریوں کو سب جوبن میں
سُکھ ملتا ہے اور پرمیشور کا بھجن دوسرے تن میں نہیں ہو سکتا جو تم یہ سمجھتے ہو کہ اس جنم میں سنساری سُکھ بھوگ کر لیں
پھر آدمی کا تن پا کر بھجن کریں گے سو آدمی کا چولا بار بار ملنا کٹھن ہے دُکھ اور سُکھ پورب جنم کے سنسکار سے ملتا ہے
اور سنساری سُکھ تھوڑے دن رہ کر ہر بھجن کرنے سے چار پرلے تک بہت طرح کے آنند پراپت ہوتے ہیں جس طرح
آندھی درخت اور پتوں کو اُڑا لیجاتی ہے اُسی طرح تمہارے دادا اور پرداداوغیرہ پرکھوں کو کال روپی آندھی مار کر
اُڑا لے گئی اور ایک دن تمہاری بھی وہی دشا ہوگی جب مایا روپی جال میں پھنس گیا تب اُس سے نکل نہیں سکتا سو تم لوگ
بھی جب استری اور پتر کے موہ میں پھنس کر خراب ہو جاؤ گے تب پرمیشور کا بھجن تم سے نہو گا جس طرح گائے اور بھینس وغیرہ
جنگل میں گھاس چرنے کے لالچ سے کنویں وغیرہ میں گر کر چوٹ کھاتی ہیں اُسی طرح آدمی مایا روپی اندھے کنویں
میں گر کر دُکھ پاتا ہے جو کوئی سنساری سُکھ چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریم لگاتا ہے وہ مایا روپی کنویں سے باہر نکل سکتا ہے
سنساری سُکھ کانچ کے برابر جان کر ہر بھجن اور بھکت کرنے سے پارس پتھر کی طرح آنند ہوتا ہے یہ سُنکر لڑکوں نے
پرہلاد جی سے پوچھا کہ تم کو نارد جی کہاں ملے تھے سو بتلاؤ۔

ساتواں ادھیائے

پرہلاد جی کا اُپدیش لڑکوں کا مان لینا

یہ اُن لڑکوں کی بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ جب ہرنیاکش مارے گئے چاچا کو
نارد جی بولے کہ اے جُدھشٹر
بارہ جی نے مار ڈالا تھا اور ہرنیاکشپ ہمارا باپ تپ کرنے کے واسطے مندراچل پربت پہ چلا گیا تب اندر نے
دوسرا پا کر نیچ وغیرہ دیتوں کو لڑائی میں اپنے بل سے مار کر بھگا دیا اور دیتوں کی استریوں کو پکڑ کر دیولوک میں لے چلا
جب نارد جی سے راستے میں بھینٹ ہوئی تب اُنھوں نے اندر سے کہا کہ تم ان سب استریوں کو کیوں لیے جاتے ہو
اندر بولے کہ اے مُن ناتھ دیتوں نے ہمارا راج چھین کر ہم کو بہت دُکھ دیا ہے اس سے ہم بھی اپنا بدلا اُن سے

لیتے میں یہ بات سُن کر نارد مُنی بولے کہ اے اندر ان استریوں ہرنیہ کشپ کی استری کو جس کے گربھ میں پرہلاد ہے تو چھوڑ دے پرہلاد مہر بھکت ہوکر دیوتاؤں کی سہایتا کرے گا تب اندر نے اُسے نارد من کو سونپ دیا اور بھگ کو ہر بھکت گربھ میں جان کر اُس کی پرکرما کرکے اندر لوک کو چلا گیا ؛ نارد جی نے میری ماتا کو براہمن اور رکھیشوروں کے استھان پر جہاں وہ لوگ تپ اور اسمرن کرتے تھے لاکر رکھا سو وہی رکھیشور کھانا اور کپڑا دے کر اُس کی رچھیا کرتے تھے جب کبھی میری ماتا اپنے سوامی اور پروار کو یاد کرکے روتی تھی تب نارد من آدک رکھیشور اُس کو بہت طرح کا گیان سمجھا کرتے تھے کہ لے کا یادھو कायाचु تو چنتا مت کر دنیا میں کبھی دُکھ ہوتا ہے کبھی سُکھ اس سے تو سنتوکھ رکھ کچھ دنوں میں تم کو ہرنیہ کشپ تیرا پت مندراچل پربت سے آکر تینوں لوک کا راج کرے گا اور تو رانی ہوگی میں نے اپنی ماتا کے گربھ میں وہ گیان سُن کر یاد رکھا تھا جو تم کو سُنایا تم لوگ میری بات سچ مان کر اُسی کے موافق کرو اور نارد جی نے گیان سمجھانے کے سمے یہ بھی کہا کہ اس استری کو یہ گیان پراپت نہ ہوگا جو گربھ میں ہے وہ یاد رکھے گا سو میں وہی گیان کہتا ہوں سنو کہ آدمی یہ لڑکپن جوانی بڑھاپا تین حالتیں گزرتی ہیں اور پرمیشور پرماتما پرش جن کا تیج سب کا بدن میں رہ کر جیو آتما کہلاتا ہے وہ سدا ایک روپ رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے رہت ہیں اور دُکھ اور سُکھ اُن کو نہیں ہوتا جو کوئی پرمیشور کو اس طرح جانتا ہے وہ سدا سُکھی رہتا ہے جس طرح نیاریا مٹی کو چھان کر سونے کی چور نکال لیتا ہے اور مٹی سے کچھ کام نہیں رکھتا اسی طرح آدمی کے بدن میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرکے مکت پدارتھ جو سونے کے برابر ہے پراپت کرے اور شریر کو مٹی سمجھ کر چھوڑ دے جو لوگ دھن اور کٹمب آدک کا سُکھ چاہتے ہیں سو وہ سُکھ سدا بنا نہیں رہتا اور ہر بھجن کرنے کا سُکھ ہر روز بڑھ کر کبھی گھٹتا نہیں ہے مہا پرلے تک بنا رہتا ہے اس لئے تم لوگ کام کرودھ لوبھ موہ کو جیت کر بھگوان کی بھکت کرو اسی سے تمہارا بیڑا پار ہوگا اور استری پتر راج فوج قلعہ ہاتھی گھوڑا وغیرہ کچھ کام نہ آکر مرتے وقت کوئی بھی بچا نہیں سکتا بلکہ ایک ساعت بھر روک بھی نہیں سکتا سب مایا موہ چھوڑ کر سنسار ہی میں رہ جاتے ہیں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا اور قلعہ وغیرہ گرانے سے بھی جلدی گرتے اور یہ بدن ایک ساعت میں ناش ہوکر مرنے کے پیچھے کچھ کام نہیں آتا اور آدمی آٹھوں پہر اپنے سُکھ کا سامان چاہتا ہے لیکن بغیر کرپا اور دیا پرمیشور کے وہ سُکھ اُس کو نہیں ملتا ہے جبکہ اپنا بدن ہی ساتھ نہیں جاتا ہے تو دھن اور کٹمب وغیرہ اُس کا ساتھ کیا کر سکتے ہیں اور پرمیشور جیسا بھکت اور اسمرن کرنے سے خوش ہوتے ہیں ویسا جگیہ اور تپ اور دان اور برت وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے اور میں نے جو نارد مُنی سے سُنا تھا اُس پر بشواس کیا سو تم لوگ دیکھو کہ اُسی گیان کے پرتاپ سے کچھ بل ہرنیہ کشپ تینوں لوک کے راجا کا جس نے میرا پران لینے کے واسطے بہت اُپائے کیے نہیں چل سکا جو تم یہ کہو کہ ہم لوگ دیت کے لڑکے ماس کھانے والے مدرا پینے والے ہیں ہمارا تپ اور بھجن نارائن جی کیونکر قبول کریں گے تو ایسا بچار نہ کرکے میری بات کا بشواس مانو کہ دیوتا یا دیت یا آدمی جو پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرے وہی اُن کو پیارا ہے دیکھو میں بھی دیت کا بیٹا ہوکر نارائن جی کی شرن گیا تو میرا پران بچا نہیں تو میرے باپ نے میرا پران لینے میں کچھ اُٹھا نہیں رکھا تھا جو تمہاری ماتا اور پتا بھی ہر بھجن کرنے سے منع کرکے

تم کو دُکھ دیں گے تو پرمیشور کی سہایتا سے اُسی طرح کا اُن کا بل بھی تمھارے اوپر نہیں چلے گا یہ گیان سُن کر سب لڑکے بولے کہ اے پرہلاد جی ہم لوگوں نے تمھارا اُپدیش مانا آج سے گرو کی بات جھوٹی مان کر تمھارے کہنے کے موافق سب کام کریں گے۔

آٹھواں ادھیاے

نرسنگھ اوتار لینا نارائن جی کا اور مارنا ہرنیہ کشپ کا

نارد جی بولے کہ اے یُدھشٹر جب پرہلاد جی کے گیان سکھلانے سے سب لڑکے گرو سے پڑھنا چھوڑ کر رام اور نارائن اور بشن بھگوان کا نام لینے لگے اور سنڈامرک نے گھر سے آکر اُن کی دشا دیکھی تب اُنھوں نے ہرنیہ کشپ کا ڈر مان کر لڑکوں سے کہا کہ تم لوگ کیا بکتے ہو لڑکوں نے کہا کہ اس شریر میں جو بات ہم کو کرنا چاہیئے وہ ہم کرتے ہیں تمھاری جھوٹی باتیں پڑھ کر کس واسطے اپنا جنم اکارتھ کھو دیں جب گرو کے دھمکانے اور ہرنیہ کشپ کا ڈر سنانے پر بھی لڑکوں نے رام نام لینا نہیں چھوڑا تب گرو نے جانا کہ ان سب لڑکوں کو پرہلاد نے گیان سکھلا کر اپنا سا بنا لیا یہ بات بچار کر جب گرو نے پرہلاد جی پر بہت کرودھ کر کے دھمکایا اور پرہلاد جی ہنس کر چُپ ہو رہے تب سنڈامرک پرہلاد وغیرہ سب لڑکوں کو ہرنیہ کشپ کے پاس لے جا کر بولے کہ اے مہاراج تمھارے لڑکے نے سب لڑکوں کو ایسا بہکا دیا کہ وہ لوگ سوائے نارائن نام لینے کے دوسری بات منھ سے نہیں کہتے ہرنیہ کشپ یہ بات سنتے ہی کرودھ کر کے بولا کہ اے پرہلاد میں نے تجھ کو بہت ڈنڈ دے کر سمجھایا کہ نارائن کا نام مت لے لیکن تو میرا کہنا نہیں مانتا اس سے میں نے جانا کہ تیری موت آ پہونچی ہے جس طرح رکھیشور اور جوگیوں کو اندریاں دُکھ دیتی ہیں اُسی طرح تو بیری ہو کر پیدا ہوا اس لیے تجھ کو اپنے ہاتھ سے ماروں گا دیکھوں کون رام اور نارائن تیرا پران بچاتے ہیں یہ سُن کر پرہلاد بھگت بولے کہ اے پتا تم بشواس کر کے مانو کہ جن کی شکت سے سب جیوں تینوں لوک میں رہتے ہیں اور تم راج کرتے ہو وہی ابناشی پُرش سب سے بلوان سب جگہ موجود ہیں اُن سے زیادہ بہتر اور مالک تمام دنیا میں نہیں ہے اُنھیں کو سب جیوؤں کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا سمجھنا چاہیئے جو کچھ وہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے اُن کی اچھا میں کسی کو دم لینے کی جگہ نہیں ہے وہی آدر نکار میری بھی رچھا کریں گے اور اے پتا تم اپنے کو تینوں لوک کا راجا جان کر سب جیووں کو اپنے ادھین جانتے ہو جب تم نے ابھی تک من اور اندری اور کرودھ وغیرہ کو اپنے بس نہیں کیا اور اُن کے ادھین رہ کر خراب ہوتے ہو تب دوسرے کو اپنے بس کیا کرو گے تم کو اُچت ہے کہ راچھسی سوبھاؤ اور ادھرم کرنا چھوڑ کر من اور اندریوں کو اپنے بس میں رکھو اور ہر جیووں کا دھیان اور اسمرن کیا کرو تب سنسار روپی مہاجال سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤ گے سنو جس کی موت نزدیک آ پہونچتی ہے اُس کی بدھ ٹھکانے نہیں رہتی سو میں جانتا ہوں کہ تمھاری موت آ پہونچی ہے اسی سے تم پربرہم پرمیشور کو بھول گئے ہو یہ گیان سُنتے ہی ہرنیہ کشپ

بڑا کرودھ کر کے بولا کہ اے پرہلاد مجھ سے زبردست تیرا نارائن کہاں ہے اُس کو بلاؤ جو آکر تیری رچھا کرے پرہلاد جی نے
کہا کہ وہ پرمیشور سب جگہ اپنے بھگتوں کی رچھا کرنے کے واسطے موجود رہتا ہے تب ہرنیہ کشپ پرہلاد جی کے مارنے
کے واسطے تلوار نکال کر کھمبے کی طرف آنکھ دکھلا کر پرہلاد جی سے بولا کہ اس میں بھی تیرا نارائن ہے پرہلاد جی نے کہا کہ
پرمیشور کھمبے میں بھی دکھلائی دیتے ہیں ہرنیہ کشپ بھی من میں پرمیشور کا ڈر رکھتا تھا اس لیے ڈرتا ہوا کھمبے کی طرف
دیکھ کر بولا کہ اے پرہلاد مجھ کو اس میں تیرا پرمیشور دکھلائی نہیں دیتا تو نے جھوٹ کیوں کہا اب میں تجھ کو مارتا ہوں تیرا
سہایک کھمبے میں یا جہاں کہیں ہو اُس کو جلد بلاؤ کہ وہ آکر میرے ہاتھ سے تجھ کو چھڑا دے۔ یہ بات سُن کر پرہلاد جی
نے پرمیشور کا دھیان اور استرن کر کے کھمبے کی طرف دیکھا ویسے ہی پرمیشور نرسنگھ اوتار جن کا تمام بدن آدمی کا اور سر
شیر کا ایسا تھا وہ ہر کر اُس کھمبے میں دکھلائی دیے ہرنیہ کشپ نے وہ روپ دیکھتے ہی بائیں ہاتھ سے ایک گھونسا ایسا
مارا کہ کھمبا پھٹ گیا اور اُس کے بھیتر سے نرسنگھ بھگوان دِٹھ جو جن کا شریر دھارن کیے اپنے بھگت کی بات سچ
کرنے کے لیے پرگٹ ہوئے اور بڑے کرودھ سے ایسا للکارا کہ تینوں لوک میں وہ آواز سنتے ہی برھما جی اور اندر
وغیرہ دیوتا اور دیت اور منگھ آدک سب جیو مارے ڈر کے کانپنے لگے اور ہرنیہ کشپ نے اُن کا تیج دیکھتے ہی گھبرا کر
من میں کہا کہ یہ آشچرج کا روپ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا اور برھما جی نے مجھ کو یہ بردان دیا ہے کہ تو آدمی
اور دیوتا اور دیت اور پشو ادچھی وغیرہ کسی کے ہاتھ سے نہیں مرے گا سو یہ روپ ایسا پرگٹ ہوا کہ جس کو نہ آدمی
کہنا چاہیئے نہ جانور اور برھما جی نے کہا تھا کہ تو نہ دن کو مرے گا نہ رات کو سو یہ شام کا وقت ہے اس کو نہ دن
کہنا چاہیئے نہ رات اور میں نے برھما جی سے یہ بردان مانگا تھا کہ کوئی جیو تمہارا پیدا کیا ہوا مجھ کو نہ مار سکے سو
یہ روپ برھما جی کا بنایا ہوا نہیں ہے اس سے میں جانتا ہوں کہ برھما جی کا بردان جھوٹا نہ ہو کر یہ مجھ کو ضرور مارے گا
ہرنیہ کشپ اسی سوچ اور بچار میں کھڑا تھا کہ اُس کے ساتھی دیت نرسنگھ جی کے ڈر سے بھاگ گئے جب ہرنیہ کشپ
اُن کے سامنے آکر اپنی گدا اُن پر چلانے لگا تب نرسنگھ اُس کی گدا پکڑ کر اس طرح لڑنے لگے جس طرح پہلوان لوگ
اپنے چیلوں کو کشتی کھلاتے ہیں اور بلی جو ہے کو پکڑ کر کھیل کھلاتی ہے جب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے جو نرسنگھ بھگوان کا
درشن کرنے وہاں آئے تھے یہ دشا دیکھ کر سندیہ مان کر اپنے من میں کہا کہ جو ہرنیہ کشپ اُن سے نہیں مارا گیا تو ہم لوگوں کا
دُکھ کس طرح چھوٹے گا تب نرسنگھ بھگوان انترجامی نے دیوتاؤں کے من کی بات جان کر ہرنیہ کشپ کو پکڑ لیا اور اُسکی
سبھا کا جو مکان تھا اس کی ڈیوڑھی میں اُس کو لے آئے اور لڑکوں کی طرح جانگھ پر لٹا کر پیٹ اُسکا اپنے ناخن سے پھاڑ ڈالا اُس وقت
ہرنیہ کشپ ہنسنے لگا تب نرسنگھ جی نے پوچھا کہ تو کیا ہنستا ہے ہرنیہ کشپ بولا کہ لڑتے سمے جب اندر نے مجھ کو بجری
گدا ماری تھی تب وہ گدا میرے بدن سے چوٹ کھا کر ٹوٹ گئی تھی اور مجھ کو کچھ دُکھ نہیں ہوا تھا سو اب ناخن سے
میرا پیٹ پھٹ جاتا ہے یہی بات سمجھ کر مجھ کو ہنسی آئی اب میں نے جانا کہ یہ سب میرے دنوں کا پھیر ہے جو اس طرح
مرتا ہوں ایسا کہہ کر جب ہرنیہ کشپ مر گیا نرسنگھ جی اُس کی آنتیں مالا کی طرح اپنے گلے میں پہن کر راج سنگھاسن پر بیٹھے
اُس وقت اُن کو بڑا کرودھ تھا جب نرسنگھ جی کا کرودھ دیکھ کر تینوں لوک کے جیو مارے ڈر کے کانپنے لگے تب دیوتاؤں نے

نرسنگھہ روپ کرکے ہرنیہ کشپ کو مارنا

برہما جی سے کہا کہ تم جا کر استت کرو کرودھ اُن کا شانت ہو تب برہما جی نے نرسنگھ جی کے پاس جا کر ڈنڈوت اور پرنام کر کے بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ آپ آدپرش سب جیوؤں کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو آپ کی استت جن کا آدا ورانت نہیں ہے برنن کر سکے اب ہرنیا کشپ مارا گیا کرودھ اپنا چھما کیجئے جب استت کرنے پر بھی نرسنگھ جی نے کرودھ کی درشٹ سے برہما جی کو دیکھا اور وہ مارے ڈر کے پھر آئے تب شری مہادیو جی نے دیوتاؤں کے کہنے سے نرسنگھ جی کے پاس جا کر اس طرح استت کی کہ اے دینا ناتھ آپ نے اپنے بھکت کی رچھیا کے لئے اوتار لیا ہے سو ہرنیہ کشپ مارا گیا اب کرودھ اپنا شانت کیجئے ایک چھوٹے دیت کو مار کر اتنا غصہ کرنا نہ چاہیئے مہا پرلے میں آپ کے کرودھ سے تینوں لوک کا ناش ہو جاتا ہے سو ابھی وہ سمے نہیں آیا اس لیے چھما کرنا اُچت ہے نہیں تو اس کرودھ کی آگ سے سب جیو بھسم ہوا چاہتے ہیں جب شری شیو جی کی استت کرنے پر بھی کرودھ اُن کا شانت نہیں ہوا تب اندر نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دین دیال ہرنیہ کشپ کے مارے جانے سے سب دیوتا خوش ہوئے جگیہ اور ہوم میں دیوتاؤں کا بھاگ وہ آپ لیتا تھا اب آپ کی دیا سے ہم اگنی کا اپنا انش پا دیں گے سو چھما کیجئے جب اندر کے استت کرنے پر بھی کرودھ اُن کا نہیں مٹا تب لچھمی جی نے شرنگار کر کے کمل کا پھول ہاتھ میں لے کر وہاں جا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں نے آج تک ایسا تیج وان روپ آپ کا کبھی نہیں دیکھا تھا اس لیے یہ روپ دیکھ کر مجھے ڈر لگتا ہے سو یہ روپ اپنا انتردھیان کر لیجئے جب لچھمی جی کے استت کرنے پر بھی نرسنگھ جی نے کرودھ اپنا شانت نہیں کیا تب ہرن اور کبیر اور گندھرب اور بدیا دھر آدک دیوتاؤں نے آپس میں بچار کر کے کہا کہ یہ اوتار نارائن جی نے کیول پرہلاد بھکت کے پران بچانے کے واسطے لیا ہے پرہلاد جی کے بنتی کرنے سے کرودھ اُن کا چھما ہوگا یہ بچار کر برہما دک دیوتاؤں نے پرہلاد جی سے کہا کہ تم جا کر نرسنگھ جی کا کرودھ چھما کراؤ نہیں تو تینوں لوک کا ناش ہوا چاہتا ہے یہ بات سُن کر پرہلاد جی بولے کہ بہت اچھا جوگی کا بیٹا جوگی سے نہیں ڈرتا اُن کی آگیا سے پرہلاد جی ساشٹانگ ڈنڈوت کرتے ہوئے نرسنگھ جی کے پاس گئے اور پرنام کر کے اُن کے چرنوں پر اپنا سر رکھ دیا اُس وقت پرہلاد جی کا ہردے مارے خوشی کے ایسا گدگد ہو گیا کہ جس کا برنن نہیں ہو سکتا اور پرہلاد جی اُس روپ کا کچھ ڈر نہ مان کر بڑی پریت سے ہاتھ جوڑ کر استت کرنے لگے۔

نواں ادھیائے

کرودھ شانت ہونا نرسنگھ بھگوان کا

نارد جی بولے کہ اے یدھشٹر جیسے پرہلاد جی نے نرسنگھ جی کے چرنوں پر سر رکھ کر اُن کی استت کی ویسے ہی انھوں نے کرودھ اپنا چھما کر کے پرہلاد جی کا سر پریم سے اُٹھا کر اُن کو اپنی گود میں بٹھالا اور اُن کے ماتھے پر ہاتھ پھیر کر بولے کہ اے بیٹا تو مت ڈر کیا چاہتا ہے جب یہ بات کہتے ہوئے نرسنگھ جی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے

تب پرہلاد بھگت اُن کے پریم سے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دینا ناتھ میرا جنم دیت کُل میں جو مانس
کھانے والے اور مدرا پینے والے ہیں ہوا ہے سو میں لڑکا اگیان آپ کی استت جن کا آدا ور انت کوئی نہیں
جانتا ہے بغیر آگیا آپ کے نہیں کر سکتا اور اے دینِدیال مجھ ادھرمی کُل کے بالک پر آپ نے دیال ہو کر
رچّھا کی اس لیے اپنے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا ہوں اور آپ تینوں لوک کے پیدا اور پالن اور ناش
کرنے والے ہیں اور براہمن چاروں برن سے اپنے کو اُتّم اور شودر کو سب سے چھوٹا جانتا ہے لیکن میری سمجھ میں
براہمن اُسی کو جاننا چاہیئے جو آپ کا تپ اور اسمرن کرے اور جو براہمن تم سے بکمھ رہ کر تمھارے چرنوں کی بھگت
نہیں رکھتا وہ نام کے واسطے براہمن ہے اور جو شودر ہر چرنوں میں بھگت اور پریم رکھ کر تمھارے نام کا اسمرن اور
بھجن کرتا ہے اُس شودر کو براہمن سے اچھا جانتا ہوں اور آپ سنسار میں کیول ہر بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں
کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے سگن روپ دھرتے ہیں جس سے سنساری لوگ تمھارے سگن روپ کا دھیان
کر کے اور اُن اوتاروں کی کتھا اور لیلا آپس میں کہہ سُن کر اُس کے پرتاپ سے مُکت پاویں اور آدمی تمھارے
بھلے کے واسطے تمھارا تپ اور بھجن کرتے ہیں نہیں تو آپ کو کسی سے اپنی استت اور تپ کرانے سے کیا کام ہے
کس واسطے کہ آپ سب گن ندھان ہو کر کسی بات کا اوگن نہیں رکھتے اور سنساری چیز کی آپ کو اچھا نہیں ہے
آپ کی بھگت لوگ ایسی سامرتھ رکھتے ہیں کہ جو بات بھلی بُری کسی کو کہیں وہ اُسی وقت ہو جاتی ہے آپ کی
مہما کون برنن کر سکتا ہے آپ چاہتے تو ہرنیہ کشپ کا ناس اپنی اچھا سے کر دیتے سو لے دینا ناتھ آپ جتنا بھگت
کرنے سے خوش ہوتے ہیں اُتنا تپ اور جگیہ اور دان وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے جو براہمن سب
بید اور شاستر کا جاننے والا آپ کی بھگت نہ رکھتا ہو اُس براہمن سے ڈوم ہر بھگت اچھا ہوتا ہے اور تپ آدک
کرنے سے کیول اپنا ہی بھلا ہوتا ہے اور بھگت کرنے والے کے سات پُرکھا بیکنٹھ کو جاتے ہیں برہما اور مہادیو جی
وغیرہ دیوتا اور لچھمی جی کے اِستت کرنے سے خوش نہ ہو کر مجھ اگیان بالک کے بنے کرنے سے آپ نے کرُودھ اپنا
چھما کیا اس لیے میں نے اپنے کو بڑا بھاگوان جانا اور اے ترلوکی ناتھ جس طرح سانپ کے مارے جانے سے
آدمی خوش ہوتے ہیں اُسی طرح ہرنیہ کشپ کے مارے جانے سے سنت مہاتما لوگ خوش ہوئے اور میں آپ کے
اس تیجوان روپ اور دانت اور ناخن سے کچھ ڈر نہ مان کر سنسار روپی مایا سے بہت ڈرتا ہوں سو دیا کر کے مجھے
اس مایا روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکال کر اپنی شرن میں رکھیے اور اے ترلوکی ناتھ آپ نے میرے سر پر
اپنا ہاتھ رکھ کر مجھ کو کرتارتھ کیا ایسا دینِدیال سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے اور آپ کا یہ روپ دیکھ کر سب دیوتا
ڈرتے ہیں اور میں اس روپ کا ڈر نہ مان کر بہت خوش ہوں کیونکہ آپ نے یہ اوتار دھر کر میرا پران بچایا ہے پھر
میں کیوں ڈروں جس طرح جنگل میں سب جیو شیر سے ڈرتے ہیں اور بچہ شیر کا کچھ نہ ڈر کر اُس کو اپنا باپ اور رچّھا
کرنے والا جانتا ہے اسی طرح میں بھی آپ کو اپنا باپ سمجھ کر اس بھیانک روپ سے کچھ نہیں ڈرتا لیکن دیوتاؤں کا
ڈر چھڑانے کے واسطے دیا کر کے آپ اس روپ کو انتردھیان کر لیجیے۔

دسواںؔ ادھیائے

دَیا کرنا نرسنگھ جی کا پرہلاد جی پر

نارد جی نے کہا کہ اے راجا جدھشٹھر پرہلاد جی کی استت سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد میں تم سے بہت خوش ہوں کچھ بردان مانگو تب پرہلاد جی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے ترلوکی ناتھ میں نے سنساری سُکھ اس بھولوک اور دیولوک دونوں جگہ کا دیکھا لیکن وہ سُکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا ایک دن اُس کا ناش ہو جاتا ہے جو آپ کہیں کہ تو لڑکا گیان کیا جانتا ہے اور تو نے کہاں دیکھا ہے سوائے پرتھوی ہرنیہ کشپ میرا باپ تینوں لوک کا راجا ایسا پرتاپی تھا کہ جو اندر اور برن اور کُبیر آدک دیوتاؤں سے ہنس کر یہ بات کہتا تھا کہ ایسا کام تم نے کیوں کیا تو وہ ڈر کر بھاگ جاتے تھے اب اُسی ہرنیہ کشپ کو دیکھتا ہوں کہ مرا ہوا پڑا ہے گویا کبھی نہ تھا جب اپنا بدن ہمیشہ بنا نہیں رہتا تو سنساری نسبت کا کیا بشواس ہے کہ اس کو مانگوں جس طرح اگیان بالک کو چراغ دکھلا کر اُس کے ماں باپ بھسلاتے ہیں اُسی طرح مجھ کو آپ بردان دینے کے واسطے کہہ کر للچاتے ہیں سنسار میں تینوں لوک کے راج سے بڑھ کر اور کوئی اچھی چیز نہیں ہوتی سو میں اُس کی بھی چاہنا نہیں رکھتا کس واسطے کہ بدن میرا ہمیشہ بنا نہیں رہے گا پھر کس آسرے پر آپ سے کوئی چیز مانگوں مجکو یہی ایک اچھا ہے کہ جنم جنمانتر دن رات سنت مہاتماؤں کی سنگت میں رہ کر آپ کے نام اسمرن اور چرنوں کی بھگت کرتا رہوں اور ایک ساعت بھی آپ کی یاد مجھ کو نہ بھولے سوائے اسکے اور کچھ چاہنا میری نہیں ہے اور دوسری اچھا یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اگیان سے استری پتر دھن وغیرہ سنساری سُکھ کے مایا موہ روپی اندھے کنوئیں میں پڑے ہیں ان کو گیان روپی رسّی پکڑا کر اُس کنوئیں سے باہر نکال کر بھوساگر پار اُتار دیجئے جس میں اُن کا بھلا ہو اور جو آپ یہ کہیں کہ جنھوں نے جیسا جیسا کرم بھلا یا بُرا کیا ہے ویسا ویسا پھل بھوگ کریں گے سب کی مُکت نہیں ہو سکتی سو میرے تپ اور بھجن وغیرہ شبھ کرموں کا جو پھل ہو وہ اُن کو دے کر کرتارتھ کیجئے اور اُن کے ادھرم اور پاپ کرنے کے بدلے جو کچھ اُچت ہو وہ ڈنڈ مجھ کو دیجئے میں اُس کو بھوگ کروں گا لیکن وہ لوگ بیکنٹھ پاویں اور اے مہاپربھو آدمی اپنے ابھاگ اور اگیانتا سے آپ کی کرپا اور دَیا اور پالن کرنے پر بشواس نہ کر کے کسی اچھی چیز کے ملنے سے جانتا ہے کہ یہ چیز میں نے اپنی محنت سے پائی اور یہ نہیں جانتا کہ سب چیز نارائن جی دے کر میرا پالن اور رچھا کرتے ہیں جو آدمی کی محنت سے کوئی چیز ملتی تو دنیا کی دولت اور سُندر استری اور سب سامان سُکھ کے اپنے گھر لے آتا اے دینڈیال سنساری آدمی دن رات دُکھ کے سمدر میں پڑا رہ کر پہلے اپنے پیٹ بھرنے کی چنتا میں کہ بنا بھوجن رہا نہیں جاتا بیاکل رہتا ہے دوسرے سیکڑوں استری کی چاہنا رکھتا ہے ایسے مورکھ آدمی کو گیان دے کر بھوساگر پار اُتار دیجئے جب تک آپ کی دَیا اور کرپا نہو تب تک اس مایا جال سے چھوٹنا کٹھن ہے

جو آپ یہ کہیں کہ تم کو ان لوگوں کی مُکت ہونے سے کیا لابھ ہوگا سو میرے بنے کرنے کا یہ کارن ہے کہ آپ کی ایک بار کرپا درشٹ کرنے سے اُن بیچاروں کا جو دُکھ ساگر میں پڑے ہیں بھلا ہو جائے گا یہ بات آپ کی پربھتا سے کچھ دُرلبھ نہیں ہے بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ سے کرپا کرتے آئے ہیں جس طرح سمدر میں سے کوئی آدمی ایک کٹورا پانی کا لے کر اپنی پیاس مٹالے تو سمدر سُوکھ نہیں جاتا ہے اسی طرح آپ کی تھوڑی کرپا کرنے میں ان کا بھلا ہو کر آپ کا کچھ گھٹ نہ جائے گا۔ دوہا

دھرم کیے دھن نا گھٹے جو سہائے رگھبیر	تلسی پنچھن کے پیے گھٹے نہ سرتا نیر

یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے بیٹا میں نے کرودھ اپنا شانت کیا تم کو اپنے واسطے جو کچھ درکار ہو مانگ لو لیکن تم جو دوسروں کی مُکت چاہتے ہو سو سب جیوؤں کو بیکنٹھ جانے کی اچھا نہیں ہوتی۔ دوہا

اپنی اپنی کھال میں سبھی جیو خوش حال	مایا روپی جال میں سب کو ہے یہ حال

اتنی بات سُن کر پرہلاد جی بولے کہ اے جگت پالک میں نرگُن بھگت ہو کر کسی چیز کی اچھا نہیں رکھتا دنیا میں جب کوئی آدمی کسی کے پاس جا کر کچھ مانگتا ہے تب اُس کے منہ کا تیج جاتا رہتا ہے اور بنا اِچھا کسی کے پاس جانے اور بھینٹ کرنے میں اُس کا تیج بنا رہتا ہے جو آپ کی اِچھا خاص دینے ہی کی ہے تو مجھ کو ایسا بردان دیجیے کہ جس میں مجھے کسی بات کی چاہنا نہ رہے ترشنا رکھنے سے دھرم نہیں رہتا ہے اور لاج چھوٹ جاتی ہے اور جن کو لالچ اور چاہنا نہیں رہتی وہ راجا اندر اور بھکاری دونوں کو برابر جانتے ہیں اور جو کوئی پرمیشور کا تپ اور بھجن کر کے پرمیشور سے کچھ مانگتا ہے اُس کو مزدور کے برابر سمجھنا چاہیئے اس لیے میں کچھ نہیں مانگتا آپ کی اچھا میں خوش ہوں یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے بیٹا تم ہمارے بڑے متر اور بھگت ہو اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ تم اپنے باپ کے سنگھاسن پر اکھتر چوکڑی جُگ تک راج کرو جو تمہارا دوسرا بھائی راج کرے گا تو سنساری لوگ کہیں گے کہ پرہلاد نے ہر بھگت ہونے پر بھی راج نہیں پایا اور تم کو ہماری بات ماننا چاہیئے اور تم دھیرج رکھو ہماری کرپا سے تم کو کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ کوئی بکار راج گدی کے نہیں بیاپیں گے اور ہمارے چرنوں کی پریت بنی رہے گی جس طرح پرم بھگت لوک اور پرلوک کسی سُکھ کی چاہنا نہیں رکھتے اسی طرح تم کو بھی کچھ ترشنا نہ رہ کر ہمارے تئیں تک تمہارا جس دنیا میں بنا رہے گا یہ کہہ کر جب نرسنگھ جی گئو کی طرح پرہلاد جی کا بدن چاٹنے لگے تب پرہلاد جی نے اُن کی آگیا مان کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو میرا پتا اپنے اگیان سے آپ کے ساتھ بَیر رکھ کر بھگت سے رہت تھا اس لیے آپ کو اپنے بھائی کا مارنے والا سمجھ کر اُس نے دُربچن کہا ہے سُو آپ اُس کا بیٹا سمجھ کر مجھ سے کچھ بُرا نہ مانیئے گا جو کوئی پرمیشور اور بید اور شاستر اور سنت اور مہاتما کی نند اکرتا ہے وہ اس مہا پاپ کرنے سے بہت دُکھ پا کر جلدی کرتا دھ نہیں ہوتا اس واسطے میرا باپ نرک بھوگ کرے گا سُو آپ میرے اوپر دیال ہو کر اُس کا اُدھار کیجیئے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی نے کہا کہ اے پرہلاد تم اپنے باپ کا سوچ مت کرو ادھرم کرنے کے بدلے وہ نرک میں نہیں جائے گا جس کُل میں تم ایسا ہر بھگت پیدا ہوا اُس کُل والے سپنے میں جم دوتوں کو نہیں دیکھتے

ہم نے تمھارے اکیس پرکھا نرک سے نکال کر سورگ میں بھیج دیئے تمھارا باپ کس طرح نرک بھوگ کریگا ہمارے
بھگت کے ساتھ پرکھا نرک سے نکل کر سورگ میں باس کرتے ہیں بید اور شاستر میں مگہہ دیش کو مرنے کے واسطے
اشدھ لکھا ہے لیکن وہاں بھی ہمارے بھگتوں کے جانے اور رہنے سے وہ پرتھوی پوتر ہوکر اُس کا دوش مٹ جاتا
ہے ادھرمی اور پاپی ہونے پر بھی تم کو اپنے باپ کا واہ کرم اور شرادھ کرنا چاہیئے جب پرہلاد جی نرسنگھ بھگوان کی
آگیا کے موافق ہرنیہ کشپ کا واہ کرم اور شرادھ کر چکے تب نرسنگھ جی نے پرہلاد جی کو راج سنگھاسن پر بیٹھال کر
تلک لگایا اُس سمے سب دیت اور دیوتاؤں نے وہاں جاکر پرہلاد جی کو جتھا جوگ ڈنڈوت کی اور آشیرباد دیا اور
برہما جی آدک دیوتاؤں نے نرسنگھ جی کو ڈنڈوت اور استت کرکے بنے کیا کہ اے کرپاندھان آپ نے بہت اچھا کیا کہ
ہرنیہ کشپ ادھرمی کو مارا اور دیا کی راہ سے مجھ برہما کا بردان بھی استھر رکھا یہ بات سُن کر نرسنگھ بھگوان بولے کر اے برہما
اب تم کسی دیت کو ایسا بردان مت دینا سانپ کو امرت پلانا نہ چاہیئے یہ کہہ کر نرسنگھ وہاں سے انتردھیان ہوگئے
اور پرہلاد جی نے برہما دغیرہ دیوتا اور شکر اچارج پروہت کی بدھ کے موافق پوجا کر کے سب دیوتاؤں کو بدا کیا اور
آپ آٹھوں پہر ہر چرنوں کا دھیان رکھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگے اُن کے راج میں دیوتا اور
رکھیشور اور گئو اور براہمن اور سنت اور مہاتما آنند سے رہ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے تھے کوئی جیو دکھی نہیں تھا
اتنی کتھا سُنا کر نارد جی بولے کہ اے جدھشٹھر تم نے ہرنیہ کشپ اور پرہلاد کے پرودھ ہونے کا حال جو ہم سے پوچھا
سو ہم نے کہا یہی ہرنیہ کشپ اور ہرنیاکش دوسرے جنم میں راون اور کمبھ کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں شیشپال
اور دنت بکر ہوکر جب شری کرشن مہاراج کے ہاتھ سے مارے گئے تب بیکنٹھ میں جاکر پرمیشور کے دوار پال لگ
جے بیجے ہوئے جو کوئی پرمیشور کی کتھا اور لیلا سُنتا ہے وہ کرموں کی پھانسی سے چھوٹ کر سپنے میں بھی جم دوتوں کو
نہیں دیکھتا اے جدھشٹھر تم بڑے بھاگوان اور پُورب جنم کے تپسی اور دھرماتما ہو دیکھو جس پربرہم پرمیشور کے چرنوں کا
دھیان برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر اُن کی آگیا پالن کرتے ہیں اور بڑے بڑے
جوگی اور رکھیشور جن کا درشن دھیان میں بھی جلدی نہیں پاتے وہی شری کرشن جی مہاراج ترلوکی ناتھ تم کو اپنا
بھگت جان کر تمھاری آگیا میں بنے رہتے ہیں اسی سبب سے بھگت تبسل نام اُن کا دنیا میں مشہور رہوا ہے
ایک بار شری مہادیو جی نے بھی اُنھیں شیام سُندر کی سہایتا سے پُرنام دیت کو مارا تھا اُسی دن سے شیو جی
تری پُرار کہلاتے ہیں اتنی کتھا سُن کر جدھشٹھر راجا نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ اس کی کتھا بھی برنن کیجئے نارد جی
بولے کہ ایک سمے دیوتاؤں نے دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا تب سب دیت برہما جی کی آگیا سے کہ اُن کا تپ
دیتوں کیا تھا مے نام دانو کی شرن میں گئے سو اُس نے دیتوں کو اپنی مایا اور اندر جال کے منتر سے تین قلعہ
چاندی اور سونے اور لوہے کے بمان کی طرح ایسے بنا دیے کہ وہ تینوں قلعہ آکاش مارگ میں کبھی دکھائی پڑتے
تھے کبھی غائب ہوجاتے تھے جب پُرنام دیتوں کا راجا بہت دیتوں کو اُسی بمان میں ساتھ لے کر دیوتوں سے
لڑنے کے واسطے چڑھا تب اندر آدک دیوتوں نے اُس کے سامنے جاکر اپنے اپنے ہتھیار اُس پر چلائے

جب دیوتوں کے ہتھیار اُس قلعہ کی دیوار میں لگ کر ٹوٹ گئے تب دیتوں نے اپنے ہتھیار مار کر اُن کو ہٹا دیا
جب بہت لوگ تینوں لوک جیتنے پر بھی اُس قلعہ میں دن رات رہ کر آدمیوں اور دیوتوں کو دُکھ دیتے اور ڈھونڈھ
ڈھونڈھ کر مارنے لگے تب سب دیوتوں نے شری مہادیو جی کی شرن میں جا کر اُن سے سہایتا اپنی چاہی جب
شری مہادیو جی اُن کے سہایک ہو کر دیتوں کو لڑائی میں مارنے لگے تب مے دانو نے اپنی مایا سے اُس قلعہ میں
ایک کُنڈ امرت کا بنا دیا سو جتنے دیتوں کو شری مہادیو جی مار کر گرا دیتے تھے اُن کو وہ دانو اُٹھا کر اُس امرت کُنڈ
میں ڈال دیتا تھا تب وہ لوگ پھر جی کر شری مہادیو جی سے لڑنے لگتے تھے جب اسی طرح کئی دن تک
شری مہادیو جی نے دیتوں سے لڑ کر اُن کو مارا اور وہ لوگ امرت کُنڈ کے پرتاپ سے کم نہ ہوئے تب
شری مہادیو جی نے یہ دشا دیتوں کی دیکھ کر اپنا دھنکھ بان زمین پر پٹک دیا اور نارائن جی کا دھیان کرنے لگے
تب شیام سندر دینڈیال نے شری مہادیو جی کو اُداس دیکھ کر برہما جی کو بچھڑا بنایا اور آپ گئو روپ بن کر اُس
کُنڈ پر جا کر امرت پینے کے واسطے جیسے منھ لگایا ویسے کیسی دیت رکھواری کرنے والے نے کہا کہ یہ گئو امرت
پیتی ہے اُس کو مارنا چاہیئے دوسرے نے کہا کہ گئو اور بچھڑا بہت سُندر ہے پینے دو کتنا پیویں گے جب نارائن جی
نے اپنے گئو روپ کی سُندرتائی دکھلا کر رکھواری کرنے والے سب دیتوں کو موہ لیا اور ساعت بھر میں سب
امرت کُنڈ کا پی کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے تب دیت لوگ امرت کُنڈ سوکھا دیکھتے ہی مے نام دانو کے
پاس جا کر رونے لگے مے دانو نے جب کُنڈ سُوکھ جانے کا حال سنا تب اُس نے دیتوں سے کہا کہ اے بھائی
کوئی جیو آپ پرمیشور نہیں بن سکتا جو پرمیشور کی اِچھا کو ٹال سکے یہ بات کہہ کر مے نام دانو نارائن جی کو دیتوں سے
ناراض دیکھ کر اُس نِہان سے باہر چلا گیا اور شیام سُندر نے شری مہادیو جی کے پاس جا کر اُن کو دھیرج دیا اور ایک
رتھ اور دھنکھ بان دے کر اُن سے کہا کہ اب امرت کُنڈ دیتوں کا سُوکھ گیا تم اس رتھ پر بیٹھ کر اسی دھنکھ بان سے
لڑائی کرو تمھاری جیت ہوگی یہ بات سُنتے ہی شری شیو جی نے بہت خوش ہو کر نارائن جی کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا
کہ اے دینڈیال بغیر آپ کی کرپا کے مجھ سے کیا ہو سکتا ہے جس طرح آپ دیوتوں کی رچھا ہمیشہ کرتے آتے ہیں اُسی طرح
آج بھی کرپا کر کے میری سہایتا کیجیئے جب دھنکھ بان دے کر شری بیکنٹھ ناتھ چلے گئے تب شری مہادیو جی نے
اُسی دھنکھ پر ایک بان رکھ کر چلایا تو اُس بان کے لگتے ہی مایا روپی تینوں قلعے پُرنام وغیرہ دیتوں سمیت جل کر خاک
ہو گئے اور شیام سُندر کی دیا سے شری مہادیو جی نے فتح پائی اور اندر وغیرہ دیوتا ربنا راج پا کر خوش ہوئے اے جُدھشٹھر
دیکھو ایسا پرتاپ شری کرشن مہاراج کا ہے یہ مہا شری شیام سُندر کی سُن کر جُدھشٹھر نے اپنے کو دھن جانا اتنی
کتھا سُنا کر تسکدیو جی بولے کہ اے پریچھت نارائن جی اپنے بھگتوں کی رچھا ضرور کرتے ہیں ۔

گیارھواں ادھیاے

کہنا نارد جی کا دھرم چاروں برن اور آشرم کا راجا جدھشٹھر سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر راجا جدھشٹھر نارد جی کی بہت استُتت کر کے بولے کہ اے مُن ناتھ آپ دیال ہو کر وہ دھرم چاروں برن اور چاروں آشرم کا برنن کیجیے جس دھرم کے کرنے سے نارائن جی پرسن ہوتے ہیں تب نارد مُن نے کہا کہ اے راجا جس کسی میں یہ سب گُن ہوں اُس کو تم جاننا کہ اس دھرماتما سے پرمیشور خوش ہیں اُس آدمی کے پہچاننے کے واسطے یہ سب لچھن اُس میں دیکھنا چاہیئے پہلے وہ سچ بولنے والا ہو کر کبھی جھوٹ نہ بولتا ہو دوسرے وہ ہر دے میں دیا رکھ کر جس کو دُکھی دیکھے اپنی سامرتھ بھر اُس کا دُکھ چھڑانے کے واسطے اُپاے کرے تیسرے اپنے مقدور کے موافق دان دے کر اکیلے بھوجن نہ کرے اور جو چیز اچھی ملے اُس میں سے پہلے براہمن وغیرہ چاروں برن کو دے کر پیچھے سے آپ کھالے چوتھے چت اپنا پرمیشور کے بھجن اور اسمرن میں لگائے رکھ کر نودھا بھکت اُن کی کرتا رہے پانچویں بہت لالچ چھوڑ کر سنتوکھ رکھے اور سنساری مایا سے برکت رہ کر سادھ مہاتما کی بھکت اور سیوا کرے چھٹھویں پرمیشور کی کتھا اور لیلا پریم کے ساتھ کہہ اور سُن کر جیو ہنسا چھوڑ دے ان سب باتوں میں جتنا بن پڑے اُتنا دھیان رکھے جو آدمی ان شُبھ کرموں میں سے کوئی بات نہیں کرتا وہ جانور کے برابر ہے اور اے راجا جدھشٹھر پرمیشور کی بھکت چاروں برن اور چاروں آشرم کو کرنا چاہیئے جو براہمن اپنے کرم اور دھرم اور بید پڑھنے اور سندھیا کرنے میں ساودھان رہتا ہو لیکن پرمیشور کی بھکت نہ رکھتا ہو تو اُس کا بید پڑھنا اور سندھیا کرنا بِرتھا سمجھو اسی طرح چھتری اور بیش اور شودر تینوں اور گرہستھ اور برہم چاری اور بان پرستھ اور سنیاسی چاروں آشرم کو دھیان اور اسمرن اور بھکت نارائن جی کی سچے من سے کرنا چاہیئے اسی سے بیڑا اُن کا پار لگے گا اور چاروں برن کا دھرم الگ الگ ہے اُس کا حال سُنو براہمن اُس کو کہنا چاہیئے جس کا سب سنسکار بدھ پوربک جنم لینے اور مونڈن اور جنیو اور بیاہ کرنے کے سمے ہوا ہو اور وہ کھیت میں گرے ہوئے اناج کے چُننے اور بھچھا مانگنے سے اپنی اوقات بسر کیا کرے اور بھچھا مانگنے کا دستور یہ ہے کہ جو بھچھا بنا مانگے ملے وہ امرت کے برابر ہے اور جو مانگنے سے ملے وہ دودھ سمان بھچھا ہے یہ دونوں طرح کی بھیکھ اچھی ہے اور جو بھچھا کسی کو دُکھی کر کے لیتے ہیں وہ بھچھا مانس کے برابر ہوتی ہے اس لیے براہمن کو ہر روز بید اور شاشتر پڑھنا اور اُس کی چرچا آپس میں رکھ کر دوسروں کو بدیا پڑھانا اُچت ہے اور آپ جگیہ اور ہوم کرنا اور دوسروں سے جگیہ اور ہوم کرانا اور دان لینا اور دوسروں کو دان دینا براہمن کا دھرم ہے اور چھتری برن کا دھرم یہ ہے کہ جگیہ اور ہوم آپ کرے یا براہمن کے ہاتھ سے کراوے اور بید اور شاستر آپ پڑھ کر دوسروں کو بھی پڑھاوے اور آپ دان دے مگر دوسرے سے دان نہ لیوے اور نوکری کا پیشہ کر کے سادھ اور براہمن کا بھکت ہووے اور شور بیر اور دھرماتما ہو کر اپنے من

اور اندریوں کو بس میں رکھے اور بیش برن کو چاہیئے کہ بیاپار کرے اور نیچ بدیا میں نپُن رہے اور دیوتا اور براہمن میں ادھینتائی سے بھگت رکھ کر چھتری اور براہمن کی برابری نہ کرے اور شودر سیوا اور ٹہل براہمن وغیرہ تینوں برن کی جو اُس سے اُتّم ہیں کرکے اپنا کُٹمب پالے اور شودر کو بید کے منتر سے جگیہ اور ہوم کرنا نہ چاہیئے اور براہمن دیوتا کے برابر ہوتے ہیں اس لیے اُن کو نوکری اور سیوا آدمی کی بہت منع ہے جو کوئی کہے کہ درونا چارج द्रोणाचार्य ایسے مہاتما نے کس واسطے درجودھن کی نوکری کی تھی سو اُن کا حال یہ ہے کہ ایک دن اشوتھاما अश्वत्थामा بیٹے درونا چارج نے لڑکپن میں کسی کے لڑکے کو دودھ پیتے ہوئے دیکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگے کہ میں بھی دودھ پیوں گا درونا چارج کو دَرِدر کے مارے اتنا مقدور نہ تھا کہ جو دودھ مول لے کر اُس کو دیتے اُنھوں نے سفید مٹی جس سے لڑکے لکھتے ہیں پانی میں پیس کر دودھ کی جگہ اپنے بیٹے کو دی جب اشوتھاما نے اُس کو دودھ سمجھ کر پی لیا تب درونا چارج نے من میں کہا کہ دیکھو میرے جینے پر دھکار ہے کہ پاؤ بھر دودھ بیٹے کے پینے کے واسطے میرے کیے نہیں ہو سکتا اسی دُکھ سے درونا چارج راجا درجودھن کے پاس جا کر رہنے لگے لیکن اُنھوں نے کچھ ماہواری تنخواہ باندھ کر اس سے نہیں لیا۔ اے راجا یدھشٹھر ہم نے چاروں برنوں کا دھرم تم سے کہا۔ اب استریوں کا دھرم کہتے ہیں سُنو کہ استری اپنے پت کو دیوتا اور پرمیشور کے برابر جان کر اُس کی آگیا میں رہا کرے اور میٹھا بچن بول کر کسی کو کٹھور بچن نہ کہے اور بہت لوبھ نہ رکھ کر اپنے سوامی اور بڑوں کی ٹہل شُدھ من سے کیا کرے اور اپنے رہنے کا گھر شُدھ رکھے تھوڑا یا بہت جو کچھ گہنا یا کپڑا پرمیشور دے اُسی کو پہن کر خوش رہے اور سوائے سچ کے جھوٹ بات اپنے سوامی سے نہ کہے اور سنتوکھ رکھے اور جو استری اپنے کرموں کے پھل ست بدھوا ہو جائے اُس کو کسی چیز سے پیٹ بھر لینا اور کپڑے سے تن ڈھانپ کر پرمیشور کا بھجن اور دھیان کرنا اُچت ہے بدھوا استری کو بھوجن آدک میں سواد کی اِچھا رکھنا اور اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر سنگار کرنا نہ چاہیئے جو استری اپنے دھرم اور کرم سے رہ کر ایسا کرتی ہے وہ مرنے کے بعد بیکنٹھ میں جا کر لچھمی جی کی طرح اپنے پت کے ساتھ سُکھ اور بلاس کرتی ہے ۔

چاروں برن کے استری پُرش کو چوری وغیرہ برے کرموں سے الگ رہنا چاہیئے اور ہر روز استری اور پُرش کے بھوگ کرنے میں جلدی سنتان پیدا نہیں ہوتی اس واسطے گیانی آدمی کو چاہیئے کہ جب استری رجسولا ہو کر چوتھے دن اسنان کرے تبھی اُس سے بھوگ کرے تو سنتان دھرماتما پیدا ہو۔ دن میں بھوگ کرنے سے پرکاش کا تیج اور بل اور دھرم ناش ہو جاتا ہے اور عمر کم ہو جاتی ہے اور جو کوئی رجسولا ہونے پر چوتھے دن اپنی استری کے پاس نہ جا کر پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے اُس کو بڑا پاپی اور ادھرمی سمجھنا چاہیئے سوائے ان چاروں برن کے اور جو برن سنکر وغیرہ ہیں اُن کو یہ اُچت ہے کہ اُن کے کُل میں جس طرح کا دھرم اور کرم چلا آتا ہو اُسی طرح پر وہ لوگ بھی اپنا دھرم اور کرم رکھیں ۔

بارھواں ادھیائے

کہنا نارد جی کا دھرم چاروں آشرم کا

نارد جی بولے کہ اے راجا جدھشٹھر چاروں برنوں کا دھرم ہم نے تم سے کہا اب چاروں آشرموں کا دھرم جو اُنھیں کرنا چاہیئے سُنو کہ برہم چاری کا دھرم یہ ہے کہ جب کسی کو برہم چرج لینے کی اِچھا ہو اور اُس کے ماتا پتا آگیا دیویں تب وہ بیس برس کی عمر میں اُس کی اِچھا سے گرو کے گھر جا رہے اور ایک چِت ہو کر اُن کی سیوا کرے اور گرو کی آگیا سے پڑھ کر اُن کی ٹہل اور سیوا کو پڑھنے سے اُتم سمجھے اور پراتہ کال اور سندھیا کے سمے گرو نارائن اور سورج اور اگن آدک دیوتوں کی پوجا بدھ کے ساتھ کیا کرے اور سر پر جٹا رکھ کر سر اور ڈاڑھی وغیرہ کسی انگ کا بال کبھی نہ منڈاوے اور جو بھچھا مانگ کر لاوے وہ گرو کے سامنے سب رکھ دے جب گرو آگیا دیویں تب بھوجن کرے اور کرودھ کرنا اور دُربچن کہنا چھوڑ کر گرو کی نِندا نہ کرے اور عطر اور پھلیل اور چندن آدک سُگندھ نہ لگاوے اور سُرمہ اور مِسّی لگانا اور مالش کہانا اور مدرا پینا چھوڑ کر پانچ برس تک برہم چرج سے گرو کے گھر رہے لیکن گرو کی استری سے ہنس کر نہ بولے دور سے ڈنڈوت کرے اور کبھی استری پر سنگ نہ کرے بلکہ استری سے بات کرنا اور استری کا گانا سُننا چھوڑ کر اُس کے پاس اکیلے میں کبھی نہ بیٹھے جس میں اُس کا من اور اندریاں چلایمان نہ ہوں استری کو آگ اور پُرش کو گھی کے برابر سمجھنا چاہیئے سو گھی آگ کا ساتھ پاکر کبھی بے پگھلے نہیں رہتا چھتیس برس کی عمر تک چِت اُس کا گرہستی کرنے کے واسطے چاہے تو اچھے کُل میں بیاہ کرکے گرہستھ دھرم سے رہے اور جو بیاہ کرنے کی اِچھا نہ ہو تو جنم بھر گرو کے گھر رہ کر کسی استری کو بُری نگاہ سے نہ دیکھے اور بان پرستھ کا دھرم یہ ہے کہ جب گرہستی میں پچاس برس کی عمر ہو تب اپنی استری سمیت جنگل میں پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرے اور سوائے کند مول آدک کے کھیت کا بویا اناج نہ کھائے اور جو کند مول آدک نہ ملے تو درخت کا پتہ کھا کر رہے لیکن پھل اور پتہ درخت سے نہ توڑے زمین پر گرا ہوا کھائے اور جنگل میں استری سمیت اکیلی جگہ رہ کر چھال کا کپڑا پہنے اور جو اتھ اور بھگوا اری آجاوے اُس کو بھی وہی پھل اور کند مول کھلا کر اُسی پھل آدک سے ہوم کیا کرے اور مکان وغیرہ چھوڑ کر برسات میں بیچ میدان کے بیٹھے اور جاڑے میں جل باس کرکے گرمی میں پنچ اگن تاپے اس طرح کا تپ ایک برس یا دو برس یا چار برس یا آٹھ برس یا بارہ برس جہاں تک ہو سکے وہاں تک تپ کرکے برہم کا بچار کرتا رہے تو وہ برہم روپ ہو جاتا ہے۔

تیرھواں ادھیائے

کہنا نارد جی کا کتھا سنیاس دھرم کی راجا جدھشٹھر سے

نارد جی بولے کہ اے راجا جدھشٹھر بان پرستھ پچھتر برس کی عمر میں سنیاس لیکر ڈنڈ کمنڈل دھارن کرے

اور دھرم سنیاسی کا یہ ہے کہ پہلے جس طرح براہمنوں نے بید منتر سے اُس کے گلے میں جنیو پہنایا تھا اُسی طرح منتر پڑھ کر جنیو گلے سے اُتار ڈالے اور پہلے آشرم کا دھرم چھوڑ دے اور کسی نگر اور گانوں میں ایک رات سے زیادہ نہ رہے لیکن بھچّھا مانگنے کے واسطے بستی میں جا کر جو کچھ سادھارن سے دودھ بھچّھا ملے اُس کو لے کر شاستر کے موافق کرم اپنا کرتا رہے اور کچھ بستر آدک اپنے پاس نہ بٹورے اکیلا رہ کر دنڈ اور کمنڈل ایک ساعت نہ چھوڑے اور سب جیوؤں میں دیا رکھ کر ہر چرنوں کا دھیان کرتا رہے اور برہم کا پرکاش جڑ اور چیتن سب تن میں برابر سمجھے اور کسی کو اپنا چیلا نہ بناوے اور مٹھ آدک اپنے رہنے کے واسطے نہ بنوا کر بستی کے باہر رہے اور کھانے اور کپڑے کا سوچ نہ رکھ کر بید اور شاستر پڑھنے اور سُننے کا بہت ابھیاس رکھے اور سنسار کو سپنے کے برابر سمجھ کر مرنے کا سوچ اور جینے کی خوشی نہ کرے اتنی کتھا سُنا کر نارد جی بولے کہ اے راجا جدھشٹھر ہم نے برہم چاری اور بان پرستھ اور سنیاسی کا دھرم تم سے کہا اب ایک سنیاسی کا اتہاس کہتے ہیں سُنو کہ پرہلاد جی راج پر بیٹھ کر ایک سمے اپنے دیش میں سیر کرنے کو نکلے جہاں کہیں کسی گیانی کا حال ملتا تھا وہاں جا کر اُس کے ساتھ بڑے پریم سے ہر چرچا کرتے تھے سو ایک دن ریوا ندی रेवा नदी کے کنارے پہونچکر کیا دیکھا کہ اودھوت دتاترے दत्तात्रेय نام بہت پشٹ اور بجوان ننگے سر ندی کے کنارے پڑا ہوا پرمیشور کے دھیان میں لین ہے پرہلاد جی اُس اجگر مُن کو دیکھتے ہی پالکی پر سے اُتر پڑے اور اُس کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے پرم ہنس مورت تم ہم کو بڑے مہاتما اور گُن وان دکھلائی پڑتے ہو تم کچھ کھانا اور کپڑا آدک اپنے پاس نہیں رکھتے ہو اور سنساری بیوہار سے رہت ہو کر کچھ اُدم بھی نہیں کرتے اور نہ کسی سے کچھ مانگتے ہو تس پر بھی تم بہت موٹے تازے دکھلائی دیتے ہو اور ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ بنا اُدم کیے کسی کو روپیہ نہیں ملتا اور بغیر روپیہ کے دنیا کا سُکھ نہیں ملتا اور دنیا کے لوگ بہت اُدم کرنے پر بھی دُبلے رہتے ہیں اس کا کارن کیا ہے سوائے اس کے اور جو کچھ گیان تم کو پرمیشور نے دیا ہو وہ بھی تھوڑا سا کہو یہ بات سُنتے ہی اجگر مُن اُٹھ بیٹھے اور پرہلاد جی کو ہر بھگت جان کر بولے کہ اے پرہلاد جی تم نے جو پوچھا کہ تو کچھ اُدم نہیں کرتا اور موٹا تازہ دکھلائی دیتا ہے سو اس کا حال سنو کہ میں نے دنیا میں اُدم کر کے بہت روپیہ کمایا لیکن میری ترشنا یعنی ہوس نہیں مٹی جب میں نے دیکھا کہ لوبھ روپی کمنڈل میرا کسی طرح نہیں بھرتا اور جتنا روپیہ زیادہ جمع کرتا ہوں اُتنا ہی لالچ زیادہ ہر روز بڑھتا ہے تب میں نے بچار کیا کہ آدمی کا تن پا کر کس واسطے اپنا جنم اکارتھ کھوؤں جو اسی طرح سنساری مایا میں پھنسا رہ کر ایک دن مر گیا تو نرک میں جا کر ضرور دُکھ پاؤں گا اسلیے سنساری ترشنا چھوڑ کر آٹھوں پہر پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتا ہوں جن کے ہردے میں ہر چرنوں کا باس رہتا ہے وہ لوگ بیفکر رہ کر موٹے رہتے ہیں اور دنیاوی فکر رہنے سے آدمی دُبلا ہو جاتا ہے اور باہر کا اندھکار سورج کے پرکاش سے ہٹتا ہے اور ہردے کا اندھکار پرمیشور کی بھگت کرنے سے ہٹتا ہے اور تم نے جو یہ کہا کہ تو کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا سو میں نے بہت سے دولتمندوں کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ روپیہ جمع کرنے سے ہمیشہ فکر میں رہ کر پہلے تو راجا کا ڈر رکھتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ کچھ الزام لگا کر ہمارا روپیہ چھین لے اور دوسرے چور اور

ڈاکو کا ڈر اور ٹھگ کار ہنے سے رات کو اچھی طرح نیند نہیں آتی تیسرا ڈر اپنے ناتے داروں کا لگا رہتا ہے کہ وہ اسی فکر میں دن رات رہتے ہیں کہ کس طرح ان کا روپیہ ہم کو ملے اسی سبب سے روپیہ جمع کرنے والوں کو سکھ نہیں ملتا جس طرح مکھیاں بہت محنت کر کے چھتے میں شہد جمع کر کے مارے کنجوسی کے اُس کو آپ نہیں کھا سکتی ہیں اور جب بہت سا شہد اُس میں اکٹھا ہوتا ہے تب کول اور مسہر آدک چھتے میں آگ لگا کر شہد نکال کر اپنے گھر لیجاتے ہیں اور اُن مکھیوں کو شہد اکٹھا کرنے میں سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا ہے اسی طرح روپیہ جمع کرنے والوں کو بھی بہت دُکھ ہو کر وہ روپیہ اُن کے کام نہیں آتا اسی واسطے میں سنساری موہ چھوڑ کر برکت ہو گیا جس طرح اجگر سانپ چلنے کی طاقت نہ رکھ کر ایک جگہ پڑا رہتا ہے اور پرمیشور اُسی جگہ اُس کو اہار پہونچاتے ہیں اسی طرح میں بھی پڑا رہ کر دن رات پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتا ہوں جو کوئی کچھ پرالبدھ انسار دے جاتا ہے اُسی کو کھا کر سنتوکھ رکھتا ہوں ۔ دوہا ۔

داس ملوکا یوں کہیں کہ سب کے داتا رام	اجگر کریں نہ چاکری پنچھی کریں نہ کام

اے پرہلاد جو کوئی دیا کر کے مجھ کو کھیر پوری دے گیا تو میں اُس کو کھا کر کچھ بکھان اُس کا نہیں کرتا اور جو کوئی دربچن کہہ کر ساگ روٹی الونی کھلا جاتا ہے تو اُس سے کچھ دُکھ نہ مان کر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب میرے کرموں کے انسار ہوتا ہے اور کسی دن بھوجن نہ ملنے اور اُپاس کرنے پر بھی خوش رہ کر یہ جانتا ہوں کہ آج میرے بھاگ میں بھوجن نہیں لکھا تھا اور جو کوئی کبھی میرے بدن میں چندن وغیرہ خوشبو لگا کر اچھا کپڑا اوڑھا کر ہاتھی یا گھوڑے یا سکھپال میں بٹھا دیتا ہے اور کبھی زمین پر دھوپ میں پڑا رہتا ہوں تو مجھ کو اُس کے ملنے کا سُکھ اور چھوٹنے کا دُکھ نہیں ہوتا اس طرح میں خوشی سے اپنا جنم کاٹتا ہوں سو اے پرہلاد جی یہ جیو چوراسی لاکھ جون بھگت کر آدمی کا چولا پاتا ہے جو کوئی بھرت کھنڈ میں چیتن چولا آدمی کا پا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتا ہے اُس کو بڑا ابھاگی اور مورکھ سمجھنا چاہیئے پرہلاد جی یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اجگر مُن سے بدا ہو کر اپنے گھر آئے۔

چودھواں ادھیائے [۱۴]

کہنا نارد جی کا دھرم گرہستھ آشرم کا راجہ جدھشٹھر سے

نارد جی نے کہا کہ اے راجہ جدھشٹھر اب ہم گرہستھ آشرم کا دھرم کہتے ہیں سُنو کہ جب برہمچاری بید آدک پڑھ کر گرہستھی کرنا چاہے تو اپنے دیش کے راجہ سے جا کر کہے کہ ہم بدیا پڑھ چکے اب تمہارے نگر میں گرہستھ آشرم ہو کر رہیں گے تب راجا کو اُچت ہے کہ اُس کی بدیا کی پریچھا لیوے اور اپنے خزانے سے روپیہ دے کر اُس کا بیاہ اچھے کل میں کرا دیوے اور گرہستھ ہونے کے بعد وہ براہمن اپنے دھرم کے موافق اُدم کر کے اپنے کُٹمب کو پالے اور چاروں برن کے گرہستھ کو چاہیئے کہ ہر روز جیتھا شکت دان اور پُن کرے اور جس کے گھر کوئی چیز

دان دینے کو نہ ہو اُس کو جس سمے کچھ بھوجن کرنے کو ملے اُس میں سے کچھ بھوجن گرہستھ کو برہم چاری اور بان پرستھ
اور سنیاسی کے کھانے اور کپڑے کی خبر ضرور لینا چاہیئے کس واسطے کہ ان تینوں آشرم والوں کو دھن جمع کرنا
منع ہے اور گرہستھ آشرم کو ہر روز پتروں کا شرادھ اور ترپن کرکے اماوس اور پورنماسی اور سنکرانت اور دوادشی
اور بیتی پات اور اپنی برس گانٹھ کے دن کچھ دان دینا ضرور ہے اور جو براہمن کو چھیتر اور گیا اور کاشی اور پراگ
اور متھرا اور اجودھیا اور ہردوار اور بیجناتھ اور جگن ناتھ جی وغیرہ تیرتھوں پر رہتے ہیں اُن کو درب وغیرہ دان
دینے سے سوگنا پھل ملتا ہے لیکن براہمن کو نارائن روپ سمجھ کر دان دیوے اور گرہستھ ہر روز کتھا اور لیلا پرمیشور
کی سن کر ہر چرنوں کا دھیان اور اسمرن رکھ کر ایسا جانتا رہے کہ آتما سب جیووں میں برابر ہے جس طرح سونے
اور مٹی کا برتن پانی بھر کر رکھ دو تو چندرما اور سورج کی چھایا دونوں برتن میں برابر پڑتی ہے اسی طرح جیو آتما جو پرمیشور
کا پرکاش ہے اُس کو براہمن اور چھتری اور چانڈال اور پشو اور پنچھی وغیرہ سب کے تن میں برابر سمجھ کر کسی
جیو کو دکھ نہ دینا چاہیئے آتما میں کچھ براہمن اور چھتری اور شودر برن کا بھید نہیں ہوتا اور گرہستھ کو دھرم کی کمائی
سے دیوتوں کے نام پر جگیہ اور ہوم کرنا اور بھکاری اور کنگالوں کو کھانا اور کپڑا دینا اور اپنے کٹمب پروار والوں کو
پالنا اُچت ہے لیکن من سے گھر والوں کو ایسا سمجھے کہ جس طرح رات کو چاروں طرف کے مسافر ایک جگہ ٹھہر کر
صبح ہوتے وقت الگ الگ ہو جاتے ہیں پھر اُن کا ساتھ نہیں رہتا اسی طرح سنساری جیو اپنے اپنے کرموں
کے پھل سے اونچے اور نیچے کل میں جنم لے کر اکٹھا ہوتے ہیں اور پورب جنم کے سنسکار سے اپنا اپنا بدلا لے کر
مرنے کے پیچھے نہ معلوم کس جون میں چلے جاتے ہیں اس لیے اُن سے بہت محبت نہ رکھے اور کام کرودھ لوبھ
موہ اپنے دشمنوں کو جیت کر بیت یہ تا استری کے برابر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مکت ہو وے نہیں تو پھر
یہ تن ملنا بہت کٹھن ہے اور ادھرم اور پاپ کرنے سے نرکوں کا دکھ ضرور بھوگ کر سدا آواگون میں پھنسا رہیگا
اور مرتے وقت ہاتھی اور گھوڑا اور روپیہ وغیرہ کچھ ساتھ نہیں جاتا اس لیے روپیہ پا کر دان اور دھرم کرنا چاہیئے
جو سیم لوگ روپیہ چھوڑ کر مر جاتے ہیں اُن کو جم پری میں چوروں کی طرح ڈنڈ ملتا ہے اور جن پروار والوں کو جھوٹ
سچ بول کر جنم بھر پالتا ہے وہ لوگ اُس دکھ میں کچھ سہایتا نہیں کرتے اور اپنا بدن سڑ گل کر کچھ کام نہیں آتا ہے
اس لیے آدمی کو اپنا پرلوک بنانے کے واسطے براہمن کو دیوتا کے برابر سمجھ کر اچھا بھوجن کھلانا اور اس کی
سیوا کرنا اُچت ہے اس میں پرمیشور بہت پرسن رہتے ہیں گرہستھ کو اپنے پروار والوں کا جو کوئی مر جائے
کریا کرم کرنا ضرور ہے تیرتھ پر رہنے سے آدمی کا من ادھرم کی طرف نہیں جاتا ہے اور کسی طرف رہنے میں
جھٹ پاپ کی طرف دوڑتا ہے اور کلجگ باسی جیو پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے اور کتھا اور لیلا سننے
سے کرتارتھ ہوتے ہیں۔

———

پندرھواں[15] ادھیائے

کتھا گرہستھ آشرم کی

نارد جی بولے کہ اے راجا جدھشٹر گرہستھ آشرم کو دیوتا اور پتروں کے نام پر جگیہ اور شرادھ وغیرہ میں اچھے کلین اور کریاوان اور بید اور شاستر جاننے والے اور ہر بھگت براہمن کو بھوجن کرانا چاہیئے ایسے براہمن کے بھوجن کرانے سے بہت پن ہوتا ہے جس طرح اچھی زمین میں تھوڑا اناج بونے سے بھی پیدا ہوتا ہے اور ادسر زمین میں بونے سے کچھ پیدا نہیں ہوتا دیو کرم اور پتر کرم میں تین براہمن سے کم نہ کھلاوے اور جگیہ اور شرادھ میں کسی جیو کو نہ مارے دیوتا پتر لوگ جیو ہنسا کرنے سے خوش نہیں ہوتے ہیں اور سب جگیوں سے گیان جگیہ یعنی پرمیشور کی کتھا اور کیرتن کہنا اور سننا بہت اُتم اور پوتر ہے اور سب دھرموں سے بڑا دھرم یہ جانو کہ منسا باچا کرمنا سے کسی کا بُرا نہ چاہے اور سنتوکھ رکھے جس کو سنتوکھ نہیں ہوتا وہ بڑا پنڈت اور گیانی ہونے پر بھی نرک میں جاتا ہے اور گرہستھ کو بے نگیا بات کی کرنا نہ چاہیئے جو اپنے دھرم کے برخلاف چلتا ہے اور جو برہم چاری اپنے برت اور دھرم کو چھوڑ کر اُس پر نہیں چلتا ہے اور جو بان پرستھ اپنے تپ اور دھرم کو نہیں کرتا ہے اور جو سنیاسی اپنی اندریوں کا سکھ چاہتا ہے ایسے لوگ نام کے واسطے آشرم کا روپ بنائے ہیں اُس دھرم کا پھل اُن کو نہیں ملتا اور اے راجا چاروں برن اور چاروں آشرم کو اُچت ہے کہ چیتن چولا پاکر دو طرح کا کام کریں ایک پربرت دوسرا نربرت شاستر کی آگیا کے موافق پربرت کرم کرنے والا جیو چندر منڈل کی راہ سے دیولوک وغیرہ میں جاکر اپنے کرموں کا سکھ بھوگتا ہے اور مدت پوری ہو جانے پر پھر سنسار میں جنم لے کر آواگون سے نہیں چھٹی پاتا ہے اور نربرت کرم کرنے والا سورج منڈل کی راہ سے بیکنٹھ میں پہونچکر جنم اور مرن سے چھوٹ جاتا ہے سو ہم نے تم کو دونوں راہیں بتلا دی ہیں جو گرہستھ ہمارے کہنے یعنی شاستر کے موافق اپنے کرم اور دھرم رہے وہ پرم ہنس کی پدوی کو گرہستھ آشرم میں بھی پا سکتا ہے اور جو کوئی سنیاس اور بیراگ لے کر پھر گرہستی کی چاہنا کرتا ہے اُس کو کتے کے برابر جو اُیانت کر کے پھر کھا لیتا ہے سمجھنا چاہیئے پرمیشور کی مایا میں سنساری لوگ لپٹ کر خراب ہو رہے ہیں جس طرح رتھ میں جتا ہوا گھوڑا رتھ کو جدھر چاہتا ہے اُدھر کھینچ کرلے جاتا ہے رتھ کا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح رتھ روپی بدن کا گھوڑا چنچل من اپنے کرموں سے جس لوک میں چاہتا ہے لیجاتا ہے اس لیے منکھ کا تن پاکر شبھ کرم کر کے سورگ اور بیکنٹھ کا سکھ بھوگنا چاہیے اور گیان بھگت کی بڑی پدوی ہے جس بھگت اور بھجن کے پرتاپ سے میں برہما جی کا بیٹا ہوا وہ کتھا سنو کہ پچھلے مہا کلپ میں میں اُپبرن نام گندھرپ بہت سندر پیدا ہو کر گانا اچھا جانتا تھا اور بہت سندر ہونے سے استریاں مجھ کو چاہتی تھیں سو میں بھی اُن پر موہت ہو کر اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتا تھا ایک دن میں بشو سرج دیوتا کی سبھا میں جا کر گانے لگا

اسوقت چت میرا ایک استری سے اُن دنوں بہت پھنسا تھا اُس سے گانا میرا نہیں بن پڑا اور انگرار کھیشور کی بسُورتی دیکھ کر میں سنے ہنس دیا اسی اپرادھ سے اس دیوتا نے مجھ کو شاپ دیا کہ تو شودر ہو جا تب میں دوسرے جنم میں اُسی شاپ کے کارن ایک براہمن کی داسی کا بیٹا ہوا وہاں پرست سنگ اور ہربھجن کرنے کے پرتاپ سے مجھ کو یہ نارد پدوی ملی سوائے جُدھشٹھر تم بڑے بھاگوان ہو کہ جن پر برہم پرمیشور کا نام لینے اور بھجن کرنے سے آدمی کرتارتھ ہو کر ایسی پدوی کو پہونچتا ہے وہی پربرہم پرمیشور شری کرشن جی دن رات تمھارے سامنے رہ کر کو اپنا بڑا جانتے ہیں ایسا بھاگ دوسرے کا ہونا دُرلبھ ہے اور ہم لوگ رکھیشور اور دیوتا آدک بھی انھیں کا درشن کرنے کے واسطے تمھارے پاس آیا کرتے ہیں سو شیام سندر کے درشن اور پوجن کرنے سے تمھاری مکت ہونے میں کچھ سندیہ نہیں ہے یہ بات سنتے ہی راجا جدھشٹھر اور راجن نے شری کرشن مہاراج کے پریم میں ڈوب کر بڑا سوچ کر کے من میں کہا کہ دیکھو پرمیشور ترلوکی ناتھ کو ہم نے اپنا بھائی جان کر اُن سے ناتے داروں کی طرح کام لیا جب ایسا بچار کر دونوں بھائی شیام سندر کے چرنوں پر سر رکھکر رونے لگے تب شیام سندر نے اشارے سے نارد مُن سے کہا کہ تم نے کس واسطے میرا بھید کھول دیا اب یہ لوگ ناتے داری کی محبت چھوڑ کر مجھ کو پرمیشور کا بھاؤ سمجھیں گے نارد جی بولے کہ اے دینا ناتھ آج تک یہ آپ کی مایا میں لپٹے تھے اب اُن کا موہ چھڑا کر کرتارتھ کر دیجئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت یہ سب مہما اور بڑائی شیام سندر کی سنتے ہی راجا جدھشٹھر نے بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے شری کرشن جی اور نارد مُن کی بُدھ سے پوجا کی اور اُسی دن سے جُدھشٹھر شیام سندر کو پورن برہم جان کر اُن کا دھیان اور اسمرن کرنے لگے اور نارد مُن وہاں سے برہم لوک کو چلے گئے ۔

اسکندھ آٹھواں

پرمیشور کا ہر اوتار لے کر گج کو گراہ سے بچانا اور باؤن اوتار دھر کر تین پگ پرتھوی راجا بل سے دان لینا

پہلا ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا کتھا منونتروں کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی راجا سوایمبھو مُن स्वायम्भुवमनु کے بنش کا حال میں نے سنا اب منتروں کے نام اور جس جس منونتر میں جو جو اوتار پرمیشور نے لیے تھے اُس کی کتھا سُنا چاہتا ہوں سو کہئے شکدیو جی بولے اے راجا پریچھت سوایمبھو مُن سے لیکر آج تک چھ منونتر گزرے ہیں سو پہلے منونتر کی

کتھا جس میں وہی سوایمبھو مَن راجا ہوکر دو بیٹے اور تین بیٹی رکھتے تھے تیسرے اور چوتھے اور پانچویں اسکندھ میں تم سے کہہ چکا ہوں اُنھیں کی تیسری کنیا اکوتی نام سے جو رچ پرجاپت کو بیاہی گئی تھی اُسی منونتر میں جگیہ بھگوان نے اوتار لیا ایک سمے راجا سوایمبھو مَن سُنھد ندی کے کنارے ایک پیر سے کھڑے ہوکر تپ کرتے تھے اُس سمے راچھسوں نے آکر اُن کا تپ کھنڈن کرنے کے واسطے چاہا تب اُنھیں جگیہ بھگوان نے راچھسوں کے ہاتھ سے سوایمبھو مَن کو بچا کر تینوں لوک کی لچھمی سمیت راج بھوگا یہ سب کتھا پہلے منونتر کی ہے دوسرا سوارو چکھ स्वारोचिष نام مَن اگن کا بیٹا ہوا اُس میں دیوتا آدک مَن کے بیٹے اور روچن نام اندر اور تکھتا तुषिता آدک دیوتا اور اُورجستمبھ ऊर्जस्तंभ آدک سپت رکھ ہوئے اور شرس शिरस نام رکھیشور کے یہاں بھو विभव نام پرمیشور نے اوتار لیکر اٹھاسی ہزار رکھیشوروں کو گیان اُپدیش کیا تیسرا اُتم نام مَن راجا پریہ برت کا بیٹا ہوا اس میں پون آدک مَن کے بیٹے ہوئے اور ست جت نام اندر اور ستیہ آدک دیوتا اور پرمیشور آدک سپت رکھ ہوئے اور دھرم کی سُنیتا نام استری سے ست سین نام پرمیشور نے اوتار لیکر پاپی اور دشٹوں کو ناش کرکے ست کو استھر کیا۔ چوتھا تامس نام مَن اُتم کا بھائی ہوا اس میں پرتھو وغیرہ مَن کے بیٹے اور بشکھ विशिख نام اندر اور ستیک सत्यक آدک دیوتا اور جوت دھرم وغیرہ سپت رکھ ہوئے اور ہرمیدھا رکھیشور کے یہاں پرمیشور نے ہر نام اوتار لیکر گراہ سے گجیندر کو چھوڑایا اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے بنتی کیا کہ اے مہاراج جس طرح پرمیشور نے گج کو گراہ سے چھوڑایا تھا اُس کی کتھا کہیے۔

دوسرا ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا کتھا گجیندر اور گراہ کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت پرمیشور ابناشی پُرش جنم لینے اور مرنے سے رہت ہیں برہما جی وغیرہ دیوتا بھی اُن کے آد اور انت کو نہ جان کر نرنکار روپ اُن کا پرکٹ نہیں دیکھ سکتے جب کبھی ہر بھگتوں پر دُکھ پڑتا ہے تب وہ اپنے بھگت کی رچھا کرنے کے واسطے سگُن اوتار لیکر سنسار میں ایک نام اپنا پرکٹ کر دیتے ہیں اسی طرح ہاتھی کا پران بچانے کے واسطے بھی ہر نے اوتار دھارن کیا تھا اور کتھا اُس کی اس طرح پر ہے کہ ایک پہاڑ ترکوٹ त्रिकूट نام دس ہزار جوجن لمبا اور چوڑا اور اونچا چھیر سمدر میں تھا جس کے تین شکھر سونے اور چاندی اور لوہے کے تھے اور اُس شکھر میں بہت طرح کے اچھے اچھے رتن ایسے جڑے تھے کہ جن کا پرکاش سورج سے بھی ادھک تھا اس پہاڑ پر دیوتا اور گندھرب آدک اپنی اپنی استریوں سمیت رہ کر بہار کرتے تھے اور وہاں سنگ مرمر کے کنڈ بنے تھے اور بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولی بولتے تھے ایسا عمدہ باغیچہ بہت طرح کے پھل اور پھولوں سے پھلا ہوا وہاں پر بنا تھا جس کے دیکھنے سے من سب کا موہ جاتا تھا اور چار کوس تک اُن پھولوں کی سُگندھ جاتی تھی

اُس پہاڑ پر ایک بہت بڑا تالاب تھا جس میں کمل پھولے ہوئے تھے اور بہت سے کچھو مچھ گراہ آدک اُس میں رہتے تھے ایک دن گجیندر سب ہاتھیوں کا راجا جو اُس پہاڑ پر رہتا تھا جیٹھ مہینے میں دوپہر کے وقت پیاسا ہو کر ہزار ہتھنی اور کئی ہزار بچوں کو ساتھ لیے ہوئے اُس تالاب پر پانی پینے کے واسطے چلا تو مدبہنے سے اُس کے چاروں طرف بھونرے گونجتے تھے جب وہ اپنی اُمنگ سے کہ دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا راستے میں جھومتا اور درختوں کو گراتا اور پتے کھاتا ہوا تپن کا مارا ہوا جا کر تالاب میں گھسا اور پانی پی کر اپنی ہتھنی اور بچوں کو سونڈ سے پانی پلا کر اُن کے ساتھ کلول کرنے لگا تب اُس کے اُدّھار کا وقت نزدیک پہونچنے سے ایک گراہ نے جو اُس سے بھی ادھک بلوان تھا آ کر ہاتھی کا پچھلا پیر پانی کے بھیتر پکڑ لیا تب گراہ اور گج سے لڑائی ہونے لگی کبھی گجیندر اپنے بل سے گراہ کو کھینچ کر سوکھے میں لے آتا تھا اور کبھی گراہ اُس کو پانی میں لے جاتا تھا جب اس طرح اُن دونوں کو لڑتے ہوئے ہزار برس بیت گئے اور کوئی ہتھنی اور بچہ اپنا اپنا بل کرنے پر بھی گجیندر کو گراہ سے چھڑا نہ سکا تب اُنھوں نے ہار مان کر سمجھ لیا کہ اب ہاتھی کا پران نہیں بچ سکتا ہم لوگ اس کے ساتھ اپنا پران کیوں دیں جب سب ایسا بچار کر ہاتھی کو وہاں اکیلا چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے تب گجیندر نے جس کا پران گلے میں آ رہا تھا اُن سب کے چلے جانے سے گھبرا کر بچار کیا کہ دیکھو ایسے بڑے دُکھ میں بھی کوئی میرا ساتھ نہ دے کر ہتھنی اور بچوں نے بھی مجھ کو اکیلا چھوڑ دیا اور اُن کی مدد سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا اس سے میں نے جانا کہ میرے پورب جنم کے پاپوں نے گراہ ہو کر میرا پیر پکڑا ہے جیسا کرم میں نے کیا تھا ویسا پھل بھوگتا ہوں اور یہ سب دیوتا اور گندھرب وغیرہ اپنے اپنے بمانوں پر بیٹھے ہوئے میری لڑائی کا تماشا دیکھتے ہیں اُن میں سے بھی کوئی میرا پران نہیں بچاتا اس لیے اب میں اُس پربرہم پرمیشور کو جو کال وغیرہ سب کے مالک ہیں دھیان کروں اور اُن کی شرن میں جاؤں تو میرا پران بچے نہیں تو اب بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے ایسا بچار کر وہ ہاتھی نارائن جی کے چرنوں کا دھیان سچے من سے کرنے لگا۔

تیسرا ادھیائے

گجیندر کا پربرہم کی استت کرنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت اُس وقت گجیندر اپنے پورب جنم کے پن سے پرمیشور کو دھیان میں نمسکار کر کے کہا کہ میں اُن بھگوان کی شرن میں آیا ہوں جن کی کرپا سے سنسار کے سب جیو چیتن ہوتے ہیں اور سب جیووں کی جڑ وہی ہیں اور سارا سنسار انھیں سے پیدا ہو کر اُن کے آسرے پر رہتا ہے اور وہ پرمیشور مہاپرلے میں بھی ناش نہ ہو کر ہمیشہ بنے رہتے ہیں جس طرح لٹھ کا نٹ اور بھان متی کے کھیل کو نہیں پہچانتا اُسی طرح برھما جی وغیرہ دیوتا بھی اُن کے آدی اور انت کو نہیں جانتے جیسے آگ کی چنگاری اُڑتی ہے اور

سورج کا پرکاش چھید میں سے ذرّہ کے برابر دکھلائی دیتا ہے ویسے ہی جن پر برہم کے سامنے دیوتا لوگ چنگاری
اور ذرّہ کے برابر ہوتے ہیں انھیں پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں اور جن کے بہت سے نام اور روپ ہو کر پرکٹ ہیں
کوئی روپ اُن کا دکھلائی نہیں دیتا اور وہ آپ مکت روپ ہو کر سب کام کرتے ہیں اُن کو میں نمسکار کرتا ہوں
جن پرمیشور کی شرن میں میں آیا ہوں اور جو ابناشی پرش مجھ کو اس پھندے سے چھڑانے والے اور ارتھ دھرم
کام موکش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں اُن کو نہ استری کہہ سکتے ہیں نہ پُرش نہ نپنسک کہہ سکتے ہیں اور
سب جیووں میں اُنھیں کا تیج رہتا ہے ایسے سب جگت بیاپک رام کے میں شرن آیا ہوں جو پرمیشور سب گنوں سے
بھرے رہ کر جو گیشوروں کو جوگ اور تپ کرنے کا پھل دیتے ہیں وہی دینا ناتھ اس سمے میری رچھیا کریں اے
ان کے اب میں کسی کا بھروسا نہیں رکھتا اے دین دیال مہاپربھو میں اس گراہ کے منہ سے چھوٹنے کو بینتی
نہیں کرتا ہوں بلکہ مایا روپی جال سے چھوٹنے کے لیے میں کہتا ہوں اس لیے مجھ دین پر دیال ہو کر میرا دُکھ دور
کیجئے اور اے پربرہم پرمیشور تینوں لوک کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے سوا تمھارے دوسرا کوئی
ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو دینوں کا دکھ چھڑا سکے اور اے جگت گرو جب تک آدمی اپنی سامرتھ اور پرواروں کا
اسرار رکھتا ہے تب تک کچھ اچھا اُس کی پوری نہیں ہوتی سو میں بھی تمھاری مایا میں لپٹ کر اپنی ہتھنی اور بچوں کا
بھروسا رکھنے سے اُس دُردشا کو پہونچا اب اُن کا آسرا چھوڑ کر تمھاری شرن آیا ہوں سوائے دین دیال مجھ کو اب
اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ ہو کر کیول اس بات کا بڑا سوچ ہے کہ سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ گجیندر کا دکھ نارائن جی
کی شرن جانے سے نہیں چھوٹا اس بات کی لاج رکھ میرا یہ دُکھ دور کیجئے نہیں تو آپ کی شرن میں کوئی نہ آویگا
آپ انترجامی ہیں بہت کیا کہوں - اے راجا پریچھت یہ استت سنتے ہی پرمیشور انترجامی ہر اوتار نے گجیندر کو
مہا دکھی جان کر اسی سمے سدرشن چکر اپنا اُٹھا لیا اور گرڑ پر بیٹھ کر بیکنٹھ سے چلے جب گجیندر نے جس کا پران کنٹھ
میں آلگا تھا دیکھا کہ بیکنٹھ ناتھ سدرشن چکر ہاتھ میں لیے گرڑ پر چڑھے آکاش مارگ سے میری رچھیا کرنے کو چلے
آتے ہیں تب اُس نے ایک پھول کمل کا اپنی سونڈ سے توڑ لیا اور اُس کو اونچا کر کے پکارا کہ اے نارائن اے
جگت گرو اے دینا ناتھ اے بھگونت اے دُکھ بھنجن اے شیام سندر اے جوت سروپ میں آپ کی
شرن ہو کر ڈنڈوت کرتا ہوں جلد میری خبر لیجئے جیسے تر لوکی ناتھ نے یہ دین بچن اُس دکھیارے کا سنا ویسے ہی
سدرشن چکر سمیت گرڑ پر سے کود کر پیدل دوڑے اور وہاں پہونچتے ہی سدرشن چکر سے گراہ کا منہ چیر کر ڈالا اور
ہاتھی کو تالاب میں سے کھینچ کر باہر نکال لیا۔

چوتھا ادھیائے

گندھرب تن پانا گراہ کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جس سمے گراہ مارا گیا اُس سمے دیوتوں نے خوشی سے جے جے کار کر

پھولوں کی برکھا ہر بھگتوں کے اوپر کی اور سب رکھیشور آدک استت کرنے لگے اور وہ گراہ پرمیشور کے چھونے سے
مرتے ہی ایک پرش بہت سندر راجسی پوشاک اور زیور پہنے ہوئے بن کر نارائن جی کے چرنوں پر گر پڑا اور اس نے
استت اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے مہاراج میں پچھلے جنم میں ہُو ہو نام گندھرب تھا ایک دن
اپنی استریوں کو بمان پر بٹھا کر سیر کرنے کو چلا تو جنگل میں ایک بہت اچھا تالاب دیکھ کر استریوں سمیت اس میں
جل بہار کرنے لگا اسی جگہ دیول رکھ بھی نہاتے تھے سو میں نے اپنی اگیانتا اور استریوں کے کہنے سے اُن رکھ سے
ہنسی کرنے کے لیے نہاتے ہوئے غوطہ مار کر اُن رکھیشور کی ٹانگ پکڑ کر پانی کے بھیتر کھینچ لی جب وہ گر پڑے
تب میں پاؤں اُن کا چھوڑ کر تالاب سے باہر نکل آیا اور اپنی استریوں سمیت ہنسنے لگا تب دیول رکھ نے کرودھ
کر کے مجھ کو یہ شاپ دیا کہ اے گندھرب تو نے ہنسی سے ہمارا پیر گراہ کی طرح پکڑ کر کھینچا ہے اس لیے میں پرمیشور
سے چاہتا ہوں کہ تو گراہ تن میں جنم لے کر نِت اور آدمی کا پیر پانی کے بھیتر پکڑا کرے گا یہ شاپ سنتے ہی میں نے
بہت شرمندہ ہو کر اُن سے کہا کہ میں نے اپنے کیے کا پھل پایا لیکن اب آپ یہ بتلائیے کہ اس شاپ سے
اُدّھار کب ہوگا تب رکھیشور بولے کہ تو کئی ہزار برس تک گراہ جون میں رہ کر ایک دن گجیندر کا پیر پکڑے گا اور جب
بیکنٹھ ناتھ ہاتھی کے چھڑانے کے واسطے آکر تجھ کو اپنے سُدرشن چکر سے ماریں گے تب تو پھر گندھرب کا تن
پاوے گا سو اُن رکھیشور کی کرپا سے آج آپ کا درشن جو برہما جی اور شری مہادیو جی آدک کو بھی جلدی نہیں ملتا
میں پا کر کرتارتھ ہوا اب آپ مجھ کو آگیا دیجیے تو اپنے لوک کو جاؤں جب وہ گندھرب پرمیشور سے بدا ہو کر ڈنڈوت کر کے
بمان پر بیٹھ کر اپنے لوک کو چلا گیا تب ہر بھگوان کی آگیا سے اُس ہاتھی نے بھی وہ تن چھوڑ کر مکت پائی اور
اندرومن इन्द्रद्युम्न راجا یعنی وہی ہاتھی چتربھج روپ ہو گیا اور ڈنڈوت اور استت اور پرکرما کرنے کے پیچھے
ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناتھ میں پورب جنم میں اندرومن نام راجا تھا اور دن رات ہر چرنوں کا دھیان لگائے
راج کاج کرتا تھا ایک دن اگست جی میرے پاس آئے اور میں چپ اور دھیان کر رہا تھا اُس سمے میں اپنے
اگیان سے اُن کا آدر نہ کر کے چپ چاپ اُسی طرح بیٹھا رہا تب اگست جی میرے اوپر کرودھ کر کے بولے کہ
اے راجا کس شاستر میں لکھا ہے کہ جب براہمن اور رکھیشور یا بیشنو کسی کے مکان پر آوے اور مکان کا مالک
اُس کا آدر نہ کر کے متوالے ہاتھی کی طرح بیٹھا رہے اس لیے میں پرمیشور سے چاہتا ہوں کہ تو ہاتھی کا تن پاوے
یہ شاپ سنتے ہی میں نے لجت ہو کر اُن سے کہا کہ اے مُن ناتھ میں نے اپنی کرنی کا پھل پایا لیکن اب آپ
یہ بتلائیے کہ اس تن سے میرا اُدّھار کب ہوگا یہ سُن کر مُن ناتھ نے کہا کہ جب گراہ تیرا پاؤں تالاب میں پکڑے گا تب
بیکنٹھ ناتھ تجھ کو چھڑانے کے لیے آویں گے اور گراہ کو مار کر تجھے مکت دیں گے سو میں اگست مُن کی دیا سے
آپ کا درشن پا کر کرتارتھ ہوا جب اس طرح بہت سی استت اندرومن نے ہاتھ جوڑ کر کی تب نارائن جی پرسن ہو کر
بولے کہ اے اندرومن جو کوئی تجھ کو اور تجھ کو اور اس پہاڑ اور چھیر سمدر اور کوستبھ من اور شنکھ چکر گدا پدم میرے
ہتھیاروں کو اور مجھ کچھپ آدک میرے اوتاروں کو اور گنگا جی آدک تیرتھ اور دھرو اور پرہلاد آدک میرے بھگت ہیں اُنکو

پچھلی رات اُٹھ کر دھیان کرے گا اُس کو برے سپنے کا پھل نہ ہوگا اور جو سنساری جیو اس گجیندر موکش کی استُت کو میرے واسطے پڑھیں گے اُن کو میں انت سمے اسی طرح مُکت دوں گا جس طرح میرا اُدھار کیا یہ کہہ کر ہر بھگوان نے اندر دمن کو اپنے گرڑ پر بیٹھالیا اور شنکھ بجا کر بیکنٹھ کو چلے گئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھیت جس طرح ہاتھی کو گراہ پکڑے تھا اسی طرح سب سنساری جیو کال کے مُنہ میں پڑے ہیں جب گجیندر نے دین دُکھی ہوکر نارائن جی کو پکارا تب پرمیشور نے اس کو گراہ کے منہ سے چھڑایا اسی طرح جب آدمی پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے تب جنم اور مرن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اور جو کوئی مصیبت میں اِس گجیندر موکش کی کتھا کا دھیان کرے گا نارائن جی ضرور اُس کی مصیبت کو دُور کر دیں گے ۔

پانچواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا کتھا چھپ اوتار کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھیت ہر ایک منونتر میں جو اکھتر چوکڑی جُگ کا ہوتا ہے نارائن جی ایک اوتار لیکر دھرم کی رچھا کرتے ہیں جو تھے منونتر میں ہر اوتار ہوا تھا اُس کی کتھا تم کو سُنائی اور پانچواں مَنُ ریوت रैवत نام تامس तामस کا بھائی ہوا اس میں بِل بندھیہ बलि बिन्ध्य آدک مَنُ کے بیٹے اور بِبھو बिभव نام اندر اُوردھ باہو ऊर्ध्वबाह آدک دیوتا اور ہرنیہ روم हिरण्यरोम آدک سپت رکھ ہوئے اور شبھر शुभ رکھیشور کی بیکنٹھا نام اِستری سے بیکنٹھ بھگوان کا اوتار ہوا اور سُمیر پربت پرست لوک کے سامنے دوسرا بیکنٹھ لچھمی جی کے رہنے کے واسطے بنایا اس اوتار کے گنوں کو کوئی برنن نہیں کر سکتا۔ چھٹھواں چاک چھکھ चाक्षुष نام من ہوا اس کے پُر पुरु آدک بیٹے ہوئے اور اس منونتر میں منتر روپ मित्ररूप نام اندر اور اَبھُو آدک دیوتا اور ہر بسنو हर्यश्व آدک سپت رکھ ہوئے اور براج बिराज کی دیو سمبھوتا نام استری سے اَجت نام اوتار پرمیشور کا ہوا جنھوں نے چودہ رتن نکالنے کے واسطے دیوتا اور دیتوں سے سُمدر کو متھن کرایا اور آپ کچھوے کا اوتار لے کر سندر اچل پربت کو جو متھانی بنانے سے ڈوبا جاتا تھا اپنی پیٹھ پر اُٹھالیا اتنی کتھا سُن کر راجا پریکھیت نے پوچھا کہ اے شکدیو سوامی بھگوان نے کس طرح پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر لیکر سُمدر کو متھن کرایا اور اُس میں سے چودہ رتن نکالکر دیوتوں کو اَمرت پلایا سو کتھا دیا کر کے سُنائیے میرا من ہر چرت سننے سے نہیں اگھاتا یہ سُن کر شکدیو جی نے بہت خوش ہوکر کہا کہ اے راجا دیوتا اور دیت دونوں بھائی کشپ جی کے بیٹے ہوکر آپس میں دشمنی رکھتے ہیں کبھی اندر دیتوں کو جیت کر دیوتوں سمیت راج کرتے ہیں اور کبھی دیت لوگ دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرتے ہیں جس طرح یہاں سنساری جیو پرتھوی پر چلتے پھرتے ہیں اُسی طرح دیو لوک وغیرہ میں بھی پرتھوی ہوکر رکھیشور اور دیوتا لوگ آکاش مارگ سے وہاں چلتے پھرتے ہیں سو ایک سمے اندر جب راج سنگھاسن پر تھے تب ایراوت ہاتھی پر

چڑھ کر کہیں کو جاتے تھے راہ میں دُرباسا رکھیشور کو جو اپنے چیلوں سمیت چلے آتے تھے دیکھ کر اندر نے ڈنڈوت کیا تب رکھیشور نے بڑی خوشی سے ایک مالا پھولوں کا جو اپنے گلے میں پہنے تھے اُتار کر اندر کے پاس بھیج دیا جب اُنکا چیلا مالا لیکر اندر کے پاس گیا تب اندر نے وہ مالا اُس سے لے کر ہاتھی کے مستک پر دھر دیا اور ابھمان سے یہ بولا کہ اُس سے بڑھ کر سُگندھ والے اچھے اچھے پھول دیولوک میں ہوتے ہیں اور ہاتھی نے وہ مالا سونڈ سے گرا کر پَیر کے نیچے روند ڈالا جب اس چیلے نے جا کر یہ سب حال رکھیشور سے کہدیا تب دُرباسا رکھیشور کرودھ کر کے بولے کہ اے اندر تو نے راج اور دھن کے غرور سے میرے مالا کا نرادر کیا اس لیے تیرا راج جاتا رہے جب دیتوں نے دُرباسا رکھیشور کے پرتاپ دینے کا حال سُنا اور لڑائی کر کے اُن کا راج چھین لیا تب اندر نے دیوتوں سمیت بھاگ کر برھماجی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو دُرباسا کے شاپ دینے سے میرا راج اور دھن جاتا رہا آپ کچھ سہایتا کیجئے برھماجی بولے کہ میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتا چلو نارائن جی سے بنتی کریں اُن کی دیا سے تمھارا دُکھ چھوٹ جائے گا یہ بات کہہ کر برھماجی نے اندر آدک دیوتاؤں کو اپنے ساتھ لے لیا اور چھیر سمُدر کے کنارے پر جا کر یہ استت پرمیشور کی کی اے دینا ناتھ میں آپ کی کرپا سے سب جیوؤں کو اُن کے کرم کے موافق چوراسی[۸۴] لاکھ جون میں جنم دیتا ہوں لیکن آپ اپنی اچھا سے دیوتا اور براہمن اور بھگتوں کا دُکھ چھُڑانے کیواسطے اوتار لیتے ہیں میرے کرنے سے کچھ نہیں ہو سکتا اِن دنوں دُرباسا رکھ کے شاپ سے دیوتوں کا راج دیتوں نے چھین لیا ہے اس سے دیوتا لوگ بہت دُکھی ہو کر آپ کی شرن میں آئے ہیں آپ دیال ہو کر اُن کا دُکھ دُور کیجئے سوائے آپکے اور کوئی دوسرا مالک اور بڑا نہیں ہے جس سے جا کر اپنا دُکھ کہیں سنسار میں آپ کا نام دین دیال پرگٹ ہے سو اُن کو دین جان کر دیال ہوجیئے اور شرن آئے کی لاج رکھ کر سہایتا کیجئے۔

چھٹواں ادھیاے

درشن دینا پرمیشور کا برھمادک دیوتوں کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب برھماجی وغیرہ دیوتوں کے استت کرنے سے بیکنٹھ ناتھ پرسن ہوئے تب اُنھوں نے ہزار سورج کے برابر تیجمان روپ سے گرٹر پر آ کر دیوتوں کو درشن دیا وہ پرکاش دیکھتے ہی سوائے برھماجی کے اور سب دیوتوں کی آنکھیں جھپک گئیں اور سُدرشن چکر آدک آٹھوں ہتھیار پرمیشر اُن کے اپنا اپنا روپ دھارن کیے چاروں طرف کھڑے تھے سو برھماجی نے ڈنڈوت اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ جل پرتھوی اگن با یو آکاش سب آپ ہی ہیں ہم مہادیو جی اور دچھ پرجاپت آدک دیوتا آپ کے سامنے چنگاری کے برابر ہو کر کچھ سامرتھ نہیں رکھتے اور آپ سدا آنند مورت رہتے ہیں کون ایسا ہے جو آپ کے آد اور انت اور مہما کو برنن کر سکے جس میں دیوتوں کا بھلا ہو وہ کیجئے تب پرمیشور نے جل بہار کرنا بچار کر کہا کہ اے برھما

دیتوں کی وشا بلی ہے اور دیوتوں کی دشا دُرباسا کے شاپ دینے سے نربل ہوگئی ہے اب میری سمجھ سے یہ اُچت ہے
کہ سب دیوتا لوگ دیتوں کے پاس جا کر اُن سے پریت کر کے چھیر سمدر کو متھیں اور مندراچل پہاڑ کی متھانی بنا کر
اُس میں باشک نام سانپ کی رسّی لگا دیں اُس سمدر سے امرت اور چودہ رتن بہت اچھے نکلیں گے تب میں وہ
امرت دیوتوں کو پلاؤں گا اُس کے پینے سے دیوتا لوگ امر ہو کر دیتوں کو جیت کر اپنا راج پا دیں گے یہ بات سُن کر
دیوتوں نے بنے کیا کہ اے مہاراج دیت لوگ ہم سے بلوان بہت ہیں جب وہ امرت چھین کر پی لیں گے تب
ہمارا بس کیا چلے گا پرمیشور بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو ہم کسی تدبیر سے تم کو امرت پلا دیں گے دیتوں کو سوائے محنت
کرنے کے کچھ فائدہ نہ ہوگا تم اُن سے پریت کر کے اپنا مطلب نکال لو جس طرح سانپ نے جال میں پھنس کر
چُوہے سے پریت کر کے اپنا مطلب نکال لیا تھا اُس کا اتہاس مہابھارت میں بستار پوربک لکھا ہے جو لوگ پرمیشور
کی شرن میں رہتے ہیں اُن کا سب کام پورا ہوتا ہے جو بات دیت لوگ کہیں اُس کو مان لینا بہت لالچ نہ کرنا جس میں
تمہاری اور اُن کی پریت بنی رہے یہ آگیا دے نارائن جی انتردھیان ہو گئے تب دیوتا لوگ اُن کی آگیا سے
راجا بل کے پاس جو اُن دنوں دیتوں کے راجا تھے پہونچے راجا بل نے دیکھتے ہی مَن میں کہا کہ اندر اور برن اور
کُبیر وغیرہ دیوتا لوگ جو میرے ساتھ ہمیشہ دشمنی رکھتے تھے آج بغیر ہتھیار لیے میری شرن میں آتے ہیں اس لیے
جو بات یہ کہیں وہ ماننا چاہیے ایسا بچار کر راجا بل نے دیوتوں سے پوچھا کہ تم لوگ کس اچھا سے یہاں آئے ہو
اپنا حال کہو تب اندر بولے کہ ہم تم دونوں دیوتا اور دیت کشپ جی کے بیٹے آپس میں بھائی بھائی ہیں سو ہم نے
بچار کیا کہ کوئی تدبیر ایسی کریں کہ جس میں ہم کو اور تم کو بڑھاپا اور موت نہ آوے اور بہت اولاد پیدا ہو اس اچھا سے
ہم برھما جی کے پاس گئے تھے تب برھما جی ہم لوگوں کو نارائن جی کے پاس لے لئے تب اُنھوں نے ہماری بنتی
سُن کر کہا کہ تم لوگ راجا بل آدک اپنے بھائیوں کو ساتھ لے کر چھیر سمدر کو متھو اور مندراچل پہاڑ کی متھانی بنا کر
باشک ناگ کی اُس میں رسّی لگاؤ جس طرح دہی متھنے سے گھی نکلتا ہے اُسی طرح چھیر سمدر متھنے سے امرت اور
چودہ[14] رتن نکلیں گے تب تم لوگوں کو امرت پینے سے بڑھاپا اور موت کا کھٹکا چھوٹ کر ہمیشہ جوانی بنی رہے گی
اسی واسطے ہم لوگ آئے ہیں کہ اس کام میں آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ پریت رکھ کر سہایتا کیجیے جس میں دیوتا
اور دیت دونوں بھائی امرت پی کر امر ہو جاویں اور اے راجا بل تم سب دیوتوں کے بھی مالک ہو کر رہنا ہم لوگ
تمہارے ادھین رہیں گے یہ سُن کر راجا بل اور دوسرے دیتوں نے کہا کہ اس کام میں ہم تمہارا ساتھ دیں گے
لیکن امرت وغیرہ جو کچھ چھیر سمدر سے نکلے اُس کو بانٹ لیں گے دیوتا لوگ بولے کہ بہت اچھا تمہارا کہنا ہم کو منظور
ہے تب تو سب دیوتا اور دیتوں نے جا کر بڑی محنت سے مندراچل پہاڑ کو اکھاڑ کر جب اُس کو سمدر کے کنارے
لے چلے تب کئی دیوتا اور دیت گھائل ہو کر مر گئے تب اُنھوں نے ہار مان کر پہاڑ کو راہ میں رکھ دیا اور دیوتا اور دیتوں نے
اپنا ابھمان ٹوٹنے سے پرمیشور کا دھیان کر کے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ بنا دیا کر نے اور آپ کے یہ پہاڑ
ہم لوگوں سے سمدر تک نہیں پہونچ سکتا جیسے بھگوان انترجامی نے اُن کا دین بچن سُنا ویسے ہی گرڑ پر سوار ہو کر

وہاں آئے تب دیوتا اور دیتوں نے ڈنڈوت اور استت کر کے بنے کیا کہ اے مہاراج ہم لوگوں سے یہ پہاڑ
چھیر سمدر تک نہیں پہونچ سکتا تھوڑی دُور سے لے آنے میں بہت سے دیوتا اور دیت گھائل ہوئے اور مر گئے
یہ بچن سنتے ہی پرمیشور دین دیال نے امرت ڈرشٹ سے دیکھ کر گھائل اور مرے ہوؤں کو اچھا کر کے جِلا دیا اور بائیں
ہاتھ سے مندراچل پہاڑ کو اُٹھا کر گرڑ جی کی پیٹھ پر رکھ لیا اور سب دیوتا دیتوں کو بھی اُسی گرڑ پر بٹھا کر ایک ساعت میں
سمدر کے کنارے جا پہونچے جب مندراچل پہاڑ کو اُتار کر گرڑ جی کو وہاں سے بدا کیا تب سب دیوتا اور دیت اُن کی
اُستت کرنے لگے۔

ساتواں ادھیائے

متھا جانا چھیر سمدر کا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب پرمیشور نے سمدر کنارے پہونچ کر دیوتا اور دیتوں کو باسک ناگ کے
لانے کے واسطے آگیا دی تب اُنھوں نے پاتال میں جا کر اُس سے کہا کہ نارائن جی کی آگیا ہے تم کو مندراچل پہاڑ
میں لپیٹ کر چھیر سمدر متھا جائے گا اس واسطے تم کو بُلانے آئے ہیں چلو یہ سُن کر باسک ناگ بولا کہ پہاڑ میں لپیٹنے
سے میرے ملائم بدن کو دُکھ ہوگا اس لیے میں نہیں چل سکتا تب دیوتا اور دیتوں نے کہا کہ پرمیشور نے بُلایا ہے
اُن کی آگیا مان کر ضرور چلنا چاہیئے یہ بات سُن کر جب باسک ناگ لاچاری سے نارائن جی کے پاس گیا
تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے باسک تم کچھ سوچ مت کرو تم کو کچھ دُکھ نہ ہوگا اور امرت نکلنے میں تم بھی حصہ پاؤ گے جب
دیوتا اور دیتوں نے باسک ناگ سے وہ پہاڑ لپیٹ کر سمدر میں ڈال دیا اور پہاڑ پانی پر نہیں ٹھہر کر ڈوبنے لگا تب
دیوتا اور دیتوں نے پرمیشور سے بنے کیا کہ اے مہا پربھو پہاڑ پانی میں ڈوبا جاتا ہے ہمارا بل کچھ کام نہیں آتا سمدر
کس طرح متھیں یہ بچن سنتے ہی نارائن جی نے ایک روپ اپنا کچھپ اوتار لاکھ جوجن لمبا اور چوڑا اسمدر میں دھارن کر کے
وہ پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا جب وہ پہاڑ پانی پر ٹھہر گیا تب بھگوان نے دیوتوں اور دیتوں سے کہا کہ پہلے تم لوگ
گنیش جی کی پوجا کر لو جس میں تمہارا منورتھ سدھ ہو اور پیدائش گنیش جی کی اس طرح پر ہے کہ ایک دن شری پاربتی
بیٹھی ہوئی شری مہادیو جی کے پنکھا ہانک رہی تھیں اُس سے اُن کے ایک لڑکا پیدا ہوا تب شری پاربتی جی اُس کو
پیار سے دیکھنے لگیں اس سے ہاتھ کا پنکھا گر پڑا تب شری مہادیو جی نے کرودھ کر کے ایک ترشول ایسا اُس بالک کو
مارا کہ سر اُس کا کٹ کر نہ معلوم کتنی دُور پر جا گرا یہ دشا دیکھ کر شری پاربتی جی نے کہا کہ یہ میرا بیٹا تھا اس کو تم نے کیوں مارا
اب پھر اس کو جِلا دو نہیں تو میں بھی اپنا تن چھوڑ دوں گی یہ بات سُن کر شری شیو جی بولے کہ اس لڑکے کا سر بہت دُور
چلا گیا اب نہیں آسکتا ہے اُتر طرف سر کیے جو جو مرا پڑا ہو اُس کا سر لے آؤ تو میں اُس کو جِلا دوں ڈھونڈھنے سے
ایک ہاتھی اُتر طرف سر کیے مرا ہوا ملا اُس کا سر مہادیو جی کے گن لے آئے جیسے اُس بالک کے دھڑ سے سر جوڑ کر

مہادیوجی بولے کہ اُٹھ بیٹھ ویسے وہ لڑکا جی کر اُٹھ کھڑا ہوا تب شیوجی نے اُس کا نام گنیش جی رکھ کر یہ بردان دیا کہ آج سے تینوں لوک میں جس کے یہاں کوئی شبھ کارج ہو وہ پہلے گنیش جی کو پوج کر پیچھے سے دوسرا کام کرے تو کام اُس کا اچھی طرح پورا ہوگا اُسی دن سے سب لوگ گنیش جی کو پوجتے ہیں شوشیام سُندر کی آگیا پاکر دیوتا اور دیتوں نے بھی پہلے گنیش جی کی پوجا کی پھر نارائن جی کی آگیا سے دیوتوں نے باسُک ناگ کا سر آپ پکڑ کر دیتوں سے پونچھ پکڑنے کے واسطے کہا تب دیت لوگ ابھمان سے بولے کہ ہم کس بات میں تم سے کم ہیں جو اَشُدھ انگ پونچھ کو پکڑیں یہ سُن کر پرمیشور نے دیوتوں سے کہا کہ تمھیں پُونچھ پکڑو تب دیت لوگ سر اور دیوتا اور نارائن جی پونچھ باسُک ناگ کی پکڑ کر سمُدر کو دہی کی طرح متھنے لگے اُس سمے گھما نا مندراچل پہاڑ کا کچھپ روپ بھگوان کو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی پیٹھ میں سُہراتا ہے جب دیت لوگ سمُدر متھنے کے سمے باسُک ناگ کا سر کھینچنے لگے تب اُس کی پُھپکار سے ایسی جوالا نکلی کہ دیتوں کا بدن جلنے لگا تب دیتوں نے پھر چاہا کہ ہم لوگ پونچھ پکڑیں اُس وقت نارائن جی نے کہا کہ جو بات تم نے اپنی اچھّا سے اختیار کی ہے اُس کو چھوڑنا نہ چاہیئے جب دیوتا اور دیت سمُدر متھتے متھتے تھک گئے تب سب نے نارائن جی سے بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ اب ہم کو سامرتھ نہیں رہی کہ سمُدر کو متھیں یہ بات سُن کر جب پرمیشور نے کچھ بل اپنا اُن کو دے کر دھیرج دیا تب وہ لوگ نیا بل پاکر پھر سمُدر متھنے لگے تب پہلے ایسا بکھ ہلاہل سمُدر سے نکلا کہ جس کی گرمی سے سمُدر کے سب جلچر جیو جلنے لگے اور دیوتا اور دیتوں نے بھی گھبرا کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ اس بکھ کے رکھنے کا کہیں ٹھکانا کیجئے نہیں تو ہم لوگ اس کی گرمی سے مرا چاہتے ہیں تب بھگوان بولے کہ اس زہر کو سوائے مہادیوجی کے دوسرا کوئی قبول نہیں کر سکتا تم لوگ اُن کی بنتی کرو یہ بات سنتے ہی دیت اور دیوتوں نے شری مہادیوجی سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو اس زہر سے تینوں لوک کے جیو جل کر مرا چاہتے ہیں اس کو آپ ہی قبول کیجئے سوائے آپ کے دوسرے میں ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اس زہر کی گرمی سہ سکے یہ بات سُنکر شری مہادیوجی نے بچار کیا کہ میں بیشنو ہوں جو کوئی دوسرے کا دُکھ دیکھ کر اُس دُکھ کو دُور نہ کرے اُس کو بیشنو کہنا نہ چاہیئے اس لیے اُن کا دُکھ دُور کر دینا ضرور ہے یہ سُوچ کر شیوجی نے پاربتی جی کی طرف دیکھا تب پاربتی جی بولیں کہ اے سوامی دیوتا لوگ آپ کی شرن میں آئے ہیں جس میں ان کا بھلا ہو وہ کیجئے اور نارائن جی نے بھی شیوجی سے کہا کہ سب کوئی دیو ہیں اور آپ مہادیو ہیں اس لیے جو چیز سمدر سے پہلے نکلی ہے وہ آپ کو بھینٹ چاہیے اس سے تم اس کو قبول کرو سب جیوؤں کا دُکھ ہرنا تمھیں کو اُچت ہے تب شری مہادیوجی خوش ہو کر بولے کہ سچ ہے اس زہر کو سوائے میرے دوسرا کوئی نہیں پی سکتا اس کو میں اگر پیٹ کے اندر اُتار جاؤں تو شری رام چندر جی کو جو میرے ہردے میں رہتے ہیں دُکھ پہونچے گا اس لیے کنٹھ ہی میں اس بکھ کو رکھنا اُچت ہے یہ کہہ کر شیوجی نے وہ بکھ جو پھینے کی طرح سمُدر سے نکلا تھا ایک ہی بار سب اپنے منہ میں ڈال دیا سُوڑا تے وقت تھوڑا بکھ زمین پر گر پڑا تھا اُسی سے سنکھیا اور بچھ ناگ وغیرہ پیدا ہو کر سنسار میں آج تک موجود ہیں جو کہ مہادیوجی وہ زہر اپنے کنٹھ میں رکھے رہے اُسی کارن گلا اُن کا باہر سے نیلا رہ کر نیل کنٹھ نام پرسدّھ ہوا اور نارائن جی نے

امرت درشٹ سے دیوتا اور دیتوں کو دیکھا تو سب گرمی زہر کی اُن کے بدن سے دُور ہوگئی اور دیوتوں نے شری مہادیوجی کی بہت استت کی۔

آٹھواں ادھیاے

نکلنا کامدھین گئو اور امرت آدک کا سمدر سے

سکدیوجی بولے کہ اے راجا پھر دیوتا اور دیت پرمیشور کی اگیا سے سمدر کو متھنے لگے تب دوسری مرتبہ کامدھین گئو بہت سُندر سمدر سے نکلی تب نارائن جی نے کہا کہ اس گئو سے سنساری بست جو مانگو سو مل سکتی ہے یہ بات سُن کر دیوتا اور دیتوں نے اُس کو لینا چاہا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ یہ گئو براہمن اور رکھیشوروں کو دینا چاہیئے کیونکہ وہ لوگ بن باس کر کے کند مول آدک کھا کر دن رات ہر بھجن کرتے ہیں اور براہ جگیہ آدک میں اُن کو راجا لوگوں سے بھیکھ مانگنی پڑتی ہے اس سے یہ گئو اُن کے پاس رہے گی جس میں وہ لوگ بیفکر ہو کر پرمیشور کا دھیان کیا کریں اور بید اور شاستر میں بھی ایسا لکھا ہے کہ جب آدمی کوئی کام اپنے مطلب کے واسطے کرے تو اُس کے فائدے میں سے پہلے براہمن کو کچھ دیدے جس میں اس کا کام سدھ ہو یہ بات کہہ کر شری بھگوان وہ گئو بششٹھ اور وِدر باسا آدک رکھیشوروں کو دے کر بولے کہ تم اس گئو کو دیولوک میں رکھو جب براہمن اور رکھیشوروں کو کسی چیز کی چاہنا ہو تب گئو اپنے استھان پر لے آکر اُس سے وہ پدارتھ لیویں اور پھر گئو کو وہاں پہونچا دیویں گئو دیکر جب پھر سمدر کو متھنے لگے تب نارائن جی نے کہا کہ اب جو سمدر میں سے نکلے اُس میں ایک چیز دیت اور ایک دیوتا لیویں تیسری مرتبہ اُچیہ شرداناں گھوڑا سفید رنگ بہت خوبصورت نکلا تب دیتوں نے کہا کہ یہ گھوڑا ہمارا جائیں کے چڑھنے کے لائق ہی نارائن جی نے گھوڑا دیتوں کو دے دیا چوتھی مرتبہ ایراوت ہاتھی سفید رنگ چار دانت کا نکلا وہ دیوتوں کو دیا تب دیتوں نے کہا کہ ہاتھی ہم کو دیجئے گھوڑا ہم سے پھیر لیجئے شیام سُندر بولے کہ جو بات ٹھہر گئی اُس سے پھرنا نہ چاہیئے پانچویں مرتبہ کوستبھ من بہت تیجوان اور مہاسندر نکلی اُس کو دیکھ کر نارائن جی بولے کہ یہ چیز ہم لیں گے جب دیت اور دیوتوں نے خوش ہو کر کہا کہ بہت اچھا تب ترلوکی ناتھ نے وہ من پہ کر گلے میں پہن لی چھٹھویں مرتبہ پاریجات نام ایک درخت نکلا تب نارائن جی بولے کہ اس کلپ برچھ سے جو مانگو سو دے گا اس کو دیتوں نے لیا جو کوئی کہے کہ وہ کلپ برچھ اندرلوک میں کس طرح گیا سو جاننا چاہیئے کہ جب چودہ[۱۴] رتن سمدر سے نکلنے کے بعد دیوتا اور دیتوں میں لڑائی ہوئی تب دیوتا دیتوں کو جیت کر وہ کلپ برچھ دیولوک میں لے گئے ساتویں مرتبہ رمبھا نام اپسرا مہاسندری چھیر ساگر سے نکلی وہ کسی کو نہیں ملی بیشیا ہو کر رہی آٹھویں مرتبہ لچھمی جی مہاسندری اور تیجوان اچھا گہنا اور کپڑا پہنے داہنے ہاتھ میں کمل کا پھول اور بائیں ہاتھ میں مالا لیے سمدر سے نکلیں اُنکا روپ دیکھتے ہی سوائے نارائن جی کے سب دیوتا اور دیتوں نے اُن پہ موہت ہو کر سمدر کا متھنا چھوڑ دیا اور اُن کے چاروں طرف جمع ہو کر کہا کہ ان کو

ہم لیں گے تب لچھمی جی بولیں کہ مجھے کوئی زبردستی سے نہیں لے سکتا ہے جس میں سب گن ہوں گے اُسی کے پاس میں اپنی اچھا سے رہوں گی میرے نکٹ دیوتا اور دیت دونوں برابر ہیں تم سب دیوتا اور دیت اور تپسی اور رکھیشور اور براہمن اور گندھرب آدک اپنی اپنی نیگت باندھ کر بیٹھو ان میں سے جس پر میرا مَن چاہے گا اُس کے گلے میں جے مال ڈال کر اُس کو اپنا پت بناؤں گی جب سب لچھمی جی کی آگیا کے موافق اپنی اپنی نیگت باندھ کر بیٹھے تب لچھمی جی پہلے دیتوں کو دیکھ کر بولیں کہ ان لوگوں کا راج سدا اپنا نہیں رہتا اور یہ لوگ ابھمان میں بھرے رہ کر پاپ کیا کرتے ہیں اس لیے ان کی سنگت کرنا نہ چاہیئے پھر تپسی اور رکھیشوروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ تپا کرودھی ہو کر تھوڑا اپرادھ کرنے پر بھی بڑا شاپ دیتے ہیں پھر گیانیوں کو دیکھ کر بولیں کہ یہ لوگ نیم اور آچار سے نہ رہ کر اپنے من مانا کرم کرتے ہیں پھر دیتوں کو دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ نربل ہیں جب ان پر کچھ بپت پڑتی ہے تب نارائن جی کی شرن میں جا کر اُن سے سہایتا لیتے ہیں اس لیے اُن کو بھی قبول نہیں کرتی ہوں تب پرتھوی نے بہت سُندر رتن جٹت سنگھاسن لاکر اُس پر لچھمی جی کو بیٹھالا اور گنگا اور جمنا اور نربدا آدک تیرتھ استری روپ ہو کر سونے کے کلسوں میں اپنا اپنا جل لائیں اور کامدھین گئو نے دودھ اور دہی اور گوبر اور گئو موتر اور گھی ملا کر پنچ گبیہ بنایا اور تیرتھوں کے جل سے لچھمی جی کو اسنان کرایا اور بہت اُتم گہنا اور کپڑا پہنا کر جتھا جوگ اُن کا سنگار کیا تب لچھمی جی برہما جی کو دیکھ کر بولیں کہ یہ بوڑھے ہیں پھر اِندر اور برن اور کبیر دیوتا کو دیکھ کر کہا کہ ان سب کو آٹھوں پہر اپنی پدوی بڑھنے کی اِچھا بنی رہتی ہے پھر لومس آدک رکھیشوروں کو دیکھ کر بولیں کہ ان لڑکوں کی اتنی بڑی عمر ہے کہ کتنے ہی برہما ان کے سامنے ہو کر مر جاتے ہیں سو بڑی عمر ہونے میں نربل ہو کر اشبھ کرم کرنے سے نہیں ڈرتے اور موت کا ڈر نہیں رکھتے جو آدمی مرنے سے ڈرتا ہے اُس سے برا کرم نہیں ہوتا ہے پھر لچھمی جی نے نارائن جی کے سامنے جا کر اُن کے روپ اور تیج اور بل اور گنوں کو دیکھ کر کہا کہ یہ ترلوکی ناتھ سب گنوں سے جیسا میرا مَن چاہتا ہے بھرے ہوئے ہیں لیکن ایک دوش ان میں بھی ہے کہ سنساری بستُ کی اِچھا اور کسی کا موہ نہیں رکھتے اور کرپا دیا اُن کی کچھ جپ اور اسرن کے آدھین نہیں ہے دیکھو اُدھو بھکت جو جنم بھر ان کی سیوا میں رہے ان کو انھوں نے آگیا دی کہ تم بدرکا شرم میں جا کر تپ کرو تب تمھاری مکت ہوگی اور وہ بدھک جس نے ان کے پاؤں میں بان مارا تھا اُس کو بمان پر بیٹھا کر اُسی تن سے بیکنٹھ کو بھیج دیا یہ سب دوش ہونے پر بھی ان سے بڑا تینوں لوک میں کوئی نہیں ہے اِس واسطے میں ان کا چرن کمل سواب کر اپنا جنم سوارتھ کروں گی یہ بات کہہ کر لچھمی جی نے وہی مالا جو ہاتھ میں لیے تھیں بیکنٹھ ناتھ کے گلے میں ڈال دیا تب بھگوان بولے کہ تم آٹھوں پہر ہمارے ہردے میں بسی رہو گی یہ دیکھ کر دیوتا اور دیتوں نے بہت خوشی سے کہا کہ اے لچھمی جی تم نے بہت اچھا کیا کہ نارائن جی کے گلے میں مالا ڈال دیا اُسی سمے سمدر نے آدمی کا روپ بن کر بید اور شاستر کے موافق لچھمی جی کا بیاہ نارائن جی سے کر دیا اور بشوکرما نے گہنا اور پرتھوی نے موتی اور رتنوں کا مالا اور ناگوں نے کنڈل لاکر لچھمی جی کو پہنایا اور شری مہادیو جی آد دیوتوں نے آنند پورک لچھمی نارائن پر پھولوں کی برکھا کی

اور دیت اور دیوتوں نے دُندبھی آدک بڑی خوشی سے بجائی اور اندر کی اپسراؤں نے آکاش میں آکر اپنا ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سنایا اُس وقت تینوں لوک میں منگلا چار ہوا اور لچھمی جی کے درشن سے دیوتا اور دیتوں کے بدن میں بل آگیا پھر نارائن جی کی آگیا سے دیوتا اور دیت سمُدر متھنے لگے تب نوئیں مرتبہ کنیا روپ ہو کر بارُنی سمُدر سے نکلی اُس کو دیتوں نے لے لیا دسوئیں مرتبہ ایک پُرش بہت سُندر اور تیجوان دھنونتر نام بید پرمیشور کا اَوتار جگیہ بھاگ کا لینے والا ایک ہاتھ میں امرت کا کلسا اور دوسرے ہاتھ میں ایک ہار لیے سمُدر سے نکلا اُس کو دیکھتے ہی دیوتا اور دیتوں نے خوش ہو کر کہا کہ اسی امرت کے واسطے ہم لوگوں نے اتنا پرشرم کیا تھا سو نکلا یہ کہتے ہی ایک دیت نے دوڑ کر وہ کلسا دھنونتر بید سے چھین لیا تب دیوتا بولے کہ اس میں آدھا حصہ ہمارا بھی ہے دیتوں نے اَدھرم سے جواب دیا کہ ہمارے پینے سے جو بچے گا سو تم کو بھی دیں گے جب دیوتوں نے ہار مان کر یہ حال نارائن جی سے کہا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ تمھارے کہنے سے وہ لوگ امرت نہ دیں گے لیکن ہم اپنی مایا سے کوئی اُپائے کر کے امرت تم کو پلا دیں گے تم سوچ مت کرو نارائن جی کے کہنے سے دیوتوں کو دھیرج ہوا اور دیت امرت کا کلسا جو دھنونتر بید سے چھین لے گئے تھے سو اُس کلسے کو اور اور دیت جو زیادہ بلوان تھے ایک دوسرے سے چھین لیتے تھے لیکن کسی دیت کو اتنا وقت نہیں ملتا تھا جو اُس امرت کو پی سکے اُس سمے نارائن جی استری روپ موہنی مورت مہا سندر اور اُتم گہنے اور کپڑے اور رتن پہنے پرگٹ ہو کر جہاں دیوتا اور دیت تھے اُس طرف چلے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا موہنی روپ اُس کو کہتے ہیں جس کا روپ دیکھنے سے دیوتا اور دیت اور آدمی اور جوگیشور اور مُنی اور جتی سب موہت ہو کر بے سُدھ ہو جاتے ہیں وہی روپ پرمیشور نے دھارن کیا تھا۔

نواں ادھیائے

لینا کلسا امرت کا موہنی روپ بھگوان کا دیتوں سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب دیوتا اور دیتوں نے اُس موہنی روپ استری کو اپنی طرف آتے دیکھا تب وہ لوگ اُس کے روپ پر موہت ہو کر امرت پینا بھول گئے یہ دشا دیکھ کر جب وہ روپ وتی استری اُن دیتوں کی طرف کٹاکش (نازو ادا) کرتی ہوئی چلی اُنھوں نے بہت خوش ہو کر آپس میں کہا کہ دیکھو ہمارا بھاگ اُدے ہوا جو ایسی مہا سُندر استری جس کے برابر تینوں لوک میں دوسری استری نہ ہو گی ہماری طرف چلی آتی ہے ہم لوگ امرت پینے کا جھگڑا جو آپس میں رکھتے ہیں اُس کے فیصلہ کرنے کے واسطے اس استری کو پنچ قرار دے کر امرت کا کلسا اس کے سامنے رکھ دیویں جو یہ اپنے دھرم سے سب کو بانٹ کر پلا دیوے اُس کو پی لیویں آپس میں جھگڑا کرنا اچھا نہیں ہوتا یہ صلاح کر کے دیتوں نے امرت کا کلسا موہنی روپ بھگوان کے پاس لے جا کر کہا کہ

اسے مہاسُندری اس امرت کے پینے کے واسطے ہم لوگوں میں جھگڑا ہے اس لیے ہم اپنی خوشی سے تم کو پنچ ٹھہراکر
چاہتے ہیں کہ یہ امرت تم اپنے ہاتھ سے بانٹ کر سب کو پلا دو جب موہنی روپ بھگوان اُن کی باتوں پر کچھ دھیان
نہ کرکے آگے چلے اور دیتوں نے اُن کے چرنوں پر گر کر امرت بانٹنے کے واسطے بہت بنتی کی تب موہنی روپ
بھگوان نے دیتوں کی طرف دیکھ کر مُسکرا دیا جب وہ مُسکرانا دیکھ کر دیت لوگ سب اُچیت ہو گئے تب موہنی روپ
بھگوان نے دیتوں کو اپنے روپ پر موہت دیکھ کر کہا کہ تم لوگ مجھ بیشیا استری سے کہاں جان پہچان رکھ کر امرت
بانٹنے کے واسطے پنچ ٹھہراتے ہو گیانی کو کبھی بیشیا کا بشواس کرنا نہ چاہیئے اور جو تم امرت بانٹنے کے واسطے ایسی ہی
ہٹھ کرتے ہو تو میرے نکٹ امرت نکالنے میں تمہارا اور دیوتوں کا پرشرم برابر ہے تمہاری خوشی ہو تو میں آدھا آدھا
امرت دونوں کو پلا دوں اور تم لوگ جو اَدھرم سے سب امرت لینا چاہتے ہو تو میں ایسی جھوٹی پنچایت نہیں کرتی
یہ بات سُن کر دیتوں نے کہا کہ اے پران پیاری تم سچ کہتی ہو ہم لوگ اَدھرم سے سب امرت اکیلے پینا چاہتے
تھے اب ہم نے تم کو اپنا پنچ مانا ہے اس کارن ہم لوگ تمہاری آگیا مانیں گے جو چاہو سو تم کرو جب موہنی روپ
بھگوان نے جانا کہ دیت لوگ اچھی طرح ہمارے بس ہو چکے تب دیت اور دیوتوں سے کہا کہ تم لوگ اسنان کرکے
پوتر ہو کر اگن میں آہت دیو اور دونوں الگ الگ پنگت باندھ کر کشا کے آسن پر بیٹھو تو میں امرت بانٹ کر پلا دوں
جب موہنی روپ بھگوان کے کہنے سے دیوتا اور دیت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر الگ الگ بیٹھے تب موہنی روپ
بھگوان دیتوں سے بولے کہ میں پہلے دیوتوں کو امرت دے کر پیچھے تم کو پلاؤں گی دیتوں نے کہا کہ ہم کو تمہارا کہنا
منظور ہے یہ سنتے ہی موہنی روپ بھگوان نے کلسا امرت کا اُٹھا لیا اور دیتوں کی پنگت میں جا کر اُن کو امرت پلایا
اور دیتوں کی طرف ترچھی چتون سے دیکھنا شروع کیا تو دیت لوگ اُسی چتون کے مد سے متوالے ہو کر پینا امرت کا
بھول گئے جب موہنی روپ بھگوان سب دیوتوں کو امرت پلاتے ہوئے پنگت کے بیچ میں جہاں سورج اور چندرما
بیٹھے تھے پہونچے تب راہُ نام دیت نے کلسا امرت کا دیکھ کر بچار کیا کہ اس استری نے ہم لوگوں کو اپنے روپ پر
موہت کرکے اَمرت دیوتوں کو پلا دیا اور دیتوں کو اَمرت پینے سے نراس رکھا جب ایسا بچار کر اُس دَیت نے
اپنا روپ دیوتوں کے برابر بنا لیا اور سورج اور چندرما کے بیچ میں بیٹھ کر اَمرت پیا تب سورج اور چندرما نے چلّا کر
موہنی روپ بھگوان سے کہا کہ یہ دیت ہے جیسے یہ بچن موہنی روپ بھگوان نے سُنا ویسے ہی بچا ہوا امرت
چندرما پر گرا کر سُدرشن چکر سے راہُ کا سر کاٹ لیا لیکن وہ دیت امرت پینے کے پرتاپ سے نہیں مرا سر اور دھڑ
اُس کا دو روپ ہو کر الگ الگ اُٹھ کھڑا ہوا سورج اور چندرما نے موہنی روپ بھگوان سے کہا کہ اے مہاراج
اب اس کو نہ ماریئے چھوڑ دیجیے کیونکہ جتنے ٹکڑے اس کے ہوں گے امرت پینے کے پرتاپ سے اتنے ہی
روپ ہو کر جیتے رہیں گے یہ سُن کر موہنی روپ بھگوان نے راہُ سے کہا کہ تو نے دیوتوں میں بیٹھ کر اَمرت پیا ہے
اِس سے تو دیتوں کا لچھن اور سوبھاؤ چھوڑ دے سورج آدک سات گرہوں کے ساتھ رہ کر اپنی پوجا لیا کر
اُسی دن سے نو گرہ ہوئے اس کے سر کو راہُ اور دھڑ کو کیت کہتے ہیں سورج اور سورج اور چندرما کے بتلانے سے

موہنی روپ بھگوان نے راہ دیت کا سر کاٹ لیا تھا اسی سبب سے اُن سے دشمنی رکھ کر جب اماوس کے دن اور پورنماسی کی رات کو بہت پرکاش سورج اور چندرما میں ہوتا ہے تب وہی راہ اور کیتُ آکر اُن کو نگلنا چاہتے ہیں جس کو چندر گرہن اور سورج گرہن کہتے ہیں اُس وقت بھگوان کی اگیا سے سُدرشن چکر اُن کی رچھیا کرتے ہیں اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا موہنی روپ بھگوان نے امرت پلا کر سُدرشن چکر کو واسطے رچھیا کرنے سورج اور چندرما کے وہاں چھوڑا اور آپ انتردھیان ہو کر بیکنٹھ کو پدھارے بھگوان نے یہ بچار کر دیتوں کو امرت نہیں پلایا کہ وہ لوگ امرت پینے سے امر ہو کر سنساری جیوؤں کو دُکھ دیں گے ان کو امرت پلانا ایسا ہے جیسے کوئی سانپ کو دودھ پلاوے۔

دسواں ادھیائے

لڑائی ہونا دیوتا اور دیتوں سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا امرت نکالنے میں محنت دیوتا اور دیتوں کی برابر ہی تھی لیکن جس کو نارائن جی دیتے ہیں وہی پاتا ہے جس طرح آدمی اپنے فائدے کے واسطے بہت تدبیر کرتے ہیں اُن میں جس پر بھگوان کی کرپا ہوتی ہے وہی اپنا مطلب پاتا ہے نہیں تو بغیر مرضی پرمیشور کے سب محنت اُس کی بیکار جاتی ہے اسی طرح دیتوں کی دشا ہوئی اے راجا جب موہنی روپ بھگوان وہاں سے انتردھیان ہو گئے تب سب دیت لوگ ہوش میں آکر کہنے لگے کہ وہ سُندری سب امرت دیوتوں کو پلا کر کہیں چلی گئی اُن دیتوں میں جو بڑھان تھے انھوں نے کہا کہ کلسا امرت کا ہمارے ہاتھ لگا تھا تم لوگوں نے اپنی اگیا تا سے ایک استری پر موہت ہو کر امرت اس کو دیدیا وہ موہنی روپ نارائن جی تھے جنھوں نے دیوتوں کی سہایتا کرنے کے واسطے ہم کو دھوکھا دے کر امرت لے لیا یہ سمجھتے ہی دیت لوگ کرودھ کر کے دیوتوں سے لڑائی کرنے کے واسطے تیار ہوئے تب دیوتوں نے لڑائی کی تیاری کی دیوتوں کی طرف راجا اندر ایراوت ہاتھی پر چڑھے اور چندرما اور سورج اور برن اور کبیر آدک سیناپتیوں کو اپنے ساتھ لیا وہ لوگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے اور بہت طرح کے ہتھیار لیے رتھ اور گھوڑا اور ہاتھی اور بمان آدک پر بیٹھ کر رن بھوم آئے اور دیتوں کی طرف راجا بل بہت اچھے گہنے اور کپڑے پہنکر پربھاس نام بمان آکاش گامی پر جسے نام دانو نے اُس کو بنا دیا تھا سوار ہوا اور ہیگریو हयग्रीव اور دو مورودھا मूच्छा پرچتی विप्रचित्ती اور کال نیم آدک اِس کے سیناپتیوں نے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر بہت طرح کے ہتھیار باندھ لیے اور شیر اور پنچھی اور مچھلی آدک اُس بمان پر چڑھ کر لڑائی میں آئے اُس وقت دونوں فوج میں مارو باجا بجنے اور بہت طرح کے جھنڈے پھرانے سے کیسی شوبھا معلوم دیتی تھی جیسے دوسرا چھیر سمندر وہاں پرگھٹ ہوا اور اتنی فوج دونوں طرف تھی کہ جس کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا تھا پھر دیوتا اور دیت

اپنی برابر والی جوڑی کو دیکھ کر سوار سے سوار اور پیدل لڑنے لگے اس طرح دونوں طرف سے تلوار اور بھسنڈی اور تیر اور سانگ اور ترشول اور بجر آدک بہت طرح کے ہتھیار چلنے لگے جیسے ساون بھادوں میں بہت برکھا ہوتی ہے راجا بَل سے سانگ اور بجر اور ترشول آدک بہت طرح کے ہتھیار چل کر ایسا دیواسر سنگرام ہوا جس میں خون ندی کی طرح بہہ نکلا اور ہتھیاروں کی گھٹا چھا کر تلوار بجلی کی طرح چمکتی تھی جب اُس لڑائی میں پرمیشور کی کرپا سے دیوتوں نے بہت دیتوں کو مار ڈالا اور اندر نے مارے بانوں کے راجا بَل کو گھبرا دیا تب اُس نے سامنے لڑنے کی سامرتھ نہ رہنے سے مایا جدھ کرنا شروع کیا اور اپنا بمان آکاش میں لے جا کر دیوتوں کی فوج پر ہتھیار اور پہاڑ اور آگ اور خون اور پیپ وغیرہ برسانے لگا اور ننگی ننگی راچھسیاں کھڑک اور کھپر لیے دیوتوں کی فوج میں آپہنچیں اور چاروں طرف سے سمندر کا پانی چڑھا آتا دکھائی دینے لگا یہ دشا دیکھتے ہی دیوتوں نے گھبرا کر نارائن جی کا سمرن کر کے اُن سے سہایتا چاہی تب دین دیال انترجامی اپنے بھگتوں کا دُکھ دیکھ کر اُسی سمے گرڑ پر چڑھے اشٹ بھجی مورت سے ہتھیار دھارن کیے ہوئے دیوتوں کی فوج میں آئے اور اُن کو دھیرج دے کر کہا کہ تم لوگوں نے امرت پیا ہے مرنے سے بے ڈر ہو کر دیتوں سے لڑو وہ تم کو نہیں جیت سکیں گے تب بھگوان کا درشن پانے اور اُن کے دھیرج دینے سے سب دیوتا بہت بل پا کر پھر دیتوں سے لڑنے لگے جب نارائن جی کو دیکھتے کال نیم دیت شیر پر چڑھا ہوا اُن کی طرف دوڑا اور ایک ترشول اُن پر چلایا تب بیکنٹھ ناتھ نے وہ ترشول پکڑ کر سُدرشن چکر سے اُس کا سر باہن سمیت کاٹ ڈالا جب کال نیم کا مرنا دیکھ کر مالی اور سُمالی دیت بھگوان کے سامنے لڑنے آئے تب شیام سُندر نے اُن کا سر بھی سُدرشن چکر سے گرا دیا پھر مالوان دیت نے آ کر ایک گدا نارائن جی پر اور دوسری گدا گرڑ پر ماری سُو ہاری بھو نے اُس کا بھی سر سُدرشن چکر سے کاٹ لیا۔

گیارھواں ادھیائے

بجے ہونا دیوتوں کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت بیکنٹھ ناتھ کے آتے ہی دیتوں کی سب مایا اس طرح جاتی رہی جس طرح سپنے کا دُکھ جاگنے سے جاتا رہتا ہے اور دیوتوں کو بڑا بھروسہ ہو کر راجا اندر اور راجا بَل سے پھر سنگھ جدھ ہونے لگا تب راجا اندر نے کہا کہ اے راجا بَل تم نٹوں کی طرح چھل کر کے ہمارا راج لینا چاہتے ہو شُور بیروں کی طرح سامنے ہو کر جدھ کرو آج دیتوں کو مار کر سب دنوں کا بَیر تم سے لوں گا یہ بچن سُنتے ہی راجا بَل بولے کہ اے اندر ابھی چار دن ہوئے کہ تم ہمارے سامنے سے بھاگ گئے تھے آج تم کو ایسا ابھمان کرنا نہ چاہیئے ہمیشہ دن کسی کے برابر نہیں رہتے اگیان آدمی تھوڑا دُکھ اور سُکھ ہونے سے ابھمان کرتے ہیں اور جیت ہار پرمیشور کے ادھین ہے اس سے ہمارا اور تمہارا کیا کچھ نہیں ہو سکتا ایسا کہہ کر راجا بَل نے راجا اندر کو بانوں سے بیاکل کر دیا تب

راجا اندر نے بجر سے راجا بل کو مارا تب راجا بل اس طرح آکاش سے پرتھوی پر بان سمیت گرے جس طرح پنکھ کٹا ہوا
پہاڑ گرتا ہے یہ دشا راجا بل کی دیکھتے ہی جچھ نام دیت نے اپنی سواری کے شیر کو دوڑا کر ایک گدا راجا اندر پر اور دوسری
ایراوت ہاتھی کے مستک پر ایسی ماری کہ وہ ہاتھی بیاکل ہو کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تب اندر ہاتھی پر سے اتر کر رتھ پر
چڑھے جب ماتل سارتھی کی پھرتی دیکھ کر جچھ دیت نے ایک ترشول ماتل سارتھی کے مارا تب اندر نے بجر سے
سر اس کا کاٹ لیا اس سے مارے جانے کا حال نارد جی سے سنکر نموچی اور بل اور پاک نام تین دیت مہابلوان
اندر سے لڑنے کو آئے اور انھوں نے اندر کو دُربچن کہہ کر اتنے بان مارے کہ اندر رتھ سمیت اس طرح چھپ گئے
جس طرح سورج بدلی میں چھپ جاتے ہیں جب یہ دشا دیکھ کر سب دیوتا گھبرائے تب اندر نے اپنے بجر سے بل
اور پاک دونوں دیتوں کو مار کر پھر وہی بجر نموچی پر چلایا لیکن اس بجر سے نموچی کا سر نہ کٹا جب اندر نے من میں بہت
گھبرا کر کہا کہ دیکھو جس بجر سے میں نے برترا اسر کو مار کر پہاڑوں کی پنکھا کاٹی تھی اس بجر سے نموچی کا سر نہ کٹا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ میرے بجر کی سامرتھ جاتی رہی یہی سوچ اور بچار اندر کر رہے تھے کہ اسی سمے یہ آکاش بانی ہوئی
کہ اے اندر نموچی کو بر دان ہے کہ کسی گیلی یا سوکھی چیز سے نہیں مرے گا کوئی دوسرا اُپاے اس کے مارنے کا
کرو یہ آکاش بانی سنتے ہی اندر نے سمدر کا پھینا بجر میں لپیٹ کر اس پر چلایا تو سر اس کا کٹ گیا جب اسی طرح
دوسرے دیوتوں نے بھی بہت دیتوں کو مارا تب برہما جی نے بچار کیا کہ دیوتا اور دیت دونوں میری اولاد ہیں
اور دیوتا سب دیتوں کو مارا چاہتے ہیں ایسا سمجھ کر برہما جی نے نارد مُن سے کہا کہ تم جا کر سب دیوتوں کو سمجھا دو
کہ اب نہ لڑیں اسی سمے نارد جی نے جا کر دیتوں سے کہا کہ تم نے سینا پتیوں کو مار ڈالا اب سب دیتوں کو کس واسطے
مارتے ہو اور دیتوں کو سمجھایا کہ ابھی تمہارے دن کھوٹے ہیں مت لڑو جب نارد مُن کے سمجھانے سے دیوتا اور دیتوں نے
لڑنا چھوڑ دیا تب اندر آدک دیوتوں نے پرمیشور کی دیا سے جیت کر نقارہ بجایا اور اپسراؤں نے ناچ دکھلا کر
گندھربوں نے گانا سنایا جب نارائن جی بیکنٹھ کو گئے تب سب دیوتا پرمیشور کا جس گاتے ہوئے اپنے اپنے
لوک میں جا کر سکھ اور آنند کرنے لگے اور راجا اندر اپنے سنگھاسن پر بیٹھے اور جب نارد مُن کی آگیا سے
دیت لوگ اور راجا بل اُن دیتوں کا سر جو کٹا ہوا پڑا تھا اور گھائل دیتوں کو اُٹھا کر استاچل پربت
پر شُکراچارج کے پاس لے گئے اور شکراچارج نے سنجیونی بدیا سے سب دیتوں کو جلا کر راجا بل
کو بہت دھیرج دیا تب راجا بل نے ہنستے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں آپ کی دیا سے کچھ
سوچ نہیں کرتا کبھی میری جیت ہوتی ہے کبھی دیوتوں کی اب دیوتوں کے دن اچھے ہیں اس سے ان کی جیت
ہوئی جب ہمارے دن اچھے آویں گے تب ہم لوگ بھی آپ کے آشیرباد سے دیولوک کا راج پاویں گے
یہ سن کر شکراچارج نے راجا بل کے دھیرج اور گیان کی بڑائی کی اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم نے
امرت نکالنے کی کتھا جو پوچھی سو ہم نے کہی -

بارھواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا سُندرتائی موہنی روپ بھگوان کی راجا پریچھت سے

اتنی کتھا سن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے شکدیو سوامی موہنی روپ کیسا سُندر تھا جس کو دیکھ کر سب دیوتا اور دیت ایسے موہت ہو گئے کہ دیتوں کو امرت پینا بھول گیا شکدیو جی بولے کہ اے راجا ہم اُس روپ کا برنن تم سے کہاں تک کریں وہ موہنی روپ ایسا سُندر تھا کہ جس کو دیکھ کر شری مہادیو جی بھی جنھوں نے کامدیو کو بھسم کر ڈالا تھا موہت ہو گئے تھے تو پھر دیوتا اور دیت اور آدمی وغیرہ کون گنتی میں ہیں جو اپنے کو سنبھال سکیں اس کی کتھا اس طرح پر ہے کہ ایک دن شری پاربتی جی نے شری مہادیو سوامی سے کہا کہ بشن بھگوان نے جس استری روپ سے دیتوں کو موہ لیا تھا اُس روپ کو میں دیکھا چاہتی ہوں یہ سُن کر شری مہادیو جی شری پاربتی جی سمیت نندی گن پر سوار ہو کر بیکنٹھ میں بشن کے پاس گئے بشن بھگوان نے ان کو آدر پُوربک بیٹھا کر پوچھا کہ آج آپ کدھر چلے تب شری مہادیو جی نے استت کر کے بنے پوربک کہا کہ اے دینا ناتھ جس روپ سے آپ نے دیتوں کو موہ لیا تھا اُسی موہنی روپ کو میں بھی دیکھا چاہتا ہوں بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے مہادیو جی موہنی روپ کے دیکھنے سے تم کام بس ہو کر بے قرار ہو جاؤ گے شری شیوجی نے جواب دیا کہ دیت لوگ اپنے من اور اندریوں کے ادھین رہ کر کامدیو کے بس ہو رہے ہیں اس سے اُن کی یہ دشا ہوئی تھی اور میں اپنی اندریوں کو بس میں رکھتا ہوں اس لیے موہنی روپ دیکھ کر اُس پر موہت نہ ہوں گا اور پاربتی بھی اُس روپ کو دیکھنا چاہتی ہے جس طرح آپ میری بنتی سدا مانتے رہے ہیں اسی طرح یہ اچھا بھی میری پوری کیجئے یہ سُن کر بشن بھگوان بولے کہ اے بھولا ناتھ تم ہمارے نرگُن روپ کے چاہنے والے ہو جو گھٹنے اور بڑھنے اور کھانے اور پہننے سے رہت ہو کر کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اس سے تم اُسی روپ کو دیکھا کرو اور سگُن روپ میرا اُس کو دیکھنا چاہیئے جس کو نرگُن دیکھنے کا گیان نہ ہو جس میں سگُن روپ دیکھ کر نرگن روپ سے پریت پیدا کرے اور جو کوئی اگیانی میرے نرگُن روپ کو نہیں دیکھ سکتے اُن کو میں اپنے سگن روپ کا درشن دے کر گیانی بناتا ہوں کہ وہ تھوڑا سا پریم کر کے اپنا مطلب پا جاویں جب یہ سب باتیں سننے پر بھی شری مہادیو جی نے موہنی روپ دیکھنے کے واسطے بہت ہٹھ کی تب بیکنٹھ ناتھ ہنس کر بولے کہ تم اور پاربتی جی دونوں اوٹ میں جا کر بیٹھو ہم تم کو اپنا موہنی روپ دکھلا دیں گے پرنتُ چیتن رہنا یہ کہہ کر نارائن جی وہاں سے انتردھیان ہو گئے جب شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی دونوں آڑ میں ہو بیٹھے تب شیام سندر کی اچھا سے اُسی جگہ ایک باغ بہت اچھا کنڈ اور باؤلی اور بہت طرح کے پنچھیوں سمیت پیدا ہو گیا اُس وقت شری شیوجی اور شری پاربتی جی بڑی ابھلاکھا سے چاروں طرف دیکھ کر آپس میں کہتے تھے کہ دیکھا چاہیئے کہ وہ روپ کدھر سے پرگٹ ہوتا ہے اور شری پاربتی جی اپنی سُندرتائی کے سامنے

دوسری استری کو کچھ مال نہیں سمجھتی تھیں اس لیے وہ موہنی روپ دیکھنے کی بڑی چاہ رکھ کر یہ بچارتی تھیں کہ وہ روپ مجھ سے سوائے سُندر ہے یا نہیں اسی اچھا سے شری پاربتی جی بار بار اُٹھ کر اُس باغ میں چاروں طرف دیکھتی تھیں جس سمے شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی موہنی روپ دیکھنے کے واسطے بہت آشار کھتے تھے اُسی سمے یکایک ایک طرف سے موہنی روپ استری بہت سُندر اچھا گہنا اور کپڑا پہنے پرگٹ ہوئی اور مُکھار بند اُس کا بجلی کی طرح چمکتا تھا اور جڑاؤ کردھنی گھونگھرو دار کمر میں پہنے ایک گیند کپڑے کا بہت اچھا اور گول ریشم سے سیا ہوا جیسا لڑکے لوگ کھیلا کرتے ہیں اپنے ہاتھ میں لیے آکاش میں اُچھال کر پھر روک لیتی تھی سو گیند اُچھالنے اور آکاش اور پرتھوی یعنی نیچے اور اوپر دیکھنے کے وقت انار ایسی چھاتی آنکھ دکھلائی دیتی تھی تب دیکھنے والوں کا من ڈگ جاتا تھا اس طرح وہ موہنی روپ باغ میں چاروں طرف گیند کھیلتی پھرتی تھی جیسے شری مہادیو جی کی اور اُس کی آنکھیں چار ہوئیں اور اُس موہنی روپ نے آنکھ مٹکا کر مسکرا دیا ویسے ہی شری مہادیو جی اُس کا روپ اور جوبن دیکھتے ہی کاماتر ہو کر اس پر موہت ہو گئے اور مرگ چھالا جو پہنے تھے اُس کو اُتار کر پھینک دیا اور شری پاربتی جی کو وہاں اکیلی چھوڑ کر آپ اُس موہنی روپ کے سامنے چلے گئے اور وہ سُندری شری مہادیو جی سے کچھ اسنیہہ نہ کر کے آگے کو چلی تب شری مہادیو جی اُس موہنی روپ پر اس طرح موہت ہو کر اُس کے پیچھے دوڑے جس طرح سانڈ گئو کے پیچھے دوڑتا ہے اور کامدیو نے اپنا موقع پا کر شیو جی سے اپنا بدلا لیا جب شری مہادیو جی اُس موہنی روپ کے پاس پہونچے اور اُس نے گھونگھٹ ڈال کر اپنا منھ چھپا لیا تب بھولا ناتھ اُس کے منھ چھپا لینے سے بہت بیاکل ہو کر من میں کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو اس کے پاس آیا کہ منھ دیکھنے سے بھی بکھر رہا اور شری پاربتی جی نے بھی وہاں جا کر اُس استری کی سُندرتا دیکھی تو اپنے روپ کو اس کے سامنے ہزار حصہ میں ایک حصے کے بھی برابر نہیں پایا اور پاؤں موہنی کا موتی کی طرح چمکتا دیکھ کر بہت شرمندہ ہو کر اپنے من میں کہا کہ ایسی سندر استری میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کے سامنے میری کچھ گنتی نہیں ہے جب شری مہادیو جی بہت کاماتر ہو کر بے چین ہو گئے اور گیان کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی تب شیو جی نے دوڑ کر اُس موہنی کو اپنے گلے سے لگا لیا سو وہ چٹک کر آگے کو چلی جب گود میں لینے سے شری مہادیو جی بہت بے صبر ہو گئے تب اُس کو پکڑنے کے واسطے اُسکے پیچھے دوڑے لیکن وہ موہنی اس طرح چمک کر نکل جاتی تھی کہ دوڑنے پر بھی شیو جی کا ہاتھ اُس کے بدن تک نہیں پہونچتا تھا اُسی سمے وہ سندری شری مہادیو جی کی درشٹ سے انتردھیان ہو کر ایک ساعت میں پھر پرگٹ ہوئی تب شری شنکر جی نے اُس کو جھپٹ کر پکڑ لیا پھر وہ شری مہادیو جی کو جھٹک کر الگ ہو گئی جب اس کھینچا کھینچ میں کپڑا موہنی روپ بھگوان کا ڈھیلا ہو کر گر پڑا اور شیو جی نے اُس کو ننگے دیکھا تب کامدیو کے بس ہو کر اُس کو گود میں اُٹھا لیا اور موہنی روپ بھگوان کی اچھا سے اُسے گود میں لیے ہوئے اُسی طرح رکھیشوروں اور منیشوروں کے استھانوں پر بھٹکاتے جب بھولا ناتھ بہت دوڑنے سے تھک کر رکھیشوروں اور منیشوروں کے آگے بہت شرمندہ ہوئے اور موہنی روپ کو گود میں لینے سے گیان اور دھیرج اُن کا چھوٹ کر بیج گر پڑا تب موہنی روپ بھگوان یہ دشا اُن کی

دیکھ کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے سو جہاں جہاں شری مہادیو جی کا بیج گرا تھا وہاں سونا اور چاندی اور پارے کی
کھان پیدا ہو گئی اور بیج گرنے اور موہنی روپ کے انتردھیان ہونے سے شری مہادیو جی بہت اُداس اور لجت
ہو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور یہ اِچھا کرنے لگے کہ پھر وہ موہنی پرگٹ ہو اُسی سمے شری پاربتی جی وہاں
پہونچ گئیں اُن کو دیکھتے ہی شری مہادیو جی نے بہت لجت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو یہ کام اور کرودھ اور لوبھ اور
موہ کو اپنے بس جان کر ہزاروں برس سمادھ میں بیٹھا تھا سو اس موہنی روپ کے دیکھنے سے سب گیان میرا بھول کر
میں بیکل ہو گیا اور اُس کے پیچھے بوڑھوں کی طرح دوڑتا ہوا پھرا اور اپنا دھیرج اور بڑائی چھوڑ کر مُن اور رکھیشوروں کے
نکٹ اپنی ہنسی کرائی اس سے مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کامدیو کو اپنے بس میں رکھا کہ کر نارائن جی سے موہنی
روپ دیکھنے کی ہٹھ کی تھی اسی سے گربت پر ہاری بھگوان نے گیان میرا ہر کر میری یہ دشا کی سنسار میں جو لوگ اپنے
گیان کا گھمنڈ رکھتے ہیں اُن کو مورکھ سمجھنا چاہیئے پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے کہ جس سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا
ایسا بچار کر شری مہادیو جی بہت چنتا کرنے لگے جب پرمیشور نے دیکھا کہ بھولا ناتھ میرے بھکت بہت لجت ہو کر
اسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کرنا چاہتے ہیں تب بشن بھگوان چتربھجی روپ سے شیو جی کے پاس آ کر پرگٹ ہوئے
اور شری مہادیو جی کا ہاتھ پکڑ کر آدر پوربک بولے کہ اے سداشیو بھولے ناتھ تم کچھ چنتا مت کرو یہ موہنی روپ
دیکھنے سے جوگی اور مُن آدک کسی کا گیان ٹھکانے نہیں رہتا اور مایا روپی استری کی چاہنا میں بڑے بڑے رکھیشور
اور مہاتما اور سنساری جیو اپنا دھرم اور کرم چھوڑ دیتے ہیں تم سنساری جیوؤں سے الگ ہو نہیں تو اس مایا روپی
سمُدر میں کون جیتن ایسا ہے جو نہیں ڈوبا اس مہا ساگر سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا دیکھو شُمبھ اور نشُمبھ دیت دونوں
بھائی کیسے بلوان تھے جب میری مایا بھوانی روپ ہو کر اُن کے پاس گئی اور اُن دونوں بھائیوں نے چاہا کہ
یہ سُندری میرے پاس رہے تب مایا روپی بھوانی نے اُن دونوں سے کہا کہ تم دونوں میں جو بہت بلوان ہوگا
اُس کے پاس میں رہوں گی سو دونوں بھائی مایا روپی بھوانی کے واسطے آپس میں لڑ کر مر گئے سوائے اُن کے
اور بہت سے دیوتا اور دیت اور آدمی اور گیانی لوگوں نے کامدیو کے نشے میں خراب ہو کر کام روپی دشمن سے
ہار مانی ہے اِس لیے استری روپی مایا کو بہت زبردست سمجھنا چاہیئے اور تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی
کس واسطے کہ تم سدا میری چرچا اور دھیان میں رہتے ہو جو تم کہو اِس سمے موہنی روپ مایا کیوں میرے اوپر
بیاپی تو اس کا کارن یہ ہے کہ تم نے ہمارے نرگُن روپ کا دھیان چھوڑ کر اپنے کو ہم سے الگ سمجھا اور ہماری مایا
کا تماشا دیکھنا چاہا اس سے یہ گت تمہاری ہوئی اب تم دھیرج رکھو اب ہماری مایا تم کو نہیں بیاپے گی جب
نارائن جی نے اس طرح شیو جی کا بودھ کیا تب وہ دھیرج دھر کر اور بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے بدا ہوئے اور
کیلاش پربت پر شری پاربتی جی سے کہا کہ تم نے نارائن جی کی مایا کا چرتر دیکھا میں اُنھیں جوت روپ کا دھیان جو میرے
اِشٹ دیو ہیں آٹھوں پہر کرتا ہوں اتنی کتھا سنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجا جو آدمی سمُدر متھنے کی کتھا کو سُن کر کوئی
ادم شروع کرتا ہے تو اُس اُدم میں اُس کا منورتھ پورا ہوتا ہے۔

تیرھواں ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا کتھا آٹھ منونتروں کی راجا پریچھت سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت ایک منونتر یعنی اکہتر چوکڑی جگ تک اندر راج کرتے ہیں اور ہر منونتر میں پرمیشور ایک اوتار دھارن کرتے ہیں اور دُکھدائی اور ادھرمیوں کو مار کر دھرم کی رچھا کرتے ہیں اور چودہ منو کھیشور کی عمر ایک منونتر کی ہو کر برہما جی کے ایک دن میں چودہ اندر راج کر کے گزر جاتے ہیں سو چھ منونتروں کی کتھا ہم تم سے کہہ چکے اب ساتواں منونتر سُنو کہ بیسوان کا بیٹا شرادھ دیو نام جو برتمان ہے اس منونتر میں اچھواک آدک مُن کے دس بیٹے اور ادیتہ آدک دیوتا اور اگست اور اندر اور بششٹھ اور بشوامتر اور گوتم اور جمدگن اور بھردواج سپت رکھ اور پُرندر نام اندر ہو کر کشپ جی کی آدت نام استری سے باون اوتار پرمیشور کا ہوا تھا اس کی کتھا بستار پوربک آگے کہیں گے آٹھواں ساورن نام مُن اور نرملیک آدک اُس کے پُتر اور سُت پال آدک دیوتا اور بل نام اندرا ور دیپت آدک سپت رکھیشور ہوں گے اور نارائن جی سار بھوم نام اوتار لیکر دیولوک کا راج اندر سے چھین کر راجا بل کو دیں گے نواں دچھ ساورن نام مَن اور بھوت کیت وغیرہ اُس کے بیٹے اور ماریچ آدک دیوتا اور بھوت نام اندر اور دیت آدک سپت رکھ ہوں گے اور رکھبھ دیو بھگوان کا اوتار ہوگا دسواں برہم ساورن نام مَن اور بھوکھن آدک اُس کے بیٹے اور ہبش منت آدک سپت کھیشور اور ستیا آدک دیوتا اور سوامبھو نام اندر ہو کر پرمیشور امُورت نام اوتار لیں گے گیارھواں دھرم ساورن نام مَن اور انگت آدک اُس کے بیٹے اور بہنگم آدک دیوتا اور بیدھرت نام اندر اورُن آدک سپت رکھیشور ہو کر نارائن جی دھرم سیت نام اوتار دھارن کریں گے بارھواں رودر ساورن نام مَن اور دیوامن آدک اُس کے بیٹے اور راج دھاما اور ہرت آدک دیوتا اور تپ مُورت آدک رکھیشور ہو کر سُدھا نام اوتار بھگوان کا ہوگا تیرھواں دیو ساورن نام مَن اور چتر سین آدک اُس کے بیٹے اور سُکرم آدک دیوتا اور دِوس پت نام اندر اور نرمیک آدک سپت رکھ ہو کر پرمیشور جوگیشور نام اوتار لیں گے چودھواں اندر ساورن نام مَن اور گبھر آدک اُس کے بیٹے اور پوتر آدک دیوتا اور شچ نام اندر اور اگن باہ آدک سپت رکھیشور ہو کر برہبھان نام اوتار ہوگا اے راجا چودہ منونتر برہما جی کے ایک دن میں گزرتے ہیں ان کی کتھا ہم نے تم سے برنن کی اور سب کلپوں میں یہی مَن ادل بدل کر راج بھوگتے ہیں

چودھواں ادھیاے

کتھا اندر آدک دیوتوں کی

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیو جی سے پوچھا کہ اے مہاراج آپ نے بہت اچھی کتھا پرمیشور کی

سُنائیے اب دیال ہوکر کہیئے کہ من آدک اپنے راج میں کیا کام کرتے ہیں شکدیوجی بولے کہ اے راجا منونتر میں مَنُ کے بیٹے پرمیشور کی اگیا کے موافق اس پرتھوی پر دگ بجے کرکے دھرم کا رواج کرتے ہیں اور دیوتا لوگ جگیوں کا بھاگ اور آہُت اور پوجا پاتے ہیں اور راجا اندر دیتوں کو مار کر تینوں لوک کے جیوؤں کی رچھا کرتے ہیں اور سپت رکھ لوگ جوگ سادھ کر جو بید گپت ہو جاتے ہیں اُن کو سنسار میں پرگٹ کرتے ہیں اور بھگوان آپ اوتار دھارن کرکے دُشٹ اور ادھرمیوں کو مار کر گئو براہمن اور ہر بھگتوں کی رچھا کرتے ہیں اسی طرح چودھوں منونتروں میں یہی باتیں ہوا کرتی ہیں اور جُگ پرلیے میں وہی پرمیشور کال روپ ہوکر سب جیوؤں کو مار ڈالتے ہیں اور دنیا کے لوگ اپنے بڑے اور چھوٹوں کا مرنا دیکھنے پر بھی پرمیشور کی مایا میں لپٹ کر اپنی مَوت کا خیال نہیں کرتے جس طرح تالاب کا پانی روز روز سوکھتا جاتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا اسی طرح آدمی کی عمر گذرتی ہے لیکن وہ اپنے مرنے سے بے ڈر رہ کر کچھ سوچ پرلوک کا نہیں کرتا اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ دن رات اپنا مرنا بچار کر برا کرم نہ کرے اور پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتا رہے جس میں اُس کا پرلوک بنے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے اے راجا جو لوگ ان چودھوں منونتر کی کتھا سُن کر پراتہ کال اِن کو دھیان کرتے ہیں اُن کو دھرم اور گیان پراپت ہوتا ہے اور دیوتا آدک میں بھی پرمیشور کی شکت ہے اُن کا دھیان کرنے سے بھی پاپ چھوٹ جاتا ہے -

۱۵ پندرھواں ادھیائے

راجا بَل کا اندرلوک کا راج چھین لینا شُکر گرو کی کرپا سے

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے اے سوامی پہلے آپ نے کہا ہے کہ نارائن جی نے باون اوتار دھر کر راجا بَل سے بھیکھ مانگی اور اُن کا راج چھل سے لے کر دیوتوں کو دیا اس بات کا مجھ کو بڑا سندیہہ ہے کہ راجا بَل کی ایسی کیا سامرتھ تھی جو پرمیشور نے اُن سے بھیکھ مانگ کر راج لیا اور دان لینے کے پیچھے پھر کس واسطے جکڑ کرنے سے راجا بَل کو باندھا اُس کو بستار سے کہیئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت سب نارائن جی کی کرپا سے دیوتوں نے امرت پاپی پر دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا اور اپنی راج گدی پائی اور راجا بَل نے دیتوں سمیت استاچل پہاڑ میں رہ کر بہت دنوں تک سیوا اور ٹہل اپنے گرو کی پریم کے ساتھ کی تب شکراچارج گرو بہت پرسن ہوئے اور راجا بَل کو پریاگ چھیتر میں لاکر اُن سے بشوجت نام جگیہ کرائی جگیہ سمپورن ہوتے ہی اگن کُنڈ سے ایک رتھ سُنہرا اور چار گھوڑے اور ایک شنکھ کی دُھوجا اور ایک دَھنکھ اور ترکش جس کے تیر بھی نہیں گھٹتے تھے اور ایک تلوار اور ایک سُندر کوچ نکلا اور ایک مالا پھولوں کی پرہلاد بھگت نے راجا بَل اپنے پوتے کو دی اور شکراچارج گرو نے ایک شنکھ راجا بَل کو دے کر کہا کہ ہم تم کو اپنے جوگ بَل سے بردان دیتے ہیں کہ تم اُنھیں گھوڑوں کو اس رتھ میں جوت کر اور یہی دھوجا لگا کر چڑھو اور یہ سُندر کوچ اپنی بھُجا پر باندھ کر یہی دُھنکھ بان اُٹھاؤ

اور یہ مالا بین کر میرا دیا ہوا شنکھ بجا کر دیوتوں پر چڑھائی کرو نارائن جی کی دیا سے تمھاری جیت ہوگی راجا بل یہ بران
پاکر بہت خوش ہوئے اور شکراچارج کی اگیا کے موافق اچھی ساعت میں اپنے گرد اور دادا کو ڈنڈوت کر کے
اُسی رتھ پر چڑھے اور بہت سے شور بیروں کو ساتھ لے کر بڑی دھوم دھام سے اندرپُری کو گھیر لیا اے راجا پرکشت
راجا اندر کی امراوتی پُری میں بہت اچھے اچھے مکان اور باغ اور تالاب وغیرہ سُنہلے رتنوں سے جڑے ہوئے ہیں
اور وہاں کے استری اور پُرش سب سولہ برس کی کشور اوستھا کے بنے رہتے ہیں اور کسی کو کوئی روگ نہ ہو کر سب
اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے رہتے ہیں اور سب استری پُرش آپس میں خوشی سے رہ کر بھوگ اور بلاس کر کے
جڑاؤ بمانوں پر چڑھ کر چاروں طرف سیر اور بہار کیا کرتے ہیں اے راجا میں اُن استھانوں کی بڑائی کہاں تک کروں
وہاں کا سُکھ دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہے لیکن لالچی اور کرودھی اور گگرمی اور اہنکاری اور اپنا شریر پالن کرنے
اور مانس کھانے والے آدمی وہاں نہیں جا سکتے جب راجا بل نے وہاں پہونچ کر وہی شنکھ بجایا تب اندر آدک
دیوتا اُس کی آواز سُن کر مارے ڈر کے کانپ اُٹھے لیکن لاچاری سے جب راجا بل کے سامنے آئے تب اُن کے
تیج سے دیوتوں کا بدن جلنے لگا دیوتا لوگ امرت پینے پر بھی دیتوں سے ہار مان کر بھاگ گئے اور راجا بل تینوں لوک کا
راج دیوتوں سے چھین کر اندراسن پر بیٹھے اور دیوتوں نے جا کر برہسپت اپنے گرو سے پوچھا کہ اے مہاراج
ہم لوگوں کی ہار کس واسطے ہوئی برہسپت بولے کہ شکراچارج کے آشیرباد اور بردان دینے سے دیتوں نے جیت
پائی ہے جو تم ایسے سو اندر اکٹھا ہو کر راجا بل کا سامنا کریں تو اُس شنکھ کے پرتاپ سے ہار جاویں گے سوائے
پرمیشور کے دوسرا کوئی راجا بل کا سامنا نہیں کر سکتا جو کوئی گرو اور براہمن کی سیوا بدھ پُوربک کرتا ہے اُسکے
سب کام پورے ہوتے ہیں یہ بات سنتے ہی دیوتا لوگ بے دھیرج ہو کر مور اور ہرن وغیرہ کا روپ لیکر یہاں
سے بھاگے اور کسی جگہ چھپ کر اپنے دن کاٹنے لگے جب راجا بل تینوں لوک کا راج پا کر خوش ہوئے تب اُنھوں نے
اپنا تیج اور بل بڑھانے کے واسطے بھرت کھنڈ میں جا کر جگیہ کرنا بچار کر شکراچارج سے بنتی کر کے کہا کہ اے مہاراج
آپ کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے ہمیشہ ہمارا راج بنا رہے شکر جی بولے کہ اے راجا تم سو برس تک برابر جگیہ کرو
اور بیچ میں کوئی بگھن نہ ہو کر سب جگیہ اچھی طرح پورن ہوں تب تمھارا راج ہمیشہ کے واسطے بنا رہ سکتا ہے بغیر
سو جگیہ کیے اندر بھی دیولوک کا راج نہیں پاتے یہ بات سنتے ہی راجا بل نے گرو کی اگیا کے موافق ہر سال
جگیہ کرنا شروع کیا جب ننانوے جگیہ اچھی طرح پوری ہو کر سوویں جگیہ پوری ہونے کو پہونچی تب راجا بل بہت
خوش ہوئے اور ہر جگیہ میں راجا بل نے اَنّ دان اور دچھنا براہمنوں اور کنگالوں کو دیا کہ کسی کو کچھ اچھا باقی نہیں
اور کوئی مانگنے والا اُن کے دروازے سے خالی نہیں گیا اور سنسار میں اُن کا بڑا جس پھیل گیا۔

سولھواں ادھیائے

سیوا کرنا اَدِت کا کشپ اپنے پت کی اندر کو اپنا راج پھر ملنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پرکھشت جب راجا اندر نے یہ سماچار پایا کہ راجا بل اپنا راج سدا استھر رہنے کے واسطے سو جگیہ کرتا ہے تب اندر کو بڑا سوچ ہوا اور ادت دیوتوں کی ماتا اپنے بیٹوں کا راج چھوٹ جانے سے ہمیشہ سوچ میں رہتی تھی جب اُس نے دیوتوں سے راجا بل کے سو جگیہ کرنے کا حال سُنا تب اُس کو بڑی چنتا پیدا ہوئی ایک دن اسی چنتا میں ڈوبی ہوئی کشپ جی اپنے پت کے پاس چپ چاپ بیٹھی تھی تو اُس کو اُداس دیکھ کر کشپ جی نے پوچھا کہ اے اَدت آج ہم تم کو بڑی اُداس دیکھتے ہیں اس کا کیا کارن ہے کوئی بھوکھا اتتھ تمھارے دروازے سے پھر کر چلا تو نہیں گیا یا تم کسی نے براہمن کو دان دینے کو کہا تھا سو نہیں دیا اس سبب سے تمھارا منہ اُداس ہے یہ بات سُن کر اَدت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے سوامی میرے دروازے سے اتتھ بھوکھا پھر کر نہیں گیا لیکن میں اپنے بیٹوں کا سوچ جن کا راج دیتوں نے چھین لیا اور اُن کی استریاں بھاگ کر پہاڑ کی کندرا میں چھپی ہیں دن رات کیا کرتی ہوں اسی سے میرا تیج جاتا رہا آپ دیال ہو کر کوئی تدبیر ایسی کیجیے کہ جس میں دیوتا لوگ اپنا راج پھر پاویں کشپ جی بولے کہ دیوتا اور دیت دونوں میرے بیٹے ہیں دیوتا اپنے اگیان سے یہ نہیں سمجھتے کہ جو نارائن جی چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے میرا کیا کچھ نہیں ہو سکتا نہ کوئی کسی کا باپ ہے نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے یہ سب پرمیشور کی مایا ہے دیوتوں کے راج ہوتے سمے تیری سوت دت روتی ہے اور جب دیت لوگ راجا ہوتے ہیں تب تو اُداس ہوتی ہے مجھ کو کسی طرح چھٹی نہیں ملتی ہے اس سے تم پرمیشور کی شرن میں جا کر اُن کا برت کرو تو تمھارا کام پورا ہوگا یہ بات سُن کر اَدت نے بنے کیا کہ اے مہاراج مجھ کو بتلا دو کہ پرمیشور کا برت کس طرح کروں تب کشپ جی بولے کہ تم پھاگن شدی پرووا سے ہر روز شیو برت جو برہما جی نے مجھ کو بتلا دیا تھا لکھو کر برہم چرج رہو اور سوائے دودھ کے اور کچھ بھوجن نہ کر کے پرتھوی پر سویا کرو اور سور کی کھودی ہوئی مٹی ہر روز بدن میں لگا کر اسنان کیا کرو اور اسی مٹی کی مورت ہر روز بنا کر باسدیو منتر سے پوجا کیا کرو اور ایک سو آہت کھیر سے آگ میں ہوم کر کے اسی کھیر کا بھوگ لگاؤ بارہ دن تک یہ برت رکھ کر دن رات نارائن جی کے چرنوں کا دھیان کیا کرو پھاگن شدی دوادشی کو اُدیاپن اُس کا کر کے براہمنوں کو اچھا اچھا بھوجن کھلاؤ اور بہت دان اور دچھنا پوجا اور ہوم کرانے والے آچارج براہمن کو دو اور خوشی سے اُن کو بدا کر کے رات کو جاگرن کرو تب تمھارا کام پورا ہوگا یہ برت سب جگیہ وغیرہ سے اُتم ہے -

سترھواں ادھیاے

اُدتِ کا برت شروع کرنا کشپ جی کی اگیا کے موافق

شُکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت اُدتِ نے اُسی طرح برت کرکے شدھ انتہ کرن سے پرمیشور کے چرنوں کا دھیان کیا تب برت سمپورن ہونے کے پیچھے آدپُرش بھگوان نے خوش ہو کر اپنے چتربھجی روپ سے جڑاؤ مکٹ سر پر او ربیجنتی مالا گلے میں پہنے مَند مَند مُسکراتے ہوئے اُس کو درشن دیا جب ادت نے اس موہنی روپ کو دیکھتے ہی بہت خوشی سے ڈنڈوت اور پُوجا پرکرما کرکے استُت کی تب نارائن جی نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے جو کچھ اچھا ہو سو بردان مانگ تب اُدت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہا پربھو انترجامی میری یہی ابھلاکھا ہے کہ دیتوں سے راج چھوٹ کر اندر آدک دیوتا میرے بیٹوں کو اندراسَن ملے ایسا کچھ اُپاے کیجئے یہ سُنکر نارائن جی نے کہا کہ اے اُدت تو چاہتی ہے کہ جس طرح اندرانی آدک تیری پُتَوہ دُکھ پاتی ہیں اُسی طرح دیتوں کی استریاں بھی دُکھ پاویں اور راجا بل نے سو جگیہ کرکے ہم کو خوش کیا ہے اور وہ گرو اور براہمن کی بھگت رکھتا ہے اس سبب سے ہم اُس کا راج زبردستی نہیں لے سکتے دھرماتما اور بھگتوں پر ہمارا کچھ بس نہیں چل سکتا لیکن تو نے بھی ہمارا برت رکھ کر ہم کو بہت خوش کیا ہے اس واسطے تیرے لیے چھل کرکے راج گدی دیتوں سے لیکر دیوتوں کو دیں گے یہ سُن کر اُدت نے بنے کیا کہ اے مہاراج میں چاہتی ہوں کہ تم میرے گربھ سے اوتار لیکر دیوتوں کی سہایتا کرو جس میں وہ لوگ اپنا راج پاویں آدپُرش بھگوان بولے کہ بہت اچھا تیرا منورتھ پورا ہوگا ایسا بردان دے کر انتردھیان ہوگئے اور اُسی دن اُدت کے کشپ جی سے گربھ رہ کر منہ اُس کا سورج کے برابر چمکنے لگا جب دسویں مہینے لڑکا پیدا ہونے کا سمے آپہونچا تب شری برہماجی اور شری مہادیوجی آدِ دیوتوں نے اُدتِ کے مکان پر آکر گربھ استُت کرکے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ دیوتوں کا دُکھ چھڑانے کے لیے اوتار لیتے ہیں سوائے آپ کے اور کون اُن کی سُدھ لے سکتا ہے یہ استُت سُنتے ہی آدپُرش بھگوان نے بھادوں سُدی دوادشی کو دوپہر کے وقت چتربھجی روپ سے پرگٹ ہو کر اپنے ماتا اور پتا اور دیوتا آدک جو لوگ ہاں تھے سب کو درشن دیا ان کو دیکھتے ہی سب چھوٹے اور بڑے خوشی ہو کر ڈنڈوت کرنے لگے پھر اُسی سمے پرمیشور نے باون روپ اپنا بہت سُندر چھوٹا انگ جس طرح کوئی بالک برہم چرج ہو کر اپنے گھر سے بدیا پڑھنے کے واسطے باہر جاتا ہے اُسی طرح کا بنا لیا جب کشپ جی اور برہماجی آدک دیوتوں نے اُن کا باون روپ دیکھا تب اُنھوں نے کوپین اور کردھنی اور انگوچھا اور ڈنڈا اور کمنڈل اور چھتر آدک سب سامان برہم چرج کا وہاں لادیا برہماجی نے بید کے موافق ان کا جنیو کیا اور دیوتوں سمیت استت اور پرکرما کرکے اُن پر پھول برساتے ہوئے اپنے استھان کو چلے گئے اور اپسراؤں نے اپنے بمانوں پر آکاش میں ناچ دکھلایا اور گندھرب لوگوں نے گانا سُنایا اور

کشپ جی نے اُن کی بہت استت کی اُس سمے تینوں لوک میں آنند اور منگلاچار ہوگیا۔

اٹھارھواں ادھیاے

جانا باوَن جی کا راجا بَل کی جگیہ شالا میں اور مانگنا تین پگ پرتھوی کا دان اُن سے

شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت باون بھگوان نے جنیو ہوجانے کے پیچھے اپنا سواروپ برہم چاری کی طرح بنایا اور ڈنڈ و کمنڈل ہاتھ میں لے کر کشپ آدک کے استھان سے باہر نکل کر پرتھوی دان لینے کی اِچّھا رکھ کر نربدا ندی کے کنارے جہاں راجا بَل جگیہ کرتا تھا چلے اُس سمے پرتھوی یہ بچار کر کانپنے لگی کہ دیکھو پرمیشور ترلوکی ناتھ چودھوں بھون کے مالک ہوکر آپ پرتھوی مانگنے کے واسطے جاتے ہیں جب باون بھگوان بڑے تیجمان روپ جگیہ شالا میں پہونچے تب بڑے بڑے رکھیشور اور مُنیشور اور براہمن اور راجا بَل اور شُکراچارج آدک جو وہاں بیٹھے تھے اُن کا پرکاش دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس صورت کا ناٹا नाटा آدمی اُنھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس لیے باوَن روپ کو دیکھ آشچرج کرنے لگے اور راجا بَل نے باون جی کو جڑاؤ سنگھاسن پر بٹھا کر ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے برہم چاری مہاراج میں نے گرو اور براہمن کے آشیرباد سے ننانوے ۹۹ جگیہ پوری کیں اور یہ سَوَیں ۱۰۰ جگیہ کرتا ہوں بہت اچھا ہوا جو اس جگیہ میں آپ ایسے مہاپُرش کے چرن آئے اور آپ کا درشن پانے سے میرے بھاگ اُدے ہوئے اور پتر لوگ کرتارتھ ہوئے اے بالک روپ برہم چاری جس طرح آپ دیال ہو بنا بلائے اس جگیہ میں پدھارے ہیں اُسی طرح آپ کو گئو اور مکان اور باغ اور ہاتھی اور گھوڑا اور رتھ اور پالکی اور گانوں اور نگر اور روپیہ اور زمین وغیرہ جس چیز کی ضرورت ہو وہ کہیئے کہ میں آپ کی بھینٹ کروں اور جو آپ کو بیاہ کی ابھلاکھا ہو تو اچھے کُل میں بیاہ کرادوں اور اے برہم روپ آپ کا بدن چھوٹا دکھلائی دیتا ہے لیکن منھ کے پرکاش سے آپ بڑے مہاپُرش معلوم ہوتے ہیں جو کچھ آپ مانگیے وہ میں دے سکتا ہوں اپنے پران تک دینے میں بھی لوبھ نہیں کروں گا یہ بات سُن کر باوَن جی بولے کہ اے راجا تمھاری بُدھ اور بڑائی کے آگے یہ سب بات کون کٹھن ہے تم پرہلاد بھگت کے بنش میں جو کشپ جی کا پوتا تھا پیدا ہوکر شُکراچارج ایسا مہاتما گرو رکھتے ہو کیونکر دھرماتما نہ ہو سو میں بہت لوبھ نہ رکھ کر کیول تین پگ پرتھوی تم سے دان لینا چاہتا ہوں جہاں کُشا کا آسن بچھا کر ہر بھجن کیا کروں یہ سُنتے ہی راجا بَل ہنس کر بولے کہ اے برہم چاری جی آپ نے مجھ سے تھوڑی چیز کیوں مانگی کس واسطے اتنی زمین نہیں مانگتے جس میں آپ کا مکان بن جاوے اور کھیتی کر کے خوشی سے اپنا گزارہ کیجیے اور پھر آپ کو دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہ رہ کر پھر دوسرے کسی سے کچھ مانگنا نہ پڑے تب باون بھگوان بولے کہ اے راجا اپنی ضرورت بھر مانگنا اچھا ہوتا ہے بہت لالچ کر کے لینا پرت گرہ دان سمجھا جاتا ہے سو ہم سنتوکھی براہمن ہو کر سوائے تین پگ پرتھوی کے اور کسی چیز کی اِچّھا نہیں رکھتے اور تمھاری گنتی بڑے بڑے دانیوں میں ہے جو تم نے مجھ کو اِچّھا کے موافق

دان مانگنے کے واسطے کہانہیں تو دوسرے سنساری لوگ اپنے مقدور ہی کے موافق دان دیتے ہیں اسے
بیروچن کے پتر تمھارے پُرکھا ایسے دانی اور شور بیر ہوئے جنھوں نے کبھی دان دینے سے ہاتھ اور رن بھوم میں
منھ اپنا نہیں پھیرا اُس کُل میں کوئی ادھرمی اور لالچی نہ ہوکر ہرنیہ کشپ اور ہرنیاکش تمھارے دادا ایسے پرتاپی
ہوئے جنھوں نے دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کیا تھا یہ بات سُن کر راجا بَل بولے کہ اے مہاراج آپ
براہمن کے بالک ہوکر اپنا مطلب نکالنا نہیں جانتے آپ کے مُنھ کا پرکاش دیکھنے اور آپ کی باتوں سے
میں آپ کو بڑا مہاتما سمجھتا ہوں لیکن تین پگ پرتھوی مانگنے سے آپ مجھ کو درِدّری معلوم ہوتے ہیں میرے
دروازے پر جو براہمن اور مانگنے والا آتا ہے اُس کو پھر تمام عمر بھر دوسری جگہ جانے اور کچھ مانگنے کی حاجت
نہیں رہتی ہے اس لیے مجھ کو آپ ایسے مہاتما پُرش کو تین پگ پرتھوی دان دیتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے
باون جی نے کہا کہ اے راجا بَل لالچ بہت بڑا ہوتا ہے بہت ترسنا رکھنے سے براہمن کا تیج اور دھرم نہیں رہتا
اور سنتوکھ رکھنے سے براہمن کا تیج اور بَل اور گُن بہت ہوتا ہے اور لالچی آدمی دیش بدیش پھر کر کروڑوں روپیہ
کماوے اور تین لوک کا راج پاوے اور بہت سے پوتے اور ناتی اُس کے پیدا ہوویں تب پر بھی اُس کی اچھا
پوری نہیں ہوتی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے آگ کی جوالا (لپٹ) بڑھتی ہے اسی طرح آدمی بہت
ملنے پر بھی ترشنا (ہوس) بڑھاتے جاتے ہیں سنتوکھ رکھنے سے تین پگ پرتھوی ہم کو بہت ہے اور جو سنتوکھ ہم کو نہ ہوگا
تو ساتوں دیپ کا راج ملنے سے بھی ہماری ترشنا نہ مٹے گی اس لیے سواے تین پگ پرتھوی کے اور کچھ ہم کو
نہ چاہیے اور بنا سنتوکھ کیے دنیا میں سُکھ نہیں ہوتا بہت ترشنا رکھنا دُکھ کی جڑ ہے -

اَرَب کھرب لو دَرب ہے اُٹھے اَست لَو راج	**دوہا**	تُلسی جو نج مرن ہے تو آوے گو نے کاج	

انیسواں (۱۹) ادھیاے

تیار ہونا راجا بَل کا تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے باون جی کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت یہ بات باون جی سے سُن کر راجا بَل نے کہا کہ بہت اچھا چرن اپنا آگے
لا دیجیے میں اس کو دھوکر تین پگ پرتھوی سنکلپ دوں جیسے باون جی نے اپنا پانوں آگے بڑھا دیا ویسے راجا بَل
نے چرن اُن کا دھوکر وہ پانی اپنے سر اور آنکھوں میں لگا لیا اور بید کے موافق اُس چرن کو دھوپ
دیپ آدک سے پُوج کر اپنی استری سے سنکلپ کرنے کے واسطے پانی مانگا جب رانی بندھیاولی گنگا جل کی
جھاری اُٹھا لائی اور راجا بَل تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے تیار ہوا تب شُکراچارج اپنے گیان سے
باون جی کو پہچان کر اُٹھے اور راجا بَل کے پاس جاکر کان میں کہا کہ اے راجا تو نے ان کو نہیں پہچانا انھیں چھوٹا سا
برہم چاری مت سمجھو یہ آدپُرش بھگوان دیوتوں کی سہایتا کرنے کے واسطے آپ باون اوتار دھر کر تیرا راج لینے

آئے ہیں تین پگ پرتھوی دان لینے کے بہانے سے تینوں لوک لے کر دیوتوں کو دیں گے تو ان کے چھل میں مت آ
جو تو یہ کہے کہ تین پگ پرتھوی دینے کے واسطے میں ان کو کہہ چکا ہوں تو جواب اُس کا یہ ہے کہ راجا جو کچھ دیش اور
دھن رکھتا ہو اُس میں پانچ بھاگ ہوتے ہیں ایک دھرم کے واسطے دوسرا جش کے واسطے تیسرا اپنے مطلب
کے واسطے چوتھا استری اور پتر کے واسطے پانچواں سیوکوں کے واسطے ہوتا ہے اس لیے پانچواں بھاگ اپنے
دیش اور دھن کا جو ہوتا ہے اُسی میں دان کرنا چاہیئے ایسا نہیں چاہیئے کہ سب راج اور دھن دے کر پیچھے سے
دُکھ اُٹھاوے یہی بات باون جی سے کہدے نہیں تو اپنے دو پگ میں جو دھوں بھون تیرا راج ناپ لیں گے
اور تو تیسرا پگ پرتھوی نہیں دے سکے گا دھن جانے اور گئو اور براہمن کا بھلا ہونے کی جگہ پر جھوٹ بولنا ادھرم
نہیں ہوتا اس لیے تو اپنے بچن سے پھر جا تجھ کو پاپ نہ ہوگا یہ سُن کر راجا بل نے چار گھڑی تک سوچ کر کے اپنے
مَن میں بچار کیا کہ شکر گرو کا کہنا نہ ماننے سے میرے واسطے اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے اور براہمن سے بات
ہار کر اپنی بات چھوڑ دینا اس سے بھی بہت برا ہے انھیں نارائن جی نے ہرنیہ کشپ میرے پردادا کو جس نے منھ
مانگے بردان برھما جی سے پائے تھے مار کر راج اُس کا چھین لیا وہی تر لوکی ناتھ میرے گھر آکر بھکھاری کی طرح تین پگ
پرتھوی مانگتے ہیں اس لیے مجھ کو اپنا راج اور دھن اور پران اُن پر نچھاور کر دینا اُچت ہے جو میں شکر گرو کی آگیا
سے دان دینے میں بچن چھوڑ دوں گا تو ان میں یہ بھی سامرتھ ہے کہ مجھ کو مار کر سب راج اور دیش میرا چھین لیں گے
تب کیا اگن نکلے گا اور جو نارائن جی کی اچھا ہوگی وہی ہوگا اس میں تل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا اس لیے جو میں نے
تین پگ پرتھوی دان دینے کا اقرار کیا ہے اُس سے پھرنا نہ چاہیئے۔

بیسواں ادھیائے

سنکلپ کر دینا تین پگ پرتھوی راجا بل کا باون بھگوان کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت راجا بل یہی بات بچار کر شکراچارج سے بولے کہ اے مہاراج آپ
کہتے ہیں تو اس براہمن کو پرتھوی دان مت دے سو براہمن سے جھوٹ بولنا بڑا پاپ ہوتا ہے میں راج اور
دھن سنساری سُکھ کے واسطے جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا کس طرح جھوٹ بولوں کہ راج اور دَرب اکیلے میرا نوکر
اس میں لڑکے بالے سیوکوں کا بھاگ ہے مرتے سمے ان لوگوں میں سے کوئی میرا ساتھ نہ دے گا اور اس جھوٹ
بولنے کے بدلے مجھ کو نرک بھوگنا پڑے گا اس لیے راج گدی کے واسطے کہ وہ میرے ساتھ نہ جائے گی جو کچھ
میں نے بات ہاری ہے اُس سے پھر نہیں سکتا چاہے میرا راج جائے یاد ہے دیکھو ہرنیہ کشپ میرے پردادا
اور پرہلاد بھگت میرے دادا تینوں لوک کے راجا تھے اور دیوتا لوگ جن کا حکم مانتے تھے وہ لوگ بھی ہمیشہ نہیں
بنے رہے اور راج ان کا جاتا رہا جس طرح بیروچن میرا باپ راج اور دھن چھوڑ کر مر گیا اُسی طرح میں بھی

ایک دن راج اور دھن چھوڑ کر مر جاؤں گا پھر کس واسطے جھوٹ بولوں آپ مجھ کو اس براہمن کو پرتھوی دان دینے سے
منع نہ کیجیے کس واسطے کہ جو لوگ اچھے کرم کرتے ہیں اُن کا نام مہاپرلے تک بنا رہتا ہے اور کوئی جیو ہمیشہ زندہ نہیں
رہتا دیکھو راجا دو صیچ نے اندر آدک دیوتوں کی بھلائی کے واسطے اپنے بدن کی ہڈی اُن کو دے دی اور
راجا شیو نے کبوتر کا پران بچا کر اُس کے بدلے اپنے بدن کا ماس کاٹ دیا تھا سو آج تک اُن لوگوں کا جش
دنیا میں چھا رہا ہے اس لیے میں راج گدی جانے اور نرک بھوگنے سے نہیں ڈر کر کیول اپجس سے بہت ڈرتا
ہوں سنساری لوگ کہیں گے کہ راجا بل نے باون جی کو دان دینے کو کہا تھا سو لالچ کی راہ سے اپنی بات چھوڑ دی
سوائے اس کے گرہستی کا دھرم یہی ہے کہ برہم چاری یا سنیاسی یا بان پرستھ جو اُس کے دروازے پر آوے اُس کو
بمکھ نہ پھیرے کچھ دے کر خوش کرے سو آپ ایسا کیجیے کہ جس میں گرہستھ دھرم بنا رہے اور تم آپ کہتے ہو کہ نارائن جی
ہیں شُبھ جن پرمیشور کے کیول پرسن ہونے کے واسطے سب سنسار اتنا تپ دان اور جگیہ اور ہوم کرتا ہے وہی
ترلوکی ناتھ آپ میرے گھر آ کر بھکھاری کی طرح تین پگ پرتھوی دان مانگتے ہیں تو میں کیونکر نہ دوں اس واسطے
میرے نکٹ ان کو دان دے کر آشیرباد لینا اور اپنے پران تک ان پر نچھاور کر دینا اُچت ہے اور جو یہ میرا راج
لے کر دیوتوں کو دے ڈالیں گے تو اس میں بھی میرا جس مہاپرلے تک بنا رہے گا اور یہ بھی بیت میرے بدن اور
تینوں لوک کے مالک ہو کر مجھ سے دان مانگتے ہیں اس لیے اُن کو بڑی خوشی سے دان دے کر انکا ہاتھ نیچا کرنا چاہیے
اور لالچی لوگ نرک میں پڑتے ہیں اس کارن تمھاری آگیا نہ مان کر ضرور دان دوں گا جب شکر جی نے دیکھا کہ راجا بل
میرا کہنا نہیں مانتا ہے تب کرودھ کر کے شاپ دیا کہ تیرا راج اور دھن دونوں جاتا رہے جب راجا بل نے اُس
شاپ کا کچھ ڈر نہ مانا اور بڑی خوشی سے باون بھگوان کو سنکلپ دے کر کہا کہ اے ترلوکی ناتھ تین پگ پرتھوی
آپ ناپ لیجیے تب باون جی نے اچھا کہہ کر براٹ روپ اپنا اتنا لمبا اور چوڑا دھارن کیا کہ سات لوک کمر سے
نیچے اور سات لوک کمر کے اوپر ہو گئے اُس روپ میں سارا برہمانڈ اور دیوتا اور ریت آدمی اور پہاڑ اور سمدر اور
ندی اور جنگل اور آکاش اور پاتال آدک تینوں لوک کی چیزیں دکھلائی دینے لگیں اور شنکھ چکر گدا پدم اُن کے ہتھیار
اور گرڑ جی اور نند سنند آدک سولہ پارکھد اپنا اپنا روپ دھارن کیے کریٹ کنڈل اور مکٹ جڑاؤ پہنے وہاں آ کر پرگٹ
ہوئے اور جاموَنت ریچھ نے اکیس بار پر کرما براٹ روپ کی کر کے باون جی کی دُہائی پھیر دی اتنی کتھا سُنا کر
شُکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب راجا بل شکر پروہت کا کہنا نہ مان کر باون جی کو پرتھوی کا سنکلپ دینے لگے
تب شکر جی اپنا ایک روپ بہت چھوٹا بنا کر اُس جھاری کی ٹونٹی میں جو راجا بل سنکلپ دینے کے واسطے ہاتھ
میں لیے تھے گھس گئے اور اُنھوں نے پانی گرنے کی راہ اس ارادے سے بند کر دی کہ جو پانی نہ گریگا تو راجا بل
سنکلپ کس طرح کرے گا اور باون بھگوان انترجامی یہ حال جان کر جو کُشا لیے تھے وہی اُس ٹونٹی میں ڈال کر اُس کا
چھید کھولنے لگے جب اُس کُشا کی نوک سے ایک آنکھ شکر جی کی پھوٹ گئی تب شکر جی کانے ہو کر ٹونٹی سے
باہر نکل بھاگے اے راجا جو لوگ کسی کو دان دینے وغیرہ اچھے کرم کرنے سے روکتے ہیں اُن کی یہی گت ہوتی ہے

اور دوسرا کارن آنکھ پھوڑنے کا یہ سمجھنا چاہیئے کہ پرمیشور نے دو آنکھیں آدمی کو اس واسطے دی ہیں جس میں ایک آنکھ
سے سنساری سُکھ دیکھ کر دوسری آنکھ سے پرلوک کا اُبھلا دیکھے سُو سُکر جی سنساری سُکھ اچھا جان کر انت سمے کا
سُوچ بھول گئے تھے اسلیے پرمیشور نے ایک آنکھ پھوڑ کر آگے کو چیتن کر دیا یہ بات سُن کر سب کو سوچ کرنا چاہیئے۔

اکیسواں ادھیاے

ناپ لینا باون بھگوان کا اپنے براٹ روپ سے ایک پگ میں ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت باون بھگوان نے اپنا براٹ روپ بہت لمبا اور چوڑا بڑھا کر ایک پگ
مین ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے ناپ لیے جب واہنا چرن نارائن جی کا
اوپر کے ساتوں لوک ناپتے سمے برہم پُری میں پہونچا تب برہماجی وغیرہ دیوتا وہ چرن دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے
اور برجاندی کے پانی سے دھوکر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر چرنودک ایک کمنڈل میں
رکھ چھوڑا کہ اُسی پانی سے گنگاجی پرگٹ ہوئی ہیں اور رکھیشور لوگ جو وہاں بیٹھے تھے انھوں نے چرنودک اپنی آنکھوں سے
لگا کر بہت استت کی اور سب دیوتوں نے اپنا منورتھ پاکر بڑی خوشی منائی اور بہت طرح کے باجے بجا کر جے کار
کیا اور اُس چرنودک کی بدھ پوربک پوجا کرکے آنند منایا اور اپسراؤں نے بڑی خوشی سے ناچ اور گندھرپوں نے
گانا شروع کیا اور بپرچتی وغیرہ دیتوں نے باون جی کا براٹ روپ دیکھتے ہی گھبرا کر راجا بل سے کہا کہ دیکھو اس
برہم چاری ناٹے آدمی نے کیسا چھل کیا تم کہو تو ہیں اس کو پکڑ لوں راجا بل نے دیتوں کو جواب دیا کہ یہ پرمیشور ترلوکی ناتھ
جو کچھ کریں گے وہ سب اچھا ہوگا اُن سے برودھ کرنا نہ چاہیئے یہ بات راجا بل کی سُن کر اپنے اگیان سے سب
دیتوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو ہمارا راجا دھرماتما بیٹھا ہوا جگیہ کرتا تھا سو اس براہمن نے آکر چھل سے سب راج
اس کا لے لیا اب ہمارا راجا اور ہم لوگ کہاں رہیں گے راجا بل نے جنم بھر ہمارا پالن کیا آج اس چھلی براہمن کو
مار کر پرتھوی چھین لیں تو راجا بل کے دانہ پانی سے اُرن ہو جاویں راجا دان دے چکے ہیں وہ لڑنے کے واسطے
نہیں کہیں گے سب دیت یہ صلاح کرکے اپنے اپنے ہتھیار سمیت باون جی کے بدن میں لپٹ گئے تب ترلوکی ناتھ
کی آگیا سے سُدرشن چکر اور پارکھدوں نے دیتوں کو مار کر ہٹا دیا جب دیت لوگ بھاگ کر راجا بل کے پاس
آئے تب راجا بل نے ہر اِچھا ایسی سمجھ کر اور شکراچارج گرو کا شاپ بچار کر دیتوں سے کہا کہ تم لوگ لڑائی مت کرو
دُکھ اور سُکھ نصیب سے ہوتا ہے جب ہمارے دن اچھے آویں گے تب پھر راج پاویں گے اس سمے
دیوتوں کے بھاگ اُدے ہیں اس لیے تمھارا لڑنا بیکار ہوگا یہ بچن سُنتے ہی جب دیت لوگ لڑنا چھوڑ کر بھاگ گئے
تب باون بھگوان بولے کہ اے راجا تم نے تین پگ پرتھوی دان دی ہے اور ناپنے میں تمھارا سب راج

ہمارے ڈ ویگ سے زیادہ نہیں ٹھہرا سو تیسرے پگ کی پرتھوی اور دے۔

بائیسواں ادھیاے

دینا باون جی کا سُتل لوک کا راج راجا بل کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جب باون جی نے تیسرا ایگ پرتھوی مانگی اور راجا بل جو باوَن بھگوان کے سامنے سر نیچے کیے کھڑا تھا مارے ڈر کے کچھ نہیں بولا تب پھر باون جی نے ڈانٹ کر کہا کہ اے بل جو تیسرا پگ پرتھوی نہیں دے سکتا تو یہی بات کہہ کر ہم نہیں دیویں گے یہ بات سنتے ہی راجا بل نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے تر لوکی ناتھ میں ادھرمی نہیں ہوں جو اپنی بات چھوڑ دوں تب باون جی بولے کہ پہلے تو نے غرور سے یہ بات کہی تھی کہ جو کچھ مجھ سے مانگو سو دوں کنگال براہمن کی طرح تین پگ پرتھوی کیا مانگتے ہو سُو تو اب تین پگ پرتھوی نہیں دے سکا راجا بل باون جی کے تیج اور ڈر سے یہ نہ کہہ سکے کہ دان مانگنے کے سمے آپ کا سوروپ چھوٹا تھا اور اب آپ نے چرن اپنا اتنا بڑھایا تو میں کس طرح دے سکوں جب تھوڑی دیر تک راجا بل نے کچھ جواب نہیں دیا تب بھگوان نے کرودھ کر کے گرڑ سے کہا کہ راجا بل کو باندھ لو تب تیسرا ایگ پرتھوی دیگا جب گرڑ نے راجا بل کو باندھ کر پرتھوی پر گرا دیا تب جو لوگ وہاں تھے انھوں نے اچنبھا مان کر کہا کہ دیکھو راجا بل نے سب راج اور دھن اپنا باون جی کو دے دیا تس پر انھوں نے اُس کو باندھا ہے یہ بات اچھی نہیں کی یہ سُن کر نارد جی اور سنت کمار جی بولے کہ باون بھگوان دیا کی راہ سے راجا بل کی پریچھا لیتے ہیں کہ یہ اپنے دھرم میں پکّا ہے یا نہیں تب پھر باون جی نے ایک پگ پرتھوی تین بار مانگ کر کہا کہ اے راجا بل تو اندر لوک میں اوپر رہنے کے واسطے چاہتا رکھتا تھا سُو شکراچارج گرو کے شاپ سے تجھے نیچے نرک میں جانا پڑے گا تب راجا بل ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں اپنے بچن سے نہیں پھر کر آپ کو ڈنڈوت کرتا ہوں کہ آپ چرن اپنا میرے سر پر رکھ کر بدن میرا تیسرے پگ پرتھوی کے بدلے ناپ لیجیے اور جو آپ یہ کہیں کہ چودہ لوک تیرا راج ڈ و پگ ناپ میں ٹھہرا کیول تیرا بدن ایک پگ کے برابر نہیں ہو سکتا تو آپ دیکھیے کہ جس طرح آدمی کا سب بدن برابر نہ ہو کر ناک چھوٹی ہونے پر بھی بڑی پدوی رکھتی ہے اسی طرح یہ بدن میرا جو سب دھن اور راج اور تینوں لوک کا مالک تھا سو وہ ایک پگ پرتھوی سے بڑی پدوی رکھتا ہے اور اے جگت پالک آپ کا نام لینے سے آدمی نرک میں نہیں جاتا ہے سُو جب آپ ساکشات، پرتیکش میرے سامنے کھڑے ہیں تب میں کس طرح نرک میں جاؤں گا اور آپ کا درشن کرنے سے سنسار میں میرا بڑا نام ہوگا جس طرح آپ ہر بھگتوں پر دیال ہو کر اُن کو بُرے کرموں سے بچائے رکھتے ہیں اسی طرح آپ نے مجھ کو جو راج اور دھن اور سنتان کے غرور میں اندھا ہو رہا تھا پرہلاد اپنے بھگت کے کُل میں جان کر بھگوان نے میرا توڑ دیا اور کرپا اور دیا کر کے اپنا چرن یہاں لا کر اور گرو کی طرح مجھ کو اُپدیش دے کر کرتارتھ کیا

साक्षात

جو میں آج لوبھ میں آکر اپنا راج آپ کو دان نہ دیتا تو مرتے سمے یہ راج اور دھن میرے ساتھ نہ جاکر سنسار میں کیول مجھ کو اپجس ہوتا اور یہ بھی میرا اگیان ہے جو اپنے کو دان دینے والا سمجھتا ہوں کیوں کہ یہ سب لچھمی اور پرتھوی آپ ہی کی ہے آپ کی کرپا بنا کوئی آدمی راج اور دولت نہیں پا سکتا ہے اے راجا پریچھت جس سمے راجا بل یہ سب باتیں باون بھگوان سے کر رہے تھے اُس سمے پرہلاد بھگت آکاش سے اُترے اور باون جی کو ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ترلوکی ناتھ آپ نے بڑی کرپا کی جو بل سے تین پگ پرتھوی دان مانگی نہیں تو آپ کو جو تینوں لوک اور سب سنسار ہی بیثت کے مالک ہیں کسی سے کچھ مانگنے کا کیا کام ہے اور راجا بل نے جو کچھ آپ کا دیا ہوا اپنے پاس رکھتا تھا وہ سب آپ کو ارپن کیا اب سوائے اپنے بدن کے اُس کے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے سو آپ دیا کرکے اس کو اپنا سیوک اور بھگت جان کر چھوڑ دیجئے پھر راجا بل کی استری بندھیاولی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے دنیا ناتھ آپ نے اچھا انصاف کیا جو اس کو باندھ کر ڈنڈ دیا کس واسطے کہ سب چیز دنیا میں آپ ہی کی ہے آپ تینوں لوک کی رچنا کیول اپنے کھیل کے واسطے کیا کرتے ہیں اس واسطے راجا بل کو اہنکار سے یہ بات کہنا اُچت نہیں تھا کہ جو کچھ تم مانگو سو میں دوں اُسی سمے برہما جی نے بھی وہاں آکر باون بھگوان کو ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ اے پربرہم پرمیشور راجا بل نے اچھے کرم کرنے سے جو مال اور راج پایا تھا سو سب آپ کو دان دیکر جگیوں کا پُن بھی آپ کو دے دیا اور اپنے دھرم سے نہیں پھر کر باندھنے پر بھی کچھ دُکھ نہیں مانا اور اپنا بدن بھی آپ کو بھینٹ دیتا ہے پھر اس کو باندھ کر رکھنا کون نیاؤ کی بات ہے جب آپ دنیا ناتھ ہو کر ایسا کریں گے تب پھر آپ کی شرن میں کون آوے گا جو آدمی آپ کو ایک پتی تلسی اور پھول اور پھل اور جل چڑھا کر کو گلا دگ سگندھ سے آپ کے نام پر آگ میں دُھوپ دیتا ہے آپ اُس کو اپنا بھگت جان کر سنساری مہاجال سے نکال کے بھوساگر پار اُتار دیتے ہیں سو راجا بل نے سب مال اور بدن اپنا آپ کو ارپن کر دیا پھر اُس کو چھٹی کیوں نہیں دیتے جب پرہلاد بھگت اور بندھیاولی رانی اور برہما جی نے اس طرح باون جی سے بنے کیا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ ہم نے اپنی کرپا اور دیا سے راجا بل کی پریچھا لے کر اُس کا اہنکار توڑ دیا اور تم لوگ یہ بات یقین کرکے جانو کہ جس کسی پر میری کرپا ہوتی ہے اُس سے اتنی چیزیں چھین لیتا ہوں ایک ذات کا غرور دوسرے دھن کا غرور تیسرے بدیا کا غرور چوتھے اس بات کا غرور کہ تمام عمر میں جو کچھ اُس نے دان آدک اچھا کرم کیا ہے اُس کو ہر وقت یاد رکھ کر اپنے برابر کسی دوسرے کو نہ سمجھ کر لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ یہ اچھا کام میں نے کیا تھا سو راجا بل کا راج اور دھن سدا اپنا نہ رہتا اور جس اُس کا مہا پرلے تک بنا رہے گا اور اس کے پیچھے جو آٹھواں منونتر آویگا اُس میں ہم اندر لوک کا راج راجا بل کو دیں گے اور ہمارے بھگت کسی بات کا اہنکار نہیں رکھتے یہ کہہ کر باون بھگوان نے اپنا چرن راجا بل کے سر پر رکھ کر کہا کہ اب تیسری پگ پرتھوی میری پوری ہوئی تب راجا بل نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ کا نام بھگت تمبسل ہے اس لیے آپ نے مجھ کو اپنا داس سمجھ کر میری پرتگیا پوری کی یہ بات سُن کر باون بھگوان بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تو اُداس مت ہو میں نے سُتل لوک کا راج

جو پاتال میں ہے تجھ کو دیا اُسی جگہ تو اپنے پریوار سمیت جا کر آنند سے رہا کر اور میں بھی باون روپ سے ہمیشہ تیرے دروازے پر رہ کر رچھا کروں گا اور آج سے تیری بُدھ دیتوں کی ایسی نہ ہوگی۔

تیئیسواں ادھیائے

جانا راجا بل کا سُتل لوک میں

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرچھیت یہ بات باون جی کی سُنتے ہی راجا بل بندھن سے چھوٹ کر بہت خوش ہوا اور باون بھگوان سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج آپ جو کچھ حکم دیویں میں اُسی میں خوش ہوں اور جن چرنوں کا درشن شری مہادیو جی اور شری برہما جی آدک دیوتا اور رکھیشوروں کو دھیان میں بھی نہیں ملتا وہ چرن آپ نے میرے سر پر رکھا میں اُسے ڈنڈوت کرتا ہوں اور میں اپنے برابر اندر اور کبیر اور برن آدک کسی دیوتا کا بھاگ نہیں سمجھتا یہ بات باون بھگوان سے کہہ کر راجا بل نے پرہلاد بھگت کو پرنام کیا تب پرہلاد بھگت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر راجا بل اپنے پوتے کو گلے سے لگا لیا اور اُس کے گیان کی بڑائی کی اور ہاتھ جوڑ کر باون بھگوان سے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ راجا بل کا بڑا بھاگ ہے کیونکہ جیسے آپ راجا بل پر دیال ہوئے ویسی کرپا برہما جی اور مہادیو جی پر بھی نہیں کی کس واسطے کہ اُن سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی اور آپ کے چرن کمل کو جس کا دھیان برہما جی وغیرہ دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشور آٹھوں پہر ہردے میں رکھتے ہیں راجا بل نے اپنے ہاتھ سے دھو کر چرنامرت لیا نہیں تو ہم دیتوں کا جو مانس کھانے والے اور مدرا پینے والے ادھرمی ہیں ایسا بھاگ کہاں اُدے ہو سکتا ہے اس سے میں نے جانا کہ آپ نیچ ذات کا بچار نہ کر کے کیول اپنے بھکتوں کی کامنا پوری کرتے ہیں اور جس طرح کلپ برچھ سب کو اچھا پورک پھل دیتا ہے اُسی طرح آپ نے ترلوکی ناتھ ہو کر ادت اپنے بھکت کی چاہنا سے بھیکھ مانگنا قبول کیا دوسرا کون ایسا دین دیال ہو گا یہ استت سُن کر باون بھگوان بولے کہ اے پرہلاد جی ہم نے ستل لوک کا راج راجا بل کو دیا سو تم بھی وہاں جا کر اُس کے پاس رہو اور ہم بھی راجا بل کے دروازے پر گدا لیے آٹھوں پہر بنے رہیں گے ہمارا کھار بند دیکھنے اور تمہارے ست سنگ سے اُس کو کچھ نہیں معلوم ہو گا کہ اتنے دن کہاں بیت گئے اب تک تم ہمارا درشن دھیان میں پایا کرتے تھے آج سے ہماری تمہاری بھینٹ سامنے ہوا کرے گی جب یہ بات سُن کر راجا بل و پرہلاد بھگت باون بھگوان کو ڈنڈوت کر کے اپنے پریوار سمیت سُتل لوک میں چلے گئے تب شکر جی نے آکر باون بھگوان کو ڈنڈوت کر کے بنتے کیا کہ اے پربھو مجھ کو براہمن اور پنڈت ہونے پر بھی سنساری مایا بیاپنے سے کیسی کبُدھ آئی کہ میں نے راجا بل کو پرتھوی دان دینے سے منع کیا لیکن نصیب اُس کا ایسا زبردست تھا کہ اُس نے میرا کہنا نہ مان کر اپنی بات سے نہیں پھرا سو آپ میرا اپرادھ چھما کر کے مجھ کو آگیا دیجیے تو میں بھی سُتل لوک میں راجا بل کے پاس ہوں اور ایسا بردان دیجیے کہ جس میں مجھ کو پھر ایسی کبُدھ نہ آوے یہ سُن کر باون بھگوان بولے کہ بہت اچھا تم بھی

ستل لوک میں جاکر راجا بل کے پاس رہو لیکن پھر کبھی اُس کو ایسی بُری صلاح مت دینا اور اپنے چیلے کی سُوتیں جگیہ پوری کرادو تب شکر جی بولے کہ اے جوت سروپ جہاں آپ کا نام لینے سے جگیہ پوری ہوتی ہے وہاں جب آپ کا چرن آیا تب اُس کے پورے ہونے میں کیا سندیہہ ہے لیکن آپ کی آگیا سے جگیہ میں پورن آہُت اسلئے دیتا ہوں جب شکر جی پورن آہُت دے کر آپ بھی ستل لوک چلے گئے تب برہما جی وغیرہ دیوتا باون بھگوان کا نام اُپیندر رکھا اور اُن کو بمان پر بیٹھا کر سُرگ لوک کو چلے گئے جب باون جی نے وہاں پہونچ کر اندر کو سُرگ کا راج دیوتوں کو دیا تب دیوتا لوگ باون بھگوان اور ادت کا جس گاتے ہوئے آنند سے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور اندر اپنا راج پاکر اندرانی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگے اور باون بھگوان بیکنٹھ کو پدھارے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم نے ہم سے باون اوتار کی کتھا پوچھی تھی سو ہم نے کہی جو کوئی اپنے سچے من سے اس کتھا کو کہے گا یا سُنے گا اُس کو مُکت پدوی ملے گی ۔

چوبیسواں ادھیائے

۲۴

کتھا متس اوتار کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو جی میرا من نارائن جی کے اوتاروں کی کتھا سُننے سے نہیں بھرا اس لیے اب میں متس اوتار کی کتھا سُننا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے پرمیشور نے چھوٹا اوتار مچھلی کا کیوں لیا شکدیو جی بولے کہ اے راجا آدی پُرش بھگوان جنم اور مرن سے علیحدہ ہو کر فقط اس واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس میں ہر بھکت لوگ اُن اوتاروں کی لیلا کہہ اور سُن کر بھو ساگر پار اُتر جاویں اور جب گؤ اور براہمن اور دیوتا اور پرتھوی اور دھرم اور ہر بھکتوں پر دُکھ پڑتے ہیں تب وہ چھوٹے اور بڑے جیو کا بچار نہ کر کے اوتار لیتے ہیں اور کتھا متس اوتار کی اس طرح پر ہے کہ ایک مرتبہ جگت پرلے ہونے پر شری برہما جی رات کو سو رہے تھے جب اُن کو دن میں جمہائی آئی تب ہیگریو हयग्रीव دیت اُسی سمے آکر بید اُن کے منہ سے نکال کر پاتال میں لے گیا تب برہما جی نے جاگ کر نارائن جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج ہیگریو دیت بید کو چُرا لے گیا اور بغیر بید کے دنیا کا کام نہیں ہو سکتا اور وہ دیت بہت بلوان ہے اس سے ہم اور دیوتا لوگ اُس کو جیت نہیں سکیں گے آپ بید لانے کے واسطے کوئی تدبیر کیجیے اور راجا ستیہ برت شرادھ دیو کے بیٹے نے راج گدی چھوڑ کر دس ہزار برس تپ کر کے مہاپرلے دیکھنے کی اِچھا کی تھی تب نارائن جی برہما جی کے بنے کرنے سے لانا بید کا اور اِچھا پوری کرنا راجا ستیہ برت اپنے بھکت کی ضرور جان کر متس اوتار لیا تھا ایک دن راجا ستیہ برت کیرت مالا कीर्तिमाला نام ندی میں نہانے گیا جب نہا کر راجا نے ترپن کرنے کے واسطے پانی دونوں ہاتھ میں اُٹھایا تب اُس کو ایک مچھلی بہت چھوٹی انجلی میں دکھلائی دے کر بولی کہ اے راجا میں بہت دُکھی اور لاچار ہو کر تیرے شرن میں آئی ہوں جو تو مجھ کو پھر پانی میں ڈال دے گا تو مجھے بڑی بڑی مچھلیاں

کھا جاویں گی اس لیے میں تجھ سے یہ چاہتی ہوں کہ تو مجھ کو پھر ندی میں نہ ڈال کر مجھ کو اور جگہ رکھ کر پال راجا یہ بات
سُن کر آشچرج مان کر من میں کہنے لگا کہ دیکھو یہ مچھلی آدمی کی طرح بولتی ہے اس لیے ضرور اس کی رچھّا کرنی چاہیئے
ایسا بچار کر راجا نے اس مچھلی کو کمنڈل میں رکھ کر کہا کہ تو دھیرج رکھ میں تجھ کو پالوں گا جب راجا ست برت اُس
مچھلی کو اپنے مکان پر لے آیا تب وہ مچھلی ایک ساعت میں بڑھ کر کمنڈل میں پھنس گئی تب اُس نے راجا سے کہا
کہ مجھ کو کمنڈل میں دُکھ معلوم ہوتا ہے کہیں چوڑی جگہ میں رکھ جب راجا نے کمنڈل توڑ کر مچھلی کو گھڑے میں رکھا اور
ایک پہر کے بعد بھوجن کر کے پھر جا کر دیکھا تو مچھلی وہاں بھی بڑھ کر پھنسی ہوئی بولی کہ اے راجا میرا بدن اس گھڑے میں
نہیں سماتا جب راجا نے اس کو ایک بڑے مٹکے میں رکھا وہاں پر وہ مچھلی اور بھی زیادہ بڑھی تب ایک گڑھا کھدوا کر
اور پانی سے بھروا کر اس کو اس میں رکھ دیا گڑھا بھی مچھلی کے بدن بڑھنے سے بھر گیا تب راجا نے اُس کو تالاب میں
رکھا تھوڑی دیر میں وہ مچھلی ایسی بڑھی کہ تالاب میں بھی اُس کا بدن نہ سمایا تب راجا نے تالاب کو ندی تک کھدوا کر
اُس مچھلی کو وہاں تک پہونچا دیا جب دوسرے دن پھر راجا نہانے کے واسطے گیا تو دیکھا کہ اُس مچھلی سے سب ندی
بھری ہے تب راجا نے اُس مچھلی کو بڑی محنت سے سمدر میں لے جا کر کہا کہ اے مچھلی سمدر سے بڑا کوئی استھان تیرے
رہنے کے واسطے نہیں ہے اب تو یہاں رہ اور مجھ کو بدا کر جب اُس کا بدن سمدر سے بھی بڑھ کر دس ہزار جوجن لمبا
اور چوڑا ہو گیا تب اُس مچھلی نے راجا ست برت سے کہا کہ اے راجا تو اپنے کو گیانی اور بڑا دھرماتما سمجھ کر مجھے
سمدر میں چھوڑ کر اپنے گھر چلا جاتا ہے مجھ سے بھی بڑی بڑی مچھلیاں ہیں وہ مجھ کو کھا جاویں گی یہ سنتے ہی راجا نے
گیان کی راہ سے جانا کہ مَتس پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ مچھلی اتنا جلد نہیں بڑھ سکتی اس سے
اسکی پوجا کرنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی راجا نے بہت استت کر کے اُس مَتس سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مَتس
روپ بھگوان میں نے آپ کو نہیں پہچانا کہ آپ نارائن کا اوتار ہیں میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ کا درشن پایا یہ بات گیان
کی بھری ہوئی سُن کر مَتس روپ بھگوان بولے کہ اے راجا تو نے کیا سمجھ کر کہا تھا کہ ہم تیرا پالن اور رچھّا کریں گے اسی
واسطے میں نے اپنا بدن بڑھا کر تھوڑی سی مہما اپنی تجھ کو دکھلائی جس میں تو میرا پالن اور رچھّا کرنے سے ہار مان لے
اور اہنکار تیرا ٹوٹ جاوے آدمی کو ایسا اُچت ہے کہ کسی کام کو ایسا نہ کہے کہ میں کروں گا سب بات میں ایسا کہنا چاہیئے
کہ پرمیشور چاہیں گے تو یہ کام ہو جاوے گا میرے بھگت اہنکار کا بچن نہیں بولتے اور اے راجا تو یقین کر کے
جان کہ جس بات کو پرمیشور چاہتے ہیں وہی بات ہوتی ہے بغیر اچّھا پرمیشور کے آدمی کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا یہ سُن کر
راجا نے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ نے مچھلی کا بدن جو چھوٹی جون ہے کس واسطے دھارن کیا مَتس بھگوان بولے
کہ اے راجا میں تن دھرنے اور مرنے دونوں سے الگ رہ کر اپنے بھگت اور سیوکوں کی اچّھا پوری کرنے کے
واسطے کبھی کبھی سگن اوتار لیکر اپنا نام پرگٹ کرتا ہوں ان دنوں برہما کے نیند کرنے سے بید لانے اور تیری اچّھا پوری
کرنے کو جو تو ہمارے کا تماشہ دیکھنا چاہتا تھا ہم نے مَتس اوتار لیا ہے اور ہم نے باراہ اور کچھپ اور نرسنگھ اوتار
جو لیا تھا اُس سے کچھ چھوٹے نہیں ہو گئے اور شری رامچندر جی اور شری کرشن جی کا اوتار لینے میں کچھ بھاری بڑی

نہیں بڑھ گئی ہم ہمیشہ برابر رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے الگ ہیں جو تجھ کو مہا پرلے دیکھنے کی اچھا ہے تو آج سے
ساتویں دن دُنیا میں چاروں طرف پانی تجھ کو دکھلائی دے گا اور اُس پانی میں ایک ناؤ کے اوپر سپت رکھ بیٹھے ہوئے
ظاہر ہو کر تیرا ہاتھ پکڑ کر اُس ناؤ میں بیٹھال لیویں گے اور اُس ناؤ کے پاس پانی پر ایک سانپ دکھلائی دے گا تب
تم لوگ ایک سرا ناؤ کی رسّی کا میرے سونے کے سینگ میں جو دس ہزار جوجن کا لمبا نکلے گا اور دوسرا سرا
رسّی کا اُس سانپ کی پونچھ سے باندھو گے جب وہ ناؤ پانی پر گھومے گی تب تو مہا پرلے کا چرتر دیکھ سپت رکھوں سمیت
ہم سے گیان پوچھے گا اور جو گیان ہم تم لوگوں سے کہیں گے اُس گیان کے سننے کے پرتاپ سے تیری مُکت ہو گی
اس سات دن میں تو سب اوکھدھیوں کا بیج اکٹھا کر کے اُس سمے اپنے پاس رکھنا متس روپ بھگوان یہ کہہ کر
وہاں سے انتردھیان ہو گئے اور راجا سب اوکھدھیوں کا بیج اپنے پاس رکھ کر ہر روز کیرت مالا ندی کے کنارے
پر مہا پرلے دیکھنے کے واسطے آ بیٹھتا تھا جب ساتویں دن راجا نیم کر کے وہاں بیٹھا تب اُس نے کیا دیکھا کہ
چاروں طرف ندی کا پانی اُمڈ آیا ہے اور آکاش سے بھی اتنا پانی برسا کہ سب پرتھوی اُس پانی میں ڈوب گئی
اور راجا بھی اُس پانی میں غوطے کھانے لگا تب اُس نے گھبرا کر من میں کہا کہ متس بھگوان نے ایک ناؤ پرگٹ
ہونے کے واسطے کہا تھا سو وہ ابھی تک دکھلائی نہیں دیتی جبکہ میں ڈوب کر مر جاؤں گا تب وہ ناؤ پرگٹ ہو کر
کیا کرے گی ابھی چنتا میں تھا کہ دُور سے ایک ناؤ پر سپت رکھ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر راجا بہت خوش ہوا جب
وہ ناؤ پاس پہونچی تب سپت رکھیشوروں نے راجا کو پکڑ کر اُس ناؤ پر بیٹھا لیا اور دھیرج دے کر بولے کہ اے راجا
تو نہیں ڈوبے گا راجا نے ڈنڈوت کر کے اُن سے پوچھا کہ متس روپ بھگوان کیوں نہیں آئے سپت رکھ بولے کہ
تم پرمیشور کا سمرن کرو متس روپ بھگوان بھی ترنت آتے ہیں جیسے راجا نے پریم کے ساتھ نارائن جی کا دھیان کیا
ویسے ہی متس روپ بھگوان نے آ کر راجا کو درشن دیا جب باسک نام کالا سانپ وہاں پانی میں پرگٹ ہوا اور
سپت رکھیشور اور راجا نے ناؤ کی ایک رسّی کا سرا کہ وہ رسی بھی سانپ کی تھی اُس مچھلی کے سینگ میں اور دوسرا
باسک ناگ کی پونچھ سے باندھا تب وہ مچھلی اُس ناؤ کو پانی میں پھرانے لگی اور راجا نے اچھا پورنک مہا پرلے کا
تماشا دیکھ کر متس روپ بھگوان سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے دیال ہو کر مہا پرلے کا تماشہ مجھ کو اچھی طرح
دکھلایا اب میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو گیان سکھلا کر بھو ساگر پار اُتار دیجئے کہ جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاؤں
کس واسطے کہ سنساری آدمی وہ کرم کرتا ہے جن سے ہمیشہ مہا جال میں پھنسا رہتا ہے اور جو کوئی آدمی کا تن پا کر اپنا پرلوک
نہیں بناتا وہ کُتا اور سُور وغیرہ چوراسی لاکھ جُون میں جنم لیکر دُکھ پاتا ہے اور سنساری آدمی دن رات استری اور پتر اور
دھن کے مُوہ میں پھنسا رہتا ہے اور کسی سمے نارائن جی کو جو اُس کا بیڑا پار لگاویں گے اسمرن نہیں کرتا اور پرمیشور اپنی
دیا اور کرپا سے جس کا کام پورا کرتے ہیں وہ اپنے اگیان سے اس کام کو کہتا ہے کہ میں نے اپنی محنت سے کیا اور
گھر اور دولت اور استری اور لڑکوں کو اپنا جان کر اُن کی محبت میں اپنا نیم اکارتھ کھو دیتا ہے اور [illegible]
پورب جنم کے [illegible] سب جیو اپنا بدلا لینے کے واسطے دُنیا میں [illegible] ہوتے ہیں [illegible]

چھوٹنا اور گیان کا پراپت ہونا سوائے آپ کی کرپا اور دیا کے اور طرح نہیں ہو سکتا جب تک آدمی سنساری مایا سے
الگ نہیں ہوتا تب تک آواگون سے نہیں چھوٹتا اور جس پر آپ دیال ہو کر گیان دیتے ہیں وہ بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے
نہیں تو بار بار جنم لے کر دُکھ پاتا ہے سو آپ مجھ کو اپنا داس جان کر ایسا گیان دیجیے کہ جس سے میں بھو ساگر پار اُتر جاؤں
یہ سُن کر متس روپ بھگوان نے جو گیان راجا کو اُپدیش کیا وہ سب گیان اور جوگ سادھنے اور پیدا ہونے دیت اور
سوال جواب رکھیشوروں کا بستار پوربک متس پُران میں لکھا ہے وہی گیان سننے سے راجا ستبرت پرم گیانی ہو گیا
پھر متس روپ بھگوان بولے کہ اے راجا تو آنکھ اپنی بند کر لے جیسے راجا نے آنکھ اپنی بند کر کے پھر کھولی تو اپنے کو اُسی
ندی کے کنارے آسن پر بیٹھا پایا اور پانی وغیرہ مہا پرلے کا تماشہ پھر نہ دکھلائی دیا اور یہ چرتر اور نارائن جی کی مہما دیکھ کر
آشچرج مانا اور من میں سمجھا کہ متس روپ بھگوان نے اپنی مایا سے میری اچھا کے موافق یہ تماشا دکھلایا پھر راجا ستبرت
گیان پراپت ہونے سے ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مُکت ہوا اور متس بھگوان پاتال میں جا کر رہے اور اپنی گدا سے
ہیگریو دیت کو مار کر چاروں بید لے آئے اور برہما جی کو دے کر بیکنٹھ کو پدھارے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ
اے راجا چودھوں منونتر میں جو جو اوتار پرمیشور لیتے ہیں اُن کی کتھا تم سے برنن کی اور چودھوں منونتر برہما جی کے
ایک دن میں بیت جاتے ہیں اور اتنی ہی بڑی ان کی رات بھی ہوتی ہے اسی دن اور رات کے حساب سے
سو برس تک برہما جی جیتے ہیں اور چھ مہینے سُورج اُترائن رہتے ہیں تب تک دیوتوں کا ایک دن ہوتا ہے اور
چھ مہینے سورج دچھناین رہتے ہیں تب تک دیوتوں کی ایک رات ہوتی ہے اور شکل پچھ کے پندرہ دن تک پتروں کا
ایک دن ہوتا ہے اور کرشن پچھ کے پندرہ دن تک پتروں کی ایک رات ہوتی ہے اور شکل پچھ کو شبھ اور کرشن پچھ کو شبھ
کہتے ہیں اسی دن اور رات کے حساب سے دیوتا اور پتروں کی عمر سو برس کی ہوتی ہے اتنی کتھا سُن کر
راجا پریچھت نے کہا کہ اے مہاراج چودھوں منونتر اور پرمیشور کے اوتاروں کی کتھا جس کے سُننے سے
سنساری جیو بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں آپ کے منہ سے میں نے سُنی اور آپ بھوت اور بھوشیہ اور برتمان یعنی
ماضی و مستقبل و حال) تینوں کال کے جاننے والے ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منہ سے
سورج بنشی اور چندر بنشی راجوں کی کتھا جو پہلے ہو گئے ہیں سُنوں شکدیو جی یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجا
تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہم کہتے ہیں سُنو۔ جو کوئی ایسا کہے کہ شکدیو جی نے بشنو ہو کر سنساری راجوں کا
حال کس واسطے کہا سو انھوں نے دو گن سمجھ کر یہ کتھا کہی تھی ایک یہ کہ جو پہلے راجا دھرماتما اور گیانی سنساری مایا سے
برکت ہو کر مُکت ہوئے ہیں ان کی کتھا سُننے سے راجا پریچھت کو راج اور بدن چھوڑ دینے کا سوچ نہ ہوگا دوسرے
یہ کہ پرم پرمیشور نے شری رامچندر اوتار سورج بنش میں اور شری کرشن چندر اوتار چندر بنش میں ہر بھکتوں کے
سُکھ دینے کے واسطے دھارن کر کے بہت لیلا کی ہیں وہ لیلا اور کتھا سُن کر سنساری لوگ سب پاپوں
سے چھوٹ کر مُکت پاویں۔

اسکندھ نواں

کتھا سورج بنشی اور چندر بنشی راجوں کی

پہلا ادھیاے

کتھا شرادھ دیومن کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی میں نے سب منونتروں کی کتھا آپ کے منہ سے سُنی اور راجاستیہ برت کا حال جس کو متس روپ بھگوان نے گیان بتلایا تھا سُن کر بہت خوش ہوا اب میں یہ سُنا چاہتا ہوں کہ کس کس راجانے کون کون منونتر میں راج کیا اب شرادھ دیومن سورج کے بیٹے جو راج پر ہیں اُنکے سنتان کی کتھا بستار سے کہیے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا بستار (مفصل) کے ساتھ اس کا حال کوئی سیکڑوں برس میں بھی نہیں کہہ سکتا اس لیے سنچھیپ (مختصر) سے میں اُن کی کتھا کہتا ہوں سنو کہ جب مہا پرلے ہو کر دنیا کے چاروں طرف پانی بھر گیا اور کیول نارائن جی استت رہ کر یہ اِچھا اُن کو ہوئی کہ جگت پیدا کر کے اپنا روپ آپ دیکھیں تب ایک پھول کمل کا نارائن جی کی نابھ (ناف) سے پرگٹ ہوا اور اُس پھول سے شری برہما جی پیدا ہوئے نارائن جی کی اگیا سے انھوں نے من نام بیٹا پیدا کیا اور مُن کے ہردے میں مریچ نام پُتر پیدا ہوا اور اُس سے کشیپ نام لڑکا پیدا ہوا اور کشیپ سے سُورج نے جنم پا کر شرادھ دیومُن نام بیٹا پیدا کیا شرادھ دیو کے کوئی سنتان پیدا نہ ہوئی تب اُس نے بششٹھ رکھیشور سے بنے کیا کہ آپ کوئی ایسی تدبیر کریں کہ جس میں میرے لڑکا پیدا ہو بششٹھ جی نے کہا جگیہ کرنے سے تیرے لڑکا پیدا ہوگا جب اُس نے بششٹھ جی کی اگیا کے موافق جگیہ کرنا شروع کی تب مُن کی استری نے بششٹھ جی کے ساتھی براہمن سے جو اگن کنڈ میں گھی کی آہُت ڈالتا تھا کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے لڑکی بہت سُندر پیدا ہو تب اُس براہمن نے لڑکی پیدا ہونے کے واسطے منتر پڑھ کر آہُت اگن میں ڈالی اس لیے لڑکی پیدا ہوئی جب رکھیشور نے اُس کا نام الا इला رکھا تب شرادھ دیو بولا کہ اے مہاراج میں نے لڑکا ہونے کے واسطے جگیہ کیا تھا سو بڑا تعجب ہے کہ منتر کا پھل اُلٹا ہو کر لڑکی پیدا ہوئی بششٹھ جی بولے کہ اے راجا تیری استری نے لڑکی پیدا ہونے کے واسطے اِچھا کہہ کر آہُت دینے والے براہمن سے کہہ دیا تھا کہ میرے لڑکی پیدا ہو اس سے لڑکی پیدا ہوئی جب راجا یہ بات سُن کر مَن میں چنتا کرنے لگا تب بششٹھ جی بولے کہ اے راجا تو اداس مت ہو میں پرمیشور سے بنتی کر کے اس لڑکی کو لڑکا کرا دوں گا یہ بات سُنتے ہی راجا خوش ہو گیا اور بششٹھ جی نے پرمیشور کا دھیان کر کے جب اپنے برہم تیج سے اُن کی استُت کی تب بیکنٹھ ناتھ درشن دیکر بولے کہ تم کیا چاہتے ہو بششٹھ جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی لڑکا ہو جائے پرمیشور بولے کہ

بہت اچھا ایسا ہی ہوگا یہ بات نارائن جی کے منہ سے نکلتے ہی جب وہ لڑکی بہت سندر روپ لڑکا ہوکر کھیلنے لگی تب
راجا نے اُس کا نام سُدیمن सुद्युम्न رکھ کر بڑی خوشی منائی اور براہمنوں اور منگتوں کو منہ مانگا دان اور دچھنا دے کر
اُس کو راج گدی پر بیٹھا دیا جب وہ دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا تب ایک دن پرمیشور کی اچھا کے
موافق اتر دشا میں इलावृत الاورت کھنڈ میں شکار کھیلنے گیا تو ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا امبکا بن میں جا پہونچا
وہاں پہونچتے ہی راجا استری ہوگیا اور اُس کی سواری کا گھوڑا بھی گھوڑی ہوگیا اور جتنے سیوک لوگ اُس راجا کے ساتھ
اُس جنگل میں پہونچے تھے سب استری ہوگئے یہ حال اپنا دیکھتے ہی وہ لوگ شرمندہ ہوکر ایک دوسرے سے اپنا حال
نہیں کہہ سکتے تھے جب کسی کا کچھ بس نہیں چلا تب اچھا پرمیشور کی اسی طرح جان کر سبھوں نے دھیرج رکھا اتنی کتھا سُنکر
راجا پریکھیت نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ وہ لوگ اُس جنگل میں جا کر کس سبب سے استری ہوگئے تھے اس کا حال کہیئے شکدیوجی
نے کہا کہ اے راجا اُس جنگل میں شری مہادیوجی اور شری پاربتی جی ننگے ہوکر آپس میں بہار اور کھیل کر رہے تھے اُسی سمے
سنکادک چاروں بھائی اُن کا درشن کرنے اور کتھا سُننے کے واسطے وہاں گئے جیسے دونوں کو ڈنڈوت کی ویسے ہی
پاربتی جی نے اُن لوگوں کو دیکھتے ہی بہت لجت ہوکر آنکھیں اپنی نیچی کرلیں تب رکھیشور لوگ اُداس ہوکر وہاں سے
نرنارائن کا درشن کرنے کے واسطے بدری کیدار کو چلے گئے تب پاربتی جی نے مہادیوجی سے کہا کہ آپ کوئی جگہ بہار
کرنے کے واسطے نہ بنوا کر مجھے جنگل میں لا کر شرمندہ کرتے ہیں آج مارے شرم کے مجھ سے کسی کو اپنا منہ دکھلایا نہیں
جاتا یہ سُن کر شری مہادیوجی بولے اے پران پیاری تم اُداس مت ہو ہم اس جنگل کو ایسا شاپ دیتے ہیں کہ آج سے
جو کوئی دیوتا اور دیت یا آدمی یا جانور وغیرہ مرد اس جنگل میں آوے گا وہ عورت ہوجائے گا اسی سبب سے راجا سُدیمن
استری ہوگیا شیو بھولا ناتھ ہمیشہ شری پاربتی جی کے ساتھ وہاں بہار کرتے ہیں اور سولہ ہزار سہیلیاں گرجا دیبی کی سیوا میں
آٹھوں پہر بنی رہتی ہیں وہاں سوائے مہادیوجی کے دوسرا پُرش نہیں جا سکتا جبکہ راجا سُدیمن استری ہوجانے سے
مارے شرم کے اپنے گھر نہ جا سکا تب اپنے ساتھیوں سمیت بیاکل ہوکر اُسی جنگل میں چاروں طرف پھرنے لگا اُس
جنگل کے دکھن طرف کی حد پر چندرما کا بیٹا بدھ بیٹھا ہوا تپ کرتا تھا یکایک راجا سُدیمن استری روپ پھرتا ہوا
اُسی جگہ جا نکلا اور بدھ تپسی ہونے پر بھی اُس کے روپ پر موہت ہوگیا اور سُدیمن استری روپ کا بھی مَن اس پر
چلایمان ہوا تب دونوں نے آپس میں گندھرب بواہ کرلیا اور وہاں رہ کر بھوگ اور بلاس کرنے لگے جب بدھ کی
اگیا کے موافق سُدیمن کے ساتھ والے جو وہ بھی استری ہوگئے تھے پہاڑ پر چلے گئے تب اُن کو گندھرب لوگ
استری سمجھ کر اپنے لوک کو لوا لے گئے جب سُدیمن استری روپ کے پُروروا نام بیٹا بدھ سے پیدا ہوا تب ایک دن
سُدیمن نے بششٹھ گرو کا دھیان کرکے اُن کو یاد کیا جب بششٹھ رکھیشور انترجامی اُس کے پاس آ کر پرگٹ ہوئے
تب سُدیمن اپنا حال اُن سے کہہ کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مُنی ناتھ ایسی کرپا کیجیے کہ جس میں مجھ کو پھر پُرش کا تن ملے
یہ بات سُن کر بششٹھ جی بولے کہ تو دھیرج دھر میں تیرے واسطے تدبیر کرتا ہوں جب بششٹھ رکھیشور نے سُدیمن
پر دیال ہوکر شری گوری شنکر کا دھیان کرکے اُن کی استت کی تب شری شیو شنکر اور گرجا دیبی درشن دے کر بڑی خوشی سے

بولے کہ تم کیا چاہتے ہو تب بششٹھ جی نے ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ کرپا کر کے سُدیمن کو پھر پُرش
بنا دیجیے یہ سُن کر شری پاربتی جی بولیں کہ سُدیمن امبکابن میں جانے سے استری ہو گیا ہے اور امبکابن کو مہادیو
سوامی نے شاپ دیا ہے وہ مِٹ نہیں سکتا پاربتی جی کے یہ کہنے پر بھی شری مہادیو جی دیال ہو کر بولے کہ اے بششٹھ
سُدیمن ایک مہینہ پُرش اور ایک مہینہ استری رہے گا یہ کہہ کر شری مہادیو جی شری پاربتی سمیت وہاں سے انتردھیان
ہو گئے اور راجا سدیمن اُسی سمے پُرش ہو کر پورو والے بیٹے کو ساتھ لیے ہوئے اپنی راج گدی پر چلا آیا سو وہ
ایک مہینہ پُرش ہو کر راج کاج کرتا تھا اور دوسرے مہینے استری رہنے سے روگ کے بہانے سے راج مندر میں
رہتا تھا جب پُرش ہونے پر سُدیمن کو اپنی استری سے تین بیٹے اور پیدا ہوئے تب اُس نے کچھ دن راج گدی کا سُکھ
بھوگ کر من اپنا سنساری مایا سے الگ کر لیا اور دکھن دیش کا راج اپنے تینوں بیٹوں کو جو استری سے پیدا ہوئے
تھے دے دیا اور اپنی نج راج گدی پُرورو ابیٹے کو جو بُدھ سے پیدا ہوا تھا ٹھا کر آپ بن کو چلا گیا اور کچھ دن ہر بھجن
کر کے مُکت ہوا راجا پورروا سے چندر بنشی اور سُدیمن کے دوسرے بیٹوں سے سورج بنشی کل دنیا میں پرگٹ ہوا ہے۔

دوسرا ادھیائے

کتھا شرادھ دیو کے اور سنتانوں کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب راجا سُدیمن بن میں اپنا تن تیاگ کر مُکت ہوا تب شرادھ دیو اُس کے
باپ نے اور سنتان پیدا ہونے کے لیے پرمیشور کا تپ کیا جب پرمیشور کی کرپا سے اس کی شردھا نام استری
سے دس بیٹے اور پیدا ہوئے تب اُس نے بڑے بیٹے کا نام اِچھواک इक्ष्वाकु رکھا اور دوسرا بیٹا پرکھدھر
نام ہوا یہ بششٹھ گرو کی گئووں دن کو چرا کر رات کو اُن کی رکھواری کرتا تھا ایک دن برسات میں رات کو شیر نے
ایک گائے کو پکڑا گائے کا چلانا سُن کر پرکھدھر اُٹھا اور اُس نے بجلی کی چمک میں شیر کو دیکھ کر تلوار اُس پر چلائی
سو وہ تلوار ایک کان کاٹ کر گائے کے لگی اُس سے وہ گائے مر گئی پرات سمے بششٹھ جی نے اُس گائے کو
دیکھ کر پرکھدھر سے کہا کہ تو نے گائے تلوار سے مار ڈالی ہے اس لیے تو شودر گوال ہو جا۔ گرو کے شاپ سے پرکھدھر
نے وہ تن اپنا چھوڑ کر اہیر کے گھر جنم پایا سو وہ اُس تن میں برہم چرج رہ کر ہر بھجن کرنے لگا اور جنگل میں آگ لگنے سے
اپنی اچھا کے موافق جل کر مُکت ہو گیا اور کب نام تیسرا بیٹا راجا کا پرم ہنس ہو گیا اور کرش نام چوتھے بیٹے سے
کارُش ذات چھتریوں کی پیدا ہو کر اُتر دشا کا راج کیا اور دِرشٹ دھرک نام پانچویں بیٹے کے بنش میں دھارشٹ ذات
چھتری پیدا ہوئے یہ لوگ اپنی کریا اور کرم سے براہمن ہو گئے اور نرگ نام چھٹویں بیٹے کے بنش میں سمنت آدک
سے اگن نام تک چھتری رہ کر اگن کے بنش میں براہمن پیدا ہوئے اور نبھگ نام ساتویں بیٹے کی اولاد میں نابھ آدک
سے لیکر کئی پیڑھی کے پیچھے مرت نام ایسا پرتاپی اور چکروتی راجا ہوا کہ جس کے برابر کسی راجا نے جگیہ نہیں کیا

اُس کی جگیہ میں سب برتن بھوجن کرنے اور پانی پینے اور چیز رکھنے کے واسطے سونے کے بنے تھے اور اُس نے سب دیوتا اور رکھیشوروں کو اپنی جگیہ میں استادان اور دچھنا دیا کہ کسی کو کچھ اچھا نہ رہی اور اس کے بنش میں ترن بند نام راجا لمبکا نام اپسرا کا پت ہوا اور اسی اپسرا سے اڑبڑا نام لڑکی پیدا ہو کر بشرو اکھیشور کو بیاہی گئی جس سے کبیر دیوتا پیدا ہوئے اور ترن بند نام راجا کے شال نام ایک بیٹے نے بیشالی پری بسائی اُس کے بنش میں ہیم چندا اور سوم دت آدک بہت سے دھرماتما راجا ہوئے تھے ۔

تیسرا ادھیاے

کتھا شرادھ دیومن کے سنتان پیدا ہونے کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پرکھیت اُسی شرادہ دیومن کا بیٹا سرجات نام راجا ہوا اُس کے یہاں سکنیا نام ایک لڑکی بہت سُندر پیدا ہوئی اس لیے راجا اس سے بہت پریت رکھ کر آٹھوں پہر اُس کو اپنے ساتھ رکھتا تھا ایک دن راجا نے اپنی رانی اور کنیا سمیت شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جاکر جہاں پر چیوں رکھیشور کا استھان تھا ڈیرا کیا جب وہ کنیا اپنی سہیلیوں کو ساتھ لے کر اُس ڈیرے کے پاس پھرنے لگی تب اُس نے ایک ڈھیر مٹی کا جس میں دو چھید چمکتے تھے دیکھ کر لڑکوں کی طرح اُن دونوں چھیدوں میں کانٹا چبھو دیا جب اُن سے کہ وہ دونوں آنکھیں چیون رکھیشور کی تھیں خون بہنے لگا تب راجا کی لڑکی مارے ڈر کے گھبرا کر وہاں سے سہیلیوں سمیت اپنے ڈیرے میں چلی آئی رکھیشور مہاراج کے دُکھ پانے سے اُسی ساعت راجا کی فوج میں سب چھوٹے بڑے آدمی اور اونٹ اور گھوڑے اور ہاتھی آدک کا مل اور موتر بند ہو گیا اور پیٹ میں درد ہونے لگا تب راجا نے یہ دشا سب کی دیکھتے ہی بیاکل ہو کر بن باسیوں سے پوچھا کہ یہ کیسا استھان ہے کہ ہماری فوج کے لوگ دُکھی ہو رہے ہیں وہاں کے لوگوں نے کہا کہ یہ استھان چیون رکھیشور کے رہنے کا ہے یہ بات سُنتے ہی راجا اُس رکھیشور کا استھان ڈھونڈھتا ہوا اُسی جگہ پر جہاں خون بہتا تھا جا پہونچا تب اُس نے خون دیکھ کر اپنے گیان سے جانا کہ اسی ٹیلے میں چیون رکھیشور کا بدن مٹی میں چھپ گیا ہے اور وہ پرمیشور کے دھیان میں ایسے لین ہو رہے ہیں کہ جن کو اپنے بدن تک کی خبر نہیں ہے اور یہ خون رکھیشور کی دونوں آنکھوں میں کانٹا چبھونے سے بہتا ہے یہ حال دیکھ کر راجا اپنی فوج والوں سے کانٹا چبھونے کا حال پوچھنے لگا تب راجا کی لڑکی بولی کہ اے باپ یہ قصور مجھ سے انجان میں ہوا ہے راجا یہ بات سُن کر پہلے بہت اُداس ہوا پھر اُس ٹیلے کے پاس کھڑا ہو کر بہت بلند آواز سے اُن رکھیشور کی اُستت کی اور اپنے ہاتھ سے وہ مٹی جس سے رکھیشور مہاراج کا بدن چھپ گیا تھا ہٹائی جب چیون رکھیشور وہ آواز سُن کر سمادھ سے جاگے اور ساؤدھان ہوئے تب راجا نے اُن کو ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا کہ اے مُن ناتھ یہ اپرادھ انجان میں میری لڑکی سے ہوا ہے اُس نے آپ کی آنکھ میں کانٹا چبھو دیا اِس سے میں آپ کو اپنی لڑکی دیتا ہوں آپ

ایسا آشیرباد دیجیے کہ جس سے میری فوج کا دُکھ مٹ جائے چیون رکھیشور نے راجا کے استت کرنے سے خوش ہوا
ایسا بردان دیا کہ سب کے پیٹ کا درد جاتا رہا تب راجا اپنی لڑکی چیون رکھیشور کے پاس چھوڑ کر وہاں سے فوج
سمیت راج مندر پہ چلا آیا اور چیون رکھیشور پرمیشور کے دھیان میں سمادھ لگا کر چودہ برس تک آنکھ بند کیے ہوئے بیٹھے
رہے اور راجا کی لڑکی بھی اُتنے دن تک بغیر اناج اور پانی کے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی رہی اور وہ ایسی
سندر تھی کہ اندر نے اُس کے پاس آکر کہا کہ تو یہاں اِتنا دُکھ کس واسطے سہتی ہے میرے ساتھ چل میں تجھ کو اندرانی
بنا کر سُکھ دوں گا اسی طرح کُبیر دیوتا آدک کئی دیوتوں نے آکر اُس کو بہت طرح اپنے ساتھ چلنے کو کہا لیکن اُس پتی برتا
لڑکی نے کسی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا چیون رکھیشور کو اپنا پت اور پرمیشور سمجھ کر اُن کے چرنوں میں دھیان لگائے
کھڑی رہی جب اُس کو کھڑے کھڑے چودہ برس بیت گئے تب چیون رکھیشور نے سمادھ سے جاگ کر کیا دیکھا کہ راجا
کی لڑکی اُسی طرح ہاتھ جوڑے سامنے کھڑی ہے اور اُس کے بدن میں صرف ہڈی اور چمڑا رہ گیا ہے ایسا پت برتا
دھرم اُس کا دیکھ کر چیون رکھیشور بہت خوش ہوئے اور انھیں دنوں پرمیشور کی اِچھا سے اشونی کمار بید وہاں
آئے اور رکھیشور کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاراج جو آگیا ہو وہ ہم آپ کی سیوا کریں چیون رکھیشور بولے
کہ ہماری آنکھ اچھی کر کے ہم کو جوان کر دو تو ہم تم کو منہ مانگی چیز دیویں جب اشونی کمار نے دواؤں کا کنڈ بنا کر رکھیشور کو
اُس میں نہلایا تو اُسی ساعت چیون رکھیشور کی آنکھیں اچھی ہو کر وہ بہت سُندر سولہ برس کی عمر کے ہو گئے تب راجا کی لڑکی
اُن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور چیون رکھیشور نے آدر پوربک اشونی کمار سے کہا کہ جو کچھ تم مانگو وہ میں تم کو دوں یہ بات
سُن کر اشونی کمار अश्विनी कुमार نے کہا کہ اے مہاراج ہم دوا علاج کرتے ہیں اس لیے دیوتا لوگ ہم کو بھوجن کرنے کے
واسطے اپنی پنگت میں نہیں بٹھاتے اور سوم جگیہ सोमयज्ञ میں ہمارا بھاگ نہیں دیتے سو آپ دیال ہو کر ایسا کر دیجیے
کہ جس میں ہم بھی اپنا بھاگ پا دیں رکھیشور بولے کہ تم دھیرج رکھو تمھارا منورتھ پورا ہو گا جب اشونی کمار یہ بردان پا کر
آنند پوربک وہاں سے بدا ہوئے تب رکھیشور نے راجا کی بیٹی سے کہا کہ میں تپسی ہوں سنساری سُکھ کی اِچھا نہ رکھ کر
ہمیشہ برکت رہتا ہوں لیکن تیرے پت برتا دھرم سے بہت خوش ہوں اس لیے سنساری سُکھ کے سب سامان
سمیت تیرے ساتھ بھوگ اور بلاس کروں گا ایسا کہہ کر رکھیشور مہاراج نے اپنے جوگ کے بل سے اُسی جگہ ایک مکان سونے
کا رتنوں سے جڑا ہوا باغ اور تالاب وغیرہ سمیت ایسا پیدا کر دیا کہ جس میں ہر اِچھا سے سب سامان سنساری
سُکھ کا رکھا تھا تب رکھیشور نے راجا کی بیٹی سے کہا کہ تو اس تالاب میں اسنان کر جیسے اُس نے تالاب میں غوطہ مارا
ویسے سولہ برس کی دیو کنیا کے برابر سُندر ہو گئی اور ہزار داسی روپ وتی سُندر گہنا اور کپڑا پہنے اُس کے ساتھ تالاب میں سے
پرگٹ ہوئیں جب اُنھوں نے راجا کی بیٹی کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر سولھوں سنگار اُس کا کیا تب چیون رکھیشور
اُس راج کنیا سے اپنا بواہ کر کے اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگے کچھ دن بیتے ایک دن راجا سرجات
نے اپنی استری سے کہا کہ جس دن سے ہم اپنی پران پیاری بیٹی کو جنگل میں رکھیشور کو سونپ آئے ہیں تب سے کچھ
حال اُس کا نہیں پایا اور بنا کام اُس کو اپنے گھر بلا نہیں سکتے سو ہم چاہتے ہیں کہ اپنے یہاں جگیہ کر کے چیون رکھیشور کو

لڑکی سمیت اپنے گھر بلاویں تو لڑکی کا حال بخوبی معلوم ہو اور اُس کو دیکھ کر اپنی آتما ٹھنڈی کریں جب رانی نے بھی یہ بات پسند کی تب راجا جگیہ کی تیاری کر کے آپ چیون رکھیشور کو بلانے گیا اور اُن کے مکان پر پہونچ کر کیا دیکھا کہ وہاں کچھ ٹیلا اور جھوپڑی نہ ہو کر ایک بڑا اونچا مکان باغ اور تالاب سمیت بنا ہے اُس کو دیکھتے ہی راجا نے آشچرج مان کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو اس جنگل میں ایسا مکان کس نے بنوایا جس سمے راجا وہاں کھڑا ہوا یہی بچار کر رہا تھا اُسی سمے راجا کی لڑکی داسیوں سمیت تالاب پر اسنان کرنے کے واسطے محل سے باہر نکلی تو اُس نے راجا کو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے گلے ملنا چاہا لیکن راجا نے اُس کو گلے نہ لگا کر من میں بچارا کہ شاید وہ رکھیشور مر گیا اور اس نے دوسرا پت بنا کر یہ سب سامان پیدا کیا ہے جب راجا نے اِس سندیہ سے اُس کو اپنے گلے نہیں لگایا تب راجا کی بیٹی بولی کہ اے پتا تم نے مجھ کو نہیں پہچانا جو گلے نہیں لگایا راجا بولا کہ تیرے ماں باپ کا اُتم کُل ہے اور تو نے دوسرا پت کر کے کُل میں داغ لگایا یہ بات سُن کر وہ بولی کہ آپ ایسا سندیہہ نہ کریں میں نے دوسرا پت نہیں کیا یہ سب دولت اور حشمت جو آپ دیکھتے ہیں رکھیشور مہاراج نے جن کو آپ مجھے سونپ گئے تھے اپنے جوگ بل سے پرگٹ کی ہے یہ بات سنتے ہی راجا نے بڑی خوشی سے اپنی لڑکی کو پیار کیا اور جب مندر میں جا کر چیون رکھیشور کو اشونی کمار کے برابر بہت خوبصورت اور جوان دیکھا تب آنند پوربک اُن کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاراج میں سوم جگیہ کی اچھا رکھ کر چاہتا ہوں کہ آپ بھی دیا کر کے اُس جگیہ میں چلئے چیون رکھیشور یہ بات مان کر استری سمیت راجا کے مکان پر گئے تو رانی اپنی بیٹی اور داماد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی جب چیون رکھیشور نے راجا کے یہاں جگیہ کرانا شروع کیا اور سب دیوتا اور رکھیشور لوگ وہاں آئے تب چیون رکھیشور نے دیوتوں سے کہا کہ جگیہ میں اشونی کمار کا بھی بھاگ دو یہ بات سُن کر اندر بولے کہ اشونی کمار بید روگیوں کو چھوتے ہیں اس لیے ان کو جگیہ کا بھاگ دینا نہ چاہیے چیون رکھیشور بولے کہ اے اندر میں اشونی کمار کو جگیہ کا بھاگ دینے کے واسطے بات ہار چکا ہوں اس لیے ضرور ان کو بھاگ دوں گا یہ بات سُن کر اندر کرودھ کر کے بولے کہ اے رکھیشور جو تم ہمارا کہنا نہ مان کر اشونی کمار کو جگیہ میں بھاگ دوگے تو ہم تم کو مار ڈالیں گے ایسا کہہ کر جیسے چیون رکھیشور کو مارنے کے واسطے اندر نے گدا اٹھائی ویسے ہی رکھیشور کی آگیا اور پرمیشور کی اچھا سے اندر کا ہاتھ اُسی طرح سے اُٹھا رہ گیا اور اندر نے گدا مارنے کے واسطے چاہا لیکن اُس کا ہاتھ نیچے کو نہیں جُھکا جب اندر اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر ہاتھ اُٹھے رہنے سے دُکھ پانے لگے تب دیوتا اور رکھیشور جو وہاں پر بیٹھے تھے اندر سے کہنے لگے کہ تم نے چیون رکھیشور مہاتما سے جیسا اُنچت کیا ویسا ڈنڈ پایا اب تم اپنا اپرادھ انھیں سے چھما کراؤ تب تمھارا ہاتھ نیچے کو جُھکے گا جب اندر نے ہار مان کر اس طرح بنے کیا کہ آپ مہاتما رِشی ہیں میں نے آپ کی مہما کو نہ جان کر اپنے پھل کو پہونچا آپ دیال ہو کر میرا اپرادھ چھما کیجیے اور اشونی کمار کا بھاگ جگیہ میں دیجیے ہم سب دیوتوں کو آپ کا کہنا منظور ہے جب چیون رکھیشور نے اندر کو دین دیکھ کر اپنے ہاتھ سے ان کا ہاتھ جھکا دیا تب اندر کا ہاتھ نیچے جھک کر جیوں کا تیوں ہو گیا جب چیون رکھیشور اور دیوتوں نے اشونی کمار کا بھاگ جگیہ میں دے کر اُن کو اپنی پنگت میں بٹھا کر کھلایا اور جگیہ راجا کا اچھی طرح پورا ہو کر اشونی کمار بھی خوش ہو گئے تب سب دیوتا اور مُن اور چیون رکھیشور اپنے مکان پر

چلے گئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو کوئی پرمیشور کے سمرن میں جا کر اُن کا تپ اور اسمرن کرتا ہے اُس کو لوک اور پرلوک دونوں جگہ سُکھ ہوتا ہے اور کوئی اُس کو دُکھ نہیں دے سکتا وہ آدمی جو کچھ منہ سے کہتا ہے یا جس چیز کی چاہنا کرتا ہے نارائن جی سب بات اور منورتھ اُس کا پورن کرتے ہیں اے راجا پریکھیت اسی شرادھ دیو کے بنش میں ریوت نام راجا بڑا پرتاپی ہو کر اُس کے یہاں ایک لڑکی بہت خوبصورت اور بدھمان ریوتی نام پیدا ہوئی جب راجا نے اُس لڑکی کو بیاہنے کے لائق دیکھا تب اپنے من میں بچار کیا کہ سب جگت پیدا کرنے والے برھما جی ہیں میں اُن سے جا کر پوچھوں کہ کون شخص بہت خوبصورت ہے جس راجا کے بیٹے کو وہ خوبصورت بتلادیں اُسی کو میں اپنی لڑکی بیاہ دوں ایسا بچار کر راجا اپنی لڑکی سمیت برھم لوک میں گیا تب برھما جی نے اُن کو بڑا راجا سمجھ کر آدر سے بیٹھالا اُس سمے برھما جی کی سبھا میں گندھرب لوگ گاتے تھے اس لیے راجا نے کچھ کہنا اچیت نہ جان کر بچار کیا کہ جب گانا بند ہو جائے تب میں اپنا منورتھ کہوں اسی اچھا سے راجا وہاں تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا جب گندھرب لوگ گا چکے تب راجا نے برھما جی سے نیے کیا کہ جو راجکمار آپ کے نزدیک بہت سُندر ہو اُس کو بتا دیجیے تو میں اس لڑکی کا بیاہ اُس سے کر دوں برھما جی بولے کہ جیسے تم میرے پاس آئے ہو تب سے دنیا میں ستائیس جگ بیت گئے جو راجا تمہاری دنیا میں تھے وہ سب مر گئے اب اُنکے بنش میں کوئی دوسرا راجا دھرماتما دنیا میں نہیں رہا اس واسطے تم اپنی بیٹی بسدیوجی کے بیٹے بلبھدرجی کو جو شیش ناگ کا اوتار ہیں بیاہ دو تب راجا ریوت نے برھما جی کی اگیا سے ریوتی اپنی لڑکی بلبھدرجی کو بیاہ دی اور راجا آپ بن میں جا کر ہر بھجن کر کے مُکت ہوا اور ریوتی ست جگ کی بیٹی اکیس ہاتھ کی لمبی تھی اس لیے بلدیوجی نے ہل سے داب کر اُس کا بدن اپنے برابر چھوٹا کر لیا۔

چوتھا ادھیاے

کتھا راجا امبریکھ کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریکھیت راجا سرجات کے بنش میں راجا امبریکھ ایسا بیشنو اور پرم بھگت ہوا کہ جس پر براہمن کا شاپ نہیں لگا اتنا سُن کر راجا پریکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج یہ بڑے آشچرج کی بات ہے کہ براہمن کا شاپ جھوٹا ہو جائے اور ایسے پرم بیشنو راجا کو براہمن نے کس واسطے شاپ دیا اس کا حال کہیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا اس کی کتھا اس طرح پر ہے کہ راجا امبریکھ اندریوں کا سُکھ چھوڑ کر تپ اور پوجا نارائن جی کی سچے من سے کر کے ہر چرنوں میں دھیان لگائے ہوئے راج کرتا تھا اور اُس کی جگیہ میں دیوتا لوگ رکھیشوروں اور براہمنوں کا روپ دھر کر اپنا اپنا بھاگ لینے آئے تھے اور وہ راجا دن رات سُکھ سے پرمیشور کا اسمرن اور ہاتھوں سے ٹھاکرجی کی پوجا اور سیوا اور آنکھوں سے ہر چرنوں کا درشن دھیان میں کر کے کانوں سے کتھا اور رلیلا اوتاروں کی سُن کر سنساری بیوہار سپنے کے برابر جانتا تھا اس لیے نارائن جی دیندیال اس کو اپنا پرم بھگت جان کر اُس کے راج

اور دیش کی رچھا اپنے سُدرشن چکر سے کرتے تھے اور راجا کی استری بھی پرم بیشنو اور پت برتا تھی سو راجا اور رانی دونوں
آدمی پرمیشور کی بھکت اپنے ہردے میں رکھ کر دشمی کو سنجم اور سب ایکادشی نرجل برت کرتے تھے اور دوادشی
کے دن ساٹھ کروڑ گئو بدھ پور بک براہمنوں کو دان دے کر اور اُن کو بھوجن کھلا کر آپ دوادشی میں برت کا پارن کرتے
تھے ایک دن ایکادشی کے دوسرے دن ڈیڑھ گھڑی دوادشی تھی اُسی دن پرات سمے دُرباسا رکھیشور نے اٹھاسی ہزار رکھیشور دل
سمیت واسطے پریچھا لینے دھرم دوادشی کے راجا امبریکھ کے مکان پر آکر بھوجن مانگا راجا نے رکھیشور کا آدر کر کے بنے کیا
کہ مہاراج بھوجن سب تیار ہے کھا لیجیے دُرباسا بولے کہ ہم اسنان کر آویں تب بھوجن کریں ایسا کہہ کر جمنا جی کے کنارے
اسنان کرنے چلے گئے اور وہاں جان بوجھ کر پوجا اور اسنان میں دیر لگائی جس میں دوادشی بیت جائے جب
درباسا آئے اور دوادشی بیتنے لگی تب راجا نے گھبرا کر براہمنوں سے پوچھا کہ دُرباسا رکھیشور اسنان کر کے
نہیں پھرے اور دوادشی بیتا چاہتی ہے اور ترودشی میں برت کا پارن کرنا نہ چاہیئے اس سے اب کیا کرنا چاہیے
براہمنوں نے اگیا دی کہ دوادشی میں ٹھاکر جی کے چرنامرت سے برت کا پارن کر لو چلو بھر پانی پینا بھوجن کی گنتی میں
نہیں ہے راجا براہمنوں کی اگیا سے دوادشی میں چرنامرت سے پارن کر لیا ایک ساعت پر دوادشی بیت گئی تب
تب دُرباسا رکھیشور اشنان کر کے آئے جب راجا نے بڑی خوشی سے اُن کو بھوجن کرنے کے واسطے کہا تب رکھیشور
بولے کہ اے راجا تو ہمیشہ اپنے برت کا پارن دوادشی میں کرتا تھا آج اس ساعت دوادشی بیت گئی تو نے پارن کیا
یا نہیں راجا نے کہا کہ اے مہاراج میں نے کچھ بھوجن نہ کر کے براہمنوں کی اگیا کے موافق چرنامرت سے پارن کر لیا
یہ بات سنتے ہی دُرباسا کرودھ کر کے بولے کہ تو نے ہم کو دوادشی میں بھوجن کرانا کہہ کر بنا آئے ہمارے برت کا پارن کر لیا
ایسا تجھ کو نہیں چاہیے تھا یہ کہہ کر کرودھ کر کے دُرباسا نے ایک لٹ کو اپنی جٹا سے نوچ کر پرتھوی پر پٹکا تو اُسی سمے
کرتیا कृत्या نام استری ہتھیار لیے پرگٹ ہو کر راجا کو مارنے دوڑی اسے پرچھپت دُرباسا نے بنا اپرادھ راجا کو
مارنا چاہا تھا اس لیے نارائن جی نے دُرباسا رکھیشور کا ادھرم سمجھ کر سُدرشن چکر کو اگیا دی کہ تو جا کر راجا کی سہایتا اور
بچا کر جس میں اُس کو دُکھ نہ پہونچے سُو اُسی سمے سُدرشن چکر وہاں آکر پرگٹ ہوا جب سُدرشن چکر کے پرکاش سے کرتیا
کا بدن جلنے لگا اور وہ بیاکل ہو کر بھاگی تب سُدرشن چکر دُرباسا رکھیشور کو جلانے کے واسطے چلا جب دُرباسا وہاں
سے اپنا پران لے کر بھاگے اور سُدرشن چکر نے اُن کا پیچھا کیا تب وہ بھاگ کر برن اور کبیر اور اندر وغیرہ کے لوک میں
اِس اچھا سے گئے کہ کوئی دیوتا ہماری رچھا کرے لیکن کسی دیوتا کو ایسی سامرتھ نہیں ہوئی جو رکھیشور کو بچا سکے جب دُرباسا
نے کہیں اپنا بچاؤ نہیں دیکھا تب برہم لوک میں دوڑے گئے برہما جی اُن کو دیکھتے ہی بولے کہ اے دُرباسا تم نے
ان آدپرش بھگوان کے بھکت کا اپرادھ کیا ہے جو ایشور ہم سب کے مالک ہو کر پلک مارنے میں تینوں لوک کا ناش
کر سکتے ہیں ہم تمہاری رچھا نہیں کر سکتے جب دُرباسا وہاں سے بھی نراس ہو کر شری مہادیو جی کی شرن میں گئے تب
شری مہادیو جی بولے کہ اے دُرباسا پرمیشور کی مایا سے ہم سب لوگ پیدا ہوئے ہیں لیکن اُن کی مایا کا بھید ہم اور نارد
اور سنکادک اور برہما جی اور کپل دیو آدک کوئی نہیں جان سکتے تم اُنھیں پربرہم کی شرن میں جاؤ تو بچو گے مجھ کو ایسی سامرتھ

نہیں ہے جو تمھاری رچھا کرسکوں جب دُرباسا نے دیکھا کہ سوائے پرمیشور کے کوئی دوسرا تینوں لوک میں میری رچھا کرنے والا نہیں ہے تب بیکنٹھ ناتھ کی شرن میں گئے اور استت کرکے سبنے پوربک کہا کہ میں نے تمھارے بھگت کا اپمان کیا اس لیے سدرشن چکر مجھ کو مارا چاہتا ہے سو میں آپ کی شرن میں آیا ہوں شرن آئے کی لاج رکھ کر میری رچھا کیجئے یہ بات سن کر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے درباسا ہم تینوں لوک کے مالک ہیں لیکن اپنے بھگت پر ہمارا کچھ بس نہیں چل سکتا ہم بھگت کے آدھین رہتے ہیں ہم اپنے بھگت جیسے پیارے ہیں ایسا ہم اپنی لچھمی جی اور اپنے بدن کو بھی پیارا نہیں جانتے جس طرح پت برتا استری اپنی سیوا سے پت کو بس میں کرلیتی ہے اسی طرح ہم اپنے بھگت کے بس میں رہتے ہیں اور نرگن بھگت سب سنساری سُکھ چھوڑ کر سوائے دھیان ہمارے چرنوں کے دوسری کچھ اچھا نہیں رکھتے اور ہم کو اپنا اشٹ دیو جان کر ہمسا با جا کر منا سے چاہتے ہیں اس لیے ہم اُن کا بچن مٹا نہیں سکتے اور ہم کو اپنے بچن ٹل جانے کا کچھ سوچ نہیں ہوتا لیکن ہمارے بھگت کا کہنا کوئی مٹا نہیں سکتا سو اے دُرباسا ہمارے بھگت بڑے دیال ہوتے ہیں اور کرودھ کو اپنے بس میں رکھتے ہیں اور کسی کا اَن بھلا نہیں چاہتے ہیں جو راجا امبرکھ اپنے انتہ کرن سے کرودھ کرتے تو تم اُسی جگہ جل کر بھسم ہو جاتے یہاں تک نہ پہونچتے تم راجہ امبرکھ ہمارے بھگت کی شرن میں جاؤ وہی تمھاری رچھا کریں گے نہیں تو سُدرشن چکر سے نہ بچو گے ہم تمھاری رچھا نہیں کر سکتے

ادھیائے پانچواں - آنا دُرباسا رکھیشور کا راجہ امبرکھ کے پاس

شکدیو جی بولے کہ راجہ پریچھت جب درباسا رکھیشور بھگوان سے بھی نراس ہوئے تب وہ لجّت ہو کر راجہ امبرکھ کے پاس آئے اور ڈنڈوت کرکے کھڑے رہے راجہ یہ دشا اُن کی دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیا سے کہ دشمن کا بھی دُکھ نہیں دیکھ سکتے تھے بہت استت کرنے کے پیچھے رو کر بولے کہ اے سُدرشن چکر درباسا رکھیشور کو براہمن جان کر اُن کی رچھا کرو کس واسطے کہ تمھارے مالک برہمنیہ دیو ہیں اور میں بھی براہمن کی بھگت رکھتا ہوں اس لیے مجھ سے براہمن کا دُکھ دیکھا نہیں جاتا اور میں نے آج تک جو دھرم کیا ہو اُس کے پھل سے درباسا کچھ دکھ نہ پاویں یہ بچن راجہ امبرکھ کا سنتے ہی سُدرشن چکر نے تیج اپنا ٹھنڈا کر لیا تب راجہ نے درباسا سے جو آنکھ نیچی کیئے کھڑے تھے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج سب پدارتھ بنے ہیں چل کر بھوجن کیجیے دُرباسا نے چھتیس پرکار کے بنجن بڑے آنند سے بھوجن کیے اسے راجہ پریچھت دُرباسا سدرشن چکر کے ڈر سے آکاش اور پاتال ملا ایک برس تک بھاگا کیے اور راجا امبرکھ برس دن تک برابر ویسے ہی اُسی جگہ کھڑے رہ کر اس بات کا سوچ کرتے رہے کہ دیکھو میرے سبب سے رکھیشور اتنا دُکھ پاتے ہیں برس دن تک وہی بھوجن جو درباسا رکھ کے واسطے بنا تھا برہماسے ٹھنڈا نہیں ہوا جب براہمنوں کو بھوجن کرا کے راجہ نے بھی پرساد پایا تب درباسا رکھیشور بہت ادھینتائی سے بولے کہ ہے راجہ امبرکھ میں آج تک ہر بھگتوں کی مہما نہیں جانتا تھا کہ پرمیشور کے بھگت سب سے زبردست ہیں اور تم دھن ہو جو مجھ اپرادھی کے واسطے برس دن تک کھڑے رہ چنتا کرتے رہے اور سدرشن چکر کی

استت کرکے تم نے میرا ن بچایا مجھ کو سامرتھ نہیں ہے کہ بھگتوں کا مہاتم برنن کر سکوں جب درباسا رکھیشور راجا
سے بدا ہو کر چلے گئے تب اور سب براہمن اور رکھیشو جو وہاں پر تھے راجا کی استت کرنے لگے ان کا بچن سن کر
راجا بولا کہ میں کون گنتی میں ہوں یہ سب پرمیشور کے سدرشن چکر کا پرتاپ تھا جس نے مجھ کو کرتیا کے ہاتھ سے بچایا
دیکھو پرمیشور کی اتنی کرپا ہونے پر بھی راجا امبریکھ کچھ غرور نہ رکھتا تھا اور بھگت سے برابر اندر لوک کا سکھ مال سمجھتا
تھا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اسے راجا پریکھشت یہ تھوڑی سی مہما راجا امبریکھ کی میں نے تم کو سنائی اس کے
اور سب گنوں کا حال کوئی برنن نہیں کرسکتا کچھ دن بیتے راجا امبریکھ نے برکت ہو کر راج گدی اپنے چھوٹے بیٹے کو
دے دی اور بن میں جا کر ہر بھجن کر کے مکت ہوا۔

ادھیائے چھٹواں - کرودھ کرنا راجا اچھواک کا اپنے بیٹے پر

شکدیو جی بولے کہ اسے راجا پریکھشت راجا امبریکھ کے بنش میں اچھواک इक्ष्वाकु نام راجا بڑا پرتاپی ہوا
ایک دن وہ ششاد शशाद نام اپنے بڑے بیٹے سے بولا کہ تو جنگل میں جا کر شکار مار لا تو میں پتروں کا شرادھ
کروں راجا کے بیٹے نے جنگل میں جا کر خرگوش مار کر بھوک لگنے سے تھوڑا مانس آپ کھا لیا اور مانس اپنے
باپ کے پاس لے آیا جب راجا شرادھ کرنے کے واسطے بیٹھا تب بششٹھ جی اپنے جوگ بل سے جان کر بولے
کہ اسے راجا اس میں سے تھوڑا سا مانس تیرے بیٹے نے کھا لیا ہے اس لیے یہ مانس شرادھ کرنے کے لائق نہیں رہا
یہ بات سنتے ہی راجہ نے ششاد کو شہر سے باہر نکال دیا تب وہ جنگل میں جاجلیہ जाज्वल्य رکھیشور کی کٹی میں
جا کر ہر بھجن کرنے لگا جب کچھ دن بعد راجا اچھواک مر گیا تب بششٹھ رکھیشور نے ششاد کو جنگل سے لا کر راج گدی
پر بٹھا دیا اور اس کے بنش میں پرنجے पुरंजय نام راجا بڑا پرتاپی اور بلوان ہوا ایک بار دیتوں نے دیوتوں
کو لڑائی میں جیت لیا جب اندر نے برھما جی کے پاس جا کر اپنے جیتنے کی تدبیر پوچھی تب برھما جی بولے
کہ اسے اندر تم مرت لوک سے راجا پرنجے کو اپنی مدد کے واسطے لے آؤ تو تمہاری جیت ہوگی یہ بچن سنتے ہی اندر
نے پرنجے کے پاس جا کر بنے کیا کہ آپ کو ہماری مدد کر کے دیتوں سے لڑنا چاہیے پرنجے بولا کہ اسے اندر مجھ کو
تمہاری مدد کرنے میں کچھ انکار نہیں ہے لیکن دیتوں سے لڑتے وقت مجھ کو اتنا بل پیدا ہوگا کہ ہاتھی اور گھوڑے
میرا بوجھ نہ اٹھا سکیں گے اس لیے تم بیل روپ ہو کر مجھ کو اپنی پیٹھ پر بٹھاؤ تب میں دیتوں سے لڑوں گا جب اندر نے
اپنا کام نکالنے کے واسطے بیل روپ بھرا تب راجا نے اس پر چڑھ کر دیتوں کی لڑائی میں جیت لیا جب راجا کی
مدد سے اندر وغیرہ دیوتوں نے اپنا راج پایا تب پرنجے پھر مرت لوک میں آکر اپنا راج کرنے لگا اس کے بنش میں
ساودست सावस्त نام راجا مہا پرتاپی ہوا جس نے ساوستی پوری بسائی اس کا پوتا راجا کبلیاشو कुवलयाश्व
ایسا بلوان ہوا جس نے اتنک उत्तंक رکھیشور کی سہایتا کر کے دھندھ धुन्धु نام دیت کو مار ڈالا اور اس
دیت کے منہ سے ایسی جوالا نکلی کہ جس کی آگ سے اکیس ہزار بیٹے راجا کبلیاشو کے جل گئے درڑھ بلاشو दृढाश्व

آدک تین بیٹے اُس کے نیچے اور درڑھ ہاشُو کا بیٹا نمبہ ہوا اُس کے بنش میں جوناشُو युवनाश्व نام راجا ایسا پرتاپی
اور بلوان ہوا کہ جس کے آدھین ساتوں دیپ کے راجا رہتے تھے لیکن وہ سنتان نہ ہونے سے ہمیشہ اُداس رہتا تھا
ایک دن راجا نے رکھیشوروں سے بنتے کیا کہ اسے مہاراج آپ لوگ کوئی تدبیر ایسی کریں کہ جس سے میرے یہاں
بیٹا پیدا ہو رکھیشوروں نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے راجا سے جگیہ کرا کے ایک کاسا پانی کا منتر پڑھ کر جگیہ شالا
میں اس اِچھا سے رکھا کہ پراتہ کال یہ پانی رانی کو پلا دیں گے تو اس کے بیٹا پیدا ہوگا جب رات کو راجا اور
رکھیشور لوگ اُس جگیہ شالا میں سوئے اور پرمیشور کی اچھا سے راجا کو پیاس لگی تب راجا نے دھوکے سے
وہ پانی پی لیا تب پراتہ کال رکھیشور لوگ یہ حال جان کر بولے کہ اسے راجا تمھارے نصیب اور ہر اچھا میں
کسی کا بس نہیں تمھارے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا راجا یہ بات سُن کر پہلے اُداس ہوا پھر پرمیشور کی اچھا
اسی طرح جان کر سنتوکھ کیا جب پیٹ راجا کا گربھ وتی استری کی طرح ہر روز بڑھنے لگا اور دس مہینے گزرے تب
رکھیشوروں نے راجا کی دہنی کوکھ چیر کر پیٹ میں سے لڑکا نکال لیا اور کھاؤسی کر ہر اچھا سے راجا کو چنگا کر دیا
جب اُس لڑکے نے رو کر دودھ مانگا تب اندر نے اپنا انگوٹھا امرت بھرا اُس کے مُنہ میں ڈال کر چسایا تو پیٹ
اُسکا بھر گیا اور اندر نے انگوٹھا چُساتے سمے اُس کو ماندھاتا پکار کر کہا تھا کہ اس کا پالن میں کروں گا اسلیے رکھیشیوں
نے اُس کا نام ماندھاتا رکھا سو وہ ایسا پرتاپی اور بلوان اور ساتوں دیپ کا راجا ہوا جس سے راون آدک دیت
اور راچھس ڈرتے تھے اور اُس نے جگیہ کر کے بہت دان اور دچھنا برہمنوں کو دی اِس سے تیج اور بل اُسکا بہت ہوا
اور ماندھاتا کے یہاں مُچکند मुचकुन्द آدک تین بیٹے اور پچاس لڑکیاں ہوئیں سو اُس سے پچاسوں لڑکیاں اپنی
سوبھری سौभरि نام رکھیشور کو بیاہ دیں اتنی کتھا سُن کر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اسے مہاراج ماندھاتا نے پچاس لڑکیاں
ایک رکھیشور کو کیوں بیاہ دیں شکدیو جی بولے کہ اسے راجا سوبھری رکھیشور جمنا کے کنارے پانی میں بیٹھے تپ کرتے تھے
ساٹھ ہزار برس تک تپ کرنے کے پیچھے ایک دن رکھیشور نے ایک مچھلی کو اپنے بچوں کے ساتھ جل میں بہار کرتے دیکھا
تب بوڑھے ہونے پر بھی من میں بچارا کہ گرہستھ آشرم بہت اچھا ہوتا ہے جب رکھیشور کو گرہستی کرنے کی اچھا ہوئی
تب اُنھوں نے راجا ماندھاتا کے پاس جا کر کہا کہ ہم کو ایک لڑکی اپنی دو راجا نے شاپ کے ڈر سے یہ جواب دیا
کہ مہاراج میرے پچاس لڑکیاں ہیں آپ راج مندر میں جاویں جو لڑکی آپ کو پسند کرے اُسی کے ساتھ آپ کا
بیاہ کر دوں یہ بات سُن کر سوبھری رکھیشور نے بچار کیا کہ مجھ بوڑھے آدمی کو راجا کی یہ سب لڑکیاں کیوں قبول کریں گی
جوان استریاں بوڑھے آدمی کو نہیں چاہتی ہیں ایسا بچار کر رکھیشور نے اپنے تپ کے بل سے اپنی صورت بہت
سُندر اور جوان بنائی کہ جس کو دیکھ کر اپسرا موہت ہو جاویں جب وہ رکھیشور اپنا روپ اشونی کمار کے برابر سُندر
بنا کر راج مندر میں گئے تب اُن کی سُندرتائی دیکھ کر راجا کی پچاسوں لڑکیاں راج چھوڑ کر اُن پہ موہت ہو گئیں
تب راجا ماندھاتا نے پچاسوں لڑکیاں رکھیشور کو بدھ پوربک بیاہ دیں اور رکھیشور مہاراج سب کو اپنے مکان کو
لے آئے اور اپنے جوگ کے بل سے پچاس مکان رتنوں سے جڑے ہوئے باغ اور تالاب وغیرہ سب چیزوں سمیت

بنا دیے اور سوبھر رکھیشور پچاس روپ دھر کر ایک ایک استری سے علیحدہ علیحدہ بھانوں میں بھوگ اور بلاس کرنے لگے وہ سب بھان رکھیشور کی اِچھا کے موافق اُڑ کر اندر لوک آدک میں چلے جاتے تھے اور اُن بھانوں کی شوبھا دیکھ کر دیوتا اور دیوکنیا اور ماندھاتا آدک ایرکھا یعنی حسد کے ساتھ اُن کی بڑائی کرتے تھے جب اسی طرح سُکھ اور بلاس کرتے ہوئے رکھیشور کے پچاس ہزار بیٹے پیدا ہوئے اور اُن کا بنش اتنا بڑھا کہ جس کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی تھی تب اُنھوں نے بہت دن سنساری سُکھ بھوگ کر کے ایک دن یہ بچار کیا کہ دیکھو اتنے دن ہم نے سُکھ کیا تس پر بھی مَن نہیں بھرا اور ہم نے اپنے اگیان سے ہر بھجن اور اسمرن کرنا چھوڑ دیا اور سنساری مایا میں پھنس کر خراب ہوئے جو اسی طرح مایا جال میں پھنسے ہوئے مر گئے تو ہمارا پرلوک بگڑ جائے گا اس لیے پھر پرمیشور کا تپ اور بھجن کرنا چاہیے ایسا بچار کر کے سوبھر رکھیشور نے من اپنا سنساری مایا سے الگ کر لیا اور پچاسوں استریوں سمیت بن میں جا کر جوگ ابھیاس کے ساتھ اپنا بدن چھوڑ دیا تب پچاسوں استریاں اُن کے ساتھ ستی ہو کر پت سمیت پرلوک میں چلی گئیں

ادھیائے ساتواں - کتھا راجا ترشنک त्रिशंकु کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکھیت ماندھاتا کے مرنے کے پیچھے امبرکھ نام بڑا بیٹا اُس کی گدی پر بیٹھا اس کے بنش میں ہاریت نام ایسا پرتاپی راجا ہوا کہ جس نے ناگوں کی سہایتا کر کے گندھربوں کو مارا تب ناگوں نے بڑی خوشی سے اپنی بہن اسکو بیاہ کر یہ بردان دیا کہ جو لوگ تمھارے نام کا اسمرن کریں گے اُن کو کوئی سانپ دُکھ نہ دیگا اسی سے ہاریت کے بنش میں ترشنک نام راجا پیدا ہوا اور بششٹھ گرو کے بیٹوں نے ایسا شاپ دیا کہ وہ چانڈال ہو گیا اور پھر بشوامتر کے بردان سے اُس کو سورگ ملا اتنی کتھا سن کر پرکھیت نے پوچھا کہ اے سوامی اس کی کتھا کیونکر ہے بستار کر کے کہیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکھیت راجا ترشنک ایک دن بششٹھ جی سے بولا کہ آپ مجھ کو کوئی ایسی جگیہ کرا دیں کہ جس سے میں اسی بدن سے سورگ کو چلا جاؤں یہ سُن کر بششٹھ جی نے کہا کہ ہم کو ایسی جگیہ کرانا نہیں آتی جب ترشنک نے جا کر بششٹھ جی کے بیٹوں سے یہی بات کہی تب اُنھوں نے اُس کو شاپ دیا کہ تو گرو کا بچن جھوٹھ سمجھ کر پھر ہمارے پاس پوچھنے آیا اس لیے تو چانڈال ہو جا ترشنک جب رات کو سو کر پرات سمے اُٹھا تو بدن اُس کا کالا ہو گیا اور کپڑے بھی میلے ہو گئے اس لیے لوگوں نے چھونا اسکا بند کر دیا وہ گھبرا کر بشوامتر رکھیشور کی شرن میں جو بششٹھ جی سے دشمنی رکھتے تھے جا کر بولا کہ مہاراج گرو کے بیٹوں نے مجھ کو شاپ دے کر چانڈال بنا دیا اور میری اچھا سورگ میں جانے کی تھی سو وہ پوری نہ ہوئی اس واسطے تمھاری شرن میں آیا ہوں جس میں میری کامنا پوری ہو وہ کیجیے یہ بات سنتے ہی بشوامتر ہنس کر بولے کہ اے راجا شاپ دینے سے جو تیری صورت چانڈال کی طرح ہو گئی ہے وہ کسی طرح بدل نہیں سکتی لیکن میں تجھ کو اسی صورت سے سُرگ میں پہونچا دوں گا ایسا کہہ کر بشوامتر نے سب پرتھوی کے رکھیشوروں کو اپنے یہاں بلایا اُس میں سنو بیٹے بششٹھ گرو کے نہیں آئے اسلیے بشوامتر نے ان لوگوں کو شاپ دے کر ڈوم بنا دیا اور راجا ترشنک سے جگیہ کرائی جب اس جگیہ میں

کسی دیوتا نے آہت نہیں لیا تب بشوامتر نے کرودھ کر کے اپنے کمنڈل کے پانی سے ترشنک کو نہلا کر کہا کہ تو میری
تپسیا کے بل سے سورگ میں چلا جا سو وہ چانڈال ہونے پر بھی بشوامتر کے جوگ بل سے سورگ کو چڑھ گیا
اور اندراسن پر جا کر تھوڑی دیر بیٹھا جب اندر نے دیکھا کہ چانڈال آدمی اندراسن پر آکر بیٹھا ہے تب اندر نے
اُس کو لات مار کر گرا دیا اور دیوتوں نے ترشنک سے کہا کہ تو چانڈال ہے اس لیے سر نیچے اور پیر اوپر کر کے گر چانڈال کا
ٹھکانا سورگ میں نہیں ہے گرتے وقت ترشنک نے چلا کر پکارا کہ اے بشوامتر مجھ کو اندر نے لات مار کر اندراسن سے
گرا دیا ہے میری مدد کیجیے یہ بات سنتے ہی بشوامتر نے ترشنک سے کہا کہ تو اسی جگہ رہ جب بشوامتر جی کی آگیا سے
وہ اُسی جگہ ٹھہر گیا اور بشوامتر اپنے جوگ بل سے اُس کے رہنے کے واسطے دوسرا سورگ بنا کر دوسرے دیوتا بھی
بنانے لگے تب دیوتوں نے گھبرا کر بشوامتر کی شرن میں جا کر بنتی کیا کہ اے مہاراج دوسرے دیوتا بنانے سے ہم لوگوں کا
اپمان ہوگا بنا اگیا نارائن جی کے نئی بات کرنا اُچت نہیں ہے یہ بات سُن کر بشوامتر بولے کہ میں ترشنک کو سورگ
دینے کے واسطے بات ہار چکا ہوں اسلیے یہ نیا سورگ میرا بنایا ہوا اس کے رہنے کے واسطے بنا رہیگا لیکن دوسرے
دیوتوں کو نہ بناؤں گا جب دیوتا ہار مان کر بولے کہ بہت اچھا تب بشوامتر نے دوسرے دیوتا نہیں بنا کر اپنا بنایا ہوا
سورگ رہنے دیا سو آج تک راجا ترشنک اُسی سورگ میں اُلٹے لٹکے ہیں اور اُس کے منھ سے جو لار بہتی ہے اسی سے
کرم ناسا ندی پیدا ہوئی ہے جس ندی میں پیر ڈالنے سے سب پُن آدمی کا جاتا رہتا ہے اور ترشنک کی چھایا مگدھ دیش
میں پڑتی ہے اس لیے مگدھ دیش میں مرنے کو بُرا کہتے ہیں ترشنک کا بیٹا ہرشچندر हरिश्चन्द्र نام راجہ بڑا پرتاپی ہوا
اور اُس نے بیٹا ہونے کے واسطے برن دیوتا کی مانتا مانی تھی کہ جو میرے بیٹا ہو تو میں اُسی لڑکے کو تمہیں بلدان
چڑھاؤں جب برن دیوتا کی کرپا سے روہت रोहित نام بیٹا اُس کے ہوا تب راجا نے مارے پریم کے اُس کو
بارہ برس تک بلدان نہیں دیا جب برن دیوتے بلدان دینے کے واسطے بہت ہٹھ کی اور اُس لڑکے نے سمجھا کہ گھر
رہنے سے ضرور ایک دن بلدان دیا جاؤں گا تب وہ اپنا پران بچا کر تیرتھ جاترا کرنے چلا گیا اور برن نے بلدان نہ پانے سے
کرودھ کر کے ہرشچندر کے جلندھر کا روگ پیدا کیا جب راجا اس روگ کے سبب سے مرنے کے برابر ہو گیا
اور روہت نے یہ حال سُنا کہ میرا باپ برن دیوتا کے کرودھ سے مرا جاتا ہے تب اُس نے کہا کہ میرے ایسے
جینے پر دھکار ہے جو میرا باپ میرے واسطے مارا جائے ایسا بچار کر جب وہ بلدان ہونے کے واسطے اپنے گھر آنے لگا
اور راہ میں اُس نے سُنہ سیپھ सुनःशेफ نام بشوامتر کے بھانجے کو دیکھا تب روہت نے سنہ سیپھ کی ماتا اور
پتا سے جو بہت کنگال ہو کر تین بیٹے رکھتے تھے کہا کہ تم لوگ ہم سے لیکر ایک بیٹا اپنا ہم کو دو یہ بات سُن اُنجے کیرت
जयकीर्ति باپ سنہ سیپھ کا بولا کہ بڑا بیٹا مجھ کو بہت پیارا ہے اُس کو میں نہ دوں گا اور اُس کی استری بولی کہ
چھوٹا بیٹا مجھ کو بہت پیارا ہے اُسے میں نہ بیچوں گی یہ بات اپنی ماں اور باپ کی سنکر سنہ سیپھ کے منجھلے بیٹے نے
کہا کہ میرا پیار میرے ماں باپ نہیں کرتے ہیں اس لیے میں روہت کے ہاتھ بک جاؤں گا یہ بات سن کر
اُنجے کیرت اور اُس کی استری چپ ہو رہی تب روہت نے سو گؤ دھن دیکر اُن کو دے کر سنہ سیپھ کو مول لے لیا

اور اُس کو اپنے بدلے برن دیوتا کا بلدان دینے کے واسطے ساتھ لے کر گھر کو چلا تب راہ میں بشوامتر رکھیشور ملے
جب اُنھوں نے اپنے بھانجے کو دیکھ کر اپنے جوگ بل سے جانا کہ یہ بلدان ہونے کے واسطے جاتا ہے تب اُس کو
بید کی رچا بتلا کر کہا کہ تو اس کو ہر روز پڑھا کر تیری موت نہ ہوگی اُس نے رکھیشور کی آگیا کے موافق وہ رچا پڑھنا
شروع کی جب راجا کا بیٹا سنہ سیپھ کو ساتھ لیے ہوئے راج مندر پر پہونچا تب ہرشچندر اپنے بیٹے کو دیکھ کر
بہت خوش ہوا اور اُس نے بشوامتر آدک رکھیشوروں کو بلا کر برن دیوتا کا بلدان دینے کے واسطے جگیہ کرنا شروع کیا
اور من میں بچار کیا کہ راجکمار کے بدلے سنہ سیپھ کو بلدان دے کر روہت کو بچالوں گا اور برن دیوتا اپنا بلدان لیکر
مجھ کو بھی آرام دیں گے جب جگیہ کرتے وقت سنہ سیپھ کے بلدان دینے کا سمے آیا تب بشوامتر نے بہت استت
کر کے برن دیوتا کو خوش کیا اور اپنے بھانجے کو بلدان ہونے سے بچالیا اور برن دیوتا نے ہرشچندر کو بردان دیکر
اُس کا رونا چھڑا دیا جب روہت اور سنہ سیپھ دونوں کا پران بچا اور برن دیوتا خوش ہو گئے تب بشوامتر نے
راجہ ہرشچندر کو ایسا گیان اُپدیش کیا کہ جس کے پرتاپ سے وہ مُکت ہو گیا اور روہت اُس کی راج گدی پر
بیٹھ کر دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا۔

ادھیائے آٹھواں - کتھا راجا سگر کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے پرکھیت راجا روہت کے بنش میں راجا چمپک ہوا جس نے چمپاپری بسائی
اور چمپک کے بنش میں آہک نام راجا بڑا پرتاپی ہو کر اُس نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے ہزار بواہ اپنے کیے
لیکن ہر اچھا سے کسی رانی کے اولاد نہ ہوئی اس لیے راجا آہک اُداس رہتا تھا ایک دن نارد مُن نے
راج مندر پر آکر پوچھا کہ اے راجا تم اُداس کیوں دکھ پڑتے ہو ایک نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے مہاراج
میں آپ کو پرم بھکت جان کر اپنا دُکھ کہتا ہوں کہ ہزار بواہ کرنے پر بھی میرے کوئی بیٹا نہیں ہوا یہی چنتا مجھ کو
دن رات رہتی ہے یہ بچن سنتے ہی نارد جی نے دیال ہو کر ایک پھل آم کا جو ہاتھ میں لیے تھے راجہ کو دے کر کہا
کہ جس رانی کو چاہو یہ آم کھلا دو پرمیشور کی دیا سے بیٹا پیدا ہوگا راجا نے وہ پھل لے کر اپنی بڑی استری کو جسکی
اُس دن باری تھی کھلا دیا رانی کے اُسی دن گربھ رہ گیا لیکن لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا کہ اُنھیں دنوں میں دوسرے
راجاؤں نے جو زبردست تھے راجا آہک کو لڑائی میں جیت کر سب نگر اُس کا اپنے ادھین کر لیا تب وہ اپنی
رانیوں سمیت بھاگ کر جنگل میں چلا گیا اور رکھیشوروں کی جھونپڑی کے پاس مکان بنا کر رہنے لگا راجا بڑی رانی کے
گربھ رہنے سے اُس کو بہت چاہ کر آٹھوں پہر اُسی کے پاس رہتا تھا اس لیے راجا کی دوسری رانیاں سوتیا ڈاہ
سے آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو ابھی بڑی رانی کے بیٹا پیدا نہیں ہوا تس پر تو راجا رات دن اُسی کے پاس رہتے ہیں
ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر کبھی نہیں دیکھتے لڑکا ہوتے پر نہ معلوم ہم لوگوں کی کیا دشا ہوگی اس لیے رانی کو زہر دینا
چاہیے جس سے وہ پیٹ کے لڑکے سمیت مر جائے جب انھوں نے یہ صلاح کر کے کسی چیز میں زہر ملا کر

گربھ والی رانی کو کھلا دیا اور وہ زہر کی گرمی سے بیاکل ہوئی تب اُس نے اَورَو और्व نام رکھیشور کی کُٹی میں
جو اُسی جگہ رہتے تھے جا کر بنتے کیا کہ اے مہاراج میں تمھاری شرن میں آئی ہوں میرا پران بچائیے یہ دین بچن
سُن کر رکھیشور بولے کہ اے رانی تو مت ڈر پرمیشور کی کرپا سے تو نہیں مرے گی اور جو لڑکا تیرے پیٹ میں ہے
وہ بھی جیتا بچ کر زہر سمیت پیدا ہوگا یہ آشیرباد سُن کر رانی بہت خوش ہوئی اور رکھیشور کی دَیا اور ہر اچھیا سے
زہر نے اپنا اثر نہیں کیا اور گربھ بھی جیوں کا تیوں بنا رہا جب کچھ دن بعد راجا باہک اپنی موت سے مر گیا اور
سب اُس کی استریاں ستی ہونے لگیں تب اَورو نام رکھیشور نے گربھ وتی رانی سے کہا کہ تو مت ستی ہو تجھ سے ایک
لڑکا بڑا بلوان اور تیجوان پیدا ہو کر چکرورتی راجا ہوگا یہ سُن کر وہ رانی ستی نہیں ہوئی اور سب رانیاں راجا کے ساتھ جل کر
ستّ لوک کو چلی گئیں اور گربھ والی رانی اُسی جگہ کُٹی بنا کر رہی جب دسویں مہینے اُس سے ایک لڑکا بہت سُندر
اور تیجوان پیدا ہوا تب اُس لڑکے کے ساتھ وہ زہر بھی پیٹ سے نکلا سنسکرت میں زہر کو گرل کہتے ہیں اس لیے
اَورو نام رکھیشور نے اُس لڑکے کا نام سگر رکھا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس نے فوج اکٹھا کی اور ہر اچھیا اور
رکھیشور اور منیشر دوسرے راجوں کو جیت کر اپنے باپ کی راج گدی چھین لی اور راج سنگھاسن پر بیٹھ کر دھرم
اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا اور راجا سگر ایسا پرتاپی ہوا کہ جس نے تال جنگھ ताल जंघ اور بو बब
نام وغیرہ ملیچھ راجاؤں کو لڑائی میں اپنی بھجا کے بل سے جیت کر مار ڈالا اَورو نام رکھیشور جو اُس کے گرو تھے
ان کی اگیا سے بہت ملیچھوں کا سر اور داڑھی اور مونچھ مُنڈوا کر یہ جس اپنا سنسار میں پرگٹ کیا اور ساتوں دیپ کے
راجوں کو اپنے بس میں کر کے دو بیاہ اپنے کیے راجا سگر کے کیشنی نام رانی سے اسمنجس نام ایک لڑکا پیدا ہوا
اور سُمتی نام دوسری رانی سے ساٹھ ہزار بیٹے پیدا ہوئے اور اسمنجس کے ایک لڑکا انس مان نام بڑا
پرتاپی اور بہت سندر پیدا ہوا اسمنجس پورب جنم کا جوگی تھا اس سبب سے پرجا کو دُکھ دینے لگا جس سے راجا سگر
نے پرجا کے کہنے سے اسمنجس کو بن باس دے دیا اور انس مان اپنے پوتے کو جو دھرماتما تھا اپنے پاس رکھا کچھ دن بعد
راجا سگر نے سو اشومیدھ جگیہ کرنا بچار کر ننانوے ۹۹ جگیہ اچھی طرح پوری کیں جب سویں جگیہ شروع کر کے شاستر
کے موافق شیام کرن گھوڑا چھوڑا اور ساٹھ ہزار بیٹوں کو اس کی رچھّا کرنے کے واسطے ساتھ کر دیا تب اندر نے
اپنے من میں بچار کیا کہ آدمی سو جگیہ کرنے سے اندر ہوتا ہے راجا سگر سویں جگیہ پوری کر کے میرا اندراسن چھین لیگا
اور مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ راجا سگر سے یدّھ کر کے گھوڑا چھین لاؤں اور اُس کی جگیہ کو بگاڑوں اس لیے
چھل کر کے شیام کرن گھوڑا لینا چاہیے ایسا بچار کر اندر وہ گھوڑا کسی چھل سے چرا لے گیا اور جہاں کپل دیو مُن
بیٹھے ہوئے تپ کر رہے تھے وہاں لیجا کر اُس گھوڑے کو اُن کے پیچھے باندھ دیا اور آپ اندر لوک چلا گیا جب
راجکماروں نے گھوڑا اپنا نہ دیکھا تب انھوں نے چودھوں لوک میں جا کر وہ گھوڑا بہت ڈھونڈھا لیکن
کہیں اس کا پتہ نہ پایا جب ڈھونڈھنے سے نراس ہوئے تب راجا سگر کے پاس جا کر سب حال کہہ کر بنتے کیا کہ
اے مہاراج جو آپ اگیا دیویں تو ہم زمین کھود کر گھوڑا ڈھونڈھیں راجا بولا کہ بہت اچھا تلاش کرنا چاہیے تب

انھوں نے اپنے باپ کی آگیا کے موافق گھوڑا ڈھونڈھنے کے واسطے اتنی زمین کھودی کہ چھوٹے چھوٹے سات سمدر اور بھرت کھنڈ میں پرگٹ ہوئے جب وہ لوگ گھوڑا ڈھونڈھتے ہوئے کپل دیومن کے استھان پر گئے تو کیا دیکھا کہ کپل دیومن بیٹھے ہوئے تپ کر رہے ہیں اور گھوڑا ان کے پیچھے بندھا ہے تب ساٹھوں ہزار بیٹے راجا سگر کے چلا کر بولے کہ ہم نے اپنا چور پکڑا جب ان کے چلانے سے کپل دیومن کا دھیان کھل گیا تب اُنھوں نے آنکھ اُٹھا کر غصہ سے اُن لوگوں کی طرف دیکھا تب اُسی جگہ ساٹھوں ہزار بیٹے راجا سگر کے جل کر راکھ ہو گئے جب راجا سگر نے بہت دن تک کچھ حال اپنے بیٹوں کا نہیں پایا تب اپنے پوتے یعنی انس مان کو بلا کر کہا کہ تو جا کر اپنے چاچوں اور گھوڑے کی خبر لے آ انس مان یہ بات سن کر گھر سے نکلا اور اُن کا پتہ لگاتا ہوا جہاں پر وہ جل گئے تھے وہاں پر جا پہونچا جب اُس نے وہاں پہونچ کر کپل دیومن کو پرمیشور کے دھیان میں بیٹھا دیکھا اور ڈنڈوت اور پرکرما کر کے اُن کے استت کی تب کپل دیومن خوش ہو کر بولے کہ اے راجکمار تو اپنا گھوڑا لے جا لیکن تیرے چاچا لوگ جو میرے کرودھ سے جل کر مر گئے ہیں وہ ابھی مکت نہیں ہو سکتے جب گنگا جی آ کر اپنے جل سے اُن کی ہڈیاں اور راکھ بہا دیں گی تب اُن کا اُدّھار ہو گا یہ بات کپل دیو مُن کی سنتے ہی انس مان ڈنڈوت کر کے شیام کرن گھوڑا اپنا وہاں سے لیکر راجا سگر کے پاس آیا اور سب حال جو کپل دیومن سے سنا تھا کہہ دیا راجا سگر نے اپنے بیٹوں کا مرنا پرمیشور کی اچھا سے سمجھ کر سنتوکھ کیا اور سو یں جگیہ اپنی پوری کی اور اَورو رکھیشو رسے گیان سُن کر سنساری مایا چھوڑ دی اور انس مان اپنے پوتے کو راج گدی پر بٹھا کر جنگل میں چلا گیا اور ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مکت ہوا۔

ادھیاے نواں۔ کتھا آنے گنگا جی کی مرت لوک میں

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھت راجہ انشمان راجا سگر کے پوتے نے کچھ دن دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کاج کر کے دلیپ اپنے بیٹے کو راج گدی دے اور آپ جنگل میں جا کر اپنے چاچاؤں کی مکت کے واسطے گنگا جی کا تپ کرتے کرتے مر گیا لیکن گنگا جی خوش نہ ہوئیں کچھ دن بعد راجہ دلیپ بھی گنگا جی کے آنے کے واسطے تپ کرنے لگا اور اسی ابھلاکھا میں اُس نے بھی اپنا تن تیاگ کر دیا لیکن گنگا جی نے درشن نہیں دیا راجہ دلیپ کا ایک بیٹا بھگیرتھ نام تھا جب اُس نے کھیلتے میں اپنے ساتھ والے لڑکوں سے سنا کہ میرے باپ اور دادا گنگا جی کے لانے کے واسطے تپ کرتے کرتے مر گئے تس پر بھی وہ نہیں آئیں تب بھگیرتھ نے کہا کہ پہلے میں گنگا جی کو لا کر پیچھے راج گدی پر بیٹھوں گا یہ بات من میں ٹھان کر وہ بھی بن میں چلا گیا اور پریم کے ساتھ ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگا تب شری گنگا جی نے خوش ہو کر استری دیہ سے بھگیرتھ کو درشن دیا اور کہا کہ تو کیا چاہتا ہے بھگیرتھ نے گنگا جی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت اور پرکرما اور استت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے ماتا میرے پرکھا لوگ کپل دیو کے کرودھ سے جل کر راکھ ہو گئے ہیں اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ مرت لوک میں آ کر اُس راکھ کو اپنی لہروں سے بہا دیجئے تب وہ لوگ تر جائیں گے یہ بات سن کر شری گنگا جی بولیں کہ اے راجکمار مجھ کو مرت لوک میں آنے میں دو بات کا سندیہ ہے ایک تو یہ کہ آکاش سے گرتے وقت زمین میرا بوجھ نہ سہہ سکے گی کوئی ایسا تپسی اور بلوان ہو جو میرے

پانی کا زور اپنے درن پر سے سکے دوسرے پاپی اور ادھرمی لوگ مجھ میں اسنان کرنے سے گت پاکر بیکنٹھ کو جاویں گے اور اُن کے پاپ کا بوجھ مجھ میں رہے گا جو تم ان دونوں باتوں کا اُپاے کرو تو میں آسکتی ہوں یہ سُن کر بھگیرتھ بولے کہ اے جگت تارنی میں شری مہادیوجی سے بنے کرتا ہوں وہ تم کو اپنے سر پر لیں گے اور بھکت اور تپسی اور مہاتما اور رکھیشوروں کے اسنان کرنے سے پاپی اور ادھرمی لوگوں کے نہانے کا پاپ تم کو نہیں لگے گا یہ بات مان کر گنگاجی وہاں سے انتردھیان ہو گئیں اور بھگیرتھ شری مہادیوجی کا تپ اور دھیان کرنے لگا جب شری مہادیوجی خوش ہوئے اور بھگیرتھ کو درشن دے کر بولے کہ تو کیا چاہتا ہے تب بھگیرتھ نے ڈنڈوت اور پرکرما کر کے بنے کیا کہ اے مہاپربھو میں اپنے پُرکھوں کے ترجانے کے واسطے شری گنگاجی سے مرت لوک میں آنے کو بنے کیا تھا تب شری گنگاجی نے کہا کہ کوئی مجھ کو اپنے اوپر لے کر میرے پانی کا زور سنبھالے تو میں آؤں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ پہلے شری گنگاجی کو اپنے سر پر لیویں تب اُن کا زور پرتھوی سہ سکے گی جب شری مہادیوجی نے بھگیرتھ کی بنتی مان لی تب شری گنگاجی کا پانی آکاش سے گرا اور شری مہادیوجی نے اس کو اپنے سر پر لیا کچھ دنوں تک شری گنگاجی شری مہادیوجی کی جٹاؤں میں گھومتی رہیں پرتھوی پر نہیں گریں جب بھگیرتھ نے شری گنگاجی کے پرگٹ ہونے کے واسطے پھر شری مہادیوجی کی استت کی تب شری مہادیوجی نے ایک رتھ بھگیرتھ کو دے کر کہا کہ تم اس رتھ پر بیٹھ کر شری گنگاجی کے آگے جا کر اپنے پُرکھوں کی راکھ دکھلا دو یہ کہہ کر شری شیو شنکرجی نے اپنی جٹا سے شری گنگاجی کو باہر نکالا تب اُسی رتھ پر چڑھے اور جہاں اُن کے پُرکھوں کی راکھ پڑی تھی وہاں شری گنگاجی کو لے آئے جب گنگاجل اُس راکھ پر ہو کر بہا تب بھگیرتھ کے سب پُرکھا دیوتا روپ ہو کر بمان پر بیٹھ کر سورگ کو چلے گئے اور بھگیرتھ بڑی خوشی سے راج مندر پر آئے اور براہمن اور کنگالوں کو بہت دان اور دچھنا دے کر راج گدی پر بیٹھ اور بہت دنوں تک دھرم پوربک راج کیا بھگیرتھ کے بنش میں راجہ رُت پرن ऋतुपर्ण بڑا پرتاپی راجہ نل کا متر ہوا جس نے گھوڑے پر چڑھنا راجہ نل سے سیکھ کر اُس کو جوا کھیلنا بتایا تھا رُت پرن کا بیٹا سداس सुदास نام بڑا پرتاپی راجا ایک دن شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا اور وہاں اُس نے ہرن روپ راچھس کو مار ڈالا اُس راچھس کے بھائی نے راجا سے بدلا لینے کی اچھا کی لیکن وہ راجا کے سنمکھ ہو کر لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا تھا اس لیے وہ براہمن روپ رکھ کر راجا کے پاس جا کر بولا کہ میں رسوئیں بہت اچھی بناتا ہوں یہ بات سن کر جب راجہ نے اس کو رسوئیں بنانے کے واسطے نوکر رکھ لیا اور وہ راچھس براہمن روپ وہاں رہنے لگا تب ایک دن راجہ سداس نے بششٹھ رکھ کو نیوتا دے کر بہت طرح کا بیجن اور مانس بنوایا تو اُس راچھس نے آدمی کا مانس بھی بنا کر سب اوکھوں سمیت بششٹھ جی کے سامنے لا کر رکھ دیا بششٹھ جی نے اپنے جوگ بل سے وہ مانس پہچانتے ہی راجا پر کرودھ کر کے کہا کہ اے راجا تو مجھ کو راچھس سمجھ کر آدمی کا مانس میرے کھانے کے واسطے لایا ہے اس لیے میں شراپ دینا چاہتا ہوں کہ تو بارہ برس تک راچھس ہو جا اور آدمی کا مانس کھایا کر یہ شراپ دے کر بششٹھ جی اٹھ کھڑے ہوئے اُس وقت راجا نے کہ وہ بھی اپنے تپوبل سے شراپ دینے کی سامرتھ رکھتا تھا کہا کہ میری جان میں کسی نے آدمی کا مانس

بششٹھ جی کے کھانے کے واسطے نہیں رکھا تھا مجھ کو بر تھا رکھیشورنے شاپ دیا اس لیے میں بھی ان کو شاپ دوں گا جب ایسا کہہ کر راجا نے شاپ دینے کے واسطے پانی ہاتھ میں لیا تب رانی راجا کا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ آپ کو براہمن اور گرو سے برابری کرنا نہ چاہیے بششٹھ جی نے کرودھ کر کے شاپ دیا تو اچھا کیا پھر دیال ہو کر بردان دینگے تم اُن کو شاپ مت دو راجا نے رانی کے سمجھانے سے بششٹھ جی کو شاپ دینا اُچت نہ جان کر وہ پانی ہاتھ کا اپنے پیر پر ڈال دیا سو دونوں پیر راجا کے کالے ہو گئے اُس دن سے راجا سُداس کا نام کلماکھ پاؤ سب کہنے لگے اور سب دن راجا کا جیوں کا تیوں بنا رہا لیکن گیان اُس کا شاپ دینے سے راچھسوں کی طرح ہو گیا اس لیے وہ آدمی کو پکڑ کر مانس اُس کا کھانے لگا لیکن استری کو نہیں کھاتا تھا ایک دن راجا نے جنگل میں کسی رکھیشور کو بر شٹ پشت دیکھ کر اُس کے کھانے کی اچھا کی تب اُس کی استری بنتی کر کے بولی کہ اے راجا ابھی تک میں نے اپنے سوامی سے اچھا کے موافق سنسار کی سکھ نہیں پایا مجھ کو اولاد ہونے کی اچھا بنی ہے اسلیے تو میرے پت کو مت کھا جو تو نہ مانے تو مجھے بھی کھا لے جب راجا نے اپنی راچھسی سوبھاؤ سے اُس کی بنتی نہ مان کر رکھیشور کو کھا لیا تب وہ براہمنی اپنے سوامی کی ہڈیاں بٹور کر ستی ہو گئی اور چلتے وقت اُس نے راجا کو یہ شاپ دیا کہ جب تو استری سے بھوگ کرے گا تب مر جائے گا جب بارہ برس شاپ کے سول بیت گئے اور راجا کا گیان شدھ ہو گیا تب وہ اپنا راج کرنے لگا ایک دن راجا نے رانی سے بھوگ کرنے کی اچھا کی لیکن رانی شاپ کا حال سن چکی تھی اس لیے راجا کو بہت سمجھا کر بھوگ کرنے نہیں دیا پھر ایک دن بششٹھ جی نے اپنی اچھا سے راج مندر پر آ کر راجا اور رانی کو یہ بردان دیا کہ بنا بھوگ کیے تمھارے بیٹا ہو یہ آشیرباد دے بششٹھ جی اپنے استھان کو چلے گئے اور ان کی کرپا سے بنا پرسنگ کیے اُسی دن رانی کے گربھ رہ کر ساتویں برس اسمک अस्मक نام بیٹا پیدا ہوا اس سے مولک मूलक نام لڑکا پیدا ہو کر پرشرام جی کے کرودھ سے بچا سب چھتریوں کی جڑ یہی ہے اس کا بیٹا راجا کھٹوانگ खट्वांग ایسا پرتاپی اور دھرماتما ہوا جس نے دیوتاؤں کی سہائتا کی اور دیتوں کو لڑائی میں جیت کر مکت ہوا اسکی کتھا بستار پورک دوسرے اسکندھ میں ہے۔

ادھیائے دسواں - کتھا شری رام اوتار کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت کھٹوانگ کے بنش میں راجا دشرتھ بڑے پرتاپی اور بتیمان ہوئے جنھوں نے اجودھیا پری میں دھرم پوربک راج کیا اور اُن کے یہاں شری رام چندر جی پربرہم کا اوتار کوشلیا رانی سے اور لچھمن جی شیش ناگ کا اوتار اور شترہن جی سمترا رانی سے اور بھرت جی کیکئی رانی سے پیدا ہوئے انھیں شری رگھناتھ جی کے چرتر اور راماین تم نے رکھیشوروں کے منہ سے سُنی ہوگی پھر اُن کی کتھا سنچھیپ سے ہم کہتے ہیں کہ انھوں نے لڑکپن میں ماریچ اور سباہو راچھس کو مار کر بشوامتر رکھیشور کے جگیہ کی رچھا کی اور انھیں ترلوکی ناتھ نے لچھمن جی اپنے بھائی سمیت بشوامتر گرو کے ساتھ جنک پور میں جا کر مہادیو سوامی کا دھنکھ جو کسی راجا سے نہیں اُٹھا تھا اُس کو اوکھ کی طرح

توڑکر پرشرام جی کا گرب مٹایا اور شری سیتا جی کو بیاہ کر اجودھیا جی میں لائے اور اپنے باپ کی آگیا سے شری
لچھمن جی اور شری جگت ماتا جانکی جی سمیت چودہ برس بن باس کیا جب پنچ بٹی میں سوروپ نکھا راون کی
بہن کی ناک اور کان کاٹ لیے تب کھر اور دوشن اور ترسرا تینوں بھائی سوروپ نکھا کی چودہ ہزار راچھسوں سمیت
شری رام چندر جی سے لڑنے آئے سو اُن کو فوج سمیت مار ڈالا جب راون نے سوروپ نکھا کی ناک اور کان کٹنے
اور کھر اور دوشن وغیرہ اپنے بھائیوں کے مارے جانے کا حال سنا تب وہ جوگی کا بھیس دھر کے شری سیتا جی کو
ہر لے گیا جب راہ میں جٹایو گدھ پرم بھاگوت نے راون کو روکا تب راون نے جٹایو گدھ سے بڑا جدھ کرکے اگن بان
مار کر اُسے گرا دیا اور سیتا مہارانی کو سمدر پار لے جا کر اشوک بن لنکا میں چھپا رکھا جب شری رامچندر جی ماریچ راچھس کو
جو مایا روپی ہرن بنا تھا مار کر اپنے استھان پر آئے اور شری جانکی جی کو نہیں دیکھا تب نردیہ دھارن کرنے سے
بہت بلاپ کرتے ہوئے دونوں بھائی شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے چلے تب راہ میں جٹایو سے سنا کہ لنکا پت راون
شری جانکی جی کو ہر لے گیا تب رگھناتھ جی جٹایو گدھ کو اپنا پرم بھگت جان کر اُس کا سنسکار کریا کرم اپنے ہاتھ سے
کیا پھر آگے جا کر کبندھ कबन्ध راچھس کو مارا اور کبندھ کے منہ سے سگریو بندر کا حال سن کر شری جانکی جی کے
ڈھونڈھنے کے واسطے اُس کے ساتھ مترتا کی اور بالی نام بندر کو مار کر کشکندھا کا راج سگریو کو دیا اور سگریو کی آگیا
سے شری ہنومان جی آدک کروڑوں بندر اور ریچھ شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے کے واسطے چاروں طرف گئے
اور شری ہنومان جی نے لنکا میں جا کر پری کو جلا دیا اور وہاں سے آ کر شری جانکی جی کی کشل آنند کے سماچار شری مہاراج رگھناتھ جی
کو سنائے تب شری رامچندر جی نے بڑی بھاری فوج بندر اور ریچھ کی ساتھ لے کر لنکا پر چڑھائی کی اور سمدر کے کنارے
پہونچ کر نل اور نیل نام بندروں سے اُس میں پُل بندھوایا جب بھبیکن راون کے بھائی نے وہاں آ کر شری
رگھناتھ جی کا درشن کیا تب شری رامچندر جی نے اُسی جگہ لنکا کے راج کا تلک بھبیکن کے لگایا اور جب اُسی
پُل کی راہ فوج سمیت پار اُتر کر لنکا کو گھیر لیا تب شری لچھمن جی نے سگریو اور شری ہنومان اور انگد اور نل اور
نیل اور جامونت ریچھ آدک سیناپتیوں کو ساتھ لے کر راچھسوں سے جدھ کر کے اُن کو مار ڈالا جب کمبھ کرن بھائی
اور اندرجیت بیٹا راون کا مارا گیا اور اُس نے آپ چڑھائی کر کے شری رام چندر جی سے بڑا جدھ کیا تب
شری رگھناتھ جی نے اگن بان راون کے ہردے میں مار کر اُس کو مکت پدوی دی جب بھبیکن شری رام چندر جی
کی آگیا سے راون کا داہ کرم آدک کر چکے تب اُن کو شری رامچندر جی نے لنکا کا راج دیا جب بھبیکن راج سنگھاسن
پر بیٹھے تب وہ شری سیتا مہارانی کو جڑاؤ سکھپال پر بٹھا کر شری رام چندر جی کے پاس لے چلے اُس وقت سب ریچھ
اور بندروں کو یہ اچھا ہوئی کہ ہم لوگ شری جانکی جی کا درشن کر کے آنکھوں کو سپھل کرتے تو اچھا ہوتا تب شری رگھناتھ جی
انترجامی نے بھبیکن کو آگیا دی کہ شری جانکی جی سے کہدو کہ پیدل ہمارے پاس آویں یہ بات سنتے ہی شری
سیتا جی سکھپال سے اُتر کر شری رگھناتھ جی کے پاس آئیں تب سب ریچھ اور بندروں نے اُن کا درشن پا کر اپنی
اپنی آنکھوں کو سکھ دیا جب لچھمن جی شری سیتا جی کے چرنوں پر گرے تب شری سیتا جی نے اُن کو آشیرباد دیا

پھر شری رام چندر جی بھبھیکھن اور ہنومان جی آدک سیناپت اور شری سیتا کو اپنے ساتھ پشپک بمان پر بیٹھا کر لنکا سے چلے جب تیسرے دن پریاگ راج میں پہونچے تب وہاں سے ہنومان جی کو یہ کہہ کر اجودھیا پری میں بھیجا کہ تم پہلے سے جا کر بھرت جی کو ہمارے آنے کا حال سناؤ اور ایک اودھ (یعنی میعاد) کا رہ گیا ہے جو میں اودھ پر نہیں پہونچوں گا تو بھرت جی اپنا تن تیاگ کر دیں گے یہ بات سنتے ہی ہنومان جی نے اجودھیا جی میں جا کر شری رگھناتھ جی کے آنے کی خبر بھرت جی سے کہہ دی یہ خبر سن کر بھرت جی کو بڑی خوشی ہوئی اور شری ہنومان جی کو آشیرباد دے کر بششٹھ گرو اور نگرباسی اور فوج کو ساتھ لے کر شری رامچندر جی کو آگے سے لینے گئے اور شری رگھناتھ جی پہلے بششٹھ گرو کے چرنوں پر گرے پھر اٹھ کر بھرت جی اور شترہن جی کو اپنے گلے سے لگایا اور وہاں سے اجودھیا باسی اور ساتھیوں کو بہت طرح کی سواریوں پر بیٹھا کر اجودھیا پوری میں پہونچے اور شری رام چندر جی اور شری لچھمن جی نے سیتا مہارانی سمیت راج مندر میں جا کر اپنی ماتا کو ڈنڈوت کی اور بششٹھ جی کی آگیا سے اچھی ساعت میں راج سنگھاسن پر بیٹھے اور دھرم پوربک راج کرنے لگے اُس وقت تریتا جگ تھا لیکن شری رام چندر جی کے دھرم اور پرتاپ سے ان کا راج ست جگ کے برابر ہو گیا۔

ادھیائے گیارھواں۔ پہونچنا شری سیتا جی کا بالمیک جی کے استھان پر

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت شری رام چندر جی نے راج گدی پر بیٹھ کر سنساری جیووں کو دھرم کی راہ دکھلانے کے واسطے بہت جگیہ کیے اور سب راج اور دھن اپنا براہمن اور رکھیشوروں کو سنکلپ کر کے فقط ایک دھوتی اور ایک انگوچھا اپنے پاس اور ایک ساری اور ایک منگلا نام جنتر شری سیتا جی کے بدن پر رکھ لیا تب رشی آدک رکھیشوروں اور براہمنوں نے آشیرباد دے کر کہا کہ اے مہاراج آپ نے ترلوکی ناتھ ہو کر اپنے سروپ کا دان جو ہم لوگوں کو دیا ہے اسی میں ہم لوگ مگن رہتے ہیں یہ راج لے کر کیا کریں گے ہم لوگوں کو اس کے بدلے کچھ دان دیجیے کہ اگنی ہوتر آدک کیا کریں جس میں ہمارا دھرم بنا رہے سو رگھناتھ جی نے دیا اور کرپا کر کے براہمنوں کو گئو آدک دان دے کر پھر دچھنا اپنا براہمنوں سے لے لیا اور راج کرنے لگے ساتوں دیپ کے راجا اور سب دیوتا اور دیت آدک ان کی آگیا پالتے تھے اور پرجا لوگ بیٹے کی طرح ان سے پالن ہو کر آنند سے ہر بھجن میں رہتے تھے ایک دن رات کو شری رگھناتھ جی بھیس بدل کر اپنی کیرت کی پریچھا لینے کے واسطے اجودھیا پری میں نکلے سو ایک دھوبی نے اپنی استری سے لڑتے ہوئے یہ کہا کہ تو بنا میرے کہے ایک رات باہر کہیں رہ آئی اس سے اب تو میرے گھر رہنے کے لائق نہیں رہی اس لیے میں تجھ کو اپنے گھر نہ رکھوں گا جہاں تیری اچھا ہو وہاں چلی جا میں راجا رامچندر نہیں ہوں جو سیتا ان کی استری برسوں تک راون کے یہاں رہی اور پھر اس کو اپنے گھر لا کر رکھ لیا جب شری رام چندر جی نے یہ لوک نندا اپنے کانوں سے سنی اور راج مندر میں آ کر اسی چنتا میں ان کو رات بھر نیند نہیں آئی تب پراتہ کال شترہن جی سے کہا کہ سیتا گربھوتی کو جنگل میں لے جا کر چھوڑ آؤ جب شترہن جی

یہ بات سُن کر اچیت ہو گئے اور اُن کی آگیا نہ مانی تب یہی بات شری رامچندر جی سے بھرت سے کہی جب انھوں نے
بھی یہ بچن ترلوکی ناتھ کا نہ مانا تب شری رامچندر جی نے لچھمن کو بلا کر کہا میں نے بھرت اور شترہن سے سیتا جی کے
جنگل میں چھوڑ آنے کی آگیا دی تھی سو اُنھوں نے نہیں کیا اس سے تم سیتا جی سے جا کر یہ بات کہو کہ تم نے
رکھیشوروں کی استریوں اور گنگا جی کی پوجا کرنے کے واسطے مانتا مانی تھی سو چل کر پوجا اُن کی کرنا چاہیے جب
وہ تمھارے ساتھ جاویں تب تم اُن کو جنگل میں بالمیک رکھیشور کے استھان کے پاس اس بہانے سے چھوڑ کر
چلے آؤ سیتا جی کو گھر میں رکھنے سے پرجا لوگ میری نندا کرتے ہیں جو تم ہمارا کہنا نہ مانو گے تو تم ہمرے بند ہو سے
جب لچھمن جی نے یہ بچن سنا اور جواب دینا اُچیت نہ جانا تب سیتا جی سے جا کر کہا کہ تم ہمارے ساتھ چل کر
پوجا گنگا جی اور رکھیشرپتنیوں کی جو مانتا مانی تھی کر آؤ یہ بات سنتے ہی سیتا جی بہت خوش ہوئیں اور بہت طرح کا
گہنا اور کپڑا رکھیشرپتنیوں کے واسطے لے کر لچھمن جی کے ساتھ رتھ پر چڑھ کر چلیں اُس وقت بہت اسگن ہوئے اُن کو
جگت ماتا نے کچھ بچار نہیں کیا جب شری لچھمن جی شری گنگا جی کے پار اُترے اور بالمیک رکھیشور کے
استھان کے پاس پہونچے اور رونے لگے تب شری جانکی جی نے پوچھا کہ اے لچھمن تمھارے بھائی تو اچھی طرح
ہیں تم کیوں روتے ہو یہ بچن سُن کر لچھمن جی نے بہت بیاکل ہو کر سب حال کہہ دیا اور ہاتھ جوڑ کر نے کیا کہ اے
ماتا میں تم کو یہاں جنگل میں چھوڑنے آیا ہوں یہ بات سنتے ہی جگت ماتا اچیت ہو کر گر پڑیں اور بہت بلاپ کر کے
لچھمن جی سے کہنے لگیں کہ بہت اچھا جو آگیا رگھناتھ جی کی ہو وہ تم کرو میری طرف سے رگھناتھ جی سے ہاتھ
جوڑ کر کہہ دینا کہ مجھ سے جو اپرادھ ہوا ہو سو چھما کریں کس واسطے کہ میں جنم سے اُن کی داسی ہوں پھر لچھمن جی گر بھوتی
شری جانکی ماتا کو روتے ہوئے بالمیک رکھیشور کے استھان پر چھوڑ کر چلے آئے اور رکھیشور نے اُن کو
لڑکی کے برابر رکھا کچھ دن بیتے اُسی جگہ شری سیتا جی سے لو اور کُش نام دو بالک بہت سندر اور تیجوان اور
پرتاپی اور بلوان پیدا ہوئے جب شری رگھناتھ جی نے اشومیدھ جگیہ کرتے وقت پھر لچھمن جی کو شری سیتا جی کے
بلانے کے واسطے بھیجا تب شری جانکی جی نے لو اور کُش دونوں بیٹے اپنے لچھمن جی کو سونپ دیے اور اجودھیا جی
میں جا کر اُسی جگہ پرتھوی میں سما گئیں یہ سُن کر رگھناتھ جی نے بڑا سوچ اور بلاپ کیا اور سیتا جی کو تیاگ دینے
کے بعد شری رامچندر جی برہم چرج رہ کر جگیہ آدک کیا کرتے تھے اور گیارہ ہزار برس تک انھوں نے اجودھیا جی کا
راج بھوگ کر پرجا کو بڑا سکھ دیا اور لچھمن جی اور شترہن جی کے چترکیت اور شباہ نام وغیرہ دو بیٹے پیدا ہوئے اور
رگھناتھ جی نے جو اپنے بھائیوں کو بہت چاہتے تھے اُتر کا دیش بھرت جی کو اور دکھن کا دیش شترہن جی کو اور پورب کا
دیش لچھمن جی کو بانٹ دیا تھا اور سب استری پرش اجودھیا باسی شری رگھناتھ جی کا درشن پا کر خوش رہتے تھے
ایسا سکھ اندرپوری میں بھی کسی کو کبھی نہیں ملتا تھا اُن کے راج میں پُش اور پنچھی آدک کوئی جیو دکھی نہیں تھا اسی طرح
راج اجودھیا پوری کا دھرم کے ساتھ کیا اور انت سمے اجودھیا پوری کا راج اپنے بیٹے کو دے کر بیکنٹھ کو پدھارے
اور اجودھیا جی کے رہنے والے سب جیووں کو اسی بدن سے بمان پر بٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے انھیں رامچندر جی کا نام

لیتے سے کروڑوں جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور کتھا ان کی استار پوربک رامائن میں لکھی ہے اور شری رام چندر جی کے نزدیک سمندر میں پُل باندھنا اور راون وغیرہ راچھسوں کا مار ڈالنا کچھ مشکل نہیں تھا وہ اپنی بھونہ ہلانے سے ایک ساعت میں چودھوں لوک کی رچنا اور ناش کر سکتے تھے لیکن یہ سب لیلا اور چرتر انھوں نے سنساری جیووں کو کیوں گرہستھ آشرم مارگ دکھلانے کے واسطے کیا تھا دیکھو جب ایسے ایشور کو گرہستی کرنے میں استری کے کارن دُکھ ہوا تو سنسار میں استری اور گرہستی کرنے سے سب کو دکھ ملے گا۔

ادھیائے بارھواں - کتھا کُش کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت راجہ کش کے بنش میں انتھ اور پُنڈریک पुराडरीक اور سدامن सुदामन آدک کئی پیڑھی پیچھے مُرو मरू نام راجا بڑا پرتاپی ہوا اور وہ آج تک اُتر طرف کلاپ گرام میں بیٹھا ہوا تپ کرتا ہے کلجگ کے انت میں پھر سورج بنشی راجا دھرما تما اُس سے پیدا ہو کر اپنا بنش چلاویں گے اور اسی مُرو کے بنش میں برہدبل बृहद्बल نام بڑا پرتاپی ہوا جس کو بھیم سین تمھارے دادا نے مہابھارت میں مارا تھا اتنے لوگ راجا اچھواک کے کل میں بڑے پرتاپی راجا ہو چکے ہیں اب جو لوگ اُن کے بنش میں ہوں گے اُن کا نام سنو برہدبل کے بنش میں سہدیو اور سمنت آدک کئی راجا پرتاپی ہو کر بہت پیڑھی تک اُنکا راج سنسار میں بنا رہے گا اے راجا کلجگ میں یہاں تک سورج بنشیوں کا راج ہو کر کل اُن کا اُتم رہے گا۔

ادھیائے تیرھواں - شاپ دینا بششٹھ جی کا راجا نم کو

شکدیو جی بولے کہ اے پریچھت راجا نم اچھواک کے بیٹے نے ایک سمے بششٹھ رکھیشور اپنے گرو سے جگیہ کرانے کے واسطے کہا تب بششٹھ جی بولے کہ راجا اندر کے یہاں مجھے گیان جگیہ کرانے کا نیوتا آیا ہے پہلے وہاں جگیہ کرا آؤں پیچھے سے تم کو جگیہ کرا دوں گا جب ایسا کہہ کر بششٹھ جی اندر پری میں جگیہ کرانے کے واسطے چلے گئے تب راجا نے بچار کیا کہ دیکھو زندگی کا ایک ساعت بھی بھروسا نہیں ہے جو بششٹھ جی کے پھر آنے تک یہ شریر میرا چھوٹ جائے تو یہ اچھا بنی رہ جائے گی ایسا بچار کر راجا نے گوتم رکھیشور کو پروہت بنا کر جگیہ کرنا شروع کیا اُسی سمے بششٹھ گرو اندر کو جگیہ کرا کے راج مندر پر آئے جب بششٹھ گرو نے دوسرے پروہت کو جگیہ کراتے دیکھا تب بڑے کرودھ سے راجا نم کو شاپ دے کر کہا کہ تو بنا آئے ہمارے جگیہ کرنے لگا اس لیے تیرا بدن چھوٹ جائے یہ سن کر راجا بولا کہ اے بششٹھ جی تم ججمان کو جگیہ کرانا چھوڑ کر لوبھ کے مارے اندر کے یہاں چلے گئے تھے اس لیے تمھارا بدن بھی استھر نہ رہے گا تب بششٹھ رکھیشور اور راجا نم دونوں نے آپس کے شاپ سے اپنا اپنا تن تیاگ کر دیا کچھ دن کے متر ابرن دیوتا کا بیج آربسی اپسرا کا روپ دیکھ کر گر پڑا سو وہ بیج گھڑے میں رکھنے سے بششٹھ جی سے اگست مُن پیدا ہوئے اور راجا نم کے جینے کے واسطے گوتم آدک رکھیشوروں نے

پھر جگیہ کیا جب دیوتوں نے خوش ہوکر پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو تب رکھیشوروں نے یہ کہا کہ آپ لوگ ایسی دیا کریں جس میں ججمان ہمارا جی اُٹھے تب دیوتوں نے ایسا آشیرباد دیا کہ راجا کے بدن میں جان آگئی تب راجا دیوتوں اور رکھیشوروں سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج مجھ کو اب یہ تن جو ایک دن مٹ جائے گا نہیں چاہیئے آپ لوگ ایسی کرپا کریں کہ جس میں میں ہمیشہ بنا رہوں یہ سُن کر دیوتا اور براہمنوں نے راجا کو آشیرباد دیا کہ تم بنا بدن ہوکر سب جیوں کے پلک میں رہا کرو یہ بردان دے کر دیوتا انتردھیان ہوگئے اُسی دن سے جیو راجا نم کا سب کے پلک میں رہتا ہے پھر اُن رکھیشوروں نے راجا کا بدن دہی کی طرح متھ کر اُس میں سے ایک لڑکا بہت سندر اور تیجوان جنک نام پیدا کیا جس نے متھلا پُری بسائی اس کے بنش میں دیوراٹ آدک راجا ہوکر کئی پیڑھی پیچھے شیردھوج श्रीरध्वज نام راجا بڑا پرتاپی ہوا جس کو جگیہ شالا جوتتے سمے ہل لگانے سے شری سیتا جی نام کنیا ملی جن کی شادی شری رام چندر جی کے ساتھ ہوئی تھی شیردھوج کے بنش میں دھرم دھوج धर्मध्वज آدک بہت سے پرتاپی راجا ہوئے نام اُن راجوں کا دوسرا ہوکر سب جنک بدیہی کہلاتے تھے اُن کے بنش میں سب راجا جو گیشور اور گیانی پیدا ہوکر دھرم پوربک راج کرکے اَنت سمے مُکت ہوئے یہ سب سورج بنشی راجاؤں کی کتھا تم کو سنائی۔

ادھیائے چودھواں ۔ کتھا چندر بنشی راجوں کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا اب ہم چندر بنشی کل کی پیدائش کہتے ہیں سنو کہ نارائن جی کے نابھ کمل سے پہلے برہما جی پیدا ہوئے اور برہما جی کی آنکھ سے اترمُن نے جنم لیا اترمُن سے چندرما پیدا ہوکر براہمنوں اور سب ستاروں اور اودکھدھ اور برچھ آدک کے راجا ہوئے چندرما نے برہسپت جی کو گرو بنا کر راجسوی جگیہ کرنا شروع کی اور اُس جگیہ میں برہسپت جی کی استری تارا نام جو بہت سُندر تھی چھل کر کے لے لی جب تارا کے واسطے دیتوں نے چندرما کی طرف اور دیوتوں نے برہسپت کی طرف سہایتا کرکے آپس میں مہایدھ کیا تب برہما جی کی آگیا سے چندرما نے برہسپت کی استری دے ڈالی تارا کے چندرما کے بیج سے گربھ رہ گیا تھا جب برہسپت جی کے کرودھ کرنے سے تارا نے اپنا لڑکا گربھ سے گرا دیا تب اُس بالک کا روپ دیکھ کر برہسپت جی نے چاہا کہ یہ لڑکا ہم لے لیں اور چندرما نے چاہا کہ ہم لیں جب اُس لڑکے کے لینے کے واسطے برہسپت اور چندرما سے جھگڑا ہونے لگا تب برہما جی نے تارا سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کے بیج سے ہے تارا نے چندرما کا بیج بتایا اس لئے برہما جی کی آگیا سے وہ لڑکا چندرما نے پاکر اُس کا نام بدھ رکھا اور بدھ کی استری ایلا نام سے پُرورا نام بیٹا بڑا پرتاپی اور تیجمان اور سُندر پیدا ہوا راجا پُرورا کے جس اور بل اور دھرم کی بڑائی اُربسی اپسرا نے اندر کی سبھا میں سُنی تھی جب ایک دن اُربسی مترابرن کے تپ کرنے کے استھان پر جا نکلی اور اُس کا روپ دیکھ کر مترابرن کا بیج گر پڑا تب مترابرن نے اُس کو شاپ دیا کہ تو نے ہمارے استھان میں آکر ہمارا تپ بھنگ کر دیا اس لیے تو مرت لوک میں جاکر رہ جب وہ اُربسی

اس شاپ سے مرت لوک میں آئی تب وہ راجا پُرورا کے گھر رہنا بچار کر اُس کے باغ میں گئی اور ایک جڑاؤ ہنڈولا ایک درخت میں لٹکا کر جھولنے لگی اور دو گندھربوں کو بھیڑا بنا کر اپنے ساتھ رکھا جب راجا اپنے مالی سے اُس کی خبر سُن کر باغ میں آیا تب اُربسی اپسرا کا روپ دیکھ کر اُس پر موہت ہو گیا جب راجا نے ہٹ کر کے اُربسی اپسرا کو اپنے پاس رہنے کے واسطے کہا تب وہ مہاسندری بولی کہ اے راجا تم تینؔ بات کا اقرار کرو تو میں تمھارے پاس رہوں راجا بولا کہ جو کچھ تم کہو وہی میں کروں اُربسی بولی کہ ایک تو یہ کہ میرے دونوں بھیڑے دُکھ نہ پاویں دوسرے یہ کہ ہر روز تازہ گھی مجھ کو کھانے کو دینا تیسرے یہ کہ کبھی اندری اپنی ننگے مت ہو کر دکھلانا جب یہ تینوں باتیں برخلاف ہوں گی تب میں یہاں سے چلی جاؤں گی راجا نے تینوں باتیں مان کر اُس کو اپنے پاس رکھا اور آٹھوں پہر اُس کے پاس رہ کر بھوگ اور بلاس کرنے لگا راجا کے چھ بیٹے اُربسی اپسرا سے پیدا ہوئے اور اُربسی اپسرا برن کے شاپ سے مرت لوک میں راجا کے پاس رہنے لگی جب دیوتاؤں کا من اربسی اپسرا کا ناچ دیکھنے کو چاہا تب اندر نے گندھربوں کو آگیا دی کہ کسی طرح اُربسی اپسرا کو یہاں لے آؤ جب گندھربوں نے جا کر اُربسی سے کہا کہ تجھ کو راجا اندر نے یاد کیا ہے تیرے بنا اندر کی سبھا میں شوبھا نہیں ہوتی یہ بات سنتے ہی اُربسی بڑی خوشی سے چلنے کے واسطے تیار ہوئی تب گندھربوں نے اُربسی کی آگیا انسار اپنی مایا سے نیا گھی بدل کر پُرانا گھی اُربسی کو کھلا دیا اور رات کو گندھرب لوگ دونوں بھیڑے اُربسی کے چُرا کر آکاش میں لے اُڑے اُربسی نے راجا پُرُردا کو جو اُس کے پاس سوتا تھا جگا کر کہا کہ میرے دونوں بھیڑے چُرا کر کوئی لیے جاتا ہے تم جلدی چھین کر لے آؤ اور تم کبھی اپنے کو شور بیر جانتے ہو تم سے استری بلوان ہوتی ہے یہ بات سنتے ہی راجہ گھبرا کر بھیڑوں کے پیچھے ننگا اُٹھ دوڑا تب اُربسی نے اُس کو ننگے دیکھ کر کہا کہ اے راجا میرے اور تیرے یہی اقرار تھا کہ جب میں تجھ کو ننگا دیکھوں گی یا میرے دونوں بھیڑے دُکھ پاویں گے یا جس دن مجھ کو نیا گھی کھانے کو نہیں ملے گا تب میں تیرے پاس نہیں رہوں گی سو آج تینوں باتیں اُلٹی ہوئیں اس لیے اب میں تیرے پاس نہیں رہ سکتی ایسا کہہ کر بجلی کی طرح چمک کر وہاں سے اُڑ گئی سو گندھربوں نے اُس کو اندر لوک میں پہونچا دیا اور راجا پرُردا اُس کے چلے جانے سے بہت بیاکل ہو کر جنگل اور پہاڑ میں اُس کو ڈھونڈھنے نکلا سو وہ پیدل چلنے اور کانٹے چبھنے سے ایسا دکھی ہوا کہ اُس کو اپنے بدن کی سدھ نہ رہی اسی طرح راجا اُس کے برہ میں بیاکل ہو کر چاروں طرف پھرتا تھا ایک دن پھرتا ہوا کُرچھیتر میں جا کر تمیل کے درخت کے نیچے کھڑا ہوا اور اُسی جگہ اُربسی اپسرا بھی بہت سکھی اپنے ساتھ لیے ہوئے سرسوتی کنڈ میں اسنان کرتی تھی اور اُن کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن اپسرا لوگ دیو درشٹ سے سب کو دیکھتی تھیں اس سمے تلوتما نام سکھی نے اُربسی سے پوچھا کہ تو مرت لوک میں آ کر کون پرش کے پاس رہی تھی اُسکو میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں اُربسی نے راجا پرُردا کو دکھلا کر کہا کہ میں اسی کے پاس رہی تھی تلوتما راجا کا دکھ دیکھ کر بولی کہ یہ تمھارے برہ میں بہت دکھی اور بیاکل دکھلائی دیتا ہے ایک مرتبہ تم اپنا روپ اس کو دکھلا دو تو گیان اور جیت اُس کا ٹھکانے ہو جائے یہ بات تلوتما سے سن کر اُربسی نے اپنا روپ راجا کے سامنے پرگٹ کیا اُس کو

دیکھتے ہی راجا پُرورداکا چیت ٹھکانے ہوکر روپ اُس کا اس طرح بدل گیا کہ جس طرح مردے کے بدن میں جان آجاوے تب راجا نے اُربسی سے سامنے بہت رو کر کہا کہ اے پران پیاری تو مجھے کس واسطے چھوڑ کر چلی گئی تیرے برہ سے میری یہ دشا ہو کر کھانا پینا راج پاٹ سب چھوٹ گیا یہ بات سُن کر اُربسی بولی کہ اے راجا تم پُرش ہو کر اپنی اندریوں کے بس ایسے ہو گئے جو تم میری بنتی کرتے ہو تم اپنی اندریوں کو بس کرو جو آدمی اندریوں کو اپنے آدھین نہیں رکھتا وہ مایا روپی استری کے موہ میں پھنس کر خراب ہوتا ہے وہی دشا تمھاری ہوئی اور استری کسی پر موہت نہ ہو کر سوا اپنے سُکھ کے دوسرے کا پریم نہیں رکھتی جب تک پُرش میرے پاس رہتا ہے تب تک اُس کی پریت رکھتی ہوں اگر میں ہزار برس تک ایک پُرش کے پاس رہ کر دوسرے پُرش کے پاس جاؤں تو مجھ کو پہلے پُرش کے ساتھ کچھ پریت نہ رہے گی ساعت بھر میں اُس کو بھول کر اُس کی جان مار لینے میں بھی کچھ سوچ نہ ہوگا اور میں کسی کے گیان اپدیش کو کچھ نہ مان کر اپنے من مانا کام کرتی ہوں اسی طرح سب استریوں کا سبھاؤ سمجھنا چاہیے اور راجا اُربسی پر اتنا موہت تھا کہ اتنا سمجھانے پر بھی اُس کو کچھ گیان پراپت نہ ہوا جب راجا نے اُربسی سے بھوگ کرنے کی اِچھا کی تب وہ دیا کر کے بولی کہ اے راجا جب برس دن پیچھے دوسرے برس کا پہلا دن لگے گا تب میں تیرے پاس آکر ایک رات رہوں گی یہ کہہ کر اُربسی وہاں سے چلی گئی جب اُربسی کے ملنے اور ایک برس کا وعدہ کرنے سے راجا پُرورداکا چت ساودھان ہو گیا تب وہ راج مندر پر آیا اور شیش محل اپنا سجا کر وعدے کے دن گننے لگا جبکہ برس دن بعد وہ اپسرا اپنے وعدے پر آئی اور ایک رات راجا کے پاس رہ کر صبح کے وقت اندر لوک کو چلی تب راجا پُرورداُس کا پاؤں پکڑ کر رونے لگا اُس وقت اُربسی بولی کہ اے راجا میں یہاں نہیں رہ سکتی تجھ کو میری چاہنا اتنہ کرن سے ہے تو میں ایک منتر تجھ کو بتائے دیتی ہوں تو وہ منتر جپ کر گندھربوں کی تپسیا کر جب وہ خوش ہو کر تجھ کو جگیہ کرنے کی اگیا دیں گے اور تو اُس جگیہ کے کرنے سے گندھرب لوک میں پھر مجھ کو پاوے گا تب میں تیرے ساتھ آنند پوربک رہوں گی اُربسی یہ کہہ کر اور وہ جاپ راجا کو بتلا کر اندرپری کو چلی گئی اور راجا وہی منتر جپ کر گندھربوں کا تپ کرنے لگا جب اس راجا کے جپنے سے گندھربوں نے خوش ہو کر راجا کو درشن دیا اور تھیلو ہوا اگن کی طرح اُس کو دے کر جگیہ کرنے کی تدبیر بتلا کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے تب راجا نے اُن کی اگیا کے موافق وہ تھیلو ہی جنگل میں لے جا کر گاڑ دی جب اُس تھیلو ہی میں سے ایک درخت پیپل اور شمی शमी کا پھل کر اُگا اور راجا نے اُن دونوں کی لکڑیوں کو رگڑ کر اُس میں سے آگ نکال کر جگیہ کیا تب راجا کو اتنا پھل ہوا کہ وہ گندھرب لوک میں جا بسا اور گندھربوں کے دینے سے اُربسی کے ساتھ آنند پوربک رہنے لگا

ادھیائے پندرھواں ۱۵ - کتھا راجا پُرورداکے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا پُرورداکو اُربسی کے پیٹ سے چھ بیٹے جو راج کرتے سے پیدا ہوئے تھے اُن میں بڑے بیٹے کا نام آیو आयु تھا آیو کے بنش میں جہنو ज न्हु نام ایسے مہاتما ہوئے

جنھوں نے گنگاجی کو اپنی انجلی میں اٹھاکر پی لیا جب دیوتوں نے ست بنتی کی تب جانگھ چیر کر باہر نکال دیا اُسی دن
سے گنگاجی کا نام جاہنوی پرگٹ ہوا اور راجا جہنو کے بنش میں گادھ نام راجا بڑا پرتاپی اور مہاتما ہوا اسکے یہاں
ست وتی نام کنیا مہاسندری اور بدھمان پیدا ہوئی گادھ गाधि رکھیشور سے رچیک نام رکھیشور نے جاکر کہا کہ
تم اپنی بیٹی ہم کو بیاہ دو گادھ بولے کہ جو کوئی ہزار شیام کرن مجھ کو دے اُس کو میں اپنی بیٹی بیاہ دوں گا یہ بات
سنتے ہی رچیک بڑی محنت کرکے ہزار گھوڑے شیام کرن برن دیوتا کے یہاں سے لے آئے اور وہ سب گھوڑے
گادھ کو دے کر ست وتی سے اپنا بواہ کیا گادھ کی استری نے رچیک اپنے داماد سے کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کرو
جس سے میرے لڑکا ہو اور ست وتی نے بھی اپنے پت سے سنتان ہونے کی اچھا کی تب رچیک رکھیشور نے
اپنی ساس اور استری دونوں کو سنتان ہونے کے واسطے جگیہ کر کے جو ساکلیہ साकल्य جگیہ کرنے سے بچی
اُس میں ایک پنڈی اپنی استری اور دوسری پنڈی اپنی ساس کو سنتان ہونے کی اچھا سے بنا کر دونوں کو
کھانے کے واسطے دیا اور آپ رکھیشور مہاراج اسنان اور سندھیا کرنے کو گنگاجی کے کنارے چلے گئے تب
اُن کی ساس نے اپنی پنڈی جس کو سنسکرت میں چرُ चरु کہتے ہیں بدل کر بیٹی کو کھلادی اور اُس کا چرُ لے کر
آپ کھالیا جب رکھیشور نے اپنے گھر آکر اپنے تپوبل سے یہ حال جانا تب اپنی استری ست وتی سے کہا کہ
تجھ سے بڑی چوک ہوئی جو اپنا چرُ ماتا کو دے کر اُس کا چرُ آپ کھالیا اس کارن تیرا بیٹا بڑا اگنی اور کرودھی پیدا ہوگا
اور تیرا بھائی بڑا دھرماتما اور برہم گیانی پیدا ہوگا یہ بات سنتے ہی وہ بنتی کر کے بولی کہ اے مہاراج آپ ایسا کیجیے
کہ جس میں میرا بیٹا کرودھی نہ ہو تب رکھیشور نے دوسرا منتر پڑھ کر اپنی استری سے کہا کہ تو دھیرج رکھ تجھ سے گیانی
اور دھرماتما بیٹا پیدا ہو کر پوتا تیرا مہابلی اور بڑا کرودھی ہوگا سو ست وتی سے جمدگن رکھیشور بڑے مہاتما پیدا ہو کر
اُن سے رینکا रेणुका نام استری سے چار بیٹے پیدا ہوئے اور اُن چاروں میں سے سب سے چھوٹے پرسرام جی
پرمیشور کا اوتار تھے جنھوں نے پاپی اور ادھرمی چھتریوں کو اکیس مرتبہ مار کر اُن سے کل کا ناش کر دیا اتنی کتھا سُن کر
راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج چھتریوں نے ایسا کون اپرادھ کیا تھا جس کے سبب سے پرسرام جی
اُن کو مار ڈالا شکدیو جی بولے کہ اے راجا جمدگن رکھیشور پرسرام کے پتا سے رینکا بیاہی گئی تھی اور ستیا सत्या
رینکا کی بہن سے سہسر ارجن کا بواہ ہوا تھا اور سہسر ارجن ساتوں دیپ کا راجا ایسا پرتاپی تھا کہ جس کے یہاں
آٹھوں سدھیاں تپ سے بہتی تھیں اور وہ کرم اور دھرم اپنا رکھیشوروں کی طرح رکھ کر ہوا کی طرح ساعت بھر میں
سب جگہ جانے کی سامرتھ رکھتا تھا سو وہ اپنی ہزاروں استری ساتھ لے کر نربدا ندی میں جل بہار کرنے گیا اور
اُس نے اپنی ہزار بھجا سے جو تپ کرکے پائی تھیں نربدا ندی کا پانی روک دیا سو وہ پانی اُلٹا بہہ کر جہاں
پر راون بیٹھا تھا وہاں پر اکٹھا ہوا جب راون وہ پانی دیکھ کر ابھمان کر کے سہسر ارجن سے لڑنے آیا تب
سہسر ارجن نے اپنے بل سے راون کو پکڑ لیا اور اُس کو اپنے مکان پر لا کر کبھی کبھی اُس کے دسوں سر پر چراغ
جلا کر سب استری اور لڑکوں کو دکھلایا کرتا تھا جب راون نے بہت بنتی کر کے اُس کو اپنا مالک جانا تب

سہستر ارجن نے اُس کو چھوڑ دیا اس طرح سامرتھ اُس میں تھی ایک دن رینکا ستیا اپنی بہن کے گھر بواد آدک میں
نیوتا کھانے گئی جب رینکا نے اپنی بہن سے کہا کہ ایک مرتبہ تم بھی ہمارے یہاں آؤ تب ستیا ابھمان سے بولی
کہ تم کنگال رکھیشور کی استری ہو ہماری فوج کو کہاں سے کھلاؤگی یہ بات سن کر رینکا شرمندہ ہو کر کچھ نہیں بولی
جب گھر پر آئی تب اُس نے جمدگن اپنے سوامی سے کہا کہ آپ ایک مرتبہ میری بہن کو بلا کر فوج سمیت
مہمانی کریں تو میری شرمندگی مٹے ستیا نے مجھ کو ایسا طعنہ مارا تھا جمدگن بولے کہ پرمیشور کی دیا سے مہمانی کرنا
کچھ مشکل نہیں ہے نارائن جی تیری اچھا پوری کریں گے سو ایک دن سہستر ارجن شکار کھیلتا ہوا اُسی جنگل میں
جہاں پر جمدگن رکھیشور کی کٹی تھی فوج سمیت آ پہونچا اُن دنوں کامدھین گئو رکھیشور کے مکان پر تھی جب جمدگن نے
اپنی استری کے کہنے سے سہستر ارجن اور سترہ اچھوہنی فوج کو جو اُس کے ساتھ میں تھی سب کو نیوتا دیکر کامدھین کے
پرتاپ سے لاکھوں آدمی کو اچھا پور بکس بھوجن کھلایا تب سہستر ارجن نے اپنے من میں بچار کیا کہ جمدگن نے جس
کامدھین کے پرتاپ سے لاکھوں آدمی کو ایسا اچھا پدارتھ بھوجن کرایا ہے وہ گئو رکھیشور سے لینا چاہیئے ایسا
بچار کر راجا نے جمدگن سے کہا کہ ایسی گئو رکھیشوروں کو نہ رکھنا چاہیئے یہ گئو راجاؤں کے گھر رہنا چاہیئے اسلیے
تم کامدھین گئو ہم کو دے دو جمدگن نے جواب دیا کہ اے راجا یہ گئو میری نہیں ہے میں اُس کو دیولوک سے
مانگ لایا ہوں پھر وہاں پہونچا دوں گا اس کارن تم کو نہیں دے سکتا یہ بات سنتے ہی سہستر ارجن نے کرودھ
کرکے جب ادھرم سے وہ گئو چھین لی اور اپنے دیش کو لے چلا تب کامدھین بھاگ کر جمدگن کے پاس چلی آئی
اور وہ رو کر بولی کہ اے رکھیشور میرا کیا اپرادھ ہے جو تم نے مجھے راجہ کو دے دیا جمدگن نے آنسو بھر کر کہا کہ
اے کامدھین تجھ کو راجا زبردستی لیے جاتا ہے میں کیا کروں یہ بات سن کر کامدھین نے دس ہزار شوربیر اپنے
بدن سے پیدا کیے جب اُن شوربیروں نے راجا کا سامنا کیا تب سہستر ارجن اپنے بل سے اُن کو لڑائی میں
جیت کر کامدھین کو چھین لے گیا یہ دشا دیکھتے ہی جمدگن نے پرشرام اپنے بیٹے مہابلی کو جو اُس سمے کٹی پر
نہ تھے بلا کر کہا کہ اے بیٹا سہسرا باہ نام راجا کامدھین ہماری کٹی میں سے زبردستی چھین لے گیا ہے سو اسکو لانا چاہیئے
یہ بات سنتے ہی پرشرام جی بڑا کرودھ کرکے اکیلے ہی ماہشمتی माहिष्मती پُری میں چلے گئے اور اپنی بھجا کی
سامرتھ اور پھرسا سے راجا سہسرا باہ کو اُس کے نو سو بیٹے اور سترہ اچھوہنی فوج سمیت مار کر کامدھین گئو اپنے
باپ کے پاس لے آئے تب جمدگن رکھیشور نے اُداس ہو کر پرشرام جی سے کہا کہ اے بیٹا تم نے چکروتی راجا کو
مارا ہے اسلیے شاستر کے انوسار تم کو دوش لگا سو تم ایک برس تک پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ جاترا کرآؤ تب تمہارا
اپرادھ چھوٹے گا ہم براہمنوں کو چھما کرنا چاہیئے چھما کرنے سے بھگوان پرسن ہوتے ہیں پرشرام جی یہ بات سنتے ہی
پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے

ادھیائے سولھواں - مارنا پرشرام جی کا اپنی ماتا اور بھائیوں کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت پرشرام جی نے اپنے باپ کی اگیا کے موافق برس دن تک

پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ جاترا سے آکر جمدگن کو ڈنڈوت کی پھر ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ پرشرام جی کی ماتا رینکا گنگا کنارے جل بھرنے گئی وہاں پر چترر کھ نام گندھرب کو جو اپنی استری سمیت جل بہار کرتا تھا دیکھا من میں کہا کہ یہ بہت سندر ہے جب رینکا کو اُس کا جل بہار دیکھنے میں دیر لگی تب وہ سمجھی کہ میرے پت اگن ہوتر پر بیٹھے ہیں جل پہونچنے کی راہ دیکھتے ہوں گے جلد جانا چاہیے جب وہ ایسا بچار کر جل لے کر کٹی میں پہونچی اور رکھنے دیر ہونے کا سبب اپنے جوگ بل سے جان لیا کہ اس کو پرائے پُرش کی سندرتائی دیکھنے سے پانی لانے میں دیر ہوئی تب جمدگن نے کرودھ کرکے اپنے تینوں بڑے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اس کو مار ڈالو جب انھوں نے ماتا کا مارنا ادھرم بچار کر رینکا کو نہیں مارا تب رکھیشور نے اپنے چھوٹے بیٹے پرشرام جی سے کہا کہ تو اپنی ماتا کو بھائیوں سمیت مار ڈال یہ سن کر پرشرام جی نے بچار کیا کہ مارنا ماتا کا اور بھائیوں کا بڑا پاپ ہے اور جو میں نہیں مارتا تو پتا جی کرودھ کرکے مجھ کو شاپ دیں گے اور مار ڈالنے میں میرے پتا اپنے جوگ بل سے پھر ان کو جلا سکتے ہیں جب ایسا بچار کر پرشرام جی نے رینکا اپنی ماتا کو تینوں بھائیوں سمیت مار ڈالا تب رکھیشور خوش ہوکر بولے کہ اے پرشرام تم نے ہماری آگیا مان کر اپنی ماتا اور بھائیوں کو مار ڈالا اس سے ہم بہت خوش ہوئے جو بردان تم مانگو وہ ہم تم کو دیں یہ بات سنتے ہی پرشرام جی اپنے پتا سے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج میں یہی بردان مانگتا ہوں کہ میری ماتا اور میرے بھائی جی اٹھیں اور اُن کو یہ بات نہ معلوم ہو کہ پرشرام نے ہم کو مارا تھا جمدگن بولے کہ بہت اچھا پرمیشور کی دیا سے ایسا ہی ہو یہ بات رکھیشور کے مُنہ سے نکلتے ہی وہ سب اس طرح جی کر اٹھ کھڑے ہوئے کہ جس طرح کوئی سویا ہوا جاگ اُٹھے اور نارائن جی کی مایا سے اُن کو یہ نہ معلوم ہوا کہ ہم کو پرشرام نے مارا تھا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرمیشور کے تپ اور جپ میں ایسی سامرتھ ہے کہ ہر بھگت لوگ مردے کو جلا سکتے ہیں پھر پرشرام جی نے یہ بچار کیا کہ میں نے اپنی ماتا اور بھائیوں کو مارا ہے اس لیے پرتھوی کی پرکرما کرکے یہ پاپ چھڑانا چاہیے یہ سمجھ کر تینوں بھائیوں سمیت تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے کچھ دن پیچھے راجا سہسرباہ کے سو بیٹوں نے جو پرشرام جی سے بھاگ کر بچ گئے تھے بچار کیا کہ ان دنوں پرشرام جی بھائیوں سمیت کٹی پر نہیں ہیں کسی طرح اپنے باپ کا بدلا اُن سے لینا چاہیے سو ایک دن راج کماروں نے بہر اچھا سے جمدگن اگن ہوتر کرتے سمے مار ڈالا اور سر رکھیشور کا کاٹ لے گئے تب رینکا بہت بلاپ کرنے لگی جب اُس نے اکیس۲۱ مرتبہ اپنی چھاتی پیٹ کر پرشرام کو پکارا تب انھوں نے ماتا کا چلانا سنتے ہی کٹی پر آکر پتا کو مرا ہوا دیکھا اور جب رینکا سے جمدگن کے مارے جانے کا حال سُنا تب پرشرام جی نے بڑا کرودھ کرکے سوگند کھا کر یہ پرن کیا کہ میں اس اپرادھ کے بدلے پرتھوی پر کسی چھتری کو جیتا نہ چھوڑوں گا یہ کہکر پرشرام جی ماہشمتی پُری میں چلے گئے اور سہسرباہ کے بیٹوں کو جنھوں نے جمدگن کو مار ڈالا تھا اُن کو مار کر اپنے باپ کا سر وہاں سے اٹھا لائے اور باپ کے دھڑ سے ملا کر اُن کا کریا کرم کیا اور اُسی پرتگیا لینے سے پرشرام جی نے اکیس۲۱ مرتبہ چاروں طرف گھوم کر چھتریوں کو مار ڈالا اور کرچھیتر میں اسنان کرکے

سب پرتھوی اکیس مرتبہ براہمنوں کو دان کر دی جب اگلے منونتر میں راجا بل اندر ہوں گے تب پرشرام جی سپت رکھیشوروں میں رہیں گے ان دنوں مہندراچل پربت پر بیٹھے ہوئے پرمیشور کا تپ کرتے ہیں جن کا گن اور جس گندھرب اور دیوتا ہمیشہ سورگ میں گایا کرتے ہیں اور اُن کے انت کو نہیں پہونچتے اے راجا پرکھیت گادھ رکھ کے بیٹے بشوامتر رکھیشور ایسے مہاتما ہوئے جنھوں نے اپنے کو راج رکھ سے برہم رکھیشو کہلایا اور اُن کے سو بیٹے ہوئے اِن میں چھوٹے پچاس بیٹوں کا نام مدھ چھند اتھا جب بشوامتر نے شنہ سیپھ اپنے بھانجے کو جو راجا ہرشچندر کے بلدان سے بچا تھا اپنا بیٹا بنایا اور اُس کا نام دیو رات رکھ کر اپنے بڑے پچاسوں بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اس کو اپنا بڑا بھائی کر کے مانو جب انھوں نے یہ بات نہ مانی تب بشوامتر نے اُن کو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ ملیچھ ہو جاؤ تب ہی سنسار میں ملیچھ ہوئے ہیں اور پھر بشوامتر نے مدھو چھند ادک اپنے چھوٹے پچاسوں بیٹوں سے وہی بات کہی جب اُنھوں نے اپنے پتا کی آگیا اُنسار دیو رات کو بڑا بھائی کر کے جانا تب بشوامتر نے خوش ہو کر اُن کو یہ بردان دیا کہ تمھارا بنش بڑھے اس لیے بشوامتر کے بنش میں بہت سنتان ہو کر کوشک گوتری کہلاتے ہیں ۔

ادھیائے سترھواں ۔ کتھا راجا پرورداکے بنش کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پرکھیت راجا پرورداہ کے بنش میں راجا نہکھ नहुष ایسا پرتاپی ہوا جس نے دیو لوک کا راج کیا اُس کی کتھا پہلے ہو چکی ہے اب ہم اُس کے سنتان کا حال کہتے ہیں سنو کہ راجا جیات اُس کے بڑے بیٹے نے بہت تیجوان اور پرتاپی ہو کر ایک مرتبہ اندر ہی کا راج کیا تھا اس کی کتھا اس طرح پر ہے کہ ایک دن راجا اندر گوتم رکھیشور اہلیا نام استری کو جو بہت سُندری اور پنچ کنیاؤں میں تھی دیکھ کر موہت ہو گیا اور اُس سے بھوگ کرنے کی اچھا کی پر گوتم رکھیشور مہاتما کے ڈر سے وہاں نہیں جا سکتا تھا جب اندر سے بنا بھوگ کیے رہا نہیں گیا تب ایک دن رات کے وقت کوّے کا روپ بن کر گوتم رکھیشور کے آنگن میں درخت پر جا بیٹھا اور بہت رات رہے بولنے لگا جب رکھیشور نے اُس کی بولی سُن کر جانا کہ اب تھوڑی رات ہے تب وہ اسنان اور پوجا کرنے کے واسطے اُٹھ کر مکان سے باہر نکلے اُس وقت اندر نے سونا گھر پا کر اپنا روپ رکھ کا ایسا بنا لیا اور اہلیا کے پاس جا کر اُس سے بھوگ کیا جب بھوگ کرنے کے پیچھے اہلیا نے جانا کہ میرے پت نہیں ہیں کسی دوسرے نے کپٹ رُوپ بنا کر میرا پت برتا دھرم بگاڑ دیا تب اُس نے کہا کہ اے ادھرمی چانڈال تو کون ہے یہاں سے چلا جا جب یہ بات سُن کر اندر وہاں سے باہر نکلنے لگا تب گوتم رکھیشور سے جو بہت رات رہنا سمجھ کر پھر سے آتے تھے ڈیوڑھی میں بھینٹ ہوئی تب رکھیشور اندر کو دیکھتے ہی اپنے جوگ بل سے اُس کے کُکرم کرنے کا حال جان کر بولے کہ اے اندر بڑی شرم کی بات ہے کہ تو نے بہت سی اپسرا اور اندرانی مہا سُندری رہنے پر بھی ایسا ادھرم کیا اس لیے ہم تجھ کو یہ شاپ دیتے ہیں

تو ایک بھگ کے واسطے کوتے کا روپ ہوا تھا سو تیرے بدن میں ہزار بھاگ ہوجاویں یہ بچن رکھیشور کے منھ سے
نکلتے ہی اندر کے بدن میں ہزار بھگ ہو گئیں جب اندر مارے شرم کے راج سنگھاسن پر نہ جا کر کمل کی ڈار میں
چھپ رہا تب رکھیشوروں نے اندراسن سونا دیکھ کر راجا نہکھ کے بیٹے راجا ججات کو اندراسن پر بٹھلایا جب
اندرانی کا روپ دیکھ کر راجا ججات کا من چلا گمان ہوا تب اندرانی پت برتا نے برہسپت جی کی آ گیا سے
راجا ججات سے کہا کہ تم نے آج تک جو جو اچھا کرم کیا ہو اُس کو بتلا دو جب راجا نے اپنے مُنہ سے وہ برنن کیا
تب پن اُس کا جاتا رہا جس سے وہ اندرلوک سے گر پڑا اور برہسپت جی نے جا کر اندر کو کمل تال سے باہر نکالا
اور اُس سے جگیہ کرا کے یہ آشیرباد دیا کہ وہ ہزار بھاگ ہزار آنکھ کے برابر ہو گئیں تب اندر اپنی گدی پر بیٹھ کر
راج کرنے لگا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا نہکھ کے دوسرے بنش کی کتھا کہتے ہیں سنو کہ اُس کے
بنش میں دھنونتر धन्वन्तरि نام بید جگیہ کا بھاگ لینے والا ایسا تھا کہ جس کا نام لینے سے آدمی کا
روگ اور دُکھ چھوٹ جاتا ہے اُس کے بنش میں راجا کیلیا شو بڑا پرتاپی ہوا اسکی مندالسا मन्दालसा نام
استری سے الرک अलर्क آدک بیٹے پیدا ہوئے وہ راجا الرک چھیاسٹھ ہزار برس راج کر کے جوان بنا رہا اور
رانی مندالسا اپنے بیٹوں کو لڑکپن میں گیان سکھلایا کرتی تھی اُس نے مرتے وقت دو اشلوک راجا الرک کو
دے کر کہا کہ تو اس کو جنتر بنا کر اپنے پاس رکھ جب تیرے اوپر کچھ بپت پڑے تب اسی اشلوک کو پڑھ کر اسی کے
موافق کام کرنا سو راجا الرک نے ان دونوں اشلوک کا جنتر بنا کر اسی وقت اپنے بازو پر باندھ لیا اور سنساری سُکھ
میں لپٹ کر راج کرنے لگا جب دوسرے راجاؤں نے اُس کو سکھ اور بلاس میں لپٹے دیکھا تب اپنی فوج لیجا کر
اُس کا نگر گھیر لیا جب راجا الرک نے دیکھا کہ اب میرا پران اور راج بچنا مشکل ہے تب اپنے اوپر بپت جان کر
وہ دونوں اشلوک نکال کر پڑھے اُس میں لکھا تھا کہ سوائے ست سنگ کے اور کسی کے ساتھ پریت نہ کرنا
سنساری لوگوں سے پریم اور سنگت کرنے میں پیچھے سے دُکھ ہوتا ہے جگت کا بیوہار سپنے کے برابر سمجھ کر اس میں
من نہ لگانا چاہیے سنساری چاہنا رکھنا یہی دُکھ کی پھانسی ہے جب وہ اشلوک پڑھنے سے راجا الرک کو گیان
پیدا ہوا تب وہ برکت ہو کر جنگل کی طرف ہر بھجن کرنے چلا اُس وقت دوسرے راجاؤں نے جو اُس کا شہر گھیرے
تھے یہ حال سنتے ہی راجا الرک سے جا کر پوچھا کہ تم بنا جدھ کیے ہار مان کر جنگل میں کیوں جاتے ہو الرک نے
جواب دیا کہ راج کر کے نرک بھوگنا پڑتا ہے اس لیے میں راج نہ کروں گا تم میری راجدھانی لیکر خوشی سے
راج کرو مجھ کو لڑنے کی اچھا نہیں ہے جب یہ بات سُن کر دوسرے راجوں کو بھی نرک بھوگنے کے ڈر سے گیان
پیدا ہوا تب اُنھوں نے راجا الرک کا دیش لینا اُچت نہ جانا اور اپنی راج گدی پر چلے گئے اور راجا الرک پھر
دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا دیکھو ہر بھجن کا ایسا پرتاپ ہے جیسے
راجا الرک نے ہر بھجن کرنے کی اچھا کی ویسے ہی نارائن جی کی دیا سے اُس کا دکھ چھوٹ گیا اور جو لوگ بیشتو کا
تپ اور اسمرن کرتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسا سُکھ ملے گا اسی الرک کے بنش میں راجا رتھس रभस ایسا تھا کا

اور گیانی ہوا جس کے بنش میں سب براہمن ہو گئے اور اُس کے کل میں راجارج بڑا پرتاپی اور دھرماتما ہو کر اُسکے
یہاں پانچ سو بیٹے بہت بلوان پیدا ہوئے ایک مرتبہ اندر آدک دیوتوں کا راج دیتوں نے چھین لیا
تھا جب اندر نے برہسپت جی کی آگیا کے موافق راجارج سے سہایتا چاہی تب راجارج نے اپنے پانچ سو بیٹے
ساتھ لیکر اندر کی سہایتا کی جب دیتوں کو جیت کر اندراسن دیوتوں کو دینے لگے تب اندر نے کہا کہ دیولوک کا
راج آپ کیجئے جب راجارج اندر آدک دیوتوں کے کہنے سے بہت دن تک دیولوک کا راج کرکے مر گیا تب
اُس کے بیٹے راج اندرلوک کا زبردستی کرکے بھاگ اندر کا جگیہ میں آپ لینے لگے اور اندر آدک کے مانگنے پر
بھی دیولوک کا راج نہیں چھوڑا تب دیوتوں کی بنتی کرنے سے برہسپت جی نے اپنے تپ کے بل سے راجارج
کے بیٹوں کو مار ڈالا جب اُن میں کوئی جیتا نہیں بچا تب اندر آدک دیوتا برہسپت گرو کی کرپا سے اندر پُری کا
راج پاکر اپنا بھاگ خوشی سے لینے لگے۔

ادھیائے اٹھارھواں۔ کتھا راجا نہکھ کے بنش کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکھیت راجا نہکھ کے ججات آدک چھ بیٹے بڑے پرتاپی ہوئے جب راجا نہکھ
رکھیشوروں کے شاپ دینے سے اجگر سانپ ہو کر کھیتر میں گر پڑا تب اس کے راج سنگھاسن پر جو بڑا بیٹا نہیں
ججات نام بیٹا اُس کا بیٹھ کر دھرماتما اور چکرورتی راجا ہوا اور اُس نے دوسرے دیش کا راج برابر حصہ کرکے
اپنے سب بھائیوں کو بانٹ دیا اور بواہ اپنا دیوجانی شکراچارج کی لڑکی سے کرکے برکھ پرا रूपपर्वा نام
کی سرشٹھا शर्मिष्ठा نام لڑکی سے بھوگ کیا اتنی کتھا سن کر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اے مہن ناتھ راجا ججات
نے چھتری ہو کر شکراچارج کی بیٹی کس طرح بیاہی تھی یہ سند یہہ میرا اچھید کر دیجئے یہ بات سن کر شکدیوجی بولے
کہ اے راجا ایک دن برکھ پرباوا جو دیتوں کا راجا تھا اس کی بیٹی شرشٹھا شکراچارج کی بیٹی دیوجانی کو ساتھ
لے کر ہزار داسیوں سمیت اپنے باغ میں تالاب پر اسنان کرنے گئی جب شرشٹھا اور دیوجانی اور داسی آدک اپنا
اپنا کپڑا تالاب کے کنارے اُتار کر جل بہار اور اسنان کرنے لگیں اُسی سمے شری مہادیو جی اور نارد جی اکٹھے
ہوئے وہاں آ گئے اُن کو دیکھتے ہی سب لڑکیوں نے لجت ہو کر اپنے اپنے کپڑے پہن لیے اور شرشٹھا نے
جلدی میں بھول کر جب دیوجانی کا کپڑا پہن لیا تب دیوجانی نے کرودھ کرکے کہا کہ اے شرشٹھا تو میرا کپڑا
پہرنے کے لائق نہیں ہے کس واسطے کہ تیرا باپ میرے باپ کا چیلا ہے اور میں براہمن کی لڑکی ہوں میرا
کپڑا تو نے کیسے پہنا جیسے جگیہ کی آہٗت کتا اٹھا لیوے یا شودر بیٹھ کر پڑھے جب دیوجانی نے شرشٹھا کو
ایسا درسچن کہا تب اُس نے کرودھ کرکے جواب دیا کہ تو بھکھاری کی لڑکی ہو کر مجھ کو ایسی بات کہتی ہے تیرے
باپ نے جنم بھر میرے باپ سے بھیکھ مانگ کر تجھ کو پالن کیا سو تو میری برابری کرتی ہے ایسا کہہ کر شرشٹھا نے
کرودھ کرکے دیوجانی کو جو ننگی کھڑی تھی کنوئیں میں ڈھکیل دیا اور آپ داسیوں سمیت گھر چلی گئی اُسی سمے

ہر اچھا سے راجا ججات شکار کھیلتے ہوئے وہاں آپہونچے اور اپنے سیوک کو پانی سے آنے کے واسطے
اسی کنوئیں پر بھیجا جب اُس نے ایک استری بہت سندری کنوئیں میں گری دیکھ کر راجا سے یہ حال کہا تب راجا ججات
نے آپ جا کر دیکھا تو اُس کو ایک کنیا روپ وتی دیکھ پڑی جب اُس نے اپنا حال کہہ کر راجا سے نکالنے کے واسطے
کہا تب راجا ججات نے اپنا دوپٹہ اُسکے پہرنے کے واسطے پھینک دیا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر کنوئیں میں سے
باہر نکال لیا اُس وقت دیوجانی بولی کہ اے راجا ہر اچھا سے ایسا سنجوگ ہوا جو تم نے میرا ہاتھ پکڑا اس لیے
میرا بواہ تمھارے ساتھ ہوگا برہسپت جی کے بیٹے کچ نام نے مجھ کو یہ شاپ دیا تھا کہ تیرا بواہ برہمن سے
نہ ہوگا اس لیے میرا بواہ برہمن سے نہیں ہو سکتا جب راجا نے یہ بات سن کر اپنے کو بھی اُس پر موہت دیکھا تب
پرمیشور کی اچھا اسی طرح جان کر دیوجانی سے اپنا بواہ کرنا منظور کر کے راج مندر پر چلا گیا اور دیوجانی وہاں سے
روتی ہوئی اپنے گھر آکر شکراچارج سے کہنے لگی کہ اے پتا شرمشٹھا نے تم کو اپنے باپ کا بھیک مانگنے والا کہکر
میری جان مارنے کے واسطے کنوئیں میں ڈھکیل دیا تھا سو راجا ججات نے آکر مجھ کو کنوئیں سے باہر نکالا تب میری
جان بچی یہ بات سنتے ہی شکر جی نے کرودھ میں آکر بچار کیا کہ پروہتائی کرنے سے کھیت میں گرا ہوا اناج چن کر
کھانا اچھا ہوتا ہے جس میں کوئی ایمان نہ کرے سو شرمشٹھا نے راج اور روپیہ کے نشے میں میری بیٹی کو کنوئیں میں
گرا دیا اس لیے اب برکھ پربا کے راج میں رہنا نہ چاہیئے شکر جی ایسا بچار کر دیوجانی لڑکی کو ساتھ لیکر اُسکا راج
چھوڑ کر نکل چلے جب برکھ پربا نے یہ سنا تب گھبرا کر کہا کہ دیکھو اُنھیں کے آشیرباد سے یہ سب راج اور سکھ مجھ کو
ملا ہے نہیں تو دیوتا لوگ اب تک مجھ کو مار کر نکال دیتے ان کے چلے جانے سے میرا راج اور دھن سب جاتا رہیگا
یہ بات سمجھتے ہی برکھ پربا دوڑا ہوا شکر گرو کے چرن میں گیا اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے مہاراج میرا اپرادھ چھما کیجئے
پھر اپنے مکان پر چلیے یہ دین بچن راجا کا سن کر شکراچارج بولے کہ اے راجا تم نے کچھ میرا اپرادھ نہیں کیا لیکن
تمھاری بیٹی نے دیوجانی کا انادر کیا ہے جس بات میں دیوجانی خوش ہو وہی کام کرو تو میں تمھارے دیش میں
چل کر رہوں جب برکھ پربا نے دیوجانی سے بہت بنتی کر کے خوش ہونے کے واسطے کہا تب وہ شرمشٹھا کا سب
حال کہہ کر بولی کہ اے راجا جس کے ساتھ میری شادی شکراچارج کریں وہاں شرمشٹھا تیری بیٹی ہزار داسی ساتھ
لے کر میری سیوا میں رہے تو میں خوش ہوں یہ سن کر راجا نے بچار کیا کہ شکر گرو ہمارے کل کی رچھا ہمیشہ کرتے
آئے ہیں بغیر اُن کے خوش ہوئے میرا بھلا نہ ہوگا ایسا سمجھ کر راجا نے شرمشٹھا سے سب حال کہہ کر پوچھا کہ اے
بیٹی تیرا موہ کرنے میں شکراچارج کے کرودھ سے ہمارے بنش اور راج دونوں کا ناش ہو جائے گا اور تیرے
داسی ہونے سے ہمارا بھلا ہے اس میں کیا کرنا چاہیئے یہ بات سن کر شرمشٹھا بولی کہ اے پتا میرا یہ بدن تم سے
پیدا اور پالن ہوا ہے تم جس کو چاہو اُسے مجھ کو دے ڈالو یہ بات سن برکھ پربا بولا کہ اے دیوجانی تیرا کہنا مجھ کو
منظور ہے یہ بات سن کر دیوجانی جب خوش ہوئی تب شکراچارج اپنی لڑکی سمیت پھر اپنے استھان پر آکر رہنے لگے
اتنی کتھا سن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ برہسپت جی کے بیٹے کچ نے دیوجانی کو کیوں شاپ دیا تھا

اس کی کتھا سنائیے شکدیو جی بولے کہ اے راجا ایک مرتبہ لڑائی میں بہت دیت دیتوں کے ہاتھ سے مارے گئے
تب اُن کو شکراچارج نے سنجیونی بدیا سے جلا دیا جب لڑائی ہونے کے پیچھے دیوتوں نے یہ حال برہسپت جی سے
سنا تب اندر آدک دیوتوں نے برہسپت جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ بھی کچ اپنے بیٹے کو شکر جی کے پاس
بھیج دیجیے کہ وہ اُن کا چیلہ ہو کر سنجیونی بدیا پڑھ آوے جب برہسپت جی نے دیوتوں کے کہنے سے کچ کو سنجیونی بدیا
پڑھنے کو بھیج دیا تب کچ نے شکراچارج کی شرن میں جا کر ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ مہاراج میں سنجیونی بدیا پڑھنے
آیا ہوں جب شکراچارج اُس کو اپنے گھر رکھ کر سنجیونی بدیا سکھلانے لگے تب دیوجانی اور کچ کے آپس میں
بہت پریت ہو گئی جب دیتوں نے یہ حال سنا کہ برہسپت کا بیٹا ہمارے گرو سے سنجیونی بدیا پڑھتا ہے تب انھوں نے
آپس میں یہ صلاح کی کہ وہ یہاں سے سنجیونی بدیا سیکھ کر دیوتا ہمارے دشمنوں کو جلا دیا کرے گا تو اچھا نہ ہوگا اس لئے
اس کو مار ڈالنا چاہیئے ایک دن کچ شکر گرو کی گئو چرانے کے واسطے جنگل میں گیا تب دیتوں نے اُسکے بدن کے
ٹکڑے کر کے ایک گڑھے میں پھینک دیا جب شام کو وہ گئو چرا کر نہیں پھرا تب دیوجانی بولی کہ اے پتا کچ ابتک گئو
چرا کر نہیں آیا شکراچارج نے اپنے جوگ بل سے پکار کر کہا کہ اے بیٹی اُس کو دیتوں نے مار ڈالا وہ کس طرح آوے
جب یہ سُن کر دیوجانی سوچ کرنے لگی تب شکراچارج نے اپنے جوگ بل سے جلا دیا یہ حال سُن کر دیتوں نے آپس میں
کہا کہ جو شکر گرو اُس کو اسی طرح جلا دیا کریں گے تو ہمارے مارنے سے کیا فائدہ ہوگا ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ جس میں
وہ جلا نہ سکیں یہ بچار کر دیتوں نے گئو چراتے وقت پھر کچ کو مار ڈالا اور اُس کے بدن کی مدرا چوا کر شکر گرو کو پلا دی جب
شام کے وقت کچ پھر نہیں آیا تب دیوجانی کے بنے کرنے سے شکراچارج نے دھیان دھر کر تینوں لوک میں دیکھا
لیکن اُسکا پتا نہ پایا جب اپنی آتما میں دھیان لگایا تب اُس کو اپنے پیٹ میں دیکھ کر جانا کہ دیتوں نے اُس کی
مدرا چوا کر مجھ کو پلا دی ہے یہ دشا دیکھ کر شکراچارج نے کہا کہ اے بیٹی میں کچ کے جلانے سے آپ ہی مر جاؤں گا
دیوجانی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج ایسی تدبیر کیجیے کہ جس میں آپ اور وہ دونوں جیتے رہیں شکر جی نے منتر
پڑھ کر اپنے پیٹ میں کچ کو جلا دیا اور اُسی جگہ اِس کو سنجیونی بدیا پڑھا کر کہا کہ اے کچ جب میں تجھ کو اپنے پیٹ سے
نکال کر مر جاؤں تب تو اسی بدیا سے مجھ کو جلا دینا کچ بولا کہ بہت اچھا جب شکر جی نے اپنا پیٹ چیر کر کچ کو جیتا باہر
نکالا اور آپ مر گئے تب کچ نے سنجیونی بدیا سے شکر جی کو جلا دیا جب کچھ دن بیتے کچ شکر گرو سے بدا ہو کر اپنے گھر
آنے لگا تب دیوجانی کچ سے کہنے لگی کہ تم اپنا بواہ میرے ساتھ کرو کچ نے جواب دیا کہ گرو کی بیٹی بہن کے برابر
ہوتی ہے اسلئے تجھ سے بواہ نہیں کروں گا اِس بات پر دیوجانی نے کرودھ کر کے شاپ دیا کہ جو سنجیونی بدیا تو نے
میرے باپ سے پڑھی ہے وہ تجھ کو بھول جائے یہ بات سُن کر کچ بولا کہ اے دیوجانی دھرم کرتے ہوئے تو نے
مجھ کو شاپ دیا اس لیے تیرا بھی بواہ براہمن کے ساتھ نہ ہوا ایسا شاپ دے کر کچ اپنے باپ کے پاس چلا گیا
اے برہچھت دیوجانی کو شاپ ہونے کا یہی سبب تھا سو میں نے تم کو سنایا اب دیوجانی کے بواہ ہونے کی کتھا
کہتا ہوں سُنو کہ جب شکراچارج راجا برکھپربا کے دیش میں آکر بسے تب انھوں نے کچھ دن بیتے پرمیشور کی اچھا سے

راجا جیات کو بلا کر اپنی لڑکی اُس کو بیاہ دی اور شرمشٹھا کو ہزار داسیوں سمیت جہیز میں دے کر راجا جیات سے کہا کہ تم شرمشٹھا کو اپنی سیج پر مت بیٹھالنا اور دیوجانی نے بھی اس بات کا اقرار راجا جیات سے لے لیا جب راجا جیات نے کہا کہ میں شرمشٹھا سے بھوگ نہیں کروں گا تب شُکرجی نے دیوجانی کو شرمشٹھا اور ہزار داسیوں سمیت بہت گہنا اور کپڑا آدک جہیز میں دے کر بیاہ کیا اور راجا جیات دیوجانی سمیت راج مندر پر آکر اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگا اور شرمشٹھا کو ایک مکان بہت اچھا رہنے کے واسطے بنوا دیا کچھ دن پیچھے راجا جیات کے یہاں دیوجانی سے دو بیٹے جدو यदु اور ترلبس तुर्वसु نام پیدا ہوئے ایک دن شرمشٹھا ماسک دھرم سے شُدھ ہوئی تھی اور اُسی دن راجا جیات بھی باغ میں سیر کے واسطے جانکلا تب شرمشٹھا نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے مہاراج میں بھی آپ کی داسی ہوکر آپ سے بھوگ اور سنتان ہونے کی اچھا رکھتی ہوں اور راجا کی بیٹی ہوکر دوسرے سے بھوگ نہیں کرسکتی یہ بات سنتے ہی راجا نے شکر اچارج کی بات یاد کر کے بچار کیا کہ شرمشٹھا سے بھوگ کرنے میں میرے واسطے اچھا نہ ہوگا اور یہ راجا کی بیٹی ہوکر اپنے مُنہ سے رَت دان[12] مانگتی ہے اُسکا کہنا نہ ماننے میں بھی میرا دھرم نہیں رہتا ہے اس واسطے اب اس کی اچھا پوری کرنا چاہیئے آگے جو کچھ میرے نصیب میں لکھا ہے وہ مٹ نہیں سکتا یہ بچار کر راجا نے شرمشٹھا سے بھوگ کیا اسی طرح دیوجانی سے چھپا کر کبھی کبھی راجا اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگا کچھ دن یہ بات چھپی رہی جب دُرہج द्रुह्यु اور اَنُّ अनु نام دُو بیٹے شرمشٹھا کے راجا جیات سے پیدا ہوکر تیسرا گربھ رہا تب ایک دن شرمشٹھا دیوجانی کے پنکھا ہانکتی تھی اُس وقت دو بیٹے شرمشٹھا کے وہاں آکر کھڑے ہوئے دیوجانی نے پوچھا کہ اے شرمشٹھا تیرے یہ دونوں بیٹے کس طرح ہوئے اور تیسرا گربھ کس سے رہا شرمشٹھا بولی کہ رات کو کسی رکھیشور نے آکر مجھ سے سپنے میں بھوگ کیا تھا اُسی سے دو لڑکے ہوکر تیسرا گربھ رہا ہے یہ بات سُن کر دیوجانی چپ ہو رہی لیکن اسکے من میں سندیہ ہو گیا اسلیے کئی دن پیچھے دیوجانی نے شرمشٹھا کے مکان پر جا کر اُن لڑکوں سے پوچھا کہ تمہارے باپ کا کیا نام ہے تب بڑے بیٹے نے بتلایا کہ میں راجا جیات کا بیٹا ہوں یہ بات سنتے ہی دیوجانی بہت خفا ہوکر راجا کے پاس آکر بولی کہ تم نے میرے باپ کے منع کرنے پر بھی شرمشٹھا سے بھوگ کیا اسلیے اب میں تمہارے یہاں نہیں رہوں گی جب ایسا کہکر دیوجانی کرودھ کر کے اپنے باپ کے گھر چلی تب راجا جیات اسکے پیچھے بنتی کرتا ہوا پیدل دَوڑا گیا لیکن اُس نے نہیں مانا سب حال اپنے باپ سے جاکر کہدیا اور راجا جیات بھی وہاں پہونچکر کھڑا ہوا جب شکراچارج نے جانا کہ میرے منع کرنے پر بھی راجا نے شرمشٹھا سے بھوگ کر کے سنتان پیدا کی تب کرودھ کر کے کہا کہ اے راجا تو نے بل کے غرور سے میرا کہنا نہیں مانا اسلیے میں تجھ کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ تو بوڑھا اور نربل ہوکر استری پرسنگ کرنے کے لائق نہ رہے اور سروپ تیرا بگڑ جائے یہ بات شکر کے مُنہ سے نکلتے ہی اُسی سمے راجا بوڑھا ہوکر دانت بھی اُسکے ٹوٹ گئے اور بال سفید ہوکر آنکھ سے کم دیکھنے لگا تب ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج ابھی تک من میرا سنساری سُکھ سے نہیں بھرا ایک مرتبہ اپرادھ چھما کیجیے یہ دین بچن سُن کر شکراچارج نے اپنی بیٹی کا سُکھ بچار کر کہا کہ اے راجا میرا شاپ پھر نہیں سکتا لیکن تیرے پانچ بیٹوں میں سے جو بیٹا خوشی سے تیرا بڑھاپا لیکر اپنی جوانی تجھ کو دیوے گا تو پھر جوان ہو جاوے گا

یہ آشیرباد سُنتے ہی راجا خوش ہوکر دیوجانی سمیت راج مندر پر چلا آیا اُنہیں دونوں شرمشٹھا سے پُرو نام تیسرا بیٹا
پیدا ہوا جب راجا نے اپنے بڑے بیٹے سے کہا کہ تمھارے نانا نے ہم کو شاپ دے کر بوڑھا بنا دیا تم اپنی جوانی ہم کو
دو تو تھوڑے دن اور سنساری سُکھ کر لیں تب جدُ نے سمجھا کہ ہماری ماتا سے بھوگ کرے گا تو ہم کو بڑا ادھرم ہوگا ایسا
بچار کر اُس نے جواب دیا کہ میں نے ابھی تک سنساری سُکھ نہیں اُٹھایا اسلیے اپنی جوانی نہیں دے سکتا۔ دوہا

اُجڑے اُجڑے سب بھلے اجڑے بھلے نہ کیش
کامن رُمے نہ روپ ڈرے نہ آدر کرے نریش

یہ بات بڑے بیٹے کی سُنتے ہی راجا نے تربس آدک تین بیٹے جو جدُ سے چھوٹے تھے اُن کو بُلاکر یہی بات کہی
اور جب اُنھوں نے بھی اسی طرح جواب دیا تب ججات نے پُرو چھوٹے بیٹے سے جو شرمشٹھا سے ہوا تھا کہا کہ
اے بیٹا تم اپنی جوانی ہم کو دو تمھارے چاروں بڑے بھائیوں نے نہیں دیا اب سوائے تمھارے مجھ کو دوسرے
کا بھروسہ نہیں ہے یہ دین بچن سُنتے ہی پُرو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے پتا میرا یہ تن آپ نے پیدا اور پالن کیا ہے اسلیے جوانی کیا
چیز ہے اپنا پران تمھارے اوپر نچھاور کرسکتا ہوں جو میں سو جنم تک آپ کی سیوا کروں تو بھی آپ سے اُرن نہیں
ہوسکتا جو بیٹا بنا کہے ماتا اور پتا کی سیوا کرے وہ بیٹا اتم ہے اور جو کہنے سے کرے وہ مدھم ہے اور جو کہنے سے جُز جُڑا کر
کام کرے وہ ادھم ہے اور جو بیٹا ماتا پتا کی آگیا کسی طرح نہ مانے وہ پوت نہیں موت ہے - دوہا

جا ہی بنیٹر سے پوت ہے وا ہی پنیٹر سے موت
رام بھجے تو پوت ہے نہیں موت کا موت

یہ بات پُرو کی سُن کر راجا ججات بہت خوش ہوا اور اپنا بڑھاپا اُس کو دے کر اُس کی جوانی آپ لے لی
اور اپنے چاروں بیٹوں کو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ راج سنگھاسن نہ پاؤ گے اور جوانی لینے پر راجا نے ہزار برس تک
سنساری سُکھ دیوجانی کے ساتھ اُٹھایا اور بہت جگیہ اور دان پرمیشور کے خوش ہونے کے واسطے کیا لیکن من اُسکا
سنساری سُکھ سے نہیں بھرا۔

ادھیائے انیسواں [19] - کہنا راجا ججات کا ایک اتہاس بکری اور بکرے کا

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پرچھت بہت دن تک راجا ججات سنساری سُکھ میں پھنسا رہا جب جگیہ آدک
کرنے سے اُس کو گیان ہوا تب ایک دن یہ بچار کیا کہ دیکھو میں نے لڑکے کی جوانی لے کر اتنا سُکھ اٹھایا تس پر بھی ابھی تک
میری اِچھا پوری نہ ہوئی دیکھو مٹی کا گھڑا پانی ڈالنے سے بھر جاتا ہے اور اندریاں بہت سُکھ پانے پر بھی آسودہ نہیں
ہوتی ہیں وہی دشا میری ہوئی اسی طرح سنساری جال میں پھنسے ہوئے مرنے سے جنم میرا اکارتھ ہوگا اس لیے
پرلوک بنانے کے واسطے اب ہر بھجن کرنا چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے دیوجانی سے کہا کہ اے پران پیاری ہم نے
شکار کھیلتے وقت جنگل میں ایک تماشہ دیکھا تھا وہ حال کہتے ہوئے ہنسی آتی ہے جب دیوجانی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ
اے مہاراج مجھ کو بھی وہ حال سُناؤ تب راجا نے کہا کہ ایک بکری برہمن کی کنویں میں گر پڑی تھی اُس کو ایک بکرے
نے باہر نکالا سو بکری نے اُس بکرے کو اپنا سوامی بنا کر بہت دن تک اُس کے ساتھ سنساری سُکھ اُٹھایا جب اُسکے

دو بچے پیدا ہوئے تب وہ بکرا دوسری بکری سے پھنس گیا اس لیے پہلی بکری انادر ہونے سے اپنے براہمن کے گھر چلی گئی اُس براہمن نے اپنی بکری کی سہایتا کر کے بکرے کو بدھیا کر دیا جب بکرے نے براہمن سے بہت بنتی کی اور براہمن نے دیال ہو کر پھر اُس کو جیوں کا تیوں بنا دیا تب پھر وہ بکرا سنساری سُکھ میں پھنس گیا یہ بات سُن کر دیوجانی بولی کہ اے مہاراج وہ بکرا بڑا مورکھ تھا جو پھر بکری کے ساتھ خراب ہوا تب راجا بولا کہ یہی دشا ہماری اور تمہاری بھی ہے اے دیوجانی جو آدمی کو دنیا کی سب دولت اور استری اور ساتوں دیپ کا راج ملے اور ہزاروں بیٹے ہو کر سب طرح کے مطلب حاصل ہوں تو پھر بھی من اُس کا سنساری سُکھ سے نہیں بھرتا جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے اُس کی آنچ اور بڑھتی ہے اسی طرح ہر روز ہوس بڑھتی جاتی ہے اس لیے اب برکت ہو کر ہر بھجن کرنا چاہیئے جبکہ یہ بات دیوجانی نے پسند کی تب راجا جات نے پُرو چھوٹے بیٹے کو جوانی پھیر کر اپنا بڑھاپا اُس سے پھیر لیا اور راج سنگھاسن پر اُس کو بیٹھا کر دوسرے چاروں بیٹوں کو جو بڑے تھے چاروں طرف کا راج بانٹ دیا اور آپ دیوجانی سمیت بدری کیدار بن میں چلا گیا اور پرمیشور کا تپ اور دھیان کر کے مُکت ہوا۔

ادھیائے بیسواں۔ کتھا راجا پُرو کے بنش کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکچھت اب میں راجا پُرو کے بنش کی کتھا کہتا ہوں جس کل میں تم نے جنم لیا ہے سُنو۔ پُرو کے بنش میں کئی پیڑھی کے پیچھے دُکھنیت दुष्यन्त نام راجا بڑا پرتاپی ہو کر ایک دن شکار کھیلنے گیا تو اُس نے کنور رکھیشور کی کُٹی میں ایک لڑکی بہت سُندر دیکھی اور اُس پر موہت ہو کر پوچھا کہ اے پران پیاری تو دیو کنیا کے برابر کس کی بیٹی ہے کسی راجا کی بیٹی تیرے برابر سُندر نہ ہوگی اس لیے تیرا سروپ میرے ہردے میں بس گیا یہ بات سنتے ہی شکنتلا کنیا بولی کہ اے راجا میں بشوامتر رکھیشور اور مینکا اپسرا سے پیدا ہوئی ہوں اس بات کو कण्व کنور رکھیشور جانتے ہیں آپ میرے مکان پر ٹک کر جو آ گیا دیکھئے شُو کروں کند مول آدک اور لوٹا بھر پانی سے آپ کا آدر کروں یہ بات سُنتے ہی راجا خوش ہو کر بولا کہ لڑکی کا بھی سویمبر کرنا دھرم ہے جب ایسا کہہ کر راجا بڑے پریم سے رات کو اُس کے مکان پر ٹکا تب دونوں نے خوشی سے آپس میں گندھرب بواہ کر کے بھوگ کیا ہر اچھا سے اُس کے اُسی دن گربھ رہ گیا جب پرات کال راجا اُس شکنتلا کنیا کو اُسی جگہ چھوڑ کر مندر پر چلا گیا تب کنور رکھیشور نے جانا کہ اس کو راجا سے گربھ رہ گیا ہے دسویں مہینے ایک لڑکا بہت سُندر اور ایسا بلوان اُس سے پیدا ہوا جو لڑکپن ہی میں سینک کے دھنکھ بان سے شیر کو مارنے لگا تب کنور رکھیشور بولے کہ اے شکنتلا تو اپنے لڑکے کو راجا کے پاس لے جا جب رکھیشور کی آگیا سے شکنتلا نے اپنے لڑکے کو لیکر راج سبھا میں جا کر کہا کہ اے پرتھوی ناتھ میں تمہاری استری راجکمار سمیت آئی ہوں تب راجا بولا کہ میں تجھ کو نہیں پہچانتا ہوں کہ تو کون ہے اور یہ لڑکا کس کا ہے جب راجا دُکھنیت نے جان بوجھ کر یہ بات کہی تب راج سبھا میں یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے راجا شکنتلا سچ کہتی ہے یہ لڑکا تمہارے بیج سے پیدا ہوا تھا تم ان دونوں کو اپنے گھر رکھو دھرماتما بیٹا اپنے باپ کو نرک جانے سے بچا لیتا ہے

جب یہ آکاش بانی سب سبھا والوں نے سُنی تب راجا نے دیوتوں کی آگیا کے موافق شکنتلا کو قبول کیا اور اپنے بیٹے سمیت راج مندر پر بھیج دیا اور اُس بالک کا نام بھرت رکھا راجا کے مرنے کے پیچھے وہی لڑکا جو پرمیشور کا انش تھا راج گدی پر بیٹھ کر ایسا پرتاپی اور چکرورتی راجا ہوا جس نے ایک سو تینتیس[۱۳۳] اشومیدھ جگیہ پرتھوی پر کیں اور بہت سے رتن آدک براہمنوں کو دان دیئے اس کی جگیہ میں کئی مرتبہ اندر شیام کرن گھوڑا چرا لے گیا مگر راجا بھرت اپنے پرتاپ اور بل سے گھوڑا چھین لایا اور اُس کے راج میں کوئی دوسرا راجا اشومیدھ جگیہ کرنے نہیں پایا اور جتنے ملیچھ اور دُکھدائی راجا پرتھوی پر تھے اُن سب کو اُس نے ناش کر دیا اور ساتوں دیپ کے راجوں کو اپنی سیوکائی میں رکھا اور اپنے بل سے دیتوں کو جیت کر اندر آدک دیوتوں کو دیولوک کا راج دلا دیا اس کے راج میں پربت اور سمدر آدک بہت طرح کے رتن اور سونا اور چاندی آدک ہمیشہ اس واسطے موجود رکھتے تھے جس میں جس کو جو درکار ہو وہ لے جاوے اسی طرح ستائیس[۲۷] ہزار برس تک راجا بھرت نے راجا اندر کے برابر چکرورتی راج کیا اور تپ کرنے سے پراکرم اُس کا بنا رہا اور راجا بھرت نے تین بواہ اپنے بدربھ विदर्भ دیش میں راجا کی بیٹی سے کیے جب اُس کے یہاں ہر ایک سے کئی بیٹے بدصورت پیدا ہوئے اس ڈر سے کہ راجا بھرت کہیں گے کہ یہ لڑکے ہمارے بیج سے نہیں ہوئے اُن لڑکوں کو گنگا جی میں پھکوا دیا اسلیے راجا بھرت سنتان نہ ہونے سے چنتا میں رہتا تھا کچھ دن پیچھے راجا نے کُنور رکھیشور سے منتر لیا تب رکھیشور نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے راجا سے جگیہ کرائی اُسی وقت دیوتوں نے خوش ہو کر بھاردواج نام لڑکا جو ممتا سے ہوا تھا لا کر بھرت جی کو دیا راجا نے اُس کا نام بتتھ वितथ رکھ کر بیٹے کے برابر اُس کو پالا اور بھرت کے مرنے کے پیچھے وہ راجا ہوا اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج بھاردواج کس طرح پیدا ہوا تھا اس کی کتھا کہیے شکدیو جی بولے کہ اے راجا ایک مرتبہ برہسپت نے اُتتھ उतथ्य اپنے بڑے بھائی کی استری ممتا نام سے زبردستی بھوگ کیا تھا اس سے اُسکے گربھ رہ گیا تھا تب اُس نے اپنے سوامی کے ڈر سے جو لڑکا پیٹ میں تھا اس کو گرا دیا وہی لڑکا بھاردواج نام ہوا جب برہسپت کے سمجھانے اور آکاش بانی ہونے پر بھی ممتا نے اس کا پالن نہیں کیا تب مُرت دیوتا نے جس کے نام کی جگیہ بھرت نے کی تھی وہ لڑکا راجا کو دے دیا اسی طرح بھاردواج کا جنم ہوا تھا

ادھیاے اکیسواں[۲۱]۔ کتھا راجا بتتھ کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا بتتھ वितथ کے بنش میں کئی پیڑھی پیچھے راجا رنت دیو रन्तिदेव ایسا مہاتما ہوا جس نے راج سنگھاسن کے اوپر نہ بیٹھ کر مَن اپنا برکت کر لیا اور اپنی ایک استری اور ایک لڑکے سمیت جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا اور اس نے بھوجن کرنا بھی پرمیشور کے آسرے پر چھوڑ دیا جب کوئی آدمی اپنی خوشی سے بے مانگے بھوجن دیتا تھا تب اُس کو اپنی استری اور پُتر سمیت کھا کر جنگل میں خوشی سے رہتا تھا نہیں تو بھوکھے رہ کر کچھ آپ کند مول آدک لانے میں اُپاے نہیں کرتا تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بھوجن نہ ملنے سے اڑتالیس[۴۸] اُپاس اُس کو ہو گئے اُنچاسویں دن تھوڑا اناج اُس کو کوئی دے گیا راجا نے اُس کو پکا کر

اُس کے تین حصے کر کے جیسے چاہا کہ بھوجن کرے ویسے نارائن جی بوڑھے براہمن کا روپ دھر کر راجا کے دھرم کی
پریچھا لینے کے واسطے وہاں آکر بولے کہ اے راجا میں بہت بھوکھا ہوں مجھ کو بھوجن کھلاؤ یہ بات سنتے ہی رنتی دیو نے
بڑی شردھا سے اپنا حصہ اُس کھلا دیا جب وہ حصہ کھا کر نارائن جی براہمن روپ بولے کہ ابھی میرا پیٹ نہیں بھرا
تب رانی اور راجکمار نے بھی اپنا اپنا حصہ اُس براہمن کو کھلا کر آپ تینوں آدمی جیوں کے تیوں بھوکھے رہ گئے اور
براہمن روپی پرمیشور آشیرباد دے کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے کئی دن اور اُن کو بنا اناج کے بیت گئے تب پھر
تھوڑا اناج کسی نے لا کر اُن کو دیا جیسے ان تینوں نے آپس میں بانٹ کر بھوجن کرنا چاہا ویسے ایک شودر نے آکر کہا
کہ میں بہت بھوکھا ہوں مجھ کو بھوجن کھلاؤ راجا نے اُس کو اپنا اتتھ (مہمان) سمجھ کر سب بھوجن کھلا دیا اور آپ تینوں آدمی
اسی طرح رہ گئے رانی اور راجکمار بہت دن تک اناج نہ پانے سے کمزور ہو گئے تھے اس لیے راجا اُن سے بولا کہ
جس برتن میں اتتھی نے بھوجن کیا ہے اُس میں کچھ حصہ اناج کا لگا ہوگا اُس کو دھو کر پی لو جب رانی اور راجکمار نے
وہ برتن دھو کر پینا چاہا تب ایک ڈوم کتے کو ساتھ لیے ہوئے آپہونچا اور بھوکھ سے بیاکل ہو کر راجا کے سامنے گر پڑا
اور رو کر کہنے لگا کہ میری جان نکلی جاتی ہے یہ برتن کا دھوون آپ کے پینے کے لائق نہیں ہے یہ جوٹھن میرا حصہ
سمجھ کر مجھ کو دے دو جس میں اُس کو پی کر اپنا پران بچاؤں راجا نے اُس چانڈال میں بھی پرمیشور کا پرکاش سمجھ کر اُس کو
ڈنڈوت کی اور رانی اور راجکمار ڈوم سے بولے کہ ہم لوگوں نے بہت دن پیچھے یہ دھوون پینے کو پایا ہے تم دیا کر کے
اُس کو چھوڑ دو تو ہم اُس کو پی لیں جب اُس چانڈال نے نہیں مانا تب وہ دونوں آدمی دھوون کا پانی بھی اُس کو
پلا کر آپ بھوکھے رہ گئے جبکہ پرمیشور نے اس طرح کا دھرم اور دھیرج اُن تینوں کا دیکھا تب اُسی ڈوم سے شیام برن
چترُبھج روپ شنکھ چکر گدا پدم لیے پرگٹ ہو کر راجا اور رانی اور راجکمار سے بولے کہ تم کو بڑا دھیرج ہے جب اُن تینوں نے
پرمیشور کا درشن پا کر بنے پوربک اُن کی استُت کی تب نارائن جی رنتی دیو کو اپنے گلے لگا کر بولے کہ اے راجا ہم تم سے
بہت خوش ہیں جو بردان مانگو وہ ہم تم کو دیویں رنتی دیو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میں یہی چاہتا ہوں کہ میری سب
رعیت سکھ پاوے اور کوئی دردری نہ ہو اور میرا من آپ کے چرنوں میں لگا رہے تب پرمیشور نے اچھا پوربک وان کہہ
راجا اور رانی اور راجکمار کو اُسی تن سے بمان پر بیٹھا کر بیکنٹھ میں بھیج دیا اور رنتی دیو کا گرگ गर्ग نام دوسرا بیٹا
جو راج سنگھاسن پر تھا اُس کے بنش میں سب لوگ اپنی کرپا سے براہمن ہو گئے اور پُرو کے بنش میں برہت چھتر
वृहत्क्षत्र نام راجا ہو کر اسکے بنش میں ہستی हस्ती نام راجا ایسا پرتاپی پیدا ہوا کہ جس نے ہستنا پور شہر بسایا
اسکے یہاں تین بیٹے اَج میڈھ अजमीढ اور پُرمیڈھ पुरुमीढ اور دُرمیڈھ दुर्मीढ نام بڑے دھرماتما ہوئے
اَج میڈھ کی سنتان براہمن ہو گئی مُدگل मुद्गल اسکے بنش میں ایسا گیانی ہوا کہ جس کے نام کا گوتر آج تک
دنیا میں پرگٹ ہے اور مُدگل کے بنش میں اہلیا نام کنیا مہا سُندری ہو کر گوتم رکھیشور کو بیاہی گئی جس کے گربھ سے
شتانند نام بیٹا پیدا ہو کر اُسکے ستوتی نام بالک پیدا ہوا جس کا بیج ایک دن اُرسی اپسرا کو دیکھ کر سرکنڈے کے
جنگل میں گر پڑا اور اُس بیج سے کرپاچارج कृपाचार्य نام لڑکا اور کرپی कृपी نام لڑکی پیدا ہوئی جن کو

راجا شنتن शान्तनु جو بھاردواج کے بنش میں تھا شکار کھیلتے ہوئے جنگل میں اُن کو پڑے دیکھ کر اپنے گھر اٹھا لایا اور لڑکوں کی طرح اُن دونوں کو پالا اور راجا شنتن کے ہاتھ میں یہ گن تھا کہ جس کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھ دے اُس کا روگ چھوٹ جائے اسلیے جو روگی اُن کے پاس جاتے تھے اچھے ہو کر چلے آتے تھے اُس کارن دنیا میں اُنکا بڑا جس پرگٹ ہوا کہ راجا شنتن سب کسی کا سُکھ دینے والا ہے ایک مرتبہ اُس کے راج میں پانی نہیں برسا اور پرجا لوگ بنا اَناج کے دُکھ پانے لگے تب راجا نے رکھیشوروں سے پوچھا کہ ہم نے کون ادھرم کیا جو ہمارے راج میں پانی نہیں برستا رکھیشوروں نے بچار کر کے کہا تم نے دیواپی اپنے بھائی کا حصہ چھین لیا تھا اسواسطے پانی نہیں برستا تم اس کا حصہ دے ڈالو نہیں تو پانی نہ برسنے سے تمھاری رعیت دُکھ پاویگی جب یہ بات سنتے ہی راجا شنتن نے دیواپی देवापी سے جو جنگل میں بیٹھا تپ کرتا تھا اس طرح بُھلاوا دے کر بات چیت کی کہ جس میں اُسکے مُنہ سے کئی باتیں بید کے خلاف نکل آئیں جس سے دیواپی کا تپوبل گھٹ گیا تب شنتن کے راج میں پانی برسنے سے رعیت نے سُکھ پایا اے راجا پریچھت راجا شنتن ایسا پرتاپی ہوا کہ جس کا جس سنسار میں چھا رہا ہے۔

ادھیاے بائیسواں - کتھا دِوُوداس کے بنش کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت مُدگل کا بیٹا دِوُوداس بڑا پرتاپی ہو کر اُسکے بنش میں راجا دُروپد द्रुपद بہت تیجوان پیدا ہوا جس کی بیٹی دروپدی نام کو اَرجنؔ تمھارے دادا مچھلی بیدھ کر لائے تھے اور وہ ارجنؔ آدک پانچوں بھائی پانڈوؤں کی استری ہوئی تھی اور راجا دُروپد کے دُھرشٹ دمن آدک کئی بیٹے پیدا ہوئے اِسی دھرشٹ دمن نے مہابھارت میں درونا چارج द्रोणाचार्य کا سر کاٹا تھا اور اَجمیڈھ کے بنش میں بربدرتھ نام بڑا پرتاپی راجا ہو کر اُسکے دو استریاں تھیں ایک رانی سے ست جت نام بیٹا پیدا ہوا اور دوسری رانی سے کوئی بیٹا نہیں پیدا ہوا اسلیے راجا مہاپُرشوں کی سیوا کرتا تھا ایک دن کسی رکھیشور نے خوش ہو کر ایک آم راجا بربدرتھ کو دے کر کہا کہ تو یہ پھل اپنی استری کو کھلا دے اسکے لڑکا پیدا ہوگا راجا نے وہ آم لے کر اپنی بڑی رانی کو دیا سو دونوں رانیاں آپس میں پریت رکھنے سے آدھا آم بانٹ کر کھا گئیں راجا سے دونوں استریوں کے گربھ رہا اور دسویں مہینا اُنکے پیٹ سے آدھا آدھا لڑکا جس طرح کوئی آدمی کھڑے آدمی کو چیر ڈالے پیدا ہوے اُن کو دیکھتے ہی راجا نے کرودھ کر کے جنگل میں پھکوا دیا اور آم بانٹ کر کھانے کا حال سُن کر راجا دونوں رانیوں پر بہت خفا ہوا جہاں پر وہ دونوں ٹکڑے راجا نے پھکوا دیے تھے وہاں پر مہر اپچھا سے جرا نام راچھسی جا پہونچی اور اُس نے اپنی مایا دونوں ٹکڑوں کو ملا دیا تو وہ لڑکا پرمیشور کی اچھا سے جی اُٹھا تب وہ راچھسی اُس کو راجا کے پاس لے گئی راجا نے اُس کو دیکھ کر بہت خوش ہو کر اُس کا نام جراسندھ जरासंध رکھا اور جراسندھ بڑا بلوان اور تیجوان راجا ہوا جس کو بھیم سین نے شری کرشن بھگوان کی کرپا سے دونوں ٹانگیں چیر کر مار ڈالا اور جراسندھ کا بیٹا سہدیو ہو کر اُسکے بنش میں دیواپی نام راجا بڑا پرتاپی اور دھرماتما ہوا جس نے راج سنگھاسن چھوڑ کر من اپنا برکت کر لیا اور اُتراکھنڈ میں جا کر تپ کر رہا ہے کلجگ کے انت میں

چندر بنشی کل کو پھر پیدا کرے گا اب راجا شنتن کے بنش کی کتھا جس کے کُل میں تم ہوئے ہو برنن کرتا ہوں سُنو کہ
راجا شنتن کی استری سے سل پیدا ہو کر اُسکے بنش میں راجا وِدُ داس کور وایسا پرتاپی ہوا کہ جس کے نام کا کُرچھیتر कुरुक्षेत्र
تیرتھ پرگٹ ہوا اور راجا وُدُ دا اس کو پورب جنم کے سنسکار سے کوڑھ ہو گیا تھا ایکدن وہ شکار کھیلنے وقت جنگل میں جا کر پیاسا
بیاکل ہوا تو وہ کُرچھیتر میں جا کر ایک درخت کے نیچے بیٹھا وہاں ایک کنڈ پانی کا دیکھ کر جیسے راجا نے اُسمیں اسنان کیا
ویسے اس کا کوڑھ چھوٹ گیا تب وہ بہت خوش ہوا اور اُس کنڈ کو اور دوسرے جو کنڈ اور تالاب وہاں تھے سب کو
اچھی طرح بنوا دیا اُسی کارن وہاں کا نام کُرچھیتر ہوا اور اُسکے بنش میں راجا دلیپ ایسا پرتاپی ہوا کہ جس نے دلّی ایسا
شہر بسایا اور راجا شنتن کی دوسری استری گنگا جی سے بھیکھم پتامہ ایسے بلوان اور دھرماتما ہوئے جنھوں نے پرشرام جی
سے جُدھ کیا دھنکھ بدیا میں اُنکے برابر کوئی نہ تھا راجا شنتن کی تیسری استری ستوتی سے چترانگد चित्रांगद
اور بچترسبیرج دو لڑکے پیدا ہوئے اے راجا پریچھت یہ وہ ستوتی تھی جس کے ساتھ ہمارے دادا پراشر مُن نے विचित्र
لڑکپن میں ناؤ پر بھوگ کیا تھا اُسی سے بید بیاس ہمارے باپ پیدا ہوئے ایک دن ستوتی کا بیٹا چترانگد شکار
کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا تب چترانگد نام گندھرب نے اس دشمنی سے کہ میرے برابر اس نے اپنا نام کیوں رکھا
مار ڈالا اور بھیشم پتامہ اپنے بھجا کے بل سے اَمبا اور اَمبکا اور اَمبالکا نام تین لڑکیاں کاشی نریش کی سوئمبر سے
چھین لائے تھے ان تینوں کا بواہ بچتربیرج سے ہوا اُس میں اَمبا نام لڑکی اپنے من میں چاہنا راجا شالو शाल्व
کی رکھتی تھی اس لیے راجا بچتربیرج نے اُس کو تیاگ دیا اور امبکا اور امبالکا سے اتنی پریت ہوئی کہ دن رات
راج مندر میں رہکر اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتا تھا اسلیے راجا چھئی کے روگ ہونے سے بنا سنتان مر گیا
تب ستوتی نے اپنا نش بڑھانے کے واسطے بید بیاس اپنے بیٹے کو جو پراشر مُن سے پیدا ہوا تھا بُلا کر کہا کہ
بچتربیرج کی دونوں استریوں سے ایک ایک لڑکا پیدا کرو تب بید بیاس جی جو پرمیشور کا اوتار تھے بولے کہ اے ماتا
دونوں استریاں بچتربیرج کی میرے سامنے ننگی ہو کر چلی جاویں تو میرے دیکھنے سے اُن کے گربھ رہ کر ایک ایک
لڑکا پیدا ہوگا جب امبکا اپنی ساس کی آگیا سے ننگی ہو کر بید بیاس کے سامنے چلی تب اپنے بالوں سے اپنا مُنہ
چھپا کر آنکھ بند کر لی تھی اس سے دھرتراشٹر نام اندھا بیٹا پیدا ہوا اور امبالکا شرم سے اپنے بدن میں مٹی لگا کر
اُن کے سامنے گئی تھی اس کارن اس سے راجا پانڈ پنڈ روگی پیدا ہوا اور بدُرا نام داسی بچتربیرج کی ننگی ہو کر
ہنستی ہوئی بیاس جی کے سامنے چلی گئی سو اُسکے پیٹ سے بدُر جی پرم بھگت جو دھرم راج کا اوتار تھے پیدا ہوئے
اور دھرتراشٹر کے دُرجودھن آدک سو بیٹے گاندھاری نام استری سے پیدا ہوئے اور راجا پانڈ نے تھاسے پرواد کو ایک
رکھیشور ہرن روپ نے جو راجا کے ڈرا دینے سے بھوگ کرنے نہیں پاتا تھا یہ شاپ دیا تھا کہ تم استری سے بھوگ
کرتے وقت مر جاؤ گے اور سوائے اسکے راجا کے پنڈروگ تھا اِسلیے اسکے سنتان نہ تھی جب کُنتی ان کی استری نے
اپنے بہت کی آگیا لیکر منتر کے پرتاپ سے دھرم اور اندر اور پون دیوتاؤں کو بُلا کر اُن سے بھوگ کیا تب دھرم سے
راجا جدھشٹر اور اندر سے ارجُن اور پَون سے بھیم سین یہ تین بیٹے پیدا ہوئے پھر کُنتی نے اُسی منتر سے

آشونی کمار دیوتاؤں کو بُلا کر نکل اور سہدیو نام دو بیٹے اپنی سوت مادری माद्री نام سے پیدا کیے یہ پانچوں بھائی
دروپدی سے بواہ کر کے اپنے اپنے پاس باری باندھ کر اُس کو رکھتے تھے پانچوں بھائیوں کے ایک ایک بیٹا
دروپدی سے پیدا ہوا جن کو اشو تھاما अश्वत्थामा نے مار ڈالا راجہ جُدھشٹر کے پوربی نام دوسری استری سے
دیوک اور بھیم سین کے ہڈمبا हिडम्बा راچھسی سے گھٹوتکچ घटोत्कच اور سہدیو کے سہوترا सहोत्रा استری سے
بجے اور نکل کے کرن متی करणमती استری سے نرمتر اور ارجن کے سُبھدرا نام استری شری کرشن جی کی بہن سے
ابھمن अभिमन्यु نام بڑا پرتاپی پیدا ہوا جو تمھارا باپ تھا اور ارجن کے الوپی نام استری سے جو ناگ کی
بیٹی تھی ببھرباہن बभ्रुवाहन اور ایرادت نام دو بیٹے بڑے تیجوان پیدا ہوئے اس میں ایرادت کو منی پور پتی
मणिपुरपती نام اس کے نانا نے اپنے راس بیٹھالا اور ببھرباہن نے ارجن سے بڑا بھاری یُدھ کیا تھا اس کی
کتھا اشومیدھ پرب مہابھارت میں لکھی ہے اور جب اشوتھاما نے تمھارے مارنے کے واسطے برہم استر چلایا
تب شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ نے اُترا تمھاری ماتا کے پیٹ میں تمھاری رچھا کی اور اے راجہ پریچھت جو جنمیجے
जनमेजय آدک چار بیٹے تمھارے ہیں ان میں جنمیجے بڑا پرتاپی اور ساتوں دیپ کا چکرورتی راجہ ہو گا اور
تمھارا بدلا لینے کے واسطے ایسی جگیہ کرے گا جس میں بہت سے سانپ جل کر مر جائیں گے اور شبھ کرم کرنے سے دنیا
میں اُس کا بڑا نام ہو گا اور تمھارے مرنے کے پیچھے پچیس پیڑھی تک ہستنا پور کا راج تمھارے بنس میں رہ کر
پھر ہستنا پور جمنا جی میں ڈوب جائے گا تب نمی निमि نام راجہ تمھارے بنش میں ہو کر وہاں پر سو بستی پری नवस्ती
पुरी بساوے گا اس کے پیچھے تمھارے بنش سے راج گدی چھوٹ جائے گی دوسرے راجہ ہوں گے اور
بید بیاس वेदव्यास جی ہمارے باپ نے چاروں بید اور سب پُران اپنے چیلوں کو پڑھائے تھے لیکن شری مد
بھاگوت جو سب بیدوں کا سار انش ہے کسی کو نہ پڑھائی کیول ہم کو پڑھائی تھی وہی امرت روپی کتھا ہم تم کو
سُناتے ہیں اور سہدیو सहदेव راجہ جراسندھ जरासन्ध का बیٹا اور راجہ جُجات کے بنش میں بہت سے
راجہ ہوئے اُن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے۔

ادھیائے تیئیسواں۔ کتھا جدبنشیوں کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اب ہم جُدبنشیوں کی کتھا جس کُل میں شری کرشن جی کا اوتار ہوا
تھا کہتے ہیں اِس کے سننے سے آدمی کو سب منورتھ ملتے ہیں سو تم چیت لگا کر سُنو کہ راجہ جُجات کا جُدھ यदु نام
بڑا بیٹا جو دیوجانی سے ہوا تھا اُس کے بنش میں کئی پیڑھی کے بعد راجہ سہسرارجن सहस्रार्जुन ایسا تیجوان پیدا
ہوا جس نے پچاسی ہزار برس چکرورتی راج کیا اُس کا نام اسمرن کرنے سے گیا ہوا دھن ملتا ہے اُس کے ہزار دس
بیٹوں میں فقط سو پچانوے ۹۹۵ راجکماروں کو پرشرام جی نے مار ڈالا پانچ بیٹے جو بچے تھے اُن میں جے دھوج जय
ध्वज نام بیٹے سے تال جنگھ तालजंघ نام چھتری پیدا ہو کر اس کے بنش میں مدھ मधु نام بڑا پرتاپی ہوا اسی

واسطے شری کرشن جی کا نام مادھو کہا جاتا ہے اور مدھ کا بیٹا ورشنی वृष्णि تھا اسی سے جدبنشی اور ورشن بنشی اور
مدھ بنشی کہلاتے ہیں ورشنی کا بیٹا ششش بند शिशुबिन्द ایسا دھرماتما ہوا جس کے پاس چودہ رتن تھے اور اُس
نے دس لاکھ استریوں سے اپنا بیواہ کیا تھا ہر اچھا سے دس کروڑ بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اُن میں سب سے بڑا بیٹا
پروجت पुरुजित اور چھوٹا بیٹا جامگھ जामघ نام تھا راجہ جامگھ کی سیبیا सैव्या نام استری بانجھ تھی بہت
تدبیر کرنے پر بھی اس کے اولاد نہ ہوئی اس سبب سے وہ اُداس رہا کرتی تھی ایک مرتبہ راجہ جامگھ بدربھ विदर्भ
دیش کے راجہ سے لڑنے کو گیا وہاں سے ایک خوبصورت لڑکی کسی بھوج بنشی کی چھین لایا جب اُس بانجھ استری
نے دیکھا کہ میرا سوامی ایک استری اپنے ساتھ رتھ پر بیٹھائے لیے آتا ہے تب کرودھ کرکے بولی کہ تم یہ لڑکی
کس واسطے لائے ہو راجہ ڈرتا ہوا اپنی استری سے بولا کہ میں تیرے واسطے یہ پتوہ لایا ہوں یہ بات سُن کر رانی نے
ہنس کر کہا کہ میرے بیٹا نہیں ہے یہ پتوہ کس طرح ہوگی تب راجہ نے جواب دیا کہ بیٹا پیدا ہونے پر اس کا بیواہ
اُس کے ساتھ کروں گا پرمیشور کی اچھا سے اُسی سمے یہ آکاش بانی ہوئی کہ دھیرج دھر تیرے بیٹا پیدا ہوگا
یہ آکاش بانی سنتے ہی راجہ اور رانی نے بڑی خوشی سے پتوہ دیوتا کا پوجن کیا جب اُن کے آشیرباد اور
ہر اچھا سے اُس بانجھ استری کے ایک لڑکا بہت سُندر اور تیجوان پیدا ہوا تب راجا نے اُس کا نام بدربھ رکھا
وہی لڑکی اُس کو بیواہ دی اور اپنے بیٹے کو راج گدی دے کر استری سمیت جنگل میں چلا گیا اور پرمیشور کا دھیان
کرکے مُکت ہوا اور راجہ بدربھ دھرم پوربک راج کرنے لگا۔

ادھیائے چوبیسواں ۔ پیدا ہونا راجہ اُگرسین उग्रसेन آدک کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت راجہ بدربھ سے تین بیٹے کُش कुश اور کرتھ क्रथ اور
روم پاد रोमपाद ہوئے روم پاد کے بنش میں جیدرتھ जयद्रथ نام بڑا پرتاپی چندیری चंदेरी کا راجہ ہوا جس کے
یہاں ششپال शिशुपाल نے جنم پایا اور اسی کُل میں دیوابردھ देवावृद्ध اور بھبو विभु دونوں پتر ایسے دھرماتما
اور گیانی ہوئے جن کے ست سنگ سے چھ ہزار چھہتر آدمیوں نے مکت پائی اور بھبو کے بنش میں ستراجیت
सत्राजित اور پرسین प्रसेन نے جنم لیا اور بدربھ کے بنش میں جدھان युयुधान اور ساتگی सात्यकी
بڑے بلوان ہو کر جدھان کے سپھلک सुफलक نام پیدا ہوا اور سپھلک کی گاندنی गान्दिनी
نام استری سے اکرور अक्रूर آدک بارہ لڑکے پیدا ہوکر یہ سب ورشنی بنشی کہلائے اور راجہ جدھ کے بنش میں
راجہ اندھک अन्धक بڑا پرتاپی پیدا ہوکر اُس سے دندبھی दुन्दुभी نام بیٹا پیدا ہوا اور دُندبھی کے آہک
आहुक نام لڑکا اور آہکی आहुकी نام لڑکی پیدا ہوکر آہک سے دیوک देवक اور اُگرسین उग्रसेन
دو بیٹے پیدا ہوئے اور دیوک کے یہاں دیوبان देववान آدک چار بیٹے اور دیوکی देवकी آدک
سات لڑکیاں پیدا ہوئیں اور اُگرسین سے کنس آدک آٹھ بیٹے اور آٹھ لڑکیاں پیدا ہو کر وہ سب لڑکیاں

بسدیو बसुदेव جی کے چھوٹے بھائی کو بیاہی گئیں اور دیوک نے دیوکی آدک اپنی سب لڑکیوں کا بواہ بسدیو جی
سے کردیا اور پانچال دیش کا راجہ کنت بھوج कुन्तिभोज راجہ سورسین शूरसेन سے بڑی پریت رکھتا تھا لیکن
اُس کے اولاد نہ تھی اس لئے سورسین نے اپنی پرتھا पृथा نام لڑکی اُس کے راس بٹھال دیا اسی سے پرتھا کا نام
کُنتی ہوا اور راجہ کُنت بھوج نے کُنتی कुन्ती کا بواہ جو بیچ کنیا میں تھی راجہ پانڈ سے کردیا اور جدھشٹھر آدک اُس سے
پیدا ہوئے اور جب کُنتی نے دُرباسا رکھیشور کو لڑکپن میں اپنی سیوا سے خوش کیا تب رکھیشور نے ایک دیواہُت
देवाहूत منتر کنتی کو ایسا سکھا دیا کہ جس منتر کے پڑھنے سے دیوتا چلے آتے تھے کنتی نے لڑکپن میں ایک دن سرسوتی
کنارے پریچھا لینے کے واسطے وہ منتر پڑھ کر جیسے سورج دیوتا کا آواہن کیا ویسے سورج دیوتا رتھ پر سوار وہاں آکر
بولے کہ مجھکو تونے کس واسطے بلایا ہے اُن کا تیج دیکھتے ہی کُنتی ڈر سے کانپتی ہوئی ہاتھ جوڑکر بولی کہ اے مہاراج میں
نے منتر کی پریچھا لینے کے واسطے آپ کو بلایا تھا اب آپ دیال ہوکر چلے جائیے یہ بات سُن کر سورج دیوتا بولے کہ اے
کُنتی میرا آنا برتھا نہیں ہو سکتا اب میں تیرے ساتھ بھوگ کرکے لڑکا تجھکو دوں گا یہ بات سُن کر کُنتی نے بنے کیا کہ
اے مہاراج ابھی میرا بواہ نہیں ہوا لڑکا ہونے سے میری نندا ہوگی یہ سُن کر سورج دیوتا بولے کہ اے کُنتی تو دھیرج
رکھ تیرا لڑکپن جیوں کا تیوں بنا رہے گا یہ کہکر سورج دیوتا کنتی سے بھوگ کرکے اپنے استھان پر چلے گئے اُس سے پرشوں
کی اچھا سے کُنتی کے ایک لڑکا بہت سندر اور تیجوان کنڈل آدک پہنے کان کی راہ سے پیدا ہوا اُس کو دیکھکر کنتی نے
آشچرج مانا اور صندوق میں رکھکر گنگا جی میں بہا دیا اور وہی لڑکا کرن نام بڑا بلوان ہوکر مہابھارت میں راجہ دُرجودھن
کی طرف سے لڑتا تھا جس کو ارجن تمھارے دادا نے مارا اور بسدیو جی کی ایک بہن پرتھا نام کی کتھا ہم نے تم کو سُنائی
اب اُن کی اور چار بہنوں کا حال سنو کہ دوسری بہن ست دیبی کا بواہ برہد دھرم बृहद्धर्म کارکھ कारूष دیش کے
راجہ سے ہوا اُس سے دنت بکر آدک بالک پیدا ہوئے تیسری بہن شُرت کیرت श्रुतकीर्ति نام کا بواہ دھرشٹ کیت
धृष्टकेतु سے ہوکر سترون शत्रुघन آدک نے اُس کے یہاں جنم لیا چوتھی بہن راج دیبی کا بواہ اونتی پری अवंती पुरी
میں راجہ جے سین जयसेन سے ہوا پانچویں بہن شُرت سروا श्रुतश्रवा نام دم گوکھ दमघोष راجہ چندیری کو بیاہی
گئی جس کے پیٹ سے ششپال پیدا ہوا اور اس سے سات لڑکی دیوک کے بسدیو جی کے اور گیارہ استری ہوکر سب سے
سنتان ہوئی اُن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے اور دیوکی کے گربھ سے شری کرشن ترلوکی ناتھ اور سات بیٹے
اور سبھدرا نام لڑکی نے جنم لیا تھا ہم دسویں اسکندھ میں شیام سندر کے اوتار لینے کی کتھا کہیں گے اب دروپدی کے
بواہ کا حال سنچھیپ سے کہتے ہیں سُنو کہ ارجن مچھلی کو بیدھ کر دروپدی کو سویمبر میں سے لے آئے اور ارجن آدک پانچوں
بھائیوں نے اُس کو اپنے استھان پر لیجاکر کنتی ماتا سے کہا کہ ہم ایک چیز لائے ہیں وہ اُس کو کھانے کی چیز سمجھ کر بولی کہ تم پانچوں
بھائی آپس میں بانٹ لو اس لیے ماتا کی آگیا انسار پانچوں بھائیوں نے دروپدی کو استری بنا کر رکھا جب راجہ دروپد کو یہ بات
اچھی نہ معلوم ہوئی تب جدھشٹھر نے ان سے کہا کہ ہم ماتا کی آگیا ٹال نہیں سکتے یہ آشچرج دیکھکر راجہ دُرپد نے بیاس جی
سے پوچھا کہ اے مہاراج میرا پرن دروپدی کے بواہ کا ارجن نے پورا کیا اور دروپدی میری لڑکی کو جدھشٹھر آدک

پانچوں بھائی اپنی استری بناکر رکھا چاہتے ہیں سو آپ کے نکٹ اس لڑکی کو کس کی استری ہونا چاہئے بیاس جی نے
دُرپد کو اکیلے میں لیجاکر کہا کہ اے راجہ ہم دروپدی کے پُورب جنم کی کتھا کہتے ہیں سُنو کہ ایک مرتبہ دیوتوں نے کیا
دیکھا کہ ایک پھُول کمل کا بہت اچھا گنگا جی میں بہا جاتا ہے تب اندر بولے کہ میں جاکر دیکھتا ہوں کہ یہ پھول کہاں
سے آیا ہے تب اندر اس پھول کا حال معلوم کرتے ہوئے جہاں سے گنگا جی کا پانی نکلا ہے وہاں جا پہونچے تب کیا
دیکھا کہ ایک استری بہت سُندر کھڑی ہوئی روتی ہے اور اُس کے آنسو گنگا جی میں گرنے سے پھول ہوکر بہتے ہیں یہ
حال دیکھتے ہی اندر نے آشچرج مان کر اُس استری سے پوچھا کہ تو کون ہے یہ سُنکر وہ بولی کہ میں ایک جگہ چلتی ہوں
تو بھی میرے ساتھ آ تب میرا حال تجھکو معلوم ہوگا یہ بات کہکر وہ استری آگے کو چلی تب اندر بھی اُس کے ساتھ ایک
پہاڑ پر چڑھ گئے تو وہاں کیا دیکھا کہ ایک پُرش اور استری بہت سندر اور تیجوان رتن جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے
آپس میں کچھ کھیل رہے ہیں جب اس پُرش نے اندر کو دیکھکر کچھ آدر انکا نہیں کیا تب اندر نے ابھمان سے من میں کہا کہ
دیکھو میں سب دیوتوں کا راجہ ہوکر یہاں آیا ہوں سو اُنھوں نے کچھ میرا آدر نہیں کیا اور اس پُرش نے جو شری مہادیو جی
انترجامی تھے جیسے اندر کی طرف دیکھکر ہنس دیا ویسے اندر مارے ڈر کے سُوکھ گئے یہ دشا اُن کی دیکھ کر شری شیوجی
انترجامی نے کہا کہ تم ایسی پرتگیا کرو کہ پھر ابھمان نہ کریں گے تو تمھاری جان بچے گی جب اندر نے اُن کے ڈر سے
وہی پرتگیا کی تب شری شیوجی سنگھاسن سے اُترکر اندر کو پہاڑ کی کندرا میں لے گئے وہاں جاکر اندر نے کیا دیکھا کہ چار
پُرش اور اندر ہی کی صورت وہاں بیٹھے ہیں اندر ان کو دیکھتے ہی گھبراکر جہاں تک پہونچے تھے اُسی جگہ مارے ڈر کے چُپ چاپ
کھڑے ہو رہے تب شری شیوجی نے اندر سے کہا کہ جس طرح تو نے غرور کیا تھا اُسی طرح ان چاروں نے بھی غرور
کیا تھا اسی کارن یہ لوگ کندرا میں بند ہیں اب میں نارائن جی سے چاہتا ہوں کہ تم ان چاروں سمیت سنسار میں
جاکر جنم لو یہ شاپ سنتے ہی پانچوں اندر شری شیوجی کے چرنوں پر گرکر بلاپ کرنے لگے تب شری بھولا ناتھ نے کہا کہ
تم لوگ سنسار میں جنم لیکر اچھے کرم کروگے اور بڑے بلوان ہوگے تمھارے ہاتھ سے نہبت شور بیر لڑائی میں مارے
جائیں گے یہ سُن کر انھوں نے بنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ کی اگیا کے موافق سنسار میں جنم ہمارا ضرور ہوگا لیکن
ایسی دیا کیجئے کہ جس جس دیوتوں کے بیچ سے آدمی کا تن پاویں شری شیوجی نے کہا کہ بہت اچھا ایسا ہی ہوگا اس لیئے
وہ پانچوں دھرم راج اور پون اور اندر اور اشونی کمار دیوتوں کے بیچ سے جُدھشٹھر اور بھیم سین اور ارجن اور
نکل اور سہدیو نام پیدا ہوئے اور جس استری کے ساتھ اندر پہاڑ پر گئے تھے اُس مایا روپی استری سے شری شیوجی
نے کہا کہ تو بھی آدمی کے تن میں پیدا ہوکر ان پانچوں کی استری ہوگی سو اے راجا وہی استری آکر تیرے یہاں دروپدی
نام لڑکی ہوئی اور اُنھیں پانچوں اندر نے راجہ پانڈو کے گھر جنم لیا ہے اس سے تم کچھ سوچ اس بات کا اپنے من میں
مت کرو یہ حال سُن کر راجہ دروپد کا سوچ چھوٹ گیا اور کوئی رکھیشور ایسا کہتے ہیں کہ دروپدی نے شری شیوجی کا
تپ کیا تھا تب شری شیوجی نے پرسن ہوکر اُس سے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے تب دروپدی نے پانچ مرتبہ اپنے منھ سے
کہا کہ پت پت اس سے شری شیوجی نے اُن کو یہ بردان دیا کہ تو پانچ آدمیوں کی استری ہوگی یہ سُن کر دروپدی بولی

اسے مہاراج میں نے پانچ پت ہونے کے واسطے تمھارا تپ نہیں کیا تھا تب شری شیوجی نے کہا کہ تونے پانچ مرتبہ اپنے منھ سے پت پت مانگا اس لئے میں نے تجھکو پانچ پت دیئے جو توایک بار کہتی تو ہم تجھکو ایک ہی پت دیتے اب جو ہمارے منھ سے نکلی وہ بات پھر نہیں سکتی تو دھیرج رکھ تیرے پانچوں پت آپس میں جھگڑا نہیں کریں گے اور تیرے نصیب میں اسی طرح لکھا تھا اور کوئی مہا پُرش ایسا بھی کہتے ہیں کہ ایک گئو راستے میں چلی جاتی تھی اس گو دیکھکر پانچ سانڈ کامدیو کے بس ہوکر اُس گئو کے پیچھے دوڑے دروپدی یہ دشا دیکھکر ہنسنے لگی تب اُس گئو نے دروپدی کو یہ شاپ دیا کہ تو مجھکو دیکھکر ہنستی ہے اس لئے تو بھی پانچ پُرشوں کی استری ہوگی اسی کارن دروپدی کے پانچ پُرش ہوئے

دسواں اسکندھ

لیلا اور کتھا شری کرشن اوتار کی

جنم مرن سے رہت ہیں نارائن کرتار
جب پرتھوی پر ہوت ہیں ادھک پاپ بستار
دواپر کے انت میں کنس کیو جب راج
جگیہ ہوم کی ہان کر پرجا کو دُکھ دین

ہر بھگتن کے ہیت سوں لیت منج اوتار
تب ہی سرگن دھرت ہیں ایک روپ اوتار
سادھو رکھن کو دُکھ بھیو دین بڑھی سماج
ایسا پاپ بچار کے بھوم بھئی آدھین

جب سب دیون جائے کے کینھی بہت پکار
تب دھر سرگن روپ کو دور کیو مہ بھار

ادھیاے پہلا - پوچھنا راجہ پریچھت کا کتھا شری کرشن اوتار کی شکدیوجی سے

جب راجہ پریچھت کو نو اسکندھ کتھا شری مدبھاگوت کی پانچ دن میں سُننے سے گیان پیدا ہوکر اپنے مُکت ہونے کی راہ دکھلائی دی تب راجہ نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے شکدیو سوامی آپ نے کتھا سورج بنشی اور چندربنشی پچھلے راجہ اور رکھیشوروں کی جو لوگ پرمیشور کے تپ اور دھیان میں جنم اپنا کاٹ کر بیکنٹھ کو گئے ہیں کہی وہ کتھا اور شری نارائن جی کی مہاتم کر میرے من کو بودھ ہوا اب جدبنشیوں کی کتھا جس کُل میں شری کرشن مہاراج ترلوکی ناتھ نے اوتار لیکر بہت لیلا سنسار میں آدمیوں کے مُکت ہونے اور ہر بھگتوں کو سُکھ دینے کے واسطے کی تھی سُنا چاہتا ہوں اور آپ نے کہا تھا کہ پربرہم پرمیشور سدا ایک روپ رہ کر جنم اور مرن سے رہت ہیں سو انھوں نے دیوکی جی کے پیٹ سے کس طرح جنم لیا اس بات کا سندیہ میرے من میں اپجا ہے سو آپ مٹا دیجئے اور آپنے یہ بھی کہا ہے کہ بلدیوجی نے دیوکی جی کے گربھ میں باس کیا ہے تو پھر روہنی جی کو اُن کی ماتا کیوں کہتے ہیں اس کا

حال بھی بستار کر کے کہئے مجھکو اس کتھا کے سننے میں آلس نہ ہو کر ہر روز حوصلہ بڑھتا جاتا ہے آپ جیوں جیوں یہ کتھا مجھکو سُناتے ہیں تیوں تیوں زیادہ پیاس میں امرت سا پلاتے ہیں جس پرمیشور کی استت کرنے میں برھما دِک دیوتا ہار مان گئے تو پھر دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو اُن کے گُنوں کو برنن کر سکے میرے پُرکھوں نے شری کرشن مہاراج کی دیا سے دُریودھن اور کرن آدِک بڑے بڑے شور بیروں کو مار کر راج گدی پائی اور جس سمے اشوتھاما دروناچارج کے بیٹے نے کرودھ کر کے چاہا کہ نام اور بنش پانڈووں کا دنیا میں باقی نہ رکھوں اور میرا پران مارنے کے واسطے برھم شستر میری ماتا کے پیٹ میں چلایا اُسی سمے شری شیام سُندر نے میری رچھا کی وہی شری کرشن جی انیاشی پرکھ تینوں لوک کی اُتپت اور پالن کرنے والے اور ہمارے کُل پوج اور سہایک ہیں سو آپ دیا کر کے اُن کی کتھا سنایئے۔ دوہا

سُن کے شُک بولے تبے راجا تو بڑا بھاگ
ماکھن بر کچھ سُون یا سے یاد ہیو ہے انراگ

اے راجہ تو نے شیام سُندر کی کتھا پوچھ کر مجھکو بڑا سُکھ دیا اب میں نرمل جش شری کرشن جی کا تجھکو سُناتا ہوں لیکن تونے کئی دن سے اناج پانی نہیں کھایا پیا اس لئے تیرا چیت ٹھکانے نہ ہوگا اور تجھکو سُچیت ہو کر یہ کتھا سننا چاہیئے یہ سُن کر راجہ بولا کہ اے سوامی آپ نے جو نو اسکندھ کی کتھا امرت روپی مجھکو سُنائی ہے وہ امرت کانوں کی راہ پینے سے پیٹ میرا بھر گیا ہے اس لیے مجھکو کچھ بھوکھ اور پیاس ذرا بھی نہیں ہے شکدیو جی یہ بات سُن کر بہت خوش ہوئے اور پرمیشور کے چرنوں میں دھیان لگا کر اُن کو ڈنڈوت کی اور چھٹویں دن سو میارسے دسویں اسکندھ کی کتھا شروع کر کے کہا کہ اے راجہ دواپر جگ کے آخر میں بیچ بھان جُدبنشی کے بنش میں سورسین نام راجہ بڑا پرتاپی ہوا جس نے نو کھنڈ پرتھوی کے راجوں کو جیت کر جش پایا اور راجہ سورسین کے مرکھیا نام استری سے پانچ لڑکیاں اور بسدیو جی آدِک دس لڑکے پیدا ہوئے اور بسدیو جی بڑے بیٹے نے پہلا بواہ اپنا روہنی نام بیٹی راجہ روہن سے کیا اور سترہ پٹ رانی بسدیو جی کے تھیں جب بسدیو جی نے اٹھارھواں بواہ اپنا دیوکی جی سے جو راجہ دیوک کی بیٹی اور راجہ کنس کی چچیری بہن تھیں کیا تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ دیوکی جی کے آٹھویں گربھ سے کنس کا مارنے والا پیدا ہوگا ایسی آکاش بانی سُن کر کنس نے بسدیو اور دیوکی کو قید کیا تب پربرھم پرمیشور نے شری کرشن نام سے وہاں جنم لیا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج کنس کس طرح پیدا ہوا اور کیونکر شری کرشن مہاراج متھرا جی میں جنم لے کر گوکل میں گئے یہ کتھا بستار کر کے کہئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اُن دنوں راجہ آہک جُدبنشی متھرا پوری میں راج کرتا تھا جب دیوک اور اگرسین نام دو بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اور وہ مرگیا تب اگرسین بڑا بیٹا اُس کا مہا پرتاپی راجہ ہوا اور پون ریکھا نام رانی اُس کی بہت سندر اور پت برتا آٹھوں پہر راجہ کی سیوا اور اگیا میں رہا کرتی تھی ایک دن رانی پون ریکھا رجسولا اسنان سے شدھ ہو کر اپنے پت کی اگیا لے کر سہیلیوں سمیت بن بہار کرنے گئی وہاں بہت اچھے اچھے پھول اور پھل لگے تھے اور بہت طرح کے پنچھی سُہاونی بولیاں بولتے تھے اور ٹھنڈھی اور خوشبودار اور دھیمی ہوا بہتی تھی اور ایک طرف جمنا جی پہاڑ کے نیچے لہریں لیتی تھیں ایسی شوبھا دیکھتے ہی پون ریکھا رتھ سے اُتر کر بن بہار کرنے لگی جب وہ گھومتی پھرتی ہوئی سہیلیوں سے الگ ہو کر ایک گھنا روپ بن میں اکیلی جا پہونچی تب ہر اچھا سے

اچانک اُس جگہ دُرملک نام راچھس بھی گھومتا ہوا آپہونچا اور پون ریکھا کا روپ دیکھتے ہی اُس پر موہت ہو گیا جب اُس نے بھوگ کرنے کی اچھا سے اپنا روپ راجہ اُگرسین کا ایسا بنا لیا اور سامنے آکر رانی سے بھوگ کرنا چاہا تب پون ریکھا دن کو بھوگ کرنا دھرم بچار کر بولی کہ مہاراج دن کو بھوگ کرنے سے دھرم چھوٹ کر پاپ ہوتا ہے اس لئے دن کو بھوگ نہ کیجئے اسی طرح میں بہت سی باتیں کہکر پون ریکھا نے اپنے کو بچانا چاہا لیکن دُرملک راچھس نے جو کا مدیو کے بس ہو رہا تھا رانی کا ہاتھ زبردستی پکڑ لیا اور زمین پر گرا کر اُس کے ساتھ بھوگ کیا اور پون ریکھا بھی اُس کو اپنا پت سمجھ کر چُپ ہو رہی دوہا

	جیسی ہو ہو نہتا دیسی اُپجے بدّھ		ہوں ہار ہر دے بسے بسر جاے سب سُدّھ	

اے راجہ پریکھت جب دُرملک بھوگ کر کے اپنا راچھس روپ بنا کر رانی کے سامنے کھڑا ہو گیا تب رانی پون ریکھا اس کو دیکھتے ہی بہت شرمندہ اور سوچ میں ہو کر بڑے کرودھ سے بولی کہ اے راچھس ادھرمی چانڈال تو نے یہ کیا چھل کر کے میرا ست دھرم کھو دیا تیرے ماتا اور پتا اور گرو کو دھکار ہے جس نے تجھے ایسا گیان سکھلایا تیری ماتا ایسا کپوت پیدا کرنے سے بانجھ رہتی تو اچھا تھا جو لوگ آدمی کا تن پاکر کسی کا ست دھرم بگاڑ دیتے ہیں اُن کو بہت جنموں تک نرک بھوگنا پڑتا ہے دُرملک یہ بات سُن کر بولا کہ اے پون ریکھا تو کرودھ کر کے مجھکو شاپ مت دے تیری کوکھ بند دیکھکر مجھکو بڑا سوچ تھا سو وہ آج چھوٹ گیا میں نے اپنے دھرم کا پھل تجھکو دیا میرے بھوگ کرنے سے تیرے گربھ رہکر بڑا پرتاپی لڑکا پیدا ہو گا اور وہ اپنی بھجا کے بل سے نو کھنڈ پرتھوی کے سب راجوں کو جیت کر اکیلا چکرورتی راج کرے گا اور پربھم پرمیشور شری کرشن نام سے پرتھوی پر اوتار لیکر اُس سے لڑیں گے اور میرا نام پچھلے جنم کا کال نیم ہے لنکا کی لڑائی میں ہنومان جی کے ہاتھ سے مارا گیا اب دُرملک نام راچھس کا جنم پاکر تجھکو بیٹا دیے جاتا ہوں تو کسی بات کی چنتا مت کر ایسا کہکر دُرملک اپنے گھر کو چلا گیا اور یہ بات سُن کر رانی پون ریکھا نے سمجھا کہ پرمیشور کی اچھا اسی طرح پر تھی ہونے والی بات بنا ہوئے نہیں رہتی ایسا بچار کر اُس نے اپنے من کو دھیرج دیا جب سہیلیاں پون ریکھا کو ملیں تب پون ریکھا کا رنگ اور سنگار بگڑا ہوا دیکھکر بولیں کہ اے رانی تم کو اتنی دیر کہاں لگی اور تمھاری یہ کیا دشا بنی ہے یہ سُن کر رانی نے کہا کہ جب تم نے مجھکو اس جنگل میں اکیلی چھوڑ دیا تب بندر نے آکر مجھکو ایسا ستایا کہ جس کے ڈر سے ابھی تک میرا کلیجہ دھڑکتا ہے اسی سے میری یہ دشا ہوئی یہ بات سُن کر سب سہیلیاں گھبرا گئیں اور رانی کو رتھ پر بیٹھا کر راج مندر پر لے آئیں دس مہینے پیچھے پاگھ سُدی تیرس برہسپت کے دن جس وقت رانی کے بیٹا پیدا ہوا اُس وقت ایسی آندھی چلی کہ پرتھوی کانپنے لگی اور ہزاروں درخت گر پڑے اور اندھکار ہونے اور بادل گرجنے اور بجلی چمکنے سے دن مانند رات کے ہو کر تارے ٹوٹنے لگے اور راجہ اُگرسین نے بیٹا پیدا ہونے کی بڑی خوشی کی اور مانگنے والوں کو بہت دان اور دچھنا دی جب راجہ نے جوتشیوں سے لڑکے کی جنم کنڈلی کا پھل پوچھا تب پنڈتوں نے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام کنس رکھو یہ بالک بہت بلوان ہو کر راچھسوں کو اپنے ساتھ لے کر راج کرے گا اور دیوتا اور براہمن اور سادھو سنت ہر بھگت لوگ اس کے ہاتھ سے دُکھ پاویں گے

اور تمھارا راج سنگھاسن چھین کر آپ راج کرے گا اور پرجا کو بہت دُکھ دیگا جب اس کے بہت پاپ کرنے سے
پرتھوی بہت دُکھ پاوے گی تب پربھیم پریشور اوتار لیکر اُس کو اپنے ہاتھ سے ماریں گے یہ بات سُن کر پہلے راجہ اُداس
ہوا پھر پریشور کی اچھا اسی طرح جانکر سنتوکھ کیا اور جوتشیوں کو آدر کے ساتھ بدا کر کے بیٹے کو پالنے لگا جب کنس پانچ
چھ برس کا ہوا تب بہت طرح کا ظلم رعیت پر کرنے لگا کبھی متھرا باسی لڑکوں کو زبردستی پکڑ کر جنگل میں لیجاتا اور مار کر
لوتھ اُن کی پہاڑ کی کھوہ میں چھپا آتا اور جو لڑکے اُس سے سیانے تھے اُن کی چھاتی پر چڑھ کر گلا دبا کر مار ڈالتا اور
کبھی لڑکوں کو نہانے کے واسطے اپنے ساتھ جمنا کنارے لے جاکر پانی میں اُن کو ڈبا دیتا جب اس طرح کا پاپ
کنس کرنے لگا تب سب متھرا باسی اپنے اپنے لڑکوں کو گھر میں چھپا رکھنے لگے اور سب رعیت اُس کے ہاتھ سے
دُکھی ہو کر آپس میں کہنے لگی کہ یہ کنس پاپی راجہ اُگرسین کے بیج سے پیدا نہیں ہے یہ کوئی پاپی جیو ایسے دھرماتما راجہ
کے گھر پیدا ہو کر رعیت کو دُکھ دیتا ہے جب راجہ نے رعیت کو دُکھ دینے کا حال سُنا تب کنس کو بہت ڈانٹ کر سمجھایا
کہ تو رعیت کو مت دُکھ دیا کرو لیکن وہ راجہ کا کہنا نہ مان کر اور زیادہ دُکھ رعیت کو ہر روز دینے لگا تب راجہ نے
اُس کی یہ دشا دیکھکر بڑے سوچ سے من میں کہا کہ ایسا ادھرمی بیٹا پیدا ہونے سے میں بے اولاد کے ہی اچھا تھا جس کے
کپُوت لڑکا پیدا ہوتا ہے اُس کا جس اور دھرم دنیا میں نہیں رہتا اسی طرح بہت سوچ کر کے راجہ اُگرسین پچھتایا
کرتا تھا اور کنس پر اُس کا کچھ بس نہیں چلتا تھا جب کنس آٹھ برس کا ہوا تب اکیلا مگدھ دیش میں جاکر جراسندھ سے
جو بڑا پرتاپی راجہ تھا کشتی لڑا جب راجہ جراسندھ نے اُس کو اپنے سے زبردست جان کر سمجھا کہ میں اُس سے
لڑائی میں نہ جیتوں گا تب ہار مان کر دو بیٹیاں اپنی کنس کو بیاہ دیں جب کنس دونوں استریوں کو ساتھ لیکر متھرا پوری
میں آیا تب وہ راجہ اُگرسین اپنے باپ سے دشمنی کر کے کہنے لگا کہ تم رام نام چھوڑ کر شری مہادیوجی کا نام جپا کرو یہ سُن کر
راجہ بولا کہ میرے سب کام پورے کرنے والے شری رام جی ہیں اُن کا سمرن چھوڑ دوں تو کس طرح بھوساگر پار اُترونگا
جب کنس نے یہ بات راجہ کی سُنی تب کرودھ کر کے راجگدی پر سے راجہ اُگرسین کو گرا دیا اور آپ راج سنگھاسن پر
بیٹھ کر راج کاج کرنے لگا اور اپنے راج میں ایسا ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ کوئی آدمی پریشور کا نام نہ لیوے اور جگیہ
اور ہوم اور دان اور دھرم اور تپ اور جپ پریشور کا نہ کرے جو کوئی ہمارا حکم نہ مانے گا اُس کو ہم مار ڈالیں گے جب
ایسا ڈھنڈورا پٹنے سے اُس کے راج میں سب اچھے کرم بند ہو گئے اور راجہ کنس وگئو اور براہمن اور ہر بھگتوں کو
دُکھ دیکر دیتوں کی صلاح سے راج کاج کرنے لگا اور اُس نے پرتھوی کے سب راجوں کو اپنے بل سے جیت لیا تب
ایکدن اپنی فوج لیکر سورگ میں راجہ اندر سے جدھ کرنے چلا اُس وقت ایک منتری یعنی وزیر نے جو راجہ اُگرسین کے وقت
کا نوکر تھا کنس سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ بغیر سنّو اشومیدھ جگیہ کئے اندراسن نہیں ملتا ہے آپ اپنے بل کا گھمنڈ نہ کیجئے
دیکھیئے راون اور کمبھ کرن کو گھمنڈ نے کیا کھو دیا کہ جن کے کل میں کوئی پانی دینے والا بھی نہ رہا یہ بات سُن کر راجہ کنس
اندر سے لڑنے نہیں گیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرچھیت جب پرتھوی پر راجہ کنس کے ڈر سے جگیہ
وغیرہ اچھے کرم سب نے کرنا چھوڑ دیا اور براہمن اور رکھیشور راچھسوں کے ہاتھ سے دُکھ پانے لگے اور پرتھوی ایسے

پاپیوں کا بوجھ نہیں سہہ سکی تب اُس نے گئو روپ دھر کر روتی پکارتی ہوئی راجہ اندر کے سامنے جا کر بنے کیا کہ اے
مہاراج دنیا میں کنس اور راچھس لوگ بڑا پاپ کرتے ہیں اُن کے ڈر سے ہربھجن اور جگیہ آدک شُبھ کرم کوئی نہیں کرتا ہے
آپ مجھکو حکم دیں تو میں مرت لوک چھوڑ کر پاتال لوک چلی جاؤں پاپیوں کا بوجھ مجھ سے سہا نہیں جاتا ہے یہ بات سُن کر
راجہ اندر نے دیوتوں سمیت برہماجی کے پاس جا کر سب حال کہا برہماجی اُن سب کو ساتھ لیکر کیلاش پہاڑ پر اس اچھا
سے گئے کہ شری مہادیوجی راچھسوں کو سزا دینے کے لائق ہیں وہ راچھسوں کو مار کر پرتھوی کا دُکھ چھڑا دیں گے جیسے
برہماجی وہاں پہونچے ویسے شری مہادیوجی انترجامی بولے کہ اے برہماجی اس پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کی سامرتھ ہم کو اور تم کو
نہیں ہے اس کا دُکھ چھڑانے والے آدی پُرش بھگوان ہی ہیں وہی پرتھوی کا بوجھ اُتاریں گے یہ بات کہکر شری مہادیوجی
برہماجی وغیرہ کو ساتھ لیکر چھیر ساگر کے کنارے چلے گئے اور وہاں ہاتھ جوڑ کر سب کسی نے پربرہم پرمیشور کی یہ استت کی
کہ اے کرپاندھان کس کی سامرتھ ہے جو آپ کی مہما برنن کر سکے آپ نے متش روپ دھر کر شنکھاسُر دیت کو مار کر بید کو
سمدر سے باہر نکال لا اور کچھپ روپ ہو کر مندراچل پہاڑ اپنی بیٹھ پر لے کر چھیر ساگر متھ کر چودہ رتن نکالے اور بارہ روپ
دھر کر پرتھوی کو پاتال سے باہر نکال لائے اور دیوتوں کی رچھا کرنے کے واسطے باون روپ ہو کر راجہ بل سے پرتھوی
کا دان لیا اور پرشرام اوتار لیکر سب چھتریوں کو مار ڈالا اور ساتوں دیپ کی پرتھوی اُن سے چھین کر براہمنوں کو دان کر دی
اور شری رام چندر اوتار لیکر راون آدک راچھسوں کو مار ڈالا اسی طرح جب جب پرتھوی پر دیت اور راچھس اور پاپی
راجہ گئوں اور براہمنوں کو اور ہر بھگتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب آپ اُن کی رچھا کرنے کے واسطے سگُن اوتار لیکر ادھرمیوں
کو مارتے ہیں سو ان دنوں کنس آدک کے پاپ کرنے سے پرتھوی بہت دُکھی ہو کر آپ کی شرن آئی ہے اس پر دیال ہو کر
رچھا کیجئے اور گئو اور براہمن اور ہر بھگتوں کو سُکھ دیجئے جب برہما دک دیوتوں نے اس طرح پر نارائن جی کی استت
کی تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے برہما ہم کو پرتھوی کا دُکھ معلوم ہوا ہم سگُن اوتار لیکر اُس کا بوجھ اُتاریں گے ہم جنم اور
مرن سے کچھ کام نہیں رکھتے لیکن بسدیو اور دیوکی نے پچھلے جنم میں ہمارا تپ اور دھیان کر کے ہم سے یہ بردان مانگ
لیا ہے کہ ہم اُن کے پتر ہوں اور اسی طرح نند اور جسوداجی نے بھی ہمارا تپ کر کے یہ بردان مانگا تھا کہ ہم تمہارے
بال لیلا کا سُکھ دیکھیں اس لیئے ہم اُن کی اچھا پوری کرنے کے لئے متھرا میں بسدیو اور دیوکی کے گھر جنم لیں گے اور گوکل
میں جا کر بال چرتر اپنا نند اور جسودا کو دکھلا دیں گے اور کنس آدک ادھرمی راجوں کو مار کر اپنے بھگتوں کو سکھ دیں گے
سو تم دیبی اور دیوتا لوگ برج اور گوکل اور متھرا میں پہلے سے جا کر جدُ بنسی کُل اور گوال بنش میں ہماری لیلا کا سُکھ دیکھنے
کو جنم لیو پیچھے سے ہم بھی چار سروپ دھر کر اوتار لیویں گے سب دیوتا یہ آکاش بانی سنتے ہی بڑی خوشی سے اپنے اپنے
گھر آئے جب برہماجی نے آکاش بانی کا حال سب پرتھوی کو سمجھا دیا تب وہ بھی خوش ہو کر اپنے استھان پر چلی آئی اور
نارائن کی اگیا اُنسار دیوتا اور رشی اور کنر اور گندھرب آدک اپنی اپنی استریوں سمیت متھرا اور گوکل میں جنم لیکر جدُ بنسی
اور گوال بال کہلائے اور چاروں بید کی رچاؤں نے بھی برہماجی سے اگیا لے کر گوپیوں کا جنم لیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی
بولے کہ اے راجا اب ہم دیوکی جی کے بواہ کا حال کہتے ہیں سنو کہ دیوک نام جو اُگرسین کا بڑا بھائی تھا اُس کے

چار بیٹے اور چھ بیٹیاں ہوئیں سوائس نے چھؤں بیٹیاں بسدیوجی کو بیاہ دیں جب دیوکی نام ساتویں بیٹی اس کے یہاں پیدا ہوئی تب دیوتا بہت خوش ہوئے اور راجا اگرسین کے یہاں کنس آدک دش بیٹوں نے جنم لیا جب دیوکی بیاہنے کے لائق ہوئی تب دیوک نے راجا کنس سے اگیا لیکر اچھی ساعت میں اُس کے بواہ کا تلک بسدیوجی کے یہاں بھیج دیا جب سورسین بسدیوجی کے باپ تلک لیکر بڑی دھوم دھام سے متھرا میں بسدیوجی کو بیاہنے آئے تب راجا کنس اپنے باپ اور چاچا اور فوج کو ساتھ لے کر آگے سے گیا اور براتیوں کو بڑے آدر بھاؤ سے لیکر جنواسا دیا اور سب کا ششٹاچار جتھا جوگ کیا اور بسدیوجی کو منڈوے میں لیجا کر بدھ پوربک دیوکی جی کا بواہ اُن کے ساتھ کردیا اور پندرہ ہزار گھوڑے اور چار ہزار ہاتھی اور اٹھارہ سو رتھ اور دو سو داسی اور گہنا اور کپڑا آدک بہت چیزیں دے کر براتیوں کو بڑے آدر سے بدا کیا۔ دوہا

تب چڑھائے رتھ دیوکی آپ بھیو رتھوان ۔ پہونچاون اَت پریت سوں چلیو سُہت ابھمان

جب کنس بسدیو اور دیوکی کا رتھ ہانکتا ہوا تھوڑی دادر متھرا کے باہر گیا تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے کنس تو جس کو بڑی خوشی سے پہونچانے جاتا ہے اُس کے پیٹ سے آٹھواں لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہوگا جب یہ آکاش بانی سُن کر کنس مارے ڈر کے کانپنے لگا اور گھوڑے کی باگ ہاتھ سے گر پڑی تب اُس نے بچار کیا کہ کوئی کیسا ہی ناتے دار ہو لیکن اپنی جان سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا اس لیے دیوکی کو ابھی مار ڈالنا چاہیئے نہ وہ رہے گی نہ اُس سے آٹھواں لڑکا میرا مارنے والا پیدا ہوگا یہ بچار کر کنس رتھ کے بھیتر گھُس گیا اور دیوکی کے سر کے بال پکڑ کر اُس کو نیچے کھینچ لایا اور ننگی تلوار نکال کر کرودھ سے دانت پیستا ہوا یوں کہنے لگا کہ جس درخت میں زہر کے برابر پھل لگے اُس کو پہلے ہی سے جڑ سے اُکھاڑ ڈالنا چاہیے جب وہ درخت ہی نہ رہے گا تب اُس میں پھول اور پھل کس طرح لگیں گے اس لئے ابھی دیوکی کو مار ڈالوں تو بے کھٹکے ہو کر راج کروں یہ سُن کر جتنے آدمی اُس وقت وہاں تھے وہ سب چنتا کر کے رونے لگے لیکن راجہ کنس کے مارے کسی کو یہ مجال نہ تھی کہ کچھ کہہ سکتے تب بسدیوجی نے بچار کیا کہ کنس اگیان کو پاپ اور پُن کا کچھ بچار نہیں ہے اس وقت میرے کرودھ کرنے سے دیوکی کا پران جائے گا اس لئے چھما کرنا اُچت ہے کس واسطے کہ جب زبردست دشمن غصہ کرے تب چھما کر کے وہ وقت بچا جانا چاہیے جس طرح ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹ ڈالتا ہے اسی طرح چھما کرنے والے آدمی وقت پا کر اپنے دشمن کو جیت لیتے ہیں ایسا بچار کر بسدیوجی نے راجا کنس کے سامنے ہاتھ جوڑ بنے کیا کہ اے پرتھوی ناتھ دُنیا میں تمھارے برابر کوئی دوسرا بلوان اور پرتاپی نہیں ہے جو تمھاری برابری کر سکے جہاں سب لوگ تمھاری چھایا میں رہتے ہیں وہاں تم کو یہ اُچت نہیں ہے کہ ایسے شور بیر ہو کر اپنی بہن پر بنا اپرادھ تلوار چلاؤ استری مار ڈالنے کا بڑا پاپ ہے ایسا پاپ کرنے والے کے بہت دُکھ نرک میں پڑتے ہیں جب آدمی یہ جانے کہ ہم کبھی نہیں مریں گے تب پاپ کرے تو اُچت بھی ہے مگر دنیا میں جو پیدا ہوا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا جو اپنا تن رہنے کے واسطے بہت تدبیریں کریں تو بھی یہ تن کسی طرح نہیں رہ سکتا اور جوانی اور راج بھی کچھ کام نہ آکر کیول جس اور اپجس دنیا میں رہ جاتا ہے۔

کبت

داتا کو ہیب ماندھاتا اور دلیپ ایسے جاکے جس اجھوں لو دیپ دیپ چھائے ہیں
بل ایسو بلوان کو بھیو جہاں بیچ راون سمان کو پرتاپی جگ جاسے ہیں
بان کی کلان میں سُجان دروں پارتھ سے جاکے گُن دینِ دیال بھارت میں گائے ہیں
کیسے کیسے شور رچے چاتری برنج جو پھر چکچور کرو ھور میں ملا سے ہیں

دوہا

اربِ کھرب لوں درب ہے اُدے است لوں راج — تلسی جو نج مرن ہے تو آوے کونے کاج

یہ بات سُن کر کنس بولا کہ اے بسدیو تم نے بھی تو آکاش بانی سُنی اس کی تدبیر پہلے سے کرنا چاہیئے جس میں میں نہ مروں جو میں آج دیوکی کو نہیں ماروں تو چِنتا میری نہیں چھوٹے گی اور اس کے بدلے میں تمھارا بِواہ دوسری کنیا سے کردوں گا اور اس کو مار کر بیفکر ہو جاؤں گا یہ بات سُن کر براہمن اور رکھیشوروں نے جو اُس کے ساتھ تھے کنس سے کہا کہ بید اور شاستر میں بہن کا مارنا بڑا پاپ لکھا ہے ایسا ادھرم کرنا تم کو نہ چاہیئے جب کنس نے براہمنوں کا سمجھانا بھی نہیں مانا تب بسدیو جی نے بچار کیا کہ یہ پاپی راجا اپنی ٹیک پر ہے ایسی تدبیر کرنا چاہیئے جس میں دیوکی اُس کے ہاتھ سے بچ جائے پرمیشور جانے کہ دیوکی کے کب لڑکا پیدا ہو یا اسی بیچ میں کنس پاپی مرجائے اس وقت جو دیوکی ماری جاتی ہے اُس کا لڑکا دنیا کہکر دیوکی کا پران بچانا چاہیئے یہ وقت گذر جائے پیچھے سمجھا جاوے گا ایسا بچار کر بسدیو جی نے کنس سے کہا کہ اے مہاراج میں ایک بنتی کرتا ہوں سُنیئے کہ آکاش بانی ہونے کے موافق آپ دیوکی کے بیٹوں سے اپنے پران کا ڈر رکھتے ہیں کچھ دیوکی سے کھٹکا نہیں ہے اس لئے دیوکی کو بیقصور سمجھکر چھوڑ دیجئے اُس سے جو لڑکا پیدا ہوگا اس کو میں آپ کے پاس پہونچا دوں گا اس بات کے ساکھی سورج اور چندرما ہیں کنس نے یہ بات سُن کر ہونہار کے بس ہو کر بسدیو جی سے اقرار لیکر دیوکی جی کو چھوڑ دیا اور بسدیو جی سے بولا کہ تم نے اس وقت مجھکو پاپ سے بچا لیا یہ کہکر اُسی جگہ سے بسدیو اور دیوکی جی کو بدا کر دیا اور آپ راج مندر پر چلا آیا اور بسدیو جی دیوکی سمیت اپنے استھان پر پہونچے جب کچھ دنوں میں دیوکی جی کے بیٹا پیدا ہوا اور بسدیو جی نے اسی وقت روتا ہوا لڑکا لاکر کنس کے آگے رکھ دیا تب کنس نے ہنس کر کہا کہ اے بسدیو جی تم بڑے سچے ہو تم نے ہم سے کچھ کپٹ نہیں رکھا ہمارے بھلے کے واسطے اپنے بیٹے کی محبّت چھوڑ کر روتا ہوا لڑکا لاکر ہمارے سامنے رکھ دیا اس سے ہم کو کچھ ڈر نہیں ہے اس کو تم اپنے گھر لیجاؤ بسدیو جی خوش ہو کر لڑکا اپنے گھر لے آئے لیکن کنس کو ادھرمی سمجھکر پیچھے دیکھتے اور یہ بچار کرتے جاتے تھے کہ پھر بُلا کر نہ مار ڈالے جب بسدیو جی لڑکا لیکر چلے گئے تب کنس نے اپنی سبھا والوں سے کہا کہ آکاش بانی کے موافق مجھکو آٹھویں بالک سے مرنے کا ڈر ہے اُس کو بر تھا مار کر کیوں پاپ لوں اسی سمے ہر اچھا سے نارد منی وہاں آپہونچے جب کنس نے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھا لا اور اُن کے چرن دھو کر بدھ پوربک پوجا کی تب نارد جی نے کہا کہ اے کنس تو نے بسدیو کے بیٹے کو کس واسطے پھیر دیا یہ بات تو نہیں جانتا کہ بسدیو جی کی سیوا کرنے کے واسطے

سب دیوتا اور رکھیشوروں نے گوکل اور متھرا میں آکر جنم لیا ہے اور دیوکی کے آٹھویں گربھ میں پرتھوی کا بوجھ اتارنے
کے واسطے شری کرشن جی اوتار لیکر تجھکو راچھسوں سمیت ماریں گے اور تیرا باپ آوک سب جدبنشی دیوتاؤں کے
اوتار ہو کر تیرے دشمن ہیں اُن کو اپنا دوست مت جان ایسا کہکر نارد مُن نے آٹھ لکیریں پرتھوی پر کھینچکر کنس کو دکھلاکر
گنایا تو دونوں طرف سے آٹھویں لکیر اخیر کی ٹھہری تب نارد جی نے کنس سے کہا کہ یہ نہیں معلوم کہ کون آٹھویں
لکیر سے تیری موت ہے جب یہ سمجھا کر نارد مُن چلے گئے تب کنس نے اُسی ساعت بسدیو جی کو بالک سمیت بلا بھیجا اور
لڑکے کو پرتھوی پر ٹپک کر مار ڈالا اور بسدیو اور دیوکی کو قید کیا اور اپنے ماتا پتا کے سمجھانے پر بھی نہ مان کر کہا کہ میں اپنا
پران بچانے کے واسطے دیوکی کے بیٹوں کو مار ڈالونگا اور کنس نے اُگرسین اپنے باپ کو بھی بسدیو اور دیوکی کا سہایک
اور اپنا دشمن سمجھکر اُن پر چوکی پہرا کر دیا اور پرلمب بکاسر کیسی اگھاسُر وغیرہ راچھسوں کو بلا کر حکم دیا کہ نارد جی ہم سے
کہہ گئے ہیں کہ سب رکھیشور اور دیوتوں نے متھرا اور گوکل میں آکر جنم لیا ہے انھیں لوگوں میں شری کرشن جی اوتار لینگے
سو تم جتنے جدبنشی متھرا اور گوکل میں پاؤ سب کو مار ڈالو۔

ادھیائے دوسرا۔ گربھ باس کرنا شری کرشن بھگوان کا دیوکی جی کے پیٹ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریکھیت اسی طرح پانچ بیٹے اور دیوکی جی کے پیدا ہوئے اور بسدیو جی نے اپنے
اقرار کے موافق اُن کو بھی کنس کے پاس لیجا کر دیدیا اور کنس نے اُن کو بھی مار ڈالا اور کنس کی اگیا کے موافق پرلمب
اور بکاسُر وغیرہ راچھسوں نے متھرا میں جا کر جتنے جدبنشیوں کو کھاتے پیتے لیتے پھرتے جہاں پایا سب کو باندھ کر لے
آئے اور کنس نے کسی کو پانی میں ڈبوا کر اور کسی کو آگ میں جلوا کر اور کسی کا گلا دبا کر مار ڈالا جو جدبنشی اُس کے مارنے
سے بچے وہ سب اپنے لڑکے بالوں سمیت متھرا چھوڑ کر پانچال وغیرہ دیشوں میں جا چھپے اور بسدیو جی نے روہنی نام
استری کو نند جی اپنے متر کے گھر گوکل میں بھیج دیا اور نند جی نے اُس کو بڑے آدر سے اپنے یہاں رکھا اتنی کتھا سُن کر
راجہ پریکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج نارد مُن ایسے گیانی اور مہا بھگت نے جو کنس کے پاس آکر اپنی صلاح سے
بسدیو جی کے لڑکے اور جدبنشیوں کو مروا ڈالا اس کا کیا کارن تھا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا نارد مُن نے اس
واسطے یہ پاپ کنس کے ہاتھ سے کرایا جس میں پاپ کرنے سے اُس کے پچھلے جنم کا پن جاتا رہے اور شری کرشن بھگوان
جلد اوتار لیکر اُس کو مار ڈالیں اے راجا پریکھیت جب راجا کنس دیوتا اور رکھیشوروں کو جنھوں نے جدبنشی کل میں
جنم لیا تھا مار کر بہت طرح دُکھ دینے لگا اور اُس نے چھ بیٹے بسدیو جی کے بیادھ کی طرح مار ڈالے تب بسدیو اور
دیوکی نے ہر جتنوں کا دھیان کر کے بڑی عاجزی سے بنتی کی کہ اے مہا پربھو کنس ہم کو نرمنس کیے ڈالتا ہے اب
جلدی سُدھ لیکر اُس دُکھ سے چھڑاؤ دوہا

بپت بناسن دُکھ ہرن جن رنجن سُر راے
اب ہم کو کوئی نہیں تم بن اور سہاے

جب اس طرح بسدیو اور دیوکی نے بہت بلاپ کیا تب پرمیشور پربرہم انترجامی دین دیال نے یہ بچار کیا کہ

دیوتا اور مُن آدک متھرا اور گوکل میں جنم لے چکے اب پہلے شری لچھمن جی بلدیو نام سے پھر ہم باسدیو نام سے اور بھرت جی پردمن اور شترہن جی انردھ اور شری سیتا جی رُکمنی نام سے اوتار لیویں ایسا بچار کر پرمیشور نے بلدیو جی کا گربھ دیوکی جی کے پیٹ میں استھر کر دیا اور اپنی آنکھ سے جوگ مایا دیبی روپ کو پرگٹ کیا جب وہ دیبی پرمیشور کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی تب اُس سے کہا کہ تو ابھی متھرا پُری میں جہاں راجہ کنس ہمارے بھکتوں کو دُکھ دیتا ہے اور ساتواں گربھ بلبھدر جی کا جو دیوکی جی کے پیٹ میں ہے نکال کر روہنی جی کے پیٹ میں دھر دے اور یہ بھید کوئی دُشٹ نہ جانے اس کام کے کرنے سے کلجگ میں تیرا نام دُرگا دیبی پرگٹ ہو کر بڑا اُتم ہوگا اور سنسار کے جیو تیری پوجا کرنے سے اپنا منورتھ پاویں گے اور سنسار میں بلبھدر جی کا نام سنکرکھن اور بلرام آدک اور تیرے بھی بہت نام پرگٹ ہونگے یہ کام کرکے تو جسودا جی کے گربھ سے جنم لے اور ہم بھی بسدیو جی کے گھر جنم لیکر گوکل میں آتے ہیں یہ بات سُنتے ہی جوگ مایا پربرھم پرمیشور کی پرکرما کرکے موہنی روپ سے متھرا میں آئی اور دیوکی جی کے پیٹ سے بلبھدر جی کا گربھ نکال لیا اور گوکل میں لیجا کر روہنی جی کے پیٹ میں دھر دیا لیکن یہ حال روہنی جی کو نہیں معلوم ہوا اور جوگ مایا نے بسدیو اور دیوکی کو سپنا دیا کہ میں نے تمہارا لڑکا گربھ سے نکال کر روہنی کے پیٹ میں دھر دیا ہے تم کسی بات کا سوچ نہ کرو ایسا سپنا دیکھتے ہی بسدیو اور دیوکی نیند سے جاگ کر آپس میں کہنے لگے کہ بھگوان یہ بات بہت اچھی کی لیکن گربھ جانے کا حال کنس سے کہلا بھیجنا چاہیئے نہیں تو پیچھے سے نہ معلوم وہ کیا دُکھ دیوے جب بسدیو جی نے ایسا بچار کر ایک چوکیدار سے گربھ گر جانے کا حال کنس کو کہلا بھیجا تب اُس نے خوش ہو کر اپنے چوکیدار سے کہا کہ آٹھواں گربھ رہنے کا حال جلدی کہنا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا ساون سُدی چتردشی بدھ کے دن بلبھدر جی نے روہنی جی کے پیٹ سے گوکل میں جنم لیا اور جوگ مایا نے جسودا کے پیٹ میں جا کر گربھ باس کیا اور بیکنٹھ ناتھ جگت منگل کرنے والے دیوکی جی کے گربھ میں آئے تب اُن کا پرکاش آنے سے بسدیو اور دیوکی کا منہ سورج کے برابر چمکنے لگا۔ دوہا

ماگھن پربھُ جی گربھ میں باس کیو جب آئے		شور برھمادک آئے کے استت کرہی مناسے	

اپنے قید ہونے سے پہلے ایک دن دیوکی جی برت رکھکر جمنا اشنان کرنے کے واسطے گئی تھیں وہاں جسودا جی سے بھینٹ ہوئی جب دونوں نے آپس میں کنس کے دُکھ دینے کی بات چیت کی تب جسودا جی نے دیوکی جی سے کہا کہ میں اپنا لڑکا تم کو دیکر تمہارا لڑکا میں پالن کر دوں گی یہ اقرار دونوں آپس میں کرکے چلی آئیں جب دیوکی جی کے آٹھواں گربھ رہا تب کنس نے یہ حال سنتے ہی قید خانہ میں آکر بڑے بڑے راچھسوں کی چوکی وہاں بٹھال دی اور بسدیو جی سے کہا کہ تم اپنے من میں کچھ کپٹ نہ رکھکر جب آٹھواں لڑکا پیدا ہو اُسی وقت ہمارے پاس پہونچا دینا تمہارے اقرار کے موافق ہم نے دیوکی جی کی جان چھوڑ دی تھی ایسا کہکر کنس نے بسدیو اور دیوکی کے ہتھکڑی اور بیڑی ڈال کر اُن کو کوٹھری میں بند کر دیا اور قفل دے کر بہت راچھسوں کی چوکی وہاں بٹھال کر راج مندر پر چلا آیا اور اُس دن بہت ڈر سے اُپاس کر سو رہا اور دوسرے دن پھر قید خانے میں جا کر بسدیو اور دیوکی جی کا پرکاش دیکھ کر کہنے لگا کہ جیسا تیج اس گربھ میں دکھلائی دیتا ہے ویسا پرکاش اور گربھ میں نہ تھا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرا

کال اسی گربھ میں ہے جب کنس کو دیوکی کی ہر مندر کا درشن کرنے سے گیان پراپت ہوا تب اُس نے کہا کہ دیوکی کو ابھی مار ڈالتا لیکن دنیا کی بدنامی اور پاپ کرنے سے ڈرتا ہوں ایسا پرتاپی راجا ہو کر گربھ وتی استری کو کیا ماروں ایسا ادھرم کرنے سے جس اور پُن اور عمر کا نقصان ہوتا ہے جو لڑکا پیدا ہوگا اُس کو مار ڈالوں گا ایسا بچار کر وہ اپنے گھر چلا آیا اور رکھواری کرنے والوں سے کہدیا کہ جس گھڑی لڑکا پیدا ہو اسی ساعت مجھکو خبر دینا اور چوکی پہرہ رہنے پر بھی اپنے پران کے ڈر سے ہر روز وہاں جا کر خبر لے آتا تھا اور گربھ کا تیج دیکھنے سے آٹھوں پہر اس کو کھاتے پیتے جاگتے چلتے پھرتے بال مورت شری کرشن جی کی دکھلائی دیتی تھی اُس روپ کے ڈر سے وہ دن رات بیاکل رہتا تھا اور بسدیو اور دیوکی اپنا دُکھ دیکھکر ہر جتنوں کا دھیان کرتے تھے جب گربھ کے دن پورے ہوئے تب شری شیام سندر نے یہ سپنا بسدیو اور دیوکی جی کو دکھلایا کہ تم سوچ چھوڑ کر دھیرج رکھو میں جلدی اوتار لیکر تمہارا دُکھ چھڑاتا ہوں یہ سپنا دیکھکر وہ دونوں جاگ اُٹھے تب دیوکی جی نے بسدیو جی سے کہا کہ دھرم چھوٹ جائے تو کچھ ڈر نہیں لیکن اس لڑکے کو کنس سے چھپانا چاہیئے بسدیو جی بولے کہ اے پران پیاری اس قید خانے میں بند ہیں کس طرح چھپا دیں گے جب یہ سوچ کر وہ دونوں بہت بلاپ کرکے رونے لگے تب اُسی ساعت شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور سب دیوتا ایسے روپ سے کہ جس میں کوئی اُن کو نہ دیکھے وہاں آئے اور ہاتھ جوڑ کر بید منتر سے اس طرح گربھ استت کرنے لگے کہ اے پربرھم پرمیشور ست روپ آپ تینوں کال میں سچے رہتے ہیں اس واسطے ہم لوگ آپ کی شرن آئے ہیں اور یہ سنساری روپی برچھ آپ کی مایا سے پیدا ہو کر آپ ہی کے آشرے پر رہتا ہے اس کی رچھا اور پالن کرنے کے واسطے آپ بہت روپ دھر کر سب جیوؤں کو سُکھ دیتے ہیں اور جو بھگت آپ کے نام اسمرن اور سُوروپ کا دھیان کرتا ہے اُسے بھوساگر پار اُترنے میں کچھ سندیہہ نہیں رہتا اور جو لوگ اپنے گیان اور تپ اور جگیہ آدک اچھے کرم کرنے کا ابھمان رکھتے ہیں اور تمہاری بھگت نہیں کرتے ہیں وہ لوگ ضرور دھوکا کھاتے ہیں اور جگیہ آدک کرنے سے مُکت نہیں ہوتی اور آپ کا پرکاش سب کے بدن میں برابر رہ کر پاپ اور پُن کا گواہ رہتا ہے اور آپ کسی دُکھ اور سُکھ سے کچھ کام نہیں رکھتے اے پربرھم پرمیشور اگر آپ سگن اوتار دھارن نہ کریں تو سنساری جیو کس نام کا اسمرن کرے اور کون لیلا گا کے بھوساگر پار اُتریں آپ جنم اور مرن سے رہت ہو کر کیول اپنے بھگتوں کو اُدھار کرنے کے واسطے اوتار لیتے ہیں جس طرح آپ نے مچھ اور کچھ آدک اوتار لیا تھا اسی طرح اب بھی پرتھوی کا بھار اُتارنے اور بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمی راچھسوں کو مارنے کے واسطے جدکل میں اوتار لیکر اپنی لیلا کیجئے دیوتا لوگ یہ استت کرکے بسدیو اور دیوکی جی سے آکاش بانی کی طرح بولے کہ جن کے درشن کے واسطے ہم لوگ تینوں لوک میں گھومتے ہیں اور اُن کا درشن نہیں پاتے وہی آدپرش بھگوان تمہارے گھر میں اوتار لیکر سب دُشٹوں کو ماریں گے اور پرتھوی کا بوجھ اُتار کر تم کو سُکھ دیں گے اور تمہاری کرپا سے اُن کا درشن ہم کو بھی ملے گا اب تم لوگ کنس سے مت ڈرو اُس کی موت آپہونچی ہے جب بسدیو اور دیوکی نے اس طرح اُستت سُن کر کسی کو آنکھ سے نہیں دیکھا تب اُن کو آشچرج معلوم ہو کر یہ بشواس ہوا کہ اب جلدی دین دیال نارائن جی آکر ہمارا دُکھ دور کریں گے اتنی کتھا

سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا اس طرح استت کرکے برھما جی وغیرہ سب دیوتا اپنے اپنے استھان کو چلے گئے۔

ادھیائے تیسرا۔ کتھا شری کرشن اوتار ہونے کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جب بیکنٹھ ناتھ گربھ میں آئے تب سب چھوٹے اور بڑوں کو پریم آنند ہو گیا اور سب درختوں میں فصل اور بے فصل کے سب پھل اور پھول لگ گئے اور ندی اور نالے پانی سے بھر گئے اور مور آدک پنچھی آپس میں کلول اور بہار کرنے لگے اور سب کے گھر میں منگلاچار ہو کر براہمنوں نے جگیہ کرنا شروع کیا اور اگن ہوتر کی آگ آپ سے آپ روشن ہو گئی اور سادھوؤں کا چت پرشن ہو گیا اور دسو دشاؤں کے دیوتا اور دگپال آنند میں ہو کر متھرا پُری پر پھول برسانے لگے اور آکاش میں گھٹا چھا گئی اور کنر اور گندھربوں نے باجا بجا کر پرمیشور کا بھجن گانا شروع کیا اور اپسرا نے اپنے بمانوں پر آکر ناچنے لگیں جس وقت ایسی شوبھا چاروں طرف پھیل رہی تھی اُسی وقت بھادوں بدی اشٹمی بُدھ کا دن روہنی نچھتر میں آدھی رات کو شری کرشن بھگوان نے اس روپ سے اوتار لیا دوہا

ہیم برن پیتامبر ماتھے مکٹ انوپ	شنکھ چکرا بُج گدا دھرے چتر بھج روپ
پیلا کپڑا ۱۲ بہشتی ۱۲	کمل ۱۲

چوپائی

کانن میں کُنڈل چھب چھاجے	اُر ملین کی مال براجے
مُکھ آبھا کچھ کہی نہ جائی	کوٹ بھان برکٹے مُن آئی
چمک ۱۲	چھاتی پر ۱۲ کرور سورج ۱۲ مانو آکر ۱۲

اے راجا جب شیام سندر میگھ برن کمل نین نے اس روپ سے بسدیوجی اور دیوکی جی کو اپنا درشن دیا تب دونوں نے گیان کی درشٹ سے اُن کو پرمیشور کا اوتار سمجھا اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے تربھون پت انترجامی ہم آپ کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتے ہیں جب آپ کی استت کرنے میں برھما جی اور مہادیوجی اور شیس جی اور گنیش جی ہار مان کر آپ کے بھید اور انت کو نہیں پہونچ سکتے تو ہماری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی استت کر سکیں دیوتاؤں اور رکھیشوروں نے آپ کی کرپا سے یہ بڑائی پائی ہے اور جب جب گئو اور براہمن اور سب بھگتوں کو دُکھ ملنے سے پرتھوی پر پاپ کا بوجھ بہت ہوتا ہے تب تب آپ ایک روپ دھر کر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے درشن دے کر ہم کو جنم اور مرن سے اُدھار کیا اب آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے ہمارا سب دُکھ چھوٹ جائے گا جب یہ استت کہکر بسدیو اور دیوکی نے اپنی سب دُردشا اُن سے کہی اور ان کا درشن پانے سے خوش ہو گئے تب شری کرشن بھگوان بولے کہ اب تم سوچ مت کرو تم نے پچھلے جنم میں ہمارا بڑا بھاری تپ کر کے ہمارے چرنوں کا دھیان کیا تھا جب ہم نے خوش ہو کر تم کو اپنا درشن دیا تب تم نے ہم سے یہ بردان مانگا تھا کہ تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو جو کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا نہیں تھا اس لئے ہم نے تم دونوں کی اچھا پوری کرنے کے لیے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے یہ اوتار لیا ہے سو تم کو اپنے پچھلے جنم کا حال بھول گیا اس لیئے

پورب جنم کی سُدھ کرانے کے واسطے ہم نے اس روپ سے تم کو درشن دیا اب تم اسی وقت ہم کو جلدی گوکل میں لے چل کر جسوداجی کی گود میں سلادو اور ایک لڑکی جسوداجی کے ابھی پیدا ہوئی ہے اُس کو لاکر کنس کو دے دو اور نند اور جسودا نے بھی ہماری بال لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے پچھلے جنم میں تپ کیا ہے سو تھوڑے دن اپنے بال چرتر اُن کو دکھا کر پھر کنس کو مار کر تم سے آملوں گا تم دھیرج رکھو یہ سُنکر دیوکی جی نے کہا کہ اے کرپاندھان یہ روپ اپنا انتردھیان کر لیجیے یہ سنتے ہی شری کرشن جی بالک روپ ہو کر رونے لگے اور اُنھوں نے اپنی مایا ایسی پھیلادی کہ بسدیو اور دیوکی جی نے وہ برہم گیان بھول کر اس بات کو سپنے کے برابر جانا تب بسدیوجی نے لڑکا پیدا ہونے سے بہت خوش ہو کر دس ہزار گئو دان کا سنکلپ من میں کیا اور شری کرشن جی کو گود میں اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور بسدیو اور دیوکی ٹھنڈی سانس لیکر سوچ اور چنتا کرنے لگے تب دیوکی جی نے بسدیوجی سے کہا کہ اس لڑکے کو کہیں چھپادو تو کنس کے ہاتھ سے بچ جائے تب بسدیوجی نے دیوکی جی کو اُداس دیکھکر کہا کہ اے پیاری میں کہاں چھپاؤں جو کچھ میرے کرم میں لکھا ہے وہی ہوگا یہ بات سُن کر دیوکی ہاتھ جوڑ کر بولی **دوہا**

تب دیوکی پت سون کہیو ناہیں اور اُپاؤ
ماکھن پربھ کو گود لے گوکل میں پہونچاؤ

اے سوامی وہاں روہنی آپ کی استری اور جسودا میری بیوہارن ہتکارن اور نندجی آپ کے سکھا رہتے ہیں وہ میرے لڑکے کا پالن اور رچھا اچھی طرح کریں گے تب بسدیوجی بولے کہ اس قیدخانہ سے باہر کس طرح لیجاؤں یہ کہتے ہی پرمیشور کی اِچھا سے بیڑی اور ہتھکڑی بسدیوجی کی کھُل کر گر پڑیں اور سب دروازے اور قفل آپ سے کھُل گئے اور چوکی پہرے والے نیند میں بیہوش ہو کر سو گئے تب بسدیوجی یہ مہما شری کرشن جی کی دیکھکر شری کرشن جی کو سُوپ میں رکھکر اور اپنے سر پر دھر کر جلدی سے گوکل کو لے چلے اُس وقت اندھیاری رات ہونے اور پانی برسنے سے راہ میں کانٹے پڑے تھے اس لئے شیش ناگ جی نے اپنے بدن کی سڑک بنا کر پھن کی چھایا بیکنٹھ ناتھ پر کر دی جس میں بسدیوجی کے پانوں میں کانٹے نہ چبھیں اور شری کرشن جی پر بوند نہ پڑیں اس طرح بسدیوجی شری کرشن جی کو لئے ہوئے جمنا کنارے پہونچکر کہنے لگے کہ پیچھے سنگھ بولتا ہے اور آگے جمناجی اتھاہ ہیں کس طرح پار اُتروں یہاں سے دیوکی کے پاس لوٹ چلوں کیا کروں بسدیوجی پہلے یہ چنتا کر کے ہر چرنوں کا دھیان کر جمنا جل میں پیٹھے اور پانی جمناجی کا شیام سُندر کے چرن چھونے کو اوپر کو بڑھنے لگا تب بسدیوجی نے یہ بھید نہ سمجھکر شیام سندر کو دونوں ہاتھ سے اوپر کو اٹھالیا جب جمنا جل بسدیوجی کی ناک تک پہونچا اور وہ بہت گھبرا کر سوچ کرنے لگے تب شری کرشن انترجامی نے بسدیوجی کو دُکھی دیکھتے ہی جیسے اپنا چرن کمل جمناجی کو چھُوا کر منکا دیا ویسے ہی جمنا جل تھاہ ہو کر گھٹنوں کے برابر رہ گیا تب بسدیوجی یہ مہما شیام سُندر کی دیکھتے ہی خوش ہو کر پار اُتر گئے اور گوکل میں نندجی کے گھر جا کر دروازہ اُن کا کھلا پایا اور سب کو سوتا ہوا پا کر بے دھڑک اُن کے گھر میں چلے گئے تو کیا دیکھا کہ ایک لڑکی اُسی وقت کی پیدا ہوئی جسوداجی کے پاس سوتی ہے اور جسوداجی نے جوگ مایا کے موہنی ڈالنے سے لڑکی ہونے کا حال نہیں جانا بسدیوجی نے جسوداجی کو سوتے ہوئے دیکھکر جلدی سے شری کرشن جی کو اُن کے پاس سُلا دیا اور لڑکی کو لیکر اُسی طرح جمنا پار اُتر کر

متھرا کو چلے اور جب دیوکی جی نے بسدیو جی اور شری کرشن جی کو اندھیاری رات پانی برستے میں گوکل کو بھیج دیا تب اس طرح
رو کر پچھتانے لگیں کہ جو کوئی چوکیدار جاگ اُٹھے اور کنواڑے کھلے دیکھ کر کنس سے جاکر کہدے یا راہ میں کوئی بسدیو جی
کو مل جائے اور انکا حال کنس سے جاکر کہدے تو نہ معلوم کنس کیسا ہمکو دُکھ دیگا اور اتھاہ جمنا میں وہ کیسے پار اُترے
ہوں گے اُن کو گئے ہوئے دیر ہوئی کسواسطے پھر کر نہیں آئے - ایسی ایسی چنتا کرے جس وقت دیوکی بیٹھی رو رہی
تھی اُسی وقت بسدیو جی آ پہونچے اور وہ لڑکی دیوکی جی کو دے کر سب حال وہاں کا کہدیا تب دیوکی جی خوش
ہو کر بولیں کہ اب کنس ہمکو چاہے مار بھی ڈالے تو بھی کچھ ڈر نہیں ہے ایسے پاپی کے ہاتھ سے میرا لڑکا تو بچ گیا

ادھیاے چوتھا

چھوٹ جانا اُس لڑکی کا کنس کے ہاتھ سے پٹکتے وقت

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب بسدیو جی گوکل سے لڑکی کو لے آئے تب پھر وہ سب کنواڑے اور
قفل جیوں کے تیوں بند ہو کر بیڑی اور ہتھکڑی اُن کے پڑ گئیں اور وہ لڑکی رونے لگی اُس کا رونا سنتے ہی
سب چوکیدار جاگ کر بندوق چھوڑانے لگے اور اُسی ساعت اندھیاری رات پانی برستے میں ایک چوکیدار نے
کنس کے پاس جاکر کہا کہ اے مہاراج آپ کا دشمن پیدا ہوا یہ بات سنتے ہی راجہ کنس گھبرا کر اٹھا اور گرتا پڑتا
ننگے سر دوڑتا ہوا بسدیو اور دیوکی جی کے پاس جا پہونچا۔

دوہا	کنتیا لے ٹھاڑھی بھئی دیوکی آنچل اوڑ		بھیا تیری شرن ہے چاہے مار کے چھوڑ	

اے راجہ ایسا بچن سننے پر بھی کنس مہاپاپی نے وہ لڑکی دیوکی جی کے ہاتھ سے چھین لی تب پھر دیوکی جی
نے ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا کہ اے بھائی چھ بیٹے میرے ہوئے وہ سب تم نے مار ڈالے اب یہ لڑکی پیٹ پونچھنی میری
ہے تم اس کو چھوڑ دو دنیا میں جس استری کے لڑکا نہ ہو اُس کا جینا اکارتھ ہے اور تم نے جو چھ بیٹے میرے مار ڈالے
ہیں اُنکا سوچ ایک ساعت مجھ کو نہیں بھولتا بے قصور اس لڑکی کو مار کر کیوں پاپ لیتے ہو یہ سن کر کنس نردئی
نے دیوکی سے کہا کہ میں اس کو جیتا کبھی نہ چھوڑوں گا جس سے اس کا بیاہ ہوگا وہی مجھ کو مارے گا ایسا کہکر
کنس اُس لڑکی کا پاؤں پکڑ کر باہر آیا اور جب اُس کو گھما کر پتھر پر پٹکنے لگا تب وہ لڑکی کنس کے ہاتھ سے
چھوٹ کر آکاش میں چلی گئی اور اس نے وہاں جاکر کنس کو اپنا اشٹ بھجی روپ ترشول اور تلوار وغیرہ ہاتھ
میں لیے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے پھولوں کا مالا گلے میں ڈالے ہوئے دھوجا لگائے ہوئے
سُندر بمان پر بیٹھکر دیبی جی کے برابر دکھلایا۔

جب کنس وہ روپ دیکھکر گھبرا گیا تب اشٹ بھجی ماتا نے کہا کہ اے کنس پاپی تو نے مجھ کو پٹک کر کیا
پاپ لیا تیرا مارنے والا برج میں پیدا ہو چکا اب تو اُسکے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا وہ تجھکو مار کر جلدی ہی پرتھوی کا

بوجھ اُتارے گا تیرا مارنے والا سانپ کے برابر ہے اور تو مینڈھک کے برابر ہے مینڈھک ایسی سامرتھ نہیں رکھتا ہے
جو سانپ کو کھا سکے اب تو ہوشیار ہو جا بر تھا ہتیا کرکے کیوں پاپ بٹورتا ہے ایسا کہکر دیبی جی انتردھیان ہو گئیں
اور کنس یہ بات جوگ مایا سے سُنتے ہی بہت شرمندہ اور فکرمند ہوکر کہنے لگا کہ دیکھو ہم نے بسدیوا ور دیوکی کو بڑا
دُکھ دیا اور اُنکے بالک مارنے کا پاپ کیا میرا مارنے والا بھی پیدا ہو گیا اور میں نے نہ جانا اب میں اپنا دکھ کس سے
کہوں اسی طرح سوچ کرتا بسدیوا ور دیوکی جی کے پاس آیا اور ہتھکڑی اور بیڑی کاٹ کر بنتی کرکے اُن سے کہا کہ
میرے برابر کوئی دوسرا پاپی دُنیا میں نہیں ہے کہ میں نے اپنے اس تن کی رچھیا کے واسطے سبکا ناش ضرور ایکدن
ہو جائے گا تمھارے چھ بیٹے بنا اپرادھ مار کر پاپ بٹورا تسپر بھی میرا کام نہیں ہوا یہ پاپ اور کلنک کیسے چھوٹکر
میری مکت ہوگی تمھارے دیوتا لوگ بھی جھوٹے ہوئے جنھوں نے کہا تھا کہ دیوکی کے آٹھویں گربھ سے لڑکا ہوگا سو
لڑکی ہوئی اور وہ بھی میرے ہاتھ سے چھوٹ کر سورگ کو چلی گئی سو تم لوگ میرا اپرادھ چھما کرو اور یہ سمجھکر دھیرج دھرو
کہ ان لڑکوں کی عمر اتنی ہی تھی کرم کا لکھا ہوا کوئی مٹا نہیں سکتا دنیا میں پیدا ہوکر کوئی موت کے ہاتھ سے نہیں بچتا جس
طرح ندی میں گھاس اور تنکے نہ معلوم کہاں سے آکر اکٹھا ہو جاتے ہیں اور لہر اُٹھنے سے الگ الگ ہوکر پھر اُنکا پتا
نہیں لگتا اسی طرح سنساری جیون کا حال بھی سمجھنا چاہئے گیانی لوگ جینے اور مرنے کو برابر سمجھتے ہیں اور اہنکار
کرنے والے آدمی دشمن اور دوست میں فرق جانتے ہیں اور سچ پوچھو تو یہ جیو امر ہو کہ کبھی نہیں مرتا یہ بات صرف
کہنے ہی کو بتائی ہے کہ فلانے کے مارنے سے فلانا مر گیا جب اس طرح کہکر کنس نے اپنا سر دیوکی کے چرنوں پر
دھر دیا اور رونے لگا تب دیوکی نے اپرادھ چھما کرکے اُس کے آنسو پونچھ دیے اور بسدیو جی نے کہا اے راجہ
تم سچ کہتے ہو اس بات میں تمھارا قصور نہیں برہما جی نے ہمارے کرم میں اسی طرح لکھ دیا تھا ہونے والی بات
بنا ہوئے نہیں رہتی آدمی اپنے سکھ کے واسطے بہت تدبیریں کرتا ہے لیکن بغیر کرپا پرمیشور کے وہ سکھ اس کو
نہیں ملتا راجہ کنس یہ بات سُنتے ہی بہت خوش ہوکر بسدیوا ور دیوکی کو اپنے گھر لایا اور بھوجن کرا کے اچھا اچھا
گہنا اور کپڑا پہنا کر انکے مکان پر پہونچا دیا اور دیوکی جی اور بسدیو جی نے اپنے گھر آکر گئو اور اناج اور روپیہ بہت سا
دان اور دچھنا براہمنوں اور محتاجوں کو دیا اور کنس نے اُس کے دوسرے دن اپنی راج سبھا میں بیٹھکر اپنے منتری
اور راچھسوں کو بلا کر کہا کہ ہم سے دیبی جی کہہ گئی ہیں کہ تیرا مارنے والا پیدا ہو چکا ہے سو دیوتوں نے ہم سے
جھوٹھ کہا تھا کہ دیوکی سے آٹھواں لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہوگا اُس کے آٹھویں گربھ میں لڑکی ہوئی اس
سے تم دیوتوں کو مار ڈالو یہ بات سن کر ترناورت اور پرلمب وغیرہ راچھس بولے کہ اے کرپا ندھان دیوتا لوگ
ہم سے کنگال ہیں اُنکا مارنا کیا مشکل ہے آپ کے غصہ کرنے سے وہ بھاگ جائیں گے اُن کی کیا سامرتھ ہے
جو آپ سے لڑائی کر سکیں برہما جی آٹھوں پہر پوجا پاٹ میں لگے رہتے ہیں اور مہادیو جی دن رات الاورت کھنڈ
میں پاربتی جی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا کرتے اور اندر ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو آپ کے سامنے
ٹھہر سکے اور نارائن وہی ہیں جنھوں نے مچھوے کا روپ رکھا تھا سو وہ بھی ہمیشہ چھیر ساگر میں لچھمی جی کے

ساتھ سُکھ اور بہار میں پڑے رہتے ہیں اُنکو جُدھ کرنا نہیں آتا ان لوگوں کا جیتنا کون کٹھن ہے یہ سُن کر کنس بولا
کہ نارائن جی نے میرے مارنے کے واسطے کہیں اوتار لیا ہے اُن کو کہاں پاؤں جو لڑائی کر کے ماروں یہ سُن کر
راچھسوں نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ یہ بات نہیں جان پڑتی کہ وہ لڑکا کہاں پیدا ہوا اس لیے
ہمارے نزدیک یہ تدبیر کرنا چاہیے کہ ان دنوں جہاں جہاں لڑکے پیدا ہوئے ہوں سب کو مروا ڈالو ان میں
وہ بھی مر جائے گا اور جو اس تدبیر کرنے سے کہیں چھپ کر وہ بچ گیا اور نہ مرا تو براہمن اور بیشنو وغیرہ
جتنے ہر بھگت ہیں اُن کو جہاں پاؤ مار ڈالو ایسا کرنے سے نارائن جی بھاگ گئے تو اچھا ہے نہیں تو اُن
لوگوں کو دُکھ دینے سے جب وہ اُن کی مدد کرنے کے لیے ظاہر ہوں تب مار ڈالنا جب یہ تدبیر منتریوں سے
سُنکر کنس کو اچھی معلوم ہوئی تب اُس نے براہمن اور رکھیشور اور چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو مار ڈالنے
کے واسطے حکم دیا تب راچھس لوگ بہت شوربیروں کو ساتھ لے کر ہر بھگتوں اور لڑکوں کو ڈھونڈھ
ڈھونڈھ کر چھل بل سے مارنے لگے اور انھوں نے جگیہ وغیرہ اچھے کرم اور ہر چرچا سنسار سے اُٹھا دی ساد
اور مہاتما کو دکھ دینے سے عمر اور طاقت اور مال کا ناش ہو جاتا ہے ایسا پاپ کرنے سے کنس کے پچھلے
جنم کا پُن جاتا رہا اور عمر اور طاقت اور دولت گھٹنے لگی۔

ادھیاے پانچواں

نند جی کا کرشن کے جنم کا اتساہ[خوشی ۱۲] کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت جب بسدیو جی شری کرشن جی کو جسودا جی کی گود میں سُلا کر متھرا
کو چلے آئے تب جسودا جی جاگیں اور بالک کا منھ چندرما کے برابر پرکاشمان دیکھ نند جی سے کہلا بھیجا کہ تمھارے
بیٹا پیدا ہوا ہے آکر دیکھو تب نند جی نے بڑی خوشی سے جا کر شیام سندر کو دیکھا اور نند جسودا دونوں نے
بہت خوش ہو کر اپنا جنم سپھل جانا تب نند جی نے بید کے موافق ناندی مکھ شرادھ کیا اور شیام سندر کے
پرکاش سے نند جی کا گھر روشن ہو گیا اور یہ آنند روپی سماچار گوپی اور گوال نے سنتے ہی اپنے اپنے گھر
منگلاچار منایا اور براہمنوں کو گئو دان دیا۔

دوہا	برجباسی تیرتھ پھیریں گوڈین جن جائے	نند رائے کے سُت بھیو دیہ بدھائی آئے

جب پراتھ کال نند جی نے جوتشیوں کو بلا کر لڑکے کے پیدا ہونے کی ساعت اور لگن پوچھی تب
پنڈتوں نے کہا کہ ہمارے بچار میں یہ لڑکا دوسرا پرمیشور معلوم ہوتا ہے اور یہ لڑکا راچھسوں کو مار کر پرتھوی کا
بوجھ اُتار کر گوپی ناتھ کہلاوے گا اور سب جگت کے جیو اس کا جس گاویں گے یہ بات سن کر نند جی بہت
خوش ہوئے اور دو لاکھ گئو بدھ پورک اور رتن اور من ملا کر سات پہاڑ تل اور چاندی اور سونے کے

گھڑے دہی اور دودھ سے بھروا کر براہمنوں کو دان دیے سوائے اس کے بہت سی دولت جوتشی اور پنڈتوں کو دے کر سب مانگنے والوں کو بے پرواہ کر دیا اور اُس وقت نندجی نے بڑی خوشی سے اپنے دروازے پر جڑاؤ چوکی پر بیٹھ کر سب منگلا مکھیوں کا ناچ اور گانا کرایا اور اُن لوگوں کو منھ مانگی چیزیں دے کر آدر پوربک بدا کیا

دوہا — کاہو ہیرا لال من کاہو موتن مال | کاہو کھن بسن دے کنتھے سبے نہال

پھر سب گوپی اور گوال بہت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن پہن کر میوہ اور مٹھائی آدک تھال میں سے لے کر گاتے بجاتے دہی اور ہلدی ملا کر لٹاتے ہوئے نندجی کے یہاں بدھاوا لائے۔

دوہا — چولی اودی کو چکی لہنگا کسمی رنگ | ساری گوٹے تار کی شوبھت سُندر انگ
〃 — کنچن تھار سنوار کے تا مین دیپک بار | ماکھن پر بھو کو آرتی لے آئیں برج نار
〃 — دینہ بدھائی نند کو پڑیں جسودا پاؤں | کہیں پیارے لال کو نیک ہمیں دکھلاؤ

جب ایسا بچن میٹھا سنتے ہی جسوداجی نے شیام سندر کا منھ کھول کر دکھایا تب سب برجبالا سانولی صورت موہنی مورت کو دیکھتے ہی پرمانند ہو گئیں اور اُن پر موتی اور رتن آدک نچھاور کر کے آشیرباد دینے لگیں کہ اے نندجی تمہارا بیٹا لاکھ برس تک جیتا رہے۔ گوکل باسیوں نے اُس دن بہت خوش ہو کر ایسا دودھ کا ندو کھیلا کہ سب گلی اور بازار میں دہی دہی ہو گیا اور گوپیاں سوہر گا کے کر نندجی کو آنند کی گالیاں دیتی تھیں اور نندجی سُنکر بہت خوش ہوتے تھے اور روہنی جی مارے خوشی کے گوپیوں کے ساتھ ناچنے لگیں اُس وقت برہماجی وغیرہ سب دیوتا اپنی اپنی استریوں سمیت بمانوں پر بیٹھ کر آکاش مارگ سے برج منڈل پر آئے اور اپسراؤں نے اپنے اپنے بمانوں پر ناچنا اور کنیر اور گندھربوں نے بہت طرح کا باجا بجا کر گانا شروع کیا اور دیوتوں نے وہاں پھول برسا کر آپس میں کہا کہ گوکل باسیوں کا بڑا بھاگ ہے دیکھو جن پربرہم پرمیشور کا درشن برہما دک دیوتوں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا اُنھوں نے یہاں نرتن رکھا ہے۔

دوہا — بھرے پرم آنند سر اپجا دت انراگ | بار بار برنن کریں نند جسودا بھاگ
گوکل کو آنند ات کا سوں برنوں جائے | جہاں پرم آنند مے جنم لیو ہر آئے
برج کو سکھ کو کہ سکے ایمان بڑی اپار | سکھ ندھان بھگوان جہاں لیو منج اوتار

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُس دن نندجی کے یہاں جیسا آنند ہو لو وہ حال مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا اور نندجی نے سب گوالوں کو بھوجن کرا کے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر اُن کی اچھا پوری کی اور یہ آنند روپی سماچار سنکر دیش دیش کے سب منگلا مکھی اور جاچک لوگ نندجی کے یہاں آئے اُنھوں نے سب کو منھ مانگی چیزیں دیکر آنند سے بدا کیا۔

کبت

بوت سپوت جنیو جسدا اتنی سُنکے بسدھا سب دوری | دھونن کو آنند بھبھوشن دھاوت گاوت منگل گوری

نند بھوا تنو جو دیو گھنشیام کبیرہ کی مت بوری ‌| منھ دیکھت پربجہ لٹاسے دیو نہ بچی چھپا نہ چھپا نہ چھوری

اسے راجہ اُنھیں دنوں شری مہادیوجی بھی جوگی روپ سے بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے نند رائے کے دروازے پر آئے اور اُنھوں نے بھیکھ نہ لیکر پرہم پرمیشور کا درشن بڑے پریم سے کیا اُس وقت برجباسیوں نے نندجی سے کہا۔

کبت

ہے ہو برج راج کو دیکھ دھاری آج برج پیتر کو جنم سن آیو تیرے بھون ہے
موتی من مانک پٹ کنچن نہ رتن لیت ہے گج بھوم گرام لیت نا نہیہ موسون ہے
ننگرا ہوئے نا نہ بھوم برج لوٹے ایک الکھ اُچارے اور رہت نج مون ہے
بالک کے پاؤں سے جٹان سون چھواسے ناچے جوگی تین آنکھ کو کہاں سے آیو کون ہے

اسے راجہ جب چھٹی کا دن آیا تب نندجی نے اپنا آنگن چندن اور کیسر سے لپا کر موتیوں سے چوک پرایا اور پروہت کو بلا کر اپنے کُل کے موافق پوجا کی اور جسوداجی شیام سندر کو پیلا کرتا اور ٹوپی اور اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر پوجا کرنے کے واسطے گود میں لیکر بیٹھیں اُس دن برکھبھان آدک گوپ اور گوپیاں کرتا ٹوپی اور بہت طرح کے گہنے نندجی کے گھر دینے کے واسطے لے آئے اور سبھوں نے بڑی خوشی سے ڈھولک بجا کر اچھے اچھے گیت گائے اور نندجی نے اُسی دن گوپ اور گوپیوں کا جتھا جوگ اور سنمان کیا اور ایک پالنا رتن جٹت بہت اچھا شیام سندر کے جھولنے کے واسطے بنوایا اُس میں بیکنٹھ ناتھ کو سُلا کر جسوداجی بڑے پریم سے جھلایا کرتی تھیں اور لچھمی پت کی کرپا سے گوکل باسیوں کے گھر اتنا روپیہ ہو گیا کہ جس کی کوئی گنتی نہیں کر سکتا وہ لوگ خوشی سے رہ کر شیام سندر کا درشن کرکے اپنا اپنا جنم سپھل کرتے تھے جب نندجی نے یہ سنا کہ راجہ کنس نے لڑکوں کے مارنے کے واسطے حکم دیا ہے تب اُنھوں نے گوالوں سے سب حال کہا کہ لڑکا پیدا ہونے کی بھینٹ راجا کنس کو چل کر دے آویں جس میں کسی بات کا ڈر نہ رہے یہ صلاح آپس میں کرکے نندجی ماکھن اور دودھ اور گھی اور دہی گاڑیوں پر لدوا کر گوالوں سمیت متھرا میں لے گئے اور راجہ کنس کو بھینٹ دیکر اپنے گھر بیٹا پیدا ہونے کا حال اس سے کہدیا اور راجہ کنس نے نندجی کو خلعت دے کر بدا کیا تب نندجی وہاں سے بدا ہو کر اپنے گھر چلے تب بسدیوجی اُن کے آنے کا حال سن کر ملنے کے واسطے جمنا کنارے آئے اور نندجی سے کشل آنند پوچھ کر کہا۔

دوہا	سدھ آوے جب متر کی تب من پاوے چین	یا سکھ کی اپما نہیں جو مکھ دیکھیں نین

اسے نندجی تمھارے برابر ہم کوئی اپنا متر نہیں دیکھتے جب راجہ کنس کے دکھ دینے سے ہم نے اپنی استری گربھوتی تمھارے یہاں بھیجدی اور وہاں اُس کے بیٹا پیدا ہوا تب تم نے اُس کا پالن ہم سے بڑھ کر کیا اور ہم راجہ کنس کے ڈر سے کچھ خبر اس کی نہ لے سکے یہ احسان تمھارا ہمارے اوپر پڑا ہے اس کے

بدلے جو ہم تمھاری سیوا کریں تب بھی اُرن نہیں ہو سکتے تمھارے یہاں بیٹا پیدا ہونے کا حال سن کر ہم کو بڑا سکھ ہوا کہو جسودا تمھاری استری اور شری کرشن جی بالک اور سب گئویں اچھی طرح ہیں اور گوکل میں گھاس گئوؤں کے چرنے کو اچھی پیدا ہے یہ بات پریت بھری سن کر نند جی بولے کہ تمھاری کرپا سے بلرام آدک سب کوئی خوش ہیں اُنکے پیدا ہونے کے پیچھے ہمارے یہاں بھی لڑکا پیدا ہوا لیکن کنس نے تم کو دُکھ دے کر تمھارے لڑکوں کو مار ڈالا یہ حال سن کر ہم کو بڑا دُکھ رہتا ہے کیا کریں اس میں ہمارا بس نہیں چلتا یہ سن کر بسدیو جی بولے کہ اے متر پرھما جی نے جو ہمارے کرم میں لکھا ہے وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتا سنسار میں جنم لینے سے کون دُکھ نہیں پاتا تم ہمارے بڑے متر ہو اس سے ہم اپنے اور تمھارے لڑکوں میں کچھ بھید نہیں جانتے لیکن راجہ کنس اندنوں بڑا اندھیر کر رہا ہے کہ حال کے پیدا ہوئے لڑکوں کو مروا ڈالتا ہے تم یہاں آئے ہو اور راچھس لوگ چاروں طرف لڑکا ڈھونڈھتے پھرتے ہیں ایسا نہ ہو جو کوئی راچھس گوکل میں جا کر کچھ اُپاؤ کرے ۔

سورٹھا	گئی پوتنا آج برج کے بالک گھاتنی	کرہے کچھو اکاج بیگ دھام سُدھ لیجئے

اے نند جی تم اپنے پراکرم بھر اپنے اور ہمارے لڑکے کی رچھا کرتے رہنا آگے پرمیشور مالک ہیں اور جب پھر ساوکاش ملے تب پھر درشن دینا یہ بات سنتے ہی نند جی بسدیو سے بدا ہو کر گوالوں سمیت گوکل کو چلے اور چلتے سمے بولے ۔

دوہا	بنتی کینھی متر سوں ڈار یو جن بسرائے	ماکھن پر بھ جب لائے ہیں پھر ملینگے آئے

ادھیائے چھٹواں

جانا پوتنا راچھسی کا گوکل میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت بہت سے راچھس لوگ لڑکوں کے مارنے میں لگے رہتے تھے تسپر بھی کنس کو شیام سُندر کے ڈر سے چین نہیں پڑتا تھا اس لیے پوتنا راچھسی کو بُلا کر کہا کہ ان دنوں جتنے لڑکے متھرا اور گوکل میں جادو آدک کے کل میں پیدا ہوئے ہیں سب کو مار ڈال یہ سنتے ہی پوتنا کنس کی اگیا پالن کرنے کے واسطے چلی اور اُس نے بچار کیا کہ گوکل میں نند جی کے یہاں لڑکا ہوا ہے میں گوپی روپ بن کر جاؤں تو اس لڑکے کو کسی دغا سے مار کر چلی آؤں یہ بات ٹھان کر اُس نے اپنے کو موہنی روپ گوپی بہت سُندر بنا لیا اور گہنا اور کپڑا آدک سولھوں سنگار کر کے اپنی چھاتیوں میں زہر لگا کر ہنستی ہوئی بید نفرک نند جی کے گھر چلی گئی اور اُس کا سُندر روپ دیکھ کر کسی ڈیوڑھی بان نے بھیتر جانے سے نہیں روکا جس طرح آگ راکھ میں چھپی رہتی ہے اور کوئی نہیں جانتا اسی طرح پوتنا نے شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار نہیں سمجھا تھا اور جسودا آدک استری نے بھی اسکا روپ سنگار دیکھ کر اس کو دیوکنیا جانا اسلیے

بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پاس بٹھا کر اُس سے بات چیت کرنے لگیں۔

چوپائی

ایک کہے یہ ہے کوُو رانی جسُدا کے آئی ہم جانی ۔ یک کہے یہ کملا بائی شری کملا پت دیکھن آئی

اے راجہ اُسوقت شیام سندر پالنے میں جھولتے تھے انھوں نے پوتنا کو دیکھکر مسکرا دیا اور جانا کہ یہ کپٹ روپ دھر کر ہمارے مارنے کو آئی ہے تب شری کرشن جی نے آنکھ بند کر کے من میں کہا کہ بہت اچھا ہے کہ یہ ہمارے یہاں آئی اپنی سزا کو پہونچے گی جو یہ گوکل میں کسی اور کے گھر جاتی تو ہمارے متر اور سکھاؤں کو مار ڈالتی اور کپٹ روپ پوتنا نے جسودا جی سے کہا کہ اے بہن تمہارے یہاں لڑکا پیدا ہونے کا حال سُن کر راجہ کنس بہت خوش ہوا اور اُس کے حکم سے میں پران پیارے بالک کو دیکھنے آئی ہوں تب جسودا جی بولیں کہ یہ میرا للنا پلنا میں جھولتا ہے یہ بات سُن کر وہ کپٹ روپ کہنے لگی کہ تمہارا لڑکا کروڑ برس تک جیتا رہے جب ایسی باتیں پیار کی بھری ہوئی کہکر پوتنا چالنے کے پاس چلی گئی اور شیام سندر کو بڑے پریم سے گود میں اٹھا لیا اور منھ چوم کر دودھ پلانے لگی تب کرشن بھگوان اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس کی چھاتی پکڑ کر اس طرح دودھ کے ساتھ اُس کا پران کھینچنے لگے کہ وہ بیاکل ہو کر جسودا جی سے بولی کہ تیرا لڑکا آدمی نہ ہو کر جمراج کا دوت معلوم ہوتا ہے میں نے رسّی کے دھوکھے سانپ پکڑ لیا جو آج اس کے ہاتھ سے جیتی بچ جاؤں تو پھر کبھی گوکل میں نہیں آوں گی جب پوتنا اس طرح کہتی ہوئی بہت بیاکل ہو کر وہاں سے آکاش کی راہ بھاگی تب کرشن بھگوان بھی اُس کی چھاتی منھ سے نہ چھوڑ کر لٹکے چلے گئے جب وہ گوکل گاؤں کی بستی سے باہر پہونچی تب نند لال جی نے پران اُس کا سر کی گدّی سمیت باہر کھینچ لیا مرنے پر وہ راچھسی بڑا بھیانک روپ ہو کر پہاڑ کے برابر زمین پر گر پڑی اُس کے گرنے کی ایسی آواز ہوئی کہ زمین اور آسمان سب کانپ اُٹھے اور وہ آواز سُن کر گوکل باسی مارے ڈر کے کانپنے لگے اور چھ کوس کے بیچ پوتنا کے گرنے سے سیکڑوں درخت ٹوٹ گئے۔

دوہا ۔ آئی او بہت روپ دھر آت بپریت گنوار ۔ کپٹ ہیت نہیں سہ سکیو تہہ ماریو کرتار

جب جسودا جی اور روہنی جی نے وہ آواز سُن کر اپنے لال کو وہاں نہیں دیکھا تب روتی پیٹتی ہوئی شیام سندر کو ڈھونڈھنے نکلیں۔

دوہا ۔ ماکھن پربھو گوپال کو ڈھونڈھت گوپی گوال ۔ تبے پوتنا اور پر کھیلت پایو لال

جب جسودا جی نے دیکھا کہ موہن پیارے پوتنا کی چھاتی پر چڑھے ہوئے دودھ پی رہے ہیں تب جسودا جی نے دوڑ کر اُن کو اُٹھا لیا اور گود میں لیکر منھ اور ہاتھ اُن کا چومنے لگیں جس طرح کوئی سانپ اپنا من کھو جانے سے بیاکل ہو کر پھر اُس کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اسی طرح جسودا خوش ہوئیں۔

[illegible] ۔ کہت جسودا ماے پھر پھر سب کے پاؤں پر ۔ اُبریو آج کنہاے تم پنچن [illegible]

جب شری کرشن جی نے تھوڑی دیر دودھ نہیں پیا تب گوپیاں گئو کی پونچھ چھوا کر شام سندر کو جھارنے لگیں اور جسودا جی جلدی سے شیام سندر کو گھر پر لے آئیں جب گنی کو بلا کر جھاڑ پھونک کرا کے اپنا دیوا دریتر منایا اور دودھ آدک اُسپر اُتار کر کنگالوں کو کھلایا تب وہ دودھ پینے لگے اور سب برجبالا موہن پیارے کا پران بچنے سے خوش ہو کر بار بار پرمیشور کو ڈنڈوت کرنے لگین اور گوپی گوال پوتنا کی لوتھ کے پاس کھڑے ہو کر آپس میں کہتے تھے کہ دیکھو اس کے گرنے کی آواز سُن کر اب تک لوگوں کا کلیجہ کانپتا ہے نہ معلوم اس لڑکے کی کیا گت ہوئی ہوگی اُسی سمے نند جی نے جو متھرا سے لوٹے آتے تھے گوکل کے پاس پہونچکر کیا دیکھا کہ ایک راچھسی بہت بھاری مری ہوئی پڑی ہے اور گوکل اُسی کو کھڑے دیکھ رہے ہیں جب نند جی نے اس کے مرجانے کا حال لوگوں سے پوچھا تب اُن لوگوں نے سب حال کہہ سُنایا نند جی یہ بات سُن کر کہنے لگے کہ بڑی بات ہوئی جو اُس کے ہاتھ سے میرا پران پیارا جیتا بچا اور یہ بھی بہت اچھا ہوا کہ لوتھ اس راچھسی کی گانوں سے باہر گری جو بستی میں گرتی تو سب گوکل باسی اس کے نیچے دب کر مرجاتے یہ بات سن کر نند جی وہاں سے گھر میں آئے اور اپنے لال کو گود میں لیکر بہت پیار کیا اور چھ ہزار دودھاری گئویں شری کرشن جی کے ہاتھ سے براہمنوں کو بدھ پوربک دان کرائیں اور بہت اناج اور سونا اور چاندی آدک اُن کے سر پر نچھاور کر کے کنگالوں کو دیا اور نند جی کی اگیا کے موافق گوالوں نے پھرسا اور کلہاڑوں سے بدن پوتنا کا کاٹ ڈالا اور گڑھا کھود کر ہڈیاں اُسکی گاڑدیں اور مانس اور چمڑا اُس کا آگ میں جلا دینے سے ایسی خوشبو اُڑی کہ سب برجباسی اُس کے سونگھنے سے خوش ہو گئے اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اُس راچھسی مدرا پینے والی اور مانس کھانے والی کے بدن سے خوشبو اُڑنے کا کیا سبب تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت شری کرشن جی نے اُسکا دودھ پی کر اُسکی چھاتی پر اپنا چرن رکھا اور اُسکو اپنے ہاتھ سے مار کر پوتر کر کے مُکت کیا تھا اس لیے اُس کے جلنے سے خوشبو اُڑی تھی

دوہا	ماکھن پر بدھ ملاپتی سکل سُباس نواس		تنکے انگ پرسنگ سون پرگٹی باس سُباس

اے راجا دیکھو جو پوتنا اپنی چھاتیوں میں زہر لگا کر پرمیشور کو مارنے آئی تھی اُس نے ایسی اُتم گت پائی اور جو کوئی نارائن جی کو پریم سے اچھا اچھا بھوجن بھوگ لگاتے ہیں اُن کو نہیں معلوم کون پدوی ملتی ہے جو لوگ پوتنا مرن کی کتھا کہیں گے اور سنیں گے اُن کو پرمیشور کے چرنوں میں بھکت ہو کر مکت پدوی ملے گی اے راجہ شری کرشن کے درشن کے واسطے دیوتا لوگ اپنا روپ بدل کر گوکل میں آئے تھے اور دیوتوں کی استریاں شری کرشن جی کی سُندرتائی دیکھکر موہت ہو جاتی تھیں ۔

ادھیاے ساتواں

بھیجنا کنس کا تہرناورت آدک راچھسوں کو شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج جس طرح آپ نے پوتنا اور شری کرشن جی کی

لیلا سنائی اسی طرح کچھ اور بال چرتر انکا برنن کیجئے یہ بہت پیارا معلوم ہوتا ہے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھچت راجہ کنس نے پوتنا کا حال سن کر یقین کر کے جانا کہ میرا مارنے والا گوکل میں پیدا ہوا اس چنتا سے وہ بیاکل ہو کر گر پڑا جب کچھ دیر میں ہوش آیا تب دربار میں بیٹھ کر منتریوں سے کہا کہ نند کے لڑکے نے پوتنا راکھسی کو مار ڈالا مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے میری موت ہوگی دوست وہی جو اس مصیبت میں کام آوے اور اُس لڑکے کو مار کر میرا بھلا کرے۔

دوہا	جو دھا سبے بلاسے کے بیڑا دہر یو بناسے	جو یہ کارج کر سکے سوئی لیہہ اُٹھاسے

اے راجہ پرکھچت راجہ کنس نے کسی سے کہا کہ جو کوئی میرے دشمن کو مارے اسکو میں بہت سا روپیہ دونگا اُس وقت شری دھر نام براہمن بیٹھا تھا سو بولا کہ اے راجہ تم سوچ مت کرو میں تمھارا دشمن مار کر تم کو بے فکر کیے دیتا ہوں۔

دوہا	تب بولیو راجہ بچن دھن دھن تُج راج	تم بن ایسا کون ہے جو کر ہے یہ کاج

یہ سن کر شری دھر براہمن بیڑا اٹھا کر راجہ سے بدا ہوا اور پنڈتوں کی صورت بنا کر نند جی کے گھر گیا جسوداجی نے اُس کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کی اور بڑے آدر سے بٹھا کر پوچھا کہ اے مہاراج آپ نے کدھر کرپا کی تب براہمن دیوتا اپنے کو پروہت بتلا کر بولے کہ تمھارے لڑکے کی بڑائی سب سے سن کر اُس کا درشن کرنے آیا ہوں جسوداجی سے کہا۔

دوہا	کمل نین ہیں مشین ہیں بیٹھو درج یہ کال	نہائے آسے دکھلا یہوں ماکھن پربھو گوپال

جب جسوداجی یہ کہکر جمنا کنارے اسنان کرنے کو چلی گئیں تب براہمن نے بچار کیا کہ اس خالی وقت میں شری کرشن جی کو مار کر راجہ کنس کے پاس جاؤں تو بہت سا روپیہ پاؤں ایسا بچار کر وہ براہمن جہاں بیٹھا تھا سو تخت سے وہاں چلا گیا تب نند لال جی اُس کی کھوٹی چاہنا سمجھ کر پالنے پر سے اُتر پڑے اور شری دھر کو پکڑ کر اس کی زبان مروڑ ڈالی اور براہمن سمجھ کر اُس کی جان نہیں ماری اور اُس کے مُنھ میں دہی لگا کر برتن دہی اور دودھ کا توڑ ڈالا اور پھر آپ پالنے پر لیٹ رہے جب جسوداجی اسنان کر کے آئیں تب دہی اور دودھ کا برتن ٹوٹا اور دہی براہمن کے مُنھ میں لگا دیکھ کر جانا کہ اسی براہمن نے دہی اور دودھ کھا کر برتن توڑ ڈالا ہے یہ بات سمجھ کر جسوداجی نے کہا کہ اے مہاراج تم نے دہی اور دودھ کھایا تو بہت اچھا کیا لیکن میرے برتن کیوں توڑ ڈالے جب زبان مڑ جانے سے وہ کچھ نہ بول سکا تب نند لال جی کی طرف ہاتھ اٹھا کر بتلایا کہ اسی نے برتن توڑا ہے جسوداجی نے اُس کے بتانے کا یقین نہ کر کے اُس کو اپنے گھر سے نکلوا دیا جب وہ براہمن روتا ہوا راجہ کنس کے پاس آیا تب اُس نے اُداس ہو کر کاگاسر کو شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے بھیجا وہ شیام سندر کے پالنے پر آ کر اپنی گھات لگا کر بیٹھا ویسے شری کرشن جی نے اُس کا گلا مروڑ کر ایسا پھینکا کہ متھرا میں کنس کے آگے جا گرا یہ حال گوکل میں کسی نے نہیں جانا اور مرتے وقت کاگاسر نے کنس سے کہا کہ وہ لڑکا

آدمی نہیں ہے پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے۔

دوہا | ایک ہاتھ سوں پکڑ موہ پھینکدیو تم پاس | ہووے ہے تھر وکال وہ میں کینٹھو بشواس

یہ بات سنتے ہی کنس نے سوچ میں ہوکر اپنی سبھا والوں سے کہا کہ ابھی وہ لڑکا ہے اور نہیں مارا جایا جوانی آنے پر کس طرح مارا جائے گا جو کوئی اُس کو مارتا تو میں اُس کا بڑا احسان مانتا یہ بات سنتے ہی شکٹاسُر واسطے مارنے شیام سندر مہاراج کے بدا ہوا اور پون روپ گوکل کو چلا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب شری کرشن جی ستائیس دن کے ہوئے اور جس نچھتر میں اُنکا جنم ہوا تھا وہی نچھتر پھر آیا تب نند جی نے براہمن اور گوکل باسیوں کو نیوتا دے کر اپنے یہاں بلایا اور اپنے کل کی ریت اور رسم کر کے براہمنوں کو دان اور دچھنا دے کر بدا کیا اور گوالوں کو بھوجن کرنے کے واسطے بٹھا کر جسودا جی اور روہنی جی اچھا اچھا کھانا ان سب کو پرسنے لگیں اور گوپیوں نے بڑی خوشی سے گانا بجانا کیا اور وہ لوگ آنند سے کھانے لگے اے راجہ اُس وقت شری کرشن جی کو پالنے میں لٹا کر سب چھوٹے اور بڑے اپنے اپنے کام میں لگے تھے اور اُس پالنے کے پاس ایک چھکڑا لٹکا یا ہوا رکھا تھا شیام سندر نیند سے جاگے اور مارے بھوکھ کے ہاتھ اور پاؤں پٹک کر رونے لگے اُسی سمے وہ راچھس پون روپ اُڑتا ہوا وہاں آ پہونچا اور شیام سندر کو اکیلا دیکھ کر من میں کہنے لگا یہ لڑکا بہت بلوان ہے جس نے پوتنا کو مار ڈالا آج میں اس کو مار کر اُسکا بدلا لونگا یہ بات بچار کر وہ چھکڑے پر آ بیٹھا اسی سے اُس کا نام شکٹاسُر ہوا جب وہ چھکڑا جس کے نیچے دہی اور دودھ کے برتن رکھے تھے ہلنے لگا تب شری کرشن جی انترجامی نے اُس کے آنے کا حال جان کر روتے روتے ایک لات ایسی ماری کہ جس کے لگنے سے شکٹاسُر مر کر متھرا میں کنس کی سبھا میں جا گرا اسکو دیکھ کر کنس سب راچھسوں سمیت گھبرا گیا اے راجہ جب چھکڑا گرنے اور برتن ٹوٹنے سے بڑی آواز ہو کر دودھ اور دہی ندی کی طرح بہنکلا تب نند جی آدک سب گوال اور گوپی وہاں دوڑے آئے اور جسودا جی نے شیام سندر کو اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور منہہ اور ہاتھ اُنکا چومنے لگیں اور سب کسی نے آشچرج مان کر آپس میں کہکر آکاش سے بجلی تو نہیں گری نہ معلوم کس طرح چھکڑا اُلٹ کر گر پڑا۔

دوہا | پلنا ڈھگ کھیات اہتے گھوک گوپ کے بال | آنکھن کہیہ ڈاریو شکٹ پلنا سے گوپال

اُن لڑکوں کی بات کو کسی نے سچ نہ مان کر آپس میں کہا کہ شری کرشن جی کا چرن پھول سے زیادہ ملائم ہے اتنا بڑا چھکڑا انہوں نے لات مار کر کس طرح گرا دیا ہوگا لڑکوں کے کہنے کا کیا اعتبار ہے اور نند جسودا جی نے بہت دان دے کر کہا کہ بھگوان ہی بار بار اس کی رچھا کرتے ہیں۔

دوہا | بہت بھانت کرتا کیو اور دیو بہو دان | بار بار نند لال کو رچھپال بھگوان

اے راجہ جب شری کرشن جی پانچ مہینے کے ہوئے تب کنس نے ترناورت راچھس کو انکے مارنے کے واسطے بھیجا اور وہ بونڈر بن کر گوکل میں آیا اُس وقت جسودا جی من ہرن پیارے کو گود میں لیے ہوئے آنگن میں بیٹھی تھیں شیام سندر انترجامی نے ترناورت کے آنے کا حال جان کر اپنے بدن کو اس واسطے

بھاری کردیا جس میں جسودا جی اپنی گود سے زمین پر اُتار دیں نہیں تو ترناورت اُن کو بھی میرے ساتھ اُڑا لیجائے گا جب جسودا جی سے کرشن جی کا بوجھا نہیں اُٹھایا گیا تب وہ شیام سندر کو آنگن میں بٹھلا کر آپ گھر کا کام کرنے لگیں اُس وقت ترناورت بونڈر روپ سے کے پہونچنے سے گوکل میں ایسی آندھی آئی کہ دھول اُڑنے سے دن رات کے برابر ہو گیا اور درخت گرنے اور چھپّر اُڑنے لگے تب جسودا جی بیاکل ہو کر شیام سندر کو آنگن سے اُٹھانے آئیں لیکن بدن اُنکا ایسا بھاری ہو گیا کہ اُن سے نہیں اُٹھ سکے جب جسودا تے اپنا ہاتھ شری کرشن جی کے سر سے الگ کیا تب ہی ترناورت شیام سندر کا پران لینے کے واسطے ان کو اُٹھا کر ایک جوجن اونچے آکاش میں لیگیا اور جسودا جی نے پھر جو شری کرشن جی کو اُٹھانے کے واسطے ہاتھ لپکایا تو اس جگہ ان کو نہ پا کر رونے لگیں اور نند جی کو پکار کر کہا کہ تمھارا بیٹا آندھی میں آگیا یہ سنتے ہی نند جی اور گوال اور گوپی وہاں دوڑے آئے اور شیام سندر کا نام پکار کر چاروں طرف ڈھونڈھنے لگے اور جسودا جی اور روہنی جی بھی گوپیوں سمیت شری کرشن جی کو ڈھونڈھنے نکلیں اور اندھیرے میں ٹھوکریں کھا کر مارے گھبراہٹ کے گر پڑتی تھیں ۔

دوہا | نند جسودا روہنی گوپ گوال برج بال | ڈھونڈھت پربھ گوپال بن سکل بکل تہہ کال

اسے راجہ شری کرشن جی نے نند جی وغیرہ لوگوں کو جب اپنے برہ میں بہت دکھی دیکھا تب ترناورت کا گلا دبا کر نند جی کے دروازے کے پتھر پر پٹکا اور اُس کو مار کر گت دی جب کہ اُسکے مرنے سے آندھی اور اندھیرا سب جاتا رہا تب نند اور جسودا پٹکنے کی آواز سنکر اپنے مکان پر دوڑ کے آئے تب کیا دیکھا کہ ایک راچھس مرا پڑا ہے اور اُسکی چھاتی پر نند لال جی کھیل رہے ہیں گوپیوں نے دوڑ کر شری کرشن جی کو اُٹھا لیا اور جسودا جی نے گود میں لپٹا لیا اور سبھوں نے کہا کہ آج شری کرشن جی کا جنم نیا ہوا ۔

دوہا | ناجانوں کہہ پن سنے کو کر لیست سہاس | کیو کام وہ پوتنا ترناورت یہ آسے

اُس وقت نند رائے بولے کہ ہم سے بسدیو جی نے کہا تھا کہ ان دنوں بہت اُپادہ اُٹھنے کی سو وہی بات دیکھنے میں آتی ہے نند جی نے اُس دن بھی بہت سا روپیہ اور گہنا آدک شری کرشن پر نچھاور کر کے براہمن اور کنگالوں کو دیا اور گوپیوں نے جسودا جی سے کہا کہ تم نے اپنے گھر کا کام پران پیارے سے بھی اچھا جانا جو اُن کو آنگن میں اکیلا چھوڑ کر کام کرنے لگیں تب جسودا جی شرمندہ ہو کر بولیں کہ آج میں نے اپنی ناجانی کی سزا پائی اب میں اپنے پران پیارے بالک کو کبھی اکیلا نہ چھوڑوں گی اُس دن سے جسودا جی آٹھوں پہر شری کرشن جی کو اپنی چھاتی سے لگائے رہ کر اُن کی بال لیلا کا سکھ دیکھا کرتی تھیں ۔

دوہا

پکراوت گاوت مدھر ہر کے بال بنود | کبھی جھلاوت پالنے کبھی کھلاوت گود

جو سکھ سر من کو اگم سو سکھ لیست جسود | کبھی سلاوت پلنگ پر جب اسہت بنود

اسے راجا ایک دن جسودا جی شیام سندر گود میں لیکر بڑے پیار سے بار بار اُنکا منہ چومتی تھیں اُس وقت

شیام سُندر نے مُنھ کھول کر ہنس دیا تب جسوداجی کو اُنکے مُنھ میں پرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندرما اور پہاڑ اور سمدر وغیرہ سب دنیا بھر کی چیزیں دکھلائی دیں تب جسوداجی آشچرج مان کر کہنے لگیں کہ میری عقل تو بدل نہیں گئی جو یہ سب چرتر مجھکو آج دکھلائی پڑتے ہیں یا میرے لڑکے پر کسی دیو یا پری کا سایہ تو نہیں ہو گیا جو ایسی ایسی چیزیں اُس کے مُنھ میں دکھلائی دیتی ہیں ایسا بچار کر جسوداجی گئیں لوگوں کو بلا کر اُن سے شری کرشن جی کی جھاڑ پھونک کرائی اور شیر کا ناخن اور ریچھ کے بال اور بہت سے جنتر یعنی تعویذ شری کرشن جی کے گلے میں پہنا دیے۔

ادھیائے آٹھواں

نام رکھنا گرگ آچارج کا شیام اور بلرام کا اور کتھا بال چرتر سری کرشن جی کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت بسدیوجی نے بلبھدر نام اپنے بیٹے کے پیدا ہونے کا حال کنس وغیرہ سے نہیں بتلایا تھا اس لیے ایک دن گرگ جی نام اپنے پروہت کو بلا کر کہا کہ اے مہاراج گوکل میں روہنی کے بیٹا پیدا ہوا ہے سو ابھی تک راجہ کنس کے ڈر سے اُس کا نام کرن نہیں کیا گیا آپ گوکل میں نندجی کے گھر جا کر اُس کا نام رکھ دیجئے یہ بات سنتے ہی گرگ جی خوش ہو کر گوکل میں گئے نندجی اُن کا آنا سنتے ہی گوالوں سمیت آگے سے جا کر آدر کر کے اُن کو اپنے گھر لائے اور بدھ پوربک پوجا کر کے اُن کو آسن پر بٹھالا اور نند جسوداجی نے اُن کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہا کہ یہ میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ نے اپنے چرن دھر کر مجھکو کرتارتھ کیا یہ بتلائیے کہ کس کارن سے یہاں آنے کا سنجوگ ہوا یہ بات سن کر گرگ جی بولے کہ بسدیوجی نے مجھکو اپنے بیٹے کا نام رکھنے کے واسطے بھیجا ہے تب نندجی نے خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج آپ ہمارے نصیب سے یہاں آئے ہیں ایک لڑکا میرے یہاں بھی پیدا ہوا ہے اُس کا نام بھی دھر دیجئے گرگ جی نے کہا کہ مجھکو اس کا نام رکھنے سے یہ ڈر ہے کہ جو کوئی دشمن جا کر کنس سے کہدے کہ گرگ جی گوکل میں نام کرن کے واسطے گئے تھے تو اسکو شبہ ہوگا کہ بسدیو نے کوئی لڑکا دیوکی کا نندجی کے یہاں پہونچا دیا ہے اس واسطے گرگ پروہت اُسکا نام رکھنے کو گوکل میں گیا ہوگا یہ بات سن کر نہ معلوم تم کو کیا ڈکھ دے اس لیے تم نام کرن میں کچھ دھوم دھام نہ کرو سادھارن گھر میں نام دھروالو نندجی اُنکا کہنا اچھا جان کر اُن کو گھر کے بھیتر لے گئے تب گرگ جی نے ہاتھ اور جنم لگن روہنی جی کے بیٹے کی دیکھ کر کہا۔

دوہا	رام نام سہے راس کو شکدیو اس ابھرام	بلی ہوسے گا لوک میں سب سے کہیں بلرام	

سوائے اسکے اور نام بھی اسکے سنکرکھن اور ریوتی رمن اور ہلداؤ اور کالندی بھیدن اور ہلدھر اور بلبھدر بھی سنسار میں کہے جائینگے اور شری کرشن جی کی جنم کنڈلی بنا کر گرگ مُن بولے کہ اے نندجی تمہارا بیٹا جو شیام رنگ ہے اُس کا نام شری کرشن رکھو اور ان کے بہت نام ہیں ایک مرتبہ انھوں نے بسدیوجی کے

یہاں جنم لیا تھا اس سے انکا نام باسدیو ہوگا اور ہمارے بچار میں تمھارا لڑکا پر برہم پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے ان کا بھید کوئی نہیں جان سکتا ہے اور تینوں لوک میں کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کو مار سکے اور یہ جیسے جیسے کام سنسار میں کریں گے ویسے ویسے نام اُن کے کہے جائیں گے اور انھوں نے اپنی اچھا سے جنم لیا ہے کسی وقت تم نے ان کی بال لیلا کا سکھ دیکھنے کے واسطے تپ کیا تھا اُسی کے پرتاپ سے ان کو تم اپنا پیدا کیا ہوا لڑکا مت جانو جو لوگ انکے نام کی اسمرن کریں گے وہ لوگ دنیا میں اپنی مراد کو پاکر انت سمے مُکت پدوی پاویں گے۔ اور یہ دونوں لڑکے چاروں جگ میں ایک ساتھ پیدا ہوتے ہیں یہ بات سن کر نند اور جسودا بہت خوش ہوے اور سونا آدک گرگ آچارج کو دیکر بدا کیا اور گرگ جی نے متھرا میں آکر سب حال بسدیو جی سے کہدیا۔ اے راجہ پریکھیت جب شیام اور بلرام بہت سندر موہنی روپ گھونگھر والے بال سر پر بکھرے اور بہت طرح کا گہنا اور کپڑا پہنے اور کھلونا لیے لڑکوں کے ساتھ ساتھ گھٹنوں چل کر آنگن میں کھیلتے تھے تب جسودا جی اور روہنی جی اور گوپیوں کو وہ چھب دیکھ کر جیسا سکھ ملتا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جا سکتا۔

کبت

ڈگمگے پگن ستے اگوا ایکہ جوت نند کے ہیں جا ہر کے جو گن کے جیب سے کے
رُن جھُن پیجنیاں کھیلت ہیں رج بھرے گُتھو ارسے گھنگھوارے سوہیں بار جھب کے
موہن پلیاں لیں آو ڈھور جھاڑ داروں سن بات بات گلے لاگن کو سپکے
شاردا گنیش شیش بدھ سے گنے نہ جات بھگتن کے ہت کے اہیرن کے تپ کے

چوپائی

جبھی جسودا مائے بلاوے ۔ بارو لال گھٹوروں دھاوے
تاکے دھاوت اَت چھب ہوئی ۔ جو دیکھت سکھ پاوت سوئی

دوہا

بال نیو د بلوک کے مدت جسودا مات ۔ ماکھن پر پُھ نہار کے بار بار بل جات

لڑکپن کے کھیل دیکھکر ۱۲ — خوش ۱۲

سورٹھا

نت اُٹھ برج کی بام آدین جسُمت کے سدن ۔ مدت نرکھ گھنشیام سے لے گود کھلاوہیں

استریاں ۱۲

دوہا

کرت بال لیلا للت پرم پنیت اُدار ۔ سندر شیام سُجان ہر سنتن کے اُدھار

نہایت پاک ۱۲

سورٹھا

کاپے برنیو جاسے بال چرت نندلال کو ۔ کلپن کے نرمُکھ سے شیش کوت شار نہیں

اے راجہ دیکھو جن پر برہم پرمیشور کی مہما کو بید بھی نہیں جانتا وہ بیکنٹھ ناتھ بالک روپ سے نند جی

کے آنگن میں کھیل کر ہر روز نئے نئے سکھ نند اور جسودا کو دکھلاتے تھے جو سکھ تینوں لوک میں نہیں ملتا وہ سکھ شری
شیام سندر کی کرپا سے برجباسیوں کو گوکل میں ملتا تھا جب شیام سندر کے دانت نکلے تب نند اور جسودا جی
نے اچھی ساعت میں کھیر اور مصری سے اُن کا اُن پراسن کیا اور اُس دن اور برس گانٹھ کے دن براہمنوں کو بہت
دان اور دچھنا دے کر اپنے ذات بھائیوں کو بھوجن کرایا اور گاجے بجاجے کر بڑی خوشی منائی جب کھیلتے وقت
شیام اور بلرام چھوٹے چھوٹے بچھڑوں کی پونچھ پکڑ کر کھڑے ہوتے اور گر پڑتے اور پھر اُٹھتے اور تتلا کر بولتے تھے
تب جسودا اور روہنی بڑی خوشی سے اُنکو گود میں اُٹھا کر دودھ پلاتی تھیں اور دونوں بھائی بہت سندر تھے جس سے
اُن کے روپ پر سب برجبالا موہت ہو کر بڑے بہانے سے اُن کو دیکھنے آیا کرتی تھیں انھیں دنوں ایک براہمن نند جی
کے گھر آیا تب جسودا جی نے دودھ اور چاول اور میٹھا اُس کو دیا جب اُس براہمن نے کھیر بنا کر تھالی میں پرسی اور
پرمیشور کا بھوگ لگا کر آنکھ بند کر کے دھیان کیا تب شری کرشن جی جا کر اُسکی تھالی میں بھوجن کرنے لگے اُس براہمن نے
اُن کو کھاتے دیکھ کر وہ تھالی چھوڑ دی اور جسودا جی سے کہا کہ تمھارے بیٹے نے ہماری رسوئیں چھولی جب اسی طرح تین
مرتبہ جسودا جی نے اُس براہمن سے کھیر بنوائی اور بھوگ لگاتے وقت نندلال جی وہاں جا کر اُس کی تھالی میں کھانے
لگے تب جسودا جی نے کرودھ کر کے کہا کہ میں اپنے حوصلہ سے براہمن کو بھوجن کرانے کے واسطے کھیر بنواتی ہوں اور تو
جوٹھی کر ڈالتا ہے میں تجھکو ماروں گی یہ سن کر شری کرشن جی بولے کہ ماتا تو مجھکو دوش مت لگا جب یہ براہمن بہت استتی کر کے بھوجن
کرنے کے واسطے میرا نام لے لیکر بلاتا ہے تب میں اُس کے پریم کو دیکھ کر کھانے لگتا ہوں یہ بات شری کرشن جی کی
سنتے ہی براہمن کو گیان ہو گیا تب وہ بولا کہ اے جسودا تیرا بھاگ دھن ہے اور یہ برج گوکل بھی دھن ہے کہ جس
پرتھوی کے اوپر پربرہم پرمیشور نے تیرے گھر آ کر اوتار لیا ہے اور شری کرشن جی سے بولا کہ اے مہاراج۔

سورٹھ ॥ پھل جنم پر بھاج پرکٹ بھئے سب سکرت پھل ॥ وین بندھ برج راج دیو درس موہے کرپا کر ॥

اُسی پریم میں وہ براہمن نند جی کے آنگن میں لوٹنے لگا اور شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے
دینا ناتھ یہ اپرادھ میرا چھما کیجئے جو میں نے کہا تھا کہ میری رسوئیں چھوتی کر دی جو کوئی آپ کی شرن میں آتا ہے وہ
کرتارتھ ہو جاتا ہے آپ انترجامی ہیں مجھکو اپنی شرن میں آیا جان کر دیال ہو جیئے شیام سندر اُس براہمن کا یہ حال
دیکھکر جسودا جی کے پاس کھڑے ہو کر ہنسنے لگے اور براہمن کو اپنی بھکت دیکر بدا کیا اور جسودا آدک نے یہ
حال دیکھ کر اچرج مانا اسی طرح شیام سندر بہت سے بال چرتر کر کے نند اور جسودا کو سکھ دیتے تھے ایک دن
شیام سندر اور بلرام لڑکوں کے ساتھ اپنے آنگن میں کھیلتے تھے اُسوقت شری کرشن جی نے مٹی کھائی تب شری داما
نام لڑکے نے جسودا جی سے جا کر کہا کہ کنھیا نے مٹی کھائی ہے جسودا یہ سنتے ہی غصہ سے چھڑی ہاتھ میں لیکر شیام سندر
کو مارنے دوڑی جب بیکنٹھ ناتھ نے اپنی ماتا کو کرودھ میں آتے ہوئے دیکھا تب مارے ڈر کے منھ اپنا بند کر کے چپ
چاپ کھڑے ہو گئے اور جسودا جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ تو نے کس واسطے مٹی کھائی ہے گانوں
والے میری نندا کریں گے کہ یہ اپنے بیٹے کو کچھ کھانے کے واسطے نہیں دیتی ہے اس سے وہ مٹی کھاتا ہے

یہ بات سنتے ہی موہن پیارے ڈرتے ہوئے بولے کہ اے میّا یہ جھوٹھی بات تم سے کس نے کہی جو کوئی جھوٹھا کلنگ لگاوے تو میرا کیا قصور ہے تب جسوداجی نے کہا کہ شری داما تیرے ساتھی نے یہ بات مجھ سے کہی ہے جب شیام سندر نے شری داما کو ڈانٹ کر پوچھا کہ ارے میں نے کب مٹّی کھائی تھی تب وہ بولا کہ اے بھائی میں نے تمھاری ماتا سے کچھ نہیں کہا ہے جب جسوداجی نے کرشن جی کا ہاتھ پکڑ کر چھڑی دکھلا کر دھمکایا تب وہ بولے کہ اری میّا کہیں آدمی بھی مٹّی کھاتا ہے۔

دوہا

جھوٹھ کہت تو سے سنے مائی منھ نہ سہاے
نہیں مانے جو بات تو دکھلاؤں منھ بائے

یہ بات سن کر جسوداجی بولیں کہ میں تیری جھوٹھی باتوں کا بشواس نہیں کرتی جو تو سچا ہی تو اپنا منھ کھول کر دکھلاؤ یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے اپنا منھ کھول کر دکھلایا تو جسوداجی کو اُن کے منھ میں تینوں لوک کی چیزیں جس طرح پہلے دیکھ پڑی تھیں اُسی طرح پھر دکھلائی دیں تب جسوداجی نے گیان کی راہ سے اپنے من میں کہا کہ دیکھو میرے برابر بھی مورکھ نہ ہوگا جو ترلوکی ناتھ کو اپنا بیٹا جانتی ہوں یہ لڑکا آدمی نہ ہو کر نارائن جی کا اوتار معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ میں نے دو مرتبہ اس کے منھ میں تمام دنیا کی چیزیں دیکھی ہیں جب ایسا بچار کر جسوداجی اُن کی استت کرنے لگیں تب شیام سندر نے سمجھا کہ ابھی مجھ کو بہت لیلا کرنی ہیں اسے گیان ہر کرنا چاہیئے یہ بچار کر کرشن جی نے اپنی مایا جسوداجی پر پھیلا دی تب جسوداجی نے نند سے کہا کہ میں نے یہ سب چرتر موہن پیارے کے منھ میں دیکھا ہے یہ حال سُنکر نندجی بولے کہ جو بات گرگ جی کہہ گئے ہیں وہ سچ معلوم دیتی ہے۔

دوہا

نند کہت سن باوری ہرات کومل گات		سنے سانٹی دھادت بر[illegible] ین پایئے چھپات

سورٹھا

اچرج تیری بات کو جانے دیکھو کہا		گشل رہیں دؤو بھرات رام شیام [illegible]

یہ بات سنتے ہی جسوداجی نے نندلال جی کو اپنا بیٹا سمجھ کر گود میں اُٹھا لیا اور پیار کر کے بولی کہ اے پران پیارے جو ہاتھ میں نے تجھے سانٹی مارنے کو اُٹھایا تھا وہ ہاتھ میرا گل جائے اور جن آنکھوں سے تجھ کو گھورا تھا وہ آنکھیں پھوٹ جائیں اے بیٹا تم ماکھن اور مٹھائی چھوڑ کر مٹّی کیوں کھاتے ہو ایسا کہکر جسوداجی شیام سندر کو گھر کے بھیتر لے گئیں۔

ایک دن شیام اور بلرام لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے آپس میں کچھ جھگڑا ہوا تب بلرام جی نے شری کرشن جی سے کہا۔

دوہا	بول اُٹھے بلرام تب ان کے ماے نہ باپ		[illegible] جانیں نہیں لڑکر [illegible]

یہ بات سنتے ہی شیام سندر روتے ہوئے جسودا جی کے پاس جاکر بولے۔

چوپائی

میّا موہہ داؤ دکھہ دینھو　موسوں کہت مول کو لینھو
پن پن کہت کون تیری ماتا　کو تیرو تات کون تیرو بھراتا
گورے نند جسودا گوری　تم تو کارے آئے چوری
موسوں کہت دیو کی جائے　لے بسدیو یہاں بس آئے
مول کچھک بسدیو دینھو　تاکے پلٹے تمکو لینھو
کہا کروں یا رس کے مارے　میں نہیں کھیلن جات دوارے

اے ماتا بلداؤ بھیا کے سلانے سے سب لڑکے بھی مجھے یہی بات کہکر چڑھاتے ہیں تو سچ بتلاد کہ میں کس کا بیٹا ہوں یہ سنتے ہی جسودا گودھن کی قسم کھا کر بولیں کہ اے موہن پیارے میں تیری ماتا اور تو میرا بیٹا ہے۔

دوہا

باپ چھے ٹھاڑھے سنت سب نند شیام کی بات　لینھو گود اٹھائے ہنس سندر سانوں گات

گنیشو مورت یہ بات اپنی ماتا سے سن کر خوش ہوگئے اور پھر لڑکوں میں جاکر کھیلنے لگے جب کبھی رات کو موہن پیارے باہر کھیلنے کی اچھا کرتے تھے تب جسودا جی اُن سے کہتی تھیں کہ باہر مت جاؤ وہاں ہوّا کاٹ کھاتا ہے۔

دوہا

روپ دیکھ جاکے نہیں بدھ ہرانت نہ پاسے　تاؤسوں ڈر واسے تہہ جسمت دکھت سُواسے

پھر نند جی نے موہن پیارے کا مونڈن اور کن چھیدن کرکے براہمن اور اپنے ذات بھائیوں کو بھوجن کرایا جب شیام سندر کو پانچواں برس لگا تب گوال بالوں کے ساتھ برج گوکل کی گلیوں میں کھیلنے لگے۔

دوہا

جاکے گن گن اگم ات نگم نہ پاوت اور　سو پربھ کھیلت گوال سنگ بات ملے پریم کی ڈور

سورٹھا

کھیلت بھئی ابیر جننی ٹیرت شیام کو　آوہ دھام سبیر سانجھ سمے نہیں کھیلئے

اے راجہ سب برج بالا شیام اور بلرام کے روپ پر موہت ہو کر یہ اچھا رکھتی تھیں کہ وہ کسی طرح ہمارے گھر آویں تو ہم اُن کا درشن پاکر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیا کریں اس لیے شیام سندر انترجامی سب کی اچھا پوری کرنے کو اپنے گوپال بالوں سمیت اُنکے گھر جانے لگے اور گوپیاں بڑی خوشی سے دہی اور ماکھن کھلا کر ان کا

آدر سمان کرنے لگیں اور جو برجبالا گھر پہ نہیں رہتی تھی اُس کے خالی گھر میں بیدھڑک گھس کر دہی اور دودھ اور ماکھن اُس کا گوال بال اور بندروں کو کھلا کر آپ بھی کھاتے تھے جب سب کا پیٹ گورس کھاتے کھاتے بھر جاتا تھا تب دہی آدک پر تھوک کر ہانڈی اور مٹکی توڑ کر کہتے تھے کہ یہ کیسا دہی اور دودھ پڑا ہے جسکو کوئی نہیں کھاتا یہ اُپدرو دیکھ کر گوپیاں بہت منع کرتی تھیں تسپر بھی شیام سندر نہیں مانتے تھے تب برجبالا اُنکو چور پیا اُنکا نام دھر کر ہنسی سے پکارتی تھیں۔

دوہا

ماکھن پر پھر کھن دیکھ کے گوپن کیو اُپائے	دودھ دہی ماکھن مٹی رکھیں دور ڈرائے

جب گوپیاں دہی آدک چھینکے پر رکھنے لگیں جس میں شری کرشن جی کا ہاتھ نہ پہونچے تب شری کرشن جی نے یہ تدبیر نکالی کہ پہلے اوکھلی پہ پیڑھا رکھکر پھر اُس کے اوپر ایک لڑکے کو کھڑا کر دیتے تھے اور اُس کے کندھے پر آپ چڑھکر چھینکے پر سے دودھ اور ماکھن اُتار کر کھا جاتے تھے جب یہ تدبیر کرنے پر بھی بہت اونچے رہنے سے سب برتن نہیں اُتر سکتے تھے تب مرلی منوہر مرلی ہر اور لاٹھی سے اُس ہانڈی میں چھید کر کے دہی آدک انجلی میں روک کر کھاتے اور لٹاتے تھے۔

جب کوئی گوپی یہ حال انکا دیکھ کر گالیاں دیتی ہوئی پاس آتی تب موہنی روپ کو دیکھتے ہی ہنس دیتی تھی اور گوپیاں ماکھن دینے کے لالچ سے تالی بجا کر شیام سندر کو نچاتی تھیں۔

کبت

شنکر سے سر جا چین جیت انت دھیان دھرم بڑھاویں
نیک ہیے میں جو آوت ہی رس کھان مہا جڑ موڑھ کہاویں
جا پر سندر دیو بدھو نہیں وارت پران ابار لگاویں
تاہ اہیر کی چھوہریاں چھچھیاں بھر چھاچھ کو ناچ نچاویں

دوہا

گورس کو چھک لگیو دن پرت آوے لال	جسُمدہ دیں اُراہنو آویں سب برجبال

کبھی کبھی گوپیاں جسودا جی کے پاس جا کر کہتی تھیں کہ شری کرشن تمہارے بیٹے نے ہمارا دودھ اور دہی آدک چرا کر کھا لیا اور دوسرے لڑکوں اور بندروں کو کھلا کر ہماری مٹکی توڑ ڈالی ہم لوگ بہت چھپا چھپا کر اپنا دودھ اور ماکھن رکھتی ہیں تسپر بھی اُس کے ہاتھ سے نہیں بچتا کہاں تک تمہارا لحاظ کریں جو آپ کھا جاوے تو ہم کو سنتوکھ ہو پر وہ تو دوسرے گوال بالوں اور بندروں کو کھلا کر لٹا دیتا ہے اور ہماری رسوئیں اور پوجا کا مکان کل اور موتر کر کے خراب کر دیتا ہے تم اپنے کنہیا کو منع کرو تب جسودا جی سے شری کرشن جی بڑی غریبی سے کہتے تھے کہ اے ماتا یہ سب گوپیاں مجھکو جھوٹھا کلنک لگاتی ہیں تمہیں معلوم کون گوال بالی انکا دہی

اور دودھ کھا گیا ہو گا سیدھا نام میرا ہی انھوں نے سیکھ پایا ہے جو ہر روز آکر تم سے میری چغلی کھاتی ہیں بھلا تم یہ بچار کرو میں نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کس طرح چھینکے پر کی چیز اُتار لی ہوگی -

دوہا

بیں اَیئوں گھر چھانڑ کے کہوں کہوں نرجات ۔ آسئے سبے یہ سندری برتھا کہت اُٹھ پرات

اے ماتا یہ سب برجبالا مجھکو جمنا کنارے اور گلی کوچوں میں سے اپنے گھر زبردستی پکڑ لیجاتی ہیں اور اُن میں کوئی میرا منھ چومتی ہے اور کوئی میرا کپڑا کھینچتی ہے کوئی میری ٹوپی اُتار لیتی ہے کوئی میرے گال میں مکا مار کر کہتی ہے کہ تو ناچ اے ماتا یہ گوپیاں مجھکو بڑا دکھ دیتی ہیں تم گانوں چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ چل کر بسو ایسی میٹھی میٹھی باتیں موہن پیارے کی سُنکر جسوداجی نے گوپیوں کے کہنے کو سچ نہیں مانا۔

دوہا

ماکھن برجھو اُٹھاسے کے مات لیوار لاسے ۔ گوپین سوں بنتی کری رہیں سبے سرناسے

اسی طرح سب برجبالا اُرھنا دیتے وقت نندلال جی کی انوکھی باتیں سنکر خوشی خوشی اپنے گھر چلی آتی تھیں اور موہن پیارے نے نند اور جسودا کے سمجھانے پر کبھی دہی اور ماکھن کی چوری کرنا نہیں چھوڑا اور اندھیرے گھر میں بھی اپنے چندر مکھی پرکاش سے ماکھن آدک ڈھونڈھ کر کھا جاتے تھے اور جسوداجی اُرھنا دیتے وقت گوپیوں سے کہتی تھیں کہ یہ کام شیام سندر کا نہیں ہے بھلا تھیں نیاؤ کرو کہ اس چھوٹے لڑکے کا ہاتھ اونچے چھینکے پر کس طرح پہونچا ہو گا کسی دوسرے گوال کا یہ کام ہے تم لوگ جھوٹھا کلنک میرے پران پیارے کو لگاتی ہو جتنا تمھارا گورس آدک گیا ہو میرے یہاں سے لے جاؤ -

دوہا

جھوٹھو دوش بناسے کے نت اُٹھ آوت پرات ۔ منھ بولت لاج تج پھیر بناوت بات

جو تم لوگ سچی ہو تو چراتے وقت اس کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ یہ بات سن کر سب برجبالا اپنے اپنے گھر چلی گئیں

دوہا

اُٹھ گھر ٹر گئی یہ بات یہ سکھا برند لیے ساتھ ۔ ماکھن چوری کھات ہیں نند سوں برج ناتھ

سورٹھا

سب کے من ابھلاکھ چوری پکڑن پائیے ۔ دھرسے ماکھن راکھ یہی دھیان سب کے پیئے

اے راجہ جب کوئی برجبالا چوری کرتے وقت پہونچکر نندلال جی سے کہتی تھی کہ تم نے میرے سونے گھر میں آکر ماکھن اور دہی کی مٹکی میں کیوں ہاتھ ڈالا تب موہن پیارے اُس کو جواب دیتے تھے کہ میں دھوکھے سے اپنا گھر جان کر یہاں چلا آیا اور دہی میں چینٹی پڑ گئی تھی اس کو نکالتا ہوں اور جو کوئی برجبالا دہی وغیرہ کھاتے وقت آکر کہتی تھی کہ اے ماکھن چور تو ہمارا دہی کیوں کھاتا ہے تب موہن پیارے اُس گوپی کو اپنی

آنکھ کے اشارے سے پاس بلا کر دہی اور دودھ منھ میں لیے رہتے تھے اُس کے منھ اور آنکھوں پر لگا دیتے تھے جب تک وہ اپنی آنکھ اور منھ پوچھتی تھی تب تک آپ بھاگ کر اپنے گھر چلے آتے تھے اور جسوداجی اُن کو ہر روز سمجھایا کرتی تھیں کہ اے بیٹا نو لاکھ گئو میرے یہاں دودھ دہی دینے والی ہیں جتنا دودھ اور ماکھن تمہارا من چاہے کھایا اور لٹایا کرو کسی دوسرے کے گھر ماکھن اور دہی وغیرہ چرانے مت جاؤ سب گانوں والے مجھکو کہتے ہیں کہ تو اپنے بیٹے کو کھانا نہیں دیتی ہے اسی سے وہ سب کے گھر ماکھن اور دہی چرا کر کھاتا ہے جب گوکل باسی تمکو ماکھن چور کہکر پکارتے ہیں تب مارے شرم کے مجھ سے اپنا منھ کسی کو دکھایا نہیں جاتا جب یہ سب گوالن ہاٹ بازار کی دودھ دہی بیچنے والی ہر روز آکر تمھارا اُرھنا مجھے دیتی ہیں تب مارے لاج کے ڈوب جاتی ہوں نندجی یہ حال سن کر تمکو ماریں گے۔

سورٹھ

اُبجیو پوت سپوت نام دھراوت باپ کو	بڑے باپ کے پوت چور نام راکھیو جگت

یہ سنکر موہن پیارے بولے کہ اے ماتا اب میں گوالنوں کے گھر نہ جاؤں گا ایسا کہنے پر بھی اُنھوں نے دہی آدک چرا کر کھانا نہیں چھوڑا تب سب گوپیوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ ایک دن ماکھن چور کو دہی سمیت پکڑ کر جسوداکے پاس لیجانا چاہیئے ایک دن موہن پیارے کسی برجبالا کے گھر میں جاکر ماکھن آدک چرا کر کھاتے تھے جب کئی گوپیوں نے ملکر اُن کو پکڑ لیا اور اُن کے ساتھی گوال بال وہاں سے بھاگ گئے تب گوپیاں شیام سندر کو پکڑ کر جسودا جی کے پاس لے چلیں اُس وقت شری کرشن جی نے اپنی مایا سے ایسا چھل کیا کہ جو گوپی ہاتھ پکڑے لیے جاتی تھی اُسی کے پرش کا ہاتھ ماکھن منھ میں لگا کر اُس کو پکڑا دیا اور آپ وہاں سے انتردھیان ہو کر گوال بالوں میں کھیلنے لگے اور اُس گوپی نے کرشن بھگوان کی مایا سے یہ بھید نہیں جانا میں اپنے پت کا ہاتھ پکڑے لیے جاتی ہوں اور اس کی ساتھ والی گوپیوں نے بھی اُس کو نہیں پہچانا اور اُس برجبالا نے گوپیوں سمیت نندرانی کے پاس جاکر کہا کہ نندلال جی سے برج گوکل کا گورس نہیں بچتا ہمیشہ ہمارا دہی اور ماکھن چرا کر کھا جاتے ہیں جب دہی کھاتے وقت ان کو کوئی پکڑ لیتا ہے تب وہ کہتے ہیں کہ تم نے زبردستی میرے منھ میں دہی لگا دیا ہے اُن کے مارے کوئی بچھڑا بندھا رہنے نہیں پاتا کھول دیا کرتے ہیں ان میں بڑے بڑے چرتر بھرے ہیں سوائے ماکھن اور دہی چرانے کے ہماری انگیا بھی پھاڑ ڈالی ہے ان کو تم لڑکا مت سمجھو ہم لوگوں کو انکا حال کہتے ہوئے شرم لگتی ہے۔

دوہا

نت اُٹھ کھیات بھاگ سی گرہا دت نہ لجات	کرت بہت اُتپات ات سب کے گھر گھر جات

اور جب ہم لوگ اُرھنا دینے کے واسطے آتی ہیں تب تم بھی ہمیں جھوٹھی بناتی ہو دیکھو آج ہم ماکھن چور کو ماکھن چرا تے اور کھاتے پکڑ کر تمھارے پاس لائی ہیں جب گوپیاں اسی طرح کا بہت سا اُرھنا دے چکیں تب جسوداجی بولیں

کہ میرا موہن پیارا کہاں ہے اسے بن تم کیسے پکڑ لائی ہو ٹک اپنے چہرہ کا منھ تو دیکھو سب تمہارا سچ تمہارا کھل جائیگا میرا کنھیا تو کل سے گھر کے باہر بھی نہیں نکلا یہ بات سن کر جیسے اُس گوپی نے جو ہاتھ پکڑے تھی اپنے سوامی کا منھ دیکھا تب اپنا بیت دکھائی دیا یہ حال دیکھتے ہی اُس نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور شرمندہ ہو کر پچھتانے لگی تب جسودا جی نے سبھی ہو کر گوپیوں سے کہا کہ میرے لڑکے کو تم لوگ جھوٹھ چوری لگاتی ہو میرا کنھیا پانچ برس کا چوری کرنے کے لائق نہیں ہے تم میرے پران پیارے سے مت بولا کرو یہ بات گوپیوں سے کہکر جسودا جی نے مدھن پیارے سے کہا کہ اے بیٹا تو میرے منع کرنے سے بھی چوری کرنا نہیں چھوڑتا۔

دوہا

سُن سُن لاجت مرت ہیں تو نہیں مانت بات ۔ اب تو ہے راکھوں باندھ کے جانی تیری گھات

سورٹھا

ہو ہے تیرے شیام دودھ ماکھن میوہ مدھر ۔ سب کچھ تیرے دھام گھر جاسے بلاسے تو

یہ بات سنکر موہن پیارے نے تتلا کر کہا کہ اے ماتا تم ان لوگوں کے کہنے کا بشواس مت کرو یہ سب میرے پیچھے پیچھے پھرا کرتی ہیں کبھی تو پھیکا دودھ اور دہی کے برتن اور کبھی بچھڑا پکڑا کر اپنے گھر کا کام مجھ سے کراتی ہیں اور میری جھوٹھی چغلی آکر تم سے کھاتی ہیں یہ میٹھی بات سُن کر سب برجبالا شیام سندر کا منھ دیکھتی ہوئی اپنے اپنے گھر چلی گئیں پھر ایک دن شیام سندر کسی برجبالا کے گھر ماکھن آدک چرانے گئے اُس وقت وہ گوپی چارپائی پر سوتی تھی نند لال جی نے اُس برجبالا کی چوٹی چارپائی سے باندھ دی اور اُس کا ماکھن اور دہی گوال بالوں کے ساتھ آنند سے کھایا اور دودھ دہی کے برتن اور ایک مٹکا گھی کا جو بہت دنوں کا اُس کے گھر میں رکھا تھا توڑ ڈالا جب وہ گوپی برتنوں کا کھٹکا سنکر چلائی تب اڑوس پڑوس کی گوپیوں نے دوڑ کر نند لال جی کو پکڑ لیا اور جسودا جی کے پاس لے جاکر کہا۔

دوہا

یہی اُپدرو نت کو ست کرن کے کاج ۔ میں گہہ لائی شیام کو بانہہ پکڑ کے آج

اسکے ساتھ اُس دن گوپیوں نے سچی بن کر جسودا جی سے کہا کہ اپنے بیٹے کے گن دیکھو کہ میرے برتن توڑ ڈالے اور میری چوٹی چارپائی سے باندھ کر سب ماکھن اور دہی چرا کر کھا لیا اور ہم لوگوں کا کپڑا کھینچکر ننگی کر دیتا ہے اس کے مارے راستہ چلنے نہیں پاتی ہیں یہ بات سُنکر جسودا جی بولیں۔

کبت

پیارے ستائی کو من سن کسکی یہ کلیجے مانہہ جیوں ہے میرو کانھ کہا کر آیو ہے

موسوں کہو کو ٹک کچھ کہو نانہہ بالک سوں کیتو دُکھ دیکھ دیکھ کیسے کر پایو ہے

ماکھن کو ماٹ لے دوارے پر بیٹھے تول تول لیوری جا کو جیتو کھایو ہے

گورس سے کے کارن گوالی گودھو پسارت ہوں گاری مت دیو موگرینی کو جایو ہے

جب جسودا جی کو گوپیوں کی بات سچ معلوم ہوئی تب شیام سندر پر کرودھ کر کے کہا کہ تو نے اچھا چلن چوری کرنے کا سیکھا ہے اسے بیٹا میں نے تجھکو بار بار سمجھایا لیکن تو میرا کہنا نہیں مانتا اب میں تجھکو باندھکر گھر میں بیٹھا ل رکھوں گی یہ بات سنکر شیام سندر نے کہا کہ اے میا یہ گوپی مجھکو زبردستی پکڑ کر اپنے گھر لے گئی اور اس نے مجھ سے اپنے گھر کا کام کرایا اب جھوٹھا کلنک لگا کر اُلہنا دینے آئی ہے یہ بات موہن پیارے کی سنکر جسودا جی ہنسنے لگیں اور سب گوپیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں اے راجہ پریکھیت اسی طرح شیام سندر نئی نئی لیلا کر کے اپنی ماتا اور پتا اور برجناریوں کو سکھ دیتے تھے جو پریکھی پت آٹھوں پہر دودھ کے سمدر میں رہتے ہیں وہ پریم کے بس ہوکر گوپیوں کا دہی چرا کر کھاتے تھے ۔

دوہا

بشو بھرن پوکھن کرن کلپ ترور نام دھن برجباسی دھن برج دھن برج کی گائے		سو دودھ چوری کرت ہیں پریم بیس سکھ دھام جنکو ماکھن چور ہر نت اُٹھ گھر گھر کھائے

دیکھو جن پربرہم پرمیشور کے چرنوں کا دھیان برہما جی اور مہادیو جی آدک دیوتا آٹھوں پہر اپنے ہردے میں کرتے ہیں اور جلدی اُنکا درشن نہیں پاتے اُنکو برج کی اہیریاں ہاتھ پکڑ کر جسودا جی کے پاس لیجاتی تھیں اُن کی لیلا اور بھید کو کوئی نہیں جان سکتا اتنی کتھا سن کر راجہ پریکھیت نے پوچھا کہ اے سوامی نند اور جسودا جی نے کون ایسا تپ کیا تھا جس کے پھل سے پربرہم پرمیشور اُن کے بیٹے کہلائے اور اُن کو بال لیلا کر ایسا سکھ دیا اور یہ بات بسدیو اور دیوکی جی کو نصیب نہیں ہوئی شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھیت پچھلے جنم میں نند جی درون نام بسدیو تھے اور جسودا جی دھرا نام اُن کی استری تھیں دونوں نے برہما کی آگیا سے پرمیشور کا تپ بہت دن تک کیا تب نارائن جی نے پرسن ہوکر برہما جی سے کہا کہ تم ان کو درشن دیکر جو بردان مانگیں دو جب برہما جی نے اُن کو درشن دے کر کہا تم کو جو کچھ اچھا ہو وہ بردان مانگو تب اُنھوں نے ڈنڈوت کر کے بنتی کیا کہ ہم کو پرمیشور کی بھکت ملے برہما جی بولے کہ تم کو ایسی بھکت پرمیشور کی ہوگی جو دوسرے کو ملنا کٹھن ہے تم لوگ برج گوکل میں جاکر آدمی کا تن رکھو پربرہم پرمیشور سگن اوتار لیکر تم کو اپنی بال لیلا کا سکھ دکھاویں گے اُسی بردان کے پرتاپ سے درون نے نند جی کا اور دھرا نے جسودا جی کا جنم لیکر پرمیشور کی بال لیلا کا سکھ دیکھا تھا ۔

ادھیائے نواں

باندھنا جسودا جی کا شیام سندر کو اوکھل سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت ایک دن پرات سمے جسودا جی گوپیوں سمیت اپنے گھر میں دہی

متھتی تھیں متھانی کی آواز جو بادل کی طرح گرجتی تھی سنکر موہن پیارے نیند سے جاگے اور میا میا کرکے رونے اور پکارنے لگے جب متھانی کی زیادہ آواز ہونے سے اُنکا رونا کسی نے نہیں سنا تب وہ آپ اُٹھکر رونی صورت بنائے ہوئے جسوداجی کے پاس جاکر تتلا کر بولے کہ اے میا تو پکارنے پر بھی مجھکو کلیوا دینے نہیں آئی تجھکو اب تک گھر کے کام سے چھٹی نہیں ملی ایسا کہکر نندلال جی نے جسوداجی کی متھانی پکڑلی اور مٹکی میں سے ماکھن نکال نکال کر پھینکنے لگے نندرانی جھنجھلا کر بولی کہ اے بیٹا تو نے یہ کیا چلن نکالا ہے چل اُٹھو تجھے کلیوا دوں یہ سنکر نندلال جی نے کہا کہ پہلے تو نے کلیوا کیوں نہیں دیا اب میری بلا سے کلیوا لے جب جسوداجی نے شیام سندر کو بہلا کر گود میں اُٹھا لیا اور منھ چوم کر ماکھن روٹی کھانے کو دیا تب موہن پیارے خوش ہوکر کھانے لگے اور جسوداجی آنچل کی اوٹ کئے کھلانے لگیں اور شیام سندر اپنی ماتا کے جڑاؤ گہنے میں اپنا مُنھ دیکھکر خوش ہوتے تھے اور جسوداجی بڑے پریم سے اُن کو لیے بیٹھی تھیں اُسوقت شری کرشن جی نے اپنی مایا سے دودھ جو چولھے پر چڑھا تھا اُبلا دیا جب جسوداجی شری کرشن جی کو گود سے اُتار کر آپ دودھ بچانے چلی گئیں تب مرلی منوہر نے کرودھ کرکے من میں کہا کہ دیکھو ماتا نے دودھ کو مجھ سے اچھا جانا جو مجھ کو زمین پر پٹک کر دودھ کو اُتارنے چلی ہاں ایسا بچار کر نندلال جی نے برتن توڑکر سب دہی اور مٹھا گرا دیا اور ماکھن بھری مٹکی لیکر آپ گوال بالوں میں چلے گئے اور ایک اوکھلی جو وہاں اوندھی پڑی تھی اُسپر بیٹھ گئے تب اُن کے ساتھی لڑکوں نے کہا کہ تم ہمیشہ ہمارے گھر کا ماکھن اور دہی کھایا کرتے تھے آج اپنے گھر کا ہمیں بھی تو کھلاؤ یہ بات سنکر شیام سندر خوش ہوئے اور اپنے چاروں طرف سب کو بٹھال کر ماکھن بانٹ بانٹ کر کھانے لگے جب جسوداجی نے آکر آنگن میں دہی اور مٹھے کی کیچڑ دیکھی تب چھڑی ہاتھ میں لیکر جہاں شیام سندر ماکھن کھا رہے تھے وہاں جا پہونچی جسوداجی کو کرودھ میں آتے دیکھکر شری کرشن جی گوال بالوں سمیت بھاگ چلے اور جسوداجی اُن کے پیچھے دوڑیں۔

دوہا

آگے سندر شیام گھن پاچھے جسمت مائے
دامن جیوں دوڑی پھرے ہر نہیں پکڑے جائے

جب شیام سندر پکڑائی نہیں دیے تب جسوداجی بہت سی گوپیوں کو ساتھ لیکر شیام سندر کو پکڑنے کے واسطے دوڑیں تسپر بھی وہ ہاتھ نہیں آئے اے راجہ جس پر برہم پرمیشور نے اپنے دو پگ میں چودھوں لوک ناپ لیے تھے کس کو سامرتھ ہے کہ اُن کو پکڑ سکے جب جسوداآدک سب برجبالا دوڑتے دوڑتے تھک گئیں اور شیام سندر کے بدن تک بھی کسی کا ہاتھ نہ پہونچا تب دینا ناتھ بھگت آدھین اپنی ماتا کو دکھی دیکھکر اپنی اچھا سے آپ ماتا کے پاس آکر کھڑے ہوگئے تب جسوداجی نے اُن کو پکڑ لیا اور کرودھ میں ہوکر شری کرشن جی کو باندھنے کے واسطے رسی منگا کر کہا کہ میں تجھکو سمجھاتے سمجھاتے ہار گئی لیکن تو نے ماکھن اور دہی چرا کر کھانا نہیں چھوڑا اب تجھکو اسی اوکھل سے باندھوں گی جب یہ کہکر جسوداجی شیام سندر کو رسی سے باندھنے لگیں تب گوپیوں نے نندرانی سے ہنسکر کہا کہ ہم لوگوں کا کہنا تم کو جھوٹھ معلوم ہوتا تھا آج اپنا نقصان

دیکھکر تم کو بھی سچ معلوم ہو ایہ بہت اچھی بات ہے جو ماکھن چور کو باندھتی ہو جب جسوداجی شری کرشن جی کو باندھکر
رسّی میں گرہ دینے لگیں تب کرشن بھگوان کی مایا سے دو انگل رسّی چھوٹی ہو گئی اُس وقت جسوداجی نے گوپیوں سے
رسّی لانے کے واسطے کہا یہ بات سنکر برجبالا ہنسکر کہنے لگیں کہ انھوں نے ماکھن اور دہی بہت چُرا چُرا کر کھایا ہے
اُنکے باندھنے کو رسّی ہم لاتے ہیں جب گوپیاں اپنے اپنے گھر سے رسّی لائیں اور جسوداجی سب رسیوں میں
گانٹھ دے کر ماکھن چور کو باندھنے لگیں تب بھی کرشن بھگوان کی اچھا سے گانٹھ دیتے وقت وہ رسّی بھی چھوٹی ہو گئی
یہ مہا شیام سندر کی دیکھکر سب کو آشچرج معلوم ہوا جب رسّی پوری نہ ہونے سے جسودا آدک سب گوپیاں ہار
مان گئیں تب شیام سندر اپنی اچھا سے ایک چھوٹی رسّی میں بندھ گئے تب جسوداجی نے مارے غصّہ کے اُس رسّی
میں گانٹھ دے کر اوکھل سے باندھدیا اور سب برجناریوں کو سوگند دھرا کر کہا کہ کوئی اس کو مت کھولنا اور اسی
طرح بیکنٹھ ناتھ کو بندھا ہوا چھوڑ کر جسوداجی اپنے گھر کا کام کاج کرنے لگیں۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے
کہ اے راجہ پریکھیت جس پر برھم پرمیشور کا درشن برہماجی کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہ ایسے بھکت
کے بس رہتے ہیں کہ رسی میں بندھ گئے اور ایسی مایا پرمیشور کی زبردست ہے کہ جسوداجی نے دو مرتبہ اُنکے
مُنھ میں تینوں لوک کا بیوہار دیکھا تسپر بھی اُن کو نہ پہچان کر اوکھل سے باندھ دیا۔

	دوہا	
آپ بندھاوت پریم بس بھکتن چھوڑت پھند		کہت بید بانی بدت بھکت بچھل نند نند

اے راجہ پہلے جو گوپیاں شیام سندر کو باندھتے وقت ہنستی تھیں جسوداجی کے پیچھے اُن سب گوپیوں نے
موہن پیارے کو جب بندھے ہوئے اور اُداس دیکھا تب سب برجبالا اُن کے پریم میں رو کر اس طرح
پچھتانے لگیں کہ دیکھو ہم لوگوں نے کس واسطے رسّی اپنے گھر سے لادی جو ہمارا پران پیارا بندھ گیا پھر سب
گوپیوں نے جسوداجی کے پاس جا کر کہا کہ تم نے ماکھن اور دہی کھانے اور لٹانے کے کارن شیام سندر کو
باندھا ہے ہم سے اپرادھ ہوا جو تم کو آکر اُرہنا دیا اب ہمارے اوپر دیا کرکے انکو کھول دو۔

	دوہا	
بار بار دیکھت بدن ہچکین روو ت شیام		بچھرہ سے تیر وہیو کٹھن اہو نند بام

یہ بات سُن کر جسوداجی نے جھنجھلا کر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اب جھونٹھا پیار دکھلانے آئی ہو
ہر روز تھیں لوگ اُرہنا دینے کو آیا کرتی تھیں جب جسوداجی نے گوپیوں کا کہنا نہیں مانا تب برجبالا اُداس ہوکر
روتی ہوئی اپنے اپنے گھر چلی گئیں اُس وقت ایک لڑکے نے جا کر بلرام جی کہا کہ جسودا میّا نے شیام سندر کو
اوکھل سے باندھا ہے اور وہ بیٹھے رو رہے ہیں بلبھدرجی یہ بات سُن کر دوڑے گئے اور اپنے بھائی
کو بندھے دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اے بھائی میں تم کو ہر روز سمجھاتا تھا کہ گوپیوں کے گھر ماکھن چُرانے مت جایا
کرو نہیں تو ماتا مارے گی تم نے ہمارا کہنا نہیں مانا اب میں تمھارے چھڑانے کے واسطے جسودا میّا کے پاس

جاتا ہے ایسا کہہ کر بلرام جی جسودا جی کے پاس گئے اور اُن سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ماتا میرے بھائی کو چھوڑ دے اُس کے بدلے چاہے مجھے باندھ رکھ نہ معلوم تیرے کون جنم کے تپ کرنے سے یہ سنسار ہیں جنم لے کر تجھے بال لیلا کا سکھ دکھلاتے ہیں اور تو نے ان کو نہیں پہچان کر گورس کے نقصان کے بدلے باندھا ہے۔

دوہا

چھوٹو تنک جو اور کو نہ آج دیکھتوں سوے ۔ تو جتنی کچھ بس نہیں جو کچھ کرے سو ہوے

یہ بات سنکر جسودا جی بولیں کہ اے بلرام میری بات سنو آج مجھے کنھیا کو اچھی طرح سزا دینے دو میں نے اسکو بہت سمجھایا تسپر بھی اس نے گوپیوں کے جا کر ماکھن اور دہی چرانا نہیں چھوڑا یہ جتنا دیوں نے اس کا نام ماکھن چور رکھا ہے بھلا تمہیں بتلاؤ کہ میرے اس کو کون چیز کھانے کو نہیں ملتی ہے جو دودھ پرائے گھر دہی اور ماکھن چرا کر کھاتا ہے اور میرا کچھ کہنا نہیں مانتا جب گوپیاں آ کر مجھے اُرھنا دیتی ہیں تب میں مارے لاج کے ڈوب جاتی ہوں اور یہ سب جگہ جا کر دھوم مچاتا ہے گھر میں ایک ساعت نہیں بیٹھتا ہے اس لیئے میں نے آج اس کو دھمکانے کے لیئے باندھا ہے تسپر تم کہتے ہو کہ تجھکو دودھ اور ماکھن کنھیا سے بہت پیارا ہے یہ بات سن کر بلرام جی نے کہا کہ اے ماتا تجھے چھوڑ کر کس سے کہوں دوسرا میرے من کا رکھنے والا کون ہے اور اے میا گوپیاں جھوٹا اُرھنا موہن پیارے کا تجھکو دیتی ہیں سب گوپیاں شیام سندر سے پریت رکھکر اُن کو دیکھنے کے واسطے اُرہنا دینے کے بہانے سے تیرے پاس آتی ہیں۔

دوہا

دودھ ماکھن سب کانھ کو کاٹھے کی سب گاے ۔ موہو کو بل کانھ کو تو نہیں جانت ماے

یہ بات سن کر جسودا جی نے کہا کہ تم دونوں بھائیوں کی صلاح ہے جب بلرام جی کے کہنے پر بھی جسودا میا نے موہن پیارے کو نہیں چھوڑا تب بلدیو جی اچھا شیام سندر کی اسی طرح پہچان کر شری کرشن جی کے پاس آئے اور ہنسکر اُن سے کہا کہ آپ کی لیلا سوائے آپ کے دوسرا کون جان سکتا ہے۔

چوپائی

کہ تم چھورن باندھن ہارا ۔ تم چھورت باندھت سنسارا

اے بھائی تم جسودا میا کی بھگتی سے اُن کے ہاتھ بک گئے ہو تم دیتوں کے مارنے اور بھگتوں کے دکھ چھڑانے والے ہو کبھی بھی ہو تم ہمیشہ بھگت کے بس رہتے ہو اس کارن تمہارا کچھ بس بھگتوں پر نہیں چلتا۔

چوپائی

بھگتن کے بس رہت سدائی ۔ تا ہی تے کچھ ہو نہ بسائی

ایسا کہکر بلرام جی وہاں سے چلے آئے تب شیام سندر نے بچار کیا کہ نل کوبر اور منی گریو نام دو بیٹے کبیر دیوتا کے نارد منی کے شراپ دینے سے جو ہی کے دروازے پر ارجن کے ہو کر کھڑے ہیں اور یہاں اُنکا

جملا اور ارجن مشہور ہے اُن کو شاپ سے چھڑا کر اپنا درشن دینا چاہیئے اُنھیں کے اُدھار کرنے کے واسطے تو میں نے اپنی باندھ بندھوائی ہے۔

دوہا

برجباسی پرکھ بھکت ہت آپ بندھایو دام — تاہی دن تے پرکٹ بھیو دامودر اس نام۔

ادھیائے دسواں

اُدھار کرنا شیام سُندر کا نل کوبر اور مَن گریو کو

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سن کر شکدیو جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ بدھ پوربک حال دونوں درختوں کا بَرنن کیجئے کہ کس واسطے نارد جی نے اُن کو شاپ دیا تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پچھلے جنم میں نل کوبر اور مَن گریو دو بیٹے کُبیر دیوتا کے شری مہادیو جی کی بھکت کرنے سے دولتمند ہو کر کیلاس پہاڑ پر رہتے تھے ایک دن وہ دونوں اپنی اپنی استریوں کو ساتھ لیکر بن بہار کرنے گئے جب وہاں مدراپی کر متوالے ہوئے تب استریوں سمیت ننگے ہو ہو کر گنگا جی میں جل بہار کرنے لگے اور اُس وقت اچانک نارد جی وہاں آ پہونچے تب اُنکی استریاں نارد مُن کو دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہو کر اپنا اپنا کپڑا پہننے لگیں اور وہ دونوں متوالے جوانی کے غرور سے اندھے بن کر اُسی طرح کھڑے رہے اور دولت کے غرور سے اُنھوں نے نارد جی کو ڈنڈوت بھی نہیں کی اور اُن کو نارد جی کا آنا بُرا معلوم ہوا یہ حال دیکھکر نارد مُن نے اپنے مَن میں کہا کہ دیکھو اِن کو دولت کا گھمنڈ ہوا اس لیے کام اور کرودھ کے بس ہو کر اُس کو اچھا جانتے ہیں اور کسی کو کچھ نہیں سمجھتے اور آدمی دولت پانے سے پراستری مگن اور جیو ہمسا کر کے جوا کھیلتا ہے اور اپنے شریر کو ہمیشہ امر جان کر یہ نہیں سمجھتا کہ ایک دن ضرور اس کا ناش ہو جائے گا اور مرنے کے پیچھے اُس بدن کو پڑے رہنے سے کتے اور کیڑے کھا جائیں گے اور جلانے سے راکھ ہو جاوے گا اس لیے دھن دان آدمی کو اچھے اور بُرے کا بچار رکھنا چاہیئے اور غرور سے آدمی کو غرور نہیں ہوتا ہے اُس کو کیول پیٹ بھرنے سے کام رہتا ہے اور کنگال لوگ پرمیشور کے بھکت ہوتے ہیں اور دھن دولت والے سے ہر بھجن نہیں ہوتا اور اگیانی لوگ اس سنساری جھوٹھی مایا موہ میں پھنس کر اپنا بدن اور دھن اور پریوار کو دیکھکر خوش ہوتے ہیں اور گیانی اور ہر بھگت لوگ دھن دان اور کنگال ہونے میں بھی دُکھ اور سُکھ کو برابر جانتے ہیں ایسا بچار کر اُن دونوں کا گھمنڈ توڑنے کے واسطے نارد جی نے یہ شاپ دیا کہ تم دونوں بھائی آنولیکے درخت ہو کر سنسار میں رہو تب تمکو دولت کا غرور کرنے اور مدرا پینے کا سواد ملے گا جب کسی کو روگ پیدا ہوتا ہے تب وہ اُس کا دُکھ اُٹھا کر دوسرے کے دُکھ کو اُسی طرح جانتا ہے جس کے پاؤں میں کانٹا چُبھتا ہے وہ دوسرے کے کانٹے چبھنے اور درد ہونے کا حال جانتا ہے۔

چوپائی

جاکے پاؤں نہ جانے بوائی — سو کا جانے پیر پرائی

جب تک آدمی دُکھ نہیں پاتا تب تک اُس کو دوسرے کا دُکھ دیکھکر دیا نہیں آتی جوانی اور دھن کی شوبھا دھرم اور شیل اور لاج ہے وہ تم نے چھوڑدی اس لیے تم کو تھوڑے دن ڈنڈ بھوگنا پڑے گا جب اُن دونوں سے یہ بات سنی تب اُن کو اپنی دیہہ اور دھن کا غرور ٹوٹ گیا اور دونوں بھائی دوڑکر نارد جی کے چرنوں پر گرے اور ہاتھ جوڑکر بنے کیا کہ اس شاپ سے ہمارا اُدّھار کب ہوگا نارد مُن نے کہا کہ جب شری کرشن پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے متھراپُری میں جنم لیکر نند اور جسودا جی کے گھر بال لیلا کریں گے تب تمھارا اُدھار ہوگا۔

دوہا

مُو درشن کو کن سرس تجھے کیوں نہ بچارا — کرشن درش تم پاے کے ہو ہو تب اُدھار

اے راجہ پرچھیت اُسی شاپ سے وہ دونوں گوکل میں آکر جملا ارجن نام آنولے کے درخت ہوئے تھے اُس وقت شری کرشن جی اُن کا شاپ یاد کر کے اوکھل کو گھسیٹتے ہوئے اُن درختوں کے پاس چلے آئے اور دونوں درختوں کے بیچ میں اوکھل اڑاکر ایسا جھٹکا دیا کہ وہ دونوں جڑ سے اُکھڑ گئے اور اُن درختوں کے گرنے سے بڑی آواز آئی اور اُن کی جڑ سے دو پُرش بہت سندر اور تیجوان پرگٹ ہوگئے جب موہن پیارے نے اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیا تب دونوں بھائیوں نے اُس موہنی روپ کو ڈنڈوت اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ سوائے آپکے اور کون ہم ایسے ادھرمیوں کی سُدھ لے آپ جنم اور مرن سے رہت ہو کر کیول ہر بھکتوں کو سُکھ دینے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیتے ہیں اور سب سنسار آپکی مایا سے پیدا ہوتا ہے اور برہما آدک دیوتا آپکے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں نارد جی نے ہمارے اوپر بڑی کرپا کر کے شاپ دیا تھا جس کارن آپ کے چرنوں کا درشن ہو کر سب دُکھ ہمارا چھوٹ گیا جس طرح سورج اور چندرما کی روشنی سے سب چیز دکھائی دیتی ہے اور اندھیرے میں کچھ نہیں سوجھ پڑتا اُسی طرح آپ کا بھجن اور اسمرن کرنے سے گیان کی آنکھیں کھُل جاتی ہیں اور جو آدمی آپ سے بمکھ ہیں اُنکو اندھا سمجھنا چاہیے یہ سب استت سنکر کرشن بھگوان بولے کہ نارد مُن نے تم لوگوں کو گوکل میں درخت بنا دیا تھا اُنھیں کی کرپا سے تم کو ہمارا درشن ملا اب جو کچھ تمکو اچھا ہو وہ بردان مانگو ایسی کرپا اپنے اوپر دیکھ کر نل کوبر اور منی گریو نے بنے کیا کہ اے مہا پربھو جب آپ کا درشن ملا تب ہم لوگوں کو کسی بات کی اچھا نہیں رہی لیکن اتنا بردان کرپا کر کے دیجئے کہ ہمارے ہردے میں نودھا بھگت آپ کی سدا بنی رہے یہ بات سنکر شیام سندر خوش ہوئے اور اچھا پورنک اُن کو بردان دیکر بدا کیا تب دونوں بھائی بمان پر بیٹھ کر کبیر لوک کو چلے گئے ۔

ادھیائے گیارھواں

نند جی کا گوکل چھوڑ کر برندابن میں بسنا

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت جب وہ دونوں درخت گر پڑے تب درخت گرنے کی آواز سنکر

جسوداجی بہت گھبراہٹ سے دوڑی آئیں اور جس جگہ شری کرشن جی کو باندھ گئی تھیں وہاں اُن کو نہیں دیکھا تب بہت گھبراکر شیام سندر کا نام لے لے کر پکارنے لگیں اور نندجی بھی جسودا جی کا چلانا سنکر وہاں دوڑے آئے اور جہاں دونوں درخت گرے تھے وہاں پر کیا دیکھا کہ ان درختوں کے بیچ میں نند لال جی اوکھل سے بندھے سکڑے بیٹھے ہیں تب نندجی نے موہن پیارے کو اوکھل سے کھول کر گود میں اُٹھالیا اور چھاتی سے لگا کر رونے لگے اور جسودا جی پر کرود کرکے کہنے لگے کہ تونے میرے پران پیارے کو اوکھل سے کیوں باندھا تھا آج پرمیشور نے اسکا پران بچایا اُسوقت موہن پیارے جسوداجی کی طرف کنکھیوں سے دیکھکر اپنی آنکھ ملتے جاتے تھے تب جسوداجی نے اُن کو نندجی کی گود سے لیکر اپنے گلے سے لگالیا جیسے سانپ اپنا کھویا ہوا من پاوے ویسی خوشی جسوداجی کو ہوئی اور گوپیاں موہن پیارے کا پران بچنے سے بہت خوش ہوئیں اور نند اور اپنند آدک وہاں اکٹھا ہوکر آپس میں کہنے لگے کہ ایسا یا نا درخت آندھی آئے بغیر جڑ سے کیونکر اُکھڑ گیا اس بات کا بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے تب گوال بالوں نے جو سب چرتر دیکھا تھا جیوں کا تیوں کہہ سنایا لیکن اُن لڑکوں کی بات کوئی بشواس نہ کرکے آپس میں کہنے لگے کہ موہن پیارے سے اتنے بڑے درخت کیونکر گرے ہوں گے دوسرے کے کہا کہ ایسا ہی ہوا ہوگا پرمیشور کی گت پرمیشور جانے دوسرا کون جان سکتا ہے اسی طرح سب کوئی تعجب کی باتیں کرتے ہوئے موہن پیارے کو گھر میں لے آئے اور نندجی نے دان اور دچھنا براہمنوں اور کنگالوں کو دیکر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے بیٹا تمکو بھی کوئی آدمی درخت میں سے نکلتے ہوئے دکھلائی دیا تھا برجناتھ جی نے کہا کہ اے بابا میں نے کچھ نہیں دیکھا یہ میٹھی بات سنتے ہی نندجی نے انکو اپنے گلے سے لگالیا اور اُن کے بدن میں جو دھول لگی تھی اُسکو پوچھ ڈالا تب نند لال جی بولے۔

سورٹھ

ماکھن لاری مات بھوکھ لگی موکو بہت
آج نہ کھایو پرات سنت بچن جسمت ہنسی

یہ بات سنتے ہی جسوداجی نے ماکھن روٹی اور میوہ مٹھائی آدک لادیا اور موہن پیارے نے گوال بالوں سمیت بڑے آنند سے بھوجن کیا جب شری کرشن جی کی برس گانٹھ کا دن آیا تب نندجی نے اپنے ذات بھائیوں اور برہمنوں کو اور پور بک کھلا کر بڑی خوشی منائی اور اُپنند آدک گوالوں سے کہا کہ گوکل میں ہمیشہ نت نیا اتپات اُٹھتا ہے اسلیے دوسرے استھان پر جہاں گھاس اور پانی کا سکھ ہو چل کر بسنا چاہیئے یہ سنکر اُپنند نے کہا کہ برندابن میں جہاں گوبردھن پربت ہے وہاں چل کر رہو تو بہت آرام پاویں گے جب یہ صلاح سب کو بھلی معلوم ہوئی تب دوسرے دن اچھی ساعت میں نندجی اپنے ذات بھائی گوکل باسی اور گھر کے اسباب سمیت برندابن کو گئے اور سندھیا سمے پہونچکر برنداد یبی کا پوجن کیا اور خوشی سے وہاں رہنے لگے شیام سندر کی کرپا سے سب برندابن پھل اور پھول اور گھاس آدک سے ہرا بھرا ہوگیا اور سب طرح کے سندر پنچھی بولنے لگے اور سب لوگ وہاں اپنے واسطے اچھے اچھے مکان بنا کر خوشی سے رہنے لگے اور گئو اور بچھڑے آدک نے وہاں چرنے کا بہت سکھ پایا اور سب کوئی نئی نئی لیلا بیکنٹھ ناتھ کی دیکھ کر سکھ پاتے تھے۔

دوہا

سکھ جسمت اور نند کو کو کر سکے بکھان
سکل سکھن کی کھان ہر جہان رہے سکھ مان

اے راجہ جب برجناتھ جی پانچ برس کے ہوئے تب اُنھوں نے نند رانی سے کہا کہ اے میّا میں بھی بچھڑا چرانے جاؤں گا تو بل داؤ بھیّا سے کہدے کہ بن میں مجھکو اکیلا نہ چھوڑیں تب جسودا جی بولیں کہ اے بیٹا بچھڑا چرانے کے تمھارے یہاں بہت لڑکے نوکر ہیں میری آنکھوں کے سامنے سے الگ نہ ہو یہ سُن کر نند لال جی نے کہا کہ جو تو مجھکو بچھڑا چرانے اور کھیلنے کے واسطے جنگل میں نہ جانے دے گی تو میں ماکھن روٹی نہیں کھاؤں گا جب جسودا جی کنہیا جی کی ہٹھ کرنے سے ہار گئیں تب اچھی ساعت میں براہمنوں کو کچھ دان دے کر سب گوال بالوں کو بلا کر شیام اور بلرام کو سونپ کر اُن سے کہا کہ تم لوگ بچھڑے چرانے بہت دور مت جانا اور سانجھ ہونے سے پہلے دونوں بھائیوں کو گھر لے آنا اور اُن کو جنگل میں اکیلے نہ چھوڑ کر اپنے ساتھ لیے رہنا جب اس طرح سمجھا کر شری کرشن اور بلرام کو بچھڑے چرانے کے واسطے بدا کیا تب شیام اور بلرام گوال بالوں سمیت جمنا کنارے بچھڑے چرا کر آپس میں کھیلنے لگے۔

دوہا

دیے بچھ بگراے سب چرن آپنے رنگ ۔ بچھ چراوت نندست مل گوالن کے سنگ

سورٹھہ

اُر نکتن کی مال شیش مکٹ کٹ پیت پٹ ۔ ہاتھ لکٹیا لال ڈولت گوالن سنگ پربھ

دوہا

ماکھن روٹی اور جل سیتل چھاک بنائے ۔ دیکھو جلدی گوال سنگ جیمت بنہ بتھائے

جب کنس نے سنا کہ نند آدک گوپ گوکل چھوڑ کر برنداین بسے ہیں تب اُس نے بتساسر کو بلا کر بیڑہ کر کے شیام سندر کو مارنے کے واسطے بھیجا جب بتساسُر بچھڑا روپ بن کر برنداین میں آیا اور جو بچھڑے شیام سندر چراتے تھے اُن میں وہ بھی مل کر چرنے لگا اور اُس کو دیکھتے ہی سب بچھڑے اِدھر اُدھر بھاگ گئے تب شیام سندر انترجامی نے اُس کو پہچان کر آنکھ کے اشارے سے بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی یہ راچھس کنس کے بھیجنے سے بچھڑا روپ بن کر میرے مارنے کے واسطے آیا ہے جب بتساسُر اپنی گھات لگائے ہوئے چرتے چرتے شری کرشن جی کے پاس آ پہونچا تب موہن پیارے نے اُس کا پچھلا پانوں پکڑ کر گھمایا اور ایک درخت کی جڑ پر ایسا پٹکا کہ جان اُس کی نکل گئی اُس وقت دیوتوں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور گوال بال بولے کہ اے نند لال جی تم نے بہت اچھا کیا جو اس کپٹ روپ راچھس کو مار ڈالا نہیں تو یہ ہم سب کو کھا جاتا پھر آپس میں سب خوش ہو کر کھیلنے لگے جب راجہ کنس نے بتساسر کے مرنے کا حال سُنا تب سوچ کر کے بکاسُر اُس کے بھائی کو بھیجا وہ بگلا روپ ہو کر برنداین میں آیا اور جمنا کنارے پہاڑ کی صورت بنکر اس گھات میں بیٹھا کہ شری کرشن آویں تو مچھلی کی طرح اُن کو نگل جاؤں اور شیام سندر نے اُس کو دیکھتے ہی جانا کہ یہ راچھس ہے اور کسی گوال نے نہیں پہچانا جب گوال بالوں نے موہن پیارے سے کہا کہ اے بھائی

ہم نے تو کبھی اتنا بڑا بگلا نہیں دیکھا تب شیام سندر بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو ہم اسے ماریں گے ایسا کہہ کر نندلال جی گوال بالوں سمیت منع کرنے پر بھی اُس بگلے کے پاس چلے گئے تب وہ شیام سندر کو اُٹھا کر نگل گیا اور منھ اپنا بند کر کے خوش ہو کر من میں کہنے لگا کہ آج میں نے بتساسر اپنے بھائی کا بدلا لیا اور یہ حال دیکھتے ہی سب گوال بال بیاکل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگ جسودا جی سے جنھوں نے اپنا بیٹا ہم کو سونپ دیا تھا کیا کہیں گے اُس وقت بلبھدر جی بھی نہیں معلوم کہاں پیچھے رہ گئے ہیں ایسا کہتے اور روتے ہوئے گوال بال مارے ڈر کے وہاں سے بھاگے جب تھوڑی دور پر بلبھدر جی سے بھینٹ ہوئی تب اُن لڑکوں نے بلبھدر جی سے کہا کہ ہمارے منع کرنے پر موہن پیارے بگلے کے پاس چلے گئے اور وہ اُن کو نگل گیا بلبھدر جی بولے کہ تم مت ڈرو نندلال جی اُس کو مار کر پھر تم سے آملیں گے جب شری کرشن جی نے گوال بالوں کو دُکھی دیکھا تب اپنے بدن میں ایسی جوالا یعنی گرمی پیدا کی کہ اُس بگلے کا پیٹ جلنے لگا جب اُس راچھس نے بیاکل ہو کر شیام سندر کو اُگل دیا تب شری کرشن جی نے ایک پلہ اُس کپٹی بگلے کی چونچ کا پانوں کے نیچے دبا کر اور دوسرا پلہ چونچ کا ہاتھ سے پکڑ کر چیر ڈالا تب وہ بگلا مر گیا اُس وقت دیوتوں نے بڑی خوشی سے باجن بجائے۔

دوہا

بکاسُر سُر گیو ادہم اسُر سَن تیاگ ۔۔۔ سر ہر کھت بر کھت سُمن گگن سہت انراگ

جب مرتے وقت اُس بگلے نے بڑی آواز کی تب بلرام جی نے گوال بالوں سے کہا کہ دیکھو کنہیا نے راچھس کو مار ڈالا چلو ہم لوگ بھی دیکھیں جب سب لڑکے اور بلرام جی وہاں پر گئے تب نندلال جی نے اپنے سکھا لوگوں سے کہا کہ ہم نے چونچ پھاڑ کر اس کو مارا ہے یہ بات سنتے ہی سب گوال بال پرمیشور کو منا کر کہنے لگے کہ آج نندلال جی کا پران نارائن جی نے بچایا اور تینوں لوک میں اُنکا مارنے والا کوئی نہیں ہے جب سے یہ پیدا ہوئے تب سے انھوں نے کئی راچھسوں کو مار ڈالا یہ ہمارا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے جو ہم ان کے سکھا کہاتے ہیں جب موہن پیارے سانجھ سمے گوال بالوں اور بچھڑوں سمیت ہنستے اور کھیلتے ہوئے اپنے گھر آئے تب مُرلی کی دھن سُنتے ہی سب برج بالا خوش ہو کر اپنے اپنے گھر سے باہر نکل آئیں اور بنواری لال کی چھب دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اور گوال بالوں نے اپنی اپنی ماتا اور جسودا جی آدک سے بکاسُر اور بتساسُر دونوں راچھسوں کے مارے جانے کا سب حال جیوں کا تیوں کہہ دیا۔

دوہا

موہن لیلا نند سوں گوالن کہی سنائے ۔۔۔ دیبی دیو منانے کے مات لیو اُر لائے
سُن گوالن کے مکھن تے بتساسر کو گھات ۔۔۔ جسمت سب کے پانوں پر بار بار بچھپتات

سورٹھہ

بھئی مہر اُر تراس بیچے آج ہر اسر سے ۔۔۔ میں نہ بگاڑیو کاہ بھئے سہایک آئے بیدھ

اے راجہ اُس دن بھی نند جی نے بہت دان موہن پیارے کے ہاتھ سے دلواکر کہا کہ ہم لوگ گوکل چھوڑکر برنداین آبسے تسپر بھی ہر روز نیئے نیئے اتپات شری کرشن جی کے پیچھے اُٹھا کرتے ہیں اب یہاں سے بھاگ کر کہاں جاویں پرمیشور کی کرپا سے ہمارے کُل کے دیوتا سہایک ہوئے جو شیام سندر کا پران راچھسوں کے ہاتھ سے بچا اور جسودا جی بہت پچھتا کر نند لال جی کو سمجھانے لگیں کہ اے بیٹا تم بن میں مت جایا کرو تمھارے پیچھے بہت سے راچھس لگے رہتے ہیں تب موہن پیارے نے کہا کہ اے میا مجھکو جنگل میں گوال بال اکیلے چھوڑ دیتے ہیں اور میں اُنکے ہاتھ سے بہت دُکھ پاتا ہوں اب میری بلا سے بچھڑا چرانے جائے تو مجھ کو چکئی بھونرا منگا دے میں گانوں میں کھیلا کروں۔

	دوہا	

موہ لیو من جنن کو مدھرے بچن سنائے
بتسا سُر کو سوچ ڈر چھن میں دیو مٹائے

اے راجہ جسودا جی نے خوش ہو کر اُسی وقت انکو چکئی بھونرا منگا دیا تب وہ گوال بالوں کے ساتھ اُس سے کھیلنے لگے اور گوپیاں نند لال جی کے ساتھ بہت پریت رکھکر ایک ساعت بنا دیکھے اُن کے نہیں رہتی تھیں اس لئے جب چکئی کھیلنے میں کوئی برجبالہ اُن کے پاس آکر کھڑی ہوتی تب نند لال جی ہنسی کی راہ سے چکئی گھما کر اُس کے گہنے میں جو گلے میں پہنے رہتی تھیں پھنسا کر اس کو چھیڑتے تھے اور وہ گوپیاں انتہ کرن سے خوش رہ کر ظاہر میں گالیاں دیتی تھیں اور جب شری کرشن جی کسی سے جامن اور بیر آدک پھل مول لیکر جو اناج اُس کو دیتے تھے وہ شری کرشن جی کی مہما سے موتی اور رتن ہو جاتا تھا اس لیے بہت برجبالہ بیچنے کے بہانے سے لالچ کے مارے اُن کے یہاں آتی تھیں اور موہن پیارے اسی طرح ہر روز نئی لیلا کر کے برنداین باسیوں کو سکھ دیتے تھے۔

		دوہا		
	بہرت جن کے سدن میں برہم سچدانند		دھن دھن برج کی نار دھن جسودا دھن نند	
		سورٹھا		
	جہاں چراوت گائے سکل سرن سر مکٹ من		بہ کہ دیو سہاین دھن دھن برنداین	

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا گوال بالوں نے پچھلے جنم میں بڑا اپُن کیا تھا اس سبب سے پربرھم پرمیشور کے ساتھ جن کا درشن برہما جی وغیرہ کو دھیان میں جلدی نہیں ملتا ہے وہ سب کھیلتے تھے۔

ادھیائے بارھواں [۱۲] - مارنا شری کرشن جی کا اگھا سُر دیت کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شری کرشن جی جمنا کنارے کھیلنے گئے وہاں پر شیام سندر

نٹور روپ بنائے پیتامبر کی کچھنی کاچھے کریٹ مکٹ کنڈ پہنے اُپرنا اوڑھے لکٹیا ہاتھ میں سیلے ایک سکھا کے ساتھ کندھے پر ہاتھ دھرے ہوئے کھڑے تھے وہاں شری رادھا برکھبان دلاری جو لچھمی جی کا اوتار بہت سندر سات آٹھ برس کی تھیں اسنان کرنے گئیں جب شیام سندر اور شری رادھاجی کی آنکھیں سامنے ہوئیں تب پچھلی پریت یاد کر کے شری کرشن جی اُنپر موہت ہوگئے اور شیاماکا پریم بھی اُنپر لگ گیا جب دونوں کی پریت انتہ کرن سے بڑھی تب برندابن بہاری نے ہنسکر پوچھا کہ تمہارا کیانام اور تم کس کی بیٹی بہت سندرا اور گوری ہو آج تک ہم نے تم کو کبھی نہیں دیکھا تھا یہ بات پریت بھری ہوئی سنکر شیاماجی بولیں کہ میں برکھبان جی کی بیٹی ہوں اور رادھکا میرا نام ہے میں اپنے گھر میں سکھیوں کے ساتھ کھیلا کرتی ہوں باہر نہیں نکلتی اس لیے تم نے مجھکو نہیں دیکھا ہوگا پر میں نے سنا تھا کہ نند کا بیٹا گوپیوں کا ماکھن چُرا چُرا کر کھایا کرتا ہے آج میں نے تم کو دیکھا تمھیں نندکمار ہو یہ سنکر موہن پیارے نے کہا کہ ہمنے تمہارا کیا چرایا ہے میرا من تمہارے ساتھ کھیلنے کو چاہتا ہے تم دو گھڑی آکر کھیلا کرو شیام سندر کی پیاری پیاری باتیں سن کر شری رادھاجی بھی انتہ کرن سے اُن پر موہت ہوگئیں لیکن سکھیوں کے ڈر سے پریم اپنا ظاہر نہیں کیا۔

دوہا

اُکست پریت پرکنٹھ نہیں دوُو ہردے چھپاے ۔ من موہن پیاری چلی گھر کو نین چلاے

اُس وقت تو شری رادھاجی یہ باتیں کر کے اپنے گھر کو چلی گئیں پر من اُنکا موہن پیارے میں لگا رہا شام کے وقت شری رادھاجی اپنی ماتا سے دودھ دُہانے کا بہانہ کر کے کھرک میں موہن پیارے سے بھینٹ کرنے کو چلیں۔

دوہا

ئے ماتا سے دوہنی چلی دہاون گاے ۔ من اٹکیو نندلال سوں گئی کھرک سُبھاے

سورٹھا

مگ مگ سوچت جاے کت دیکھوں وہ سانورو ۔ جن من لیو چرائے کھرک ملن موسوں کہیو

اے راجہ پریچھت جب رادھا پیاری اور موہن پیارے سے کھرک میں بھینٹ ہوئی تب شیام سندر نے اپنی مایا سے گھٹا اور بدلی پرگٹ کر کے اُسی سمئے پریم پوربک اُن سے باتیں کیں جب رادھا پیاری دیر ہونے سے ہڑبڑا کر اپنے گھر چلیں تب موہن پیارے نے ان کی ساری آپ اوڑھ لی اور اپنا پیتامبر اُنھیں دیدیا جب موہن پیارے وہ ساری اوڑھے ہوئے اپنے گھر آئے تب جسوداجی نے اُن کو دیکھ کر اپنے من میں بچار کیا کہ اُس نے کسی گوپی سے پریت کر کے اُس کی ساری لے لی ہے شری کرشن انترجامی نے جسوداجی کے من کا حال جان کر کہا کہ اے میا آج میں جمنا کنارے گئوؤں کو پانی پلانے گیا تھا وہاں ایک گوپی اپنی ساری رکھکر اسنان کرنے لگی ایک گئو وہاں سے بھاگی جب میں گئو ہورنے گیا تب اُس گوپی نے ڈر کے مارے جلدی میں میرا پیتامبر جو جمنا کے کنارے رکھا تھا پہن لیا اور اپنی ساری چھوڑ کر چلی گئی وہ برجبالا میری پہچانی ہوئی ہے ابھی جا کر اپنا پیتامبر لیے آتا ہوں یہ کہکر

وہاں سے باہر چلے آئے اور اپنی مایا سے اُسی پیاری کو پیتامبر بنالیا اور پھر جسُودا جی کے پاس جاکر کہا
کہ میں اپنا پیتامبر بدل لایا جسُودا جی اُن کی بات سچ مان کرچپ ہو رہیں اور رادھا پیاری دودھ دہاکر شیام سندر
کا پیتامبر پہنے ہوئے اپنے دروازے تک پہونچیں اور گھبراکر اپنی ماتا کو پکارا اُن کی آواز سنتے ہی کیرت ماتا دوڑی
آئیں اور اپنی بیٹی کو گھبرائی ہوئی دیکھکر پوچھا کہ اے بیٹی تو اپنے گھر سے ابھی بھلی چنگی گئی تھی تیرا حال کیا ہو گیا تب
رادھا پیاری نے کہا کہ ایک لڑکی جس کا نام میں نہیں جانتی میرے ساتھ چلی آتی تھی اُس کو سانپ نے کاٹا وہ
بیہوش ہوکر گر پڑی تب میں ڈر گئی جب نندکمار کے جھاڑنے سے وہ اچھی ہو گئی تب میں اپنے گھر آئی یہ بات سنتے ہی
کیرت ماتا نے رادھا پیاری کو گلے سے لگاکر کہا کہ تجھکو پرمیشور نے موت سے بچایا میں تجھ کو بار بار منع کرتی ہوں تو
میرا کہنا نہیں مانتی ہے کبھی باہر دور کھیلنے اور کبھی جمنا نہانے اور کبھی کھرک میں دودھ دُہانے جایا کرتی ہے اور
کھیلتے وقت آسمان کی طرف دیکھکر زمین پر اپنا پاؤں نہیں دھرتی آج سے کہیں باہر کھیلنے مت جایا کر یہ بات اپنی
ماتا سے سن کر رادھا پیاری اپنے من میں کہنے لگیں کہ آج میں نے اپنی ماتا سے اچھا چھل کیا اور موہنی مورت
کا دھیان ہردے میں رکھکر اپنی ماتا سے کہا اب میں باہر نہ جاکر گاؤں اور گھر ہی میں کھیلا کروں گی اے راجہ پریچھت
رادھا پیاری کے من میں موہن پیارے ایسے بس گئے تھے کہ بنا اُن کے دیکھے رادھا پیاری کو چین نہیں پڑتی تھی
اس کارن تیسرے دن پھر رادھا پیاری دودھ دہانے کے بہانے سے شیام سندر کے گھر پر آئیں اور مارے شرم
کے بھیتر نہیں گئیں دروازے ہی پر سے شیام سندر کو پکارا رادھا پیاری کی آواز سنتے ہی موہن پیارے نے
جسُودا جی سے کہا کہ اے میا کل میں جمنا کنارے راہ بھول گیا تھا ایک گوپی میرا ہاتھ پکڑ کے گاؤں میں پہونچا گئی
تب میں گھر پہونچا نہیں تو نہ معلوم بھول کر کہاں چلا جاتا سو وہی برجبالا میرے ساتھ کھیلنے آئی ہے پر تیرے ڈر سے
یہاں نہیں آتی ہے تو اُسے بھیتر بلا دے یہ کہکر شیام سندر نے اپنی مایا جسُودا جی پر ایسی ڈال دی کہ اُن کو بھی رادھا
پیاری کی ماں محبت ہو گئی تب جسُودا جی نے شیام سندر سے کہا کہ اُس کو بھیتر بلا لے یہ بات سنتے ہی موہن پیارے
جب رادھا پیاری کی بانہہ پکڑ کر بھیتر لے آئے تب جسُودا جی نے اُن کی سندرتائی دیکھکر بڑے پریم سے اپنے پاس
بٹھاکر پوچھا کہ اے بیٹی تو کون گاؤں میں رہتی ہے میں نے آج تک تجھکو کبھی نہیں دیکھا تیرا اور تیرے ماتا پتا کا کیا
نام ہے کل میرا موہن پیارا راہ بھول گیا تھا تو نے بہت اچھا کیا کہ اس کو گاؤں میں پہونچا دیا شیاما نے کہا کہ میرا نام رادھکا ہے

دوہا

میں بیٹی برکھبھان کی تم کو جانت مائے
بہت بار ملتو بھیو جمنا کے تت آئے

یہ سنکر جسُودا جی نے کہا میں جانتی ہوں کہ تیری ماتا بڑی کلونتی اور برکھبان تیرا پتا بڑا دھیٹھ ہے تب رادھا
پیاری ہنسکر بولی کہ میرے باپ نے تمسے کیا ڈھٹھائی کی تھی یہ پریم بھری ہوئی باتیں سنتے ہی جسودا جی نے رادھا
پیاری کو اپنے گلے سے لگاکر بہت پیار کیا اور من میں بچار کیا کہ اس کنہیا کا بیاہ موہن پیارے سے ہوتا تو بہت اچھا
تھا پھر جسُودا جی نے رادھا پیاری کا سر گوندھکر شرنگار کیا اور بہت اچھا گہنا اور کپڑا پہناکر میوہ اور مٹھائی اور تل چاولی

اُس کی گود میں ڈال کہا کہ تو کنہیا کے ساتھ جا کر کھیل یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری خوش ہو کر نندلال جی کے ساتھ کھیلنے لگی اے راجہ پریچھیت شیاما اور شیام ایسے سندر تھے کہ جن کے روپ کا برنن شیش جی اور گنیش جی بھی نہیں کر سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو اُن کی تعریف کر سکے۔

دوہا

کھیلت دو و جھگڑن لگے بھرے پرم اہلاد ۔ مانو گھن اور دامنی کرت پرسپر باد

(اہلاد = آنند ۱۲ ۔ دامنی = بجلی ۱۲ ۔ باد = جھگڑا ۱۲)

جسودا جی اُن دونوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور رادھا پیاری سے کہا کہ ہر روز یہاں آ کر میرے موہن پیارے کے ساتھ کھیلا کرو اور شیام سندر رادھا پیاری سے ہنس کر بولے کہ تم لاج چھوڑ کر ہمارے یہاں کھیلنے آیا کرو تمہارے ساتھ کھیلنے سے میرا من بہت پرسن ہوتا ہے رادھا پیاری یہ بات موہن پیارے کی سُن کر مُسکراتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی۔

دوہا

پرم ناگری رادھکا اُت ناگر برج چند ۔ کرت آپنی گھات دوو بندھے پریم کے پھند

جب رادھا پیاری شرنگار کیے ہوئے اپنے گھر پہونچی تب کیرت اُن کی ماتا نے پوچھا کہ تو کہاں گئی تھی اور تیرا شرنگار کس نے کر دیا ہے تب رادھا پیاری بولیں کہ میں جسودا کے گھر گئی تھی اُنھوں نے تمہارا اور میرے باپ کا نام پوچھ کر بہت پیار کر کے میرا شرنگار کر دیا۔

دوہا

میرے سر بینی گھی بیندی لال بنائے ۔ پہنائی نج ہاتھ سے ساری نئی منگائے

اے ماتا تل چاوری اور میوہ مٹھائی میری گود میں ڈال کر مجھے بدا کیا اور تم کو ہنسی کی راہ سے گاسے بجائے کر گالیاں دیں یہ بات سن کر کیرت جی بہت خوش ہوئیں اور یہ حال برسانے گانوں کی گوپیوں سے سُن کر جسودا جی کو ہنسی کی راہ گائے بجائے کر گالیاں دیں اور کیرت نے جسودا جی کے من کا حال جان کر سب گوپیوں سے کہا کہ میری بیٹی بجلی اور موہن پیارا شیام گھٹا کے برابر بہت من بھاون دونوں یوا اپنے جوگ ہیں کیرت جی کو بھی اس بات کی چاہنا ہوئی کہ رادھکا کا بواہ نندلال جی سے ہو تو بہت اچھا ہو ایسا بچار کر اُنھوں نے یہی بات اپنے پت برکھبھان جی سے بھی کہی۔

دوہا

جگل کشور سو روپ بر بندابن سکھ کھان ۔ نو دولہہ دُلھن سدا رادھا شیام سجان

برکھبھان جی اپنی استری کی بات سن کر خوش ہوئے اُسی طرح رادھا پیاری ہر روز نند جی کے گھر آ کر موہن پیارے سے کھیلا کرتی تھیں اور شیام سندر بھی رادھا پیاری کے ساتھ بہت پریت رکھتے تھے اور رادھا پیاری جب کبھی کبھی اپنی گئوؤں کا دودھ دوہانے کے واسطے من ہرن پیارے سے کہتی تھی تب وہ

بڑے پریم سے اُن کی گئو دُھ دیا کرتے تھے۔

دوہا

دِھین دُہاوت رادھکا دِہست نند کو لال	سُو شکھ کا سوں جات ہے کہ دیکھتے برج کی بال

ایک دن رادھا پیاری شیام سندر سے گئو دہا کر جب دودھ لیکر اپنے گھر چلی اُسوقت موہن پیارے نے اُن کی طرف دیکھکر مسکرا دیا تب رادھا پیاری وہ مسکان دیکھتے موہت ہوگئی جب راہ میں سکھیوں نے اُن سے پوچھا کہ آج تیرے گائے دہنے والے گوال کہاں گئے جو تونے نند لال جی سے گائے دہائی ہے تب رادھا پیاری شیام سندر کا نام سنتے ہی ایسی بیہوشس ہو کر گر پڑی کہ دودھ کا برتن اُسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور گرتے وقت سکھیوں سے بولی کہ مجھکو کالے سانپ نے کاٹا ہے یہ بات سنتے ہی سب سہیلیاں رادھا پیاری کو اُٹھا کر اُن کے گھر لے آئیں اور کیرت رانی سے سانپ کے کاٹنے کا حال کہدیا تب کیرت رانی نے بہت گنی بلا کر جھاڑ پھونک کرائی لیکن اس کو تو پریم روپی سانپ نے کاٹا تھا اس سبب سے منتر جنتر سے کچھ فائدہ نہ ہوا جب وہ اسی طرح پڑی رہی تب سہیلیوں نے جو اس کی پریت کا حال جانتی تھیں کیرت جی سے کہا کہ نندمہر کا بیٹا بڑا گنی ہے اُس کو بلا کر دکھلاؤ تو اس کو آرام ہو جائے گی یہ سن کر کیرت جی بولیں کہ ایک دن رادھکا نے آگے بھی مجھ سے کہا تھا کہ کوئی لڑکی سانپ کاٹی ہوئی کو نند کشور نے اچھا کر دیا تھا یہ بات یاد کر کے کیرت جی نے جسودا کے پاس جا کر کہا کہ میری بیٹی کو سانپ نے کاٹا ہے تم موہن پیارے کو میرے ساتھ کر دو کہ منتر پڑھ کر اُسے اچھا کر دے یہ سنکر جسودا جی بولیں کہ اسے بہن میرا نادان لڑکا منتر جنتر کیا جانے کسی گنی کو بلا کر دکھلاؤ آج تک میں نے اُس کے جنتر منتر جاننے کا حال نہیں سنا ہے تب کیرت جی نے کہا کہ میں نے رادھکا سے ایک لڑکی کے سانپ کاٹنے اور کنھیا کے اچھا کر دینے کا حال سُنا تھا تم دیا کی راہ سے جلدی اُس کو بلا دو اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اسے راجہ پرچھیت جب کیرت رانی موہن پیارے کو بلانے جا چکی تب للتا سکھی نے جو اُن کی پریت کا حال جانتی تھی ایک برجبالا کو موہن پیارے کے پاس جہاں پر وہ کھیلتے تھے سمجھا کر بھیجا تب اُس گوپی نے نندلال جی جا کر کہا۔

دوہا

اہو مہر کے لاڈلے موہن شیام سجان	گت سکھے یہ گئو دہن ہم سے کہو بکھان

اسے نند کمار آج پرات سمے جس کی گئو تم نے دوہی تھی وہ اس وقت بیہوش پڑی ہے کیوں تمہارا نام لینے سے آنکھ کھول دیتی ہے اور اُس نے گرتے وقت یہ کہا تھا کہ مجھکو کالے سانپ نے کاٹا ہے کوئی منتر اور جنتر اُس کو اثر نہیں کرتا اس لیے تم چل کر اپنی کرپا درشٹ سے اُس کا زہر اُتار دو اور تمہارا شیام رنگ دیکھکر میں جانتی ہوں کہ یہ لہر تمہارے مسکان کی اُسے چڑھی ہے جلدی چل کر اُس کو اچھی کر دو اور وہ تمہارے برہ کی آگ میں جل رہی ہے اپنے چندر مکھ کی سیتلتائی سے اُس برہنی کی آگ بجھا دو جو تم اُس کو نہ جلاؤ گے

تو ہم لوگ نند جی کے دروازے پر جاکر تمہارے اوپر اپنی جان دیدیں گی کیرت جی اُس کے دُکھ سے بیاکل ہوکر جسودا جی کے پاس تم کو بلانے گئی ہیں یہ بات سنکر موہن پیارے نے مسکرا کر اُس سے کہا کہ جو رادھا پیاری کو کالے سانپ نے بھی ڈسا ہوگا تو بھی میں اُس کو اچھی کردوں گا ایسا کہکر اُس سکھی کو بدا کیا اور آپ اپنے گھر چلے آئے تب جسودا جی نے اُن سے ہنسکر پوچھا کہ اے بیٹا تم کچھ سانپ کاٹنے کا منتر جانتے ہو یہ سن کر نند کمار جی بولے کہ اے میا تیری سوگند ہے میں ایسا منتر جانتا ہوں کہ جو میں سانپ کے کاٹے ہوئے کو دیکھنے پاؤں تو وہ مرنے نہ پاوے جسودا جی نے کہا کہ اے بیٹا رادھا کو سانپ نے کاٹا ہے تم کیرت جی کے ساتھ جاکر اُس کو آرام کردو شیام سندر یہ اگیا پاتے ہی خوش ہوکر کیرت جی کے ساتھ گئے جب کیرت جی نندلال سمیت اپنے گھر پہنچیں تب رادھا پیاری کو بہت بیاکل دیکھکر موہن پیارے سے بنتی کرکے کہا کہ اے نند کمار مجھکو اپنے اوپر نچھاور سمجھ کر رادھا کو اچھی کردو جیسے رادھا پیاری نے موہن پیارے کے آنے کا حال سنا ویسے آنکھ بھر دے ٹھنڈھا ہوکر پریم کے آنسو بہنے لگے جب شری کرشن جی نے کچھ پڑھکر اپنی مُرلی شری رادھا جی کے بدن سے چھوا دی تب شری رادھا جی نے ہوش میں آکر اپنا بدن کپڑے سے ڈھانپ لیا اور شیام سندر کو دیکھکر اُسی وقت اچھی ہوگئیں اور اپنی ماتا سے پوچھا کہ آج کیا ہے جو اتنے آدمی یہاں اکٹھے ہوئے ہیں تب کیرت جی نے کہا کہ اے بیٹی تو سانپ کے کاٹنے سے مرنے کے برابر ہوگئی تھی تجھکو نندلال جی نے اپنے منتر سے بچایا ہے ان سے تجھ کو کیا پردہ کرنا چاہئے کیرت جی نے شری کرشن جی کو گود میں اُٹھا لیا۔

دوہا

اَدر لگائے مکھ چوم کے پُن پُن لیت بلائے ۔ دھن کو کہہ جسمت مہر جہاں او تریو آئے

سورٹھا

کچھ میوہ پکوان گیہو کہان گھنشیام ۔ بدا کیو دے مان کیرت شیام سجان کو

اے راجہ شیام سندر کے چلے جانے کے پیچھے برج بھان جی نے آپس میں کہا کہ شری کرشن اور رادھکا دونوں آپس میں بیاہنے کے لائق ہیں اور للتا سکھی جو سب بھید جانتی تھیں شیام سندر سے بولی کہ تم بڑے گنی ہو گرو کہ رادھکا کا زہر تمنے جلدی اُتار دیا یہ منتر کبھی مت بھولنا میں تمہارا بھید اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم نے رادھکا پر موہنی ڈال کر اُس کو اپنے بس کرلیا ہے یہ سن کر شیام سندر ہنستے ہوئے اپنے گھر چلے آئے اور جسودا جی رادھا جی کے آرام ہونے کا حال سنکر بہت خوش ہوئیں اور موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر پیار کرنے لگیں۔

دوہا

کار دہت نند رائے کو جا کی لیلا نت ۔ اُن ہی کو یہ ڈس ہے جنکو ابھی چت

سورٹھا

دھن دھن برج کی بال دھن دھن برج گوپال سب ۔ جنکے سنگ نندلال دُھت چراوت دھین نت

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت ایک دن شیام سندر پرت تھے گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے کلیوا باندھے بچھڑے چرانے بن میں گئے وہاں بچھڑوں کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور کھریا اور گیرو سے گوال بالوں سمیت اپنے بدن پر چترکاری اور بہت طرح کا پھولوں کا گہنا بنا کر پہن لیا اور پشو پنچھی آدک کی بولیاں بول کر آپس میں کھیلنے لگے۔

دوہا

کبھوں گاوت سکھن سنگ کبھوں بجاوت بین ۔ دھوری دھومر نام لے کبھوں بلاوت دھین

اے راجہ اسی وقت اگھاسر راچھس بھیجا ہوا کنس کا شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے آیا اور اجگر سانپ کا روپ ایسا لمبا اور چوڑا بنا کر راستے میں بیٹھا کہ نیچے کا اونٹھ زمین پر اور اوپر کا اونٹھ آسمان میں جا لگا جب اچانک میں شیام سندر گوال بالوں سمیت جہاں وہ اندھا منھ پھیلائے اور گھات لگائے بیٹھا تھا جا نکلے تب موہن پیارے نے گوال بالوں سے کہا کہ جدھر یہ پہاڑ کی سی کندرا دکھلائی پڑتی ہے ادھر مت جانا اے راجہ سب گوال بال شیام سندر کے منع کرنے پر بھی بچھڑوں سمیت اسی طرف چلے گئے اور اس اجگر کو جو چار کوس کا چوڑا تھا دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ یہ پہاڑ ایسا کیا معلوم ہوتا ہے جب اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے اور بچھڑے چراتے اس کے پاس پہونچے تب ایک لڑکا بولا کہ اے بھائی یہ بڑی ڈراونی کھوہ دکھلائی دیتی ہے اس کے اندر مت جاؤ یہ سنکر توکھ نام لڑکے نے کہا کہ آؤ اس کھوہ کے بھیتر چلیں دکھ بھنجن نند نندن ہمارے ساتھ ہیں ہم کو کس کا ڈر ہے جو یہ راچھس بھی ہوگا تو بکاسر اور بتساسر کی طرح مارا جائیگا جب سب گوال بال ایسا کہتے اور موہن پیارے کا منھ دیکھتے تالی بجا کر اس اجگر کے منھ میں گئے تب اگھاسر نے ایسی سانس کھینچی کہ سب گوال بچھڑوں سمیت اس کے پیٹ میں چلے گئے اس وقت اگھاسر نے بچارا کہ آج شیام اور بلرام کو ماروں تو بکاسر اپنے بھائی اور پوتنا اپنی بہن کا بدلا لیکر ان کے نام پر ترپن کروں یہ حال اس کا دیکھ کر شری کرشن جی نے اپنے من میں کہا۔

دوہا

گوال بال بچھڑا سبے پڑے آسر منھ آئے ۔ ان سبھن کی ماست سوں کہا کھوں گو جائے

سوائے میرے اور کوئی دوسرا رچھا کرنے والا انکا نہیں ہے اس لیے مجھے بھی راچھس کے منھ میں جاکر انکا پران بچانا چاہیئے جب ایسا بچار کر شیام سندر بھی اجگر کے منھ میں چلے گئے تب اس اجگر نے بہت خوش ہوکر منھ اپنا بند کر لیا یہ حال دیکھکر سب دیوتا لوگ چنتا کرنے لگے اور راچھس اور دیت لوگ جو کنس کے متر تھے خوش ہوئے۔

دوہا

ماکھن پربھو کا کینھو تے بال شریر بسال ۔ سانس بیال کی روک کے تراس دیو تیہ کال

اسے راجہ جب شری کرشن کے بدن بڑھنے سے سانس چلنی اُس سانپ کی بند ہو گئی تب جان اُس کی برہمانڈ یعنی سر توڑ کر نکل گئی اور شیام سندر سب گوال بال اور بچھڑوں سمیت جیوں کے تیوں اُس اجگر کے پیٹ سے باہر نکل آئے۔

اُس وقت دیوتوں نے بہت خوش ہو کر بنداابن بہاری پر پھول برسائے اور راچھس اور دیت لوگ یہ مہما شیام سندر کی دیکھ کر سوچ کرنے لگے اور چیتن آتما اس اجگر کا پہلے آکاش میں جا کر پھر وہاں سے پلٹ کر کرشن بھگوان کے منھ میں سما گیا۔

دوہا

ماکھن پر بجھ پرتاپ سے تربد بھتاپ مٹ جائے	ماپ پاپ کیسے رہے آپ جا کھ مانھ

اسے راجہ اس طرح راچھس کی گت دیکھتے ہی دیوتوں نے شری کرشن جی کو پورن برہم جان کر اُن کی استت کی اور سب گوال بال شیام سندر سے کہنے لگے کہ تم نے اس راچھس کو مار کر ہم لوگوں کا پران بچایا نہیں تو آج ہمارے مرنے میں کچھ باقی نہیں رہا تھا یہ سن کر شری کرشن جی بولے کہ اسے بھیا میں نے تمھاری سہائتا سے اس راچھس کو مارا جو تم لوگ نہ ہوتے تو یہ راچھس مجھ سے مارا نہ جاتا ایسا کہہ کر شیام سندر گوال بالوں کے ساتھ کھیلنے لگے۔

دوہا

گاوت کھیلت ہنست سب سکھا بند لیے ساتھ	بنداابن کے کنج میں بنداابن کے ناتھ

اور بدن اُس اجگر سانپ کا سوکھ کر پہاڑ کے برابر اُس جگہ پڑا رہا کبھی گوال بال اُس کھال کے بھیتر گھس کر اور کبھی اُس کے اوپر چڑھ کر کھیلا کرتے تھے اور اُس راچھس نے مرتے وقت دھیان مرلی منوہر کا کیا تھا اس سے پرم پد کو پہونچا اسے راجہ پریکھیت تم یہ بات بشواس کر کے جانو جو لوگ مرتے وقت دھیان نارائن جی کا کرتے ہیں اُن کی مکت ہونے میں کچھ سندیہ نہیں اور شری کرشن جی نے پانچ برس کی عمر میں اگھاسر کو مارا تھا برس دن کے پیچھے اُس کے مارے جانے کا حال گوال بالوں نے اپنے اپنے گھر کہا اتنی کتھا سن کر راجہ پریکھیت نے پوچھا کہ اسے سوامی برس دن یہ حال نہ کہنے کا کیا سبب تھا۔

ادھیائے تیرھواں

چُرا لے جانا برہما جی کا گوال بال اور بچھڑوں کو

شکدیو جی نے کہا کہ اسے راجہ تو بڑا بھاگمان ہے کس واسطے کہ پرمیشور کی کتھا میں تجھکو ہر روز زیادہ پریت ہوتی جاتی ہے اگھاسر کے مرنے کے پیچھے موہن پیارے نے گوال بالوں سے کہا کہ جمنا کنارے بہ اونچا

بدن اجگر کا بہت اچھا پڑا ہے اُس کے اوپر چڑھ کر ہم لوگوں کو کھیلتے اور بچھڑوں کو چرتے ہوئے دیکھنے کا سکھ بہت ہوتا تھا
کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا ان گوال بالوں کے بھاگ کی بڑائی کرنے کو کس کی سامرتھ ہے وہ لوگ دن رات
کھانا اور پینا برندابن بہاری کے ساتھ رکھتے تھے اور سب کوئی درختوں کے سایہ میں بیٹھکر اپنا اپنا بدن
بیکنٹھ ناتھ کے بدن سے چھوا تے تھے یہ سب پدوی برہما آدک دیوتوں کو بھی ملنا کٹھن ہے اور گوال بالوں کا
سُکھ دیکھکر دیوتا لوگ سہاتے تھے جب شری کرشن جی نے اگھاسُر کو مارا تب گوال بالوں نے بچھڑوں سمیت آگے
جا کر جمنا میں اسنان کیا اور کدم کے نیچے کھڑے ہو کر اور مرلی بجا کر گوال بالوں سے کہا کہ اے بھائیو یہ اچھا نرمل
استھان ہے اسی جگہ بیٹھکر کلیوا کرو یہ بات سنتے ہی گوال بال وہاں ٹھہر گئے۔

دوہا

تہاں چھاک سب گھرن سے آئی بھر بھر بار	جیمت بیٹھیو کانھ کو چہن بہت پکار

سب گوال بالوں نے ڈھاک کے پتے لا کر پتل اور دونے بنائے اور اپنا اپنا کلیوا نکال کر پتل آدک میں
پرس لیا بیچ میں مرلی منوہر اور اُن کے چاروں طرف گوال بال کھانے کے واسطے بیٹھے اور بھوجن کرتے وقت
شیام سندر نے بانسری کو کمر میں کھونس کر لکٹیا کو بغل میں دبا لیا جب برج ناتھ جی نے پہلے آپ کور اُٹھا کر
منھ میں ڈالا تب پیچھے کو سب گوال بال بھوجن کرنے لگے اُس وقت مرلی منوہر مکٹ ساجے پیتا مبر پہنے بنمالا
گلے میں ڈالے لکٹیا دبائے بہت طرح کے بھوجن بائیں ہاتھ میں رکھے ہنستے ہوئے اپنا جوٹھا اپنے ہاتھ سے
سب گوال بالوں کو کھلانے لگے اور گوال بالوں کی پتل پر سے اُنکا جوٹھا اُٹھا کر آپ کھاتے تھے اور اُس کے کھٹے
میٹھے کا سواد آپس میں کہکر ایسا آنند کر رہے تھے کہ جسکا حال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

دوہا

گوال بال ہیں بیٹھ کے ماکھن پربھو بر جناتھ	ماکھن روٹی ہاتھ لے کھات جات اک ساتھ

اس منڈلی میں من ہرن بہارے چندرما کی طرح اور سب گوال بال تارہ روپ شوبھایمان دکھلائی دیتے
تھے اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر بیٹھے ہوئے یہ سکھ دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ بڑا بھاگ
ان گوال بالوں کا ہے جنکو سچدانند پربرہم اپنا جھوٹھا کھلا کر اُن کا جھوٹھا آپ کھاتے ہیں یہ سکھ ہم لوگوں کو
سپنے میں بھی نہیں ملتا اور کسی مُن اور دیوتا نے برہما جی سے کہا کہ اے مہاراج ہم کو بڑا اسندیہ ہے کس واسطے
کہ ہم لوگ جگیہ میں بڑی پوترتا سے سامان بنا کر پرمیشور کا بھوگ لگاتے ہیں تسپر بھی بیکنٹھ ناتھ جلدی وہ بھوگ
قبول نہیں کرتے اور تم شری کرشن جی کو پر برہم پرمیشور کا اوتار کہتے ہو سو وہ گوال بالوں کا جوٹھا اُٹھا اُٹھا کر
کھاتے ہیں اس لیے ہم کو تمہارے کہنے کا بشواس نہیں آتا یہ سن کر پرمیشور کی مایا سے برہما جی کو بھی سندیہ
پیدا ہوا تب برہما جی نے کہا کہ میں ابھی گوال بال اور بچھڑے ہر کر اُن کی پریکھیا لیتا ہوں اگر وہ پر برہم پرمیشور کا
اوتار ہوں گے تو اپنی مایا سے دوسرے بچھڑے اور گوال بال بنالیں گے یہ کہکر برہما جی برندابن میں آئے

اور چرتے ہوئے بچھڑوں کو چرا لے گئے جب سب گوال بالوں نے چرتے ہوئے بچھڑوں کو نہیں دیکھا تب شری کرشن جی سے کہا کہ ہم لوگ تو بیٹھے ہوئے کلیوا کرتے ہیں اور بچھڑے دکھلائی نہیں دیتے نہ معلوم چرتے ہوئے کدھر چلے گئے یہ سنکر مرلی منوہر نے کہا کہ اے بھائی تم لوگ سب بے کھٹکے ہوکر بھوجن کرو میں جاکر بچھڑوں کو گھیرے لاتا ہوں ایسا کہکر موہن پیارے بچھڑے ڈھونڈھنے گئے جب بن میں جاکر بچھڑوں کو نہیں دیکھا تب پر برہم پرمیشور انترجامی نے معلوم کیا کہ میری پرچھا لینے کے واسطے برہما سب بچھڑوں کو ہر لے گیا ہے یہ سمجھکر بیکنٹھ ناتھ برہما جی کا سندیہ مٹانے کے واسطے اپنی مایا سے اُسی رنگ اور روپ کے اُتنے ہی دوسرے بچھڑے بناکر وہاں سے آئے جب اُس کدم کے نیچے جہاں گوال بالوں کو چھوڑ گئے تھے پہونچے تب گوال بالوں کو بھی وہاں نہ دیکھکر اپنی مہما سے جانا کہ برہما نے اُن کو بھی ہر لیجاکر پہاڑ کی کندرا میں چھپا دیا ہے ایسا سمجھکر دیانندھ کرشن چندر جی نے اپنے من میں کہا کہ جو سب گوال بال اپنے اپنے گھر نہ جاویں گے تو اُنکے ماتا پتا بہت دُکھ پاویں گے ایسا بچار کر دیا ساگر شری کرشن چندر جی ترلوکی ناتھ نے اپنی پربل مایا سے اُتنے ہی گوال بال اُسی رنگ روپ چال ڈھال اور بولی اور ویسے ہی گہنے اور کپڑے کے اور بنا لیے جب شام کے وقت موہن پیارے سب گوال بال اور بچھڑوں کو جو اپنی مایا سے بنائے تھے ساتھ لیے ہنستے بولتے کھیلتے ہوئے برندابن میں آئے تب سب گوال بال اور بچھڑے اپنے اپنے گھر چلے گئے اور بچھڑے اپنی اپنی ماتا کا دودھ پینے لگے اور گوالنوں نے اپنے اپنے لڑکوں کو بڑے پریم سے ابٹن اور تیل مل کر نہلایا اور شیام سندر کی مایا سے کسی کو گوال بال اور بچھڑے ہر جانے کا بھید معلوم نہیں ہوا اور سب گوال بالوں کے ماتا اور پتا اور گئوویں اپنا اپنا لڑکا اور بچھڑا جان کر بہت بہت پریت اُن سے کرنے لگیں۔

دوہا

ماکھن پربھو رچنا رچی تنک بھی نہیں ریکھ
وہی بھیس سب دیکھیے پر کچھ پریت بشیکھ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت برہما جی برہم لوک میں جاکر گوال بال اور بچھڑوں کے ہر لانے کا حال بھول گئے اور برندابن بہاری ہر روز مایا روپی گوال بال اور بچھڑوں سمیت جنگل میں نئی نئی لیلا کرتے تھے ایک دن شیام سندر انھیں بچھڑوں کو گوبردھن پہاڑ کے نیچے چرانے لیگئے اُن بچھڑوں کی ماتا گئوویں جو گوبردھن پہاڑ پر چرتی تھیں اُن کو دیکھتے ہی ایسی دوڑیں جیسے ساون بھادوں کی ندی بڑے زور سے بہتی ہے گوالوں نے لاٹھی سے دھمکا کر گئووں کو بہت روکا لیکن وہ نہ مان کر اپنے اپنے بچوں کے پاس چلی آئیں اور دوسرا بچہ پیدا ہونے پر بھی مایا روپی بچھڑوں کو دودھ پلانے لگیں اور گوال لوگ بھی اپنے اپنے لڑکوں کو گود میں اُٹھا کر پیار کرنے لگے یہ حال دیکھکر بلرام جی نے جو بچھڑے اور گوال بال ہرنے کے دن شری کرشن جی کے ساتھ نہیں تھے بچار کیا کہ ہم نے ایسی پریت گوال بالوں اور گئووں میں کبھی نہیں دیکھی اس میں کچھ پرمیشور کی مایا معلوم ہوتی ہے ایسا بچار کر بلرام جی نے دھیان کرکے جو دیکھا تو سب گوال بال اور

بچھڑے اُن کو شری کرشن روپ دکھلائی دیے تب انھوں نے شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے بھیا پہلے گوال بال اور بچھڑے کیا ہوئے یہ سب گوال بال اور بچھڑے تو مجھکو شری کرشن روپ دکھلائی دیتے ہیں یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی سب حال برہما جی کا کہکر بولے کہ اے بلداؤ بھیا برس دن سے میرا یہی حال ہے اے راجہ جب اسی طرح برس دن مرت لوک کا بیت گیا تب برہما جی لڑکے اور بچھڑے ہر لانے کا حال یاد کرکے بولے کہ دیکھو میری ابھی ایک ساعت نہیں بیتی ہے اور آدمی کا برس دن بیت گیا اب چل کر دیکھنا چاہیئے کہ بالک اور بچھڑے بنا شری کرشن اور برندابن باسیوں کی کیا دشا ہوئی ہو گی ایسا بچار کر برہما جی پہلے اُس پہاڑ کی کندرا میں گئے تو گوال بال اور بچھڑوں کو نیند میں بیہوش ہوتے دیکھا پھر وہاں سے برندابن میں آئے تو اُسی روپ کے گوال اور بچھڑے شری کرشن جی کے ساتھ دکھلائی پڑے تب برہما جی نے آشچرج مان کر من میں کہا کہ کندرا میں سے گوال بال اور بچھڑے یہاں کس طرح آئے یا شری کرشن جی نے اپنی مایا سے نئے پیدا کئے یہ سندیہ چھڑانے کے واسطے برہما جی پھر کندرا میں گئے تو وہاں گوال بال اور بچھڑوں کو اُنھوں نے اسی طرح سوتے ہوئے پایا جب پھر وہاں سے برندابن میں آئے تو کرشن بھگوان کی مایا سے کیا دیکھا کہ جتنے گوال بال شیام سندر کے ساتھ میں تھے وہ سب چتربھجی روپ بیجنتی مالا اور کریٹ مکٹ اور پیتامبر آدک پہنے بشن بھگوان کے برابر براجتے ہیں اور ایک ایک چتربھجی روپ کے سامنے برہما جی اور مہادیو بھی اور اندر آدک دیوتا ہاتھ جوڑے استت کرتے ہوئے دکھلائی دیے اور آٹھوں سدھ اور گنگا جی وغیرہ تیرتھ اپنا اپنا روپ دھارن کیے اُن کے سامنے کھڑے ہیں اور اُن میں کوئی برہما آٹھ سر کے اور کوئی برہما سولہ سر کے دکھلائی دیے اور اندر کی اپسراؤں کو ناچتے اور گندھربوں کو گانا سناتے اُن کے سامنے دیکھا اور وہاں سب پشو پنچھی اور برچھ برہما جی کو چتربھجی روپ دکھلائی دیے اور وہاں شیر اور بکری وغیرہ جیوں کو نربیر دیکھا اے راجہ پریچھت یہ مہامایا روپی گوال بالوں کی دیکھتے ہی برہما جی نے گھبرا کر اپنی آنکھیں بند کر لیں اور تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو رہے اور سارا گیان اور دھیان اور ابھمان بھول گیا اور مارے ڈر کے کانپنے لگے جب شیام سندر انترجامی نے جانا کہ برہما اپنی کرنی سے بہت لجت ہو کر اَت بیاکل ہوا تب اُنھوں نے مایا روپی گوال بالوں کو انتردھیان کر دیا اور آپ اکیلے کرشن روپ کھڑے رہے۔

		دوہا		
	پرگٹ کیو جن جان نج بدھ کے اُر میں گیان		موہ بکل اَت دیکھ کے سندر شیام سجان	
		سورٹھا		
	دھگ دھگ میری بدھ بیر بڑھایو کرشن سوں		ہردے بھئی تب شدھ یہ پورن اوتار ہر	

اے راجہ جب بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے برہما جی کے ہردے میں گیان ہوا تب وہ ہنس پر سے اُتر پڑے اور اپنے چاروں سر شری کرشن جی کے چرنوں پر دھر دیے اور شاشٹانگ ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

دوہا

میں اپرادھی جی سلم متی پریو موہ کے جال ۔ تم کرت دوش نہ مانیے تم پربھو دین دیال

سورٹھا

کہ جانوں تو بھید میں برہما تھر و کیو ۔ تم دیون کے دیو آدی سناتن اجت اج

دوہا

کرنا کرو جھا کہا سکے گن گاے ۔ ورگ جل سے دھوئیے منو ماکھن پربھو کرپائے

اے راجہ پریچھت برہما جی نے رو کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے دینا ناتھ آپ نے کرپا کر کے میرا ابھمان دور کیا ایسا گیان کسی کو نہیں ہے جو آپ کے چرتر اور لیلا کو جان سکے سب جگت، آپ کی مایا نے موہ لیا ہے دوسرا کوئی ایسا نہیں ہے جو آپ کو موہ سکے اور آپ کرتا پرش ہو کر مجھ ایسے برہمانڈ اپنے ایک ایک روئیں میں اس طرح بند سے رکھتے ہیں جس طرح گولر کے برچھ میں گولر کے پھل لگے ہوتے ہیں تو پھر میں کون گنتی میں ہوں لئے دین دیال میرا اپرادھ چھما کیجئے

دوہا

ہوں اسادھ اتی ہیں ست تم گت اگم اگادھ ۔ ماکھن پربھو پر چو لیو آگیو مہا اپرادھ

جب اسی طرح بہت سی استت برہما جی نے تب برجناتھ جی نے ہنسکر کہا کہ اے برہما تم سب جگت کو پیدا کرتے ہو تسپر بھی تم کو میری مایا لگی ہے یہ سنکر برہما جی نے بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ کا بھید کوئی نہیں جان سکتا ہے آپ کی مایا ایسی زبردست ہے جس نے کسی کو نہیں چھوڑا یہ دین بچن سنتے ہی شیام سندر نے برہما جی کا سر اپنے چرنوں پر سے اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور کرپا کر کے اپنے ہاتھ سے برہما جی کے آنسو پونچھ دیے۔

دوہا

جدپ لیو اُٹھائے کے ماکھن پربھو اُر لاے ۔ تدپ رہیو لجائے کے درگ اشرو نو لاے

جب برہما جی نے شری کرشن کی کرپا اپنے اوپر دیکھی تب گوال بال اور بچھڑوں کو وہاں لا دیا۔

ادھیاے چودھواں

استت کرنا برہما جی کا شری کرشن جی کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب برہما جی نے شری کرشن کو اپنے اوپر پرسن دیکھا تب اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے ہاتھ جوڑ کر یہ استت کی کہ میں آپ کے شیام گھٹا ایسے روپ کو جو بجلی کے برابر چمکتا ہوا پیتامبر پہنے اور مور مکٹ اور پھولوں کی مالا دھارن کیے براجمان ہے ڈنڈوت کرتا ہوں اور بانسری اور لکٹیا لیے ہوئے موہنی مورت پر نچھاور ہوتا ہوں آپ سب جگت کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے بسدیو جی کے

بیٹے ہیں اور یہ بدن آپ کا پانچ تتو سے نہیں بنا ہے اپنی اچھا سے یہ روپ آپ نے دھارن کیا ہے میں برہما ہونے
پر بھی آپ کے اس روپ کی مہما کو نہیں جانتا تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے اننت روپ سگن کا بھید
جان سکے بغیر گیان کے ابھیان سے آپ کی مہما کو کوئی آدمی نہیں جان سکتا جو کوئی منسا باچا کرمنا سے آپ کی شرن
میں ہو رہتا ہے وہی کچھ آپ کے بھید کو پہونچ کر مکت پدوی کو پاتا ہے میں آگ کی چنگاری کے برابر ہوں اپنی اگیانتا
سے آپ کے مایا موہ میں لپٹ کر میں نے بالک اور بچھڑے چرا لیے تھے اور آپ اگن کے سموہ (ذخیرہ) ہیں میرا اپرادھ
چھما کیجئے چنگاری کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آگ کے ڈھیر سے برابری کر سکے اور آپ سب سے الگ ہیں اور سنساری
بستُ آپ کی مایا سے پیدا ہوتی ہے اور آد اور مدھ اور انت میں آپ کی مایا کا پرکاش رہتا ہے سوائے آپ کے
دنیا کی سب چیزیں مٹ جاتی ہیں میں نے اگیانتا سے آپ کی پریچھا لینی چاہی تھی سو بہت سے برہما اور مہادیو آدک پربھوں
کو گوال بالوں کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کھڑے دیکھ کر اپنے ڈنڈ کو پہونچ گیا اب میں آپ کی شرن میں آیا ہوں
میرا اپرادھ چھما کیجئے جس طرح لڑکا اپنے باپ کی گود میں بیٹھ کر بہت انچت کرتا ہے لیکن باپ اُس کا پریم کی راہ سے
کچھ بُرا نہیں مانتا اور پیٹ میں لات مارنے سے ماتا لڑکے سے کچھ ناراض نہیں ہوتی اُسی طرح مجھ اگیان
اپنے بالک کا اپرادھ آپ چھما کیجئے کہ آپ کے براٹ روپ میں چودھوں لوک کا بیوہار رہتا ہے اور
آپ چھوٹے سو روپ سے چینٹی کے بدن میں بھی بیاپک رہتے ہیں میں نے اپنے کو جگت کا پیدا کرنے والا
سمجھا تھا اسی کارن لجت ہوا اور سنسار کے سب بیوہار سپنے کے برابر جھوٹے ہیں کیول ایک آپ ابناشی پرش
آنند مورت سدا اپنے رہتے ہیں اور آپ کی مایا آپ کو نہیں بیاپتی ہے اپنے چرنوں کی بھکت مجھکو دیجئے اور اس
برج کی گائے اور گوالنوں کا دھن بھاگ ہے جن کا دودھ آپ بالک اور بچھڑا روپ ہو کے پیتے ہیں جگیہ اور ہوم
سے آپ کا پیٹ نہیں بھرا تھا سو برج کی گائے اور اہیریوں نے اپنا دودھ پلا کر بھر دیا میری کیا سامرتھ ہے
جو برج باسیوں کے بھاگ کی بڑائی کر سکوں۔

سورٹھا

بھکتن کے سکھدان بھکت بچھل بھگوان ہر	ناری پرش سمان پریم بھاؤ کے بس سدا

اے مہاپربھو آپ ایسے دیندیال ہیں کہ جیسے اپنی اگیانتا سے آپ کا اپرادھ بھی کیا اُس پر بھی آپ نے
دیال ہو کر گیان روپی دیپک اُس کے ہردے میں روشن کر دیا سنساری جیووں کو آپ کی بھکت اور اسمرن کے
سوائے اور کوئی دوسری راہ بھو ساگر پار اُترنے کے واسطے اچھی نہیں ہے اس لیے سب کو اُچت ہے کہ آپ
کے سگن روپ کا دھیان اور آپ کے نام کا اُسمرن اور آپ کے اوتاروں کی لیلا اور کتھا پریم سے سُنا کریں اور
ایک ساعت بھی آپ کو نہ بھلا دیں تب اُن کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہوگا لیکن بغیر کرپا اور دیا کرنے آپ کے
کسی کا چت آپ کے چرنوں میں نہیں لگتا اسلیے ہمیشہ اپنے سچے من سے آپ کی دیا اور کرپا کا بھروسا
رکھنا چاہیئے اے پربرہم پرمیشور پرمانند ان میں جتنے جیو جڑ او چیتن ہیں اُن کی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا آدمی اس واسطے

تپ اور جپ کرتا ہے کہ جس میں ہم دیوتا ہوں اور دیوتوں کی یہ اچھّا آٹھوں پہر رہتی ہے کہ آپ کے چرنوں کی سیوا کریں اور دن رات آپ کا چندر مکھ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سُکھ دیں لیکن یہ بات دیوتوں کو نہیں ملتی جو آپ کی کرپا سے برانداین باسیوں کو سہج میں ملی ہے اور دیوتوں کی یہ سامرتھ نہیں ہے کہ برجباسیوں کی برابری کر سکیں آپ کے آدِ اور انت کو بید بھی نہیں جانتا اور بڑے بڑے رکھیشوروں اور منیشوروں کو آپ کا درشن دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا اور ہم اور شری مہادیوجی آدک دیوتا اور رکھیشور دن رات آپ کے چرنوں کا دھیان ہردے مین رکھ کر یہ ابھلاکھا رکھتے ہیں کہ آپ کے چرنوں کی دُھور ملتی تو اُس کو اپنے ماتھے پر لگاتے لیکن ہم کو وہ جلدی نہیں ملتی اور جسودا جی آپ کو دن رات گود میں کھلاتی ہیں اور گوال بالوں کے ساتھ آپ بچھڑے چراکر یہ سب لیلا ہر بھکتوں اور سب جیوؤں کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے کرتے ہیں جو میں تنم بھر برنداین باسیوں کے بھاگ کی بڑائی کروں تو بھی اس کا برنن نہیں ہوسکتا اور سب برجباسی اپنا تن من دھن اپ پر نچھاور سمجھتے ہیں کیول مُکت دے کر آپ اُن کی سیوا سے اُرن نہیں ہوسکتے کس واسطے کہ آپ نے تو پوتنا اور اگھاسُر آدک راچھسوں کو جو آپ کا پران لینے کے واسطے آئے تھے اُن کو بھی مُکت دی ہے جو مجھ کو آپ اپنے برج مین گھاس یا مٹّی کا بھی جنم دیتے تو میں آپ کے چرن پڑنے سے کرتارتھ ہو جاتا۔

دوہا

شری برنداین سم نہیں تہون لوک ہیں اور	ماکھن پر بھو کھیلین سدا ایت چھب سے تہہ ٹھوڑ
کر استت گدگد بچن درگ جل پلک شریر	پڑے چرن پینچ بہُر بدات پریم ادھیر

سورٹھا

تب ہنس بولے شیام گربہ ہاری بھکت ہت	جاؤ اَپنے دھام بچن ہمار و مان اب

اے راجہ پریچھت جب برھماجی نے بہت بنتی کر کے یہ استت شیام سندر برنداین بہاری کی تب شری برجناتھ جی نے برھماجی کا سر اپنے چرنوں پر سے اُٹھایا اور کہا کہ اے برھما تم برج بھوم کی دہنا ورت پرکرما کرتے ہوئے اپنے لوک کو جاؤ تب برھماجی شیام سُندر سے بدا ہو کر چوراسی کوس برج بھوم کو دہنا ورت پر کرما کر کے برہم لوک کو چلے گئے اور موہن پیارے پہلے بچھڑوں کو ساتھ لئے ہوئے گوال بالوں کی منڈلی میں جہاں وہ کلیوا کر رہے تھے آپہونچے لیکن ہرا چھا سے برس دن بیتنے پر بھی کسی گوال بال نے اپنے ہر جانے کا بھید نہیں جانا اور وہ لوگ شیام سُندر کو دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اے بھائی تم سب بچھڑے ایسی جلدی ڈھونڈ کر لے آئے کہ ہم نے ابھی اچھی طرح بھوجن بھی نہیں کیا یہ سُنکر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائیوں سب بچھڑے نزدیک چرتے ہوئے مل گئے ہیں جلدی اُن کو اکٹھا کر کے لے آیا ایسا کہکر شیام سُندر نے گوال بالون کے ساتھ بھوجن کیا جب شام ہوئی تب اُن سے کہا کہ اب گھر چلو یہ بات سنتے ہی سب کوئی گھر کو چلے اُس وقت برنداین بہاری نے ایسی مرلی بجائی کہ سب جڑ اور چیتن اُس کی آواز سُن کر موہت ہو گئے اور جب برنداین کے

پاس پہونچے تب سب برجبالا مُرلی کی دُھن سُن کر اپنے اپنے گھر سے دوڑی آئیں اور من ہرن پیارے کا درشن کر کے اپنی اپنی آنکھوں کو سُکھ دیا اور دن بھر گوپیوں کا یہ نیم تھا کہ جس وقت برندابن بہاری بچھڑے چرانے جاتے تھے تب اُنکے گنوں کی چرچا آپس میں کر کے دن کاٹتی تھیں جب شام کے وقت برندابن بہاری بن سے آتے تھے تب اُن کے چندرمکھ کی چمک دیکھکر اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھیں۔

	دوہا	
پیوین برجباسی سبے چتون ترکھا بجھائے		ناکھن بربھُ کو روپ رس پریم سہت سُکھ پائے

اے راجہ اُس دن گوال بالون نے اگھاسر کے مارے جانے کا حال اپنی ماتا اور پتا اور نند اور جسودا جی سے کہا یہ حال سنتے ہی جسودا جی بچھتا کر کہنے لگیں کہ میرے منع کرنے پر بھی کنھیا بن کا جانا نہیں چھوڑتا کئی مرتبہ اسکا پران راچھسوں کے ہاتھ سے بچا ہے تسپر بھی نہیں ڈرتا ہے۔

	دوہا	
لہا ہو وے ہرے جتن یدھ گت اگم اگادھ		جنم بھیو ہے شیام کو تب سے یہی اُپادھ

اُس دن بھی جسودا جی نے بہت سا دان اور دچھنا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلا کر بڑی خوشی منائی اے راجہ جو کوئی شری کرشن جی کے بال چرتر کو جو پانچ برس کی عمر تک کیا ہے سچے من سے کہیگا یا سنیگا اُس کے پاس کبھی کوئی چنتا نہ آویگی اور دنیا میں منوکامنا پا کر انت سمے مُکت پاویگا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی اتنی پریت گوپ اور گوپیوں کو شیام سُندر کی جو اپنے بیٹوں سے بھی اُن کو بہت پیارا جانتے تھے کس سبب سے تھی سُکدیو جی بولے کہ اے راجا دنیا میں سب کو بیٹا اور دھن بہت پیارا ہوتا ہے لیکن اپنا پران اُن سب سے بھی زیادہ پیارا ہوتا ہے جس طرح گھر میں آگ لگتے وقت آدمی اپنے مقدور بھر بیٹے اور مال کو بچاتا ہے اور جب اُس کو بچا نہیں سکتا تب اپنا پران لیکر بھاگ جاتا ہے اُسی طرح شیام سُندر سب جیووں کے پران تھے اُسی سے سب برجباسی شری کرشن جی کو اپنے پران سے زیادہ پیارا جانتے تھے اور اُنھوں نے اپنی مایا سے سب کا چت موہ لیا تھا۔

	دوہا	
سبکے جیون پران ہیں کیوں نہیں پریتی ہوئے		ناکھن پربھ بھگوان ہیں گھٹ گھٹ بیاپک سوئے

ادھیاے پندرھواں [۱۵]

بلرام جی کا دھینک راچھس کو مارنا

سُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شیام سُندر کو آٹھواں برس لگا تب ایکدن اُنھوں نے جسودا جی

سے کہا کہ اے میّا اب میں بن میں گئو چرانے جاؤں گا تو نند بابا سے کہدے کہ وہ مجھے جانے دیں جسودا جی نے
بات نند جی سے کہی تب اُنھوں نے اچھی ساعت پوچھکر دس ہزار گئو دین شری کرشن جی کے ہاتھ سے دان کرائیں
اور کاتک سُدی اسٹمی کو انھیں گئو چرانے کے لیے بھیجتے وقت یہ بات کہی کہ اے بیٹا تم بن میں گوالوں کے ساتھ
رہنا اور گوالوں کو بلا کر سمجھا دیا کہ اے بھائیو آج سے شیام اور بلرام کو بھی گئو چرانے کے واسطے اپنے ساتھ لیجایا کرو
پر اُنکو بن میں اکیلا نہ چھوڑنا یہ کہکر نند جی نے دونوں بھائیوں کو دہی کا تلک لگا کر بدا کیا جب شیام سُندر گوال
اور گائے سمیت برندابن میں پہونچے تب وہاں پر ایک پکّا تالاب نرمل جل سے بھرا ہوا بہت شوبھائمان دیکھکر گئوؤں
کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور آپ گوال بالوں کے ساتھ آنند سے کھیلنے لگے کبھی گوال بالوں سے کہتے تھے کہ میں
تمھاری ہتھیلی پر اپنا ہاتھ مار کر بھاگتا ہوں تم پیچھے دوڑ کر مجھے پکڑ و اور کبھی کسی گوال کو ہاتھی اور کسی کو گھوڑا بنا کر اسپر
چڑھکر کہتے تھے کہ تم ہاتھی اور گھوڑے کی بولی بولو اور کبھی آپ گئوؤں کے پاس جاکر شیر کی بولی بول کر اُنکو ڈراتے
تھے اسی طرح بہت سی لیلا کر کے سب کو سُکھ دیتے تھے اُس وقت برندابن بہاری نے شوبھا اُس بن کی دیکھ کر
شری داما آدک گوالوں سے کہا کہ تم لوگ چیتن چولا آدمی کا پا کر بلداؤ جی کی مہما نہیں جانتے دیکھو اس سندر استھان
پر درخت جڑ روپ ہوکر بھی جھکے ہوئے بلرام جی کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتے ہیں اُن کو یہ اچھا ہے کہ جو ہم جڑ روپ
سے چھوٹ کر آدمی کا چیتن چولا پاتے تو بلداؤ جی کی سیوا کر کے کرتارتھ ہوتے اور ہمیشہ سے دنیا میں یہ دستور
ہے کہ جس کے پاس جو چیز اچھی ہوتی ہے وہ اپنے مالک کو بھیج دیتا ہے اس لیے یہ سب درخت پر اُپکاری
ہو کر اپنا اپنا پھل اور پھول بلداؤ جی کو بھینٹ دیتے ہیں اور یہ بھونرا پھولوں پر گونجتے ہوئے جو دیکھتے ہو وہ
بلداؤ جی کا جس گاتے ہیں اور مور اپنا اپنا ناچ دکھلا کر کوکلا آدک پنچھی اپنی بولی اُن کو سُناتے ہیں اور یہ سب
درخت اپنے اپنے پھول اور پھل سے راہی مسافروں کی مہمانی کرتے ہیں اس واسطے اُن کو بڑا داتا
اور پر اُپکاری سمجھنا چاہیے اور تم لوگ جتنے جڑ اور چیتن جیو برندابن میں دیکھتے ہو یہ سب بلرام جی کے چرنوں
میں پریت رکھنے سے بیکنٹھ کو جاتے ہیں اور یہ چوراسی کوس برج بھوم دھن ہے اس کی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا
اور تمھارے پرن اس دھرتی پر پڑنے سے یہاں سدا بسنت رت بنی رہتی ہے اور برندابن کے سب جیو
جڑ اور چیتن جیون مکت ہیں اے راجہ ایسی بڑائی برندابن کی کر کے جب شیام سندر ایک اونچے ٹیلے پر
چڑھ کر بیٹھے اور اپنے چاروں طرف اُپرنا گھما کر کالی پیلی دُھوری نام لیکر گئوؤں کو پکارنے لگے تب سب
گئوویں دوڑتی اور ہانپتی ہوئی شیام سندر کے پاس آپہونچیں اُس وقت اُن کی شوبھا ایسی معلوم ہوتی تھی
جیسے رنگ برنگی گھٹا چندرما کے گرد چاروں طرف گھر آدیں پھر مَن ہرن پیارے نے گئوؤں کو بن میں چرنے
کے واسطے ہانک دیا اور آپ بلرام جی سمیت کلیو اکر کے کدم کی چھایا میں ایک سکھا کی جانگھ پر سر دھر کے سو رہے
جب نیند سے آنکھ کُھلی تب بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی ہم اور تم الگ الگ گوال اور گئوؤں کی ٹولی باندھ
کر آپس میں پھولوں سے لڑیں بلدیو جی نے کہا کہ بہت اچھا تب آدھے گوال اور گئوویں

دونوں بھائیوں نے بانٹ لیں اور بہت رنگ کے پھول توڑ کر اپنی اپنی جھولی سبھوں نے بھر لی اور بہت طرح کا باجا اپنے
اپنے منہ سے بجا کر ایک دوسرے کو پھل اور پھولوں سے مار کر آپس میں کھیلنے لگے کچھ دیر تک اسی طرح کھیل کر
اپنی اپنی گئوئیں الگ الگ چرانے لگے اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ جس پر برہم پرمیشور کا درشن
برہما جی اور شری مہادیو جی آدک دیوتوں کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہ بیکنٹھ ناتھ موُر کے ساتھ ناچ کر گوال بالوں
کے ساتھ کھیلتے تھے کسی کو سامرتھ ہے جو اُن کی لیلا اور مہابرنن کر سکے جب گئو دین چراتے وقت بلرام جی سب
گوال اور گئووں سمیت ایک طرف بن میں چلے گئے اور شیام سندر دوسرے بن میں جا نکلے اُس وقت ایک گوال نے
بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی یہاں سے تھوڑی دور پر تاڑ کا ایسا بن ہے جس میں امرت کے برابر میٹھے میٹھے
پھل لگے ہیں وہاں پر دھینک نام راچھس گدھا روپ سے اُن پھلوں کی رکھواری کر کے نہ آپ کھاتا اور
نہ کسی دوسرے کو کھانے دیتا ہے جس طرح سوم کا مال کسی کے کام نہیں آتا ہے ہم لوگ تمھاری کرپا سے
وہ پھل کھایا چاہتے ہیں یہ سنکر بلرام جی نے کہا کہ ابھی چل کر وہ پھل خوشی سے کھاؤ راچھس تمھارا کیا کر سکتا
ہے یہ بات سنتے ہی سب گوال بے ڈر ہو کر بلداؤجی کے ساتھ اُس بن میں چلے گئے جب بلدیوجی نے ایک
درخت کو پکڑ کر زور سے ہلایا اور سب پھل اُس کے ٹوٹ کر گر پڑے تب دھینک راچھس پھل گرنے کی آواز
سُن کر چلاتا ہوا دوڑا اُس کو آتے دیکھکر سب گوال بال مارے ڈر کے بھاگ گئے اکیلے بلرام جی وہاں
کھڑے رہے جب گدھے نے آتے ہی ایک دولتی بلدیوجی کے ماری تب بلدیوجی نے بڑی پھرتی سے اُس کی
ٹانگ پکڑ کر زمین پر پٹک دیا جب پھر وہ لوٹ پوٹ کر کھڑا ہو گیا اور زمین سونگھ کر کان دبائے ہوئے بلدیوجی کے
پھر دولتیاں مارنے لگا تب بلبھدر جی نے دونوں ٹانگیں اُس کی پکڑ کر ایک اونچے درخت پر ایسا پٹکا کہ وہ
اُسی وقت مر گیا اور وہ درخت ٹوٹ کر گر پڑا اُس کو مرا ہوا دیکھتے ہی بہت سے راچھس اس کے ساتھی سنگی
بلرام جی کے مارنے کے واسطے آئے اُن کو بھی بلبھدر جی نے ساعت بھر میں مار ڈالا اُس وقت دیوتوں نے
بلرام جی پر پھول برسا کر خوشی کے باجے بجائے اے راجہ پرکچھت شری برہما جی اور شری شیو جی اور دیوتا
دھیان اور پوجا چھوڑ کر شری کرشن جی کا درشن کرنے کے واسطے برندابن آیا کرتے تھے دھینک راچھس کے مرنے
کے پیچھے گوال بالوں نے من مانتے پھل کھائے اور گھر لے آنے کے واسطے اپنی اپنی جھوری بھر لی اور اُس
بن میں نڈر ہو کر گئو چرانے لگے۔

	دوہا	
لینھی گائن گھیر سب مُرلی کی دھن ٹیر		بل موہن گھر کو چلے جان سانجھ کی بیر

اے راجہ جب شیام اور بلرام ہنستے کھیلتے ہوئے گوال اور گئوں سمیت گھر آئے تب گوالوں نے وہ
پھل تاڑ کے برندابن باسیوں کو بانٹ کر کہا کہ آج بلرام جی نے بن میں دھینک آدک بہت سے راچھسوں
کو مارا یہ بات سُن کر سب لوگ خوش ہوئے دوسرے دن پھر شیام سندر گوالوں کے ساتھ گئو

چر انے گئے اور بلرام جی اُس دن گھر رہے بن میں گئو ویں چرتے چرتے پھیل گئیں جب گوال لوگ شری کرشن جی سے الگ ہو کر گئوؤں کو ڈھونڈھنے نکلے اور دھوپ میں بیاکل ہو کر بہت پیاسے ہوئے تب وہ گئوؤں سمیت جمنا کنارے پانی پینے لگے۔

دوہا

گوپ گاسے اچوت بھئے کالی دہ کو نیر		نکست سب اکلاے کے بیٹھ گئے جل تیر

سورٹھا

پرے شکل مرجھاے جہاں تہاں کچھ جھائے تے		گوال بچھ اور گاے بھئے منو بن پران سب

اے راجہ جب سب گائے اور گوال کالی ناگ کے زہر سے جو جمنا میں رہتا تھا بیہوش ہو کر گر پڑے اور شیام سندر کے پاس دیر تک نہیں آئے تب موہن پیارے نے اُنکو ڈھونڈھتے اور پکارتے ہوئے جمنا کنارے پہونچ کر کیا دیکھا کہ وہ سب کالی کنڈ کے کنارے مرے ہوئے پڑے ہیں یہ حال اُنکا دیکھکر شیام سندر انتر جامی نے بچار کیا کہ کالی دہ کا پانی پینے سے یہ حال ان سب کا ہوا ہے میں گھر پر جا کر ان کے ماتا و پتا سے کیا کہوں گا ان سب کو جلا دینا چاہئے ایسا بچار کر کرشن بھگوان نے جیسے امرت روپی درشٹ سے اُن کی طرف دیکھا ویسے ہی سب گوال بال گئوؤں سمیت جی اُٹھے جس طرح کوئی نیند سے جاگ اُٹھے اسی طرح وہ لوگ اُٹھ کر اپنی آنکھ ملنے لگے اور مُرلی منوہر کو وہاں دیکھتے ہی ان کے گلے میں لپٹ گئے تب شری کرشن دُکھ بھنجن نے کہا کہ تم لوگوں نے مجھ سے علیحدہ ہو کر کالی دہ کا پانی پیا اسی سے تم بے ہوش ہو گئے تھے پرمیشور نے تمھارا پران بچایا یہ سنکر گوال بالوں نے کہا کہ جمنا جل پینے سے ہماری یہ گت ہوئی تھی تم نے آکر جلا دیا برجباسیوں کی رچھا کرنے والے تمہیں ہو جب سانجھ سے من ہرن پیارے گوال اور گئوؤں کو ساتھ لیے مرلی بجاتے ہوئے برندابن کے پاس پہونچے تب سب برجبالا اپنے اپنے گھر کا کام چھوڑ کر ان کے درشن کے واسطے دوڑی آئیں اور اُن کی چھب دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اور گوال بالوں نے گھر پہونچکر نندجی اور جسودا جی سے کہا کہ آج ہم لوگ کالی دہ کا پانی پینے سے گئوؤں سمیت مر گئے تھے سو شری کرشن جی نے ہم کو جلا دیا۔

دوہا

اب ہم کا ہو ڈرت نہیں ہر ہیں ہیں سہاے		بل موہن کے بل پھرت بن بن چارت گاے

سورٹھا

پرت گاڑھ جب آئے تب تب ہوت سہاے ہر		جہ بچو دؤو بھاسے جسمت یہ تیر و گنور

جسودا جی اور روہنی اور گوپیاں یہ حال سُن کر بہت خوش ہوئیں اور نندجی نے کہا کہ جو بات گرگ مُن کہہ گئے تھے وہ آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہے شری کرشن کوئی اوتار ہیں بڑے بھاگ سے میرے یہاں

جنم لیا ہے جب جسودا جی نے شیام سندر کو بچھیا پر سُلایا تب اُنھوں نے کالی ناگ کو جمنا جل سے باہر نکالنا بچار کر جسودا جی سے کہا کہ اے میا میں نے ایسا سپنا دیکھا ہے کہ جیسے کسی نے مجھکو جمنا جل میں گرا دیا ہے یہ سنتے ہی نند اور جسودا جی نے موہن پیارے کے ہاتھ سے کچھ دان کرایا اور سپنے کی بات جھوٹھ جانکر اپنے من کو دھیرج دیا

ادھیائے سولھواں

نکالنا شری کرشن جی کا کالی ناگ کو جمنا جل سے

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ شری کرشن جی نے یہ بچار کیا کہ کالی ناگ کا یہاں رہنا اچھا نہیں ہے کسواسطے کہ آدمی اور پشو اور پنچھی جو کوئی اس دہ کا پانی پیوے گا وہ ضرور مر جائے گا یہاں کالی ناگ کے رہنے سے جمنا کو دوش لگتا ہے اس لیے اُس کو یہاں سے نکالنا چاہیئے اور اس ناگ کے زہر کی جوالا سے کالی دہ کا پانی چار کوس تک کھولتا تھا اس لیے کسی جیو پشو پنچھی آدک کو ایسی سامرتھ نہ تھی کہ جو وہاں جا سکے جو کوئی دھوکے سے بھی جاتا تو جل کر اس دہ میں گر پڑتا تھا اور اُس جگہ کوئی درخت بھی نہیں رہ سکتا تھا کیول ایک کدم کا درخت انباشی اُس جگہ پر تھا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی اسکا کیا کارن ہے کہ اُس درخت کا ناش نہیں ہوا شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کسی جگ میں گڑرجی اس درخت پر اپنے مُنھ میں امرت لیے ہوئے آ بیٹھے تھے سو ان کی چونچ سے ایک بوند امرت کا اُس درخت پر گر پڑا تھا اُس سے وہ درخت ہرا رہ کر کالی ناگ کا زہر اُس پر اثر نہیں کر سکتا تھا جب شیام سُندر نے کالی ناگ کے نکالنے کا بچار کیا تب اُن کی اچھا کے موافق نارد مُن کنس کے پاس گئے جب کنس نے نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا تب نارد مُن نے پوچھا کہ اے راجہ تم اُداس کیوں دیکھ پڑتے ہو یہ بات سُن کر کنس ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج گوکل میں نند جی کے یہاں دو لڑکے بڑے زبردست پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے اگھاسُر آدک راچھسوں کو مار ڈالا اُن سے مجھکو اپنے پر ان کا کھٹکا دیکھ پڑتا ہے۔

چوپائی

یہ دوؤ برج میں نند کمارا
کہت جنھیں بلرام کنھائی
اب تم مُن کچھ کہو بچارا
مُن ہر کے گن نیکے جانے

جان پرت ہیں کوؤ اوتارا
تنکی گت مت جان نہ جائی
جہہ بدھ ماروں نند کمارا
سُن نرپ بچن منہ مُسکانے

دوہا

تب بولے مُن نرپت سوں ست کہی تم بات
وے دؤو اوتار ہیں اُن گت جان نہ جات

سورٹھا

ہیں وسے تمہرے کال پرگٹ بسئے برج آنکے ۔ نندگوپ کے بال تم اُن کو راکھو نہیں

یہ کہکر نارد مُن بولے کہ اے کنس میں ایک اُپاسے تم سے کہتا ہوں کہ تم نندجی کو کالی دہ کے کمل کے پھول بھیجنے کے واسطے کہلا بھیجو جب وہ لڑکے دہاں پھول لینے جاویں گے تب اُن کو کالی ناگ ڈس لیگا جب یہ کہکر نارد مُن چلے گئے تب کنس نے نندجی سے اُسی ساعت کہلا بھیجا کہ کل کے دن کروڑ پھول کمل کے کالی دہ سے منگوا کر ہمارے پاس بھیج دو نہیں تو ہم تمہارا گھر بار لوٹ کر برج سے نکال دیں گے اور تمہارے بیٹوں کو قید کریں گے شیام سندر انتر جامی یہ حال جان کر اُس دن گئو ویں چرانے نہیں گئے گانوں ہی گوال بالوں کے ساتھ کھیلتے رہے جبکہ ایسا سندیسا کنس کا نند راے کے پاس پہونچا اور اُنھوں نے گھبرا کر آپ نند آدک گوپوں سے یہ حال کہا تب سب برندابن باسی سوچ میں ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں سے کالی دہ کے پھول آنا بہت مشکل ہیں ہمکو اپنی جان کا کچھ ڈر نہیں کنس مارے چاہے چھوڑے لیکن بڑا سوچ تو یہ ہے کہ شیام اور بلرام کو قید کرے گا کوئی ایسا ٹھکانا دیکھ نہیں پڑتا جہاں ان دونوں کو چھپا رکھیں ایک نے کہا کہ چلو کنس کی بنتی کریں اور جتنا ڈنڈ وہ مانگے اُتنا ڈنڈ دیں آج تک کنس نے ایسا کرودھ کبھی نہیں کیا تھا

دوہا

میرے ست دُو ونرپت اُر کھٹکت ہیں دن رات ۔ آج کہو ایسا بچن بل موہن پر گھات

سورٹھا

چڑھہ ہین برج پر دھاے کال نہیں بیچ کوپ کر ۔ بھیو مرن اب آئے کورا کھے کت جائیے

اسے راجہ نند جسودا دونوں اسی سوچ میں بیٹھے رو رہے تھے جب مرلی منوہر انتر جامی سب کو دکھی دیکھکر گھر پر آئے اور نند رانی اُن کو گود میں اُٹھا کر بہت بلاپ کرنے لگیں تب شیام سندر نے پوچھا کہ اے میّا تو اتنا سوچ کیوں کرتی ہے جسودا جی نے کہا کہ تو میرے رونے کا حال اپنے باپ سے جا کر پوچھ لے یہ بات سن کر موہن پیارے نندجی کے پاس آئے اور اُن کو اُداس اور روتے ہوئے دیکھکر پوچھا کہ اے بابا تم اتنے کیوں بیاکل ہو یہ بچن اپنے لال کا سن کر نندجی بولے کہ اے بیٹا جب سے تمہارا جنم ہوا تب سے راجہ کنس نے تمہارے مارنے کے واسطے کیسے کیسے راچھسوں کو بھیجا پر ہمارے کُل کے دیوتا سہایک ہو گئے جو تمہارا پران بچا۔

دوہا

کالی دہ کے پھول اب پٹھئے بھوپ منگائے ۔ سب سے یہ گاڑھی پڑی اب کو کرے سہاے

سورٹھا

جو نہیں آویں پھول لکھیو کنس مُونہہ ڈانٹ کے ۔ کر ہون برج نرمول باندھ منگاؤں تو شتن

اسے بیٹا وہاں کا پھول آنا بہت کٹھن ہے اسی سے مجھ کو سوچ ہوا ہے یہ سنکر شیام سندر نے کہا کہ اے بابا جس دیوتا
نے پہلے تمھاری سہایتا کی تھی اُسی کا دھیان کرو وہی پھر تمھاری سہایتا کرے گا جب موہن پیارے کے سمجھانے سے
برج باسیوں کو دھیرج کچھ ہوا تب اپنے اپنے کل دیوتا کا دھیان ہاتھ جوڑ کر کرنے لگے اور شیام سندر جمنا کے کنارے
جاکر گوال بالوں سے گیند کھیلنے لگے جب کھیلتے وقت شیام سندر نے جان بوجھ کر شری داما کا گیند کالی دہ میں پھینک دیا
تب اُس نے شیام سندر کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کہا کہ میرا گیند لا دو بنا گیند لیے تمکو نہیں چھوڑوں گا دوسرا گوال بال
مجھکو مت سمجھو سوہن پیارے نے شری داما سے کہا کہ میری کمر چھوڑ دے تھوڑی سی چیز کے واسطے جھگڑا مت کر
تو نے چھوٹے بڑے کا بچار نہ کر کے میری کمر میں ہاتھ ڈال دیا تو میری برابری کرتا ہے میرے پرتاپ کو نہیں جانتا
میں نے تیرے سامنے پوتنا اور بکاسُر آدک راچھسوں کو مار ڈالا تھا تسپر بھی تو مجھ سے نہیں ڈرتا یہ سُن کر شری داما بولا کہ
تم بڑے آدمی کے بیٹے ہونے سے کچھ راجا نہیں ہو گئے کھیل میں ہم اور تم دونوں برابر ہیں بنا گیند دیے میری
اور تمھاری نہیں بنے گی اور تم نے راچھسوں کو مارا تو کیا ہوا اب راجہ کنس نے کالی دہ کے پھول مانگے ہیں
پہونچاؤ گے تو میں جانوں گا جب کنس تم کو پکڑ منگا دے گا تب سامرتھ کا حال معلوم ہوگا ۔

سورٹھا

سکل دیو سرتاج پار نہ پاوین رھم شو	تاہ گیند کے کاج پھینٹ پکڑ جھگرت سکھا

اے راجہ ایسا کٹھور بچن سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ تو زبان سنبھال کر بات نہیں کرتا کنس کا ڈر تجھ کو کیا
دکھلاتا ہے میں پھول ہی لینے کے واسطے یہاں آیا ہوں آج کمل کے پھول کنس کو بھیجکر برج باسیوں کا سوچ مٹاؤنگا
اور تیرے سامنے کنس کے سر کے بال کھینچکر اُس کو ماروں گا ایسا کہکر مرلی منوہر نے کرودھ سے شری داما کو جھٹکا
دیا اور اپنی کمر اس سے چھڑا کر کدم کے درخت پر چڑھ گئے تب گوال بالوں نے ہنسی سے تالی بجا کر کہا کہ شیام سندر
شری داما کے ڈر سے بھاگ کر درخت پہ چڑھ گئے اور شری داما رو کر کہنے لگا کہ میں تمھارے ماتا پتا سے گیند
پھینک دینے کا حال کہتا ہوں تب برج ناتھ للکار کر بولے کہ میں تیرے گیند لینے کے واسطے جاتا ہوں یہ کہکر
موہن پیارے کالی دہ میں کود پڑے ۔

دوہا

کومل تن اَت سانورے ساجے نٹور ساج	جل بھیتر پیٹھے تہاں جہاں سووت اہ راج

اے راجہ جب شیام سندر جمنا جی میں بیٹھ گئے تب سب گوال بال شری داما کو گالیاں دیتے ہوئے جمنا
کنارے پر ہاتھ پھیلا کر رونے لگے اور گئوویں چاروں طرف مُنھ بائے بائے کر چلانے لگیں اور اُن میں سے
دو لڑکے روتے ہوئے گھر کی طرف خبر دینے کے واسطے چلے اور اُس وقت برندابن میں بہت طرح کے اسگن
ہونے سے نند اور جسودا جی کو بڑا سوچ ہوا تب وہ کیشو مورت کو ڈھونڈھنے نکلے اور جسوداجی نے نندجی سے
کہا کہ آج کنہیا کے ساتھ بلرام بھی نہیں ہیں پرمیشور کی کرپا سے میرا موہن پیارا اچھا رہے ۔

دوہا

چلی رسوئیں کرن میں چھینک بھئی موہ آج	آگے ہوئے بلا ربن گئی دوسری بھاج

اے راجہ جس وقت نند اور جسودا جی سوچ کرتے اور موہن پیارے کو ڈھونڈھتے ہوئے چلے، جاتے تھے اُس وقت اُن دونوں گوال بالوں نے روتے ہوئے آکر کہا کہ اے جسودا ماتا نندلال جی گیند کھیلتے کھیلتے کدم کے برکش پر چڑھ گئے تھے وہاں سے کود کر کالی دہ میں ڈوب گئے یہ بات سنکر نند اور جسودا بیاکل ہو کر گر پڑے اور جسودا جی نے نند جی سے کہا کہ میرے پران پیارے نے جو سپنا رات کو دیکھا تھا وہ سچا ہوا جب برندابن میں یہ خبر پہونچی تب روہنی جی اور برکھبھان آدک سب گوپی اور گوال اپنا اپنا سر اور چھاتی پیٹتے ہوئے نند اور جسودا جی سمیت دوڑے ہوئے جمنا کنارے پہونچے اور وہاں موہنی مورت کو نہ دیکھکر لڑکوں سے اُنکا حال پوچھا جب انھوں نے اُس جگہ کو جہاں پر کیشو مورت کودے تھے دکھلایا تب نند اور جسودا بیاکل ہو کر جمنا جل میں کودنے دوڑے گوپ اور گوپیوں نے انکو تھام لیا۔

دوہا

سُکھدائی دیکھے بنا بلکھائی اَتِ ماے	رانی اررانی پرت پانی میں اکلاے
لوٹت اتِ بیاکل دھرن جات گرن جل دھاے	کہت شیام تم دُکھ دیو موکو بَیس بڑھاے

اے راجہ جسودا روتے روتے بیاکل ہو کر بَورَہون کی طرح کہتی تھی کہ اے بیٹا تم نے کہاں دیر لگائی تمھارے کھانے کے واسطے ماکھن روٹی رکھا ہے جلدی آکر بھوجن کرو۔

چوپائی

بیٹھو آے سنگ دؤو بھیا	تم جیتئو میں لیوں بلیا

اے موہن پیارے بِن تیرے بنا کیسے جیوئں گی اور کسے ماکھن روٹی کھلا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈھا کروں گی اے لالن جب تو اپنی سانولی صورت موہنی مورت دکھلا کر مجھے اپنی میٹھی میٹھی توتلی باتیں سناتا تھا تب میں تینوں لوک کا سُکھ اُس کے برابر نہیں سمجھتی تھی اب میں وہ روپ کس طرح دیکھونگی جب جب ہم لوگوں کو دُکھ پڑتا تھا تب تب ہماری رچھا کرتے تھے اب ہم لوگ تمھارے برہ ساگر میں ڈوب رہے ہیں کیوں نہیں آکر اس سے باہر نکالتے ایسی ایسی باتیں کہکر جسودا جی بلاپ کرتی تھیں۔

چوپائی

شوک سِندھ بوڑی نند رانی	تن کی سُدھ بُدھ سبہے بھلائی

دوہا

برج جو تن سُن دھر کے بچن پرم ادھیر	اکلائی رووت سبے اُٹھی کٹھن اُر پیر

اے راجہ اُسی طرح سب استری اور پرش اور بالک اور برودھ برندابن باسی اپنا اپنا گھر اکیلا

چھوڑ کر کالی دہ کنارے کھڑے روتے تھے اور کسی کو اپنے بدن کی سُدھ بُدھ نہ تھی۔

چوپائی

برجباسی سب اُٹھے پکاری		جل بھیتر کا کرت مراری
مات پتا اتہی دُکھ پاویں		روے روے سب کرشن بلاویں

اور سب برج بالا اپنا سر اور چھاتی پیٹ کر کہتی تھیں کہ اے من ہرن پیارے تم ہم لوگوں کو اس دکھ میں چھوڑ کر آپ جل بہار کرنے چلے گئے تمھارے بنا سب برج سونا ہو گیا اب ہمارا دہی اور ماکھن چرا کر کون کھائے گا اور ہم سب گو پیاں کس کا اُرہنا دینے جسودا پاس جاویں گی تمھارے برہ میں ہم سب مرنا چاہتی ہیں جلدی باہر نکلکر ہمارے پران بچاؤ جل کے بھیتر بیٹھے کیا کرتے ہو اور نندجی بلاپ کر کے کہتے تھے کہ اے بیٹا تو مجھے چھوڑ کر کہاں چلا گیا تیرے بنا مجھکو سب جگت اندھیرا معلوم ہوتا ہے میں کس طرح جیوؤں گا اسی دُکھ کے مارے گوکل چھوڑ کر برندابن آبسے تھے یہاں بھی تمھارے پران کا گھات لگا اے پران پیارے جس طرح تم نے بڑے بڑے راچھسوں کو مار کر ہم کو سُکھ دیا تھا اسی طرح آج بھی میرے بڑھاپے کی شرم رکھکر جلدی اپنی موہنی مورت دکھلاؤ نہیں تو اب میں مرا چاہتا ہوں۔

سورٹھہ

لوگ اُٹھے سب روے دین بچن سن نند کے		کہت بکل سب کوے ہر تم برج سونو کیو

جب جسوداجی روتے روتے بیہوش ہو گئیں تب بلرام جی نے اُن کے مُنھ پر پانی کا چھینٹا دیا جب اُن کو کچھ ہوش آیا تب بلرام جی کو دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اے بیٹا تمھارے بنا کنہیا ایک ساعت اکیلا نہیں رہ سکتا تھا تو نے اُس کو کہاں بھیج دیا جلدی میرے پران پیارے کو بُلا دے وہ بہت بھوکھا ہے ابھی تک اس نے کچھ نہیں کھایا جب یہ بات کہکر جسوداجی کنہیا کہکر پکارنے لگیں تب بلرام جی نے اُن کو دھیرج دیکر اس طرح سمجھایا کہ اے ماتا تم کس واسطے اتنا سوچ کرتی ہو موہن پیارے تم لوگوں کو اُداس دیکھکر کمل کے پھول لانے کو کالی دہ میں گئے ہیں وہ ابناشی پرش ترلوکی ناتھ ہیں اُن کو جمنا جل میں ڈوبنے یا کالی ناگ کے کاٹنے کا کچھ ڈر نہیں ہے آگے تم اپنی آنکھ سے دیکھ چکی ہو کہ پوتنا کو اُنھوں نے ساعت بھر میں مار ڈالا تھا میں تمھاری سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی ایسا جیو لوک میں نہیں ہے جو اُنکو دکھ دے سکے یا مار سکے

دوہا

موہنہ دھائی نندگی اب ہیں ادت شیام		ناگ ناتھ نے آوہیں تب کہیو بلرام

جب بلبھدرجی کے سمجھانے سے سب کو کچھ دھیرج ہوا تب جسوداجی نے بلبھدرجی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُن کو اپنے پاس بٹھا کر بلائیں لینے لگیں اور سب برجباسی جمناجی کی طرف ٹکٹکی لگائے تھے کہ دیکھیں موہن پیارے جمنا جل سے کب باہر نکلتے ہیں شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اس دن جیسا سوچ نند اور جسودا اور

سب جیو جنتو اور چیتن برندابن باسیوں کو ہوا اس کا حال برنن نہیں ہو سکتا اب نند لال جی کا حال سنو کہ جب وہ اپنا نٹور روپ ساجے ہوئے کالی دہ میں پہونچے تب ناگن اُن کے موہنی روپ کی سُندرتائی دیکھکر اُنپر موہت ہو کر کہنے لگی کہ اے بالک تو ایسا روپ وان اور کومل تن ہو کر کس واسطے یہاں آیا ہے جلد ہی بھاگ جا ابھی کالی ناگ سوتا ہے نہیں تو اُسکے جاگتے ہی تیرا سب بدن زہر سے جل جائیگا شری کرشن جی یہ بات سن کر ناگ پتنی سے بولے کہ تو اپنے پت کو جلد ہی سے جگا دے ہم کو راجہ کنس نے بھیجکر کروڑ پھول کمل کے کالی کنڈ میں سے مانگے ہیں تب ناگن بولی کہ تو ناگ سے کیا بائیں کرے گا اُس کی ایک پھنکار سے تیرا بدن جل کر راکھ ہو جائیگا مجھ کو تیرا سندر روپ دیکھکر دیا آتی ہے راجا کنس مرجائے جس نے تیری ایسی موہنی مورت کو یہاں بھیجا اور تو اپنی خوشی سے مرنے کے واسطے یہاں آیا ہے لڑکا جان کر تجھ سے کہتی ہوں تیرے ماتا پتا بڑا دُکھ پاویں گے تو بچارا لڑکا اپنا پران لیکر یہاں سے چلا جا یہ سنتے ہی من ہرن پیارے بولے۔

دوہا

ارمی باوری سرپ سوں کہا ڈراوت موہنہ ۔ جیسُو میں بالک پرکٹ وہی دکھاؤں توہنہ

سورٹھہ

کیوں نہیں دیت جگائے دیکھوں میں بلکے بلہ ۔ یا پر کمل لدائے لے جیہوں یہ ناتھہ برج

اے ناگن سوتے ہوئے کو مارنا آدھرم ہے اس لیے تجھ سے جگانے کے واسطے کہتا ہوں یہ بات سُن کر ناگن بولی کہ چھوٹے منہ بڑی بات کہنا تجھکو نہ چاہیئے یہ کالی ناگ گرڑ جی سے لڑا تھا جس کو تو ناتھنے کو کہتا ہے میں نے جانا کہ تیری موت تجھکو یہاں لے آئی ہے جو تو میرا کہنا نہیں مانتا جو تجھ کو کالی ناگ سے لڑنے کی سامرتھ ہے تو اُسے آپ جگا لے یہ بات سنتے ہی برندابن بہاری نے اُس کو جھڑک کر جیسے اپنے پانوں سے کالی ناگ کی پونچھ دابی ویسے ہی وہ گرڑ جی کے ڈر سے چونک کر اُٹھ کھڑا ہوا جب اُس نے دیکھا کہ ایک لڑکا میرے سامنے کھڑا ہے تب آشچرج مان کر کہا کہ دیکھو میرے زہر کی گرمی اچھے بٹ نہیں سہہ سکتا اور کوسوں تک کے پشو اور پنچھی آدک اس گرمی میں جل جاتے ہیں یہ کون ایسا لڑکا ہے جس نے یہاں تک جیتا ہو چکر مجھے سوتے سے جگایا ایسا بچار کر کالی ناگ کرودھ سے پونچھ پٹکتا ہوا شیام سُندر کی طرف دوڑا اور اپنے ایک سو ایک پھن سے اُن کو کاٹنے لگا اے راجہ اُس ناگ کے زہر کی گرمی سے جمنا جل ادھن کی طرح کھولتا تھا لیکن بیکنٹھ ناتھ پر وہ زہر کچھ اثر نہیں کر سکتا تھا تب اُس ناگ نے من میں کہا کہ یہ لڑکا کوئی بڑا اشور بیر ہو کر منتر جانتا ہے اس سے اس کو زہر اثر نہیں کرتا جب کالی ناگ نے دیکھا کہ میرے کاٹنے سے یہ لڑکا نہیں مرتا ہے تب اُسنے شری کرشن جی کو اپنے بدن سے لپیٹ کر کس لیا اُس وقت ناگن اپنے من میں بہت پچھتا کر کہنے لگی کہ دیکھو ایسا سندر لڑکا اپنی خوشی سے موت کے بس ہو کر یہاں آیا ہے اب اس کا بچنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور کالی ناگ نے بھی ابھمان کر کے شری کرشن جی سے کہا کہ تو مجھے نہیں جانتا میں سب سانپوں کا

راجہ ہوں اب یہاں سے جیتا بچکر جائے گا تو دیکھوں گا گرب پہاری بھگوان نے یہ بات سنتے ہی اپنا بدن ایسا بڑھایا کہ جوڑ جوڑ کالی ناگ کا ٹوٹنے لگا جب اُس نے بہت بیاکل ہو کر شری برجنا تھ جی کو چھوڑ دیا اور الگ جا کر کھڑا ہو گیا تب شری کرشن جی نے جلدی سے پھن اُس کا اپنے پاؤں کے نیچے دبا کر ناک اُس کی چھید ڈالی اور اُس میں ڈوری ڈال کر اُس کے پھن پر چڑھ گئے۔

دوہا

ماکھن پر بھو پھن گہہ لیو دیو بیال پھپکار ۔ چرن کمل ماتھے دھرے نرتت ہری مُرار

جب برندابن بہاری تینوں لوک کا بوجھ اپنے بدن میں لیکر کالی ناگ کے سر پر بنسی بجاتے ہوئے کود کود کر ناچنے لگے اُس وقت دیوتا اور گندھرب اور اپسرا اور کنّر آدل اپنے بمانوں پر بیٹھکر یہ آنند روپی ناچ دیکھنے آئے اور گندھرپ لوگ بہت طرح کا باجا بجا کر تال سُر کے ساتھ بیکنٹھ ناتھ کا گن گانے لگے اور اپسرا ناچنے لگیں اور دیوتوں نے شیام سندر پر پھول برسائے اے راجہ اُس وقت ناچنے اور گانے اور مرلی بجانے کی ایسی شوبھا اور آنند ہو رہا تھا جس کا برنن نہیں ہو سکتا جب کالی ناگ کے منھ سے ترلوکی ناتھ کے بوجھ کے مارے خون بہنے لگا تب وہ مرنے کے قریب ہو کر اپنے زہر کا سب گھمنڈ بھول گیا اور اپنا پھن پٹک پٹک کر زبان مُنھ سے باہر نکال دی اور اپنے جینے سے نا امید ہو کر سر جھکا لیا اُس وقت کالی ناگ کو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملنے اور اُن کا چرن ماتھے پر پڑنے سے گیان ہو کر یہ بات یاد آئی کہ میں نے برہما جی سے سُنا تھا کہ برج گوکل میں اوتار ہوگا۔

دوہا

لیے گوکل میں اُترے میں جانیو نردھارا ۔ یہ انباشی برہم ہیں برج کرپڑا اوتار

یہ لڑکا وہی اوتار ہے نہیں تو دوسرے کی کیا سامرتھ تھی جو میرے زہر سے جیتا بچتا ان ترلوکی ناتھ کی برابری کوئی نہیں کر سکتا میں نے بہت بُرا کام کیا جو پر برہم پرمیشور پر پھن چلایا یہ بات اپنے من میں سمجھتے ہی کالی ناگ شرن شرن پکار کر بولا کہ اے مہاپربھو میں نے آپ کا روپ نہیں پہچانا آپ مجھے جیودان دیکر اپنی شرن میں لیجئے ایسے دین بچن کہکر کالی ناگ چپ ہو رہا اور اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر کچھ استت نہ کر سکا شری دینا ناتھ نے یہ دین بچن سن کر سمجھا کہ اب ابھمان کالی ناگ کا ٹوٹ گیا تب اس کو اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیا اُن کا روپ دیکھتے ہی کالی ناگ کی استریاں بہت بلاپ سے روتی ہوئی وہاں آئیں اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح بیکنٹھ ناتھ کی استت کی کہ اے پر برہم پرمیشور آپ تینوں لوک اور سب جیوؤں کے پیدا کرنے والے ہیں اور آپ نے ادھرمی لوگوں کے مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے دنیا میں جو کوئی آپ کا دھیان اور آپ کی بھگت دشمنی سے بھی کرتا ہے وہ بھی بھوساگر پار اُتر کر مکت ہو جاتا ہے جس طرح امرت کو جان کر یا نہ جانکر دونوں طرح پینے سے آدمی امر ہو کر نہیں مرتا ہے اسی طرح آپکے دھیان

کا پرتاپ بھی ہے ہمارے پت نے اپنے اگیان اور اجان سے آپ کو نہیں پہچانا سو وہ اپنے ڈنڈ کو پہونچا لیکن آپکا درشن پاکر کرتارتھ ہوا کس واسطے کہ جن چرنوں کا درشن دان اور جگیہ اور تپ اور جپ کرنے سے بھی جلدی نہیں ملتا وہ درشن اس ناگ نے سہج میں پایا اور اے دینا ناتھ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اُس دُکھ دائی کا گھمنڈ توڑ ڈالا اور اس نے نہ معلوم پورب جنم میں کیسا بھاری تپ کیا تھا جس کے پھل سے آپ کے چرن اس کے سر پر براجتے ہیں نہیں تو ان چرنوں کی دُھور ملنے کے واسطے لچھمی جی اور برھماجی آدک دیوتا اور بڑے بڑے جوگی اور من چاہنا رکھتے ہیں اور اُن کو بھی وہ دھور جلدی نہیں ملتی سو دُھور کالی ناگ کے ماتھے پر چڑھی اسکے برابر دوسرے کا بھاگ ہونا کٹھن ہے اور میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتی جو اُس دھور کا پرتاپ برنن کر سکوں نارد جی اور سنکادک اُس دھور کی بھکت اپنے ہردے میں رکھنے سے اندر اسن گدی اور اشٹ سدھ اور مکت پدوی اور تینوں لوک کا سُکھ اس کے سامنے کچھ مال نہیں سمجھتے جس نے پارس پتھر پایا وہ سونے کی چاہنا نہیں رکھتا اب یہ ناگ مارے ڈر کے مرنے کے نکٹ ہو گیا ہے اور سوئر لوگ ڈرے ہوئے کو نہیں مارتے اسلیے دیا کر کے اس کا پران چھوڑ دیجیئے نہیں تو اس کے ساتھ ہم کو بھی مار ڈالیے کس واسطے کہ ہم پت برتا ہو کر اپنا پران اس کے ادھین جانتے ہیں اور بید اور شاستر میں بھی یہی لکھا ہے کہ پت برتا استری اُسی کو سمجھنا چاہیئے کہ جو اپنے پت کو روگی اور کوڑھی اور دریدری ہونے پر بھی ایشور کے برابر جانے اور آج سے اپنے پت پر ہم کو اور بھی ادھک بشواس ہوا کہ اُس کے پرتاپ سے ہم نے آپ کا درشن پایا جب اس طرح بہت استت ناگنوں نے کی تب مرلی منوہر کالی ناگ کا اپرادھ چھما کر کے اُس کے مستک پر سے کود پڑے تب اُس ناگ نے ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ جو کچھ اجان میں مجھ سے اپرادھ ہوا وہ دیا کر کے چھما کیجیئے اور میں سانپ کی ذات زہر سے بھرا ہوا تامسی سوبھاؤ تھا اس لیے آپ کے اوپر پھن چلایا برھماجی آدک دیوتا بھی آپ کے بھید کو جلدی نہیں جان سکتے ہیں مورکھ آپ کو کس طرح پہچانتا آپ نے مجھے درشن دے کر کرتارتھ کیا سب بید اور پران آپ کا گن گاتے ہیں جو آپ انصاف کر کے دیکھیں تو اس میں کچھ اپرادھ میرا نہ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ میری ذات کا یہی سوبھاؤ آپ نے بنا دیا ہے جو کوئی مجھ کو دودھ بھی پلا دے تو بھی میرے بدن سے زہر ہی پیدا ہوگا اور گئو کو گھاس بھوسا کھلانے سے دودھ ہی ہوتا ہے میں نے اپنے سوبھاؤ کے موافق آپ پر پھن چلایا اب آپ مجھکو اپنی شرن میں رکھیے اور میرا یہ ماتھا دھن ہے جس پر آپ کے چرن پڑے ۔ یہ میرے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ گئے جن چرنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک کو تار دیتی ہیں وہ چرن آپ کا میرے سر پر براجا جس شیش ناگ کے ایک مستک پر آپ شین کرتے ہیں اُس نے اتنی بڑائی پائی اور میرے ایک سو ایک ماتھے پر آپ نے چرن رکھ کر کرت کیا ہے اس سے میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا اب مجھکو کسی ڈر نہیں رہا۔

دوہا	جن پد پنکج پرس تے گت پائی رکھ نار ۱۲۷		سُر نر من پو جت جنھیں میتن پر ان اُدھار	

سورٹھا

پھرت چراوت گاے شری برندابن بیلے چرن
بھگتن کے سکھدا ے برجباسی جن دُکھ ہرن

یہ استت سُن کر شیام سندر نے کہا کہ اب تو یہاں کا رہنا چھوڑ کر اپنے کُل پروار سمیت رمنک دیپ میں جا کر رہ میں یہاں جل بہار کروں گا اور جو کوئی کالی دہ میں اسنان کر کے پتروں کا ترپن کرے گا اُس کے جنم جنمانتر کے پاپ چھوٹ جائیں گے اور ہم تیرا اپرادھ چھما کر کے تجھ سے بہت خوش ہیں اور تیرا نام دنیا میں جہاں پرلے تک بنا رہے گا اور دیوتا اور آدمی میری اور تیری کتھا کہیں اور سنیں گے اور اس ادھیاے کہنے اور سننے والوں کو کالی ناگ کے کاٹنے کا ڈر نہیں ہوگا اور راجہ کنس نے کروڑ پھول کمل کے کالی کُنڈ سے مانگے ہیں سو تو جلدی اپنے اوپر لاد کر برج میں پہونچا دے یہ بچن بیکنٹھ ناتھ کا سنتے ہی کالی ناگ نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے بنے کیا کہ اے مہاپربھو میں کمل کے پھول ابھی پہونچائے دیتا ہوں لیکن رمنک دیپ میں جانے سے گرڑ جی مجھ کو کھا جائینگے اُنھیں کے ڈر سے میں یہاں بھاگ آیا تھا یہ سُن کر من موہن پیار سے بولے۔

دوہا

چرن کمل کی چھاپ ہے تیرے مستک آنہہ
اب اس چھاپ پرتاپ سے گرڑ بول سس نانہہ

ایسا کہکر بیکنٹھ ناتھ نے اُسی ساعت گرڑ کو بلا کر کالی ناگ کا ڈر چھڑا دیا تب کالی ناگ نے بڑی خوشی سے اپنی استریوں سمیت شری کرشن جی کی بدھ پور بک پوجا کی اور بہت سے رتن اور من کے ہار اُنکو بھینٹ دیدے اور تین کروڑ پھول کمل کے اپنے اوپر لاد لئے تب پھر برجناتھ جی اُس کے مستک پر چڑھ کر ناتھ پکڑے ہوئے وہاں سے چلے۔

سورٹھا

پھر جسمت اُرمانہہ اُٹھی لہر اپ پریم کی
کا ہنر آیو نانہہ کہت روے بلرام سوں

یہ بچن سُن کر بلرام جی بولے کہ اے میّا تھوڑی دیر اور دھیرج دھر تیرا پران پیارا ابھی آتا ہے بلرام جی کے سمجھانے پر بھی برجباسی لوگ بیاکُلتا سے رو کر کہنے لگے کہ اے موہن پیارے تم ہماری محبت چھوڑ کر کہاں چلے گئے تمہارے بنا ہماری یہ گت ہوئی ہے دو پہر سے جمنا جل میں بیٹھے کیا کرتے ہو جلدی کیوں نہیں نکل آتے جس طرح بنا من کا سانپ تڑپتا ہے وہی حال پھر نند اور جسودا کا ہو گیا تب جسودا رو کر کہنے لگی کہ میرے جینے کو دھکار ہے کہ موہن پیارا جمنا میں ڈوب جائے اور میں جیتی رہوں۔

دوہا

کہت جسودا نند سوں دھرک دھرک بارنبار
اور کیتک دن جیوگے مرت نہیں موہ مار

سورٹھا

کر دیکھو من دھیان ایسے دُکھ میں مرن سُکھ
نند بھیئے بن پران مرچھ پرے سُن یہ بچن

جب نندرا سے مُرچھت ہو کر گر پڑے تب بلرام جی نے اُن کو اُٹھا کر کہا کہ اے پتا تم کس واسطے اتنا سوچ کر کے اپنا پران دیتے ہو شیام سندر کا مارنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہے وہ ابناشی پُرش آٹھوں پہر لچھمی جی کو ساتھ لیے ہوئے چھیر سمدر میں رہتے ہیں اُن کے جمنا جل میں گرنے سے تم لوگ کیوں ڈرتے ہو اس طرح بلرام جی اُن کو سمجھا رہے تھے کہ اُسی ساعت جمنا جل سے لہر اُٹھنے لگی تب بلرام جی بولے کہ دیکھو اب بیکنٹھ ناتھ جل سے باہر آتے ہیں ایسا بچن سنتے ہی سب برجباسی جمنا کی طرف دیکھنے لگے اُسی وقت نندلال جی کالی ناگ کو ناتھے ہوئے پانی کے اوپر پرگٹ ہوئے۔

دوہا

ماکھن پر بھ گوپال جی باہر پرگٹے آئے	دُکھ ہرن دانو دلن سنتن سدا سہائے

اے راجہ پرکچھت موہن پیارے کو دیکھتے ہی نند اور جسودا آدک برجباسی ایسے خوش ہوئے جیسے مردے کے بدن میں جان آ جائے اور کالی ناگ نے مرلی منوہر کو جمنا کنارے اُتار دیا۔

سورٹھہ

تت پرکل دھرائے کالی کو آئیش دیو	اُرگ دیپ اب جائے کرو باس نربھے سدا

کالی ناگ شری کرشن جی کی اگیا کے موافق ڈنڈوت کر کے اپنے کل پروار سمیت اُسی وقت رمنک دیپ کو چلا گیا اور شیام سُندر نے سب برجباسیوں کو جو برہ کے دُکھ ساگر میں ڈوب رہے تھے مل کر سُکھ دیا اُسی دن سے وہاں کا جمنا جل جو زہر کے برابر تھا امرت کی طرح ہو گیا۔

دوہا

دُھن دُھن پربھ دُھن کہہ سُرت سمن برسائے خوشی سے پھول ۱۲	گئے دیو سب نج سدن ہر دے پرم سکھ چھائے

ادھیائے سترھواں

کتھا کالی ناگ کے رمنک دیپ چھوڑنے کی

راجہ پرکچھت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے سوامی رمنک دیپ ایسا اتّم استھان چھوڑ کر کالی ناگ جمنا جی میں آ کر کیوں رہا اور گڑر جی کا کون اپرادھ اس نے کیا تھا اُس کا حال بہ مدہ پور بک برنن کیجیے شکدیو جی بولے۔

دوہا

گرڑ بلی کے تراس تے باس لیو برج آئے	سو لیلا بستار سوں کہوں بے سمجھائے

اے راجہ سنو کشیپ جی برھما جی کے بیٹے ہیں ان کی دو استریاں تھیں اُن میں سے ایک کا نام کدرو

اور دوسری کا نام بنتا تھا۔ کدرو کے کالی ناگ آدک بہت سے سانپ پیدا ہوئے اور بنتا کے دو لڑکے ایک گڑڑجی پرمیشور کے باہن اور دوسرا اُرن نام سورج دیوتا کا رتھوان ہوا گڑڑجی اور کالی ناگ آدک سانپ رمنک دیپ میں رہتے تھے ایک دن کدرو اور بنتا دونوں سوتیں بیٹھی تھیں کدرو نے بنتا سے کہا کہ سورج کے رتھ میں کون رنگ کے گھوڑے جتتے ہیں بنتا نے سفید رنگ کے اور کدرو نے کالے رنگ کے بتلائے اسی بات پر دونوں نے آپس میں جھگڑا کر کے یہ قول و قرار کیا کہ جس کا کہنا جھوٹھا ہو وہ سچ کہنے والی کی داسی ہو کر رہے جب یہ حال سانپوں نے سنا تو کدرو سے کہا کہ اے ماتا تم نے بنا پوچھے ہم لوگوں کے ایسی پرتگیا کر دی سورج کے رتھ میں تو سفید رنگ کے گھوڑے جتتے ہیں تم بنتا سے ہار جاؤ گی یہ بات سن کر کدرو بولی کہ اے بیٹا اب تو میں بات ہار چکی ہوں کوئی تدبیر ایسی کرو کہ جس میں میرا کہنا سچ ہو نہیں تو مجھکو بنتا کی داسی ہونا پڑیگا تب سانپوں نے کہا کہ ہم لوگ جا کر اُن گھوڑوں کے بدن میں لپٹ جاتے ہیں اس سے وہ کالے دکھلائی پڑیں گے اُسی وقت کدرو بنتا کو ساتھ لیکر گھوڑے دیکھنے گئی تو سانپوں کے لپٹ رہنے سے وہ کالے کالے دیکھ پڑے اس لیے بنتا ہار گئی۔

دوہا

کدرو بہتو جیت کے لئے گگھری لوائے	جا کی نیت انیت ہے تا سوں کہا بسائے

جب گڑڑجی نے یہ حال سنا تب کدرو سے جا کر کہا کہ تم نے دغا بازی کر کے میری ماتا کو داسی بنانے کی اچھا کی ہے ایسا ادھرم کرنا تم کو اچت نہیں ہے اب تم اس کے بدلے جو چیز مانگو وہ ہم تم کو لا دیں پر ہماری ماتا کو داسی مت بناؤ یہ بات سُن کر سانپوں نے آپس میں صلاح کر کے گڑڑجی سے کہا کہ تم ہم کو امرت کا کلسہ لا دو تو ہم تمھاری ماتا کو داسی نہ بناویں گے گڑڑجی نے اُسی وقت امرت کا کلسہ اپنی سامرتھ سے لا کر سانپوں کو دے دیا اور اپنی ماتا کو ساتھ لیکر گھر چلے آئے یہ حال سن کر دیوتوں نے بچار کیا کہ سانپ لوگ امرت پینے سے امر ہو کر سب جیوؤں کو بہت دکھ دیں گے کوئی کسی طرح جیتا نہ بچے گا ایسا بچار کر سب دیوتوں نے آ کر گڑڑجی سے کہا کہ تم اپنے کہنے کے موافق امرت کا کلسہ کدرو کو دے کر اپنی ماتا کو لوا لائے جیسا چھل کر کے اُنھوں نے تمھاری ماتا کو داسی بنایا تھا ویسا چھل تم بھی کرو جس میں امرت کا کلسہ اُن سے لے کر گڑڑجی نے یہ بات دیوتوں کی مان لی اور جس وقت سانپ لوگ امرت کا کلسہ تالاب کے کنارے رکھکر اس اچھا سے اسنان کرنے لگے کہ پوتر ہو کر امرت پیویں گے اُس وقت گڑڑجی وہاں پہونچکر کلسہ امرت کا اُٹھا لائے اور دیوتوں کو سونپ دیا دیوتا امرت لیکر اپنے لوک کو چلے گئے جب سانپوں نے اس سبب سے گڑڑجی سے دشمنی پیدا کی تب ایک دن گڑڑجی بیکنٹھ ناتھ اپنے سوامی کی استت کر کے اُن سے یہ بردان مانگا کہ کوئی سانپ ہم کو لڑائی میں نہ جیت سکے اور ہم سانپوں کو کھا لیا کریں اُن کا زہر ہم کو اثر نہ کرے جب پرمیشور دینڈیال نے گڑڑجی کو من مانا

بردان دیا تب وہ بہت خوش ہوکر سانپوں کو پکڑ کر کھانے لگے جب سانپوں نے گڑڑجی سے جیتنے کی سامرتھ اپنے
میں نہیں دیکھی تب برہما جی کے پاس جاکر بنے کیا کہ اسے جگت کے کرتا آپ نے ہم کو اور گڑڑجی دونوں کو پیدا
کیا گڑڑجی بردان پانے کے پرتاپ سے ہم لوگوں کو کھاتے جاتے ہیں ایسی زبردستی اُن کو کرنا نہ چاہیئے یہ بات
سانپوں کی سنکر برہماجی نے اس طرح دونوں کا میل کرادیا کہ مہینے بھر بعد ایک سانپ پکڑ کر گڑڑجی اپنے
کھانے کے واسطے لیا کریں اور سب کو دُکھ نہ دیا کریں جب گڑڑجی اس بات پر خوش ہوئے تب سانپ لوگ
آپس میں باری باندھ کر ہر پورنماشی کو ایک سانپ پیپل کے درخت پر رکھ آنے لگے اور گڑڑ نے برہماجی کی
آگیا کے موافق وہی سانپ کھاکر دوسرے سانپوں کو دُکھ دینا چھوڑ دیا جب کچھ دن اس طرح بیت کر کدرو کے
بیٹے کالی ناگ کی باری آئی تب وہ اپنے زہر کے گھمنڈ سے کہنے لگا کہ ہم اور گڑڑ دونوں کشیپ جی کے بیٹے
ہوکر دونوں کی ماتا آپس میں بہن بہن ہیں جو ہم اس سے ڈر کر اس کو سانپ کھانے کے واسطے دیں تو اس میں
ہماری بڑی ہنسی ہے اس لیے ہم گڑڑ سے لڑیں گے یہ بچار کر کالی ناگ درخت پر کوئی سانپ نہیں رکھ آیا
تب گڑڑجی اُس کے دروازے پر آئے جب کالی ناگ نے گڑڑجی سے جدھ کیا تب گڑڑجی نے اُس کو
اپنے پنجے اور چونچ سے مار کر گرادیا اور اُس وقت گڑڑجی کے پروں سے سام بید اور رگ بید اور اتھر
بن بید اور یجر بید کے سُر نکلتے تھے اس لیے وہ آواز سن کر سانپوں کا تیج گھٹ جاتا تھا جب کالی ناگ نے
گڑڑجی میں اپنے سے زیادہ زور دیکھا تب وہ ہار مان کر من میں کہنے لگا کہ اب بنا بھاگے گڑڑ کے ہاتھ سے
میرا پران نہیں بچے گا اس لیے برندابن میں جمنا کنارے جاکر رہوں تو جیتا بچوں کس واسطے کہ سوبھر رکھیشور
کے شاپ دینے سے گڑڑ وہاں نہیں جا سکتے ایسا بچار کر کالی ناگ اپنی استریوں اور بچوں سمیت رمنک
دیپ سے بھاگ کر جمنا جی میں آبسا تھا اور دوسرے سانپ سوبھر رکھیشور کے شاپ دینے کا حال
نہیں جانتے تھے کالی ناگ نے ہی نارد مُنی سے سنا تھا۔ اتنی کتھا سن کر راجہ پرکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج
گڑڑجی برندابن میں جمنا کنارے کیوں نہیں جا سکتے تھے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کسی سمے سوبھر رکھیشور
جمنا کنارے بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے وہاں گڑڑجی نے جاکر ایک بڑا مگر مچھ جمنا میں سے کھالیا یہ حال
دیکھکر سوبھر رکھیشور نے کرودھ کرکے کہا کہ اے گڑڑ جس جگہ بیٹھکر پرمیشور کا بھجن کریں وہاں پر کسی کی یہ سامرتھ
نہیں ہے کہ کسی جیو کو دُکھ دے سکے جو تجھ کو میرے کہنے کا بشواش نہ ہو تو اپنے سوامی سے جاکر پوچھ لے
آج تیرا اپرادھ میں نے چھما کیا لیکن آگے کے واسطے یہ شاپ دیتا ہوں کہ جو تو پھر کبھی یہاں آویگا تو مرجائے گا۔

	دوہا	
ماکھن پر بھر کے نیہہ میں میرو سہج سُبھائے	جو آوے میرے شرن تاکی کرت سہائے	

اے راجہ اسی شاپ کے ڈر سے گڑڑجی وہاں نہیں جا سکتے تھے جب سے کالی ناگ وہاں آکر رہا تھا
تب سے اُس جگہ کا نام کالی دہ ہوا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب شری کرشن جی نے

کالی ناگ کو بدا کیا اور آپ لڑکوں کی طرح ڈرتے اور کانپتے دوڑ کر جسودا کی گود میں گھس گئے تب نند رانی نے شیام سندر کو بڑی پریت سے گلے لگایا اور منھ چومنے لگیں اور روہنی آدک سب برجبالا اُن کو دیکھ کر پرم آنند ہو گئیں اور جو گئو اور بچھڑے شیام سندر کے دیکھے بنا رو رہے تھے وہ سب خوش ہو پاگر کرنے لگے اُسوقت بلدیو جی یہ لیلا شیام سندر کی دیکھکر بہت ہنسے تب نند جی اُنکو ہنستے دیکھ کر کرودھ کر کے بولے کہ یہ بلدیو بسدیو جی کا بیٹا ہمارا ذات بھائی نہیں ہے اس سے دُکھ کے سمے ٹھٹھا کرتا ہے یہ سن کر بلدیو جی نے کہا کہ اے پتا میرے ہنسنے کا یہ کارن ہے کہ جب شیام سندر جمنا میں کود کر ایسے زبردست سانپ کو ناتھ لائے تب انہیں ڈر سے آب ماتا کی گود میں آکر ڈر سے کانپتے ہیں اے نند بابا شری کرشن کسی کا ڈر کچھ نہیں رکھکر سب دُکھدائیوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں یہ سُن کر نند جی ہنسنے لگے اور اُنھوں نے موہن پیارے کو گلے لگا کر کہا کہ اے بیٹا اب تم گائے چرانے نہ جا کر میری آنکھوں کے سامنے رہا کرو ایسا کہکر نند جی نے بہت گئو اور سونا آدک اُن سے دان کرایا اور اُس دن برجباسیوں نے شیام سندر کا نیا جنم ہوا بچار کر ایسی خوشی منائی جس کا حال مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا اور جسودا جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بیٹا میں تجھ کو ہمیشہ منع کرتی تھی کہ تو جمنا کنارے مت جا پاکر تو نے میرا کہنا نہیں مانا اور جمنا جل میں کود کر ہم لوگوں کو اتنا دُکھ دیا تب موہن پیارے بولے کہ لے میا رات کا سپنا سچ ہوا۔

	دوہا	
کھیلت کھیلت گیند میں آیو جمنا تیر		موہ ڈار کا ہو دیو کالی دہ کے نیر

اے ماتا جب میں کالی دہ کے بھیتر چلا گیا تب میں سانپ کو دیکھ کر بہت ڈرا جب میں نے اس سے کہا کہ راجہ کنس نے مجھ کو کمل کے پھول لانے کے واسطے بھیجا ہے تب وہ راجہ کے ڈر سے مجھے پھول سمیت یہاں پہونچا گیا پھر شری داما آدگوال بالوں نے موہن پیارے سے گلے مل کر کہا اے بھائی جو کچھ تم نے کہا تھا وہ کیا تم کنس کو ضرور مارو گے اب ہمارا اپرادھ چھما کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی ہنس کر بولے کہ اے بھائی تم ہمارے سکھا ہو ہماری اور تمھاری گھڑی بھر کی لڑائی تھی اب ہم تم سے خوش ہیں پھر شیام اور بلرام یہ لیلا سمجھکر آپس میں ہنسنے لگے اور اُس دن سب برندابن باسی شیام سندر کے سوچ میں بھوکے رہے تھے اس لیے مرلی منوہر نے کہا کہ آج کی رات سب کوئی یہاں ٹک رہو کل گھر پر چلیں گے جب ان کی آگیا سے سب لوگ وہاں ٹکے تب نند جی نے برندابن سے پکوان اور مٹھائی منگوا کر سب کو بھوجن کرایا اور اُسی دن نند جی نے کمل کے پھول گاڑی اور بیلوں پر لدوا کر گوالوں کے ساتھ راجہ کنس کے پاس بھجدیے۔

	دوہا	
بہت بنے کر کنس کو دینی پتر لکھائے		کہیو میری اُرتے فرپ سوں اسیو جائے

سورٹھا

گیو کمل کے کاج کالی دہ میرو سین ن	تم پرتاپ سے راج آپ گیو پہونچا ہے ادھ

اے راجہ جب گوالوں نے کمل کے پھول چٹھی سمیت کنس کے پاس پہونچا دیے تب کنس کمل کے پھول دیکھنے اور چٹھی پڑھنے سے ڈرا اور اُس کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پربرہم پرمیشور کا اوتار ہیں ان کے ہاتھ سے میرا پران نہیں بچے گا ایسے بچار کر من میں بہت اُداس ہوگیا لیکن نند جی کو خلعت دے کر گوالوں سے بدا کرتے وقت کہا کہ تم نند راے سے کہدینا کہ ہم اُسکے بیٹوں کو ایک دن بلاکر دیکھیں گے جب گوالوں نے آکر وہاں کا سندیسا کہا تب نند آدک سب برجباسی خوش ہوئے۔

دوہا

کہت شیام بلرام سُوں ہنس ہنس کے یہ بات	ترپ ہم تُم دیکھن لیے کہیو بلاون تات

سورٹھا

برج جن پرم ہلاس اک سکھ سہراہ تے بسچے	متھو کنس کو تراس دو وجے کمل پٹھاے نرپ

جب رات کو برندابن باسی جمنا کنارے سرہری کے بن میں سو رہے تب راجا کنس نے یہ حال سُن کر دھندھک نام راچھس کو بلا کر کہا کہ آج تم جمنا کنارے سب برجباسیوں کو شیام اور بلرام سمیت جلا دو میں تمھارا بڑا احسان لونگا یہ بات سنتے ہی دھندھک راچھس نے آدھی رات کے وقت وہاں جاکر چاروں طرف آگ لگادی۔

دوہا

داداگن اتی کرودھ کریو چھوں دس گمبھیر	اُٹھی انل جوالا پربل مانو اچل سمیر

جب سب پشو اور پنچھی اُس آگ سے جلنے لگے تب نند اور جسودا آدک سب برجباسیوں نے نیند سے چونک کر کیا دیکھا کہ چاروں طرف سے آگ دوڑی چلی آتی ہے اور کوئی راہ بھاگنے کی دکھلائی نہیں دیتی یہ حال دیکھتے ہی نند اور جسودا جی نے گھبرا کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے دُکھ بھنجن جب جب ہم لوگوں پر دُکھ پڑتا ہے تب تب تم سہایتا کرتے ہو اب جلدی اس آگ سے بچاؤ نہیں تو سب لوگ جلکر مرا چاہتے ہیں بھاگنے کی راہ نہیں ہے تمھاری شرن چھوڑ کر کہاں جائیں جب شیام سندر نے آگ کی لپٹ سے سب کو بیاکل دیکھا تب اُن کو دھیرج دے کر بولے کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھ بند کر لو آگ بُجھ جائے گی جب سب لوگوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کرلیں تب دُکھ بھنجن شری نند نندن بہت روپ دھر کر سب آگ کو کھا گئے اور دھندھک راچھس کو مار ڈالا اُسی ساعت کرشن بھگوان کی اچھّا سے سب آگ بجھ گئی اور جتنے پشو اور پنچھی آدک جیو جیتے تھے سب جیوں کے تیوں سکھی ہو گئے جب برندابن بہاری کے کہنے سے برندابن باسیوں نے اپنی اپنی آنکھیں کھول دیں تب کسی کو ایک چنگاری بھی نہ دکھلائی دی یہ چرتر سب لوگ دیکھکر آپس میں کہنے لگے کہ کسی نے پانی سے بھی نہیں بجھایا یہ سب آگ کیا ہوئی تب موہن پیارے نے کہا کہ پھوس کی آگ

بہت بلتی ہے پھر اُسے بجھتے ہوئے دیر نہیں لگتی

سورٹھا

شیام سہایک جاہ تاکو ڈر ہے کون کو | یہ نہ بڑائی تاہ پانچ تت جنکے کیے

جب سب برجباسی شیام سندر کی استت کرنے لگے تب کرشن بھگوان نے اپنی مایا اُن پر ایسی پھیلا دی کہ سب کسی نے یہ جانا کہ یہ آگ آپ سے بجھ گئی اور کالی ناگ ناتھنے کا حال بھی اُن کو سپنے کی طرح معلوم ہوا

دوہا

ماکھن پربھ کے نہہ میں جھپک کہوں ڈر ناہہ | پرات ہوت آنند سے سب آئے گھر ماہہ

اُس دن سب چھوٹے اور بڑوں نے اپنے اپنے گھر خوشی منائی اور شیام سندر کو اپنا لڑکا جان کر ہر روز ان سے پریت کرنے لگے

ادھیاے اٹھارھواں

مارنا بلرام جی کا پرلمب راچھس کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس طرح شیام سُندر نے گوال بالوں کے ساتھ برندابن میں کھیل کھیلا تھا وہ کہتا ہوں سنو کہ جب گریکھم رُت یعنی جیٹھ اساڑھ آیا سورج کی دھوپ سے سب سنسار بیاکل ہوگیا لیکن شیام سُندر کی کرپا سے سب برندابن میں کسی جیو کو کچھ گرمی نہ معلوم ہو کر بسنت رت کا سکھ بنا رہا اسلیے برندابن میں پھولوں پر جھنڈ جھنڈ بھونرے گونجکر آم کی ڈالیوں پر کوئلا بولتی تھیں اور درختوں کے نیچے ٹھنڈے سایہ میں مور ناچ کر کوکتے تھے اور ٹھنڈی اور ملائم اور خوشبودار ہوا چل کر گھٹا ٹوپ بن کے پاس جمنا جی لہریں لے رہی تھیں وہاں پر برندابن بہاری بلرام جی اور گوال بالوں کے ساتھ گئویں چرا کر بہت طرح کے کھیل کھیلتے تھے جب کبھی چرخی کی طرح گھومتے تھے تب اُن کو زمین اور آسمان گھومتا ہوا دکھلائی دیتا تھا اور جب ایک گوال دوسرے لڑکے کے ہاتھ پر تالی مار کر بھاگتا تھا تب وہ اُس کو پکڑنے دوڑتا تھا اور کبھی آپس میں آنکھ مچولا کھیل کر بہت طرح کے راگ گاتے تھے اور اپنے منہ سے بہت طرح کے باجے بجا کر شیر اور گدھا اور لومڑی وغیرہ کی بولی بولتے تھے اور کبھی مرلی منوہر بنسی بجا کر اپنا گانا گوال بالوں کو سُنا کر خوش کرتے تھے۔

دوہا

کبھوں سارس کو کلا مور ہنس کی بات | گوال بال بولیں سبے ماکھن پربھ مسکات

اے راجہ ایسے آنند میں پرلمب راچھس بھیجا ہوا راجہ کنس کا شیام سندر کے مارنے کے واسطے گوال روپ بن کر وہاں آیا اور سوائے شری کرشن جی کے اور کسی نے اُس کو نہیں پہچانا جب اُس نے بہت گوال بالوں کو اُٹھالیجا کر پہاڑ کی کندرا میں چھپا دیا تب شری کرشن جی نے آنکھ کے اشارے سے بلرام جی کو دکھلا کر کہا کہ اے بھائی اس گوال کو اپنا ساتھی مت سمجھو یہ پرلمب نام راچھس کپٹ سے گوال بن کر میرے مارنے کے واسطے آیا ہے اس کے مارنے کی کوئی تدبیر کرنا چاہیے یہ جب تک گوال کی صورت میں رہے گا تب تک نہیں مارا جائے گا کس واسطے کہ گوال روپ میرے سکھا اور بھائی بند ہیں جب یہ راچھس روپ دھرے تب اس کو مار ڈالنا شری کرشن جی نے بلرام جی سے یہ کہکر اس کپٹ روپ گوال کو اپنے پاس بلایا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہنستے ہوئے بولے کہ اے بسترہم کو تمہارا ابھیس سب سے اچھا معلوم ہوتا ہے جو لوگ ہمارے سکھا ہیں وہ کپٹ نہیں رکھتے اور کپٹی آدمی کو میں اپنا سکھا نہیں جانتا ۔

	دوہا	
پھل بجھائے اب کھیلئے مدت بھئے سب گوال		سکھا بُلائے نکٹ سب تنھیں کہیو نند لال

پھر شری کرشن جی نے پرلمبا سر کو آدھے گوال بالوں سمیت اپنی طرف لے لیا اور آدھے گوال بال بلرام جی کے ساتھ دے کر پھل بجھاون کھیلنے لگے اور یہ اقرار آپس میں ٹھہرا کہ جو لڑکا بوجھ نہ سکے اُس کی طرف کے سب گوال بال دوسری طرف کے لڑکوں کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈیر بن تک لیجاویں اور اسی طرح جہاں پر دونوں لڑکے پھل بجھانے والے بیٹھے ہوں وہاں پھر آویں ایک ایک گوال بال دونوں غول کا عمر میں برابر دیکھکر جوڑی ٹھہرائی اور شیام سندر نے اپنا جوڑ شری داما گوال سے اور بلدیو جی کا جوڑ پرلمبا سُر کپٹ روپی گوال سے باندھا جب کھیلتے وقت بلدیو جی نے جیتا اور شری کرشن جی ہار گئے تب بلدیو جی کپٹ روپی گوال کی پیٹھ پر چڑھے اور شری داما شری کرشن جی کی پیٹھ پر چڑھا جب اسی طرح سب لڑکے شیام سندر کے ساتھی بلدیو جی والے گوال بالوں کو اپنی اپنی جوڑی کے موافق پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈیر بن کو چلے تب وہ گوال روپ راچھس سب لڑکوں سے آگے بڑھ کر بلرام جی کو آکاش میں لے اُڑا اور ایک جوجن کا اپنا راچھس روپ بنالیا اُس کے کالے بدن پر بلرام جی کا گورا بدن ایسا اچھا معلوم ہوتا تھا جیسے شیام گھٹا میں چندرما اُدے ہو اور کانوں کا کنڈل بجلی کی طرح چمکتا تھا اور پسینہ بدن کا پانی کی طرح برستا تھا اُس کا راچھسی بدن دیکھتے بلدا ؤ جی نے اپنا بدن ایسا بھاری کیا کہ پرلمبا سر وہ بوجھ نہیں اُٹھا سکا بلدیو جی کو لیے ہوئے زمین پر گرا جب اُس نے بلدیو جی کو مارنا چاہا تب بلدیو جی نے ایک مکا اُس کے سر پر مارا تو اس کا سر اس طرح پھوٹ گیا جس طرح اندر کے بجر سے پہاڑ ٹوٹ جاوے جب اُس کے سر سے خون کی دھار ابہنے لگی تب وہ راچھس چلا کر مرگیا اور اُس کی لاش گرنے سے تین کوس کے درخت دب کر ٹوٹ گئے

مرتک اسر تن دیکھ کے سب کو بھئیو ہلاس آنند ۱۲		گوال بال چکرت بھئے دوڑ گئے بل پاس	دوہا

سورٹھا

دھن دھن بلرام دھن، تمھارے مات پت	بڑو کیو یہ کام کپٹ روپ مار یو اسر

اسے راجہ گوال بالوں نے خوش ہو کر اُن کی بہت بڑائی کی اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے بلرام جی پر پھول برسائے اور جن گوالوں کو وہ راچھس کندرا میں چھپا آیا تھا اُن کو شیام سندر نکال لائے۔

ادھیائے اُنیسواں ۱۹

بیاکل ہونا گوالوں کا مونج کے بن میں آگ لگنے سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ جب گوال بال اُس لوتھ کا تماشہ دیکھنے لگے تب سب گائے چرتی ہوئی مونج کے بن میں چلی گئیں جب دور تک کسی نے اُن کا پتا نہیں پایا تب گوال بال الگ الگ ٹولی باندھ کر گئوؤں کو ڈھونڈھنے نکلے اور درختوں پر چڑھ چڑھ کر دوپٹہ گھما گھما کر گئوؤں کا نام لے لیکر پکارنے لگے اُسی وقت ایک گوال نے آکر مرلی منوہر سے کہا کہ اے بھائی سب گئویں مونج کے گھنے جنگل میں چلی گئیں اور گوال لوگ اُن کے کھوج میں بھٹکتے پھرتے ہیں یہ بات سنتے ہی مرلی منوہر نے کدم کے درخت پر چڑھ کر ایسی مرلی بجائی کہ اُس کی آواز سنتے ہی سب گئویں اور گوال اور بال مونج کے بن کو چیرتے پھاڑتے اس طرح شیام سندر کی طرف چلے جس طرح برسات میں ندی اور تالوں کا پانی زور سے بہتا ہے اُسی وقت ایک راچھس راجہ کنس کا بھیجا ہوا شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے اس بن میں آیا اور اُس نے اپنی مایا سے ایسی آندھی چلائی کہ چاروں طرف دھول سے اندھیارا چھا گیا تب اُس نے بن میں آگ لگادی جب اُس آگ کی لپٹ سے گوال اور گئوؤں کا بدن جلنے لگا تب انھوں نے بیاکل ہو کر شیام سندر اور بلرام جی کی شرن شرن پکار کر کہا کہ اے دینا ناتھ ہم لوگ جلا چاہتے ہیں ہماری جان بچائیے جب جب ہم پر دکھ پڑتا ہے تب تب آپ رچھا کرتے ہیں سوائے آپ کے دوسرا کوئی سہایک ہمارا نہیں ہے جس طرح نارائن سنسار روپی آگ سے اپنے بھکتوں کو بچا کر اُدھار کرتے ہیں اُسی طرح آپ بھی ہم لوگوں کو اُس آگ سے بچائیے یہ حال اپنے سکھا اور گوال بالوں کا دیکھ کر شری کرشن جی نے بلدیوجی سے کہا کہ۔

دوہا

شرن گہی جن آئکے تات مات لبسرائے	ہم اور تم دو بھائے بن انکو کون سہائے

یہ کہکر شیام سندر نے گوال بالوں کو پکار کر کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کرلو تب اس آگ سے بچو گے جب شری کرشن جی کی آگیا سے سب گوال بالوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کرلیں تب شری کرشن جی نے اُس راچھس کو مار ڈالا اُس کے مرتے ہی سب آگ بجھکر آندھی جاتی رہی اور ویسے ہی آنکھیں بند کیے ہوئے

سب گوال بال گئو وں سمیت شیام سندر کی مہا سے بھانڈیربن کے پاس چلے آئے تب شری کرشن جی نے کہا کہ تم لوگ اپنی آنکھ کھول دو جو انھوں نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھا کہ سب آگ اور آندھی جاتی رہی اور ہم لوگ بھانڈیربن کے پاس چلے آئے ہیں یہ چرتر دیکھ کر سب گوال بالوں کو اچنبھا معلوم ہوا پھر سب نے برندابن بہاری کے ساتھ جمنا کنارے جا کر پانی پیا اور شام ہوتے ہوئے گھر کو چلے بستی کے پاس پہونچکر من ہرن پیارے نے بنسی بجائی تب بنسی کی دھن سنتے ہی سب برجبالا اپنے اپنے گھر کا کام کاج چھوڑ کر راہ میں آکر کھڑی ہوئیں اور موہنی مورت کا درشن کرکے اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں سب گوپیوں کا یہ پرن تھا کہ بنا دیکھے شیام سندر کے دن بھر برت کرکے شام کے وقت مرلی منوہر کا درشن کرکے پارن کرتی تھیں جب موہن پیارے اپنے گھر گئے تب جسودا جی نے انکو گود میں اٹھا کر بہت پیار کیا اور گوالوں سے پوچھا کہ آج دیر کیوں ہوئی تب انھوں نے سب حال راچھس کے مارے جانے اور آگ لگنے کا کہدیا یہ سن کر جسودا جی اور روہنی جی بہت خوش ہوئیں اور یہ حال سن کر سب برندابن باسی شیام اور بلرام جی کو دیکھنے آئے اور ان کی بڑائی کرکے کہنے لگے کہ اے شیام سندر تمھاری کرپا سے ہمارے لڑکے بچے نہیں تو آج سب آگ میں جل کر مرچکے تھے پھر سبھوں نے اپنے اپنے لڑکوں سے دان اور دچھنا دلوایا اور پرمیشور کی مایا سے اس بات کا بشواس کسی کو نہیں آیا کہ یہ چرتر شیام سندر نے کیا ہے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ اسی طرح شری کرشن جی ہر روز نئی نئی لیلا کرکے سب کو سکھ دیتے تھے اور سب برجبالا موہن پیارے پر ایسی موہت تھیں کہ بغیر دیکھے سانولی صورت اُن کو چین نہیں پڑتا تھا پانی بھرنے اور دہی دودھ بیچنے کے بہانے جمنا کنارے اور بن میں جاکر شیام سندر کا درشن کرکے اپنے ہردے کی پیمن بجھاتی تھیں اور اپنی ساس اور ماتا کا سمجھانا اُن کو اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور من ہرن پیارے انترجامی بھی اپنی چتون اور مسکان سے اُن کو سکھ دیا کرتے تھے ایک دن شیام سندر اپنا نٹور روپ دھرے سب سکھوں کو ساتھ لیے جمنا کنارے کدم کے نیچے کھڑے ہوکر مرلی بجانے لگے اُسی وقت شری رادھا جی اپنی سکھیوں سمیت جل بھرنے کے بہانے سے موہن پیارے کو دیکھنے کے واسطے چلیں جب انھوں نے جمنا کے پاس گوالوں کی بھیڑ دیکھی تب کھڑی ہوکر سکھیوں سے بولیں کہ ماکھن چور راہ میں کھڑا ہے ہم لوگوں کو ضرور چھیڑے گا جب موہن پیارے رادھا پیاری کے دلکا حال جان کر اپنے سکھا سمیت راہ چھوڑ کر دوسری طرف چلے گئے تب رادھا پیاری نے سکھیوں سمیت جمنا کنارے جاکر پانی بھرا اور اپنا گھڑا سر پر لیکر گھر کو چلیں اُس وقت رادھا پیاری سکھیوں کے جھنڈ میں ہنس روپی چال سے چلی آتی تھیں اُسی وقت موہن پیارے نے گوپیوں کے غول میں آکر رادھا پیاری کی گگری میں ایک کنکری ماری اور اپنی مسکان مادھری سے رادھا کو گرا سب سکھیوں کا من ہرلیا تب شیاما سکھیوں سے بولی۔

سورٹھہ

جہت دیکھوں تت شیام نہۃ موہنہ سوجھے نہیں	کہو ورگن مین دھام سندر رنٹ ناگر شکھد

ان میں جو برجبالا چتر تھیں اُنھوں نے کہا کہ اے موہن پیارے ہم نے تمھارا کیا بگاڑا ہے جو اپنی مسکان اور چتون سے ہمارا پران اور گیان دونوں ہر لیتے ہو اور تمھارا موہنی روپ دیکھنے اور بنسی کی دھن سننے سے ہمارا چت ٹھکانے نہیں رہتا تم نے من چرانے کا اُدّم کب سے سیکھا ہے یہ بات پریت بھری ہوئی سن کر شیام سُندر بولے کہ جس طرح تم لوگوں نے اپنی چھب دکھا کر میرا من چرا لیا ہے اُسی طرح مجھکو بھی کہتی ہو تب گوپیوں نے ڈھٹائی سے کہا کہ تم کس کا چیر چھینکر دھکا دے کر گرا دیتے ہو کسیکی گگری کنکری مار کر پھوڑ ڈالتے ہو تمھارے مارے کوئی جمنا جل بھرنے نہیں پاتا ہم لوگ جسودا جی کے پاس جا کر تم کو پھر اوکھل سے بندھوا دینگے۔

دوہا

یہ سن ہر رس کر اُٹھے اندری لیے چھنائے | کہو جائے سب مات سوں لیجو موہنہ بندھائے

سورٹھہ

موہنہ کہت ٹھگ چور آپ تمھیں سا ہُن سبے | ڈاری گگری پھوڑ کہت جاؤ چُنگلی کرن

جب شیام سندر نے اس طرح کہکر اندری جمنا میں بہا دی تب گوپیوں نے جسودا جی کے پاس جا کر کہا کہ ہم لوگ کنہیا کے مارے جمنا جل بھرنے نہیں پاتی ہیں وہ ہم لوگوں کی ایسی درد سا کرتا ہے کہ اُس کا حال شرم کے مارے کہا نہیں جاتا یہ سن کر جسودا جی بولیں کہ جیسا تم کہو ویسا میں کروں جب میں نے اُس کو اوکھل سے باندھا تھا تب تمھیں سب اُس کی سفارش کرتی تھیں اب تب کنہیا گھر آوے گا تب میں اُسے ماروں گی تم لوگ میری خاطر سے آج اُس کا اپرادھ چھما کرو اس طرح سمجھا کر جسودا جی نے گوپیوں کو بدا کیا جب شیام سندر چپ چاپ ڈرتے ہوئے گھر آئے تب اوٹ میں کھڑے ہو کر کیا سنا کہ جسودا جی گوپیوں کے اُرہنے کا حال سنا کر روہنی جی سے یہ کہتی تھیں کہ آج کنہیا گھر پر آوے گا تو میں اُسے ماروں گی یہ بات سُن کر شیام سندر بولے کہ اے ماتا تم مجھے مارنا چاہتی ہو گوپیوں کا چرتر تمکو نہیں معلوم ہے جو وہ کہتی ہیں وہی سچ مان لیتی ہو گوپیاں مجھ کو کدم کے نیچے زبردستی پکڑ لیجا کر میرے گال میں مکا مارتی ہیں اور جب مٹک کر چلنے سے گگری اُن کی گر کر ٹوٹ جاتی ہے تب جھوٹھی نندا میری تم سے آکر کہتی ہیں یہ میٹھی بات سن کر جیسے جسودا جی نے موہنی مورت کا چندر مکھ دیکھا ویسے غصہ بھول کر کہنے لگیں۔

دوہا

کہاں شیام میرو تنک دے سب جوبن جور | اب اُرہن لے آؤ میں تب پیٹھوں منہ توڑ

سورٹھہ

تو کیوں اُن ڈھنگ جات ہیں برجت مانت نہیں | لاوت جھوٹھی بات وہ سب ڈھیٹھ گوالنی

ایسا کہکر جسودا جی موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر پیار کرنے لگیں اس طرح شیام سندر ہر روز نئی نئی لیلا کر کے برجباسیوں کو سُکھ دیتے تھے۔

دوہا

کرشن بھجے جا بھاؤ جو ، گوتس پھل دیت		یہ لیلا سب کرت ہر پرت جوتن کے ہیت

اے راجہ رادھا پیاری پورب جنم کے سنسکار سے شیام سندر سے بڑی پریت رکھتی تھیں اس لیے بنا دیکھے موہنی مورت کے بیاکل ہو کر سکھیوں سے بولیں کہ اے بہن جمنا کنارے جل بھرنے کے واسطے پھر چلو جس میں موہن پیارے کو دیکھکر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کروں جب میں وہاں جاتی ہوں تب وہ اپنی مسکان اور چتون سے میرا من موہ لیتے ہیں اور اُس موہنی مورت کے دیکھے بنا مجھے چین نہیں پڑتا اور دنیا کی لاج کے مارے میں کچھ بول نہیں سکتی ہوں باہر نکلتی ہوں تو ماتا پتا کا ڈر لگا رہتا ہے اور گھر میں بیٹھنے سے بدن یہاں رہ کر من میرا شیام سندر کے پیچھے پیچھے ڈولتا پھرتا ہے میں اپنے چت کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن اُس چت چور کی طرف سے نہیں پھرتا ہے۔ کیا اُپاے کروں کچھ بس نہیں۔ اور اے سکھی ایک دن کا حال تم سے کہتی ہوں سنو۔

کبت

ایک سکھی منموہن کی مدھری مسکان دکھائے دئی ری
سانولی صورت میں مئی سب ہی چتئی بھوں چتئی ری
پھیر سبی اپنے اپنے گھر کھیلت کو وت ہاٹ لئی ری
میں بیری برکھبان لی گھر آوت پور پہاڑ بھئی ری

اے آلی اب میں نے اپنے من میں یہ بات ٹھان لی ہے کہ شیام سندر سے پرگٹ میں پریت کرونگی اس میں چاہے کوئی میری نندا کرے یا استت کرے اُس سانولی صورت کے سامنے مجھے لوک لاج اور کل پروار کچھ اچھا نہیں لگتا جب میرا پران اُس پیارے کے برہ میں نکل جائے گا تب میں لاج کو لیکر کیا کروں گی اس لیے اب میں موہن پیارے کو اپنا پت بنایا چاہتی ہوں اس میں تمھاری کیا صلاح ہے یہ بات سُن کر للتا آدک سکھیوں نے کہ وہ بھی شیام سندر پر موہت تھیں کہا۔

دوہا

کیل نہ جھانڑت سانورو رسیا نند کشور		کہہ پیاری کیسے چلیں و اجمنا کی اور

اے رادھا پیاری ہم لوگ اپنے من کا حال تم سے کیا کہیں جو حال تمھارا ہے وہی حال ہمارا بھی سمجھنا چاہیئے موہن پیارے کی چھب دیکھنے سے ہمارا چت ٹھکانے نہیں رہتا ہے اور بنسی کی دھن ہم کو بہت اچیت کر دیتی ہے نہ معلوم من ہرن پیارے نے ہم لوگوں پر کیسی موہنی ڈال دی ہے تم نے بہت اچھا بچارا دنیا میں کون جیو جڑ یا چیتن ایسا ہے جو اُس کی چھب دیکھنے اور مرلی سننے سے موہت نہ ہو جائے وہ ہمارے پت ہو کر ہم کو انگیکار کریں تو لاج بھاڑ میں پڑے۔

سورٹھا

میٹ لوک کی کان پت پرت راکھوں شیام سوں | یہی بنی اب اُن مجھکو برہ کو دکھے

اے راجہ پرکھیت شری رادھا جی آدک سب برجناریوں کی یہ دشا تھی کہ دن اپنا اُن کے برہ اور ملنے کی تدبیریں کاٹ کر شام کے وقت اُن کا درشن کرکے اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھیں اور کہنا سمجھانا اپنے گھروالوں کا اُن کو اچھا نہیں لگتا تھا۔

ادھیائے بیسواں

تعریف برندابن کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیت جب بہت گرمی ہونے سے سنساری جیو دکھی ہوئے تب برسات روپی راجہ کرپا اور دیا کی راہ سے اپنی فوج دل بادل کو لیکر سب جیو جڑ اور چیتن کے سکھ دینے اور گرمی کے راجہ سے لڑنے کے واسطے دھوم دھام کے ساتھ چڑھ آیا اُس کی فوج میں بادل کا گرجنا نومارو باجے بجتے تھے اور بہت طرح کی گھٹا شور بیر ایسی معلوم ہوتی تھی اور بجلی کا چمکنا ننگی تلوار کے برابر ہوکر کہا گانے والوں کی جگہ مور بولتے تھے اور بوندوں کا برسنا بان کے برابر ہوکر بھاٹوں کے کبت پڑھنے کی جگہ مینڈھک بولتے تھے اور سفید سفید بگلوں کا اُڑنا پھریرے کے برابر معلوم ہوتا تھا ایسی بھاری فوج دیکھتے ہی گرمی کا راجہ ہار مان کر بھاگ گیا اور پانی برسنے سے زمین اور درخت سب جیو جڑ اور چیتن نے سکھ پایا آٹھ مہینے تک جو پانی سورج نے سوکھا تھا وہ سب اس طرح برسا دیا جس طرح راجہ لوگ گرمی اور جاڑے میں رعیت سے محصول لیکر برسات میں اُن کا پالن کرتے ہیں اور پرتھوی نے اپنے سکھ دینے والے جل روپی پت کے برہ میں آٹھ مہینے تک جو دکھ اُٹھایا تھا اُس کا سوچ پانی برسنے سے چھوٹ گیا اور بہت طرح کے پھل اور پھول درختوں میں لگ گئے

دوہا

بیل بردھ لپٹیں للت پھول سے بہہ رنگ | شوبھت سہس سنگار تم ناری پرش کے سنگ

زمین پہ ہریالی پیدا ہوکر ندی اور نالوں میں پانی زور سے بہنے لگا اور اُس کے کنارے بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیاں بولنے لگے اے راجہ برندابن میں ایسی شوبھا معلوم ہوتی تھی جس کا برنن نہیں ہوسکتا۔

دوہا

شوبھا برندابن کی برن سکے کب کون | شیش مہیش گنیش بدھ پار نہ پاوت تون

سورٹھا

مہا امت اپار شری برندابن دھام کی | جہاں نت کرت بہار پر برہم بھگوان ہر

اے راجہ اُس سہاونے بن میں گوپی اور گوال لوگ بہت طرح کے گہنے کپڑے پہنے ہوئے جھولا جھولتے تھے اور گوپیاں ملار آدک برسات کے گیت گاتی تھیں اور اُن میں شیام اور بلرام اُتم اُتم گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے بہت لیلا کرکے سب کو سُکھ دیتے تھے جب اسی طرح آنند سے برسات بیت کر شرد رُت آئی تب ایک دن شیام سندر نے بلرام جی اور شری داما آدک گوال بالوں سمیت برندابن میں جا کر گئوؤں کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور آپ درخت کے نیچے بیٹھ کر کہنے لگے کہ اے بلداؤ جی اب شرد رِت کے اچھے دن آئے

دوہا

جل اکاش نرمل بھئیو برکھا رت کے انت ۔ جیسے اُجل چیت سدا مالکھن ریکھر کے سنت

ان دنوں کھانے کی چیزوں میں سودا ملتا ہے اور سب چھوٹوں بڑوں کو بہت طرح کا سُکھ ہوتا ہے اور گرہستھ آشرم کو اپنے گھر رہنے میں سُکھ مل کر راجہ لوگ انھیں دنوں میں دشمن پر چڑھائی کرتے ہیں اور بیاپاریوں کو مال لاتے اور سادھ اور بیشنوؤں کو تیرتھ جاترا کرتے ہیں بہت سُکھ ملتا ہے اے بھائی مجھ کو برندابن کا ایسا سُکھ تینوں لوک میں نہیں ملتا اس واسطے آدمی کا تن دھارن کرکے برج میں رہ کر برندابن کو بیکنٹھ سے بھی آدھک پیارا جانتا ہوں تم یہاں کے درختوں کو کلپ برچھ سے کم مت سمجھو کس واسطے کہ برنداباسی سب جیو جڑ اور چیتن میری بھگت اور پریت اپنے پران سے زیادہ رکھتے ہیں۔

دوہا

جا کے بس میں رہت ہوں اپنی پربھتا یاگ ۔ پریم بھگت سولئت نر برندابن انراگ

یہ سن کر بلداؤ جی نے کہا کہ اے دینا ناتھ میں اتنا بردان آپ سے مانگتا ہوں کہ جہاں جنم لینا وہاں مجھے بھی اپنی سیوا کے واسطے ساتھ رکھنا یہ سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے بھائی میں کبھی تم کو اپنے ساتھ سے ایک ساعت بھی نہیں چھوڑوں گا تمھارے واسطے تو میں نر تن دھارن کرکے برج میں لیلا کرتا ہوں۔

دوہا

مُدھ بچن سن شیام کے سکھا برند سکھ پائے ۔ پریم پلک تن مُدت من رہے سبے گہہ پائے

سورٹھہ

دھن دھن تم شیام دھن برج دھن برنداین ۔ جو تمھرے گن ابھرام ہم سب کچھ جانے نہیں

اسی طرح بہت استت کرکے گوال بالوں نے شیام سندر سے کہا کہ اے موہن پیارے اس وقت ہم لوگوں کا من مرلی سننے کے واسطے بہت چاہتا ہے یہ بات سن کر مرلی منوہر نے لکٹیا ہاتھ سے دھر دی اور اپنے پریم سے مرلی بجائی کہ جس کی دُھن سنتے ہی سب جیو جڑ اور چیتن موہت ہو کر ہرن وغیرہ اُنکے چاروں طرف آ کر کھڑے ہو گئے اور جمنا جل بہنے سے تھم گیا پنچھیوں کو اُڑنا بھول گیا اور گئوؤں نے گھاس چرنا چھوڑ کر تصویر کی طرح کھڑی ہو گئیں جھرنوں سے پانی کا گرنا بند ہو گیا اور موہن پیارے بنسی

اُس چھ راگ اور چھتیس ۳۶ راگنی گا کر گوال بالوں کا نام اس میں لینے لگے اور مرلی بجاتے وقت اپنی آنکھ اور بھوؤں سے ایسا بھاؤ بتلایا کہ دیکھنے والے موہت ہو گئے اس وقت دیوتا لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھ کر آکاش میں آئے اور اُنھوں نے مرلی سننے سے بہت خوش ہو کر شیام سندر پر پھول برسائے اور کہا کہ دھن بھاگ برجباسیوں کا ہے جو ایسا سُکھ ہر روز دیکھتے ہیں پرنتو ہم لوگوں کو برندابن میں درخت ہی وغیرہ کا جنم دیتے تو بیکنٹھ ناتھ کی سیوا کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتے۔

		دوہا		
	سوگوالن سنگ گاویں دیکھو بھگت پربھاؤ		کارن کرن اننت گن نگم بھید نہیں پاؤ	
		سورٹھ		
	وارت تن من پران دھن دھن کہ گوال سب		سندر شیام سجان دیت پرم سکھ سبن کو	
		دوہا		
	ماکھن پربھ کے درش کو گھر سے نکلیں دھائے		سو دھن سن کے گوپکا لاج کا بسرائے	

اے راجہ سب برجبالا بنسی کی دھن سنتے ہی موہت ہو کر بن کی طرف چلیں اور راہ میں بیٹھ کر آپس میں یہ کہنے لگیں کہ جب برجناتھ جی کا درشن ملے گا تب ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو کر من کی اچھا پوری ہو گی ابھی تو ہمارا چت چوربن میں گوال اور گئوؤں کے ساتھ ناچتا گاتا ہو گا یہ سن کر دوسری گوپی نے کہا کہ سنو سکھی جب موہن پیارے سندھیا سمے بنسی بجاتے ہوئے آویں گے تب میں اُس موہنی مورت کی چھب دیکھ کر اپنا ہردے ٹھنڈا کروں گی دوسری بولی کہ سنو پیاریو اس بانس میں نہ معلوم ایسا کون گن بھرا ہے کہ جس کی بانسری کو موہن پیارے ہم سے اُتم اور سندر سمجھ کر آٹھوں پہر اپنے منھ اور چھاتی سے لگائے رہتے ہیں اور وہ بنسی شیام سندر کے اونٹھوں کا امرت پی کر بادل کی طرح گرجتی ہے دوسری برجبالا نے کہا کہ میرے سامنے یہ بانس بویا گیا تھا جس کی یہ مرلی ہے اس کا نصیبا جگا کہ میری سوت ہو کر کیشو مورت کی چھاتی پر دن رات چڑھی رہتی ہے جس وقت گوپیاں آپس میں چرچا کر رہی تھیں اُسی وقت برندابن بہاری گوال اور گئوؤں کو ساتھ لیے مرلی بجاتے وہاں آ پہونچے اُس موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی سب برجبالا آپس میں خوش ہو کر کہنے لگیں۔

کبت گھناچھری

مور کے مکٹ ماتھے ہاتھے میں لکٹ راجے ساجے گنج مال گلے للت لرن تے
سُندر کپول شُرتِ کُنڈل جھلک راجے زلف امول بھرے گورج کے کن تے
گئون کے اچھے پاچھے کاچھے کاچھنی کے کا چھ راگ گوری گاوت گاوت سکھن تے

آنند کے کنڈ برج لوچن چکور چند نند آوت گوبند برندا بن تے

ایضاً

زری دار چیرا میں چھتن کی چمک چار ہار نگن تر پاؤں لون پر ست
کنڈل کی چمک پیت پٹ لپٹانے کٹ دیپت ونک ٹوت دامنی سی در ست
نین کو پھل لے لوچن سپھل کرو یہ چھب نہار بے کوکیوں نہ جیو تر ست
مند مند آوت بجاوت مدھر بین کنجن تے آوت رسک روپ بر ست

دوسری سکھی نے کہا کہ دیکھو یہ مرلی شیام سندر کے اونٹھ پر کیسی سندر معلوم ہوتی ہے جسکی امرت روپی آواز کانوں کی راہ پینے سے مردے جی اٹھتے ہیں اور اس مرلی کا بانس جس بن میں پیدا ہوا تھا وہاں کے درخت اپنے کو بڑا بھاگوان جان کر کہتے ہیں کہ یہ بانسری ہماری ذات بھائی ہے اس بنسی کی دھن دیوتوں کی استریاں اپنے بمانوں پر سے سن کر ایسی موہت ہوجاتی ہیں کہ اُن کی کمر کا گھونگھر وکھل کر گر پڑتا ہے اور اُن کو خبر نہیں ہوتی اور گئوؤں کو چرنا بھول جاتا ہے اور ہرن وغیرہ تصویر کی طرح کھڑے ہوکر اُس کی دھن سنتے ہیں اور بچھڑے دودھ پینا بھول جاتے ہیں درختوں سے مد بہنے لگتا ہے دوسری سکھی بولی کہ اے پیاری پہلے اس بنسی نے بانس کے بن میں جنم لے کر دھوپ اور پانی اور سردی کا دکھ اپنے اوپر اٹھایا اور ایک پاؤں سے کھڑی رہ کر پرمیشور کا تپ کیا پھر اُس نے پور پور اپنا کٹوا کر آگ کی گرمی اپنے اوپر اُٹھائی تب ٹیڑھی سے سیدھی ہوئی اس سے بڑھ کر اور تپ پرمیشور کا کیا کوئی کرے گا یہ سن کر دوسری برجبالا بولی کہ پرمیشور میرا جنم بھی بانس میں دیتے تو میں بھی آٹھوں پہر موہنی مورت کے منھ سے لگی رہتی اور اُن کے اونٹھوں کا امرت پی کر سکھ پاتی اے راجہ پریچھت جب تک مرلی منوہر بن سے گئو ویں چرا کر آتے تھے تب تک ہر روز یہی حال گوپیوں کا رہتا تھا۔

دوہا

جا بن دھین چراویں ماکھن پر بھ چیت چور
بنسی دھن سنکے سدا سکھ پاویں سب لگ

تہاں آئے ٹھاڑی رہیں ہر سنگ کر جور
ماکھن پر بھ مکھ سے لگی کیوں نہیں ہو سکھ جوگ

ادھیائے اکیسواں ۲۱

گوپیوں کی پریت کا برنن

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ انھیں دنوں پھر ایک دن برجناریوں نے جو شیام سندر سے

اپنی پریت رکھتی تھیں وہ بانسری سُن کر ہاتھ اپنا گھر کے کام کاج سے کھینچ لیا اور اُس مرلی کی دھن پر موہت ہوکر آپس میں کہنے لگیں کہ اس جنگل کے جیوؤں کا بڑا بھاگ ہے جو ہر روز شیام سندر کی چھب دیکھکر خوش ہوتے ہیں اور دنیا میں آنکھ پانے کا پھل انھیں ملا ہے جو لوگ گئوویں چراتے اور بنسی بجاتے اور بن بہار کرتے وقت شیام سندر کا امرت روپی سوروپ آنکھوں کی راہ پی کر اُس سانولی صورت کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اور جو ہرنی اپنے ہرنوں سمیت مُرلی سن کر موہن پیارے کی چھب ٹکٹکی لگا کر دیکھتی ہیں اُن کا بھاگ دیوکنیاؤں سے بھی بڑھکر سمجھنا چاہیئے اور بڑا بھاگ اُن گاے اور بچھڑوں کا ہے جن کو مرلی منوہر آپ پریم سے چراتے ہیں اور برندابن کے پنچھیوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو درختوں پر بیٹھے ہوئے من ہرن پیارے کی چھب دیکھنے اور مرلی سننے سے اپنا جنم سوارت کرکے ان کو اپنی سہائونی بولیا سناتے ہیں اور بڑا بھاگ یہاں کے جنگلی آدمیوں کا ہے جو شری برجناتھ جی کے انگ کا چھوٹا ہوا چندن اور کیسر گھاس چھیلتے وقت اپنے مستک چڑھاتے ہیں اور گوبردھن پہاڑ گئوویں چراتے وقت برندابن بہاری کا درشن پاکر کہتا ہے کہ میرے برابر دوسرے کا بھاگ نہ ہوگا کسواسطے کہ بیکنٹھ ناتھ اپنا چرن میرے اوپر رکھتے ہیں اور وہ پربت کند مول پھول آدک سے بیکنٹھ ناتھ اور گوال بالوں کا اور گھاس سے گئوؤں کا سنمان کرتا ہے اور دھن بھاگ برندابن کے ندی اور ناگوں کا ہے جو بانسری کی دھن سنتے ہی بہنا اپنا بھولکر ٹھہر جاتے ہیں اور جمنا جی اپنی لہر سے موہن پیارے کے چرن چھُوکر کرتارتھ ہوتی ہیں اور اس میں ترلوکی ناتھ نت جل بہار کرتے ہیں اور کیا اچھا بھاگ اُن درختوں کا ہے کہ جن کے سایہ میں نند لال جی بیٹھے ہیں اور بڑا بھاگ پرتھوی اور گھاس کا سمجھنا چاہیئے کہ جس پر بیکنٹھ ناتھ اپنا چرن رکھکر چلتے پھرتے ہیں اور ہم لوگوں کا بھی بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو موہنی مورت کی پریت ہمارے ہردے میں آٹھوں پہر رہتی ہے اے راجہ پریچھت گوپیاں اپنے گیان سے شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار جانتی تھیں لیکن جب پرمیشور کی مایا اُن کو بیاپتی تھی تب اُن کو جسوداجی کا بیٹا سمجھتی تھیں اسی طرح سب استری اور پُرش برندابن باسی شیام سندر کی پریت رکھ کر دن رات اُنھیں کا جس گایا کرتے تھے اور آٹھوں پہر اُن کی چرچا اور دھیان میں مگن رہتے تھے اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ کوئی جیو ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو اُن کے بھید اور مہما کو جان سکتے جس پر وہ دیا کرتے ہیں وہی کچھ اُن کی مہما کو جان سکتا ہے۔

ادھیائے بائیسواں ۲۲ ۔ چیر ہرن لیلا

اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے کہا کہ اے شکدیوجی سوامی شری کرشن جی نے کس طرح اُن سب

برجناریوں کی اِچّھا پوری کی اس کا حال کہئے اس لیلا کے سننے سے میرا چت بہت پرسن ہوکر سب سمجھ
چھوٹ جاتا ہے یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب اگھن اور پوس کا مہینا آنے سے
سردی زیادہ پڑنے لگی تب ایک گوپی نے سب گوپیوں سے کہا کہ میں نے بڑے بوڑھوں سے ایسا
سُنا تھا کہ اگھن کے مہینے میں پرات سمے جمنا میں اسنان کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر
منوکامنا ملتی ہے اس سے ہم سب نیم باندھکر جمنا اسنان کریں تو اس کے پرتاپ سے موہن پیارے ہمارے
پت ہونگے یہ بات سن کر رادھا آدک گوپیوں نے خوش ہوکر اگھن بدی پریوا سے جمنا نہانا شروع کیا
نت پرات سمے رادھا آدک سب برجبالا اُچھا اچھا گہنا آدپہن کر اسنان کرنے جاتی تھیں اور نہانے کے
پیچھے سورج دیوتا کو آرگھ دے کر پاربتی جی کی مورت مٹّی سے بنا کر دھوپ دیپ نیبید آدک سے
بدھ پوربک پوجا اور ڈنڈوت اور دھیان کر کے ہاتھ جوڑ کر بردان مانگتی تھیں۔

کبت سوّیا

گوپ ستا کہیں گوری گسائیں پانوں پروں بنتی سن لیجئے
دین دیا ندھ داسی کے اوپر نیک مون چِتّ دیا رس بھیجئے
دیئی جو بیاہ اُچھاہ سے موہن مات پتا کچھ ہو نہیں کیجئے
سندر سانورو نند کمار بسے اُر جو بر سو بر دیجیے

اسی طرح ہر روز پوجا کر کے دن بھر برت رہ کر شام کے وقت دہی چانول بھوجن کر کے
زمین پر سورہتی تھیں اور منسا باچا کرمنا سے اُن کو یہ اِچھا رہتی تھی کہ جلدی ہمارا مطلب حاصل ہو
اے راجہ جب رادھا پیاری نے سولہ ہزار برجبالا تھوڑی عمر والی کہ ان میں چار طرح کی تھیں ایک
جنک پور کی استریاں دوسرے ڈنڈک بن کے رکھیوں کی استریاں جو شری رام اوتار میں رگھناتھ
جی پر موہت ہوئی تھیں تیسرے بید کی رچا چوتھے گولوک کی استریاں جنھوں نے گوپیوں کے
تن میں جنم لیا تھا اپنے ساتھ لے کر نیم سے جمنا اسنان اور پوجا اور برت کیا تب شری کرشن جی انترجامی
ان پر دیال ہوئے

دوہا

دیکھ نیم یہ پریم سے گوپن کو گوپال
بھئے پرسن کرپال چت جن ہت دین دیال

اے راجہ پریچھت ایک دن جس وقت سولہ ہزار گوپیاں جمنا جل میں اسنان کر کے شری کرشن جی
کی چرچا آپس میں کر رہی تھیں اُسی وقت شری کرشن جی اپنے سولہ ہزار روپ دھر کر جمنا جل میں سب
گوپیوں کے پیچھے کھڑے ہو کر بیٹھ ملنے لگے تب سب گوپیاں اُن کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر اپنے

من میں کہنے لگیں کہ جن کے ملنے کے واسطے ہم دھیان اور پوجا کرتی تھیں اُنھوں نے دیال ہوکر درشن دیا پھر اپنا اپنا بدن پانی میں چھپا کر موہن پیارے سے کہنے لگیں کہ ہم کو ننگی دیکھ کر تم کو شرم نہیں آتی اور شری کرشن جی کی مایا سے کسی گوپی کو دوسری گوپی کا حال نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس کے پیچھے بھی شری کرشن جی ہیں اس سبب سے سب گوپیاں اپنے اپنے من میں خوش ہوکر دوسری سکھی سے اپنا حال نہیں کہتی تھیں -

	دوہا	
جو ماکھن پر بچھو کو بجھے پریم بھگت کے سنگ		دیا کریں پاچھے پھریں چھپا یا سم تہہ سنگ

اس طرح موہن پیارے جل بہار کر کے باہر نکلے اور گوپیوں کا گہنا اور کپڑا جو جمنا کنارے رکھا تھا اُس کو پھاڑ توڑ کے پھینک دیا جب گوپیوں نے جا کر یہ حال جسوداجی سے کہا تب نند رانی بولیں -

	دوہا	
تم چاہت ہو گگن تے گہن تر بیا بام		سو کیسے بر پاؤگی تم لایک نہیں شیام

	سورٹھا	
میں بوجھی سب بات تم ہمسوں کہہ ہو کہا		بر تھا بھرت انھلات مسٹ کر دس بچہ جگت

تم کو ایسی بات کہتے ہوئے لاج نہیں آتی اور میرے اگیان بالک کو پاپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو یہ بات سُن کر سب برجبالا خوشی سے اپنے اپنے گھر چلی آئیں جب دوسرے دن پھر سب گوپیاں جمنا نہانے آئیں -

	دوہا	
دھرے اُتار اُتار سب تٹ پر بھوکھن چیر		مگن ہوئے اسنان ہت پیٹھیں جمنا نیر

تب شری کرشن دینددیال نے بچار کیا کہ میرے ملنے کے واسطے انھوں نے بڑا دُکھ اُٹھایا ایسا بچار شیام سندر نے اس دن بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی آج تم گئویں چرانے بن میں لیجاؤ میں کلیوا لیکر پیچھے سے وہاں آؤنگا جب بلرام جی سب سکھا سمیت گئویں لیکر بن میں جا چکے تب برندابن بہاری نے جمنا کنارے چپ چاپ جا کر کیا دیکھا کہ سب برجبالا اپنا اپنا گہنا اور کپڑا کنارے رکھکر جمنا جی میں نہانے کے ہاری چرچا کر رہی ہیں تب موہن پیارے یہ پریت اُن کی چھپے چھپے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اے راجہ جب وقت سب برجبالا سورج کو ارگھ دے کر آنکھ بند کر کے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگیں اُس وقت شیام سندر بھگت تبسل نے بچارا کہ ان لوگوں کو جمنا جی میں ننگی نہانے سے پاپ لگتا ہے اس لیے اُن کا پاپ چھڑانا اور آگے کے واسطے گیان سکھلانا ضروری ہے -

دوہا		
	پریم مگن گوپی سبے رہیں دھیان من لائے	ہر سب بھوکھن لبن لے چڑھے کدم پر جائے

اور سب کپڑوں کی گٹھری باندھکر اپنے سامنے رکھ لی اور اُسی جگہ خوش ہوکر بیٹھے رہے جب
گوپیاں اشنان کرکے باہر نکلیں اور انھوں نے کپڑا اور گہنا جمنا کنارے نہیں دیکھا تب چاروں طرف
ڈھونڈکر آپس میں کہنے لگیں کہ اے سکھی یہاں تو کوئی چڑیا بھی نہیں آئی نہ معلوم ہمارا گہنا اور کپڑا کون
اٹھالیگیا سوا اے ماکھن چور کے اور کون ہماری چیز لیجاویگا ایسا کہکر دین بچن سے پکارنے لگیں کہ کہیں
شیام سندر ہوں تو اپنا درشن دیں یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے آہستہ سے بانسری ایک مرتبہ بجادی
تب ایک سکھی نے آواز کی طرف آنکھ اٹھاکر کیا دیکھا کہ مرلی منوہر مکٹ پہنے لکٹیا لیے کیسر کا تلک دیے بنمالا
گلے میں پہنے پیتامبر باندھے کدم کے درخت پر چھپے ہوئے بیٹھے ہیں یہ حال دیکھتے ہی اُس سکھی نے سب برجبالاؤں
سے پکار کر کہا کہ ٹک ادھر تو دیکھو ماکھن چور دھوتیاں چرائے ہوئے گٹھری باندھے کدم پر بیٹھے ہیں یہ بات سنکر
جیسے سب گوپیوں نے شیام سندر کو درخت پر بیٹھے دیکھا ویسے ہی شرمندہ ہوکر گلے بھر پانی میں چلی گئیں اور ہاتھ
جوڑ بنتی کرکے کہنے لگیں کہ اے دین دیال دُکھ بھنجن نند نندن دھوتیاں ہماری دے ڈالو۔

دوہا

ماکھن پر بر گھنشام جو تمہیں اچت یہ ناہہ — ہم داسی بن دام کی سمجھو تم من ماہہ

یہ بات سنکر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ اپنا اپنا گہنا اور کپڑا پھینک کر اشنان کرنے لگی تھیں
میں نے اُن کی رکھواری کی ہے بغیر چوکیداری دیے کپڑا نہیں پاؤگی گوپیوں نے کہا کہ ہم لوگوں
کو پانی میں جاڑا معلوم دیتا ہے تم کو دیا نہیں آتی۔

دوہا

تن من دھن ارپیو تمہیں تجھ تھا ہو ہرے پاس — اب امبر (کپڑا) دیجیے ہمیں جان اپنی داس

سورٹھا

تب ہنس کہیو کنہاے جو تن من موکو دیو — لیو بس یہاں آئے جو مانو میرو کہیو

تم ایک ایک سندری پانی میں سے نکل کر میرے پاس آؤ تب میں تمھارے کپڑے دوں گا
نہیں تو بابا نند کی سوگند ہے کہ بنا ایسا کیے اپنے کپڑے نہ پاؤگی یہ بچن موہن پیارے کا سنکر شری رادھاجی
نے کہا کہ ہم جوان استریاں تمھارے پاس ننگی کس طرح آویں یہ نیا گیان تم کو کس نے سکھایا ہے
ہم کو ننگی دیکھنا چاہتے ہو۔

دوہا

چھانڑ دیو یہ ٹیک ہر بر بھو کھن تم لیو — شیت مرت ہم نیر میں چیر ہمارے دیو

سورٹھا

دو تن ہوت اپار جو تیہ انگ دیکھے پرش — تاتے نند کمار ننگی نار نہ دیکھئے

جب اتنی جنتی کرنے پر بھی شیام سندر نے کپڑا اُن کا نہیں دیا تب سب برجبالا رکھائی سے بولیں کہ نند کہیں کے راجہ نہیں ہیں جو اُن کی دہائی پھر گئی تم کپڑے ہمارے چُرا کر سب کو ننگی دیکھا چاہتے ہو یہ چلن تمہارا اچھا نہیں لگتا ابھی ہم لوگ اپنے اپنے باپ اور بھائی سے جاکر تمہارا حال کہیں تو وہ لوگ آکر تم کو چوری میں پکڑیں اور نند اور جسودا کے پاس لیجا کر تمہارا اڈنڈ کرا دیں یہ کٹھور بچن گوپیوں کا سنتے ہی شیام سندر نے کہا کہ اب تم لوگ تبھی اپنی اپنی دھوتیاں پاؤگی جب اپنے حمایتی کو لے آؤگی شیام سندر کو ناراض دیکھتے ہی سب برجبالا ڈرتی اور کانپتی ہوئی بولیں کہ اے دین دیال ہماری پت رکھنے والا سوائے تمہارے دوسرا کون ہے جس کو ہم اپنا سہایک جان کر بلاویں تمہارے چرن کی داسی ہونے کے واسطے ہم لوگ جمنا اسنان اور برت اور پوجا کرتے ہیں تم نردئی پن چھوڑ کر اپنی داسیوں پر دیا کرو اور بستر ہمارے دیڈا لو تم ترلوکی ناتھ ہو تمہارے اوپر ہمارا کچھ بس نہیں چلتا نہیں معلوم تم نے کون سی موہنی ہم پر ڈالدی جو تمہاری سانولی صورت دیکھے بنا ہم لوگوں کو اپنا گھر دوار کل پر وار کچھ اچھا نہیں لگتا ہم کو ابلا اناتھ سمجھکر دیا کرو یہ دین بچن سنکر شیام سندر نے کہا کہ جو تم لوگ سچے من سے میرے ملنے کے واسطے برت اور اسنان کرتی ہو تو لاج اور کپٹ کو جمنا جل میں ڈبو کے وہاں سے ننگی میرے پاس آکر دھوتیاں اپنی اپنی لیجاؤ بنا انگ دکھلائے کپڑے نہیں پاؤگی۔ ایسی بات سنتے ہی سب گوپیوں نے آپس میں کہا کہ ایک موہن پیارے ہم کو ننگی دیکھیں یہ اچھی بات ہے یا سب گانوں ننگی دیکھے یہ اچھی بات ہے اور یہ ہمارے انتہ کرن کا سب حال جانتے ہیں ان سے لاج نہ کرنا چاہیے۔

دوہا

کہت پرسپر بل سبے ہر ہٹھ چھاڑت ناہہ چیر بنا کیسے بنے کون بھانت گھر جاہہ

سورٹھ

چلو لیجئے چیر انئیں کی ہٹھ راکھ کے من موہن بل بیر جو کچھ کہیں سو کیجئے

ایسا کہکر سب گوپیاں ایک ہاتھ سے اپنی بھگ اور دوسرے ہاتھ سے اپنی چھاتی کو چھپا کر جمنا جل سے باہر نکلیں اور شیام سندر کے سامنے جاکر سر نیچے کر کے کھڑی ہو رہیں تب مرلی منوہر نے کہا کہ ابھی تک تم کو ہم سے کپٹ بنا ہے کپٹی جیو ہمارے پاس نہیں پہونچتے تم لوگ ایک ایک کو ہی سامنے کھڑی ہو کر سورج دیوتا کو ہاتھ جوڑو تب میں تمہارے چیر دوں گا کس واسطے کہ تم نے برت میں ننگے اسنان کر کے برن دیوتا کا اپرادھ کیا ہے یہ بات سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے نندلال جی ہم لوگ سیدھی بھولی برجبالا سے کیا کپٹ کرتے ہو۔

دوہا

ناکھن پر بجہ ستا سب کہیں ہم آئیں تم ہیست یہی تمہارو سانچ ہے اب ہوں انتر دیت

ہم لوگ تمہارے ادھین ہیں جو کہو وہ کریں جب ایسا کہہ کر سب برجبالا چھاتی پر کا ہاتھ اُٹھا کر ایک ہاتھ سے سورج دیوتا کو ڈنڈوت کرنے لگیں تب نند نندن بولے کہ ایک ہاتھ سے ڈنڈوت کرنا دوش ہوتا ہے دونوں ہاتھ سے پرنام کرو۔

دوہا

جو کہہ ہو کرہیں سبی ہنس بولیں برجبام ۔ لیہیں پلٹو ہم کبھوں سنو شیام ابھرام

جب یہ کہہ کر سب گوپیاں موہن پیارے کے پریم میں مگن ہو گیئں اور لاج چھوڑ کر دونوں ہاتھ سے سورج دیوتا کو نمسکار کیا تب بیکنٹھ ناتھ نہ کپٹ بھکت اور پریت اُن کی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور درخت پر سے اُتر کر سب دھوتیاں اپنے کندھے پر دھر کر بولے کہ گو پیو اب میں نے تمہارا بوجھا اپنے اوپر اُٹھا لیا آدمی کے تن میں جنم لینے کا یہی پھل ہے کہ دوسرے کا اُپکار کرے۔

دوہا

سبھگ نسر پر نہار کے ماکھن پر بھبل ہیر ۔ پریم پریت رس بس بھئے دیے سین کے چیر

اے راجہ سب برجبالا اپنا اپنا گہنا اور کپڑا پہن کر موہن پیارے کے پریم میں ایسی مگن ہوئیں کہ اُن کا من گھر جانے کے واسطے نہیں چاہتا تھا موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگ اس بات میں کچھ دُکھ نہ مانو میں نے تم کو آگے کے واسطے گیان سکھا دیا جل میں برن دیوتا رہتے ہیں اس لیئے ننگے ہو کر پانی میں اسنان کرنے سے سب دھرم اور پُن بہ جاتا ہے اب تم کو ننگی ہو کر نکلنے سے جمنا اسنان اور برت کرنے کا پھل ملے گا تم لوگ مجھے بہت پیاری ہو کنوار سُدی پورناسی کو میں تمہارے ساتھ راس لیلا کر کے تم سب کا منورتھ پورا کروں گا اب اپنے اپنے گھر جا کر بہت برت رکھنا چھوڑ دو یہ بات سن کر سب برجبالا خوش ہو کر اپنے اپنے گھر چلی گیئں اور آٹھوں پہر شیام سندر کے دھیان میں لگی رہ کر کنوار سدی پورناسی کے دن گننے لگیں۔

دوہا

دیکھ چرت نندنند کے بے بال مت بھور ۔ سُدھ بُدھ من کچھ تھر نہیں کہت اور کی اور

مرلی منوہر وہاں سے بنسی بٹ میں آ کر گوال بالوں کے ساتھ گو چرانے لگے اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی شری کرشن جی نے پر برہم کا اوتار ہو کر جن کو سب جگت کا بردہ ڈھانپنا چاہیئے اُنھوں نے شاستر کے برخلاف پرائی استری کو ننگے کیوں دیکھا یہ سندیہ میرا مٹا دیجئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ استری کو ننگی ہو کر نہانے سے بڑا پاپ ہوتا ہے جب تک کہ اسی طرح جل میں سے ننگی ہو کر دوسرے پرش کے سامنے نہ جائے تب تک وہ پاپ اُسکا نہیں چھوٹتا اس سے کرشن بھگوان نے دیا کر کے شاستر کے موافق اُن سب کو ننگی نکلوا کر نرک سے بچا لیا وہ اپنے بھکتوں کی چوک کو سنبھال لیتے ہیں

دوہا

پرگٹ شیت دُکھ پاسے کے سب مل رہیں بجاے	اتر گت ات سکھ بھیو آنند اَر نہ سماے

اے راجہ جب شیام سندر بن میں پہونچے تب درختوں کا ٹھنڈھا سایہ دیکھکر شری وامآ دک گوالوں سے کہا کہ دیکھو یہ سب درخت سردی اور گرمی اور برسات کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھاکر ایک پاؤں سے کھڑے رہتے ہیں اور اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے سب جیوؤں کو سکھ دیتے ہیں کوئی آدمی اُن سے بمکھ نہیں جاتا اور آدمی سُکھ پانے پر بھی اُن کی ڈالی اور پتا توڑ لیتے ہیں تب بھی یہ بُرا نہیں مانتے اور پھل پھول لگے ہونے پر راہی اور بٹوہی کا سنمان کرتے ہیں جب ان میں پھل اور پھول نہیں رہتے تب شرم سے سر جُھکاکر کہتے ہیں کہ ہم سے تمہاری کچھ سیوا نہیں بن پڑی اس لیے ہم شرمندہ ہیں اور اپنی پریت امیر اور غریب دونوں سے برابر رکھکر جوگیشوروں کی طرح تپ کرتے ہیں سنسار میں اُسی کا جنم لینا سپھل ہے جو اپنے اوپر دُکھ اُٹھاکر دوسروں کا بھلا کرے۔

دوہا

مہا ایسے درمن کی کاپے برتی جائے	پران بڑے داتا ان کے ان میں بیٹھے آئے

اس طرح درختوں کی تعریف کرتے ہوئے موہن پیارے گوالوں سمیت اپنے گھر آئے۔

ادھیائے تئیسواں

بھوجن مانگنا گوالوں کا متھرا کے چوبوں سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شیام اور بلرام گئو چرانے کے واسطے بن میں جاکر گوالوں کے ساتھ آنند پوربک کھیلتے تھے اُس وقت گوالوں نے برجناتھ جی سے کہا کہ اے مہاراج جو کلیوا ہم لوگ اپنے اپنے گھر سے لائے تھے وہ کھانے پر بھی بھوکھ ہماری نہیں گئی اس لیے کچھ کھلائیے یہ بات سنکر نند لال نے بچار کیا کہ متھرا باسی برہمنوں کی استریاں میرے درشن کرنے کی اچھا رکھتی ہیں سو آج اُن کا منورتھ پورا کرنا چاہیئے ایسا بچار کر نند لال جی نے گوال بالوں سے کہا کہ دیکھو بن میں جہاں دھواں اُٹھتا ہے وہاں متھرا کے چوبے راجہ کنس کے ڈر سے چھپاکر جگیہ اور ہوم کرتے ہیں تم لوگوں میں سے چار پانچ لڑکے وہاں جاؤ اور ڈنڈوت کر کے میرا نام لیکر اُن سے بھوجن مانگ لاؤ یہ بات سنتے ہی گوالوں نے وہاں جاکر بنے پوربک اُن سے کہا۔

دوہا

ہاتھ جوڑ ٹھاڑے بھئے گوال بال اک ساتھ	بھوجن مانگت ہیں کہیو مانگن پر بھو برجناتھ

اے راجہ اُن براہمنوں نے جو اپنے اگیان اور کرم کے ابھمان سے شیام اور بلرام کی مایا نہیں جانتے تھے یہ بات سن کر گوال بالوں سے کہا کہ تم مورکھ لوگ نہیں جانتے کہ یہ بھوجن سب ہم نے دیوتوں کے نام پر جگیہ کرنے کے لیے تیار کیا ہے جب تک پرمیشور کا جگیہ پورا نہ ہوگا تب تک بھوجن نہیں پاؤگے جگیہ ہونے کے پیچھے تمکو بھی پرسادملے گا اور شیام اور بلرام اہیروں کے کل میں پیدا ہوئے ہیں اُن سے ہم براہمن لوگ کل میں اُتم ہیں یہ کٹھور بچن براہمنوں کے سُن کر سب گوال بال نراس ہو پچھتاتے ہوئے شری کرشن جی کے پاس جاکر بولے کہ اے برجناتھ ہم لوگ اپنا مان چھوڑ کر تمھارے کہنے سے بھیکھ مانگنے گئے۔ تسپر بھی بھوجن نہیں پایا اب کیا کریں بھوک بہت ستاتی ہے یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے ہنس کر بلرام جی سے کہا کہ وہ براہمن لوگ ہماری بھکت نہ رکھنے سے یہ بھید نہیں جانتے کہ جگیہ اور ہوم کا مالک کون ہے اپنے کرم کے ابھمان سے اندھے ہو رہے ہیں بہت اچھا ہے کہ وہ لوگ اسی طرح اپنے اگیان میں پڑے رہیں پھر شیام سندر نے گوال بالوں سے کہا کہ اب تم لوگ اُن کی استریوں کے پاس جو بڑی دھرماتما اور ہر بھکت ہیں جاکر کہو کہ شیام اور بلرام نے جو بن میں گئویں چرانے آئے ہیں بھوکھے ہو کر تم سے بھوجن مانگا ہے وہ استریاں تم کو بڑے آدر بھاؤ سے بھوجن دیں گی یہ بات سنتے ہی گوال بالوں نے چوبانیوں سے جاکر کہا کہ اے ماتا شری کرشن جی اور بلرام جی نے تم سے بھوجن مانگا ہے تم کیا کہتی ہو۔

دوہا

گوالن کے سن بچن سب ہرکھ اٹھیں دوج بام | کہت ہمارے بھاگ دھن بھوجن مانگیو شرام

سورٹھا

کرت رہیں نت دھیان سن سن جنکے گن سُجن | سپھل جنم تج جان تنکو بھوجن لے چلیں

دوہا

ات بڑ بھاگی جیو ہیں جنکو برج میں باس | ماکھن پربھ کے درشن تے پاوت پرم ہلاس

ان استریوں کی ہمیشہ منسا باچا کرمنا سے یہ اچھا رہتی تھی کہ کوئی ایسا بھی دن ہوگا کہ ہمکو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملے گا اس لیے انھوں نے بڑے پریم سے میوہ اور مٹھائی اور پکوان اور پوری اور کچوری اور دودھ اور دہی اور ماکھن آدک اُتم اُتم بھوجن سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھکر گوالوں کو دیا اور کچھ اپنے ہاتھ میں لے کر جس جگہ پر مرلی منوہر تھے گوال بالوں کے ساتھ وہاں چلیں اُس وقت اُنکے پت آدک نے بہت منع کیا کہ تم لوگ گوالوں کے پاس مت جاؤ لیکن اُنھوں نے جو پرم بھکت تھیں کہنا کسی کا نہیں مانا۔

سورٹھا

جن کے اُر نند لال لسیں لکٹ مرلی لیے | اتھیں نہ بھیئے جم کال کون بھانت بروگے کہیں

چوپائی

تب گوالن سوں پوچھت بالا　کیتک دور اہیں نند لالہ
چلو آج ہم نینن دیکھیں　جیون جنم سپھل کر لیکھیں

یہ بات سُن کر گوال بولے کہ اے ماتا تھوڑی دور ہیں جس وقت وہ استریاں شری کرشن جی کے پریم کے آنند میں مگن چلی جاتی تھیں اُسی وقت ایک متھرایا چوبے اپنی استری کو زبردستی راہ سے پکڑ کر لے آیا تب اُس نے کہا کہ ہم کو شری کرشن جی کا درشن کرنے کے لیے جانے دو اپنے اوپر بدنامی مت لو مجھے اُن کے درشن کی بڑی لالسا ہے اور وہ پربرہم پرمیشور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر سنساری آدمیوں کی طرح لیلا کرتے ہیں تم لوگ بید پڑھ کر جگ اور ہوم کرتے ہو لیکن اُن کو اپنے اگیان سے نہیں پہچانتے۔

دوہا

کو جن جانے بھید یہ جگت کرت کہہ کاج　بھوجن مانگت ہیں وہی ماکھن پہ بہہ برج راج

اے سوامی میرا پران تو نند لال جی سے جا ملا اس جھوٹھے بدن کو روک کر کیا کرو گے میرے مرنے کے پیچھے سوائے پچھتانے کے تم کو اور کچھ نہیں ملے گا جس آدمی کو پرمیشور کی بھکت نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں ہوتا ہے یہ سب گیان کہنے پر بھی اُس متھریا چوبے نے نہ مان کر اپنی استری کو کوٹھری میں بند کر کے قفل لگا دیا تب اُسی وقت پران اُس کا شری کرشن جی کے دھیان میں نکل کر اس طرح سب استریوں سے پہلے وہاں جا پہونچا جس طرح پانی جلدی بہکر ندی اور سمدر میں مل جاتا ہے۔

سورٹھ

کٹھن پریم کا پنتھ جہاں نیم کی گت نہیں　کہت بید سب گرنتھ پریم بھاؤ کے بس ہری

اے راجہ جب پیچھے سے وہ سب استریاں بڑے پریم سے بھوجن لیے ہوئے جہاں پرموہن پیارے ایک برچھ کی چھایا میں ایک سکھا کے کندھے پر ہاتھ رکھے بانکی دھج بنائے کمل کا پھول ہاتھ میں لیے کھڑے تھے جا پہونچیں تب چرن اُن کا چوم کر تھالیاں بھوجن کی سامنے دھر دیں اور اُس موہنی مورت کو دیکھتے ہی خوش ہو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اے سکھی یہی نند لال جی ہیں جن کی بڑائی ہم لوگ ہمیشہ سن کر دھیان کیا کرتی تھیں اب ہمارے بھاگ جاگے جو ان کا درشن پایا اب اس چندر مکھ کی ٹھنڈک سے اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر دو اور سنسار میں جنم لینے کا پھل لو اے راجہ شری کرشن جی کی کرپا سے اُن کو اُس وقت دِبیہ درشٹ ہو گئی تب اُنھوں نے شری کرشن جی کو پورن برہم جان کر ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے دینا ناتھ بغیر کرپا تمھاری کے آپ کی اس سانولی صورت موہنی مورت کا درشن کسی کو نہیں ملتا نہیں معلوم کون جنم کے پُن ہمارے سہائے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور بہت جنموں کے پاپ ہمارے چھوٹ گئے اور ہم لوگوں

کے پت آدک اپنے اگیان اور ابھمان سے سنساری مایا موہ میں ڈوب کر ایسے اندھے ہو گئے کہ جنھوں نے
پرمیشور بیکنٹھ ناتھ کو جن کے نام پر سب لوگ جگیہ کرتے ہیں آدمی بھیکر مانگنے پر بھی بھوجن نہیں دیا تن اور
دھن وہی اُتم ہوتا ہے جو تمھارے کام آوے اور جو لوگ آدمی کا بدن پا کر تمھاری بھکت اور سیوا کرتے ہیں
اُنھیں کا جنم لینا سوارتھ ہے اور جگیہ اور تپ اور دھیان وہی اچھا ہے جس میں تمھارا نام آوے۔

دوہا

جو جن من بچ سے کرے ماکھن پربھو سے ہیت ۔ چار پدارتھ دیت ہیں باپ دکھ ہر لیت

یہ بات بھکت اور پریم کی بھری ہوئی سنتے ہی شیام سندر اُن کی کُشل پوچھکر بولے کہ میں نند مہر کا بیٹا
ہوں تم لوگ براہمن ہو کر مجھ کو ڈنڈوت مت کرو اس میں مجھ کو دوش ہو گا جو لوگ براہمن یا اُن کی استریوں سے
اپنا کام اور ٹہل کراتے ہیں وہ سنسار میں کچھ بڑائی نہ پا کر پاپ کے بھاگی ہوتے ہیں تم نے ہم کو بھوکھا جانکر
دیا کی راہ سے بن میں آکر بھوجن دیا ہم اُس کے بدلے تمکو کیا دیویں برندابن ہمارا گھر یہاں سے دور ہے جو ہم
اپنے گھر ہوتے تو جتھا شکت تمھارا آدر بھاو کرتے یہاں ہم سے کچھ تمھارا اشٹا چار نہیں بن پڑا اس بات
کا پچھتاوٴ ہمارے من میں رہ گیا تم لوگوں کو یہاں آئے بہت دیر ہوئی اب تم اپنے اپنے گھر جاؤ تمھارے پت
لوگ تمھاری راہ دیکھتے ہوں گے کس واسطے کہ استری اردھانگی ہوتی ہے بغیر تمھارے گئے دیوتا لوگ جگیہ
اور ہوم براہمنوں کا قبول نہ کریں گے۔

سورٹھ

سنت بچن نرمان کرم دھرم بانی سکھد ۔ دُج تیہ پرم سجان بولیں سب کر جور کے

اے بیکنٹھ ناتھ اب آپ کا درشن کرنے اور آپ کے چرن کمل کے بھکت اور پریت رکھنے سے
سنساری مایا موہ ہمارا چھوٹ گیا اب ہم کو گھر بار اور کل پروار کا کچھ موہ نہیں رہا سوائے اسکے ہم لوگ
بنا آگیا اپنے پت آدک کے آپ کے چرن دیکھنے آئی ہیں جو وہ لوگ ہم کو اپنے گھر رہنے نہ دیں تو ہم کہاں
جاویں گے اس سے یہ بات اُتم ہے کہ سب آپ کے چرنوں کے پاس بنی رہیں اور آپ کی سیوا اور ٹہل
کر کے اپنا پرلوک بناویں اور اے مہاپربھو ایک استری تمھارے درشن کی اچھا سے ہمارے ساتھ آتی تھی
اُس کا پت اُس کو زبردستی پکڑ کر راہ میں سے پھیر لے گیا نہ معلوم اُس کی کیا گت ہوئی یہ بات سُن کر
شری کرشن جی نے ہنس دیا اور اس استری کی صورت دکھلا کر کہا کہ دیکھو یہ استری تم لوگوں سے پہلے میرے
یہاں آپہونچی جو کوئی پرمیشور سے پریت رکھتا ہے اُس کا ناش کبھی نہیں ہوتا اے راجہ اُس استری کو
شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھ کر سب کو آشچرج معلوم ہوا پھر سب استریوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ
اے پرجناتھ آپ آرتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھوں کے دینے والے ہیں ہم کو اپنے چرنوں سے
الگ نہ کیجئے آپ کے چرن چھوڑ کر اب ہم نہیں جا سکتی ہیں یہ سُن کر شری کرشن جی بولے کہ سنو تم لوگ

پرمیشور کے پریم میں مگن ہو لیکن گرہستھ کو سب کام بید کے موافق کرنا چاہیے بید اور شاستر میں ایسا لکھا ہے
کہ جو استری اپنے پت کو پرمیشور کے برابر جانکر اُس کا حکم مانتی ہے اور دوسرے پرش کو باپ کی آنکھ سے
نہ دیکھے ایسی پت برتا استری کو جوگی اور سنیاسی سے اچھی جاننا چاہیے ایسی استری جو کچھ بھلا یا بُرا کسی کو
اپنے منہ سے کہہ دیتی ہے وہی بات سچ ہو جاتی ہے اور اُس کو چاروں پدارتھ اپنے پت سے ملتے ہیں۔

دوہا			
یہ بدھ سے نشچے کرے جو ناری من ماہنہ		چار پدارتھ سو لہے یا میں سنشے ناہنہ	

اس لیے تم لوگ اپنے اپنے پت کے پاس جاؤ وہ تم سے کچھ دُکھ نہ مان کر خوش ہوں گے یہ بات سنکر
سب چوبانیوں نے امرت روپی نٹور بھیس شری کرشن جی کا آنکھوں کی راہ سے اپنے ہردے میں رکھ لیا اور
شری کرشن جی سے بھگت بردان لیکر اُن کو ڈنڈوت کر کے اپنے استھان کو چلیں اور جس براہمن نے اپنی استری کو
کوٹھری میں بند کر دیا تھا اُس نے قفل کھول کر دیکھا تو اپنی استری کو مری ہوئی دیکھکر رونے پیٹنے لگا جس وقت وہ
اُس کی نعش جلانے کی تدبیر کر رہا تھا اُسی وقت وہ سب استریاں گھر پر پہونچیں۔

دوہا			
ماکھن پربھ کو درش سے آئیں سگھر سجان		تنکے درش پرتاپ سے بپرن پایو گیان	

اے راجہ جاتے وقت براہمن لوگ اپنی استریوں پر کرودھت ہوئے تھے جب وہ استریاں شری کرشن
جی کا درشن کر کے پھر آئیں تب اُن کا ماتھا چمکتا ہوا دیکھکر براہمن لوگ کہنے لگے کہ جن کا درشن برھما جی
آدک دیوتا اور رکھیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہے اُن پربرہم پرمیشور کا درشن ان استریوں
نے کر کے اپنا جنم سپھل کیا اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے نہیں پہچانا کہ جگیہ اور ہوم کا سب لینے والا ما کا سا کون
ہے ہو نے بید اور پرانوں میں ایسا سنا تھا کہ پربرہم پرمیشور جدکل میں اوتار لیکر نند اور جسودا کو اپنی بال لیلا
کا سکھ دکھاویں گے سو وہی بیکنٹھ ناتھ بال لیلا کرتے ہیں اُنھوں نے گوال بالوں کو بھوجن مانگنے کے واسطے
ہمارے پاس بھیجا تھا ہم سے بڑی چوک ہوئی جو سچدانند کو بھوجن نہیں دیا اور جن کے خوش ہونے کے
واسطے ہم لوگ جگیہ اور ہوم کرتے ہیں اُن کو آدمی سمجھکر اُن کے سامنے نہیں گئے اپنے اگیان اور ابھیمان
سے ہمارے من میں دیا بھی نہیں آئی ہماری جگیہ اور تپ کرنے پر دھرکار ہے کہ ہم نے پرمیشور کو نہیں
پہچانا ہم لوگوں سے ان استریوں کو اچھا سمجھنا چاہیے جنھوں نے بنا جپ اور تپ اور کتھا پران آدی کے اپنے
گیان سے پرمیشور کو پہچان کر بھوگ لگایا اور انکا درشن کر کے آنکھوں کو سکھ دیا اسی طرح براہمنوں نے بہت
پچھتا کر اپنی استریوں سے بنے پورنک کہا کہ تمھارے برابر دوسروں کا بھاگ نہ ہوگا کہ تم کو پربرہم پرمیشور کا
درشن ملا پھر ان براہمنوں نے شری کرشن بھگوان کو دھیان میں ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اسے دینا ناتھ ہم لوگوں کا
اپرادھ چھما کیجئے اور ہمارے ہردے میں جو اگیانتا کا اندھیرا ہے اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیجئے

جب اس طرح بہت استت اور بنتی براہمنوں نے کی تب بیکنٹھ ناتھ نے اپرادھ اُن کا اپنے ہردے سے چھما کر دیا اور سب استریوں نے نقش اس چوبانن کی دیکھ کر اس کے پت سے کہا کہ ہم نے تیری استری کو شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھا تھا یہ بات سنتے ہی وہ متھریا چوبے رو کر بولا کہ میں بھی اپنی استری کو تمھارے ساتھ جانے دیتا تو وہ کیوں مرتی ایسا کہکر وہ متھریا چوبے شری کرشن جی کے پاس دوڑ آگیا اور اپنی استریوں کو وہاں چتربھجی روپ دیکھکر جب شری کرشن جی کے سامنے بہت بلاپ کرکے رونے لگا تب کرشن بھگوان نے دیا کرکے اُس سے کہا کہ اپنی استری ہی بھکت کے پرتاپ سے تو بھی چتربھجی روپ ہو جا ویسا ہی ہو گیا تب کرشن بھگوان نے استری اور پرش دونوں کو بمان پر بیٹھا کر بیکنٹھ میں بھیجا اور جو پدارتھ براہمنوں کی استریاں دے گئی تھیں اُس کو بانٹ کر گوال بالوں سمیت آنند پوربک بھوجن کیا اُس وقت شری داما نے کہا کہ اے نند لال جی گئوویں چرتی ہوئی دور نکل گئیں اُن کو اکٹھا کرنا چاہیئے یہ بات سنتے ہی کیشو مورت نے ایسی مرلی بجائی کہ سب گئوویں آپ سے آپ دوڑ کر وہاں چلی آئیں ۔

	دوہا	
سانجھ سمے گھر کو چلے بادھر جو کے بہاسئے		یا بدھ مرلی ٹیر کے گھیر لئیں سب گائے

جب شیام سندر بنسی بجاتے ہوئے برندابن کے پاس پہونچے تب برجبالا اُن کی چھب دیکھنے سے خوش ہو کر بولیں ۔

	دوہا	
دیکھ سکھی جسمت سوں شوبھت ات بلرام		پریم ملن آنند ات کہت سکل برج بام
جن کے پنکھن کو مکٹ دیکھو نند کشور		کہت بدت من جوت جن دھن دھن کھی وہ مور

اے راجہ جس وقت شیام سندر گئوؤں کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اپنے پیتامبر سے اُن کا بدن پونچھتے تھے اُس وقت سورگ میں کامدھین گئو پچھتا کر کہتی تھی کہ پرمیشور میرا بھی جنم برندابن میں دیتے تو بیکنٹھ ناتھ میرے اوپر بھی ہاتھ پھیر کر میرا بھی دودھ دوہتے ۔

	دوہا	
جھارت پونچھت دہت نت ہت کر اپنے ہاتھ		دھن دھن برج کی دھین یے جارت تربھون ناتھ

ادھیائے چوبیسواں ۲۴

شری کرشن جی کا گوبردھن پہاڑ کی پوجا کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ اپنی بائیں

چھنگلیا پر اُٹھا لیا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ گوکل اور برندابن کے برجباسی لوگ برسویں دن کاتک بدی چتردشی کو چھتیس پرکار کے بنجن بنا کر راجہ اندر کی بدھ پوربک پوجا کیا کرتے تھے جب وہ دن آیا تب برندابن باسیوں نے بہت طرح کے پکوان اور مٹھائی آدک اندر کی پوجا کے واسطے اپنے اپنے گھر بنایا اور جسودا جی بڑی پوترتا سے سب پدارتھ بنا کر رکھتی تھیں جس میں کوئی جوٹھا نہ کر ڈالے۔

دوہا

سنیت سنیت ات نیم سے دھرت اچھوت جتائے ۔ شیام کہوں پرسیں نہیں یہ من مانہہ ڈرات

سورٹھا

شنک کرت من مانہہ سریت لکھا جان جیہ ۔ جسمت جانت ناتہہ سب دیون کے دیوہر

اے راجہ شری کرشن جی نے گھر گھر یہ تیاری دیکھ کر من میں ایسا بچار کیا کہ اندر کی پوجا چھوڑوا کر گوبردھن پہاڑ پوجوانا چاہیئے ایسا بچار کر جسودا جی سے پوچھا کہ اے میا آج سب برجباسیوں کے گھر پکوان اور مٹھائی تیار ہونے کا کیا کارن ہے یہ سنکر جسودا جی بولیں کہ اے بیٹا اس وقت مجھے بات کرنے کی چھٹی نہیں ہے تو اپنے باپ سے جا کر پوچھ لے یہ بات سن کر موہن پیارے بلرام جی سمیت نند رائے جی کے پاس گئے۔

دوہا

تب ہر بولے نند سوں مدھر مند مسکائے ۔ کرت پجائی کون کی بابا موہنہ بتائے

اے بابا وہ کون دیوتا ہے جس کی پوجا کرنے سے بھکت اور مُکت ملتی ہے اُس کا نام اور گُن مجھے بتادو بڑوں کو اُچت ہے کہ اپنے کل کی ریت چھوٹوں کو بتلا دیا کریں لڑکپن کی سیکھی ہوئی بات یاد رہ کر کبھی نہیں بھولتی یہ سن کر نند جی بولے کہ اے بیٹا ابھی تک تم نے اس پوجا کا نام نہیں سنا یہ سب سامگری اندر کی پوجا کے واسطے ہے جو سب میگھوں کے راجہ ہیں منتی ہے اُن کے پوجنے سے برسات اچھی ہو کر گھاس اور اناج پیدا ہوتا ہے جس کے پیدا ہونے سے سب جیو سکھ پاتے ہیں اور یہ پوجا ہمارے کل میں بہت دنوں سے ہوتی آتی ہے۔

دوہا

ماکھن پرچھ بولے سبے تات بات سن لیہہ ۔ منہہ پوجا نہیں ہوت ہو تہہ پرست نہیں تھہ

اے بابا آج تک جو کچھ ہمارے بڑوں نے جان یا اجان میں اندر کی پوجا کی وہ اچھا ہوا لیکن تم لوگ جان بوجھ کر دھرم کی راہ چھوڑ کر کیوں چلتے ہو کس واسطے کہ سنسار میں تین طرح کا دھرم اور کرم ہوتا ہے ایک سے بیاہ اور شاستر کے موافق دوسرا لوک ریت کے موافق تیسرا اپنے من سے بید کے موافق کرم کرنے سے کچھ اُس کا داتا ہے کہاں تمہیں بتلاؤ کہ اندر کی پوجا کرنے سے کیا ملے گا وہ کسی کو مُکت اور بھکت اور ردھ اور سدھ اور بردان نہیں دے سکتے اور اندر آپ سو جگیہ کر کے اندراسن پاتا ہے تب دیوتا اُس کو

راجہ گر کے مانتے ہیں اس سے وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا جب وہ دیتوں کی لڑائی سے بھاگ کر کہیں چھپتا ہے تب نارائن جی اُس کی سہایتا کرکے پھر اُس کو اندراسن پر بیٹھال دیتے ہیں ایسے نربل کی تم لوگ کیوں پوجا کرتے ہو اور اپنا دھرم پہچان کر پرمیشور کی پوجا کیوں نہیں کرتے اندر کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا اور جو لوگ اپنے اگیان سے نارائن جی کو جو اندر آدک سب جگت کے مالک ہیں چھوڑ کر دوسرے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں اُن کو اگیان سمجھنا چاہیئے کسواسطے کہ دُکھ اور سُکھ نارائن جی کی اچھا سے ہوتا ہے بغیر اچھا نارائن جی کے درخت کا ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا اندر بھی انھیں کی کرپا سے اس پدوی کو پہونچا ہے جو جو بات برھما جی نے سب کے کرم میں لکھدی وہی ہوتی ہے اُس میں تل بھر بھی گھٹ بڑھ نہیں سکتی سُکھ سمپت اور پریوار آدک اچھا ساماں اپنے دھرم اور کرم سے ملتا ہے اور پانی برسنے کا حال اس طرح پر سمجھو کہ آٹھ مہینے تک سورج دیوتا جو پانی زمین کا سوکھتے ہیں وہی پانی چار مہینے برسات میں برستے ہیں اُس سے اناج اور گھاس وغیرہ سب پیدا ہوتا ہے اور برھما جی نے براہمن چھتری بیش شودر چار برن جو جگت میں بنائے ہیں ان کے پیچھے ایک کرم اس طرح پر لگا دیا ہے کہ براہمن بید اور تدیا پڑھیں اور چھتری سب کی رچھیا کریں اور بیش کھیتی اور بیاپار کریں اور شودر ان تینوں برن کی سیوا کریں اور پتا ہمارا برن بیش کا ہے اور ہمارے یہاں بہت گئوویں اکٹھی ہیں اور برج اور گوکل ہماری جنم بھوم ہے اس واسطے گوپ اور گوال ہم لوگوں کا نام پڑا ہے ہمارا یہی کرم ہے کہ کھیتی اور بیاپار کرکے گئو اور براہمن کی سیوا کریں اور بید اور شاستر کی بھی یہی اگیا ہے کہ اپنے برن کا دھرم نہ چھوڑے جو لوگ اپنے برن کا دھرم چھوڑ کر دوسرے برن کا دھرم کرم کرتے ہیں اُن کو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ جس طرح کل دنتی استری اپنے پت کو چھوڑ کر دوسرے پُرش کے پاس رہے - اے بابا تم مجھ بالک کا کہنا سچ مانو تو اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ اور گئو اور گیا براہمن اور بن کی پوجا کرو کس واسطے کہ گوبردھن پہاڑ یہاں کا راجہ ہے اور اُس پہاڑ اور اُس بن میں چرنے سے سب گئو اور بچھڑے ہمارے پالن ہوتے ہیں اور انھیں کا دودھ اور گھی آدک بیچنے سے ہم لوگوں کی جیو کا ہوتی ہے - جو کوئی اپنا پالن کرے اُس کو اپنا راجہ سمجھکر پوجنا چاہیئے اس واسطے سب پکوان اور مٹھائی آدک جو بنا ہے اُس کو گوبردھن پہاڑ پر لے چل کر اُسی کی پوجا کرو اور سب پدارتھ اُسے بھوگ لگا کر گئو اور براہمن اور کنگالوں کو کھلا دو اور سال سے اس سمبت میں بہت برسات ہوگی یہ بات سری کرشن جی کی نند اور اپنند اور برکھبھان آدک پرمیشور کی اِچھا سے مان کر بولے -

دوہا

تانے سونی کیجیئے کرشن کہی جو بات	سب برجباسی پوجیئے گوبردھن اُٹھ پرات

جب یہ صلاح آپس میں ٹھیک ہوگئی تب نند راے نے گانوں میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کاتک سدی

ہیہ یوا کو ہم لوگ چل کر گوبردھن پہاڑ کی پوجا کریں گے سب کوئی پکوان اور مٹھائی وغیرہ سامان لیکر گئووں سمیت چلنا - اے راجہ یہ اگیا نند اور اُپ نند کی سنکر سب لوگ خوش ہوگئے اور گوپ اور گوالوں نے اپنی اپنی گئووں اور بچھڑوں کے سنگار کر کے بہت طرح کے رنگ سے اُن کی پوچھ اور سینگ رنگ کر گلے میں گھنٹا باندھ دیا اور کاتک سدی پریوا کو سب برجباسیوں نے پرات سمے اسنان کر کے سب سامان گاڑی اور بیلوں پر لدوالیا اور سب استری اور پرش اور بالک اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہن کر نند جی اور کیہ بھان جی آدک کے ساتھ گاتے بجاتے ہوئے گوبردھن پہاڑ کو پوجنے چلے -

دوہا

ماکھن پربلات جاؤ سوں بھوکھن بستر منگائے　　　گر گوبردھن کو چلے گودھن سبے بنا سے

نند مہر اُپ نند سب شام رام دوؤ بھائے　　　بہو پچے گوبردھن نکٹ نرکھ شکھر سکھ پائے

سورٹھا

اُترتے سہت سماج چہوں اور برج لوگ　　　مدھ شوبھت گرراج کوٹ کام شوبھا سدن

جب شری کرشن جی کی اگیا کے انسار سب کسی نے پوجا گوبردھن پہاڑ کی دھوپ اور دیپ آدک سے بدھ پورک کی اور پکوان اور مٹھائی آدک سب پدارتھ تھالیوں میں بھر کر گوبردھن کے سامنے بھوگ رکھا اور اتنی مٹھائی اور پکوان وہاں اکٹھا ہوا جس کا ڈھیر دوسرا پہاڑ معلوم ہوتا تھا اور بہت طرح کے پھول اور مالا اور کپڑے آدچڑھانے سے گوبردھن جی کی ایسی شوبھا دیکھ پڑتی تھی جس کا برنن نہیں ہوسکتا اُس وقت شری کرشن جی نے برجباسیوں سے کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کر کے گوبردھن جی کا دھیان کرو تب گرراج پرتچھ اپنا درشن دے کر تمھارے سامنے بھوجن کریں گے جب شری کرشن جی کے کہنے سے نند جی آدک سب برجباسی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوگئے اور اپنی اپنی آنکھیں بند کر کے گوبردھن پربت کا دھیان کیا تب شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ ایک چترنجی بشال روپ بہت سندر اور تیجوان اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے گوبردھن پہاڑ سے پرگٹ ہوئے اُس وقت اپنے شری کرشن روپ سے نند آدک برجباسیوں سے کہا کہ تمھاری بھگت اور سچی پریت دیکھ کر گوبردھن جی تم لوگوں کو درشن دینے کے واسطے پرگٹ ہوئے ہیں آج اچھی طرح درشن کرو یہ بات سنتے ہی برجباسیوں نے آنکھ کھول کر دیکھا تو اُس روپ کے درشن پانے سے بہت خوش ہوئے اور اُن کو ڈنڈوت کر کے آپس میں کہنے لگے کہ آج جس طرح گوبردھن جی نے درشن دیا اس طرح اندر کا درشن کبھی نہیں ہوا تھا نہ معلوم ہمارے پرکھا لوگ ایسے پرتچھ دیوتا کی پوجا چھوڑ کر اندر کو کیوں پوجتے تھے -

دوہا

کہیو کرشن تب نند سوں بھوجن لیو منگائے　　　گر آگے سب راکھ کے اُرُپونیے سُنائے

یہ بات سنتے ہی گوپ اور گوال جلدی سے پرات اور تھال بھوگ کی اُٹھا کر اُن کے پاس لے گئے تب گوبردھن ہاتھ پھیلا کر کھانے لگے۔

دوہا

دیکھن کو دھائے بسے برج کے نرارد بام — بھیو دیوتا گر بڑو تاہ پجاوت شیام

سورٹھا

بڑے مہر اُپنند نند آدھا ڈھے سبے — کہت جو کچھ نند نت کرت سکل سوئی تہان

دوہا

استے نند کو کر گہے گوپن سوں بتلات — اُت اپنوں دھر چار بھج برج سوں بھوجن کھات

سورٹھا

شری رادھا سکھ پاے مدت بلوکت شیام چھب — بھکتن کے سکھ داے نت نو کرت بنود برج

دوہا

پریت ریت کے بھاؤ سوں بھوجن سب کو کھائے — ہوئے پرسن ات نند سوں تب بولے گرراے

سورٹھا

لیو نند بردان اب تم جو ہم سوں چہو — ہیں لینھی سکھدان بست کری تم بھکت مم

دوہا

نند گوپ اور نند ست شری پربھان سمیت — بار بار گرراج کے چرن پرت ات ہیت

سورٹھا

کر سب کو سنمان دے پرساد نج ہاتھ سوں — سبن کہیو گھر جان ہوے پرسن گرراج تب

دوہا

پرگٹ دیت ہیں درشن گر سب کے آگے گھات — پرم ہرکھ نر نار سب سب کے مکھ یہ بات

سورٹھا

مہا امت اپار شری گوبردھن اچل کی — جیہ یہ جبت کرتار شارد و بدھ نہیں کہہ سکیں

اس وقت للتا سکھی نے رادھا جی سے کہا کہ یہ سب لیلا موہن پیارے کی ہے جو دوسرا سروپ اپنا پہاڑ میں پرگٹ کر کے پکوان اور مٹھائی چکھتے ہیں، اسے راجہ جب گوبردھن ناتھ جی بھوجن کر کے انتردھیان ہو گئے تب نند جی نے وہاں ہوم کرے اور یہ کرایا کہ براہمنوں کو بہت سونا در گئو آدک دان دیا اور پہلے براہمن، اور گئو اور کنگالوں کو بھوجن کرا کے پیچھے آپ برجباسیوں سمیت بھوجن کیا اور شری کرشن جی نے ایک کو راستے یا ہاتھ سے اٹھا کر کھا لیا تو برہما اور مہادیو جی اور بشن جی آد سب دیوتا اور تینوں

لوک کے سب جیون کا پیٹ بھر گیا۔

دوہا

ماکھن بربھو برجبا تھو ہیں سب دیون کے مول	موہہ سینچے ہوت ہیں ہرے پات پھل پھول

اے راجہ پرچھیت اُس دن سب برجباسی رات کو اُسی جگہ ٹک کر بڑی خوشی سے رات بھر گاتے بجاتے رہے دوسرے دن اسی طرح خوشی مناتے ہوئے گؤ اور بچھڑوں سمیت اپنے گھر آئے اُسی دن سے ان کوٹ کی پوجا سنسار میں پرگٹ ہوئی۔

سورٹھا

کھیلت نت نوکھیال بھگت پال نندلال برج	دُشٹن کے اُرسال سرزمن موہت نرکھ

ادھیاے پچیسواں (۲۵)

شری کرشن جی کا گوبردھن پہاڑ کو اپنی انگلی پر اُٹھانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت جب اس سال برجباسیوں نے اندر کی پوجا نہیں کی تب اندر نے جو شری کرشن کی مہما نہیں جانتا تھا اپنی سبھا والے دیوتوں سے پوچھا کہ کل برج میں کس نے کون دیوتا کی پوجا کی ہے یہ سن کر کوئی دیوتا بولا کہ برجباسی ہر سال تمھاری پوجا کرتے تھے اس سال نندجی کے بیٹے شری کرشن بالک کے کہنے سے برجباسیوں نے تمھاری پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کی پوجا کی ہے یہ بات سنتے ہی اندر نے کرودھ کرکے کہا کہ برجباسیوں کو دولت بہت ہونے سے غرور پیدا ہوا ہے جو اُنھوں نے ہماری پوجا کرنا چھوڑ دی اس لیے میں اُن کو کال کے منھ میں ڈال کر درگّتی کروں گا کرشن چھوکرا جو ہمارا دشمن ہے اُس کے کہنے سے برجباسیوں نے ہمارا اپمان کیا میں اُس چھوکرے کا گھمنڈ توڑے دیتا ہوں آج تک میں برجباسیوں کا مالک تھا اب انھوں نے کرشن کو اپنا مالک سمجھا ہے۔

دوہا

ایسے سریت کرودھ کر من میں گرب بڑھائے	برلے کال کے میگھ سب لینھے ترت بلاے

جب میگھوں کا راجہ ڈرتا اور کانپتا ہوا اندر کے پاس آکر ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب اندر نے اُس کو حکم دیا کہ تم اسی وقت سب میگھوں کو ساتھ لیکر برج منڈل پر جاؤ اور اتنا پانی اور پتھر برساؤ کہ جس میں سب برجباسی گوبردھن پہاڑ سمیت بہہ جاویں۔

دوہا

اور نکھور سب چھانڈ کے برج پر برسو جاے	برجباسی گوبردھن بہت جل سے دیو بہاے

سری کرشن جی کا برج کی حفاظت کے لئے گووردھن اٹھانا

اور اندر نے انچاسوں پون کو بھی میگھوں کے ساتھ کر دیا جس میں سردی اور پانی سے کوئی جیتا نہ بچے حکم سنتے ہی میگھ راجا انچاسوں پون سمیت بڑے بڑے میگھوں کو ساتھ لے کر برج منڈل پر چڑھ آیا اور اس کے آتے ہی آندھی چلنے لگی اور بدلی چھا جانے سے برندابن میں اندھیارا ہو گیا اور گھڑے کے برابر بوند برسنے لگی اور بجلی چمکنے لگی سوائے آندھی اور پانی اور بجلی کے اور کچھ وہاں دکھلائی نہیں دیتا تھا تب موہن پیارے نے ہنسکر بلرام جی سے کہا کہ دیکھو اندر اپنی پوجا نہ پانے سے کرودھ کر کے مہا پرلے کا پانی برساتا ہے یہ کرودھ اُس کا ہمارے ساتھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ ہمارے کہنے سے برجباسیوں نے اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کو پوجا تھا اس لیے غرور اُس کا توڑنا اُچت ہے اور یہ حال دیکھ کر نند اور جسودا اور سب برجباسی گھبرا گئے۔

	دوہا	
کیو نزاور اندر کو من میں بہت ڈرات		دیکھ دیکھ برج کی دشا نند مہر پچھتات
	سورٹھا	
جڑے گوپ تہاں آئے من ہی من سکات ہر		شیام رام دوؤ بھائے لیے نکٹ سوچت مہر

اے راجہ جب سب برجباسی ایسے پرلے کے پانی برسنے سے مارے جاڑے کے دُکھی ہوئے تب بھیگتے اور کانپتے ہوئے شری کرشن جی کی شرن میں آکر پکار کر کہنے لگے کہ اے برجناتھ اس پرلے کے پانی سے ہمارا پران بچاؤ اور تم نے اندر کی پوجا چھڑا کر ہم لوگوں سے گوبردھن پہاڑ کو پجوایا اسی سبب سے اندر کرودھ کر کے یہ پرلے کا پانی برساتا ہے اب جلدی گوبردھن پہاڑ کو بلاؤ جو آکر اس پانی برسنے سے ہماری رچھا کرے نہیں تو ایک ساعت میں سب آدمی گئوؤں سمیت ڈوب کر مرا چاہتے ہیں۔

	دوہا	
یہ او سر اب راکھیے موہن نند کمار		جب جب کاڑھ پڑی ہیں تب تُم لیو اُبار
	سورٹھا	
تب بولے ہنس کان دھر ودھیر اُر ڈرومت		برج جنکے سکھدان دیکھ بکل برج لوگ سب

تم لوگ اپنا اپنا اسباب گئو اور بچھڑے سمیت گوبردھن پہاڑ کے پاس لے چلو وہ تمھاری رچھا کر کے اندر کا ابھمان توڑیں گے جب شیام سندر کی آگیا سے سب برجباسی اپنا اپنا اسباب گئو اور بچھڑے سمیت گوبردھن پہاڑ کے پاس لے گئے تب شری کرشن جی بھگت ہتکاری نے پیتامبر کی کچھنی باندھکر مرلی کمر میں کھونس لی اور گوبردھن پہاڑ کو اپنے بائیں ہاتھ کی کانی اُنگلی پر پھول کی طرح اُٹھا لیا اور سب برجباسی اور گئو آدک اُس کے سایہ میں کھڑے کر کے سُدرشن چکر کو حکم دیا کہ تم چاروں طرف اس پہاڑ کے پھرتے رہو جتنا پانی برسے وہ سب اپنے تیج سے سوکھتے رہو زمین پر ایک بوند پانی کا نہ گرنے

پاوسے سدرشن چکر نے ویسا ہی کیا اُس وقت سب برجباسی شری کرشن جی کی پربھتا دیکھکر آپس میں کہنے لگے کہ شری کرشن جی پرمیشور کا اوتار معلوم دیتے ہیں نہیں تو آدمی کی یہ سامرتھ نہیں ہے کہ پہاڑ کو پھول کی طرح اُنگلی پر اُٹھا سکے اور شری کرشن دیا سندھ پہاڑ اُٹھائے ہوئے مدھر مدھر سُر سے مرلی بجاکر سب کو خوش کرتے تھے جس میں کوئی گھبرائے نہیں اور جسودا جی اپنے پران پیارے کے پریم میں گھبرا کر نند جی سے کہتی تھیں کہ تم نے اپنے اگیان سے اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کو پوجا تھا ابھی کہیں پہاڑ موہن پیارے پر گر پڑے تو میں کیا کروں گی ۔

چوپائی

دابت بھجا جسودا مَیّا	بار بار مُکھ لیت بلیّا
دیکھ بھار من اِت دُکھ پاوے	پُن پُن گوبردھنہ مناوے
ناتھ آپنو بھار سنبھاری	کریو کانھا کی رکھواری
سپے پکوان مٹھائی میوا	بہُر یو جیوں تمکو دیوا

پھر جسودا جی نے بلرام جی سے کہا کہ کنھیا تمھاری سہایتا کیا کرتا تھا اس وقت تم بھی کچھ اسکی سہایتا کرو اسی طرح جسودا جی اپنے کل کے دیوتا اور پرمیشور کو بار بار ڈنڈوت کرکے یہ مناتی تھیں کہ موہن پیارے کو پہاڑ اُٹھانے میں کچھ دُکھ نہ پہونچے ۔

دوہا

ماکھن پرچھ کے کارنے جائے دارنے مائے	تاکے مَن کی کلپنا اکہہ یدھ برنی جائے

جب شیام سندر نے اپنی ماتا اور پیتا کو دُکھی دیکھا تب اُن کے دھیرج دینے کے واسطے یہ تدبیر کی ۔

چوپائی

کہیو نند سَوں نکٹ بلائی	تمہوں سب مل کرو سہائی
سے لے لکٹ راکھو گریہو	مت راکھو اُر میں سندیہو
گوبردھن گر بھیو سہائی	آپ کہیو موہ رلیو اُٹھائی

دوہا

یہ سُن تہاں گوپ سب رہے لکٹ کر لائے	کہت شیام تب نند سوں بھلے لیو اُچکائے

سورٹھا

ٹھاڑھے ڈھگ بلرام دیکھ دیکھ لیلا ہنست	کوتک ندھ سکھدھام کرت چرت سنتن سکھد

اُسوقت گوپیاں ہنسی کی راہ سے موہن پیارے سے کہتی تھیں کہ تم نے سانجھ سبیرے دودھ اور ماکھن آدک ہمارا چُرا کر کھایا تھا اُسی کے بل سے اتنا بھاری پہاڑ اُٹھایا ہے آج وہ دودھ اور ماکھن کھانا تمھارا اسوارتھ ہوا ۔

چوپائی

شری برکھبان ستا تہاں آئی — کنور کانہہ کے ات من بھائی
گورا رنگ سندر سکھ کاری — شیام سنگ کھیلت نت پیاری
سنت بول ہنس اُٹھے مراری — تب ہیں ڈول گئو گر بھاری
نرنارِن کو ات ہی بھائی — دھائے چھپاے رادھکا لائی

جب برج بالا پہاڑ گرنے کے ڈر سے رادھا پیاری کو پکڑ کر کیرت جی اُن کی ماتا کے پاس سے لے گئیں تب کیرت جی نے رادھا پیاری پر خفا ہو کر اُن کو اپنے پاس بٹھال رکھا اور پھر موہن پیارے کے پاس نہیں جانے دیا۔ شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت ادھر تو شری کرشن جی پہاڑ کو اُٹھا کر برجباسیوں کی رچھیا کرتے تھے اور اُدھر میگھ راجہ موسلا دھار پانی اور پتھر برساتا تھا اور بجلی چمکنے سے سب کی آنکھ بند ہو جاتی تھی اور سدرسن چکر اس پھرتی سے چاروں طرف گوبردھن پہاڑ کے گھوم کر سب پانی اپنے تیج سے سوکھ لیتا تھا کہ ایک بوند زمین پر نہیں گرنے پاتا تھا راجہ اندر یہ حال سن کر آپ بھی میگھ راج کی سہایتا کرنے کو چڑھ آیا اور اسی طرح سات دن اور سات رات پانی برستا رہا لیکن کسی جیو کو کچھ دُکھ نہ ہو کر سب خوشی سے گوبردھن پہاڑ کے نیچے گھر کی طرح بیٹھے رہے اور شیام سندر ہر ساعت پریم پوربک گوپ اور گوپیوں سے پوچھتے تھے کہ ہمارے ماتا پتا اور سکھا لوگ کس طرح ہیں کچھ سوچ نہ کریں وہ لوگ جواب دیتے تھے کہ سب لوگ تمہاری کرپا اور دیا سے خوشی رہ کر پانی اور بدلی کا تماشا دیکھتے ہیں سات دن تک سب برجباسی شری کرشن جی موہنی روپ کا امرت روپی مکھار بند آنکھوں سے پیتے رہے اس سے کسی کو کچھ بھوک اور پیاس نہیں لگی جب میگھ راجہ کا سب پانی چک گیا تب اُس نے یہ حال اندر سے کہا اندر یہ بات سن کر بہت شرمندہ ہو کر میگھوں سمیت اپنے لوک کو چلا گیا اور دیوتوں سے سب حال کہا تب دیوتا بولے۔

دوہا

تم جانت پربھو بھوم جب دکھت پکاری جائے — کہیو لین اوتار سب سوئی بہرت برج آئے

سورٹھہ

کہیو اندر پچھتائے میں بھولیو جانیو نہیں — کینہی بہت ڈھٹھائے بھئے کرمن بیاکل بھیو

اے راجہ دیوتوں کا بچن سننے اور ایسی ایسی مہا شری کرشن جی کی دیکھنے سے اندر کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پرمیشور آدپرش کا اوتار ہیں نہیں تو دوسرے کی کیا سامرتھ تھی جو پہاڑ کو اپنی انگلی پر اُٹھا کر برج منڈل کی رچھیا کرتا ایسا بچار کر اندر اپنی کرنی سے سوچ کر پچھتانے لگا اور جب میگھوں کے چلے جانے سے پانی برسنا بند ہو کر دھوپ نکل آئی تب برجباسی بولے کہ اے برجناتھ تمہارے ڈر سے سب میگھ بھاگ گئے اب اپنی انگلی پر سے پہاڑ اُتار کر رکھ دیجئے یہ بات سن کر شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ

کو اُس کی جگہ پر رکھدیا اُس وقت دیوتوں نے آکاش سے اُنپر پھول برسائے اور اپسراؤں نے اپنے بمانوں پر آکر ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سنایا اور رکھیشوروں نے استت کی اور جسودا جی نے موہن پیارے کو بڑے پریم سے گود میں اُٹھا کر اُن کا مُنھ چوما اور اُن کا ہاتھ دابنے اور بار بار انگلی چٹکانے لگیں اور رو کر اپنے پران پیارے سے پوچھا کہ اے بیٹا سات دن تک پہاڑ انگلی پر اُٹھانے سے تیرا ہاتھ دُکھتا ہوگا تب نند لال جی بولے کہ اے میاّ گوبردھن پہاڑ اپنی خوشی سے تم لوگوں کی رچھا کرنے کے لیے چھایا کیے رہا بس تو اپنی انگلی کا تھوڑا سا سہارا دیے تھا اس کارن میرا ہاتھ نہیں دُکھتا اور شری داما آدک گوال بالوں نے موہن پیارے سے گلے مل کر پوچھا کہ اے بھائی ایسے ملائم ہاتھ پر تم نے کس طرح پہاڑ اُٹھایا ہم کو بڑا آشچرج معلوم ہوتا ہے شیام سندر بولے کہ جو تم لوگ اپنی اپنی لکٹیا سے پہاڑ کو اُچکائے تھے اس لیے مجھ کو اُس کا بوجھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور سب برجبالا موہن پیارے کی یہ مہما دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور اُسی دن سے شری کرشن جی کا نام گردھاری پرگٹ ہوا اور اُس وقت گردھاری جی نے برجباسیوں سے کہا۔

دوہا

اب گر کو بوجھ بہر سب کو کہیو سنائے
بوڑت تے راکھیو برجہ کینھی بہت سہائے

سورٹھا

یہ سن ہر کہ بڑھائے بکلہ بوجھیو گر کو سبن
ات ہر کھت نند رائے دیو دان بپرن بہت

دوہا

دور بھئے دُکھ سوچ سب برگیٹو تب آنند
نند سنگ گھر کو چلے ماکھن پریہ برج چند

نندجی شیام اور بلرام اور سب برجباسی اور گئوؤں کو ساتھ لے کر اپنے گھر آئے۔

دوہا

گھر گھر برج آنند سب گاوت منگل چار
آئے سُربت جیت ہر گردھر نند کمار

ادھیائے چھبیسواں ۲۶

استت کرنا برجباسیوں کا شیام سندر کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب نند لال جی نے گوبردھن پہاڑ اُٹھا کر ایسی مہما اپنی دکھلائی تب سب گوپ اور گوال تعجب مان کر آپس میں کہنے لگے کہ اُٹھانا پہاڑ کا جس طرح ہاتھی کمل کا پھول اٹھالیوے آدمی کا کام نہیں ہے آٹھ برس کی عمر میں شری کرشن جی اتنا بھاری پہاڑ اپنی انگلی پر اٹھا کر سات دن برابر کھڑے رہے یہ پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں جنھوں نے مہا پرلے کا پانی برسنے سے برجباسیوں کا پران بچایا اُن کو ہم لوگ کس طرح نندجی کا بیٹا کہیں لڑکا اپنے ماتا اور پتا کے سبھاؤ پر پیدا ہوتا ہے نند اور

جسودا میں ایسا پراکرم نہیں ہے جو شری کرشن ایسا پرتاپی لڑکا اُن سے پیدا ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسودا سے کسی دیوتا یا دیت نے بھوگ کیا ہو گا اس سبب سے ایسا بلوان اور پرتاپی لڑکا اُن سے پیدا ہوا ہے نند رائے کے بیج کا یہ لڑکا نہیں معلوم ہوتا ہے اس لیے نند اور جسودا کو ذات باہر کر دینا چاہیئے ایسا بچار کر اُپنند آدک سب گوال اس بات کی پنچایت کرنے کے واسطے نند جی کے گھر پر گئے اور اُن میں جو لوگ بڑے تھے اُنھوں نے پہلے نند اور جسودا جی سے بہت تعریف شری کرشن جی کی کرکے کہا کہ اے نند رائے جی شری کرشن جی پرمیشور کی کرپا سے ہمیشہ بنے رہیں کہ جو دکھ میں ہماری رچھا کرتے ہیں لیکن یہ تمھارے لڑکے ہم کو نہیں معلوم ہوتے ہیں کس واسطے کہ جب یہ بہت چھوٹے تھے تب انھوں نے پوتنا راچھسی کو دودھ پیتے وقت مار ڈالا تھا اور ایک برس کی عمر میں ترناورت کو مار ڈالا اور جب جسودا نے ان کو اوکھل سے باندھا تھا تب انھوں نے جملا اور ارجن نام دونوں درخت بڑے جڑ سے اُکھاڑ ڈالے اور بتیاسر اور بکاسر اور اگھاسر راچھس کو مار کر کالی ناگ کو جمنا جل سے باہر نکال دیا اور پرلمب راچھس کو مار کر برجباسیوں کو آگ میں جلنے سے بچایا اور اتنا بھاری گوبردھن پہاڑ کُکرمتّے کی طرح زمین سے اُکھاڑ کر اپنی انگلی پر اُٹھا لیا اور مہا پرلے کے پانی سے برجباسیوں کی رچھا کرکے اندر کا ابھمان توڑا اور جتنی پریت ہم لوگوں کو موہن پیارے سے رہتی ہے اُتنا ہمیں اپنا پران اور بیٹی بیٹا پیارا نہیں ہے یہ سب تعجب کی باتیں دیکھنے سے ہم لوگوں کو پیدا ہونا شری کرشن جی کا تمھارے بیج سے نہیں معلوم ہوتا ہے تم سچ بتلاؤ کہ جسودا جی نے کون دیوتا یا دیت کے بیج سے اُن کو پیدا کیا ہے کہ جو ایسے پرتاپی اور بلوان پرمیشور کے برابر ہو کر لیلا کرتے ہیں نہیں تو ہم لوگ تم کو ذات سے باہر کر دیں گے

دوہا

مالک تینوں لوک کو تمھرو پتر نہ ہوسے		جنم مرن جا کو نہیں ماکھن پربھو ہیں موسے	

یہ بات اپنے ذات بھائیوں کی سنتے ہی نند اور جسودا نے گھبرا کر کہا کہ سنو بھائیو شری کرشن میرا بیٹا ہے اس میں کچھ سندیہ مت کرو لیکن جو بات گرگ جی متھرا سے آکر کہہ گئے ہیں اُس میں ایک بات میں نے چھپائی تھی وہ آج کہتا ہوں کہ گرگ منی نے شری کرشن کے نام کرن کے وقت یہ کہا تھا کہ تم ان کو پیدا کیا ہوا مت سمجھو تمھارے پہلے جنم کے تپ کرنے سے پربرہم پرمیشور اوتار لے کر یہاں آئے ہیں ہر روز یہ اپنی لیلا تم کو دکھا دیں گے سو سب باتیں اب مجھ کو آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہیں میں بھی بشواس کرکے جانتا ہوں کہ میرا بیٹا پرمیشور کا اوتار ہے کیونکہ جو جو کام شیام سندر نے کیا ہے وہ آدمی نہیں کر سکتا اور اُنھوں نے جنم مرن سے رہت ہو کر کیول پرتھوی کا بوجھ اتارنے اور مہر بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے اور تینوں لوک کے جیووں کا جنم اور مرن انھیں کے حکم سے ہوتا ہے اور گرگ منی نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک مرتبہ انھوں نے بسدیو جی کے یہاں اوتار لیا ہے اس سے انکا نام باسدیو بھی

برکت ہوگا اور یہ سوچ اور دُکھ گوپ اور گوالوں کا دور کریں گے جو کوئی انکا درشن کریگا یا ان کے نام اور لیلا کا چرچا آپس میں رکھ کر ان کے چرنوں کا دھیان لگاوے گا اُس کو ضرور مکت ملے گی۔

دوہا

ماکھن پربھُ گھنشیام کو جو جیت دھرہیں نام		پریم بھکت کے دھام میں نت کرہیں بشرام	

پچھلے جگوں میں اُنکا رنگ سفید اور للت تھا اس مرتبہ شیام روپ سے اُنھوں نے اوتار لیا ہے جب یہ بات سن کر برجباسیوں کے من کا سندیہہ مٹ گیا تب اُنھوں نے شری کرشن جی کو آدپرش بھگوان جان کر بڑی بھکت اور پریت سے اُن کی پوجا کی اور رنند جسوداکے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور آگے جو جو بات شیام سندر کی لڑکے لوگ کہتے تھے کسی کو بشواس نہ آتا تھا اُن باتوں کو سب نے سچ جانا۔

دوہا

جو ماکھن پربھُ کی کتھا کہے سنے دے چتّ		پریم نیم کو بدھے رہے چھیم سے نت	

ادھیائے ستائیسواں

اندر کا ہار مان کر شری کرشن جی کی شرن میں آنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اندر نے شری کرشن جی کے ساتھ ڈھٹھائی کرنے سے بہت لجت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت بُرا کام کیا کہ پربرہم پریشور کو آدمی سمجھکر اُن سے بیر باندھا اب وہاں چل کر اُن سے اپنا اپرادھ چھما کراوں جس میں میرا بھلا ہو ایسا بچارتے ہی راجہ اندر رکھیشوروں کو ساتھ لیکر ایراوت ہاتھی پر چڑھا اور اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے کامدھین گئو کو اپنے آگے لیے ہوئے برندابن کو چلا جب شری کرشن انترجامی نے جو بن میں گائے چراتے تھے جانا کہ اندر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے دیوتوں سمیت میرے پاس آتا ہے تب گوال بالوں سے الگ ہو کر ایک اور بن میں جا بیٹھے جب راجہ اندر نے وہاں آکر شری کرشن جی کو دور سے بیٹھے دیکھا تب ہاتھی سے اتر پڑا اور دیوتوں کو ساتھ لیے اور کامدھین گئو کو آگے کیے ننگے پیر گلے میں ڈوپٹہ باندھے دانتوں میں تنکا دابے ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا اور کانپتا ہوا شری برندابن بہاری کے چرنوں پر جا کر گر پڑا اور بڑی ادھینتائی سے رو کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ نرنکار میری ہزاروں ڈنڈوت آپ کو پہونچیں میں نے اپنی اگیانتا سے آپ کو آدمی سمجھکر آپ کی تریچھپالی تھی اب میں اپنے کیے کو پہونچا جس طرح نادان لڑکا آئینہ میں اپنی پرچھائیں دیکھ کر اسکو پکڑنا چاہتا ہے اور پکڑ نہیں سکتا اسی طرح جو کوئی آپ کا بھید جاننا چاہتا ہے اُس کو نادان لڑکے کے برابر سمجھنا چاہیئے وہی حال میرا ہوا جہاں برھما جی اور مہادیو جی اور دیوتا اور رکھیشور آپ کے بھید اور بڑائی کو نہیں

پہونچ سکتے وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکوں میں نے راج اور دھن کے غرور سے اندھا ہوکر تمام برجباسیوں کا پران مارنے کے واسطے مہا پرلے کا پانی برج منڈل پر برسایا تھا آپ نے گوبردھن پہاڑ اُٹھا کر اُن لوگوں کی رچھا کی اور میرے غرور کو توڑ دیا اب میں اپنی کرنی سے بہت شرمندہ ہوکر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے کامدھین گئو کے پیچھے پیچھے آپ کی شرن میں آیا ہوں اے برجناتھ مجھ اگیان کا اپرادھ دیا کرکے چھما کیجئے کس واسطے آپ سب کے ایشور اور گرو اور پرماتما ہیں سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا مالک تینوں لوک کا نہیں اور برہما جی اور مہادیو جی بھی تمہاری دی ہوئی بڑائی پاکر دن رات تمہارے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں آپ سب جگت کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اور لچھمی جی آپ کے چرنوں کی داسی ہیں اور آپ نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور بھکتوں کی رچھا کرنے اور پاپی ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیا ہے اور جب جب پرتھوی ادھرمی لوگوں کے پاپ کرنے سے دُکھی ہوتی ہے تب تب آپ سگن اوتار لے کر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں اور میں بھی آپ کی دیا اور کرپا سے دیولوک کا راجہ ہوا ہوں لیکن آپ کے بھید کو نہیں جانتا دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما جان سکے میرا یہ اپرادھ بڑا ڈنڈ دینے کے جوگ ہے لیکن آپ ایسے دیندیال ہیں کہ جو آدمی آپ کی شرن میں آتا ہے وہ کیسا ہی اپرادھ کیے ہو چھما کر دیتے ہو اور دوسرے رکھیشوروں کا اپرادھ کرنے والا اپنے ڈنڈ کو پہونچتا ہے مجھے اس اپرادھ نے بھی تپ اور جپ کا پھل دیا جس کے کارن آپ کے چرنوں کا درشن پایا دیا کرکے میرا اپرادھ چھما کیجئے ۔

سورٹھا

کہت بہاری بار تم گت اگم اگادھ پربھ ۔ میں بھولیوں سنسار جانیوں برج اوتار نہیں

دوہا

ماٹھن پربھ سمکھ بھئے سدا سبے سُکھ ہوئے ۔ جو پاسُکھ سے ہیں بہہ دُکھ پاوے سوئے

اور کامدھین گئو نے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے مہا پربھو میں برہما جی کی بھیجی ہوئی آپ کے پاس آئی ہوں چھوٹوں کا اپرادھ بڑے لوگ ہمیشہ چھما کرتے آئے ہیں آپ دیندیال کرپا سندھ ہیں اندر کا اپرادھ جو آپ کی شرن میں آیا ہے چھما کر دیجئے اور تینوں لوک میں کس کو ایسی سامرتھ ہے جو آپ کے بھید کو پہونچ سکے اور آپ سب گئوؤں اور جیوؤں کے مالک ہیں اس لیے میں اپنے دودھ سے آپ کو اسنان کرانے آئی ہوں اور ایراوت ہاتھی اپنی سونڈ میں آکاش گنگا کا پانی آپ کو اسنان کرانے کے واسطے بھر کر لایا ہے اگیا ہو تو اسنان کرا دیں جب راجہ اندر اور کامدھین نے بڑی آدھنتائی سے یہ استت گردھر مہاراج کی ادا کی تب کرشن کرپا ساگر نے دیال ہو کر کہا کہ اے اندر تو کامدھین گئو کو اپنے آگے لیکر ہماری شرن آیا ہے اس لیے ہم نے تیرا اپرادھ چھما کیا اے اندر سن ابھمان کرنے سے دھرم

من میں اگیان آتا ہے اور مورکھتائی کرنے کے پیچھے سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا اور سنساری لوگ تھوڑی بھی حکومت اور دولت پانے سے اپنے کو بھول جاتے ہیں تو تو ارب اور کھرب سے زیادہ دولت اور اندراسن کا راج رکھتا ہے تو نے ایسا کیا تو کون بڑی بات ہے اور میں نے دیا کی راہ سے راج اور دھن کا ابھمان توڑنے کے واسطے تیری جگیہ بند کرا کے گوبردھن پہاڑ کو پجوایا تھا جس پر میری کرپا ہوتی ہے اُس کا غرور میں توڑ ڈالتا ہوں -

	دوہا	
بیاکل دیکھ سریش ات دین بند جدرائے		ابھے کیو کر ماتھ دھر ڈھیج گہہ لیو اُٹھائے
	سورٹھا	
لینھو ہردے لگائے دیکھ دینتا اندر کی		سر نہیں سکت اُٹھائے بار بار پرست چرن

جب شری برجناتھ جی نے اندر کا سَر اپنے چرنوں سے اُٹھا کر اُس کو بہت دھیرج دیا تب اندر نے بہت خوش ہو کر بینے کیا -

	دوہا	
دھن بڑائی ناتھ کی ہوں اناتھ بھرم ساتھ		کمل ہاتھ پربھو ناتھ دھر کینھو موہ سناتھ

پھر کامدھین گئو نے اپنے دودھ سے اور ایراوت ہاتھی نے گنگا جل سے شری کرشن مہاراج کو اسنان کرایا اور راجہ اندر نے چرن اِنکا دھو کر چرنامرت لیا دھوپ دیپ نیبید آدک سے بدھ پوربک اُنکی پوجا کی اور کامدھین گئو نے شری کرشن جی کو گوبند نام پکار کر چودھوں بھون کا راجہ کہا اُس وقت دیوتوں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور نارد و من وغیرہ رکھیشوروں نے خوش ہو کر استت کی اور اپسراؤں نے اپنے اپنے بمانوں پر ناچ دکھا کر گندھربوں نے گانا سنایا اور سب درختوں میں پھول لگ کر جمنا جل خوشی سے لہرانے لگا اُسوقت تینوں لوک میں اس طرح کا آنند ہو گیا جس طرح شیام سندر کے اوتار لیتے وقت چودھوں لوک میں خوشی ہوئی تھی اور پوجا کرنے کے پیچھے جب اندر بیکنٹھ ناتھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب گردھاری جی مہاراج نے اندر سے کہا کہ تم کامدھین گئو سمیت اپنے استھان پر جاؤ پھر کبھی میری لیلا اور چرتر میں اپنا خلل مت کرنا اندر اور کامدھین اور ایراوت ہاتھی اور دیوتا اور رکھیشور آدک سب شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اپنے اپنے استھان کو گئے -

	دوہا	
ماکھن پربھو کے انگ پر وارت کوٹ اننگ		تہس نین دیکھت چلے کامدھین کے سنگ

جب برندابن بہاری اندر کو بدا کر کے شام کے وقت گوال بال اور گئوؤں سمیت مُرلی بجاتے ہوئے اور مدھر مدھر گاتے ہوئے اپنے گھر آئے تب نند اور جسودا اور گوپیوں نے موہنی مورت کی چھب دیکھکر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اے راجہ یہ گوبند ابھکھیک کی کتھا سننے سے آرتھ دھرم کام موکش چاروں

پدارتھ ملتے ہیں اور گوال بالوں کو اندر کے آنے کا حال کچھ معلوم نہیں ہوا۔

ادھیائے اٹھائیسواں

جانا شری کرشن جی کا برن لوک میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کاتک سدی دشمی کو نند جی نے سنجم کرکے ایکادشی کا برت نرجل رکھا اور ہری پوجا اور بھجن میں بتا کر رات کو جاگرن کیا دوسرے دن کیول ایک گھڑی دوادشی تھی اس لیے پارن کرنا برت کا دوادشی ہی میں ضروری سمجھکر پہر رات رہے نند جی اُٹھے اور اُسی وقت اکیلے جمنا جل میں بیٹھکر اسنان کرنے لگے تب جل کی رکھواری کرنے والوں نے جا کر برن دیوتا سے جو جل کے راجہ ہیں کہا کہ اے مہاراج ایک آدمی اس وقت جمنا میں اسنان کر رہا ہے یہ بات سنتے ہی برن دیوتا نے حکم دیا کہ اس کو جا کر پکڑ لاؤ تب دوت لوگ نند جی کو جمنا جل میں جپ کرتے ہوئے پکڑ کر ناگ پھانس میں باندھ کر لے گئے اُس وقت نند جی نے شیام بلرام کا نام لیکر بہت پکارا لیکن دونوں نے کچھ نہ مانا۔

دوہا

جل کے نیچے ٹھانوں ہے جہاں برن کو باس	ماکھن پربھو کے تات کو رکھیو تن پاس

جب نند جی برن دیوتا کے پاس پہونچے تب برن ان کو بیکنٹھ ناتھ کا پتا پہچانتے ہی یہ سمجھ کر بہت خوش ہوا کہ شری کرشن جی انترجامی اپنے باپ کو لینے کے واسطے ضرور یہاں آویں گے تو اسی بہانے سے اُن کا درشن مجھکو ملے گا ایسا بچار کر برن دیوتا نے نند جی کو اپنے محل میں لے جا کر بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا اور ایک سنگھاسن بہت اچھا شری کرشن جی کے لیے بچھا کر اُن کے آنے کی راہ دیکھنے لگا اور برن کی استریوں نے نند رائے جی کی استت کرکے کہا کہ اے نند جی تمہارا بڑا بھاگ ہے جو بیچدانند پرمیشور تمہارے بیٹے کہلاتے ہیں یہاں تو نند رائے جی کا آدر بھاؤ دیو کنیا کرتی تھیں اور وہاں جب نند جی اسنان کرکے گھر نہیں آئے تب جسودا جی نے گھبرا کر گوالوں کو اُن کی خبر لینے کے واسطے جمنا کنارے بھیجا جب گوالوں نے اُن کو وہاں نہ دیکھکر دھوتی اور جھاڑی اُن کی اُٹھا لائے تب جسودا جی رو کر کہنے لگیں کہ رات کو نہاتے وقت کسی گھڑیال آدک نے اُن کو کھا لیا ہوگا۔

دوہا

ات بیاکل جسمت بھئی اُٹھی روے اکلاے	سن دھاے برج لوگ سب نند ڈھونڈھت جاے

سورٹھا

جمنا تٹ پن نام نند نند شیرت سے	ڈھونڈھ پھرے سب ٹھام بھئے بکل برج لوگ سب

اے راجہ جب گوالوں کے ڈھونڈھنے پر بھی نندجی کا کچھ پتا کہیں نہیں لگا تب جسوداجی اور روہنی آدک بلاپ سے رونے لگیں اُس وقت شیام سندر نے جسوداجی سے کہا کہ اے میا تو مت رو میں ابھی جاکر نند بابا کو ڈھونڈھے لاتا ہوں جب کہ اُن کے کہنے سے جس آدک کو کچھ دھیرج ہوا اور بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے جانا کہ نندجی کو برن دیوتا کے دوت پکڑ لے گئے ہیں اور برن میرے درشنوں کی اِچھا سے نندجی کو بٹھا لئے ہوئے ہیں تب شری کرشن جی برن لوک میں چلے گئے اُس وقت مُنھ ان کا ہزار سورج کے برابر چمکتا تھا جب برن دیوتا نے کرشن بھگوان کو آتے دیکھا تب دیوتا اور رکھیشوروں سمیت ڈنڈوت کرتا ہوا آگے سے آپہونچا اور راہ میں پیتامبر بچھاتا ہوا بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لوالایا اور رتن جٹت سنگھاسن پر بٹھا کر چرن اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور بدھ سے کرشن بھگوان کی پوجا کی۔

دوہا

دھوپ دیپ نیبید کر پربھُ پر پشپ چڑھائے | کری آرتی پریم سوں گھنٹا شنکھ بجائے

سورٹھا

پربھ پدنا یو ماتھ کر پردچھن ڈنڈوت | تم تربھون کے ناتھ ہاتھ جوڑا استت کرت

اے ہمارے پربھو آج جنم مرن میرا اسپھل ہوا کہ آپ نے دیا کی راہ سے کرپا کرکے اپنے چرنوں کا درشن دیا اور اسی لابھ کے واسطے میں نندجی کو یہاں بٹھا لئے رہا نہیں تو اسی ساعت اُن کو استھان پر پہونچا دیتا ہم لوگ آپ کو تینوں لوک کا پتا جان کر آپ کا باپ کسی کو نہیں سمجھتے میرے دوت نندجی کو نہاتے وقت انجان میں یہاں پکڑ لائے تھے اس سے اُنھوں نے سزا پانے کے لائق کام کیا تھا لیکن میں نے ان کا بہت احسان مانا کہ جس سے مجھ کو آپ کا درشن ملا میری ڈنڈوت آپ کو اور نندجی کو بہت بہت ہے۔

سورٹھا

میں کینھوں اپرادھ سو پربھ اُر نہیں لائیے | تم ہو سندھ اگادھ چھما کرو جن جان نج

اور برن کی استریوں نے ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر مرلی منوہر سے کہا کہ نند اور جسودا اور برجباسیوں کا بڑا بھاگ ہے جن کے یہاں پربرہم پرمیشور لیلا کرتے ہیں برج گوکل کی بڑائی کوئی نہیں کرسکتا پھر برن دیوتا نند راے کو شیام سندر کے پاس لے آئے تب نندجی شری کرشن جی کو دیکھتے ہی خوش ہوگئے۔

سورٹھا

ہرکھ اُٹھے نند راے دیکھ شیام کو شش بدن | لکھ اُن کی پربھتاے رہے مُدت چکرت ہیئے

جب نندجی نے موہن پیارے کی مہما اس طرح پر دیکھی کہ دیوتا لوگ اپنا سر اُن کے چرنوں پر رکھ کر استت کرتے ہیں تب وہ اپنے من میں کہنے لگے کہ میرا بڑا بھاگ ہے جو بیکنٹھ ناتھ نے میرے یہاں اوتار

لیا جب برن دیوتا نے بہت من اور رتن آدک شری کرشن جی اور نند راے جی کو بھینٹ کر کے اپنا اپرادھ چھما کرایا تب موہن پیارے نند جی سمیت اپنے گھر آئے اُس وقت جسودا جی اور سب برجباسیوں کو بڑی خوشی ہوئی اور جسودا جی نے نند راے جی سے کہا کہ تم میرے منع کرنے پر بھی رات کو نہانے چلے گئے تھے پرمیشور نے آج تمھارا پران بچایا نند راے بولے کہ اری باوری تو کیا پچھتاتی ہے میں ترلوکی ناتھ کا پتا ہوں مجھ کو کوئی دُکھ نہیں دے سکتا پھر نند جی نے بہت دان اور دچھنا آدک دیا اور جسودا جی نے اپنے ذات بھائیوں میں مٹھائی بانٹ کر خوشی منائی جب اُپنند آدک نے بھینٹ کرنے کیواسطے نند جی سے پوچھا کہ تم کو کون پکڑ لے گیا تھا تب نند جی بڑی خوشی سے بولے کہ مجھکو برن دیوتا کے دوت رات کو نہاتے وقت پکڑ لے گئے تھے موہن پیارے کے پہونچتے ہی سب دیوتوں نے اِن کا چرنامرت لیکر اُن کی پوجا کی میرے بڑے بھاگ ہیں جو پربرہم پرمیشور نے میرے گھر اوتار لیا ہے جن کے پرتاپ سے دیوتوں کا درشن پاکر رتن آدک بھینٹ اُن سے میں نے لی جو بات گرگ مُن کہہ گئے تھے وہ سب آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہے۔

دوہا

نند کہت ہر نیہہ میں ہم لبسیں وہ دھام	جنم مرن جہاں سے نہیں رہت سدا بشرام

یہ سُن کر برجباسیوں نے کہا کہ اے نند راے ہم لوگ اُسی دن شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار سمجھتے تھے جس دن اُنھوں نے گوبردھن پہاڑ اُٹھا کر برج منڈل کی رچھا کی تھی ہمارے تمھارے پچھلے جنم کے پُن سہائے ہوئے جو سچدانند پرمیشور نے تمھارے یہاں اوتار لیا ایسا کہکر برندابن باسی لوگ شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے مہاپربھو آج تک ہم لوگ آپ کی مہانتا نہ جانکر اپنے اگیان سے آپ کو نند ہر کا بیٹا جانتے تھے اب ہم کو بشواس ہوا کہ آپ پربرہم پرمیشور سب جگت کے پیدا کرنے اور سُکھ دینے اور دُکھ ہرنے والے ترلوکی ناتھ ہیں اسی طرح بہت اُستت کر کے اُنھوں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ جس طرح شری کرشن جی نے اپنے پتا کو برن لوک دکھلایا اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی بیکنٹھ کا درشن کرا دیتے تو بہت اچھا ہوتا کرشن بھگوان انترجامی نے اُن کے من کی بات جان کر رات کو جب سب برجباسی سو گئے تب اُن لوگوں پر ایسی مایا اپنی پھیلا دی کہ اُن لوگوں کو دیہ درشٹ ہوکر سپنے میں اس طرح پر بیکنٹھ کا درشن ہوا کہ وہاں کی زمین سونے کی ہے اور سب مکان رتنوں سے جڑے ہوئے بنے ہیں اور بہت اچھے اچھے تالاب اور باغ وغیرہ بنے ہیں اور سب استری اور پرش بہت سندر گہنا اور کپڑے پہنے چتربھجی روپ دکھائی دیے اور ایک بہت بڑے اُتم استھان میں رتن جڑت سنگھاسن پر شری کرشن جی کو چتربھجی روپ سے لچھمی جی سمیت بیٹھے اور پارکھدوں کو چاروں طرف کھڑے اور اپسراؤں کو اُن کے سامنے ناچتے اور گندھربوں کو گاتے اور بیدوں کو

اپنا اپنا روپ دھارن کیے اور تینتیس کروڑ دیوتوں کو اُن کے سامنے ہاتھ جوڑے استت کرتے ہوئے دیکھا یہ سُکھ بیکنٹھ کا دیکھکر برجباسیوں نے چاہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے سنگھاسن کے پاس جاکر اُن سے کچھ باتیں کریں لیکن کسی نے اُن کو وہاں تک جانے نہیں دیا تب برجباسیوں نے من مین کہا کہ دیکھو اس بیکنٹھ سے ہمارا برندابن بہت اچھا استھان ہے جہاں دن رات موہن پیارے کے پاس رہ کر اُن سے ہنستے اور بولتے ہیں یہاں تو کوئی ہم کو اُن کے سنگھاسن تک بھی جانے نہیں دیتا۔

دوہا

اکلانے ورگ سبن کے دیکھن کو تہہ کال مور پنکھ ماتھے دھرے مرلی دھر گوپال

سورٹھہ

برج باسن کو دھیان نٹور بھیکھ گوپال کو امت روپ بھگوان تدپ آپا سن ریت یہ

اے راجہ جب سے برجباسیوں نے دھیان نٹور روپ گوپال کا کیا ویسے ہی اُن کی آنکھ کھُل گئی تب وہ لوگ اپنے اپنے گھر سے اُٹھ کر شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور اُن کے درشن کرنے سے اُن کے ہردے میں گیان پیدا ہوا تب برجباسی لوگ شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح اُن کی استت کرنے لگے کہ ہے بیکنٹھ ناتھ تمھاری مہما اپرم پار ہے ہم لوگ ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو اس کی بڑائی برنن کر سکیں لیکن آپ کی کرپا سے ہم کو آج اتنا معلوم ہوا کہ آپ پربرہم پرمیشور ہیں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے آپ نے جنم لیا ہے یہ بات سنتے ہی شری کرشن بھگوان نے پھر اپنی مایا اُن پر پھیلا دی کہ وہ سب گیان اُن کا بھول گیا اور اس بات کو سپنے کی طرح سمجھ کر اور سب برجباسی خوش ہو کر اپنے اپنے گھر آئے

دوہا

شری بیکنٹھ دکھلاے کے ماکھن پربھو برج راے پنج مایا بستار کے دینھے لوگ بھلاے

اور نند جی نے بھی برن لوک میں جانے کا حال سپنے کی طرح سمجھکر شری کرشن جی کو اپنا بیٹا جانا اور وہ سب برہم گیان اُن کو بھول گیا۔

دوہا

کرت چرتر بچتر پربھ برجباسن کے ماںہہ لکھ لکھ میشور برہما دسُر من جن منہہ ساںہہ

سورٹھہ

ات انند برج لوگ ہر کے تت نو چرت لکھ سب کو سب سُکھ جوگ برجباسی پربھ نند سُت

اے راجہ پریکچھت شری کرشن انترجامی نے گوپیوں کا سچا پریم دیکھ کر شری دامادک اپنے سکھاؤں سے کہا کہ سب برجبالا سولھوں سنگار کیے برندابن کی راہ ہو کر متھرا میں گورس بیچنے جاتی

ہیں بن میں روک اُن سے دودھ دہی کا دان لینا چاہیئے۔

سورٹھا اب میں ان سنگ بہار کروں دان دودھ لاے کے		یہ مَن کیو بچار ہر ہر ریج موہن لاڈ لے	

جب یہ صلاح سب گوال بالوں نے پسند کی تب نند لال جی شری داما آدک پانچ ہزار سکھا سمیت پات سنگے بن میں جاکر درختوں کی اوٹ میں چھپ رہے اور اُسی وقت سب برجبالا سولھوں سنگار کیے متھرا کو گورس بیچنے چلیں۔

دوہا

ہنست پرسپر آپ میں چلی جائیں سب بھور		پاسے گھات میں سکھن تب گھیر لئی چھون اور	

سورٹھا

دیکھ اچانک بھیر چلکت رہیں دس جیبون چتے		سہمی کچھک شریرکت تے آئے گوال سب	

اس وقت نند لال جی نے برجباریوں سے کہا کہ تم لوگ نت گورس بیچنے جاتی ہو ہمارا دان دیدو تب جانے پاؤگی یہ بات سُن کر گوپیاں بولیں کہ ڈنڈ لینا راجوں کا دھرم ہے ہم اور تم دونوں راجا کنس کی رعیت ہیں تم کیوں ہم سے ڈنڈ مانگتے ہو نند جی تمھارے باپ نے آج تک کبھی ایسی بات نہیں کی کل کی بات ہے کہ تم ہمارا گورس چرا چرا کر کھاتے تھے اور جب کوئی پکڑ لیتا تھا تب رو کر بھاگ جاتے تھے آج بن میں استریوں کو گھیر کر راہ لوٹتے ہو یہ بات اچھی نہیں۔

چوپائی

چوری کر نہیں پیٹ اگھایو		اب بن میں دودھ دان لگایو	

یہ سن کر موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگوں نے لڑکپن میں ہم کو بہت کھلایا تھا اب ہم سیانے ہوئے ہیں بنا ڈنڈ لیے جانے نہیں دیں گے۔

دوہا

تب تو ہم لڑکا ہتے سہی بہت بات اجان		سُو دھو کھواب سمجھ کے چھانڑ دیو ابھمان	

سورٹھا

ہم مانگت دودھ دان تم اُلٹی پلٹی کہت		کرت نند کی آن بنا دیے نہیں جاے ہو	

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ جو تم دہی اور دودھ کے بھوکے ہو تو تھوڑا تھوڑا ہم سے لیکر کھا لو لیکن ہم سے دان نہیں دیا جائے گا چھوٹے مُنہ بڑی بات کہنا اچھا نہیں ہوتا ابھی ہم لوگ راجہ کنس کے پاس جاکر یہ حال کہیں تو وہ تم کو پکڑ کر ڈنڈ دے ہم کون سا لونگ الائچی لادے ہیں جو تم کو ڈنڈ دیں۔

سورٹھا لیو دہی بلجاؤں ہم کو ہوت ابارات		لیے دان کو ناؤں ایک بوند نہیں پائے ہو	

یہ سن کر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ مجھکو راجہ کنس سے کیا ڈراتی ہو میں اُس کو کچھ نہیں سمجھتا سیدھی طرح دان دوگی تو اچھا ہے نہیں تو سب دودھ دہی تمھارا چھین لوں گا تب ردتی ہوئی جسودا ماتا کے پاس جاؤگی بہت دنوں تک تم نے چوری سے دان ہمارا بچایا ہے آج سب دن کی کسر لے کر تم کو جانے دوں گا۔

دوہا

دان لگت یہاں شیام کو سوسب لیت چکائے ۔۔۔ تب میں دیہوں جان سب موکو نندُ بابے

سورٹھہ

دودھ لیجات ربھات آدت ہونس بیچ کے ۔۔۔ دان مارنت جات بھلی کرت یہ بات نہیں

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ جو تمھارے بڑوں نے کبھی نہیں کیا وہ کرنے لگے تو کس طرح یہاں ہم لوگوں کا رہنا ہو کر بناہ ہوگا۔

دوہا

ہیں کہت ہو چوٹی آپ بھئے ہو ساہ ۔۔۔ بڑے بھئے چوری کرت اب لوٹت ہو راہ

یہ بات سُن کر شیام سندر بولے کہ میں تمھارے دھمکانے سے کچھ نہیں ڈرتا تم برندابن چھوڑ کر چلی جاؤگی تو کیا ہوگا میں اپنا ڈنڈ چھوڑ دوں یہ نہیں ہوگا اور سنو۔

دوہا

گانوئں ہمارو چھاڑکے لبہو کا پر مانہہ ۔۔۔ لیسو کو تہوں لوک میں جو میرے بس نانہہ

اے راجہ اسی طرح کچھ دیر تک وے سب برجبالا موہن پیارے سے ظاہر میں جھگڑا کرتی رہیں لیکن دل سے اُن کی چھب دیکھکر خوش ہوتی تھیں جب موہن پیارے نے سب گوپیوں کا گورس چھینکر گوال بالوں کو کھلا کر آپ کھایا اور بندروں کو کھلا کر باقی زمین پر گرادیا اور مٹکی توڑ کر کپڑا بھی اُن کا دھکا دھکی کر کے پھاڑ ڈالا تب سب گوپیوں نے جسوداجی کے پاس جاکر اپنے پھٹے ہوئے کپڑے دکھلا کر کہا کہ تم نے اپنے بیٹے کو اچھا اُدم سکھایا ہے کہ وہ گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے بن میں سب گوپیوں کو روک کر دہی اور دودھ کا دان مانگتا ہے ہم لوگوں نے نئی بات سمجھ کر ڈنڈ نہیں دیا اس واسطے سب گورس ہمارا چھین لیا اور آنچل پکڑ کر کپڑا ہمارا پھاڑ ڈالا آج تک تمھارے کل میں کوئی ایسا نہیں ہوا تھا کہ جس نے دہی دودھ کا ڈنڈ لیا ہو۔

دوہا

سنئے گوالن کے بچن بولی جسمت مات ۔۔۔ میں جانی تم سگن کے اُرانتر کی بات

تم لوگ موہن پیارے کا پچھانہ چھوڑ کر اس کو پاپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو اور اپنے ہاتھ کپڑا پھاڑ کر

جھوٹھا اُرہنا مجھے دینے آئی ہو۔

دوہا

دھن دھن تم کہت ہو موکو آوت لاج		ماکھن مانگت روے ہر دوتش دیت بن کاج

یہ بات سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے جسودا ماتا تم کو ایسا اچت نہیں ہے جو بنا سمجھے بوجھے ہم کو دوش لگاتی ہو دس گئودیں زیادہ رکھنے سے تم کچھ بڑی نہیں ہوگئیں ہم تم ذات میں برابر ہیں یہی چلن بیٹا تمہارا کرے گا تو ہم یہ گانؤں چھوڑ کر نکل جائیں گی اور اپنے بیٹے کا حال تم نہیں جانتی ہو جب بن میں چل کر دیکھو تب معلوم ہو۔

سورٹھہ

سنو دھر تم بات ہر سیکھے ٹونا کچھو		بنہہ ترن ہوئے جات بالک ہوئے آوت گھرہ

جسودا جی نے اُن کو جواب دیا کہ تم لوگ گانؤں چھوڑنے کے لیے مجھے کیا دھمکاتی ہو جہاں تمہارا من چاہے وہاں جاکر بسو میں تمہارے واسطے اپنا بیٹا نہیں نکال دوں گی۔

دوہا

کہا کروں تم آئے سب کہت اٹ پٹی بات		موکو یہ بھاوے نہیں ترنن یہی سُہات

یہ بات سنتے ہی سب برجبالا لجت ہوکر اپنے اپنے گھر چلی آئیں اور برندابن میں گھر گھر یہ چرچا پھیل گئی کہ نند لال جی نے گورس کا ڈنڈ گوپیوں پر لگایا ہے یہ سُن کر سب برجناریوں کو یہ اچھا ہوئی کہ ہم لوگ بھی دہی اور دودھ بیچنے کے واسطے جائیں تو بن میں نند لال جی کی چھپ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں جب دوسرے دن شری رادھا جی آدک سولہ ہزار گوپیاں گورس بیچنے متھرا کو چلیں تب موہن پیارے نے سکھاؤں سمیت جو درختوں پر چڑھے ہوئے چھپے بیٹھے تھے بن میں برجناریوں کو گھیر کر کہا کہ آج دان دے کر جانے پاؤگی۔

دوہا

ہنس بولی رادھا کنور کہا بنج ہم پاس		کہو شیام سو نام دھر دان دینہہ ہم تاس

یہ بات اپنی پیاری کی سُن کر نند لال جی بولے کہ آج ہم تمہارے جوبن کا دان لیں گے اے راجہ جب اسی طرح کچھ دیر تک سب گوپیاں موہن پیارے سے جھگڑا کرنے لگیں تب شیام سندر نے اپنی مایا اُن پر ایسی پھیلادی کہ سب گوپیاں کام روپ مد میں متوالی ہوگئیں۔

دوہا

بیاکل ہوئے سب مدن میں نین موند دھر دھیان		کہت کا نہہ اب ترن ہم لیجے سرس دان
سورٹھہ ایسو کہہ من مانہہ دیہہ دشا بھولیں سبے		لیو شیام بل جانہ یہ دھن تم سب آپنو

یہ دشا گوپیوں کی دیکھکر بیکنٹھ ناتھ بھگت ہتکاری نے اُن سب کی اچھا پوری کرنے کے واسطے بہت روپ اپنے جو دوسرے کو دکھلائی نہ دیں دھارن کر لیے اور سب گوپیوں سے دھیان میں بھینٹ کرکے کام روپی روگ اُن کا چھڑا دیا تب اُنھوں نے ہنسکر کہا کہ اے پران پیارے تم نے ہمارے جوبن کا بھی دان لیا اب آگیا دیو تو اپنے گھر جائیں یہ بات سُن کر برجناتھ جی بولے کہ تمھارے جوبن کا دان میں نے پایا دہی اور دودھ کا ڈنڈ چکا دو تب اپنے اپنے گھر جاؤ یہ بات سنتے ہی گوپیوں نے خوشی ہوکر دہی اور دودھ اپنا شیام سندر کو گوال بالوں سمیت کھلا دیا لیکن موہن پیارے کی مایا سے برتن اُن کا جیوں کا تیوں بھرا رہا جس وقت گوپیاں شیام سندر کو گوال بالوں سمیت نہال کر دہی اور دودھ کھلاتی تھیں اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر سے یہ آنند دیکھکر برجناریوں کی بڑائی کرکے کہتے تھے کہ دھن بھاگ برج کی استریوں کا ہے جن سے پربرہم پرمیشور ترلوکی ناتھ گورس مانگ کر کھاتے ہیں اور گوپیاں سیوا کرکے جنم اپنا سوارتھ کرتی ہیں دہی کھاتے وقت من ہرن پیارے بولے کہ میں نے سب کے گورس کا سواد پایا لیکن رادھا پیاری کا دہی نہیں چکھا یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے ہنسکر اپنا دہی اپنے ہاتھ سے نند کشور کے منھ میں کھلا دیا۔

		سورٹھ	
	مدھرے کہیو سنائے میٹھو ہے یہ سین تے		پیاری کو دودھ کھائے بولے یہ موہن ہنس

اے راجہ گورس کھاکر موہن پیارے نے اپنی چتون اور مسکان سے اُن کا من ہر لیا اور بولے کہ آج اپنا دان لے کر تم سے بہت خوش ہوئے اس لیے اب تم سے گھاٹ باٹ پر کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا اب اپنے اپنے گھر جاؤ دیر ہونے سے تمھارے گھر والے چنتا کرتے ہوں گے یہ بات سن کر گوپیوں نے کہا کہ اے پران پیارے دان مانگتے وقت ہم نے تم کو کٹھور بچن کہا ہے اُس کا اپرادھ چھما کرو اور تمھاری موہنی مورت دیکھے بنا ہم کو چین نہیں پڑتا ہے گھر کس طرح جائیں تمھاری پریت بنا دھن اور پروار سب برتھا ہے یہ سن کر نند کشور بولے کہ میں تمھارا ایسا پریم دیکھکر ایک ساعت بھی تم سے الگ نہیں رہتا اور تمھارا کٹھور بچن مجھے بُرا نہیں معلوم ہوتا ہے تم لوگوں کو خوش کرنے کے واسطے چھیڑ کر تمھارا اُدر بچن اپنی اچھا سے سنتا ہوں تم نے اپنا من دے کر مجھے پایا ہے جب چت اپنا مجھ سے پھیر لوگی تب میں تم سے الگ ہو جاؤں گا۔

		دوہا	
	برندابن تھر دلن یہ نہ بسار نہ جاسے		تم کارن بیکنٹھ تج پرگٹت ہوں برج آئے

یہ کہکر شیام سندر گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے دوسری طرف بن میں چلے گئے اور سب برجبالا اپنے گھر میں جاکر بورہوں کی طرح پوچھنے لگیں کہ تم گورس مول لوگی اور کبھی کبھی دودھ اور دہی کے

بدلے موہن پیارے اور شری کرشن اور نند لال کا نام بیچنے کے واسطے پکار کر کہتی تھیں۔

دوہا

لیجئے گورس وان ہر تم کہاں رہے چھپاے ۔ ڈرن تمھارے جات نہیں تم دولیت چھپاے

سورٹھہ

لیو آپنو دان تم رس کر آٹھو دھاے ہو ۔ ہمیں نہ دیبو جان بن میں ہم ٹھاڑھی سبے

دوہا

شیام بنایہ کو کرے لایو دودھ کو دان ۔ تن سُدھ بھُولی تیہ تبے بانکی مردسکان

سورٹھہ

من ہر لینھو شیام تابن نیہے کون بدھ ۔ ایسے کہ سب بام گھر کو چلن بچپارہیں

اے راجہ اسی طرح اُلٹی بات کہتی ہوئی گوپیاں اپنے اپنے گھر پہونچیں لیکن روپ شیام سندر کا آٹھوں پہر اُن کے ہردے اور آنکھ میں بسا رہتا تھا یہ حال دیکھکر گھر والے بہت سمجھاتے تھے لیکن کسی کا کہنا اُن کو اچھا نہیں لگتا تھا۔

دوہا

ہرِ گٹیو پورن نیہہ اُرجت دیکھیں تت شیام ۔ سمجھاے دیجیں نہیں سکھ دے تھا کیو گرام
ایسا سکھوت مات پت سونہ کرت کچھ کان ۔ لاگت ہے تنکو بچن اُر میں بان سمان

سورٹھہ

رتھیں کہت من بانہہ دھرگ دھرگ انکی بُدھ کو ۔ جنھیں شیام پر یہ نانہہ تنھیں نیے تیاگے بھلے

اے راجہ پریکشت موہن پیارے رادھا پیاری پر لچھمی جی کا اوتار ہونے سے بہت پریت رکھتے تھے اس لیے رادھا پیاری بھی اُن پر بہت موہت ہو کر جب دوسرے دن گانوں میں دہی بیچنے گئی تب مٹکی سر پر لیے نندجی کے گھر کے چاروں طرف گھوم کر بورہوں کی طرح لوگوں سے پوچھنے لگی کہ میرا چت چُرانے والا نند کا لالا کہاں بستا ہے میں اُسکو بڑی دور سے ڈھونڈھنے آئی ہوں اُس کا گھر اس گانوں میں ہے یا نہیں۔

دوہا

جنھیں کہت موہنہ نند گھر کہاں سو دیو بتاے ۔ جہاں بسبت وہ سانورو موہن کنور کنھاے

جب رادھا پیاری لاج چھوڑ کر دہی کے بدلے نند کمار اور نند کشور اور شری کرشن اور شیام سندر کا نام لیکر پکارنے لگی تب یہ دشا اُن کی دیکھ کر گوپیوں نے پوچھا کہ اے رادھا تو یہ کیا بیچتی ہے رادھا پیاری بولی۔

دوہا

موہنی مورت شیام کی موہن رہی سماے ۔ جیون مندہی کے پات میں لالی لکھی جاے

یہ سن کر ایک سکھی نے کہ وہ بھی موہن پیارے کی چاہنا رکھتی تھی کہا اے رادھا تو پڈمان ہو کر دوسروں کو گیان سکھلاتی تھی آج کیا دشا ہوئی ایسی بے شرمی کرنا تجھکو نہ چاہیئے اس میں سب گانوں والی استریاں تجھے گنواری کہکر بدنام کرینگی اور تیرے ماتا پتا سن کر تجھے ماریں گے تو شیام سندر ایسا روپ دان بیت پاکر اپنی پریت کیوں پرگٹ کرتی ہے۔

دوہا

کرشن پریم دھن پائے کے پرگٹ نہ کیجئے بال | راکھو یوں اُر گوپ کے جیوں من راکھت بیال (دل میں چھپاکر)

یہ بات سن کر رادھا پیاری بولی کہ تو مجھے کیا سمجھاتی ہے میرا من تو جبتی مورت سنے ہر کر میرے ہردے میں اپنا باس کر لیا ہے اس سے وہ مادھوری مورت دیکھے بنا مجھکو چین نہیں پڑتا ہاتھ میرا بس میں نہیں ہے گھونگھٹ کون کاڑھے یہ بات سب برج میں پھیل چکی کہ میں شیام سندر کے ہاتھ بک کر اُن کی داسی ہو گئی۔

چوپائی

من مانیو موہن پر میرو | جگ اپہاس کرے بہتیرو

دوہا

بار بار تو کہت کیا میں نہیں سمجھت بات | مونینن میں بس گیو وا جسمت کو تات

سورٹھا

رہت نہ میری آن اپنی سی میں کر تھکی | تو تو بڑی سُجان کہا دیت سکھی دوش موہنہ

اے سکھی میں نے اپنا پریم نند کشور سے لگایا اس لیئے مجھے کسی کی لاج نہیں رہی اب میرے من میں یہ بات ٹھن گئی کہ جس طرح دودھ پانی میں مل جاتا ہے اُسی طرح نند لال سے مل کر شیام اور شیاما اپنا نام دھراؤں گی۔

دوہا

میرد من ہر سنگ لگیو لوک لاج کل تیاگ | اور تاہ سو جبت نہیں بھیّو جہاج کو کاگ

اے سکھی تو میری بڑی پیاری ہے جو تجھ سے ہو سکے تو تو دیا کر کے میرے چت چور کو مجھ سے ملا دے نہیں تو میرا پران اُس کے برہ میں نکلا چاہتا ہے ایسا کہکر رادھا پیاری بہت بلاپ کر کے پکارنے لگی کہ اے جسوداجی کے لال اپنا درشن دکھلا کر دہی کا دان لیجاؤ اب بجوگ کا دُکھ مجھ سے سہا نہیں جاتا۔

سورٹھا

ایسے سکھن سنائے موہن گہی بن ناگری | دہیہ دشا بسرائے مگن بھئی رس شیام کے

جب اُس سکھی نے دیکھا کہ رادھا پیاری کے روم روم میں شیام سوروپ بس گیا ہے میرا کہنا اور سمجھانا اُس کو کچھ فائدہ نہیں کرتا بنا شیام سندر کے ملے اِس کا دُکھ نہ چھوٹے گا تب اُس سکھی نے دیا کی راہ سے

شیام سندر سے جاکر کہا کہ اے موہن پیارے ایک سندری چندر مکھی گوری نیلی ساری پہنے وہی گی سکھی سرپیے
تمہارا نام لیکر چاروں طرف پکارتی اور ڈھونڈھتی ہوئی ابھی بنسی بٹ کو چلی گئی ہے جلدی جاکر اُس برہنی کی آگ اپنی
امرت روپی چتون سے ٹھنڈی کرو نہیں تو وہ تمہاری برہ میں بورا کر مرجاوے تو کچھ آپکا حرج نہیں ہے موہن پیارے نے
یہ حال اپنی پیاری کا سنتے ہی بیاکل ہوکر جلدی سے اُس سکھی کو بدا کر دیا اور آپ اُسی وقت بنسی بٹ میں
پہونچ کر رادھا پیاری کی اِچھا پوری کی۔

دوہا

پریم ہرکھ دو ملے رادھا نند کمار	کنج سندن شوبھت موتن دھو چھبیت شرنگار

جب شیاما کا چت شیام سندر کے ملنے سے ٹھکانے ہوا تب رادھا پیاری نے کہا کہ اے پران پیارے
جس دن تم نے میری گاے کھرک میں دُھ دہی تھی اُسی گھڑی سے میرا من ایسا موہ لیا کہ تمہاری سانولی
صورت دیکھے بنا مجھ کو ایک ساعت چین نہیں پڑتا اور گانوں والے مجھے تمہارے ساتھ بدنام کرتے ہیں اس سے
میرے من میں ایسا آتا ہے کہ ماتا پتا آدک اپنے کل اور پریوار کو چھوڑکر تمہارے ساتھ پرگٹ پریت کروں۔

سورٹھہ

میں ڈر لینھو نیم سُنو شیام سُندر سُکھد	تم پد پنکج پریم یہی بات اب راکھ ہوں

یہ بات سُن کر موہن پیارے نے ہنسکر کہا کہ ہماری تمہاری پچھلے جنم کی پریت ہے اُس کو پرگٹ کرنا چاہیے
جس میں تمہاری ماتا و پتا کے نکٹ ہماری بدنامی نہ ہو اور سنساری لوگ تم کو نام نہ دھریں تمہارے
ساتھ اکیلے میں بیٹھ کرکے تمہاری اچھا پوری کر دیا کروں گا۔

سورٹھہ

سنت شیام کے بَین ہرکھ اُٹھی من ناگری	بھیٹو ملیے آت چین پریت پراتن جان جیہ

دوہا

کہت شیام اب جاؤ گھر تم کو بھئی اَبار	پریت پراتن گپت رکھ کریو جگت بیوہار

سورٹھہ

پریم پریم اُر لائے گھر پہنچی ہر جا دتی	چلی ہما سکھ پاے پھر پھر چیتوت شیام تن

دوہا

کرشن رادھکا کے چرت اَت پوتر سکھ کھان	کہت سنت بھو بھیتی ہرن سکھ جنن کے بران

اے راجہ جب رادھا پیاری اپنا منورتھ پاکر گھر کو پھر جاتی تھی تب راہ میں وہی سکھی جس نے اس کا حال
موہن پیارے سے کہا تھا پھر اُس نے شیاما کا منہ خوش دیکھ کر اپنی بدھ سے جان لیا کہ یہ اپنا منورتھ پاکے آئی
ایسا بچار کر اُس سکھی نے رادھا پیاری سے پوچھا۔

دوہا

پھرت ہتی بیاکل ابھی جن کے درشن لاگ | کہا ملے تند نند سوں دھن دھن تیرے بھاگ

سورٹھ

نہیں پاوت ہیں جاہ جوگی جن جپ تپ کیے | تس کر پایو تاہ تین کیسے کہہ ناگری

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری ناک اور بھوں چڑھا کر بولی کہ تو مجھے برتھا بدنام کرتی ہے جو کوئی ذات بھائی یہ بات سن پاوے تو میرا ٹھکانا نہ لگے۔

چوپائی

کو نند نند کہت تو جن کو | میں کبھوں دیکھیو نہیں تنکو

یہ بات رادھا پیاری کی سن کر اُس سکھی نے جواب دیا کہ ہم اور تم دونوں اسی برج میں رہتی ہیں تمھاری چترائی ہم سے نہیں چھپے گی ابھی دو گھڑی ہوئیں پر کہ تو گلی گلی نند لال جی کا نام لے لے کر روتی پھرتی تھی اب کہتی ہے کہ میں جانتی نہیں ایسا سیان پن تو نے ابھی سے کہاں سے سیکھ لیا۔

دوہا

پنی بھئی اُن کو ملی وہ سندھ گئی بھلاے | آوت ہے ہن کنج تے باتیں کہت بناے

سورٹھ

ریجھے شیام سجان کہے دیت انگ کی پلک | موسوں کرت سیان سنگ پگ رہی سیتھ جل

جب رادھا پیاری نے بہت پوچھنے پر بھی اُس سکھی سے موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال نہیں کہا تب وہ رجھیالا ہنسکر بولی کہ بہت اچھا تو میرے سامنے کی چھوکری ہو کر مجھ سے چھل کرتی ہے اب تو اپنے گھر جا میں تیرا جھوٹھ سچ دکھلادوں گی یہ بات کہہ کر وہ سکھی اپنے گھر چلی گئی اور شیاما اپنے گھر آئی۔

چوپائی

سکھی بہت رکھیہان ڈلاری | گئی سدن گرجن ڈر بھاری

رادھا پیاری کو کیرت جی نے دیکھتے ہی کہا کہ تو دن بھر دہی بیچنے کے بہانے کہاں رہتی ہے آج تیرا بھائی کہتا تھا کہ رادھا موہن پیارے کا پریم رکھکر اُن کے پیچھے پھرا کرتی ہے تجھکو کچھ لاج نہیں آتی سب گاؤں والے تجھے شیام سندر کے ساتھ بدنام کرتے ہیں ایسی بات مت کر جس میں تیری ماتا پتا کی ہنسی ہو یہ بات سن کر رادھا پیاری بولی۔

دوہا

کھیلن کو میں جاؤں نہیں کہا کہت رہی بات | موسوں جات نہی نہیں یہ سب جھوٹھی بات

گھر گھر کھیلن جات گوپن کی سب لڑکنی | سورٹھ | تو موکو رسیات اُن کے مات پتا نہیں

ایسی ایسی باتیں جھوٹھ اور سچ کہکر رادھا نے اپنے ماتا اور پتا کو خوش کر لیا اور اپنے من کا بھید کسی سے نہیں بتایا اور اس سکھی نے جاکر للتا آدک سب برجناریوں سے کہا کہ آج رادھکا نے شیام سندر سے بھینٹ کر کے اپنی اِچھا پوری کی جب وہ بنسی بٹ سے اپنا منورتھ پاکر آئی تھی تب میں نے اُس کا منھ خوش دیکھ کر بھینٹ ہونے کا حال پوچھا تب وہ مسکرا کر بولی۔

دوہا

تب موسے لاگی کہن کو ہر کا کو نانوں	سکے گورے کے سانورے لیت کون سے گانوں

سورٹھ

میں تو جانت نانہہ لیت نام تم کون کو	لکھیو نہ سپنے مانہہ سانچ کہت کی ہنست تم

یہ بات سن کر للتا آدک نے کہا کہ ہمارے سامنے رادھکا کی سامرتھ نہیں ہے جو وہ انکار کر سکے تب وہ سکھی بولی کہ اب ویسی رادھا نہیں ہے جو پہلے تھی بھینٹ کرنے سے حال معلوم ہوگا۔

دوہا

ٹرے گرو کی بُدھ بڑھ کاہو نہیں پتیات	ایکو بات نہ مان ہے سو سو گندیں کھات

جب للتا آدک سکھیاں اکٹھی ہو کر یہی بات پوچھنے کے واسطے رادھا پیاری کے گھر آئیں تب شیاما اُن کے من کا حال جان گئی کہ میرا بھید پوچھنے آئی ہیں۔

دوہا

کاہو کو کینھو نہیں آدر کر چیت رائے	مون گہی بولت نہیں بیٹھ رہی تنھرائے

رادھا پیاری کا یہ حال دیکھکر للتا آدک اُن کے پاس بیٹھکر جب ادھر اُدھر کی باتیں آپس میں کرنے لگیں تب ایک سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تم نے مَون برت کب سے رکھا ہے اس کا حال ہم کو بھی بتلاؤ کہ کون گرو سے یہ منتر سیکھا ہے ہم بھی یہ برت رکھنا چاہتے ہیں۔

دوہا

اب تم ہی کو ہم کریں گرو دیو اُپدیش	ہم ہوں راکھیں مون برت کریں تمھیں اپدیش

سورٹھ

ہم کو کیو اجان چیت دھیئں تم لاڈلی	کہاں سیکھو یہ گیان ایسی بُدھ لاگی کرن

یہ بات سن کر رادھا پیاری نے کہا کہ سنو للتا ہمارے اور تمھارے بیچ میں کچھ بھید نہیں ہے جو میں تم سے کوئی بات چھپاتی لیکن جھوٹی بات مجھ سے سہی نہیں جاتی کل راہ میں مجھ سے اس سکھی نے کہا کہ تیری بھینٹ شیام سندر سے ہوئی ہے میں نے آج تک کبھی شیام سندر کو سپنے میں بھی نہیں دیکھا اور یہ برتھا پاپ مجھکو لگاتی ہے مجھکو یہ ٹھٹھولی کی بات اچھی نہیں لگتی اس میں میرے واسطے بدنامی ہے بغیر

دیکھے کوئی بات کسی کو کہہ دینا نہ چاہیئے مجھے اس نے نند لال سے کب بھینٹ کرتے دیکھا تھا جو ایسی بات کہی ابھی کوئی ذات بھائی سنے تو میرا ٹھکانا نہ لگے۔

دوہا

اور کہے تو منھ کچھ نہیں بیاپے من ماہنہ ۔ تم ہی کہو جو بات یہ تو دُکھ ہوئے کہ ناہنہ

سورٹھہ

تم پر رس موہنہ گات یاتے آدر نہیں کیو ۔ سُن پیاری کی بات رہیں سبے سکھ تن چتے

تب للتا بولی کہ اے رادھا مجھ سے اس سکھی نے کچھ نہیں کہا جو یہ مجھ سے کچھ کہتی تو میں اس سے کچھ جھگڑا کرتی اور تیری آلونی دہیہ میں ہم لوگ کیوں نمک لگادیں تو بڑی پت رتا ہے تیرے شیام کو اُس نے کہاں دیکھا ہوگا بنا بھاگ اُن کا درشن ملنا بہت دشوار ہے تیرے برابر ہم لوگوں کا بھاگ کہاں ہے جو موہن پیارے کا درشن ہم کو ملے یہ سُن کر رادھا پیاری بولی۔

دوہا

بر تھا جھوٹھ موسوں کرت کہہ کہہ جھوٹھی بات ۔ بھلو نہیں اُپہاس یہ میں سکچت دن رات

یہ رکھائی شیاما کی دیکھکر للتا نے کہا۔

سورٹھہ

جب آویں اب شیام تب ہم توہ بتاہیں ۔ توہ دیکھے ہیں بام ہمہوں ہے ابھلاکھ آت

دوہا

ایسے کہہ سب ہنس اُٹھیں پیاری بدن نہار ۔ آئی تھیں اَت گرب کر چلیں سکھی سب ہار

سورٹھہ

اَہت پریسپر جات نڈر بھئی اب رادھکا ۔ کبھو تو ہم گھات پڑہیں دوو آسے سکے

دوہا

سب برج گوپین کے بسی یہی بات من آن ۔ ہر رادھا دوو ملیں تس باسر یہ دھیان

سورٹھہ

سب سکھو یہ بات اور کچھو جرچا نہیں ۔ نند ہر کو تات سُستا ہر برکھبھان کی

جب بہت پوچھنے پر بھی رادھا پیاری نے موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال سکھیوں سے نہیں بتلایا تب وہ وہاں سے اُٹھ کر اپنے اپنے گھر آکر اس کھوج میں لگیں کہ رادھا پیاری اور موہن پیارے کو بھینٹ کرتے وقت پکڑنا چاہیئے جس میں شیاما کا جھوٹھ بولنا ظاہر ہو جاوے اور شیاما اور شیام میں ایسی پریت بڑھی کہ ایک ساعت دونوں کو بنا دیکھے چین نہیں پڑتا تھا شیاما نے دوسرے دن شیام کو دیکھنے کی اچھیا

سے للتا آدک سکھیوں کے گھر جا کر کہا کہ چلو بہن جمنا اسنان کر آویں جب سکھیوں نے بڑے بڑے آدر بھاؤ سے شری برکھبھان دلاری کو بٹھالا تب وہ بولی کہ کیا آج میں نئے سر سے تمہارے گھر آئی ہوں جو اتنا آدر کرتی ہو للتا بولی کہ جیسا تم نے اپنے گرو سے منتر پڑھ کر ہمارے جانے سے مَون سادھ لیا تھا ویسا ہم کو نہیں آتا جیسا سدا ہم سب تمہارا سنومان آدر بھاؤ کرتی تھیں ویسا آج بھی کیا ہے یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے ہنسکر کہا کہ اُس دن کا بدلا آج تم لوگوں نے ہم سے لیا یہ سن کر سب سکھیاں ہنسنے لگیں۔

دوہا

یہ بدھ ماس بلاس کر سکھن سنگ سکمار ۔ چلی نہان جمنا ندی شری برکھبھان دُلار

سورٹھا

سکل روپ کی راس لونا گر مرگ لوچنی ۔ بھری انند ہلاس کرشن پریم میں ایک چت

جب شیاما سکھیوں سمیت جمنا جل سے باہر نکلی تب اُس نے کیا دیکھا کہ شیام سندر نٹور روپ سا بچے کدم کے نیچے کھڑے بنسی بجاتے ہیں اُس موہنی روپ کو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے موہت ہو کر لاج چھوڑ دی اور نند کمار کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگی۔

دوہا

شیاما نٹور روپ کو دیکھت ہی سکھ پائے ۔ چتر پوتری سی رہی دیہہ دسا بسرائے

سورٹھا

اُتت دسے رہے لبھائے ناگر نول کشور بر ۔ پیاری مُکھ درگ لائے نین ہٹیں بٹکت کچھو

یہ حال دیکھ کر للتا آدک سکھیوں نے رادھا پیاری سے کہا کہ کل تو موہن پیارے کی بھینٹ کرنے سے نکر کے کہتی تھی کہ میں نے اُن کو سپنے میں نہیں دیکھا آج یہ کیا دشا تیری ہوئی کہ جو سانولی صورت کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی ہے اچھی طرح ان کو دیکھ لے جس میں یہ موہنی مورت تجھکو نہ بھولے تیرے دکھلانے کے لیے شیام سندر کو میں نے بلایا ہے۔

چوپائی

رادکھو چینہ انھیں اب سینکے ۔ سپنے ہیں من بھاؤ رسب ہی کے

دوہا

سنلے سکھی آئی یہاں جیو تمہارہ کاج ۔ اب کچھ ہم کو دیوگی تمہیں میں برج راج

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری من میں پچھتا کر کہنے لگی کہ دیکھو کل میں سکھیوں سے مکر گئی تھی اور آج من پیارے کی چھب تکنکر میری یہ دشا ہو گئی ہے اب میری چوری سکھیوں نے پکڑ لی ان لوگوں سے میں نے جتنا ہوئی ویسا بچار کر رادھا پیاری کا منھ اُداس ہو گیا تب للتا سکھی بولی کہ پیاری تم مت پچھتاؤ۔

دوہا

کہیو درس تم شیام کو گھر چلیو کی ناہہ		چینہہ لیو ملہین تبہٗ سہ یہ کہہ سب مسکاہہ

سورٹھا

تب سکھین کے ساتھ چلی سدن کو ناگری		اُر میں دھر برجناتھ پریم مگن بولی نہیں

جب رادھا پیاری نٹور روپ موہن پیارے کا اپنے ہردے میں رکھ کر گھر کو چلی تب سکھیوں نے اُس سے کہا کہ اے پیاری تو اپنے من میں چوری کھُل جانے کا کچھ سوچ مت کر یہ نٹور روپ اسی طرح کا ہے جس کے دیکھنے سے کسی برجبالا کا چت ٹھکانے نہیں رہتا پچھلے جنم کے پُن سے تیرا بڑا بھاگ ہے جو ترلوکی ناتھ تجھ سے ایسا پیار کرتے ہیں اور تو نے اُن کو اپنے بس کر کیا ہے یہ سُن کر رادھا پیاری اپنے من میں بہت خوش ہوئی لیکن شرم سے کچھ نہیں بولی۔

سورٹھا

کہیو سکھن مسکائے کیوں پیاری بولت نہیں		کی ہموں رسیائے لیو مون برت آج پُن

یہ بات سن کر رادھا پیاری نے ہنسکر کہا کہ شیام سندر کا سو روپ کیسا تھا میں نے تو اچھی طرح نہیں دیکھا اس کا کیا کارن ہے کہ جو تم کو دو آنکھ سے سب بدن اُن کا دیکھ پڑا میری نظر تو ان کی بھونہہ پر گئی تو وہ چھب چھوڑ کر دوسرے انگ پر نہ جا سکی کہ جو میں اُس موہنی روپ کا سب بدن دیکھتی۔

دوہا

میں تب تے اپنے منہہ یہی رہی چھپتائے بن پہچانے کون بدھ کروں شیام سے پریت		دیکھن کو چھب شیام کی للچت نین بنائے نہیں وہ روپ نہ بھاؤ وہ چھن چھن اوسے ریت

سورٹھا

میں جانی یہ بات ہیں آنند کے کھان ہر		پہچانے نہیں جات کہا کروں دو تو چین

یہ سن کر گوپیاں بولیں کہ اے رادھا تیرے بڑے بھاگ ہیں جو تو ایسی پریت بیکنٹھ ناتھ سے رکھتی ہے سنسار میں دوسرے کا بھاگ ایسا نہ ہو گا جیسا کہ بھاگ تیرا ہے۔

دوہا

دھن دھن تیرے مات پِت دھن بھگت نیھن ہیت		نین پہچانیو شیام کو ہم سب بال اَچیت

سورٹھا

دھن جوبن دھن روپ دھن دھن بھاگ سہاگ تم		تم موہن انروپ جر بجیو جوڑی اچیل

اسی طرح سب گوپیاں شیاما سے ہنستی اور بولتی ہوئیں اپنے اپنے گھر چلی آئیں لیکن اُن کو رادھا پیاری اور موہن پیارے کی پریت دیکھ کر سوتیا ڈاہ سے آٹھوں پہر اُن کا روپ آنکھوں میں بسا رہتا تھا

ایک دن رادھا پیاری موہن پیارے کے برہ میں بیاکل ہوکر اکیلی جل بھرنے کے واسطے جمنا کنارے چلی تو راہ میں موہن پیارے کو دیکھتے ہی اُن کا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ تم نے میرا من کیوں چُرا لیا ہے سو پھیر دو تن میرا گھر میں رہتا ہے پر مَن چنچل تمھارے پیچھے پیچھے دن رات پھرا کرتا ہے پیاری کی یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے اُسے گلے لگا کر کہا کہ میں بھی تیرے دیکھنے کے واسطے آٹھوں پہر بیاکل رہتا ہوں جس وقت شیاما اور شیام پریت بھری ہوئی باتیں آپس میں کر رہے تھے اُسی وقت للتا آدک سکھیاں وہاں پر آپہونچیں اُن کو دیکھتے ہی شیام سندر اپنے گوالوں کو پکارتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے اور للتا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ آج تو تیری چوری پکڑی گئی تو ہم لوگوں کو جھوٹھی بنا کر ایکانت میں سکھ اُٹھاتی ہے۔

دوہا

	گمت رہی جب تب یہی ہر سنگ دیکھو موہ		تب کہیو جو بھاوہی لیجو بیسر کھوہ

سورٹھہ

	اب ہم لئی چھڑاے بیسر دیہو کے نہیں		کی کرہو چیتر ائے اور کچھو ہم سوں ابھی

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری لجت ہو کر اپنے گھر چلی آئی لیکن من اُس کا موہن پیارے کی بھینٹ کے واسطے بیاکل رہا اس لیے اُس کو ساری رات تارے گنتے بیت گئی پرات سمے اُٹھ کر اُس نے موتیوں کا ہار اپنے گلے سے اُتار کر دھوتی کے ایک کونے میں باندھ لیا اور کیرت اپنی ماتا سے کہا کہ کل جمنا کنارے میرا ہار کہیں گر پڑا تھا نہ معلوم کون سکھی نے اُٹھا لیا۔

دوہا

	نیک نیند نہیں لس پری تیری سوں سن مات سن رادھا تیرو نہیں اب پتیار د موہنہ		یا ہی ڈرتے اٹھی میں آج بڑے پربھات جو کی ہار ہمیل کچھ پھر اوٗں نہیں توہ

یہ سن کر شیاما بولی کہ تم کرودھ کیوں ہوتی ہو میں اُسے ڈھونڈھنے جاتی ہوں مجھے دیر لگے تو گھبرانا مت ایسا کہکر رادھا پیاری اپنے گھر سے باہر نکلی اور نندجی کے مکان کے پچھواڑے جا کر جھوٹھ موٹھ للتا سکھی کا نام پکار کر بولی کہ میں بنسی بٹ کو جاتی ہوں تو بھی جلدی آ اُس وقت نند لال جی نے بھوجن کرنے کے واسطے بیٹھکر پہلا کور اُٹھایا تھا جیسے شیاما کا بول سنا ویسے اُٹھ کھڑے ہوئے جسودا جی نے کہا کہ اے بیٹا تو گھبرا کر کہاں جاتا ہے تب آپ بولے کہ اے میا ایک گوال مجھ سے کہہ گیا تھا کہ بن میں ایک گؤ کے بچھیا پیدا ہوئی ہے میں وہاں جاتا ہوں یہ کہکر موہن پیارے بنسی بٹ کو چلے گئے تب اُن کے سکھاؤں نے جو وہاں بیٹھکر کھاتے تھے جسودا جی سے کہا کہ بن میں کوئی بچھیا نہیں ہوئی وہاں رادھا پیاری گئی ہوگی اُسی کارن موہن پیارے بھی اُس سے بھینٹ کرنے کے واسطے بنا بھوجن کیے چلے گئے جسودا جی نے اُن کی بات کا کچھ بشواس نہیں کیا لیکن موہن پیارے کے بھوکھے چلے جانے سے پچھتا کر سوچ کرنے لگیں اور شیاما نے بنسی بٹ میں جا کر

آنند سے بھوگ اور بلاس گیا۔

	دوہا	
نول کنج تو ناگری نو ناگر نند نند		پریم سندھ مرجاد تج لے امنگ انند
	سورٹھ	
یہ اچرج کی بات کو ماتے کو کہہ سکے		گوپ ستا کے ساتھ رمت برہم دُرم کنج تر

جب شام کے وقت موہن پیارے نے رادھا پیاری سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ تب رادھا پیاری بولی کہ مجھ سے تم کو چھوڑ کر گھر جایا نہیں جاتا تمھارے واسطے اپنے ماتا اور پتا کی گالی اور مار ہر روز سہتی ہوں نندلال جی نے کہا کہ ہم تمھارے واسطے اپنے ہاتھ کا کور بھینک کر چلے آئے اسی طرح دونوں آپس میں پریت بھری باتیں کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر پر گئے اور رادھا پیاری نے موتیوں کا ہار اپنی ماتا کو دیکر کہا کہ جسکے واسطے تو سوچ کرتی تھی وہ میں جمنا کنارے سے ڈھونڈ لائی اپنا ہار لیکر کیرت جی نے من میں سمجھا کہ رادھا نے شیام سندر سے بھینٹ کرنے کے واسطے یہ جھوٹھا چرتر کار چا تھا شری کرشن پر پریم پرمیشور کے اوتار ہیں اس لیے رادھا آدک برجبالاؤں کو اُن کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت موہن پیارے کو بھی رادھا پیاری سے اتنی پریت بڑھی کہ ہر روز کسی جگہ اُس سے مل کر اپنا من خوش کرتے تھے ایک دن شیام سندر اچھا اچھا گہنا کپڑا پہنے گھڑی بھر رات گئے رادھا پیاری کے استھان پر گئے اور رات بھر اُس کے ساتھ آنند بہار کرکے پرات سمے اپنے گھر چلے آئے۔

	دوہا	
بار بار جیہ لاڈلی یہی سوچ پچھتات		گئے شیام آلس بھرے تنک نہ سوئے رات
	سورٹھ	
دیکھیں سکھی نہ کوے شیام گئے مُو سدن تے		میں راکھیو ہے گوے اب لگت رس سکھن تے

جب للتا آدک سکھیوں نے جو آٹھوں پہر رادھا کرشن کے پکڑنے کی گھات میں رہتی تھیں شیام سندر کو رادھا پیاری کے گھر سے نکلتے دیکھا تب اُن کو بڑا اُداہ پیدا ہوا شیام سندر کے چلے جانے کے پیچھے شیاما نے بھی اپنے دروازے پر آکر دیکھا تو چاروں طرف سکھیاں کھڑی ہوئیں دکھلائی دیں تب رادھا پیاری کو یقین ہوا کہ انھوں نے میرے گھر سے نکلتے ہوئے موہن پیارے کو ضرور دیکھا ہوگا ایسا بچار کر رادھا پیاری کو شرم معلوم ہوئی تب اپنے من میں کہا کہ ابھی تک موہن پیارے سے میری پریت چھپی تھی آج کھل گئی ہر روز میں سکھیوں سے مکر جایا کرتی تھی آج اُن کو کیا جواب دوں گی۔

	دوہا	
ایسے سوچت لادلی کبھوں پربُھ منا ئے		کبھوں پربُھ کو سُکھ سمجھ پریم مگن ہوے چلے

اُسی وقت للتا آدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر پر گئیں اُن کو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے چترائی سے بنا پوچھے کہا کہ اے للتا آج پرات سمے برندابن بہاری میرے دروازے پر سے ہو کر نہ معلوم کدھر جاتے تھے اُن کو دیکھکر میں تبھی سے بیاکل ہو رہی ہوں سکھیوں نے یہ بات سنتے ہی آپس میں کہا کہ دیکھو یہ بڑی چتر ہے ہمارے پوچھنے سے پہلے ہی اُس نے ایسی بات بنا کہی کہ جس میں ہم کچھ نہ پوچھ سکیں ایسا کہکر سکھیاں بولیں کہ اے رادھا تو بڑی سیانی ہے اپنے من کا بھید ہم لوگوں سے کبھی نہیں کہتی رات بھر موہن پیارے کے ساتھ بہار کیا اس وقت ہم کو بہکاتی ہے۔

دوہا

کچھ دن تے تیری پرکرت اری پڑی یہ کون	ٹھر بھبھی موں رہت جب تب یا دھت موں

سورٹھا

اپنے من کی بات کچھ ہم سوں بھاکھت نہیں	ایسے کہ مسکات پیاری سوں سب ناگری

دوہا

سُن سُن بانی سکھن کی پیاری جیہ انراگ	پلک روم گدگد ہیو سمجھ آپنو بھاگ

سورٹھا

بچن کیو نہیں جلئے ریت پرگٹ چاہت کیو	ہرا اُر رہے سمائے باہر لکھت پرکاش نہیں

جب سکھیوں کی بات سن کر رادھا پیاری نے ہنس دیا تب للتا سکھی سوتیا ڈاہ سے روکھی ہو کر بولی۔

کبت

تم جانت ہو جو اجان بھیُ کہ آگے سے اُتر دھاوتی ہو
بتلاتی کچھو اور کہتی کچھو اُن راگ کی آنکھیں دراوتی ہو
ہیں کاہ پڑی جو منع کرہیں کیب یو دھا کے دکھ پاوتی ہو
بدنامی کے گیل بچارے چلو بڑے باپ کی بیٹی کہاوتی ہو

یہ سن کر رادھا پیاری نے اُس کو جواب دیا۔

کبت

ہم سوں من موہن سوں ہت ہے چغلی کر کو ڈکھا کر ہے
اب تو بدنامی بھئی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
کہیں ٹھاکر لال کے دیکھنے کو برج بھو لوبے بسرو گھر ہے
تم آپ نے کام تے کام کرو کو ڈآپ نے جان کنواں گر ہے

یہ بات رادھا پیاری کی سُن کر گوپیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں اور رادھا پیاری کو اپنے من میں یہ ہنکار

پیدا ہوا کہ شیام سندر مجھکو بہت پیار کرتے ہیں اب وہ کسی دوسری سکھی سے جو بولین گے تو میں اُن سے جھگڑا کر دوں گی
جس وقت رادھا پیاری اپنے گھر بیٹھی ہوئی یہ بچار کر رہی تھیں اُسی وقت موہن پیارے وہاں پہونچکر جھروکھے میں سے
جھانکنے لگے تب رادھا پیاری نے کہا کہ تم کو گھر گھر جھانکنے کی کون ٹیو (عادت) پڑی ہے یہ کچال مجھ کو اچھی نہیں
لگتی یہ کہکر رادھا پیاری اپنے ابھمان سے بیٹھی رہی اور موہن پیارے کو اُس نے نہیں بلایا تب شری کرشن گرب
پرہاری اُس کے من کی بات جان کر اپنے گھر چلے گئے جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ موہن پیارے بھیتر نہیں آئے
تب اپنے ابھمان کرنے سے لجت ہوکر دروازے تک دوڑی آئی جب موہن پیارے کو وہاں پر نہیں دیکھا تب
اُن کے برہ ساگر میں پڑکر بیہوش ہوگئی۔

دوہا

بھئی بکل ات ناگری برہ بتھا کی پیر — اُبھان پان بھاوے نہیں سدھ بدھ تجی شریر

سورٹھا

گھر باہر نہ سہاے سب سُکھ دُکھ دائک بھئو — رہیو سوچ اُچھاے رچباسی پریہ ملن کو

جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ بنا بھینٹ موہن پیارے کے چت میرا ٹھکانے نہیں ہوگا تب وہ للتا
آدک سکھیوں کے گھر اس اچھا سے دوڑی گئی کہ جس میں وہ لوگ سمجھا کر شیام سندر کو میرے پاس بلا دیں للتا
سکھی نے رادھا پیاری کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ کہو پیاری تم آج کس چنتا میں ہو تب رادھا پیاری مسکرا کر بولی۔

دوہا

چھپت چھپائے کون بدھ سکھی تسوں یہ گات — دیکھے بن نندنند کے دھیرج دھرت نہ گات
نینن تے چھن پلٹ نہیں نیکو لکھیو نہ جات — کہا کہوں تسوں سکھی یہ اچرج کی بات

سورٹھا

ملے موہنہ جب شیام سنو سکھی تسوں کہوں — کر کے اُر میں دھام تب سے من میرو ہریو

دوہا

نہیں جانو ہر کہہ کہیو مند مند مسکاے — من تجھت ترچھت میں دُکھ کچھ کہیو نہ جاے

سورٹھا

تب سے کچھ نہ سہاے کاسوں کہئے بات یہ — مل پریو در گ آئے دیکھن کو ستہ ریدن

اے بہن موہن پیارے مجھکو بہت پیار کرتے تھے آج وہ میرے جھروکھے سے مجھے جھانکنے لگے لیکن میں
نے اپنے ابھمان اور اگیان سے اُن کو بھیتر نہیں بلایا اسی سے وہ بُرا مان کر چلے گئے تم لوگ کوئی ایسی تدبیر
کرو جس میں مجھکو اُن کا درشن ملے نہیں تو میرا پران اُن کے برہ میں نکلا چاہتا ہے یہ بات سنکر للتا آدک سکھیوں
نے سو تیا ڈاہ سے رادھا جی سے کہا کہ جو موہن پیارے بنا بھینٹ کیے تجھ سے چلے گئے تو تو بھی مان کر کے

اپنے گھر بیٹھ رہو اُن کو تیری چاہ ہوگی تو پھر تیرے گھر آویں گے یہ بات سن کر رادھا پیاری نے کہا کہ ایک مرتبہ ابھمان
کرکے تو میں نے یہ پھل پایا کہ اُن کے برہ میں میری یہ دشا ہوئی اب مجھ کو مان کرنے کی سامرتھ ہی نہیں ہے مان
کیوں کر کروں۔

دوہا

پن پن سکھوت تم سکھی مان کرن کو موہ ۔ من تو میرے ہاتھ نہیں مان کون بدھ ہوہ

سورٹھ

اُمنگ بہی دن رات شیام گھوں ابھلاکھ کر ۔ من نہیں مانت بات مان کروں کیسے سکھی

کبت

بن تجوں گھر تجوں ناگر نگر تجوں بنی رام کا ہو پے نیک ہو نڈر ہوں
دیہہ تجوں گیہہ تجوں نیہہ کہو کیسے تجوں آج راج کاج بیچ ایسے ساج سجوں
باؤ بھیو ہے لوگ باوری کہت موکو باوری کہے سے میں ہو کا ہو نہ پر جہوں
کہیا آد سکیا تجوں باپ اور بھیا تجوں دیا تجوں میا پے کنہیا نا نہہ تجوں

یہ کہکر جب رادھا پیاری بلاپ کرنے لگی تب سکھیوں نے اس پر دیا کرکے آپس میں کہا کہ جھگڑا نا
چاہیے نہیں تو یہ شیام سندر کے برہ میں مرجائے گی۔

سورٹھ

لینیو سکھیئن جان ہر رنگ راتی لاڈلی ۔ سندر شیام سجان روم روم یاکے رسے

ایسا سمجھ کر للتا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تو دھیرج دھر یہاں بیٹھی رہ میں تیرے چت چور کو لا کر تجھ سے
ملائے دیتی ہوں ایسا کہکر للتا سکھی بنی بٹ میں چلی گئی اور موہن پیارے کے پاس پہونچ کر بولی کہ اے
پران پیارے رادھا نے پریم بس ہوکر تم سے ابھمان کیا تھا سو اپرادھ اُس کا چھما کرو اس وقت وہ تمھارے برہ
کی آگ میں جل رہی ہے تم جلدی چل کر اپنے چندر مکھ کی شیتلتائی سے اُس کا ہردے ٹھنڈا کرو۔

دوہا

چلو شیام سندر نول چھیل چھبیلے لال ۔ تمیں ملن کو وہ نول ات بیاکل یہ کال
میں آئی تمسوں کہن چلو دکھاؤں نین ۔ دیکھو پریم سکھ پائے ہو جو مانو مو بین

سورٹھ

بھر بھر لوچن نیر شیام شیام مکھ کہہ اُٹھت ۔ چلو ہر دیہہ پیر میں آئی لکھ دھائے کے

یہ بات سنتے ہی موہن پیارے بیاکل ہوکر اُٹھے اور للتا سکھی کے گھر پہونچ کر کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اپنے کیے
سے بہت شرمندہ ہوکر رو رہی ہے یہ دشا اُس کی دیکھتے ہی موہن پیارے نے جیسے گھونگھٹ اُٹھا کر اپنی موہنی مورت
اُسکو دکھلائی ویسے ہی رادھا پیاری پریم کے مارے اُن سے لپٹ گئی۔

دوہا

	وہ چتون وہ ہنس ملن وہ سبھاو سکھ سار		بھئی ببس للتا نرکھ اک ٹک رہی نہار	

جب للتا سکھی نے اپنی ساتھی سکھیوں کو بلا کر ان دونوں کا پریم دکھلایا تب وہ لوگ ایسی پریت شیام اور شیاما کی دیکھکر رادھا پیاری کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں اور موہن پیارے کی چھب دیکھکر سبھوں نے اپنا اپنا کلیجہ ٹھنڈا کیا۔ اُس وقت موہن پیارے رادھا پیاری پر ایسے موہت ہو گئے کہ اپنا گہنا کپڑا مرلی بار بار اُس پر نچھاور کرنے لگے اور اُسی پریم میں موہن پیارے نے سب گہنا رادھا پیاری کا اُتار کر آپ پہن لیا اور اُس کی آنکھوں میں سے انجن نکال کر آپ اپنی آنکھوں میں لگالیا اور اپنی پیتامبر کی ساری اوڑھ کر استری کی طرح اپنا روپ بنالیا اور رادھا پیاری کریٹ اور مکٹ موہن پیارے کا پہن کر کنہیا جی کی طرح آپ بن گئی اور بولی کہ اے شیام سندر تم استری کی طرح مان کر کے بیٹھو ہم تم کو بنتی کر کے منا دیں جب استری روپ موہن پیارے روٹھ کر بیٹھے تب شری کرشن روپ رادھا بار بار اُن کے چرنوں پر گر کر منانے لگی لیکن شیام سندر نے نہ مان کر اُس وقت ایسی مایا اپنی رادھا پیاری پر پھیلا دی کہ رادھا پیاری کو اس بات کا گیان نہیں رہا کہ میں استری ہوں تب وہ موہن پیارے کے چرنوں پر سر دھر کر رونے لگی یہ حال رادھا پیاری کا دیکھ کر بیکنٹھ ناتھ نے اپنی مایا ہر کر رادھا پیاری سے کہا کہ میں تو تیرے کہنے سے روٹھ کر بیٹھا تھا تو کس واسطے گھبرا گئی جب رادھا پیاری کا چت ٹھکانے ہوا اور اُس نے اپنا منھ درپن میں دیکھا تب لجت ہو کر کریٹ اور مکٹ آدک اُتار ڈالا اور استری کا گہنا اور کپڑا پہن لیا جب تھوڑا دن رہا تب شیام اور شیاما دونوں استری روپ سے بنسی بٹ کو چلے گئے۔

دوہا

	چلے ہر کھ بن کنج کو جگل نار کے روپ		اک گوری اک سانوری شوبھا پرم انوپ	

جب راہ میں چندراولی سکھی سے بھینٹ ہوئی تب اُس نے پہچانا کہ یہ شیام اور شیاما استری روپ بن کر بنسی بٹ میں بہار کرنے جاتے ہیں جب چندراولی نے ہنسکر شیاما سے پوچھا کہو پیاری یہ نئی سکھی سانوری صورت موہنی مورت کہاں سے آئی جو تیرے استھان پر بہار کرنے جاتی ہے تب رادھا پیاری کہ یہ سکھی متھرا میں رہتی ہے میں للتا کے ساتھ وہاں دہی بیچنے گئی تھی میری اور اس کی جان پہچان ہو گئی اسی کارن مجھ سے بھینٹ کرنے کو یہاں آئی ہے اس وقت موہن پیارے نے یہ سمجھ کر کہ چندراولی کے پہچان لینے سے سب سکھیاں میری ہنسی کریں گی گھونگھٹ سے اپنا منھ چھپا لیا تھا تب چندراولی سکھی بولی کہ اے رادھا تو اس سکھی کو بھی متھرا سے بلا کر اپنے گھر کے پاس ٹکاوے کہ جس میں تو اور یہ دونوں جوبت سندری اور جو ان ہیں شیام سندر سے پریت کر کے اُن کو سکھ دیا کریں اور یہ استری ایسی موہنی روپ ہے کہ جس کو دوسری استری دیکھ کر موہت ہو جائے ذرا مجھ کو تو اس کا منھ اچھی طرح دکھلاو جس میں میری بھی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

دوہا	ایسے کہ چندراولی کہیو شیام کر جاے		یہ اب توں کہوں ناستی تریہ سوں تریہ شرماے	

پھر چندراولی موہنی مورت کا گھونگھٹ اُٹھا کر بولی کہ تم مجھ سے کیا تجا کرتی ہو میں تم کو آگے سے پہچانتی ہوں جب
چندراولی استری روپ شیام سندر سے آنکھ لڑا کر اُن کا گال ملنے لگی تب سُک بہاری نے لجت ہو کر آنکھ نیچی کر لی
یہ حال ان کا دیکھ کر چندراولی بولی کہ اے رادھا پیاری جب سے تو نے اس سکھی سے پریم لگایا تب سے ہم لوگوں
کی پریت چھوڑ دی تم دونوں برندابن کے کنج میں جا کر بہار کرو تم کو اپنے مطلب کے سوائے دوسرے کا سنگ
اچھا نہیں لگتا جب موہن پیارے نے سمجھا کہ یہ مجھ کو پہچان گئی ہے اب اس سے پردہ رکھنا بیکار ہے تب
ہنس کر چندراولی کو گلے سے لگایا اور داہنی طرف چندراولی اور بائیں طرف رادھا پیاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے
آہستہ سے مہنتی بٹ کو چلے گئے اور رات بھر وہاں رادھا پیاری سے بھوگ اور بلاس کیا پرات سمے شیام سندر پرش
روپ بن کر اپنے مکان پر آئے اور رادھا پیاری اور چندراولی اپنے اپنے گھر گئیں۔

دوہا

اِت بچتر نندلال کی لیلا للت رسال ۔ بو سُکھ دربھ شیو سنک سو لوٹت رچیال

ایک دن رادھا پیاری سولھوں سنگار کر کے اپنا مُنھ درپن میں دیکھنے لگی تو شیام سندر کی مایا سے
اُس میں اپنی پرچھائیں دیکھ کر یہ سمجھی کہ کوئی دوسری چندرمکھی یہاں آئی ہے جو یہ برج میں رہے گی تو موہن پیارے
مجھے چھوڑ کر اس سے پریت کریں گے۔

دوہا

یہ آئی رکھ لوک تے مہا سندری نار ۔ برج میں تو ایسی نہیں کوئی گوپ کمار

ایسا بچار کر رادھا پیاری نے اپنی پرچھائیں سے کہا کہ اری تو کون ہے کہاں سے آئی ہے ابھی
جلدی اپنے گھر چلی جا اس گاؤں میں نند کشور بڑا ڈھیٹھ رہتا ہے وہ سب برجناریوں کو تنگی کر دیتا ہے یہاں
رہ کر تو اُس کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاوے گی۔

دوہا

تیرے ہت کی کہت ہوں مان چہیت مان ۔ برج بس کے دُکھ پائے ہے سُن تو سُکھر سُجان

سورٹھا

ایسو ڈھیٹھ نہ آن تربھون میں کو دُکھوں ۔ جیسو برج میں کان من بھاوے سو ن کرت

دوہا

یہ تو بولت ہے نہیں اَت گربیلی بام ۔ دیکھت ہی یہ ریجھ ہیں چھیل چھبیلے شیام

سورٹھا

بھئی سوت یہ آئے ہر اب یا کے بس بھئے ۔ مو درمن بھیو آئے اُپجایو اُر برہ دُکھ

جس سمے رادھا پیاری یہ باتیں بورہوں کی طرح اپنی پرچھائیں سے کرتی تھی اُسی سمے موہن پیارے نے

وہاں آکر جھروکے سے یہ حال اُس کا دیکھا اور رادھا پیاری کو اُن کا آنا معلوم نہیں ہوا۔

سورٹھا

دیکھ جھروکھے آے ہے شیام ایک ٹک نرکھ — اُر آنند نہ سمائے دیکھت پیاری کی چھب
لکھت رسیلی بات جیوں جیوں تر یہ پرتبمب سوں — تیوں تیوں سُن ہرکھات رچیاسی پریہ سانورا

جب وہ پرچھائیں رادھا پیاری کی کچھ جواب نہ دے کر وہاں سے نہیں گئی تب رادھا پیاری اُس کو اپنی سوت سمجھکر چنتا کرنے لگی اور موہن پیارے یہ حال شیاما کا دیکھکر چپ چاپ اُس کے پیچھے چلے گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے رادھا پیاری کی آنکھیں بند کرکے درپن کو اُلٹ دیا۔

سورٹھا

لینھی سنکھ آن یان پکڑ کے لاڈلی — بھلی کری تم کانھ میں سکھیں دھوکے رہی

جب درپن اُلٹ دینے سے وہ استری رادھا پیاری کو نہیں دکھلائی دی تب وہ اُس کو پرچھائیں سمجھ کر خوش ہوگئی اور شیام سندر کے ساتھ بہار کرنے لگی جب کچھ دیر بعد موہن پیارے اپنے گھر چلے گئے تب للتا آدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر آئیں جب شیاما نے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا تب للتا سکھی بولی کہ اے پیاری کیا تجھے آج شیام سندر ملے ہیں جو اتنا بہار آنند کرتی ہے یہ بات سن کر رادھا پیاری حال آنے شری کرشن جی اور درپن اُلٹ دینے کا کہکر بولی کہ اے للتا یہ سب سُکھ مجھکو تمھاری کرپا سے ملتا ہے یہ سن کر للتا سکھی شیاما کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگی جس وقت یہ پریم بھری باتیں رادھا پیاری سکھیوں سے کر رہی تھی اُسی سمے موہن پیارے اپنا سب سنگار کیے نٹور روپ ساجے بنا لا بنا ہے مرلی بجاتے ہوئے رادھا پیاری کو دیکھنے آئے لیکن سکھیوں کا جگھٹ دیکھ کر بھیتر نہیں گئے اُرجیالوں سے آنکھیں لڑاتے نین مٹکاتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے۔

دوہا

چھب ساگر کی او دہ گن مندر رس کھان — موہ لیو من ترین کو رسک نریش سجان

سورٹھا

مرلی مدھر بجاے پیاری پیاری نام کہہ — سب کو چت چراے گئے سدن آنند گھن

جب سکھیوں کا من اُنھوں نے اپنی چتون سے موہ لیا تب وہ سب کا ماتر ہو کر کہنے لگیں کہ یہ سب دوش ہماری آنکھوں کا ہے جو شیام سندر کی چھب دیکھتے ہی موہت ہوگئیں اور ہمارا کل پروار اور لوک لاج چھڑا کر بیچ گوکل میں ہم کو بدنام کیا آپ تو ان کی چھب دیکھکر سُکھ پاتی ہیں اور ہم کو دن رات اُن کے بیوگ میں سواے دُکھ کے کچھ سکھ نہیں ملتا۔

دوہا

اب یہ لوچن شیام کے سکھی ہمارے نانہہ — بسے شیام اس روپ یہ شیام بسے ان مانہہ

سورٹھ

کہا کریں سکھی شیام نینن ہی کو دوش یہ — ہٹھ کر بھئے غلام نیک مند مسکان پر

دوہا

لالچ بس جیوں میں مرگ آپ بندھاوت آئے — روپ لالچی نین تیون بھئے شیام بس جائے
اب ہم تلپھت اُن بنا مرت یہی افسوس — پپیا کھوٹا آپنا پرکھیا کیا دوس

ایسی ایسی باتیں سب برجبالا آپس میں کہتی ہوئی شیام سندر کا انوپ روپ اپنے ہردے میں رکھ کر اپنے اپنے گھر چلی گئیں لیکن آٹھوں پہر روپ موہنی مورت کا اُن کی آنکھوں میں لبسا رہتا تھا۔

دوہا

پریم بھرے چھب سون بھرے بھرے آنند بلاس — جگل مادھری رس بھرے برج میں کرت بلاس

سورٹھ

کرت اینک بہار روپ راس گن مدھ جگل — رادھا نندکمار ریجھا سی جن سکھ کرن

ادھیائے انتیسواں[۲۹] - مُرلی بجانا شری کرشن جی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت جس طرح رسک بہاری جی نے کامدیو کا ابھمان توڑنے کے واسطے گوپیوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی وہ کتھا اپنی بُدھ پرمان کہتے ہیں من لگا کر سنو کہ جب سے برندابن بہاری نے چیر ہرن لیلا کرکے گوپیوں سے سرد پورنماسی کو راس لیلا کرنے کے واسطے کہا تھا تب سے سب گوپیاں اُسی ابھلاکھا میں ایک دن برس کے برابر سمجھ کر کہتی تھیں کہ کنوار کا مہینہ جلدی آوے تو ہم لوگ پران پیارے کے ساتھ راس لیلا کرکے اپنا جنم سوارتھ کریں جب برکھا رت بیت کر سرد رت آئی تب موہن پیارے نے بچار کیا کہ اپنے بچن پرمان گوپیوں سے راس لیلا کرنا چاہیے ایسا سمجھ کر کنوار کی پورنماسی کو تین گھڑی رات بیتے مرلی منوہر کریٹ مکٹ ساجے بنمالا براجے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا پہنے پیتامبر کی کچھنی کاچھے نٹور روپ بنائے اپنے گھر سے نکل کر بن میں جا پہونچے تو کیا دیکھا کہ اُس سمے چندرما نے ایک کلا اپنی جو شری مہادیو جی کے پاس رہتی ہے وہ بھی لاکر سولھوں کلا سے پرکاش کیا ہے اور جمنا جل موتی کے برابر نرمل ہوکر بہ رہا ہے اور کمل پھول بہے ہیں ہریالی گھٹا ٹوپ درختوں کی چاندنی میں بہت شوبھا دے رہی ہے آکاش میں تارے کھل رہے ہیں اور سیتل مند سگندھ ہوا بہکر جمنا جی لہریں لے رہی ہیں۔

دوہا

شری برندابن دھام کی شوبھا پرم پنیت — برن سکے کب کون بُدھ من بدھ بچن سنیت

سورٹھ

اور سکل سکھ دھام بیکنٹھا دک شیام کے — یہ بہار بشرام تا تے است سندر سکھد

اے راجہ اُس سمے موہن پیارے ایسے سندر معلوم ہوتے تھے کہ جن کے اوپر ہزاروں کامدیو کو نچھاور کرڈالے ایسی شوبھا دیکھکر نندکشور جی نے اونچے درخت پر بیٹھکر جوگ مایا سنجگت مرلی پریم سے بجائی اور اس کی دُھن میں شری رادھا اور گوپیوں کا نام لے لے کر اُن کو اپنے پاس بلانے لگے اُس وقت ایسی مایا بیکنٹھ ناتھ نے کردی کہ جن جن برجبالاؤں نے اُن کو پناپت بنانے کی اِچھا سے پوجا اور برت کیا تھا اُنھیں کو وہ مرلی سن پڑی اور کسی کو نہیں سُن پڑی اور موہن پیارے نے بنسی میں من ہرنے والا اور کام بڑھانیوالا ایسا راگ گایا کہ جس کی آواز سنتے ہی شیاما آدک سولہ ہزار گوپیاں کاماتُر ہو کر موہت ہوگئیں اور لاج کاج چھوڑ کر اُلٹا پلٹا سنگار کرکے اس طرح برندابن کو دوڑیں جس طرح ساون بھادوں میں ندی اور نالوں کا پانی سمدر کی طرف زور سے بہتا ہے۔

دوہا

اُدھر بجا کر مرلی دھرے مرلیدھر سُکھدین ۔ دُھن سُن موہیں گوپ کا تن من بُرگٹ مین

سورٹھا

رہیو نہ من میں دھیر باجی باجی کہہ اُٹھیں ۔ بیاکل بھا شریر سُن مرلی برج کی ترن

گیت

باجی بین بڑائیں باجی نہ کچھیے کو دوار دھائیں باجی اکلائیں سُن بنسی بنسی دھر کی
باجی نہ سمھاریں چیر باجی نا دھریں دھیر باجی کے اُٹھی بیر برہا نل بھڑکی
باجی نہیں بولیں باجی سنگ لگ ڈولیں باجی کو بسر گئی سُدھ بُدھ گھر کی
باجی کہیں باجی باجی باجی کہیں کہاں باجی باجی کہیں باجی بنسی بانورے نند کی

اے راجہ پریکشت جو گوپی گائے دہتی تھی اُس کے ہاتھ سے دودھ کا برتن گر پڑا اور جو بھوجن کرتی تھی اُس نے کور کو چھوڑ کر ہاتھ بھی نہیں دھویا اور جو روٹیں بناتی تھی اور دودھ آگ پر چڑھائے تھی اُسے اُسی طرح چولھے پر چھوڑ دیا اور جو سرمہ اور کاجل لگاتی تھی وہ دوسری آنکھ میں بنا لگائے اُٹھ دوڑی اور جو اپنے پت کے پاس ننگی اچیت سوتی تھی وہ اُسی طرح ننگی چلی گئی اور جو لڑکے کو دودھ پلاتی تھی وہ اُسے روتا چھوڑ کر چل نکلی اور جو اپنے پت کو بھوجن کراتی تھی وہ بنا کھلائے اُٹھ چلی اور جو برجبالا موہن پیارے کی چرچا کر رہی تھی وہ اُسے چھوڑ کر اُٹھ بھاگی اور گھبراہٹ سے ایک نے دوسرے کا حال نہیں پوچھا کہ تو کہاں جاتی ہے اور مارے گھبراہٹ کے ہاتھ کا گہنا پاؤں میں اور گلے کا گہنا بازو پر باندھ لیا اور لہنگے کی جگہ چادر پہن کر ساری اوڑھ لی اور جلدی کے مارے چولی ہاتھ میں لیے ہوئے اُٹھ دوڑی اور اپنے گھر والوں کا کہنا کسی نے نہیں مانا۔

دوہا

پریت لگی برجبا تھ سے تن من کی سدھ نا نہہ ۔ جتنے بھوکھن بانہہ کے پہرے جا نگھن مانہہ
یا بدھ جا بدھ بتی سدھ بدھ سے بسار ۔ بھاج چلیں برج راج پے لاج کاج دھردوار

جب ایک گوپی جو اپنے پت کے پاس سوتی تھی اُٹھکر بھاگ چلی اور اُس کے پُرش نے اُس کو زبردستی پکڑ کر نہیں جانے دیا تب وہ برجبالا شری کرشن جی کے دھیان میں تن اپنا تیاگ کر دیہہ روپ سے سب گوپیوں سے پہلے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچی شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے اُس کی پریت اور بھکت دیکھکر اُسے مکت پدوی دی اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اُس گوپی نے تو شری کرشن جی کو پرمیشور جان کر پریت نہیں کی تھی بلکہ کامدیو کے بس ہو کر اپنی جان دی تھی پھر کس طرح مکت پائی یہ بات سنتے ہی شکدیو جی کرودھت ہو کر بولے کہ اے راجہ میں نے کئی بار تجھکو سمجھایا لیکن تو سچ نہیں مانتا سُن پرمیشور نرگن روپ ہو کر سب جیون کے مالک ہیں وہ ہمیشہ ایک طرح پر رہتے ہیں جس طرح پارس پتھر سے لوہا جان میں یا انجان میں چھوکر سونا ہو جاتا ہے اور امرت پینے سے جیو نہیں مرتا اسی طرح پرمیشور سے من لگانے والا جیون مکت ہوتا ہے دیکھو جس سسپال نے پرمیشور کو ایسا برا کہا اور جو پوتنا اور بتاسُر آدک اُن کا پران مارنے کے واسطے آئے تھے اُن کو پرمیشور نے کیسی گت دی نارائن جی دشمنی اور دوستی سے کام نہ رکھکر کیول اپنی طرف من لگانے والے سے خوش ہوتے ہیں کام کرودھ لوبھ موہ کسی طرح سے اُن کو یاد کرنا چاہیئے اور جو کوئی دھیان اور اسمرن مرتے وقت کرتا ہے اُس کی مکت ہونے میں کچھ سندیہہ نہیں ہے۔

	دوہا	
تاہو کو بیکنٹھ پد دیو ایسے ادھم اُدھار		جو سسپال مہا ادھم ہر کو نندن ہار

جو آدمی ظاہر میں چھاپا اور تلک لگا کر لوگوں کو دکھلانے کے واسطے جپ تپ بھجن کرتا ہے اور بھیتر سے پریت نہیں رکھتا اُس کا مکت ہونا کٹھن ہے سچے من سے بھکت اور پریت رکھنے والے مکت پدوی پر پہونچتے ہیں اور جو لوگ شری کرشن جی کی کرپا سے بھو ساگر پار اُتر گئے اُن کا حال کچھ تھوڑا سا کہتے ہیں سو کہ نند اور جسودا نے اُن کو اپنا بیٹا جانا اور گوپیوں نے اُنکو مہا سندر دیکھکر اپنا پت جانا اور راجہ کنس نے اُن کو اپنا دشمن پران لینے والا سمجھا اور گوال بالوں نے اُن کو متر جانا اور پانڈو اور جدبنشیوں نے اُن کو اپنا ناتے دار اور بھائی بند جانا اور جوگیوں اور منیشوروں نے پرمیشور بھاؤ مانا تھا ان سب کو بیکنٹھ ناتھ نے کرتارتھ کر دیا جو ایک گوپی اُنسے پریت لگا کر مکت ہوئی تو کون آنچرج کی بات ہے یہ بات سنتے ہی راجہ پریچھت نے بنے کیا کہ اے مہاراج اب میرا سندیہہ چھوٹ گیا کرپا کر کے آگے کتھا سنائیے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب رادھا پیاری آدک سولہ ہزار برجبالا بڑی اُمنگ سے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچیں اُس وقت شیام سندر کیسے شوبھایمان معلوم ہوتے تھے جیسے تاروں میں چندرما شوبھایمان ہوتا ہے اور موہنی روپ کی چھب دیکھتے ہی سب گوپیاں اُن پر موہت ہو کر جب آنکھوں کی راہ سے روپ رس پینے لگیں تب برندابن بہاری نے پہلے اُن کی کشل پوچھ کر پھر رکھائی سے کہا کہ تمھارے آنے سے میں خوش ہوا جو کچھ تم کہو وہ میں کروں لیکن رات کے وقت جو بھوت پریت سے ڈر کھا جانے کا وقت ہے تم لوگ جوان جوان استریاں اپنے اپنے کل اور پروار کی پریت چھوڑ کر الٹا پلٹا سنگار کیے بورہوں کی طرح گھبرائی ہوئی یہاں کیا کرنے آئی ہو۔

دوہا

تم اپنا گھر چھاڑ کے کیوں آئیں بن مانہہ ۔ رین سمے کل کی بدھو گھر تج کہوں نہ جانہہ

تمھارے گھر والے تم کو ڈھونڈھتے ہوں گے جو تم کو چاندنی رات میں بھوگ اور بلاس کی اچھا ہوئی تھی تو اپنے اپنے پت کے ساتھ کرتیں اور جو مجھے پریم کی راہ سے دیکھنے آئی ہو تو میں بھی اپنے ساتھ پریت کرنے والوں سے پریت کرتا ہوں لیکن استری کو اپنے پت کی اگیا ماننا اور لوک لاج کا ڈر رکھنا جپ اور تپ کے برابر ہوتا ہے بید اور شاستر میں ایسا لکھتے ہیں کہ جو استری اپنے پت کو اندھا۔ کانا۔ کبڑا۔ لولا۔ لنگڑا۔ کروپ۔ کٹل لمپٹ جوآری۔ روگی۔ دردری۔ کوڑھی کیسا ہی اوگنوں سے بھرا ہو پرمیشور کے برابر سمجھکر پریم پوربک اُس کی سیوا اور ٹہل کرتی ہے وہ سنسار میں منوکامنا پاکر انت سمے مکت پاتی ہے اور اُس کو سب کوئی کلونتی کہتا ہے اور جو استری اپنے پت کو پرمیشور نہ جان کر اُس کی نندا کرتی یا اُس کو بُرا کہکر اُس کی سیوا نہیں کرتی ہے یا دوسرے پُرش سے پریت رکھتی ہے اُس کو لوک نندا کا ڈر لگا رہ کر من کا چھت پھل نہیں ملتا ہے اور مرنے کے پیچھے نرک میں جاکر دُکھ بھوگتی ہے اور جیسا ہم دور سے تمھاری بھگت اور پریت کرنے میں خوش تھے ویسا یہاں آنے سے خوش نہیں ہوئے کس واسطے کہ رات کو یہاں چلے آتے میں تمھارے گھر والے بُرا مان کر سب برجباسی ہم کو اور تم کو بدنام کریں گے بھلا جو کچھ تم نے کیا وہ اچھا کیا اب تم چاندنی اور بن اور جمنا کی شوبھا دیکھ چکیں اب گھر جاکر اپنے اپنے پت کی سیوا اور ٹہل پریم پوربک کرو جس میں تمھارا بھلا ہو۔

دوہا

تج پت تج پریت مجھے تر یہ کلیں نہیں پائے ۔ مرے نرک جیوت جگت بھلو کہے نہیں کوے

سورٹھہ

جو تن کو پت دیو کہت بید میں بھی کہوں ۔ کرو اُنھیں کی سیو جو تم چاہت سُکھ لہن

اے راجہ یہ بات گیان روپی سنتے ہی سب برجبالا سوچ میں ہو کر سر نیچے کر کے ٹھنڈھی ٹھنڈھی سانس لیکر زمین ناخن سے کھودنے لگیں اور چپ چاپ تصویر کی طرح ہوکر برہ ساگر میں ڈوب گئیں اور آنسو بہانے سے سرمہ اور کاجل آنکھوں کا بہہ کر گالوں پر چلا آیا اور کسی برجبالا کی بیسر ٹوٹ کر گر پڑی اور پہلے خوشی سے جو منھ اُن کا لال تھا وہ پیلا پڑ گیا۔

دوہا

سنھر بچن سُن شیام کے جوت اُنھیں اکلاے ۔ چکرت بھیں من گن رہیں مُکھ کچھ بچن نہ آئے

اُن میں جو برجبالا بہت چتر تھیں وہ برہ کی آگ میں جل کر یوں بولیں کہ اے شیام سُندر تم بڑے ٹھگ ہو کہ پہلے تم نے مُرلی بجا کر سب کسی کا نام لے لیکر اپنے پاس بلایا اور اچانک میں گیان دھیان تن من ہمارا تمھاری موہنی مورت اور بنسی کی آواز نے ہر لیا اب تم کٹھور تائی سے بید اور شاستر سمجھا کر ہمارا پران لیا چاہتے ہو اے

موہن پیارے جیسے تم نے رات کو ہمیں بلایا ہے ویسے ہی ہماری ابھلاشا بھی پوری کرو ہم لوگوں نے بید اور شاستر کی مرجادا اور لوک کی لاج اور کل پروار کی پریت کو تیاگ کر تمھارے چرنوں سے جن کا دھیان بڑے بڑے دیوتا اور رکھیشور لوگ کرتے ہیں پریت لگائی ہے ہم آدپرش کو چھوڑ کر ایسا دھرم نہیں سیکھیتیں کہ سنساری مایا جال میں پھنسکر خراب ہوئیں سنساری مایا میں پھنسے رہنے سے کسی کا بھلا نہیں ہوتا ہے اور من ہمارا تمھارے پریم میں پھنس رہا ہے اس لیے گرہستی کے کام میں نہیں لگتا تمھارے چرن چھوڑ کر ایک قدم ہم کو جانا مشکل ہے اتنی دور گھر کس طرح جاویں۔

دوہا

اب تم کو یہ اُچت نہیں سنو شیام سُکھ راس — من ہر وا اپناسے کے ہم کو کرت نراس

سورٹھا

پاپ نچیتہ کہ ناتھ یہ تو ہم جانیں نہیں — بلی تمھارے ہاتھ اُدھرامرت کے لوبھ سے

اے مہا پربھو ہم لوگ ابلا ناتھ کچھ جھوٹھ اور کپٹ نہ جان کر تم کو اپنا پت منایا چاہے جانتی ہیں تمھاری مرہ مسکان نے سب برجبالاؤں کو موہ لیا دوسرے تمھاری سہایک مرلی ایسی ملی ہے کہ جس کی آواز سنتے ہی چت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا اور تمھارے چرنوں کی پریت رکھنے والا آدمی اپنے کل اور پروار کا پریم چھوڑ کر لوک نندا کا کچھ ڈر نہیں رکھتا ہے اور اس کے ساتھ تم بھی پریت رکھتے ہو پرنت اب یہ بات ہم کو جھوٹھ معلوم دیتی ہے کس واسطے کہ ہم لوگ تمھارے پریم میں اس وقت جنگل میں دوڑی آئیں اور تم اپنے پاس سے کھدیرتے ہو اور یہ بھی لوگ کہتے ہیں کہ ایک من کا حال دوسرا آدمی جس سے وہ پریت کرکے جانتا ہے یہ بھی تم نے کہنے کے واسطے بنا دیا ہے نہیں تو ہماری پریت کی درد کو تم خیال کرتے سوا اس کے بید اور شاستر کے موافق جب تک تمھارا چاہنے والا سنساری مایا سے من اپنا رہت نہیں کرتا تب تک تمھارے پاس اس کا پہونچنا کٹھن ہے اور اسی شاستر کے پرمان سے ہم لوگ بھی اپنے گھر والوں کی پریت چھوڑ کر تمھارے سرن میں آئی ہیں جو تم شاستر کو جھوٹھا کر کے ہمارے چاہنے پر بھی ہم لوگوں سے پریت نہیں رکھتے تو ہمارا من جو تم نے ہر لیا ہے وہ پھیر دو نہیں تو ہم کو اپنی داسی بناؤ جو پرگٹ میں تم ہم کو چھوڑ دوگے تو اس میں ہمارا کچھ بس نہیں ہے لیکن ہردے میں جو تمھارا باس آٹھوں پہر رہتا ہے وہاں سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے۔

دوہا

کر چھٹکائے جات ہو نبل جان کے موہنہ — ہردے سے جب جاؤ گے مرد گنو نگی توہنہ

جس طرح تمھارے چرنوں کی سیوا لچھمی جی بیکنٹھ میں کرتی ہیں اسی طرح ہم کو بھی تمھارا چرنار بند پیارا ہے جن چرنوں کی دھور ملنے کے واسطے شری برہما جی اور شری مہادیو جی او دیوتا چاہنا رکھتے ہیں وہ چرن کمل ہم کس طرح چھوڑ دیں اس موہنی مورت کی ہم لوگ داسی ہو کر اپنا تن من دھن اُس پر نچھاور سمجھتی ہیں تینوں

لوک میں کون ایسا جیو جنتو یا چیتن ہے جو تمھاری چھب دیکھنے اور بنسی کی دُھن سننے سے موہت نہ ہو جائے اے رچھیا ناتھ تمھارا نام دین دیال ہے اور ہم سے زیادہ دُنیا میں کوئی دین نہو گا اس لیے دیال ہو کر ہماری اچھا پوری کرو نہیں تو تمھاری برہ کی آگ میں اپنا بدن جلا کر مرتے وقت یہ اچھا کریں گی کہ سو جنم تک تمھاری داسی ہو کر سیوا کیا کریں تب ہمارے مرنے کا تم کو دوش[1] ہوگا

	دوہا	
اُمنگ اُٹھے درگ بھر لیے دین بچن سُن کان		برہ بجل لکھ گوپکن کرپا سندھ بھگوان

جب بیکنٹھ ناتھ نے سچی پریت گوپیوں کی دیکھی تب بڑے پریم سے سب گوپیوں کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ جو تمھاری ایسی ہی اچھا ہے تو میرے ساتھ راس منڈل کرو یہ بات سنتے ہی سب گوپیاں اس طرح خوش ہو گئیں جس طرح مچھلی کو گرم بالو سے اُٹھا کر کوئی پانی میں ڈال دے پھر برندابن بہاری نے جوگ مایا کو بلا کر آگیا دی کہ تم ہمارے اس لیلا کرنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا جمنا کنارے تیار کر کے یہاں بنی رہو اور ان رچھیا لاؤں کو گہنا اور کپڑا آدک جس چیز کی ضرورت ہو وہ دو یہ بات سنتے ہی جوگ مایا نے اُسی وقت ایک چبوترہ گول اور بہت بڑا رتن جٹت تیار کر دیا اور اُس کے چاروں طرف کیلے کے کھمبے گاڑ کر موتیوں اور پھولوں کی جھالر اُس میں لگائی تب موہن پیارے نے شری رادھا آدک گوپیوں سمیت وہاں جا کر دیکھا تو اُس چبوترے کی شوبھا چاندنی سے بھی چوگنی دکھلائی دی اور چاروں طرف جمنا جی کی بالو سفید بچھونے کے برابر ہو کر ایک طرف درختوں کی ہریالی بہت اچھی معلوم ہوتی تھی جب اُس چبوترے کے پاس ہرا اچھا سے بہت طرح کے گہنے اور کپڑے اور باجوں کے ڈھیر لگ گئے تب سب گوپیوں نے جوگ مایا کی آگیا سے وہاں جا کر اپنے اپنے من کے موافق گہنا اور کپڑا پہن لیا اور سولھوں سنگار کر کے بہت طرح کے باجے لیکر شیام سندر کے پاس آئیں اور کام بس ہو کر اُس چبوترے پر گانے بجانے لگیں۔

تب موہن پیارے نے رادھا پیاری کے ساتھ بیچ میں اپنے رچ روپ سے رہ کر اور سب دو دو گوپیوں میں ایک ایک روپ اپنا پرگٹ کر دیا اُس وقت موہن پیارے گوپیوں کے بیچ میں ایسے شوبھایمان ہوئے تھے جیسے سنہلی مالا کے داتوں میں نیل من شوبھا دیتی ہے جب شیام سندر نے گوپیوں کے گلے میں ہاتھ ڈال کر منھ چومنے اور گال چھونے کے پیچھے اُن کو چھاتی سے لگا لیا اور بنسی بجا کر بہت راگ اور راگنی اُن کو سنائی تب

[1] سنسکرت کی بھاگوت میں یہ بھی لکھا ہے کہ گوپیوں نے کہا کہ اے مہاراج جو تم ہم کو دھرم شاستر کے موافق پت کی سیوا کرنے کو کہتے ہو سو سنو کہ ایک بنیا پردیش کو چلا تب اُس کی پت برتا استری نے کہا کہ میں کس کی سیوا کر کے اپنا پت برتا دھرم بناؤں گی تب بنیے نے ایک مورت مٹی کی اپنی بنا کر دیدی کہ تو اس کی سیوا کیا کرنا کچھ دن بعد وہ بنیا پردیش سے آگیا تو اب اُس استری کو مٹی کے پت کی سیوا کرنا چاہیے یا اپنے سانچے پت کی سیوا کرنا چاہیے یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ سانچے پت کی سیوا کرنا چاہیے تب گوپیوں نے کہا کہ مہاراج جگت کے پت تو جھوٹے ہیں سانچے پت تو آپ ہی ہیں اس سے ہم کو اپنی سیوا میں قبول کیجیے۔

گوپیوں کا کلیجہ جو برہ کی آگ سے جل رہا تھا موہن پیارے کے چندر مکھ کے چھو جانے سے ٹھنڈا ہو گیا جب کچھ تھوڑے وقت برندا بن بہاری گوپیوں کے پیچھے پیچھے پرچھائیں کی طرح پھرتے تھے تب شیاما نند ک گوپیاں اُن کی چھب دیکھکر اور سندرتائی پر موہت ہو جاتی تھیں اور کبھی بانکے بہاری اپنی آنکھ اور بھوں ملا کر اُن کو خوش کرتے تھے اور کبھی اُن کا گانا بجانا سُن کر آپ خوش ہوتے تھے اور کوئی برجبالا اُن کی مُرلی چھین کر آپ بجاتی تھی اور کوئی شُر ملا کر گاتی تھی۔

	دوہا	
پریم پریت رس بس بھئے پریتم نول کشور		ہنسے جھیں سکھ پاے کے چندر مکھن کی اور

اے راجہ وہاں اُس وقت ایسا انند ہو رہا تھا کہ جس کو دیکھکر شری برہما جی اور شری دیوجی آد دیوتا یہ کہتے تھے کہ بڑا بھاگ برج کی استریوں کا ہے کہ جس پربرہم پرمیشور کا درشن ہم لوگوں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہے وہ بیکنٹھ ناتھ برجبالاؤں کے ساتھ راس اور بلاس کرتے ہیں۔

	دوہا	
دھن موہن دھن رادھکا دھن ہیں گوپ کنیا		دھن دھن کہ برکھیں سمن مدت سکل سُر نار

اے راجہ پریکھیت جب گوپیوں نے ایسی کرپا موہن پیارے کی اپنے اوپر دیکھی تب ابھمان سے کہنے لگیں کہ ہمارے برابر سندر کوئی دوسری استری نہ ہو گی اسی سے من ہرن پیارے ہم لوگوں کے بس میں ہو کر بہت بہت پیار کرتے ہیں ترلوکی ناتھ کو ہم نے تالی بجا کر نچا دیا اب بنا اگیا ہمارے یہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں ایسا بچار کر کے ایک گوپی بولی کہ اے نند کشور میرے ناچتے ناچتے پیر دُکھنے لگے اور کوئی اُن کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی اور کوئی کندھا تھام کر کھڑی ہو رہی۔

	دوہا	
لکھ پت گت آدھین ات بھئیں گرب تا بام		یا ہی بدھ برج سُندرن دیت پرم سکھ شیام
	سورٹھ	
کیوں نہ کریں ابھمان جنکے بس تربھون پتی		پرم پریم کی کھان روپ شیل گن آگری

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے پریکھیت جب گوپیاں لاج اور دھرم چھوڑ کر بیکنٹھ ناتھ کو پاپ کی نگاہ سے دیکھنے لگیں تب شری کرشن گرب پرہاری نے بچار کیا کہ یہ سب برجبالا مجھے اگیا نی کی راہ سے اپنا پت جانکر بدن سے بدن لپٹاتی ہیں اور مجھے اپنے بھکتوں کی سب بات اچھی معلوم ہوتی ہے پر ابھمان اچھا نہیں لگتا اس لیے میں اُن کو اکیلا چھوڑ کر انتردھیان ہو جاؤں تو غرور اُن کا ٹوٹ جائے گا دیکھوں میرے جانے کے پیچھے یہ لوگ بن میں کیا کرتی ہیں

ہو گئے انتردھیان برجباسی برجھ سنگ لے		سورٹھ یہ بچار جیہ جان سے برکھبان کمار سنگ

دوہا

اُن جانیو بربس کیوں لائیں من ابھمان	پربھو انترجامی بھئے چھن میں انتردھیان

ادھیائے تیسواں۔ ڈھونڈھنا گوپیوں کا شری کرشن جی کو

راجہ پریکھچت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے مہاراج شری کرشن جی کے انتردھیان ہونے کے پیچھے گوپیوں کا کیا حال ہوا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ جب راس منڈل میں شری کرشن مہاراج شری رادھا مہارانی سمیت انتردھیان ہو گئے تب سب گوپیوں کا سکھ اور بلاس سپنے کی دولت کی طرح جاتا رہا اور سب برجبالا اس طرح بیاکل ہو گئیں جس طرح ہرنی اپنے غول سے بچھڑ کر گھبراتی ہے جب چت کچھ ٹھکانے ہوا تب آپس میں کہنے لگیں۔

کبت

بنسی کی اوج سن آئیں تج لوک لاج سوئی برج راج ساج سب ہی ہتے گئے
منہ مسکائے کے لبھائے من ہائے ہائے روپ رس پیارے پریم چیتون چتے گئے
کہے بلدیو تج پان ایسے ماری تان لیکے تم پران لاج ہمری رتے گئے
ٹوہ نہ ملت کچھ چاہنا ہماری شیام موہن دکھائے روپ موہن کتے گئے

دوسری گوپی بولی کہ وہ چت چور اسی برندابن کے کنجوں میں کہیں چھپا ہوگا یہ بات سنتے ہی سب برجبالا شیام سندر کا نام لے لے کر چاروں طرف جمنا کے کنارے اور بن میں پکار پکار کر کہنے لگیں کہ ہے پران ناتھ ہمیں چھوڑ تم کہاں چلے گئے جب گوپیاں اُن کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک گئیں اور روتے روتے آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا تب اُن کی وہ دشا ہو گئی جیسے سانپ من کھو جانے سے بیاکل ہو جاتا ہے اور مچھلی بغیر پانی کے تڑپنے لگتی ہے۔

دوہا

یہ بدھ سب کھوجت پھریں برہاتر برجبال	کھیں بکل پاوت نہیں کت کھوجیں نندلال

ایسے مہا دُکھ میں ایک گوپی بولی کہ اے سکھی منہرن پیارے مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے ابھی تو میرے گلے میں ہاتھ ڈالے کھڑے تھے تم لوگوں میں سے کسی نے جاتے دیکھا ہے یہ سُن کر دوسری گوپی جو برہ کی آگ میں جل رہی تھی ہائے مار کر کہنے لگی کہ اری باوری جو میں اُن کو دیکھتی تو کس طرح جانے دیتی ہم لوگ تو اُن کی سیوا منسا یا چا کرمنا سے کرتی تھیں نہ معلوم کون ایسا اپرادھ ہوا جو آدھی رات کو اس بن میں ہمیں اکیلے چھوڑ کر چلے گئے اسی طرح سب برجبالا اپنا اپنا دُکھ ایک دوسرے سے کہکر بہت بلاپ کر کے بولیں کہ اے برجناتھ ہم لوگ ابلا اُناتھ ہو کو تم اتنا دُکھ دیتے ہو ہم نے اپنا تن من دونوں تمھارے اوپر نچھاور کر دیا ہے اس لیے ہم لوگوں کو بنا دام کی

داسی سمجھ کر جلد ہی اپنا درشن دیو جب بہت بلاپ کرنے اور ڈھونڈھنے پر بھی کہیں کچھ پتا موہن پیارے کا نہیں ملا
تب بڑی آواز سے بولیں کہ اے پرمیشور ہم ابلا ناتھ کہاں جا کر انھیں ڈھونڈھیں اور کس سے اپنا دکھ کہیں اور
کون ایسا اپائے کریں کہ جس میں ہمارا چت چور نند کشور مل جائے یہاں آدھی رات کو تو کوئی راہی بٹوہی بھی نہیں
دکھلائی دیتا جس سے اُن کا پتا پوچھیں جس وقت سب گوپیاں اس طرح بلاپ کر کے رو رہی تھیں اُس وقت ایک سکھی
بولی کہ سنو پیاریو اس بن میں جتنے درخت اور پشو اور پنچھی دیکھتی ہو یہ سب پچھلے جنم کی رکھ اور مُن ہیں انھوں نے
کرشن لیلا کا سکھ دیکھنے کے واسطے برج میں جنم لیا ہے ان لوگوں نے شیام سندر کو ضرور دیکھا ہوگا اُن سے ان کا
حال پوچھو تو معلوم ہو سکتا ہے یہ سن کر سب برجبالا بوریوں کی طرح جانوروں اور درختوں سے پوچھنے لگیں کہ ابھی
موہن پیارا ہمارا من چرا کر مارے ڈر کے بھاگ گیا ہے تم نے دیکھا ہو تو بتاؤ دوسری سکھی بولی کہ ہے گولر پیپر برگد
کٹھر بیر پاکر نیم مولسری جامُن آم املی کدم بیل فالسہ آدک کے برچھ تم لوگ پر اُپکار کرنے کے واسطے مرت لوک میں جنم
لے کر اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے سب کو سکھ دیتے ہو ہم لوگوں کا من ہر کر نند لال جی انتردھیان ہو گئے ہیں تم نے
دیکھا ہو تو بتاؤ اور سکھی نے کہا کہ ہے کچنار چمپا کے برچھ تم نے کہیں نند کمار کو دیکھا ہے دوسری نے پوچھا کہ ہے تلسی
تم شیام سندر کو بہت پیاری ہو وہ تمھارے بنا بھوجن نہیں کرتے اُن کا حال تم کو ضرور معلوم ہوگا۔

دوہا

شری تلسی کو دیکھ کے جیئہ کی کہت سنائے		ما کھن برچھ کی پران پر یہ پریتم دیو بتائے	

دوسری برجبالا نے کہا کہ اے انار تیرے دانت نکلے رہنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تو نے نند لال جی
کو ضرور دیکھا ہوگا دوسری بولی کہ اے کیلا تیرے نرم نرم پتوں پر موہن پیارے ہمیشہ بھوجن کیا کرتے تھے دیا
کر کے ہم کو اُن کا پتہ بتا دے اب اُن کے برہ کا دکھ ہم سے سہا نہیں جاتا دوسری کہنے لگی کہ اے اشوک کے برچھ
تیرا نام پرمیشور نے اسی واسطے اشوک رکھا ہے کہ جس میں تو دوسروں کا شوک مٹا دے ہم لوگ
شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تو نے اُن کو دیکھا ہو تو بتلا دے اور ہمارا شوک چھڑا دے نہیں
تو آج سے اپنا نام اشوک مت رکھ۔ دوسری نے کہا کہ اے چندن تجھ کو نند کمار جی بہت پیارا جان کر
اپنے بدن میں لگاتے تھے تو اُن کو جانتا ہو تو بتلا کر جگت میں جس لے لے۔

دوہا

ما کھن برچھ جن دُرمن سون پرست شیام شریر		تن کو بھینٹ گو بکا میٹت اُر کی پیر	

دوسری بولی کہ اے جوہی مالتی نواڑی چمبیلی کے پھول تم نے اس طرف موہن پیارے ہمارے کو جاتے
دیکھا ہے تمھارا روپ دیکھنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تم پر پھیرتے گئے ہیں اس لیے تم لوگ خوشی سے
پھولے ہوئے ہماری ہنسی کرتے ہو دوسری بولی کہ اے کیتکی کے پھول تیری سگندھ لینے کے واسطے دیش دیش
کے بھونرے آتے ہیں ہم دکھیوں پر دیال ہو کر اُن سے شیام سندر کا پتہ پوچھ کر ہم سے بتلا دے دوسری

نے کہا کہ اے پرتھی تیرے اوپر بیکنٹھ ناتھ ہمیشہ کرپا کرتے آئے ہیں جب تجھکو ہرنیاکش دیت پاتال میں لیگیا تھا تب وہ باراہ روپ دھرکر اپنے دانتوں پر تجھے اُٹھا لائے تھے اور باون اوتار لیکر راجا بل سے تجھے دان میں لیا تھا اس لیے تیرے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں ہو سکتا تجھکو ان کا پتہ ضرور معلوم ہوگا کیونکہ تیرے اوپر اپنے چرن رکھکر گئے ہیں ہم کو اپنے اوپر کرپا ور سمجھکر جلدی ان کا پتہ بتا دے۔

دوہا	چرن کمل جگدیش کو سدا رہے تم شیش		ناکھن ایش بتائے کے ہم سے لیوا شیش	

اسے راجا جب بہت پوچھنے پر بھی کسی نے پتا شیام سندر کا نہیں بتلایا تب بہت بلاپ کرکے چاروں طرف ان کو ڈھونڈھنے لگیں اُن کی یہ دشا دیکھکر سب پشو اور پنچھی اور برچھ اُس بن کے اتنا سوچ کرتے تھے کہ جس کا حال کہا نہیں جاتا اُسی وقت ایک گوپی نے شری کرشن جی کے پانوں کا چنہ دیکھکر سب گوپیوں کو دکھلایا وہ نشان دیکھتے ہی سب گوپیوں نے وہاں کی دھور اُٹھا کر اپنی اپنی آنکھوں سے لگائی اور اُس پرتھوی کو چوم کر کہنے لگیں کہ بھلا اُس چیت چور کا پتا تو لگا کہ اسی طرف کو گیا ہے پھر تو سب گوپیاں اُس چرن کو دیکھتی ہوئی آگے کو چلیں جب تھوڑی دور اور بڑھیں تب ایک استری کے پانوں کا بھی نشان دیکھ پڑا جب اُس کو دیکھکر گوپیوں کو بہت ڈاہ پیدا ہوا تب بڑے دُکھ سے آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو شیاما اُن کو بہت پیاری ہے جو اُس کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں شیاما نے پچھلے جنم میں شری مہا دیو اور پاربتی جی کا بڑا تپ کیا تھا جو اکیلے میں شیام سندر کے ساتھ سُکھ اُٹھاتی ہے اور ہم لوگ اُن کے برہ میں رات کو بھٹکتی پھرتی ہیں۔ دوسری سکھی بولی کہ شری کرشن جی کا دھیان اور اسمرن کرنیوالا مکت پدوی پاتا ہے لیکن شیاما کی برابری وہ بھی نہیں کر سکتا کہ وہ نند کمار کا مُنھ چوم کر اپنا جنم سوارتھ کرتی ہے۔

دوہا	وہ ایسی بڑبھاگ ہے سندر سُکھ سُجان		ناکھن پربھُ کے سنگ میں کرے ادھر مدھو پان	

اسی طرح سب نے سوچ کرتے ہوئے تھوڑی دور آگے جاکر کیا دیکھا کہ وہاں رادھا پیاری کے پانوں کا چنہ نہیں ہے کیول موہن پیارے کے چرنوں کا چنہ دکھلائی دیتا ہے تب آپس میں کہنے لگیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے موہن پیارے اسنیہ کے بس ہوکر رادھا پیاری کو اپنے کندھے پر چڑھا کر لیگئے ہیں جب تھوڑی دور اور آگے جاکر گھاس جمی ہونے سے کچھ نشان پانوں کا زمین پر نہیں دیکھ پڑا تب بہت بیاکل ہوکر وہاں سے پھرنے لگیں تب ایک جگہ نرم نرم پتوں کے بچھونے پر رادھا پیاری کا چوڑا اور درپن پڑا ہوا پہچان کر ایک سکھی نے کہا کہ اے سکھی یہاں من ہرن پیارے نے بیٹھکر رادھا پیاری کا سنگار کرکے اُنکی چوٹی پھولوں سے اپنے ہاتھ سے گوندھی ہے اُسوقت پیچھے بیٹھے سے موہن پیارے کا مُنھ رادھا پیاری کو نہیں دکھلائی دیا اُس سے اُسنے درپن لیکر دیکھا تھا جس میں اُنکی موہنی مورت مجھے دکھلائی دیکر میرا چندر مُکھ اُنکو دیکھ پڑے یہ بات سنتے ہی سب برجبالا سوتیا ڈاہ سے اور بھی زیادہ بیاکل ہوکر موہن پیارے کو ڈھونڈھتی ہوئی تھوڑی دور اور آگے گئیں تو کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اکیلی بن میں کھڑی ہوئی ہاتھ پسارے ایسا رو رہی ہے جیسے سانپ من کھو جانے سے بیکل ہو جاتا ہے اور شیاما کا بلاپ دیکھکر سب پشو اور درخت اُس بن کے روتے تھے اور شیاما رو رو کر کہتی تھی کہ ہے پران پیارے رات کو مجھے اکیلے بن میں چھوڑ کر کہاں چلے گئے اپنی داسی سمجھکر میری سُدھ لیو رادھا پیاری کو دیکھتے ہی سب برجبالا ایسی خوش

ہوئیں جیسے کسی کا گیا ہوا مال آدھا مل جائے۔

دوہا جبت تت تے دھائیں سبے برج سندرا کلائے ‖ بیاکل لکھ آت لاڈلی لینھو کنٹھ لگائے

سورٹھہ کہاں گئے گوپال بار بار پوچھت سبے ‖ مرچھہ پری تہہ کال مکھ تے بچن نہ ادہی

جب للتا آدک گوپیوں کے دیکھنے سے رادھا پیاری کا رونا کچھ کم ہوا تب ٹھنڈھی سانس لیکر بولی۔

دوہا کا پوچھو موسوں سکھی موہن کی ٹھراے ‖ نہیں جانوں وہ کت گئے موہو کو چھٹکائے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت شری رادھا مہارانی کے چھوڑ جانے کا کارن یہ ہے کہ جب شیام سندر نے شری رادھا جی سمیت انتردھیان ہوکر بہت گہنا پھولوں کا بنا کر شیاما کو پہنایا اور اس سے بھوگ اور بلاس کرکے بہت سکھ دیا تب شیاما نے ابھمان کی راہ سے بچار کیا کہ میرے برابر کوئی دوسری استری سندر نہ ہوگی موہن پیارے کو میں نے بس کرلیا۔ انھوں نے کیول میری پرسنتا کے واسطے برجبالاؤں کو بلا کر راس منڈل کیا تھا کیونکہ سب کو چھوڑ کر مجھی کو اپنے ساتھ لائے ہیں ایسا سمجھکر رادھا پیاری بولی کہ اے من موہن پیارے میرے پاؤں ناچنے اور راہ چلنے دکھنے لگے اسلیے مجھ سے پیدل نہیں چلا جاتا مجھے اپنے کندھے پر چڑھا کرلے چلو یہ بات سنتے ہی گرب پرہاری بھگوان نے جانا کہ اس نے میری مہانہ جان کر ابھمان کیا اس لیئے کچھ ڈنڈ اس کا کرنا چاہیے ایسا بچار کر شیام سندر نے اپنی پیٹھ جھکادی اور مسکرا کر رادھا جی سے کہا کہ آؤ میرے کندھے پر چڑھو جیسا شیاما نے ایک پیر اٹھا کر کندھے پر بیٹھنا چاہا ویسے آپ انتردھیان ہوگئے تب شیاما اسی طرح کھڑی رہ گئی۔

دوہا چکت بھئی تبہ ناگری کہاں گئے بھج شیام ‖ من ہی من پچھتات ات بھولی تن سدھ بام

سورٹھہ میں کینھو ابھمان نار بدھہ اوچھی سدا ‖ دے برہہ پریم سجان جان گئی موچیت کی

دوہا ماکھن پرپھُو کو برہ دکھ کاسوں برنو جاے ‖ اپنو دوش بچار کے بار بار پچھتائے

اے راجہ جب گوپیوں نے دھیرج دے کر رادھا پیاری سے پوچھا تب اس نے اپنے ابھمان کرنے اور شیام سندر کے انتردھیان ہونے کا حال جیوں کا تیوں کہکر سنایا جب گوپیوں نے شیاما کو بھی اپنی طرح برہ کی آگ میں جلتے ہوئے دیکھا تب بلاپ کرکے بولیں کہ اے رجناتھ تمھارے بجوگ میں ہم کو ایک ساعت کلپ کے برابر معلوم ہوکر پران نکلا چاہتا ہے جلدی دیال ہوکر درشن دو جب بہت ڈھونڈھنے پر بھی کہیں پتا ان کا نہ پایا تب تراس ہوکر بلاپ کرنے لگیں۔

کبت

برہانل ڈاڑھی سب ٹھاڑھی سی گریں بھوم گاڑھی پیر باڑھی بچ ہاتھ دھنیں ماتھ ہی
موہن کے ہیت میں اچیت ہوئے پکار اٹھیں اب سدھ لیت ناہماری پران ناتھ ہی
کیسی گت کینھ دین شکھد پربین کاتھ کے بلدیویں جیسے بن پاتھ ہی
دسہہ سموئیں دوو نین سے کھوئیں ات برہ بھوئیں گوپی روئیں ایک ساتھ ہی

اسوقت ایک گوپی چوڑی چترتھی بولی کہ سنو پیاریو اس رونے دھونے سے کچھ کام نہیں نکلتا جب وہی کرپاندھان یاد کر کے

اپنا درشن دینگے تبھی مل سکتے ہیں نہیں تو اُن کا پتہ لگنا کٹھن ہے اس لیے سب گوپی ایک جگہ بیٹھ کر اُن کا دھیان اور اسمرن کرو تو یقین ہے کہ وہ دُکھ بھنجن نند نندن دیال ہو کر اپنا درشن دینگے یہ بات سنتے ہی برجبالا جمنا کنارے جہاں شیام سندر سے الگ ہوئیں تھیں دیا کر ان کی چرچا آپس میں کرنے لگیں اور اُس سُکھ کے استھان چبوترے کو دیکھکر بولیں کہ اے من ہرن پیارے جب سے تم نے برج میں جنم لیا تب سے سدا ہماری رچھا کر کے ہم کو سُکھ دیا آج کیوں اتنے کٹھور اور نردئی ہو کر ہم کو دُکھ کے سمدر میں ڈبوتے ہو جو تم کو ہمارا پران ہی لینا تھا تو پہلے ہی گووردھن پہاڑ ہمارے اوپر کیوں نہ گرا دیا ایسے جینے سے مرنا اچھا ہے پھر گوپیوں نے جوگ مایا کو جو بہت طرح کا روپ رکھ لیتی تھی اپنے ساتھ لیا اور آپس میں شری کرشن جی کی بال لیلا کرنے لگیں اُس میں ایک برجبالا نے آپ شری کرشن بنکر جوگ مایا کو پوتنا بنایا اور دودھ پیتے وقت چھاتی کی راہ سے پران اُس کا نکال لیا جب دوسری جسودا بنکر دہی متھنے لگی اور کرشن روپ برجبالا نے دہی اور مٹھے کا برتن توڑ کر گوال روپ گوپیوں سمیت ماکھن کھانا شروع کیا تب جسودا نے کرودھ کر کے اُن کو اوکھل سے باندھ دیا اس وقت کرشن روپ گوپی نے جملا اور ارجن دونوں درخت جو جوگ مایا بنی تھی اکھاڑ ڈالا جب اس طرح جوگ مایا نے بتسا سُر بکاسُر اگھاسُر اور ترناورت راچھس بنکر کرشن روپی برجبالا کو مارنا چاہا تب کرشن روپ گوپی نے اُس کو مار گرایا پھر جوگ مایا نے بہت گئوویں وہاں پرگٹ کردیں تب کرشن روپ گوپی اُن کو چرانے لگی جب جوگ مایا نے کالی ناگ بنکر پھنکار مارنا شروع کی تب کرشن روپ برجبالا نے اس کے ناتھ ڈالا دوسری گوپی نے بہت کپڑا لپیٹ کر گووردھن پہاڑ بنا دیا تب کرشن روپ برجبالا نے اُس کو اُنگلی پر اُٹھا لیا اور پانی کی جگہ اُس پہاڑ پر درختوں کا پتا برسایا جب درخت کے ہلنے اور پتوں کے گرنے سے آواز ہوتی تھی تب سب برجبالا اُس کو موہن پیارے کے پاؤں کا کھٹکا سمجھ کر کہتی تھیں کہ اے شیام سندر دیکھو تمھاری یاد اور چرچا کر کے ہم لوگ اپنے من کو دھیرج دیتی ہیں اب تم جلدی اپنی موہنی مورت ہم کو دکھلاؤ۔

دوہا

ماکھن پربھ کے روپ گن دھیان دھرے جو کوے	مگن ہوے دُکھ سو بچ سب یہ سُکھ پاوے سوے

اے راجہ اس وقت گوپیوں نے بال چرتر شری کرشن جی کا کر کے ایسا من اُس میں لگایا کہ اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ اُن کو بھول گئی۔

ادھیاے اکتیسواں

بلاپ کرنا گوپیوں کا شری کرشن جی کے برہ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت جب پھر گوپیوں کا چت کچھ ٹھکانے ہوا تب جمنا کنارے بیٹھکر کہنے لگیں کہ اے پریتم جب سے تم برج میں آئے تب سے ہم لوگوں کو ہر روز نئے نئے سکھ دکھلاتے جن ہاتھوں سے تم نے لچھمی کو دان دے کر اُن کو اپنے چرنوں میں باس دیا ہے وہی ہاتھ اپنی داسیوں کے ماتھے پر رکھیے۔

کبت

جاہی ہاتھ دھنکھ چڑھایو بن سیتا یت جاہی ہاتھ راون سنگھار لنک جاری ہے
جاہی ہاتھ تاریو اوُباریو ہاتھ ہاتھی گہہ جاہی ہاتھ سندھ متھ لچھمی نکاری ہے
جاہی ہاتھ کر کو اُٹھائے گردھاری بھیو جاہی ہاتھ نند کاج ناتھیو ناگ کاری ہے
ہوں تو اناتھ ہاتھ جوڑ کیوں دینا ناتھ وہی ہاتھ میرو ہاتھ گہنے کی باری ہے

جس دن سے ہم لوگوں نے تمھاری موہنی مورت دیکھی ہے اُس دن سے ہمارا دھیان اور پران تمھارے چرنوں میں رہ کر دنیا کے کاموں میں نہیں لگتا ہم کو بہت دین اور دُکھی جان کر اپنا چندر مُکھ دکھلاؤ ہماری آنکھیں جو روتے روتے جل رہی ہیں اُن کو ٹھنڈی کرو جو تھیں اپنے برہ میں ہم لوگوں کو مارنا ہی تھا تو راچھسوں کے ہاتھ اور داوانل آگ۔ اور کالی ناگ کے زہر اور اندر کے کوپ سے کیوں بچایا جو تم نند اور جسودا کے بیٹے ہوتے تو ایسی کٹھورتائی نہ کرتے نہ معلوم کس کے جنے ہو تمھارے برہ میں ہمارا ہردے جل رہا ہے اس سے دُکھی ہو کر یہ کٹھور بچن تم کو کہتی ہیں ہمارے من کا حال تم کو اچھی طرح معلوم ہوگا۔

دوہا

تہوں تو رجیو نہیں بیر کرت کہہ کاج	دہی دودھ لیجات تھے ماکھن پر یہ بیچ راج

یہ بات سن کر دوسری گوپی بولی کہ سنو پیاریو اُن کو طعنہ مارنے سے کبھی نہ پاؤگی وہ کیول بنتی کرنے سے پرسن ہوں گے کیوں کہ ان کا نام دین دیال ہے۔

دوہا

ماکھن پر بھو بنتی کرو سبتے ملیں گے آسرے	تب اُن سب گوپن کہیو ناہیں اور اُپاے

یہ بات بچار کر سب برجبالاؤں نے کہا کہ اے شیام سندر تم کیول نند اور جسودا جی کے بیٹے نہیں ہو تم کو شری برہما جی اور شری شیو جی آدی دیوتا پرتھوی کا بھار اُتارنے اور جگت کے جیوؤں کی رچھا کرنے کے واسطے چھیر ساگر سے بنتی کر کے بلا لائے ہیں اے پران ناتھ ہم لوگوں کو یہ بڑا آشچریہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تم ایسی اَبلا اور دُکھیاریوں کا پران لیتے ہو تو پھر رچھا کس کی کروگے ہم استریوں کا پران مارنے میں تم نے شور بیرتا کچھی ہے اسے من ہرن پیارے تمھاری مند مند مُسکان اور ترچھی چتون اور بھوہنہ کی مٹک اور گردن کی لٹک باتوں کی چٹک اور مکھار بند کی چمک جب ہم لوگوں کو یاد آتی ہے تب چت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا جب تم بن میں گئو چرانے جاتے تھے تب چار پہر دن تمھارے برہ میں ہم کو چار جگ کے برابر بیتتا تھا پھر شام کے وقت تمھارا چندر مُکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر کے کہتی تھیں کہ برہما بڑے مورکھ ہیں جنھوں نے آنکھوں کے اوپر پلک بنا دی کہ پلک مارنے سے اتنی دیر تک تمھاری موہنی مورت نہیں دکھلائی پڑتی اے جگت پالک جن چرنوں کا دھیان شری برہما جی اور شری مہادیو جی آدک آٹھوں پہر اپنے ہردے میں کرتے ہیں

انھیں چرنوں کا درشن دے کر ہماری اِچھا پوری کرو وہ چرن کیسے ہیں کہ جن کے دیکھنے اور ڈنڈوت کرنے سے
بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور لچھمی جی اپنے ہاتھ سے اُن چرنوں کو دباتی ہیں اے شیام سندر
جب تمھارے برہ میں ہمارا پران نکل جائے گا تب پیچھے سے امرت پلا کر کیا کروگے اب تک کیول تمھارے
ملنے کی آشا سے اپنے پران رکھے ہیں اپنی چھب دکھلا کر ہمارا کام روپی دُکھ چھڑاؤ اور بنسی کی آواز سنا کر چیتا
ہماری مٹاؤ رات کے وقت استریوں کو کوئی اکیلے نہیں چھوڑ دیتا ہے جس طرح تم شری لچھمی جی کو دن رات
چھاتی سے لگائے رہتے ہو اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی اپنے چرنوں سے الگ مت کرو نردئی پن چھوڑ کر جلدی
اپنا درشن دیو تمھارا نام جگت میں گوپی ناتھ پرگٹ ہے اپنے نام کی لجا کرو یا اپنا نام گوپی ناتھ مت رکھو تم اپنے شیام
رنگ کی طرح من بھی کالا کر کے ایسا نردئی پن کرتے ہو جو ہم کو برہ ساگر سے باہر نہیں نکالتے اور تمھیں ڈھونڈھتے
وقت ہمارے پاؤں میں کانٹے چبھتے ہیں تسپر بھی تم کو دیا نہیں آتی ہم لوگوں کو اپنے دُکھ پانے کا اتنا سوچ تو
نہیں ہے لیکن تمھارے کمل ایسے چرنوں میں رات کو بھاگتے وقت جو کانٹے چبھتے ہوں گے وہ ہمارے کلیجے
میں سالتے ہیں کس واسطے کہ تمھارے چرنوں کا باس ہردے میں رہتا ہے اس لیے تم جلدی یہاں چلے آؤ تو
تمھارے نرم نرم پاؤں اپنی نرم نرم چھاتیوں سے لگا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کریں یا تم کہیں بیٹھ کر رات بتاؤ جس میں
تم کو دُکھ نہ ہو تم کو دُکھ پہونچنے سے ہمارا پران نکل جائے گا اپنی جان میں ہم لوگوں نے کچھ اپرادھ تمھارا نہیں
کیا پھر کس واسطے دُکھ مان کر اتنی کٹھورتائی کرتے ہو جو اس واسطے ہمارے اوپر کرودھ کیے ہو کہ بنا حکم اپنے
پتیوں کے تم لوگ رات کو میرے پاس کیوں چلی آئیں اس بات میں بھی ہم لوگوں کا دوش نہیں کس واسطے
کہ تمھاری بنسی سُن کر بڑے بڑے دیوتا اور رکھیشوروں کا چیت ٹھکانے نہیں رہتا اور اُس کی دُھن سننے سے
دیو کنیا موہت ہو کر اپنے کو سنبھال نہیں سکتیں ہم لوگوں کی کیا سامرتھ ہے جو مُرلی سُن کر اچیت نہ ہو جائیں جو
تم یہ کہو کہ تمھاری کام روپی اگن اپنے اپنے پت سے بھینٹ کرنے میں بجھ جائے گی تو ایسا سمجھنا نہ چاہیے
کیونکہ اگر ہماری اگن اُن سے بجھنے جوگ ہوتی تو ہم اپنے پت کو چھوڑ کر تمھارے پاس کیوں آتیں اے دینا ناتھ جو
ہم لوگوں کی پریت منسا باچا کرمنا سے تمھارے چرنوں میں ہو تو اپنا درشن دے کر ہمارا دُکھ ہرو۔

	دوہا	
انگ انگ سب درگ بھیو مور پنکھ کی بھانت		لکھن پربھو آلو سندر سُکھ مُسکات

اے راجہ جب یہ سب بنتی اور بلاپ کرنے پر بھی شیام سندر کا درشن نہیں مِلا تب سب
گوپیوں نے بیاکل ہو کر ملنے کا بھروسا چھوڑ دیا اور مرچھیت ہو کر زمین پر گر پڑیں اور بہت بلاپ
سے رو کر کہنے لگیں کہ اے مادھو اے مکند اے نند لال اے موہن پیارے اب ہم لوگ تمھارے
برہ میں اپنا پران دیتے ہیں جیسا اُچت جانو ویسا کرو۔

ادھیائے بتیسواں ۳۲

پرگٹ ہونا شری کرشن جی کا گوپیوں کے بیچ میں

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب اسی طرح بہت بلاپ کرتے کرتے سب برجبالا مردے کے برابر ہوگئیں تب اُن کو بچی پریت نے شیام سندر کے انتہ کرن میں اثر کیا جب شری کرشن جی نے دیکھا کہ یہ اب میرے برہ میں مرنا چاہتی ہیں تب اچانک اُسی جگہ شیام سندر نے پیتامبر اور بیجنتی مالا پہنے ہوئے اس طرح پرگٹ ہوکر درشن دیا کہ جس طرح نٹ لوگ اپنے کرتب سے انتردھیان ہوکر پرگٹ ہوجاتے ہیں۔

کبت

راکھیں گی نہ پران یہ جان کے کنور کان پرگٹے سجان بیچ تان بان مارے ہیں
لکھت ہی گوپکن کے برند میں آنند بڑھیو مند مسکات برج چندیوں نہارے ہیں
بھنے بلدیو کہیں بانی سدھا سانی سنو سکل سیانی تم بے دُکھ بھارے ہیں
گلے مال ڈارے مُکھ پیت پٹ دھارے بیاکت پکارے ہم رینا تھارے ہیں

اے راجہ اپنے چت چور کو دیکھتے ہی سب برجبالا سچیت ہوکر اس طرح اُٹھ کھڑی ہوئیں کہ جس طرح مُردے کے بدن میں جان آجاوے اُس وقت جیسی خوشی سب گوپیوں کو موہن پیارے کا درشن پانے سے ہوئی اُس کا حال برن نہیں ہوسکتا اس آنند کا سُکھ وہی آدمی جانتا ہے جس کا بچھڑا ہوا پیارا بہت دنوں بعد آملے گوپیاں کام روپ سانپ کے ڈس جانے سے کمھلا گئی تھیں جس طرح امرت برسنے سے سوکھے درخت ہرے ہوجاتے ہیں اُسی طرح موہنی مورت کی امرت روپی درشٹ پڑنے سے اُنکے بدن میں جان آگئی جیسے رات کو کمل کا پھول کمھلایا ہوا رہ کر پربھات سمے سورج کے پرکاش سے پھولجاتا ہے ویسے ہی گوپیاں جو مُرجھائی ہوئی تھیں برندابن بہاری کا سورج روپی کنڈل دیکھتے ہی خوشی سے پھول گئیں جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی تھاہ پاکر خوش ہوجاتا ہے اُسی طرح گوپیوں نے جو شری کرشن جی کے برہ ساگر میں غوطہ کھا رہی تھیں اُن کو دیکھتے ہی کنارے لگ گئیں اور چاروں طرف سے موہنی روپ کو گھیر لیا۔

دوہا

کام تاپ سے بام اک لگی شیام اُر جائے
جیون چندن کے برچھ میں سرپ ہت لپٹائے

اے راجہ اسی طرح کسی برجبالا نے شیام سندر کے بدن سے لپٹ کر اپنی چھاتی ٹھنڈی کی اور کسی نے اُن کا منھ چوم کر اپنے منورتھ کے پھلوں سے جھولی بھر لی اُس وقت شیاما بولی کہ اے پران ناتھ ہم لوگ تمھارے پریم میں لوک لاج چھوڑ کر یہاں آئیں اور تم ہم کو کیلی چھوڑ کر انتردھیان ہوگئے یہ کون نیاؤ کی

بات ہے پرنتو ابن بہاری نے کہا کہ تم کو رات کے سمے اپنے گھر سے بن میں چلے آنا اُچت نہ تھا تم لوگ وہاں بیٹھی ہوئی میرا دھیان اور اسمرن کرتیں تو میں بہت خوش ہوتا یہ کہکر موہن پیارے نے رادھا پیاری کو گلے سے لگا لیا اور میٹھی میٹھی باتیں کہکر سب گوپیوں کو خوش کر دیا تب ایک گوپی نے کمل کا پھول موہن پیارے کے ہاتھ سے چھین لیا دوسری برجبالا اُن کا ہاتھ پکڑ کر بڑے پریم سے بولی کہ اے چت چور اتنی دیر تک تم کہاں رہے دوسری گوپی نے اپنا مکھ چندر مکھ سے ملا کر اُن کا جوٹھا پان پریم کے مارے کھا لیا دوسری برجبالا تصویر کی طرح کھڑی ہو کر اُن کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے پینے لگی دوسری برجبالا نے شیام سندر کا منہ چومتے وقت اُن کا ہونٹھ اپنے ہونٹوں سے دبا لیا دوسری سکھی بولی کہ تم بہت بھاگ کر چلے جاتے تھے اب میرے ہردے سے باہر جاؤ گے تو میں جانوں گی کہ تم بڑے زبردست ہو دوسری برجبالا اپنا ہاتھ اُن کے کندھے پر رکھکر اُن کی چھب دیکھنے لگی جب یہ دشا گوپیوں کی دیکھکر گوپی ناتھ اُن کو جمنا کنارے لے گئے تب ایک گوپی نے بڑے پریم سے اپنی اوڑھنی بچھا کر شیام سندر کو اُس پر بیٹھالا اور سب گوپیوں نے اُن کو اس طرح چاروں طرف سے گھیر لیا کہ جس طرح چندرما کے آس پاس تارے رہتے ہیں اور گوپی بولی کہ تم کپٹ کر کے پرایا تن اور من ہر کسی کا گن نہیں مانتے آج ہماری اِچھا پوری کرو نہیں تو تمہارے اوپر اپنا پران دیدیں گے جب ایسا کہکر سب برجبالاؤں نے اُس چاندنی کی شوبھا دیکھنے اور شیتل مند سگندھ ہوا لگنے سے کاماتر ہو کر شیام سندر سے بھوگ کی اِچھا کی تب بیکنٹھ ناتھ انترجامی بھگت ہتکاری نے اُن کا کام پورا کرنے کے واسطے جتنی گوپیاں تھیں اتنے روپ اپنے دھارن کر لیے اُس وقت گوپیوں نے اپنی اپنی اوڑھنی اُتار کر بالو پر بچھا دی اور اُس کومل بچھونے پر موہن پیارے کو بٹھا کر کام روپی باتیں اُن سے کرنے لگیں تب شیام سندر نے پہلے بال لیلا کا سُکھ اُن کو دکھلا کر پھر کشور اوستھا اپنی بنالی اور سب گوپیوں سے الگ الگ گندھرب بیواہ کر کے اُن کی منو کامنا پوری کی اُس وقت بڑے آنند میں ایک برجبالا جو ترچھی چتون سے دیکھ رہی تھی بولی کہ اے پران ناتھ تم بڑے ہٹی اور نردئی ہو اور سب برجبا سیدھی اور بھولی تمہارے چھل میں آکر دھوکھا کھاتی ہیں اور میرا من تم سے بولنے کو نہیں چاہتا لیکن کیا کروں تمہاری موہنی مورت دیکھ کر بنا بولے رہا نہیں جاتا دیکھو جب تم انتردھیان ہو گئے تھے تب ہم لوگوں نے تمہارے برہ میں کتنا دکھ اُٹھایا پھر اس طرح پرگٹ ہو گئے جانو کہیں نہیں گئے تھے تمھیں من میں کپٹ رکھنا اور گن چھوڑ کر روگن کی طرف اچت نہیں ہے یہ بات سُن کر دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی تم چپ رہو اپنے کہنے سے کچھ شوبھا نہیں ہوتی دیکھو میں شری کرشن جی کے منہ سے ہی اُن کی کٹھورتائی کا حال کہلانے [illegible] ایسا کہکر اُس گوپی نہایت چنچل نے مسکرا کر پوچھا کہ اے موہن پیارے دنیا میں چار طرح کے آدمی ہوتے ہیں ایک وہ کہ جیسے دو آدمی آپس میں پریت رکھکر ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کے بدلے نیکی کرے دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریم ہو اور دوسرا پریم نہ رکھتا ہو تیسرا وہ کہ بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کیسے چپ رہتا وہ کہ نیکی کرنے پر بھی جان بوجھ کر اُس کے ساتھ برائی کرے تبلاؤ ان چاروں میں سے کس کو اچھا اور کس کو بُرا کہنا چاہیئے یہ سُنکر شیام سندر بولے کہ تم نے بہت اچھی بات گیان بڑھانے والی پوچھی ہے

میں آپ چاہتا تھا کہ سنساری لوگوں کا کچھ حال تم سے کہوں اب اپنے سوال کا جواب مَن لگا کر سنو کہ جو آدمی آپس
میں نیکی کے بدلے نیکی کرتے ہیں اُن کو دنیا میں اچھا سمجھنا چاہیئے جیسے سنساری لوگ بیوہار آدک میں ایک دوسرے
کے گھر بینا اور بھاجی دیتے ہیں لیکن پریت ہمیشہ بنی نہیں رہتی دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریت ہو اور
دوسرا آدمی اُس کے ساتھ پریت نہ رکھے جیسے ماتا پتا بیٹے کو بہت پیار کرتے ہیں لیکن بیٹا اُن سے اتنا پریم نہیں
رکھتا تیسرے جو آدمی بغیر اپنے مطلب کے سب کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اُس کو بادل کی طرح سمجھنا چاہیئے
جس طرح وہ پانی برس کر سب چھوٹوں اور بڑوں کو سکھ دیتا ہے اور اُس کے بدلے کسی سے کچھ نہیں چاہتا
یہی حال پرم ہنس اور دھاتما لوگوں کا بھی سمجھو کہ وہ لوگ اپنی سامرتھ بھر دوسرے کا بھلا کر کے اُس سے کچھ
چاہنا نہیں رکھتے چوتھے جو آدمی بھلائی کے بدلے جان بوجھکر اُسکے ساتھ بُرائی کرتا ہے اُس کو دشمن سمجھنا چاہیئے
وہ آدمی کرتگھن (احسان فراموش) اور ادھرمی کہلاتا ہے یہ بات سُن کر سب برجبالا آپس میں ایک دوسرے
کا منھ دیکھ کر ہنسنے لگیں اور ایک گوپی نے دوسری گوپی سے اشارہ سے بتلایا کہ شری کرشن جی چوتھے آدمی کی
طرح ہیں تب موہن پیارے بولے کہ تم لوگ ہنسکر مجھے کیا کہتی ہو نرگن روپ آتما رام ان چاروں سے الگ
رہ کر کسی کے ساتھ کچھ پریت نہیں رکھتا مجھ سے جو کوئی جس بات کی چاہنا کرتا ہے اُس کی اچھا پوری کر دیتا ہوں
اور بشو مبھر نام سے سب جیوں کا پالن کر کے ایک ساعت کسی جیو کو نہیں بھولتا اور کسی سے کچھ چاہنا نہ رکھکر
کیول سچا پریم اُس کا چاہتا ہوں اور اے گوپیو تم لوگ مجھ سے پریت رکھتی ہو اس لیے یہ بات کہتا ہوں
جس طرح سنساری آدمی گاڑے ہوئے مال کو آٹھوں پہر یاد رکھ کر اُس کا حال کسی سے نہیں کہتا اسی طرح
جو آدمی مجھ سے گپت پریت رکھ کر میرے چرنوں میں اپنا من لگائے رہتے ہیں اُن کو میں بہت پیار
کرتا ہوں ۔

	دوہا	
جیوں نردھن دھن پائیکے بھید نہ کاہو دیت		ماکھن پربھ گوپال سوں یا بدھ راکھو ہیت

جو تم لوگ ایسا کہو کہ منسا باچا کرمنا سے ہم لوگ تمھارے چرنوں میں دھیان لگائے رہتی ہیں پھر تم ہم کو
چھوڑ کر کیوں انتردھیان ہو گئے تھے تو اس کا یہ کارن ہے کہ ہم نے تمھاری پریت کی پرچھالی تھی تم لوگ
اس بات کا کچھ بُرا نہ مان کر میرا کہنا سچ جانو کہ میں پریم بڑھانے کے واسطے تم لوگوں سے انتردھیان ہو گیا تھا
جس طرح جاڑے میں دھوپ اچھی معلوم ہوتی ہے اسی طرح اپنے متر سے الگ رہنے میں پریم بہت ہوتا
ہے اے گوپیوں تمھارے پریم اور دھیان کرنے سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن تم لوگ اپنے کل اور
پریوار کی لاج چھوڑ کر یہاں رات کے وقت جو چلی آئی ہو یہ بات اچھی نہیں کی ایسا کرنے میں نہ ہم خوش
ہوئے نہ دوسرے کو یہ بات اچھی معلوم ہوگی جب تک آدمی جنم لے کر جیتا رہے تب تک کوئی کھوٹا کام
دوسروں کے ہنسنے کا نہ کرے جو مَن اپنا بُرا کام کرنے کے واسطے چاہے تو بھی گیان کے آنکس سے من کو

روکے جس میں کوئی اُس کو بُرا نہ کہے اور یہ بھی میں جانتا اور سمجھتا ہوں کہ کام روپی پریم بڑھنے سے شرم کی بیڑی ٹوٹ جاتی ہے اور اُس کو کسی کا سمجھانا اثر نہیں کرتا تم لوگوں کی پریت اور بلاپ کرنے کا حال میں نے آنکھوں سے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تم لوگوں نے مایا روپی بیڑی سنسار کی جو کبھی پرانی نہیں ہوتی توڑ کر میرے ساتھ ایسی اچھی پریت کی ہے جیسے مہادرودری بہت دولت پاوے اس لیے میں تم سے اُرن نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

جیسے آئیں میرے کاج		چھوڑ لوک اور بید کی لاج	
جیوں بیراگی چھوڑے گیہہ		من دے ہر سوں کرے سینہہ	
میں کا تمہری کروں بڑائی		موسے پلٹو دیو نہ جائی	

اے پران پیاریو جو میں برہما جی کی عمر تک یہاں رہ کر ایک ایک گوپی کی سیوا جنم بھر کروں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتا اس لیے میں تمہارا رنیا ہوں۔

دوہا

اب تم رہو اُداس مت من میں کرو ہلاس		مہاراس اب ساج کے پورن کرہوں آس	

ادھیائے تینتیسواں ۳۳

مہاراس کرنا شری کرشن جی کا گوپیوں کے ساتھ

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت جب شیام سندر نے یہ بچن پریم بھرا ہوا کہکر گوپیوں کو دھیرج دیا تب سب برجبالا بڑی خوشی سے شیام سندر کا ہاتھ پکڑ کر ناچنے لگیں اتنی کتھا سن کر راجہ پرچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج راس لیلا میں جس گوپی کا ہاتھ مُرلی منوہر پکڑے تھے اُس کا بدن موہن پیارے کے بدن سے اسپرش ہوتا تھا اور سب گوپیوں کی کامنا کس طرح پوری ہوئی شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پربرہم پرمیشور کی لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا مرلی منوہر نے دو دو گوپی کے بیچ میں ایک ایک روپ اپنا پرکٹ کرکے داہنے اور بائیں ہاتھ میں دونوں گوپیوں کا ہاتھ پکڑے منڈل باندھ کر راس لیلا کی تھی لیکن اُن کی مایا سے سب گوپیاں بہت روپ دھارن کرنے کا حال نہ جان کر یہ جانتی تھیں کہ راس بہاری ہمارے ہی ساتھ ناچتے ہیں اور اُس آنند روپی ناچ میں ہاتھ اور پاؤں کی ٹھوکر دے کر بدن سے بدن رگڑنا اور بھونہہ مٹکا کر کٹاچھ کرنا اور گردن ٹیڑھی کرکے کنڈل ہلانا جو جو باتیں راس اور بلاس میں چاہییں وہ سب مُرلی منوہر گوپیوں کے ساتھ اور گوپیاں مرلی منوہر کے ساتھ کرتی تھیں اُس وقت سو بھا شیام سُندر کی کیسی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے نہلی انولوں کی مالا میں نیل من رہتا ہے اور ناچنے سے شیام سندر کے کانوں کا کنڈل کیسا اچھا لگتا تھا کہ جیسے شیام گھٹا میں

سری کرشن مہاراج کا طرح طرح روپ بناکر گوپیوں کے ساتھ راس لیلا کرنا

بجلی چمکتی ہے اُس وقت برہماجی اور مہادیوجی آدک دیوتا اور رکھیشوروں نے پرمیشور کا دھیان چھوڑ دیا اور اُس لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے اپنی اپنی استریوں سمیت بمانوں پر بیٹھکر برندابن میں آئے اور آکاش سے شیام سندر اور گوپیوں پر پھول برسا کر رچیالاؤں کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور گندھربوں نے بہت طرح کا باجا بجا کر گانا شروع کیا اور دیوکنیا اور اپسرا اس لیلا کی شوبھا دیکھتے ہی کام روپی ندمیں ایسی اچیت اور موہت ہوگئیں کہ اُن کی کمر کا گھونگھرو کھل کر گر پڑا اور تن من کی سُدھ جاتی رہی۔

دوہا

دیوراج شوبھت سرس اندرانی کے سنگ	ماکھن پریتھ کے درس کو بھنست نین سب انگ

چندرما اور تارا گن وہ آنند دیکھتے ہی تصویر کی طرح کھڑے ہو گئے اور اُن میں آگے چلنے کی سامرتھ نہیں رہی اور چندرما نے خوش ہو کر اپنی کرن سے راس منڈل پر امرت برسایا چندرما کے کھڑے رہنے سے وہ رات چھ مہینے کے برابر ہو گئی لیکن کرشن بھگوان کی مہما سے رات بڑھنے کا حال کسی نے نہیں جانا اس رات کا نام سنسار میں پریم رات پرکٹ ہوا اے راجہ ناچنے کی محنت سے گوپیوں کے منھ پر پسینہ نکل کر بکھرے ہوئے بالوں میں کیسا اچھا لگتا تھا جیسے کالے کالے سانپ اوس کی بوند چاٹنے آئے ہیں اُس وقت شیام سندر اپنے پیتامبر سے ان کا پسینا پوچھ دیتے تھے اور گوپیاں ناچتے ناچتے تھک کر رسک بہاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے زمین پر بیٹھ جاتی تھیں لیکن ناچنا تال اور سُر کا نہیں بگڑتا تھا کوئی گوپی اپنا ہاتھ موہن پیارے کے سر اور کندھے پر رکھکر کہتی تھی کہ ناچتے ناچتے میرا پاؤں دُکھنے لگا ذرا سستا کر پھر ناچوں گی کوئی رچیالا موہن پیارے کی مالا چوم کر کہتی تھی کہ اے پران ناتھ تمھارے گلے میں یہ ہار بہت سُندر معلوم ہوتا ہے اور کوئی رچیالا گھومتے گھومتے تھک کر شیام سندر کے گلے سے لپٹ کر کہتی تھی کہ میں تمھارے سرن آئی ہوں مجھے کبھی اپنے چرنوں سے الگ مت کرنا اور کوئی سکھی موہن پیارے کے ہاتھ سے کمل کا پھول چھین کر اُن سے کہتی تھی کہ میرے کلیجے پر ہاتھ دھر کر دیکھو کہ کیسا دھڑکتا ہے آٹھوں پہر تم میرے ہردے میں بستے ہو اس لیے ڈرتی ہوں کہ کلیجا دھڑکنے سے تم کو کچھ دُکھ نہ پہونچے۔

دوہا

نکھ شکھ سے بھوکھن سجے برج بھوکھن کے بیت	اگان کرت آت چاہ سے نرتت ات چھب دیت

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اسی طرح بانکے بہاری گوپیوں کے ساتھ بہت طرح کا باجا بجا کر چھ راگ اور چھتیس راگنی الاپ کر راس اور بلاس کرتے تھے اور کبھی ہنسی میں بہت طرح کی اُٹھ بیچ بجا کر من گوپیوں کا اپنی طرف موہ لیتے تھے اُس آنند روپی ناچ میں گوپیاں کامدیو کے مد میں ایسا موہت ہوگئیں کہ اُن کو اپنے تن اور من کی کچھ سُدھ نہیں رہی کبھی گھومتے وقت آنچل گوپیوں کا اُڑ جاتا تھا تو چھاتیوں کی سندرتائی دیکھکر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے تھے اور کبھی ناچتے وقت شیام سندر کا مکٹ کھل کر گرنے لگتا تھا تب گوپیاں

اپنے ہاتھ سے اُس کو باندھ دیتی تھیں اور کبھی موتیوں کا ہار گوپیوں کے گلے سے ٹوٹ کر گرپڑتا تھا اور ہما لا شیام سندر کی کھل کر گرپڑتی تھی اُس کے اُٹھانے کی خبر کوئی نہیں رکھتا تھا کوئی سکھی مُرلی منوہر کے ساتھ گاکر ایسا سُر ملاتی تھی کہ راس بہاری اُس کے گانے سے مُرلی بجانا بھول جاتے تھے۔

دوہا

ماکھن پرتبھ کھن شیام سنگ سندر بیج کی بام — دامن جیُوں شوبھت بھانرتت گت ابھرام
نرتت تہاں ہلاس سوں ماکھن پربھ سکھراس — آس پاس بنتا سبے سُبھگ شُپاس نواس

اسے راجہ جیسے طرح لڑکا اپنا منھ درپن میں دیکھکر بھول جاتا ہے اسی طرح سب برجبالا راگ اور رنگ کے نشے میں موہت ہوکر اپنا گہنا اور کپڑا ایک دوسرے پر پھینکا کرتی تھیں اُس وقت راگ اور راگنی کا ایسا سماں بندھا تھا کہ جس کو سُن کر جمنا جی کا جل بہنے سے تھم رہا اور ہوا چلنے سے ٹھہر گئی اور سب پشُ اور پنچھی آدک اُس بن کے وہ لیلا دیکھ کر ایسا موہت ہوئے کہ چرنا اور اُڑنا بھول کر تصویر کی طرح کھڑے ہوگئے موہن پیارے اور رادھا پیاری جو بیچ میں ناچتے تھے اُن کی سندرتائی پر سب برجبالا بلائیں لیکر آپس میں خوش ہوتی تھیں اُس وقت ایک گوپی نے آپ نندجی بن کر دوسری گوپی کو برکھبھان بنایا اور شری کرشن جی کا بیاہ شری رادھا جی سے کر کے سمدھیوں کی طرح آپس میں سشٹاچار کیا اور شیاما کے ہاتھ میں کنگن باندھ کر شیام سندر سے کہا کہ اس کو کھولو جب کہ وہ کنگن شیام سندر سے نہیں کھلا تب سب برجبالا ہنسنے لگیں اور شری رادھا کرشن کی بھلو پر کی پوجا کر کے بولیں۔

دوہا

تہاں نند نندن لاڈلو شری برکھبھان کمار — دولھا دلھن راج ہیں شوبھا امت اپار

سورٹھا

دولھا نند کمار دلھن شری رادھا کنور — سنتن پران ادھار اچل رہے جوڑی سدا

اسے راجہ یہ چرتر دیکھ کر شری شیاما شیام بہت خوش ہوتے تھے اور ناچتے وقت گوپیوں کے بدن سے جو پھول ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے تھے اُن پر رکھیشور اور منیشور لوگ بھونرے کا روپ رکھکر اس لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے آبجتے تھے اور گوپیوں کے گھونگھرو اور کردھنی اور پازیب کی آواز سُن کر وہ بھونرے اُڑنا بھول گئے اتنی کتھا سناکر شکدیو جی بولے کہ اسے راجہ کس کی سامرتھ ہے جو گوپیوں کے بھاگ کی بڑائی کرسکے اُنت سمے اُن سب گوپیوں نے آپ مکت پاکر تین تین پیڑھی اپنے ماتا اور پتا کی مکت کر دیں اور پرماتما پُرش نے اپنے بھگتوں کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے برجبالا روپ جیو آتما سے سچی راس لیلا کر کے جیسا سُکھ اُن کو دیا اس سُکھ کا حال کہا نہیں جا سکتا جس طرح لڑکا نادان آئینہ میں اپنا مُنھ دیکھ کر اپنی پرچھائیں سے کھیلتا ہے وہی حال شیام سندر نے کیا جب بدن کے اسپرش سے گوپیوں کے بدن کا چندن اور کیسر موہن پیارے کے بدن اور بیجنتی مالا میں لگ جاتا تھا تب موہن پیارے گوپیوں سے کہتے تھے کہ میں نے کیسر اور چندن

نہیں لگا یا ہے یہ سب تمھارے بدن کا میرے بدن میں لگ کر خوشبو دیتا ہے جب گوپیاں ناچتی اور کودتی ہوئی گر پڑتی تھیں تب برندابن بہاری بہت روپ سے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کھینچ لیتے تھے دیوتا لوگ وہ سکھ دیکھ کر ڈاہ کی راہ سے کہتے تھے کہ اے کرشن بھگوان ہمارا بھی جنم برندابن میں دیتے تو تمھارے ساتھ راس لیلا کر کے اپنا جنم سپھل کرتے۔

دوہا

دھن برندابن دھن سکھ دھن شیام دھن راس	دھن دھن موہن گوپکا نت نو کرت بلاس

اے راجہ پریکھشت راس لیلا کرتے کرتے موہن پیارے کے من میں کچھ ایسی ترنگ آئی کہ سب گوپیوں کو ساتھ لے کر جاگنے کی گرمی مٹانے کے واسطے جمنا جل میں بیٹھ گئے جس طرح متوالا ہاتھی ہتھنیوں کو ساتھ لے کر جل بہار کرتا ہے اسی طرح الگ الگ روپ رکھ کر شری رادھا آدک گوپیوں سے جل بہار کیا۔

جب ناچنے اور جاگنے کی گرمی اسنان کرنے سے مٹا کر جمنا جل سے باہر نکلے تب جوگ مایا نے سب برجبالا اور انیک روپ شیام سندر کے پہرنے کے واسطے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا وہاں لا کر ڈھیر کر دیا اور سب پہن کر اور عطر آدک سگندھ سب کے بدن میں لگا کر ایک ایک گجرا سب کے گلے میں ایسا پہنا دیا کہ جس کے پھول کبھی نہ کمھلاویں جب برندابن بہاری شیاما آدک گوپیوں کو سنگ لیکر بن بہار کرنے لگے تب دیوتوں نے اُن پر پھول برسائے اور اُن کی اُتاری ہوئی گیلی دھوتیاں آپس میں پرساد کی طرح ٹکڑا ٹکڑا بانٹ لیا جب بن بہار کر چکے تب شیام سندر نے گوپیوں سے کہا کہ اسنان کرنے سے تمھاری تھکن مٹ گئی اب چار گھڑی رات باقی ہے اپنے اپنے گھر جاؤ یہ بات سنتے ہی سب برجبالا اُداس ہو کر بولیں کہ اے برجناتھ تمھارے چرن چھوڑ کر اپنے گھر کیسے جاویں بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ جس طرح جوگی اور رکھیشور لوگ میرا دھیان کرتے ہیں اسی طرح تم لوگ بھی انتہ کرن میں میری یاد رکھو تو آٹھوں پہر تمھارے پاس میں بنا رہوں گا یہ بات سن کر سب برجبالا من کو دھیرج دے کر شیام سندر سے بدا ہوئیں اور اپنے اپنے گھر آئیں اور گھر والوں کو سویا ہوا دیکھنے اور اپنی منو کامنا پانے سے بہت خوش ہوئیں اور پرمیشور کی مایا سے یہ بات اُن کے گھر والوں نے نہیں جانی کہ ہماری استریاں رات کے وقت کہاں باہر گئی تھیں اس لیے موہن پیارے سے کسی گوال نے کچھ بُرا نہیں مانا اس طرح شری نندلال جی گوپیوں کے ساتھ کبھی راس لیلا اور بن بہار کرتے تھے اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکھشت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ ایک سندیہہ مجھ کو ہوا ہے وہ مٹا دیجئے کہ شری کرشن جی نے پرتھوی کا بھار اُتارنے اور دھرم بڑھانے کے واسطے اوتار لیا تھا اُنھوں نے بید اور شاستر کے خلاف پرائی استریوں کے ساتھ کیوں بہار کیا یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ میں تم سے پہلے گوپیوں کے جنم لینے کا حال کہہ چکا ہوں کہ وہ سب بید کی رچا تھیں اور شری لچھمی جی نے شری رادھا مہارانی کا اوتار لے کر شری کرشن مہاراج کے ساتھ سنسار میں لیلا کی تھی اس لیے اُن کو شری کرشن مہاراج سے الگ نہ سمجھنا چاہیئے اور جو بہت سے

روپ شری کرشن جی کے گوپیوں کے پاس تھے اس بات کی مہما کوئی نہیں جان سکتا اور جس کام میں عقل کا دخل نہو اس بات میں عیب لگانا نہ چاہیے زہر کھانا شری مہادیوجی ہی کا کام ہے دوسرے کو ایسی سامرتھ نہ تھی جو اُس زہر کی گرمی کو سہ سکتا پرمیشور نرگن روپ سنساری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتے اس لیے اُن کو دوش لگانا ادھرم ہوتا ہے اور بید شاستر کا بچن سچ مان کر اُسی کے مطابق کرنا چاہیے اور بیکنٹھ ناتھ کی لیلا میں سندیہہ کرنا اُچت نہیں ہے اور جس پرمیشور کے نام لینے اور دھیان کرنے سے بڑے بڑے جوگی اور مُنی لوگ کرتارتھ ہوجاتے ہیں اُن آدپرش پرمیشور کو آدمی سمجھکر عیب لگانا بڑا پاپ ہے جس طرح آگ میں ناپاک چیز بھی جلنے سے پاک ہوجاتی ہے اُسی طرح سمرتھ لوگ کیا نہیں کرتے اور یہ سب لیلا پرمیشور نے سنساری جیوں کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے سنسار میں کی تھی جس کے پڑھنے اور سننے سے کلجگ باسی لوگ مکت پاویں اور وہ پربرہم پرمیشور اپنے سُکھ کے واسطے کچھ نہیں کرتے کوئی ان کا بھجن اور اسمرن کرکے جس چیز کی چاہنا رکھتا ہے اُس کا منورتھ پورا کردیتے ہیں یہ سوبھاؤ اُن کا ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور سنساری بیوہار سے رہت ہو کر سب چیزوں میں موجود رہتے ہیں گیان ملے بنا کسی کو دکھلائی نہیں دیتے اور گوپی ناتھ کا جس گانے والے آدمی پرم پد کو پہونچتے ہیں اور شری کرشن جی کی کتھا سننے کا پھل سب تیرتھوں کے اسنان کرنے کے برابر ہوتا ہے اور جیا لاؤں کے جو پت تھے اُن کے بدن میں بھی شری کرشن جی ہی کا پرکاش تھا اس لیے سب گوپیوں کا پت شری کرشن جی ہی کو سمجھنا چاہیے اور یہ پنچ دھیائی کی کتھا کہنے اور سننے والے جیو سب پاپوں سے چھوٹ کر مکت پدارتھ پاتے ہیں پرمیشور کی کتھا میں کسی بات کا سندیہہ نہ رکھکر بید اور پُران کا بچن ماننا چاہیے۔

دوہا

موہن میں اچرج بڑو تم سا گیانی ہووے	تاکھن پربھو کی کتھا میں بھرم مان ہے سووے

اے پریچھت آج سے ایسا سندیہہ چت میں کبھی مت لانا کیا آدمی کو کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کے کاموں میں اپنی بدھ ملا سکے۔

دوہا

تاکھن پربھو گوپال کی لیلا پرم پنیت	بھاگ آدے جگ میں دہی جوش ہے کرپریت

ادھیائے چونتیسواں ۳۴

اجگر سانپ کا نندجی کی آدھی ٹانگ نگل جانا

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ جس طرح شری کرشن نے سدرشن نام بدیادھر کو سانپ کی جون سے اُدھار کیا اور شنکھچوڑ نام دیت کو مارا اُس کی کتھا کہتے ہیں سُنو۔ نندجی نے ایک دن سب گوال اور گوپیوں سے کہا کہ ہم نے شری کرشن جی کے پیدا ہونے پر یہ مانتا مانی تھی کہ جب موہن پیارا بارہ برس کا ہو گا

تب میں اپنے سب ذات بھائیوں اور باجے گاجے سمیت جاکر امبکا دیبی کی پوجا کروں گا سو اب تمھاری ہی کرپا سے یہ دن مجھے دیکھنے کو ملا اس لیے سب کو چل کر اُن کی پوجا کرنا چاہیے یہ بات سنتے ہی سب خوش ہو گئے تب ایک دن نند اور جسودا اور کرشن اور بلرام اور گوپی اور سب چھوٹے بڑے ساتھ مل کر بڑی خوشی سے گاتے بجاتے چلے اور دودھ دہی میوا مٹھائی پکوان آدک پوجا کا سامان گاڑی اور بیلوں پر لدوائے ہوئے سرسوتی کنارے پہونچکر اسنان کیا اور پروہت کو بلا کر بدھ پوربک دیبی جی کی پوجا کی اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے امبکا ماتا تمھاری کرپا سے میری منوکامنا پوری ہوئی پھر نند جی نے بہت گئوویں بدھ پوربک اور سونا آدک دان دے کر ہزاروں برہمنوں کو اچھی طرح بھوجن کرایا اُس دن شری مہادیو جی بھی دیوتوں سمیت وہاں درشن کرنے کے واسطے آئے تھے جب پوجا اور پرکرما کرنے اور برہمن کھلانے میں سب دن بیت کر شام ہو گئی تب نند جی آدک سب لوگ برت رکھکر رات کو وہاں سو رہے۔

دوہا

بار مبار پکارتے تب ہوں جاگت نا نہہ	ایسی بدھ سوئے سبے سُدھ نہ رہی تن مانہہ

اے راجہ اُسی نیند میں جب آدھی رات کو ایک بڑا اجگر سانپ آکر نند جی کی آدھی ٹانگ نگل گیا اور انھوں نے جاگ کر اپنے کو موت کے منھ میں پھنسے دیکھا تب شری کرشن جی کو رچھا کے واسطے پکارا نند جی کی آواز سنتے ہی سب گوال بال اور گوپیوں نے اُٹھ کر چراغ لا کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ ایک اجگر نند جی کی آدھی ٹانگ نگلے ہوا پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی وہ لوگ جلتی ہوئی لکڑیوں سے اُس سانپ کو مارنے لگے لیکن اُس نے نند جی کا پانوں نہیں چھوڑا تب سب نے ہار مان کر شری کرشن جی کو جگایا جب کرشن بھگوان نے لڑکوں کی طرح آنکھ ملتے ہوئے اُٹھ کر جیسے اپنے بائیں پانوں کا انگوٹھا اُس سانپ کو چھوا دیا ویسے اُس اجگر نے نند جی کا پانوں چھوڑ دیا اور چھپائی لے کر آدمی کی صورت بہت سندر گہنا اور کپڑا پہنے ہوئے راجوں کی طرح ہو گیا اور شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو کر استت کرنے لگا یہ حال دیکھکر نند جی آدک سب گوپ اور گوپیوں نے بڑا تعجب مانا تب شیام سندر نے اُس آدمی سے پوچھا۔

دوہا

سرپ روپ کاہے دھریو ہم سے کہو بچھائے	تم سوروپ سندر مہا اپنا کہی نہ جائے

یہ بات سنتے ہی وہ ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ انترجامی ہیں آپ سے کوئی بات چھپی نہیں لیکن آپ کی آگیا سے اپنا حال کہتا ہوں سُنیے کہ میں سدرشن نام بدیادھر ہنس پور کا رہنے والا اپنی دولت اور سندرتائی اور بدھ کے ابھمان سے اپنے سامنے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتا تھا اور دیوتا لوگ بھی میرا آدر بہت کرتے تھے ایک دن میں بمان پر بیٹھ کر سیر کرنے کو نکلا جب راہ میں انگرا رکھیشور کا کروپ جو کبڑے تھے دیکھ کر مجھ کو ہنسی آئی اور میں ہنسی کی راہ سے کئی مرتبہ اپنا بمان اُڑتا ہوا اُن پر سے گیا تب رکھیشور بمان کی

پرچھائیں اپنے اوپر پڑنے سے کرودھت ہوا اور مجھکو یہ شاپ دیا کہ تو اجگر سانپ ہو جا۔ جب یہ شاپ سُن کر میں نے اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے بہت بنتی کی تب اُنھوں نے کہا کہ میری بات پھر نہیں سکتی ہے کچھ دنوں میں شری کرشن بھگوان کے چرن چھو جانے سے تجھکو پھر بدیادھر کا بدن ملے گا سو ہے مہاپربھو میں تبھی سے آپ کے چرنوں کی اِچّھا رکھتا تھا اسی واسطے میں نے آج نندجی کا پانوں پکڑا جس میں مجھ کو آپ کا درشن ملے آپ نے دیا کی راہ سے مجھکو درشن اپنا دے کر کرتارتھ کیا جن چرن کمل کا درشن شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور اندر آدک دیوتاؤں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا اُن چرنوں کو اَنگرکھیشور کے پرتاپ سے چھو کر میں کرتارتھ ہوا

دوہا

تاہ شاپ کیسے کہوں وہ تو بھئی اسیس	جیہ پرتاب جگدیش کے پگ لاگے تم سیس

اس لیے اُن رکھیشور کے اُپکار سے میں جنم بھر اُرن نہیں ہو سکتا کس واسطے کہ اُنھوں نے بُرائی کے بدلے میرے ساتھ بھلائی کی تھی جو اچھے لوگ ہیں وہ کسی کی بُرائی نہیں چاہتے یہ استت اور ڈنڈوت کر کے وہ بدیادھر بمان پر بیٹھکر اپنے لوک کو چلا گیا تب برجباسی لوگوں نے تعجب مان کر یہ یقین کر کے جانا کہ شری کرشن جی پرم پرمیشور کے اوتار ہیں پرات سمے نند آدک گوپ اور گوپیاں امبکا دیبی کا درشن کر کے اپنے اپنے گھر آئے اے راجہ ایک دن شیام اور بلرام چاندنی رات میں برجبالاؤں کے ساتھ راس اور بلاس کر کے بانسری بجاتے تھے شیام سندر نے مرلی کی دُھن سے برجبالاؤں کا من ایسا موہ لیا کہ سب گوپیاں بانسری کی آواز پر موہت ہو کر شیام سندر کے پیچھے پیچھے اس طرح گاتی پھرتی تھیں کہ جس طرح پرچھائیں ساتھ نہیں چھوڑتی اُس وقت گوپیوں کا چت ایسا اچیت ہو گیا کہ اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ اُن کو کچھ نہیں رہی تھی اُسی وقت یکایک شنکھ چور نام کچھ کبیر دیوتا کا سیوک بڑا زبردست اور ترنا ورت آدک دیتوں کا متر جس کے سر میں بہت قیمتی مَن تھا گھومتا ہوا وہاں آیا اُس نے کیا دیکھا کہ شیام و بلرام بانسری بجا رہے ہیں اور بنسی کی دھن پر سب برجبالا موہت ہو رہی ہیں یہ خوشی اس سے دیکھی نہیں گئی اس لیے کچھ گوپیوں کو اپنے کمند میں پھنسا کر اُتر طرف لے چلا جب تک بانسری کی دھن گوپیوں کے کان میں پہونچتی رہی تب تک وہ ایسی اچیت تھیں کہ اُن کو اپنے پھنسنے کی کچھ خبر معلوم نہیں ہوئی جب دور تک کھینچ لے جانے سے اُن کو بنسی کی آواز نہیں سُن پڑی تب وہ سب چیتن ہو کر آپ کو کمند میں پھنسی دیکھتے ہی چلانے لگیں۔

چوپائی

پورن برہم پریت رس پاگیں	کرشن کرشن ٹیرن کرلاگیں
ہے بھگونت سنت ہتکاری	بیگ آسے سُدھ لیو ہماری

یہ دین بچن سنتے ہی شیام اور بلرام نے دو درخت اُکھاڑ لیے اور جس طرح سنگھ ہاتھی کے مارنے کے واسطے جھپٹتا ہے اُسی طرح دونوں بھائی دوڑ کر گوپیوں کے پاس جا پہونچے اور پکار کر کہا کہ اب تم لوگ

کچھ چنتا مت کرو۔

دوہا

تھرسے کرنا بچن سُن میں آیو ہوں دھاے | سنکھ چوڑ سر چور کر تم کو لیت چھڑ اے

جب اُن کی للکار سنتے ہی کچھ گوپیوں کو چھوڑ کر بھاگا تب شیام سندر نے گوپیوں کی رچھا کے واسطے بلرام جی کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ ہوا اور بجلی کی طرح دوڑ کر سنکھ چوڑ کو ایسا ٹھکا مارا کہ وہ مر گیا تب مرلی منو نے اُس کے سر کا من نکال کر بلرام جی کو دیدیا اور گوپیوں کو ساتھ لیکر آنند سے اپنے گھر آئے اسی طرح شری کرشن جی ہر روز نئی نئی لیلا کر کے برندابن باسیوں کو سکھ دیتے تھے۔

ادھیاے پینتیسواں ۳۵

کتھا گوپیوں کے برہ کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت ایک دن شری کرشن جی نے گوالوں کے سنگ گئو چراتے وقت برندابن میں بنسی بجا کر ایسا راگ اور راگنی گایا کہ جس کی دُھن سنتے ہی برہما آدک دیوتا اپنی اپنی استریوں سمیت موہت ہو گئے جیسا راگ اور راگنی بنسی میں شیام سندر گاتے تھے ویسا گانا شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور نارد جی وغیرہ کسی سے نہیں بن پڑتا تھا اور شری رادھا جی آدک برجبالا اپنے پروار والوں کے ڈر سے موہن پیارے کے پاس بن میں نہ جا کر ہر روز اُن کے برہ میں بیاکل رہتی تھیں اور گھر میں ایک ساعت من اُن کا نہیں لگتا تھا اسلیے اپنا اپنا غول باندھ کر کچھ برجبالا راہ اور کوئی جھنڈ جسودا جی کے بعض غول گائوں میں بیٹھکر موہن پیارے کی یاد اور چرچا میں دن اپنا کاٹتی تھیں اُن میں کوئی برجبالا سورج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہتی تھیں کہ مہاراج تم جلدی ڈوب جاؤ تو شام کے وقت موہن پیارے گھر آدیں تو میں اُن کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے پی کر اپنے کلیجے کی تپن بجھاؤں اور بعض گوپی شیام سندر کی سندرتائی برنن کر کے اُن کے دھیان میں اچیت ہوجاتی تھیں اور کوئی برجبالا نندلال جی کا جس گا کر من اپنا خوش کرتی تھیں اور بعضی گوپی موہن پیارے کے برہ میں گھبرا کر رونے لگتی تھیں تب گیان وان گوپیاں اُس کو سمجھا کر کہتی تھیں کہ سنو پیاری اس گھبرانے اور رونے سے کیا ملے گا اچھی بات یہی ہے کہ ہم لوگ من ہرن پیارے کے اسمرن اور چرچا میں دن اپنے کاٹیں جب سب برجبالا یہ بات مانکر شری کرشن جی کے بال چرترکی چرچا کرنے لگیں تب ایک گوپی بولی کہ اے سکھیو بنسی کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے جو شیام سندر کے اونٹھوں سے لگی رہتی ہے اور موہن پیارے اپنا ہاتھ اُس میں لگا کر ایسی اُپج نکالتے ہیں کہ جس کی آواز سننے سے کسی جیو کا چت ٹھکانے نہیں رہتا چاہے وہ جیو چیتن ہو یا جڑ ہو سب موہت ہو جاتے ہیں

دوہا

جا رس کو ہم تپ کیو گھٹ رت سب برجام	سو رس مرلی لیت اب سہجے بس کر شیام

سورٹھا

گاوت میٹھی تان مرلی سنگ آدھر دھرے	اب جا کے بس کان آورن بس وہ کر رہی

دوسری سکھی نے کہا کہ کس واسطے بنسی کی ایسی بڑائی نہ ہو جس کا ہاتھ بیکنٹھ ناتھ پکڑیں وہ تینوں لوک کا مالک ہو سکتا ہے آدمی کی کیا سامرتھ ہے جو بنسی کی دُھن سن کر اچیت نہ ہو جائے اس کی آواز پر برہما جی دک دیوتا اور رکھیشور لوگ موہت ہو کر یہ اِچھا رکھتے ہیں کہ جو ہم لوگوں کو بھی پربھو برندابن میں منکھ کا جنم دیتے تو آٹھوں پہر شیام سندر کا درشن کرتے اور مرلی سننے سے خوش ہو کر کرشن بھگوان کے چرنوں کی دھور اپنے سر اور آنکھوں میں لگاتے اور اسی طرح دیوتوں کی استریاں اپنے اپنے پت کے ساتھ رہنے پر بھی اُس بنسی کی دھن پر موہت ہو جاتی تھیں۔

دوہا

اکھن پربھو کی بانسری سروتن سدا سہائے	جا کی دُھن سنکے بے سُر مُن رہت لبھائے

دوسری سکھی بولی کہ جو آدمی اور دیوتا گیان دان ہیں وہ بانسری کی دھن پر موہت ہو گئے تو کون بڑی بات ہے اُس مرلی کی آواز سنتے ہی پشو اور پنچھی چرنا اور پاگر کرنا اور اُڑنا بھول کر اس طرح تصویر کی طرح کھڑے رہ جاتے ہیں کہ کسی سے بھڑکتے بھی نہیں۔

دوہا

ایک سکھی پا بدھ کہے سُر نر کی مت سدھ	پشو پنچھی لبس ہوت ہیں جنکے سدھ نہ بُدھ

دوسری سکھی نے کہا کہ اے پیاریو اُس مرلی کی آواز میں ایسا گُن ہے کہ کوئی کیسے ہی سوچ میں بیٹھا ہو اُس کا بول سنتے ہی خوش ہو جاتا ہے۔

دوہا

پھر یے یا کے سنگ لوک لاج گھر تیاگ	جب جب یہ جہاں باجہی موہن کے کر لاگ

سورٹھا

کر ہے نانا رنگ یہ جانت ٹونا کچھو	یا مرلی کے سنگ دیکھو ہر کیسے بھیئے

دوسری برجبالا نے کہا کہ یہ بانسری بڑی چتر کٹنی ہے جس وقت شری کرشن جی کو کسی کی چاہنا ہوتی ہے اُس وقت وہ بانسری بجا کر اُسے اپنے پاس بُلا لیتے ہیں اور جمنا جل مرلی کی آواز سن کر بور اجاتا ہے اسی واسطے لہر کی بیڑیاں اُس کے پانوں میں پڑی ہیں اور درختوں کی ڈالیاں جو نیچے اوپر لپٹی رہتی ہیں

وہ بھی بنسی کی دھن سنکر اچیت ہو گئی ہیں نہیں تو چیتن آدمی کسی سے نہیں لپٹتا اور کمل کا پھول بھی اُسی کی آواز پر موہت ہو کر متوالوں کی طرح آٹھوں پہر اپنا سر ہلایا کرتا ہے اور بادل بھی اُسی کی دھن پر موہت ہو کر برہی لوگوں کی طرح رو کر آنکھوں سے پانی برساتا ہے۔

سورٹھ

ہر کو کر بس مانہہ مُرلی لوٹت آدھر رس ۔ اَور ر مانت نانہہ ہم سب بے بولت نِٹھر

دوسری گوپی بولی کہ میں جانتی تھی کہ شیام سندر کیول لڑکپن کے کھیل میں بڑے ہوشیار ہیں لیکن اب مجھکو معلوم ہوا کہ گانے اور بجانے میں بھی کوئی اُنکی برابری نہیں کر سکتا دوسری برجبالا نے کہا کہ شری برھماجی اور شری مہادیوجی آدک دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشوروں اور گیانیوں کا بھی دھیان بنسی سنکر اس طرح چھوٹ جاتا ہے جس طرح کوئی نیند سے چونک اُٹھے دوسری گوپی بولی کہ یہ مرلی ہماری سوت شیام سندر کو ایسی پیاری ہے کہ دن رات اُس کو اپنی چھاتی سے لگائے رہتے ہیں پچھلے جنم میں مُرلی نے بڑا بھاری تپ کیا تھا جس کے پرتاپ سے موہن پیارے کو اپنے بس کر لیا ہے۔

دوہا

جیسے ہینگے ہر نِٹھر بنسی بھئی سہاے ۔ اب مُرلی اور شیام کی جوڑی ملی بناے

سورٹھ

سیٹت پچھلے داگ جو بس کر پایو پیا ۔ دھن دھن مرلی بھاگ اب گر جت ادھرن چڑھتی

دوسری سکھی نے کہا کہ اے پیاریو مُرلی کا کیا اپرادھ ہے یہ سب کٹھور تائی نندکشور کی سمجھنا چاہئے کہ اُنھوں نے پریت ہماری چھوڑ دی اور نیچ ذات جسی کو اپنی رانی بنا کر رکھا ہے دوسری برجبالا بولی کہ مُرلی بانس کے بدن میں جنم پاکر ایک پائوں سے کھڑی رہی برسات اور گرمی اور جاڑے کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھاکر پرمیشور کا تپ کرتی رہی پھر اپنا پور پور کٹوایا اور آگ کی گرمی سنکر اپنے بدن میں چھید کرایا اتنا دُکھ اُٹھاکر ترلوکی ناتھ کو اپنے بس کر پایا ہے اسی سے تینوں لوک کے جیو اسکی آواز سنکر موہت ہو جاتے ہیں ہم لوگوں کو کیا سامرتھ ہے جو اُس کی بڑائی یا برابری کر سکیں جب اس کے برابر تم لوگ بھی تپ کروگی تب موہن پیارے تمھارے ساتھ بھی ویسی ہی پریت کریں گے اُن کا ملنا سہج مت سمجھو دیکھو جب گوپیوں نے بھی شیام سندر کے ملنے کے واسطے برت کیا تب اُنھوں نے ہمارے واسطے چیر چھپا کر ہمکو دیا تھا یہ اپنے اپنے بھاگ کا پھل ہے۔

دوہا

مرلی کی سر مست کر و کہو ہمار و مان ۔ دھن دھن واہ کہا ئیے سن و اکو جس کان

سورٹھ

رہی بشو بھر جیت موہن مکھ لگ بانسری ۔ میٹ سکل ٹھر بتہ نیت ریت چلا دت آپنی

دوسری گوپی نے کہا کہ مُرلی سے پریت رکھنے میں ہمارے واسطے بھی اچھا ہے اور اسکے ساتھ بیر کرنے میں کچھ پھل نہیں ملے گا اس لیے بنسی کی ڈاہ کرنا نہ چاہیئے ہم لوگ موہن پیارے کے ساتھ لڑکپن سے پریت رکھتی ہیں اُن کے اسمرن اور دھیان کرنے سے تمہارا کام بھی پورا ہوگا۔

سورٹھ

ہم کو ہے یہ آس وہ ہیں انترجامی ہر | کرہیں نہیں نراس اُرانتر کی جان کے

دوسری برجبالا بولی کہ بنسی شیام سندر کے اونٹھوں کا امرت پی کر امر ہوگئی ہے اسی واسطے اپنا بول سنا کر ہم لوگوں کو گیان سکھاتی ہے یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب کر رونے لگی تب دوسری گوپی نے کہا کہ اے پیاری تم اُداس مت ہو موہن پیارے تمہارے اوپر موہت ہو کر تمہارا نام بانسری میں بجاتے ہیں اور تم رانی ہو مرلی تمہاری داسی ہے ہم لوگ برتھا بانسری کو سوت جان کر اُس سے بیر رکھتی ہیں مرلی دھر نے مرلی کو سب گن ندھان جانکر اُس سے پریت کی ہے۔

دوہا

اب مُرلی چھوٹے نہیں یا کے بس بھئے شیام | پرکٹ کیو سب جگت میں مرلی دھر نج نام

دوسری گوپی نے کہا کہ اے سکھی نند کشور چت چور برندابن میں گوالوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے گئو چراتے پھرتے ہوں گے اور بنسی کی دھن سنکر سب گئویں اکٹھا ہوگئی ہوں گی دوسری سکھی بولی کہ موہن پیارے ایسے سندر ہیں جن کے منھ سے ہنستے وقت پھول جھڑتے ہیں اُن کا موہنی روپ دیکھنے اور بنسی کی دھن سننے سے ہمارا کا مدیو بس میں نہیں رہتا اور بنسی کی دھن سب جیوں کے پاؤں میں ایسی بیڑی ڈال دیتی ہے کہ کسی کو چلنے کی سامرتھ نہیں رہتی۔

دوہا

دھن دھن بنسی بانس کی دھن بلکے مُردبول | دھن لاگے گن جا بچ گے بن تے شیام ہول

اے راجہ پریچھت اسی طرح سب گوپیاں شیام سندر کی چرچا میں اپنا دن کاٹ کر شام کے وقت راہ میں آکر بیٹھتی تھیں اور شری کرشن انترجامی گوپیوں کی پریت جان کر شام کے وقت بلرام جی اور گئو اور گوالوں کو ساتھ لیے ہوئے مور پنکھ کی ٹوپی سر پر دیے جڑاؤ کنڈل کانوں میں پہنے بانسری بجاتے ہوئے اس سندرتائی سے گھر آتے تھے کہ اُنکا درشن کرنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کا من پرسن ہو جاتا تھا اور گوپیاں بڑے پریم سے آگے دوڑ کر شری کرشن جی کے چندر مکھ کی شیتلتائی سے اپنے ہردے کی آگ ٹھنڈی کرتی تھیں اور شیام سندر کے چرنوں کی دھور اپنے اپنے آنچل سے جھاڑ کر اور پرکرما کر کے اپنے گھر آتی تھیں

دوہا

ہر سوروپ کے سندھ میں گوپی کو دین نہائے | نین پیویں درس رس من کی ترکھا بجھائے

جب شیام اور بلرام اپنے گھر پہونچتے تھے اُس وقت جسوداجی اور روہنی جی بڑے پریم سے دونوں
کے بدن میں اُبٹن اور پھلیل لگا کر اسنان کرانے کے پیچھے چھتیس طرح کے بھوجن کھانے کے واسطے دیتی
تھیں تب وہ گوال بالوں کے ساتھ خوشی سے کھاتے تھے ہر روز اُنکا یہی نیم رہتا تھا ایکدن برندابن بہاری
نے ایسا بچار کیا کہ ہمنے راس لیلا میں انتر دھیان ہو کر شیاما آدک گوپیوں کو اپنے برہ کا دُکھ بہت دیا تھا
اُس کے بدلے اب ہم کو اُچت یہ ہے کہ رادھا پیاری کو جو لچھمی جی کا اوتار ہیں مان کر اُن اور میں اُنکے
پاؤں پڑ کر اُن کو خوش کروں اور سب گوپیوں کا دُر بچن سن کر اُن کو دُکھ دینے کے بدلے سے اُرن
ہو جاؤں ایک دن رادھا پیاری سولھوں سنگار کیے اپنے گھر بیٹھی تھی جب موہن پیارے نے اپنی اِچھا
سے رادھا پیاری کے گھر جا کر شیاما کو اپنے گلے سے لگا لیا اور اُن کی سندرتائی کی بلیاں لینے لگے تب
شری کرشن جی کی مایا سے شری رادھا جی نے اپنے مُنھ کی پرچھائیں شیام سندر کے جڑاؤ گہنے میں جو وہ
اپنے گلے میں پہنے تھے دیکھکر کیا سمجھا کہ اس دوسری استری سے نند لال جی پریت کر کے اُس کو اپنی
چھاتی سے لگائے رہتے ہیں اور مجھ کو دکھلانے کے واسطے آئے ہیں جبکہ ایسا بچار کر شری رادھا جی کو
سوتیا ڈاہ پیدا ہوا تب اُنھوں نے روٹھی صورت بنا کر کہا کہ اے موہن پیارے میں نے جانا کہ تم پرکٹ
میں میرے ساتھ پریت کر کے انت کرن سے اس مہا سندری کو ایسا چاہتے ہو کہ آٹھوں پہر اُس کو اپنی چھاتی
سے لگائے رہ کر ایک ساعت الگ نہیں کرتے اس سکھی کا بڑا بھاگ ہے جو رات دن تمھارے ہردے
سے لپٹی رہتی ہے اب تم اُس کے ساتھ پریت کرو میں تمھارے لائق نہیں رہی یہ بات سنتے ہی موہن پیارے
رادھا پیاری کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے پران پیاری تمھارے سوائے اور کون ہے جس کو
میں چاہتا ہوں تم میری بات کا بشواش مان کر ایسا مت بچارو اسی طرح بہت سی بنتی کر کے شیام بہاری
نے شیاما کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھالنا چاہا لیکن شیاما سوتیا ڈاہ سے نہیں بیٹھکر بولی کہ اے شیام بہاری
تم اپنی پیاری سے جس کو ہردے میں رکھتے ہو بولو اب مجھ کو تم سے کچھ کام نہیں ہے یہ کہکر رادھا پیاری
اپنی اُس پرچھائیں کو گالیاں دینے لگی تب موہن پیارے نے کئی مرتبہ سمجھا کر کہا کہ یہ دوسری استری
نہیں ہے میرے جڑاؤ گہنے میں تمھاری پرچھائیں دکھلائی دیتی ہے لیکن رادھا پیاری کو مارے سوتیا ڈاہ کے
موہن پیارے کی بات کا یقین نہیں ہوا اُس وقت ایک سکھی وہاں آئی اور دونوں کو اُداس دیکھکر بولی -

دوہا

وہ ہر سے پوچھت بھئی کہو نہ موہنہ بتاے	آج دشا کیسی لگت بیٹھی کہا گنواے

سورٹھا

کیوں تن رہیو بھلاے اتِ بیاکل دیکھت تمھیں	رہیو بدن کمھلاے ایسو سوچ کہا پریو

یہ سن کر موہن پیارے بولے کہ اے سکھی میں نے تو کچھ اپرادھ رادھا پیاری کا نہیں کیا اُس نے

اپنی پرچھائیں میرے جڑاؤ گہنے میں دیکھکر اُس کو دوسری استری سمجھا ہے اسی کارن مجھ سے روٹھکر نہیں بولتی ہے تو کسی طرح اُس کا سندیہہ مٹاکر خوش کردے جب یہ بات کہکر موہن پیارے نے آنکھوں میں آنسو بھر لیے تب اُس سکھی نے مرلی منوہر سے کہا کہ تم برندابن میں چلو میں پیاری جی کو وہاں لیے آتی ہوں جب یہ سُن کر موہن پیارے برندابن کے کنج میں چلے گئے تب اُس سکھی نے پیاری جی کے پاس جاکر کہا کہ تم کو گوپی ناتھ نے بلایا ہے یہ سن کر شیاما بولی کہ تو نہیں جانتی کہ نند کمار نے دوسری سندری سے پریت کرکے اُس کو اپنے ہردے میں بسایا ہے اب وہ میری چاہنا نہیں رکھتے میں اُن کے پاس جاکر کیا کروں تب وہ سکھی پھر بولی کہ اے پیاری جی تم جن کی چیزیں لے آئی ہو وہ تمھارے بدلے موہن پیارے کو بن میں گھیرے کھڑے ہیں اور تم مچلکر یہاں آکر بیٹھ رہی ہو ایسا تم کو نہ چاہیئے شیاما نے کہا کہ میں کسی کی چیز نہیں لائی ہوں جو گھیرے کھڑے ہیں اُن کا نام بتا دے تب وہ سکھی بولی کہ ہرنی کی آنکھ اور چیتے کی کمر اور ہاتھی کی چال اور انار کے دانت تو لے آئی ہے وہی لوگ نندلال جی سے تقاضا کرتے ہیں جب یہ بات پریت بھری ہوئی سن کر شیاما نے ہنس دیا تب وہ سکھی بولی کہ اے پیاری تو بڑی نادان ہو کر موہن پیارے سے برتھا دُکھ مانتی ہے جس طرح آگے تو نے ایکدن درپن دیکھکر اپنی پرچھائیں کو سوت سمجھا تھا اُسی طرح آج بھی موہن پیارے کے جڑاؤ گہنے میں اپنی پرچھائیں کو دوسری استری جان کر موہن پیارے سے دُکھ مانا ہے اسلیے وہ تیرے برہ میں بیاکل ہو کر رادھا رادھا پکارتے ہیں تو جلدی چلکر اُنکا سوچ مٹا دے جب یہ بات سُنکر شیاما کا چت ٹھکانے ہو گیا تب وہ پچھتا کر کہنے لگی کہ اے سکھی تو موہن پیارے سے جاکر کہدے کہ میں سنگار کرکے ابھی آتی ہوں جب وہ سکھی شیام سندر کے پاس یہ سندیسا کہنے گئی تب کیا دیکھا کہ موہن پیارے رادھا پیاری کے برہ میں بیاکل ہو کر درخت کے نیچے لوٹ رہے ہیں۔

سورٹھہ

بیٹھت اُٹھت ادھیر کوؤ شدھ پاوت نہیں	بڑھت برہ کی پیر شری رادھا رادھا رٹت

یہ حال اُن کا دیکھکر وہ سکھی بولی کہ اے پران پیارے تم کس واسطے اتنا سوچ کرتے ہو ابھی ایک ساعت میں شیاما یہاں آپہونچتی ہے یہ بات سنتے ہی شیام سندر اُٹھ بیٹھے اور پھولوں کی سیجیا بچھائی اور چاروں طرف چونک چونک کر دیکھنے لگے جب رادھا پیاری کے پہونچنے میں کچھ دیر ہوئی تب پھر وہ سکھی پیاری جی کے پاس پہونچکر بولی کہ اے شیاما موہن پیارے تیرے برہ میں رو رہے ہیں تو کیوں نہیں چلتی۔

سورٹھہ

مکھ نہیں بولت بین ات بیاکل تیرے برہ	بھر بھر ڈھارت نین کہا کہوں اُنکی دشا

رادھا پیاری یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر اُس سکھی کے ساتھ بن میں جا پہونچی شیام سندر نے رادھا پیاری کو دیکھتے ہی خوش ہو کر اُس سکھی کی بڑائی کی اور شیاما کو اپنے ہردے سے لگا کر کامدیو کی آگ بجھائی۔

دوہا

پرم پریم دوؤ ملے شری رادھا نند نند   گن آگر ناگر جگل چھپ ساگر سکھ کند
گئے شیام شیاما سدن سکھی سہت سکھ پائے   سن چتر رس کھیل کر برجا سن سکھدائے

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت دیکھو جن پر برہم پرمیشور کا درشن شری برہما جی اور شری مہادیو جی آد دیوتا اور رکھیشور دھیان میں بھی جلدی نہین پاتے وہ پر برہم پرمیشور برج کی استریوں کے واسطے ایسا سوچ کرتے تھے اُن کی لیلا کون جان سکتا ہے۔

سورٹھ

جو پربھو اگم اپار بید بھید پاوت نہیں   سو برج کرت بہار مرم نہ واکو پاؤ ہیں

ایک دن شیام سندر نے برندابن کی گلیوں میں للتا سکھی کو آتے ہوئے دیکھکر روکا تب للتا سکھی بولی کہ تم جھوٹھی پریت میرے ساتھ رکھتے ہو کبھی مجھ غریبنی کے گھر نہیں آتے یہ سنکر رسک بہاری نے کہا۔

دوہا

تم کیسے بسرت پریا ہنس بولے گھنشیام   آج آئے سکھ لیں گے رین تمہارے دھام

سورٹھ

سُن ہرکھی برجبام چلی سدن مُسکاے کے   لکھ سکھ پایو شیام مدت گئے اپنے سدن

اے راجا للتا سکھی نے بڑی خوشی سے اپنے گھر آکر سولھوں سنگار کیے اور مکان اور سجیا کو سجکر موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھنے لگی جبکہ آدھی رات بیتنے پر بھی موہن پیارے وہاں نہ آکر اور سکھی کے گھر چلے گئے تب للتا سکھی نے اُداس ہو کر کہا۔

دوہا

کہت شیام آئے نہیں ہون لگی آدہ رات   گئے آس دے موہنہ بن کہا دھر دہی جیہ بات

سورٹھ

وے بہہ نایک شیام جائے بہانے انت کہوں   لن من سوچت بام کارن کیا آئے نہیں

جبکہ للتا سکھی کو اسی طرح سوچ اور بچار میں ساری رات جاگتے جاگتے بیت گئی تب صبح ہوتے ہوتے نندلال جی اپنی بات یاد کر کے للتا سکھی کے گھر پہونچے۔

دوہا

تب بولی مسکائے پر یہ کہا کام مم دھام   تا ہی کے گھر جائیے جہاں بیتے نش شیام

سورٹھ

برات دکھاؤں موہ آئے رنگ بنائے کے   نین سکھ پایو جو ہے بھلے بنے ہیں لال اب

جب کہ یہ بات سُن کر شیام سندر نے مسکرا دیا تب للتا نے اُن کو اسنان کرایا۔

دوہا

رُچ بھوجن دے سیج پر پوڑھائے گھنشیام ۔ رس بس کر نو ناگری سپھل کئے من کام

تھوڑی دیر شیام سندر وہاں رہ کر اور اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اسی طرح رسک بہاری کبھی رادھا پیاری اور کبھی چندراولی اور کبھی سکھا آدک گوپیوں کے مکان پر رہ کر اُن کی اچھا پوری کرتے تھے جب ایک سکھی سے بات ہار کر دوسری سکھی کے گھر چلے جاتے تھے اور وہ سکھی روٹھ کر مان کرتی تھیں تب آپ بہت بنتی کر کے اسکو مناتے تھے اسی طرح شری کرشن مہاراج ایک روپ اپنا نند اور جسودا کے پاس رکھتے تھے اور بہت روپ رکھ کر کبھی کبھی گوپیوں کی منو کامنا پوری کرتے تھے۔

دوہا

کبھوں کہت ہرائے ہیں اُرمیں ہر کھ بڑھائے ۔ کبھوں برہ بیاکل جرت ات اتر اکلائے

سورٹھا

کبھوں کہت سکھ پائے بہت نار الکیں پیا ۔ بسے انت کبھوں جائے موسے جھوٹھی اودھ کر

ایک رات موہن پیارے کسی سکھی کے گھر رہ کر جب صبح ہوتے ہوئے رادھا پیاری کے گھر گئے تب وہ دکھ مان کر روٹھ بیٹھی ہیں یہ موہن پیارے نے بہت بنتی کر کے سوگند کھائی کہ اے پران پیاری اب میں دوسری سکھی کے گھر کبھی نہ جاؤنگا تب رادھا پیاری خوش ہوئی لیکن نرلو کی ناتھ تے جو سب کی اچھا پوری کرنیوالے ہیں قسم کھانے پر بھی گوپیوں کے گھر جانا نہیں چھوڑا ایک دن شیام سندر مند اسکھی کے گھر پر رات بھر رہے اور پرات سمے وہاں سے آنے لگے اُس وقت اچانک میں رادھا پیاری کو مند اسکھی کو اسنان کرنے کے واسطے بلانے گئی جیسے شیاما نے شیام سندر کو اُس کے گھر سے نکلتے دیکھا ویسے کرودھ میں ہو کر بغیر نہائے ہوئے اپنے گھر چلی آئی اور شری کرشن جی رادھا پیاری کو دیکھتے ہی ڈر مان کر من میں کہنے لگے کہ آج میری چوری رادھا پیاری نے پکڑ لی جب مرلی منوہر سے بنا بھینٹ کیے رادھا پیاری کے نہیں رہا گیا تب کئی سکھیوں کو ساتھ لیکر اُن کو منانے گئے اُن کو دیکھتے ہی شیاما کرودھ کر کے بولی۔

دوہا

گھر گھر ڈولت نس بھرت بولت لگت نہ لاج ۔ آئے دکھاوت پرات اُٹھ نس باسر کے ساج

سورٹھا

میں آئی اب باج جت چاہو تت ہی بھرو ۔ تمر ویہاں نہ کاج راج کریں برج میں سدا

جب شیام سندر کی بنتی کرنے اور سکھیوں کے سمجھانے پر رادھا پیاری نے کرودھ اپنا چھا نہیں کیا تب کئی سکھیاں بولیں کہ اے شیاما چار دن کی زندگی پر ابھمان مت کر برندا بن بہاری تیرے دُکھی ہونے سے آپ

دکھی ہوکر اپنا ادھر ادھ چھپا کرانے کے واسطے تیرے پاس آتے ہیں اب تو ہنس بول کر اُنکا سوچ مٹادے۔

دوہا

آدر کر بیٹھاے کے پیہ کو کنٹھ لگاے — گھر آئے نہیں کیجئے ایسی بدھ نٹھرائے

سورٹھ

تو ہے ناگر بام من میں کیا ایسی دھری — یہ ٹھاٹھے ہیں شیام تو کھ سے بولت نہیں

یہ سُن کر شیاما بولی کہ جس کے گھر رات بھر شیام سندر رہے ہیں وہاں ہی جاویں میرے گھر اُن کا کیا کام ہے ابھی چار دن ہوئے کہ اُنھوں نے مجھ سے سوگند کھائی تھی کہ اب کسی سکھی کے گھر نہ جاؤں گا آج میں نے اپنی آنکھ سے اُن کو مند اسکھی کے گھر سے نکلتے دیکھا ہے اس سے اب میں اُن کے لائق نہیں ہوں کپٹی آدمی سے پریت کر کے کون خراب ہووے۔

دوہا

ایسے گن ہر کے سکھی نپٹ کپٹ کی کھان — اب ان سوں مو سوں کبھی نہیں نبے گی جان

سورٹھ

ہیں ہر کپٹ ندھان بہہ نارن سنگ رم رہے — تنکو کرت بکھان باذن ہوئے .بل کو چھلیو

دوہا

ایسے کہہ چپ ہو رہی مُڑ بیٹھی بس گات — اُدھرے بچن سون کہت نگٹ سکھن سیوں بات

سورٹھ

آئے ہیں کر گون چتر نار سنگ نس جگے — انسے بل ہے کون برہ اگن میں جلن کو
سکھی کیو مُسکاے نہیں مانت میرو کہو — شیام مناؤ آئے میں جانوں تب مان ہے

جب سکھیوں کے سمجھانے سے رادھا پیاری نے نہیں مانا تب سکھیوں نے شیام سندر سے کہا کہ ہم لوگ سمجھاتے سمجھاتے ہار گئیں شیاما نہیں مانتی اب تم آپ سمجھا کر منالو۔

دوہا

مان تجے نہیں لاڈلی تھاکیں سبے منانے — نیک جتن کچھ کیجئے رچئے آپ اُپائے
پہلے نبے ہیں لال اَب او جتن نہیں کوے — کا چھر کا چھیئے جَون بدھ ناچ ناچے سوے

سورٹھ

آپ کاج مہا کاج بُرن کہی ہے بات یہ — تجو شیام اُر لاج کر بنتی پر یہ سون ملو

ایسا کہکر سب سکھیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں تب نند کمار بھی وہاں سے باہر چلے آئے لیکن من اُنکا نہیں مانا تب استری کا روپ بن گئے اور شری رادھا جی کے پاس جا کر شری کرشن جی کی طرف سے یہ

سندیسا کہا کہ میں اس وقت تمہارے دیکھنے کیواسطے برندابن کے کنج میں گئی تھی تم کو اُس جگہ نہیں پایا لیکن شیام سندر تمہارے روٹھ رہنے سے بہت دُکھی ہوکر وہاں بلاپ کر رہے ہیں میرے پیروں پر گرکر بہت بنتی کر کے تم کو بلایا ہے تم ماں کو چھوڑ کر موہن پیارے کے پاس چلو یہ بات کہکر استری روپ موہن پیارے شیاما کے چرنوں پر گرکر بنتی کرنے لگے۔

	دوہا	
کہت پریا اب مان تج پُن پُن بابا کہاے		چھن چھن برست چرن کر چھن چھن لیت بلاے

جبکہ رادھاپیاری اس استری کی بنتی کرنے سے خوش ہوکر چلنے کے واسطے تیار ہوئی تب شیام سندر نے اپنا نج روپ دھرکر شیاما کو گلے سے لگالیا تب دونوں نے بڑی خوشی سے ایک تھالی میں بھوجن کیا اور اپنے اپنے کامدیو کی اگن بھیٹ روپی پانی سے بجھائی۔ اسی طرح موہن پیارے رادھاپیاری آدک گوپیوں کا منورتھ ہمیشہ پورا کیا کرتے تھے۔

	دوہا	
بھگتن ہت ہر کرت ہیں گاے ترت سنسار		یہ لیلا آنند کی سُکل رسن کو سار
	سورٹھ	
گاوت ہیں شُرت چار برجباسی پربُھ کی کتھا		گھر گھر کرت بہار برج گوپن لے سنگ ہر

ادھیاے چھتیسواں

مارنا شری کرشن جی کا برکھا سُر راچھس کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب برکھا رُت آئی تب رادھاپیاری نے موہن پیارے سے کہا کہ تم ہنڈولہ جھولنے کی لیلا کرو تو ہم سب سکھیاں تمہارے ساتھ جھولا جھول کر برکھا رت کے گیت گاویں یہ بات سنتے ہی شیام سندر نے جڑاؤ جھولا کنجوں میں ڈلوادیا تب رادھاپیاری آدک برجبالا اچھے اچھے گہنے اور طرح طرح کے کپڑے پہن کر شیام سندر کے ساتھ جھولنے اور گانے لگیں اُس وقت برندابن بہاری نے مرلی بجاکر اور بہت راگ اور راگنی گاکر اُن سب کو بہت خوش کردیا یہ آنند دیکھنے کے واسطے برہماجی آدک دیوتا اور گندھرب اپنی اپنی استریوں سمیت بمان پر چڑھ کر برندابن میں آئے اور بڑی خوشی سے شری رادھا کرشن پر پھول برسائے اور برج کی استریوں کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اسی طرح برسات بھر شری رادھا آدک گوپیوں کے ساتھ بہار کرکے اُن کو سکھ دیا۔

جبکہ پھاگن کا مہینہ آیا تب رادھاپیاری آدک برج گوپیوں نے موہن پیارے سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا

کہ اے مہاراج ہم لوگوں کے ساتھ ہولی کھیلو یہ بات سنکر نند لال جی بولے کہ تم لوگ جاکر اپنے اپنے گھر تیاری کرو میں بھی اپنے سکھاؤں کو ساتھ لیکر وہاں ہولی کھیلنے آؤں گا جبکہ سب گوپیوں نے اپنے اپنے گھر جاکر ہولی کھیلنے کی تیاری کی تب شیام سندر نے گوال بالوں کو بلاکر سب کو کیسریا کپڑا پہنایا اور رنگ عبیر عطر آدک اپنے اپنے بدن پر ڈال کر خوشبودار پھولوں کے گجرے پہن لیے اور ڈف اور بانسری اور کھنجری بجاتے پھگوا گاتے اور برجناریوں کو گالیاں دیتے عبیر اُڑاتے اور بہت طرح کے سوانگ بناتے اور لڑکوں کو نچاتے ہوئے برج میں ہولی کھیلنے نکلے جو گوپی راہ میں دکھلائی دیتی تھی اُسپر رنگ کی پچکاریاں مارکر ہنستے تھے اور سب برجباز اپنی اپنی کھڑکیوں اور کوٹھوں پر سے موہن پیارے اور گوال بالوں پر رنگ اور عبیر اور قمقمہ آدک ڈال کر گالیاں سننے سے خوش ہوتی تھیں جب اس طرح برندابن بہاری ہولی کھیلتے ہوئے برسانے گاؤں میں رادھا پیاری کے گھر پہونچے تب شیاما اپنی سکھیوں سمیت سولہوں سنگار کیے رنگ کی پچکاریاں لیے گلی میں جاکر موہنی مورت کے سامنے کھڑی ہوئی جب کہ دونوں طرف سے پچکاریاں چل کر عبیر اُڑنے لگا تب شیاما سکھیوں سے بولی کہ آج اس چیت چور کو پکڑ کر چیر ہرن کا بدلہ لینا چاہیئے۔

دوہا

للتادک برج ناگری سب سندر کو ساج ۔۔ رتن میں شری رادھا کنور سب گوپن سرتاج

سورٹھا

پرم روپ کی راس گن آگر تو ناگری ۔۔ راجت بھری بلاس منموہن من بھاونی

دوہا

گوال بال کے جھنڈ میں شوبھت یوں برجناتھ ۔۔ جیون چند آکاش میں تارا گن لیے ساتھ

جبکہ رنگ اور عبیر اُڑنے سے اندھیارا چھا گیا تب شیاما نے سکھیوں سے کہا کہ آج من ہرن پیارے کو کسی طرح سے پکڑو یہ بات سنتے ہی ایک سکھی نے بلرام جی کی صورت بنا کر دھوکھے میں شیام سندر کو پکڑ لیا اور رادھا پیاری آدک برجبالوں نے اُن کو گھیر کر کہا کہ تم نے جمنا کنارے ہمارے چیر چرا کر ہم کو بہت دُکھ دیا تھا آج اُس دن کا بدلہ لیے بنا نہ چھوڑوں گی یہ کہکر ایک گوپی نے شیام سندر کا پیتامبر چھین لیا اور دوسری نے اُن کی آنکھوں میں کاجل دے کر ماتھے پر سیندور اور مہندی لگادی اور کسی نے گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کو استری روپ بنا دیا۔

دوہا

سگئے بھاگ موہن تبے سکھین کو جھٹکائے ۔۔ آئے ملے بیچ سکھن میں رہیں نا دیکھیا سے

سورٹھا

کریں جسست چھپات کہت پرسپرت بات سب ۔۔ کھلی ملی تھی گھات داؤں لیں پائی نہیں

دوہا

بھاجے بھاجے کہت سب تاڑی دے برجبال | جو تم جائے نند کے ٹھاڑھے رہو گوپال

جب شیام سندر کو استری روپ دیکھکر سب گوال بال ہنسنے لگے تب مُرلی منوہر نے ایک گوال کو سکھی روپ بناکر رادھاپیاری کے غول میں بھیجا اور اپنا پیتامبر کسی تدبیر سے منگالیا اسوقت شیاما بولی کہ اے پران ناتھ آج تم چترائی کرکے بچ گئے پھر پکڑوں گی تب حال معلوم ہوگا۔

چوپائی

پکڑ نچاویں تمھیں مُراری | تب کہیو ہم کو برجناری

یہ بات سن کر برجناتھ جی نے سکھیوں سے کہاکہ میں تھوڑا سنکوچ رادھاپیاری کا کرتا ہوں نہیں تو اپنے گوالوں کو لگاکر ابھی تمھاری دشا دکھلاؤں یہ سُن کر گوپیاں مسکراکر بولیں کہ تمکو نند بابا کی قسم ہے جو ایسا نہ کرو تب موہن پیارے اپنے سکھاؤں سمیت رنگ کی پچکاریاں گوپیوں پر مارکر عبیر اُڑاکر پھگوا لگاکر انکو گالیاں دینے لگے اور شیاما نے بھی سکھیوں سمیت موہن پیارے آدک سے اچھی طرح ہولی کھیلی وہ آنند دیکھنے کے واسطے دیوتا اور گندھرب لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بمانوں پر بیٹھکر وہاں آئے اور شری رادھاکرشن جی پر پھول برساکر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن بیکنٹھ ناتھ کے چرنوں کا درشن برھمادک دیوتاؤں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا وہی پربرھم پرمیشور گوال بال اور گوپیوں کے ساتھ ہولی کھیل کر اُن کو سکھ دیتے ہیں جب کہ شام تک شری رادھاکرشن جی ہولی کھیل چکے تب للتا سکھی نے آکر شری کرشن جی سے کہاکہ کل ہم لوگ بھی تمھارے گانوں میں ہولی کھیلنے آویں گے۔

سورٹھا

گھر آئے گھنشیام سکھن سنگ گاوت ہنست | گئی پریا نج دھام سکھن سمیت آنندبھری

اُس وقت شری رادھاجی سکھیوں سے بولیں۔

کبت

دھائے نندلال اور گوال دؤ ایک سنگ جھمت گیو جو درگ آنن کڑھے نہیں
دھوئے دھوئے ہاری پڈماکر تہاری سو رنہہ اب اُپاے کو چوچت پیٹھے نہیں
کہاکروں کہاں جاؤں کاسوں کہوں کون سنے کیجئے اُپاے جامیں درد بڑھے نہیں
اے ری میری بیر جیسے تیسے ان آنکھن سے کڑھ گیو عبیر پے اہیر کو کڑھے نہیں

دوسرے دن پربھات سے شری رادھاجی نے سکھیوں سمیت سولہوں سنگار کیا اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں رنگ اور عبیر اور گلال اور عطر بھرواکر بڑی تیاری سے ہولی کھیلنے چلیں جب شیاما نے گاتی بجاتی رنگ عبیر اُڑاتی ہوئی نند گانوں میں پہونچکر جسوداجی کا گھر گھیر لیا تب شیام اور بلرام بھی اپنے سکھاؤں سمیت

پھگوا گاتے ہوئے باہر نکلے اور رنگ اور عبیر آدک سے رادھا پیاری کے ساتھ ہولی کھیلنے لگے۔
جبکہ رنگ اور عبیر اُڑنے سے چاروں طرف لال ہو گیا تب للتا آدک کئی سکھیاں موہن پیارے کو پکڑنے کے واسطے دوڑیں لیکن نندکمار پھرتی کرکے بھاگ گئے اسلیے وہ بلرام جی کو پکڑ لے آئیں تب شیاما آدک نے اُن کو رنگ اور عبیر سے نہلا کر اُن کی آنکھوں میں کاجل اور ماتھے پر بیندی لگا دی اور اُن سے بنتی کرا کے چھوڑا تب بلرام جی کا روپ دیکھکر شیام سندر اور سکھا لوگ ہنسنے لگے اُس وقت گوپیوں نے گھات لگا کر موہن پیارے کو بھی پکڑ لیا اور جبکہ اُن کو اپنے غول میں لے گئیں تب چندراولی بولی کہ اے چت چور آج چیر ہرن کے بدلے تم کو ننگا کرکے چھوڑوں گی۔

دوہا

لے آئیں پیاری نکٹ ہنست کہت برجبال	آہو لال کیسے پھنسے بہت کرت رہے گال

اُس وقت للتا سکھی اُن کی مرلی چھین کر آپ بجانے لگی اور ایک سکھی نے موہن پیارے کو رنگ اور عبیر سے نہلا کر آنکھوں میں کاجل اور ماتھے پر بیندی لگا دی اور دوسری نے انکا پیتامبر چھین کر لنگا اور ساری اور انگیا پہنائی اور ایک سکھی نے موتیوں سے مانگ گوندھ کر اور استری روپ بنا کر شری رادھا جی کے پاس لا کر بیٹھال دیا تب رادھا پیاری نے بڑی خوشی سے اپنے ہاتھ سے اُنکے گالوں میں عطر اور عبیر مل کر اُن کا منھ چوم لیا۔

دوہا

برکھ بدن پیاری ہنسی شیام رہے سکچائے	کہہ پیاری نج ہاتھ سے دیھو پان کھلائے

سورٹھا

سکھیاں کرت کلول گانٹھ جوڑا انچل دیئے	برج میں رہے امول یہ جوڑی جگ جگ سدا

جبکہ گوپیوں نے شری رادھا کرشن جی کو گٹھ بندھن کرکے میچ میں بیٹھا کر رنگ اور عبیر سے نہلا دیا اور اُنکی چھب دیکھکر پریم سے گانے لگیں تب جسودا جی نے للتا سکھی کو گھر میں بلا کر کہا کہ اب بھوجن کرنیکا سمے آپہونچا ہے اسلیے تم سب کو ہبیتر بلا لاؤ جب للتا سکھی شری رادھا جی آدک سکھیوں کو بھوجن کرنے کیواسطے بھیتر بلا لے گئی اور شیام سندر گوپیوں کے غول سے چھوٹ کر اپنے غول میں چلے آئے تب گوال بالوں نے بلرام جی کو بلا کر اُن کا روپ دکھلایا اور موہن پیارے کو سوگند دھرا کر جب اسی طرح اُن کا ہاتھ پکڑے ہوئے نند اور جسودا جی کے پاس لے گئے تب وہ اپنے لال کو استری روپ دیکھتے ہی بڑی خوشی سے گلے لگا کر بولی کہ اے بیٹا تمھارا یہ روپ کس نے بنایا نند لال جی نے کہا کہ اے بابا للتا آدک سکھیوں نے یہ گہنا اور کپڑا مجھکو پہنایا ہے پھر جسودا جی نے شری رادھا جی آدک سب برجبالاؤں کو چھپن پرکار کے بجن کھلائے اور پان اور الائچی دے کر اپنے یہاں سے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا رادھا پیاری کو پہنایا

سورٹھہ

رہیونندگھرچھاے ہوری کو آنند ات ۔ اکہت جسومت ماے پھگواکھا سود یجئے

یہ سُنکر برجبالاؤں نے کہا کہ اے نندرانی جی ہم لوگ پھگوا کے بدلے موہن پیارے کو لیویں گی
تب نندھر سب برجباسیوں سمیت ہنسنے لگے اور شیام سندر نے انکا آدک اُتارکر اپنا مکٹ اور پیتامبر پہن لیا
اور سب گوال بال اور برجبالاؤں کو ساتھ لیکر جمنا اسنان کرنے گئے جبکہ شیام سندر نے نہا کر پھول ڈول
لیلا کی تب دیوتوں نے آکاش سے اُنپر پھول برسائے اسی طرح آنندکند برج چندھر روز نئی نئی لیلا کرکے
برجباسیوں کو سُکھ دیتے تھے ۔ ایک دن راجہ کنس نے برکھاسُر دیت کو بلا کر بنتی کرکے کہا کہ ہم تم کو سب
دیتوں سے ادھک بلوان سمجھ کر اپنا پرم متر جانتے ہیں تم نند کے بیٹے کرشن اور بلرام کو مار ڈالو تو ہم تمھارا
بڑا احسان مانیں گے یہ بات سنتے ہی برکھاسُر بیل روپ بہت بڑا پہاڑ کے برابر ہو گیا اور دونوں سینگ
اپنے بڑے بڑے کنگوروں کی طرح بنا کر بادل کی طرح گونجتا ہوا اور لال لال آنکھیں نکالے پونچھ پٹپکارے
ہوئے شام کے وقت برندابن میں آپہونچا اور مارے غصہ کے منھ سے پھینا نکال کر ایک مرتبہ ایسا چلایا کہ
اُس کی آواز سن کر استریوں کا گربھ گر پڑا اور اپنے کھروں سے زمین کھود کر سینگوں پر پہاڑ اُٹھا کر اُلٹنے لگا
اور درختوں کو سینگ سے اُکھاڑ کر شری کرشن جی کو ڈھونڈھتا پھرتا تھا یہ حال دیکھکر دگپال اور دیوتا لوگ
ڈر گئے اور زمین کانپنے لگی اور گوال لوگ اُس کو اپنا کال سمجھ کر شری کرشن جی کی شرن پکارنے لگے اور
سب نے اپنے اپنے کواڑے بند کر لیے اُسوقت شیام اور بلرام بھی گوالوں سمیت گؤ چرا کر جیسے گانؤں کے پاس
پہونچے ویسے سب گاے اور بچھڑے مارے ڈر کے بھاگ کر اِدھر اُدھر چلے گئے اور گوال بال برکھاسُر کو دیکھکر
گھبرا کر رونے لگے جب موہن پیارے نے یہ حال گوال بال اور برجباسیوں کا دیکھا تب اُن کو دھیرج دے کر
بولے کہ تم لوگ ڈرو مت میں ابھی اس دکھدائی کو مارے ڈالتا ہوں یہ کہکر برکھاسُر کے سامنے چلے گئے
اور للکار کر بولے کہ اے کپٹ روپی دیت تو گوال بالوں کو کس واسطے ڈرا کر دھمکاتا ہے ہمارے سامنے آ
تجھ ایسے بہت سے راچھس ہم نے مار ڈالے ہیں شری کرشن جی کو دیکھتے ہی برکھاسُر نے خوش ہو کر من میں
کہا کہ جس کے مارنے کے لیے میں یہاں آیا بہت اچھا ہوا کہ وہ لڑکا آپ سے آپ میرے پاس چلا آیا
ابھی اس کو مار کر راجہ کنس کے پاس جاتا ہوں ایسا بچار کر برکھاسُر بجلی کی طرح شری کرشن جی پر دوڑا
اور اس نے اپنا سینگ زمین میں گڑا کر ایسا چاہا کہ بیکنٹھ ناتھ کو تینوں لوک سمیت اُٹھا لوں تب شری کرشن جی
نے اس کا سینگ پکڑ کر اُس کو اٹھارہ قدم پیچھے ہٹا دیا پھر وہ بھی زور کر کے شری کرشن جی کو ہٹانے لگا۔

دوہا

وہ آوے ہر اور کو پربھُ پاچھے لے جانہہ ۔ یہ بدھ جو آیو گیو شکت رہی کچھ نانہہ

جب اسی طرح وہ دیت زدہ کرتے کرتے تھک گیا تب مرلی منوہر نے اسکو ایک مرتبہ زمیں پر پٹک دیا

جب پھر اُس نے بڑے غصہ سے اُٹھکر موہن پیارے کو اپنے دونوں سینگ پر اُٹھا لیا تب مرلی منوہر نے
پھرتی سے نکل کر دونوں سینگوں کو اُس کے پکڑ لیا اور ایسا ڈھکیلا کہ وہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اُسوقت
شری کرشن جی نے اُس کے سینگ اور پیر پکڑ کر اس طرح بدن اُس کا اینٹھا کہ جس طرح کوئی گیلا کپڑا
نچوڑتا ہے تب اُس کے منہ اور ناک اور مل اور موتر کی راہ سے خون بہکر وہ دیت مر گیا یہ حال دیکھ کر
دیوتوں نے آکاش سے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور سب برندابن باسی بڑی خوشی سے اُن کی
استت کر کے بولے کہ اے موہن پیارے ہم لوگوں نے اس دیت کو بیل سمجھا تھا بہت اچھا ہوا جو مارا گیا۔

سورٹھ		
دشٹ دَلن گوپال مُدت کہت نر نار سب		بھگتن کے رچھپال برجباسی نندلاڈلے

اُس وقت رادھا پیاری بولی کہ اے پران ناتھ بیل روپ دیت کے مارنے سے تم کو پاپ لگا اسلیے
تم جا کر سب تیرتھوں میں اسنان کرو تب کسی کو چھونا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے دو کنڈ گوبردھن پہاڑ
کے پاس کھدوا کر کہا کہ اے رادھا پیاری میں اسی جگہ سب تیرتھوں کو بلائے دیتا ہوں تب تو شری کرشن جی
کی اِچھا سے اُسی وقت گنگا اور جمنا اور سرسوتی آدک سب تیرتھ اپنے اپنے روپ سے وہاں آئے اور اپنا
اپنا نام بتلا کر جب دونوں کنڈ میں پانی ڈال کر چلے گئے تب شیام سندر نے اُس میں اسنان کیا اور بہت
گئو اور سونا دیکر وہاں پر براہمنوں کو بھوجن کھلایا اور نند جی اور برکھبھان آدک نے بہت دب آدک نندکمار
پر نچھاور کر کے غریبوں کو دیا اور آنند مچاتے ہوئے اپنے اپنے گھر آئے اسی دن سے وہ تیرتھ رادھا کنڈ اور کرشن
کنڈ نام سے پرکٹ ہو کر آج تک برندابن میں موجود ہے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب
برکھاسُر کے مارے جانے کا حال کنس کو پہونچا تب اس نے بہت اُداس ہو کر بشواس کر کے جانا کہ میں اس لڑکے
کے ہاتھ سے ضرور مارا جاؤں گا شری کرشن جی کی اِچھا سے ایکدن نارد مُن کنس کے پاس آئے جب اسنے بڑے آدر بھاؤ
سے نارد مُن کو بیٹھالا تب نارد مُن بولے کہ اے مورکھ تو نے کچھ جانا کہ برکھاسُر آدک بڑے بڑے دیتوں کو کس نے
مارا ہے تو میری بات یقین کر کے مان کہ تو نے جو لڑکی بسدیو جی کی پتھر کی شِلا پر پٹک کر ماری تھی وہ لڑکی نہ تھی جوگ مایا
تھی وہی جسودا جی کے یہاں پیدا ہوئی اور شری کرشن جی نے تیری بہن دیوکی کے یہاں قیدخانہ میں جنم لیا تھا جن کو
بسدیو جی نے اپنا بیٹا جان کر آدھی رات کو نند جی کے گھر پہونچا دیا تھا اور اُس کے بدلے وہی لڑکی اُٹھا لائے
تھے اور بلرام جی بھی بلدیو جی ہی کے بیٹے ہیں اُن کو جوگ مایا نے دیوکی جی کے پیٹ سے نکال کر روہنی کے گربھ
میں دھر دیا تھا اور بسدیو جی نے تجھ سے یہ کہہ دیا تھا کہ گربھ گر گیا ہے اور بسدیو جی نے تیرے ڈر سے روہنی
اپنی استری کو نند جی کے گھر گوکل میں بھیج دیا تھا وہاں بلرام جی پیدا ہوئے تھے اور جب دیوکی کے پہلا لڑکا
پیدا ہوا تھا تب ہی میں نے تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو بسدیو جی کی اولاد سے ہوشیار رہنا لیکن اُمیں
تیرا کیا بس ہے قسمت کا لکھا ہوا مٹ نہیں سکتا تین کو س پر تیرا دشمن ہے جو کچھ تجھ سے بن پڑے وہ

آگے کے واسطے تدبیر کر یہ بات سنتے ہی پہلے کنس مارے ڈر کے کانپنے لگا پھر اُس نے کرودھ کرکے اپنے سامنے بسدیو اور دیوکی کو بلا کر کہا۔

دوہا

پرتھم دیوست لائے کے من پرتیت بڑھائے ۔ جیون ٹھگ کچھ دکھلائے کے سرس لیے بھگ جائے

چوپائی

ملا رہا کپٹی تو مجھے ۔ بھلا سادھ میں جانا تجھے
کرشن نند گھر تو پہونچایا ۔ دیبی ہمیں دکھلانے لایا
من میں کچھو کہے مُکھ اور ۔ آج توہ ماروں یہ ٹھور
مترسگا سیوک ہتکاری ۔ کرے کپٹ سو پاپی بھاری

دوہا

مُکھ بیٹھا من بکھ بھرا رہے کپٹ کے ہیت ۔ آپ کاج پر دروہیا تس سے بھلا ہے پریت

جب یہ کہکر کنس بسدیو اور دیوکی کو مارنے کے واسطے ننگی تلوار لیکر دوڑا تب نارد مُن نے ہاتھ اُس کا پکڑ لیا اور کہا کہ اے راجہ ان کو مارنے سے تیرا کام نہیں نکلے گا جن سے تجھکو اپنے پر ان کا ڈر ہے اُن کے مارنے کی تدبیر کر یہ سن کر کنس نے اُن کو جان سے نہیں مارا لیکن بیڑی اور ہتکڑی ڈال کر پھر اُن کو قید کیا جبکہ نارد مُن وہاں سے چلے آئے تب کنس نے کیشی نام دیت کو جو بڑا بلوان تھا بلا کر بنتی کرکے اُس سے کہا کہ اے کیشی یہ وقت مدد کرنے کا ہے۔

چوپائی

مہابلی تو ساتھی میرا ۔ بڑا بھروسا مجھکو تیرا
ایک بار تو برج میں جاوے ۔ رام کرشن ہت مجھے دکھاوے

جب کیشی دیت یہ بات مانکر برندا بن کو چلا تب کنس نے چانور اور مشٹک اور شل اور توشل نام بڑے بڑے پہلوانوں کو بلا کر کہا کہ ہم شیام اور بلرام بسدیو کے بیٹوں کو کسی بہانے سے یہاں بلاتے ہیں تم لوگ کشتی لڑکر اُن کو مار ڈالنا تب ہم تم کو بہت سا روپیہ دیں گے یہ کہکر کنس اپنے منتریوں سے بولا کہ تم لوگ کوئی تدبیر ایسی کرو جس میں بلرام اور کرشن دونوں مرجائیں تب اُنھوں نے کہا کہ اے مہاراج آپ ایسے پرتاپی اور بلوان راجا ہو کر کیا ڈرتے ہیں ہماری صلاح یہ ہے کہ آپ ایک رنگ بھوم بہت اچھا بنائیے اور دھنک جگیہ کے بہانے سے نند آدک کو بلرام اور کرشن سمیت یہاں بلائیے تو کوئی نہ کوئی پہلوان یا کبلیا پیڑ ہاتھی ان دونوں بھائیوں کو مار ڈالیگا یہ بات کنس نے مانکر کاتک سُدی چتردشی کو شری مہادیو جی کے دھنک جگیہ کی ساعت ٹھہرائی اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ تم لوگ بہت جلد ایک استھان اچھا رنگ بھوم

پہلوانوں کے لڑنے کے واسطے بناؤ اور اُس میں ایک مچان بہت اونچا اور چوڑا میرے بیٹھنے کیواسطے ایسا بناؤ
جسمیں کسی کا ہاتھ نہ پہونچ سکے اور اسی طرح کا دوسرا مچان میرے متروں اور منتریوں کے بیٹھنے کے واسطے بناؤ
کہ وہ لوگ بھی میرے پاس بیٹھیں گے اور پہلی ڈیوڑھی پر شری مہادیوجی کا دھنکھ رکھو اور بدّھ کے ساتھ اُس کی
پوجا کر کے نگر میں ڈھنڈھورا پٹوادو کہ راج مندر پر دھنکھ جگیہ کی پوجا ہے اور جب رام اور کرشن دھنکھ جگیہ
کے پاس پہونچیں تب شوربیر ان دونوں لڑکوں سے کہیں کہ بغیر دھنکھ چڑھائے بھیتر نہ جانے پاؤگے جبکہ
وہ غرور سے دھنکھ چڑھانے کے واسطے اُٹھاویں تب میرے شوربیر لوگ اُن کو مار ڈالیں جو کوئی اُن کو مارے گا
اُس کو میں مُنھ مانگا روپیہ دونگا اور اُن کے مارے جانے سے مجھکو اپنی موت کا کھٹکا مٹ جائے گا اور
دوسری ڈیوڑھی پر کبلیا پیڑ ہاتھی کو جو دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے اُن لڑکوں کے مارنے کے واسطے
کھڑا کر رکھو جو وہ پہلی ڈیوڑھی سے جیتے بچ کر بھیتر آنے لگیں تو وہ ہاتھی ایک جھپیٹ میں اُن کو پاؤں کے
نیچے دبا کر مار ڈالے اور تیسری ڈیوڑھی رنگ بھوم کے مکان پر میرے منتری اور شوربیر لوگ بہت سے ہتھیار
لیے ہوئے ہوشیار بیٹھے رہیں جس میں دونوں لڑکے بھیتر میرے پاس نہ آنے پاویں راجہ کنس یہ حکم دے کر
سبھا میں آبیٹھا اور سب کی طرف دیکھکر بچار کرنے لگا کہ رام کرشن کے بلانے کے واسطے کس کو بھیجوں
جب اُس کو اکرور سے زیادہ بدھمان دوسرا کوئی دکھلائی نہیں دیا تب اُس نے اکرور کو اکیلے میں لیجا کر
بہت بڑائی کر کے کہا کہ اے اکرور میں تمکو بڑا بدھمان اور اپنا پرم متر جان کر اپنے من کی بات تم سے کہتا ہوں
کہ مجھکو شیام اور بلرام بسدیو کے بیٹوں سے دن رات اپنے پران کا ڈر لگا رہتا ہے یہ حال تم کو بھی معلوم ہوگا
جس طرح بشن بھگوان نے دیوتوں کے واسطے چھل کر کے تین پگ پرتھوی راجہ بل سے دان لی اور اُسکو
پاتال میں بھیجکر اندر کی رچھا کی اسی طرح تم کو بھی ہماری سہایتا کرنا چاہیے اچھے لوگ آپ دُکھ اُٹھا کر دوسرے کا
بھلا کرتے ہیں اس لیے تم میرے بھلے کے واسطے بندرابن میں جاؤ اور اکاش بانی ہونے اور نارد منی
کے کہنے سے میں جانتا ہوں کہ دیوکی کا آٹھواں لڑکا مجھکو ضرور مارے گا لیکن آدمی کو اپنے سامرتھ بھر دُکھ
چھوٹنے کے واسطے علاج ضرور کرنا چاہیئے۔

دوہا

تم سماں یا لوک میں اور دوسرو نا نہہ	کہت کنس اکرور سوں میں جانت من ما نہہ

اسواسطے تم شیام اور بلرام کو نند اور آنند سمیت دھنکھ جگیہ کے بہانے سے اپنے ساتھ متھرا میں
لوا لاؤ میں تمھارا بڑا احسان مانوں گا اور تم میرے چڑھنے کے رتھ پر بیٹھکر جاؤ دھنکھ جگیہ کے اتسو کا
حال سنا وہ لوگ ضرور آویں گے اور میں نے اُن دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے جو تدبیر سوچی ہے
اُسکو بھی سن لو کہ میرے پاس آتے وقت پہلی ڈیوڑھی میں دھنکھ چڑھاتے سمے میرے شوربیر لوگوں کے ہاتھ
سے مارے جاویں گے جو وہاں سے بچ گئے تو دوسری ڈیوڑھی پر کبلیا پیڑ ہاتھی اُن کو اپنے پیروں سے روندکر مار

ڈالے گا وہاں سے بھی بچکر اگر رنگ بھوم میں پہونچے تو جانور اور مشٹک کے دکیال ہاتھی بھی اُن کی برابری نہیں کر سکتے
اُن کو ضرور مار ڈالیں گے اور جو اُن سے بھی بچ گئے تو میں آپ اپنے ہاتھ سے شیام اور بلرام کو مار کر اپنا کام
بناؤں گا اور اُن دونوں کو مار کر پھر بسدیو اور دیوکی کو وہی زہر کی جڑ ہیں اُن کو بھی مار ڈالوں گا اور اگر سین
اپنے باپ کو اور سب جدبنشیوں کو بھی مار ڈالوں گا اور ہر بھگتوں کی جڑ دنیا سے اُکھاڑ کر جراسندھ اپنے سسُر
اور بانا سر اور دنت بکر آدک راجوں سمیت جو میرے متر ہیں خوشی سے راج کروں گا تم نند جی سے کہدینا کہ بکرا او
بھینسا آدک جگیہ کرنے کے واسطے بھینٹ لیکر جلد یہاں چلے آویں اور میں بھی اپنے انشت متروں کو اسی
بہانے سے یہاں بلاتا ہوں یہ باتیں غرور بھری سن کر اکرور نے کنس سے کہا کہ اے مہاراج آپ غصہ
کر کے بُرا نہ مانیں تو میں ایک بات کہوں کنس بولا کہ اچھا کہو ہم بُرا نہ مانیں گے تب اکرور نے کہا کہ اے راجہ
آپ نے جو حکم دیا وہ میں کروں گا لیکن آپ دیکھیں کہ راون اتنا بڑا پرتاپی کہ جس نے موت کو قید کر رکھا تھا
اور اندر بجر نام ہتھیار جو پہاڑوں کو چُور چُور کر ڈالے رکھتا تھا وہ بھی موت سے نہیں بچا جو کوئی پیدا ہوا ہے
وہ ضرور ایک دن مرے گا اور آدمی اپنی بھلائی کے واسطے بہت سی تدبیریں کر کے کچھ بچا رہتا ہے اور
پرمیشور کی اچھا کے موافق کرموں کے پھل سے اُس کے برخلاف ہو جاتا ہے تل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا
جس طرح نادان آدمی یہ سب دیکھنے پر بھی نہیں سمجھتا کہ ہونہار زبردست ہے میرا کیا کچھ نہ ہوگا اسی طرح
تم نے آگم باندھ کر جو تدبیر بچاری ہے اُس میں نہ معلوم پرمیشور کی اچھا تمہارے واسطے کیا ہو جائے جس طرح
سب جیو مرتے وقت ہاتھ اور پاؤں اپنے پٹکتے ہیں وہی حال تمہارا بھی مجھ کو معلوم ہوتا ہے میں تمہارے
حکم سے رام کرشن کو بلا لاؤں گا لیکن اُن دونوں سے دشمنی کرنے میں تمہارا پران نہیں بچے گا۔

دوہا

میں برندابن جات ہوں تیرو بھل کچھ نا نہہ	یہ کہہ آیو دھام کو کنس گیو گھر ما نہہ

دھیائے سینتیسواں

مارنا شری کرشن جی کا کیشی اور بیوما سُر دیت کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھشت جس طرح شیام سندر نے کیشی دیت کو مارا اور نارد جی نے
آکر شری کرشن جی کی استت کی اور بیوما سُر دیت نند لال جی کے ہاتھ سے مارا گیا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ جب کیشی دیت
کو کنس نے شیام اور بلرام کے مارنے کے واسطے بھیجا تب وہ اپنا روپ گھوڑے کے برابر بہت لمبا اور
چوڑا بنا کر برات سمے برندابن کو چلا اور اپنے مالک کی آگیا پالن کرنے کے واسطے بڑی خوشی سے پونچھ پھٹکارے
اور آنکھیں لال لال نکالے ٹاپوں سے زمین کھودتا برندابن میں آپہونچا اُس کی صورت دیکھتے ہی سب گوپی اور گوال بال لو

سنے بہت ڈر مان کے جانا کہ ہم لوگوں کے واسطے یہ مہا پرلے آئی ہے اس گھوڑے کے ہاتھ سے ہماری جان نہیں بچے گی جب یہ حال اپنا برجباسیوں نے دیکھا تب شری کرشن جی کے پاس جاکر سب حال کہا۔

	دوہا	
برج آیو کیشی اُسر جان لیو نند لال		سنکھ ولے کے ہر کھ سوں چلے کنس کے کال

شیام سندر نے چلتے وقت سب برجبالاؤں سے کہا کہ تم لوگ کچھ مت ڈرو میں ابھی اُسکو مار کر تمہارا سوچ مٹائے دیتا ہوں یہ کہکر بانکے بہاری نے کاچھا اپنا باندھ لیا اور کیشی کے سامنے جاکر اُس کو للکارا کہ اے کپٹ روپ راچھس جو تو میرے مارنے کے واسطے آیا تو اوروں کو کیوں ڈراکر دھمکاتا ہے مجھ سے آکر لڑ تو میں تیرا زور ادر کرتب دیکھوں جس طرح چراغ کے اوپر پتنگے آپ سے آکر جل مرتے ہیں اسی طرح تو بھی یہاں مرنے کے واسطے آیا ہے اب میرے ہاتھ سے جیتا بچکر نہ جائیگا یہ بات سنتے ہی کیشی دیت کرودھ میں ہوکر شیام سندر کی طرف دوڑا اور جب اس نے اپنے اگلے دونوں پیر اُٹھا کر ان کو ٹاپ مارنا چاہا تب مرلی منوہر نے دونوں پیر اُس کے پکڑ لیے اور اس طرح گھما کر پھینکا کہ جس طرح گرُڑ جی سانپ کو اُٹھا کر پھینک دیتے ہیں جب وہ گھوڑا دو سو قدم پر جاگرا اور تھوڑی دیر بیہوش رہ کر پھر ہوش میں آیا تب وہ اپنا منھ پھیلا کر اس ارادے سے شری کرشن جی پر دوڑا کہ ان کو نگل جاوے اُسوقت شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ لوہے کے برابر کر کے بنا کر اس طرح اسکے مُنھ میں ڈال دیا جس طرح سانپ بل میں گھس جاتا ہے جب بہت کاٹنے پر بھی شری کرشن جی کے ہاتھ میں کچھ گھاؤ نہ لگ کر سب دانت اُس گھوڑے کے ٹوٹ گئے تب شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ اُس کے مُنھ میں ایسا موٹا کیا کہ اُسے سانس لینے کی جگہ نہ رہ کر جان اُس کی نکلنے لگی اُس وقت کیشی نے من میں کہا کہ دیکھو جیسے مچھلی بنسی کو نگل کر جان اپنی کھوتی ہے اُسی طرح میں نے نند لال جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جان کھوئی ایسا بچار کر کیشی نے شری کرشن جی کا ہاتھ اپنے منھ سے باہر نکالنے کے واسطے بہت چاہا لیکن ہاتھ اسکا نہیں نکلا آخر کو وہ گھوڑا اچھلا کر زمین پر گر پڑا جب پیٹ اُس کا پھوٹ کی طرح پھٹ کر جان اُس کی نکل گئی اور خون ندی کی طرح بہنے لگا تب دیوتوں نے اُس کے مارے جانے سے خوش ہو کر شری کرشن جی مہاراج پر پھول برسائے اور برندابن باسی یہ آنند دیکھ کر بولے کہ اے نند لال جی تم نے بڑے دشٹ سے ہم لوگوں کا پران بچایا اور نند اور جسودا جی نے موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر اُن کا منھ چوم لیا اور بہت دان اور دچھنا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلوایا۔

	دوہا	
ملی موہن دوؤ بھائے چر نچھو جوڑی جگل		دیت اسیس مناے برجباسی برھ گوسے

جب راجہ کنس نے کیشی کے مارے جانے کا حال سنا تب وہ مارے سوچ اور ڈر کے اچیت ہو گیا اور شری کرشن جی اُس کپٹ روپ گھوڑے کو مار کر تھوڑی دور آگے جاکر ایک کدم کے نیچے کھڑے

ہو گئے اُسوقت ناردجی نے وہاں آکر اس طرح پر اُن کی استت کی کہ اے ترلوکی ناتھ بہت اچھا ہوا جو آپ نے کیشی دیت کو کہ سب دیتوں سے زیادہ زبردست تھا مار ڈالا اے جگت آتما پر برہم پرمیشور اے جوت روپ بھگوان ہے آدپرش نرنجن نراکار چانور اور مشٹک اور شل اور توشل پہلوان اور راجہ کنس اپنے بھائیوں سمیت اور ردشت بکرا آدک اُس کے متر مجھے مردے کے برابر دکھلائی دیتے ہیں آپ کو میری ڈنڈوت قبول ہو اے دین دیال بھکت تبسل اے دُشٹ دُلن سنت ہتکاری آپ اپنے گرو ساندیپن کے مرے ہوئے لڑکے جم پری سے پھیر لاویں گے آپ کو میرا نمسکار ہے - اے جگناتھ جگ جیون اے مادھو مکت انباشی اے بیکنٹھ ناتھ لچھمی رمن جراسندھ اور ششپال آدک ادھرمی راجہ اور راچھسوں کو آپ مار کر اٹھارہ اچھوہنی دل کا مہابھارت میں ناش کرادیں گے میری ڈنڈوت قبول کیجئے اے کلیان مورت گردھاری بہاری اے دیندیال گوپی ناتھ آپ سمار میں دوارکا پری بساکر پانڈوں کو لوک اور پرلوک کا سُکھ دیں گے میرا نمسکار لیجئے اے دیندیال دیت سنگھارن کال جمن اور بھوماسر آدک کو آپ ماریں گے اور سولہ ہزار ایک سو کنیا جو اُس نے اپنے ساتھ بواہ کرنے کے واسطے اکٹھا کی ہیں اُن کو آپ بواہیں گے اور رکمنی جی کی اچھا پوری کرنے کے واسطے ششپال آدک راجوں کو جیت کر اُس سے بواہ کریں گے اور آج کے تیسرے دن راجہ کنس کو میں آپ کے ہاتھ سے مرا ہوا دیکھوں گا اور اندر پری سے آپ پارجات کا درخت لاکر ست بھاما اپنی استری کے گھر لاویں گے اور راجہ نرگ کو گرگٹ کی جون سے چھڑا کر آپ مکت دیں گے اور سیمنتک من اور جامونتی کنیا جامونت ریچھ کے یہاں سے لاکر آپ اس کے ساتھ اپنا بواہ کریں گے اے مہا پربھو کنس کے ادھرم کرنے سے سب جیو جنتی اور گئو اور براہمن کو پرتھوی کے اوپر بڑا دکھ ملتا ہے کرپا کرکے پرتھوی کا بوجھ اُتار دیئے ۔ اے سیتا پت میں آپ کی دیا سے آپ کو پہچان کر آپ کی شرن آیا ہوں نہیں تو آپ کی لیلا اپرم پار کا چرتر کوئی نہیں جان سکتا ہے لیکن میں آپ کی دیا سے اتنا جانتا ہوں کہ آپ بھکتوں کو سُکھ دینے اور گئو اور براہمن کی رچھا کرنے اور دیت اور ادھرمی راجوں کو مارنے کے واسطے بار بار دنیا میں سگن اوتار لیکر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں ۔

چوپائی

یا بدھ سوں تم کو پہچانوں	نسدن شرن تمہاری جانوں
[illegible] پردن تھرست [illegible]	ہت سے [illegible] گاؤں [illegible]
کرپا کرو میرو بھرم ٹارو	بھوساگر سے پار اُتارو
بار بار یہ بنتی کینھو	نمسکار کر آسیس لینھو

دوہا

[illegible] ہو [illegible] ششپال کے ماتھن پربھو گوپال	نت نو لیلا کرت ہیں برج میں موہن لال

جبکہ اس طرح نارد منی تینوں کال کا حال جاننے والے نے بہت استت شری کرشن مہاراج کی کی اور اُن سے بدا ہوکر برہم لوک کو چلے گئے تب برندابن بہاری گوال بالوں کو ساتھ لیے بھانڈیر بٹ کے نیچے بیٹھ کر آپ راجا بنے اور بعض گوال بالوں کو منتری اور کسی کو دیوان اور کسی کو سیناپت اور کسی کو سپاہی بنا کر کھیل کھیلنے لگے اور راجہ کنس جب ہوش میں آیا تب بیوماسر کو بلا کر کہا کہ سنو مترمجھکو شیام اور بلرام سے اپنے پران کا کھٹکا دن رات رہتا ہے میں نے جتنے دیت اُن کے مارنے واسطے بھیجے اُن سب کو اُنھوں نے مارڈالا اب تمھارے برابر کوئی دوسرا شور بیر مجھکو دکھلائی نہیں دیتا اس لیے تم برندابن میں میرے واسطے جاکر شیام اور بلرام کو مار آؤ تو میں تمھارا بڑا احسان مانوں گا یہ سن کر بیوماسر بولا کہ سنو مہاراج میں اپنا بدن تمھارے اوپر نچھاور سمجھ کر اپنی سامرتھ بھر تمھارا حکم مانوں گا جو سیوک اپنے مالک کا حکم مانتا ہے اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بنتا ہے یہ کہکر بیوماسر کنس سے بدا ہوا اور گوال روپ دھر کر جہاں شری کرشن جی کھیل رہے تھے وہاں آیا اور اُسنے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج میں بھی تمھارے ساتھ کھیلنا چاہتا ہوں یہ بات سن کر شری کرشن انترجامی نے اُس کپٹ روپی گوال کو پہچان کر کہا کہ تم اپنا سندیہ چھوڑ کر جس کھیل کے واسطے کہو وہی کھیل ہم تم سے کھیلیں کپٹ روپی گوال بولا کہ جس طرح بھیڑیا اپنی پیٹھ پر بھیڑی اُٹھا کر بھاگ جاتا ہے اسی طرح ایک لڑکا دوسرے لڑکے کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر دوڑے یہی کھیل کھیلو مرلی منوہر نے کہا کہ بہت اچھا جب کہ شیام سندر بیوماسر کو ساتھ لیکر بھل بجھاول اور انکھ منداول کھیلنے لگے تب وہ کپٹ روپی گوال بہت لڑکوں کو جو اُس کو نہیں پہچانتے تھے چھپتے وقت ایک کو اُٹھا کر پہاڑ کی کندرا میں رکھ آیا اور اس کندرا کے دروازے پر پتھر کی سلا دھر دی جب سب گوالوں کو وہ کندرا میں چھپا آیا اور شری کرشن جی اکیلے رہ گئے تب کپٹ روپی گوال للکار کر بولا کہ اے نندکمار آج تم کو سب جدبنشیوں اور برجباسیوں سمیت مار کر راجہ کنس کا کام بناؤں گا جب بیوماسر گوال تن چھوڑ کر اپنی اصلی صورت سے شری کرشن جی کو مارنے کے واسطے جھپٹا تب شری کرشن جی نے اُس کا گلا دبا کر جانور کی طرح لات اور گھونسوں سے اُس کو مارڈالا اور گوال بالوں کو کندرا میں سے نکال لائے۔

اُس وقت دیوتا اور بدیادھروں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور بڑی خوشی منائی شام کے وقت مرلی منوہر مرلی بجاتے خوشی مناتے ہوئے اپنے گھر آئے اُسی دن رات کے وقت جسودا جی نے یہ سپنا دیکھا کہ آج شیام اور بلرام برندابن میں نہیں ہیں کہیں چلے گئے اور یہ سپنا دیکھتے ہی پہلے نند اور جسودا جی نے بڑا سوچ کیا پھر سپنے کی بات جھوٹی سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا۔

ادھیائے اڑتیسواں ۳۸

پہونچنا اکرورجی کا برندابن میں واسطے لے جانے شیام اور بلرام کے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیت کاتک بدی دوادشی کو گیتی اور بیوما سُر دیت مارے گئے اور اُسی دن پرات سمے جب اکرور جی کنس کے رتھ پر چڑھ کر برندابن کو چلے تب وہ راہ میں بچار کرنے لگے کہ دیکھو اس جنم میں مجھ سے کوئی اچھا کام نہیں ہوا آج تک سب کنس ادھرمی کی سنگت میں بیتے پچھلے جنم میں میں نے نہ معلوم کون ایسا جگیہ اور تپ کیا تھا جس کے پھل سے اُن چرنوں کا درشن جن کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک کو تارتی ہیں پاؤں گا جن چرنوں کا دھیان برھمادک دیوتا اور سنکادک رکھیشور آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھکر اُس کی دھور ملنے کے واسطے دن رات چاہنا رکھتے ہیں وہی دھور آج میں اپنے ماتھے پر چڑھاکر بھو ساگر پار اُتر جاؤں گا۔

دوہا

سلا سراپ موچن کرن ہرن بھگت اُر پیر ‎ ‎ آج دیکھو ہوں وہ چرن سکل سکھن کے ہیر

جس طرح پاپی لوگ ست سنگ کرنے سے کرتارتھ ہو جاتے ہیں اُسی طرح میرا بھاگ بھی جگا جو کنس نے مجھ کو شری کرشن چندر آنند کند کے لینے کے واسطے بھیجا اسی بہانہ سے میں بھی موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی بہت جنموں کے پاپوں سے چھوٹ کر آنکھوں کا پھل پاؤں گا نہیں تو مجھ ایسے پاپی لوبھی سنساری مایا جال میں پھنسے ہوئے کو اُن پر برہم پرمیشور کا درشن کہاں ملتا یہ سب سنجوگ اُنھیں بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے ہوا ہے راجہ کنس نے میرے اوپر بڑی دیا کی جو مجھ کو اس کام کے واسطے بھیجا جس آدپرش بھگوان نے کالی ناگ کو ناتھ کر اُس کے ماتھے پر نرت کیا اور نند جی کی گئو دیں چرا کر گوپیوں کے ساتھ راس منڈل رچا اور دیوتوں کے واسطے تین قدم پرتھوی راجہ بل سے دان لی اور دیولوک کا راج اندرادک دیوتوں کو دے ڈالا وہی بیکنٹھ ناتھ اپنا بال چرتر برج باسیوں کو دکھلا کر بہت طرح کا سکھ اُن کو دیتے ہیں جن چرنوں کے درشن کے واسطے لچھمی جی اور نارد من اور مارکنڈے اور رامبر کھ آدک بڑے بڑے رکھیشور اور مہاتما چاہنا رکھتے ہیں اُن چرنوں کا درشن اور اسپرش سہج ہی میں گوال بالوں اور گوپیوں کو ملتا ہے اس لیے برندابن باسیوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے۔

دوہا

نرا کار نرلیپ کو بھید نہ جانے کوے ‎ ‎ جو کرتا سب جگت کے ماکھن پر کھہیں سوے

آج مجھکو اچھے اچھے سگن دکھلائی دیتے ہیں ہرن میرے داہنے طرف سے بائیں کو چلے آتے ہیں اسلیے ضرور مجھ کو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملے گا اے من وہ آدپرش انباشی سب سے پہلے تھے اور مہاپرلے ہونے پر بھی وہی بنے رہیں گے جو تجھ کو اس بات کا سندیہہ ہو کہ آدجوت بھگوان نے کس واسطے سنسار میں جنم لیا تو کبھی ایسا مت سمجھنا اُنھوں نے کیول واسطے سکھ دینے اپنے بھگتوں اور بھو ساگر پار اُتارنے سنساری جیووں اور مارنے دیتوں اور ادھرمیوں اور بھار اُتارنے پرتھوی کے اپنی اچھا

سے جنم لیا ہے اُن کے بھید اور مہما کو کوئی بھی نہیں جان سکتا ہے وہ انترجامی سب بھلے اور برے کے پیدا کرنے والے ہو کر سنساری مایا سے الگ ہیں ان کو ستوگن اور رجوگن اور تموگن نہیں بیاپتا اور برندابن کی مہما بیکنٹھ سے زیادہ جان کر گوال بالوں کو برہما اور شیوجی سے کم نہ سمجھنا چاہیئے۔

کبت

ایک رج رینکا پر چنتامن وار ڈاروں لوگن کو وار ڈاروں سیوا کنج کے بہار ہین
لتن کے پاتن پے کلپ برچھ وار ڈاروں رماہو کو وار ڈاروں گوپن کے دوار ہین
برج کی پنہارن پے سچی رچی وار ڈاروں بیکنٹھ کو وار ڈاروں کالندی کے گھاٹ ہین
کہت آنبھے رام ایک رادھا جو کو جانت ہوں دیون کو وار ڈاروں نند کے کمار ہین

اور دیت لوگوں کو بھی بڑا بھاگمان سمجھ کر پرمیشور کی دیا اُنپر بھی جاننا چاہیئے کس واسطے کہ جب بیکنٹھ ناتھ اُن کو اپنے ہاتھ سے مارتے ہیں تب اُن کو بیکنٹھ دھام رہنے کے واسطے دیتے ہیں جہاں ہزاروں برس تک تپسیا کرنے سے بھی آدمی نہیں پہونچتا ہے اور راون اور ہرنیاکش کی کتھا جو اُن کے ہاتھ سے مارے گئے تھے اس بات کی گواہ ہے کس واسطے کہ شیام سندر کے ڈر سے اُن کے ساتھ دشمنی رکھنے والوں کو (یعنی راون وغیرہ کو) دن رات اپنے پران کا ڈر رہ کر کسی ساعت شیام سندر کا سوروپ اُن کے چت سے نہیں اُترتا تھا اسی سے وہ لوگ مکت ہو گئے دیکھو میرا بڑا بھاگ اُدے ہوا کہ جس روپ کے دیکھنے کے واسطے بڑے بڑے جوگی اور مہاتما تینوں لوک کے چاہنا رکھتے ہیں اسی موہنی روپ کو دیکھکر میں اپنا جنم سوارتھ کرونگا اور پہلے گوال بالوں کو جو دن رات بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرتے ہیں ڈنڈوت کرونگا پھر اپنا سر ہر چرنوں پر رکھکر وہ دھول اپنے ماتھے پر چڑھاؤں گا جو دھور برہما آدک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتی جب وہ دینا ناتھ جگت کے مکت دینے والے دیا سے اپنا ہاتھ میرے اوپر رکھکر مجھ کو اُٹھا دیں گے تب میں اپنے برابر کسی تپسی اور گیانی کا بھی بھاگ نہیں سمجھوں گا لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتا ہوں کہ جو مجھ کو کنس کا بھیجا ہوا سمجھ کر ایسا نہ کریں سو یہ سندیہ کرنا نہ چاہیئے جس طرح میں منسا باچا کرمنا سے اُن کی بھکت رکھکر اُن کو اپنا ایشور جانتا ہوں اسی طرح وہ انترجامی بھی مجھے اپنا داس جان کر دیا ہی کریں گے۔

دوہا

ہر داسن کو داس ہوں من میں کر بشواس	کنس دوت نہیں جانہیں ماکھن پربھ سکھ راس

جب وہ دینا ناتھ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر میں لیجاویں گے تب میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھ کر سب حال للنس کا سچا سچا اُن سے کہدونگا سنساری جیووں کو مایا روپی رستی میں بندھے رہنے سے مکت ہونا کٹھن ہے لیکن وہ دین دیال مجھ کو اپنا ذات بھائی سمجھکر ضرور بھو ساگر پار اُتار دیں گے جس وقت وہ اپنی کرپا سے مجھکو چاچا کہکر پکاریں گے اُسوقت بڑے بڑے مہاتما میرے اوپر ڈاہ کریں گے۔

دوہا

اے من تومت سوچ کر اُن ہی کو ہے لاج | آپے کاج سنوارہ ہیں ماکھن پربھو برج راج

جب اکرورجی اس طرح بچار کرتے ہوئے تین کوس راہ دن بھر میں کاٹ کر شیام کے وقت برندابن کے نزدیک پہونچے اور وہاں زمین پر شری کرشن جی کے چرنوں کا نشان جس میں سنکھ ۔ چکر ۔ گدا ۔ پدم دھوجا کے نشان بنے تھے دیکھا تب اکرورجی نے رتھ پر سے اُتر کر اُن چرنوں کی دھور اپنے سر اور آنکھوں میں لگائی اور اُس جگہ کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ جہاں پر تمھارے چرنوں کا آکار رہتا ہے وہاں پر بڑے بڑے رکھیشور اور گیانی لوگ ہمیشہ ڈنڈوت کیا کرتے ہیں جب اکرورجی کو اسی بچار میں پریم پیدا ہو کر آنکھوں سے بہت آنسو بہنے لگے تب سب گوپ اور گوال سچی پریت اُن کی دیکھکر اپنے پریم کا گھمنڈ بھول گئے لیکن اپنا بڑا بھاگ سمجھکر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن چرنوں کی دھور اکرورجی اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں اُن چرنوں کی سیوا ہم لوگ دن رات کرتے ہیں اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُسی وقت مرلی منوہر پیتامبر پہنے پھولوں کا گجرا گلے میں ڈالے بلرام جی اور گوالوں سمیت بن سے گئو چرا کر ہنستے ہوئے برندابن کے پاس پہونچے۔

دوہا

ماکھن پربھو مکھ دیکھ کے روم روم سکھ پاے | پریم بھاؤ سے مگن ہوئے پریو چرن پر دھاے

اے راجہ پریکھیت اکرورجی نے کبھی شری کرشن جی کے اور کبھی بلرام جی کے چرنوں پر سر رکھکر اس طرح اپنے آنسوؤں سے انکے چرن دھوئے جس طرح دنیا کے لوگ رکھیشور اور مہاتما کے آنے سے اُن کے چرن جل سے دھوتے ہیں جب تھوڑی دیر بعد رونا اکرورجی کا کم ہوا تب انھوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں اکرورجد بنسی تمھارا داس ہوں یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اُن کو اپنا بڑا سمجھکر سر اُن کا اپنے پیروں پر سے اُٹھانے لگے لیکن اکرورجی ایسے پریم میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اُن کو کچھ اپنے تن بدن کی سدھ نہ تھی سر کون اُٹھاوے اسلیے شیام اور بلرام نے پریت پوربک اپنے ہاتھوں سے سر اُنکا پکڑ کر اُٹھالیا اور چاچا چاچا کہکر بڑے آدر سے بھیتر لے گئے تب نندجی اکرورجی کے گلے ملے جب کہ موہن پیارے بڑے پریم سے آسن پر بٹھا کر اپنے ہاتھ سے اُنکا چرن دھونے لگے تب اکرورجی شرمندہ ہو کر اپنا پاؤں مرلی منوہر کی طرف سے کھینچنے لگے لیکن شیام سندر پاؤں اُن کا نہ چھوڑکر بولے کہ اے چاچا تم ہمارے باپ کی جگہ ہو اس لیے تمھاری سیوا کرنا ہم کو اُچیت ہے یہ کہہ کر شری کرشن نے اکرورجی کا چرن دھویا اور اُن کے بدن میں عطر اور چندن لگا کر بڑے پریم سے چھتیس[۳۶] طرح کے کھانے کھلائے اور ہاتھ دھلا کر پان اور الائچی دی جبکہ اکرورجی کھاپی کر پلنگ پر لیٹے تب شیام اور بلرام اُن کے پاؤں دابنے لگے اور نند اور اپنند آدک نے اکرورجی کے پاس آکر پوچھا کہ کہو بسدیوجی اور دیوکی کیسے ہیں اور راجہ کنس کس طرح پرجا کا پالن کرتا ہے ہماری جان میں جبتک کنس ادھرمی جیتا رہیگا تب تک گئو اور براہمن اور پرجا کو اُس کے ہاتھ سے سکھ نہیں ملے گا جہاں کا راجہ ادھرمی اور نردئی ہوتا ہے

وہاں کی پرجا سُکھ سے نہیں رہتی جب کنس نے چھ بیٹے اپنی بہن کے بنا اپرادھ مار ڈالے اُس کو بدھک سے زیادہ سمجھنا چاہیئے یہ سنکر اکرور نے کہا کہ جب سے کنس پیدا ہوا ہے تب سے جدبنشی اور پرجا لوگ دُکھ پاتے ہیں جس طرح بکری کے غول میں ایک بھیڑیا رہنے سے اُن کو اپنی جان کا ڈر لگا رہتا ہے اسی طرح متھرا باسیوں کو کنس کے جینے تک سُکھ نہیں ملے گا اس کا حال سب تم جانتے ہو ہم کیا کہیں۔

ادھیائے اُنتالیسواں ۳۹

جانا شیام اور بلرام کا اکرور کے ساتھ متھرا میں

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب نند اور اپنند، اکرور جی سے متھرا کا حال پوچھ کر اپنے اپنے استھان پر گئے تب شیام اور بلرام نے جیسا بچار راہ میں اکرور جی کرتے آتے تھے ویسا سنمان اُن کا کر کے پوچھا کہ اے چاچا آپ دیا اور پریت کی راہ سے ہم کو دیکھنے کے واسطے آئے بہت اچھا کیا لیکن تم نے ہمارے چرنوں پر جو ہم تمہارے لڑکوں کے برابر ہیں کس واسطے گر کر ہم کو دوش لگایا ہم کو تمہاری سیوا کرنا چاہیئے بھلا یہ تو بتلاؤ کہ متھرا باسیوں کا دن کیونکر کٹتا ہے اور بسدیو اور دیوکی ہمارے ماتا پتا اچھی طرح سے ہیں اور راجا کنس ہمارا ماما بڑا پاپی پیدا ہوا ہے جو گوا اور براہمن اور جدبنشیوں کو دُکھ دے کر ناش کیے دیتا ہے اور ہم کو بسدیو اور دیوکی اپنی ماتا پتا کے قید ہونے کا حال سُن کر بڑا سوچ ہوا ہے سچ پوچھو تو وہ لوگ ہمارے واسطے اتنا دُکھ پاتے ہیں جو وہ ہم کو گوکل میں لا کر نہ چھپاتے تو کیوں اتنا دکھ پاتے جب وہ ہماری یاد کرتے ہوں گے تو اُن کو بہت رنج ہوتا ہوگا بڑا آشچرج ہے کہ دیوکی جی کے چھ لڑکے مارے اور اتنا پاپ بٹورنے پر بھی کنس کا من ادھرم کرنے سے نہیں بھرا اور یہ بتلائیے کہ آپ کا آنا یہاں کیونکر ہوا اور آپ سے کنس نے چلتے وقت کیا کہا یہ بات سنکر اکرور جی نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ انترجامی کنس کے انیت کرنے کا حال آپ کو سب معلوم ہے میں کیا کہوں کتنی بسدیو اور اگرسین کا پران لینے کے واسطے ہر روز ارادہ کرتا ہے لیکن وہ لوگ آپ کی کرپا سے آج تک بچے جاتے ہیں اور کنس کا حال جو کچھ آپ نے سنا ہے اُسی طرح پر ہے جبکہ برکھاسر دیت آپ کے ہاتھ سے مارا گیا تب نارد منی نے آکر کنس سے کہا کہ تیری موت شری کرشن جی کے ہاتھ سے ہے اور وہ نند اور جسودا جی کے بیٹے نہیں ہیں بسدیو اور دیوکی کے بیٹے ہیں یہ حال سن کر کنس نے پھر بسدیو اور دیوکی کو قید کیا اور اسی دن سے تمہارے پران مارنے کی تدبیر میں رہ کر دھنکھ جگیہ کے بہانے سے تم دونوں بھائیوں کو اور نند جی آدکو بلانے کے واسطے مجھ کو یہاں بھیجا یہ بات سنکر شری کرشن جی نے بلرام جی کی طرف دیکھا اور ہنس دیا اور نند جی سے کہا کہ اے بابا اکرور جی جدکل میں بڑے مہاتما ہو کر کنس کی آگیا انوسار دھنکھ جگیہ کا تماشا دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بلانے کیواسطے

یہاں آئے ہیں اُن کے ساتھ جانے میں بہت اچھا ہوگا تم بھی گوپ اور گوالوں سمیت دہی اور ماکھن آدک بھینٹ لے کر چلو۔

دوہا

ماکھن پریچھت کی بات یہ سن کے گوپی گوال	گئے سکل مرجھائے تن سب بھئے بکل تہ کال

اے راجہ پریچھت نندجی شری کرشن جی کی بات کی کئی مرتبہ پرچھائے چکے تھے اس لیے اُن کی بات کو ٹالنا اُچیت نہیں جانا اور نندا اور جسودا سپنے کی بات یاد کرکے سوچ کرنے لگیں لیکن شیام سندر کی اچھا انسار نندجی نے برندابن میں ڈھنڈورا پٹواکر سب گوالوں کو کہلا بھیجا کہ راجا کنس نے دھنکھ جگیہ کا اتساہ دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بلایا ہے کل پرات سمے سب گوال بال دودھ دہی گھی اور ماکھن آدک لیکر متھرا کو چلیں جب یہ حال گوپیوں نے سنا کہ شیام سندر متھرا کو جاتے ہیں تب سب گوپیاں شیام سندر کا بجوگ سمجھ کر مُردے کے برابر ہوگئیں اور اُن کے گھروں میں ایسا رونا پیٹنا ہونے لگا کہ جیسے کسی کا کوئی آدمی مر جائے۔

دوہا

ٹھور ٹھور ایسی دشا کہت نہ آوے بین	بڑھی شیام بچھڑن بتھا ڈھرت اُمنگ جل ہین

سورٹھا

پھرت بکل سب گوال یہ چھپت ایک ایک تے	چلن چہت نندلال من ملیں بیاکل سبے

پھر سب گوپیاں ٹھور ٹھور بیٹھ کر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو یہ کیا برے ہمارے اوپر آئی ہے ایک ساعت بھر موہن پیارے کا برہ ہم سے سہا نہیں جاتا تھا اُن کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا تھا اب وہ متھرا جاتے ہیں اُن کے بجوگ میں ہمارا پران کیسے بچے گا اس اکرور کا کیا کام تھا جو ہم لوگوں کا پران لینے کے واسطے آیا ہے سچ پوچھو تو شری کرشن جی نے ہماری پریت سے من اپنا کھینچ لیا نہیں تو انکو متھرا جانے کا کیا کام ہے جو نندلال جی نہ جاویں تو راجہ کنس اُن کا کیا کرے گا تب دوسری گوپی بولی کہ پرمیشور کی دیا سے آج کوئی بڑا آدمی برندابن میں مر جاتا یا کوئی دوسرا کارن ہو کر ہمارا من ہرن پیارا کل متھرا کو نہ جاتا تو بہت اچھا ہوتا دوسری گوپی اپنی چھاتی پیٹ کر کہنے لگی کہ بڑا سوچ ہے کہ میرا پران پیارا مجھ سے چھوٹتا ہے۔

چوپائی

اب ہر جب متھرا کو جئیہیں	تن بن پران کون بدھ رہیں

دوسری گوپی بولی کہ مجھے موہن پیارے کے دیکھنے سے تینوں لوک کا سکھ ملتا تھا اب اُن کے دیکھے بنا کس طرح چین پڑے گا دوسری بولی کہ جب وہ ایک مرتبہ میری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے تھے تب میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتی تھی اُن کے جانے کے پیچھے میرا کیا حال ہوگا دوسری نے کہا کہ اے

برھماجی تم بڑے کٹھور ہو جو پہلے موہن پیارے سے پریت لگا کر اب اُن کے برہ ساگر میں مجھ کو ڈبونا بچار کیا ہے جس طرح کوئی پیاسا دور سے پانی دیکھکر پانی پینے کے واسطے جاوے اور وہاں پہونچکر اُس کو بالو دکھلائی دے وہی گت ہماری ہوئی رام اور کرشن دونوں آنکھیں ہماری چلی جائیں گی تب ہم لوگ بنا آنکھ جی کر کیا کریں گے شیام اور بلرام بنا ایک ساعت جینا ہمارا اکٹھن ہے۔

دوہا

جو راجن کے راج ہیں ماکھن بر بھ برج راج	اب جیویں کیسے سکھی سو بچھڑت ہیں آج

اے راجہ پریچھت اسی طرح سب برج بالا برہ کی ماتی ہو کر اپنے اپنے من کا حال ایک دوسرے سے کہکر بلاپ کرتی تھیں جب رات بھر اُن کو مچھلی کی طرح تڑپتے بیت گئی تب پرات سمے سب گوپ اور گوال برندابن باسیوں نے گورس آدک گاڑی اور بیلوں پر لدوا لیا اور بھینسا بھیڑ بکرا آدک بھینٹ دینے کے واسطے لے کر نندجی کے دروازے پر آئے اور جس جگہ اکرورجی شیام اور بلرام کو جو اپنے آگے بٹھا کر چلنے کی تیاری کر رہے تھے وہاں پر سب استری اور پرش اور لڑکے اور بوڑھے آکر موہن پیارے کے بجوگ میں اپنی اپنی آنکھوں سے جل کی دھارا بہانے لگے اور اتنا روئے کہ اُن کے آنسو بہنے سے زمین وہاں کی کیچڑ کے برابر ہو گئی اور اُن لوگوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو کنس ادھرمی کے راج میں سکھ اور آنند سپنا ہو گیا اور سب برجبالا شری کرشن جی کے چاروں طرف کھڑی ہو کر بڑے دُکھ سے کہنے لگیں کہ اے پران پیارے تم کس واسطے ہم لوگ ابلا اناتھ کو اپنے برہ ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو سب برندابن باسیوں کا جینا تمھارے ادھین ہے جس طرح ہاتھ کی لکیر کبھی نہیں مٹتی اُسی طرح بھلے آدمی کی پریت کبھی نہیں گھٹتی جیسے بالو کی دیوار نہیں ٹھہرتی اُسی طرح مورکھ کی پریت نہیں نبھتی ہے اے گوپی ناتھ ہم لوگوں نے تمھارا کیا اپرادھ کیا ہے جو ہم کو پیٹھ دکھا کر چلے جاتے ہو۔

دوہا

ایک سکھی ایسے کہے میں سوچیت من ماہہ	جو ست جسدا نند کے ہیں چھانڑ ہیں ناہہ

گوپیاں اس طرح شری کرشن جی کو کہکر پھر اکرورجی سے بولیں کہ اے اکرور تم ہم لوگوں کا دُکھ نہ جان کر جس کے آدھین ہمارے پران ہیں اُسی کو اپنے ساتھ لیے جاتے ہو اب ہمارا جینا کیسے ہو گا کیوں ایسا کرتے ہو ایسے جینے سے تم ہم کو مار ڈالتے تو اچھا تھا اور اکرور دیاونت کو کہتے ہیں تم اپنے نام کے برخلاف نردئی پن کرتے ہو جیسا دکھ ہم لوگوں کو راجہ کنس نے دیا اُس کا ڈنڈ موہن پیارے سے پاویگا دوسری سکھی بولی کہ دیکھو برھماجی ہم کو استری کا تن دے کر ہمارے اوپر کچھ دیا نہیں کرتے ہم لوگوں کی بھو نر روپی آنکھ کمل روپی مکھاربند موہن پیارے کو دیکھنے کے واسطے دن رات چاہنا رکھتی ہیں کہو اب کس طرح ان آنکھوں کو بنا دیکھے سانولی صورت موہنی مورت کے چین ملے گا۔

دوہا

ماکھن پرتھُو روپ رَس پیت رہے جو نت | اب کھاری جل کوپ کو کہہ بدھا آوے چت

اور سکھی بولی کہ سچ پوچھو تو برہما اور اکرور کا کیا دوش ہے یہ سب کھوٹائی موہن پیارے کی سمجھنا چاہیئے کہ اُن کا چت بھی اُن کے بدن کی طرح کالا ہے ہم لوگوں نے اپنے کل پروار کی پریت چھوڑ کر اپنا پریم اُن سے لگایا تھا اب یہ ہم کو اس دُکھ ساگر میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں متھرا پوری کی استریاں دن رات موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کی اچھا من میں رکھکر پرمیشور سے بردان مانگتی تھیں اب پرمیشور نے اُن کی بنتی منی اور سکھی بولی کہ متھرا کی استریاں روپ اور گن سے بھری ہیں شیام سندر اُن کی پریت میں پھنس کر وہاں ہی رہ جائیں گے اور ہم لوگوں کو بھول کر یہاں کیوں آویں گے ان استریوں کا بڑا بھاگ ہے جو من ہرن پیارے کے ساتھ سُکھ اُٹھاویں گی نہیں معلوم ہمارے تپ میں کیا بھول پڑی کہ ہم سے ہمارا پیارا بچھڑتا ہے اور گوپی بولی کہ آج متھرا کی استریوں کو اچھے اچھے سگن ہوتے ہوں گے کہ وہ لوگ شیام سندر کا درشن پاکر اپنی آنکھوں کا پھل پاوینگی اور سکھی بولی کہ شری کرشن کو متھرا میں کسی نے نہیں بلایا اُن کا من متھرا کی استریوں کے دیکھنے کے واسطے چاہتا ہے اسی واسطے یہ بہانہ کر کے جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ اس چت چور نے ہم لوگوں کے ساتھ کون بھلائی کی ہے جو وہاں کی استریوں کے ساتھ کریں گے خوبصورت آدمی اپنی خوبصورتی کے گھمنڈ سے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتے دوسری برجبالا بولی کہ برندابن باسیوں کے دن اب بُرے آئے ہیں اور متھرا باسیوں کا نصیب جاگا اسی سے موہن پیارے وہاں جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ یہ اکرور ہمارے واسطے جم دوت بن کر آیا ہے جس طرح کسی بھوکے کے آگے سے کوئی کور اُٹھاتے وقت تھالی بھوجن کی کھینچ لے اسی طرح یہ ہم کو شیام سندر سے الگ کرتا ہے یہ کون نیاؤ کی بات ہے کہ مچھلی کو پانی سے نکال کر گرم بالو میں ڈال دے شاید ہم کو دُکھ دینے سے اُس کو کچھ ملتا ہوگا اس لیے ایسا کرتا ہے۔

دوہا

جو دُکھ دیوے جیو کو مہا کشٹ سو پاے | بووے بیج ببول کا تو آم کہاں سے کھاے

اور سکھی بولی کہ اے پران پیاری اس میں کسی کو دوش لگانا نہ چاہیئے ہمارے کھوٹے دن آنے سے ہمارے پران پیارے جاتے ہیں ہمارا بھاگ جو اچھا ہوتا تو اکرور کیوں آتا جس وقت گوپیاں اپنے برہ کا دکھ ایک دوسرے سے کہہ رہی تھیں اُسی وقت شیام اور بلرام چلنے کے واسطے رتھ پر چڑھے تب گوپیوں نے کہا کہ دیکھتی ہو شری کرشن جی ہمارے رونے اور بلاپ کرنے پر کچھ دھیان نہ کر کے متھرا جانے کو تیار ہو گئے۔

دوہا

ماکھن پرتھُو آنند سوں چڑھ بیٹھے رتھ ماہنہ | بہت بھلو ہے سارتھی اب ہوں ہانکت ناہنہ

اور گوپی بولی کہ ہم سب اپنے کل پروار کی لاج چھوڑ چکی ہیں جب رتھ یہاں سے چلنے لگے تب شیام سندر کی کمر پکڑ کر روک رکھو جس میں جانے نہ پاویں یہ سنکر دوسری گوپی بولی کہ اے پیاری سچ کہتی ہو جبکہ میرا پران ہی موہنی مورت نے ہر لیا تب اُن کو کس طرح جانے دوں گی جس لاج کے مارے پرمیشور سے بجوگ ہوا اُس لاج کو چولھے بھاڑ میں ڈال دیو اس وقت لاج کرنے میں پیچھے سے بہت دُکھ اُٹھانا پڑے گا دوسری بولی کہ ہم لوگ بورہی ہو کر پڑی رہیں اور وہ متھرا کی استریوں کے ساتھ جا کر چین اُڑاویں یہ بات کیسے ہونے پاوے گی ہم کو لاج سے کچھ کاج نہ رکھ کر اپنا کام نکالنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ ہم لوگوں کو اُس موہنی مورت کے دیکھنے سے سُکھ ملتا تھا سو اب جاتے ہیں بھلا دن بھر تو ہم یہ سمجھیں گیں کہ گئو چرانے بن کو گئے ہیں لیکن شام کو بنا دیکھے ہمارا پران کیسے بچے گا اور گوپی بولی کہ اے سکھی اُس دن چاندنی رات کی بات تجھ کو یاد ہے یا نہیں جب شیام سندر نے ہم لوگوں کے ساتھ راس کر کے سُکھ دیا تھا دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی جو کوئی اُن کی لیلا کو بھلا دے اُس کو جانور سمجھنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ جب شام کے وقت برندابن بہاری بن سے گئو چرا کر آئے تھے تب اُن کے گھونگھر والے بالوں پر دھور پڑی ہوئی کیسی شوبھا دیتی تھی کہ ہم لوگ راستے پر بیٹھ کر اُنکا درشن کرتی تھیں تب اُن کی چھب دیکھتے اور بنسی سننے سے کیسا آنند ملتا تھا بتاؤ اب وہ سُکھ کیسے ملے گا اے راجہ پریچھت اسی طرح سب گوپیاں بورہوں کی طرح اپنے اپنے برہ کا حال شیام اور بلرام اور اکرور کو سنا کر بلاپ کرتی تھیں اور لاج چھوڑ کر بار بار اے مادھو اے مکند اے گوبند اے دینا ناتھ اے بیکنٹھ ناتھ اے گوپی ناتھ اے شیام سندر اے مرلی منوہر اے من ہرن پیارے اے برجنا تھ اے دُکھ بھنجن نند نندن پریتھو کے نام پکار کر اُن کو اپنا دُکھ سناتی تھیں اُسوقت اُنکا رونا اور بلاپ کرنا دیکھ کر کون ایسا چین جیو وہاں تھا جس نے آنسو کی دھارا اپنی آنکھوں سے نہ بہائی ہو جبکہ جڑ روپ درختوں سے بھی اُن کا دُکھ نہیں دیکھا گیا تب جڑ سے ڈالی تک مارے سوچ کے ہلنے لگے اور اکرور اُن سب کا حال دیکھ کر راجہ کنس کی ایک اگیا اور اپنے تن کی سُدھ بھول گئے جب گوپیوں کا بلاپ اکرور سے دیکھا نہیں گیا تب رتھ پر چڑھ کر ہانکنا چاہا اُس وقت گوپیوں نے دوڑ کر رتھ کو پکڑ لیا اور بڑی عاجزی سے بنتے کیا کہ اے گوپی ناتھ تم کس واسطے ہم لوگ ابلا اناتھ کو اپنے برہ ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو ہم کو بھی اپنے ساتھ لے چلو تو دھنکھ جگیہ کا اتسو اور راجہ کنس کو دیکھ آویں ہم لوگوں نے اپنا کل پروار اور لوک لاج چھوڑ کر تم سے پریت لگائی تس پر تم کیوں ایسے نردئی ہو کر ہمارا پران لیتے ہو تم اکرور کے ساتھ جو رتھ ساج کر آیا ہے نہ جاؤ تو کنس تمھارا کیا کریگا یہ اپنا منھ کالا کر کے پھر جائیگا اے راجہ اُس وقت ایک طرف تو گوپیوں کی یہ دسا تھی اور دوسری طرف سے جسودا جی روتی ہوئی آکر بولیں کہ اے اکرور تم کیوں میرے پران پیارے کو لیے جاتے ہو ان کے بنا میں کس طرح جیوں گی۔

دوہا

	کہا دھنکھ سے دیکھ ہیں بالک ات گیان	کیو کنس کچھ کپٹ یہ پرت موہنہ اس جان	

سورٹھا

من نہیں دہیوں جان موتردھن کے شیام دھن ۔ لیہہ کنس برو پران کو جیوے نند نندبن

کبت

پران کے ادھارے میرے بارے پے پدھارے چاہیں بھوپ کے اکھارے جہاں بھارے سبھے شور ہیں
پیر ڈھی ہی شریر یو ڈت ہے بجوگ نیر کیسے کیسے دھروں دھیر پریم کے ادھور ہیں
ڈارے بڑ کنس کارا گار[1] میں زنجیر بھر اسے ری بیر جر جاسے دھن دھام چور ہیں
جو سپے پے کنھیا بلد یو دو لال میرے کھیلیں کہہ میّا بین بین کے حضور ہیں

[1] قید خانہ

جسودا اور روہنی ماتا رو کر کہنے لگی کہ شیام اور بلرام برج گوکل کے پران ادھار ہیں انکے چلے جانے سے ہم لوگ کیسے جیویں گے پھر جسودا ماتا بہت بلاپ کرکے بولی کہ اے موہن پیارے تم میری ممتا چھوڑ کر کیوں جاتے ہو میں تمہارے اوپر نچھاور ہو کر کہتی ہوں کہ اپنی ماتا کو چھوڑ کر کیوں جاتے ہو تمہارے دیکھے بنا مجھسے ایک ساعت نہیں رہا جائیگا جب جسودا جی کے یہ سب کہنے بھی موہن پیارے رتھ پر سے نہیں اُترے تب جسودا بیاکل ہو کر زمین پر گر پڑی اور بہت بلاپ کرکے کہنے لگی کہ اے پران پیارے تم کٹھور ہو کر میرا پران ہی لیا چاہتے ہو جب مجھے اکرور مارنے کے واسطے برندا بن میں آکر میری بڑھوتی سمے کی لکٹیا چھیننے لیے جاتا ہے اے بیٹا تم کو کچھ دیا نہیں آتی جو مجھے اس طرح چھوڑ کر چلے جاتے ہو اے راجہ پرکھیت جب اس طرح جسودا اور روہنی اور گوپیاں رتھ پکڑ کر رونے لگیں تب موہن پیارے ہنستے ہوئے رتھ پر سے اُتر کر بولے کہ تم چنتا مت کرو میں ایک آدمی تمہارے پاس بھیجوں گا اسوقت جسودا جی موہن پیارے کو گلے لگا کر بڑی بنتی کرکے بولیں کہ اے بیٹا تم دھنکھ جگیہ دیکھکر جلد چلے آنا وہاں کسی سے پریت لگا کر اپنی ماتا کو مت بھول جانا یہ سن کر مرلی منوہر نے جسودا ماتا کو بہت دھیرج دیا اور شری داما گوال سے بولے کہ تم گوپیوں سے کہدو کہ سوچ مت کریں میں پھر ملوں گا جب شیام سندر اس طرح سب کو دھیرج دے کر اور ماتا کو ڈنڈوت کرکے رتھ پر چڑھے تب نند جی نے جسودا اور گوپیوں سے کہا کہ تم اُداس مت ہو میں شیام اور بلرام کو دھنکھ جگیہ دکھا کر جلدی اپنے ساتھ لے آؤں گا لیکن اس بات کا ڈر ہے کہ راجہ کنس شیام اور بلرام سے کچھ دغا نہ کرے یہ بات سنکر ایک بوڑھے آدمی گیان وان نے کہا کہ اے نند جی شیام سندر پر برہم پرمیشور کا اوتار ہیں اُنھوں نے پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے جنم لیا ہے یہ راجہ کنس کو کیا سمجھتے ہیں موت کی بھی موت اُن کے ہاتھ ہے یہ سن کر نند آدک کو دھیرج ہوا اتنی کتھا سن کر راجہ پرکھیت نے پوچھا کہ اے من ناتھ بڑا آشچرج ہے کہ اکرور جی نے یہ دسا جسودا اور گوپیوں کی دیکھ کر کچھ دھیرج اُن کو نہیں دیا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُس وقت اکرور جی نے اتنا گوپیوں سے کہا تھا کہ شیام سندر پھر تم سے مل کر سُکھ دیں گے جب اکرور نے سب کو روتا چھوڑ کر شیام اور بلرام کا رتھ متھرا کی طرف ہانکا اور نند جی گوال بالوں سمیت گاڑی آدک پر بیٹھ کر اُن کے ساتھ چلے تب جسودا بڑے بلاپ سے بولی۔

چوپائی

موہن ادھر دیکھ تو لیجئے
لیو نہار جنم کو گھیرو
یہ کہہ گوال سکھن کو پھیرو
ایسے کہہ جسمت بلکھائی
تلپھت بکل رام مہتاری

بچھرت لال ہمیں کچھ دیجئے
بھرو برج میں ہوت اندھیرو
اپنی گائے جائے سے گھیرو
کیسے جتن بہہ پران نہ جائی
ات بیاکل سب برج کی ناری

دوہا

دیکھ دکھت برج لوگ سب اور جسودا مائے ۔ تب ہر یہ کہہ سکھ دیو پھر ملیں سے آئے

جب تک رتھ کی دھوجا اور دھور اڑتی ہوئی جسودا اور گوپیوں کو دیکھ پڑتی رہی تب تک اُن سب کو آسا بنی رہی کہ اب ہمارے پران پیارے لوٹ آویں گے اس لیے وہ سب رتھ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہیں جب رتھ دور نکل جانے سے اُس کی دھور بھی نہیں دکھائی دی اور گوپیوں کا تن برج میں رہ کر من دھور کی طرح اُڑتا ہوا شری کرشن جی کے پیچھے چلا گیا تب سب گوپیاں اور جسودا جی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں جب کچھ ہوش آیا تب روتی پیٹتی ہوئی گھر کو چلیں لیکن اُن کو شیام سندر کے برہ سے راہ نہیں سوجھتی تھی تب ایک سکھی جسودا جی سے بولی۔

سورٹھا

کہا کریں برج جائے من ہر لے گئے سانورو ۔ پرت نہ آگے پائے پاچھے ہی لوچن لگھت

دوہا

یوں برج تیہہ پچھتائے سب دیکھ جسودا دیں ۔ سب آئیں اپنے گھرن کلپت بدن ملیں

سورٹھا

سب برج پرم اُداس برہن دُکھ سمپت بین ۔ رہے پران یہ آس شیام کہیو ملہیں پھر

کبت

کٹل اکرود بیری کا ہو جنم کو جیپاک سی دار سر پے سے برج ہور گئیو
بیاکل بحال بنشی دھر شیام بن میں سی تلپھ ما تو پریم رس جھور گئیو
چرن اُٹھائے چکرت چتوت اوپچے دھام چڑھ چنتامن چین سب چور گئیو
بار بار کہت بسو رجل نین پور دھور نا اُرات آئی اب رتھ دور گئیو

اے راجہ اسی طرح سب گوپیاں اور جسودا جی شیام سندر کے برہ میں بیاکل رہ کر اُن کی چرچا میں دن اپنا کاٹنے لگیں اور اکرور جی نے چلتے وقت اپنے من میں اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میں نے

راجہ کنس ادھرمی کے کہنے سے بہت بُرا کام کیا کہ شیام اور بلرام کے مارے جانے کی تدبیر سننے اور دیکھنے پر
بھی اُن کو اپنے ساتھ لیے جاتا ہوں میرے برابر دوسرا کوئی پاپی سنسار میں نہ ہوگا جب کنس شیام اور
بلرام کو مار ڈالے گا تب سب برج باسی جن کو میں روتے اور بلاپ کرتے چھوڑ آیا ہوں وہ بہت دُکھ پاویں گی
اس ادھرم کرنے کے بدلے مجھکو نہ معلوم کون نرک بھوگنا پڑیگا شری کرشن انترجامی نے اُن کے من کا حال
جان کر بچار کیا کہ دیکھو اکرور ایسا گیانی مجھکو لڑکا سمجھکر میرے مارے جانے کا سوچ کرتا ہے اس لیے اُس کو اپنی
مہاد کھاکر یہ سوچ اُس کا چھڑا دینا چاہیئے جب اکرور جمنا کنارے پہونچے اور رتھ اپنا درخت کے نیچے اور شیام
اور بلرام سمیت کھڑا کر کے نہانے گئے تب موہن پیارے نے نند راے سے کہا کہ تم گوال بالوں کو ساتھ
لیکر آگے چلو اکرور جی اسنان اور پوجا کر لیں تو میں بھی آپہونچتا ہوں یہ بات سن کر نند جی گوال بالوں سمیت آگے
بڑھے اور اکرور جی نے جیسے پانی میں غوطہ مارا ویسے شری کرشن جی کو پانی کے بھیتر دیکھا جب آشچرج مان کر
سر اپنا باہر نکالا تب باہر رتھ پر بیٹھے دیکھا دوسری مرتبہ پھر غوطہ مارا وہی حال پھر دیکھا جب تیسری مرتبہ غوطہ لگایا تو کیا
دیکھا کہ شری کرشن جی سانولی صورت موہنی مورت لکشمی سمیت چڑاؤ گھنا سب انگ انگ پر پہنے کیسر اور چندن کا
تلک لگائے کوستبھ من اور بیجنتی مالا اور بنمالا گلے میں ڈالے پیتامبر اور جنیو کا جوڑا پہنے اُپرنا ریشمی اوڑھے
چتر بھج روپ سے شنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے شیش ناگ پر راجتے ہیں اور شیش جی سفید رنگ ہوکر اپنے
ہزار سر پر چڑاؤ کریٹ مکٹ باندھے پیتامبر پہنے بہت سوبھا تھان دکھلائی دیے اور شیام سندر گھونگھر والے بالوں پر چڑاؤ
مکٹ ساجے مکراکرت کنڈل پہنے سندر نیاسکان منوہر کپول ترچھی چتون بجلی سے دانت چمکتے مند مند مسکراتے
نت سندر ٹھوڑی چھاتی گہری نابھ پتلی کمر موٹی جانگھ پانوں کے ناخن چمکتے ہوئے ایسے مہا سندر دکھلائی دیے
کہ جن کا برنن نہیں ہو سکتا اور دھوجا اور انکس اور بجر آدک کی ریکھا پانوں کے تلوے میں دکھلائی دیے کر اور کیا
دیکھ پڑا کہ شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور اندر اور برن اور کبیر آدک دیوتا اور توجوگیشور اور نارد جی
اور مارکنڈے اور بیدک آدک رکھیشور اور سنکادک اور گرو جی اور آٹھ بسو دیوتا اور موت اور چوبیس تو
اور دھرو اور پرہلاد آدک بھگت اور بید بیاس اور انچاس پون اور آٹھ دگپال اور ساتوں دیپ اور ساتوں
سمندر اور بارھوں سورج اور چندرما اور بال کھلیا رکھیشور اور اگن اور دھرم راج اور رکامدھین اور کام دیو
اور ساتوں پری اور بدیا دھر اور سدھ اور گندھرب اور دیبہ پتر اور گنگا اور سرستی آدک ندیاں اور آنند اور شنشا
اور جچھ اور راچھس اور کنس اور دیوکنیاں اور سب برت اور سب تیرتھ اور کلپ برچھ آدک اپنا اپنا روپ
رکھے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے استت کر رہے ہیں اور اپسرا ناچ دکھلا کر گندھرب لوگ
گانا سنا رہے ہیں اور برہما جی آدک دیوتا استت کر کے شری کرشن کے تیج کے آگے کچھ بولنے کی سامرتھ نہ رکھکر
تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے اُنکا منھ دیکھ رہے ہیں جس کی طرف شری کرشن نے آنکھ اُٹھا کر دیا کی اوسے
دیکھ زیادہ خوش ہوکر اُنکا گنانباد گانے لگا اُن میں سے بعضے شری کرشن جی کے اوپر چنور ہلاتے تھے بعضے ان کو

دھوپ دیپ کرکے خوشبودار پھولوں کا گجرا پہناتے تھے اور بعضے اُن کو بہت طرح کی بھینٹ دے کر بار بار ڈنڈوت کرتے تھے۔

	دوہا	
ہاتھ جوڑ استت کریں دھریں چرن پر ماتھ		ماکھن پربھو برجاتھ کے سبھی دیوتا ساتھ

جب اکرور کو یہ سب مہا شیام سندر کی جمناجل میں دیکھکر نِشچے اس ہوا کہ شری کرشن جی پر برہم پرمیشور کے اوتار ہیں تب وہ اپنا سوچ اور سندیہ چھوڑ کر چتربھجی روپ کے پاس چلے گئے اور چرنوں پر گر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

	دوہا	
ماکھن پربھو گھنشیام کو لاگیو کرن پرنام		تن من رہیو بھلائے کے دیکھ روپ ابھرام

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو کوئی اس ادھیائے کو پریت سے کہے اور سنے تو تم جانو کہ اُس کو شیام سندر کے درشن ملے۔

ادھیائے چالیسواں

استت کرنا اکرور جی کا شری کرشن جی کے چتربھجی روپ کی جمناجل میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت جب اکرور جی نے شری کرشن جی کی مہا جمنا میں اس طرح دیکھکر اُن کو پورن برہم جانا تب اُسی جگہ اس طرح پر کرشن بھگوان کی استت کی کہ اے ناتھ نرنجن آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر جنم اور مرن سے رہت ہیں اور کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا کہ آپ کی لیلا اور آدنت کا بھید جان سکے میری ڈنڈوت آپ کو پہونچے یہ بات سُن کر راجہ پرکچھت نے پوچھا کہ اے من ناتھ جب پر برہم پرمیشور کے بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا تو پھر اُن کی مہما جاننے والا کس کو کہنا چاہیئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُن کی مہما جاننا بہت کٹھن ہے لیکن تم جتنے جیو جڑ اور چیتن دیکھتے ہو سب میں اُنھیں کے تیج کا پرکاش سمجھو جو کچھ سنسار میں درشٹ آتا ہے وہ سب پرمیشور کی اچھا اور مہما سے پیدا ہو کر اُنھیں کا روپ ہے سنسار میں کوئی کوئی گیانی اور تپسی پرمیشور کے دھیان اور اسمرن کے پرتاپ سے کچھ کچھ بھید اُنکا جان سکتے ہیں۔

	دوہا	
گھٹ گھٹ میں بیاپک رہیں سب کرنے جوگ		ماکھن پربھو کرتار کو جانیں یا بدھ لوگ

اے راجہ پرکچھت اکرور جی نے شری کرشن جی سے جمناجل کے بھیتر یہ بنے کیا کہ اے مہاراج آپ برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا اور تینوں لوک کے مالک ہیں جس طرح ندی اور تالوں کا پانی بہہ کر

سمدر میں ملیجاتا ہے اسی طرح سنساری آدمی جو پوجا اور دھیان اور دان اور دوسرے دیو کے نام پر کرتے ہیں وہ سب آپ کو پہونچتا ہے اور مرنے کے پیچھے سب جیو آپ کے روپ میں مل جاتے ہیں آپ الکھ اگوچر ہیں برہمادک دیوتا آپ کی مہما اور گن کو نہیں پہونچ سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکے میری ڈنڈوت لیجئے اے آدپرش نراکار چاروں بید آپ کے شواس ہو کر آپ کے آد اور انت کو نہیں جانتے اور آپ گھٹنے اور بڑھنے سے رہت ہو کر اپنی تعریف کرانے کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے جیسے گولر کے بھنگے اور جل کے جیو اپنا حال نہیں جانتے ویسے سب برہمانڈ کے جیو ستوگن اور تموگن اور رجوگن سے پیدا ہو کر مایا کے بس ہو کر تم کو نہیں پہچانتے اور تمھارے براٹ روپ کے ایک ایک روئیں میں بہت سے برہمانڈ اس طرح بندھے ہیں کہ جس طرح گولر کے درخت میں پھل لگے ہوتے ہیں میں آپ کے اس براٹ روپ کو نمسکار کرتا ہوں کہ اے پورن برہم نرمل روپ آپ چودہوں بھون کے کرتا اور دھرتا ہو کر کیول گئو اور براہمن اور ہر بھگتوں کے اُدھار کرنے اور سُکھ دینے اور ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے سنسار میں اوتار دھارن کرتے ہیں۔

چوپائی

ہنس روپ دھر کے اوتارا	نیر چھیر تم کرت نیارا

اے جوت روپ دیناناتھ آپ نے ہنس روپ دھر کر بید کو پاتال سے نکالا اور ہیگریو اوتار لیکر مدھ کیٹبھ دیت کو مارا اور سمدر متھنے اور چودہ رتن نکالنے کے واسطے کچھپ اوتار دھر کر مندراچل پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا اور باراہ اوتار دھر کے ہرنیاکش دیت کو مار کر پرتھوی کو پاتال سے نکال لائے اور نرسنگھ روپ دھر کر ہرنیہ کشپ کو مار کر پرہلاد اپنے بھگت کی رچھا کی اور دیوتوں کے بھلے کے واسطے باون اوتار لیکر تین پگ پرتھی راجہ بل سے دان لی اور پرسرام اوتار دھر کر چھتریوں کو مارا اور شری رام چندر اوتار سے ادھرمی راون کو مار کر لنکا کا راج بھبھیکن کو دیا اور شری گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کے جیوؤں کو تارتی ہیں اور بلبھدر اور پردومن اور انرودھ تمھارے ہی روپ ہیں اس لیے میں سب تمھارے اوتاروں کو ڈنڈوت کرتا ہوں اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اس وقت تک تو انرودھ اور پردومن جی پیدا نہیں ہوئے تھے اکرور جی نے اُنکا نام کس طرح جانا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت اودھو جی اور اکرور جی شری کرشن جی کے بھگتوں میں ہو کر تینوں کال کا حال جانتے تھے جس طرح نارد من کو تینوں کال یعنی ماضی وحال واستقبال کا حال معلوم رہتا ہے اُسی طرح ہر بھگت لوگ بھی تینوں کا حال جانتے ہیں پھر اکرور جی نے کہا کہ آپ بیدھ اوتار لیکر دیتوں کو جگیہ کرنے سے منع کریں گے اور کلجگ کے انت میں کلنکی اوتار دھر کر نئے سرے سے سب جگت کا دھرم جاری کریں گے اور کوئی آدمی آپ کا تپ اور دھیان کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور کسی کو آپ سنساری مایا جال میں پھنسا کر اُنکا تماشا اس طرح دیکھتے ہیں کہ جس طرح کوئی آدمی اپنا منھ

درپن میں دیکھے بغیر تمھاری کرپا کے اس سنساری مایا جال سے چھوٹنا بہت کٹھن ہے تمھاری پوجا کئی طرح پر ہوتی ہے بعضے آدمی تمھاری مورت بناکر پوجتے ہیں بعضے تمھارے روپ اور چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں بعضے تمھارے نام پر جگیہ اور ہوم کرتے ہیں اور گیانی آدمی تم کو سب جیووں میں ایک روپ دیکھتے ہیں اور بعضے آدمی برکت ہوکر جنگل میں تمھارا تپ اور دھیان کرتے ہیں اور بعضے گرہستی میں رہنے پر بھی من سے تمھارا اسمرن اور دھیان رکھکر بھوساگر پار اتر جاتے ہیں اور بعضے لوگ سوائے تمھارے دوسرے دیوتا سے پریت نہ رکھکر تم کو یار باؤنڈوت کرکے سنساری بیوہار کو سپنے کی طرح سمجھتے ہیں تمھاری پوجا اور اسمرن اور گنون کا برنن بڑے بڑے جوگیشور اور گیانی اور شیش جی اور گنیش جی اور مہیش جی آدبرنن نہیں کر سکتے مجھ اگیان کی کیا سامرتھ ہے جو تمھاری مہما کو برنن کر سکوں تمھارا نام دین دیال ہے اس لیے مجھکو دین اور اپنا داس سمجھکر گیان اور ابھمان کی گانٹھ جو میرے ہردے میں پڑی ہے اُس کو گیان روپی آگ سے جلادیجئے اور مجھکو آٹھوں پہر اپنے چرنوں کے پاس رکھکر ایسا گیان اُپدیش کیجئے جس میں آپ کو اپنا پیدا کرنے والا جان کر آپ کی سیوا اور چرچا میں دن رات لگا رہا ہوں۔

دوہا

میں اجان تم سرن ہوں ماکھن پربھو بھگوان	ایسی بدھ موہنہ دیجئے تمھیں سکوں پہچان

ادھیائے اکتالیسواں

پہونچنا اکرور جی کا شیام اور بلرام سمیت متھرا میں و دیگر حالات

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت جب شری کرشن جی نے جمنا جل کے بھیتر یہ سب استت اکرور جی سے سُن کر چترُبھجی روپ اپنا دیوتوں سمیت انتردھیان کر لیا تب اکرور جی اس بات کا اَچنبھا جان کر پانی سے باہر آئے اور شیام اور بلرام جی کو رتھ پر بیٹھے دیکھکر ڈرتے اور کانپتے ہوئے اُن کے پاس گئے یہ حال اُن کا دیکھکر شری کرشن جی نے پوچھا کہ اے چاچا تم اس وقت گھبرائے ہوئے کیوں ہو اور نہاتے وقت سر پانی سے باہر بار بار نکال کر ہماری طرف کیوں دیکھتے تھے اور چلنے کا سوچ بھول کر اتنی دیر کیا کرتے رہے تم نے جمنا جل میں کچھ آشچرج تو نہیں دیکھا یہ بات سنتے ہی اکرور جی نے ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا کہ اے لچھمی ناتھ انترجامی جو کچھ پانی کے بھیتر میں نے تمھاری مہما دیکھی وہ برنن نہیں ہو سکتی۔

چوپائی

بھلو درش دیکھو جل ماہیں موہنہ بھر و سو بھیو تھارو	کرشن چرت کو اچرج ناہیں بیگ ناتھ متھرا پگ دھارو

دوہا

اب موسے پوچھت کہا تم تربھون کے ناتھ	کرتا مے ہرتا جگت کے سکل تمھارے ہاتھ
ماکھن پربھو کرتار کی لیلا کہی نہ جاے	سرب جیو سنسار کے جا مے رہے بھلاے

یہ سنتے ہی شری کرشن جی نے ہنس کر کہا کہ آو رتھ پر چڑھو راہ چلنا ہے تب اکرور جی نے پہلے سر اپنا اُن کے چرنوں پر رکھ دیا پھر رتھ پر بیٹھ کر رتھ کو ہانکا اور نند جی آدک گوال جو آگے گئے تھے متھرا کے نزدیک ایک باغ میں ڈیرا کر کے شیام اور بلرام کی راہ دیکھنے لگے جب شری کرشن جی بھی وہاں پہونچکر رتھ سے اُترے تب اکرور جی نے ان سے ہاتھ سے جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ میں چاہتا ہوں کہ آج کی رات میری کٹی اپنے چرنوں سے پوتر کیجیے جس کے گھر آپ کے چرن جاتے ہیں اُس کے پُرکھا سُرگ لوک کو پہونچتے ہیں جن چرنوں نے گوتم کی استری اہلیا کو شراپ سے چھڑایا اور راجہ بل کو ستل لوک کا راج دیا اور جن چرنوں کا دھون گنگا جی کو راجہ بھگیرتھ بڑے تپ سے اپنے پرکھوں کے تارنے کے واسطے مرت لوک میں لائے اور شیو جی نے اُسکو اپنے سر پر رکھا وہی چرن دھو کر چرنودک پینے اور اپنے سر پر چڑھانے سے اپنے کُل پریوار سمیت میں کرتارتھ ہوا چاہتا ہوں -

چوپائی

ایسو چرن سروج تمھارو	تنکو سدا پرنام ہمارو

دوہا

ماکھن پربھو کے نام کن کہے سنے جہ ٹھور	سر زرج تہہ ٹھور کی سیس دھرین جیوں مور

اسے مہاپربھو میں تمھارا داس یہ چرن چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا یہ بات سنتے ہی شیام سندر نے اکرور جی کا ہاتھ بڑے پریم سے پکڑ لیا اور الگ لیجا کر اُن سے کہا کہ اسے چاچا آج رات کو ہم یہاں رہیں گے کل راجہ کنس کو مار کر پیچھے سے بلداؤ بھیا سمیت تمھارے گھر آوینگے آج سب کو یہاں چھوڑ جانا اُچیت نہیں جب اکرور جی نے یہ سنا تب شری کرشن جی سے بدا ہو کر راجہ کنس کی سبھا میں جا پہونچے راجہ کنس نے بڑے آدر بھاؤ سے اکرور جی کو بیٹھا کر اُن سے پوچھا کہ جہاں گئے تھے وہاں کا حال کیا ہے کہو -

چوپائی

سن اکرور کہے سمجھائی	برج کی مہما کہی نہ جائی
کہانند کی کروں بڑائی	بات تمھاری سیس چڑھائی
رام کرشن دوؤ ہیں آئے	بھینٹ سے بر جباسی لائے

آج وہ بہت گوال بال سنگ رہنے سے شہر کے باہر ٹکے ہیں کل راج سبھا میں آویں گے یہ سنکر راجہ کنس بہت خوش ہوا اور بولا کہ اسے اکرور جی آج تم نے ہمارا بڑا کام کیا کہ رام اور کرشن کو لے آئے اب اپنے

گھر جاکر آرام کرو اکرورجی یہ حکم پاتے ہی اپنے گھر آئے اور کنس شیام اور بلرام کے مارنے کی تدبیر بچارنے لگا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب نند آدک ڈیرا لیکر سچیت ہوئے تب شیام اور بلرام نے پوچھا کہ اے بابا تمہاری اگیا ہو تو ہم متھرا پوری دیکھ آویں یہ سن کر نند جی نے کچھ مٹھائی اور پکوان دونوں بھائیوں کو کھلا کر کہا کہ بہت اچھا تم جاکر دیکھ آؤ لیکن دیر نہ لگانا یہ سنتے ہی اُسی دن چار گھڑی دن باقی رہے شیام اور بلرام گوال بالوں کو ساتھ لیکر چلے متھرا پوری میں قلعہ اور مکان بلور کے بنے ہوئے بہت اچھے دکھلائی دیے اور سنہلے رتن جٹت دروازوں پر موتیوں کی جھالر بندھی تھی اور جھروکے اور کھڑکیوں میں بہت من جڑے ہوکر قلعہ کے چاروں طرف ایسی گہری کھائیں کھدی تھیں جس میں بارہوں مہینے پانی بھرا رہتا تھا اور قلعہ کی دیوار کے طاق اور جھروکھوں میں کبوتر اور تیتر اور کوکلا آدک بہت طرح کے پنچھی بیٹھکر میٹھی میٹھی بولی بولتے تھے اور سب گلی اور کوچے اُس شہر کے کوڑے اور دھور وغیرہ سے صاف رہ کر گلاب جل اور رگڑے ہوئے چندن کا چھڑکاؤ وہاں ہو رہا تھا اور محلوں کی دیواریں ایسی چمکتی تھیں کہ جن میں منھ دکھائی دیتا تھا اور سب مکانوں میں چھوٹے چھوٹے باغیچے اور شہر کے چاروں طرف بڑے بڑے باغ اور اُن میں اچھے اچھے پھل اور پھول لگے ہوکر اچھے اچھے مکان بیٹھنے کے واسطے وہاں بنے تھے اور درختوں پر بہت طرح کے پنچھی بولتے تھے اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی اور کنڈوں میں موتی کی طرح صاف پانی بھرا رہ کر کمل پھول رہے تھے اور اُن پھولوں پر بھونرے گونجا کرتے تھے اور تالاب کے کنارے بہت رنگ کے جانور اور پنچھی آپس میں کلول کر رہے تھے اور پھولوں کی کیاریاں کوسوں تک پھول کر سگندھ ہوا بہتی تھی اور پان کی پنواریاں لگی ہوکر کنوؤں اور باؤلیوں پر رہٹ اور پروہٹ چلتے تھے اور مالی لوگ میٹھے میٹھے سروں سے گاکر درختوں کو سینچ رہے تھے اور شہر کی رچھا کے واسطے چاروں طرف اشٹ دھات کی دیوار بنی تھی اُس میں اور سب استھانوں پر سنہلے جڑاؤ کلسے ایسے بنے تھے کہ جن کی چمک پر آنکھ سامنے نہیں ٹھہرتی تھی اور سب متھرا باسیوں کے دروازوں پر کیلا اور بندنوار بندھے تھے اور گانا اور بجانا اور منگلاچار ہو رہا تھا۔

دوہا

شوبھا متھرا نگر کی کاپے برنی جائے
جہاں شیام تربھون پتی جنم لیو ہے آئے

جبکہ شیام اور بلرام ایسی شوبھا دیکھتے ہوئے متھرا پری میں پہونچے تب اُن کا درشن پاکر متھرا باسی اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پانے لگے۔

چوپائی

جو جو چھب دیکھیں ملوماہیں
شو سو کرنا کر پچھتائیں
اسر کنس ہے بڑا قصائی
اب اُن کو سبہے دُکھدائی

دوہا

پڑی دھوم متھرا نگر آوت نند کمار
سُن دھائے پُر لوگ سب گرہ کو کاج بسار

جب متھرا کی استریوں نے شیام اور بلرام کے آنے کا حال سنا تب اُن میں بہت سی استریاں شیام سندر کے دیکھنے کے واسطے گھر سے باہر نکل آئیں اور بہت سی استریاں اپنے کوٹھوں اور کھڑکیوں اور جھروکھوں پر آبیٹھیں۔

دوہا

ماکھن پربھُو آوت سنے من میں بھیو ہلاس		مارگ میں ٹھاڑھی بھئیں بھر درشن کی آس

اور بہت سی استریاں آپس میں غول باندھ کر سڑک اور گلیوں میں ایک دوسرے سے یہ کہتی تھیں کہ یہی شیام اور بلرام ہیں جن کو اکرور لیتے گئے تھے اس مورت کو اچھی طرح دیکھکر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کرو۔

چوپائی

یہ بدھ جہاں تہاں کھڑی ناری	پربھُو بتاویں ہاتھ پساری
نیل بسن گورے بلرامہ	پیتامبر اوڑھے گھنشیامہ
سنت ہتی پرشار تھ جن کو	دیکھو روپ نین بھر تنکو

یہی دونوں لڑکے راجہ کنس کے بھانجے ہیں جنھوں نے کیشی آدک سب دیتوں کو مار کر بہت لیلا گوکل اور برندابن میں کی تھی پچھلے جنم میں بہت اچھے کرم ہم لوگوں نے کیے تھے جس کے پرتاپ سے بیکنٹھ ناتھ کا درشن پایا جو جو استری شری کرشن جی کے آنے کی خبر پاتی تھی وہ اُلٹا پلٹا سنگار کر کے اپنی گود کا لڑکا روتا چھوڑ کر اس جلدی سے باہر چلی آتی تھی کہ اُس کو اپنے بدن اور کپڑے کی کچھ سدھ نہیں رہتی تھی

دوہا

ماکھن پربھُ کے درش کو یہ بدھ دوڑیں نار		جیوں سریتا ساگر ملن چلت بیگ سوں پار

جبکہ متھرا کی استریاں شری کرشن جی کی موہنی مورت کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے پینے لگیں تب موہن پیارے نے اپنی مرد مُسکان اور ترچھی چتون سے اُنکا من ہر لیا اور وہ استریاں شیام سندر کو دیکھتے ہی اُنپر موہت ہو گئیں۔

دوہا

نِت سکل بڑبھاگ ہیں برندابن کی نار		جو سکھ پاوت ہیں سدا ماکھن پربھُو نہار

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ اسی طرح سب استری اور پُرش متھرا باسی موہن پیارے کے درشن سے خوش ہو کر بہت طرح کا بال چرتر نند لال جی کا آپس میں کہتے تھے اور برہمن لوگ شیام اور بلرام کے ماتھے پر تلک لگا کر اُن کو آشیرباد دیتے تھے جس گلی کوچے چوراہے میں شیام اور بلرام جاتے تھے وہاں سب استری اور پُرش اُن کے درشن سے اپنا جنم سوارتھ کرتے تھے اور موتی اور رتن آدک نچھاور کر کے اچھت اور لاوا اور پھول اُنپر برساتے تھے اُس نگر کی شوبھا اور بہت بھیڑ دیکھکر شیام سندر نے اپنے ساتھ

کے گوال بالوں سے کہا کہ کوئی راہ مت بھول جانا اور جو بھول جانا تو جہاں ڈیرا ہے وہاں چلے آنا اسوقت
موہن پیارے نے راہ میں کیا دیکھا کہ راجہ کنس کا دھوبی جو کپڑوں کو بھی رنگتا تھا مدرا پیے ہوئے اور
کئی لادی کپڑوں کی لیے ہوئے راجہ کنس کا جس گاتا ہوا اسی طرف چلا آتا ہے اُس کو دیکھکر شری کرشن جی
نے بلرام جی سے کہا کہ کہو تو اس کے کپڑے چھین کر ہم اور تم دونوں بھائی اور گوال بال لوگ پہن لیویں اور
جو کچھ بچے اُس کو لٹا دیویں بلرام جی نے کہا کہ جو تمھاری اچھا ہو وہ کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اس
دھوبی سے جو سب دھوبیوں کا مالک تھا بولے کہ تم کچھ کپڑے ہم کو پہننے کے واسطے دو تو ہم راجہ کنس
سے بھینٹ کرکے پھر سب کپڑے تمکو پھیر دیں گے اور جو کچھ ہم کو راجہ کنس کے یہاں سے ملے گا اُس میں
تم کو بھی دیں گے۔

دوہا

ھنسیو بچن سن شیام کے کہیو گرب کر بین — بل کو بکرا ہوے رہیو آیو ہے پٹ لین

سورٹھا

راکھی گھری بنائے ہوئے آد نرپ دوار کوں — تب لیجیو پٹ آئے جو بھاوے سو دیجیو

یہ کہکر وہ دھوبی موہن پیارے سے بولا کہ تم لوگ گنوار آدمی جنگل کے رہنے والے ہمیشہ اسی
طرح کے کپڑے تو پہنتے رہے سکتے جو آج مانگنے آئے ہو تو تم نہیں جانتے کہ یہ سب کپڑے راجہ کنس کے
ہیں ایسی بات پھر کہوگے تو راجہ تم کو ڈنڈ دے گا۔

چوپائی

بن بن پھیرت چراوت گیا — اہر جات کامری اڑھیا
نٹ کو بھیس بنا کر آئے — نرپ امبر پہرن من لائے
جڑ کے چلے نرپت کے پاسا — پھرا دن یہ لیسے کی آسا
نیک آس جیون کی جوؤ — کھوں جیت ابھی تم سوؤ

یہ سن کر شری کرشن جی نے کہا کہ ہم تو سیدھی طرح کپڑے مانگتے ہیں تم ٹیڑھی ٹیڑھی باتیں کتے ہو مانگے
کے کپڑے دینے میں کچھ تمھارا نقصان نہ ہوگا سدا تمھارا جس سنسار میں بنا رہے گا یہ سنتے ہی وہ دھوبی
کرودھ کرکے بولا کہ اے لڑکے اب تک تو نے راجہ کنس کو نہیں دیکھا اور اُس کے پرتاپ کا حال
بھی نہیں سنا گنوار لوگ راجسی بیوہار نہیں جانتے تیرا منھ یہ کپڑے پہننے جوگ ہے اس بات کی ہوس چھوڑ کر
میرے سامنے سے چلا جا نہیں تو ابھی تجھکو مار ڈالونگا جب کہ شیام سندر نے یہ کٹھور بچن دھوبی
کا سنا تب غصہ میں ہو کر دو انگلی اپنے ہاتھ کی ترچھی کرکے اُس کے گلے پر ماریں کہ سر اُس کا بھٹے
کی طرح کٹ کر گر پڑا یہ حال دھوبیوں کے مالک کا دیکھتے ہی اُس کے ساتھی لادی کپڑوں کی چھوڑ کر

بھاگ گئے اور راجہ کنس کے پاس جاکر سب حال کہدیا اور شیام سندر نے اپنے اور بلرام جی اور گوال بالوں کے پہرنے کے واسطے کپڑے نکال کر باقی سب کپڑے لٹادیے گوال بال لوگ وہ کپڑے پہننا نہیں جانتے تھے اس سے پائجامے میں ہاتھ اور انگرکھے میں پائوں ڈالنے لگے اور شیام سندر نے بھی اُلٹا پلٹا کپڑا پہن لیا اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ تجھے اس بات کا سندیہہ ہو کہ سب کو سب چیزوں کا گیان شری کرشن جی کی کرپا سے پیدا ہوتا ہے وہ آپ کپڑے پہننا کیوں نہیں جانتے تھے سو اُن کے بھید اور اُنکی لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا وہ پر برہم پرمیشور سنساری سکھ کی اچھا نہیں رکھتے لیکن اُن کی بھکت اور سیوک لوگ پریت سے جو کچھ اُن کو بھوگ لگا کر گہنا اور کپڑا آدک پہنا دیتے ہیں وہ اس کو دیا کی راہ سے قبول کر لیتے ہیں اس لیے وہ اپنے کو کپڑے پہرنے سے نادان بنا کر چاہتے تھے کہ کوئی بھکت میرا آ کر آپ بھی مجھے کپڑے پہنادے اُن کی اچھا سے اسی وقت بایک نام درزی بھکت آپہونچا اور شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج مجھ کو سب کنس کا سیوک کہتے ہیں لیکن میں اپنے من سے آٹھوں پہر تمھارے چرنوں کا دھیان رکھتا ہوں مجھ کو اگیا دیجئے تو میں سب کسی کو اچھی طرح کپڑے پہنادوں شری کرشن جی نے اس کو اپنا بھکت جان کر کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی اُس درزی نے بڑے پریم اور لاب سے چھوٹے بڑے کپڑوں کو کاٹ چھانٹ کر شیام اور بلرام اور سب گوال بالوں کو پہنا دیے اور ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی کے سامنے کھڑا ہوا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے بایک ہم تجھ سے بہت خوش ہیں تو ہمیشہ بھکت اور دھن دان رہ کر مرنے کے پیچھے مکت پاوے گا اور تیرے بنس میں سب ہر بھکت ہوں گے ایسا بڑا بردان دے کر پھر شری کرشن جی نے اُس درزی سے کہا کہ اے بایک درزی جیسی سیوا تو نے ہماری کی ویسا پھل ہم نے تجھکو نہیں دیا اس لیے ہم تجھ سے شرمندہ ہیں اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی تھوڑی سیوا کرنے کے بدلے شری کرشن مہاراج نے اسکو ایسا بردان دیا کہ لوک اور پرلوک دونوں بنا دیا پھر شرمندہ ہونے کا کیا سبب تھا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ بیکنٹھ ناتھ نے یہ سمجھا کہ کپڑے پہناتے وقت اُس نے سب طرف سے اپنا من کھینچکر میرے کام میں لگایا اور بغیر کسی اچھا کے میری سیوا کی اس لیے میں نے جو کچھ اُس کو دیا ہے وہ اس سیوا کی برابری نہیں رکھتا ہے اے راجہ پریچھت دیکھو ایک مرتبہ کپڑا پہنانے کے بدلے وہ درزی اسکو پدوی پہونچا جو لوگ ہمیشہ شری کرشن جی کو گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کی پوجا اور سیوا کرتے ہیں وہ نہ معلوم کیسے پھل پاویں گے جب کہ شیام اور بلرام وہاں سے آگے چلے تب سداما نام مالی ہر بھکت آ کر شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑا اور بڑے پریم سے شیام اور بلرام کو گوال بالوں سمیت اپنے گھر لیجا کر بہت اچھے آسن پر بٹھالا اور چرن اُن کے دھو کر چرنامرت لیا اور بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کی اور خوشبودار پھولوں کا گجرا پہنا کر اُن کی استت کی۔

چوپائی

دیا سندھو تم دین دیالا		کرپا دنت سب کے پرتپالا	

	متر شترجن سب اُدھارے		ایسے چرن سروج تمہارے	
	آلس دیو کروں کچھ سیوا		مو پر کرپا کری ہردیوا	

جبکہ شری کرشن مہاراج نے یہ استت مالی سے سُنی تب اُس کی سچی بھکت اور پریت دیکھکر کہا کہ اے سدا ما ہم تیرے اوپر بہت پرسن ہیں جو اچھا ہو وہ بردان مانگ یہ سنکر مالی نے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں یہی چاہتا ہوں کہ تمہارے چرنوں کی بھکت ہمیشہ میرے ہردے میں بنی ہوکر مجھکو گیانی اور رکھیشوروں کا ست سنگ بنا رہے شری کرشن جی مہاراج نے اُس کو منھ مانگا بردان دے کر کہا کہ تو ہمیشہ سُکھی اور دھن دان رہے گا اور تیرے بنش میں سب دھن دان ہوکر میری بھکت کریں گے یہ کہکر شری کرشن مہاراج وہاں سے اُٹھے۔

		دوہا		
	آنند سے آگے چلے ماکھن پربھ برجناتھ		یہ بدھ دیا جنائے کے مالی کیو سناتھ	

ادھیائے بیالیسواں

شری کرشن جی کا شری مہادیو جی کا دھنکھ توڑنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب کرشن بھگوان سدا ما مالی کو بردان دے کر متھرا کی بازار میں گئے تب کیا دیکھا کہ کبجا مالن کٹوریوں میں چندن رگڑا ہوا بھر کر تھالی میں رکھے ہوئے چلی جاتی ہے شری کرشن جی نے اُس کو دیکھ کر ہنسی کی راہ سے پوچھا کہ تم کس کی استری بہت سُندری ہوکر یہ چندن کہاں لیے جاتی ہو ہم کو دوگی یا نہیں یہ بات سُن کر کبری نے بنے کیا کہ اے موہنی مورتیں کبجا نام راجہ کنس کی داسی ہو کر چندن اُس کے لگانے کے واسطے لیے جاتی ہوں اور وہ اس سیوا سے خوش ہوکر میرا پالن اچھی طرح کرتا ہے لیکن میں تمہارے چرنوں کا دھیان ہمیشہ اپنے ہردے میں رکھ کر آپ کے گن گایا کرتی تھی آج تمہارا درشن پانے سے میرا جنم سپھل ہوکر آنکھوں کا پھل ملا راجہ کنس کے چندن لگانے سے میرا پرلوک نہیں بنتا اس لیے اب مجھ کو یہ اچھا ہے کہ اگر تمہاری اگیا پاؤں تو اپنے ہاتھ سے تمہارے چندن لگا کر کرتارتھ ہو جاؤں۔

		دوہا		
	موہن مورت شیام کی من میں رہی لبھائے		ماکھن پربھ سے کوبری یہ بدھ کہت سنائے	

شری کرشن جی نے کبجا کی بھکت اور سچی پریت دیکھکر اُس سے کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی کبری نے بڑے پریم سے شیام اور بلرام کے ماتھے اور بدن پر بدھ پوربک چندن لگایا تب شیام سندر نے خوش ہوکر بلرام جی سے کہا کہ اس سیوا کے بدلے اس کبری کا بدن سیدھا کر دینا چاہیے یہ کہکر شری کرشن جی نے اپنا پاؤں کبری کے پانوں پر رکھکر دو انگلی اپنے ہاتھ کی اُس کی ٹھوڑی میں لگا کر اُس کو اُچکا دیا تب کوبر اُس کا مٹ کر

وہ سیدھی اور بہت سندری ہوگئی۔

سورٹھا

کو کر سکے بکھان جاہ بنائی آپ ہر		بھئی روپ گن کھان کبجا من آنندات

اے راجہ پریکھیت جب کُبری نے اپنے کو بہت سندر دیکھا تب وہ آنچل سے مُنھ اپنا ڈھانپ کر مسکراتی ہوئی بہت بنتی کرکے بولی کہ اے پران پت جس طرح دیال ہوکر مجھے روپ اور جوانی دی ہے اُسی طرح مجھ داسی کے گھر چل کر میری اچھا پوری کیجئے یہ بات سُن کر شیام سندر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر پریم کے ساتھ اُس سے کہا کہ تو دھیرج رکھ جس طرح تونے چندن لگا کر ہماری چھاتی ٹھنڈی کی ہے اُسی طرح ہم آکر تیری اچھا پوری کریں گے۔

دوہا

کنس نزپت کو دیکھ کے ہم ایہیں تو دھام		یہ کہکر آگے چلے ماکھن پریہ گھنشیام

کُبری نے یہ بردان پاتے ہی خوشی سے اپنے گھر جاکر کیسر اور چندن کے چوک پُرائے اور اپنا مکان اچھی طرح سے سنوار سنگار کے موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھنے لگی جب متھرا باسی استریاں یہ حال سنکر اُس کے گھر گئیں تب اُسکا روپ اور جوانی دیکھکر بولیں۔

چوپائی

دھن دھن کبجا تیرو بھاگ ایسو کہا کٹھن تپ کینھو		جا کو بدھنا دیو سہاگ گوپی ناتھ بھینٹ بھج لینھو

اے کبجا رانی جبکہ شیام سندر تیرے گھر آدیں تب ہم کو بھی اُن کا درشن کرانا اسی طرح متھرا باسی استریاں کبجا کے بھاگ کی بڑائی کرتی تھیں اور شیام اور بلرام گوال بالوں سمیت ہنستے ہوئے چلے جاتے تھے بازار میں جو آدمی جس چیز کا روزگار کرتے تھے وہ لوگ رتن اور کپڑا اور پان اور مٹھائی آدک سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھکر اُن کو بھینٹ دیتے تھے اور شری کرشن جی اُن خیر سلاح پوچھکر اپنی میٹھی باتوں سے اُن کو خوش کرتے تھے۔

چوپائی

مارگ میں جو درشن پاویں کام سروپ شیام تن سوہے		رام کرشن کی کشل مناویں متھرا کی کامن سب موہے

اور متھرا کی استریاں اپنا اپنا گہنا اور کپڑا شیام سندر پر نچھاور کرکے کہتی تھیں کہ ان کے بجوگ میں نہ معلوم گوپیوں کا کیا حال ہوا ہوگا جب اس طرح گھومتے ہوئے شری کرشن جی اور بلدیو جی رنگ بھوم کے پہلے دروازے پر جہاں شری مہادیو جی کا دھنکھ رکھا تھا پہونچے تب راجہ کنس کے دس ہزار شور بیروں نے

جو دھنکھ کی رکھواری کرتے تھے شیام سندر کو دیکھتے ہی دور سے للکار کر کہا کہ یہاں مت آؤ دور کھڑے رہو شری کرشن اُن کے منع کرنے پر بھی نہ مان کر بے دھڑک وہاں چلے گئے اور مہادیو جی کا دھنکھ جو تین تاڑ لمبا اور بہت موٹا اور بھاری اونچے چبوترے پر رکھا تھا اُس کو بائیں ہاتھ سے اُٹھا کر اس طرح سہج میں دو ٹکڑے کر ڈالا جس طرح ہاتھی اوکھ کو توڑ ڈالتا ہے جب دھنکھ ٹوٹنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچکر راجہ کنس نے بھی سُنا تب وہ شری کرشن جی کو بہت زبردست سمجھ کر اُن کے ڈر سے کانپنے لگا اور جب وہ سب شور بیر شری کرشن جی اور بلدیو جی سے لڑنے آئے تب دونوں بھائیوں نے اُسی دھنکھ کے ٹکڑے سے مار کر اُنکو گرا دیا اُس وقت دیوتوں نے خوش ہو کر شری کرشن جی اور شری بلدیو جی پر آکاش سے پھول برسائے جب کوئی لڑنے والا نہیں رہا تب شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا کہ ہم کو ڈیرا چھوڑے ہوئے بڑی دیر ہوئی نند بابا چنتا کرتے ہوں گے اب چلنا چاہیئے یہ کہکر شری کرشن جی گوال بالوں سمیت اپنے ڈیرے پر آئے اور متھرا باسی لوگ دھنکھ توڑنے اور شور بیروں کے مارے جانے کا حال سُن کر آپس میں کہنے لگے کہ یہ دونوں لڑکے آدمی نہیں ہیں کوئی دیوتا معلوم ہوتے ہیں جو ایسے کام انھوں نے کیے دیکھو ہونہار زبردست ہو کر راجہ کنس نے اپنی موت آپ گھر بیٹھے بلائی ہے ان کے ہاتھ سے وہ جیتا نہیں بچے گا اور نند جی نے شیام اور بلرام آدک کو اچھے اچھے کپڑے پہنے دیکھ کر جانا کہ کنھیا نے یہ سب کپڑے کسی سے چھین لیے ہیں ایسا سمجھکر بولے کہ اے بیٹا تم یہاں بھی اُتپات کرتے ہو یہ برندابن ہمارا گانوں نہیں ہے کہ گوال لوگوں کا دہی چھین کر ادھر اُدھر کھا جاتے تھے جو متھرا پری میں ایسی اُپادھ کروگے تو اچھا نہ ہوگا یہ سُن کر شیام سندر بولے کہ اے بابا ہم نے نگر میں بہت اچھا آنند دیکھا اب بھوکھ لگی ہے بھوجن دو یہ بات سنتے نند جی نے دودھ دہی ماکھن پکوان مٹھائی آدک کھانے کو نکال دیا۔

دوہا

بید بھانت بھوجن کیو سب گوالن کے ساتھ	رین گنوائی چین سے ماکھن پریہ برجناتھ

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ راجہ پریچھت جب کنس نے اپنے شور بیروں کے مارے جانے کا حال سنا تب اُداس ہو کر اپنے من میں کہنے لگا کہ مجھکو بڑے زبردست دشمن سے کام پڑا ہے اب میرا پران نہیں بچے گا اسی سوچ میں کنس بھیتر ہی بھیتر جل کر ایسا نربل ہو گیا جیسے کاٹھ گھن لگ جانے سے بھیتر کھوکھلا ہو کر اوپر جیوں کا تیوں بنا رہتا ہے اور مارے شرم کے اپنے من کا حال کسی سے نہ کہکر اسی سوچ میں پلنگ پر لیٹ رہا جب کروٹ لیتے لیتے پہر رات رہے اس کو نیند آگئی تب اُس نے سپنے میں بدن اپنا بغیر سر کے دیکھا اور چندرما دو ٹکڑے دکھلائی دیا اور اپنی پرچھائیں میں چھید معلوم ہوئے اور سورج کی روشنی جھروکھوں میں دیکھ پڑی اور سونے کی طرح درخت دکھائی دیے اور سرخ پھولوں کا ہار اپنے گلے میں دیکھا اور اپنے کو ننگے بدن اکیلا میں نہائے اور بدن میں تیل لگائے گدھے پر چڑھے ہوئے مرگھٹ میں

بھوت پریتوں کے ساتھ مردوں سے گلے ملتے دیکھا اور درختوں میں آگ لگی دکھلائی دی یہ برا سپنا دیکھتے ہی کنس گھبراکر اُٹھ بیٹھا تب پھر اُس کو شری کرشن جی کے ڈر سے نیند نہیں آئی تسپر بھی وہ پرات سمے سبھا میں بیٹھکر اپنے سیوکوں سے بولا کہ رنگ بھوم میں بچھونا آدک بچھوا کر سب راجوں کو جو دھنکھ جگیہ دیکھنے آئے ہیں بلاؤ اور نند آدک برجباسی اور جدبنسیوں کو جتھا جوگ سب کو بیٹھاؤ اور کشتی کا اکھاڑہ تیار کراؤ میں بھی وہاں آتا ہوں -

دوہا

جو دھا سب بلاے کے تن سے کہیو سناے		اب ہیں رچو بناے کے رنگ بھوم تم جاے

یہ آگیا پاتے ہی اُن لوگوں نے رنگ بھوم کی رچنا کر کے سب کسی کو بلا بھیجا اور جتھا جوگ استھان پر سبکو بٹھال دیا اور چانورا اور مشٹک اور شل اور توشل اور کوٹ آدک پہلوان اپنے اپنے چیلوں سمیت آکر اکھاڑے میں جمع ہوئے اور غرور سے ڈھول بجا کر تال ٹھوکنے لگے اور راجہ کنس بھی غرور کے ساتھ وہاں آکر بہت اونچے مچان پر جہاں جڑاؤ سنگھاسن بچھا تھا بیٹھ گیا اور نند اور اپنند آدک راجہ کنس کو بھینٹ دیکر گوال بالوں سمیت ایک مچان پر بیٹھے اُسوقت راجہ کنس چانورا اور مشٹک آدک پہلوانوں کو بلا کر کہا کہ آج تم لوگ شیام اور بلرام کو کشتی لڑ کر مار ڈالو ہم تمکو بہت روپیہ دینگے پہلوانوں نے بنے کیا کہ اے مہاراج ہم لوگ اپنی سامرتھ بھر کوتاہی نہ کریں گے اتنی کتھا سنا کر شکدیو سوامی بولے کہ اے راجہ پرکھیپت اُسوقت شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور سب دیوتا شری کرشن جی کا درشن کرنے اور جیت دیکھنے کے واسطے اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر آکاش میں آکر جمع ہوئے اور متھرا باسی استری اور پرش اتنے وہاں جمع ہوئے جن کی گنتی نہیں ہو سکتی -

دوہا

ماکھن پربھو کے درس کی سب کے من میں چاے		سب پربھلت ٹھاڑے بھئے رنگ بھوم میں آے

ادھیاے تینتالیسواں ۴۳

کبلیا پیڑ نام ہاتھی کو شیام اور بلرام کا مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیپت جب پرات سمے راجہ کنس رنگ بھوم میں جاکر بیٹھا اور سب لوگ وہاں آکر جمع ہوئے تب شری کرشن جی اور بلدیو جی بھی گوال بالوں سمیت رنگ بھوم کے دروازے پر جہاں کیلیا پیڑ نام ہاتھی جھوم رہا تھا پہونچے -

چوپائی

دیکھ تنگ دوار متوارو		پچیا کھڑا بلرام پکارو
سنو مہاوت بات ہماری		لیہو دوار تے تم گج ٹاری

یہ بات ہم تم سے پہلے سے کہے دیتے ہیں کہ اپنا ہاتھی دروازے سے ہٹا کر ہم کو راجہ کنس کے پاس جانے دو نہیں تو ابھی ہاتھی سمیت تم کو مار ڈالیں گے تم شری کرشن جی کو لڑکا نہ جان کر تینوں لوک کا مالک سمجھو دشٹوں کو مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اُنھوں نے جنم لیا ہے یہ بات سنتے ہی مہاوت ہنس کر بولا کہ تم گئوویں چرانے سے تینوں لوک کے مالک بن کر شور بیروں کی طرح باتیں کرتے ہو میں جانتا ہوں کہ تم کو دیتوں کے مارنے اور دھنکھ توڑنے سے غرور ہو گیا ہے جب تک اس ہاتھی سے جو دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے نہ لڑو گے تب تک راج سبھا میں نہ جانے پاؤ گے تم ایسے سندر ہو کر کیوں اپنا پران دینے کو یہاں آئے ہو کسی شور بیر کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اس ہاتھی سے لڑ سکے انھیں دنوں کے واسطے راجہ کنس نے یہ ہاتھی پال رکھا ہے آج اس کے ہاتھ سے تمھارا پران بچنا کٹھن ہے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے بالوں کا جوڑا باندھ کر اُپرنا ریشمی کمر سے باندھ لیا۔

		دوہا	
	کچ سمیت پٹکوں ابھی منھ سنبھار کہ بات		تبھی کوپ ہلدھر کہیو سن رے موڑھ کجات

یہ بات سنتے ہی جیسے مہاوت نے ہاتھی کو آنکس دے کر بلرام جی کی طرف چلایا ویسے کبلیا پیڑ ہاتھی بادل کی طرح گرجتا ہوا بلرام جی پر دوڑا اُسوقت بلرام جی نے ایک گھونسا ایسا اُس ہاتھی کے مارا کہ وہ سونڈ سکوڑ کر چلاتا ہوا پیچھے کو ہٹ گیا بلرام جی کا ایسا زور دیکھتے ہی بڑے بڑے شور بیر لوگ جو وہاں کھڑے تھے اپنے اپنے من میں ہار مان کر کہنے لگے کہ ان دونوں لڑکوں کو کون جیت سکتا ہے اور مہاوت نے بھی ڈر کر بچار کیا کہ جو یہ لڑکے آج ہاتھی سے نہیں مارے جائیں گے تو راجہ کنس مجھ کو جیتا نہ چھوڑے گا ایسا سمجھ کر مہاوت نے ہاتھی کو بڑے زور سے آنکس مار کر شیام اور بلرام پر جھپٹایا جب ہاتھی نے جھپٹ کر شیام سندر کو سونڈ میں لپیٹ لیا اور زمین پر پٹک کر دونوں دانتوں سے اُن کو دبا لیا اُسوقت دیوتا اور گوال بال اور متھرا باسی یہ حال دیکھ کر شیام سندر کی کشل منانے لگے تب شری کرشن جی نے چھوٹا روپ بن کر دونوں دانت کے بیچ سے نکل کر اپنے کو بچا لیا اور وہاں سے کود کر سامنے کھڑے ہو گئے اور تال ٹھونک کر ہاتھی کو للکارا یہ پھرتی شری کرشن جی کی دیکھ کر سب چھوٹے اور بڑے بے ڈر ہو کر ہنسنے لگے جب ہاتھی چنگھاڑ کر پھر اُن کی طرف دوڑا تب شری کرشن جی اُس کے پیٹ کے نیچے سے نکل کر پیچھے چلے گئے اور اُس کی پونچھ پکڑ کر سو قدم تک پیچھے اس طرح ہاتھی کو گھسیٹا جس طرح گرڑ جی سانپ کو گھسیٹ لیجاتے ہیں جب وہ ہاتھی شری کرشن کی طرف پھرا تب بلرام جی نے اُس کی پونچھ پکڑ کر کھینچ لیا اسی طرح دونوں بھائی اُس ہاتھی کو کبھی پونچھ اور کبھی سونڈ کھینچکر اور مکا مار کر ایسا کھلانے لگے کہ جیسے بلی چوہے کو کھلا کر مارتی ہے جب کہ وہ ہاتھی ایک بھائی پر جھپٹتا تھا تب دوسرا بھائی اُس کو مکا مار کر چٹک جاتا تھا شیام سندر کبھی اُسکے پیچھے اور کبھی دونوں دانت کے بیچ میں اور کبھی سامنے جا کر مکا اور طمانچہ مار کر الگ ہو جاتے تھے اور کبھی اُسکے دونوں دانت پکڑ کر پیچھے ہٹا دیتے تھے اور کبھی پونچھ پکڑ کر کھینچ لیجاتے تھے

دوہا

جد پ دھاوے کوپ کر سونڈ ہلاوت جاے ۔ ماکھن پربھو گوپال سے تدپ کچھ نہ بساے

جب وہ ہاتھی دَوڑتے دوڑتے مُکّا اور طمانچہ کھاتے کھاتے کمزور ہوگیا تب شری کرشن جی نے سونڈ اسکی پکڑکر ایسا جھٹکا مارا کہ وہ ہاتھی مورچھا کھاکر زمین پر گر پڑا اُس وقت شری کرشن جی نے اُس کی چھاتی پر پانوں رکھ کر دونوں دانت اُس کے اُکھاڑ لیے اور وہی دانت ایسے اُس ہاتھی کے سر پر مارے کہ وہ مرگیا تب ایک دانت آپ نے لے لیا اور دوسرا دانت بلرام جی کو دیدیا یہ حال دیکھ کر جب فیلبان اور راجہ کنس کے شوربیر لوگ لڑنے کے واسطے سامنے اُن کے آئے تب شیام اور بلرام نے اُنھیں دونوں دانتوں سے اُن کو بھی مار ڈالا اُس وقت دیوتوں نے آکاش سے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے اور متھرا باسیوں نے خوش ہو کر کہا کہ کنس ادھرمی نے بنا اپرادھ ان دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے ہاتھی کو کھڑا کیا تھا بہت اچھا ہوا کہ ہاتھی مارا گیا۔

دوہا

جو بھوبت منسا کری سو کچھ ہوسے ہے تانہہ ۔ پرکٹ کنس کے کال ہیں آئے متھرا مانہہ

اُس وقت ہاتھی کے خون کی چھینٹیں شیام اور بلرام جی کے کپڑوں پر پڑی ہوئی کیسی اچھی معلوم ہوتی تھیں کہ جیسے برسات میں بیر بہوٹی زمین پر اچھی معلوم ہوتی ہیں اور پسینہ اُن کے منھ پر ایسا دکھلائی دیتا تھا کہ جس طرح کمل کے پھول پر اوس کے بوند رہتے ہیں جب شیام اور بلرام ہاتھی مارنے کے پیچھے گوال بالوں سمیت ہنستے ہوئے آہستہ آہستہ رنگ بھوم میں جاکر کھڑے ہوے تب اُس سبھا کے لوگوں نے جو لاکھوں جمع تھے شری کرشن جی کو اپنی اپنی اِچّھا کے موافق دیکھا۔

چوپائی

جاکی ہتی بھاونا جیسی ۔ پربھو مورت دیکھی تن تیسی

اے راجہ پریچھت شری کرشن جی نے گیتا میں ارجن سے کہا ہے کہ جو کوئی میرے جس روپ کا دھیان کرتا ہے میں اُس کو اُسی روپ سے درشن دیتا ہوں چانور آدک پہلوانوں کو شیام اور بلرام بڑے شوربیر دکھلائی دیے اور متھرا کی استریوں کو کام روپ بہت سندر دیکھ پڑے اور گوال بال اُن کے ساتھیوں نے اپنا متر اور بھائی بند جانا اور نند آدک گوالوں نے اُن کو اپنا لڑکا سمجھا اور جو راجہ کنس کے متر لوگ وہاں پر تھے وہ لوگ شیام اور بلرام کو دشمن روپ دیکھکر ڈر گئے اور راجہ کنس اُن کو اپنا کال جان کر مارے ڈر کے کانپنے لگا اور جدبنسیوں نے اُن کو اپنی رچھا کرنے والا سمجھا اور جوگیوں اور گیانیوں کو پربرہم پرمیشور دکھلائی دیے اور دوسرے لوگوں نے شری کرشن جی کو دیکھکر جانا کہ وہی لڑکے ہیں جنھوں نے چھوٹی عمر میں پوتنا راچھسی کو مار کر دو درخت جملا اور ارجن جڑ سے اُکھاڑ ڈالے اور گوبردھن پہاڑ اپنی انگلی پر اُٹھا کر اندر کا ابھمان توڑا

اور اکھاڑے اور دھنیک اور پرلمب اور کیشی آدی دیتوں کو مار کر کالی ناگ کو جمنا جل سے نکال دیا اور گوکل اور برندابن میں ایسے ایسے مشکل کام کیے جن کا حال سنکر تعجب معلوم ہوتا ہے آج کو بلیا پیڑ ہاتھی کو لڑکوں کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور بعضے ان کو لڑکا سمجھکر سوچ کر کے کہنے لگے کہ کنس بڑا ادھرمی اور بڑا نردئی ہے جو چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو جن کا بدن بہت ملائم ہے بڑے بڑے پہلوانوں سے زبردستی کشتی لڑا کر اُن کا پران لینا چاہتا ہے یہاں سے اُٹھ چلو ایسا ادھرم دیکھنا نہ چاہیئے ۔

دوہا	
ریت انیت نہارکے کہیں پرسپر لوگ	اب یہ ٹھور ادھرم کی نہیں بیٹھنے جوگ

جب ایسا بچار کر بعضے اُن میں سے اُٹھ گئے اور بعضے اپنا اپنا آنچل پھیلا کر پرمیشور سے یہ بردان مانگنے لگے کہ جس طرح موہن پیارے نے شری مہادیو جی کا دھنکھ توڑ کر ہاتھی کو مارا ہے اُسی طرح یہ پہلوان بھی اُن کے ہاتھ سے مارے جاویں اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس وقت شری کرشن جی اُس اکھاڑے میں جا کر کھڑے ہوئے اُسوقت چانور اور مشٹک آدک پہلوانوں نے بہت طرح کے جانگھیا پہن پہنکر چاروں طرف سے آکر اُن کو گھیر لیا اور چانور پہلوان نے شری کرشن کے پاس آکر کہا کہ آج ہمارے راجہ کا چت اُداس ہے من بہلانے کے واسطے ہم کو تمہارے ساتھ کشتی لڑا کر دیکھا چاہتے ہیں اسی واسطے تم کو یہاں بلایا ہے اور نوکروں کو اپنے مالک کا حکم ماننا چاہیئے اس سے آؤ ہم اور تم دونوں کشتی لڑ کر راجہ کو خوش کریں ۔

دوہا	
ریت دھرم اور نیت کی سب جانت من ماہنہ	سوامی کاج تے جگت میں اور کچھ اتم ناہنہ

اور ہم نے سنا ہے کہ تم کشتی لڑنا اچھا جانتے ہو بن میں گوال بالوں کے ساتھ لڑا کرتے تھے آج ہم تمہارے بل اور پراکرم کی پریچھا لینا چاہتے ہیں تم کسی بات کا ڈر اپنے من میں نہ رکھو یہ سنکر شری کرشن جی نے کہا کہ اے چانور ہم ایسے پرتاپی راجہ کو کیا خوش کریں گے لیکن جو تم اپنے مالک کا حکم ماننا چاہتے ہو تو ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے ۔

چوپائی	
جدپ تو بل کو ادھکارا	میں اہیر بالک سکمارا
تدپ ایک بار میں لڑ ہوں	جدپ تکھے تو سے نہیں ڈرہوں

اور تمہارے راجہ نے بڑی دیا کر کے ہم کو بلایا ہے لیکن نیائے سب کسی کو کرنا چاہیئے تمہارا راجہ ادھرمی اور نردئی اور تم اُس سے زیادہ نردئی معلوم ہوتے ہو کس واسطے کہ ہم ایسے لڑکوں سے تم کو کشتی لڑنا جو جوان اور پہلوان ہو شوبھا نہیں دیتا ہے بیر اور پریت اور بیواہ اور کشتی برابر والے سے کرنا چاہیئے لیکن راجہ کنس سے کچھ بس ہمارا نہیں چلتا اس لیے تم سے لڑیں گے لیکن ہم کو بچا کر کشتی لڑنا زور سے پٹک کر

ہمارا ہاتھ اور پانوں مت توڑ ڈالنا ایسا کرنا کہ جس میں ہمارا اور تمھارا دھرم بنا رہے اور راجہ کنس بھی خوش ہوں یہ بات سن کر چانور بولا کہ دیکھنے میں تم لڑکے معلوم ہوتے ہو لیکن تمھارے کام اور کیرت سننے سے اور کبلیا پیڑ ہاتھی کا مارا جانا دیکھنے سے تم کوئی اوتار معلوم ہوتے ہو اس سے مجھکو تمھارے ساتھ کشتی لڑنا اُچت نہیں ہے لیکن کیا کروں کہ اپنے مالک کا حکم نہ مانوں تو میرا دھرم جاتا ہے۔

چوپائی

پھر چانور کہیو ہر کھائی	تھری گت جانی نہیں جائی
تم بالک مانکھ نہیں دوؤ	کیتھے کپٹ روپ تم کوؤ
کھیلت دھنک کھنڈ دو کرے	مارت ترت کبلیا ترے
تمسے لڑے ہاں نہیں ہوئی	یہ باتیں جانت سب کوئی

ادھیائے چوالیسواں

مارنا شری کرشن جی اور بلدیو جی کا چانور اور مشٹک آدک پہلوانوں اور راجہ کنس کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت جب ایسی باتیں کہکر شری کرشن جی چانور پہلوان سے اور شری بلدیو جی مشٹک پہلوان سے کشتی لڑنے لگے تب متھرا باسیوں نے لڑکے اور جوان کی کشتی دیکھ کر آپس میں کہا کہ جو ہم راجہ کنس کو اس کشتی لڑنے سے منع کریں تو وہ ادھرمی ہم کو مار ڈالے گا اور اس جگہ بیٹھے رہنے میں ہمارا دھرم نہیں رہتا اس لیے یہاں سے اُٹھ جانا چاہیئے۔

دوہا

جو انیت دیکھے نہیں تاکو پاپ نہ ہوئے	جو جیسی کرنی کرے وہ پھل پاوے سوے

اے راجہ جو آدمی شری کرشن جی کو لڑکا جانتے تھے وہ ایسا بچار کر وہاں سے باہر چلے گئے اور جاتے وقت کنس کو سراپ دے کر کہنے لگے کہ یہ اپنے ادھرم کرنے کا ڈنڈ ضرور پاوے گا اور شری کرشن جی نے لڑتے وقت اپنی مہما سے اپنا بدن ہیرے کی طرح ایسا کڑا بنا لیا کہ جس کو کوئی ہتھیار بھی نہ کاٹ سکے جب کہ شیام سندر نے ہاتھ سے ہاتھ اور سر سے سر اور چھاتی سے چھاتی اور ٹھوڑھی سے ٹھوڑھی اور پیر سے پیر چانور سے ملایا تب چانور نے بہت سے داؤں اور پیچ کر کے شیام سندر کو پکڑنا چاہا لیکن وہ اس کے ہاتھ نہیں آئے تب چانور نے اُداس ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت پہلوانوں کو ایک ہی داؤں اور پیچ سے مار ڈالا نہ معلوم اس لڑکے کے تن کے کتنا زور ہے جیسے میرا کچھ بس نہیں چلتا اور یہ لڑکا جب مجھکو ایک انگلی بھی مارتا ہے تو میں گھبرا جاتا ہوں اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس پربرہم پرمیشور کو شری مہادیو جی اور

اور شری برہما جی بھی نہیں پکڑ سکتے اور جنھوں نے اپنے دو قدم میں چودھوں لوک ناپ لیے تھے اُن کو چانور پہلوان کس طرح پکڑ سکتا ہے چانور اور مشٹک شیام اور بلرام کی مہما نہیں جانتے تھے لیکن انھوں نے پچھلے جنم میں بڑا تپ کیا تھا جس کے پرتاپ سے اُن کا بدن بیکنٹھ ناتھ کے بدن سے اسپرش ہوتا تھا۔ یہ بات برہما لوک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتی جبکہ چانور اپنے چھل اور بل سے شری کرشن جی پر جھپٹتا تھا تب وہ پیچھے کو دب کے بچا جاتے تھے۔

دوہا

موہن مکھ پر شرم جل سو ہے اَت سکھدائے ۔ جیون پھولن کے پات پر اوس رہے لپٹائے

جبکہ چانور نے پیچھے ہٹ کر ایک مکا شیام سندر کی چھاتی پر بڑے زور سے مارا اور اُن کے بدن پر پھول برابر چوٹ بھی نہیں لگی تب شری کرشن جی نے دونوں ہاتھ اُس کے پکڑ کر اپنے سر کے چاروں طرف گھمایا اور ایسا زمین پر پٹکا کہ بدن اُس کا اکھاڑے کی مٹی میں گھس کر پران اُس کا نکل گیا اور جس طرح لڑکا چینٹی کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے اُسی طرح بلرام جی نے بھی مشٹک پہلوان کو مار ڈالا اور چیتن آتما دونوں پہلوانوں کا بیکنٹھ دھام میں ہو گیا جب اُن کے مارے جانے کے پیچھے شل اور توشل اور کوٹ پہلوان لوگ تلوار لیکر شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے آئے تب شری کرشن جی نے بائیں پیر سے ایک لات مار کر شل اور توشل کو مار ڈالا اور بلرام جی نے بائیں ہاتھ کے مکے سے کوٹ پہلوان کو مار ڈالا ان پانچوں کے مرتے ہی باقی پہلوان جو اُن کے ساتھی اور چیلے وہاں تھے اپنا اپنا پران لے کر بھاگ گئے یہ حال دیکھتے ہی متھرا باسی اور ہر بھگت لوگ خوش ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ بڑا بھاگ اس پرتھوی کا سمجھنا چاہیے جہاں ان لڑکوں کے چرن پڑتے ہیں اور گوال بالوں کی برابری کوئی نہیں کر سکتا جو اُن کے ساتھ دن رات رہ کر اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اور گوپیاں دھن ہیں جو آٹھوں پہر موہنی مورت کا دھیان اپنے ہردے میں رکھکر اُن کے ساتھ پریت رکھتی ہیں اور جو جیو برج گوکل میں جنم لیکر شیام سندر کا درشن کرتا ہے اُس کو دیوتوں سے اچھا سمجھنا چاہیے۔

دوہا

ہر جباسن کے بھاگ کی مہما کہی نہ جائے ۔ جنکے چیت میں نت بسیں ماکھن پربھو جدرائے

راجہ کنس نے پاپی ہونے پر بھی ہمارے ساتھ بڑی بھلائی کی جس کے بلانے سے ہم لوگوں نے بیکنٹھ ناتھ کا درشن پایا نہیں تو اُن کا درشن ملنا دیوتوں کو بھی کٹھن ہے اسے راجہ اُس وقت متھرا باسیوں نے اس طرح پر شیام اور بلرام کی بہت استت کی اور دیوتوں نے آکاش سے شیام اور بلرام پر پھول برسائے اور متھراپری میں یہ حال سن کر سب چھوٹے اور بڑے خوش ہوئے سوائے راجہ کنس کے اور جتنے لوگ رنگ بھوم میں تھے خوش ہو کر جے جے کار کرنے لگے اور باجے والے بہت طرح کا باجا بجانے لگے اور شیام اور بلرام بڑی خوشی سے گوال بالوں کو داؤں پیچ بتلانے لگے اور راجہ کنس چانور آدک پہلوانوں کے مارے جانے سے بہت اُداس ہوا

اور متھرا باسیوں سے کہنے لگا کہ تم لوگ شری کرشن جی کی جیت ہونے سے خوش ہو کر باجا بجاتے ہو جب اُس کی بات کا کسی نے کچھ جواب نہیں دیا تب اُس نے غصہ سے چلا کر اپنے ساتھ والے دیت اور شور بیروں سے جو مچان پر بیٹھے تھے کہا کہ تم لوگ اُن لڑکوں کو باہر لے جا کر تلوار سے مار ڈالو اور باجا بند کر کے گوپ اور گوالوں کو باندھ لو اور بسدیو اور دیوکی اور اگر سین میرے باپ کو مار کر رنگ بھوم کا پھاٹک بھیتر سے بند کر دو یہ بات سنتے ہی جب اُنھوں نے ننگی تلواریں لے کر شیام اور بلرام کو جا کر گھیر لیا تب دونوں بھائیوں نے ایک ساعت میں بہت سے دیتوں اور شور بیروں کو لڑ کر مار ڈالا اور باقی دیت اس طرح شری کرشن جی کے تیج اور پرکاش سے اپنا پران لے کر بھاگے جس طرح رات سمے سورج نکلنے سے تارے چھپ جاتے ہیں اور جب بسدیو اور دیوکی جی نے شیام اور بلرام کے کشتی لڑنے کے واسطے آنے کا حال سُنا تب دونوں بہت گھبرا کر پرمیشور سے اُن دونوں کی کشل منانے لگے۔

دوہا

بار بار کرنا کریں دھریں دھرن پر شیش	ہم پترن کو ہو جئے رچھپال جگدیش

جب شری کرشن انترجامی نے ماتا اور پتا کو دکھی جان کر یہ بچن کنس کا سُنا تب ایسا پرن کیا کہ آج کنس کو مار کر بسدیو اور دیوکی جی کو قید سے چھڑاؤں گا ایسا بچار کر شری کرشن جی نے اپنا روپ چھوٹا بنا لیا اور مچان پر جہاں راجہ کنس تلوار لیے بڑے ابھمان سے بیٹھا تھا اس طرح جھپٹ کر چڑھ گئے جس طرح باز کبوتر پر جھپٹتا ہے کنس نے شری کرشن جی کو دیکھتے ہی بچار کیا کہ بھاگ جاؤں پھر من میں دھیرج دھر کر شیام سندر پر تلوار چلانے لگا تب شری کرشن جی اُس کا وار بچا کر اُس کو کھیل کھلانے لگے اُس وقت دیوتاؤں نے بمانوں پر چڑھے ہوئے آکاش پر سے بنتی کیا کہ اے پربرہم پرمیشور کنس مہا پاپی کو جلدی مار ڈالیے اُس کے مارنے میں دیر نہ کیجئے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ایسا پرکاش اپنے بدن میں پرکٹ کیا کہ جس کے دیکھنے کی تاب نہ لا کر کنس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تب شری کرشن جی نے پاؤں کی ٹھوکر سے مکٹ اُس کا گرا دیا اور سر[1] کے بال پکڑ کر مچان پر سے زمین پر پٹک دیا اور تینوں لوک کا بوجھ اپنے بدن میں لیے ہوئے اُس کے اوپر کود پڑے۔

دوہا

جب دھرتی میں آ کے پڑو تانو بھوپ	اُر اوپر درشن دیو شیام چترنج روپ

اے راجہ پران ناتھ کے کودتے ہی کنس کا پران نکل گیا لیکن آٹھوں پہر سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے چلتے پھرتے شیام سندر کا روپ اُس کی آنکھوں میں بسا رہتا تھا اس لیے مکت پدوی پر پہونچا۔

دوہا

ماکھن پربھو کے روپ کی مہما اگم اپار	جا کے سمرن دھیان تے ترت سکل سنسار

[1] سر کے بال اسواسطے پکڑے کہ کنس نے بھی دیوکی جی کے بال کھینچکر مارنا چاہا تھا آکاش بانی ہونے کے وقت ۱۲

دیکھو کیسا بڑا بھاگ اُن لوگوں کا ہے جو لوگ ہمیشہ پرمیشور کا سمرن اور دھیان کرتے ہیں جب کہ کنس کو مرا دیکھکر اُس کے آٹھ بھائی اپنے اپنے ہتھیار لیکر نند لال جی کو مارنے کے واسطے دوڑے تب بلرام جی نے ہل اور موسل سے اُن سب کو مار ڈالا تب سب نے بڑی آواز سے شیام اور بلرام کی جے جے کار کی یہ حال سُن کر سب چھوٹے بڑے متھرا باسی خوش ہو گئے اور دیوتوں نے خوشی کا نقارہ بجا کر نندن باغ کے پھول دونوں بھائیوں پر برسائے اور نیوتے والے ہر بھگت راجا لوگ بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے اپنے اپنے مکان کو گئے اور نند اور اُپنند آدک یہ سب چرتر سپنے کی طرح سمجھ کر اپنے ڈیرے پر چلے آئے اور کیشو مورت کرودھ کے مارے اپنے ہاتھ سے کنس کے بال پکڑ کر اس طرح اُس کی نعش سڑک میں گھسیٹتے ہوئے جمنا کنارے لے گئے جس طرح ہاتھی کو سنگھ مار کر گھسیٹ لیجاتا ہے کنس نے بسدیو اور دیوکی جی کو قید رکھکر بہت دُکھ دیا تھا اُسی کارن شری کرشن جی نے اُس کی نعش گھسیٹی اور نعش کھینچ لیجانے سے وہاں کنس کھار نالہ پرگٹ ہو کر اب تک متھرا میں بیچ میں وقت کنس کی کھال دکھائی دیتی ہے اور دوسرا سبب نعش گھسیٹنے کا یہ سمجھو کہ جس میں متھرا کی دھول لگنے سے اس ادھرمی کا بدن شدھ ہو جائے جمنا کنارے پر نعش کو پہونچا کر تھوڑی دیر وہاں پر شری کرشن جی بیٹھے تھے اس لیے وہاں کا نام بشرام گھاٹ مشہور ہوا جب یہ خبر رنواس میں پہونچی تب کنس کی رانیاں اور بھوجائیاں اور ناتے دار استریاں روتی پیٹتی ہوئی جمنا کنارے پہونچیں ۔

	دوہا	
سب دھائیں سدھ پائے کے آئیں جہاں نرلیش	توڑ ہار سنگار سب چھوٹے سر کے کیش	

اسے راجہ اُن استریوں نے اپنے پت کا منھ دیکھ کر اُن کا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور بہت بلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ اے راجا کنس تم اتنے بڑے پرتاپی راجہ ہونے پر بھی ایسی دُردشا میں مرے ہوئے پرتھی پر پڑے ہوئے ہو جو تم شری کرشن جی سے اور بڑوں سے ناحق کی دشمنی نہ کرتے تو کس واسطے ایسی تمھاری دردشا ہوتی سادھو اور جیتا لوگوں کو دُکھ دینا اچھا نہیں ہوتا ہے یہ سب ہاتھی اور گھوڑے اور مال اپنا چھوڑ کر تم چلے جاتے ہو اور ہمارے حال اور رونے پر کچھ دھیان نہیں کرتے تمھارے بجوگ سے ہماری کیا گت ہو گئی تم دنیا میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے اب وہ سب تمھارا گھمنڈ کیا ہوا جو اس طرح بغیر کفن کے پڑے ہو تمھارے سونے اور بیٹھنے کے واسطے جو شیش محل اور رنگ محل کے کوٹھے بنے ہیں اُن میں کون بیٹھے اور سووے گا تمھارے جڑاؤ سنگاسن پر کون بیٹھکر متھرا باسیوں کا بناؤ کرے گا۔

	دوہا	
یہ مندر سندر مہاجن کے سم نہیں اور	تم بن ایسو کون ہے جو بیٹھے یہ ٹھور	

جب اس طرح بہت سی باتیں کہکر سب رانیاں اور استریاں بہت بلاپ کرنے لگیں تب شیام سندر دیا ساگر اُن پر کرپا کر کے بولے کہ اے مامی جی جو کچھ بھاگ میں لکھا ہوتا ہے وہ کسی طرح نہیں مٹ سکتا جو جو

پاپ راجہ کنس نے کیے ہیں وہ سب تم نے دیکھے ہیں پرمیشور کی اچھا اس طرف جان کر دھیرج دھرو میں تمھارے حکم میں رہوں گا اب انکا کریا کرم کرنا اُچت ہے۔

چوپائی

مامی سنو شوک نہیں کیجئے
سدا نہ کوئی جیتا رہیے

ماما جی کو پانی دیجئے
جھوٹھا دہ جو اپنا کہے

شری کرشن جی کے سمجھانے سے سب استریوں نے اپنے اپنے پت کی نعش جلا کر کریا کرم کیا اور شری کرشن جی نے کنس کا کریا کرم اُگرسین سے کرایا۔

دوہا

کنس ہتن لیلا سُنے من چیت دے جو کوے
ماکھن پربھو کے نیہ میں تاکو بھے نہیں ہوئے

ادھیائے سینتالیسواں

شری کرشن جی کا اُگرسین کو راج گدی پر بٹھالنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب کنس وغیرہ کی نعش جلا کر سب اپنے اپنے گھر گئے تب شری کرشن جی اور شری بلرام جی اکرور جی کو ساتھ لیکر قید خانہ میں بسدیو اور دیوکی جی کے پاس آئے جبکہ ماتا اور پتا کی بیڑی اور ہتھکڑی کٹوا کر دونوں بھائیوں نے اپنا سر اُن کے چرنوں پر رکھ دیا تب دیوکی ماتا رو کر بولی کہ اے پران پیارے تم بارہ برس تک کہاں رہے ہیں نے تم کو کبھی گود میں نہیں کھلایا۔

دوہا

سن جننی کے بچن پربھو کرپا سندھ جدرائے
بھئے پریم لبس دُکھت لکھ بولے ات سکچائے

اے ماتا اور پتا میں کیسا ابھاگی تمھارے یہاں پیدا ہوا کہ میرے واسطے تم لوگوں نے اتنا دُکھ اُٹھایا اس میں کچھ میرا اپرادھ نہ سمجھو کس واسطے کہ جب سے تم مجھ کو گوکل میں نند جی کے گھر پہونچا آئے تب سے میں برس تک تمھارے پاس نہ آسکا اور مجھ کو ہمیشہ یہ اِچھا بنی رہتی تھی کہ جس کے پیٹ میں دس مہینے رہ کر میں نے جنم لیا اُس نے بال چرتر میرا کچھ نہیں دیکھا اور ہم نے لڑکپن میں ماتا اور پتا کا سُکھ کچھ نہیں پایا دوسرے کے گھر رہ کر یہ تھا اتنے دن گنوائے جنھوں نے ہمارے واسطے اتنے دُکھ اُٹھائے اُن کی کچھ سیوا ہم سے نہیں بن پڑی ہم کو تمھاری سیوا کرنا اور بال چرتر کا سکھ دکھلانا اُچت تھا وہ سب سُکھ نند اور جسودا جی کو ملا۔

دوہا

سیے جیو سنتان سے سکھ پاوت دن رین
تھیں ہمارے جنم سے بہتے بھیو کچین

اے ماتا جس پتر سے اُس کے ماتا اور پتا دُکھ پاتے ہیں وہ پُتر ضرور نرک بھوگتا ہے سنسار میں سامرتھ پُرش اُسی کو سمجھنا چاہیئے جو اپنے ماتا اور پتا کی ٹہل اور سیوا منسا باچا کرمنا سے کرتا ہے آدمی کا تن پاکر جو کوئی اپنے ماں اور باپ اور گرو اور بڑے بوڑھوں کی سیوا اور استری اور لڑکوں کا پالن نہیں کرتا اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بگڑتا ہے۔

دوہا

تات مات سے پران دھن کپٹ کرے جو کوے	تا کوں تینوں لوک میں کبھی بھلو نہیں ہوے

اے ماتا جو میں برہما کی عمر پاکر جنم بھر تمھاری سیوا کروں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتا اس لیے تمھارا دینا ہو کر یہ بنے کرتا ہوں کہ میرا اپرادھ چھما کر دو اور سب دُکھ اور سُکھ اپنے کرموں کے پھل سمجھو اے ماتا اب تم سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ میں تمھارے حکم پانے سے سُرگ اور پاتال جانے سے بھی نہیں ڈروں گا اور آٹھوں سِدھ اور نوندھ تمھاری داسی بنی رہیں گی۔

دوہا

جدپ ہم اوگن بھرے پر گنٹے مہا سادھ	تدپ ست ہت جان کے چھما کرو اپرادھ

جب یہ بات سن کر بسدیو اور دیوکی جی کو گیان پراپت ہوا تب اُنھوں نے سمجھا کہ یہ ہمارے پتر نہ ہو کر تربھون پت ہیں اُنھوں نے اپنی اچھا سے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر جو جو کام کیے ہیں وہ آدمی سے نہیں ہو سکتے یہ سمجھکر وہ دونوں شری کرشن جی کی استت کرنے لگے لیکن شری کرشن جی اور بہت سی لیلا سنسار میں کرنا چاہتے تھے اس لیے اُنھوں نے وہ برہم گیان اُن کا ہر لیا تب بسدیو اور دیوکی جی اُن کو اپنا بیٹا جان کر گود میں بیٹھا کر پیار کرنے لگے اور اُن کا ماتھا اور سر چوم کر ایسا خوش ہوئے کہ پچھلا دُکھ سب بھول گئے اور شیام اور بلرام کو ساتھ لیکر بڑی خوشی سے اپنے گھر آئے۔

چوپائی

پرم ہلاس نین اُر ہیکیں ات آنند بھیو من ماہیں	اپنو جنم سپھل کر لیکھیں سو کہہ سکت شارد ناہیں

اے راجہ پریکھیت بسدیو جی نے گھر پہونچکر اُسی وقت دس ہزار گئوؤں کا دان جو شیام سندر کے پیدا ہونے پر من میں سنکلپ کیا تھا براہمنوں کو بدھ پوربک دیا اور دونوں بھائیوں کو گوال بالوں سمیت چھپن پرکار کے بھوجن کرا کے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنایا تب شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ بنا راجہ کے پرجا کو دُکھ ہوگا اور بسدیو جی کو راجگدی پر بیٹھالنے سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ راج لینے کے لالچ سے کنس کو مار ڈالا اس لیے اگرسین جی کو جن کا راج کنس نے چھین لیا تھا راج دینا چاہیئے ایسا بچار کر شیام سندر بلرام جی اور بسدیو جی کو ساتھ لے کر اگرسین جی کے پاس گئے اور اُن کو ڈنڈوت کر کے اور بہت دھیرج دے کر بولے کہ

اے ناناجی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پرجا کا پالن کیجیے اور مجھ کو اپنا داس سمجھ کر کسی بات کا سندیہہ اپنے من میں نہ لائیے سب پرتھوی کے راجہ لوگ اپنے اپنے دیش کا روپیہ آپ کو دے کر آپ کے ادھین رہیں گے۔

چوپائی

سبے جین متھری آن نہ مانیں	چھن میں تھیں باندھ ہم آئیں
نربھے راج کرو جگ ماہیں	اب تم کو شنشے کچھ ناہیں

یہ بات سُن کر اُگرسین جی ہاتھ جوڑ کر بنے پوریک بولے کہ اے دیوکی نندن تم نے بہت اچھا کیا کہ راجہ کنس اور اُس کے بھائیوں کو کہ وہ سب پاپی اور ادھرمی تھے مار کر جدبنشیوں کا دُکھ چھڑایا جس طرح تم نے دیت اور راچھس اور ادھرمیوں کو مار کر ہر بھکتوں کو سکھ دیا اُسی طرح راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پرجا کا پالن کرو یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ آپ نے سُنا ہو گا کہ راجہ ججات کے سراپ دینے سے جدآدک اُن کے بیٹوں نے راج گدی نہیں پائی تھی اور ہم بھی اُسی کل میں پیدا ہوے ہیں اسواسطے ہم کو راج سنگھاسن پر بیٹھنا نہ چاہیے آپ راج سنگھاسن پر بیٹھے رہیے گا کام ہم سب کر دیں گے جو جو آپ حکم دیں گے۔

سورٹھ

کرو بیٹھ تم راج دور کرو سندیہہ سب	ہم کریں سب کاج جو آئسُ دیجیے ہمیں

اے ناناجی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر گئو اور براہمن اور ہر بھکتوں کو سکھ دیجیے اور جو جدبنشی کنس کے ڈر سے متھرا پُری اور اپنی جنم بھوم چھوڑ کر دوسرے دیس میں جا بسے ہیں اُن سب کو بُلا کر یہاں بسائیے اور پرجا سے بہت دھن لینے کا لوبھ نہ رکھ کر کسی کو بنا اپرادھ ڈنڈ نہ دیجیے جب کہ اُگرسین نے شری کرشن جی کا کہنا اپنے بھاگ کا اُدے ہونا سمجھ کر مان لیا تب شری کرشن بھکت ہتکاری نے اُگرسین کو راج سنگھاسن پر بیٹھا کر بدھ سے راج گدی کا تلک لگایا اور شری کرشن جی اور بلرام جی دونوں بھائیوں نے راجا اُگرسین پر چنور ہلایا اور سب چھوٹے اور بڑوں نے منگلاچار منایا اور متھرا باسی خوش ہو کر شری کرشن جی کی استت کرنے لگے اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے اُن پر پھول برسائے راجہ اُگرسین کے کہلا بھیجنے سے سب جدبنشی جو بھاگ گئے تھے وہ پھر متھرا میں آکر بسے جبکہ شری کرشن دیندیال نے اُن جدبنشیوں کو بہت دُکھی اور کنگال دیکھا تب اُن سب کو روپیہ اور گہنا اور کپڑا اور گانوں اور مکان اور باغ وغیرہ جس کو جس چیز کی چاہنا تھی وہی چیز دے کر ایسا خوش کر دیا کہ اُن کو پھر کسی چیز کی خواہش نہیں رہی اور بسدیوجی اور دیوکی ماتا کو بھی بہت خوش کر دیا اور جدبنشی بوڑھے اور کمزور تھے وہ لوگ شری کرشن جی کی امرت روپی پر نظر پڑنے سے جوان اور زبردست ہو گئے۔

دوہا

اُگرسین کے راج میں سکھ کو سد اساج	سے کاج کینہے جہاں ماکھن پربھو برج راج

اتنی کتھا سُنا کر شری شکدیوجی مہاراج بولے کہ اے راجہ پریچھت شیام سندر نے اسی طرح سب کسی کو سکھ دے کر

بلرام جی سے کہا کہ جسودا ماتا نے ہم دونوں بھائیوں کو بڑی پریت سے پالن کرکے اتنا بڑا کیا وہ ہمارے واسطے بہت
سوچ کرتی ہوں گی اور نند بابا برجباسیوں سمیت میرے چلے آنے کی آشا سے جو باغ میں ٹکے ہیں اُن کو چل کر
بدا کرنا چاہیے۔

چوپائی

بہت ہیت اُن ہم سوں کینھو ۔ بیدھ بھانت ہم کو سُکھ دینھو
سکچت ہوں اپنے من ماہیں ۔ اُن سے اُرن کبھوں میں ناہیں
پلٹو نہیں اُنھیں جو دیجے ۔ اب چل بدا انھیں پیچ کیجے

ایسا کہکر شری کرشن جی نے بہت سا روپیہ اور رتن اور گہنا اور کپڑا اپنے ساتھ کو لیا اور راجہ اُگرسین اور
بسدیو جی کو ساتھ لے کر جہاں نند جی آدک برجباسی ٹکے تھے وہاں کو چلے جس وقت نند جی اپنے ڈیرے پر
بیٹھے ہوئے یہ بچار کر رہے تھے کہ کئی دن برندابن سے آئے ہو چکے شیام اور بلرام آویں تو چلیں۔

سورٹھا

اب کیسے برج جانہہ بل موہن دوؤ بنا ۔ ات بیاکل ارمانہہ کب لوں نین نہ دیکھے

اسی وقت موہن پیارے نے وہاں پہونچ کر نند جی کے چرنوں پر اپنا سر دھر دیا تب نند جی نے اُنکا
سر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور بسدیو اور راجہ اُگرسین پریم پوربک نند جی کے گلے مل مل کر جب سب کوئی
وہاں بیٹھے اور نند جی نے من میں سمجھا کہ اب شیام سندر ہمارے ساتھ برندابن کو چلیں گے تب شری کرشن جی نے
سب سامان جو وہاں لے گئے تھے نند جی کے سامنے رکھکر بنیے کیا کہ اے بابا میں تم سے کسی طرح اُرن نہیں
ہو سکتا تم نے میرا بہت پالن کیا ہے۔

دوہا

چونک اُٹھے نند رائے سن تو کیا کہت گوپال ۔ موسوں کہت کہ ان سوں کن کینھو پرتپال

یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے کہا کہ اے بابا ہم کو کہتے ہوئے سنکوچ معلوم ہوتا ہے تم نے گرگ پروہت
کا کہنا سچ نہ مان کر مجھ کو اپنے بیٹے کی طرح پالن کرکے بڑا سکھ دیا میں کہیں رہوں تمھارا ہی کہلاؤں گا اور ہمارے پتا نے
روہنی ہماری ماتا کو بڑی بپت میں تمھارے گھر پہونچایا تھا تم نے سمان پوربک اُس کو اپنے یہاں رکھا اور میں نے
گورس آدک برجباسیوں کا کھا کر بہت اُپدرو کیا تھا سو سب تم نے دیا کی راہ سے چھما کر دیا اور راجہ کنس میرے
دشمن سے تم لوگوں نے نہیں ڈر کر میرا پالن کیا اور جسودا جی نے مجھکو بیٹا جان کر پالا ہم تم کو اور جسودا جی کو اپنے
ماتا اور پتا سے زیادہ جان کر تم سے اُرن نہیں ہو سکتے لیکن اب ایک بات کہتا ہوں تم کچھ دکھ نہ ماننا اب
میں متھرا میں تھوڑے دن جدبنشی آدک ذات بھائیوں کے ساتھ رہ کر اپنے ماتا اور پتا کو سکھ دوں گا اور
آج تک اُنھوں نے ہمارے واسطے بڑا دکھ پایا ہے جو وہ مجھ کو تمھارے پاس نہ پہونچاتے کیوں اتنا دکھ اُٹھاتے

تم گھر پر جا کر جسودا ماتا اور برنداابن باسیوں کو جو میرے واسطے سوچ کرتے ہوں گے دھیرج دو اور جسودا میا سے کہدینا کہ جس طرح میرے واسطے ہمیشہ ماکھن رکھ چھوڑا کرتی تھیں اُسی طرح اب بھی رکھ چھوڑا کرے دیکھنے میں میں تم سے علیحدہ ہوتا ہوں لیکن انتہ کرن سے ہمیشہ تمھارے پاس بنا رہوں گا میرے اوپر دیا کر کے مجھے کبھی مت بھولنا۔

چوپائی

میّا سے یا لاگن کیتو	ہم سے پریم کرے تم رہیو
ہو گی دُکھت جسودا ایّا	موہن برج تیہ اُر سب گیّا
یاتے بیگ کون برج کیجے	جائے سین کو دھیرج دیجے
میری سُرت نہ اُنتے ٹارو	میں تم سے کبھوں نہیں نیارو

دوہا

سُن بچن سُن شیام کے بھئے بکل اَت نند	اُمنگ نیر نینن چلے پڑ گئے دکھ کے پھند

یہ بات شیام سندر کے مُنھ سے نکلتے ہی نند رائے اتنا بلاپ کر کے روئے کہ اُن کو ہچکی لگ گئی اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور گوال بال سب اُداس ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہماری سمجھ میں موہن پیارے ہم لوگوں سے کپٹ کر کے یہاں رہ جایا چاہتے ہیں نہیں تو ایسا کٹھور بچن نہ کہتے ایسا بچار کر شری داما گوال نے کہا کہ اے موہن پیارے اب متھراپوری میں تمھارا کیا کام ہے جو ایسے نردئی ہو کر اپنے بوڑھے باپ روتے ہوئے کو بدا کر کے آپ یہاں رہنا چاہتے ہو راجا کنس کو تم نے مارا تو اچھا کیا اب برنداابن میں چل کر وہاں کا راج کرو متھرا کی راجدھانی دیکھ کر لوبھ کرنا نہ چاہیے ہاتھی اور گھوڑا اور مال اور راج دیکھ کر گیانی لوگ لوبھ نہیں کرتے ہیں تم کو برنداابن کا ایسا سکھ جہاں ہمیشہ بسنت رت بنی رہتی ہے کہیں نہیں ملے گا اے بھائی تم برنداابن چھوڑ کر دوسری جگہ کبھی مت رہو جو نردئی ہو کر یہاں رہ جاؤ گے تو شری رادھا آدک سولہ ہزار گوپیاں جو دن رات تمھارا چندر مکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی تھیں اور پانچ ہزار گوال بال جو تمھارے ساتھ گئو چراتے وقت مُرلی کی دھن سُن کر اپنا جنم سپھل جانتے تھے وہ سب تمھارے بنا کیسے جیویں گے اے نند دلارے جو تم میرا کہنا نہ مان کر ہم لوگوں کی پریت چھوڑ دو گے تو یہاں رہنے میں تم کو کیا جش ملے گا جن اُگر سین کو تم نے راج دیا ہے رات دن اُن کی سیوا کائی کرنا پڑے گی یہ اپمان تم سے کس طرح سہا جائے گا اس لیے برنداابن کو چلو۔

چوپائی

برج بن ندی یہاں نہ بچارو	گائن کو من تے نہ بسارو
نہیں چھوڑیں تم کو برج ناتھ	چلہیں سبے تمھارے ساتھ

اسی طرح گوال بالوں نے بہت سی باتیں شری کرشن جی سے کہیں لیکن اُنھوں نے نہیں مانا تب کچھ گوال بال شیام اور بلرام کے ساتھ متھراپوری میں رہنے گے۔ واسطے تیار ہو کر نند رائے سے بولے کہ آپ نسچنت ہو کر

گھر کو چلیے ہم لوگ پیچھے سے ان کو بھی ساتھ لے کر برندابن میں پہونچتے ہیں یہ بات سنتے ہی نند جی برہ ساگر میں ڈوب کر تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو کر موہن پیارے کا مُنہ دیکھنے لگے اور مارے سوچ کے ایسا گھبرائے جس طرح سانپ کے کاٹنے سے آدمی بیاکل ہو جاتا ہے۔

دوہا

برہ تیہا کشٹت مہا جانت ہے سب کوئے | جاسوں بچھرت پران پت تا کی کت کہہ ہوئے

یہ حال اُن کا دیکھ کر بلرام جی نے نند جی سے کہا کہ اے بابا تم اتنا سوچ کیوں کرتے ہو تھوڑے دنوں میں ہم لوگ یہاں کا کام کر کے تم سے پھر ملیں گے۔

چوپائی

ہر پر گئے بھو بھار اُتارن | کہیو گرگ تم سے سب کارن
مات پتا ہمرے نہیں کوؤ | تمھرے پُتر کہاویں دوؤ

اے بابا برندابن کا ایسا سکھ دوسری جگہ ملنا کٹھن ہے اِس لیے تمھارا گھر چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا میری ماتا وہاں بیاکل ہوتی ہوگی اس واسطے میں تم کو یہاں سے بدا کرتا ہوں جس میں تمھارے جانے سے اُس کو دھیرج ہو یہ بات سنتے ہی نند جی بہت بیاکل ہو کر شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور رو کر بولے کہ اے بیٹا ایک بار تم دونوں بھائی میرے ساتھ چل کر اپنی ماتا آدک سب کسی کو دھیرج دے کر چلے آؤ میں تمھارا چرن چھوڑ کر برندابن نہیں جا سکتا تمھاری ماتا تمھارے واسطے ماکھن روٹی بنا کر بیٹھی ہوئی تمھاری راہ دیکھتی ہوگی اُس سے میں جا کر کیا کہوں گا تم جلدی گھر کو چلو۔

چوپائی

کیوں جیویں بن درشن پائے | بھئے نٹھر کیوں متھرا آئے

اے بیٹا میں نے بارہ برس تک تم کو پال کر سیانا کیا لیکن تمھارے پرتاپ اور مہما کو نہیں جانا اب تم بسدیو جی کے بیٹے بن کر گرگ جی کا بچن سچ کرتے ہو جب جب ہم پر دُکھ پڑتا تب تب تم ہماری اچھا کرتے تھے اب وہ دیا کیا ہوئی جو تم کو اپنے بجوگ میں مارنا ہی تھا تو اُسی دن گوبردھن پہاڑ ہم پر کیوں نہ گرا دیا جس کے نیچے دب کر سب مر جاتے تو آج یہ دشا ہم کو کیوں دیکھنی پڑتی۔

دوہا

دیکھ پریت اتی نند کی بسدیو نندن سہات | سکچ رہے سب پریم بس کہہ نہ سکت کچھ بات

جب اس طرح نند آدک سب رونے اور بلاپ کرنے لگے اور موہن پیارے نے اُن کی یہ دشا دیکھ کر بچار کیا کہ یہ لوگ ہمارے بجوگ میں جیتے نہیں بچیں گے تب اپنی مایا جس نے سب سنسار کو بھلا رکھا ہے اُن پر پھیلا دی اور ہنس کر کہا کہ اے بابا تم کس واسطے اُداس ہوتے ہو میں تم سے کہیں دور نہ جا کر تین کوس پر یہاں [illegible]

میری ماتا اور برندابن کی سب استری اور پُرش میرے واسطے سوچ کرتے ہوں گے اس لیے اُن کو دھیرج دینے کے واسطے تم کو بدا کرتا ہوں جبکہ پرمیشور کی مایا بیا پنے سے نندجی کو کچھ دھیرج ہوا تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے جگن ناتھ تم متھرا میں رہنا ہی چاہتے ہو تو میرا کیا بس ہے میں تمھارا ہی آگیا سے برندابن کو جاتا ہوں لیکن برجباسیوں کو مت بھول جانا

دوہا

میٹ دیہ سنتاپ سب کیو سکرت کی کھان	پھر ساکھی چودہ بھون سُر من بید پُران

یہ بات سنتے ہی بسدیوجی بہت سا روپیہ اور رتن آدک نندراے جی کو دے کر بنے پوربک بولے کہ اے نندجی جو اپکار تم نے میرے ساتھ کیا ہے اِس سے میں اُرن کبھی نہیں ہوسکتا ان دونوں لڑکوں کو اپنا جان کر یہاں وہاں رہنے میں کچھ بھید مت سمجھنا اے راجہ پریکھپت نندجی نے یہ بات سن کر شیام سندر کو ڈنڈوت کی اور پانچ سات گوالوں کو وہاں چھوڑ دیا اور سب کو ساتھ لے کر روتے پیٹتے برندابن کو چلے لیکن سب لوگ متھرا کی طرف پیچھے پھر پھر کر دیکھتے جاتے تھے۔

چوپائی

چلے سکل مگ سوچت بھاری کاہو سُدھ کاہو کی ناہیں	ہارے سر لیس منو جواری لٹ پٹ چرن پڑت مگ ماہیں

جب شری کرشن جی نند آدک کو بدا کرکے راجہ اُگرسین اور بسدیوجی سمیت راج مندر پر پہونچے تب جدبنشی لوگ برجباسیوں کی پریت دیکھ کر آپس میں اُن کی بڑائی کرنے لگے اور راستے میں نندجی موہن پیارے کی مہما یاد کرکے برجباسیوں سے کہتے جاتے تھے کہ دیکھو ہم نے بڑا اپرادھ کیا جو پربرہم پرمیشور سے اپنی گئوئیں چروائیں اور تھوڑا سا دہی اور ماکھن گرانے اور کھلانے کے واسطے جسوداجی نے اُن کو اوکھل سے باندھ دیا تھا تیسر بھی اُنھوں نے اپنی بڑائی نہیں چھوڑی گوبردھن پہاڑ کو اُٹھا کر برجباسیوں کی رچھا کی اور میرے لینے کے واسطے برن لوک میں دوڑے گئے اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے اُن کو نہیں پہچانا جب نندجی ایسی ایسی باتیں اپنے ساتھیوں سے کہتے اور پچھتاتے ہوئے برندابن کے نزدیک پہونچے تب وہیں موہن پیارے کے برہ میں بیہوش ہو کر گر پڑے جب جسوداجی نے جو آٹھوں پہر متھرا کی راہ دیکھا کرتی تھی دیکھا کہ گوپ اور گوال برندابن کی طرف سے چلے آتے ہیں تب جسوداجی بڑی خوشی سے اس طرح دوڑ کر شیام اور بلرام کو دیکھنے چلیں جس طرح بچھڑے کو دیکھ کر گئو دوڑتی ہے۔

دوہا

دھائی ات ہر کھت بھئی سنت روہنی مائے	درس آس دھائیں سبے بُرج تیات ہلسائے

جب اُنھوں نے نندجی کے پاس پہونچ کر شیام اور بلرام کو نہیں دیکھا تب جسوداجی نے گھبرا کر نندجی سے پوچھا کہ اے کنت تم میرے رام اور کرشن کو کھو کر اُن کے بدلے یہ گہنا اور کپڑا لے آئے ہو جس طرح اندھا آدمی پارس پتھر

ترپاپا کر اُس کو نہیں جانتا اور جب اُس کو پھینک کر پیچھے سے اُس کا گُن سُنتا ہے تب سوائے رونے اور پچھتانے کے اُس کو کچھ اور ہاتھ نہیں آتا اسی طرح تم میرے انمول لعل کو اپنے ہاتھ سے کھو کر یہ سب کانچ اُٹھا لائے ہو اُن کے بنا میں یہ سب رتن آدک مال لے کر کیا کروں گی اے مورکھ مت مند جن کے ساعت بھر الگ رہنے سے میری چھاتی پھٹتی تھی اب اُن کے بنا میرا دن کیسے کٹے گا میرے منع کرنے پر بھی تم ان کو زبردستی لوا لے گئے اب اُن بنا ہم لوگ کیسے جیویں گی یہ بات جسودا جی کی سنتے ہی نند جی آنکھ نیچے کیے ہوئے رو کر بولے کہ اے پریا سچ ہے یہ سب گہنا اور کپڑا آدک شری کرشن جی نے مجھ کو دیا تھا لیکن مجھ کو یہ سُدھ بُدھ نہیں رہی کہ کس نے لیا موہن پیارے کی باتیں تم سے کیا کہوں اُن کی کٹھور تائی سُن کر تم کو بڑا دُکھ ہوگا جب وہ کنس کو مار کر میرے پاس آئے تب اپنے کو بسدیو کا بیٹا بتلا کر بپریت ہرن باتیں کرنے لگے اُن کی بات سُن کر جب میں اچنبھا مان کر رونے لگا تب مجھ کو بہت دھیرج دے کر بدا کر دیا اے پریا میں نے تو تبھی گرگ مُن کے کہنے سے اُن کو پرمیشور جانا لیکن مایا کے بس ہو کر اُن کو اپنا بیٹا سمجھتا رہا اب پُتر بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کے برابر اُن کا بھجن کرنا چاہیے جب جسودا جی نے یہ سب حال نند جی سے سنا تب وہ اور زیادہ مایا موہ میں پڑ کر رونے لگیں اور شیام سندر کو اپنا بیٹا جان کر نند رائے سے بولیں کہ اے کنت تم کو دھکار ہے جو اُن کے مُنہ سے آدھی بات سُن کر چلے آئے اور شیام اور بلرام کو متھرا میں چھوڑ کر یہاں آ کر منھ دکھایا تم رام اور کرشن کے بنا جی کر یہاں کون سُکھ پاؤ گے ۔

چوپائی

مارگ سوجھ پریو کہہ بھانتی
بدا ہوت پھاٹی نہیں چھاتی

دوہا

کیسے پران رہے ہئے بچھرت آنند کند
سُنی نہیں دشرتھ کتھا کہوں شرن مت مند

سورٹھا

میں متھرا میں جائے رہ ہوں ہر کی بھائے بٹے
لیجیے ٹھونک بجائے اب اپنو یوج نند یہ

اے مورکھ تم میرے دونوں پران پیاروں کو کہاں چھوڑ آئے میں ابھاگی اپنے لال کے ساتھ نہ جا کر تم لوگوں کے کہنے سے گھر بیٹھی میں بھی ساتھ جاتی تو کس واسطے اُن کو چھوڑ آتی ۔

چوپائی

جیون پران سکل برج پیارو
چھین لیو بسدیو ہمارو
پھلک سُت بیر بھیو ہماری
لے گیو جیون مول ہماری
پوچھت بلکہ جسُو مت میّا
کہو نند کہہ کہیہ کنھیّا
تم کو بدا برج جب کیتھو
پھر کچھ مو تھ سندیسا دیتھو
تم کچھ ہر سے نہ بھا کھی
کہا شیام من میں یہ راکھی

یہ سن کر نند جی بولے۔

دوہا

میں اپنی سی بہت کیو دسے پربہو تربھون ناتھ — جو چاہیں سوئی کریں کچھ بس میرے ہاتھ

سورٹھہ

کہہ کے تونہہ پرنام ہر شیام ایسو کہیو — کر گے کچھ شری کام ایہن تم سے آسے برج

اور بلرام نے یہ کہا کہ میری ماتا دُکھی نہ ہونے پاوے تم جا کر اُس کو دھیرج دینا کچھ دنوں میں ہم بھی آکر اُس سے ملیں گے جسودا جی یہ سندیسا اپنے لال کا سن کر سوچ میں ڈوب گئیں اور نند جسودا آدک سب برجباسی موہن پیارے کا بال چرتر یاد کرکے روتے پیٹتے ہوئے اپنے اپنے گھر آئے لیکن شیام اور بلرام بنا اُن کو برندابن اُجاڑ معلوم ہوتا تھا اور نند اور جسودا کبھی گوپی ناتھ کو اپنا بیٹا جان کر اُن کی یاد کرکے روتے تھے اور کبھی ایشور بھاؤ سمجھ کر اُن کے چرنوں کا دھیان کرتے تھے اور شری کرشن جی کے برہ میں سب پشو اور پنچھی اور گوال بال اور گئو آدک بیاکل رہ کر کنجوں کے پھل اور پھول بھی کمہلا گئے جب شیام سندر نے اُن گوال بالوں کو جو متھرا میں رہ گئے تھے کچھ دنوں کے بعد گہنا اور کپڑا آدک دے کر بدا کیا اور اُن لوگوں نے برنداین میں آکر سب چرتر نند لال جی کا جو اُنھوں نے کبجا آدک کے ساتھ کیا تھا برجباسیوں سے کہا تب گوپیوں نے کبڑی کا حال سنتے ہی سوتیا ڈاہ سے بڑا سوچ کیا اور یقین کرکے جانا کہ اب نند لال جی برنداین میں نہیں آویں گے یہ بات سنتے ہی برجبالا آپس میں اکٹھا ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگیں کہ دیکھو شیام سندر نے ترلوکی ناتھ ہو کر اونچ نیچ ذات کا کچھ بچار نہیں کیا کبجا کو سندر روپ دیکھ کر اپنی رانی بنا لیا دوسری بولی کہ کبجا نے موہن پیارے کو ایسا بس میں کر لیا ہے کہ بنا اُس کے کوئی کام نہیں کرتے ہیں اب وہ اُن کو یہاں کیوں آنے دے گی اگر وہ نے آکر ہمارے چت چور سے کبڑی کا سندیسہ کہا ہوگا اسی سے جا کر وہ متھرا بسے ہیں دوسری گوپی نے ایک گوپی سے پوچھا کہ تو نے کبجا کو دیکھا ہے یا نہیں وہ بولی کہ میں دہی بیچنے کے واسطے متھرا میں گئی تھی تب اُس کو دیکھا تھا وہ مالن کی بیٹی ایسی کبڑی اور بدصورت تھی کہ اُس کو دیکھ کر سب استری اور پرش ہنسا کرتے تھے شیام سندر نے لاج اور دھرم چھوڑ کر اسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات سن کر ہم لوگوں کو شرم آتی ہے دوسری بولی کہ اے سکھی تم نے یہ بات نہیں سنی کہ اب وہ اُن کی استری بنی ہے۔

چوپائی

کبجا سدا شیام کو پیاری — وہ کہہ تا وہ اُن کی ناری
روپ رتن کو برہیں راکھیو — جیوں موتی سیپی میں بھاکھیو
برج بنتا چھوڑیں اب یاتیں — بوجھی سکل شیام کی باتیں

دوسری نے کہا کہ اے سکھی وہ دن نند لال جی کو بھول گئے جب راجہ کنس کے ڈر سے بھاگ کر برج میں آئے تھے اور گوال بھیش بنا کر یہاں چھپتے تھے اور گھر گھر ماکھن چرا کر کھایا کرتے تھے۔

دوہا

دیومناوت دن گئے بڑے ہون کی آس
بڑے بھئے تب یہ کیو پسے کو ری پاس

سورٹھا

جسمرت لاڑ کرائے پارے تے سیوا کری
تا ہو کو بسرائے بھئے دیو کی پُتر اب

دوسری نے کہا کہ جیسے کوئل کا انڈا کوا سیوے اور بچہ پیدا ہو کر اپنے ذات بھائیوں میں مل جاتا ہے ویسے موہن پیارے نند اور جسودا اور ہم لوگوں کی یہ دشا کر کے بسدیو اور دیوکی کے پاس چلے گئے دوسری سکھی بولی کہ اب وہ راجا اُگرسین کے پاس سنگھاسن پر بیٹھتے ہیں اس سے اُن کو برجباسی اور مُرلی کا نام لینے اور مور پنکھ دیکھنے سے شرم آتی ہے۔

دوہا

بھیو نیو اب راج وہ نیو مات پت گیہہ
نئی نار کُبجا ملی نئے سکھا نیو نیہہ

سورٹھا

بھوے برج کی بات کنج کیل رس راس کو
گئے آپنی گھات دن دن سکھ دونوں بھیو

دوسری نے کہا کہ اب تم لوگ اُن کی چرچا کیوں کرتی ہو اپنے من سے بچار کر دیکھو تو وہ ہمارے ذات بھائی نہیں ہیں آگے یہاں اُن کا نام گوپی ناتھ اور نندلال اور کنھیا اور شری کرشن تھا اب وہاں باسدیو اور دیوکی نندن پرگٹ ہوا تھوڑے دن کے واسطے اُنھوں نے برجباسیوں سے پریت کر کے پانی برسنے اور آگ لگنے سے سب کی رچھا کر دی تھی۔ اے راجہ پریچھیت جس طرح مچھلی بنا پانی کے تڑپتی رہے اسی طرح سب برجبالا دن رات بیاکل رہ کر موہن پیارے کی چرچا آپس میں رکھ کہتی تھیں۔

دوہا

دیکھو نہیں سُہات کچھ گھر بن بن نند نند
برہ تبھا جارت ہیو بھیو پیت ات چند
کہاں لگ کہئے اے سکھی من موہن کے کھیل
اُن بن یوں گوکل بھیو جیون دیپک بن تیل

سورٹھا

رہت نین جل چھائے سُمر سُمر گُن شیام کے
کیسے کسے سُنائے بھئے براسے کا نہ اب

دوسری گوپی بولی کہ کوئی آدمی متھرا میں جا کر موہن پیارے سے کہدے کہ سب برجبالا تمھارے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تم جلدی پہونچ کر اتھاہ جل سے باہر نکالو اور تم برندابن میں آ کر پھر بسو تم سے کنوجرا نے کے واسطے کوئی نہیں کہے گا اور تم کو ماکھن اور دہی چرانے سے بھی منع نہیں کریں گی۔

دوہا

مانگت دان نہ رچیں اب نہیں کرہاں مان
آسے دُرشن آپن دیجیے تم بن ملست پران

سورٹھا

ایسے گہہ گہہ پاے لاوے پھیر مناے ہر ۔ سیس بہر برج آے تب نندنندن سانورو

دوسری نے کہا کہ اب موہن پیارے کو کیا کام ہے جو راجسی سکھ اور بلاس چھوڑ کر یہاں گوال کہلاویں اور ہاتھی گھوڑا اسکھپال کی سواری چھوڑ کر یہاں گئو چراویں دوسری نے کہا کہ اے پیاری وہ موہنی مورت مجھ کو ایک ساعت نہیں بھولتی۔

دوہا

سپنے ہوں میں دیکھیے نیند ریت جو نین ۔ کیتھو بہت اُپاے من آنکھ کھلت نہیں چین

دوسری سکھی بولی کہ اے سکھی شیام سندر بنا مجھ کو اپنا گھر اور گاؤں اُجاڑ معلوم ہو کر برندابن کے کنج دیکھنے سے رونا آتا ہے اور یہاں کے پھل جو امرت کا سواد دیتے تھے اب وہ زہر کے برابر معلوم ہوتے ہیں اور جن پنچھیوں کی بولی سن کر من پرسن ہوتا تھا اُن کا بولنا اب من میں گانسی کی طرح چبھتا ہے۔

چوپائی

جب سے بچھڑے کنور کنھائی ۔ تب سے بھئے سے دُکھ دائی

اے راجہ اسی طرح سب برجبالا آٹھوں پہر بوریوں کی طرح بیاکل رہکر جو مسافر اُس راہ سے متھرا کو جانا اس کے پاؤں پڑ کر کہتی تھیں کہ اے بٹوہی شیام سندر ہم لوگوں کا من چرا کر متھرا میں جا کر راجہ ہوئے ہیں اُن سے یہ سندیسا ہمارا کہہ دینا کہ جن برجبالاؤں کا پران تم نے اندر کے پانی برسانے سے گووردھن پہاڑ اُٹھا کر بچایا تھا وہ سب تمھارے برہ میں آٹھوں پہر اپنی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح برساتی ہیں اور جیسی اُس وقت آندھی بہتی تھی ویسی اُن کی سانس الٹی چلتی ہے اب وہ سب اُسی برہ ساگر میں ڈوب کر مرا چاہتی ہیں کیول تمھارے ملنے کی آسا پر اب تک جیتی ہیں تم اُن کو دین اور اپنی داسی جان کر جلد ہی چلے آؤ اور گوپی بولی کہ اے پران ناتھ ہم دکھیاریوں کو ڈوبنے سے بچا کر ہمارے کلیجے کی آگ اپنی امرت روپی چتون سے بجھاؤ اور جب برہ ساگر میں ہم لوگ ڈوب کر مر جائیں گی تو پیچھے سے آکر کیا کرو گے۔

دوہا

ایک بار پھر آے کے درشن دیجے شیام ۔ تم بن برج ایسو لگت جیون دیپک بن دھام

دوسری سکھی نے کہا کہ اے بٹوہی تم کو نارائن جی کی سوگند ہے جو ایسا نہ کہو اور یہ بھی موہن پیارے سے کہہ دینا کہ رادھا پیاری تمھارے بجوگ میں ایسی دُبلی اور نربل ہو گئی ہے کہ اُٹھنے بیٹھنے کی سامرتھ نہ رکھ کر پہچانی نہیں جاتی ہے وہ چار دن میں مر جائے تو عجب نہیں بھلا پچھلی پریت سمجھ کر اُس کا پران تو بچاؤ۔

دوہا

سدھ بدھ سب تن کی گئی رہیو برہ دُکھ چھائے ۔ مرن نکٹ پہونچی ابھی بیگ لیو سدھ آئے

سورٹھہ

ایسے بچ بچ ہیت کہت سندیسا شیام کو | پتھک چلن نہیں دیت ہوت سانجھ تاکو تہاں

جبکہ پپیہا برندابن میں بولتا تھا تب اُس کی بولی سن کر وہ سب برہنی کہتی تھیں کہ اے پپیہا ہم لوگ اسی طرح اپنے دُکھ میں بیاکل ہیں تس پر تو ایسی بولی بول کر ہمارے کلیجے کی دبی دبائی آگ کیوں سلگاتا ہے۔

چوپائی

کرت کہا اتنی کٹھنائی | سبر بن بولت برج میں آئی
اُپجاوت برہن اُرارت | کاہے اگلو جنم بگارت
ایک کہت چاتک سے ٹیری | اسے پنچھی میں چیری تیری
پوڑھے ہُو منہ جہاں سکھدائی | او پنچھے ٹیر سُناوہ جائی

دوہا

مانیں سگے تیرو کہیو تیرسے ہت گھنشام | لیہہ تجھیں چاتک ٹروے آدہ سکھدھام

جس طرح پپیہا سواتی کے بوند کے واسطے بیاکل رہتا ہے اُسی طرح سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کے واسطے بیاکل رہتی تھیں۔

دوہا

کوؤ ایسے کہ اُٹھت برج میں بولت مور | رہیو جات نہیں ٹیر سُن بن شری نند کشور

سورٹھہ

کو جبت کرت بحال مور سکھی بیری بیھے | لیسے بدیش گوپال یہ بین سے نہ پڑے مرے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ اسی طرح سب برندابن باسی شیام سندر کے دھیان اور چرچا میں اپنا دن کاٹتے تھے

چوپائی

دھن جنم جو ہر کے داسا | سب بدھ دھن جنھیں ہر آسا

دوہا

نند جسومت گوپ کانس باسر یہ دھیان | برجباسی ریچھ درس کو آسا لگ رہے پران

سورٹھہ

بسرے سب بیوہار اور نہ دوجی گت کچھو | اندھ لکٹ آدھار ایک سُرت نند نند کی

اے راجہ مجھ کو اتنی سامرتھ نہیں ہے جو برجباسیوں کے برہ کا سب حال برنن کر سکوں اس لیے ایک تھوڑی بات کہتا ہوں سُنو کہ جب شیام اور بلرام نند آدک کو بدا کرکے اپنے گھر پر آئے تب بسدیو اور دیوکی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر ایسا سکھ پایا کہ جیسے کوئی تپ کرنے والا اپنا منورتھ پاکر خوش ہوتا ہے اور متھراپری میں اُسی دن سے

منگلا چار ہونے لگے اور بسدیوجی نے دیوکی جی سے کہا کہ شیام اور بلرام اہیروں کی سنگت میں رہنے سے اپنی ذات اور کُل کا بیوہار نہیں جانتے اُن کا جنیئو آدک کرنا چاہیئے دیوکی جی بولیں کہ بہت اچھا جب بسدیوجی نے گرگ پروہت اور اپنے ذات بھائیوں کو بلاکر سب حال کہا تب گرگ جی بولے کہ اُن کو گایتری منتر دے کر چھتری بنانا چاہیئے

دوہا

پاتے اُن کو پریت کر دینہ جگیہ اُپویت — جاتے سکھیں سکل بدھ جو جدکل کی ریت

یہ بات سنتے ہی بسدیوجی نے اپنے اشٹ متر اور جدبنشیوں کو نیوتہ بھیج کر اپنے یہاں بلایا اور سب تیرتھوں کا جل منگا کر شیام اور بلرام کو اسنان کرایا اور شاستر کے موافق دونوں بھائیوں کو جنیئو پہنا کر پروہت نے گایتری منتر اُپدیس کیا تب بسدیوجی نے بہت گئو بچھہ پوربک اور سونا اور رتن آدک برہمنوں کو دان دیا اور اپنے ذات بھائی اور برہمنوں کو چھتیس طرح کے کھانے کھلا کر آدر ست بدا کیا اور جو منگلا مکھی اور کنگال لوگ وہاں آئے تھے سب کو منہ مانگا دیہہ دے کر دولت مند بنا دیا اس وقت دیوتوں نے آکاش سے رام اور کرشن پر پھول برسائے اور استریوں نے منگلاچار گیت گائے اور شری کرشن جی کی اِچھا اور دیا سے متھرا میں لچھمی کا باس ہو کر سب چھوٹے اور بڑے دولت مند ہو گئے۔

سورٹھہ

انت ندیاوت بیش بید سانس جا کو سکل — تاہ دیو اُپدیش گایتری کو گرگ مُن

اے راجہ پریچھت بسدیوجی نے شیام اور بلرام کا جنیئو کر کے دونوں بھائیوں کو رتھ پر بٹھال کر ساندیپن نام پنڈت سمپورن بدیا ندھان کے پاس جو کاشی پُری اپنے دیش سے اُجین نگری میں جا بسے تھے بدیا پڑھنے کے واسطے بھیج دیا راہ میں شری کرشن جی نے سُداما نام برہمن کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو اُس نے کہا کہ بدیا پڑھنے جاتا ہوں تب شیام سندر نے اس کو بھی رتھ پر بٹھال لیا اور اُجین میں ساندیپن پنڈت کے پاس جا پہونچا اور ہاتھ جوڑ کر اُن سے بنے کیا۔

چوپائی

ہم پر کرپا کرو بدھ رایا — بدیادان دیو کر دایا

جب دونوں بھائیوں نے اس طرح ادھین ہو کر گرو سے کہا تب پنڈت جی نے بڑی کرپا اور دیا سے شیام اور بلرام کو اپنے گھر میں رکھ کر بدیا پڑھانے لگے ایک دن پنڈتائن نے شیام سندر اور سداما کو چنا کلیوا کے واسطے دے کر لکڑی توڑ لانے کے واسطے بن میں بھیجا شری کرشن جی کے حصہ کا بھی کلیوا سداما اپنے پاس باندھے تھا جب وہ دونوں بن سے لکڑی بوجھ لے کر آنے لگے تب راہ میں آندھی چل کر ایسا پانی برسا کہ گھر تک نہیں پہونچ سکے رات کو بن ہی میں رہ گئے جب سداما کو بہت بھوک معلوم ہوئی تب اُس نے شری کرشن جی کا کلیوا بھی انھیں

نہ دے کر سب آپ ہی کھا لیا اور چنے کھاتے وقت کڑکڑ کی آواز سن کر شری کرشن جی نے سداما سے پوچھا کہ اے بھائی تم کیا کھاتے ہو ہم کو بھی دیو تو ہم بھی اپنی بھوکھ مٹا دیں سداما نے لالچ کی راہ پر سے پربرہم پریشور سے جھوٹھ کہا کہ میں کچھ نہیں کھاتا سردی کے مارے دانت بولتے ہیں اسی جھوٹھ بولنے کے پاپ سے سداما بہت دردری ہوا تھا اور شیام اور بلرام نے اپنی سیوا سے گروُ کو ایسا خوش کیا کہ چونسٹھ دن میں چاروں بید اور چھ شاستر اور اٹھارہ پُران اور راج نیت اور منتر اور جنتر اور تنتر اور جوتش اور بیدک اور کوک بان بدّیا دک سب گنُ دونوں بھائیوں کو یاد ہو گئے تب ساندیپن گرو نے اپنے من میں کہا کہ آدمی برس دن میں بھی ایک بدّیا کو نہیں پڑھ سکتا ان دونوں لڑکوں نے جو کہ کوئی اوتار معلوم ہوتے ہیں دو مہینے چار دن میں چودھوں بدیا اور چونسٹھ کلا پڑھ لیا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دیکھو جن پربرہم پریشور کی سانس سے چاروں بید پیدا ہوئے اُنھوں نے تینوں لوک کے مالک ہو کر سب بدّیا گرو سے پڑھی تھی اُن کی لیلا اور مہما کو کوئی نہیں جان سکتا جب بدّیا پڑھ کر شری کرشن جی نے گرو سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ کی دیا سے میں بدّیا پڑھ کر اپنے مطلب کو پہونچا جو میں بہت جنم تک اوتارے کر آپ کی سیوا کروں تو بھی بدّیا پڑھانے کے بدلے سے اُرن نہیں ہو سکتا میری سامرتھ کے موافق جو کچھ آپ کی اگیا دیجئے وہ گرُدچھنا میں آپ کے بھینٹ کروں اور آپ کا آشیرباد لے کر اپنے گھر جاؤں جس میں بدّیا پڑھنے کا پھل مجھ کو ملے یہ بات سن کر ساندیپن گروُ نے کہا کہ مجھ کو تو کچھ اچھا نہیں ہے پر تمھاری گرائین سے پوچھوں اس کو جس چیز کی چاہنا ہو وہ تم سے مانگوں یہ کہہ کر ساندیپن اپنی استری کے پاس جا کر بولے کہ یہ رام اور کرشن دونوں لڑکے جنھوں نے چونسٹھ دن میں سب بدّیا مجھ سے پڑھ لی ہے پریشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں اُن سے جو گردچھنا مانگی جائے وہ اُن کو دینا سہج ہے کیا چیز مانگنا چاہیئے تب پنڈتائن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے سوامی یہ بالک جو نارائن کا اوتار ہیں تو میرا بیٹا جو سمدر میں ڈوب کر مر گیا ہے اُس کو لا دیں جس کے سوچ سے میں ہمیشہ دُکھی رہتی ہوں یہی گرُدچھنا ان سے مانگو۔

	دوہا	
سمپت تو تب ہی بھلی جو سُت ہو گھر مانہہ		سمپت لے کیا کیجیے جو گھر میں ست نانہہ

جب کہ ساندیپن گرُو کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب استری اور پُرش دونوں نے شیام اور بلرام کے پاس جا کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ ہمارے ایک بیٹے کے سوا دوسرا بیٹا نہیں تھا سو ایک پرب میں اس کو ہم اپنے ساتھ لے کر سمدر کے کنارے اسنان کرنے گئے تھے جب کہ ہم لوگ پانی میں بیٹھ کر نہانے لگے تھے تب وہ لڑکا سمدر میں ڈوب گیا تب سے ایک ساعت اس کا سوچ نہیں بھولتا جو تم ہماری اچھا کے موافق گرُدچھنا دیا چاہتے ہو تو وہی بیٹا ہمارا لا دو یہ بات سن کر شری کرشن جی اُس لڑکے کو لا دینا قبول کر کے اُسی وقت دونوں بھائی رتھ پر چڑھے اور ساندیپن گرو اور گرائین کو ڈنڈوت کر کے جب ایک

ساعت میں کر دہ بھرے ہوئے سمدر کے کنارے پہونچے تب سمدر آدمی کا روپ دھر کر ڈرتا اور کانپتا ہوا پانی سے باہر نکلا اور بہت رتن اور مَن آدک شری کرشن جی کو بھینٹ دے کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے پربرہم پرمیشور چودھوں لوک کے پیدا کرنے والے آپ کو میری ڈنڈوت پہونچے گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کو پوتر کرتی ہیں اور آپ اپنی دیا اور کرپا سے ہمیشہ راجہ بل کے دروازے پر بنے رہ کر پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے سگن اوتار دھارن کرتے ہیں اور آپ شیش ناگ کی چھاتی پر ہمیشہ شین کرکے سب گن اور بدیا کے ندھان ہیں اور شیش ناگ اپنی دو ہزار زبان سے دن رات آپ کے گن گایا کرتے ہیں تس پر بھی آپ کے گنوں کی آد اور انت کو نہیں پاتے اور گرڑ جی آپ کے باہن ہیں اور گیانی اور رکھیشور لوگ اور بید بھی آپ کی مہما اور آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی اُستت کر سکوں میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اور آپ کے چرن دیکھنے سے میں کرتارتھ ہوا۔

دوہا

آگیا ہو سو کروں میں سن چیت دے وہ کاج		سب داس کو داس میں تم راجن کے راج

یہ اُستت سن کر شری کرشن جی نے خوش ہو کر سمدر سے کہا کہ ساندیپن ہمارے گرو اپنے کٹمب کے ساتھ یہاں نہانے آئے تھے تو اپنی لہر سے اُن کا بیٹا بہا لے گیا ہے سو تو اُس کو جلدی لا دے گرو جی کی آگیا سے میں اُس کو لینے آیا ہوں سمدر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاپربھو انترجامی وہ لڑکا میرے پاس نہیں ہے لیکن پنچ جنیہ نام دیت بڑا بلوان سنکھ روپ سے پانی میں رہ کر جیووں کو بہت دیتا ہے وہ اس لڑکے کو نہاتے وقت اُٹھا لے گیا ہو تو میں نہیں جانتا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی بلرام جی سمیت پانی میں کود پڑے جب کہ شنکھاسر کے مارنے پر بھی اُس لڑکے کا پتہ نہ پایا تب پچھتا کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی ہم نے برتھا اس دیت کو مارا اور اُس لڑکے کا پتہ نہ لگا یہ بات سُن کر بلرام جی بولے کہ اے دینا ناتھ اس بات کی چنتا چھوڑ کر اس دیت کا اُدھار کر دیجیے تب کرشن بھگوان نے اس کو مکت دے کر شنکھ روپی بدن اُس کا اپنے بجانے کے لیئے اُٹھا لیا اور اسی وقت جم پُری کے دروازے پر جا کر وہ شنکھ بجایا جیسے وہ آواز نرک باسیوں نے سنی ویسے وہ لوگ نرک سے نکل کر بیکنٹھ کو چلے گئے اور دھرم راج دوڑے ہوئے باہر آکر شری کرشن کے چرنوں پر گر پڑے اور بڑے آدر سے شیام اور بلرام کو اپنے گھر لے جا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور بدھ پوربک اُن کی پوجا کی اور خوشبودار پھولوں کا گجرا اور موتی اور رتن آدک کی مالا دونوں بھائیوں کو پہنائی اور پرکرما کرکے اُن پر چنور ہلانے لگے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح کرشن بھگوان کی اُستت کی کہ اے پربرہم پرمیشور آپ ہمیشہ ہنستے اور آنند مورت رہتے ہیں آپ کو کبھی کوئی فکر نہیں ہوتی اور لکھمی جی آٹھوں پہر آپ کی سیوا میں بنی رہتی ہیں اور آپ اپنے بھگتوں کی سب اِچھا پوری کرتے ہیں اور بیکنٹھ دھام آپ کا دیو لوک سے بھی اونچا ہے آپ نے مجھ ایسے بہت سے ادھرمیوں کو مکت دے دی ہے آپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکل کر اُس سے برہما جی پیدا ہوئے

اور آپ کی دیا سے برہما جی نے تینوں لوک کو پیدا کیا لیکن آپ کے بھید اور آوا اور انت کو وہ بھی نہیں جان سکتے اور آپنے سب جیوؤں کے پیدا اور پالن کرنے والے ہو کر اپنی اچھا سے اپنا بال روپ پرکٹ کیا ہے میری ڈنڈوت آپ کو پہونچے جہاں شیش اور گنیش اور مہیش آپ کی استت نہیں کر سکتے وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گنوں کو برنن کر سکوں جس طرح پچھلے جنم کے پُن اُدے ہونے سے آپنے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا اُسی طرح اپنے آنے کا کارن برنن کیجئے یہ سُن کر کرشن بھگوان بولے کہ اے دھرم راج ہمارے گرو کا بیٹا جو سمدر میں ڈوب کر مر گیا ہے اس کو پھیر دو جو تم یہ کہو کہ مرا ہوا جیو جم پُری سے پھر کر نہیں جاتا تو یہ مرجاد ابھی میری ہی باندھی ہے اِس لیے تم کو ہماری اگیا ماننا چاہیئے یہ بات سنتے ہی دھرم راج نےساندیپن کا بیٹا وہاں لاکر نبے کیا کہ اے دنیا ناتھ مجھ کو پہلے سے معلوم تھا کہ آپ گرو کا لڑکا لینے کے واسطے یہاں آویں گے اس لیے اس لڑکے کو میں نے آج تک بڑے جتن سے رکھ کر دوسرے بدن میں جنم نہیں دیا یہ بات سُن کر کرشن بھگوان پرسن ہو کر دھرم راج کو بھگت بردان دے کر بلرام جی اور اُس لڑکے سمیت وہاں سے انتردھیان ہو گئے اور گرو کے پاس آکر وہ لڑکا دے کر بولے کہ آپ نے بڑی دیا کر کے ہم کو بدیا پڑھائی اور ہم سے کچھ سیوا بن نہ پڑی اور جو کچھ اگیا دیجئے وہ میں کروں ساندیپن اپنا بیٹا دیکھتے ہی شری کرشن جی کو پریم پرمیشور کا اوتار سمجھ کر بہت استت کر کے بولے کہ اے ترلوکی ناتھ جس کسی کو تم سا چیلا ملا اس کو کون اِچھا باقی رہے گی۔ اب میں خوش ہو کر تم کو یہ آشیرباد دیتا ہوں کہ تمھاری بدیا ہمیشہ نئی بنی رہ کر سنسار میں جش تمھارا اچھا یار ہے جب کہ ساندیپن اور پنڈتائن نے شیام اور بلرام کو آنند سے بدا کیا تب دونوں بھائی اُن کو ڈنڈوت کر کے متھرا کو آئے اُن کے آنے کا حال پاتے ہی بسدیو جی اور راجہ اگرسین حد بنشیوں سمیت آگے سے جا کر گاتے بجاتے ہوئے سنمان پوربک اُن کو راج مندر پر لے گئے اور سب چھوٹے اور بڑوں نے خوشی منائی۔

گرگی اگیا پاسے کے ماکھن بربھ برج چند		آئے متھرا نگر میں سب کے آنند کند	

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دیکھو گرو کے واسطے شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ ہو کر جم پُری میں چلے گئے تھے گرو کی اتنی بڑی پدوی سمجھنا چاہیے اور سنسار میں تین طرح کے گرو ہوتے ہیں ایک جو منتر اُپدیش کرے دوسرا جو بدیا پڑھاوے تیسرا جو دھرم کی بات سکھاوے ان تینوں کو ایشور کے برابر جان کر ان کی سیوا کرنا چاہیئے۔

ادھیائے چھیالیسواں

بھیجنا شری کرشن جی کا اودھو جی کو گوپیوں کے سکھلانے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس طرح شیام سندر نے نند اور جسودا اور گوپیوں کو گیان سکھلانے کے

واسطے اودھوجی کو بھیجا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کہ جب کبھی مُرلی منوہر نند اور جسودا اور شیاما آدک گوپیوں کی باتیں اودھوجی سے کہتے تھے تب اودھوجی اپنے گیان کے غرور اور مترتا کی راہ سے اُن کی ہنسی کرتے تھے اس واسطے ایک دن دکھ بھنجن نند نندن نے راس لیلا آدک برج باسیوں کی چرچا چھیڑ کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی میں نے اپنے وعدہ کے موافق کوئی آدمی برندا بن کو نہیں بھیجا اس لیے وہ لوگ میرے واسطے چنتا کرتے ہوں گے کسی کو بھیج کر ان کو دھیرج دینا چاہیئے۔

چوپائی

کہاں نول برج گوپ کماری ۔ کہاں رادھا برکھبھان دُلاری

دوہا

کہاں جسودا نند سے سکھد تات اور مات ۔ کہاں وہ سکھ برج دھام کو نہیں بسرت دن رات

سورٹھ

کہاں سکھن کو سنگ کہاں کھیل برندا بپن ۔ کہاں وہ پریم ترنگ بنسی بٹ جمنا نکٹ

جب بلرام جی کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب شیام سندر نے من میں بچار کیا کہ اودھو کو اپنے گیان کا بڑا غرور رہتا ہے اس لیے گوپیوں کو گیان سکھلانے کے واسطے اس کو بھیج کر دیکھوں کہ گوپیوں کو میری پریت کے سامنے گیان اپدیش کرتا ہے یا نہیں اور اودھو کا ابھمان بھی وہاں جانے سے ٹوٹ جائے گا۔

دوہا

ایسے ہر بیٹھے کرت اپنے من اُنمان ۔ اودھو کے من سے کروں دور گیان ابھمان

سورٹھ

آئے گئے تہ کال اودھوجی ہر کے نکٹ ۔ ہنس ملے نند لال سکھا سکھا کہ انک بھر

اُسی وقت شیام سندر نے اودھوجی سے پریم پوربک کہا کہ اے متر جب میں نے شیاما آدک برج بالوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی اُس وقت مہادیوجی آدک دیوتوں کو کام دیو نے ایسا ستایا تھا کہ مہادیوجی گوپیشور اور چندرکلا نام استری بن کر میرے ساتھ راس منڈل کھیلنے آئے تھے اور اسی طرح بہت سے دیوتوں نے استری کا تن رکھکر وہاں سکھ اُٹھایا تھا نند اور جسودا اور رادھا آدک سب برج بالا میرے برہ میں بڑا دکھ پاتی ہیں اور میں کہہ آیا تھا کہ میں برندا بن میں پھر آؤں گا اسی آشا سے آج تک اُن کا پران بچا ہے نہیں تو اُن کا جینا مشکل تھا۔

دوہا

وہ سب میری برہ میں آت ہیں دہا ملیں ۔ کل نہ پرت چھن رین دن جیسے جل بن مین

اے متر میرا من بھی اُن کی سچی پریت دیکھ کر یہاں نہیں لگتا اور برج کا سکھ مجھ کو ایک ساعت بھی نہیں بھولتا اس لیے تم کو بڑا گیانی اور شانت سوبھاؤ اور اپنا پرم متر جان کر برندا بن میں بھیجا چاہتا ہوں تم وہاں جاکر نند اور

جسودا اور گوپیوں کو ایسا گیان سکھلاؤ جس میں وہ لوگ میرے بجوگ کا سوچ چھوڑ کر دھیرج دھریں اور روہنی ماتا کو وہاں سے اپنے ساتھ لے آؤ یہ سن کر اودھوجی نے موہن پیارے کو سمجھایا کہ اے دنیا ناتھ سنسا ری جھوٹی پریت سپنے کی طرح جھوٹھی سمجھ کر پرمیشور ابناشی نرنکار کا دھیان کرنا چاہیئے یہ گیان بھری ہوئی بات سن کر شیام سندر ہنس کر بولے کہ اے اودھو جو بات تم نے کہی وہ سچ ہے لیکن کروڑوں گوپیاں میرے برہ میں بڑا دکھ اٹھا رہی ہیں تم ان کو ایسا گیان اپدیش کرنا جس میں کنت بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کی طرح میرا بھجن کریں اور پہلے نند اور جسوداجی کو اس طرح سمجھانا کہ وہ پتر بھاؤ چھوڑ کر ایشور سمان میرا بھجن کریں۔

دوہا

اک پرہین اور سکھا تم تم سے گیانی کون ۔ سو کیجے جو برج بدھو سادھن سکھیں لون

سورٹھا

جیون سکھ پاویں نار گیاں جوگ اپدیش سے ۔ ڈاریں موہ بسار برہم گیان پرچو کریں

یہ بات سن کر اودھوجی نے کہا کہ بہت اچھا میں تمہاری اگیا سے سب گیان سمجھاؤں گا لیکن جو وہ لوگ میرے کہنے سے نہ مانیں تو میں لاچار ہوں یہ سن کر شری کرشن جی بولے۔

دوہا

بچن کہت ہی سمجھ ہیں وہ ہیں پرم پربین ۔ ہو ئیہیں سیتل برہ سے جیوں جل پاویں میں

یہ کہہ کر شیام اور بلرام نے بہت طرح کے گہنے اور کپڑے نند اور جسودا اور گوال بال اور شری رادھا آدک برجبالوں کو دینے کے لیے اودھوجی کو دے اور ایک چٹھی میں بڑوں کو ڈنڈوت اور چھوٹوں کو اسیس اور گوپیوں کو جوگ اور گیان لکھا اور وہ چٹھی اودھوجی کو دے کر بولے کہ تم آپ پڑھ کر اس کا حال سب کو سنا دینا اور جس طرح بن پڑے ان کو دھیرج دے کر یہاں جلد چلے آنا۔

دوہا

اودھو برج میں جائے کے بلمت نہ رہیو جائے ۔ تم بن ہم اکلائیں گے شیام کرت چترائے

سورٹھا

تم ہو سکھا پربین بار بار سکھوؤں کہا ۔ جیئیں جو جل بن مین سوئی متا بچار یو

پھر شری کرشن جی نے اپنے پہرنے کا گہنا اور کپڑا اودھوجی کو پہنا کر اور رتھ پر بیٹھا کر برندابن کو بدا کیا اور چلتے وقت آنسو بھر کر بولے کہ اے اودھو تم اتنا سندیسا اور جسودا ماتا سے کہدینا۔

چوپائی

نیکی رہو جسو مت میا ۔ بکھ دن میں اہیں دوؤ بھیا

کہا کہوں جا اوس تے جنی بچھریوں تو نہ ۔ دوہا ۔ تا دن تے کوؤ نہیں کہت کنہیا موہنہ

سورٹھ

کھو سندیس نہ جات ات دُکھ پایو مات تم — اب موکو تج تات بسدیو اور دیوکی کہت

کبت

کاہری لکٹ مونہہ بھولت نہ ایکو پل گھونگچی نہ بساروں جو پے لعل اُر دھارے ہیں
جاون تے چھاکیں چھوٹ گئیں گوالن کی تادن تے بھوجن نہ پاوت سکارے ہیں
بھئے جُدبنش یہ نیہ نندلش سون ہنسی نہ بساروں جو سپے ہنس لبتارے ہیں
اُودھو برج جیئو میری جو گان گیند لیئو میا سپے کہیو ہم رنیاں تمھارے ہیں

ایضاً

کون بدھ پاوے یہ کرم بلوان اُدے چھاچھ چھپیا کی برج بھا من کو بھات ہیں
مکت ہو پدارتھ سو دے چکے بکی کو اب دین جننی کو کہا یا تے پچھتات ہیں
بُدھ نے بنائی آہ کون بدھ میٹین تاہ ایسے کر سوچت رہت دن رات ہیں
اُودھو بُرج جیئو میری میا تے بھاے کہیو جا پے رن باڑھے سو بدیس اُٹھ جات ہیں

اور بلرام جی روکر بولے کہ اے اودھو میری طرف سے نند اور جسودا جی سے ہاتھ جوڑ کر کہنا کہ برج کا سُکھ مجھ کو کبھی نہیں بھولتا اس لیے وہاں آکر تم سے بھینٹ کروں گا ہم دونوں بھائیوں کو اپنا بیٹا سمجھ کر کبھی مت بھولنا اور جب بسدیو جی نے اودھو کے جانے کا حال سُنا تب بہت سی سوغات نند اور جسودا آدک کے واسطے دے کر یہ چٹھی لکھدی کہ تم نے میرے بیٹوں کا پالن کیا ہے اُس اُپکار کے بدلے سے میں بہت جنم تک تم سے اُرن نہیں ہو سکتا تم شیام اور بلرام کے واسطے وہاں کیوں چنتا کرتے ہو یہاں آکر کیوں نہیں دیکھ جاتے جس وقت اودھو جی متھرا سے برندابن کو چلے اُسی وقت گوپیوں نے اپنے انتہ کرن کی شدھتا سے جان لیا کہ آج موہن پیارے کا سندیسا لے کر کوئی آدمی آتا ہے یا وہ آپ آویں گے یہ بچار تے ہی ایک گوپی اپنے آنگن کو آ بولتا ہوا دیکھ کر کہنے لگی۔

دوہا

جو ہر متھرا سے چلے تو تو اڑرے کاگ — دودھ بھات توہ دین گی اور انچل کی پاگ

دوسری گوپی بولی کہ آج مجھ کو بائیں آنکھ پھڑکنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موہن پیارے چت چور یہاں آیا چاہتے ہیں تم لوگ اپنا سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ شیام سندر کا مکھ چندر دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔

دوہا

گھر گھر سگن بچار ہیں برج ترین بڑ بھاگ — ہر جیاسی پربھ درس کو سب کے من انراگ

اے راجہ پریچھت شام کے وقت اودھو جی نے برندابن میں پہونچ کر کیا دیکھا کہ گھنے گھنے درختوں پر بہت طرح کے پنچھی سہانی

بولی بول کر دھوری دھومری کالی پیلی گئوویں چاروں طرف گھوم رہی ہیں۔

دوہا

برندابن شوبھا دھا جمنا جل بھوں اور ۔ درم بیلی پھولت سدا بولت گوکل مور

سچ ہے جس جگہ پر بیکنٹھ ناتھ نے آپ بہار کیا ہو وہاں کیوں نہ ایسی شوبھا رہے اب تک بھی وہ استھان دیکھنے سے چیت موہ جاتا ہے اودھو جی نے اس بن کو شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے لیلا کرنے کا استھان سمجھ کر ڈنڈوت کی جب کہ وہ سب آنند دیکھتے ہوئے اودھو جی گانوئں کے پاس پہونچے تب نند راے آدک دور سے رتھ اور شری کرشن جی کا ایسا بھیش دیکھ کر اُن کو مُرلی منوہر سمجھ کر ملنے کے واسطے دوڑے اور شری کرشن چندر آنند کند کو نہ دیکھ کر من مین اُداس ہو گئے لیکن اودھو جی کو موہن پیارے کا بھیجا ہوا جان کر بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر بلا لائے اور پانوئں اُن کے دھو کر چھتیس پرکار کے بنجن کھلاے اور پان الائچی دے کر اُتم سجیا اُن کے آرام کے واسطے بچھا دی جب کہ اودھو جی تھوڑی دیر تک سو کر اُٹھے تب نند اور جسودا جی شیام اور بلرام اور بسدیو اور دیوکی جی کی کشل پوچھ کر بولے۔

دوہا

نند گوپ کر جوڑ کر پوچھت سیس نواے ۔ ماکھن پربھ گوپال کی کہو کتھا سمجھاے
کرت ہماری سدھ کبھی کہہ اودھو بل بیر ۔ پلک گات گدگد بچن پوچھت نند ادھیر

سورٹھا

چوک بڑی انجان کہ پچھتائے آج کے ۔ گھر آئے بھگوان جانے تنھین اہیر کر

اے اودھو جی بسدیو اور دیوکی کا بھاگ بڑا بلوان ہے جو شیام اور بلرام اُن کے بیٹے بن کر ہم کو بیگانہ سمجھتے ہیں بہت اچھا ہوا جو کنس ادھرمی اپنے بھائیوں سمیت مارا گیا اور بسدیو اور دیوکی نے قید سے چھٹی پائی بھلا یہ تو بتاؤ کہ کبھی شیام اور بلرام مجھ کو اور جسودا کو یاد کرتے ہیں یا نہیں جس دن سے موہن پیارے نے مجھ کو بدا کر دیا تب سے میرا کھانا پہرنا ہنسنا بولنا سب سُکھ جاتا رہا اور اسی دن سے جسودا دن رات اُنھیں کی چرچا اور دھیان میں رہ کر ماکھن اور روٹی لیے اُن کی راہ دیکھا کرتی ہے۔

دوہا

سُنہ بدھ تب کھیلت ہتے گوال بال کے ساتھ ۔ سو کیھون سُدھ کرت ہیں ماکھن پربھو رجناتھ

اے اودھو جی میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ ایک دن متھرا جا کر اُن کو دیکھ آؤں لیکن کیا کروں سنساری کاموں سے چھٹی نہیں ملتی جب بن میں جا کر موہنی مورت کے چرن کا چنھ پرتھوی پر دیکھتا ہوں تب مجھ کو یہ سندیہہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں کنجوں میں بھول گئے ہیں جب ڈھونڈھتے وقت اُن کو نہیں پاتا تب ہار مان کر چلا آتا ہوں اور اُن کی مُرلی اور لکٹیا دیکھ کر جو دشا میری ہوتی ہے وہ مجھ سے کہی نہیں جاتی اور موہن پیارے نے مجھ سے پھر برندابن میں

آنے کا اقرار کیا تھا سو تم بتلاؤ کہ وہ یہاں آویں گے یا نہیں دیکھوں میرا بھاگ کب اُوے ہو کر اُن کا درشن ملتا ہے اے اودھو میں شیام سندر کو اپنا بیٹا جانتا تھا اور وہ مجھ کو پتا کہتے تھے لیکن انھوں نے بڑی بڑی آفت اور مصیبت میں رچھیا سیوں کی رچھیا کی تھی۔

دوہا

سہس نین دُکھ مان کے کوپ کیو جبہ کال
ہم کارن گرنکھ دھریو ماکھن پر بُھ گوپال

اے اودھو جی انھوں نے لڑکپن میں پوتنا راچھسی اور تبسا سُر آدک بڑے بڑے راچھسوں کو مار کر کالی ناگ کو جمنا جل سے باہر نکال دیا اور گوپیوں کا گورس چُرا کر اُن کے ساتھ راس لیلا کی اور بہت بال چرتر اپنا ہم لوگوں کو دکھلا کر بڑا اسکھ دیا بتلاؤ ان باتوں کی چرچا کبھی بسد یو اور دیوکی سے کرتے ہیں یا نہیں۔

دوہا

اودھو تم سے کیا کہوں من موہن کی بات
جو لیلا برج میں کری سو برنی نہیں جات

اے اودھو جی میں گرگ مُن کے کہنے سے جانتا ہوں کہ وہ پر برہم پرمیشور ہیں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے اُنھوں نے اوتار لیا ہے۔

دوہا

یاتے یہ نشچے کیو ہم اپنے من مانہہ
آدٔ پُرش بھگوان ہیں پُتر ہمارے نانہہ

اور جسودا جی رو کر اودھو جی سے بولیں۔

چوپائی

کشل ہمارے ست کی کہو
کہوں وہ سُدھ کرت ہماری
سبھن ستے آون کہہ گئے

جن کے ساتھ سدا تم رہو
اُن بن ہم دُکھ پاوت بھاری
بیتی اودھو بہت دن بھئے

اے اودھو جی آدجوت پر برہم پرمیشور کا درشن برہمادک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتا وہ ہمارے گھر آئے اور ہم نے اپنے اگیان سے اُن کو اپنا بیٹا جانا۔

چوپائی

پھاٹت نہیں بجر کی چھاتی
ویسو بھاگ کبھی اپ پے ہیں

اب یہ سمجھ ہردے پچھتاتی
شیام سندر کے گود کھلے ہیں

دوہا

گوال سکھا سنگ جو اب گئوں کو لے جائے
کو آوے سندھیا سمے بن کے گائے چرائے

اے اودھو اب میں آنچل سے کس کی دھور جھاڑ کر چھاتی سے لگاؤں اور کس کا منھ چوم کر بلیاں لوں

ساعت بھر بھی وہ سانولی صورت مجھ کو نہیں بھولتی کیسے دھیرج دھروں بھلا تم سچ کہو کہ من موہن پیارے وہاں کس طرح سے سیدھے رہتے ہیں یہاں تو برجباؤں کے ساتھ بہت اُپادھ کرتے تھے وہاں کس کے ساتھ کھیلتے ہوں گے مجھ کو تو اُن کے دیکھے بنا ایک ساعت ایک جگ کے برابر بیتتی ہے وہ اتنے دن میرے بنا وہاں کیوں کر رہے ہے اور میں گوبردھن اُن کی لیلا کا استھان دیکھ کر سمجھتی ہوں کہ ابھی آیا چاہتے ہیں بتلاؤ کب تک یہاں آویں گے جب اسی طرح نند اور جسودا بہت باتیں کہہ کر موہن پیارے کے برہ میں روتے روتے بیاکل ہو گئے تب اودھو جی ان کو دھیرج دینے کے واسطے بولے کہ تم لوگ اُداس مت ہو پیچھے سے شیام سندر بھی آتے ہیں جب یہ بات سنتے ہی وہ دونوں خوش ہو گئے تب اودھو جی نے شری کرشن جی اور بسدیو جی کی بھیجی ہوئی سوغات اُن کے سامنے رکھ کر چٹھی پڑھ کر سنائی ۔

دوہا

نند گوپ تلبھت رہا ماکھن پربھ کے ہیت ۔ بدھمان اودھو تنھیں یا بدھ اُتر دیت

اے نند جی جن کے گھر آدپرش بھگوان نے آکر بال لیلا کا سکھ دکھلایا اُن کی اُستت کون کر سکتا ہے تم بڑے بھاگمان ہو جو آٹھوں پہر تم کو یاد اور پریت بیکنٹھ ناتھ کی بنی رہتی ہے اس لیے وہ بھی تم سے ایک ساعت الگ نہیں ہوتے تم کو جیون مکت سمجھنا چاہیے۔

دوہا

ماکھن پربھ کو رین دن دھیان کرے جو کوے ۔ پربھتا تینو لوک کی تاکو پراپت ہوے

جسودا جی اُس چٹھی کو بڑے پریم سے سر اور آنکھوں میں لگا کر روتی ہوئی بولیں کہ اے اودھو یہ گیان بھری ہوئی باتیں چھوڑ کر سچ بتلاؤ کہ موہن پیارے یہاں کب آویں گے بھلا مجھ کو اپنی دھائے سمجھ کر ایک بار پھر درشن دے جاتے تو میں اُن کا اُپکار مانتی۔

دوہا

اودھو جدپ سب ہیں سمجھاوت برج لوگ ۔ اُٹھت شول تدپ نرکھ ماکھن پربھ مکھ جوگ

اے اودھو میں نت پرات سمے ماکھن روٹی اپنے کنھیا کو کھلاتی تھی وہاں یہ جانے بنا کون اُس کو سویرے بھوجن دیتا ہوگا اور وہ مارے شرم کے کسی سے نہ مانگ کر بھوکا رہتا ہوگا اس بات کی بڑی چنتا مجھے رہتی ہے کہ وہ کھانے بنا دُکھ پاکر دُبلا ہو گیا ہوگا یہ بات سُن کر اودھو نے کہا کہ تم شری کرشن جی کو آدپرش بھگوان جان کر میری بات کا بشواش مانو کہ جس طرح آگ لکڑی میں چھپی رہ کر دکھلائی نہیں دیتی اسی طرح اُن نرگن روپ کا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر وہ جگت آتما سب جگہ بنے رہتے ہیں لیکن بنا گیان ملے دکھلائی نہیں دیتے اس لیے تم لوگ بھی اُن کو آٹھوں پہر اپنے پاس جان کر اُن کے واسطے چنتا مت کرو وہ کیول اپنے بھگتوں کو سکھ دینے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے سگن اوتار لے کر سنساری

لوگوں کو دھرم کا راستہ دکھلانے کے واسطے لیلا کرتے ہیں جیسے بھرنگی کو دیکھ کر دوسرا کیڑا اُسی رنگ پر ہو جاتا ہے ویسے پریم کے ساتھ پرمیشور سے دھیان لگانے والے اُنھیں کا روپ ہو جاتے ہیں تم لوگ بھی اُن کو برابر گھٹ گھٹ بیاپک سمجھ کر اپنے من میں اُن کا دھیان کرو اُنھیں کے برابر تمھارا سوروپ بھی ہو جائے گا اور وہ کسی کے بیٹے نہ ہو کر کوئی ماں باپ اُن کا نہیں ہے تمھارے پچھلے جنم کا پُن سہائے ہوا جو تم کو اُن کے ساتھ اتنی پریت ہے۔

دوہا

پہلے برہما بھیکھ دھر سرجت سب سنسار	بشن روپ سے پال کر شو ہوے کرت سنگھار

اس لیے یہ جتنے استری اور پُرش اور باپ اور بیٹے آدک سنسار میں تم دیکھتے ہو سب کو اُنھیں کا پرکاش سمجھو۔

دوہا

ہت جانو سُت کر تنھیں وہ سب کے کرتار	تات مات تن کے نہیں بھگتن ہت اوتار

سورٹھا

ہم سب ہیں اگیان پربھ جہا جانی نہیں	دے پربھو پُرش پُران جنم مرن سے ہیں رہت

اے نند جسودا تم موہن پیارے انترجامی کو پرمیشور جان کر سمجھو تو وہ اپنا درشن دھیان میں تمھیں دے کر تمھارا دُکھ چھڑاویں گے یہ بات سُن کر جسودا جی بولیں کہ اے اودھو میں اپنے من کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن من میرا نہیں مانتا

دوہا

نند جسودا گوپ سون ماکھن پربھ کی بات	ایسی بدھ اودھو کہت بیتی ساری رات

جب چار گھڑی رات رہے اودھو جی نند راے سے پوچھ کر جمنا اسنان کرنے گئے تب راہ میں کیا دیکھا کہ سب گوپیاں برندابن باسی اپنے گھر میں چراغ جلا کر شری کرشن جی کے بال چرتر اور گن گاتی ہوئی دہی متھ رہی ہیں اور اودھو جی جس جس دروازے پر ہو کر چلے جاتے تھے اُس اُس گھر کی استری اور پُرش کو شری کرشن جی کی چرچا کرتے سُن کر بہت خوش ہوتے تھے جب کہ اودھو جی جمنا کنارے پہونچ کر اسنان کر کے نت نیم پوجا کرنے لگے تب پراتہ کال گوپیاں چوکا جھاڑو آدک گرہستی کے کام کاج سے چھٹی پا کر جمنا جل بھرنے کے واسطے گھڑا لیے ہوے جمنا کنارے جھنڈ کے جھنڈ نکلیں اُس وقت آپس میں موہن پیارے کی چرچا اس طرح کرتی ہوئی چلی جاتی تھیں۔

چوپائی

ایک کہے موہنہ سے لے کھائی	ایک کہے وہ چھپے لکائی
پیچھے سے پکڑی مری بانہہ	وہ ٹھاڑھے ہر بٹ کی چھانہہ
کہت ایک گئو وبت دیکھے	بولی ایک بھور ہیں پیکھے
ایک کہیں وہ دھین چراویں	سُو کان دے بین بجاویں
یہ مارگ ہم جائیں نہ مائی	دان مانگ ہیں کنور کنھائی

ایک کہت ہر کینھو کاج	بیری مار یو کینھو راج
کاہے کو برندابن آویں	راج چھوڑ کیوں گئے چراوین
چھانڑو سکھی اودھو کی آسا	چنتا چھوٹے بھئے نراسا
ایک نار بولی اکلائی	کرشن آس کیوں چھوڑی جائی
ایسے کہت چلیں برجناری	کرشن بجوگ بکل تن بھاری

دوہا

دکھ ساگر یہ برج بھیو نام ناؤ نردھار	ڈوبی برہ بجوگ جل شیام کریں کب پار

اسی طرح سب برجبالا شیام سندر کی چرچا کرتی ہوئی جمنا کنارے چلی جاتی تھیں راہ میں نندجی کے دروازے پر رتھ کھڑا دیکھ کر بولیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اکرور پھر آیا ایک بار تو اُس نے ہمارے پران ناتھ کو اپنے ساتھ لے جاکر کنس کو مرواڈالا اب کیا ہماری بوتھ لے جاکر پنڈا پارے گا دوسری سکھی بولی کہ موہن پیارے نے ہماری خبر لینے کے واسطے کسی کو بھیجا ہو۔

دوہا

تن سے اور سکھی کہیں تھیں نہیں کچھ گیان	اب ہمسوں اور کان سون کاہے کی پہچان

جب اس طرح سب گوپیاں آپس میں باتیں کرتی ہوئی جمنا کنارے پہونچیں تب اودھوجی اُن کی پریت بھری ہوئی باتیں سن کر من میں کہنے لگے۔

چوپائی

جن کے پران پران پت ماہیں	لاج کاج پت کی سدھ ناہیں

دوہا

ماکھن برہ کو برہ دکھ کا سون برنو جاے	جاسوں بچھڑے پران پت تاکو کہاسہاے

ادھیاے سینتالیسواں

گیان سکھلانا اودھوجی کا گوپیوں کو

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرکھشت جب اودھوجی پوجا سے چھٹی کرکے نندجی کے گھر آنے لگے تب گوپیوں نے جو جل بھرنے کے واسطے جمنا کنارے گئی تھیں اودھوجی کو شیام سندر کا پیتامبر اور مکٹ اور بنمالا پہنے دیکھ کر آپس میں کہا کہ جاتے وقت موہن پیارے نے آدمی بھیجنے کے واسطے کہا تھا یہ اُنھیں کا بھیجا ہوا معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ حال پوچھنے کے واسطے گوپیاں ایک درخت کے نیچے کھڑی ہو گئیں تب ایک

سکھی بولی کہ یہ آدمی مُرلی منوہر کا بھیس بنائے ہوئے ہماری طرف دیکھتا آتا ہے دوسری نے کہا کہ یہ اودھوجی ہیں کل سے موہن پیارے کا سندیسا لا کر نند رائے کے گھر ٹکے ہیں یہ بات سنتے ہی جب شری رادھا آدک گوپیوں نے اودھوجی کو شیام سندر کا بھیجا ہوا جان کر بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھنے کے واسطے کہا اور وہ بھی اُن کی سچی پریت دیکھ کر بیٹھ گئے تب سب برجبالا اُن کے چاروں طرف بیٹھ کر اور کُشل پوچھ کر بولیں کہ اے اودھوجی ہم کو معلوم ہوا کہ تم کو شری کرشن جی نے نند اور جسوداجی کے دھیرج دینے کے واسطے بھیجا ہے۔

چوپائی

بھلی کری اودھو تم آئے	سماچار مادھو کے لائے
بیٹھو مات پتا کے ہیت	اور نہ کاہو کی سُدھ لیت
سربس دیکھو اُن کے ہاتھ	اُرجھے پران جیون کے ساتھ

ایک سکھی نے کہا کہ اے اودھوجی اُن کو ہم لوگوں کی یاد کیوں ہوگی جو ہماری سُدھ لیں جو تم یہ کہو کہ تم لوگ اُن کی چرچا کیوں کرتی ہو اُس کا کارن یہ ہے۔

دوہا

ہر کے سُمرن دھیان میں رہت سکل سنسار	یاتے ہموں کرت ہیں دیکھ جگت بیوہار

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو موہن پیارا اٹراکیٹی اور نردئی ہے جس طرح بیسوا یعنی پُتریا روپیہ لینے سے کام رکھ کر کسی سے سچی پریت نہیں رکھتی اور چڑیاں پھلے پھولے درخت پر بیٹھ کر سوکھے درخت سے کچھ کام نہیں رکھتی ہیں اور بھونرا پھولوں کا رس لے کر اُڑ جاتا ہے اور ونڈی بھیکھ لے کر پھر بھیکھ دینے والے کے پاس ٹھہرا نہیں رہتا اور رعیت نئے حاکم کا حکم مان کر پرانے حاکم کا کچھ ڈر نہیں رکھتی اور چیلا بدیا پڑھ کے گرو کے پاس نہیں رہتا اور جگیہ کرانے والا براہمن ججمان سے دچھنا لے کر پھر اُس سے کام نہیں رکھتا اور ہرن وغیرہ جانور ہرے بن میں رہ کر جلے ہوئے بن میں نہیں ٹھہرتے اور پُرش بھوگ کرنے سے جتنی پریت استری سے کرتا ہے اتنی پریت بھوگ کر چکنے کے پیچھے پھر نہیں کرتا اُسی طرح شیام سندر بھی مرت لوک میں جنم لینے سے سنساری لوگوں کی طرح جب تک یہاں رہ کر ہمارے ساتھ راس اور بلاس کرتے تھے تب تک اُن کو ہم لوگوں سے پریم تھا اب اُن کا کیا کام ہے جو ہماری سُدھ لیں گے جیسے اُن کی مرد مسکان اور ترچھی چتون اور امرت روپی میٹھی میٹھی باتوں پر لچھمی جی اور دیوکنیا موہ جاتی ہیں ویسے ہم لوگوں کی بھی بھونرروپی آنکھیں کمل روپی چندر مکھ موہنی مورت کا رس پی کر اُسی نشے میں آٹھوں پہر متوالی رہتی ہیں۔

دوہا

لیلا موہن لال کی سدا چین سکھ دین	تاہی سُمرن دھیان میں جیوت ہیں دن رین

اے راجہ شیام سندر کی چرچا میں گوپیاں ایسی لین ہوگئیں کہ اُن کو اپنے بدن اور کپڑے کی بھی سُدھ نہیں رہی

اسی وقت ایک بھونرا شیام رنگ اُڑتا ہوا وہاں آیا اُس کو دیکھ کر ایک گوپی بولی کہ اے سکھیو جو سندیسا اودھو سے کہتی ہو وہی حال اس بھونرے سے جو شری کرشن کی طرح کالا ہے ان کو کہلا بھیجنا چاہیے۔ جو جو باتیں گوپیوں نے بھونرے سے کہی تھیں اس کو بھونر گیت کہتے ہیں۔

دوہا

ماکھن پربھ کے برہ میں گوپن کو نہیں چین	بھونر سُنا کر کہت ہیں اودھو سے سب بین

اُس برجبالا کی بات سُن کر دوسری نے جواب دیا کہ اے پیاری تجھ کو بشواس ہوتا ہے کہ بھونر ہمارا دوت ہو کر موہن پیارے کو سندیسا پہونچا دے گا۔ میرے نزدیک جتنے شیام برن ہیں اُن سے اپنے مطلب کی آسا نہ رکھنا چاہیئے۔

دوہا

کہے ایک یہ سُن سکھی کارے سب ایک تار	اُن سے پریت نہ کیجیئے کپٹن کی ٹکسار

سورٹھا

دیکھو کر اُنمان کارے اِہ کارے جلد	کب جن کرت بکھان بھونر کاگ کوئل کپٹ

دوسری گوپی بولی کہ اے بھونرے مجھ کو کسی شیام رنگ کا بشواس نہیں آتا لیکن کیا کروں اُس چت چور کی باتیں اور سندر روپ یاد آنے سے میرا چت ٹھکانے نہیں رہتا۔

دوہا

مُردسکن بکھ ڈار کے گئے بھجنگ سوبھاگ	نندجیو دایوں تجے جیون کوئل ست کاگ

جب وہ بھونرا گوپیوں کے بدن کی خوشبو جو چندن اور کیسر اور عطر ملے ہوئے تھیں سونگھ کر اُن کے پاس آیا تب ایک سکھی نے کہا کہ اے بھونرے تو ہمارے پاس مت آؤ جو تیری طرح شیام برن ہو کر متھرا کی استریوں سے پیار کرتا ہے وہاں جا۔

دوہا

کا بن متھرا نگر کی ماکھن پربھ کے ہیت	بیدھ سگندھ لگاؤ ہیں وہ سیاس نہیں لیت

دوسری گوپی بولی کہ اِس بھونرے کی ناک متھرا باسی استریوں کے بدن کی خوشبو سے بھر گئی ہے اس لیے بے پروا ہو کر کہیں نہیں بیٹھتا دوسری نے کہا کہ اے بھونرے تو متھرا میں جا کر یہ سندیسا ہمارا ہمارے چت چور سے کہہ دینا کہ اپنے چاہنے والے کی پریت چھوڑ کر اُن کو دُکھ دینا کون نیاؤ ہے جس طرح ایک ساعت سے زیادہ بھونرا کسی پھول پر نہیں بیٹھتا ویسا ہی حال تمھارا ابھی سمجھنا چاہیئے اور لچھمی جی تمھارا سوبھاؤ نہ جان کر اپنے اگیان سے تم پر موہت ہو رہی ہیں جو وہ تمھاری کٹھورتائی کو جانتیں تو کبھی تم سے پریت نہ کرتیں اور متھرا کی استریاں بھی تمھارے نردئی پن کا حال نہ جان کر مایا جال میں پھنسی ہیں۔

دوہا

نا تو تم سانچی کہو جو جانت سب کوے — ناگن پربھ کے نیہ میں کیسے لاگت سوے

دوسری نے کہا کہ جو ہمارا پران پیارا چلا گیا اور پھر کچھ سندھ نہیں لیتا تو ایسے کپٹی کو کیا سندیسا بھیجتی ہو دوسری بولی
کہ اے بھونرے تو ہماری طرف سے متھرا کی استریوں سے کہدینا کہ ابھی تک تم کو شیام سندر کی کٹھورتائی کا حال نہیں
معلوم ہے پرمیشور تمھاری پریت اور اُن کا نردئی پن دن دن بڑھاوے جس میں ہماری سی گت تمھاری بھی ہوجائے
دوسری بولی کہ اے سکھیو شیام سندر سب گنوں سے بھرے ہو کر جیسی سندرتائی وہ رکھتے ہیں ویسا سندر تینوں لوک
میں کوئی نہ ہوگا اس لیے سب استریاں سورگ لوک اور پاتال لوک اور امرت لوک کی اُن پر موہ جاتی ہیں، ہم
گنواریوں کی کون گنتی ہے دوسری نے کہا کہ اے بھونرے تو نے مادھو کے چرن کمل کا رس پیا ہے اس لیے تیرا
نام مدھکر ہوا تو موہن پیارے کپٹی کا متر اور دوت ہو کر ہمارے پاس آیا ہے شیام برن سب کپٹی ہوتے ہیں
اس لیے تو ہم کو مت چھوا اور گوپی بولی کہ اے بھونرے تو کبجا کے انگ کا کیسر اپنے ماتھے پر لگا کے شیام سندر کی
اگیا سے جو ہم کو لینے آیا ہے تو میں کیول تیری بنتی کرنے سے نہیں جا سکتی جب کہ میں کبری داسی کے برابر بھی
نہیں ہوں تو وہاں جا کر کیا کروں اس لیے تو متھرا میں جا کر اُنھیں کے سامنے کرشن اور کبری کا جس گاؤ جس طرح
بہلیا الغوزہ بجا کر ہرن کو بن میں پکڑ لیتا ہے اُسی طرح موہن پیارے نے مُرلی بجا کر ہم لوگوں کو بھی
اپنے پریم کے جال میں پھنسا لیا۔

دوہا

جو میں ایسا جانتی پریت کرے دُکھ ہوے — نگر ڈھنڈھورا پھیرتی پریت کرے نا کوے

جس وقت وہ گوپی بھونرے سے یہ باتیں کر رہی تھی اسی وقت للتا سکھی بولی کہ سنو پیاریو شری کرشن جی نے
کچھ اسی جنم میں کٹھورپن نہیں کیا یہ ہمیشہ اسی طرح کپٹ کرتے آئے ہیں شری رام اوتار میں بال بندر کو بنا اپرادھ
مارڈالا اور سُورپ نکھا راون کی بہن جو اُن پر موہت ہوئی تھی اُس کی ناک کٹوائی اور باون اوتار سے راجہ بل
کے پاس جا کر تین پگ پرتھوی دان مانگی جب اُس نے براہمن سمجھ کر سنکلپ دیا تب آپنے براٹ روپ دھر کر
دو پگ میں چودھوں لوک نیچے اور اوپر کے ناپ لیے اور تیسرے قدم کے بدلے راجہ بل ایسے دھرماتما کو باندھ کر
پاتال میں بھیجدیا سوائے اس کے اور جو جو کام کپٹ کے اُنھوں نے کیے ہیں وہ حال تم سے کہاں تک کہوں
جس کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی جو تم کہو کہ پھر ایسے کپٹی آدمی سے پریت کر کے کیوں اتنا دُکھ اُٹھاتی ہو تو سُنو کہ
ہم کون گنتی میں ہوں بڑے بڑے راجہ اُن کی استت اور کتھا سننے سے گھر دوار راج پاٹ استری پتر سب کو
چھوڑ کر مکت ہونے کے واسطے جنگل میں چلے جاتے ہیں اور اُس موہنی مورت کی چھب دیکھ کر دیوکنیاؤں کا چت
ٹھکانے نہیں رہتا یہ سب حال تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو اور گوپی بولی کہ میں نہیں جانتی کہ شیام سندر کو اپنے بجوگ
میں ہمارا پران لینے سے کیا گن نکلے گا جو ایسا کرتے ہیں دوسری نے کہا کہ اے بھونرے ہم لوگوں نے موہن پیارے

سے یہ جان کر پریت لگائی تھی کہ کچھ دن تک بنے گی پر وہ اپنی مرد مُسکان سے ہم لوگوں کا چت چُرا کر اس طرح الگ ہو گئے جانو کبھی پہچان ہی نہ تھی جو میں اُن کو ایسا کٹھور جانتی تو کبھی پریت نہ کرتی۔ اور گوپی بولی کہ اے سکھی تو نے نہیں سُنا کہ کُبجا جو دتیوں کا جو ٹھا کھا کر داسی کہلاتی تھی اُس کو اب شیام سندر نے پٹ رانی بنایا ہے یہ بات سُن کر ہم لوگوں کو مارے لاج کے کسی کو مُنھ دکھلایا نہیں جاتا۔

اب کھیلت دؤو لاج تج بارہ ماسی بھاگ	دوہا	لونڈی کی ڈونڈی بجی ہانسی اور انراگ

دوسری نے کہا کہ جس کو نارائن اور دینہ دیال کہتے ہیں وہ دھرم اور دیا کو بھول کر ایسا نردئی ہو گیا کہ تین کوس راہ چلکر ہمارا دُکھ چھڑانے کے واسطے نہیں آتا کیول سندیسا بھیج کر ہم دُکھیاریوں کے گھاؤ پر نمک چھڑکتا ہے۔

ایک سکھی یا بدھ کہے پگی شیام کی پریت	دوہا	ہموں سکھیں آج تے پتر لکھن کی پریت

دوسری سکھی بولی کہ اے بھونرے تو ضرور اُس چت چور سے پوچھیو بھلا یہ کٹھورتائی چھوڑ کر کبھی اپنا درشن دیں گے یا نہیں دوسری نے پوچھا کہ اے اودھو شیام اور بلرام بالا پن کی پریت سمجھ کر کبھی ہم لوگوں کی یاد کرتے ہیں یا نہیں یہ سُن کر دُوسری گوپی نے اُس کو جواب دیا کہ اے سکھی اب شیام اور بلرام متھرا باسی مہا سندری اور چتر استریوں کے بس ہو کر وہاں بہار کرتے ہیں ہم گنواریوں کو کس واسطے یاد کریں گے اگر ہم پہلے سے جانتیں تو کیوں اُن کو وہاں جانے دیتیں۔

اچھے دن پاچھے گئے ہر سوں کیوں نہ ہیت	دوہا	اب پچھتائے ہوت کا چڑیاں چن گئیں کھیت

جس طرح آٹھ مہینے تک پرتھوی اور بن اور پہاڑ میگھ کی آسا پر تپنے کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھا کر بیٹھے رہتے ہیں اور برسات میں میگھ راجہ پانی برسا کر اُن کو ٹھنڈا کرتا ہے اُسی طرح کبھی شیام سُندر بھی آکر اپنے چندر مکھ کی ٹھنڈک سے ہمارے کلیجے کی جلن بجھا دیں گے دوسری گوپی بولی کہ اے سکھیو ان بر تھا باتوں سے کچھ کام نہیں نکلتا تم کو اودھو جی سے یہاں آنے کا کارن پوچھنا چاہیئے یہ بات سُن کر دوسری بولی کہ اے اودھو جی تم یہاں کس واسطے آئے ہو کبھی وہ بھی یہاں آنا چاہتے ہیں یا نہیں دوسری نے کہا کہ یہ کیوں نہیں پوچھتی کہ رام اور کرشن نے گرو کے یہاں سوائے کپٹ کے کچھ دیا دھرم بھی پڑھا ہے یا نہیں اور گوپی بولی کہ اے پیاری بسدیو جی نے شیام اور بلرام کو یہاں اہیروں کی سنگت میں رہنے سے پوتر جل سے اشنان کرا کے اُن کو جنیو پہنایا ہے اب وہ کس واسطے اُن کو یہاں آنے دیں گے دوسری گوپی جو برہ ساگر میں ڈوب رہی تھی جھنجھلا کر بولی کہ جبکہ وہ نردئی ہماری سُدھ نہیں لیتا تو تم کس واسطے بار بار اُس کا حال پوچھتی ہو

یہ کٹھور بچن سن کر دوسری بولی کہ اے اودھوجی اِس گنواری کے منہ میں آگ لگے جو ایسی بات کہتی ہے تم سچ بتلاؤ کہ وہ کب یہاں آویں گے۔

چوپائی

تاونِ ہو ہیں بھاگ ہمارے ۔ بماون ملہین نند دُلارے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھوجی تم ہمارے پران ناتھ کے بھیجے ہوئے یہاں آئے ہو اِس سے جہاں تمھارے چرن پڑتے ہیں وہاں کی دھور ہم لوگوں کو اپنی آنکھوں سے لگانا چاہیئے اودھوجی یہ حال گوپیکا دیکھ کر اپنے من میں کہنے لگے کہ دیکھو سنسار میں اِن کے برابر کسی اور کو بھگت اور پریت بیکنٹھ ناتھ کی نہ ہو گی ایسا سمجھ کر اودھو آنند روپ نے شری رادھا مہارانی کو جو الگ کھڑی ہوئی یہ باتیں سنتی تھیں ڈنڈوت کی اور رتنوں کی مالا جو شیام سندر نے بھیجی تھی وہ اُن کو دے کر کہا کہ اے گوپیوں تمھارے برابر دوسرے کا بھاگ ہونا بہت کٹھن ہے جو آٹھوں پہر ایسی پریت شیام سندر سے رکھتی ہو پچھلے جنم کے پُن سے میں نے تمھارا درشن پایا سنساری آدمی بید اور پران سُن کر جگیہ اور ہوم اور دان اور برت اور تیرتھ اسی امید سے کرتے ہیں جس میں ہر چرنوں کی بھگت پیدا ہو لیکن تمھارے برابر وہ پدوی نہیں پا سکتے اس لیے مجھ کو ایسا آشیرباد دو کہ جس میں مجھ کو تمھارے برابر ہر چرنوں میں پریت ہو۔

دوہا

ہما تھرے بھاگ کی کاموں برنی جاے ۔ جن کے چیت میں نت بسیں ماکھن نرکھ جدرا ے

اے گوپیو شری کرشن جی نے مجھ پر بڑی کرپا کی جو مجھ کو یہاں بھیجا کہ میں تمھارا درشن پا کر کرتارتھ ہوا اب جو چٹھی اور سندیسا موہن پیارے کا لایا ہوں وہ من لگا کر سُنو۔ جب اودھوجی نے شیام اور بلرام کی کشل کہکر گوپیوں کو چٹھی دی تب رادھا پیاری آدک سب برجبالوں نے اُس کو اپنی چھاتی سے لگایا۔

دوہا

ہت ہت پاتی شیام کی سب مِل مِل سکھ پاے ۔ اودھو کو دیتھی بہر دیجیے باچ سُنائے

جب اودھوجی وہ چٹھی کھول کر پڑھنے لگے تب گوپیوں نے دیکھا کہ چٹھی میں کُبجا کا نام لکھ کر ہرتال سے کاٹ کر وہاں گوپیوں کا نام بنا ہوا تھا یہ دیکھ کر گوپیاں بولیں کہ دیکھو موہن پیارے کا من آٹھوں پہر کُبجا میں لگا رہتا ہے اس واسطے اُنھوں نے گوپیکا کی جگہ کُبجا کا نام لکھ کر اوپر سے ہرتال لگایا یا مانو اپنا پیتامبر اُس کو اڑھایا ہے اے راجہ اودھوجی چٹھی سُنا کر گوپیوں سے کہنے لگے کہ مجھ کو شری کرشن جی نے تمھارے پاس آتم گیان سکھلانے کے واسطے بھیج کر یہ کہا ہے کہ تم لوگ مجھ سے بھوگ کی آسا چھوڑ کر جوگ سادھو تم کو بجوگ کا دُکھ نہ ہوگا تم لوگ دن رات جو میرا دھیان کرتی ہو اس سے میں تمھارے برابر دوسرے کو پیارا نہیں جانتا اے گوپیو تم کو شری کرشن جی آدپرش کو جو تینوں لوک کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اپنا پت سمجھنا نہ چاہیئے

سُنو۔ ہوا اور آگ۔ اور پانی۔ اور مٹی۔ اور آکاس۔ ان پانچ تتوں سے بدن آدمی کا بنکر اُس بدن میں اُنھیں کا پرکاش رہنے سے آدمی کو چلنے پھرنے بولنے اچھے بُرے کرم کرنے کی سامرتھ رہتی ہے لیکن پرمیشور کی مایا سے وہ روپ اُن کا کسی کو دکھلائی نہیں دیتا ہے اس لیے تم لوگ نرگن روپ کا سمرن اور دھیان کیا کرو تو وہ آٹھوں پہر تمھارے پاس بنے رہیں گے گیان اور دھیان میں مگن سمجھ کر شیام سندر تمھارے بھلے کے واسطے متھرا جاکر الگ بسے ہیں تم لوگ شری کرشن جی کا چمتکار سب استری اور پُرش اور گرہستھ اور برہم چاری اور بان پرستھ اور سنیاسی اور گوال اور گئوؤں میں برابر جان کر جڑ اور چیتن جتنے جیو ہیں سب کو انھیں کا روپ سمجھو جو آدمی اس طرح آدپرش بھگوان کو سب جگ میں بیاپک جانتا ہے اُس کو بچھڑنے کا کچھ دُکھ نہیں ہوتا۔

چوپائی

جوگ سمادھ برہم چیت لاوے	پرمانند تبھی سُکھ پاوے

دوہا

آتم ہی سے دیکھئے شو بھا پرم انوپ	سب میں پورن ایک رس اُدبھت مہا انوپ

اے گوپیو وہ پیدا ہونے اور مرنے اور گھٹنے اور بڑھنے سے رہت رہ کر آکاش کی طرح سب جگہ پر اپنی چھایا رکھتے ہیں جس طرح کسی استری کا پُرش پردیس گیا ہو اور وہ اپنے پت کو سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے دھیان میں اپنے پاس دیکھتی رہے تو اُس کو پُرش سے الگ سمجھنا نہ چاہیے اسی طرح تم لوگ بھی جو رکھیشوروں اور جوگیشوروں سے بھی بڑی پدوی رکھتی ہو اُن کے دھیان میں لین رہ کر اُن کو اپنے سے الگ مت سمجھو تو بھوگ کا دُکھ کچھ تم کو نہ ہوگا۔

دوہا

تاہی سُمرن دھیان میں رہو سے چیت لائے	یاہی بُدھ تم سے کہیو ماکھن پُربھ سمجھائے

اور شری کرشن مہاراج نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تم لوگوں نے راس لیلا کرتے وقت پُرش بھاؤ سمجھ کر پاپ کی نگاہ سے مجھ کو دیکھا تھا میں انتر دھیان ہو گیا تھا پھر جب تم نے گیان کی راہ سے مجھ کو پرمیشور جان کر میرا دھیان کیا تھا تب میں نے تمھاری بھگت دیکھ کر تم کو درشن دیا تھا اسی طرح میرے نرگن روپ کا دھیان اب بھی کیا کرو تو میں آٹھوں پہر تمھارے پاس رہوں گا۔

دوہا

سُنتے اودھو کے بچن رہیں سبے سرنائے	مانو مانگو شدھا رس وتھیو گرل پیائے

یہ گیان بھری ہوئی باتیں سُن کر شیاما آدک برجبالوں نے کہا کہ اے اودھو جی یہ سب رتن آدک انمول موتیوں کی مالا جو تم لائے ہو اور انمول لال ہمارا چت چرانے والا کہاں ہے اُس کے بنا تینوں لوک کی سمپت اچھی نہیں لگتی اس لیے یہ سب گٹھا اُس کو جاکر پھیر دو ہمارے کام کا نہیں ہے ہم تو اس موہنی مورت کا درشن چاہتی ہیں۔

کبت

دھرم کے سنگھاتی ایک باتی نہ کہت سنے تھرمیں تھراتی جو لہاتی ہت رام کے
جاکے پوت ناتی کرین پریت اہاتی یہ کاہو نہ سہاتی لبس بھیے ایسے بام سے
موہن کُجّاتی کبجاتی سنگ جاتی اب ہمسوں کہاتی وہ ہمارے کون کام کے
چھاتی داہبے کو یہ پاتی لے سدھارے اودھوگھاتی کری تھون سگھاتی سکہا شیام کے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو یہ کون نیاؤ کی بات ہے کہ ہم لوگوں کو جوگ سادھنے کے واسطے کہکر آپ کبجا آدک متھرا کی استریوں سے بھوگ اور بلاس کرتے ہیں بھلا یہ تو بتلاؤ کہ کبھی اُس آنند اور خوشی کی سبھا میں ہماری بھی چرچا ہوتی ہے یا نہیں۔

دوہا

یہ سب دوش لکھے ہمیں کرم ریکھ کو جان ۔ پریم شدھارس سان کر اب لکھ بھیجت گیان

دوسری نے کہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے دھیان میں رہ کر سوائے رونے کے دُوسرا کچھ کام نہیں رکھتی ہیں تسپر وہ جوگ اور بیراگ لکھ کر ہمارے کلیجے کی دبائی آگ سُلگاتے ہیں۔

چوپائی

گیان جوگ بدھ ہمیں سکھاوین ۔ دھیان چھوڑ آکاش بتاوین
جن کو من لیلا میں رہے ۔ تنکو کو نارا ین کہے
بالک پن سے جن سُکھ دیو ۔ سو کیوں الکھ اگوچر بھیو
جو تن میں پریہ پران ہمارے ۔ سو کیوں سُن ہیں بچن تھارے
ایک سکھی یوں کہے بچاری ۔ اودھو کیا کریے منہاری
ان سے سکھی کچھو نہیں کہیے ۔ سُن کے بچن موں ہوے رہیے
ایک کہے اپراد نہ یاکو ۔ یہ آیو پٹھیو کبجا کو
اب کبجا جو چاہے سکھاوے ۔ سوئی واکو گا یو گاوے
کبہوں شیام کہی نہیں ایسی ۔ کہی آسے برج میں ان جیسی
ایسی بات سُنے کو مائی ۔ اُکتست شول سُن سہی نہ جائی
کہت بھوگ تج جوگ اراد ھو ۔ ایسی کیسے کہے ہیں مادھو
جب تب سنجم نیم اچارا ۔ یہ سب بدھوا کو بیوہارا
جگ جگ جیویں کنور کنھائی ۔ سیس ہمارے پر سُکھدائی
ہم کو نیم دھرم بیت اہیا ۔ نند نندن پد سدا سنیہا

اودھو تمہیں دوش کولادے | یہ سب کبجا ناچ نچاوے

دوہا

لاکھن دیوا ایسے ہیں اودھو آس کی تھاہ | پھر ہم کو پاویں نہیں ڈاریں سندھو اتھاہ

سورٹھا

لا یو جو تن جوگ جو جوگن کے بیوگ تم | ہم تن بھر یو بیوگ بھیو ادھک کہ دُشرن سن

اُسی وقت رادھا پیاری بولی۔

کبت

جو ہر متھرا جاے بسے ہمرے جیہر پریت بنی رہی سوؤ
اودھو پرو ٹکھ دینو ہیں اور نیکے رہیں وہ مورت دوؤ
ہمرے ہی نام کی چھاپ پڑی اور انتر بیچ کہے نہیں کوؤ
رادھا کرشن بسے تو کہیں اور کبُری کرشن کہے نہیں کوؤ

اور گوپی بولی کہ اے اودھو اب تک ہم لوگوں کو شیام سندر کے آنے کی آسا بنی تھی اب تم نے یہ جوگ اور بیراگ کا سندیسا سُنا کر ہم کو نراس کر دیا ہم گنواریاں اہیریاں سوائے گورس بیچنے کے جوگ سادھنے کا حال کیا جانیں تم دیا کی راہ سے ہم کو ابلا اناتھ سمجھ کر شیام سُندر پران پیارے کے پاس لے چلو۔

دوہا

ادھر اُرن مرلی دھرے لوچن کمل بشال | کیوں بسرت اودھو ہمیں موہن مدن گوپال

کبت

اودھو تم سُگھر سکھاوٗت ہو نیکے جوگ ہوں تو گت چاہت نہ گاتی ابناشی کی
برہما کی اندر کی اُنپید رکی نہ چاہوں بھبوت تو کچھ ندھو دھنیش کی ذیش کی نہ پاشی کی
تن من نین مین پور رہے پیارے لال بال کہا جانیں گت سُشنکر اُداسی کی
ناسی لوک لاج برندابن کے نواسی سنگ میری مت داسی بھئی کانھ برجباسی کی

اودھو جی گوپیوں کے بچن سُن کر اپنے گیان کا ابھمان بھول کر اُن کو جواب نہ دے سکے

دوہا

جوگ کتھا جو تن کہی من ہی من پچھتاے | پریم بچن تنکے سُنت رہ گئے سیس نواے

سورٹھا

تب جانیو من مانہہ یہ سب گُن ہیں شیام کے | پیٹھو ہے برج مانہہ یاہی کارن کے لیے

اودھو جی نے پھر گیان کی راہ سے کہا کہ اے گوپیو جس طرح پانی پر لکیر کھینچ دینے سے بنی نہیں رہتی

اسی طرح سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹھا ہوتا ہے اس لیے تم لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی آنکھیں بند کر لے ہردے میں ایک کمل کے پھول پر چتربھجی روپ نارائن جی کا دھیان من لگا کر کرو تو اس پھول کے بیچ میں تم کو پرمیشور کا درشن ملے گا یہ بات سُن کر ایک گوپی بولی کہ اے اودھو جی جو نندلال جی روپ اور ریکھا نہیں رکھتے تھے تو جسودا جی نے اُن کو کس طرح جان کر پالنے میں جُھلایا اور کیوں کر اوکھل سے وہ باندھے گئے اور ہمارا گورس کس طرح چرا کر کھایا تمھارے جھوٹے گیان کو لے کر اوڑھیں یا بچھاویں تم اپنے اگیان سے ہم ابلا ناتھ کو جوگ اور بیراگ سکھلاتے ہو تم کو کچھ لاج نہیں آتی دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو ایک تو ہم آپ شیام سندر کے برہ میں بیاکل ہو رہی ہیں دوسرے تم اور ایسی ایسی جھوٹی باتیں سکھلا کر ہمارے گھاو پر نمک چھڑکتے ہو موہن پیارے نے اس طرح ہم لوگوں کو چھوڑ دیا جس طرح سانپ کیچل کو چھوڑ کر پھر اُس سے کچھ کام نہیں رکھتا دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو موہن پیارے نے راجہ بل اور اندر کے کوپ اور دیتیوں کے ہاتھ سے ہمارا پران بچا کر بہت لیلا کی تھی دیکھو انھوں نے پرم پرمیشور کا اوتار ہو کر راجہ کنس کی داسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات سُن کر ہم کو لاج آتی ہے۔

چوپائی

اودھو کہاں کنس کی داسی ۔ یہ سُن ہوت سکل برج ہانسی

دوہا

گاوت سب جگ گیت اب داسی کے کاج ۔ اودھو یہ اچنت مہا چیری پت برج راج

سورٹھا

ہمیں دیت بیراگ آپن داسی بس بھئے ۔ چتر چھوڑت آگ اودھو یہ اچرج بڑو

دوسری بولی کہ اے اودھو جو موہن پیارے کو کُبڑ بہت پیارا ہو تو ہم لوگ بھی کُبڑی بن کر متھرا میں چلیں اور اپنی ٹیڑھی چال دکھلا کر اُن کو پھر یہاں لے آویں جس میں کُبڑی اُن سے چھوٹے اے اودھو پھر کبھی ایسا دن ہو گا کہ موہن پیارے یہاں آ کر ہم لوگوں کا دُکھ دور کریں گے دوسری بولی کہ اب تو مجھ کو برندابن کے آنے کی آسا جاتی رہی کیونکہ ۔

دوہا

یہاں چرا وت تھے سدا نند دھر کی گاے ۔ وہاں جاے راجہ بھئے ماکھن پر ہو چُھدراے

دوسری بولی کہ اے اودھو جب موہن پیارے نے ہم لوگوں کو چھوڑ دیا تو اپنا نام گوپی ناتھ کیوں دھرایا اور جب اُنھوں نے کُبڑی سے پریت کی تب پھر جگ دکھانے کے واسطے چٹھی اور سندیسا بھیج کر ہمارے ہردے کی دبی دبائی آگ کیوں سلگاتے ہیں ۔

سورٹھا اودھو کیھو جائے اب ہوں چیری کو پتی ۔ یہ دُکھ سہو نہ جاے سوت کہاوت کوبری

اے اودھو تم اتنی بات میری طرف سے کبُجا سے ضرور کہنا کہ شیام سندر کی نئی پریت تو موہت ہوئی تو اُن کو کٹھورتائی کا حال بھی ذرا جی لگا کر سُن رکھ۔

کبت

جا کی کوکھ جائیو تا کو قید کروا ئے آیو دھائے کرماری ناری نٹھر مُرار ہیں
جیتی برجناری تیتی بل بل ماریں اَنل ہون ماری جو آبل ہیں تاہ مار ہین
سُن ری لے چیری میں تو تیری سوں کہت ہوں تے تو ہرس نین آنسو دھاریں
ڑپے ہیں شکاری کچھ انھیں نا سنبھاری نار مار بے کو توُل کنھیا تر و ارہیں

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جی ہم لوگ اپنا دُکھ تم سے کہاں تک کہیں جو وہ پہلے سے بسدیو اور دیو کی کے پاس رہ کر یہاں نہ آتے تو ہم لوگوں کو کیوں اتنا دُکھ اُٹھانا پڑتا۔

چوپائی

کرکے ایسی پریت کنھائی ۔ اب چت دھری ہماٹھرائی
جب سے برج تج گئے بہاری ۔ تب سے ایسی دشا ہماری

اے اودھو اُسی دن سے ہمارا کھانا پینا چھوٹ گیا دِن بھر اُن کے آنے کا راستہ دیکھتے اور رات بھر تارے گنتے بیت کر سوائے چرچا اور دھیان اُس موہنی مورت کے دوسری بات ہم کو اچھی نہیں لگتی ایسے جینے سے ہم سب مرجائیں تو اچھا تھا۔

دوہا

کہاں لگ کہیے بج بتھا اَدھر کی نٹھرائے ۔ تار پر لائے جوگ تم ابلن کرن سہائے

سورٹھہ

کٹھن برہ کی پیر جیہ بیاپے سو جان ہے ۔ کیوں دھریے من دھیر سُن کے بچن بھیاونے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو پہلے اکرور آکر شیام سُندر کو یہاں سے متھرا میں لے گیا اُن کے برہ میں ہم لوگوں کی یہ گت ہوئی اب تم سگُن روپ کی پریت چھڑا کر نرگُن کا دھیان کرنا ہم کو اس طرح سکھاتے ہو جس طرح کوئی آدمی بھوکھے کے آگے سے بھوجن کی تھالی چھین کر اُسی سے کہے کہ دھیان میں بھوجن کرو جو شیام سندر کو گیان ہی سکھلاتا تھا تو کس واسطے آدھی رات کو بنسی بجا کر ہم لوگوں کو گھر سے بُلا کر اور راس بلاس کر کے ہم لوگوں کا تن من ہر لیا اب متھرا میں جا کر گیانی ہوئے ہیں جب کہ تمھاری اور شیام سندر کی ایک صلاح ہے تو ہماری ایسی کیوں کہو گے۔

دوہا

من کی من ہی میں رہی کہیے کہا بچار ۔ ہم گنہار جت تے تہیں اُت نے آئی ادھار

سورٹھہ

جانت ہے سب کوئے جیسی ہر ہم سے کری		ہم سہہ لینھو سوئے پاویں گے اپنو کیو	

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو شاستر کے موافق گرو اپنے چیلے کے کان میں منتر اُپدیش کرتے ہیں دوسرے سے منتر نہیں کہلا بھیجتے جو اُن کو ہم لوگوں سے جوگ سدھوانا ہے تو آپ یہاں آکر بندرابن کے کنجوں میں گیان سکھلاویں۔

دوہا

تب کھیلت سوگند دے راکھیو کچھ نہ بچائے		اب سکھیو یہ جوگ کہاں اودھو کہیو جائے	

سورٹھہ

ہم کو نرگن گیان جہاں سوار تھ تہاں سگن ہے		لکھ پٹھیو تربان چائیں شہد لگائے کے	

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جن گوپیوں کے بالوں میں شیام سندر اپنے ہاتھ سے پھلیل ڈال کر پھولوں سے سر گوندھتے تھے اور بہت اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کے بدن میں عطر لگاتے تھے اُنہیں گوپیوں کے بدن میں بھسم لگانے اور سر پر جٹا رکھنے اور جوگ سادھنے کے واسطے کہلا بھیجا ہے اور جن کانوں میں اپنے ہاتھ سے جڑاؤ کرن پھول اور بالیاں اور پتے سونے کے پہنا کر خوش ہوتے تھے اُنھیں کانوں میں اب ماٹی کے مُدرے ڈالنے کو کہا ہے اور جس بدن پر ہم لوگوں کو گوٹا کناری لگی ہوئی ساریاں پہناتے تھے اُسی بدن پر گیروا کپڑا پہننے کے واسطے کہا ہے اور جس گلے میں شیام سندر اپنا ہاتھ ڈال کر گلے لگاتے تھے اب اُسی گلے میں سیلی ڈالنے کی اگیا دی ہے یہ کون نیاؤ کرتے ہیں۔

دوہا

وہی گوکل وہی کنج بن وہی سکھا وہی ٹھور		اک اودھو برج راج بن بھئے اور سے اور	

کبت

یاہی کنج کنجن تر گنجت بھونر بھیر یاہی کنج کنجن ترب سر دُھنت ہیں
یاہی رستاتے کری رس کی رسیلی باتیں یاہی رستاتے اب گن گن گنت ہیں
عالم بہاری بن ہر دے اجیت بھئے اے ہوئی ہت کہت کیسے بنت ہیں
جیئی کاہنسندن نینن کے تارے ہتے تنی کاہنکانن کہانی اب سنت ہیں

دوسری سکھی نے کہا کہ۔

کبت

بہر بے کو کنٹھا اور بھسم رمایبے کو کانن کے کنڈل کی ٹوپیاں بناویں گی
ہاتھ میں کمنڈل اور کھپّر بھرائبے کو آدیش کر سنگیاں بجاویں گی

رودھ دیکھی کبجا کو سِدھ دیکھی گوپن کو پھریں گی دوار دوار الکھ کر جگا وین گی
ایک بات اودھو من میں بچار دیکھو ایتی رجبالا مرگ چھالا کہاں پاویں گی

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جس طرح ٹھگ لوگ پہلے مسافر کے ساتھ لگ کر بڑی پریت اور آدھنتائی کر کے پیچھے سے مال اُس کا لوٹ لے جاتے ہیں اسی طرح موہن پیارے نے پہلے ہم لوگوں سے پریت لگا کر تن من ہمارا ہر لیا اب جوگ اور بیراگ کی چھری مار کر ہمارا پران لیا چاہتے ہیں۔

دوہا

ہر ہم سے ایسی کری کپٹ پریت بستار	لکھ سے کچھ نہیں کہ سکیں سمجھت بارمبار

اور گوپی بولی کہ اے اودھو ایک تو شام سندر پہلے سے بڑے نردئی تھے اور اب تم ایسے کٹھور سکھا اُن کو ملے تو پھر کس واسطے وہ ایسا سندیسا نہ بھیجیں اور تم جو ہم لوگوں کو گیان بگیان اور جوگ سادھنے کو کہتے ہو سو ہم کو اِن باتوں سے کیا کام ہے یہ کرم جوگیوں کو چاہیے اور یہ جو تم نے کہا کہ سب کے بدن میں اُنھیں کا پرکاش رہتا ہے اِس کارن تم بھی وہی ہو تو جس طرح شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ اپنی اُنگلی پر اُٹھا لیا تھا اُسی طرح تم بھی وہ پہاڑ اُٹھا کر مُرلی بجاؤ جبکہ تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر کس طرح تم کو اُن کے برابر جان کر تمھارا اُپدیش سچ مانیں اِس سے ہم لوگ اچھی طرح جانتی ہیں کہ اُن کے برابر دوسرا کوئی نہیں ہے تم کس لیے جھوٹھ کہہ کر ہم لوگوں کو دھوکا دیتے ہو جو تم سے ہو سکے تو اس چت چور کو یہاں لو لاؤ ہمارا ہردے اُس موہنی مورت کے پریم سے بھر رہا ہے دوسری چیز جوگ اور گیان کی وہاں نہیں سما سکتی اِس لیے ہم لوگوں سے جوگ اور بیراگ نہیں سادھا جائے گا یہ چٹھی جیسے تم لے آئے ہو اُنھیں کو جا کر پھیر دو وہی جوگ اور بیراگ سادھ کر یہ سب کبجا ادی کو پڑھاویں جس میں اُن کی سوبھا ہو جس طرح اندھے کو آئینہ دیکھنے اور بُخار کے روگی کو بھوجن کرنے سے کچھ سُکھ اور گن نہیں ہوتا اسی طرح ہم استریوں کو جوگ سکھانے اور بیراگ اُپجانے سے تمھارا کام کچھ نہیں نکلے گا۔

سورٹھا

دیکھ موڑھ چت لائے کہاں پربارتھ کہاں برہ	راج روگ کف جائے تاہ کھوات ہووہی

اور گوپی بولی کہ اے اودھو پہلے برجناریوں کی دشا دیکھ لو تب اُن کو جوگ اور بیراگ سکھاؤ جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی پانی پر کا پھینا پکڑنے سے بچ نہیں سکتا اسی طرح ہم لوگوں کو جو اُس موہنی مورت کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تمھارا گیان اُپدیش کچھ سہارا نہیں دے سکتا۔

دوہا	ہم برہن برہا جری تم مت جارو انگ	سکھ تو تب ہی پائے ہیں جب تا جیں ہر سنگ

کبت

آیو آیو بھیّو اودھو اب برج منڈل میں راگ میں کر اگ جوگ ریت کہ سنایو ہے
جھولی جھنڈا گودری او بھسم مدرا کا تن میں ہاتھن میں کھپر یہ سوانگ لے دکھایو ہے

سنجم نیم دھیان دھارنا ڈرھاوت ہو برہم کو پرکاش رس راس در سایو ہے
کبری پے ٹرھ آیو بید کو ٹرھائے آیو رتھ چڑھ آیو انرتھ گرڈھلا یو ہے

دوسری سکھی بولی کہ اے اودھو تم جوگ اور گیان کی گٹھری باندھ کر متھرا سے جو اپنے سر دھر یہاں لائے ہو سو برجباسیوں کو جوگ اور گیان لینے کی اچھا نہیں ہے تم یہ گٹھری کاشی میں لے جا کر وہاں کے لوگوں کو جو مکت کی چاہنا بہت رکھتے ہیں دیو۔

چوپائی

کیا ہم کریں مکت سے روکھی		ابلا شیام سنگ کی بھوکی

جس طرح پیاسا آدمی جبتک پیٹ بھر پانی نہیں پیتا تب تک اُس کی پیاس اُوس چاٹنے سے نہیں جاتی اسی طرح بنا دیکھے موہن پیارے کے ہمارے آنکھ کی تپن نہیں مٹتی۔

چوپائی

پھر وہ روپ پرکٹ جب دیکھیں		جیون جنم سپھل تب لیکھیں

اے اودھو جبکہ یہ ایک من ہمارا شیام سندر کے چرنوں میں اٹک رہا تب جوگ اور بیراگ کون سادھے میں تم کو موہن پیارے کا بھگت جانتی تھی لیکن تمھارے گیان سکھلانے سے جو تم سگن روپ کی لیلا چھوڑ کر نرگن روپ اور آکاش اور پاتال کا حال مجھ کو دکھلاتے ہو جان پڑا کہ تم کو شری کرشن جی کی کچھ بھگت اور پریت نہیں ہے۔

چوپائی

اودھو ہر میں ایش ہمارے		سو اب کیسے جات بسارے

دوہا

جوگ دیجیے تے تنھیں جن کے من دش بیس		کت ڈارت نرگن یہاں اودھو بیچ میں کھیس
جوگ کتھا اب مت کہو اودھو بار مبار		بھجے اور نند نند تج دا کو ہے دھرکار

جس طرح ہاتھی کمل کی ڈنڈی میں نہیں باندھا جاتا اسی طرح سمدر روپی ہمارا برہ تمھارے چنگاری روپ گیان سے سوکھا نہیں جاسکتا دیکھو جہاں چھ مہینے کی رات راس بلاس میں شیام سندر کے ساتھ پل بھر معلوم ہوئی تھی وہاں اب ایک ساعت اُن کے بجوگ میں جگ کے برابر کٹتی ہے ہم سے وے برندابن میں پھر آنے کو کہہ گئے تھے اُسی آسا پر جیتی ہوں۔

چوپائی

اودھو ہر دے کٹھور ہمارے		پھٹے نہ بچھرت نند دلارے

اے اودھو ہم سے مچھلیوں کو اچھا سمجھنا چاہئے جو پانی سے الگ ہوتی ہی اپنا پران چھوڑ دیتی ہیں۔

دوہا

کہاں لگ کہیے آپنی اودھو تم سے چوک — شیام برہ تن جرت ہے سنت نہ کوئی کوک

سورٹھا

اودھو کہیو جاے موہن مدن گوپال سوں — نین دیکھیں آئے ایک بار برج کی دشا

اسی طرح بہت باتیں کہہ کر گوپیوں نے اپنے آنسوؤں سے اودھو کے چرن دھوئے اور بلاپ کر کے کہنے لگیں کہ اے شیام سندر اب تمھارے بجوگ کا دُکھ ہم سے سہا نہیں جاتا اس لیے اپنی موہنی مورت دکھلا کر ہمارا دُکھ ہرو نہیں تو ہم لوگوں کا پران ہی ہے تو آشا دکھ دائی ہوتی ہے اور نراش ہو جانے سے سوچ نٹ جاتا ہے ایسا کہکر گوپیوں نے اودھوجی کا ہاتھ پکڑ لیا اور سب استھان راس منڈل اور لیلا کرنے شیام سندر کے اُن کو دکھلا کر بولیں کہ اے اودھو یہ سب استھان دیکھ کر ہم کو ایک ساعت وہ موہنی مورت نہیں بھولتی تم اتنا سندیسا ہمارا بنتی کر کے موہن پیارے سے کہدینا کہ تمھارے برہ ساگر کی لہر سے گھر روپی بدن ہمارا گرا چاہتا ہے جلدی آکر بچاؤ۔

دوہا

تم تو مہا پربین ہو کہیں کہا سمجھاے — ماکھن پربھو سے سبن کی بنتی کہیو جاے

جب یہ سندیسا کہتی ہوئی سب برجبالا بورچوں کی طرح بیہوش ہو گئیں تب اودھو یہ حال دیکھتے ہی اُن کو ڈنڈوت کر کے بولے کہ اے گوپیو منکھ تن پانے کا پھل تمھیں کو ملا ہے جو آٹھوں پہر اُس پرمیشور آد پرش کی یاد جس کے چرنوں کا دھیان برہما دک دیوتا اپنے ہردے میں رکھتے ہیں کرتی ہو تمھاری برابری کوئی نہیں کر سکتا ہے بید اور شاستر میں استری کو بُرا کہتے ہیں لیکن تمھارا گیان دیوتوں سے بھی بڑھ کر ہے بیکنٹھ ناتھ جتنی پریت تم لوگوں سے رکھتے ہیں اتنی پریت لچھمی جی سے بھی نہیں رکھتے۔

دوہا

مہا بدھ سُکھ تم کو دیو برند ابن کے ماںہ — سپنے ہو میں لچھمی وہ سُکھ پاوت نانہ

اے گوپیو جو پرمیشور مجھ کو ایک کا بھی جنم دیتے تو بہت اچھی بات ہوتی اب میں برچھ آدک کا جنم لے کر یہاں رہنا چاہتا ہوں جس میں تمھارے چرنوں کی دھور میرے سر پر چڑھا کرے تمھارا پریم دیکھ کر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے ہیں میری کیا سامرتھ ہے جو تمھاری استت کر سکوں جس طرح شری کرشن جی کو پرمیشور کے برابر جانتا ہوں اسی طرح تم لوگوں کو بھی سمجھ کر اُن سے الگ نہیں سمجھتا جو پدوی برہما دک دیوتا بڑی محنت سے پاتے ہیں وہ تم لوگوں نے سہج میں پائی ہے اس لیے تم کو اُنھیں کا روپ سمجھنا چاہیئے

دوہا

مہا دھن تم گوپکا دھن تمھارو نیم — ان پر بھر گوپال سے بارھو جن کو پریم

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اس بات میں کچھ سندیہ نہیں ہے کہ جو آدمی من اپنا
پریم پوربک پرمیشور میں لگاتا ہے وہ اُنھیں کا روپ ہو جاتا ہے دیکھو گوپیاں براہمن اور چھتری کے
کل میں نہ ہو کر کبھی اُنھوں نے بید اور پُران نہیں سنا اور کسی تیرتھ کا اسنان نہ کر کے کبھی جپ اور تپ
بھی نہیں کیا کیول شری کرشن جی کے چرنوں میں پریت رکھنے سے اتنی بڑی پدوی کو پہونچیں جس طرح بڑا ڈھیر
روئی اور لکڑی کا آگ کی ایک چنگاری سے جل جاتا ہے اُسی طرح اودھو جی کا گیان گوپیوں کے پریم کے آگے سب
جاتا رہا تب اودھو جی بار بار سر اپنا گوپیوں کے چرنوں پر دھر کر کہنے لگے کہ میں تمھارے درشن سے کرتارتھ ہو گیا آدمی ایک
ساعت شری کرشن جی کا سمرن کرنے سے مُکت ہو جاتا ہے تم لوگ تو آٹھوں پہر اُنکی یاد اور دھیان میں رہتی ہو میں تم کو
گیان سکھلانے آیا تھا سو اب تم سے پریم اور بھکت سیکھ چلا مجھ کو اپنا داس سمجھ کر میری سدھ کرتی رہنا اے راجہ پریچھت
اُس وقت اودھو جی پریم میں ڈوب کر برج بھوم پر لوٹنے لگے اور برندابن کے درختوں سے گلے مل کر
کہنے لگے کہ تم سب درخت اور پشُو پنچھی آدک کا بڑا بھاگ ہے کہ تم نے یہاں جنم پایا جن پر برھم پرمیشور کا
درشن شری برھما جی اور شری مہادیو جی کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اُن پرمیشور نے برج بھوم میں
آکر تم لوگوں کو بال لیلا کا سُکھ دکھلا کر اپنا درشن دیا اسی طرح اودھو جی گوپیوں کے ساتھ جہاں جہاں
شری کرشن جی نے لیلا کی تھی وہاں وہاں پر دو دو چار چار دن ہر چرچا میں مگن رہے

دوہا

اودھو من آنند اتِ لکھ کے پریم بلاس
آیا تھا ون دوسے کو بیت گئے کھٹ ماس

سورٹھا

تب اپجیو من سوچ بچن کرشن کے یاد کر
من میں بھیو سکوچ شیام بلایو بیگ ہونہ

یہ سن کر گوپیوں نے کہا کہ اے اودھو جی تم نے ہمارے بھلے کے واسطے گیان اُپدیش کیا اور ہم لوگوں
نے پریم بس ہو کر تم کو دربچن کہا بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ دیا کرتے آئے ہیں اس لیے ہمارا اپرادھ چھما
کر کے کوئی ایسی تدبیر کرنا جس میں موہن پیارے ہم کو اپنا درشن دیں ہم لوگوں کا حال تم اپنی آنکھ سے
دیکھتے جاتے ہو جیسا مناسب جاننا ویسا کرنا اور یہ بھی موہن پیارے سے کہدینا کہ ہمارا اپرادھ چھما
کر کے بانہہ گہے کی لاج رکھیں۔

دوہا

پربھو درشن پت دین ہت یہی ہماری آس
کبھوں درش دکھائے کے ہریں لوچن پیاس

یہ کہکر جب شری رادھا آدک گوپیاں اودھو جی کو بڑے پریم سے اپنے گھر لے گئیں تب اودھو جی
نے بھی اُنکا سچا پریم بیکنٹھ ناتھ میں دیکھ کر اُن کے گھر بھوجن کیا اسوقت گوپیاں بولیں کہ اے اودھو جی
تم وہاں جا کر شیام سندر سے کہنا کہ آگے تم دیا کی راہ سے ہمارا ہاتھ پکڑ کر برندابن کی کنجوں میں لیے پھرتے تھے

اب راج گدّی پاکر کبجا کے کہنے سے ہم کو جوگ اور بیراگ لکھ بھیجا ہے ہم لوگ آج تک گرگھ بھی نہیں ہوئی ہیں جوگ اور گیان کا حال کیا جانیں ۔

چوپائی

اُن سے بالاپن کی پریت	جانیں کہا جوگ کی ریت
اودھو یوں کہیو سمجھائے	پران جات ہیں راکھو آئے

سورٹھہ

ایسے کہہ برج بام ہمیں لاسا گرگن	اودھو کر پرنام آئے جسومت نند پے

پھر اودھوجی نے نند اور جسوداجی سے کہا کہ تم سب برجباسی دھن ہو کہ تم لوگی ناتھ نے تمکو بال لیلا کا سکھ دکھلایا اور میں بھی تم لوگوں کا بڑا پریم دیکھ کر اتنے دن یہاں رہا اب مجھ کو بدا کرو تو وہاں جا کر تمہارا سندیسا موہن پیارے سے کہوں یہ بات سنتے ہی جسوداجی نے ماکھن اور گھی اور مٹھائی آدک بہت سا سامان شیام اور بلرام کے واسطے دیکر کہا کہ اے اودھو تم دیوکی بہن سے کہنا کہ میرے کنہیا اور بل بھیا کو پھسلا کر وہاں رکھ نہ چھوڑیں جلدی یہاں بھیجدیں میں اُنکے بنا دیکھے دن رات بیاکل رہتی ہوں اور موہن پیارے کو بہت بہت آسیس دے کر یہ کہدینا کہ تمہارے بنا جسودا دُکھ پاتی ہے۔

چوپائی

اتنی دیا ماتا پر کیجئے	ایک بار پھر درشن دیجئے

سورٹھہ

دئی جسومت ماتے مُرلی للت گوپال کی	اودھو دیجو جاے پیاری یہ اتلال کو

نندجی نے کہا کہ اے اودھوجی تم آپ بدھمان ہو کر یہاں کا سب حال جانتے ہو اور بہت میں کیا کہوں لیکن میری طرف سے اتنا موہن پیارے انترجامی سے کہدینا کہ ایک بار اپنا درشن دیکر برجباسیوں کا دکھ ہریں۔

دوہا

مات جسودا نندجی تنک دھرت نہیں دھیر	کہت سندیسا شیام کو بھرت نین میں نیر
نند دوھنی بھر دئی کہیو نین بھر نیر	دادھوری کو دودھ ہے جو بھاوت بل بیر

جب اتنا سندیسا کہہ کر جسودا اور نندجی رونے لگے اور اودھوجی اُن کو دھیرج دے کر دہنی جی کو ساتھ لیکر وہاں سے چلے تب سب گوال بال اور گوپیوں نے رام اور کرشن کے واسطے بہت طرح کی چیزیں دیکر گیان کی راہ سے کہا کہ اے اودھوجی ہماری طرف سے دونوں بھائیوں سے ہاتھ جوڑ کر اتنا سندیسا کہدینا کہ آٹھوں پہر پران ہمارا تمہارے چرنوں میں لگا رہتا ہے دیال ہو کر ایسا بردان دیجئے کہ جنم جنمانتر ہمارے

ہر دے سے تمھارا دھیان نہ چھوٹے یہ سُن کر اودھو جی بولے کہ اے برجباسیوں تم کو ایسی سچی پریت اور بھکت پرمیشور کی ہے کہ سنساری لوگ تمھارا نام لینے سے اور درشن کرنے سے بھوساگر پار اُتر جائیں گے تمھاری مکت ہونے میں کچھ سندیہہ نہیں ہے تم لوگ جیون مُکت ہو جب اسی طرح اودھو جی سب چھوٹے اور بڑوں کو سمجھا سے بجھا سے آسا بھروسا دے کر متھرا میں پہونچے اور موہن پیارے کو ڈنڈوت کر کے مُرلی وغیرہ سب سامان اُن کے سامنے رکھدیا تب شیام اور بلرام اُن کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور بڑے پریم سے گلے مل کر کہا کہ اے اودھو تم نے برندابن میں بہت دن لگائے کہو سب برجباسی خوش ہو کر کبھی ہماری یاد کرتے ہیں یا نہیں۔

چوپائی

نند بابا اور جسمت مائی	کہو کون بدھ دیکھو جائی
بست پران میرے میں جن کے	کیسے دن بیتت ہیں تنکے
کہو دشا برج گوپن کیری	جن کو پریت نرنتر میری
اودھو کہت رہی برج باتا	بھئے پریم بس پُلکت گاتا

یہ سنتے ہی اودھو جی نے شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ برندابن کی مہما اور برجباسیوں کا پریم مجھ سے کہا نہیں جاتا آپ نے بڑی دیا کر کے مجھ کو برندابن میں بھیجا اُن کا درشن پا کر کرتارتھ ہو آیا سب گوپی اور گوال آٹھوں پہر آپ ہی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر کیول آودھ کی آسا پر جیتے ہیں اے دینا ناتھ جب میں شام کے وقت برندابن کے پاس پہونچا تب گوال بال دور سے میرا رتھ دیکھتے ہی آپ کو سمجھ کر (یعنی شری کرشن جی کو جانکر) میرے پاس دوڑے آئے جب کہ مجھ کو رتھ پر بیٹھے دیکھا تب آنکھوں میں آنسو بھر کر چُپ ہو رہے اور جسودا تمھارے برہ میں آٹھوں پہر یہی پچھتاتی ہے کہ میں نے شیام سندر تِرلوکی ناتھ کو نہیں پہچان کر اوکھل سے باندھ دیا تھا اب من ہرن پیارے بنا سب برج سونا ہو گیا ہے۔

چوپائی

دشرتھ پران تجے ست لاگی	میں دیکھت ہی رہی ابھاگی

دوہا

جدپ میں بودھیوں بہت تم بن کچھ نہ سہات	اُن کی دشا بلوک موہنہ جگ سم بیتی رات

جب میں پرات کال جمنا کنارے اسنان کرنے گیا تب ادھا آدک گوپیوں نے مجھکو تمھارا سیوک سمجھتے ہی بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر تمھاری کشل پوچھی اور میں نے تمھاری چٹھی سنا کر اُن کو گیان اور جوگ اچھی طرح سمجھایا لیکن اُنھوں نے میرا کہنا ایک نہ مان کر کُبجا کو سب دوش لگایا اور سب برجبالا تمھارے پریم میں ڈوب کر اس طرح برہوں کی طرح رونے لگیں کہ سب گیان اور جوگ میرا اُن کے سامنے بھول گیا اور میں نے پریم اور بھکت اُن سے پائی۔

دوہا

کہی ایک ہی بات اُن میٹ بید بدھ نیت ۔ گوپ بھیس بج سانورے رہیں لشوبھر جیت

سورٹھا

نہیں سکھیں کچھ گیان جو بدھ جاسے سکھاؤ نے ۔ تم ہو بڑے سُجان وہاں جاؤ تو جان ہو

جس طرح ہرن اپنے غول سے الگ ہو کر چوکڑی بھول جاتا ہے اسی طرح اُن کا پریم دیکھ کر میرے گیان کا ابھمان ٹوٹ گیا میں نے چھ مہینے رہ کر وہاں کا حال دیکھا سب برندابن باسیوں کو تمھارے دھیان اور چرچا میں لین پایا وہاں جانے سے میں اُن کی طرح ہو کر یہاں کا آنا بھول گیا اے باسدیو مہاراج آپ نے کس واسطے ایسی کٹھورتائی اُن سے کی ہے آپ کی مایا کو سوائے آپ کے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا۔

دوہا

اگم کہت بس بھگت کے پورن سب سکھ ساج ۔ کر سندرشٹ برج دیکھیے بانہہ گہے کی لاج

سورٹھا

بہت دُکھت تن چھین برجباسی تم بر لابس ۔ تم تن من ہر لین رٹت چاتکی سم سے

اے مہا پربھو شری رادھا جی کی دشا آپ سے کیا کہوں وہ سب سنگار چھوڑ کر میلی دھوتی پہنے ہوئے دن رات آپ کے برہ میں رویا کرتی ہیں اور ایسی دُبلی ہو گئی ہیں کہ پہچانی نہیں جاتی ہیں اور بوروں کی طرح کبھی شری کرشن شری کرشن پکار کر زمین ناخن سے کھودتی ہیں اُن کے گھر والے بہت طرح سے اُن کو سمجھاتے ہیں لیکن کسی کا کہنا اُن کو اثر نہیں کرتا اُن کے پران نکل جانے میں کچھ سندیہ نہیں ہے لیکن تم جو کہ آئے ہو کہ ہم پھر آویں گے اُسی امید پر اب تک وہ جیتی ہیں ۔

چوپائی

اپرج موہنہ بڑو یہ آوے ۔ پر بھو تم کو یہ کیسے بھاوے
کرنامے پربھ انترجامی ۔ بھگتن ہت دھاریو تن سوامی
بیگ کرپا کر درشن دیجیے ۔ برج جن مرت جلا سب لیجیے

دوہا

یہ مرلی دے بلکھ کے کہیو جسومت مائے ۔ ایک بار ہت نند کے درس دکھاؤ آئے

سورٹھا

جن گوؤں کو شیام آپ چراوت پریت کر ۔ بہُر نہ آئیں دھام بڑری کنجن میں پھرت

اے دینہ دیال میں بہت کہاں تک کہوں آپ انترجامی ہیں سب کے من کی جانتے ہیں جب یہ بات سُن کر شیام سُندر کو برجباسیوں کی پریت یاد آئی تب آنکھوں سے آنسو بہا کر رونے لگے ۔

دوہا

برجباسن کے پریم میں ماکھن پر بوبل بیر ۔ بھرت اُساس اداس چت موچت نین نیر

مُرلی منوہر نے مُرلی کو اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور آنکھیں بند کر کے برجباسیوں کے دھیان میں ڈوب گئے پھر برج کا نام لے کر ٹھنڈی سانس لیتے اور پیتامبر سے آنسو پونچھتے ہوئے بولے کہ اے اودھو تم اچھی طرح سب کو گیان سکھا آئے۔

چوپائی

من میں پُربھ یوں کیو بچارا ۔ برج بھگتن مم روپ ادھارا
میری مکت بڑی بندھ جوئی ۔ سو برجباسی لیست نہ کوئی
تاسے جو جاکے من بھاوے ۔ سوئی مونہہ کرت بن آوے
بھکت ادھین سو پران ہمارے ۔ برجباسی موکو اَت پیارے
سدا بست یاتے برج ماہیں ۔ اُن سم اور مونہہ وہت ناہیں

دوہا

من کر ہر برج میں رہے مل برجباسن ساتھ ۔ تن دھر دیوں کاج ہت بھئے دوارکا ناتھ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرکھیت اُس وقت برھما جی نے نارد جی سے کہا کہ دیکھو جس پربرھم پرمیشور کا درشن شیوجی کو بھی دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا وہی ترلوکی ناتھ برجباریوں کے واسطے روتے ہیں بید کی رچاوں سے آکر گوپیوں کا جنم پایا تھا۔

دوہا برسیں اُن کے چرن رج برندابن کے ماںہہ ۔ سو دُگت اُن کی لہیں یا میں سنشے ناںہہ

اے راجہ اُن لوگوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو لوگ برندابن کی رج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں جب برج کا حال سُن کر شیام اور بلرام اُداس ہو گئے تب اودھو جی شیام سندر سے بدا ہو کر بسدیو اور دیوکی جی کے پاس آئے اور نند اور جسودا جی کا سندیسا اُن سے کہہ کر اپنے گھر گئے اور روہنی جی شیام اور بلرام جی سے مل کر راج مندر میں گئیں اور رام اور کرشن نے اُس دودھ اور ماکھن آدکو جو نند اور جسودا جی نے بھیجا تھا بڑے پریم سے کھایا اور اودھو جی کو بھی اس میں سے بھجوا دیا۔

ادھیائے اڑتالیسواں ۴۸

جانا شیام سُندر کا کُبجا اور اکرور کے گھر پر

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھیت جس دن سے مُرلی منوہر نے کُبجا کے گھر جانے کا اقرار کیا تھا

اُس دن سے وہ ہر روز پھولوں کی سیجیا بچھا کر موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی ایک دن شیام سُندر بھگت تبسل انتر جامی نے اُس کا پریم دیکھ کر بچار کیا کہ ہم نے کُبجا سے کہا تھا کہ ہم کنس کو مار کر تیرے گھر آویں گے سو ابھی تک وہ بات پوری نہیں کی اس لیے وہاں جانا ضرور ہے ایسا بچارتے ہی اودھوجی کو ساتھ لے کر کبجا کے گھر پر گئے ۔

چوپائی

جب کبجا جا نیو ہر آئے	پیتامبر پا نوڑے بچھائے
ات آنند گئی اُٹھ آ کے	پورب جنم پُنیہ سب جاگے

جب شری کرشن جی سورج سے زیادہ تیجوان روپ بنائے ہوئے کبجا کے گھر گئے تب وہ رتن جٹت مندر اُن کے پرکاش سے جگمگانے لگا اور کُبجا نے بڑی بھگت اور پریت سے شری کرسن جی کو جڑاؤ چوکی پر بٹھالا اور اودھوجی کو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا اور کُبجا کمل روپی چرن موہن پیارے کو اپنی گود میں لیکر بڑے پریم سے دابنے لگی ۔

دوہا

آس پاس سب ساج کے مہاراج کے کاج	آنند سے من میں کہے دھن بھاگ ہیں آج

پھر کُبجا نے شری کرشن جی کا چرن اپنے ہاتھ سے دھوکر چرنامرت لیا اور بہت اچھے گہنے اور کپڑے جو بنوا رکھے تھے وہ اُن کو پہنا کر عطر اور چندن اُن کے بدن میں مل دیا اور چھپن پرکار کے بھجن اُنکو کھلا کر آچمن کرا کے پان اور الاچی سامنے رکھا پھر اپنے رتن جٹت شیش محل میں پھولوں کی سیجیا پر شری کرشن جی کو لے جا کر بٹھالا ۔

دوہا

پھر کُبجا اسنان کر پہر پوشیہ شرنگ	رتن جٹت بھوشن سجے نکھ سکھ لو سب انگ

جب وہ سولھوں سنگار کر کے بڑے پریم سے شیام سندر کے پاس آئی تب آنند کند برج چند سب کا منورتھ پورا کرنے والے نے کُبجا کا ہاتھ پریت کے ساتھ پکڑ کر اپنی سیجیا پر بیٹھالا اور اسکی اچھا پوری کر کے لوک اور پرلوک دونوں جگہ کا سُکھ دیا ۔

دوہا

ٹیڑھی سے سیدھی کری دیو روپ ابھرام	داسی سے رانی بھئی پوجے سب من کام

اے راجہ دیکھو جس پدوی کو جوگی اور رکھیشور لوگ بڑے تپ اور جپ کرنے سے بھی جلدی نہیں پا سکتے اُس پھل کو کُبجا نے ایک دن کے چندن لگانے سے سہج میں پایا جو لوگ ہمیشہ بدھ پوربک نارائن جی کا پوجن کرتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسی پدوی ملے گی اپنا منورتھ پانے کے بعد کُبجا نے شیام سندر سے ہاتھ جوڑ کر

کہاکہ اے تر لوکی ناتھ تمھاری موہنی مورت کے دیکھنے کی آسا مجھکو بنی رہتی ہے اس واسطے میں چاہتی ہوں کہ آپ کچھ دن یہاں رہ کر مجھے سکھ دیجیے شیام سندر بولے کہ تو دھیرج دھر جب تو ہم کو یاد کریگی تب ہم تیرے پاس آیا کریں گے۔

چوپائی

بھئے لاج بس نین نوائے	پھر اُٹھ اودھو کے ڈھنگ آئے

جبکہ موہن پیارے اودھوجی سمیت اپنے گھر پر آئے تب متھرا باسیوں نے یہ حال سُن کر کبُجا کے بھاگ کی بڑائی کی۔

چوپائی

دھن دھن کرشن پریت کرائی	دھن دھن کبُجا ہر کی رانی
مانت ایک بھگت سے پریتی	سدا رہے ہر کی یہ ریتی
دھن دھن بھون جہاں ہر آیو	دھن دھن چندن انگ لگایو

پھر ایک دن شری کرشن جی نے اودھوجی سے کہاکہ تم استری کی بھکت تو دیکھ چلے اب چلو تم کو ایک پُرش کا پریم دکھلادیں یہ کہہ کر موہن پیارے بلرام جی سے بولے کہ اے بھائی ہم نے اکرورجی کے گھر جانے کے واسطے اقرار کیا تھا سو آج تک نہیں گئے اب وہاں چل کر اکرورجی کو ہستنا پور بھیجکر دھرتراشٹر آدک اپنے بھائیوں کی خبر منگانا چاہیئے یہ کہہ کر شری کرشن جی بلدیوجی اور اودھوجی کو ساتھ لیکر اکرورجی کے گھر گئے اُن کو دیکھتے ہی اکرورجی نے آگے سے آکر اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ دیا اور شیام سُندر نے سر اُن کا اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا پھر اکرورجی اپنا بھاگ اُدے سمجھ کر بڑی بھکت اور پریم سے شیام اور بلرام اور اودھو کو گھر کے بھیتر لے گئے اور دونوں بھائیوں کو جڑاؤ سنگاسن پر بٹھال کر اُن کے چرن دھوئے اور اپنی استری سمیت اُن کا چرنامرت لے کر بدھ پوربک پوجا کی اور سگندھ پھیلنے کے واسطے اگر آدک اپنے گھر میں جلایا اور چھپّن پرکار کے بنجن سونے کی تھالیوں میں لاکر اُن کے سامنے رکھا جب شیام سندر نے اکرورجی کی بھکت اور پریت سچّی دیکھ کر بلرام جی اور اودھوجی سمیت آنند پوربک بھوجن کیا تب اکرورجی پان اور الایچی اُن کے سامنے رکھ دونوں بھائیوں پر چنور ہلانے لگے اُس وقت موہنی مورت کو ٹکٹکی باندھکر دیکھنے سے اکرورجی کو ایسا پریم پیدا ہوا کہ وہ شری کرشن جی کے چرن پکڑ کر اپنی آنکھوں میں ملنے لگے جس طرح مہا دردری کو بہت مال ملنے سے خوشی ہوتی ہے اسی طرح اکرورجی کو موہن پیارے کے آنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ پریم کے آنسو بہنے لگے۔

دوہا

تم تو پرش پردھان ہو ماکھن پر بھوجدرائے	تب اکرور پر جوڑ کے اُستت کہی سُنائے

پھر اکرورجی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ تم پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہوکر تمھارے آدا ور انت اور بھید اور لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا تم کو میری ڈنڈوت پہونچے تم رجوگن سے سنسار کی اُتپت اور ستوگن سے پالن اور تموگن سے ناش کرکے کچھ اچھا کسی بات کی نہیں رکھتے اور تینوں لوک کا بیوہار اپنی مایا سے پرگٹ کرکے آپ اُس سے الگ رہتے ہو اور سنساری مایا موہ میں پھنسنے والا آدمی بھوساگر پار نہیں اُتر تا اور تمھاری کرپا بنا مُکت ملنا بہت کٹھن ہے نارد مُن اور سنکادک رکھیشور اور دھرو اور پرہلاد اور امبریکھ آد ہر بھکت کیول تمھاری دیا سے اتنی بڑی پدوی کو پہونچے ہیں اور گروڑجی سب پنچھیوں کے راجہ آپ کے باہن ہیں اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کے ماتھے پر براجتے ہیں اور گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھون ہوکر تینوں لوک کو تارتی ہیں اور پانچوں تو آپ سے پیدا ہوکر چاروں بید آپ کے سانس ہیں بغیر آپ کی دیا کے آپکو کوئی نہیں پہچان سکتا آپ نے کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اپنی اِچھا سے سگن اوتار لے کر بہت دیت اور راچھسوں کو مارا ہے اور اب بھی بہت سے دیت اور ادھرمی راجوں کو فوج سمیت مارو گے میری ڈنڈوت لیجیے ہیں آپ کے پوجن اور استُت کرنے کی سامرتھ نہیں رکھتا لیکن اپنے بھاگ پر پچھتاور ہوتا ہوں کہ آپ نے دیا کی راہ سے آکر مجھ کو درشن دیا اور اس جھوپڑی کو اپنے چرنوں سے پوتر کیا جو کوئی برکت ہوکر آپ کا دھیان اور اسمرن پریت کے ساتھ کرتا ہے اس پر دیال ہوکر ارتھ-دھرم-کام موکش دیتے ہیں-

دوہا

اپنے چاروں ہاتھ سے چار پدارتھ دیت	مادھو پُربھ گوپال سے جو راکھت ہے ہیت

جیسے کبجا کو روپ دے کر آپ نے اُس کی اِچھا پوری کی ویسے مجھ پر دیال ہوکر ایسا گیان دیجیے کہ جس میں آٹھوں پہر آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر جنم مرن سے چھوٹ جاؤں جب یہ استت کرشن بھگوان نے اکرورجی کی سُن کر بردان مانگنے کے واسطے کہا تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج میں یہی چاہتا ہوں کہ استری اور پُتر کی پریت میرے من سے چھوٹ کر آپ کے چرنوں میں بھکت پیدا ہو یہ سُن کر شری کرشن مہاراج نے اکرورجی کو اِچھا پورک بردان دے کر کہا کہ سادھو اور مہاتما کی سنگت کرنے سے تمھارا من شدھ ہوجائے گا پھر کرشن بھگوان اپنی مایا سے اکرورجی کا برہم گیان ہر کر بولے کہ اے چچا تم جُدکل میں بڑے اور ہمارے باپ کے برابر ہو کر اتنی بنتی ہماری کیوں کرتے ہو تمھاری سیوا اور استت کرنا ہم کو اُچت ہے اور ہم آپ کے درشن کے واسطے آئے ہیں جب یہ مایا روپی بچن سُن کر اکرورجی کا برہم گیان بھول گیا تب انھوں نے شیام اور بلرام کو بسدیوجی کا بیٹا جان کر بڑے پریم سے گود میں اُٹھا لیا اور بڑی خوشی سے اُن کو پیار کرنے لگے تب موہنی مورت بولے کہ اے چچا تمھارے پُن اور پرتاپ سے دیت لوگ مارے گئے لیکن ایک بات کا سوچ مجھ کو رہتا ہے وہ آپ دیا کی راہ سے مٹا دیجیے میں سُنتا ہوں کہ جب سے میرے

پھوپھا راجہ پانڈ بیکنٹھ کو سدھارے تب سے راجہ درجودھن جدہشٹر آدک میرے بھائیوں اور کنتی میری بوا کو بہت دُکھ دیتا ہے اِس سے ہستناپور جائیے اور اُن کو دھیرج دے کر وہاں کی کُشل لے آئیے میرا من انکے واسطے بہت اُداس رہتا ہے جب اکرورجی اُن کی اگیا کے موافق ہستناپور کو گئے تب شیام اور بلرام اودھو سمیت اپنے گھر آئے۔

ادھیاے اُنچاسواں [49]

پہونچنا اکرورجی کا ہستناپور میں اور خبر لانا پانڈوں کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکھت جب شری کرشن جی نے بہت سا مال تحفہ تحائف کنتی اور جدہشٹر وغیرہ کے واسطے دے کر اکرورجی کو بدا کیا تب وہ رتھ پر بیٹھ کر کئی دن میں ہستناپور پہونچے اور شہر کے باہر تالاب اور باؤلی اور باغ اور دیواستھان راجہ پانڈ اور اُن کے پُرکھوں کا بنایا ہو دیکھ کر بہت خوش ہوے جب وہ رتھ سے اتر کر راجہ درجودھن کی سبھا میں جہاں پر دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج اور اشوتھاما اور بدرجی بیٹھے تھے گئے تب سب نے اکرورجی کو جدہ کل میں بڑا سمجھ کر سنمان پورک بیٹھالا اس وقت درجودھن ابھمانی نے طعنہ کی راہ سے اکرورجی سے پوچھا۔

چوپائی

نیکے سدہ سین لبدہ یہ	نیکے ہیں سو ہن بلندیہ
اُگرسین راجہ کے ہیت	اور نہ کا ہو کی سدھ لیت
بیٹا مار کرت ہے راج	جنہیں نہ کا ہو سے ہے لاج

یہ سُن کر اکرورجی چپ ہو رہے اور اپنے من میں بچار کیا کہ ان ادھرمیوں کی سبھا میں مجھ سے درجودھن کا کٹھور بچن نہیں سُنا جائے گا اس سے یہاں بیٹھنا نہ چاہیئے ایسا بچار کر اکرورجی وہاں سے اٹھ کر ہوے اور بدرجی کو ساتھ لیکر جدہشٹر کے گھر چلے آئے تو کیا دیکھا کہ کنتی راجہ پانڈ اپنے پتی کے سوچ میں اُداس بیٹھی ہے اکرورجی نے کنتی جی کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر شیام سُندر کی بھیجی ہوئی سوغاتیں سامنے رکھ دیں اور جدہشٹر آدک پانچوں بھائیوں کو گود میں اُٹھا کر بہت سا پیار کیا اور جب کنتی جی نے آدر پورک اکرورجی کو اپنے پاس بٹھالا تب اکرورجی نے کنتی سے کہا کہ اے ماتا بدھاتا سے کچھ بس نہیں چلتا اور ہمیشہ کوئی ایک سا نہیں رہتا سنسار میں جنم لے کر دُکھ اور سُکھ دونوں اُٹھانے پڑتے ہیں اس سے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ [illegible] اور اپنے بدن کو دُکھ دینا ہے یہ سُن کر کنتی جی نے اپنے من کو دھیرج دیا اور بسدیو وغیرہ کی کُشل [illegible] کہا کہ [illegible] اور بلرام مجھ کو اور جدہشٹر آدک اپنے بھائیوں کو یاد کرتے ہیں یا نہیں

میرے بیٹوں کی رچھا جو یہاں دُکھ کے سمدر میں پڑے ہیں کب آ کر کریں گے۔

دوہا

مم تیرن کو تیج بل برنت سب سنسار	درجودھن سن کے کڑھے دُرنت اُدھم گنوار

اس لیے اب مجھ سے اس اندھے دھرتراشٹر کا دُکھ دینا جو کہ درجودھن اپنے بیٹے کی صلاح سے سب کام کرتا ہے سہا نہیں جاتا اور درجودھن دن رات میرے بیٹوں کے پران لینے کی تدبیر میں رہتا ہے ایکبار اُس نے بھیم سین کو زہر کا لڈو کھانے کے واسطے بھیجا پھر اُن کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوا دی لیکن نارائن جی کی کرپا سے دونوں مرتبہ اُن کا پران بچا جبکہ کورو لوگ اس طرح میرے بیٹوں سے دشمنی رکھتے ہیں تب وہ ان کے ہاتھ سے کس طرح بچیں گے یہی سوچ آٹھوں پہر مجھ کو بنا رہتا ہے جس طرح سے بکری بھیڑیاؤں کے غول میں رہ کر اپنی جان کو ڈرا کرتی ہے اور ہرنی اپنے جھنڈ سے چھوٹ کر سُکھ نہیں پاتی اور سانپ گھر میں رہنے سے ڈر بنا رہتا ہے وہی دسا میری یہاں رہنے سے ہے اور یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی شری کرشن جی ترلوکی ناتھ نے سب جیوؤں کا دُکھ ہرنے کے واسطے سگن اوتار لیا ہے تو پھر میرے بیٹوں کا دُکھ جو بے باپ کے ہیں کیوں نہیں ہرتے آج تک میں اپنے کو بغیر وارث کے سمجھتی تھی لیکن اب شیام سندر کے سُدھ لینے سے مجھ کو معلوم ہوا کہ میرا بھی کوئی سہایک ہے جس طرح شیام سندر نے کنس آدک ادھرمیوں کو مار کر اپنے ماتا اور پتا کو سُکھ دیا اُسی طرح میری بھی رچھا وہی کریں گے۔ اکرور اپنا دکھ کسی سے کہنا اچھا نہیں ہوتا لیکن تم کو اپنا جان کر سب حال کہتی ہوں کہ جس طرح گرہن لگتے وقت راہ اور کیتُ سورج اور چندرما کو گھیر لیتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹے درجودھن آدک کے گھیر میں پڑے ہیں لے اکرور تم میری طرف سے شری کرشن چندر آنند کند سے اسیس کے بعد کہہ دینا کہ یہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ تم ایسا بھتیجا پا کر پھر میں سنساری دُکھ سے چھٹی نہ پاؤں مجھ کو دکھی اور دین جان کر میرا دُکھ دور کریں۔

دوہا

میری اور مم سُتن کی اُنھیں کو ہے لاج	اور سرن سوجھے نہیں ماکھن پُربھ برج لاج

اے راجہ پریچھت اکرور جی ہر بھجن کے پرتاپ سے ہونہار کے جاننے والے یہ بات سنتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے کہ اے ماتا تم کسی بات کا سوچ مت کرو تمہارے پانچوں بیٹے شری کرشن جی کی دیا سے اپنے دشمنوں کو جیت کر بڑے پرتاپی راجہ ہوں گے اور شیام اور بلرام نے یہ سندیسا تم سے کہا ہے کہ پھوپھو کسی بات کی چنتا نہ کریں میں جلد ہی اُن کے پاس آتا ہوں۔

دوہا

کنتی سے یا بدھ کہیو چومت من مانہہ	ماکھن پُربھ جا ور بتا تاکو کچھ چنتا نہہ

جب اکرور جی اس طرح کنتی اور دھرتراشٹر آدک کو دھیرج دے کر ہستناپور سے ... اور بدرجی کو ساتھ

لیے ہوئے ہستنا پور باسیوں سے جُدھشٹر آدک پانچوں بھائیوں کا چلن اور بیوہار پوچھنے لگے تب سب نے جُدھشٹر کی تعریف کی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ راجگدی جُدھشٹر کو ہونا چاہیئے پھر اکرورجی نے بدُرجی سمیت دھرتراشٹر کے پاس جاکر کہا کہ اے مہاراج تم نے کوروکُل میں بڑے ہوکر اپنی بڑائی کیوں کھودی در راجہ پانڈا پنے بھائی کی گدی لے کر جدھشٹر آدک اپنے بھتیجوں کو جو بے باپ کے ہیں کیوں دُکھ دیتے ہو اور تم گیانوں ہوکر درجودھن آدک اپنے ادھرمی بیٹوں کی صلاح سے کیوں ایسا پاپ کرتے ہو آدمی اکیلا ہی پیدا ہوتا ہے اور اکیلا ہی جاتا ہے مرتے وقت کوئی اُس کے ساتھ نہیں جاتا جن کے واسطے تم یہ سب پاپ بٹورتے ہو وہ کوئی پرلوک میں تمھارے کام نہ آویں گے اور اس ادھرم کرنے کے بدلے تم کو نرک بھوگنا پڑیگا۔

چوپائی

لوچن گئے نہ سوجھے ہیے		کُل بہ جائے پاپ کے کیے	

اے دھرتراشٹر تم نے نہیں سُنا کہ جو راجہ اپنی پرجا اور پروار کو برابر نہ دیکھ کر سب کا پالن نہیں کرتا وہ ضرور نرک بھوگتا ہے اور سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹے ہوتے ہیں مرنے کے پیچھے کیول بھلائی اور برائی رہ جاتی ہے جو لوگ سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتے وہی لوگ سنسار میں جس پاکرانت سے مکت پاتے ہیں اس لیے تم کو اپنے بیٹوں اور بھتیجوں میں کچھ بھید نہ سمجھ کر جُدھشٹر آدک کو دُکھ دینا نہ چاہیئے نہ تمھارے بیٹے تم کو سورگ میں لے جائیں گے نہ بھتیجے نرک میں ڈالیں گے نرک اور سورگ اپنی کرنی سے ملتا ہے میں تمھارے بھلے کے واسطے دھرم کی بات کہے دیتا ہوں جو اس کے موافق کروگے تو تمھارا نام ہوگا اور جو ایسا نہ کروگے تو تم کو پیچھے سے ضرور پچھتانا پڑے گا۔

دوہا

پاتے تجو ادھرم سب چلو دھرم کی ریت		جن کی نیت انیت ہے اُن کی ہوئے نہ جیت	

یہ سنتے ہی دھرتراشٹر اکرورجی کا ہاتھ پکڑ کر بولے کہ اے بھائی تم یہ امرت روپی اور منگل کاری بات میرے بھلے کے واسطے بہت اچھی کہتے ہو اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ شری کرشن جی نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے جنم لے کر سب بھلا اور برا کرنے کی ساتھ اپنے اختیار میں رکھی ہے جو وہ چاہیں گے وہی ہوگا اُن کی اچھا مہا بلوان ہے لیکن میں کیا کروں تمھارا اُپدیش میرے ہردے میں نہیں ٹھہرتا بجلی کی طرح چمک کر نکل جاتا ہے اور درجودھن آدک میرے بیٹے میرا کہنا نہ مان کر اپنی مرضی کے موافق کام کرتے ہیں اسلیے میں اُن کی باتوں میں کچھ نہیں بولتا اکیلا بیٹھا ہوا پرمیشور کا بھجن کرتا ہوں تم میری ڈنڈوت شری کرشن جی سے کہہ دینا یہ سُن کر اکرورجی نے کہا کہ اے دھرتراشٹر پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے کہ میرا اُپدیش تمھارے دل میں اثر نہیں کرتا نہیں معلوم بیکنٹھ ناتھ کی کیا اچھا ہے یہ کہہ کر اکرورجی دھرتراشٹر کو ڈنڈوت کر کے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کنتی جی کے گھر پر چلے آئے اور کنتی جی کو بہت دھیرج دیکر آپ رتھ پر سوار ہوئے۔

دوہا

دُربھگت سے بداہوسے کنتی سے کرجوڑ — پانڈسُتن کو دیکھ کر چلے مدھپری اور

اکرورجی نے متھرا میں پہونچتے ہی راجہ اگرسین اور بسدیوجی کے سامنے شیام اور بلرام سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ میں نے ہستنا پور میں جاکر دیکھا تو تمہاری پھوپھو اور یُدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو درجودھن کے ہاتھ سے بہت دُکھی پایا زیادہ میں کہاں تک کہوں آپ انترجامی سب حال جانتے ہیں کوروں کا اُدھرم کچھ آپ سے چھپا نہیں ہے جب یہ کہہ کر اکرورجی اپنے گھر چلے گئے تب شری کرشن بیکنٹھ ناتھ سنساری لوگوں کی طرح پہلے بہت اُداس ہوگئے پھر بلرام جی سے صلاح کرکے یہ پرن کیا کہ مہابھارت کرکے پرتھوی کا بھار اُتاروں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے مہاراجہ جو میں نے برندابن اور متھرا کی لیلا تم کو سنائی۔ پوربارودھ کتھا (یعنی پہلا نصف حصہ) کہی اب دوارکا ناتھ کی کرپا سے اوترارودھ کتھا (دوسرا نصف حصہ) کہوں گا

ادھیائے پچاسواں

جُدھ شیام سُندر اور جراسندھ سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکھیت جس طرح شری کرشن جی نے جراسندھ کی فوج کو مار کر کال جمن کا ناش کیا اور راجہ مچکند کو بھوساگر پار اُتار کر دوارکا میں جا بسے وہ حال کہتا ہوں سُنو کہ راجہ اُگرسین دھرم کے ساتھ متھرا کا راج کرنے لگے اور شیام اور بلرام بھگت اشکاری اُن کا حکم مانتے تھے اور اُس راج میں کوئی دُکھی نہیں تھا لیکن است اور پراپت نام دونوں استریاں راجہ کنس کی اپنے پت کے سوچ میں بہت اداس رہا کرتی تھیں ایک دن وہ دونوں بہنیں روکر آپس میں کہنے لگیں کہ اب یہاں اناتھ ہو کر پڑے رہنے سے اپنے باپ کے گھر میں چل کر رہنا اچھا ہے یہ بچار کر دونوں بہن رتھ پر چڑھ کر اپنے باپ جراسندھ کے گھر چلیں گئیں اور جس طرح شیام اور بلرام نے راجہ کنس کو دیتوں سمیت مار کر اُگرسین کو راج دیا تھا وہ سب حال رو رو کر اپنے باپ سے کہا یہ حال سنتے ہی جراسندھ ابھمانی بڑا کرودھ کرکے اپنی سبھا والوں سے بولا کہ ایسا کون شور بیر جدکل میں پیدا ہوا ہے کہ جس نے کنس ایسے زبردست کو دیتوں سمیت مار ڈالا اب میں یہ پرن کرتا ہوں کہ جو کنس کے بدلے متھرا پری کو جدبنسیوں سمیت جلا کر رام اور کرشن کو جیتا باندھ نہ لاؤں تو اپنا نام جراسندھ نہ رکھوں یہ کہہ کر جراسندھ ابھمانی جو شیام اور بلرام کی مہما نہیں جانتا تھا بولا کہ جدبنسی لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ فوج ساتھ لیکر اُن سے لڑنے جاؤں اسی جگہ سے ایک گدا پھینک کر اُن سب کو مار ڈالوں گا۔

دوہا

رام کرشن کو مار کر بیر کنس کا لیوں — کوؤ جادو بنش کے کل میں رہن نہ دیوں

جراسندھ بردان پانے کے پرتاپ سے جتنی بار گدا اسرکے چاروں طرف گھماکر جہاں پھینکتا تھا وہاں اتنے جوجن پر گدا جاکر دشمنوں کو گراتی تھی جب جراسندھ نے اسی گھمنڈ سے ہزار من کی گدا سو بار گھماکر متھراپوری پر جو مگدھ دیش سے چار سو کوس پر تھی پھینکی تب شری کرشن انترجامی نے اپنی گدا چلاکر اسکی گدا متھراپُری کے باہر گرا دی جبکہ وہ گدا اپنا کام بنا کئے ہوئے مگدھ دیش میں پھر آئی تب جراسندھ نے تعجب بان کر من میں کہا کہ جس نے میری گدا کو روک دیا وہ بنا یُدھ کیے نہیں جائیگا ایسا بچار کر اُس نے راجوں کو جو اُسکے حکم میں رہتے تھے بلا بھیجا اور تئیس[1] اکچھوہنی فوج ساتھ لیکر متھراپُری پر چڑھ آیا جبکہ دس ہزار آٹھ سو ہاتھی اور اکیس ہزار آٹھ سو ستر رتھ اور چھیاسٹھ ہزار سوار اور ایک لاکھ نو ہزار ساڑھے تین سو پیدل سپاہی اسی طرح سب دو لاکھ آٹھ ہزار بیس آدمیوں کی فوج اکٹھی ہو تب ایک اکچھوہنی دل کہاتا ہے جراسندھ نے اس حساب سے تئیس اکچھوہنی دل اور بڑے بڑے شور بیروں کو ساتھ لیئے ہوئے کئی دن میں وہاں پہونچکر متھراپُری کو گھیر لیا تب دسوں دگپال اور سب دیوتا مارے ڈر کے کانپ اُٹھے اور پرتھوی کانپنے لگی اتنی بھاری فوج دیکھتے ہی سب متھرا باسی اپنے پران کے ڈر سے گھبرا گئے اور شری کرشن جی سے بنے کیا کہ اے دینا ناتھ جراسندھ نے آکر چاروں طرف سے شہر کو گھیر لیا اب ہم لوگ بھاگ کر کہاں جاویں جس میں جان بچے جب یہ سُنکر شری کرشن جی اپنے من میں کچھ بچارنے لگے تب بلدیو جی بولے کہ اے مہاراج آپ نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھکتوں کو سُکھ دینے کے واسطے اوتار لیا ہے اگن روپ دھر کر سب دیتوں کو جلا دیجئے یہ بات سُنکر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے بھائی ان لوگوں کا مارنا کچھ مشکل نہیں ہے لیکن مجھ کو بہت کام دنیا میں کرنے ہیں اسلیئے جراسندھ کے مارڈالنے کا اُپاے پیچھے سے کیا جاوے گا یہ کہہ کر شری کرشن بلرام جی سمیت راجہ اُگرسین کے پاس چلے گئے اور بولے کہ اے مہاراج مجھ کو حکم دیجئے تو جراسندھ سے جاکر لڑوں اور آپ جدبنشیوں کو ساتھ لیکے شہر کی رچھا کیجئے اگرسین نے کہا کہ بہت اچھا شیام اور بلرام اُن کی اگیا پاتے ہی شہر کے باہر آئے اس وقت شری کرشن جی کی اچھا سے دو رتھ جڑاؤ بہت اچھے سورج اور چندرما کے برابر چمکنے والے آکاش سے اُتر کر شیام اور بلرام کے سامنے کھڑے ہو گئے شری کرشن جی کے رتھ پر سُدرشن چکر اور سارنگ دھنکھ اور ترکش بانوں سے بھرا ہوا اور نندک تلوار اور کومودکی گدا رکھا ہو کر جھنڈے پر گرڑ جی کی تصویر بنی تھی اور سیبیہ اور سُگریو اور میگھ پشپا اور بلاہک نام چار گھوڑے بہت اچھے اس رتھ میں جتتے تھے اور دارک نام سارتھی اُس پر بیٹھا تھا اور بلدیو جی کے رتھ پر ہل اور موسل رکھا ہو کر جھنڈے میں تاڑ کے درخت کا چنھ بنا تھا اس کو دیکھتے ہی دونوں بھائی اپنے اپنے رتھ پر چڑھ بیٹھے اور تھوڑی فوج ساتھ لے کر رن بھوم میں آئے جیسے شری کرشن جی نے جراسندھ کی فوج میں مارو باجا بجتے سن کر اپنا پنچ جنیہ نام سنکھ بجایا ویسے پرتھوی اور آکاش مارے ڈر کے کانپنے لگا اور

---

[1] ہم کو اکچھوہنی کی تعداد کا جو اشلوک یاد رہے اس میں یوں ہے دس ہزار ہاتھی بیس ہزار رتھ ایک لاکھ گھوڑے دس لاکھ سوار اسپ تینتیس کروڑ پیادہ ۱۲ گوبندلال صبا۔

جراسندھ کے شور بیروں کا کلیجہ دھڑکنے لگا جب جراسندھ رتھ اپنا بڑھا کر شری کرشن جی کے سامنے آیا تب شیام اور بلرام بھی اپنا رتھ بڑی جلدی سے اُس کے سامنے لے گئے تب جراسندھ نے ابھمان کی راہ سے شری کرشن سے کہا کہ اے بالک تو اپنے ماما کو مار کر میرے سامنے لڑنے آیا ہے اس لیے میں تیرے اوپر ہتھیار نہیں چلاؤں گا تو یہاں سے بھاگ جا اسی میں تیرا بھلا ہے۔

چوپائی

مہا ادھم پاپی جگ ماہیں	تیر اسنھ دیکھت ہم ناہیں
جن اپنے ماما کو ماریو	پاپ پُن کچھ نہیں بچاریو
تا سوں جدھ کون بدھ کیجیے	جا سوں نیم دھرم سب چھیجے

دوہا

تو سہ بالک سوں جدھ کرت آوت ہے موہ لاج	یا تے ہم بلبھدر سوں یُدھ کریں گے آج

جراسندھ یہ بات شری کرشن جی سے کہہ کر بولا کہ اے بلبھدر جو تجھ کو اپنا پران پیارا نہ ہو تو میرے ساتھ لڑ میں ابھی تجھ کو ماروں گا تیرا مارنا میرے آگے کیا بڑی بات ہے تو نہیں جانتا کہ میں جراسندھ ہوں یہ بات سُنکر شیام سندر بولے کہ اے جراسندھ اگیان اپنی بڑائی کرنا آپ اچھا نہیں ہوتا شور بیر لوگ اپنی تعریف آپ نہیں کرتے سب سے جھکے رہ کر وقت پر اپنا زور دکھلاتے ہیں جو اپنی بڑائی آپ کرتا ہے اُس کو دنیا میں کوئی اچھا نہیں کہتا اس لیے تیری بھلا ہیں جو کچھ بل ہو دکھلا تو نے ابھی تک بلبھدر جی کا بل نہیں دیکھا جس کی موت نزدیک آتی ہے اس کو بھلی اور بُری بات کہنے کا کچھ بچار نہیں رہتا اور تو مجھ کو جو ماما کا مارنے والا کہتا ہے سو جس طرح وہ اپنے ادھرم کرنے کے پھل کو پہونچا اسی طرح تیری بھی دشا ہوگی یہ بات سنتے ہی جراسندھ بڑے غصہ سے اپنی فوج سمیت شیام اور بلرام پر دوڑا اور اُن کو بان مارتا ہوا پکار کر بولا کہ بہت دن تک تمہارا پران بچا رہا اب میرے آگے سے جیتے پھر کر نہ جانے پاؤ گے جہاں راجہ کنس اور سب دیت لوگ گئے ہیں وہاں تم کو بھی بھیجوں گا یہ بات کہہ کر جراسندھ اور اُس کی فوج والوں نے ایسے بان اور بہت طرح کے ہتھیار شیام اور بلرام پر چلائے جیسے ساون اور بھادوں کی بوندیاں برستی ہیں اُسی وقت شری کرشن جی اور شری بلدیو جی کے رتھ اُن ہتھیاروں میں اس طرح چھپ گئے جس طرح سورج بدلی میں چھپ جاتا ہے سب متھرا نگر کی استریوں نے جو اپنی اپنی اٹاریوں پر چڑھ کر اس لڑائی کا تماشا دیکھتی تھیں شیام اور بلرام کا رتھ نہ دیکھا تب وہ مورچھا کھا کے رونے لگیں۔

دوہا

[illegible] تب سب نار	تا پر بدھ سے جیتو چہے مورکھ اد شم گنوار

جراسندھ آدک نے موہن پیارے کی فوج کا مارنا چاہا تب شیام اور بلرام اپنا اپنا رتھ دوڑا کر [illegible]

فوج پر ایسے ٹوٹ پڑے جیسے سنگھ ہاتھیوں کے غول پر جھپٹتا ہے جبکہ شیام اور بلرام چاک کی طرح اپنا رتھ گھما کر لڑائی لڑنے لگے تب شور بیر لوگ مار مار کر پران دینے لگے اور کادر لوگ مارے ڈر کے پیچھے بھاگ کر گر گر پڑنے لگے اُسوقت چاروں طرف سے فوج کا گھیرے رہنا گھٹا کی طرح معلوم ہو کر دونوں بھائیوں کے کانوں کے کنڈل بجلی کی طرح چمکتے تھے اور دیوتا لوگ یہ تماشا آکاش سے دیکھ کر شری کرشن کی جیت مناتے تھے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب شری کرجی انتر جامی نے متھرا کے لوگوں کو اپنے واسطے چنتا کرتے دیکھا تب دھنکھ چڑھا کر ایک بان ایسا چھوڑا کہ وہ شری کرشن کی مایا سے چھوٹتے وقت لاکھوں بان ہو کر جراسندھ کی فوج میں جا کر شور بیروں اور دیتوں کے لگا اور بلرام جی بڑے کرودھ سے ہل اور موسل اپنا اُٹھا کر مارنے لگے جبکہ دونوں بھائیوں نے جو اپنی بھونہہ پھیرنے سے ایکدم میں تینوں لوک کا ناش کر دیتے ہیں ترتن دھرنے کے کارن اُڑھائی گھڑی میں سب فوج جراسندھ کی باہنوں سمیت مار ڈالی اور سوائے جراسندھ کے اور کوئی جیتا نہیں بچا تب اُس رن بھوم میں لہو کی ندی بہکر ہاتھیوں کے خون بہتا ہوا کیسا معلوم ہوتا تھا جیسے کالے پہاڑ سے جھرنے جھڑتے ہیں اور سواروں کے مارے جانے سے رتھ اُجڑے ہوئے گھر معلوم ہو کر ناؤ کی طرح اُس ندی میں بہتے تھے اور کٹے ہوئے سر شور بیروں کے کچھوے کی طرح بہتے تھے اور کٹے ہوئے ہاتھ سانپ اور مچھلی کی طرح دیکھ پڑتے تھے اور ہاتھیوں کا بدن پُل کی طرح معلوم ہوتا تھا اور گرے ہوئے دھنکھ لہر کی طرح دکھلائی دے کر ٹوٹے ہوئے پہئے بھونر کی طرح معلوم ہوتے تھے اور سیناپتیوں کا رتن جٹت مکٹ ایسا چمکتا تھا جیسے ندی کنارے بالو چمکتی ہے۔

	دوہا	
من مکتن کی مال بہہ ٹوٹ پڑی تہہ کھیت		وہ سب یا بدھ دیکھئے جیون جل بھیتر ریت

اُس وقت شیام سندر کو اُس رن بھوم میں شری شیوجی بھوت پریت کی سینا اپنے ساتھ لیے اور منڈوں کی مالا پہنے ہوئے دیکھ پڑے اور کیا دیکھا کہ بھوتنیاں اور جوگنیا کھپر بھر بھر کر لہو پی رہی ہیں اور رگیدھ اور کوے اور گیدڑ لاشوں پر بیٹھے ہوئے مانس کھا کر ایک دوسرے سے جھگڑتے ہیں اُس وقت کرشن بھگوان کی مہما سے ساعت بھر میں ہوا نے اُن سب لوتھوں کو بٹور کر ایک جگہ ڈھیر لگا دیا اور آگ نے سب کو جلا کر بھسم کر ڈالا اور میگھ نے پانی برسا کر سب راکھ اور ہڈی آدک کو بہا دیا جن پانچ تتوں سے بدن تیار ہوتا ہے وہ پانچوں اپنے اپنے روپ میں مل گئے اُس فوج کو آتے سب نے دیکھا پھر کسی نے نہ جانا کہ کیا ہو گئی جب رن بھوم میں جراسندھ اکیلا رہ کر بلدیو جی سے گدا اُدھ کرنے لگا تب بلدیو جی نے اُس کے گلے میں ہل ڈال کر پکڑ لیا اور اُس کو مار ڈالنا بچار کیا شری کرشن جی سے پوچھا کہ آگیا دیجئے تو اس ادھرمی کو مار ڈالوں شری کرشن جی نے کہا کہ ابھی اسکے مار ڈالنے کا وقت نہیں ہے اے بھائی میں نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور دیت اور ادھرمی راجوں کے مارنے کے واسطے اوتار لیا ہے تم جراسندھ کو جیتا چھوڑ دو یہ کئی مرتبہ دیت اور ادھرمی راجوں کو بٹور کر مجھ سے

لڑنے آوے گا تب میں ان سب کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتاروں گا جبکہ یہ بات سُنکر بلرام جی نے جراسندھ کو چھوڑ دیا تب وہ بہت سوچ اور شرم کے مارے اپنے دیش کو چلا گیا اور اُس نے چاہا کہ راجگدی چھوڑ کر جنگل میں چلا جاؤں اتنے اشٹ اور متروں کے مارے جانے کا سوچ کیسے چھوٹے گا تب دوسرے راجہ لوگ جو اُس کے متر تھے جراسندھ کا حال سُن کر وہاں آئے اور اُس کو دھیرج دیکر سمجھایا کہ لڑائی میں جیت ہار ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے اس واسطے شوربیر اور گیانیوں کو دونوں باتوں میں خوشی اور رنج کرنا اُچت نہ ہوکر دھیرج رکھنا چاہیے کس واسطے کہ پھر فوج اکٹھا کرکے دشمن سے لڑنا کچھ منع نہیں ہے پرمیشور کی دیا سے شیام اور بلرام کو جدبنشیوں سمیت مار کر کنس کے پاس بھیجدیں گے یہ بات سُن کر جراسندھ دھیرج دھر کر فوج جمع کرنے لگا اور شیام اور بلرام اپنی فوج سمیت کہ اُس میں کسی کے گھاؤ بھی نہیں لگا تھا آنند سے راج مندر پر آئے اُس وقت دیوتوں نے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے۔

دوہا

ماکھن پر بھو یا بھانت سوں جراسندھ کو جیت	آئے متھرا نگر میں سب سنتن کے میت

جس وقت دیوکی نندن دُکھ بھنجن شہر میں پہونچے اس وقت سب متھرا باسیوں نے بڑی خوشی سے اپنے اپنے گھر منگلاچار منایا اور براہمن لوگ بید پڑھنے لگے اور استریاں کواسے برتنوں میں دہی شُگن کے واسطے لے کر اپنے اپنے دروازوں پر کھڑی ہوگئیں اور بہت استریاں اپنی اپنی اٹاریوں پر سے شیام اور بلرام پر پھول برسانے لگیں اس طرح دونوں بھائی سب کو آنند دیتے ہوے راجہ اُگرسین کے پاس پہونچے اور اُن کے چرنوں پر جا گرے اور سب مال لوٹ کا اُن کو دے کر بنے کیا کہ اے پرتھوی ناتھ ہم نے آپکے پُن اور پرتاپ سے دشمنوں کو مار کر بھگا دیا اب آنند سے راج کرکے پرجا کو سُکھ دیجیئے یہ بات سُن کر راجہ اُگرسین نے سب مال لوٹ کا اپنے خزانہ میں بھجوا دیا اور بڑی خوشی سے راج کرنے لگے اے راجہ جب اسی طرح سترہ مرتبہ جراسندھ اچھوہنی دل ساتھ لے کر متھرا میں لڑنے کے واسطے آیا اور شیام اور بلرام سے اُس کی وہی گت کی تب جراسندھ نے بہت فکرمند اور شرمندہ ہوکر من میں کہا کہ اب میں اپنے دیش میں جاکر کیا منھ دکھاؤں اُتم یہی ہے کہ بن میں جاکر تپ کرکے کسی دیوتا سے بردان لیکر شیام اور بلرام سے پھر لڑوں اگر پرمیشور کی کرپا سے ایک مرتبہ بھی کرشن چندر میرے سامنے سے لڑائی کرتے وقت بھاگ جاویں تو میں اُس کو بڑی جیت سمجھوں جبکہ ایسا بچار کر جراسندھ بن کی طرف چلا گیا تب پرمیشور کی اچھا سے نارد من نے اُس کو راہ میں ملکر پوچھا کہ اے راجہ تم کس واسطے اُداس ہو جراسندھ نے ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مہاراج میں سترہ بار شیام اور بلرام سے لڑتے وقت بھاگ گیا اس لیے مارے شرم کے مجھ سے کسی کو اپنا منھ دکھلایا نہیں جاتا جو ایک مرتبہ بھی وہ میرے سامنے سے بھاگ جاویں تو میری اچھا پوری ہو جائے یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے جراسندھ کابل میں کال جمن نام ملچھ راجہ بڑا

بلوان رہ کر اکیلا لڑائی کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے تم لڑائی کا کام نہ بند کرو اُس کو اپنی مدد کے واسطے بلاؤ اور اُس کو ساتھ لیکر دونوں آدمی ملکر شیام اور بلرام سے لڑو تب تمھارا کام نکلے گا یہ بات سن کر جراسندھ نے کہا کہ اے مہاراج کابل یہاں سے بہت دور ہے اس سبب سے سندیسا لیجانے والا آدمی بہت دنوں میں وہاں پہونچیگا اور آپ ایک ساعت میں پہونچ سکتے ہیں اس سے آپ ہی مہربانی کرکے اس کو میری مدد کے واسطے یہاں بلا لائیے میں آپ کا بڑا احسان مانوں گا یہ دین بچن سُن کر نارد مُن کال جمن کے وہاں گئے اور جراسندھ اپنی راجگدی پر آ کر فوج اکٹھا کرنے لگا جب نارد مُن ایک ساعت میں کال جمن کی سبھا میں پہونچے تب اُس نے ڈنڈوت کرکے نارد مُن کو بڑے آدر سے اپنے سنگھاسن پر بیٹھالا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مُن ناتھ جس طرح آپ نے دیال ہوکر درشن دیا اسی طرح کرپا کرکے اپنے آنے کا کارن کہیے نارد مُن بولے کہ ہم کو راجہ جراسندھ نے تمھارے پاس بھیجکر یہ سندیسا کہا ہے کہ متھرا میں شری کرشن اور بلرام دونوں بھائی بڑے بلوان پیدا ہوئے ہیں اور بڑے پرتاپی ہیں میں سترہ بار اُن سے جدھ کرتے وقت ہار گیا اب اٹھارھویں بار اُن سے لڑائی کرنے کے واسطے تمھاری مدد چاہتا ہوں اس بات کا جیسا جواب تم کہو ویسا میں جا کر اُس سے کہدوں اور جن کا نام شری کرشن چندر ہے وہ میگھ برن چندر مکھ کمل نین بہت سندر پیتامبر پہنے اور اُپر ناریشمی اُوڑھے رہتے ہیں تم بنا مارے پیچھا اُن کا مت چھوڑنا یہ بات سنتے ہی کال جمن جو جراسندھ کا نام اور پرتاپ پہلے سے جانتا تھا بہت خوش ہوکر من میں کہنے لگا کہ دیکھو اتنے بڑے پرتاپی راجہ نے ہم سے مدد مانگی ہے اس لیے اس کی مدد کرنا چاہیئے ایسا بچار کر کال جمن بولا کہ اے نارد جی آپ میری طرف سے جا کر جراسندھ سے کہدیں کہ میں بہت جلدی اپنی فوج سمیت ادھر سے متھرا کو پہونچتا ہوں اور اُدھر سے وہ اپنی فوج لے کر جلد متھرا میں آوے یہ کہہ کر کال جمن اپنی فوج آراستہ کرنے لگا اور نارد جی وہاں سے چل کر جراسندھ کے پاس آئے اور یہ حال کہہ کر برہم لوک کو چلے گئے اور کال جمن تین کروڑ فوج ملیچھوں کی جو بہت موٹے تازے بڑے بڑے دانت اور لال لال آنکھ والے ڈراؤنی صورت اور میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے اپنے ساتھ لے کر متھرا کو چلا اور تھوڑے دنوں میں وہاں پہونچ کر اپنی فوج سے گھیر لیا اور راجہ جراسندھ بھی تیئیس اچھوہنی فوج لے کر متھرا کو چلا جب متھرا باسی کال جمن کی فوج دیکھ کر مارے ڈر کے کانپنے لگے تب شری کرشن جی نے دوارکا پُری بسانا بچار کر بلرام جی سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیئے کال جمن نے اپنی فوج سے شہر کو گھیر لیا ہے اور جراسندھ بھی اپنی فوج سمیت آج کل میں آیا چاہتا ہے ایک سے لڑائی کرتا ہوں تو دوسرا راجہ متھرا پُری کو لوٹ کر پرجا کو بہت دُکھ دے گا۔

دوہا

یاتے ایک اُپاے یہ آیو ہے من ماںہہ ۔ اُنھیں اور کہوں راکھ کے جُدھ کرن ہم جاںہہ

بلرام جی نے کہا کہ جیسا اُچت ہو ویسا کیجیے یہ بات کہہ کر جیسے شری کرشن جی نے سمدر کو یاد کیا ویسے وہ اُنکے پاس چلا آیا تب شری کرشن جی نے سمدر سے کہا کہ تم بارہ جوجن زمین ابھی پانی سے خالی کردو وہاں ہم ایک پُری

بسا دیں گے اُسی وقت کرشن بھگوان کی اگیا کے موافق بارہ جوجن زمین پانی سے خالی کر دی تب بیکنٹھ ناتھ نے بشوکرما کو اُسی ساعت بلا کر کہا کہ تم سمدر کے ٹاپو پر اسی وقت ایک نگر ایسا بناؤ کہ جس میں جدبنشی لوگ سب متھرا باسی سُکھ سے رہیں یہ اگیا پاتے ہی بشوکرما نے اُسی وقت سمدر کے ٹاپو میں جا کر ایک قلعہ سونے کا بارہ جوجن کے گھیر میں بنایا اور اسکے بھیتر بہت سے مکان سونے کے بڑے اُتم اُتم بنا کر اس میں جواہرات جڑ دیے اور جڑاؤ کواڑے لگا کر سب دروازوں پر موتیوں کی جھالر لٹکا دی اور قلعہ کے کنگورے بھی جڑاؤ بنا دیے اور بازار بہت اچھی لگا دی اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ محل بہت عمدہ شری کرشن جی کی پٹ رانیوں کے واسطے بنا کر اُن میں ایسے انمول رتن جڑ دیے کہ جن کی چمک ہزاروں سورج سے زیادہ دکھلائی پڑتی تھی اور سب مکانوں میں باغ بہت طرح کے پھل اور پھول لگے ہوئے بنا کر تالاب اور باؤلی کو گلاب سے بھر دیا اور سب محلوں میں بڑے بڑے آنگن تیار کر کے ہاتھی اور گھوڑے اور گئو اور بیل باندھنے اور رتھ اور گاڑی وغیرہ رکھنے کے مکان الگ الگ بنا دیے اور سب مندروں کے دروازوں پر نوبت خانے اور دربانوں کے رہنے کے واسطے الگ مکان بنا کر قلعہ کے چاروں طرف اچھی اچھی پھلواری لگا دی اور جتنا سامان گرہستی میں ہوتا ہے وہ سب مکانوں میں رکھ کر چاروں برن کے رہنے کے واسطے الگ الگ محلے بنا دیے اے راجہ پریچھت جب بشوکرما نے بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے یہ سب ایک ساعت میں تیار کر کے دوارکا پُری اُس کا نام رکھا تب پُرن دیوتا نے شیام کرن گھوڑا اور کبیر دیوتا نے اچھے اچھے رتھ اور رتن آدک اور اندر نے سدھرما سبھا دوارکا پُری میں پہونچا دی اسی طرح بہت سے دیوتاؤں نے بہت اچھی اچھی چیزیں جن کا نام کہاں تک کہا جائے وہاں لا کر رکھ دیں جب بشوکرما نے دوارکا پُری جہاں جانے سے کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اثر نہیں کرتا تیار کر کے شری کرشن جی سے خبر کی تب کرشن بھگوان نے جوگ مایا کو اُسی ساعت بلا کر کہا کہ تو ابھی سب متھرا باسیوں کو گئو اور گھوڑے اور ہاتھی وغیرہ سب سامان سمیت آتوں رات متھرا سے لیجا کر دوارکا پُری میں پہونچا دے لیکن کوئی آدمی یہاں سے پہونچنے کا بھید جان پاوے جوگ مایا نے کرشن بھگوان کی اگیا سے اسی ساعت راجہ اگرسین اور ربسدیو وغیرہ سب متھرا باسیوں کو جو نیند میں بیہوش ہو کر سوتے تھے وہاں سے اُٹھا لیجا کر دوارکا پُری میں پہونچا دیا جبکہ سب متھرا باسی سمدر کی آواز سُن کر نیند سے چونک اُٹھے تب تعجب مان کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو یہاں سمدر کہاں سے آیا جبکہ انھوں نے اچھی طرح بچار کیا تب جانا کہ یہ دوسرا شہر ہرا بھرا سمدر میں نیا بسا ہے اور جب اُنھوں نے متھرا کے گاؤں سے اچھے مکان میں آپکو دیکھا اور سب سامان گرہستھی کا وہاں پایا تب سب استری اور پُرش خوش ہو کر شری کرشن جی کی تعریف کرنے لگے۔

ادھیاے اکیاون (۵۱)

کتھا کال جمن اور راجہ مچکُند کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شیام سندر متھرا باسیوں کو دوارکا میں بھیج چکے تب بلبھدر جی کو

متھرا میں چھوڑ کر آپ برات سے اکیلے چترتبھجی روپ دھارن کیے جڑاؤ مکٹ سورج سے زیادہ چمکتا ہوا سر پر رکھے کنڈل اور پیتامبر پہنے ہوئے اور کوستبھ من اور موتیوں کا ہار اور بیجنتی مالا گلے میں ڈالے اور اپرنا ریشمی اوڑھے اور انگ انگ پر رتن جٹت بھوکھن اور زیور (مرصع) ساجے اور چاروں ہاتھ میں شنکھ اور چکر اور گدا اور پدم لیے اور کیسر کا تلک لگائے اور تاپ ہارنی چتون اور مند مند مسکراتے ہوئے کال جمن کے سامنے گئے۔

دوہا

جاے کرشن درشن دیو دھرے چترنبھج روپ ۔ انگ انگ بہہ رنگ چھب شوبھت پرم انوپ

جب کال جمن نے نارد مُن کے کہنے کے موافق سب لچھن اُن میں دیکھے تب شری کرشن جی کو بڑا بلوان سمجھ کر اپنے من میں کہا کہ اسی آدمی نے راجہ کنس اور جراسندھ کی فوج کو مارا تھا اُس وقت کچھ ہتھیار نہ لیکر پیدل ہی میرے سامنے لڑنے آیا ہے اِس سے اِس کے ساتھ ہتھیار لیے رتھ پر چڑھے ہوئے ہو کر لڑائی کرنا دھرم نہیں ہے ایسا بچار کر کال جمن رتھ پر سے کود پڑا اور اپنی فوج والوں سے پکار کر کہا کہ کوئی آدمی اس موہنی مورت پر ہتھیار مت چلانا جب یہ کہہ کر کال جمن آپ اکیلا ہی شیام سندر کے پاس آیا تب بیکنٹھ ناتھ نے ایک تو لچھ کا بدن چھو جانا اُچت نہ جانا دوسرے اُن کو دیوتاؤں کا بردان سچ کرنے کے واسطے راجہ مچکند کو اپنا درشن دیکر بھو ساگر پار اُتارنا تھا اس لیے بیکنٹھ ناتھ کال جمن کے سامنے سے بھاگے اور کال جمن اُن کو پکڑنے کے واسطے پیچھے دوڑ کر ابھمان کی راہ سے بولا۔

چوپائی

کال جمن یوں کہے پکاری ۔ کاہے بھاگے جات مُراری
آے پڑو اب موسوں کام ۔ ٹھاڑھے رہو کرو سنگرام

مجھ کو راجہ کنس اور جراسندھ مت سمجھنا میں جدبنشیوں کا بیج دنیا میں نہیں رکھوں گا چھتری اور شور بیروں کو لڑائی کے میدان سے بھاگنا مرنے کے برابر ہوتا ہے۔

دوہا

رپ سنمکھ تے بھاگنو چھترن کو ہے لاج ۔ پرگٹ پنا بسدیو کو دوش لگایو آج

اے شیام سندر میں تم کو بڑا شور بیر سُن کر تمہارے ساتھ لڑنے کو آیا ہوں ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کرو میں تم کو جان سے نہ ماروں گا شیام سندر اُس کی بات کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ہاتھ کے فاصلہ سے اس طرح بھاگتے جاتے تھے کہ جس میں وہ نا اُمید نہ ہو جاوے اور پکڑنے بھی نہ پاوے جب کہ کال جمن اسی طرح پیچھے پیچھے دوڑتا ہوا بہت دور تک چلا گیا تب شری کرشن جی مہاراج گندھ مادن نام پہاڑ کی کندرا میں جہاں راجہ مچکند پڑا سو رہا تھا گھُس گئے اور وہاں جا کر پیتامبر اپنا راجہ مچکند کو اُڑھا دیا اور آپ چھپ کر ایک کونے میں کھڑے ہو رہے جب پیچھے سے کال جمن دوڑتا ہانپتا ہوا اُسی کندرا میں پہونچا تب

اُس نے راجہ مچکند کو پیتامبر اوڑھے دیکھ کر کیا جانا کہ یہ وہی پُرش جو بھاگا آتا تھا میرے ڈر سے پیتامبر اوڑھ کر سو رہا ہے۔

ایسا بچارتے ہی کال جمن بڑے غصّہ سے ایک لات راجہ مچکند کو مار کر بولا کہ یہ کون بہادری ہے کہ رن بھوم سے بھاگ کر یہاں سو رہا ہے اُٹھ ابھی تجھ کو مار ڈالوں گا جب یہ کہکر کال جمن نے وہ پیتامبر راجہ مچکند کے سر پر سے کھینچ لیا تب وہ لات لگنے اور پیتامبر کے جھٹکے سے جاگ اُٹھا۔

دوہا

تا کی درشٹ پر بھاڈتے اگن اُٹھی تن نانہ — دیکھت ہی جر کے بھیو جمن بھسم چھن مانہ

اے راجہ پرچھیت کال جمن نے مرتے وقت بیکنٹھ ناتھ کا درشن پایا اس لیے وہ سب پاپوں سے چھوٹکر مکت پدوی پر پہونچا اتنی کتھا سُن کر راجہ پرچھیت نے پوچھا کہ اے من ناتھ مچکند کون بڑا راجہ تیجوان ہو کر کس واسطے پہاڑ کی کندرا میں سویا تھا کہ جس کی نگاہ پڑنے سے کال جمن ایسا پرتاپی راجہ جل کر راکھ ہو گیا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرچھیت سُن۔ راجہ مچکند راجہ اچھواک چھتری کے کُل میں جمناشو کا پوتا اور ماندھاتا کا بیٹا بڑا پرتاپی اور چکرورتی راجہ ہو کر اپنے دھرم اور تپ کے بل سے سب راجوں کو جیت کر اپنے بس کیے تھا اُنھیں دنوں دیوتوں کو لڑائی میں جیت کر راج سنگھاسن اُن کا چھین لیا تب اندر اور برن آدک دیوتا شو رتائی اور بہادری راجہ مچکند کی سن کر مرت لوک میں آئے اور راجہ مچکند سے بہت دین ہو کر بنتی کی کہ اے مہاراج ہملوگ دیتوں کے ہاتھ سے بہت دکھ پا کر تمھاری شرن آئے ہیں دیا کر کے دیتوں سے ہمارا راج دلوا دیجئے یہ بات ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے کہ جب دیوتا اور براہمن اور رکھیشوروں کو دُکھ پڑتا ہے تب چھتری لوگ اُن کی رچھا کرتے ہیں یہ دین بچن سنتے ہی راجہ مچکند نے دیوتوں کی مدد کر کے دیتوں سے جُدھ کیا اور دیتوں کو جیت کر دیوتوں کو راج دے دیا جب جب دیت لوگ دیوتوں کو دُکھ دیتے تھے تب تب راجہ مچکند دیوتوں کی سہایتا کر کے دیتوں کو بھگا دیتا تھا ایک بار مچکند کو دیتوں سے لڑتے ہوئے کئی جگ بیت گئے تب شو امکارتک جی دیوتوں کی سہایتا کرنے آئے اُس وقت دیوتوں نے راجہ مچکند سے کہا کہ اب ہملوگوں کی سہایتا شو امکارتک جی کریں گے تم نے ہمارے واسطے بڑی محنت کی ہے اسلیے سوائے مکت کے اور جو بردان مانگو ہم تم کو دیں۔

دوہا

ارتھ دھرم اور کامنا یہ سب ہے ہم ہاتھ — ایک پدارتھ مکت کو دیہیں شری برجناتھ

یہ سُن کر راجہ مچکند نے کہا کہ بہت دن ہوئے کہ میں اپنے گھر دار بال بچوں سے الگ پڑا ہوں کہو تو اُن کو جا کر دیکھوں دیوتوں نے کہا کہ کئی جگ بیت جانے سے اب تمھارے بنش میں کوئی نہیں سب مرگئے یہ بات سُنکر راجہ مچکند بولا کہ اگر یہی حال ہے تو میں بہت دنوں سے نیند بھر سویا نہیں اسوں تم لوگ کوئی ایسی اکانت جگہ بتاؤ جہاں جا کر میں سو رہوں اور کوئی مجھ کو نہ جگاوے دیوتوں نے خوش ہو کر کہا کہ تم گندھمادن نام پہاڑ کی کندرا میں جا کر سو رہو ہملوگ ایسا بردان دیتے ہیں کہ جو کوئی وہاں جا کر تم کو جگاوے گا وہ اُسی ساعت تمھاری نظر پڑنے سے جل کر بھسم

ہو جاوے گا اور ہمارے آشیرباد سے تم کو پربرہم پرمیشور کا درشن ملے گا ۔ راجہ مچکند ترتیا جگ سے یہ بردان
پاکر اس کندرا میں سوتا تھا شری کرشن جی انتر جامی یہ سب بھید جانتے تھے اِسلیے اُنھوں نے دیوتاؤں کا بردان
سچ کرنے کے واسطے کال جمن کو وہاں لے جا کر مچکند کی نظر سے مروا ڈالا اُسکے جل جانے کے بعد برندابن بہاری
بھکت ہتکاری نے چتربھجی روپ سے میگھ برن چندر مُکھ کمل نین شنکھ چکر گدا پدم لیے کریٹ ساجے بنمالا براجے پیتامبر
پہنے تینوں لوک کی سندرتائی دھارن کیے ہوئے راجہ مچکند کو درشن دیا جب اُن کے چندر رکھمی پرکاش سے
اُس اندھیرے کندرا میں اجیرا ہو گیا تب راجہ مچکند نے اُن کو دیکھ کر ساشٹانگ ڈنڈوت کی ۔

دوہا

ماکھن پُربھ کے درش تے بھیو سرس آنند	جوڑ ہاتھ برجنا تھ سے پوچھت ہے مچکند

اے دینا ناتھ آپ کے برابر تینوں لوک میں کوئی سندر نہ ہوگا جیسے آپ نے دیال ہو کر درشن دیا ویسے کرپا
کرکے اپنا حال برنن کیجیے میری سمجھ میں آپ سورج یا چندرما یا کوئی لوکپال یا برہما بشن مہیش تینوں بڑے
دیوتاؤں میں معلوم ہوتے ہیں کہ آپ کے آنے سے کندرا پرکاشت ہو گئی اور یہ کومل چرن آپ کے جو پھولوں
سے بھی زیادہ ملائم ہیں اس پہاڑ اور کانٹوں میں کس طرح براجے اپنا نام اور گوتر بتلائیے اور جو آپ مجھ سے
پوچھیں کہ تو کون ہے تو میں مچکند نام بیٹا راجہ ماندھاتا کا ہوں اور دیتوں سے لڑتے وقت محنت کرنے میں دیوتوں
نے مجھ کو یہ بردان دیا تھا کہ تم نشچنت ہو کر سوؤ تم کو جگانے والا تمھاری نظر پڑنے سے جلکر مر جائے گا اسی سبب سے
یہ آدمی جس نے مجھ کو جگایا تھا دیکھتے جل کر راکھ ہو گیا یہ سن کر شری کرشن جی نے کہا کہ اے مچکند میں کونسا اپنا نام
تجھکو بتاؤں میرے ناموں کی کچھ گنتی نہیں ہے میں نے لاکھوں بار جگت میں اوتار لے کر بہت کام کیے ہیں جو
کوئی چاہے بالو کی رُنیکا اور برسات کی بوندیں گن لیوے لیکن میرے اوتاروں اور کاموں اور ناموں کی گنتی
کر لینا بہت کٹھن ہے اس لیے اپنے پچھلے اوتاروں کا حال تجھ سے کہہ نہیں سکتا لیکن اس مرتبہ پرتھوی کا بھار
اُتارنے کے واسطے جُدکل میں بسدیو اور دیوکی کے یہاں اوتار لیا ہے اس لیے میرا نام باسدیو بھی کہتے ہیں
اور ہم نے متھرا میں راجہ کنس کو دیتوں سمیت مار کر پرتھوی کا بھار اُتار اور سترہ مرتبہ ۲۳ اکچھوہنی دل ساتھ لے کر
راجہ جراسندھ متھرا پر چڑھ آیا وہ بھی ہم سے ہار گیا اٹھارھویں مرتبہ اُس کی مدد کرنے کے واسطے یہ کال جمن
تین کروڑ ملیچھوں کی فوج ساتھ لیکر ہم سے لڑنے آیا تھا سو تمھاری نظر پڑنے سے جلکر مر گیا جو تم کہو کہ کال جمن کو تم نے اپنے
ہاتھ سے کیوں نہیں مارا تو اُسکا یہ کارن ہے کہ دیوتوں کا بردان سچ کرنے کے واسطے مجھے تمکو اپنا درشن دینا اور بھومی کا
بھار اُتارنا تھا اس لیے ہم نے کال جمن کو تمھاری نگاہ سے جلا کر اپنا درشن تم کو دیا پچھلے جنم میں تم نے میرا بڑا بھاری
تپ کیا تھا اُس کا پھل آج پا کر تم جنم مرن سے چھوٹ گئے اب تم کو جو اچھا ہو بردان مانگو بیکنٹھ ناتھ کا درشن
ملنے سے راجہ مچکند کو گیان ہو کر اُس کو یاد آئی کہ گرگ منی نے میری جنم پتری دیکھ کر کہا تھا کہ تجھ کو پرمیشور کا
درشن ملے گا وہ بات آنکھوں سے دکھلائی دی ۔

دوہا

سوئی درج کے بچن ہر ست کیو ہے آج	پرگٹ آئے درشن دیو ماکھن پربھ جبراج

جب راجہ مچکنڈ کو یہ بشواس ہوا کہ یہ چترمجی روپ بھگوان ہیں تب اُس نے شیام سُندر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ نرگن نرنکار ابناشی پرش ہو کر کیول ہر بھکتوں کو سکھ دینے کے واسطے سُگن اوتار دھرتے ہیں آپ کے آدا ورانت اور لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا سب سنسار آپ کی لیلا میں لپٹ رہا ہے اسلیئے کسی کا گیان ٹھکانے نہ رہ کر سب آدمی کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ کے جال میں ایسے پھنسے رہتے ہیں کہ کسی طرح مایا روپی جال سے چھوٹ نہیں سکتے۔

چوپائی

کرم کرت سب سُکھ کے ہیت	پائے بھاری دُکھ سہہ لیت

جس طرح کتا سوکھی ہڈی چباتے وقت اپنے منھ کے خون کا سلونا سواد پاکر نادانی سے وہ مزہ ہڈی سے نکلا ہوا سمجھتا ہے اُسی طرح منش استری پر سنگ کرتے وقت اپنے بیج گرنے کا ساعت بھر سُکھ پاکر اگیانتا سے جانتا ہے کہ یہ سُکھ استری سے مجھ کو ملتا ہے جو اگیان آدمی جھوٹھے سُکھ کو اچھا جان کر کامدیو کے بس پرستری گمن کر کے اپنا پرلوک بگاڑ دیتے ہیں اور ایسا کام نہیں کرتے کہ جس میں آواگون یعنی جنم مرن سے چھوٹ جاویں اُن کو کتے سے زیادہ بُرا سمجھنا چاہیے اے دینا ناتھ بغیر کرپا اور دیا تمھاری کے سنساری جیووں کا اس مایا روپی اندھیرے کنویں سے باہر نکلنا بہت کٹھن ہے جو آدمی آپ کی شرن ہو کر آپ کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے وہ مایا جال سے چھوٹ کر پرم گت کو پہونچ سکتا ہے میں آج تک راج اور دھن کے نشے میں آپکے بھجن اور اسمرن سے بمکھ رہا اور جن استری اور بیٹوں کی پریت میں پھنس کر ہاتھی اور گھوڑے آدک سنساری سُکھ کو اپنا جانتا تھا وہ سب ناش ہو کر کیول یہ بدن میرا جس کو راجہ کہتے ہیں رہ گیا ہے سو یہ بھی کسی کام کا نہیں ہے کس واسطے کہ یہ بدن مرنے کے بعد سیار وغیرہ کے کھا جانے سے بشٹھا ہو جاتا ہے اور پڑے رہنے اور سڑ جانے سے کیڑے پڑ جاتے ہیں اور جلا دینے سے راکھ ہو جاتا ہے اس لیے جو لوگ اپنے بدن اور زور کا غرور کرتے ہیں اُن کو مورکھ سمجھنا چاہیئے آدمی کا تن پاکر سوائے بھجن اور اسمرن پرمیشور کے سنساری بیوہار میں من اپنا لگانا اچھا نہیں ہوتا لیکن اگیانی آدمی اچھے کام میں ایک ساعت من نہیں لگاتے اور آٹھوں پہر استری اور پتر کے مایا موہ میں پھنسے رہ کر سنساری جھوٹھے بیوہار کو سچ جانتے ہیں جو کوئی بغیر کسی اچھا کے صرف آپکے خوش ہونے کے واسطے آپ کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے اُس کو بڑا بھاگمان سمجھنا چاہیے لیکن ویسے آدمی سنسار میں کم ہیں مجھ اگیان اور ابھاگی کو اپنے بھوساگر پار اُترجانے کا بڑا سوچ لگا تھا میرے پچھلے جنم کے پُن سہائے ہوئے جو کمل ایسے آپ کے چرنوں نے جن کا دھیان برھما دک دیوتا اور بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں رات اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اپنا درشن دے کر مجھ کو کرتارتھ کیا اس لیے سوائے بھگ

اور دھیان اُن چرنوں کے جو مکت دینے والے ہیں دوسری چیز سنساری مایا موہ میں پھنسانے والی نہیں چاہتا۔

دوہا

میں جب تپ کچھ نہیں کیو نہیں چینھو مہاراج		ایک تمھاری کرپا تے درشن پایو آج	

اے مہاپربھو تم اپنے بھگتوں کو ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ دینے والے ہو اس لیے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ آپ کی کرپا سے بھوساگر پار اُتر جاؤں میں آپ کی شرن آیا ہوں جبکہ راجہ مچکند نے یہ استت کی تب شری کرشن مہاراج جی نے ہنسکر کہا کہ اے مچکند تیرا گیان دھن ہے تو نے یہی بات کہی تو ہمیشہ سے میرا پرم بھگت ہے پچھلے جنم میں تو نے بہت تپ کر کے ہمارا درشن چاہا تھا اُس کا پھل آج ملکر تیری کامنا پوری ہوئی اور تو نے ہم کو پہچانا اور ہم نے تجھے بر دان لینے کے واسطے بہت للچایا پر تو نے کسی چیز کو قبول نہ کیا کیول ہمارے چرنوں کی بھگت مانگی اس طرح کا گیان ہر کسی کو نہیں ملتا اب تیرے بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر بتلا دیتا ہوں وہ تو کر کیونکہ تو نے پرتھوی لینے دور پر استری گمن کرنے میں بہت پاپ کیا ہے وہ بغیر تپ کیے نہیں چھوٹے گا اسلیے تو اُتر کی طرف جا کر میرا اسمرن اور دھیان کر جب یہ تن چھوڑ کر براہمن کے گھر جنم لے کر میری بھگت کرے گا تب وہ تن چھوڑ کر میری جوت میں سما جائے گا۔

دوہا

چھدپ پدار تھ مکت کو راجن دیجے نانہ		تدپ ہم تم کو دیو جان پریت من مانہ	

یہ بات سنتے ہی راجہ مچکند کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑا اور جب اُن کو ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے کندرا سے باہر نکلا تب اُس نے آدمی اور درختوں کا چھوٹا چھوٹا روپ دیکھ کر جانا کہ کلجگ کا لچھن آپہونچا ایسا بچار کر راجہ مچکند اُسی وقت بدر کاشرم میں تپ اور جپ کرنے کو چلا گیا اور سچے من سے پرمیشور کا تپ کرنے لگا اور گرمی اور سردی اور برسات کو برابر جان کر دُکھ اور سُکھ کو برابر سمجھا جبکہ وہ بدن چھوڑ کر براہمن کے گھر پیدا ہوا تب ہر بھگت کے پرتاپ سے مرنے کے بعد پربھم پرمیشور میں مل گیا کال جمن براہمن کے بیج سے پیدا ہوا تھا اسلیے شری کرشن جی نے اُسکو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اتنی کتھا سُنکر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے منی ناتھ کال جمن ملیچھ براہمن کے بیج سے کس طرح پیدا ہوا تھا شکدیو جی بولے کہ ایک دن گوڑ براہمن گرگ مُن کے سالے نے ہنسی سے اُن کو کہا کہ تم نامرد ہو جب یہ بات سُن کر جدبنشی لوگ ہنسی کی راہ سے گرگ رکھیشور کو ہیجڑا کہنے لگے تب اُنھوں نے کرودھ کر کے سب جدبنشیوں کو نیچا دکھلانے کے لیے شری مہادیو جی کا تپ کرنا شروع کیا تب شیو جی مہاراج نے خوش ہو کر اُن سے بردان مانگنے کے واسطے کہا تب گرگ مُن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو مجھ کو ایک بیٹا دیجیے جس سے سب جدبنشی ڈر کر بھاگ جاویں تب شری بھولاناتھ نے اُن کو ایک پھل دیکر کہا کہ یہ پھل استری کو کھلا دینے سے ایسا بیٹا پیدا ہوگا۔ گرگ براہمن نے وہ پھل لے کر اپنے پاس رکھ چھوڑا اور جب تال جنگھ نام چھتری نے جو کابل میں بڑا پرتاپی راجہ ہو کر سنتان نہیں رکھتا تھا لڑکا پیدا ہونے کے واسطے گرگ رکھیشور کی بہت

سیوا کی تب رکھیشور مہاراج نے اُس کی استری کو بیج دان دے کروہ پھل کھانے کو دیا اُس نے ہراچھا سے اپنی سوتوں کے ڈر سے جلدی میں وہ پھل بنا اسنان کیے کھا لیا تب گرگ منی نے کہا کہ میرا بیٹا بڑا پرتاپی اور بلوان ہوکر ملیچھوں کا کام کرے گا اسی کارن کال جمن تال جنگھ چھتری کا بیٹا ملیچھ ہو گیا تھا یہ حال سُن کر راجہ پرکھیپت کا سندیہ مٹ گیا

ادھیائے باونؔ

بھاگنا شیام اور بلرام کا جراسندھ کے سامنے اُس کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیپت شری کرشن جی راجہ مچکند کو بدا کر کے متھرا میں چلے آئے اور بلرام جی سے کہا کہ ہم نے راجہ مچکند کی نظر سے کال جمن کا ناش کرا کے راجہ مچکند کو بدری کیدار میں تپ کرنے کے واسطے بھیج دیا اب چلو کال جمن کی فوج کو مار کر پرتھوی کا بھار اُتاریں یہ کہہ کر شری کرشن جی بلرام جی سمیت متھرا سے باہر نکلے اور کال جمن کی فوج میں چلے گئے۔

دوہا

شنکر کھن کو ساتھ لے ماکھن پربھو کرتار	کال جمن کی سین سب ہنی ایک ہی بار

جبکہ ساعت بھر میں شیام اور بلرام ہل اور موسل اور بانوں سے ملیچھوں کو مار کر سب مال لوٹ کا اپنے استھان پر لے چلے تب جراسندھ نے اپنی فوج سمیت پہونچ کر اُن کو گھیر لیا اس وقت بیکنٹھ ناتھ بھگت تپل نے جراسندھ کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے سب مال لوٹ کا وہاں چھوڑ دیا اور بلرام جی سمیت اُسکے سامنے سے پیدل بھاگے تب جراسندھ کے منتری نے کہا کہ اے مہاراج تمھارے پرتاپ کے سامنے کون ایسا سورما ہے جو ٹھہر سکے دیکھو رام اور کرشن دونوں بھائی گھر بار اور سب مال اپنا چھوڑ کر تمھارے ڈر سے ننگے پاؤں بھاگے جاتے ہیں جبکہ جراسندھ نے بھی دونوں بھائیوں کو اپنی آنکھوں سے بھاگتے ہوئے دیکھا تب اپنی فوج سمیت اُن کے پیچھے دوڑا اور پکار کر یوں کہا۔

چوپائی

کاہے ڈر کے بھاگے جات	ٹھاڑھے رہو کرو کچھ بات
گرت اُٹھت کمپت کیوں بھائی	آئی ہے ڈھنگ مرت تمھاری

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرکھیپت جب شیام اور بلرام نارد جی کی بات سچ کرنے کے واسطے لوک بیوہار دکھلا کر جراسندھ کے سامنے سے بھاگے تب وہ بڑی خوشی سے ان کے پیچھے دوڑا اور دونوں بھائی بھاگ کر پربرکھن نام پہاڑ پر جو گیارہ جوجن اونچا تھا اور اس میں سوائے ایک راہ کے دوسرا راستہ نہ تھا چڑھ گئے اور پہاڑ کے اوپر جا کر کھڑے ہوئے۔

چوپائی

دیکھ جراسندھ کہے پکاری ۔ شکھر چڑھے بلبھدر مراری
اب یے کیسے جائیں پرائے ۔ یہ پربت کو دیو جرائے

یہ حکم پاتے ہی اُس کے سیوکوں نے اس پہاڑ کو جہاں ہمیشہ پانی برستا تھا لکڑیوں کا ڈھیر چاروں طرف سے جمع کر کے اس میں آگ لگا دی اور جو راہ پہاڑ پر چڑھنے کی تھی وہاں جراسندھ آپ کھڑا ہو گیا جب تھوڑی دیر میں وہ آگ پہاڑ کی چوٹی تک جا کر بجھ گئی تب وہ اُس آگ میں دونوں بھائیوں کا جل مرنا سمجھ کر متھراپوری کو چلا آیا اور وہاں اپنا ڈھنڈھورا پٹوا دیا اور جتنے مکان راجہ اگرسین اور بسدیو جی کے اُس شہر میں تھے وہ سب ڈھا کر اس جگہ نئے مکان بنوا دیے اور اپنا کارندہ وہاں چھوڑ کر آنند سے فوج سمیت مگدھ دیش میں آیا اور شیام سندر نے بلرام جی سے کہا کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ ہمارے چرن آنے سے بھی یہ پہاڑ جل جاوے ایسا کہکر بیکنٹھ ناتھ نے اُس پہاڑ کو اپنے چرنوں سے ایسا دبایا کہ وہ پاتال کو چلا گیا آگ بجھ جانے کے بعد پھر اُسکو اٹھا لیا۔

دوہا

تا گر در تے کود کے ماکھن پربھ دُھد راس ۔ رام سہت شری دوارکا پل میں پہونچے جائے

ان کو دیکھتے ہی سب دوارکا باسی خوش ہو گئے اور شیام سندر کی دیا سے سب آنند پوربک وہاں بسنے لگے کچھ دنوں کے بعد راجہ ریوت نے برہما جی کی آگیا سے ریوتی اپنی لڑکی چندر رکھنی جس کو چینی کو دوارکا پوری میں لا کر بلرام جی سے بیاہ دیا اور شیام سندر بلرام جی سمیت کنڈن پور میں جا کر راجہ بھیشمک کی بیٹی جو کہ شیشپال کو مانگی گئی تھی بہت راجوں کے بیچ سے زبردستی ہر لائے اور اپنے گھر لا کر اُسکے ساتھ بیاہ کیا یہ سنکر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج شری کرشن چندر مہاراج رُکمنی جی کو بہت راجوں میں سے کس طرح ہر لائے تھے۔

دوہا

ماکھن پربھ کے کرم گن سنے مہا سکھ ہوے ۔ جو کوئی من سے سُننے بڑ بھاگی ہے سوے

یہ بات سن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت بھیشمک نام بڑا پرتاپی راجہ بدربھ دیش کا کنڈن پور میں رہ کر دھرم پوربک راج کرتا تھا اور رُکم اگرج آدک پانچ بیٹے اُس کے ہوئے جب رکمنی نام کنیا مہاسندری راجہ بھیشمک کے یہاں پیدا ہوئی تب اُس نے منگلاچار کر کے جوتشیوں سے اُس کی جنم لگن کا پھل پوچھا تب پنڈتوں نے کہا کہ ہمارے بچار میں یہ کنیا گن اور روپ اور شیل کی سمدر ہو کر آدپرش بھگوان سے بیاہی جائیگی یہ سُن کر راجہ نے بڑی خوشی سے پنڈتوں کو آدر سنمان کے ساتھ بدا کیا جب وہ کنیا ہر روز چندر کلا سی بڑھ کر کچھ سیانی ہو گئی تب ایک دن نارد مُنی کنڈن پور میں گئے اور رُکمنی کا ہاتھ دیکھ کر اُس سے کہا کہ تیرا بیاہ شری کرشن چندر آنند کند سے ہوگا یہ بات سن کر رکمنی بہت خوش ہوئی اور نارد مُنی نے دوارکا پوری میں جا کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ راجہ بھیشمک کی ایک لڑکی رکمنی نام لچھمی جی کی طرح مہاسندری

پیدا ہو کر تمھارے بوا ہنے جوگ ہے یہ بات سُن کر شیام سندر انتر جامی کو بھی اُس کی چاہ ہوئی اُنھیں دونوں جاچکوں نے کُنڈن پور میں جا کر شری کرشن جی کا جس اور گن جو جو کام اُنھوں نے گوکل اور برندا بن اور متھرا میں کیے تھے گایا تب وہاں کے لوگوں کو شیام سندر کے درشن کی اچھا ہوئی جب اس بات کی چرچا ہوتے ہوتے راجہ بھیشمک کو خبر پہونچی اور اُس نے بھی وہاں جا کر جاچکوں کو راج مندر پر بلا کر شیام سندر کا جس گایا تب راجہ اور رانی آدسب لوگ اُن کی لیلا سن کر بہت خوش ہوئے۔

چوپائی

چڑھی اٹار رکمنی سُندری	ہر چِت ترُ دھن شرون پری
اچرج کرے پھول من لہے	پھیر اُچک کر دیکھن چہے
سُن کے کُنور رہی من لائے	پریم لتا اُڈ اپجی آے
ات آنندمے بھی سُندری	واکی سُدھ بدھ ہر گن ہری

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پہلے رکمنی نارد من سے مرلی منوہر کا گن سُن چکی تھی جب اس نے جاچکوں سے اُن کی بڑائی سنی تب اُس کو اُن کے ساتھ بواہ کرنے کی بڑی چاہ ہوئی اُسی دن سے رکمنی کھاتے پیتے سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے آٹھوں پہر موہن پیارے کی سانولی صورت کا دھیان پریم سے کرنے لگی اور اُن کے ملنے کے واسطے ہر روز شری پاربتی جی کو پوج کر یہ بر دان مانگتی تھی۔

چوپائی

مو پر گوری کر پا کرو	جُدپت پت دے مم دُکھ ہرو

دوہا

کمل نین کے دھیان میں مگن رہے دن رین	کھان پان کی کو کہے لے نہیں چھن چین

جب رُکمنی جی نے دِن رات موہن پیارے کا دھیان رکھ کر اپنے من میں یہ پرن کیا کہ سوائے شیام سندر کے دوسرے کے ساتھ اپنا بواہ نہیں کروں گی تب اُسکے ماتا پتا بھی یہ حال جان کر اسی بات میں خوش ہوئے تھے جب رکمنی موہن پیارے کے برہ میں اداس ہو کر رونے لگتی تھی تب اس کی سہلیاں نند لال جی کا بال چرتر سُنا کر خوش کر دیتی تھیں۔

دوہا

یا بدھ لیلا کرشن کی گاویں سب دن رین	سوشن کے شری رُکمنی لہے سُدا سُکھ چین

ایک دن رکمنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلتی ہوئی راجہ بھیشمک کے پاس آئی تب راجہ نے اس کو بواہنے جوگ دیکھ کر من میں کہا کہ اب جو میں اس کا بواہ جلدی نہیں کروں گا تو سنساری لوگ میری نندا کریں گے جسکے گھر کماری

کنیا جوان ہو جاتی ہے اُس کو دان اور پن اور جپ اور تپ آدک اچھے کام کرنے کا پھل نہیں ملتا یہ بچارتے ہی
راجہ اپنے پانچوں بیٹوں اور منتری اور اشٹ متروں کو سبھا میں بیٹھا کر کہا کہ اب رکمنی سیانی ہوئی اس لیے
راجکمار جو کلین اور سب گنوں سے بھرا ہو ٹھہرنا چاہیے یہ بات سن کر سب سبھا والوں نے بہت راجکماروں کے
نام بتلا کر اُن کے روپ اور گن کا برنن کیا لیکن راجہ کے من میں کوئی نہیں بھایا تب رکم اگرج اُس کے
بڑے بیٹے نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ شہر چندیلی میں راجہ ششپال کلین اور بلوان ہے رکمنی اُسے بواہ کر دنیا
میں جس لیجیے جب راجہ اُس کی بات پر بھی نہیں بولا تب رکم کیش راجہ کے چھوٹے بیٹے نے کہا۔

چوپائی

رکمنی پتا کرشن کو دیجیے　　باسدیو سوں ناتا کیجیے
یہ سُن بیشنک ہر کھے گات　　کہی پوت تم اچھی بات
تو بالک سب سے بڑگیانی　　تیری بات بھلی ہم مانی

دوہا

بڑن چھوٹ سے پوچھ کر کیجیے من پرتیت　　سار بچن گہ لیجیے یہی جگت کی ریت

جدبنسوں میں راجہ سورسین بڑے پرتاپی ہو کر اُن کے بیٹے بسدیو جی ایسے دھرماتما ہیں کہ جن کے گھر
آدپرش بھگوان نے شری کرشن نام سے اوتار لیا اور راجہ کنس آدک ادھرمیوں کو مار کر سب جدبنسی اور پرجا کو
بڑا سکھ دیتے ہیں ایسے دوارکا ناتھ کو رکمنی دے کر سنسار میں جس لینا اُچت ہے یہ بات سُنتے ہی تینوں چھوٹے بیٹے
راجہ کے اور منتری آدک سبھا والوں نے خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج آپ نے بہت اچھا بچار اہے ایسا بر اور گھر دوسرا
نہ ملے گا یہ بات سنتے ہی رکم اگرج بڑا بیٹا راجہ کا جس کی صلاح سے راج کاج ہوتا تھا سب سبھا والوں پر جھنجھلا کر بولا۔

چوپائی

سمجھ نہ بولت مہا گنوارا　　جانت نہیں کرشن بیوہارا
بارہ برس نند گھر رہیو　　تب اہیر سب کوئی کہیو

دوہا

جنم بھیو جدبنش میں بسیو نند گھر جائے　　کا مدھ کریا کلٹ پھر ے چر اوت گائے

اے پتا جی وہ گوال گنوار ہے اُس کی ذات پانت کا کیا ٹھکانا ہے اُس کو کوئی نند کا بیٹا کہتا ہے کوئی بسدیو
کا بیٹا کہتا ہے آج تک یہ بھید نہیں کھُلا کہ کس کا بیٹا ہے اور جدبنسی کچھ بڑے راجہ نہیں ہیں کیا ہوا جو تھوڑے
دنوں سے بڑھ گئے ہیں اُس سے اُن کی گنتی تلک دھاری راجوں میں نہیں ہو سکتی جو شری کرشن کو بسدیو جادو
کا بیٹا سمجھا جائے تو بھی جادو لوگ ہمارے برابر کلین نہ ہو کر وہ اپنی بیٹی ہم کو دیں تو اچت ہے سوا اسکے شری کرشن
اگرسین کا سیوک کہلاتا ہے اُس کو رکمنی بیاہ کر سنسار میں کیا جس پاؤ گے بیر اور بواہ برابر والے سے کرنا چاہیے جب
شری کرشن کے ساتھ رکمنی کا بواہ کرنے میں مجھ کو سب کوئی گوال کا سالا کہیں گے تب میں اپنا منھ لوگوں کو کیا دکھلاوں گا

چوپائی

تا سوں ہم نہیں کرت سگائی		یہ بدھ اوگن بھرے کنہائی

اس لیے ششپال تلک دھاری راجہ کو جس کے پرتاپ اور ڈر سے دوسرے راجہ تھرتھر کانپتے ہیں رُکمنی بیاہ دیجئے اور پھر کرشن کا نام میرے سامنے نہ لیجیے جب یہ بات سبھا والے اپنے اپنے من میں پچھتا کر چپ ہو رہے اور راجہ بھیشمک بھی بڑا بیٹا سمجھ کر کچھ نہیں بولا تب راجکمار نے اُسی وقت جوتشیوں سے اچھی لگن پوچھکر ایک براہمن کے ہاتھ رکمنی کے بواہ کا تلک راجہ ششپال کے پاس بھیج دیا جب کہ وہ براہمن تلک لے کر شہر چندیلی میں راج مندر پر پہونچا اور ششپال نے بڑی خوشی سے تلک لیکر براہمن کو آدر کے ساتھ بدا کر دیا تب وہ براہمن کنڈن پور میں پہونچ کر راجہ بھیشمک اور رُکم اگرج سے تلک لینے کا حال کہہ کر بولا کہ راجہ ششپال بڑی دھوم دھام سے برات سجکر بواہنے کو آتے ہیں اب آپ اپنے یہاں تیاری کیجیے یہ بات سُنکر پہلے راجہ بھیشمک بہت اداس ہو گیا پھر اپنے من کو دھیرج دے کر رانی سے سب حال کہدیا تب رانی اپنے ناتے دار استریوں کو بلا کر رکمنی کے بواہ کا منگلاچار کرنے لگی اور راجہ نے اپنے منتریوں کو بواہ کی تیاری کا حکم دیا اور کنڈن پور میں یہ چرچا گھر گھر ہونے لگی کہ راجہ رکمنی کا بواہ شری کرشن جی سے کرتے تھے لیکن رُکم اگرج دُشٹ نہیں ہونے دیا اب ششپال سے اُس کا بواہ ہو گا اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ جب راج مندر میں کیلے کے کھمبھ گڑ کر سونے کا کلس دھر کر منڈوا تیار ہوا اور استریاں منگلہ چار گیت گاؤ اپنے کل کی ریت کرنے لگیں اور راجہ نے نیوتہ بھیجکر اپنے اشٹ متروں کو کہلا بھیجا اور ناچ اور رنگ آدک بہت طرح کا منگلاچار وہاں ہونے لگا تب دو چار سکھیوں نے آکر رکمنی سے کہا کہ تیرا بواہ رُکم اگرج نے راجہ ششپال کے ساتھ ٹھہرایا ہے اب تو رانی ہو گی یہ بات سُنتے ہی رکمنی اپنے من میں بہت اداس ہو کر بولی کہ اے پیاری میرے سوامی منسا باچا کرمنا سے شری بیکنٹھ ناتھ ہیں اُن کے سوائے دوسرے کسی کو میں اپنا پت بنانا نہیں چاہتی یہ کہکر سوچ کرنے لگی۔

چوپائی

ملیں کون بدھ کرشن مراری		سوچت دھا کرے دُکھ بھاری

دوہا

پڑی دوارکا دور اتِ کچھ نہیں بنے اُپائے		ماکھن پُربھ کے درس کو کہہ بدھ کروں اُپائے

رُکمنی نے بہت سوچ اور بچار کر کے یہ بات من میں ٹھہرائی کہ کسی کو موہن پیارے کے پاس بھیجکر اپنی اچھا اُن سے پرگٹ کرنا چاہیے آگے وہ مالک ہیں جب رُکمنی نے اُس کے سوائے دوسری تدبیر کوئی اچھی نہیں دیکھی تب ایک براہمن بدھمان کو اپنے ماتا اور پتا اور بھائی سے چھپا کر بلایا اور اپنا منورتھ کہنے اور چٹھی دینے کے بعد ہاتھ جوڑکر اُس سے کہا کہ اے مہاراج آپ کرپا کر کے جلدی یہ چٹھی دوارکا میں لیجایئے اور شری کرشن کے ہاتھ میں دے کر میرا سندیسا کہکر اُن کو اپنے ساتھ یہاں لے آئیے تو میں جنم بھر آپ کا احسان مان کرکے

سمجھوں گی کہ آپ کی دیا سے میں نے دوارکا ناتھ کو سوامی پایا یہ بچن سنتے ہی وہ براہمن رُکمنی سے بدا ہو کر مرلی منوہر کا دھیان کرتا ہوا دوارکا کو چلا اور شری کرشن جی کی کرپا سے جلدی وہاں پہونچ کر دوارکا پری کی شوبھا اس طرح دیکھی کہ وہاں رتن جٹت استھان بنے ہوکر گھر گھر منگلاچار اور کتھا پران ہو رہے ہیں جب وہ براہمن یہ شوبھا اور آنند دیکھتا ہوا شری کرشن جی کی ڈیوڑھی پر جہاں ہزاروں دربان کھڑے تھے جا پہونچا اور مارے ڈر کے بھیتر نہ جا سکا تب دربانوں نے اُس براہمن سے پوچھا۔

چوپائی

کو ہیں آپ کہاں سے آئے ۔ کون دیش سے پاتی لائے

دوہا

سکل اوستھا آپنی تن سون کہی جنائے ۔ کُنڈن پُر کو بیر ہوا بھین پہونچو آئے

اس براہمن کا حال سن کر ایک دربان بولا کہ مہاراج تم کسواسطے یہاں کھڑے ہو ہمارے مالک کی ڈیوڑھی پہ کسی براہمن کو جانے کی روک نہیں ہے تم بیدھڑک بھیتر چلے جاؤ شری کرشن دوارکا ناتھ سامنے سنگھاسن پر بیٹھے ہیں وہ تمھارا بڑا آدر کریں گے یہ بات سنتے ہی جب وہ براہمن شری دوارکا ناتھ کے سامنے جہاں وہ جڑاؤ سنگھاسن پر پیتامبر پہنے بیٹھے تھے چلا گیا تب ترلوکی ناتھ نے براہمن کو دیکھتے ہی سنگھاسن سے اُتر کر ڈنڈوت کی اور آدر کر کے اپنے پاس بیٹھا لا اور چرن دھو کر چرنامرت لیا اور اس کے بدن پر اوبٹن اور پھلیل ملوا کر اسنان کرایا اور چھتیس پرکار کے بھوجن کھلا کر پان اور الائچی دیا اور خوشبودار پھولوں کا گجرا پہنایا اور بڑے پریم سے پوچھا کہ مہاراج آپ کہاں سے آئے ہیں اور جہاں آپ رہتے ہیں وہاں کا راجہ اپنے کرم دھرم سے رہ کر پرجا پالن اور براہمن کی سیوا اچھی طرح کرتا ہے یا نہیں

چوپائی

کون کاج یہاں آون بھیو ۔ درس دکھائے ہمیں سُکھ دیو

دوہا

کہت بچن برج راج سُون ماکھن پربھو یا بھانت ۔ دیکھت ہر کی دینتا جادو سب مسکات

یہ میٹھا بچن سنتے ہی وہ براہمن رُکمنی جی کی چٹھی دے کر بولا کہ اے کرپاندھان میرے آنے کا یہ کارن ہے کہ کُنڈنپور میں راجہ بھیشمک کی بیٹی رُکمنی آپ کا نام اور گن سُن کر دن رات یہ اچھا رکھتی ہے کہ آپ کے چرنوں کی داسی ہوئے اس کا باپ اُس کو آپ کے ساتھ بیاہنا چاہتا تھا لیکن رکم اگرچ راجہ کے بڑے بیٹے نے یہ بات نہ مانکر سگائی اُس کی راجہ ششپال کے ساتھ کی ہے اسلیے وہ بہت راجوں کو ساتھ لیکر بڑی دھوم دھام سے کُنڈن پور میں بیاہ کرنے آئے گا اور رُکمنی منسا باچا کرمنا سے آپکے چرنوں میں پریت رکھکر اُس کے ساتھ بیاہ کرنا نہیں چاہتی اسی واسطے راجکماری نے یہ چٹھی بھیج کر آپکو بُلایا ہے یہ بات سنتے ہی شری گردھاری بھگت ہتکاری نے بڑی خوشی سے وہ چٹھی اُسی براہمن کو دے کر کہا کہ تم اس کو پڑھ سناؤ براہمن وہ چٹھی پڑھ کر سنانے لگا اُس میں رُکمنی نے لکھا تھا کہ اے

ترلوکی ناتھ ابناشی پُرکھ آپ کے برابر کوئی دوسرا سُندر نہیں ہے میری بنتی سنیئے اے پربرہم پرمیشور میں آپ کی تعریف سُن کر منسا باچا کرمنا سے اپنے کو آپ کی داسی سمجھتی ہوں اور سوا اے آپکے اور کسی کو نہیں چاہتی آپ بھی دیال ہو کر مجھکو اپنے چرنوں کے پاس رکھیئے جدپ میں آپ کے جوگ نہیں ہوں لیکن آپکی داسیوں میں رہوں گی میرا بڑا بھائی زبردستی مجھ کو ششپال سے بیاہنا چاہتا ہے لیکن میں یہ بات نہ چاہ کر پریم پوربک یہ اِچھا رکھتی ہوں کہ آپکی سیوا کرکے اپنا جنم سوارتھ کروں جو آپ یہ کہیں کہ کلونتی بیٹی ایسا کام نہیں کرتی کہ اپنے بواہ کا سندیسا آپ بھیجے تو اے دیندیال اس کا یہ کارن ہے کہ آپ کی مہما جو سارے جگت میں پرگٹ ہے سُنکر میری لاج چھوٹ گئی آپکے چرنوں کی دھوڑ ملنے کے واسطے شری برھماجی اور شری مہادیوجی آدک بڑے بڑے دیوتا اور جوگیشور اور منیشور لوگ اچھا رکھتے ہیں لیکن وہ دھور اُن کو جلدی نہیں ملتی میں منسا باچا کرمنا سے یہ اِچھا رکھتی ہوں کہ جس میں اُن چرنوں کی سیوا کرکے وہ دھور اپنے مستک پر لگاؤں جو وہ دھور مجھ کو نہیں ملے گی تو اُن چرنوں میں دھیان لگا کر یہ تن اپنا چھوڑ دوں گی۔

چوپائی

جا کو شِو سنکادک دھیا دین
تاہی چرن کمل کی آس

بید پُران بھید نہیں پاویں
من مدھکر ہوئے لپٹاویں

دوہا

تم چاہو یا مت چہو ماکھن پُربھ جدرائے
میں چاہت ہوں آپ کو پریم پریت کی بھائے

اے مہاپربھو اب ششپال برات ساج کر کنڈن پور میں مجھے بیاہنے آوے گا تم جلد آ کر اور دشمنوں کو جیت کر مجھکو یہاں سے لیجاؤ جو آپ نہیں آویں گے تو میں اپنا پران آپکے چرنوں پر نچھاور کر کے جہاں دوسرا جنم پاؤنگی اُس تن میں آپ کا بھجن کر کے آپ کے پاس پہونچوں گی۔

چوپائی

ہوں تمھری چیری کی چیری
کرپا کرو موہن جدناتھا

تم کو سکل لاج ہے میری
رتھ پر چڑھو بیر کے ساتھا

اے دیندیال ایسامت کرنا کہ سنگھ کا شکار گیدڑ لیجاوے جو آپ یہ کہیں کہ ہم راج مندر میں سے تجھ کو کیسے ہر لیجائینگے سو میں اپنے بواہ سے پہلے ایکدن دیبی جی کی پوجا کرنے کیواسطے شہر کے باہر جاؤنگی جب وہاں سے پھر کر گھر آنے لگوں تب راہ میں مجھکو اپنے ساتھ لیجانا سنسار میں آپکا نام دیندیال پرگٹ ہے اسلیئے مجھکو مہادین جان کر دیال ہو جیئے۔

چوپائی

جو تم بیگ نہ پہونچو آئے
تو موہ نہہ اُسر بیاہ لیجائے

دوہا

ما بدھ پاتی شردن کر ماکھن بہ بھو کرتار
کنڈن پُر کے چلن کو من میں کیو بچار

ادھیائے ترپن

شیام سُندر کا رُکمنی کو ہر لانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت شیام سندر نے وہ چٹھی سنتے ہی بڑی خوشی سے اُس براہمن کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کو اکیلے میں لیجا کر کہا کہ اے براہمن دیوتا جس دن سے میں نے رکمنی کے روپ اور گن کا حال نارد جی کے منھ سے سنا ہے اُس دن سے میں بھی اسکے بیے کی چاہ رکھتا ہوں اور یہ بھی مجھکو معلوم ہے کہ رُکم اگرچ میرے ساتھ دشمنی رکھ کر اس کا بواہ مجھ سے ہونے نہیں دیتا تم آج رات کو یہاں رہو کل میں برات سے تمھارے ساتھ چلکر رکمنی کی اچھا پوری کروں گا جس طرح لکڑی سے لکڑی رگڑنے میں آگ پیدا ہو کر سب جنگل جل جاتا ہے اسی طرح دشمنوں کو فوج سمیت ناش کر کے رُکمنی کو لے آونگا جب یہ بات سنکر براہمن دیوتا کو دھیرج ہوا تب شیام سند نے دارک سارتھی کو بلا کر کہا کہ کل سبیرے رتھ تیار کر کے لے آنا جب پراتہ کال دارک سارتھی رتھ اُنکا سجا کر لے آیا تب شری کرشن چندر آنند کند اس براہمن سمیت رتھ پر چڑھ کر کنڈنپور کو چلے جبکہ وہ سارتھی رتھ دوڑا کر شہر کے باہر لیگیا تب پران ناتھ نے کیا دیکھا کہ داہنے طرف ہرن کا جھنڈ چلا آتا ہے یہ سگن دیکھ کر اس براہمن نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج اچھے سگن ملنے سے میرے بچار میں یہ آتا ہے کہ جس کام کے واسطے آپ جاتے ہیں وہ کام جلد پورا ہوگا شیام سُندر بولے کہ آپ کی کرپا سے میرا کام پورا ہوگا یہ بات کہہ کر رتھ آگے کو بڑھایا جبکہ بلبھدر جی نے سنا کہ مرلی منوہر اکیلے کنڈن پور کو گئے تب اُنھوں نے جا کر راجہ اُگرسین سے کہا کہ مہاراج میں نے سنا ہے کہ راجہ ششپال جراسندھ آدک بہت سے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لے کر رکمنی سے بواہ کرنے کے واسطے کنڈن پور میں آتا ہے اور موہن پیارے یہاں سے اکیلے بنا کہے وہاں چلے گئے ہیں اسلیے مجھے یقین ہوتا ہے کہ وہاں شیام سندر اور ان لوگوں سے بڑی لڑائی ہوگی آپ حکم دیجئے تو ہم لوگ بھی جاویں یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے بلرام جی سے کہا کہ تم میری سب فوج ساتھ لیکر ایسی جلدی کنڈن پور میں جاؤ کہ شری کرشن جی وہاں تک پہونچنے نہ پاویں راہ میں اُن سے مل کر اُن کو اپنے ساتھ لے آؤ یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے دو اچھوہنی دل اور بہت شوربیروں کو ساتھ لے کر کنڈن پور کو کوچ کیا اور راہ میں شری کرشن جی ملے مل کر بولے کہ اے بھائی تم مجھ کو بھی ساتھ نہ لے کر اکیلے چلے آئے میرا پران تک تمھارے اوپر نچھاور ہے شری کرشن جی بلدیو جی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہوئے اور رُکمنی جی کی بیاکلتا کا حال جان کر ایک مہینے کا راستہ ایک دن اور رات میں چلے اور جس دن ششپال کی برات کنڈن پور میں آنے والی تھی اسی دن وہاں جا پہونچے تب کیا دیکھا کہ اُس شہر میں گھر گھر منگلاچار ہو کر گلی اور چوراہوں میں گلاب اور چندن کا چھڑکاؤ ہو رہا ہے اور سب چھوٹے اور بڑے کنڈن پور باسی اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اپنے اپنے دروازوں اور چوراہوں پر برات دیکھنے کے واسطے

خوش خوش بیٹھے ہیں

دوہا

کُنڈن پُر کی چھب مہا برن سکے کب کون	جا کی شوبھا دیکھ کے سُکھ پاوت رکھون

یہ شوبھا وہاں کی دیکھتے ہوئے شیام سُندر نے اپنا رتھ راجہ بھیشمک کے باغ میں لیجا کر کھڑا کیا اور اُس براہمن سے بولے کہ اے مہاراج ہم اپنا ڈیرہ یہاں کرتے ہیں تم جا کر ہمارے آنے کا حال رُکمنی سے کہدو جس میں اسکو دھیرج ہو اور وہاں کا حال پھر ہم سے آکر کہو کہ اُس کی تدبیر کی جاے یہ بات سُن کر وہ براہمن راج مندر کو چلا اور اُسی دن راجہ بھیشمک برات نزدیک آنے کا حال سنکر اپنی فوج اور نیوتے والے راجوں کو ساتھ لیکر براتیوں کو آگے سے لینے گیا اور سمان پوربک براتیوں کو اپنے ساتھ لا کر جنتھا جوگ استھان میں جنواسہ دیا اور بھوجن وغیرہ سب سامان جو جس کو ضرورت تھی اُس کے ڈیرہ پر بھیجدیا اور برات آنے کی خبر سنکر راج مندر میں استریاں منگلاچار کرنے لگیں اور پروہت نے رُکمنی سے سونا اور گئو دان دلوا کر موتیوں کا کنگن اُس کے ہاتھ میں بندھوایا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرچھت شری کرشن جی مہاراج کنڈنپور میں پہونچ چکے تھے لیکن رُکمنی کو انکے آنے کا حال نہیں معلوم تھا اس لیے وہ یہ سب چرتر دیکھتے ہی سوچ میں ہوکر اپنے من میں کہنے لگی کہ دیکھو شیام سندر چٹھی بھیجنے سے مجھکو نرلج سمجھ کر ابھی تک نہیں آئے اور اُس براہمن نے بھی پھر کر ابھی تک کچھ سندیسا مجھکو نہیں دیا کہ پران ناتھ آتے ہیں یا نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے مجھے کروپ سمجھکر یا نہیں کی یا وہ براہمن راہ بھول کر دوارکا تک نہیں پہونچا یا برات کے ساتھ جراسندھ کا آنا سُن کر نہیں آئے۔

چوپائی

سیری کچھک چوک من آئی	یاتے نہیں آئے سُکھدائی
جھوں نہیں آئے نند لالا	آئے مو نہہ بر ہے شِشُپالا

اے مہا پربھو جب ششپال کل مجھے بواہ کے پیچھے ہاتھ پکڑ کر لے جائے گا تب میں ابلا ناتھ کیا کروں گی اُس وقت میرے جپ اور تپ اور دیبی جی کے پوجن نے بھی کچھ سہایتا نہیں کی اے پرمیشور اب میں کیا کروں کدھر بھاگ جاؤں یا اپنا پران ہی چھوڑ دوں اب تمہارے سوائے کسی کا بھروسا نہیں رکھتی اس طرح رُکمنی بہت باتیں اپنے من میں بچار کر کسی کے پاؤں کا کھٹکا سنتی تو اُس براہمن کا آنا سمجھ کر چاروں طرف دیکھنے لگتی تھی جیسے چندرما کا پرکاش پرات سمے ملین ہو جاتا ہے ویسے ہی رُکمنی کا چندر رکھ اسی سوچ میں اُداس ہو گیا تھا جس طرح پارہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتا ہے اُسی طرح گھبراہٹ سے کبھی کوٹھے پر اور کبھی دروازے اور کھڑکیوں میں جا کر اُس براہمن کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی اور لاج کے مارے اپنے من کا بھید کسی سے نہیں کہتی۔

دوہا

ماکھن پُربھ کے دھیان میں پرانن کی سُدھ نہہ	تب ہی پھر کے نین بھج مُدت بھئی من ماننہ

یہ حال رُکمنی کا دیکھ کر ایک سکھی جو سب بدیا جانتی تھی بولی کہ اے پیاری تم اتنا گھبرا کر کیوں اپنا پران دیتی ہو وہ بنا پوچھے اپنے باپ اور بھائی کے کس طرح یہاں آویں گے تب دوسری سکھی بولی کہ وہ دینڈیال انترجامی تمہارے من کا حال جان کر بے آئے نہ رہیں گے تم اپنے من کو دھیرج دیکر بیاکل مت ہو میری سمجھ سے وہ کنڈن پر پہونچ چکے ہیں اُس کی بات سن کر رکمنی نے کہا کہ اس وقت میری بائیں آنکھ اور بائیں بھجا پھڑکتی ہے تب وہ سکھی بولی کہ اُس کو بہت اچھا سگن سمجھو ابھی کوئی آکر ایسی خبر دے گا کہ شیام سندر آئے ہیں رکمنی یہ چرچا اپنی سکھیوں سے کہہ رہی تھی کہ اُسی وقت براہمن نے پہونچ کر رکمنی کو اشیش دے کر کہا کہ شری کرشن مہاراج نے بلرام جی اور سینا سمیت یہاں آکر راجہ کے باغ میں ڈیرا کیا ہے۔

دوہا

رکمن بیرہ دیکھ کے گینھو بہت ہلاس ۔۔۔ کہت تمہارے دھرم سے اب پوجی من آس

اُس وقت رُکمنی کو ایسی خوشی ہوئی کہ جیسے مردے کے بدن میں جان آجاوے اور تپ کرنے والا اپنا منورتھ پا کر خوش ہووے تب اُس نے ہاتھ جوڑ کر براہمن سے بنے کیا کہ اے دُج راج تم نے بیکنٹھ ناتھ کے آنے کا حال سُنا کر مجھ کو جیو دان دیا ہے جو اس کے بدلے تم کو تینوں لوک کی دولت دوں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہوسکتی یہ بات کہہ کر جیسے رُکمنی جی نے اس براہمن کی طرف دیکھا ویسے اُس کے گھر میں لچھمی جی کا باس ہوگیا پھر وہ براہمن آشیرباد دیکر راجہ بھیشمک کے پاس چلا گیا اور شیام سندر کے آنے کا حال جیوں کا تیوں راجہ بھیشمک سے کہا جب راجہ نے سنا کہ شری کرشن چندر آنند کند میرے یہاں بیاہ کرنے کے واسطے آکر باغ میں ٹکے ہیں تب اُسی وقت بڑی خوشی سے بہت رتن آدک ساتھ لے کر اپنے چاروں بیٹوں سمیت باغ میں چلا گیا جبکہ اُس نے رام اور کرشن دونوں بھائیوں کو بیٹھے ہوئے دور سے دیکھا تب سواری پر سے اتر کر پیدل اُن کے پاس چلا گیا اور رتن آدک بھینٹ دے کے بنے پورک اُن سے بولا۔

چوپائی

میرے من نچ تم ہو ہری ۔۔۔ کہا کروں جو دشٹن کری

اے مہاپربھو جب آپ نے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا تب میں کرتارتھ ہو کر اپنے منورتھ کو پہونچا پھر راجہ بھیشمک بہت اچھے مکان میں شیام اور بلرام کو ٹکا کر راج مندر پر چلا گیا اور سب سامان بھوجن آدک وہاں بھجوا کر کہنے لگا کہ رُکمنی شری کرشن جی سے بیاہنے جوگ ہے لیکن کیا کروں میرا کچھ بس نہیں چلتا۔

چوپائی

ہر چرتر جانے نہیں کوئی ۔۔۔ کیا جانے اب کیسی ہوئی

جبکہ کنڈن پر کے رہنے والوں نے دونوں بھائیوں کے آنے کا حال سُنا تب چھوٹے اور بڑے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن پہن کر جھنڈ کے جھنڈ اُن کے درشن کے واسطے وہاں پہونچے اور شری کرشن جی اور شری

بلدیو جی کو ڈنڈوت کر کے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پراپت کیا اور بڑی خوشی سے آپس میں کہنے لگے

دوہا

یہی بات سندر شیام بر کہیں پرسپر لوگ ۔ پے ششپال ہما او ھم نہیں رکمنی جوگ

پرمیشور کی دیا سے ہماری اچھا پوری ہو کر رکمنی کا بواہ شری کرشن جی کے ساتھ ہووے اور شیام اور بلرام کی جوڑی چرنجیو بنی رہے اے راجہ پریچھت جبکہ چار گھڑی دن باقی رہا تب شری کرشن اور بلرام جی رتھ پر چڑھکر کندن پور کی شوبھا دیکھنے کو نکلے جس گلی اور بازار اور چوراہے پر اُن کی سواری پہونچتی تھی وہاں کے سب استری اور پرش اپنی کھڑکی اور چوپارے اور دروازوں پر سے دونوں بھائیوں پر پھول برسا کر آپس میں یوں کہتے تھے۔

چوپائی

نیلامبر اُوڑھے بلرام ۔ پیتامبر پہنے گھنشیام
کُنڈل چپل مکٹ سر دھرے ۔ کمل نین چاہت من ہرے

جبکہ شیام اور بلرام شہر کی شوبھا اور راجہ ششپال آدک کی سینا دیکھتے ہوئے اپنے ڈیرے پر پہونچے تب رکم اگرج اُن کے آنے کا حال سنتے ہی بڑے کرودھ سے اپنے باپ کے پاس جا کر بولا کہ تم سچ بتلاؤ کہ شری کرشن ہمارے یہاں بواہ میں بگھن کرنے کے واسطے کس کے بلانے سے آیا ہے راجہ بھیشمک نے کہا کہ میں نے اُنکو نہیں بلایا تب وہ جنوا سے میں جا کر جراسندھ اور ششپال سے بولا کہ اب کُنڈن پور میں شیام اور بلرام بھی آئے ہیں تم اپنی سینا لوگوں سے کہدو کہ ہوشیار رہیں اُن دونوں بھائیوں کا نام سنتے ہی راجہ ششپال مارے ڈر کے تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑا رہ کر کچھ نہیں بولا لیکن جراسندھ نے رکم سے کہا کہ سنو سترا انھیں دونوں بھائیوں نے راجہ کنس آدک بڑے بڑے شور بیروں کو سبھا میں مار ڈالا تھا یہاں جو آئے ہیں تو ضرور کچھ فساد کریں گے اُن کو تم لڑکا مت سمجھو یہ بڑے پرتاپی ہو کر آج تک کسی سے نہیں ہارے سترہ مرتبہ تیئیس تیئیس اکھوہنی دل میرا ان دونوں بھائیوں نے لڑ کر مار ڈالا جب کہ اٹھارھویں مرتبہ میں پھر فوج لے کر اُن پر چڑھا تب یہ دونوں بھائی بنا لڑے میرے سامنے سے بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے جبکہ میں نے پہاڑ کے چاروں طرف آگ لگا دی تب وہاں سے کود کر دوارکا میں جا بسے۔

چوپائی

یا کو کاہو بھید نہ پایو ۔ کرن اُپدرو یہاں بھی آیو
یہ ہے چھل ہما چھل کرے ۔ کاہو کو نہیں جانیو پرے

اس واسطے اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیئے کہ جس میں ہم لوگوں کی لاج رہے یہ بات سنکر رکم اگرج ابھمان سے بولا کہ شیام اور بلرام کیا مال ہیں جنسے تم اتنا ڈرتے ہو میں اُن کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ برندابن میں ناچ گا کر گئویں چرایا کرتے تھے وہ بالک گنوار لڑائی کا حال کیا جانتے ہیں تم کسی بات کی چنتا مت کرو کرشن و بلرام کو جدونشیوں سمیت آج ہم اکیلا ہٹا دیں گے اے راجہ پریچھت رکم اگرج اُن کو اسطرح سمجھا کر گھر چلا آیا اور ششپال و جراسندھ

نے آپس میں بہت تدبیریں بچار کر بڑی فکر کے ساتھ وہ رات کاٹی پرات سے وہ دونوں ادھر برات نکالنے کی تیاری کرنے لگے اور ادھر راجہ بھیشمک کے وہاں منگلاچار اور بواہ کے کام ہونے لگے اور ذات برادری کی عورتوں نے رُکمنی کو اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر دلہنوں کی طرح بنایا جب چار گھڑی دن رہے بہت برہمنی جو اُس دن مون برت رکھے تھیں رکمنی کو ہزار سہیلیوں سمیت ساتھ لیکر گاتی بجاتی دیبی جی کی پوجا کیلئے واسطے چلیں تب راجہ ششپال نے یہ حال سُنکر اس ڈر سے کہ شری کرشن چندر رکمنی کو زبردستی اُٹھا نہ لیجاویں پچاس ہزار شوربیر اُس کی رچھا کرنے واسطے ساتھ کر دیے وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار لے کر راجکماری کے ساتھ چلے اُس وقت رکمنی سہیلیوں کے جھنڈ میں دھیرے دھیرے ہنس روپی چال چلتے ہوئے کیسی سندر معلوم ہوتی تھی جیسے چندرما تاروں میں شوبھا دیتا ہے اور ششپال اور جراسندھ کے شوربیر کالے کالے کپڑے پہنے اُس کو چاروں طرف گھیرے ہوئے شیام گھٹا کی طرح معلوم ہو کر بیچ میں رکمنی کے کان کا جڑاؤ بالا بجلی کی طرح چمکتا تھا رکمنی نے مندر میں پہونچکر دیبی کا چرن دھویا اور ریدھ کے ساتھ پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا۔

دوہا

بالاپن تے کرت ہوں یہ بدھان سے سیو		جو تم سانچی گور ہو من مانت پھل دیو

یہ بات سنتے ہی دوسری استریوں نے جو کہ رُکمنی جی کے ساتھ تھیں ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے امبکا ماتا ایسی کرپا کرو کہ جس میں راج دلاری کا منورتھ پورا ہو جبکہ پوجا اور پرکرما کرنے اور برہمن کھلانے کے پیچھے رُکمنی چندرمکھی جس کے پرکاش سے اندھیرا اُجیرا ہو جاتا تھا ورہی کی بندی لگا کر مندر سے باہر نکلی اُس وقت وہ مرگ لوچنی ایسی سندر معلوم ہوتی تھی جس پر ہزاروں رت کامدیو کی استری نچھاور ہو جائیں۔

دوہا

تادن رُکمنی پرات تے دھرے ہتی برت مون		پوجا کر چھب سے چلی برن سکے کب کون

اے راجہ پریچھت جس وقت وہ مہا سُندری شیام سُندر کے ملنے کی آسا لگائے ہوئے گج روپی چال سے دھیرے دھیرے سہیلیوں سمیت راج مندر کی طرف آنے لگی اسی طرف شری کرشن چندر آنندکند بھی تینوں لوک کی سندرتائی دھارن کیے ہوئے اکیلے رتھ پر بیٹھے وہاں آپہونچے۔

دوہا

پوج گور چھب سوں چلی ایک کہت اکلائے		من پیاری آئے ہری دیکھ دھوجا پھہرائے

یہ بات سنتے ہی رکمنی جی نے گھونگھٹ اٹھا کر مسکراتے ہوئے رتھ کی طرف دیکھا ویسے سب شوربیر رکھواری کرنے والے وہ ترچھی چتون اور مُندمسکان دیکھتے ہی ایسے بیہوش ہو گئے کہ ہتھیار اُن کے ہاتھ سے گر پڑے۔

سورٹھا

بھرگئی دھنکھ چڑھائے چلا انجن باندھ کے		لوچن بان چلائے مارے سپلے جیوت رہے

اُسی وقت شری کرشن نے اپنا رتھ سکھیوں کے جھنڈ میں لیجاکر رُکمنی جی کے پاس کھڑا کردیا جیسے راجکماری نے لجاتی ہوئی ہاتھ بڑھا موہن پیارے سے ملنا چاہا ویسے شیام سندر نے بائیں ہاتھ سے رکمنی جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے رتھ پر بٹھال لیا اور شنکھ بجا کر رتھ وہاں سے ہانکا۔

چوپائی

کانپت گات سکچ من بھاری	چھانڑ ہے ہر سنگ سدھاری
جیُوں بیراگی چھونڑے گیہہ	کرشن چندر سے کرے سینہہ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت رُکمنی اپنے برت اور پوجا کا پھل پاکر پچھلا سب سوچ بھول گئی اور راجہ جراسندھ اور شِشپال کے شوربیروں سے کچھ نہیں بن پڑا شری کرشن جی اُن لوگوں کے بیچ میں سے اس طرح رُکمنی جی کو لے کر چلے گئے جس طرح سنگھ سیاروں کے غول میں سے اپنا شکار لے کر بیخوف چلا جاتا ہے جبکہ وہاں سے بارہ کوس پر شری کرشن جی کا رتھ جا پہونچا تب وہ شوربیر لوگ ہوش میں آکر اُن کے پیچھے دوڑے۔

دوہا

ایسی بدھ کنیا ہری بھئی پرگٹ یہ بات	سب راجہ سُنکر کُڑھے من ہی من پچھتات

جب بلرام جی نے دیکھا کہ شیام سندر رکمنی کو رتھ پر بٹھا کر دوارکا کی طرف چلے جاتے ہیں تب وہ اپنی فوج سجکر دشمنوں سے لڑنے کے واسطے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچے اور شری کرشن جی نے رکمنی جی کو ڈر سے گھبرائی ہوئی دیکھ کر کہا کہ اے پران پیاری اب تو کسی بات کا سوچ مت کر دوارکا میں پہونچتے ہی شاستر کے موافق تجھ سے بیاہ کرکے تیرا منورتھ پورا کروں گا جب شیام سندر نے اس طرح دھیرج دیکر اپنے گلے کی مالا رُکمنی کو پہنادی تب اُس کا ڈر چھوٹ گیا۔

ادھیائے چوون ۵۴

جُدھ کرنا جراسندھ اور رُکم اگرج کا شیام اور بلرام سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شیام سندر رُکمنی کو اس طرح ہر لے گئے اور یہ حال شِشپال نے سُنا تب جراسندھ اور دنت بکر آدک سب برات والے راجہ اپنی اپنی فوج ساتھ لیکر شری کرشن کے پیچھے چڑھ دوڑے اور آپس میں کہنے لگے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے شری کرشن جادو زبردستی رُکمنی کو ہر لیجاوے جبکہ یہ چرچا آپس میں کرتے ہوئے شری کرشن جی کے رتھ کے پاس پہونچے تب للکار کر کہا کہ تم دونوں بھائی کہاں بھاگے جاتے ہو کھڑے ہو کر ہمارے ساتھ لڑائی کرو جو چھتری

اور شور بیر ہیں وہ لڑائی میں پیٹھ نہیں دکھلاتے یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے اپنی سینا سمیت پھر اُن لوگوں سے ایسا جُدھ کیا کہ دونوں طرف سے ہتھیار چل کر خون کی ندی بہنے لگی ایسا بھاری جُدھ دیکھکر رکمنی گھبرا گئی اور بڑے سوچ سے من میں کہنے لگی کہ دیکھو میرے واسطے شیام اور بلرام اتنا دکھ پاتے ہیں اے پرمیشور یہ سب دشمن کبتک لڑیں گے اور اتنی فوج کس طرح ماری جائے گی جب رکمنی اسی طرح بہت باتیں بچار کر مارے ڈر کے کانپنے لگی تب بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے اس سے کہا کہ تو میری مہما جان بوجھکر اتنا کیوں ڈرتی ہے دھیرج رکھ ابھی ایک ساعت میں یہ سب دشمن اس طرح ناس ہوجائیں گے جس طرح سورج کے نکلنے سے تارے نہیں دکھلائی دیتے جبکہ شیام سندر کے سمجھانے پر بھی راج دلاری کا ڈر نہیں چھوٹا تب انھوں نے آپ لڑنا چیت نہ جان کر رتھ اپنا رن بھوم سے الگ لے جاکر کھڑا کر دیا اور لڑائی کا تماشا دیکھنے لگے۔

دوہا

جادو اُسرن سے لڑت ہوت مہا سنگرام	ٹھاڑھے دیکھت کرشن ہیں جُدھ کرت بلرام

اس وقت بلرام جی نے کرودھ کرکے ہل اور موسل اپنا اُٹھا لیا اور بڑے شور بیر اور ہاتھی اور گھوڑوں کو اُس سے مارنے لگے جس طرح کسان لوگ کھیت کاٹ ڈالتے ہیں اُسی طرح بلرام جی نے ساعت بھر میں بہت فوج دشمنوں کی مار گرائی جبکہ جراسندھ آدک راجوں نے یہ حال اپنی فوج کا دیکھا تب رن بھوم سے بھاگ کر ششپال کے پاس چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت اسوقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر سے بلرام جی پر پھول برسا کر ان کی استت کرنے لگے جبکہ راجہ ششپال نے یہ دُردشا اپنے ساتھ والے راجوں کی دیکھی تب مارے سوچ اور شرم کے منہ اُس کا زرد ہوگیا اور جراسندھ سے رو کر کہا کہ اے مہاراج رُکمنی کو شری کرشن چندر زبردستی اٹھالے گئے اور لڑائی میں بھی ہم لوگوں سے کچھ نہ بن پڑا اسلیے مجھ سے مارے شرم کے کسی کو منہ دکھایا نہیں جاتا اور یہ کلنک میرا تمام عمر نہ چھوٹے گا اس سے کہو تو میں بھی لڑکر مرجاؤں۔

چوپائی

نا ات رہوں کروں بن باسا	لیہوں جوگ چھانڑ سب آسا

یہ بات سنکر جراسندھ نے کہا کہ مہاراج آپ ایسے گیانی کو میں کیا سمجھاؤں بدھمان لوگ ہان اور لابھ میں دکھ اور سکھ کر کے سب باتوں کو پرمیشور کے ادھین سمجھتے ہیں جسطرح کاٹھ کی پتلی کو مداری نچاتا ہے اسی طرح سب جیوؤں کے کرتا دھرتا نارائن جی ہو کر جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اِسلیے دکھ اور سُکھ کو برابر جان کر سنساری بیوہار سپنے کی طرح سمجھنا چاہیئے دیکھو اسی طرح میں بھی سترہ مرتبہ اُن سے ہار گیا لیکن کچھ اُداس نہیں ہوا اب اٹھارھویں مرتبہ یہ دونوں بھائی میرے سامنے سے بھاگ گئے تب میں نے کچھ خوشی بھی نہیں کی نہ معلوم یہ دونوں کون ایسے بلوان اور پرتاپی اوتار ہیں جن سے کوئی جیت نہیں سکتا۔

دوہا

سُکھ پاچھے دُکھ ہوت ہے یہی جگت کی ریت	کبھوں رن میں ہار ہے کبھوں رن میں جیت

اس لیے اس وقت ٹال دینا مناسب ہے جس طرح اٹھارھویں مرتبہ مپیرا منورتھ ملا تھا اُسی طرح تم بھی جیتے رہو گے تو ایک دن تمھاری بھی اچھا پوری ہو جائے گی جبکہ اس طرح سمجھانے سے ششپال کو دھیرج ہوا تب وہ اور سب راجہ اُس کے ساتھی فوج سمیت جو جیتے اور گھائل بچے تھے اپنے اپنے دیش کو چلے گئے اور جدبنشیوں نے سب مال لوٹ کر دوارکا میں بھیج دیا۔

دوہا

لجت ہو کر پھر چلیو ہار مان ششپال	سب راجن کو جیت کر کوچ کیو نند لال

جبکہ رُکم اگرج نے جراسندھ آدک کے بھاگ آنے کا حال سُنا تب بہت کرودھ میں ہو کر اپنی سبھا میں آ بیٹھا اور سب لوگوں کو جو وہاں نیوتے آئے تھے بڑی آواز سے سنا کر کہنے لگا یہ کون نیاؤ کی بات ہے کہ میری بہن کو زبردستی کرشن چندر اُٹھا لے جاویں جب تک میرے بدن میں جان ہے تب تک رکمنی کو نہیں لیجانے دونگا اب میں یہ پرن کرتا ہوں کہ ابھی جا کر دونوں بھائیوں کو مارنے یا جیتا پکڑنے کے پیچھے رُکمنی کو نہ لے آؤں تو اپنا نام رکم نہ رکھ کر کنڈن پُر میں کسی کو اپنا مُنھ نہ دکھلاؤں ایسا کہہ کر ایک اکچھوہنی دل ساتھ لیکر شیام اور بلرام کے پیچھے چڑھ دوڑا اور راہ میں اپنے سیناپتوں سے کہا کہ تم لوگ جدبنشوں کو مارو میں اپنا رتھ آگے کو بڑھا کر کرشن کو جیتا پکڑنے جاتا ہوں یہ بات سنتے ہی اُسکی فوج جدبنشیوں سے جو بلرام جی کے ساتھ میں تھی لڑنے لگی اور رُکم نے اپنا رتھ آگے بڑھا کر شیام سندر سے للکار کر کہا کہ ارے جادو کہاں بھاگا جاتا ہے تجھکو کچھ سامرتھ ہو تو ایک ساعت ٹھہر کر میرے ساتھ لڑائی کر مجھ کو جراسندھ اور ششپال آدک نہ سمجھنا جس طرح گوکل اور برندابن میں اہیروں کا گورس چُرا چُرا کر کھایا کرتا تھا اُسی طرح مجھ کو بھی جیسا اہیر سمجھ کر میری بہن چرا لے بھاگا تجھکو اس بات کا کچھ ڈر نہیں ہوا کہ رکمنی مجھ ایسے پرتاپی اور سوربیروں کی بہن کو زبردستی اُٹھا لیچلا آج تک تو نے راجہ بھیشمک کا نام بھی نہیں سُنا جو ایسی انیت کی بات کی جو لوگ تیرے سامنے سے بھاگ گئے ہیں وہ چھتری نہ تھے اب میرے سامنے سے تجھکو جیتا بچکر جانا بہت مشکل ہے جبکہ اسی طرح سے بہت سی باتیں غرور سے بھری ہوئی رکم نے کہکر بہت سے بان شیام سُندر پر چلائے تب دوارکا ناتھ نے اپنے بان سے اُسکے بان کاٹ ڈالے پھر شری کرشن جی نے چار بان سے چاروں گھوڑے اس کے رتھ کے مار کر ایک بان سے رتھوان کو بیہوش کر دیا اور ایک بان سے رتھ کی دھوجا گرا کر دوسرے بان سے دھنکھ اس کا کاٹ ڈالا جبکہ رکم نے چھوٹے چھوٹے گدا آدک بہت طرح کے ہتھیار شیام سندر پر چلائے اور اُن ہتھیاروں کو بھی شیام اور بلرام نے اپنے بانوں سے کاٹ ڈالا اور کوئی ہتھیار اس کا شری کرشن جی کے نہیں لگا تب وہ اس طرح کرودھ کر کے ڈھال اور تلوار لیے ہوئے رتھ سے اپنے کود کر برندا بن بہاری پر جھپٹا کہ جس طرح پتنگا آپ جلنے کے واسطے چراغ پر جا کر گرتا ہے جیسے بوڑھا گیدڑ ہاتھی پر جھپٹتا ہے تب شیام سندر نے اُس کی ڈھال تلوار بھی بان سے کاٹ کر گرا دی۔

تبہ ادسر کو پت بھئے ماکھن پربھ برجناتھ	**دوہا**	رکم ہتین کے کارنے لیو کھڑگ نج ہاتھ	

جب شری کرشن چندر نے ننگی تلوار لیئے ہوے رتھ سے کود کر رُکم کا سر کاٹنا چاہا تب رُکمنی یہ حال اپنے بھائی کا دیکھ کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی ہر چرنوں پر گر پڑی اور روتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بولی۔

چوپائی

مار و مت بھیا ہے میرو	چھانڑو ناتھ تہارو چیرو
مُورکھ اندھ کہا یہ جانے	لچھمی پت کو مانکھ مانے
نہیں جانے کوؤ تہوانت	بھگت ہیت پڑ گئے بھگونت
یہ جڑ کہا تمھیں پہچانے	دینددیال جگ تمھیں بکھانے

میں دین ہو کر کہتی ہوں کہ اے دینا ناتھ جس طرح آپ بلبھدر جی کو پیار اجانتے ہیں اُسی طرح میرا بھائی مجھ کو پیارا ہے جس طرح گیانی لوگ بالک اور بوڑھے اور مُورکھ کے ابرادھ پر کچھ دھیان نہیں کرتے دربچن اُن کا کتے کے بھونکنے کے برابر سمجھتے ہیں اُسی طرح آپ بھی میرے بھائی کو مورکھ سمجھ کر اس کا پران مجھ کو دان دیجئے جو آپ اس کو مار ڈالیں گے تو میرے باپ کو جو تمہارا بھگت ہے بڑا دُکھ ہوگا اور یہ بات سنسار میں پرکٹ ہے کہ جہاں تمہارے چرن جاتے ہیں وہاں سب کو سُکھ ملتا ہے یہ بڑا آشچرج سمجھنا چاہیئے کہ راجہ بھیشمک تمہارا سسر ہو کر پتر کا شوک اُٹھاوے۔

چوپائی

بندھ بھیکھ پربھُو موکو دیجیے	اِتنا جس جگ میں لے لیجے

دوہا

جو تم یا کو مار ہو ماکھن پربھُو برج راج	تو موکو سب سرشٹ میں اکجس ہوئی آج

اے راجہ پریکھپت یہ بات سنتے اور رُکمنی کی دشا دیکھنے سے شیام سُندر نے پران لینا رُکم کا چھوڑ کر جیسے اپنے رتھوان کو اشارے سے بتا دیا ویسے اس نے رُکم کی پگڑی اُتار کر ہاتھ اس کا باندھ دیا اور مونچھ اور ڈاڑھی اور سر کے بال مونڈ کر اور سات چوٹی رکھ کر اُسے اپنے رتھ میں باندھ لیا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھپت اُدھر شری کرشن جی نے رُکم کی یہ دردشا کی اور ادھر بلرام جی فوج اس کی مار کر اور بھگا کر جدبنشیوں کو ساتھ لیئے ہوے اس طرح بڑی خوشی سے موہن پیارے کے پاس جا پہونچے جس طرح ایراوت ہاتھی کمل بن کو روند کر توڑتا چلا آتا ہے جب رُکم کو بندھا دیکھ کر سب جدبنشی ہنسنے لگے تب بلبھدر جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بھائی رُکم سے تو بھول ہوئی تھی لیکن تم نے بھی اچھا نہیں کیا جو اپنے سالے کا سر مونڈوا کر اُس کو باندھ رکھا ہے اس طرح کے جینے سے رُکم کا مرنا ہی اچھا تھا جو یہ لڑائی میں سنمکھ مارا جاتا تو اپسرا لوگ ہاتھوں ہاتھ اُسے اُٹھا کر سورگ میں لے جائیں اب تمہاری سر سیج بھی اس کا پرسنگ خوشی سے نہ کرے گی۔

چوپائی

باندھیو یاہ کری بدھ تھوڑی ۔ پھر تم کرشن سگائی توڑی
جدکل کو تم لیک لگائی ۔ اب ہم سے کو کرے سگائی

دوہا

اب یا کی گت، دیکھ کے من میں آوے تراس ۔ تار آپنی ہوے جو سو وُ آدے پاس

اِس لیئے جس وقت رُکم تمہارے سامنے لڑنے آیا تھا اُسی وقت اس کو سمجھا کر بدا دینا اچت تھا اِشٹ متر اور ناتے داروں کو اپرادھ کرنے پر بھی مارنا اور باندھنا نہ چاہیئے تھا تم نے پران لینے سے بھی زیادہ ڈنڈ اِس کو دیا اب اسے زیادہ باندھ رکھنے سے کیا فائدہ نکلے گا یہ بات اپنے بھائی کی سنتے ہی شری کرشن جی نے رُکم کو چھوڑ دیا تب بلدیو جی نے اُسے بہت دھیرج دے کر جانے کے واسطے کہا اور رُکمنی جی سے بولے کہ اے راجکماری تیرے بھائی کی جو یہ گت ہوئی اس میں کچھ دوش شیام سندر کا نہیں ہے یہ سب اسکے پچھلے جنم کے کرموں کا پھل تھا چھتریوں کا یہ دھرم ہے کہ پرتھوی اور روپیہ اور استری کے واسطے آپس میں جھگڑا کرتے ہیں جبکہ دو آدمی لڑیں گے تب اُن میں ایک جیت کر دوسرا ضرور ہارے گا کرم کا لکھا ہوا کسی طرح نہیں مٹتا جو کچھ رُکم کے بھاگ میں لکھا تھا وہ ہوا اور سنسار میں جس نے جنم پایا وہ ضرور دُکھ اور سکھ اُٹھاتا ہے اور جیو آتما ہمیشہ امر رہ کر کبھی نہیں مرتا یہ بدن ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس واسطے بدن کی دُردشا ہونے سے جیو آتما کی نندا نہیں ہوتی اسلیے رونا اپنا بند کر کے یہ سب دُکھ رُکم کی پرآربدھ سے سمجھو یہ بات سمجھانے سے رُکمنی اپنے من کو دھیرج دیکر چپ ہو رہی اور رُکم نے بدا ہوتے وقت اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ میں آپ کی مہما نہیں جانتا تھا اس لیے مجھ سے اپرادھ ہوا اب دیال ہو کر چھما کیجیے جبکہ برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا آپ کو نہیں پہچان سکتے تو میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کیجان سکوں اسی طرح بہت بنتی اور استت کر کے رُکم وہاں سے بدا ہوا۔

دوہا

کہے سندری سین میں کیے جیٹھ کی لاج ۔ اب بلمب کیوں کرت ہو ہانکو رتھ برجراج

یہ منسا رُکمنی جی کی سمجھ کر شری کرشن جی نے رتھ اپنا دوارکا کی طرف ہانک دیا اور رُکم اپنی پرتگیا کے موافق راج مندر پر نہیں گیا اور کنڈن پر کے پاس بھوج کٹ نام دوسرا شہر بسا کر وہاں رہا اور راجہ بھیشمک سے من میں دشمنی کر کے اپنی استری اور پتروں کو وہاں سے بلا بھیجا جبکہ شیام اور بلرام دوارکا پُری کے پاس پہونچے تب راجہ اگرسین اور لبسدیو آدک بڑی خوشی سے شہر کے باہر آ کر آدر پورک بساُن کو لوا لے گئے اور سب دوارکا باسیوں نے اپنے اپنے دروازوں پر منگل چار منا کر اُن کی آرتی کی۔

دوہا

پریا سہت شری دوارکا جدپت پہونچے آے ۔ پُر باسی پر بھگت بھئے آنند اُر نہ سماے

جب کہ دوارکا ناتھ اسی طرح سب کو سُکھ دیتے ہوئے اپنے دروازے پر پہونچے تب جوگی جی نے بہت استریوں سمیت وہاں آکر اپنے کل کی ریت کی اور رکمنی جی کی سُندرتائی دیکھتے ہی بڑی خوشی سے اُن کو اور موہن پیارے کو محل میں لے گئیں اور راجہ اگرسین اور بسدیو جی نے اُسی دن گرگ پروہت کو بلا کر بواہ کی ساعت پوچھی جبکہ گرگ مُن نے اچھی لگن بواہ کی بتلائی تب راجہ اگرسین نے اپنے منتریوں کو بواہ کی تیاری کا حکم دے کر درجودھن آدک بہت راجوں کے یہاں نیوتہ بھیج دیا جبکہ راجہ بھیشمک نے جو اپنی کنیا شیام سندر کو بواہنا چاہتا تھا اور دوارکا میں بواہ ہونے کی تیاری سُنی تب اُس نے بڑی خوشی سے اپنے من میں کنیادان کا سنکلپ کیا اور بہت سے رتن آدک گہنا اور کپڑا اور ہاتھی اور گھوڑے اور رتھ اور پالکی اور داسی اور داس اپنے پروہت کے ساتھ دوارکا پُری میں بسدیو جی کے پاس بھیج دیئے اور اپنی بنتی کہلا بھیجی جبکہ دوارکا میں ادھر دیس دیس کے راجہ بیوہو کرنے کے واسطے آکر اکٹھا ہوئے تب ادھر سے پروہت سب سامان جہیز کا لیکر وہاں جا پہنچا تو ایسی بھیڑ اور شوبھا دوارکا میں ہوئی کہ جس کا حال برنن نہیں ہو سکتا جبکہ بواہ کے دن کیلے کے کھمبے گاڑ کر مخملی چنڈوار رتن جٹت باندھا گیا اور خوشبودار پھول اور نورتن کی بندن وار باندھ کر موتیوں سے چوک پُرا کر منڈوا تیار ہوا تب راجہ اگرسین آدک نے موہن پیارے اور رکمنی جی کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر جڑاؤ چوکی پر بیٹھال دیا جبکہ بڑے بڑے جدبنشی اور ناتے دار راجہ لوگ وہاں آکر چاروں طرف بیٹھے اور شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور کبیر آدک سب دیوتا اپنا اپنا روپ بدل کر وہ منگلاچار دیکھنے کیواسطے وہاں آکر جمع ہوئے تب گرگ پروہت نے شاستر کے موافق شری کرشن جی کا بواہ شری رُکمنی جی کیساتھ کر دیا اور اُن کو بھانور پھرایا۔

چوپائی

پنڈت تہاں بید دھن کریں ۔ سُمن سنگ پربھو بھانور پھریں
ڈھول نفیری بہت بجاویں ۔ ہرکھیں دیو سُمن برساویں
سندھ سادھ چارن گندھرب ۔ انتردھیان ہوئے کھیں سرب
چڑھ بمان سب ہاتھ جُھکاویں ۔ دیو بدھو سب منگل گاویں
ہاتھ دھرے پربھو بھانور پاری ۔ بام انگ رُکمنی بیٹھاری
کھولت کنگن کرشن مراری ۔ ایسے رسم ریت بتاری
اُتِ آنند رہیو جگ دیتا ۔ ہرکھ ہرکھ سب دین اشیشا
کرشن رُکمنی جوڑی جیویں ۔ یہ چرتر سُن امرت پیویں

اُس وقت استریاں سب منگلاچار گیت گا کر اور اپسرا آکاش میں بمانوں پر ناچ کر خوش ہوتی تھیں اور گندھرب لوگ گانا سنا کر دیوتا لوگ بہت طرح کے گہنے رتن جٹت دولہا اور دلہن کو پہنا کر آنند مچاتے تھے

جب بواہ ہو چکا تب راجہ اگرسین نے براہمنوں کو بہت دان دچھنا دے کر سمان پوربک بدا کیا اور جاچک اور مانگنے والوں کو منہ مانگا درب آدک دے کر اتنا دان دیا کہ اُن کو دوسری جگہ مانگنے کی اچھا نہیں رہی اور سب جدبنشی اور راجہ لوگوں نے روپیہ اشرفی نیوتہ دے کر اچھے اچھے گہنے اور کپڑے رکمنی کو پہنا دئے اور راجہ اگرسین نے سب نیوتہری راجہ اور کنڈن پُر کے براہمنوں کو جتھا جوگ سمان پوربک بدا کیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُس دن دوارکا پُری اور تینوں لوک میں ایسا آنند سب کو پراپت ہوا جس کا حال برنن نہیں ہو سکتا اور رُکمنی جی کے دوارکا میں آنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کے گھر میں لکھمی جی کا باس ہو گیا اور سب راجہ اُن کے آدھین رہ کر اپنے اپنے دیش کی سوغات شیام اور بلرام کو بھیجنے لگے جو کوئی یہ کتھا رُکمنی منگل کی سچے من سے کہتا اور سنتا ہے اُس کو بھکت (نعمت دنیا) اور مکت سب تیرتھوں کے اسنان کرنے کا پھل ملتا ہے۔

ادھیائے پچپن ۵۵

کتھا پردمن جی کے جنم کی

اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے من ناتھ کامدیو کو شری مہادیو جی نے کس طرح جلا دیا تھا برنن کیجیے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شری مہادیو جی کیلاس پربت پر پرمیشور کے دھیان میں بیٹھے تھے اُس وقت اچانک کامدیو نے آکر اُن کو ایسا ستایا کہ دھیان اُن کا چھوٹ گیا تب انھوں نے کرودھ کر کے اپنی تیسری آنکھ کھول کر کامدیو کی طرف دیکھا تب وہ جلکر راکھ ہو گیا۔

دوہا

کام بلی جب شیو ہنیو تب رت دھرت نہ دھیر ۔ پت بن اَت تلپھت پھرے بھرے بکل شریر

چوپائی

کام ناریوں لوٹت پھرے ۔ کنت کنت کہ چاہت مرے

جبکہ بھولا ناتھ نے اُس کی یہ دشا دیکھی تب دیا اور کرپا کر کے کہا کہ اے رتی تو سوچ مت کر کچھ دنوں کے بعد شری کرشن اوتار میں کامدیو شری رکمنی جی کے گربھ سے پیدا ہو کر شمبر دیت کے گھر آوے گا اس سے تو شمبر دیت کے گھر جا کر رسوئیں بنانے کے واسطے رہ وہاں وہ تیرا سوامی تجھ کو ملکر وہاں سُکھ دیگا جب یہ سنکرت کو دھیرج ہوا تب وہ مایا کی بوڑھی استری کا روپ بنا کر اُس دیت کے گھر چلی گئی اور رسوئیں بنانے کیواسطے رکھیا بنکر اپنے پت کے ملنے کی آشا میں رہنے لگی اور پرمیشور کی اگیا اُنسار کامدیو نے شری رکمنی جی کے گربھ سے جنم لیا وہ لڑکا شری کرشن کی صورت ایسا سندر پیدا ہوا کہ جس کو دیکھکر شورج دیوتا چکت ہو جاتے تھے جب راجہ اگرسین

اور بسدیوجی نے جوتشیوں سے اس کی جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے جنم کنڈلی اسکی بنا کر کہا اے مہاراج ہمارے بچار میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا سندرتائی اور بل اور گن میں شری کرشن کی طرح ہو اور کچھ دن تپ بل اس کرنے اور دشمن کو مارنے کے پیچھے اپنے ماتا اور پتا سے آملے گا جبکہ براہمن لوگ اس لڑکے کا نام پردیمن رکھ کر دچھنا لے کر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب بسدیوجی نے اپنے کل کی ریت کر کے منگلاچار منایا تب پرمیشور کی اچھا سے نارد مُن نے شمبر دیت سے جا کر کہا کہ تو نہیں جانتا کہ کام دیو تیرے دشمن نے پردیمن نام سے شری کرشن چندر کے گھر جنم لیا ہے بارہ برس کی عمر میں وہ تجھ کو مارے گا جب نارد مُن یہ کہہ کر برہم لوک کو چلے گئے تب شمبر دیت نے بچار کیا کہ میں ابھی پردیمن کو اٹھا کر سمندر میں ڈال دوں تو میرے من کی چنتا چھوٹ جائے یہ بچار کرتے ہی شمبر اسر ہوا کا روپ بن کر دوارکا میں آیا اور رکمنی جی کے مندر میں جا کر سوَر کے بھیتر چلا گیا اور پردیمن کو جو اٹھارہ دن کا ننھا تھا ہا نسے اٹھا کر لے چلا اور کسی استری نے جو سوَر میں بیٹھی تھیں اُسے لے جاتے نہیں دیکھا جب رکمنی جی اپنا لڑکا بچھاپر نہ دیکھ کر رونے لگیں تب سب استریوں نے اس بات کا تعجب مانا اور شمبر دیت پردیمن کو سمندر میں ڈال کر اپنے گھر چلا گیا اور شری کرشن جی کی اچھا سے پردیمن کو ایک مچھلی نگل کر تین برس تک پیٹ میں رکھا جب ایک کیوٹ اس مچھلی کو جال میں پھنسا کر شمبر دیت کے یہاں بھینٹ لے گیا تب اُس مچھلی کا پیٹ چیرنے سے شیام رنگ بہت سندر ایک لڑکا جیتا ہوا نکلا وہ لوگ سب تعجب مان کر اس کو اُس مایاوتی استری یعنی رت کے پاس لے گئے تب اُس نے بڑی خوشی سے لڑکے کو لے لیا اور شمبر دیت سے چھپا کر اُس کو پالنے لگی کچھ دن کے بعد شمبر اسر نے بھی اُس کو دیکھا تو اُس کی سندرتائی پر موہت ہو کر مایاوتی سے کہا کہ تو اس کو اچھی طرح پالن کر۔ انھیں دنوں نارد مُن اس مایاوتی کے پاس جا کر بولے کہ یہ لڑکا کام دیو نام تیرا پت ہے اور اس کی ماتا رکمنی اور باپ شری کرشن جی دوارکا میں رہتے ہیں اور شمبر اسر نے اسی کو سوَر سے چرا کر سمندر میں ڈال دیا تھا شری مہادیوجی کے آشیرباد سے جیتا رہ کر تیرے پاس پہونچا ہے یہ اپنا لڑکپن یہاں بتا کر اور شمبر اسر کو مار کر تجھے دوارکا میں لیجائے گا یہ بات کہکر نارد مُن چلے گئے اور رت یہ حال سنتے ہی بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے اُس کو پالنے لگی جیوں جیوں وہ لڑکا سیانا ہوتا تھا تیوں تیوں رت اپنے پت کی بھاؤنا بڑھا کر یوں کہتی تھی

چوپائی

ایسو پربھ سنجوگ بنایو ۔ مچھلی مانہہ گنت میں پایو

جبکہ پردیمن پانچ برس کے ہوئے تب رت اُن کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سُکھ دینے لگی اور پردیمن اُس کو اپنی ماتا سمجھ کر لڑکوں کی طرح میا میا کہتے تھے اور مایاوتی اُن کے ساتھ پت بھاؤ مان کر دلار اور پیار کیا کرتی تھی۔

دوہا

ایسے ہی پالت رہی بہت دنا چت لائے ۔ بھیو ترن سندر مہا شوبھا کہی نہ جائے

جب پردیمن نو دس برس کے ہو کر سب بھلا اور بُرا سمجھنے لگے تب اُنھوں نے ایک دن مایاوتی سے جو سنگار کر کے اُن کے ساتھ کٹاچھ کرتی تھی کہا کہ تم ہماری ماتا ہو کر ہم کو پت بھاؤ سے کیوں دیکھتی ہو یہ بات سُن کر رتِ مُسکراتی ہوئی بولی کہ اے کنت تم کیا بات کہتے ہو میں تمھاری استری ہوں۔

دوہا

جنم لیو شری دوارکا شمبر لیو چُرائے ۔۔۔ اور اوتھا جو ہتی سو سب کہی بُجھائے

جبکہ پردیمن نے یہ سب حال اپنے جنم اور اوتار لینے اور سمدر میں ڈالنے اور مچھلی کے نگل جانے کا مایاوتی سے سُنا تب اُس نے رتِ کو اپنی استری جان کر شمبر اسُر کو اپنا دشمن سمجھا اُس وقت مایاوتی بولی کہ اے کنت شری مہادیو سوامی کے آشیرباد سے میں اپنے منورتھ کو پہونچی لیکن شری رُکمنی جی تمھاری ماتا اتنا دُکھ پاتی ہے کہ جیسے بچھڑے کے بچھڑ جانے سے گئو کو دُکھ ہوتا ہے اس واسطے اب تمھیں شمبر دیت کو مار کر اپنی ماتا اور پتا کو سُکھ دینا چاہیئے لیکن یہ دیت مایا جدھ بہت جانتا ہے اور تم نے ابھی تک لڑائی کی کچھ بِدیا نہیں پڑھی اس سے وہ بِدیا مجھ سے سیکھ لو۔

دوہا

یہ یا کی بِدیا سکل تم کو دیوں بتائے ۔۔۔ جاتے شمبر اسُر بلی تم سے جیتو جائے

جب پردیمن نے بارہ برس کی عمر تک سب بان بِدیا اور مایا جُدھ مایاوتی سے سیکھ لیا تب اپنے بدن میں لڑائی کی سامرتھ پا کر شمبر کو دُربچن کہنے لگا جس میں اُس سے لڑائی ہو جب ایک دن پردیمن کھیلتے ہوئے شمبر اسُر کی سبھا میں چلے گئے تب اُس دیت نے کسی دوسرے سے کہا کہ میں نے اس بالک کو اپنا بیٹا کر کے پالا ہے یہ بات سن کر پردیمن تال ٹھونک کر بڑے کرودھ سے بولے کہ مجھکو اپنا لڑکا مت سمجھو میں تمھارا دشمن ہوں مجھ سے لڑ کر میرا بل دیکھ لو یہ بات سُن کر شمبر اُسر ہنستا ہوا اپنے سبھا والوں سے بولا کہ دیکھو بھائی جیسے میں نے دودھ پلا کر سانپ کو پالا ویسے میرے واسطے یہ پردیمن دوسرا سانپ پیدا ہوا یہ کہہ کر شمبر اسُر پردیمن سے بولا کہ اے بیٹا کیا تیری موت آئی ہے جو ایسی کٹھور باتیں مجھ سے کہتا ہے تب پردیمن نے جواب دیا کہ میرا ہی نام پردیمن ہے تم نے تو مجھ کو سمندر میں پھینکدیا تھا اور پران لینا چاہا تھا لیکن نارائن جی کی کرپا سے میں جیتا بچ کر آج تم سے بدلا لینے آیا ہوں جس طرح تم نے اپنی موت گھر میں پالی تھی اُسی طرح اب مجھ سے لڑائی کرو کوئی کسی کا باپ اور بیٹا نہیں ہو تا جگت کی گت ہمیشہ سے اسی طرح چلی آتی ہے یہ بات سنکر شمبر اسُر بڑا اسوچ اور کرودھ کر کے اپنی فوج سمیت پردیمن سے لڑنے کے واسطے شہر کے باہر نکلا اور گدا ہاتھ میں لے کر پردیمن سے للکار کر بولا کہ دیکھوں اب پران تیرا کون بچاتا ہے جب یہ کہہ کر شمبر دیت نے پردیمن پر گدا چلائی اور پردیمن نے اپنی گدا مار کر اس کی گدا گرا دی تب شمبر اُسر نے اگن بان پردیمن پر چھوڑا جبکہ اُس کو بھی پردیمن نے جل بان مار کر بجھا دیا تب شمبر اسُر نے جھنجھلا کر بہت طرح کے ہتھیار پردیمن پر چلائے جبکہ پردیمن نے وہ بھی سب کاٹ کر گرا دیے تب دونوں آپس میں لپٹ کر کشتی لڑنے لگے جب کہ کشتی میں بھی پردیمن نہیں ہارے تب شمبر دیت منتر کی بِدیا سے اُن پر پتھر برسانے لگا جبکہ پردیمن

نے اپنے منتر سے پتھر برسانا بھی بند کر دیا تب شمبر دیت مایا کے بل سے پردمن کو اُٹھا کر آکاش کی طرف لے اُڑا
اُس وقت پر دمن نے کرودھ کر کے ایک تلوار شمبر دیت کے ایسی ماری کہ سر اُس کا بھٹے کی طرح کٹ کر
زمین پر گر پڑا اور ساعت بھر میں اس کی فوج کو بھی کاٹ ڈالا تب دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے اُن پر
پھول برسائے اور سنساری لوگ جو اُس کے ڈر سے ہوم اور جگیہ وغیرہ دھرم کاج نہیں کرنے پاتے تھے
وہ بھی خوش ہوئے اور پردمن کی بہت استت کر کے بولے کہ شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کا کوئی سامنا نہیں کر سکتا
تھا اب ان کا بیٹا بھی بلوان پیدا ہوا جس کے برابر کوئی دوسرا شور بیر سنسار میں دکھائی نہیں دیتا۔

	دوہا	
جو ایسو بل دیکھتے تج ست کو بھگوان		کرتے من میں مدت تھون لوک کو دان

پردمن جی نے شمبر اُسر کو مار کر شری کرشن جی کی دہائی اُس نگر میں پھیر دی تب مایا وتی نے خوش ہو کر اپنا
خاص روپ پتی کا بہت سندر بارہ برس کی عمر کا بنا لیا اور اڑن کھٹولے میں اپنے پتی سمیت بیٹھ کر دوارکا میں
گئی اُس وقت پر دمن جی شیام گھٹا اور رت چندر ما کی طرح دونوں آپس میں کیسے سندر معلوم ہوتے تھے جیسے
کالی گھٹا میں بجلی شوبھا دیتی ہے جبکہ وہ دونوں رکمنی جی کے آنگن میں آکر اُڑن کھٹولے سے اُتر کر کھڑے ہوئے تب
سب استریاں شیام سُندر کی جو پردمن جی کے ہرنے کے پیچھے بیاہی گئی تھیں پردمن جی جو شری کرشن جی کے
برابر سُندر تھے دیکھ کر چونک اُٹھیں اور اُن کے من میں یہ سندیہ ہوا کہ شری کرشن جی یہ نئی سندری اور کہیں
سے لائے ہیں تب اُنھوں نے اُس کی سندرتائی دیکھنے کے واسطے چاروں طرف سے آکر گھیر لیا اور یہ بھید
کسی نے نہیں جانا کہ یہ پردمن ہیں اُس وقت پردمن جی نے سب استریوں سے پوچھا کہ ہمارے ماتا اور پتا کہاں
ہیں جب یہ بات سن کر سب استریوں کو تعجب معلوم ہوا تب انھوں نے پردمن جی کی طرف آنکھ اٹھا کر اچھی طرح
دیکھا تو بھرگ لتا کا چنھ اُن کی چھاتی پر نہیں دکھلائی دیا تب اُنھوں نے سمجھا کہ یہ شری کرشن نہیں ہیں کوئی
دوسرا شخص ہے اور رکمنی جی نے پردمن جی کا منھ دیکھ کر اپنی سہیلیوں سے کہا کہ بڑا بھاگ اُس استری کا
سمجھنا چاہیے جس نے ایسا سُندر بیٹا پیدا کیا اور یہ استری بھی سندرتائی میں اُس بالک کے برابر ہے
میرا بیٹا بھی جس کو کوئی چرا لے گیا اسی صورت کا تھا پرمیشور کی دیا اور میرے بھاگ سے جو وہ لڑکا جیتا
ہو کر وہی یہ آیا ہو تو تعجب نہیں میرا بیٹا بھی رہتا تو اسی عمر کا ہوتا ایسا بچار کر رکمنی جی نے پردمن جی سے پوچھا۔

	دوہا	
جنم بھیو کہہ گانؤں میں کہا تمھارو ناؤں		کون تمھارے مات پت کیوں آئے یہ ٹھاؤں

یہ کہتے ہی رکمنی جی کو پریم پیدا ہوا اور اُن کی چھاتی سے دودھ بہہ نکلا اور بائیں آنکھ پھڑکنے لگی تب
رکمنی جی کو یہ بشواش ہوا کہ یہ میرا بیٹا ہے یہ بات سمجھتے ہی رکمنی جی نے چاہا کہ میں اس کو گود میں اٹھا کر
پیار کروں لیکن بنا اگیا اپنے سوامی کے ایسا اُچت نہ جان کر من میں سوچ بچار کر رہی تھیں کہ اُسی وقت

بسدیو اور دیوکی اور شری کرشن چندر نے وہاں پہونچکر یہ حال دیکھا جبکہ شری کرشن جی انترجامی نے سب بھید جاننے پر بھی کچھ حال پردمین جی کا کسی سے نہیں کہا تب اُنکی اِچھا سے نارد مُن نے وہاں پہونچکر سب حال پردمین کا جیون کا تیوں کہہ سُنایا اور رُکمنی جی سے بولے کہ یہ تمھارا بیٹا ہے یہ بات سنتے ہی رُکمنی جی نے دوڑ کر پردمین جی کو گود میں اُٹھا لیا اور سر اور منہ اُن کا چوم کر بلائیں لینے لگیں جس طرح بچھڑے ہوئے بیٹے کے ملنے سے ماتا اور پتا کو خوشی ہوتی ہے اسی طرح رُکمنی جی کو خوشی ہوئی اور رُکمنی جی نے رَتی کو بھی اپنی گود میں لیکر بہت پیار کیا۔

دوہا

دیکھ پُتر پر پھلت بھئی یا بدھ رُکمنی مائے		ہر کھن جا کے چت کی دھڑکن کہی نہ جائے	

شری کرشن جی بھی اپنے پتر اور بہو کو دیکھکر بہت خوش ہوئے شیام سندر انترجامی سب حال جانتے تھے کہ میرا بیٹا شمبر اُسر کے یہاں ہے لیکن اتنے دنوں تک انھوں نے یہ بھید رُکمنی جی سے نہیں کہا تھا جبکہ پردمین جی نے سر اپنا ماتا اور پتا اور دادا اور دادی کے چرنوں پر رکھ کر اپنے بڑوں کو پہچانا تب سب نے انکو اشیش دیکر پیار کیا اور بہت در بدک اُنکے ہاتھ سے دان اور دچھنا دلوائی اور دوارکا باسی سب استری پُرش اپنے اپنے گھر منگلاچار کرما کر کہنے لگے کہ بسدیو نندن کا بڑا بھاگ ہے جو کھویا ہوا بیٹا ایک استری بہت سندری اپنے ساتھ لیکر انکے گھر چلا آیا۔

دوہا

نر ناری ہو ہے سبے دیکھ پردمین روپ		بن دیکھے چھن نا رہیں ایسے روپ انوپ	

بسدیو جی نے اچھی لگن میں بڑی دھوم دھام سے پردمین جی کا بواہ رَتی کے ساتھ کر دیا۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اس طرح کامدیو نے پردمین کا جنم لے کر اپنی استری رَتی کو سُکھ دیا تھا۔

ادھیائے ۵۶ چھپن

بواہ کرنا شری کرشن جی کا جاموتی اور ست بھاما سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جن دنوں پردمین جی شمبر اُسر کے یہاں تھے اُنھیں دنوں ستراجت جدبنشی نے پہلے شری کرشن جی کو مِن کی جھوٹی چوری لگائی پھر پیچھے سے شرمندہ ہو کر اپنی بیٹی اُن کو بواہ دی۔ اتنی بات سُن کر راجہ پریچھت نے بنے کیا کہ اے کرپا ندھان ستراجت نے وہ مِن کہاں سے پائی اور کس طرح شیام سندر کو چوری لگائی اور پھر کیونکر اپنی لڑکی اُن کو بواہ دی۔ شکدیو جی بولے ستراجت نام جدبنشی دوارکا پُری میں رہتا تھا جبکہ اُس نے بہت دنوں تک سورج دیوتا کا تپ اور دھیان سچے من سے کیا تب سورج بھگوان نے خوش ہو کر اس کو اپنا درشن دیا اور سینتک نام مِن اُس کو دیکر بولے کہ تم اس مِن کو میرے برابر جان کر ہر روز اسکی پوجا بدھ کے موافق کیا کرو تو تم سدا سُکھ سے رہو گے اور جس نگر میں اور گھر میں یہ مِن رہے گی وہاں روگ اور دردر کسی کو نہو کر

اناج کی مہنگی نہیں پڑے گی اور جو کوئی سچے من سے اُس کی پوجا اور اُستت کرے گا اُس کے گھر ردھ اور سدھ بنی رہیگی
یہ کہکر سورج دیوتا انتردھیان ہوگئے اور ستراجت وہ من اپنے گلے میں باندھکر اپنے گھر چلا آیا اور جوتشی سے اچھی ساعت
پوچھکر اس من کو بہت اچھے جڑاؤ سنگھاسن پر رکھا اور اپنے نیم اور دھرم سے ہر روز بدھ پور بک اس کی پوجا
کرنے لگا اور پربھاؤ اُس من کا یہ تھا کہ جو کوئی شاستر کے موافق اُس کی پوجا کیا کرے اُسکو بیس من سونا ہر روز
وہ من دیا کرتی تھی جبکہ ستراجت اُس من پوجنے کے پرتاپ سے تھوڑے دنوں میں بڑا دھن وان ہوگیا تو دولت
کے غرور سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھنے لگا ایک دن وہ ابھمان کرکے سمینتک من اپنے گلے میں پہن کر شری کرشن جی
کی سبھا میں چلا جبکہ جدبنشیوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اُس من کا پرکاش سورج کے برابر دیکھا تب وہ لوگ
اس کو سورج سمجھ کر شری کرشن جی سے بولے کہ اے دوارکا ناتھ آپ کا پرتاپ اور جس سُن کر سورج دیوتا
آپ کے درشن کے واسطے آتے ہیں یہ بات جدبنشیوں کی سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ یہ سورج دیوتا
نہیں ہیں ستراجت جادو نے سورج دیوتا کا تپ کرکے سمینتک من اُن سے پایا ہے وہی من اپنے گلے میں پہنے
ہوئے چلا آتا ہے جبکہ ستراجت سبھا میں پہونچکر جہاں پر جادو لوگ چوپڑ کھیل رہے تھے بیٹھا اور شری کرشن جی
اور سب جدبنشی اُس من طرف دیکھنے لگے تب وہ اپنے من میں کچھ سمجھ کر وہاں سے اُٹھ کر جلدی اپنے گھر چلا گیا
اسی طرح کبھی کبھی ستراجت وہ من اپنے گلے میں پہنکر وہاں جایا کرتا تھا ایک دن جدبنشیوں نے شری کرشن جی
سے کہا کہ اے دوارکا ناتھ یہ من ستراجت سے لیکر راجہ اگرسین کو دیجئے کیونکہ ستراجت کو یہ من شوبھا نہیں دیتی
یہ بات سُن کر شری کرشن نے کسی وقت ستراجت کی پریچھا لینے کے واسطے ہنسکر اُس سے کہا کہ راجہ لوگ سب
سے بڑے ہوتے ہیں اس لیے جس کے پاس جو چیز اچھی ہو وہ اُسے راجہ کو بھینٹ دیوے تو ایسا کرنے سے پرلوک
دونوں بنتے ہیں اسلیے تم یہ من راجہ اُگرسین کو جنھیں ہم بھی اپنا بڑا جانتے ہیں بھینٹ دے کر سنسار میں جس
اٹھاؤ یہ بات سنتے ہی ستراجت جادو لالچ کے بس ہوکر اُداس ہوگیا اور اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر
چپ ہو رہا اور اُن کو ڈنڈوت کرکے اپنے گھر چلا آیا کرشن بھگوان کی اِچھا سے کہ سورج اور چندرما آدک
سب دیوتاؤں کے مالک وہی ہیں اُسی دن سے جتنا گن اُس من میں تھا وہ سب جاتا رہا اور ستراجت
نے گھر جاکر پرسین اپنے بھائی سے کہا کہ شیام سندر نے یہ من راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے مجھ سے کہا تھا
لیکن میں نے نہیں دیا یہ سنتے ہی پرسین مورکھ نے دوارکا ناتھ پر کرودھ کیا اور من ستراجت سے لیکر
اپنے گلے میں باندھ لیا اور گھوڑے پر چڑھ کر جنگل میں شکار کھیلنے کو چلا گیا وہاں ایک ہرن کے پیچھے جو گھوڑا
دوڑایا تو اپنے ساتھیوں سے الگ ہوکر پہاڑ کندرا کے پاس جہاں ایک شیر رہتا تھا جو پہونچا جیسے شیر نے
گھوڑے کی ٹاپ سنی ویسے باہر نکل کر پرسین کو گھوڑا اور ہرن سمیت مار ڈالا جب وہ شیر پرسین کے گلے سے
وہ من لے کر اپنی کندرا میں گھُسنے لگا تب جامونت ریچھ شری رام چندر جی کے بھگت نے وہاں پہونچکر اُس
شیر کو کندرا کے دروازے پر مار ڈالا اور وہ من لے لیا۔

دوہا

تاکے کھیلن کو دیو وہ من مہا انوپ		واکے اک کنیا ہتی مہا سندری روپ

اُس من کی روشنی سے جامونت کا مکان جو اندھیری کندرا میں تھا آٹھوں پہر دن کی طرح اُجیرا رہنے لگا جبکہ پرسین کے ساتھ والوں نے آکر ستراجت سے کہا کہ تمھارے بھائی نے جنگل میں ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تو پھر اُس کا پتہ بہت ڈھونڈھنے پر بھی نہیں ملا اس لیے ہم لوگ لاچار ہو کر چلے آئے یہ بات سنتے ہی ستراجت نے بڑا سوچ کر کے اپنے من میں شبہہ کیا کہ شری کرشن جی نے سمینتک من راجہ اگرسین کو دینے کے واسطے مجھ سے کہا سو میں نے اُن کو نہیں دیا اس لیے اُنھوں نے میرے بھائی کو جنگل میں مار کر وہ من لے لیا ہوگا ستراجت اس بات کا سوچ اپنے من میں رکھ کر دن رات اُداس رہنے لگا لیکن شری کرشن جی کے ڈر سے یہ بات کہہ نہیں سکتا تھا ایک دن رات کو ستراجت کی استری نے اُس اُداس دیکھ کر پوچھا۔

چوپائی

موسے بات بتاؤ ساری		کہا کنت من سوچت بھاری

یہ بات سُن کر ستراجت نے کہا کہ اے پران پیاری استری کے پیٹ میں کوئی بات نہیں پچتی اور وہ سب حال اپنے گھر کا دوسرے سے کہہ دیتی ہے کچھ اپنا بھلا بُرا نہیں سمجھتی اس لیئے اپنے من کا بھید جس میں کھٹکا ہو استری سے کہنا نہ چاہیئے یہ بات سنتے ہی وہ جھنجھلا کر بولی کہ میں نے کون سی بات تمھاری سُن کر باہر کہدی تھی جو تم ایسا کہتے ہو کیا سب استری برابر ہوتی ہیں جب تک تم اپنے من کا حال مجھکو نہ بتاؤ گے تب تک میں اَن جل نہ کروں گی یہ بات سُن کر ستراجت نے لاچاری سے کہا کہ جھوٹھ سچ کا حال پرمیشور جانے لیکن میرے من میں ایک بات کا شبہہ ہے وہ تجھ سے کہتا ہوں تو کسی سے اس بات کی چرچا نہ کرنا جبکہ اُس نے کہا بہت اچھا کسی سے نہ کہوں گی تب ستراجت بولا کہ ایک دن شری کرشن جی نے مجھ سے سمینتک من راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے کہا تھا میں نے نہیں دیا اس سے مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے پرسین کو جنگل میں مار کر وہ من لے لیا ہوگا دوسرے کی سامرتھ نہیں ہے کہ میرے بھائی کو مار سکے ستراجت یہ بات اپنی استری سے کہہ کر سو رہا لیکن اُس کی استری رات بھر سوچ بچار میں جاگتی رہ کر جب پرات کال اُٹھی تب اُس نے اپنی سکھیوں اور داسیوں سے کہا کہ شری کرشن جی نے پرسین کو مار کر سمینتک من لے لیا ہے یہ بات میرے سوامی نے مجھ سے رات کو کہی تھی لیکن تم لوگ کسی کے سامنے یہ چرچا نہ کرنا۔ اے راجہ پریچھت استریوں کے پیٹ میں کوئی بات نہیں پچتی اس لیے جب یہ چرچا ہوتے ہوتے پھیل گئی تب شری کرشن جی کے محل میں بھی جا کر کسی استری نے کہا کہ ایسی بات ستراجت کی استری کہتی تھی تب جھوٹا کلنک سُن کر شری کرشن جی کی ستہ ...

یہ چرچا اور سوچ کرنے لگیں تب اُن میں سے کسی نے شری کرشن جی سے بھی کہا کہ مہاراج آپ کو ستراجت اور اس کی استری پرسین کے مارنے اور سینتک من لینے کا کلنک لگاتی ہیں۔

دوہا

چھوں دس پھیلی بات یہ جانت راجہ رنک	سو اُپاے اب کیجئے جا سے مٹے کلنک

شیام سندر یہ جھوٹھا کلنک سُن کر پہلے اپنے من میں اُداس ہو گئے پھر کچھ سوچ بچار کر راجہ اُگرسین کے پاس جہاں بسدیوجی اور بلرام جی آدک بہت سے جُدبنشی بیٹھے تھے جا کر کہا کہ اے مہاراج سب لوگ مجھ کو جھوٹھا کلنک لگاتے ہیں کہ شری کرشن نے پرسین کو جنگل میں مار کر سینتک من لے لیا ہے آپ حکم دیجئے تو میں پرسین کو اور اُس من کا پتا لگا کر اپنا کلنک چھڑاؤں جب راجہ اُگرسین یہ بات سن کر کچھ نہیں بولے تب شری کرشن جی دش بارہ جُدبنشی اور پرسین کے سیوکوں کو جو شکار کھیلتے وقت اس کے ساتھ تھے لے کر اُسے ڈھونڈھنے نکلے جہاں جہاں پرسین نے ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تھا وہاں گھوڑے کے سُم کا نشان دیکھتے ہوے چلے جب اُس جگہ جہاں پرسین اور اُس کے گھوڑے کی لاش پڑی تھی پہونچے تب وہاں شیر کے پاؤں کا نشان دیکھ کر جانا کہ شیر نے اُس کو مار ڈالا لیکن اُس من کا پتہ وہاں نہ ملا اس لیے موہن پیارے جُدبنشیوں سمیت شیر کے پاؤں کے نشان دیکھتے ہوے جب اُس کندرا کے دروازے پر جہاں جاموَنت ریچھ رہتا تھا پہونچے تب کیا دیکھا کہ شیر مرا ہوا پڑا ہے لیکن من وہاں بھی نہیں دکھ پڑتی یہ اچنبھا دیکھ کر جُدبنشیوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج اِس جنگل میں ایسا زبردست آدمی یا جانور کہاں سے آیا جو شیر کو مار کر اور من کو لے کر اس کندرا میں گھس گیا ہم لوں نے اپنی سامرتھ بھر پرسین کو ڈھونڈھا پرسین کے مارے جانے کا جس اس شیر کو لگا اب آپ کا جھوٹھا کلنک چھوٹ گیا اس لیے پھر چلیے یہ سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ چلو اِس کندرا میں گھس کر دیکھیں کہ شیر کو مار کر کون من لے گیا جُدبنشی بولے کہ مہاراج ہم کو اِس اندھیری کندرا میں جاتے ڈر لگتا ہے اس میں جا کر پران کو دے ہم آپ سے بھی بنے کرتے ہیں کہ اِس بھیانک گپھا میں نہ جا کر دوارکا کو پھر چلیے ہم سب وہاں جا کر کہیں گے کہ شیر نے پرسین کو مار کر سینتک من لیا اور اس شیر کو نہ معلوم کون مار کر وہ من کندرا کے بھیتر لے گیا یہ حال ہم لوگ ہم آنکھ سے دیکھ آئے ہیں اِس بات کے کہنے سے آپ کا کلنک چھوٹ جائے گا جب مارے ڈر کے کوئی اُس کندرا میں نہیں گیا تب شیام سندر نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرا ئن سینتک من میں لگا ہے اس لیے بن کسی کا کچھ ڈر نہ رکھ کر اکیلا اس کندرا میں جاتا ہوں تم لوگ بارہ دن تک یہاں رہ کر میری راہ دیکھنا جو میں بارہ دن تک کندرا سے باہر نکل آیا تو اچھا ہے نہیں تو ہمارا حال گھر پر جا کر کہہ دینا۔

دوہا

دوادس دن کی اودھ کر گئے تہاں جُدرائے	جادو جتنے سنگ تھے رہے دوار پر چھائے

اے راجہ شری کرشن جی نے اُس اندھیاری کندرا میں تھوڑی دور جا کر کیا دیکھا کہ ایک مکان اور باغ بہت اچھا جاموَنت کے رہنے کا وہاں بنا ہے اور جامبوتی نام اُس کی بیٹی بہت سندری وہ من ہاتھ میں لیے ہوئے پالنے میں جھول رہی ہے اور جاموَنت سو رہا ہے اور ایک داسی اُسکے پالنے کے پاس بیٹھی ہوئی ہے جیسے شری کرشن جی نے ہاتھ بڑھا کر سیمنتک مَن لینا چاہا ویسے اُس داسی نے جاموَنت کو پکارا جاموَنت نیند سے جاگ کر شری کرشن جی کے ساتھ کشتی لڑنے لگا ستائیس۲۷ دن تک برابر دن رات جاموَنت نے شری کرشن جی کے ساتھ ملکر جُدھ کر کے بہت داؤں اور پیچ اپنے کیے جب کوئی داؤں اُس کا دوارکاناتھ پر نہیں چلا اور لڑتے لڑتے مارے بھوکھ اور پیاس کے سب زور اس کا گھٹ گیا تب شری کرشن جی نے ایک مُکا جاموَنت کے ایسا مارا کہ وہ گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اُس وقت وہ اپنے من میں بچار کرنے لگا کہ سوائے شری رام چندر جی اور لچھمن جی کے کوئی سنساری آدمی اتنی سامرتھ نہیں رکھتا جو ستائیس۲۷ دن میرے ساتھ لڑ کر مجھے جیت سکے اِسلیے میری جان میں یہ شیام روپ شری رامچندر جی کا اوتار معلوم ہوتے ہیں جنکے ساتھ لڑنے سے میری یہ دشا ہو گئی۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب جاموَنت کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہو کر اُس کو بشواس ہوا کہ یہ شری رام چندر کا اوتار ہیں تب شیام سندر بھکت ہتکاری انترجامی نے خوش ہو کر اُسی وقت شری رگھناتھ جی کا روپ دھر کر دھنکھ بان لیے ہوے جاموَنت کو درشن دیا جاموَنت وہ روپ دیکھتے ہی ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ہر چرنوں پر گر پڑا اور پرکرما کر کے اُنکے سامنے کھڑا ہو گیا اور بڑے پریم سے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے دینا ناتھ سب جگت کی اُتپت اور پالن کرنے والے انترجامی آپ نے بڑی دیا کی جو پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر مجھ کو اپنا درشن دیا نارد مُن مجھ سے کہ گئے تھے کہ شری رام چندر جی شری کرشن جی کا اوتار لیکر تیرے گھر پر آوینگے اِس لیے تریتا جگ سے یہاں رہ کر آپ کے درشن پانے کی آشا لگائے راہ دیکھتا تھا آج اپنے منورتھ کو پایا آپ تینوں لوک کی اُتپت اور پالن کرنے والے ہو کر سب سے پہلے تھے اور مہاپرلے ہونے کے بعد بھی سوائے آپ کا اور کوئی دوسرا نہیں بنا رہے گا آپ مہاراجہ دشرتھ کے بیٹے اور اجودھیا پُری اور سب جگت کے راجہ ہیں آپ کا آد اور انت اور بھید بید بھی نہیں جان سکتے اور سُدرشن چکر گدا پدم آپکے ہتھیار ہیں اور سب طرح کا سُکھ آپ کی کرپا سے جیوؤں کو ملتا ہے اور آپ ہمیشہ آنندمورت رہتے ہیں کسی بات کا سوچ آپ کو نہیں ہوتا اور آپ سب کا منورتھ پورا کرانے والے ہیں تینوں لوک میں کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آپکی مہما اور بھید کو جان سکے اور آپ شری لچھمن بھرت شترہن جی کے بڑے بھائی ہو کر شری سیتا مہارانی کے پت ایسے سُندر ہیں کہ کامدیو بھی آپ کے روپ پر موہت ہو جاتا ہے اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے ہیں اور آپ نے مہاراجہ دشرتھ اپنے باپ کی آگیا سے راج چھوڑ کر شری لچھمن جی اور شری سیتا مہارانی سمیت چودہ۱۴ برس تک بن باس کیا اور بن میں بہت سے راچھسوں کو مار کر رکھیشوراور بھگتوں کو

سکھ دیا جب آپنے سوپنکھا راون کی بہن کی ناک کاٹ کر کھر اور دوکھن اور ترسرا آدک کو مار ڈالا تب راون
جوگی کا بھیس بنا کر پنچ بٹی میں آیا اور شری سیتا جی کو اکیلی دیکھ کر چھل سے ہر لے گیا اور اُس نے اپنے
پانوں میں آپ بسولا مارا جب سگریو بندر جو کہ بال اپنے بھائی کے ڈر سے بیاکل تھا تمہاری شرن آیا تب
آپ نے بال بندر ادھرمی کو مار کر سگریو کی اچھا پوری کی اور شری ہنومان جی کو اپنا بھگت اور سیوک
سمجھ کر اُن کو جس دیا جب آپ بڑی بھاری فوج ریچھ اور بندروں کی اپنے ساتھ لیکر سمدر کنارے پہونچے
تب بھبیکھن راون کا بھائی آپ کی شرن آیا آپنے اُس کو لنکا پت کر دیا جبکہ سمدر اگیان اور ابھمان کی راہ
سے آپ کے پاس نہیں آیا تب آپ کے کرودھ کرنے سے سمدر کا پانی کھولنے لگا اور سمدر کے سب جیو بیاکل
ہو گئے یہ حال دیکھتے ہی سمدر نبے پور بک آپکے چرنوں پر آکر گر پڑا اور اپنا اپرادھ چھما کرنے کے واسطے
ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مہاراج آپنے درشن مجھے دیکر کرتارتھ کیا یہ دین بچن سن کر آپ اُس پر دیال ہوے پھر آپ
سمدر میں پل بندھوا کر ریچھ اور بندروں کی فوج سمیت پار اُتر گئے اور راون کو کل پر وار اور فوج سمیت مار کر
بھبیکھن کو لنکا کا راج دیا اور سیتا جی کو ساتھ لے کر اجودھیا پُری میں آئے اور گیارہ ہزار برس وہاں کا
راج کیا اُن دنوں تریتا جگ تھا تب سے آج میں مہاراج اور شن جو برہما آدک دیوتوں کو جلدی دھیان میں
نہیں ملتا پا کر اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا آپ دینا ناتھ جس طرح دیا کر کے اپنے چرن یہاں
لے آئے اسی طرح دیال ہو کر آنے کا کارن بتلائیے یہ بات سُن کر شیام سندر نے کہا کہ اے جاموَنت
ہم تیری استت کرنے سے بہت خوش ہوے جو مَن تیری کنیا ہاتھ میں لیے کھیلتی ہے اس مَن کی چوری ستراجت
یادو نے مجھے لگائی ہے اس یے میں اپنا کلنک چھڑانے کے واسطے یہی مَن لینے آیا ہوں مجھے دے دو
یہ بات سنتے ہی جاموَنت نے منا با چا کرمنا سے خوش ہو کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو میرے یہاں ایک سمنتک
مَن اور دوسری جامبوتی کنیا دو مَن ہیں یہ دونوں آپ کی بھینٹ کرتا ہوں آپ دیا کر کے قبول کیجئے
جس میں میرا اُدھار ہو یہ بات سُن کر شیام سندر بولے کہ بہت اچھا ہم نے تیرا کہنا مانا جیسے یہ بات
جاموَنت نے سُنی ویسے خوشی سے اپنی کنیا شری کرشن جی کو بیاہ کر وہ مَن جہیز میں دے دی اتنی کتھا
سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے پریچھت ادھر تو شری کرشن جی ستائیسویں[۲۷] دن جاموَنت سے بدا ہو کر سمنتک
مَن اور جامبوتی کو ساتھ لے کر اپنے گھر چلے اور اُدھر یدبنسیوں نے چوبیس[۲۴] دن تک اُن کی راہ دیکھی پھر
نا اُمید ہو کر وہاں سے روتے اور پیٹتے دوارکا میں آئے جبکہ راجہ اُگرسین اور بسدیو آدک دوارکا باسیوں
نے یہ حال سُنا تب سب چھوٹے اور بڑے استری پُرش کھانا پانی چھوڑ کر بہت بلاپ
کرنے لگے اور سب نے ستراجت کو گالیاں دے کر بہت بُرا کہا اور بہت لوگوں نے ستراجت کو مارنا چاہا
لیکن بلرام جی نے اُن کو مارنے سے منع کر کے سمجھایا کہ تم لوگ چنتا مت کرو وہ اناشی پُرکھ سمنتک مَن لیے
آتے ہیں تینوں لوک میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اُن کو مار سکے یا دُکھ دے سکے جب اُن کے سمجھانے

پر کبھی کسی کو دھیرج نہیں ہوا تب رُکمنی آدک سب استریاں کرشن چندر کی روتے روتے گھبرا کر اپنے محل سے باہر نکلیں اور آپس میں اکٹھی ہو کر دوارکا باسیوں سمیت موہنی مورت کو ڈھونڈھنے چلیں۔

دوہا

ماکھن پربھ بدبل بیر بن دھریں نہیں من دھیر ۔ سب مل کر کھوجن چلیں بیاکل مہا شریر

اے راجہ پرکچھت نگر کے باہر جو دیو استھان اُن کو دکھائی دیتے تھے وہاں ماتھا مان کر آگے چلی جاتی تھیں جبکہ شہر کے باہر ایک کوس دیبی جی کے مندر پر پہونچیں تب بدھ پوربک پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بولیں کہ اے امبکا ماتا تم سب کی اچھا پوری کرتی ہو اس لیے ہم لوگ تم سے یہ بردان مانگتی ہیں کہ جس میں ہمارے پران ناتھ جلد ہی اپنا درشن دے کر ہم لوگوں کا دُکھ دُور کریں جس وقت دوارکا ناتھ کی استریاں دیبی جی سے یہ بردان مانگ رہی تھیں اور راجہ اگرسین جدبنشیوں سمیت اپنی سبھا میں بیٹھے سوچ کرتے تھے اُسی وقت موہن پیارے سمنتک اور جاموتی کو اپنے ساتھ لیے ہنستے ہوئے راجہ اُگرسین کی سبھا میں جا کر کھڑے ہو گئے اُن کا چندر مکھ دیکھتے ہی بسدیو آدک نے بہت خوش ہو کر بہت درب اُن کے ہاتھ سے دان اور دچھنا دلوائی اور یہ حال سُن کر رکمنی آدک استریاں بڑی خوشی سے گاتی بجاتی ہوئی اپنے اپنے مندر میں آئیں اور ایک جدبنسی نے ہنسی کی راہ سے موہن پیارے سے کہا۔

دوہا

مِن کارن کچھ نہیں گئے جاموونت کے دھام ۔ بیاہ کرن پہونچے وہاں ماکھن پربھ گھنشام

موہن پیارے نے یہ بات سُن کر ہنس دیا اور اُسی وقت ستراجت کو بلا بھیجا اور سمنتک مِن اُسے دے کر کہا کہ تم نے جھوٹا کلنک ہم کو مِن لینے اور پرسین کو مارنے کا لگایا تھا تمہارے بھائی کو شیر نے مار کر مِن لے لیا اور اُس شیر کو جاموونت بھالو مار کر مِن لے گیا جاموونت نے اپنی بیٹی بیاہ کر یہ مِن جہیز میں دیا ہے سو تم یہ مِن اپنی لو جبکہ ستراجت نے وہ مِن دیکھ کر سب حال سُنا تب شرمندہ ہو گیا اُس وقت تو شیام سندر کی آگیا کے موافق مِن لے کر اپنے گھر چلا گیا لیکن مَن میں بہت اُداس ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو میں نے بڑا پاپ کیا کہ جھوٹھا کلنک بیکنٹھ ناتھ کو لگایا اب مجھ کو مناسب ہے کہ ست بھاما اپنی بیٹی اُن کو بیاہ کر یہ مِن جہیز میں دے دوں تو میرا اپرادھ چھوٹ جائے۔

دوہا

یہ کنیا جگ موہنی سندر مہا سوروپ ۔ شری جُدپت کے دیجیے الیو رتن انوپ

جب ایسا بچار کر ستراجت نے اپنی استری سے پوچھا تب وہ بولی کہ اے سوامی تم نے بہت اچھا بچارا ہے ست بھاما شری کرشن جی کو دے کر جگت میں جس لیجیے یہ بات سنتے ہی ستراجت نے اچھی لگن ٹھہرا کر ست بھاما کا تلک اپنے پروہت کے ہاتھ بسدیو جی کے گھر بھیج دیا جب راجہ اُگرسین نے وہ تلک بڑی خوشی سے لے لیا اور

دھوم دھام سے برات سج کر شیام سندر کو بیاہنے آئے تب ستراجت نے شاستر کے موافق اپنی بیٹی شری کرشن جی کو بیاہ دی اور وہ من اور بہت رتن آدک جہیز میں دیا شری کرشن جی نے اور سب جہیز لے لیا لیکن وہ من اُس کو پھیر کر کہا کہ یہ من ہمارے کام کی نہیں ہے کیونکہ ہم سے اُس کی پوجا نہیں بن پڑے گی یہ من تم اپنے یہاں رکھو جبکہ تم نے اپنی بیٹی ہم کو بیاہ دی تب سب مال تمہارے گھر کا ہمارا ہوا اور جو تم نے ہم کو کلنک لگایا تھا اُس بات کا بھی کچھ اپنے من میں سوچ مت کرو اب ہم تم سے کچھ دُکھ نہیں مانتے جس کا مال کھو جاتا ہے اُس کا شبہہ بہت آدمیوں پر ہو جاتا ہے یہ سنتے ہی ستراجت نے لجّت ہو کر وہ من لے لیا اور شیام سندر ست بھاما کو ساتھ لے کر باجے گاجے سمیت اپنے گھر آئے اتنی کتھا سن کر راجہ پریکھیت نے پوچھا اے سوامی شری کرشن چندر بیکنٹھ ناتھ کو جھوٹھا کلنک کس سبب سے لگا تھا شکدیو جی بولے کہ مرلی منوہر نے بھادوں سُدی چوتھ کا چندرما دیکھا تھا اس لیے اُن کو جھوٹھی چوری لگی تھی۔

دوہا

بھادوں سُکلا چوتھ کو چاند نہارے جوے ۔ یہ پرسنگ شرون کرے تو کلنک نہیں ہوے

ادھیائے ستاونؔ

مارا جانا ستراجت اور ست دھنوا کا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھیت جس طرح ست دھنوا جادو نے ستراجت کو مار کر سمنتک من اس کا لے لیا اور شری کرشن کے ڈر سے دوارکا چھوڑ کر بھاگا وہ حال کہتے ہیں سُنو ایک دن کسی نے دوارکا میں آ کر شیام اور بلرام سے یہ سندیسا کہا کہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو درجودھن نے لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آدھی رات کو چاروں طرف سے آگ لگا دی وہ لوگ اپنی ماتا سمیت جل گئے یہ حال سنتے ہی دونوں بھائیوں کو ایسا سوچ ہوا کہ اُس وقت رتھ پر چڑھ کر اپنی پھوپھی اور بھائیوں کی خبر لینے کیواسطے ہستناپور کو چلے گئے جبکہ شیام اور بلرام راجہ درجودھن کی سبھا میں پہونچے تب کیا دیکھا کہ راجہ درجودھن دھرتراشٹر آدک سب چھوٹے بڑے اُداس بیٹھے ہیں اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں اور گاندھاری آدک کورو کی استریاں پانچوں بھائیوں کو یاد کر کے رو رہی ہیں جب یہ حال دیکھ کر شیام اور بلرام اُنکے پاس جا بیٹھے اور جدھشٹھر کا حال اُن سے پوچھا تو کسی نے کچھ جواب نہ دیا لیکن بدرجی نے شیام کے پاس جا کر آہستہ سے کہہ دیا کہ درجودھن آدک نے پانچوں بھائیوں کے پران لینے میں کچھ دھوکا نہیں کیا تھا لیکن تمہاری دیا سے وہ آگ سے بچ گئے ہیں یہ حال سُن کر شری کرشن جی وہاں سے بارغ ہو کر اپنے ڈیرے پر چلے آئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھیت جبکہ شیام اور بلرام ہستناپور کو چلے گئے تب اُن کے پیچھے دوارکا میں

یہ حال ہوا کہ ست دھنوا جا دو دوار کا باسی کے یہاں جس سے پہلے ست بھاما کی منگنی ہوئی تھی اکرور اور کرت برما نے جا کر کہا کہ ایک تو ستراجت نے جھوٹا کلنک من چرانے کا دوار کا ناتھ کو لگایا دوسرے اپنی بیٹی کی منگنی پہلے تم سے کر کے پھر شری کرشن کو بیاہ دی اس لیے تمھارے نام دھرائی ذات بھائیوں میں ہوئی ان دنوں شیام اور بلرام ہستناپور کو گئے ہیں تو اس کو مار کر کیوں اپنا بیر نہیں لیتا ہمارے نزدیک یہ بات اچھی ہے کہ رات کو ہم تینوں آدمی ستراجت کے گھر پر چل کر اس کو مار ڈالیں اور اتنے دنوں تک جو دھن اُسنے سمینتک من کے پرتاپ سے جمع کیا ہے وہ چھین لیں یہ بات مان کر ست دھنوا رات کو اکرور کرت برما کے ساتھ ستراجت کے مکان پر گیا اور اکرور اور کرت برما کو دروازے پر کھڑا کر دیا اور آپ اکیلا گھر کے بھیتر جا کر ستراجت کو جو نیند میں بیہوش سوتا تھا مار ڈالا اور جو کچھ سونا اور سمینتک من اُس کے گھر میں تھا لے کر باہر چلا آیا جبکہ ستراجت کو مار کر تینوں آدمی اپنے اپنے گھر چلے آئے تب ست دھنوا اکیلا اپنے گھر بیٹھ کر سوچ کرنے لگا کہ دیکھو میں نے اکرور اور کرت برما کا کہنا مان کر شری کرشن جی سے بیر کیا اب نہ معلوم وہ میرا حال کیا کریں گے۔

دوہا

کرت برما اکرور مل بتا دیو موہنہ آے	ساد ھ کہے جو کپٹ کی تاسوں کہا بسائے	

جب ستراجت کی استری یہ حال اپنے پت کا دیکھ کر رونے اور پیٹنے لگی اور ست بھاما نے یہ حال سنتے ہی وہاں جا کر یہ حال اپنے باپ کا دیکھا تب اُس نے پہلے بڑا بلاپ کیا پھر اپنی ماتا کو دھیرج دے کر اوتھ ستراجت کی تیل میں رکھوا دی اور اُسی وقت آپ رتھ پر چڑھ کر وشٹ سنگھارن دیوکی نندن کے پاس ہستناپور کو گئی۔

چوپائی

دیکھت ہی اُٹھ بولے ہری ست بھاما کہے جوڑے ہاتھ	گھر ہے کشل چھیم سُندری تم بن کشل کہاں جُد ناتھ

اسے مہا پربھو ست دھنوا رات کو ادھرم کی راہ سے سوتے وقت میرے باپ کو مار کر سمینتک من لے گیا۔

چوپائی

دھرے تیل میں سسُر تمھارے	دور کرو سب سوچ ہمارے

ایسا کہہ کر جب ست بھاما شیام اور بلرام کے سامنے بلاپ کرنے لگی تب دوار کا ناتھ نے بھی بلرام جی سمیت آنکھوں میں آنسو بھر کر ست بھاما سے کہا تو اپنے من میں دھیرج دھر جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اب تیرا باپ تو جی نہیں سکتا لیکن جس نے تیرے باپ کو مارا ہے اُس کو مار کر ہم بدلا لیویں گے اور جب تک ست دھنوا کو نہ ماریں گے تب تک دوسرا کام نہ کریں گے جب یہ بات سُن کر ست بھاما کو کچھ دھیرج ہوا تب دوار کا ناتھ اُسی وقت بلرام جی اور ست بھاما کو ساتھ لے کر دوار کا کی طرف چلے جب کہ ست دھنوا نے سُنا کہ شیام اور بلرام ہستناپور سے آتے ہیں تب وہ رہنا اپنا دوار کا میں اُچت نہ جان کر سمینتک من لیے ہوئے کرت برما اور

اکرور کے پاس چلا گیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ سنو بھائی میں نے تمھارے کہنے سے ستراجت کو مار کر بیکنٹھ ناتھ سے دشمنی کی اب شیام اور بلرام کے ہاتھ سے میری جان بچنا مشکل ہے اس لیے اب میں تمھارے شرن آیا ہوں اپنے کہے کی لاج رکھ کر جہاں بتاؤ وہاں میں چھپ کر رہوں -

چوپائی

موپر کرو دیا کیجے جدناتھا ۔ آدت نیے سندر شن ہاتھا
موکو جیو دان اب دیجیے ۔ اپنی شرن راکھ اب لیجیے

نہیں تو اکرور تم ہمارا رتھ ہانکو ہم بھی شری کرشن جی سے لڑیں گے -

دوہا

ست دھنوا نے ترت ہی اُتر کہیو سنائے ۔ اپر ادھی جدناتھ کو کاپے راکھو جائے

اے ست دھنوا تم اپنے اگیان سے یہ بات ہم سے کہنے آئے ہو پہلے تم نے نہیں سمجھ لیا تھا کہ ستراجت کے مارنے میں شری کرشن جی ست بھاما کی سہایتا کریں گے ہم سے تمھاری رچھا نہیں ہو سکتی جہاں تمھارا من چاہے وہاں بھاگ کر چلے جاؤ ہم بیکنٹھ ناتھ کے سیوک ہو کر ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو تمھارا ساتھ دے کر اُنکے ہاتھ سے اپنا پران کھو دیں اور شری کرشن جی سے بیر کر کے کوئی جیتا نہیں بچ سکتا جنھوں نے گوبردھن پہاڑ اپنی اُنگلی پر اُٹھا لیا اور بڑے بڑے جودھا اور راکھشسوں کو ساعت بھر میں مار ڈالا اُن سے کون لڑ سکتا ہے دُنیا کے لوگ اپنے مطلب کے واسطے بہت سی باتیں کہتے ہیں لیکن بدھمان آدمی کو چاہیے کہ اپنا نفع اور نقصان سمجھ کر وہ کام کرے جس میں پیچھے سے دُکھ نہ پاوے اے راجہ پریکھشت جب اکرور اور کرت برما نے ایسی روکھی سوکھی باتیں ست دھنوا سے کہیں تب اُس نے اپنے جینے سے نا اُمید ہو کر وہ منی اکرور کے سامنے پھینک دی اور آپ ایک گھوڑے پر جو چار سو کوس ایکدن میں جاتا تھا چڑھ کر جنک پور کی طرف بھاگا جبکہ اُسی دن شیام سُندر نے دوارکا میں پہونچ اس کے بھاگنے کا حال سُنا تب اپنے استھان پر بھی نہ جا کر ست بھاما کو محل میں بھیج دیا اور آپ اور بلرام جی دونوں بھائی ایک رتھ پر چڑھ کر ست دھنوا کے پیچھے دوڑے تو جنک پور کے پاس جا کر اُس کو گھیرا جبکہ اُسی جگہ گھوڑا ست دھنوا کا مر گیا تب وہ شری کرشن جی کے رتھ کی آہٹ پا کر پیدل بھاگا جیسے شری کرشن جی نے اُس کو بھاگتے دیکھا ویسے بلرام جی کو رتھ پر چھوڑ کر آپ اسکے پیچھے دوڑے اور نزدیک پہونچکر سر اُس کا سُدرشن چکر سے کاٹ لیا جبکہ اُس کا کپڑا وغیرہ ڈھونڈھنے پر بھی وہ منی اُسکے پاس نہیں نکلی تب بلرام جی آ کر کہا کہ اے بھائی میں نے ست دھنوا کو بے فائدہ مارا اگر کس واسطے وہ منی اُسکے پاس نہیں نکلی ست دھنوا کے مارتے وقت بلرام جی اُن کے ساتھ نہ تھے اسلیے پرمیشور کی مایا سے بلدیو جی کے من میں یہ سندیہہ ہوا کہ شیام سندر نے وہ منی ست بھاما کو دینے کے واسطے ہم سے چھپایا ہے تب انھوں نے شیام سندر سے کہا کہ اے بھائی وہ منی کسی دوسرے کے پاس ہے تم دوارکا میں جا کر ڈھونڈھو

ایک دن آپ ہی سب حال کھل جائے گا میں متھلا پور کو دیکھتا ہو اپیچھے سے آؤں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی
بولے کہ اے راجہ پریچھت شری کرشن جی انترجامی بلرام جی کے من کا حال جان کر وہاں سے دوارکاپُری
کو گئے اور بلرام جی متھلا پور میں آئے جبکہ جنک پور کے راجہ نے بلدیو جی کے آنے کا حال سُنا تب اُن کو آدر
کے ساتھ راج مندر پر لوا لے گیا اور بڑی خاطر داری سے اُن کو اپنے یہاں رکھا جب راجہ درجودھن نے
جو بلرام جی سے پریت رکھتا تھا یہ حال سُنا کہ اِن دنوں بلرام جی شری کرشن جی سے دُکھ مانکر جنک پور میں
ٹکے ہیں تب وہ جنک پور میں آیا اور بلرام جی کے پاس آکر اُن کو بڑے آدر سے اپنے گھر لے گیا اور نبے
پور بک ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھ کو بڑے بھاگ سے آپ کا درشن ملا اب میرے من میں یہ اچھا ہے کہ آپ کرپا
کرکے تھوڑے دن یہاں رہیے اور مجھ کو اپنا چیلا بنا کر گدا جُدھ سکھایئے یہ بات سُن نے اور اُس کی سچی
پریت دیکھنے سے بلدیو جی درجودھن کو چیلا بنا کر وہاں گدا جُدھ سکھانے لگے اور شیام سندر نے دوارکا
میں پہونچکر ست بھاما سے کہا کہ ستراجت کے بدلے ست دھنوا کو ہم نے مار ڈالا لیکن وہ مَن اُس کے پاس
نہیں نکلی ست بھاما کو اِس بات کا بشواس ہوکر من میں یہ سندیہ پیدا ہوا کہ موہن پیارے وہ مَن بلرام جی کو
دے کر مجھ سے بہانہ کرتے ہیں جبکہ اکرور اور کرت برما نے ست دھنوا کے مارے جانے کا حال سُنا تب وہ بھی
اپنے پران کا ڈر مان کر دوارکا سے بھاگے کرت برما دکھن کی طرف چلا گیا اور اکرور جی پریاگ چھیتر میں چلے گئے
اور وہاں اسنان اور دان کرکے گیا جی میں جاکر پتروں کا شرادھ کیا اور وہاں سے کاشی میں آکر رہنے لگے
اور اکرور ہر روز بیش مَن سونا سمینتک مَن سے پاکر دان آدک اچھے کرم میں خرچ کر ڈالتے تھے اور شری کرشن
انترجامی یہ حال جانتے تھے لیکن اُنھوں نے یہ بھید کسی سے نہیں کہا کہ اکرور سمینتک مَن لیکر کاشی میں ٹکا ہے
دوارکا باسی یہ سمجھتے تھے کہ اکرور اور کرت برما نے ستراجت کے مارنے کے واسطے صلاح دی تھی اسی کارن
شری کرشن جی کے ڈر سے وہ دونوں بھاگ گئے ہیں جبکہ بلرام جی کچھ دنوں بعد درجودھن کو گدا جُدھ سکھا کر
دوارکا میں آئے تب مرلی منوہر نے جدبنسیوں کو ساتھ لے کر ستراجت کی لوتھ تیل سے نکلوائی اور دواہ اور کریا
کرم اُس کا آپ کیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اکرور جی جس دیس اور گاؤں میں رہتے تھے
اُس جگہ سہر اچھا سے پرجا کی اچھا کے موافق پانی برستا تھا اور اناج مہنگا نہیں ہوتا تھا اور وہاں مری وغیرہ کوئی
روگ نہ ہو کر سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہتے تھے جبکہ بیکنٹھ ناتھ کو یہ اچھا ہوئی کہ اکرور کو پھر بلانا چاہیئے
تب دوارکا پری میں پانی نہ برسنے سے مہنگی اور روگ پیدا ہونے سے پرجا لوگ دُکھ پانے لگے یہ حال اپنا
دیکھتے ہی جدبنسیوں نے گھبرا کر شری کرشن جی سے کہا۔

	چوپائی	
ہم تو شرن تمھاری ہیں		مہا کشٹ اب کاہے سہیں

اے مہاراج نہ معلوم پرمیشور کی کیا اچھا ہے جو پانی نہیں برستا ہے ہم لوگ آپکو چھوڑ کر اپنا دکھ کس سے

کہیں آپ دیا کرکے کوئی تدبیر ایسی کیجے جس میں ہم لوگوں کا دُکھ چھوٹ جائے یہ آدھین بچن سُن کر دوارکاناتھ نے کہا کہ جس دیش سے سادھو اور مہاتما چلا جاتا ہے وہاں کے لوگ بہت طرح کے دُکھ پاتے ہیں جب سے اکرورجی دوارکا چھوڑ کر چلے گئے تب سے یہاں اناج کی مہنگی اور روگ کی بڑھتی ہے یہ بات سُن کر جدبنسی بولے کہ اے کرپاندھان آپنے سچ کہا ہم لوگ بھی یہ بات سمجھتے ہیں لیکن آپ کے ڈر سے کہہ نہیں سکتے اکرورجی جدبنسیوں میں بڑے ہوکر آپ کے ڈر سے بھاگ گئے ہیں جبتک وہ دوارکا میں رہے تب تک ہم لوگوں نے دُکھ نہیں پایا آپ دیا کرکے اکرور کو یہاں بلا لیجئے جس میں سب لوگ سُکھ پاویں یہ بات سُن کر موہن پیارے نے کہا کہ بہت اچھا تم لوگ اکرور کو ڈھونڈھ کر ستان پور یک یہاں لے آؤ یہ بات سنتے ہی پانچ سات جدبنسی ملکر اکرور کو ڈھونڈھنے نکلے جب کاشی جی میں پہونچے تب ان کا پایا تب اُن کے پاس جا کر نے کہا کہ اکرورجی تمہارے بنا دوارکا باسیوں نے بڑا دُکھ پایا شیام سندر کے رہنے پر بھی وہاں پانی نہ برسنے سے کال پڑا اس لیئے شیام سندر نے تم کو بلا کر کہا ہے کہ جو تم میری بھگت رکھتے ہو تو بے کھٹکے چلے آؤ۔

چوپائی

	سادھن کے بس شری پت رہیں		تن سے سب سُکھ سمپت لہیں

یہ بات سُنتے ہی اکرورجی بڑی خوشی سے اُسی وقت سمنتک من لے کر جدبنسیوں کے ساتھ دوارکا کو چلے جبکہ اکرورجی شہر کے پاس پہونچے تب شیام اور بلرام آگے سے آکر اُن کو آدر ستکار سے لے گئے جیسے اکرور دوارکاپری میں پہونچے ویسے ہر اچھا سے پانی برسا اور اناج سستا ہو کر سب کسی کا روگ چھوٹ گیا ایک دن شری کرشن جی نے اکرور کو اکیلے میں بُلا کر کہا کہ اے چاچا تم اُداسی چھوڑ کر خوش رہا کرو ہم نے تمہارا اپرادھ چھما کیا اور تمہارے پاس جو سمنتک من ہے اُس کو کسی کے سامنے ہمارے پاس لے آؤ جس میں بلرام جی اور ستبھاما کا سندیہ چھوٹ جائے جس کا مال ہو اُس کو دینا چاہیئے اور جبکہ مال کا مالک نہ رہے تب اُس کے بیٹے کو دینا چاہیئے اور بیٹا بھی نہ ہو تو اس کی استری کو دینا چاہیے استری نہو تو اُس کی بیٹی کے بیٹے کو دینا چاہیئے وہ بھی نہ ہو تو اُس کے بھائی کو دیدے بھائی بھی نہ ہو تو اُس کے کل پروار میں جو کوئی ہو اُس کو دیدیوے اور جو اُس کے کل میں بھی کوئی نہ ہو تو اُس کے گرو کو دیدیوے گرو بھی نہ ہو تو گرو کے بیٹے کو دیدیوے جبکہ وہ بھی نہ رہے تب وہ مال براہمن کو دیدیوے دوسرے کا مال کسی کو لینا نہ چاہیے ستراجت کا بیٹا نہیں ہے اس سے ستبھاما کا بیٹا یہ من لے گا یہ بات سنتے ہی اکرورجی نے وہ من راجہ اُگرسین کی سبھا میں جہاں پر بلرام جی آدک سب جدبنسی بیٹھے تھے لا کر شیام سندر کے سامنے رکھدیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو یہ من لے کر میرا اپرادھ چھما کیجیے آجتک جتنا سونا اس من نے مجھ کو دیا وہ سب میں نے اچھے کرم میں خرچ کر ڈالا جب وہ من دیکھ کر بلرام جی اور ستبھاما کا سندیہ چھوٹ گیا تب وہ دونوں بہت شرمندہ ہو کر شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور بلرام جی نے رو کر کہا کہ اے دینا ناتھ مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا جو آپ کے اوپر جھوٹا سندیہ کیا

اس لیے اب میں جنگل میں جاکر مرجاؤں گا کیونکہ اب میں اس لائق نہیں رہا کہ آپ کو اپنا مُنھ دکھلاؤں جبکہ یہ حال بلرام جی کا شری کرشن جی نے دیکھا تب اُن کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور بہت دھیرج دے کر کہا کہ تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں نے تمھارے سندیہہ کرنے سے کچھ بُرا نہیں مانا سنسار مایا روپی استری اور دربب دونوں بہت بڑی ہوکر استری اور پُرش اور پتا اور پتر میں بیر کرا دیتی ہیں اس لیے گیانی آدمی کو ان دونوں سے بہت پریت کرنا نہ چاہیے جبکہ شیام سندر نے اُن کو اسی طرح بہت دھیرج دے کر سمینتک من ست بھاما کو سونپ دیا تب اُس کے بھی من کا سوچ چھوٹ گیا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے من ناتھ جب اکرور جی ایسا گن رکھتے تھے تب ستراجت اُن کے سامنے کیوں مارا گیا اور وہ آپ کس واسطے بھاگ گئے تھے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ جس دن سے اکرور نے ست دھنوا کو ستراجت کے مارنے کی صلاح دی تھی اُسی دن سے سب گن اُن کے جاتے رہے تھے یہ بات سُن کر راجہ پریچھت بولے کہ اے مہاراج آپنے سچ کہا بُری سنگت کرنے میں سوا ہان کے کچھ لابھ نہیں ہوتا اکرور کا شبھ گن جاتا رہا تو کون تعجب ہے لیکن آپ یہ کہئے کہ اکرور میں یہ سب گن کس طرح پرگٹ ہوے تھے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ایک سمے کاشی پُری میں اربرشن ہوکر بڑی جھنگی پڑی تھی اور اُنھیں دنوں سپھلک نام جادو ٹہرا دھر ماتما اور ست بادی اور ہربھگت کسی سنجوگ سے وہاں جا پہونچا جبکہ اُس کے پہونچتے ہی ہر اچھا سے بڑا پانی برس کر سب لوگوں نے سُکھ پایا تب کسی راجہ نے خوشی ہوکر گاندنی نام اپنی لڑکی اُس کو بواہ دی اسی لڑکی سے اکرور پیدا اور سپھلک کا گن اُنھیں پرگٹ ہوگیا۔

دوہا

من لیلا او بھگت جنا کی سُنے جو کوے	تاکو کبھوں جگت میں کچھ کلنک نہیں ہوئے

ادھیاے اٹھاونؔ

بواہ کرنا شیام سُندر کا کالندی اور ستیا اور بھدرا اور لچھمنا آدک سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت شیام سندر ستراجت کا مرنا سُن کر جدھشٹھر آدک کو بنا دیکھے ہستنا پور سے چلے آئے تھے اس لیے من اُن کا جدھشٹھر اور ارجن آدک سے بھینٹ کرنے کو چاہتا تھا اور حال جدھشٹھر آدک کا اس طرح پر ہے کہ جب راجہ درجودھن نے پانچوں بھائی پانڈوں اور کُنتی اُن کی ماتا کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگا دی تب وہ لوگ سُرنگ کی راہ سے جو بدُرجی نے پہلے سے بنا رکھی تھی باہر نکل آئے اور سنیاسی کے بھیس میں اپنے کو چھپا کر کہیں رہنے لگے اور ایک بھیلن اپنے پانچوں بیٹوں سمیت جو اُسی قلعہ میں جلکر مرگئی تھی اسکی ہڈی دیکھنے سے درجودھن کو یقین ہوا کہ جدھشٹھر آدک جل گئے اور انھیں دنوں

راجہ دروپد نے اپنی بیٹی کا سوئمبر رچا وہاں پر درجودھن آدک سب پرتھوی کے راجہ اکٹھا ہوئے اور بید بیاس اور دھوم رکھیشور کے کہہ جانے سے ارجن آدک پانچوں بھائی اپنی ماتا کو کسی جگہ چھوڑ کر سنیاسی کا بھیس بنائے ہوئے اُس سوئمبر میں پہونچے جس وقت دروپدی چندرمکھی سولہوں سنگار کیے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا پہنے پھولوں کا گجرا ہاتھ میں لیے جہاں سب راجہ بیٹھے تھے وہاں آکر کھڑی ہوئی اُس کی سندرتائی دیکھ کر سب چھوٹے اور بڑے موہت ہوگئے اُس وقت دھرشٹ دیمن دروپدی کے بھائی نے پکار کر کہا کہ جو کوئی کڑھاؤ میں مچھلی کی پرچھائیں دیکھ کر سر نیچا کیے ہوئے مچھلی کو بید ھیگا اُس کو یہ لڑکی میں بواہ دوں گا یہ بات سنتے ہی راجہ ششپال نے وہ دھنکھ جو مچھلی بیدھنے کے واسطے راجہ دروپد نے وہاں رکھوایا تھا اٹھانا چاہا تب وہ دھنکھ نہیں اُٹھا سکا تب شرمندہ ہوکر پھر آیا اور یہی حال راجہ جرا سندھ کا بھی ہوا تب کرن نے وہ دھنکھ چڑھا کر مچھلی کو بیدھنا چاہا اُس وقت دروپدی کرن سے بولی کہ سوت کا بیٹا ہوکر ایسی سامرتھ نہیں رکھتا کہ مجھکو بواہ لے جائے یہ بات سنتے ہی کرن نے دروپدی کی طرف دیکھ کر وہ دھنکھ پرتھوی پر دھر دیا اور اپنی جگہ پر آبیٹھا جبکہ یہ حال اُن لوگوں کا دیکھ کر اور دوسرے راجہ مچھ بیدھنے سے نراس ہوگئے تب ارجن نے جدھشٹھر اپنے بڑے بھائی کی آگیا لے کر جیسے اُس مچھ کو اپنے بان سے بیدھ ڈالا ویسے دروپدی نے جیمال ارجن کے گلے میں پہنا دی یہ حال دیکھتے ہی دوسرے راجوں نے ڈاہ سے آپس میں کہا کہ بڑے سوچ اور شرم کی بات ہے جو ہم لوگوں کے سامنے یہ سنیاسی راجہ کی بیٹی کو لیجاوے جبکہ ایسا بچار کر مورکھ راجوں نے ارجن کا سامنا کیا تب پانچوں بھائی پانڈو اُن کو لڑائی میں جیت کر دروپدی کو اپنی ماتا کے پاس لے آئے اور کنتی ماتا کی اگیا سے ارجن آدک پانچوں بھائیوں نے اُس کو اپنی استری بنا کر رکھا جب یہ حال درجودھن کو معلوم ہوا کہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی نہیں جلے اور جیتے بچ گئے ہیں تب بدرجی کو بھیجکر اُنکو بلا بھیجا اور آدھا راج اپنا اُن کو بانٹ دیا جبکہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں نے آدھا راج اپنا پایا تب وہ ہستنا پور کے پاس اندرپرستھ نام ایک شہر بہت اچھا بسا کر آنند سے راج کرنے لگے اور بہت راجوں کو جیت کر اپنے بس میں کر لیا یہ حال سنکر موہن پیارے کئی جدبنسیوں کو اپنے ساتھ لے کر اندرپرستھ کو گئے جبکہ دیوکی نندن اُس شہر کے پاس پہونچے اور جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی یہ حال سنتے ہی آگے سے آکر اُن کو سنمان پوربک راج مندر پر لیگئے اور شری کرشن جی نے کنتی کے پاس جاکر اُن کے چرنوں پر اپنا سر رکھدیا تب کنتی نے شیام سندر کو گود میں بٹھا کر بہت پیار کیا جبکہ دروپدی کنتی کی اگیا سے گھونگھٹ کاڑھے ہوئے ہر چرنوں پر گر پڑی تب شیام سندر نے اُسکے سر پہ ہاتھ رکھکر آشیرباد دیا پھر کنتی نے شری کرشن جی کو جڑاؤ چوکی پر بیٹھا کر خوشی سے اُن کی آرتی کی اور چھپن پرکار کے بھجن بنا کر کھلائے جب شیام سندر بھوجن کر کے پان اور الایچی کھانے لگے اُس وقت کنتی نے بسدیو اور دیوکی ادمورسین اور بلرام جی آدک کی کشل پوچھ کر اُس نے کہا کہ مہاراج تمہاری کرپا کا حال میں کہانتک کہوں پہلے اکرور کو تم نے میری سدھ لینے کو بھیجا دوسری مرتبہ آپ آئے۔

دوہا

جب تم پیارے پریت کر پٹھیو شری اکور
تب ہی من دھیرج بھیو گیو کشٹ سب دور

اے دینا ناتھ اُسی دِن سے میں نے جانا کہ آپ میرے سہایک ہیں جب آپ ایسے ترلوکی ناتھ میری رچھا کرنے والے ہیں تو میں کسی کا ڈر نہیں رکھتی مجھ کو اس بات کا بشواس ہے کہ جو کوئی آپ کی شرن آتا ہے اُس کو دُکھ نہیں ہوتا جس طرح آپ اپنے بھگت اور تینوں لوک کا دُکھ چھڑا دیتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹوں کو بھی اپنی شرناگت جان کر اُن کی رچھا کیجئے

چوپائی

جب جب بپت پڑی ہر بھاری
تب تب رچھا کری ہماری
اہو کرشن تم پر دُکھ ہرنا
پانچوں بندھ تمھاری شرنا

جس طرح ہرنی اپنے جھنڈ سے الگ ہو کر بھیڑیے کا ڈر رکھتی ہے اُسی طرح میرے پانچوں بیٹے دہودھن آدک سے اپنے پران کا ڈر رکھتے ہیں جب کُنتی یہ کہہ چکی تب جُدھشٹھر نے شری کرشن جی کے آگے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ میں جانتا ہوں کہ پچھلے جنم میں کوئی اچھا کرم مجھ سے ہوا تھا جس کے پرتاپ سے آپ کے چرنوں کا درشن جو برھمادک کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا مجھ کو ملا ۔

دوہا

جن چرنن کی رینُ سے مم گھر کیو پنیت
کہ مکھ سے برنن کروں مائھن پر بھوسونیت

اے مہاپربھو ہم لوگ اناتھ ہو کر سوائے آپ کی دیا اور کرپا کے دوسرے کا بھروسا نہیں رکھتے مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ اپ بیکنٹھ ناتھ کی اُستت برنن کر سکوں جس طرح آپ نے مجھ کو اپناد اس جان کر دیا کی راہ سے یہاں کرپا کی اسی طرح چار مہینے برسات بھر یہاں رہ کر اپنے داسوں کو سُکھ دیجئے یہ دین بچن کُنتی اور جُدھشٹھر کا سنتے ہی برندا بن بہاری بھگت ہتکاری نے بہت دھرج دیا اور چار مہینے وہاں کرنت نئے سُکھ اُن کو دینے لگے ایک دن شیام سندر اور ارجنُ راجہ جُدھشٹھر سے اگیا لیکر اور رتھ پر بیٹھکر جنگل میں شکار کھیلنے گئے ارجنُ نے کئی شیر اور چیتے اور ریچھ اور سوکر اور ہرن اور سابر وغیرہ کا شکار مارا اور ہرن اور سابر کا ماس راج مندر پر بھیجدیا جبکہ بہت محنت کرنے سے شیام سندر اور ارجنُ کو پیاس لگی تب دونوں نے جمنا کنارے جا کر پانی پیا اور ایک درخت کے سائے میں سو گئے ۔

دوہا

شری جمنا سوبھت مہا جاہیں اُٹھے ترنگ
شیتل پون بہے سدا پھولے کمل سُرنگ

جبکہ ارجن تھوڑی دیر سو کر ٹہلتے ہوئے جمنا کنارے گئے تب کیا دیکھا کہ جمنا جل میں سونے کا جڑاؤ مندر بنا ہے اور اس میں ایک لڑکی بہت سندری بیٹھی ہوئی تپ کرتی ہے یہ چرتر دیکھتے ہی ارجن نے اُس لڑکی سے

پوچھا کہ تم کس کی بیٹی ہو اور کس واسطے یہاں اکیلی بیٹھی ہوئی تپ کرتی ہو۔

دوہا

یہ سُن کر بولی تبھی مہا منوہر بام — پِتا ہمارے سورج ہیں کالندی مم نام

جن دنوں شری کرشن چند ر آنند کند برندا بن میں بہار کرتے تھے تب ہی سے میں اُس موہنی مورت پر موہت ہو کر اُن کو اپنا پت بنانا چاہتی ہوں میں نے منسا باچا کرمنا سے یہ پرن کیا ہے کہ سوائے بیکنٹھ ناتھ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہیں کروں گی سورج دیوتا نے میری اچھا جان کر یہ مندر رہنے کے واسطے بنوا دیا ہے اپنے پتا کی آگیا سے دن رات یہاں رہ کر ہر چرنوں کا دھیان اور آچرن کرتی ہوں لیکن میں نے سنا ہے کہ شیام سندر پر بہت استریاں مہا سندری موہت ہو کر آٹھوں پہر اُن کی سیوا میں رہا کرتی ہیں اس لیے مجھ غریب بچاری کو اُن کے پاس دوارکا میں پہونچنا بہت کٹھن ہے جو وہ دیال ہو کر اپنا درشن دیویں تو میری کامنا پوری ہو جاوے۔

چوپائی

وہ سب کے من کی گت جانیں		واسن کی بنتی نت مانیں	
جب لو نہیں پوجے مم آسا		تب لو جل میں کروں نواسا	

ارجن یہ بات سنتے ہی وہاں سے ہنستے ہوئے شیام سندر کے پاس آ کر بولے کہ مہاراج جمنا جل میں ایک مہا سندری تم کو اپنا پت بنانے کے واسطے تپ کرتی ہے تم ایسے بھاگوان ہو کہ تمھارے پیچھے پیچھے مہا سندر استریاں دوڑا کرتی ہیں یہ سُن کر شیام سندر وہاں سے اُٹھ کر جمنا کنارے چلے گئے اور ارجن نے پہلے سے جا کر اُس چندر مکھی سے کہا کہ جن کو تم اپنا پت بنانا چاہتی ہو وہی دوارکا ناتھ اناتھ پُرکھ یہاں آتے ہیں جیسے یہ بات کالندی نے سُنی ویسے مارے خوشی کے آگے دوڑ کر ہر چرنوں پر گر پڑی اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑی ہو گئی جبکہ شیام سندر نے اُس کی بھگتی پر دیکھ کر ہنستے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تب کالندی نے بنتی کر کے کہا کہ اے پران ناتھ میں منسا باچا کرمنا سے آپ کی داسی ہو کر آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن سنساری بیوہار اور بید اور شاستر کی مرجاد جو آپ نے بنا دی ہے اُس کے موافق چلنا چاہیئے یہ بات سن کر شیام سندر نے اُسی وقت سورج دیوتا کے پاس جا کر کہا کہ تم اپنی بیٹی ہم کو دو جب سورج دیوتا نے اُسی وقت وہاں آ کر وہ کنیا شری کرشن جی کو سنکلپ دی تب شیام سندر اُس کو رتھ پر چڑھا کر اندر پرستھ میں لے آئے وہاں بشوکرما نے پہلے سے بیکنٹھ ناتھ کی اِچھا کے موافق ایک مکان بہت اچھا بنا رکھا تھا اُسی میں کالندی (جمنا جی) کو اُتار کر ایک روپ اپنا اُس کے پاس رکھا اور دوسرے روپ سے ارجن کو ساتھ لیے ہوئے کنتی کے گھر چلے گئے ایک دن راجہ جدھشٹھر نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج ایسی دیا کیجیئے کہ جس میں میرے رہنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا ہو جائے یہ بات [illegible] تے ہی شری کرشن جی نے بشوکرما کو آگیا دی تو اُس نے دُوارکا پُری ایسے بہت مکان جدھشٹھر آدک کے رہنے کے وا[illegible] ... ہی بنا دیے جب پانچوں

بھائی اِس میں رہنے لگے تب ایک دن رات کو جہاں شری کرشن جی اور ارجنؔ بیٹھے تھے اگن دیوتا نے آکر
شری کرشن جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج مجھ کو اجیرن کا روگ پیدا ہوا وہ کسی طرح نہیں جاتا جو میں
نندن بن کو جہاں بہت سی جڑی بوٹی گن وان لگی ہیں جلا دوں تو میرا روگ چھوٹ جائے یہ سن کر شری کرشن جی
مہاراج نے کہا کہ بہت اچھا تم جا کر اُس کو جلا دو تب اگن دیوتا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج اُس باغ
کی رچھا اندر کرتا ہے جو میں اکیلے جاؤں تو اندر پانی برسا کر میری جوالا کو ٹھنڈی کر دے گا یہ بات سن کر
لچھمی پت نے ارجنؔ سے کہا کہ اے بھائی تم اگن کے ساتھ جا کر نندن بن کو اُس سے جلوا دو جس میں اُس کا
روگ چھوٹ جائے ارجن بیکنٹھ ناتھ کی اگیا کے موافق دھنکھ بان اُٹھا کر اگن کے ساتھ چلے اور باغ میں
پہونچ کر اگن سے کہا کہ تم اپنی اچھا کے موافق اس باغ کو جلا دو میں تمہاری رچھا کرنے کے واسطے
کھڑا ہوں جبکہ اگن دیوتا آم املی بیر پاکر پیپر مہوا جامن کھنی کچنار گولر وغیرہ سب درخت وہاں کے چاروں طرف
سے جلانے لگا اور سب پُرش اور پنچھی آدک وہاں کے اپنا اپنا پران لے کر جدھر تدھر بھاگے اور دھواں اُسکا
آکاش میں پہونچا تب راجہ اندر نے میگھ پت کو بُلا کر حکم دیا کہ تم ابھی جا کر ایسا پانی نندن باغ پر برساؤ
جس میں سب آگ بجھ جائے اور کوئی پُرش اور پنچھی جلنے نہ پاوے جب یہ اگیا پا کر میگھ راجہ دل بادل کی
فوج ساتھ لے کر نندن باغ پر جا کر پانی برسانا چاہا تب ارجن نے پون بان مار کر سب بادل کو اس طرح
جہاں تہاں اُڑا دیا جس طرح ہوا سے روئی کے گالے اُڑ جاتے ہیں اور اپنے بانوں سے نندن باغ کے
چاروں طرف ایسا پنجرا بنا دیا کہ جس میں کوئی پُرش اور پنچھی وہاں کا باہر نہ جا سکے اور پانی بوند بھی نہ پہونچ سکے
جب کہ اگن دیوتا آنند پور بک وہ باغ جلاتے ہوئے مے نام دانو کے مکان کے پاس پہونچے تب دانو
نے جلنے کے ڈر سے ارجن کے پاس آکر بنے کیا کہ اے راج کمار مجھ کو اپنی شرناگت سمجھ کر میرا پران اس اگن کے
ہاتھ سے بچاؤ یہ دین بچن سنتے ہی ارجنؔ نے خوش ہو کر اگن سے کہدیا کہ تم مے دانو کا گھر نہ جلاؤ اگن دیوتا نے
ارجن کی اگیا سے مے دانوں کا مکان چھوڑ کر سب نندن باغ کو جلا دیا تب مے دانوں نے ارجن کا
احسان مان کر اُن سے مترتا کی اور اپنی مایا سے ایک مکان سبھا کا بہت اچھا جدھشٹر آدک کے بیٹھنے
کے واسطے اِندرپرستھ میں بنا دیا جسے دیکھ کر ہم لوگ موہت ہو جاتے تھے اُس میں کئی جگہ ایسے کُنڈ بھور کے
صاف بنے تھے جس کو دیکھ کر پانی بھرا معلوم ہوتا تھا اور کئی جگہ پانی بھرے ہوئے کنڈ سوکھے دکھلائی دیتے
تھے ایک دن راجہ درجودھن اُس مکان کے دیکھنے کو وہاں گیا جب پانی میں بھیگنے کے شبہ سے اُس نے
اپنا جامہ اٹھا لیا تب بھیم سین ہنسنے لگے اُس سے درجودھن بہت شرمندہ ہو کر اپنے گھر چلا آیا اُسی دن سے
درجودھن نے پانڈوں کے ساتھ بہت دشمنی اپنے من میں پیدا کی جب کہ اگن دیوتا کا روگ ارجن کی سہایتا
سے چھوٹ گیا تب اُس نے بہت خوش ہو کر گانڈیو نام دھنکھ اور دیبیہ کوچ اور ایک رتھ اور چار گھوڑے سفید
رنگ کے اور دو ترکش جس کے بان کبھی نہیں گھٹتے تھے اور ایک تلوار اور ڈھال بہت اچھی ارجنؔ کو دی۔

دوہا

کالندی سکھ دین کو پانڈستن کے کاج ۔ تن بھار اپجائے کے رہے تہاں برجراج

جبکہ شیام سندر نے چار مہینے اندر پرستھ میں رہ کر راجہ جدھشٹر سے بدا ہونا چاہا تب پانچوں بھائی پانڈو اور کنتی اور دروپدی آدک بہت اداس ہوگئے اس لیے بسدیو نندن اُن کو دھیرج دے کر ارجنؑ اور کالندی کو ساتھ لیکر جب کئی دن میں آنند پور یک دوارکا میں پہونچے تب اُن کے درشن سے سب چھوٹوں اور بڑوں نے سکھ پایا کئی دن بعد راجہ اگرسین سے شری کرشن جی نے کہا کہ اے مہاراج کالندی سورج دیوتا کی بیٹی جو ہمارے ساتھ آئی ہے اُس کا بواہ میرے ساتھ کر دیجئے یہ بات سنتے ہی راجہ اگرسین نے اچھی لگن میں شری کرشن جی اور جمنا جی کا بواہ بڑی دھوم دھام سے کر دیا آگے کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جس طرح مرلی منوہر متر بندا کو بواہ لائے تھے اُس کا حال سنو کہ شری کرشن جی کی بوا راج دیبی نام اُجین کے راجہ سے بیاہی گئی تھی جبکہ اُس کی بربندا نام کنیا بہت سندر اور چندر مکھی پیدا ہو کر بیاہنے کے جوگ ہوئی تب راجہ متر سین اُس کے بھائی نے اس کا سویمبر رچکر سب جگہ نیوتا بھیجا بہت دیس کے راجہ وہاں آکر اکٹھا ہوئے یہ حال سن کر بسدیو نندن انتر جامی جن کی چاہنا و بھکت و کنیا اپنے ہردے میں رکھتی تھی ارجن سمیت اجین کو گئے اور جہاں پر دیس دیس کے راجہ پرتاپی سویمبر میں بیٹھے تھے وہاں جا کر کھڑے ہوئے اُسی وقت متر بندا نے سولھوں سنگار کیے ہاتھ میں جیمال لیے اس استھان پر آکر جیسے شری کرشن جی کو دیکھا ویسے اُنپر موہت ہو کر وہ مالا انکے گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب راجہ لوگ اپنے اپنے من میں پچھتانے لگے اور راجہ درجودھن جو اپنے بھائیوں سمیت وہاں گیا تھا من میں ڈاہ پیدا کر کے متر سین اور بند سین راج کنیا کے بھائیوں سے بولا کہ سنو بھائیو کرشن تمھارے ماما کا بیٹا راجہ کی بیٹی کو بواہ لیجائے گا تو اس میں سنساری لوگ تمھاری ہنسی کریں گے اس لیے تم اپنی بہن کو سمجھا دو کہ وہ ان سے اپنا بواہ نہ کرے نہیں تو سب راجوں میں تمھاری ہنسی ہوگی یہ بات سنتے ہی جیسے متر سین نے اپنی بہن کو جا کر سمجھایا ویسے وہ شیام سندر کے پاس سے ہٹ کر الگ کھڑی ہوگئی تب ارجنؑ نے جھک کر شری کرشن جی کے کان میں کہا کہ مہاراج آپ اس وقت جو کسی کا لحاظ کریں گے تو بات بگڑ جائے گی جو کرنا ہو جلد کیجئے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے جھپٹ کر سویمبر کے بیچ میں متر بندا کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسکو اپنے رتھ پر بٹھا کر دوارکا کو چلے یہ حال دیکھ کر دوسرے راجہ جو وہاں تھے اپنے رتھ اور گھوڑوں پر چڑھ کر اُنکے پیچھے دوڑے اور بہت طرح کے ہتھیار لیے ہوئے اُن کو چاروں طرف سے گھیر لیا جب دیت سنگھارن نے دیکھا کہ بنا لڑے یہ لوگ پیچھا نہ چھوڑینگے تب اُنھوں نے کئی بان ایسے مارے کہ سب راجہ اِدھر اُدھر بھاگ گئے اور شیام سندر نے آنند پور یک دوارکا میں پہونچ کر شاستر کے موافق متر بندا کے ساتھ اپنا بواہ کیا۔

دوہا

تاکے انگ پرسنگ تے مدت بھئے جدراے ۔ مہا واکے بھاگ کی کا سوں برنی جائے

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھیت اب جس طرح شیام سندر نے سیتا نام راجکماری سے بواہ کیا تھا وہ حال سنو کہ نگن جت اجودھیا پری کے راجہ نے سیتا نام اپنی کنیا کا سویمبر رچکر یہ پرن کیا تھا کہ جو آدمی میرے ساتوں بیلوں کی ناک ایک مرتبہ ناتھ ڈالے گا اُس کو میں اپنی بیٹی بواہ دوں گا اس لیے جو راجہ سویمبر کا حال سن کر وہاں آتے تھے وہ لوگ اُن بیلوں کی صورت دیکھ کر کوئی بھی اُن بیلوں کی ناک چھید نا قبول نہیں کرتا تھا یہ حال سنتے ہی شیام سندر ارجن کو فوج سمیت ساتھ لیکر راج کنیا سے بواہ کرنے کے واسطے اجودھیا پری میں آئے جب اُن کے آنے حال راجہ نگن جت نے سنا تب وہ آگے سے جاکر ہر چرنوں پر گر پڑا اور بہت سا اسباب اُن کو بھینٹ دے کر آدر پوربک اپنے گھر بلا لایا اور جڑاؤ چوکی پر بٹھا کر اور چرن دھو کر چرنا مرت لیا اور بدھ پوربک پوجا کر کے بہت اچھا بھوجن اُن کو کھلایا اور موتیوں کا مالا پہنا کر پیتامبر اُڑھایا اور سچے من سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح ستُتی کیا کہ اے مہا پربھو آپ سب گنوں سے بھرے ہو کر کچھ اوگن نہیں رکھتے اور آپ کے چرنوں کی دھور برہما دک دیوتا اور رِشی اور رکھیشور اپنے مستک پر چڑھاتے ہیں جب کہ شیش ناگ جی دو ہزار زبان سے آپ کی استت نہیں کر سکتے تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گن برنن کر سکے لچھمی جی دن رات آپ کے چرن دابتی ہیں اور نارد جی آٹھوں پہر آپ کے گن گایا کرتے ہیں اے بیکنٹھ ناتھ سب جگت آپ کی چھایا میں رہتا ہے آج میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ کے چرن تینوں لوک کے تارنے والے میرے گھر آئے اور میں نے اُن چرنوں کو اپنے ہاتھ سے دھویا انھیں چرنوں کا دھوون گنگا جی میں جن کی مہما برنن نہیں ہو سکتی جس جگہ آپ نے اپنا چرن کمل رکھا ہے اُس جگہ پر میں نچھاور ہوتا ہوں۔

دوہا

چرنامرت ہر کے چھین شو برنچ من ایش	دھن بھاگ جو دھرت ہیں اُن چرنن پر شیش

دوہا

اُدے ہوئے سب آئے کے آج ہمارے بھاگ	ناتھن پربھو درشن دیو کیو بہت انراگ

جب راجہ نے اس طرح بہت استت کی اُس دن بیکنٹھ ناتھ کو اپنے یہاں ٹکایا تب سیتا نام راجکماری جو بڑی سندر اور چندر مکھی تھی موہنی مورت کو دیکھتے ہی اُن پر موہت ہو کر اپنے من میں کہنے لگی کہ اے پرمیشور مجھ سے کوئی اچھا کرم جو پچھلے جنم میں ہوا ہو تو میں شری کرشن چندر آنند کند کو اپنا سوامی بنا کر اپنا جنم سوارتھ کروں ایسا بچار کر اُس نے اپنی سکھیوں سے کہا کہ اے پیاریو میرا من اس موہنی مورت شیام نے ہر لیا۔

چوپائی

جدپ سیے تربھون کے سوامی سدا رہیں برکت من ماہیں	سکل بشو کے انتر جامی استرن کی اچھا کچھ ناہیں

تدپ اُن سے جو من لاوے | پریم ریت کی پریت لگاوے
تاسوں پریت کرت سکھدائی | ہرجو کی یہ ریت سدائی
جب میں ہر جن کو پاؤں | ہرداسن میں نام دھراوں

دوہا

جن کے من میں پریت ہے سو سب دیوا شیش | شری جدپت موکو بریں سب ایشن کے ایش

جب دوسرے دن پربات سمے شیام سندر اُٹھے تب راجہ نگن جت نے بنے کیا کہ اے کرپا ندھان مجھ سے کچھ آپ کی سیوا نہیں بن پڑی اکیلے لجت ہوں اور جو اگیا دیجئے وہ اپنی سامرتھ بھر آپ کی سیوا کروں شیام سندر کو سچا پریم اُس کنیا کا معلوم تھا اس لیے اُنھوں نے ہنسکر کہا کہ اے راجہ تمھاری تعریف سُن کر ہمارا من تم سے بھینٹ کرنے کے واسطے بہت چاہتا تھا تم کو دیکھ کر بڑا اسکھ پایا چھتری برن کو مانگنا دھرم نہیں ہے لیکن تمھاری بھکت اور پریت دیکھ کر میں چاہتا ہوں کہ سیتا نام اپنی بیٹی جو شیل اور گن سے بھری ہے وہ ہم کو بواہ دو یہ بات سُن کر راجہ نے بڑی خوشی سے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ جہاں لکشمی جی آٹھوں پہر آپ کی سیوا میں رہتی ہیں میری بیٹی اُن کے سامنے کیا مال ہے جس کی آپ چاہنا کریں کیول میری بھکت دیکھ کر دیا کی راہ سے آپ ایسا کہتے ہیں میرا بڑا بھاگ ہے جو میری بیٹی آپ کی داسیوں میں رہے لیکن میں نے اُس بیٹی کے بواہنے کے واسطے یہ پرن کیا ہے کہ جو کوئی میرے سات بیلوں کو ایک ہی دفعہ ناتھ دے اُس کو میں اپنی بیٹی بواہ دوں بہت سے راجکماروں نے آکر ایسی اچھا کی لیکن یہ کام کسی سے پورا نہیں ہوا ان میں سے کتنے راجکمار بیلوں کے سینگ سے گھائل ہو کر اپنے گھر چلے گئے اور بہت راجکمار ابھی تک یہاں گھائل پڑے ہیں آپ سے میرا پرن پورن ہو جائے تو یہ لڑکی بواہ لیجائیے میرے نزدیک سوائے آپ کے دوسرے سے یہ کام نہیں ہوگا یہ سُن کر شیام سندر نے کہا کہ بہت اچھا میں ایک ہی مرتبہ ساتوں بیلوں کی ناک چھید کر اُن کو ناتھ دوں گا یہ سنتے ہی جب راجہ اُن ساتوں بیلوں کو جو ہاتھی کے برابر بلوان تھے اُن سب کے سامنے لے آیا تب شیام سندر نے اُٹھ کر اپنی کمر باندھی اور سات روپ اپنے اس طرح پر جو دوسرے کو دکھلائی نہ دیں دھارن کر کے ساتوں بیلوں کی ناک ایک ہی مرتبہ چھید ڈالی اور ساتوں کو ایک رسی میں ناتھ کر کھڑا کر دیا۔

دوہا

ناتھن پر بھو گیا نی مہا کینھے چرت انوپ | سات بیل کے کارنے دھرے سات نج روپ

اسے راجہ پریکشت دیکھو جن کی اگیا میں تینوں لوک کے جیو رہتے ہیں اُن کے نزدیک سات بیلوں کو ایکبار ناتھ لینا کون مشکل ہے جبکہ راجہ نگن جت یہ چرتر دیکھ کر بہت خوش ہوا اور راجکماری کی اچھا پوری ہوئی تب چھوٹے اور بڑے نگر باسیوں نے یہ چرتر دیکھ کر تعجب مانا اور دوارکا ناتھ کی استت کرنے لگے اور راجہ نے اسیوقت پروہت سے اچھی لگن پوچھ کر اپنے یہاں بواہ کی تیاری کی اور شاستر کے موافق سیتا اپنی لڑکی مرلی منوہر کو

بیاہ دی اور دس ہزار گئو اور تین ہزار داسی بہت سندر گہنا اور کپڑا سمیت اور نو لاکھ ہاتھی اور نو کروڑ گھوڑے اور نو لاکھ رتھ اور نوے ہزار داس اور بے گنتی رتن اور روپیہ آدک جہیز میں شیام سندر کو دے کر اپنی بیٹی سمیت بدا کیا لیکن دوسرے جو راجہ اس سوئمبر میں اکٹھے ہوئے تھے کرودھ اور شرم کے مارے آپس میں کہنے لگے کہ اس جادو کو کیا سامرتھ ہے جو ہم ایسے پرتاپی راجوں کے سامنے سے اس راجکماری کو لیجاوے جب وہ لوگ ایسا بچار کر اپنی اپنی فوج سمیت چڑھ دوڑے اور چاروں طرف سے آکر دوارکا ناتھ کو راہ میں گھیر لیا تب ارجن نے گانڈیو دھنکھ چڑھا کر اُن راجوں کو ایسے بان مارے کہ وہ لوگ ہار کر جدھر تدھر بھاگ گئے جبکہ دوارکا ناتھ آنند پوربک دوارکا میں آئے تب راجہ اگرسین آدک سب چھوٹے اور بڑے آگے سے آکر گاتے بجاتے اُن کو راج مندر پر لے گئے۔

دوہا

تہاں بہت انسو بھیو کا سوں برنو جاے	نر ناری ہر کھے سبے آنند اُر نہ سماے

جبکہ جہیز کا اسباب دیکھ کر سب دوارکا باسی راجہ نگن جت کی بڑائی کرنے لگے تب شیام اور بلرام نے اُسیوقت وہ جہیز جو کہ راجہ نگن جت سے پایا تھا ارجن کو دے کر سنسار میں جس اُٹھایا۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت جس طرح بسدیونندن بھدرا کو بیاہ لائے اُس کا حال سنو کہ کیکے نام نگر میں راجہ رُت سکرت نے بھدرا اپنی بیٹی کا سوئمبر رچ کر بہت راجوں کو اکٹھا کیا تب شیام سندر بھی ارجن کو ساتھ لیے ہوئے وہاں جا کر کھڑے ہو گئے جب چندر مکھی راج کنیا جیمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی شیام سندر کے پاس آئی اور اُس نے سانولی مورت پر موہت ہو کر اُن کے گلے میں جیمال ڈال دی تب راجہ سکرت نے بڑی خوشی سے اپنی بیٹی شری کرشن جی کو بیاہ دی اور بہت جہیز اُن کو دے کر اپنی لڑکی سمیت بدا کیا جب موہن پیارے بھدرا کو لے کر دوارکا میں آئے تب گھر گھر منگلاچار ہونے لگے اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت جس طرح شری کرشن جی نے لچھمنا کو بیاہا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ بھدر دیش کے راجہ بڑے پرتاپی نے لچھمنا اپنی بیٹی کا سوئمبر رچکر بہت راجوں کو بلا بھیجا جب کہ چاروں طرف کے راجہ اپنی اپنی فوج ساتھ لے کر بڑے دھوم دھام سے وہاں آکر اکٹھا ہوئے اور شری کرشن چندر بھی ارجن کو ساتھ لے کر اُس سوئمبر میں پہونچے تب راجکماری نے سولھوں سنگار کیے اور جیمال لیے راج سبھا میں آکر جیسے شری کرشن کو دیکھا ویسے اُنپر موہت ہو کر وہ مالا اُن کے گلے میں پہنا دی راجہ نے یہ حال دیکھتے ہی بڑی خوشی سے اپنی بیٹی اُن کو بیاہ دی اور بہت جہیز دے کر بیٹی سمیت بدا کیا اور دوسرے راجہ جو اُس سوئمبر میں آئے تھے ڈاہ کی راہ سے اپنی فوج ساتھ لیے دوارکا کی راہ پر جا کر کھڑے ہوئے جب شری کرشن جی لچھمنا کو ساتھ لے کر ارجن سمیت دوارکا کو چلے تب اُن راجوں نے اُن سے لڑائی کی اُس وقت دشٹ دلن بسدیونندن اور ارجن نے ایسے بان چلائے کہ سب راجہ ہار مان کر بھاگ گئے اور شیام سندر خوشی سے دوارکا

میں پہونچے اور دوارکا باسیوں نے اپنے اپنے گھر منگلا چار منائے اے راجہ پرچھیت اسی طرح شیام سندر اپنا بواہ کرکے پریم پوربک آٹھوں پٹ رانیوں سمیت خوشی سے دوارکا پری میں رہنے لگے اور سب استریاں پریم کے ساتھ اُن کی سیوا کرتی تھیں وہ آٹھوں جو اشٹ نائیکا اور پٹ رانی کہلاتی تھیں یہ ہیں ۔ رُکمنی جامونتی ۔ ست بھاما ۔ کالندی ۔ متر بندا ۔ ستیا ۔ بھدرا ۔ لچھنا ۔

دوہا

ناتھن پربھو کی نائیکا آٹھوں کہی سنائے		سولہ سہس کمار کا اب کے ہوں سمجھائے

ادھیائے اُنسٹھ ۵۹

مارنا شری کرشن جی کا بھوما سُر دیت کو اور بواہ کرنا اپنا سولہ ہزار ایک سو راج کنیا سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت ایک دن نارد من نے کلپ برچھ کا پھول جس کی خوشبو بہت اچھی ہوتی ہے نندن باغ سے لاکر شیام سندر کو دیا جب کہ شیام سندر نے وہ پھول رُکمنی جی کو دیدیا تب نارد من ست بھاما کے پاس جاکر بولے کہ آج مجھ کو معلوم ہوا کہ شری کرشن جی تم سے زیادہ رُکمنی کو پیار کرتے ہیں کیونکہ اُنھوں نے کلپ برچھ کا پھول جو راجہ اندر کے باغ میں ہوتا ہے رُکمنی کو دے دیا جو اُن کو تمھاری محبت زیادہ ہوتی تو تم کو دیدیتے جب یہ جھگڑا لگا کر نارد من چلے گئے تب ست بھاما اُداس ہوکر کوپ بھون میں جا بیٹھی جب شری کرشن جی نے ست بھاما کو منا کر یہ اقرار کیا کہ میں کلپ برچھ کو اندر لوک سے لاکر تیرے آنگن میں لگادوں گا تب ست بھاما خوش ہوکر اُن کے ساتھ بہار کرنے لگی ۔ اے راجہ ایک سمے پرتھوی استری روپ بنکر تپ کرنے لگی تب شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور شری بشن جی اُس کو درشن دیکر بولے کہ تو نے اتنا دُکھ اُٹھا کر کون منورتھ ملنے کے واسطے تپ کیا ہے استری روپ پرتھوی نے ان تینوں دیوتوں کو ڈنڈوت کرکے کہا کہ مہاراج دیا کرکے مجھ کو ایک بیٹا ایسا پرتاپی اور بلوان دیجئے جس کا سامنا تینوں لوک میں کوئی نہ کرسکے اور کسی کے ہاتھ سے مارا نہ جائے یہ بات سنتے ہی تینوں دیوتوں نے خوش ہوکر کہا کہ تیرا بیٹا نرکا سُر نام جس کو بھوما سُر بھی لوگ کہیں گے بڑا پرتاپی پیدا ہوگا اور سب پرتھوی کے راجوں کو لڑائی میں جیت لے گا اور سورگ میں جاکر سب دیوتوں کو جیت کر ادت کے کانوں کا کنڈل لے کر آپ پہنے گا اور اندر کا چھتر اپنے بھجا کے بل سے چھین کر اپنے سر پر دھرے گا اور سنساری راجوں کی سولہ ہزار ایک سو لڑکی بہت سندر زبردستی لاکر اپنے گھر رکھے گا جب شری کرشن جی بیکنٹھ اُس کے ساتھ لڑنے آویں گے اور تو اپنے منھ سے کہے گی کہ میرے بیٹے کو مارو تب بیکنٹھ ناتھ اُس کو مار کر سب راج کنیا دوارکا پری کو لے جاویں گے یہ بردان دے کر تینوں دیوتا انتردھیان ہوگئے اور پرتھوی نے بچار کیا

کہیں اپنے بیٹے کے مارنے کے واسطے کیوں کہوں گی کہ وہ مارا جائے گا یہ بردان پاکر پرتھوی نے تپ کرنا چھوڑ دیا کچھ دن کے بعد اُس کے نرکاسُر نام لڑکا بڑا بلوان پیدا ہوکر پراگ جوتش پر میں سات قلعہ کے اندر راج کرنے لگا اور سب پرتھوی کے راجوں کو جیت کر اپنے بس میں کرلیا اور سولہ ہزار ایک سو بیٹی راجوں کی بنا بیاہی جس میں ایک سنو ایک بہت سندر تھیں چلتے پھرتے کھاتے پیتے زبردستی اُٹھا لایا اور اپنے یہاں ایک مکان میں رکھکر یہ پرن کیا کہ جب بیس ہزار لڑکی پوری ہوں گی تب ایک ساتھ اُن سے اپنا بواہ کروں گا ایک دن سب لڑکیاں آپس میں بیٹھ کر رونے لگیں اُس وقت پرمیشور کی اچھا سے نارد مُن نے وہاں جاکر کہا کہ تم لوگ کچھ چنتا مت کرو شری کرشن تر کی ناتھ تم کو یہاں سے چھڑا کر تمھارے ساتھ اپنا بواہ کریں گے یہ بات سنتے ہی سب راجہ کی لڑکیاں خوش ہوکر اُس دن سے ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگیں ایک دن بھوماسُر کرودھ کرکے پشپک بمان جو لنکا سے لایا تھا اُس پر بیٹھ کر اندر آدک دیوتوں سے لڑائی کرنے گیا سورگ میں جاکر دیوتوں کو دکھ دینے لگا اور دیوتا لوگ اس کے ہاتھ سے اپنے پران کا بچاؤ نہ دیکھ کر جدھر تدھر بھاگ گئے تب اُس نے ادت کے کان کا کنڈل اور اندر کے سر کا چھتر چھین لیا اور اپنے شہر میں آکر رکھیشو دوں اور ہر بھکتوں کو دُکھ دینے لگا جب دیوتا اور ہر بھکت آدک سب اُس کے ہاتھ سے بہت دُکھی ہوئے تب ایک دن راجہ اندر دوارکا پُری میں آکر شری کرشن جی کی سبھا میں پہونچکر ہر چرنوں پر گر پڑا اور پرکرما و استت کرکے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناتھ بھوماسُر دیت ایسا بلوان پیدا ہوا ہے کہ جس نے میری ماتا کے کنڈل اور میرا چھتر چھین کر سب دیوتوں کو سورگ سے باہر نکال دیا اور ہر بھکتوں کو دُکھ دیتا ہے اس لیے میں آپ کی شرن آکر چاہتا ہوں کہ آپ اُس کو مار کر دیتا اور ہر بھکتوں کی رچھا کیجئے سوائے آپ کے دوسرے کا بھروسا نہیں ہے جو اُس کی شرن جاؤں یہ دین بچن سنتے ہی دینا ناتھ نے اندر کو دھیرج دے کر کہا کہ تم اپنے استھان کو جاؤ میں بھوماسُر کو مار کر تمھارا دکھ ہروں گا جبکہ اندر شری کرشن مہاراج کو ڈنڈوت کرکے اپنے استھان پر چلے گئے تب دتیہ سنگھارن گرڑ پر چڑھ کر ست بھاما سے بولے کہ چل تجھ کو بھوماسُر کی لڑائی دکھلا دیں اور اندر سے کلپ برچھ لے کر تیرے آنگن میں لگا دیں تو مجھ کو اُس درخت کے ساتھ نارد مُن کو دان دیدیجیو پھر گئو اور سونا آدک شاستر کے موافق اُن کو دے کر اُن سے مجھ کو مول لے لیجیو تب میں تیرے بس میں رہ کر سب استریوں سے زیادہ تیری پریت کروں گا اسی طرح اندر رانی نے اندر کو اور ادت نے کشیپ جی اپنے پت کو دان دے کر پھر مول لے لیا تھا جب یہ بات سنتے ہی ست بھاما بڑی خوشی سے چلنے کو تیار ہوئی تب شیام سندر نے اُس کو اپنے پیچھے بیٹھا کر گرڑ کو اُڑایا۔

دوہا

یا بدھ ست بھاما ست ماکھن پر بھ چڈ رائے ۔ بھوماسُر کے نگر ہر چھن میں پہونچے جائے

اے راجہ پریکچھت بھوماسُر کا نگر چھ قلعہ کے بھیتر اس تدبیر سے بنا تھا کہ پہلا پہاڑ کا تیار ہوکر اُس کے بھیتر دوسرا قلعہ بہت ہتھیاروں سے بنایا تھا تیسرا قلعہ پانی سے بھرا ہوا کر چوتھے قلعہ میں چاروں طرف آگے

جلتی تھی پانچواں قلعہ ہوا کا ہو کر چھٹواں قلعہ رستوں کے جال کا بنا تھا اور ساتواں اشٹ دھاتی قلعہ میں نرکاسر کے رہنے کا مکان تھا شری کرشن جی کی اگیا سے اُن کے سدرشن چکر اور کومودکی گدا اور گرڑ جی نے ساعت بھر میں پہاڑ اور پتھر اور ہتھیاروں کو توڑ کر پانی کو سکھلا ڈالا اور آگ کو بجھا کر اور ہوا کو اُڑا کر اور رستوں کے جال کو کاٹ کر راستہ بنا دیا جب شری کرشن جی ساتویں قلعہ کے دروازے پر پہونچے تب لاکھ شور بیر دربان لڑائی کرنے کو سامنے آئے گرڑ جی نے اُن کو اپنے پنکھ اور چونچ سے مار کر گرا دیا اور شری کرشن جی نے قلعہ کے بھیتر جا کر پنچ جنیہ نام شنکھ اپنا بجایا۔

دوہا

بھوماسُر کے شرون میں شبد پڑو جب جاے	تب ہی سوووت سے جگیو من ہیں کہت ساے

میں نے تینوں لوک میں کسی کو ایسا نہیں چھوڑا جو میرے ساتھ لڑنے کی سامرتھ رکھتا ہو یہ کون پرش ہے جس نے آج یہاں آ کر نیند سے مجھ کو جگا دیا اُسکو چل کر دیکھنا چاہیئے جس وقت بھوماسُر یہی بچار کر رہا تھا اُسی وقت مُرنام اُس کے منتری نے دربانوں کا مرنا سنتے ہی نرکاسُر کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج میرے ہوتے آپ کو محنت کرنا لازم نہیں ہے میں جا کر دیکھتا ہوں جو حال ہوگا وہ آپ سے کہوں گا

دوہا

تم سے کون مہابلی تہوں لوک میں آج	کون کاج شرم کرت ہو تم راجن کے راج

یہ بات کہہ کر مردیت وہاں سے بدا ہوا اور ترشول ہاتھ میں لے کر شری کرشن جی کے سامنے آیا اور کرودھ سے لال لال آنکھ نکال کر دانت پیستا ہوا بولا کہ دیکھو مجھ سے بڑا بلوان کون ہے جو یہاں لڑنے آیا یہ کہکر اُس نے شری کرشن جی پر ترشول اور گدا آدک بہت ہتھیار اپنے چلائے اور بسدیو نندن نے اُس کے سب ہتھیار اپنے سدرشن چکر سے کاٹ ڈالے تب وہ دیت جو پانچ سر کا تھا جھنجھلا کر اپنے پانچوں منھ پھیلا کر اس اچھا سے شیام سندر کی طرف دوڑا کہ اُن کو نگل جاؤں اُس وقت بھون پت نے ست بھاما کو گھبرائی ہوئی دیکھ کر سدرشن چکر سے پانچوں سر اُس کے کاٹ ڈالے اُسی دن سے سنسار میں شری کرشن جی کا مرار نام پرگٹ ہوا جب مردیت کے نام آدک ساتوں بیٹوں نے اپنے باپ کا مرنا سنا تب وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار باندھ کر بہت فوج ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے آئے اور اپنے ہتھیار اُن پر چلانے لگے تب دیت سنگھارن بسدیو نندن نے اُن لوگوں کو بھی اُن کی فوج سمیت ایک ساعت میں اپنے سدرشن چکر سے کاٹ کر اس طرح گرا دیا جس طرح کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹ کر گرا دیتے ہیں جب بھوماسُر نے سُنا کہ مردیت میرا منتری اپنے ساتوں بیٹوں اور فوج سمیت مارا گیا تب وہ کرودھ میں آ کر بہت شور بیر اور ہاتھی ساتھ لے کر شری کرشن چندر پر چڑھ دوڑا۔

دوہا

تبہی چلوات کوپ کر اُسر مہابلونت	گج متنگ آگے کرے جن کے لمبے دنت

دوہا

جو دھابت ہتے تہاں بھوما سُر کے سنگ	کو وُ ہاتھی کو وُ رتھن پر کو وُ چڑھے تُرنگ

جب بھوما سُر تربھون پت کے سامنے آکر گدا اور ترشول اور بھنڈی آدک بہت طرح کے ہتھیار اُنپر چلانے لگا اور دیت سنگھارن اپنے سُدرشن چکر سے اُس کے ہتھیار کاٹنے لگے تب بھوما سُر نے جھنجھلا کر ایک تلوار شیام سندر پر بڑے زور سے چلائی اور للکار کر بولا کہ آج میرے ہاتھ سے جیتے بچکر نہیں جاسکتے جب اُس کی تلوار نے بھی کچھ کام نہیں دیا اور سب اُس کی فوج بیکنٹھ ناتھ اور گروجی نے ایک ساعت میں مار ڈالی اور اُس نے اپنے کو اکیلا دیکھا تب وہ اپنے گھر سے ایک بڑا بھاری ترشول لاکر پھر شری کرشن جی پر جھپٹا اُس وقت ست بھاما نے شیام سندر سے پکار کر کہا کہ اس پاپی کو مار ڈالیے اتنی بات اُن کے مُنھ سے نکلتے ہی شری کرشن مہاراج نے بھوما سُر کا سر سُدرشن چکر سے کاٹ ڈالا۔

چوپائی

کنڈل مکٹ سہت سر پریو	دھر کے گرت سیس تھرتھریو
تہون لوک میں آنند بھئے	دُکھ چنتا سب ہی کے گئے
تاہ جوت ہر مکھیہ سمانی	بجے بجے شبد کریں سُر گیانی
چڑھے بمان پشپ برسادیں	بر دیکھان دیوجس گادیں

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت شری مہادیو آدک کا بردان سچ کرنے کے واسطے جبکہ ست بھاما نے اپنے منھ سے بھوما سُر کے مارنے کے واسطے کہا تب شری کرشن جی نے سُدرشن چکر سے سر اُس کا کاٹ لیا جب بھوما سُر مر گیا تب پرتھوی اُس کی ماتا اپنی بہو اور بھگدت پوتے کو ساتھ لے کر شری کرشن جی کے پاس آئی اور چھتر اور کنڈل جو بھوما سُر اندر لوک سے چھین لایا تھا اور بہت رتن آدک اُن کو بھینٹ دے کر سر اپنا ہر چرنوں پر رکھدیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے جوت سوروپ بھکت ہتکاری آپ کی مہما اور لیلا اپرمپار ہے اور آپ کا بھید اور آدِ اور انت کوئی نہیں جان سکتا اور آپ ابناشی پرش تینوں کال کے جاننے والے کسی سے کچھ ڈر نہیں رکھتے اور آپ آدمی اور دیوتا آدک تینوں لوک کے پیدا کرنے والے ہیں اور آدِ اور مدھیہ اور انت میں کیول آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے اور آپ انترجامی سب میں بیاپک اور سب سے الگ رہ کر سنساری چیز کی کچھ چاہ نہیں رکھتے اور لچھمی جی آپ کی داسی ہو کر آپ کے چرن کمل کو آٹھوں پہر اپنے ہردے سے لگائے رہتی ہیں اور برہما دک دیوتا اور بڑے بڑے رکھ اور مُن آپ کے چرنوں کا دھیان دن رات اپنے ہردے میں رکھ کر آپ ہی کو اپنا مالک اور پالن کرنے والا جانتے ہیں اُنھیں چرنوں کو میری ڈنڈوت پہونچے جبکہ مہاپرلے میں آپ شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے تھے تب آپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکلا اُس پھول سے برہما جی پیدا ہوئے اور برہما جی نے تینوں لوک کو پیدا کیا اس لیے چودھوں بھون کی جڑ آپ ہو کر سب کا منورتھ پورا کرتے اور مٹی اور آگ اور پانی اور ہوا

اور آکاش پانچوں تتو اور دسوں اندری کو پرکٹ کرکے جوگن سے سنسار کی اتپت اور ستوگن سے پالن اور تموگن سے ناش اُس کا کرتے ہیں اور گرڑ جی آپ کے باہن ہیں اور سب کو بل اور جس آپ کی دیا سے ملتا ہے اور آپ اپنے بھکتوں کی رچھیا کرنے کے واسطے سنسار میں منکھ کا اوتار لے کر سب کو سکھ دیتے ہیں جس میں دنیا کے لوگ اُس روپ کا دھیان اور پوجا اور نام اسمرن کریں اور آپ کی لیلا کا چرچا آپس میں رکھ کر بھو ساگر پار اُتر جاویں آپ کا نرگن روپ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اس لیے آپ اُس روپ سے جو کچھ صورت اور نشان نہیں رکھتا پریت کا ہونا بہت کٹھن ہے سنساری لوگ اپنے اپنے برن اور دھرم کے موافق آپ کی پوجا کئی طرح پر کرکے اپنے مطلب کو پاتے ہیں جہاں آپ کی استت شارد ادیبی اور شیش جی اور گنیش جی اور مہیش جی سے نہیں ہو سکتی وہاں اگیان مٹی کے پتلے کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گنوں کو برنن کر سکوں لیکن آپ جس پر کرپا کریں وہ ضرور آپ کو پہچان سکتا ہے میری ڈنڈوت آپ کو قبول ہو۔

چوپائی

جے جے کمل نابھ جل سائی — کمل نین کملا سکھ دائی
نام سو روپ انت تمھارے — گاویں نشدن سنت مرارے

دوہا

سب دیون کے دیو تم کوسکھے نہ بھیو — تم ہی جگ کرتا رہو ماکھن پربھ ہردیو

اس طرح بہت سی استت کرکے پرتھوی نے بھگدت اپنے پوتے کو شری کرشن جی کے چرنوں پر گرا کر بنتی کیا کہ اے دینا ناتھ کرپا سندھ مجھ کو آپ نے یہ بردان دیا تھا کہ بنا تیرے کہے بھوماسُر کو نہ ماروں گا پھر کس واسطے آج آپ نے اُس کو مار ڈالا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ست بھاما کی طرف اشارہ بتلا کر کہا کہ یہ پرتھوی کا اوتار ہے اِس کے کہنے سے ہم نے بھوماسُر کو مارا تھا جب پرتھوی نے ست بھاما کو دیکھا تب شرمندہ ہو کر کہا کہ اے ناتھ نرنجن میرا بیٹا آپ کو نہ پہچان کر ادھرم کرنے لگا تھا سو وہ تو اپنے ڈنڈ کو پہونچا اب اس بالک کو جو آپکی شرن میں آیا ہے ابھے کیجئے جب یہ دین بچن سن کر شری کرشن دینا ناتھ نے اپنا ہاتھ بھگدت کے سر اور پیٹھ پر پھیر کر اُس کو بہت دھیرج دیا تب بھوماسُر کی استری ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے جگت سوامی جس طرح آپ نے کرپا کرکے اپنا درشن مجھ کو دیا اسی طرح اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے جب بیکنٹھ ناتھ سچی پریت اُن سب لوگوں کی دیکھ کر راج مندر پر گئے تب بھگدت اور اُس کی ماتا نے بڑی خوشی سے پتامبر راہ میں بچھاتے ہوئے شری کرشن جی اور ست بھاما کو اپنے گھر لے جا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن دھو کر چرنامرت لے کر بدھ پوربک کرشن جی بھگوان پوجا کی اور سگندھ آدک اُن کے بدن میں لگا کر چھپن پرکار کے بھوجن کھلائے اور سونے کی جھاڑی سے ہاتھ دھلا کر پان اور الائچی اور اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر چنور ہلانے لگے اور بھگدت کی ماتا نے بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ نے بہت اچھا کیا جو بھوماسُر بھکتوں کے دُکھ دینے والے کو مار ڈالا

دیکھیئے راون اور کنس آدک جس کسی نے پرمیشور سے برودھ کیا اُس کا جگت میں ضرور ناش ہوا آپ بھگدت میرے بیٹے کو اپنا سیوک جانیئے اور سولہ ہزار ایک سو راج کنیا جو اُس کے باپ نے بنا بواہی اکٹھا کی ہیں اُن کو دیا کی راہ سے لے لیجئے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اُس استھان میں جہاں وہ کرشن بھگوان کو اپنا پت بنانے کے واسطے اُن کے چرنوں کا دھیان کرتی تھیں چلے گئے تب کیا دیکھا کہ سب راج کنیاں میلے کپڑے پہنے ہوئے سوچ میں بیٹھی ہیں جیسے سانولی صورت موہنی مورت پر اُن کی نظر پڑی ویسے خوش ہو کر پران ناتھ کے سامنے کھڑی ہو گئیں اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دوارکا ناتھ ہم لوگوں کو یہاں سے چھٹی ملنا بنا تمھاری کرپا کے کٹھن ہے اے مہا پربھو جس طرح آپ انترجامی پربرہم پرمیشور نے ابلا ناتھ کا دکھ جان کر اپنا درشن دیا اسی طرح ہم دکھیاریوں کو ساتھ لے چل کر اپنی داسی بنائیے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے ہمارا جنم سوارتھ ہو یہ دین بچن سنتے ہی شری کرشن جی نے اُن کو بہت دھیرج دے کر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جانا چاہو تو ہم تم کو وہاں پہونچا دیں انھوں نے کہا کہ مہاراج اب ہم لوگوں کو آپ کا چرن کمل روپی چھوڑ کر گھر جانا منظور نہیں ہے ہم کو اپنی سیوا ہی میں رکھیئے جب کہ موہن پیارے نے اُن کی سچی پریت دیکھ کر سب راج کنیاؤں کو اپنے ساتھ دوارکا میں لے چلنے کے واسطے اُس مکان سے باہر نکالا اور بھگدت کو بھوما سُر کے سنگھاسن پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے اس کے ماتھے پر راج تلک لگایا تب بھگدت نے بہت رتن اور رتھ اور گھوڑے اور ساٹھ ہاتھی سفید رنگ کے چار دانت والے جو ایراوت کے بنس میں تھے شری کرشن جی کو بھینٹ دیے اور اُن سب راج کنیاؤں کو ابٹن ملوا کر اور اسنان کرا کے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنائے اور پالکی اور سکھپال وغیرہ پر چڑھا کر مرلی منوہر کے ساتھ اپنی فوج سمیت بدا کیا جس وقت موہن پیارے سولہ ہزار ایک سو راج کنیاؤں کو جڑاؤ پالکی اور رتھ اور سکھپال آدک پر ساتھ لے کر دوارکا کو چلے اُس وقت ایسی شوبھا موہن پیارے کی معلوم ہوتی تھی جیسے تاروں میں چندرما شوبھا دیتا ہے دوارکا ناتھ نے سب راج کنیاؤں کو فوج سمیت دوارکا پری میں بھیجدیا اور آپ ست بھاما کو گرڑ پر بٹھائے اور دہی چھتر اور کنڈل لیے ہوئے اندر پری کو چلے گئے جبکہ اندر نے جو بھوما سُر کے مارے جانے کا حال سنکر خوشی کر رہا تھا شری کرشن جی کے آنے کا حال سنا تب اُس نے دیوتاؤں سمیت آگے سے جا کر سر اپنا ہر چرنوں پر دھر دیا اور بیکنٹھ ناتھ کو بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لے جا کر اندراسن پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرن امرت لیا اور بدھ کے موافق اُن کی پوجا کی۔

	دوہا			
ہاتھ جوڑ بنتی کرے دھرے چرن پر ماتھ		ہر داسن کو داس ہوں تم ناتھن کے ناتھ		

اندر کی استت کرنے سے بیکنٹھ ناتھ نے خوش ہو کر اندر کو چھتر اور ادت کو کنڈل دیدیا جب یہ حال سُن کر نارد منی اندر پری میں شیام سُندر کے پاس آئے تب مرلی منوہر نے نارد منی کو ڈنڈوت کر کے کہا کہ مہاراج

تم جاکر اندر سے کہو کہ ست بھاما تم سے کلپ برچھ مانگتی ہے جیسا وہ کہیں ویسا آکر ہم کو جواب دو یہ بات سنتے ہی نارد من نے اندر کے پاس جاکر کہا تب اندرانی کرودھ کرکے اپنے پت اندر سے بولی کہ تمکو وہ بات یاد ہے یا نہیں کہ اسی شری کرشن نے برج میں تمھاری پوجا چھڑا کر برجباسیوں سے گوبردھن پہاڑ پجوایا اور چھل کرکے سب مٹھائی اور پکوان آپ کھایا اور سات دن رات گوبردھن پہاڑ کو اُٹھا کر تمھارا ابھمان توڑا تھا تم کو کچھ اس بات کی بھی شرم ہے یا نہیں دیکھو وہ اپنی استری کی اگیا مان کر یہاں کلپ برچھ لینے آیا ہے اور تم میرا کہنا کچھ نہیں مانتے یہ بات اپنی استری کی سُن کر اندر راگیان نارد من جی کے پاس آکر بولا کہ مہاراج تم شری کرشن جی سے میری طرف سے جاکر کہدو کہ کلپ برچھ نندن باغ چھوڑ کر دوسری جگہ نہیں جاسکتا جو لیجاؤ گے تو وہاں کسی طرح نہ رہے گا اور یہ بھی اُن سے کہدینا کہ برج کی طرح مجھ سے برودھ نہ کریں جو وہ زبردستی کلپ برچھ لیجائیں گے تب تو میرے اور اُن کے بڑا جدھ ہوگا جبکہ نارد مُن نے آکر یہ سندیسا کرشن بھگوان سے کہا تب گرب بھجن بسدیو نندن نے وقت نندن باغ میں جاکر رکھواروں کو مار کر بھگا دیا اور کلپ برچھ جس کو پارجات بھی کہتے ہیں نندن باغ سے اُکھاڑ لیا اور گرڑ جی کی پیٹھ پر رکھ کر دوارکا کو چلے آئے جب اندر کلپ برچھ لے جانے کا حال سُن کر بڑے کرودھ سے ایراوت ہاتھی پر چڑھ کر اور بجر ہاتھ میں لے کر دیوتوں سمیت کرشن بھگوان سے لڑنے چلا تب نارد جی نے اندر کے پاس جاکر کہا کہ اے اندر تو بڑا مورکھ ہے کہ اپنی استری کے کہنے سے بیکنٹھ ناتھ سے لڑنے کو تیار ہوگیا تجھ کو کچھ شرم نہیں آتی جو تجھ کو ایسی ہی سامرتھ تھی تو بھوماسُر سے چھتر اور کنڈل کیوں نہ پھیر لیا جبکہ شری کرشن جی پربرہم پرمیشور نے تیرے بنتے کرنے سے بھوماسُر کو مار کر چھتر اور کنڈل تیرا لادیا تب تو اُنھیں کو اپنا زور دکھلانے چلا وہ دن تجھے بھول گئے جب برندابن میں جاکر شری کرشن کے چرنوں پر گر کر اپنا اپرادھ اُن سے چھما کرایا تھا یہ بات سُنتے ہی اندر شرمندہ ہوکر ہاتھی پر سے اُتر پڑا اور لڑائی کرنے نہیں گیا اور شیام سندر نے آنند پوربک دوارکا پُری میں پہونچکر کلپ برچھ ست بھاما کے آنگن میں لگا دیا اور راجہ اُگرسین سے اگیا لیکر سولہ ہزار ایک سو راج کنیا سے بدھ پوربک اپنا بواہ کیا اور اُن سب کو الگ الگ محل اور باغ جو بشوکرما نے تیار کیے تھے رکھا اور آپ اتنے روپ رکھ کر اُن کے ساتھ رہ کر الگ الگ سنسار ہی سُکھ سب کو دینے لگے ۔

	دوہا	
تن سوں ہر جو پریت کر امرت بین سنائے		پریم ریت سمجھائے کے دینھی لاج چھڑائے

وہ لوگ آٹھوں پہر پران ناتھ کو اپنے پاس دیکھ کر ایک دوسری سے ڈاہ نہیں کرتی تھیں اور سب استریوں کے گھر میں سیکڑوں داسی تھیں تس پر بھی اُن کا یہ پرن تھا کہ پرات سمے اُٹھ کر شیام سندر کا چرنودک لے کر اپنے ہاتھ سے سب سیوا اور ٹہل اُن کی پریم سے کرتی تھیں جس وقت موہن پیارے بھلیل لگانے اور اسنان پوجا کرنے کے پیچھے چھپّن پرکار کے بنجن سونے کی تھالیوں میں بھوجن کرتے تھے اُس وقت سب

استریاں پنکھا ہلاتی تھیں اور جڑاؤ گڑوے سے ہاتھ دھلا کر پان الائچی دیتی تھیں اور جب سجیا پر سین کرتے تھے تب اُن کا پانوں دابتی تھیں لیکن جُدناتھ کچھ اچھا اپنے من میں نہ رکھ کر سب جگت کو اپنے بس میں رکھتے ہیں کسی استری کے بس میں نہیں ہوتے تھے اور اُن استریوں کی سندرتائی کا حال کوئی نہیں کہہ سکتا وہ ایسی سندر تھیں جن کے سامنے سورج اور چندرما کا تیج میلا معلوم ہوتا تھا ایک دن شری مہادیوجی نے دوارکا پری میں جا کر اُن استریوں کا روپ اور سنگار دیکھا تو کامدیو کو جلا دینے پر بھی موہت ہو گئے۔

	دوہا	
ایسی سندر نار سنگ ماکھن پربھ جدناتھ		کام کلول کریں سدا کھان پان اک ساتھ

ادھیاے ساٹھ

ہنسی کرنا شری کرشن جی کا رُکمنی جی کے ساتھ

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت ایک دن شری کرشن جی رُکمنی جی کے مندر میں تھے وہ مکان بہت جڑاؤ بہت اچھا بنا ہوا اور اُس میں مخملی بچھونے بچھے ہوئے تھے اور سب جگہ چندوے بندھے ہو کر دروازوں پر موتیوں کی جھالر لٹک رہی تھی اور کلپ برچھ کے پھولوں کے گجرے بہت جگہ لٹکائے ہو کر دھوپ اور چندن آدک کے جلنے سے خوشبو اُڑتی تھی۔

	دوہا	
کلپ برچھ کے پھول کی کاسوں کیجے باس		جا سوں بن اُپبن سبے بھلے سباس نواس

ستیل مُند سگند ٹھنڈی ہوا بہنے سے سب کو سُکھ ملتا تھا اور نہر اور جھرنے بہہ کر مور ناچتے تھے ایسے لعل اور رتن وہاں جڑے تھے کہ جن کی چمک سے آٹھوں پہر اُجیالا رہ کر چراغ جلانے کا کام نہیں رہتا تھا اور اُس استھان میں ایک سجیا رتن جڑت سامان سمیت بچھی تھی اور اُس کے چاروں طرف میوہ اور مٹھائی اور چوگھڑا آدک رکھا ہو کر اُس سجیا پر شام سندر لیٹے تھے اُن کے گہنے اور کپڑے اور روپ کی چھب دیکھ کر سب کا من موہ جاتا تھا۔

	دوہا	
سو بھا تربھون ناتھ کی کاسے برنی جاے		کام روپ کی چھب جہا سو و رہے لبھاے

چوپائی	
وہاں رکمنی سندر بالا	سبے سنگار سبجے تہ کالا
انگ انگ بھوکھن سب ساجے	جہا مدھر سُر نوپر باجے
سو دُھن سُن موہے سُرباسی	مانو لگی کام کی پھانسی

دوہا

یا چھب سے شری رُکمنی ماکھن پربھُ کے پاس		یون ڈلاوے پریم سے من میں بہت ہلاس

اُس وقت پرمیشور کی مایا سے رُکمنی جی کو یہ ابھمان ہوا کہ میں شری کرشن جی کی سب استریوں میں بہت سُندر رہوں اس سے موہن پیارے مجھ کو بہت چاہتے ہیں بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے یہ حال بچار اکہ رکمنی کو کرودھ دکھا کر اُس کے پریم کی پرچھا لوں کہ اُس کو اپنے روپ کا ابھمان ہے یا میری پریت بہت ہے ایسا بچار کر بولے کہ اے رکمنی تجھے ایسی سندری اور راجہ بھیشمک کی بیٹی ہو کر میرے ساتھ بواہ کرنا اچت نہیں تھا بیراو بواہ اور پریت برابر والے سے کرنا چاہیے میں کسی دیش کا تلک دھاری راجہ نہ ہو کر جراسندھ کے ڈر سے بھاگا ہوا یہاں سمدر کے ٹاپو میں بسا ہوں اور جب سے میں نے جنم لیا تب سے کوئی کام اچھا نہیں کیا جو کوئی میرا بھجن اور اسمرن کرتا ہے اُس کو برکت اور نردھن کر دیتا ہوں اس لیے میرے بھگت کو سنساری سُکھ نہیں ملتا اور میں کسی کے ساتھ پریت نہ رکھ کر سب سے من اپنا ہٹا رکھتا ہوں لڑکپن میں مانگنے والوں کو کچھ درب آدک دیدیا کرتا تھا وہی نام سن کر تو نے میرے ساتھ بواہ کر کے دھوکھا کھایا اور شسپال چندیلی کے راجہ کو جو تلک دھاری اور بلوان ہو کر جراسندھ آدک بڑے بڑے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لایا تھا قبول نہ کیا۔

دوہا

رکم دیو شسپال کو باندھیو کنگن ہاتھ		آیو ساج برات وہ سب راجن کے ساتھ

اے رکمنی تجھ سے بڑی چوک ہوئی جو تو نے راجہ شسپال کو جس کے ساتھ تیری منگنی رُکم اگرج نے کی تھی چھوڑ کر مجھ ایسے گئو چرانے والے کے ساتھ بواہ کیا اور اچھے برے کا کچھ بچار نہ کر کے اپنے کُل میں کلنک لگایا۔

چوپائی

سُکھیے کہا کُبدھ تمھاری		بھلی بات من میں نہ بچاری
رُکم بھرات کی لاج گنوائی		تات مات کو لیک لگائی
چھانڈ نرپت موسوں ہت کینھو		نرگن مہا جات کو ہیو
یا تے بات ست ہم مانی		اُلٹی بدھ تریَن کی جانی
جو تم کہو لکھو بدھ جوئی		کرم پرمان ہوت ہے سوئی

دوہا

ایسی چھوٹی بات کو مانے مورکھ ہوے		اپنے جس او جین کو جتن کرت سب کھوے

سوائے اس کے جس بات میں لڑکیوں کو شرم ہوتی ہے وہ بھی تو نے کی کہ براہمن کو چٹھی دیکر اپنے بواہ کا سندیسا میرے پاس بھیجا سچ ہے کہ استری نربدھ ہوتی ہے۔

چوپائی	تم جو کہو ہمیں کیوں لائے		کون کاج کنڈن پر آئے

ساںچ بات سمجھ من ماہیں	تم سوں موہ ہمیں کچھ ناہیں	
ہمہ نریش آئے وہ ٹھائیں	بڑا اگرب جن کے من ماہیں	
تہہ کارن کنڈن پر آئے	اُنھیں بھگائے تمھیں ہر لائے	
تاسوں میں برکت من ماہیں	کبھوں ہوت موہ تم ناہیں	
سدا اُداس رہوں من ماہیں	تارن کی اچھا کچھ ناہیں	

اے رُکمنی تیرے بلا بھیجنے سے میں نے وہاں جا کر تیرا برن پورا کیا پرمیشور نے استنے راجوں کے سامنے میری لاج رکھی۔ اور بلرام جی نے جیسا پراکرم کیا وہ تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا میں تجھکو اپنی اچھا سے نہیں لایا اس لیے میں تجھ کو اگیا دیتا ہوں کہ تیرا من اب بھی چاہے تو مجھ کو چھوڑ کر کسی تلک دھاری راجہ کے پاس جو تیرے برابر کُلین ہو جا کر رہ میں کچھ برا نہ مانوں گا۔

چوپائی

تارن میں سوئی نار سبھاگی	جا کو پرش ہوے بڑبھاگی	
یا کارن تم ڈھونڈھو سوئی	جامیں لوک مہاجس ہوئی	

یہ کٹھور بچن سن کر رکمنی رونے لگی اور منہ اُس کا پیلا ہو گیا اور شیام سندر کی باتوں کا کچھ جواب نہ دیکر بہت سوچ سے سر اپنا نیچا کر لیا اور ناخن سے زمین کھودنے لگی اور چیت اُس کا ٹھکانے نہ رہ کر بدن کانپنے لگا

چوپائی

چنتا بہت بڑھی من ماہیں	کاہو بدھ سمجھے امن ناہیں

دوہا

ایسی بدا کلائے کے پری دھرن مُرجھائے	تن کی سدھ بھولی سبے من نکٹ جبھی آئے

جب یہ شیام سندر نے دیکھا کہ بہت سوچ سے پران پیاری مرا چاہتی ہیں تب اُس کو اُٹھا کر اپنی سیج پر بٹھا لیا اور چتربھجی روپ دھر کر ایک ہاتھ سے جو اُس کے بال بکھر گئے تھے سلوارنے لگے اور دوسرے ہاتھ سے اُس کے آنسو پونچھ کر تیسرے ہاتھ سے پنکھا ہلانے لگے اور چوتھا ہاتھ اپنا کمل کی طرح اُس کے ہردے پر رکھ کر اُس کو گلے سے لگا لیا جب اُن کا پریم دیکھ کر رکمنی کا چیت ٹھکانے ہوا تب موہن پیارے بولے کہ اے پران پیاری گرہستھ آدمی کے پاس کچھ پرتھوی آدک ضرور رہنا چاہیئے جس سے وہ آنند پوربک اپنا کُٹمب پالے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے اس لیے تجھ سے ہنسی کی تھی پر تو نے سچ مان کر اتنا دکھ اُٹھایا میں تجھ سے زیادہ کسی کو پیار نہیں کرتا تو اُداس مت ہو تیرا بدن بہت نازک ہے اس لیے گھبرا گئی اور تو نے جانا کہ یہ مجھ کو چھوڑ دیں گے اب تو دھیرج رکھو اور خوشی سے ہنس بول ۔

دوہا	امرت بین سنائے کے ماکھن پرتھ جدرائے	لینھی پریا منائے کے دینھی ارس بسرائے	

جب موہن پیارے کی پریم پور بک بات سننے سے رکمنی کا سوچ مٹ گیا تب وہ اپنے کو موہن پیارے کی گود میں بیٹھی دیکھ کر لاج سے اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اسے بیکنٹھ ناتھ آپ نے کیا بچار کر ایسا کٹھور بچن مجھ سے کہا میں منسا باچا کرمنا سے اپنے کو آپ کی داسی جانتی ہوں آپ مجھ کو تلک دھاری راجہ کے پاس رہنے کو کہتے ہیں آپ سے بڑھ کر تینوں لوک میں کون دوسرا ہے جس کے پاس جا کر رہوں آپ کے برابر کسی کو نہ دیکھ کر آپ کو ترلوکی ناتھ سمجھتی ہوں برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا سدا آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر اُن چرنوں کی رج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں اور آپ کی دیا سے اُن کو یہ سامرتھ ہے کہ جسے چاہیں اُسے بردان دیکر تلک دھاری راجہ بنا دیں -

	دوہا	
تم چرنوں کی رینکا وہ چاہت دن رین		جن کے درشن پائے کے سکھ پاوت ہیں تین

اے مہا پربھو آپ کا دھیان اور اسمرن کرنے سے راجگدی آدک بہت طرح کے سکھ ملتے ہیں اور بڑے بڑے راجہ سنساری سُکھ اور راج چھوڑ کر آپ کا بھجن کر کے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں اور آپ رجوگن اور تموگن سے کچھ کام نہ رکھ کر آٹھوں پہر چھیر سمدر میں سین کرتے ہیں جبکہ دیتوں کے ادھرم کرنے سے پرتھوی دُکھی ہو کر آپ کی شرن جاتی ہے اور براہمن اور ہر بھگت لوگ دُکھ پاتے ہیں تب آپ سگن اوتار لیکر پرتھوی کا بھا اُتار کر گئو اور براہمن کو سُکھ دیتے ہیں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں جو آپ کے گنوں کو کہ سکوں آپ نے مجھ میں کوئی دوش دیکھ کر ایسی بات کہی ہے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ آپ دیندیال جگت کے پردہ ڈھانپنے والے میرا اوگن چھپا کر چھما کیجئے بڑے لوگ سدا سے چھوٹوں پر دیا کرتے آئے ہیں اسے دینا ناتھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جراسندھ اور ششپال بڑے بڑے راجوں کو جو اپنے بل کا گھمنڈ رکھتے تھے آپ نے ایک ساعت میں بھگا دیا اس سے میں جانتی ہوں کہ تینوں لوک میں کوئی دوسرا آپ سے زیادہ زبردست نہیں ہے اور جو آپ اپنے بھگتوں کو کنگال رکھتے ہیں اُس کا یہ کارن ہے کہ دنیا کے لوگ روپیہ اور راج کے غرور میں اندھے ہو کر دھرم اور کرم اپنا اور دھیان اور اسمرن آپ کا چھوڑ دیتے ہیں اس لیے آپ اپنی کرپا سے اُن کو کنگال بنا کر اپنا بھجن کراتے ہیں جس میں وہ بھو ساگر پار اُتر جائیں اور سنساری سُکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اور ہر بھجن کے پرتاپ سے مہا پرلے تک سکھ ملتا ہے جیسا ہر بھجن غریبی میں بن پڑتا ہے ویسا دولتمند ہونے میں نہیں ہو سکتا اسی واسطے سنساری سُکھ اور بیوہار جھوٹھا سمجھ کر امبر یکھ اور پرہلاد اور رکھبھ دیو اور پریہ برت اور جڑ بھرت آدک گیانی راجوں نے ساتوں دیپ کا راج اور پروار اپنا چھوڑ دیا اور برکت ہو کر آپ کے چرن کا دھیان لگایا آج تک اُن کا جس چھا رہا ہے اور آپ نے کہا کہیں کچھ اچھا نہ رکھ کر تیری چاہنا سے تجھ کو یہاں لایا ہوں سو یہ بات سچ ہے جہاں لچھمی جی آپ کی داسی ہو کر دن رات آپ کی سیوا میں رہتی ہیں وہاں میری کون گنتی ہے جو آپ کے لائق ہوں آپ دیندیال نے مجھے دین جانکر میری اچھیا پوری کی اسے جگت پالک ششپال چندیلی کا راجہ بھی آپ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے جو میں آپ کی سیوا چھوڑ کر

اُس کو قبول کرتی تو آواگون میں پھنسی رہتی جس طرح طرح راجہ امبرکھ آدک آپ کا بھجن کر کے مکت ہوئے ہیں اُسی طرح میں بھی آپ کا چرن دھو کر بھو ساگر پار اُتر جاؤں گی اور آپ کی دیا سے میرا نام ہمیشہ بنا رہے گا۔

دوہا

جیسی بدھ سو بھار چی نگر دوار کا ماہنہ — دیس چندیلی کو کہے سرگ لوک میں ناہنہ

اسے بیکنٹھ ناتھ جو استریاں آپ کے بھجن اور کتھا سے دور ہوئیں اُن کو ششپال اور دنت آدک پت ملیں جس طرح امبا نام بیٹی کاشی نریس کی راجہ سالو کو چاہتی تھی اس کارن بچیتر بیرج راجہ نے اُس کو چھوڑ دیا اُسی طرح آپنے بھی بچار کیا کہ یہ راجہ ششپال کو چاہتی ہے اور میں منسا باچا کرمنا سے آپ کی داسی ہو کر اُسکو اپنا دشمن جانتی ہوں جو استری نہ کپٹ ہو کر اپنے پت کی سیوا کرتی ہے اُس کی منو کامنا سنسار میں پوری ہو کر انت میں مکت ہوتی ہے اے پران ناتھ جیسے راجہ اندردمن کی لڑکی نے تپ کر کے شکھنڈی کا جنم لے کر بھیشم پتامہ سے بدلا لیا تھا ویسا میں نہیں کر سکتی کیونکہ آپ کی بہت جنم کی داسی ہوں اور آپ نے یہ کہا کہ تو نے مانگنے والوں کے منہ سے میری تعریف سن کر دھوکھا کھایا سو آپ کی استت بید اور شاستر میں لکھی ہے اور برہمادک دیوتا اور نارد منی آٹھوں پہر آپ کا گن گایا کرتے ہیں وہی بڑائی سن کر میں نے براہمن کو آپ کے پاس بھیجا تھا آپ دیال ہو کر اس داسی کو لے آئے اب میں یہی چاہتی ہوں کہ جنم جنمانتر آپ کی داسی ہو کر میرا پریم اُنراگ آپ کے چرنوں میں بنا رہے۔

دوہا

پورن پرش پران ہو الکھ نرنجن نام — تھرے چرن کو سدا ہست سے کروں پرنام

دوہا

تم تو جانت ہو پیا پریم پریت کی ریت — انتر جامی ہوئے کے کیوں ٹھانت انریت

دوہا

دینِدیال کرپال ہو بڑھے تھارو لال — نٹھر بچن کیسے کہو ماکھن پربھو گوپال

دوہا

یاہی بدھ ہانسی کریں نج نارن کے ساتھ — جیسی تم ہم سے کری ماکھن پربھو رگھناتھ

یہ سن کر موہن پیارے بولے کہ اے پران پیاری تیرا پریم اور دھیان اس بڑا ہے میں نے ایسا کٹھور بچن کہلکر کیول تیری پریت کی پرچھا لی تھی تیرا پریم سچا پایا جس طرح میرے نہ کام بھکت ہوتے ہیں اُسی طرح مجھ کو بھی دیکھا میرا کٹھور بچن سننے سے تیرا رنگ پیلا ہو گیا لیکن بھیتر سے پریم نہیں گھٹا اے پران پیاری تو اپنی بڑائی اس طرح سمجھ کہ آدمی میری استت کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اور میں تیری استت اور گن اس طرح برنن کرتا ہوں جس وقت میں نے تیرے بھائی کا سر منڈوا کر اُس کے ہاتھ بندھوائے تھے اس وقت

بھی تو نے سوائے ادھینتائی کے اور کچھ منھ سے نہیں کہا پت برتا استریوں کا یہی دھرم ہے کہ اپنے پت کی اگیا انسار چلیں اور میں تیری سندرتائی دیکھ کر کنڈن پور نہیں گیا تھا بلکہ تیرا سچا پریم دیکھ کر سب تجھے لے آیا اب تو کچھ چنتا نہ کر کے ہمیشہ خوش رہا کر و جو کوئی اس ادھیائے کو سچے من سے کہے یا سنے گا اسی طرح اُس کی بھی پریت استری اور پرش میں ہوگی - اے راجہ پریکھیت یہ بات شیام سندر کی سُن کر رکمنی بڑی خوشی سے اُن کی سیوا کرنے لگی -

	دوہا	
یا ہی بدھ کریڑا کریں سب نارن کے ساتھ		جیسی یہ لیلا کری ماکھن پربھ برجناتھ

ادھیائے اکسٹھ

کتھا شری کرشن جی کے بنش کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت اسی طرح شری کرشن جی دوارکا پری میں سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے بھوگ اور بلاس کر کے گرہستھ آشرم کا دھرم شاستر کے موافق رکھتے تھے اور سب استریاں پت برتا دھرم سے آٹھوں پہر اُن کی سیوا کرتی تھیں اور ہر اچھا سے سب استریوں کے دس دس بیٹے شیام رنگ کمل نین بڑے بلوان اور ایک ایک لڑکی بہت سندر پیدا ہو کر وہ سب اپنے بال چرتر کا سُکھ ماتا اور پتا کو دکھلاتے تھے اور اُن کے ماتا اور پتا اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر خوش ہوتے تھے اور سب ایک لاکھ اکیس ہزار لڑکے اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ لڑکیاں شری کرشن جی سے پیدا ہوئیں اور پھر اُن کے آگے اتنی سنتان بڑھی کہ اُن کی گنتی نہیں ہو سکتی -

	دوہا	
شو برنچ سنکادمن دیکھت رہیں لبھائے		چھب آٹھوں رانین کا سوں برنی جائے

اے راجہ پریکھیت سب استریاں شری کرشن جی کو آٹھوں پہر اپنے پاس دیکھ کر بہت خوش رہتی تھیں جو سنتان ہوئی تھی اُن کے نام کہتے ہیں سو کہ پردمن آدک رکمنی اور بھان آدک ست بھاما اور شامت آدک جاموتی اور سورت آدک کالندی اور شری مان آدک سیتیا اور ہر گھو کھ آدک لچھمنا اور بدک آدک متر بندا اور سنگرام جت آدک بھدرا کے بیٹوں کے نام تھے اور تامربت اور دت مان دو لڑکے بلرام جی کے روہنی سے ہوئے تھے پردمن کے انرودھ ہو کر انرودھ سے بجرنابھ پیدا ہوا تھا کم اگرچ نے شری کرشن جی کے یہاں پردمن آدک بیٹے ہونے کا حال سُن کر اپنی استری سے کہا کہ رکموتی میری کنتیا جو کرت برما کے بیٹے سے مانگی گئی ہے اُس کو وہاں نہ بیاہ کر سوئمبر اُس کا رچوں گا تو چٹھی بھیجکر رکمنی میری

بہن کو اُس کے بیٹوں سمیت بُلا یہ بات سُن کر اُس نے چٹھی لکھ کر براہمن کے ہاتھ رُکمنی جی کے پاس بھیج دی رُکمنی جی نے
یہ حال پاتے ہی شری کرشن جی سے اگیا لے کر پردمن سمیت بھوج کٹ نگر میں گئیں رُکم اپنی بہن کو دیکھکر بہت خوش
ہوا لیکن اُس نے پچھلی بات یاد کر کے سر اپنا نیچا کر لیا اور اُس کی استری نے پیروں پر سر رکھ کر رکمنی جی سے کہا کہ جب
سے میرا نندوئی تم کو ہر لے گیا تب سے آج تمہارا درشن پایا تم میرے اوپر کرپا کر کے پردمن کا بواہ میری
بیٹی سے کر دو یہ سُن کر رُکمنی بولی کہ بھیّا کا حال تم کو معلوم ہے پھر جھگڑا کراؤ گی ایسی بات کہتے اور سننے سے مجھکو
ڈر معلوم ہوتا ہے جب کہ یہ حال رُکم نے اپنی استری سے سنا تب وہ رُکمنی سے بولا کہ اے بہن اب تم کچھ مت ڈرو
بید کی اگیا انسار بھا بنجے کو کنیا دیتے ہیں اس لیے رکموتی کا بواہ پردمن کے ساتھ کر کے شری کرشن جی سے نئی
ناتے داری کروں گا جس میں پہلا بیر مٹ جائے جبکہ یہ بات کہہ کر رُکم اگرج اپنی سبھا میں جہاں راجہ لوگ
اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے سوئمبر کرنے آئے تھے جا بیٹھا تب پردمن بھی اپنی ماتا سے اگیا لے کر وہاں
جا کھڑے ہوئے جبکہ رکموتی کنیّا جیمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی پردمن کے پاس پہونچی تب
اُس نے سانولی صورت پر موہت ہو کر جیمال اُس کے گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھتے ہی سب راجوں نے
آپس میں صلاح کی کہ جب پردمن راجکماری کو لے کر یہاں سے چلے تب ہم راہ میں چھین لیں اسی اچھا سے
سب راجہ لوگ راہ میں کھڑے ہوئے اور یہاں رُکم نے بدھ پوربک رُکموتی کو پردمن سے بواہ کر بہت رتن
اور درب آدک جہیز میں دیا جب رُکمنی جی اپنے بھائیوں اور بھوجائیوں سے بدا ہو کر بیٹے اور پوتہ سمیت دوارکا
کو چلیں اور راہ میں اُن سب راجوں نے آ کر گھیر لیا تب پردمن نے بان مار کر ساعت بھر میں سب راجوں کو
بھگا دیا جب رُکمنی جی دولہا اور دولھن کو ساتھ لیے ہوئے آنند پوربک دوارکا میں پہونچیں تب بسدیو اور دیوکی
آدک ریت رسم کر کے دولہا اور دولھن کو راج مندر پر لے گئے اور گھر گھر منگلاچار ہونے لگے جب کئی برس کے پیچھے
پردمن کے رکموتی کے پیٹ سے ایک لڑکا بہت سندر اور تیجوان پیدا ہوا تب شیام سندر نے منگلاچار منا کر
مُنھ مانگا دان اور دچھنا براہمن اور مانگنے والوں کو دیا اور جوتشیوں کو بلا کر جنم لگن اُس کی پوچھی تب براہمنوں نے
اُس لڑکے کا انرودھ نام رکھ کر کہا کہ مہاراج یہ لڑکا بہت سندر اور بلوان اور چودھوں بدّیا ندھان ہوگا یہ بات
سُن کر بسدیو نندن نے جوتشیوں کو سنمان پوربک بدا کیا اور وہ لڑکا ہر روز چندر کلا کی طرح بڑھنے لگا جب رُکم
نے سُنا کہ میرے ناتی پیدا ہوا تب اُس نے بڑی خوشی سے گہنا اور کپڑا بھیجکر ایسی چٹھی شری بسدیو نندن کو لکھی کہ
میں اپنی پوتی کا بواہ تمھارے پوتے کے ساتھ کروں گا جب رُکم نے یہ چٹھی بھیجکر کچھ دنوں کے بعد سامان تلک کا
دوارکا میں بھیج دیا تب شیام سندر نے بڑی خوشی سے وہ تلک انرودھ کے چڑھایا اور اُس براہمن کو درب آدک
دے کر بدا کیا اور راجہ اُگرسین سے اگیا لیکر شیام اور بلرام بڑی دھوم دھام سے انرودھ کو بیاہنے گئے جب
برات بھوج کٹ نگر کے پاس پہونچی تب رُکم اگرج بہوتیری راجوں سمیت آگے سے لینے گیا اور سب براتیوں کو
بڑے آدر بھاؤ سے شہر میں لا کر جنواسا دیا اور جتھا جوگ سب کا آدر سنمان کر کے دولہا کو منڈپ میں لے گئے

جبکہ بدھ پوربک پوتی کا کنیادان دے کر رُکم نے بہت درب جہیز میں شیام سندر کو دیا جب راجہ بھیشمک نے جاکر شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج بواہ ہو چکا اب یہاں رہنا بہت اُچت نہیں ہے کس واسطے کہ رُکم نے جن راجوں کو اپنے یہاں نیوتے میں بلایا ہے وہ سب آپ سے دشمنی رکھتے ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی جھگڑا فساد کرے یہ کہہ کر راجہ بھیشمک اپنے گھر چلے گئے اور کیسو مورت نے رُکمنی سے سب حال سنا کر چلنے کے واسطے کہا تب رکمنی رکم سے بولی کہ اے بھائی تمہارے نیوتے والے راجہ لوگ میرے پران پت سے دشمنی رکھتے ہیں اس لیے اب ہم کو بدا کرو نہیں تو اچھے کام میں کھن ہوا چاہتا ہے یہ سُن کر رُکم بولا کہ اے بہن تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں پہلے نیوتے والے راجوں کو بدا کر آؤں پیچھے جو تم کہوگی وہ میں کروں گا جب یہ کہہ کر رُکم سب راجوں کو بدا کرنے کے واسطے اُن کے ڈیروں پر گیا تب کاہنگ دیش کے راجہ اور کئی راجوں نے رکم سے کہا کہ دیکھو تم نے شیام اور بلرام کو اتنا مال جہیز میں دیا لیکن اُنھوں نے ابھمان کی راہ سے اُس کو کچھ نہیں سمجھا ایک تو اس بات کا رنج ہم لوگوں کو ہے دوسرے اُس دن کی کسک ہمارے من سے نہیں بھولتی جو بلرام جی نے رکمنی ہرن میں تمھاری گت کی تھی ہم لوگ لڑائی میں تو جدوبنسیوں کو جیت نہیں سکتے تم بلرام جی کو ہمارے استھان پر بلادو تو ہم چوپڑ کھیل کر سب مال اُن کا جیت لیں اور شری کرشن جی سے بگاڑنے کا کچھ کام نہیں ہے جب یہ بات سن کر رُکم کو بھی پچھلی بات یاد آئی اور غصہ پیدا ہوا تب وہ وہاں سے اُٹھ کر کچھ او رنچار کرتا ہوا بلرام کے پاس جا کر بولا کہ مہاراج آپ کو سب راجوں نے ڈنڈوت کر کے چوپڑ کھیلنے کے واسطے بلایا ہے یہ بات سُن کر جب بلرام جی رُکم کے ساتھ راجوں کی سبھا میں آئے تب اُنھوں نے آدر پوربک بیٹھا کر اُن سے کہا کہ ہم لوگ آپ سے چوپڑ کھیلنا چاہتے ہیں اتنا کہہ کر اُنھوں نے چوپڑ بچھا دی اور رُکم اور بلرام جی چوپڑ کھیلنے لگے جب کہ پہلے رُکم نے دس بازیاں بلرام جی سے جیتیں اور وہ بہت روپیہ ہار گئے تب رُکم نے ابھمان کر کے بلرام جی سے کہا کہ سب روپیہ تو تم ہار گئے اب کاہے سے کھیلوگے اور کلنگ دیش کا راجہ یہ بات کہہ کر ہنسنے لگا تب بلرام جی شرمندہ ہو کر دس کروڑ روپیہ کی بازی لگا کر بولے۔

	دوہا	
تو اب کی ہم جیت ہاں نشچے کر یہ داؤ		کہیو ہمارے من بھجے جو نہیں کپٹ کیھاؤ

جب وہ بازی جیت کر یوتی من روپیہ اُٹھانے لگے تب سب راجہ ادھرم سے بولے کہ رُکم نے بازی جیتی ہے یہ بات سُن کر بلرام جی نے وہ روپیہ رُکم کو دے ڈالا پھر دوسری بازی ایک ارب روپیہ کی لگا بلدیو جی نے پانسہ پھینکا جب وہ بازی بھی بلدیو جی جیتے تب پھر سب راجہ جھوٹا بول کر کہنے لگے کہ رُکم بازی جیتا ہے اور کلنگ دیش کا راجہ ہنسنے لگا جبکہ یہ ادھرم سب کا دیکھ کر بلرام کو کرودھ پیدا ہوا تب رُکم ابھمان سے بولا کہ سنو بلرام جی تم سچ بات کہنے پر کیوں کرودھ کرتے ہو تم نے جنم اپنا گوالوں کے ساتھ بن میں بتایا ہے راجبی کھیل چوپڑ کھیلنے کا تم کیا جانو جوا کھیلنا اور دشمن سے لڑنا راجوں کا دھرم ہے۔

دوہا

بے جانے گھرنند کے رہے چراوت گائے	تم راجن کی سبھا کو جانت نہیں سبھائے

یہ سن کر بلدیوجی کو ایسا کرودھ ہوا جیسے پورنماشی کو سمدر کی لہر بڑھتی ہے لیکن اُنھوں نے رُکمنی کے لحاظ سے اپنا کرودھ چھپا کیا اور سات ارب کی بازی لگا کر کھیلے جب وہ بازی بھی بلدیوجی جیتے اور سب راجہ جھوٹھ بول کر رُکم کا جیتنا بتلانے لگے تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ بازی بلدیوجی نے جیتی ہے تم سب کیوں جھوٹھ بولتے ہو جب آکاش بانی ہونے پر بھی سب لوگ ادھرم سے بلدیوجی کو جھوٹھا بنانے لگے تب بلدیوجی بڑا غصہ کر کے رُکم سے بولے کہ تو نے ناتے داری کرنے پر بھی ہم سے دشمنی نہیں چھوڑی اب بھوجانی چاہے بُرا مانے چاہے بھلا میں تجھ کو بنا مارے نہیں چھوڑوں گا یہ بات کہہ کر ریوتی رمن نے سب راجوں کے سامنے اپنے ہل اور موسل سے رُکم کو مار ڈالا جب کلنگ دیش کا راجہ یہ حال دیکھ کر وہاں سے بھاگ چلا تب اُس کو بھی پچھاڑ کر گھونسوں سے دانت اُس کے توڑ ڈالے اور دوسرے راجہ لوگ جو اُس سبھا میں جھوٹھ بول کر بلدیوجی کو ہنستے تھے اُن میں کسی کا ہاتھ اور کسی کا پاؤں اور کسی کی ناک مار کے گھونسوں سے توڑ ڈالی یہ حال دیکھتے ہی اور سب راجہ اپنے پران کے ڈر سے بھاگ گئے جب بلدیوجی نے شیام سندر کے پاس جا کر سب حال وہاں کا کہہ سنایا تب کیشو مورت انترجامی نے رُکم کا ادھرم سمجھ کر اپنے بھائی کو کچھ نہیں کہا اور وہاں سے دولھا اور دُلھن اور رُکمنی اور سب براتیوں کو اپنے ساتھ لے کر شیام سندر دوارکا پری کو چلے۔

دوہا

یا بدھ پوتر بواہ کے ماکھن پربھ جدناتھ	آنند سے پہونچے سدن سکل سین لیے ساتھ

جب اُن کے آنے کا حال دوارکا باسیوں نے سنا تب سب چھوٹے اور بڑے گاتے بجاتے آگے سے آکر دولھا اور دُلھن کو راج مندر میں لے گئے اور گھر گھر منگلاچار ہونے لگے اور بلرام نے راجہ اگرسین سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ کے پن اور پرتاپ سے انرودھ کو بواہ لائے اور رُکم اگرچ کو جو بڑا ادھرمی تھا مار ڈالا یہ بات سن کر راجہ اگرسین بہت خوش ہوئے۔

ادھیائے باسٹھ [۶۲]

کتھا انرُدھ اور اوکھا کی

راجہ پرچھت نے اتنی کتھا سن کر شکدیوجی سے بینے کیا کہ اے مہاراج آپ دیال ہو کر انرُدھ ہرن کی کتھا سنائیے

دوہا

کہو پرگٹ سمجھائے کے سکل دکھن کے رائے	شری ماکھن پربھ کی کتھا شرون سدا سہائے

یہ سن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت دوارکا ناتھ کی دیا سے اوکھا اور انرودھ کی کتھا کہتا ہوں سنو کہ برہما جی کے بنش میں کشیپ جی ہوکر اُن کا بیٹا ہرن کشیپ دیت بڑا بلوان پیدا ہوا جس کے یہاں پرہلاد بھکت نے جنم لیا اور پرہلاد کا بیٹا بیروچن ہوکر اُس کے یہاں راجہ بل ایسا دھرماتما ہوا جس کا جس آج تک سنسار میں چھا رہا ہے اور راجہ بل کے سو بیٹے پیدا ہوکر اُن میں باناسُر بڑا بیٹا بہت بلوان اور ست بادی اور دھرماتما تھا اور شونت پور میں برہم چرج سے راج کرکے ہمیشہ کیلاس پربت پر جا کر شری مہادیو جی کی پوجا اور تپ پریم پوربک کرتا تھا ایک دن باناسُر مردنگ لے کر بڑے پریم سے شری مہادیو جی کے سامنے ناچنے اور گانے لگا تب بھولا ناتھ نے خوش ہوکر پاربتی جی سمیت اُس کو درشن دے کر کہا کہ اے بیٹا تیرا پریم دیکھ کر میں بہت خوش ہوا جو اچھا ہو وہ بردان مانگ باناسُر نے ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ نے دیال ہوکر مجھ کو درشن دیا تو پہلے مجھ کو امر کر دیجئے پھر چودھوں لوک کا راج دیکر ایسا بل دیجئے جس میں کوئی دیوتا آدک بھی مجھ کو جیت نہ سکے۔

دوہا

بہت بھانت بنتی کروں ہوں داس کو داس	تم ٹھاکر تہوں لوک کے پروت سب کی آس

یہ بات سنتے ہی بھولا ناتھ نے ہزار بھجا باناسر کو دے کر کہا کہ میں نے تجھ کو تیری اچھا کے موافق بردان دیا اب تو اچل راج کر تجھ کو کوئی نہیں جیت سکیگا جب شری شیو شنکر سے بردان پانے کے سبب سے باناسُر کے ہزار بھجا ہو گئیں تب وہ اُن سے بدا ہوکر ہنستا ہوا راج مندر میں آیا اور اپنی بھجا کے بل سے سنساری راجا اور سب دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرنے لگا اور ہمیشہ کیلاس پہاڑ پر جا کر بدھ پوربک شری شیو جی کی پوجا کرتا تھا اور سب دیوتا اُس کے بس میں رہتے تھے اور شیو جی نے باناسُر سے یہ کہا تھا کہ ہم تیرے نگر کی رچھا کریں گے اس لیے مہادیو جی کے گن شونت پور میں رچھا کرنے کے واسطے رہتے تھے جب باناسُر سے کوئی دشمن لڑنے والا نہیں ٹھہرا اور ہزار بھجا اُس کی بنا لڑے کھجلانے لگیں تب وہ بڑے بڑے پہاڑ اُٹھا کر دوسرے پہاڑوں پر پٹک کر چور چور کرنے لگا تس پر بھی اُس کو سنتوکھ نہیں ہوا تب اُس نے بچار کیا کہ بنا لڑائی کیسے سب ہاتھ مجھ کو بوجھ معلوم ہوتے ہیں اس لیے مہادیو جی کے پاس چل کر اُن سے کسی دشمن کا پتا پوچھوں ایسا بچار کر کیلاس پہاڑ پر چلا گیا اور شیو جی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو تینوں لوک میں کوئی ایسا بلوان نہیں دکھلائی دیتا جو میرے ساتھ لڑ سکے جبکہ میں دگپال ہاتھیوں سے لڑنے گیا اور وہ لوگ بھی مجھ سے ہار مان گئے تب میں نے بڑے بڑے پہاڑوں کو مُکا مار کر چور کر ڈالا بنا لڑائی کیسے سب ہاتھ مجھ کو بوجھ معلوم ہوتے ہیں کوئی لڑنے والا بتلائیے جس سے یُدھ کروں۔

چوپائی

یُدھ بپ یہ جانو من ماہیں	تم سے اور بلی کوئی ناہیں

	تہ کارن تربھون کے ناتھا		تم ہیں جدھ کرو ہم ساتھا	

یہ اہنکار کی بات سُن کر شری شیو جی نے بچار کیا کہ میں نے اس کو بھگت جان کر ایسا بردان دیا تھا یہ
اگیان مجھ ہی سے لڑنے آیا ہے اس سے اس کا ابھمان توڑنا اُچیت ہے ایسا بچار کر شیو جی مہاراج بولے
کہ اے مورکھ ابھمانی تو مت گھبرا ابھی تو تینوں لوک میں ایسا کوئی بلوان نہیں ہے جو تیرے ساتھ لڑ سکے لیکن
تھوڑے دنوں میں شری کرشن جی اوتار لے کر تجھ سے لڑیں گے یہ بات سنتے ہی باناسر نے خوش ہو کر مہادیو جی
سے پوچھا کہ مہاراج مجھ کو کس طرح اُن کے اوتار لینے کا حال معلوم ہو گا تب بھولا ناتھ نے ایک دھوجا
باناسُر کو دے کر کہا کہ تو اس دھوجا کو لیجا کر اپنے راج مندر پر کھڑی کر دے جس دن دھوجا آپ سے ٹوٹ کر
گرے اُسی دن تو جانیو کہ میرا دشمن پیدا ہوا باناسر وہ دھوجا لے کر بڑی خوشی سے اپنے مکان پر چلا آیا اور
اُس کو راج مندر پر کھڑا کر دیا اور ہمیشہ اُس کو دیکھ کر اپنے دشمن کے پیدا ہونے کی اچھّا رکھتا تھا جب کئی
برس کے بعد باناسُر کی باناوتی بڑی استری سے ایک لڑکی اوکھا نام بہت سندر پیدا ہوئی تب اُسنے
خوش ہو کر براہمنوں اور محتاجوں کو بہت دان اور دچھنا دیا جب اوکھا سات برس کی ہوئی تب باناسر نے
اُس کو سہیلیوں سمیت کیلاس پربت پر شری مہادیو جی اور پاربتی جی کے پاس بدّیا پڑھنے کیواسطے بھیجدیا
اوکھا نے وہاں پہونچکر شری مہادیو جی اور پاربتی جی کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ اس داسی
کو بدّیا دان دے کر سنسار میں جس دیجئے تب بھولا ناتھ اُس کو بدّیا پڑھانے لگے کچھ دنوں میں اوکھا اُن کی
کرپا سے سب شاستر اور گانے بجانے میں ایسی ہوشیار ہو گئی کہ بہت طرح کا باجا بجا کر چھہ راگ اور چھتیس راگنی
گانے لگی ایک دن اوکھا بین بجا کر شری پاربتی جی کے ساتھ سنگیت گاتی تھی اُس وقت شری مہادیو جی نے
شری پاربتی جی سے کہا کہ اے پران پیاری جس کامدیو کو میں نے جلا دیا تھا اُس نے شری کرشن جی کے یہاں
پردمین نام سے جنم لیا ہے یہ کہہ کر شری مہادیو جی شری پاربتی جی کو ساتھ لیے ہوئے گنگا کنارے چلے گئے اور
بڑی خوشی سے اُن کے ساتھ اسنان اور جل بہار کیا اور شری پاربتی جی کو اپنے ہاتھ سے اچھے اچھے گہنے
اور کپڑے پہنائے جبکہ جگت ماتا بین بجا کر سنگیت راگ اُن کو سنانے لگیں اُس وقت بھولا ناتھ نے بڑے
پریم سے شری پاربتی جی کو گلے سے لگا لیا یہ حال دیکھ کر اوکھا کو اس بات کی چاہنا ہوئی کہ میرا بھی بواہ ہوتا
تو میں بھی اپنے پت کے ساتھ اسی طرح بہار کرتی جیسے رات بنا چندرما کے اچھی نہیں معلوم ہوتی اُسی طرح
استری بنا پرش کے اچھی نہیں ہوتی اُس کے من کا حال شری پاربتی جی انترجامی نے جان کر اُس کو
اپنے پاس بلایا اور کہا کہ اے بیٹی دھیرج رکھ تیرا سوامی تجھ کو آ کر سپنے میں ملے گا تو اُس کو ڈھونڈھ کر
بھوگ اور بلاس کیجیو جب یہ کہہ کر شری پاربتی جی نے اُس کو بدا کیا اور اوکھا اُن کو ڈنڈوت کر کے راج مندر
پر آئی تب باناسُر نے ایک مکان رتن جٹت میں اُس کو سہیلیوں سمیت رکھا جس طرح چندرما کا پرکاش
دوج سے پورنماشی تک بڑھتا ہے اسی طرح اوکھا بارہ برس تک بڑھ کر ایسی خوبصورت اور جوان ہوئی

کہ جس کے سامنے پورنماشی کا چندرما دھول سماں دکھلائی دینے لگا ایک دن اوکھا نے سولھوں سنگار کیے اور سہیلیوں کو ساتھ لیے اپنی ماتا اور پتا کے پاس جاکر ڈنڈوت کی تب بانا سُر نے اُس کو بیاہنے جوگ دیکھ کر بچار کیا کہ اب یہ بیاہنے لائق ہوئی یہ سمجھ کر اُس نے بہت سے دیت اور راچھسوں کو اُس کے مکان پر نگہبانی کرنے کو بیٹھا دیا جس میں کوئی مرد وہاں جانے نہ پاوے اور اوکھا اپنے سوامی کے ملنے کے واسطے آٹھوں پہر پوجا اور دھیان شری پاربتی جی کا کرنے لگی ایک دن اوکھا نے رات کو سجیا پر اکیلی بیٹھی ہوئی یہ بچار کیا کہ دیکھوں راجہ میرا بواہ کب کریں گے جبکہ وہ اسی بچار اور سوچ میں سو گئی تب سپنے میں کیا دیکھا کہ ایک آدمی نوجوان شیام رنگ کمل میں چندر مکھ بہت سندر جڑاؤ مکٹ سر پر رکھے کرن کُنڈل اور پیتامبر پہنے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا ساجے موتیوں کی مالا گلے میں ڈالے پیلا اُپرنا ریشمی اوڑھے آکر کھڑا ہوا اوکھا وہ مورت دیکھتے ہی محبت ہو گئی جب کہ اُس پرش نے پریم پورک باتوں سے لاج اُس کی چھڑا کر اپنے گلے سے لگا لیا تب وہ سندری اُس مورت کو اپنی سجیا پر بیٹھا کر پریم کی باتیں کرنے لگی جیسے اوکھا نے ہاتھ پھیلا کر اُس کمل نین سے ملنا چاہا ویسے آنکھ اُس کی کھُل گئی اور من کی اِچھا من ہی میں رہی۔

دوہا

جاگ پڑی سُو چیت کھڑی بھیو پرم دُکھ تاہ	کہاں گیو وہ پران پت دیکھت چہُنہ دِس چاہ

جب اوکھا نے جاگ کر اُس پرش کو نہیں دیکھا تب بیاکل ہو کر کہنے لگی کہ اب میں اپنے پران پیارے کو کس طرح دیکھوں جو نہ جاگتی تو کس طرح وہ میرا من چرا کر بھاگ جاتا اب جو رات باقی ہے وہ کیسے کٹے گی۔

چوپائی

بن پیتم جیہ نپٹ اچین کان سنو چاہت ہیں بین جو سپنے میں پھیر نکھ لیوں	دیکھے بن ترست ہیں نین کہاں گئے پیتم سکھ دین پران ساتھ اُن کے کر دیوں

جب اوکھا اس طرح اِنرُدھ کو سپنے میں دیکھ کر اُس پر موہت ہو گئی تب اُس روپ کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر سجیا پر پڑی رہی اور اسی سوچ میں اُس کو نیند نہ آئی جب کہ پہر دن چڑھے تک نہیں اُٹھی تب اُس کی سہیلیاں آپس میں کہنے لگیں کہ آج کیا کارن ہے جو راج کنیا سو کر نہیں اُٹھی جب وہ سب گھبرا کر اوکھا کا حال لینے کے واسطے شیش محل میں گئیں تب اُس کو روتی ہوئی بیاکل دیکھ کر بہت سمجھانے لگیں لیکن وہ برہ کی ماری ہوئی نہیں اُٹھی جب سہیلیوں سے چترریکھا کمبھانڈ کی بیٹی نے اوکھا کا حال سنا تب اُس نے راج کنیا کے پاس جاکر دیکھا کہ اوکھا چھپر کھٹ پر لیٹی ہوئی رو رہی ہے یہ حال اُس کا دیکھتے ہی چترریکھا نے گھبرا کر پوچھا کہ اے پیاری آج تجھ کو کیا دُکھ ہوا جو اتنا روتی ہے اپنا بھید مجھ سے بتا تو میں اُس کی

تدبیر کروں مجھ کو تیری دیا سے یہ سامرتھ ہے کہ چودھوں لوک میں جاکر جو کام کسی سے نہ ہو وہ کر لاؤں برہما جی
کے بردان دینے سے شاردا دیبی آٹھوں پہر میرے ساتھ رہتی ہیں اُن کی کرپا سے میں برہمادک دیوتوں
کو بھی اپنے بس کر سکتی ہوں میرا اگم ابتک تجھ کو نہیں معلوم تھا آج یہ تیری دشا دیکھ کر اپنا حال کہا۔

چوپائی

اب تو کہہ سب اپنی بات کیسے کٹی آج کی رات
مجھ سے کپٹ کرومت پیاری پورن کرہوں آس تمہاری

دوہا

انگ انگ بیاکل بھا منو لگیو ہے برہیت کہو پرگٹ سمجھائے کے کاسوں باڑھیو ہیت

اوکھا یہ پریم کی بات سُن کر چھپر کھٹ سے اُتر پڑی اور لجّا سمیت پاس آکر دھیرے سے بولی کہ اے
سکھی میں تجھ کو اپنا ہتو جان کر رات کا حال کہتی ہوں تو یہ بات اپنے من میں رکھ کر جو تدبیر تجھ سے بن پڑے
وہ کیجیو- آج رات کو ایک پُرش شیام برن کمل نین بہت سندر میری سیجیا پر سپنے میں آبیٹھا جبکہ اُس نے
پریم کی باتیں کہکر میرا من ہر لیا تب میں نے بھی چھوکر اُس کو گلے لگانے کے واسطے اپنا ہاتھ پھیلایا تب
جاگ اُٹھنے سے پھر اُس کو نہیں دیکھا لیکن وہ موہنی روپ آنکھوں میں بس رہا ہے اُس کا نام
اور گھر میں نہیں جانتی-

چوپائی

واکی چھب برنی نہیں جائے میرو من لے گیو چرائے
من لاگیو تہہ صورت ماہیں اک چھن کبھوں بھولت ناہیں

جب میں کیلاس پربت پر بدّیا پڑھتی تھی تب مجھ سے شری پاربتی جی نے کہا تھا کہ تیرا سوامی سپنے میں آکر
ملے گا تو اُس کو ڈھونڈوا لیجیو وہی پت آج مجھ کو سپنے میں ملا تھا لیکن اُس کو کہاں ڈھونڈھ کر پاؤں-

دوہا

پڑی نیند نہیں نین میں دھرے نہیں چت چین وہ مورت سکھ دھام کی ڈھونڈھت ہوں دن رین

جب اوکھا یہ حال کہہ کر ٹھنڈی سانس لینے لگی تب چترریکھا نے کہا کہ اے پیاری اب تم کسی بات
کی چنتا مت کرو میں تمہارے چت چور کو جہاں ہوگا وہاں سے لاکر ملادوں گی تم اگیا دو تو میں تینوں
لوک میں جتنے سندر پرش ہیں جن کی تصویر کھینچکر دکھلادوں تم اُن میں اپنے چت چور کو پہچان
کر مجھ سے بتادو پھر اُس کا لانا میرا کام ہے یہ بات سنتے ہی اوکھا خوش ہوکر بولی کہ بہت اچھا
میں اپنے چت چور کو پہچان لوں گی یہ بات سنتے ہی چترریکھا گنیش جی اور شاردا دیبی کو مناکر
تصویر کھینچنے لگی اور دیوتا اور کنرّ آدک کی کروڑوں تصویریں کھینچکر اُس کو دکھلائیں جب اوکھا نے

اپنے چیت چور کو اُس میں نہیں پایا اُس نے شری کرشن جی اور پردمن جی کی تصویر کھینچکر اوکھا کو دکھلائی جب وہ
تصویر دیکھتے ہی اوکھا اس طرح لجت ہو گئی جس طرح استری اپنے سسر آدک کو دیکھ کر لجت ہو جاتی ہے
وہ چیتر ریکھا سے بولی کہ میرا چیت چور انھیں کے بنش میں ہوگا یہ بات سنتے ہی جیسے چیتر ریکھا نے انردھ
کی تصویر کھینچ کر راج دلاری کو دکھلائی ویسے اوکھا بے ہوش ہو گئی جب چیت اُس کا ٹھکانے ہوا
تب چیتر ریکھا سے بولی کہ سپنے میں یہی پرش میرا من چرا لے گیا ہے اب ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ
جس میں یہ مجھ کو ملے نہیں تو میرا پران اُس کے برہ میں نکلا چاہتا ہے یہ بات سُن کر چیتر ریکھا بولی کہ
اے پران پیاری اب یہ پرش میرے ہاتھ سے بچکر نہیں جا سکتا یہ جدبنشی کُل میں شری کرشن جی کا
پوتا اور پردمن کا بیٹا انردھ نام دوارکا پری میں رہتا ہے اور سدرشن چکر کی رچھا کرنے سے کوئی آدمی
یا دیت بار اچھس بغیر حکم شری کرشن جی کے وہاں نہیں جا سکتا یہ بات سنتے ہی اوکھا اُداس ہو کر
بولی کہ جو وہاں پہونچنا ایسا کٹھن ہے تو میرے پران ناتھ کو کس طرح لے آوے گی چیتر ریکھا نے کہا
کہ تو چنتا نہ کر میں تیرے واسطے ایک مرتبہ تدبیر کرتی ہوں جب یہ کہہ کر چیتر ریکھا چیلھ بن کر وہاں سے
اُڑتی ہوئی دوارکا پری کے پاس پہونچی تب اُس نے کیا دیکھا کہ سدرشن چکر چاروں طرف گھوم کر
اُس پری کی رچھا کر رہا ہے اور بغیر اُس کے حکم کے کوئی دوارکا پری میں نہیں جا سکتا جبکہ یہ حال
دیکھ کر وہ کھڑی ہو رہی تب پرمیشور کی اچھا سے نارد مُن نے وہاں آکر چیتر ریکھا سے پوچھا کہ تو یہاں کس واسطے
آئی ہے جب چیتر ریکھا نے نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے اپنے آنے کا حال سب ان سے کہدیا تب نارد مُن
نے اُس کو ایک منتر بتا کر کہا کہ تو سادھو کا بھیس بنا کر دوارکا میں جا سدرشن چکر تجھ کو نہیں روکے گا اور
انردھ کو بانا سُر سے لڑتے وقت میرا سمرن کرنا چاہیئے جب ایسا کہہ کر نارد مُن چلے گئے تب چیتر ریکھا نے
اُسی وقت بیشنو کا روپ تمام و کمال بنا لیا اور اندھیاری رات میں شیام گھٹا کے ساتھ بجلی کی طرح
چمکتی ہوئی دوارکا پری میں چلی گئی اور سدرشن چکر نے بیشنو سمجھ کر نہیں روکا تب ڈھونڈھتی ہوئی
انردھ کے محل میں جہاں وہ سیجیا پر اکیلا سویا ہوا سپنے میں اوکھا کے ساتھ بہار کر رہا تھا پہونچی اور
اُس کو وہاں سے سیجیا سمیت اُٹھا کر لے اُڑی اور ایک ساعت میں اُس کا پلنگ اوکھا کے محل میں
جا کر رکھدیا اور اوکھا سے بولی کہ میں نے تمھارے چیت چور کو یہاں لا کر پہونچا دیا اب تم اُس کے ساتھ
بہار کرو اوکھا یہ حال دیکھکر چیتر ریکھا کے پانؤں پر گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ تو دھن ہے جو تو نے
میرے چیت چور کو ساعت بھر میں یہاں لا کر اپنا اقرار پورا کیا اب عمر بھر تیرا احسان نہ بھولوں گی یہ
سُن کر چیتر ریکھا بولی کہ سنسار میں پر اُپکار کے برابر کوئی اچھی بات نہیں ہے اب تم اپنے پران پت کو
جگا کر اپنی اچھا پوری کرو یہ کہہ کر چیتر ریکھا اپنے گھر چلی گئی اور اوکھا ڈر اور شرم سے اپنے من میں
کہنے لگی کہ کس طرح اس کو جگا کر منورتھ اپنا پورن کروں پھر کچھ سوچ بچار کر جب راجکماری میٹھے سُروں

سے بین بجانے لگی تب انردھ نے جاگ کر چاروں طرف دیکھا اور اپنے کو دوسرے مکان میں پاکر من میں کہا کہ مجھ کو یہاں پلنگ سمیت کون لے آیا۔

	دوہا	
پہلے شری پُردمین کی سٹی ہتی اُن بات		تاہی بدھ موکو بھیو جانو کچھ اتپات

انرُدھ تو بھی سوچ اور بچار کر رہے تھے اور اوکھا نے پران ناتھ کو جاگتے دیکھ کر روپ رس اُن کا آنکھوں کی راہ پینے لگی تب انرُدھ نے اُس سندری کو دیکھ کر کہا کہ اے پران پیاری تم کون ہو اور مجھ کو کس واسطے یہاں اُٹھا لائیں جب اوکھا اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر شرم سے کونے میں سمٹ گئی تب انردھ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی سجیا پر بٹھا لیا اور پریم بھری باتیں کہہ شرم چھڑادی جبکہ دونوں نے آپس میں گندھرب بواہ کر کے اپنے من کی اچھا پوری کی تب انردھ نے ہنس کر اوکھا سے پوچھا کہ اے پران پیاری تو نے مجھے کس طرح دیکھ کر یہاں منگایا یہ سُن کر اوکھا بولی کہ میں تجھ کو سپنے میں دیکھ کر بہت موہت ہو گئی چیتر ریکھا مجھ کو تمہارے برہ میں بیاکل دیکھ کر نہ معلوم تم کو کس طرح لے آئی یہ بات سُنکر انردھ بولے کہ اے پران پیاری آج میں بھی تجھ کو سپنے میں دیکھ کر تیرے ساتھ اپنا بواہ کر رہا تھا نہ معلوم کون مجھ کو یہاں اُٹھا لایا جب میں بین کی آواز سُن کر جاگا تب تجھ کو دیکھا اسی طرح سُکھ اور بلاس کرتے ہوئے سبیرا ہو گیا تو اوکھا نے انردھ کو اپنی سکھی اور سہیلیوں سے چھپا کر کہیں الگ رکھا اور اُس کی سیوا آپ کرنے لگی جب کئی دن کے بعد انرُدھ کا حال سب سکھی اور سہیلیوں پر ظاہر ہو گیا تب اوکھا اُن کو چھتیس طرح کے بنجن کھلا کر اچھا اچھا کپڑا اور گہنا پہنانے لگی۔

	دوہا	
میں پتر سُکھ دیں سگے پریم پگی دن رین		کال کیل کرتی سدا بولت امرت بین

ایک دن اوکھا اور انردھ آپس میں چوپڑ کھیل رہے تھے اُس وقت اوکھا کی ماتا اپنی بیٹی کو دیکھنے آئی تو انرُدھ کی سندرتائی دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر دبے پاؤں پھر گئی اور اوکھا اور انرُدھ یہ حال نہ جان کر جیوں کے تیوں کھیلتے رہے چار مہینے انرُدھ کا حال چھپا رہ کر پھر اس طرح کھل گیا کہ ایک دن اوکھا نے انرُدھ کو سوتا ہوا دیکھ کر یہ بچار کیا کہ میرے باہر نہ جانے سے سب لوگ سندیہ کریں گے ایسا بچار کر اوکھا اپنے رنگ محل کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور ساعت بھر میں پھر اندر کر کے بھیتر چلی گئی اور انرُدھ کے ساتھ بہار کرنے لگی یہ دیکھ کر اُس محل کے چوکیداروں نے آپس میں کہا کہ دیکھو بھائی آج کیا کارن ہے جو راجہ کی بیٹی اتنے دنوں بعد باہر نکل کر پھر اُلٹے پاؤں محل میں چلی گئی یہ بات سُن کر دوسرا دربان بولا کہ میں اوکھا کا محل آٹھوں پہر بند دیکھ کر وہاں کسی مرد کے بولنے کی آواز سنتا ہوں یہ سُن کر دوسرے نے کہا کہ جو یہ بات سچ ہے تو ماتا سُر سے کہہ دینا چاہئے دوسرے

نے کہا کہ راجہ کی بیٹی کی چغلی کھانا نہ چاہیے چپ چاپ بیٹھے رہو ہونے والی بات آپ کھل جائے گی جس وقت وہاں آپس میں یہ چرچا کر رہے تھے اُسی سمے راجہ باناسُر بہت شور بیروں سمیت ٹہلتا ہوا وہاں آنکلا اور شری مہادیو جی کی دی ہوئی دھوجا محل پر نہ دیکھ کر چوکیداروں سے اُس کا حال پوچھا تب اُنھوں نے کہا کہ مہاراج بہت دن ہوئے کہ وہ دھوجا آپ سے آپ ٹوٹ کر گر پڑی ہے یہ بات سنتے ہی باناسُر خوش ہو کر اور شری مہادیو سوامی کا بردان یاد کر کے بولا کہ دھوجا گر جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا دشمن لڑنے والا پیدا ہوا یہ بات باناسُر کے منھ سے نکلتے ہی ایک چوکیدار نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے پرتھوی ناتھ راج کنیا کے محل میں کئی دن سے ایک پُرش کے ہنسنے بولنے کی آواز سنتا ہوں لیکن یہ نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور کس راہ سے آیا ہے یہ سنتے ہی باناسُر کرودھ میں آکر ہتھیار لیے ہوئے دبے پاؤں اوکھا کے محل میں چلا گیا تو کیا دیکھا کہ ایک پرش شیام رنگ بہت سندر اوکھا کے پاس پلنگ پر سوتا ہے اُس کا سوروپ دیکھتے ہی باناسُر نے خوش ہو کر کہا کہ یہ اوکھا سے بیاہ کرنے کے لائق ہے لیکن اس بات کی شرم سمجھ کر محل سے باہر چلا آیا اور اپنے ساتھیوں سے بولا کہ میرا دُشمن ابھی سوتا ہے اور سوتے ہوئے کو مارنا نہ چاہیے اس لیے تم لوگ اس محل کو گھیرے کھڑے رہو جس میں وہ بھاگنے نہ پاوے جب سو کر اُٹھے تب مجھ سے آکر کہنا یہ حکم دے کر باناسر اپنی سبھا میں چلا گیا اور بہت فوج اُن کا مکان گھیرنے کے واسطے بھیج کر اُن سے کہا کہ تم لوگ وہاں چلو میں بھی وہاں پہونچتا ہوں اُس کا حکم پاتے ہی جب ہزاروں پہلوانوں نے اوکھا کا رنگ محل گھیر لیا اور انرُدھ اور اوکھا اچانک جاگ کر آپس میں چوپڑ کھیلنے لگے تب ایک چوکیدار نے جا کر باناسُر سے کہا کہ آپ کا دشمن نیند سے جاگا ہے یہ حال سنتے ہی اُس نے تلوار اور ترشول لیے ہوئے اوکھا کے دروازے آکر للکارا کہ تو کون چور راج مندر میں گھسا ہے جلدی نکل میرے سامنے آتو میں تجھ کو ڈنڈ دوں اب تو یہاں سے بچکر جیتا اپنے گھر نہیں جا سکتا جب اوکھا نے باناسُر کی آواز سنی تب ڈرتی کانپتی ہوئی انرُدھ سے بولی کہ اے پران ناتھ میرا باپ بہت دیت ساتھ لے کر تمھارے پکڑنے کے واسطے چڑھ آیا ہے اب تم اُس کے ہاتھ سے کیونکر بچوگے یہ بات سنتے ہی انرُدھ اوکھا کو دھیرج دے کر بولے کہ اے پران پیاری تم دیکھتی رہو میں ایک ساعت میں دیتوں کو مار ڈالوں گا یہ کہہ کر جیسے اُنرُدھ نے کچھ منتر پڑھا ویسے ایک سو ساٹھ ہاتھ کا پتھر جس کو شلا کہتے ہیں اُن کے پاس آ پہونچا جب اُنرُدھ جی نے وہ شلا ہاتھ میں لے کر باناسُر کو للکارا تب وہ اپنے شور بیروں سمیت اس طرح انرُدھ پر جھپٹا جس طرح شہد کی مکھیاں چھتا اُجاڑنے والے پر جھنڈ کا جھنڈ ٹوٹتی ہیں۔

دوہا

نتھیں دیکھ کوپے سبھی مہابلی انرُدھ		اُن سے اور جودھاں سے بھیو بسیر جدّھ	

جب باناسُر کی اگیا پاکر سب دیت اپنے اپنے ہتھیار انرُدّھ جی پر چلانے لگے تب اُنھوں نے کرودھ کرکے اُسی شلا سے دیتوں کو مارنا شروع کیا جس کی چوٹ سے بہت سے دیت مر گئے اور کچھ گھائل ہوکر پڑے اور باقی اپنا پران لے کر بھاگ گئے جب باناسُر نے دیکھا کہ یہ شخص بڑا زبردست ہے جس نے سب فوج میری مار کر ہٹا دی تب اُس نے ناگ پھانس جو شری مہادیو جی نے دی تھی پھینک کر انرُدھ کو اُس میں پھنسا لیا اور اُسی طرح باندھے ہوئے انرُدّھ کو اپنی سبھا میں لے جاکر کہا کہ اے بالک اب میں تیرا پران لوں گا جو تیرا سہایک ہو اپنی رچھا کرنے کے واسطے بلا انرُدّھ جی نے اپنے من میں بچار کیا کہ جو میں اپنے بل سے ناگ پھانس کو توڑ کر نکل جاؤں تو شری شیو جی مہاراج کا اپمان ہوگا اس لیے مجھ کو دکھ ہو تو کچھ چنتا نہیں لیکن شری مہادیو جی کا بچن جھوٹھا نہ کرنا چاہیئے جو اچھا پرمیشور کی ہوگی وہ ہوگا یہاں انرُدھ بندھے پڑے ہوئے بہت طرح کا سوچ اور بچار کر رہے تھے اور اوکھا اُن کا حال سنتے ہی بیاکل ہوکر چترریکھا سے بولی کہ اے سکھی ایسے جینے پر دھرکار ہے جو میرا پران پیارا دُکھ پاوے اور میں سُکھ سے رہوں ایسے جینے سے میرا پران نکل جائے تو اچھا ہے جب یہ کہہ کر اوکھا بہت بلاپ کرنے لگی تب چترریکھا اُس کو دھیرج دے کر بولی کہ تو کچھ چنتا نہ کر تیرے پت کا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ابھی شیام اور بلرام جدبنسیوں کو ساتھ لے کر شونت پور میں پہونچتے ہیں اور سب دیتوں کو مار کر تجھے انرُدّھ سمیت دوارکا پری کو لے جاویں گے اور وہ جس راج کنیا کو سندری سنتے ہیں اُس کو بنا لیے گئے نہیں رہتے انرُدّھ اُنھیں شری کرشن جی کا پوتا ہے جو کُنڈن پور سے ششپال اور جراسندھ آدک بڑے بڑے پرتاپی راجوں کو جیت کر رُکمنی راجہ بھیشمک کی بیٹی کو ہر لائے تھے یہ بات چترریکھا کی سُن کر اوکھا بولی کہ اے سکھی اپنے پران ناتھ کو ناگ پھانس میں بندھے سُن کر میرا کلیجا جل جاتا ہے اور مجھ کو کھانا پینا سونا بیٹھنا کچھ اچھا نہیں لگتا باناسُر چاہے مجھ کو بھی انرُدّھ کے ساتھ مار ڈالے تو اچھا ہے لیکن ایسے بڑے دکھ میں مجھ سے اس کا ساتھ چھوڑا نہیں جاتا ایسا کہہ کر اوکھا باہر چلی گئی اور لاج چھوڑ کر راج سبھا میں انرُدّھ کے پاس جا بیٹھی یہ حال سنتے ہی باناسُر نے اسکندھ اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ تم اپنی بہن کو یہاں سے لے جاکر گھر میں بٹھا رکھو اور پھر اُس کو باہر نکلنے نہ دو یہ بات سنتے ہی اسکندھ نے اوکھا کے پاس جاکر کرودھ سے کہا کہ تو نے لوک لاج چھوڑ کر اپنے ماتا اور پتا کا نام ڈبو دیا میں تجھ کو ابھی مار ڈالتا لیکن پاپ ہونے سے ڈرتا ہوں اوکھا نے جواب دیا کہ اے بھائی جو چاہو سو کہو اور کرو میں نے تو شری پاربتی جی کے بردان سے یہ پت پایا ہے اب جو اُس کو چھوڑ کر دوسرے سے بیاہ کروں تو سنسار میں اپنے کو کلنک لگاؤں برہما جی نے جو میرے بھاگ میں لکھ دیا تھا وہ ملا اس کے ساتھ چاہے میرا بھلا ہو یا بُرا اُس کے سوائے میں دوسرے کو نہیں چاہتی جب اسکندھ نے اوکھا کی یہ بات سنی تب زبردستی اُس کا ہاتھ پکڑ کر محل میں لے گیا اور اُس پر چوکی پہرہ رکھ کر پھر اُس کو انرُدھ کے پاس نہ جانے دیا اور انرُدّھ کو وہاں سے دوسرے مکان میں لے جاکر ہتھکڑی اور بیڑی ڈال کر قید رکھا اِدھر تو انرُدّ جی اوکھا کے

برہ میں بیاکل رہنے لگے اور اُدھر اوکھا نے بھی اُن کے برہ ساگر میں ڈوب کر کھانا پینا چھوڑ دیا جبکہ کئی دن
پیچھے انردھ نے چترریکھا کا کہنا یاد کرکے نارد من کا دھیان کیا تب نارد من نے اسی وقت پہونچکر انردھ جی
سے کہا کہ اے بیٹا تم کسی بات کی چنتا مت کرو شری کرشن چندر آنند کند بلرام جی اور جدو
بنشیوں سمیت یہاں آکر تم کو چھڑا لیں گے انردھ کو اس طرح دھیرج دے کر نارد من نے باناسر سے
جاکر کہا کہ اے راجہ تم نے جس کو باندھ کر یہاں قید کر رکھا ہے وہ انردھ نام پردمن کا بیٹا اور شری
کرشن جی کا پوتا ہے تم جدو بنشیوں کا پرتاپ اچھی طرح جانتے ہو جیسا مناسب ہو ویسا کرو میں تمہارے
بھلے کے واسطے یہ کہنے آیا ہوں باناسر یہ بات سُن کر ابھمان سے بولا کہ اے مُن ناتھ میں سب کو
جانتا ہوں تمہارے آشیرباد سے اُن کو بھی دیکھ لوں گا نارد مُن اس بات کا کچھ جواب نہ دے کر
چُپ چاپ چلے گئے۔

ادھیائے ترسٹھ

جُدھ ہونا باناسُر اور شیام سُندر سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت جب انردھ کو چار مہینے سے زیادہ ہوئے اور پتہ اُن کا نہ ملا تب
ایک دن پردمن آدک جدو بنشی شیام اور بلرام کے پاس بیٹھکر بڑی اُداسی سے انردھ کی چرچا کرنے لگے
لیکن شری کرشن انترجامی نے سب حال جانتے پر بھی کچھ حال اُس کا اپنے بیٹے اور پوتہ سے نہیں بتلایا
پرنت اُن کی اچھا سے اُسی وقت نارد من وہاں آپہونچے اُن کو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے ڈنڈوت
کرکے آدر کے ساتھ بٹھلایا تب نارد من نے پردمن آدک کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ آج تم لوگ اُداس
دکھلائی دیتے ہو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے من ناتھ آپ چاروں طرف
گھومتے پھرتے ہیں کچھ حال انردھ کا معلوم ہو تو بتلائیے جس میں ہم لوگوں کا سوچ چھوٹ جائے جب
سے کوئی اُس کو پلنگ سمیت اُٹھا لے گیا تب سے کچھ پتہ اُس کا نہیں لگا یہ بات سن کر نارد من بولے
کہ تم لوگ چنتا مت کرو انردھ جی شونت پور میں جیتے ہیں وہاں جاکر باناسر کی بیٹی سے بھوگ کیا تھا اس
سبب سے باناسر نے ناگ پھانس سے اُن کو باندھ کر اپنے یہاں قید کیا ہے وہ بغیر لڑائی کیے انردھ
کو نہیں چھوڑے گا اُن کا ٹھکانا ہم نے تم سے بتا دیا آگے جیسا جانو ویسا کرو جب یہ کہہ کر نارد مُن
[illegible] چلے گئے تب شیام اور بلرام نے راجہ اُگرسین کے پاس جاکر جو حال نارد من سے سنا تھا
وہ سب [illegible] راجہ نے کہا کہ تم ہماری سب فوج ساتھ لیکر ابھی شونت پور میں چلے جاؤ اور جس طرح بن پڑے
[illegible] کو میرے پاس لے آؤ یہ آگیا پاتے ہی شیام سندر اور پردمن سمیت گرڑ پر چڑھکر شونت پور

کو چلے اور بلرام جی بارہ اچھوہنی فوج ساتھ لے کر شونت پور میں چڑھ دوڑے اُس وقت ایسی شوبھا اُن کی
معلوم ہوتی تھی کہ تم سے کہاں تک کہوں اور بلدیو جی راہ میں سب قلعے اور شہر باناسُر کے توڑتے اور لوٹتے
ہوئے شونت پور میں پہونچے اور شیام سندر اور پردیمن جی بھی اُن سے آملے تب باناسُر کے سیوکوں نے
دیت سنگھارن کی فوج دیکھتے ہی اپنے مالک کے پاس جاکر کہا کہ مہاراج شیام اور بلرام تمھارا شہر لوٹتے
اور اُجاڑتے ہوئے بڑی بھاری فوج لے کر چڑھ آئے ہیں اور شونت پور کو اُنھوں نے چاروں طرف
سے گھیر لیا اب آپ کا کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سنتے ہی باناسُر نے اپنے سینا پتیوں کو بلا کر حکم دیا کہ تم لوگ
اپنے شور بیروں کو ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے جاکر کھڑے ہو میں بھی پیچھے سے آتا ہوں یہ بات
سنتے ہی باناسُر کا منتری بارہ اچھوہنی فوج دیتوں اور راچھسوں کی ساتھ لے کر شہر سے باہر نکلا اور بہت
ہتھیاروں سمیت جُدھ بھتیوں کے سامنے آیا اور باناسُر بھی شری شیو جی کی پوجا اور دھیان کر کے اپنی فوج
میں آیا باناسُر کے دھیان کرتے ہی بھولا ناتھ کو معلوم ہوا کہ اس وقت میرے بھگت پر کچھ دُکھ پڑا ہے
اس لیے وہاں چل کر اُس کی سہاتیا کرنا چاہیئے ایسا بچار کر بھولا ناتھ نے پاربتی جی کو کیلاس پربت پر
اکیلے چھوڑ دیا اور آپ جٹا باندھ کر اور بھبھوت لگا کر بھانگ اور دھتورا کھا کر سفید ناگوں کا جینو اور
منڈوں کی مالا پہن کر باگھمبر اوڑھ کر ترشول اور دھنکھ بان اور کھپر ہاتھ میں لے کر نندی بیل پر سوار ہو بھوت
بیت اور پشاچ آدک ساتھ لے شونت پور کو چلے جبکہ بھولا ناتھ کانوں میں گج مکتا اور مندرا پہنے اور
ماتھے پر چندرما اور سر پر گنگا جی دھارن کیے اور لال لال آنکھیں نکالے گاتے بجاتے اپنی سینا کو نچاتے
ہوئے باناسُر کے پاس ساعت بھر میں آپہونچے تب اُن کو دیکھتے ہی باناسُر اُن کے چرنوں پر گر پڑا اور
ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے کرپا ندھان آپ کے سوائے اس بڑے دُکھ میں کون میری سُدھ لے آپ کے
پرتاپ کے سامنے جادو لوگ میرا کیا کرسکتے ہیں یہ بات شیو جی سے کہہ کر باناسُر نے شیام اور بلرام کی فوج
میں کہلا بھیجا کہ ہمارا اور تمھارا اکیلا اکیلی دھرم جُدھ ہو یہ بات بیکنٹھ ناتھ نے مان کر اس طرح پر ایک ایک
آدمی کی لڑائی دونوں طرف سے ٹھہرائی یعنے شیام سندر اور بھولا ناتھ اور ساتکی اور باناسُر سے
جُدھ ہونے لگا۔

دوہا

سوام کارتک ات بلی جن کو جنگ میں نام	تن سوں اور پردیمن سوں ہوں لگو سنگرام

تب بلرام جی اور کُمبھانڈ منتری اور اسکندھ باناسُر کا بیٹا اور چارُدیشن شری کرشن جی کے بیٹے
اور کمبھ کرن دوسرے منتری اور سامب سے لڑائی ہونے لگی تب اسی طرح سب شور بیر اپنے اپنے
جوڑ سے بہت ہتھیار لے کر لڑنے لگے اور دونوں فوج میں مارو باجا بجنے لگا اور برہما دک دیوتا اپنے اپنے
بمانوں پر بیٹھ کر یہ لڑائی دیکھنے کے واسطے آئے تب شیو جی نے جیسے پناک دھنکھ پر برہم بان رکھ کر چلایا

ویسے دوارکا ناتھ نے شارنگ دھنکھ سے بان مار کر اُن کا بان کاٹ دیا جبکہ مہادیوجی نے بان چلا کر بڑی آندھی برکٹ کی تب شری کرشن جی نے اپنی مہما سے اُس آندھی کو مٹا دیا پھر کیلاس پت نے جدبنشیوں کی فوج میں اگن بان چلایا تب شیام سندر نے پانی برسا کر اُس بان کی آگ بجھا دی اور ایک بان اپنا اگن بان کی طرح ایسا چھوڑا کہ مہادیوجی کی فوج میں سب کا بدن داڑھی موچھ سمیت جلنے لگا تب بھولا ناتھ نے اپنی مہما سے پانی برسا کر جلے اور ادھ جلے بھوت پریتوں کو ٹھنڈا کیا اور کرودھ میں آکر ناراین بان چلانے کے واسطے ترکش سے باہر نکالا اور پھر کچھ سوچ بچار کر رکھ دیا اُس وقت شیام سندر جی آپس بان چھوڑ کر دشمن کی فوج کو اس طرح کاٹنے لگے جیسے کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹتے ہیں یہ حال دیکھ کر جب مہادیوجی نے تین بان شیام سندر پر چلائے تب شیام سندر نے اُن بانوں کو بھی کاٹ کر ایک بان ایسا مارا جس کے لگنے سے شیوجی گر پڑے اور جمھائی لینے لگے۔

	دوہا	
باناسُر کے کاج شیو کینھو بہت اُپائے		ماکھن پربھ بھگوان سے کہ بدھ جیتو جائے

جب سوام کارتک (مہادیوجی کے بیٹے) نے پردمن شری کرشن جی کے بیٹے سے لڑائی کی تب پردمن جی نے تین بان اس مور کو جس پر سوام کارتک چڑھے تھے ایسے مارے کہ وہ مور رن بھوم چھوڑ کر آکاش میں اڑ گیا جب سوام کارتک آکاش سے جدبنشیوں کو تیر مارنے لگے تب پردمن جی نے شری کرشن جی سے اگیا لے کر مارے تیروں کے اُس مور کو سوام کارتک سمیت زمین پر گرا کر بیہوش کر دیا اور بلرام جی اور سامب نے دیتوں منتری باناسُر کے مار ڈالے یہ حال دیکھتے ہی باناسُر ساتکی سے لڑنا چھوڑ کر شری کرشن جی کے سامنے آیا اور پانچ سو کمان جو اپنے ہاتھوں میں لیے تھا دو دو تیر ایک ایک کمان پر رکھ کر ساون بھادوں کی طرح تیروں کا مینھ شیام سندر پر برسانے لگا اُس وقت بیکنٹھ ناتھ نے اپنے تیروں سے سب تیر اُس کے کاٹ کر ایک تیر ایسا مارا کہ پانچ کمانیں باناسُر کی کٹ کر زمین پر گر پڑیں اور اس کا رتھوان گھوڑوں سمیت مر گیا دیکھتے ہی جب باناسُر رن بھوم چھوڑ کر پیدل بھاگا اور شری کرشن جی نے اپنا رتھ اُس کے پیچھے دوڑا کر پانچ جنیہ شنکھ جیت کا بجایا تب کوٹرا نام باناسُر کی ماتا اپنے بیٹے کے بھاگنے کا حال سن کر اُسکے بچانے کے واسطے راج مندر سے ننگے بدن دوڑتی ہوئی رن بھوم میں آئی۔

	دوہا	
ترت آئے ٹھاڑھی بھئی ماکھن پربھ کے تیر		پیتر ہیست بیا کل مہا کینھے لگن شریر

دیکھنا ننگی استری کا منع ہے دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پرائی استری کو ننگی دیکھ کر جب تک تین مرتبہ کڑوے تیل سے آنکھ نہ دھوئے تب تک دوش اُس کا نہیں مٹتا اس لیے شری کرشن جی کے کوٹرا کو ننگی دیکھنا اُچت نہ جان کر سر اپنا نیچا کر کے آنکھیں بند کر لیں تب باناسُر بھاگ کر شہر میں چلا آیا اور پھر ایک اچھوہنی فوج ساتھ لے کر یدوبنشن کے سامنے لڑنے آیا جب کوٹرا اپنے بیٹے کو فوج

سمیت دیکھ کر راج مندر پر چلی گئی اور شری کرشن جی نے وہ فوج بھی باناسُر کی ایک ساعت میں مار ڈالی تب باناسُر بھاگ کر شیو جی کی شرن میں گیا جب بھولا ناتھ نے اپنے بھگت کو بیاکل اور دُکھی دیکھا تب کرودھ کر کے بھیم جُر کالا رنگ جس کے تین سر اور تین پیر اور چھ ہاتھ تھے شیام سندر کی فوج میں چھوڑا جبکہ وہ جُر یعنی بخار بڑے زور سے دوارکا ناتھ کی فوج میں آکر سب کو جلانے لگا تب پُردیمن اور ساتکی آدک جدبنشی لوگ اُس کے ڈر سے تھر تھر کانپتے اور جلتے ہوئے شری کرشن جی کے پاس جا کر بولے کہ مہاراج شیو جی کے بخار نے ہم لوگوں کو جلا کر مردے کے برابر کر دیا اس کے ہاتھ سے جلدی ہمارے پران بچائیے نہیں تو ایک ساعت میں سب مرا چاہتے ہیں یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی نے شیتل جُر کو اگن جُر کے سامنے جیسے چھوڑ دیا ویسے دونوں جُر یعنی بخار آپس میں لڑنے لگے جب شیتل جُر کو اگن جر نہیں اُٹھا سکا تب اپنے پران کے ڈر سے بھاگا ہوا مہادیو جی کے پاس جا کر بولا کہ اے دینا ناتھ مجھ کو اپنی شرن رکھئے نہیں تو شیتل جُر میرا پران لیا چاہتا ہے یہ سن کر بھولا ناتھ نے کہا کہ سوائے شیام سندر کے کوئی دوسرا ایسا تینوں لوک میں نہیں ہے جو اُس جُر سے تیرا پران بچا سکے اس لیے تو اُنھیں کی شرن میں جا وہی بھکت ہتکاری دیال ہو کر تجھ کو بچاویں گے یہ بات سنتے ہی اگن جُر دوڑتا ہوا شری کرشن جی مہاراج کے چرنوں پر جا کر گر پڑا اور ادھنتیائی سے بنتی کیا کہ اے کرپا سندھ تیت پاون میرا اپرادھ چھما کر کے اپنے جُر کے ہاتھ سے میرا پران بچائیے آپ کا آد اور انت کوئی نہیں جان سکتا اور آپ کا ناش کبھی نہیں ہوتا اور آپ نے برہما اور مہادیو جی آدک سب تینو لوک کے ایشور ہو کر کے اپنی اچھا سے ہر بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں کو مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے اور بنا چرچا اور نام اور لیلا آپ کے جو اچھر آدمی اپنے منھ سے نکالتے ہیں وہ برتھا ہیں رکھیشور اور جوگی لوگ آپ کے اسمرن اور دھیان کے پرتاپ سے جو کچھ بھلا بُرا کسی کو کہتے ہیں وہ اُسی وقت ہو جاتا ہے لیکن وہ لوگ بھی آپ کا بھید نہیں جانتے اور آپ سب لیلا سنساری جیووُں کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے کرتے ہیں اور آپ تیجھی بت اور سب سے اُتم ہو کر تینوں لوک کے اُتپتّ اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں۔

دوہا

ماکھن پربھو گوپال کی استت کہی نہ جاے — سرب روپ سب آتما سب گھٹ رہے سماے

اے دینا ناتھ آپ جس طرح شرن آئے ہوئے پر دیال ہو کر اپرادھ اُس کا چھما کرتے ہیں اُسی طرح مجھ کو بھی بڑا دکھی اور دین جان کر شیتل جُر کے ہاتھ سے میرا پران بچائیے تینوں لوک میں سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا مجھ کو اپنی رچھا کرنے والا دکھلائی نہیں دیتا۔

دوہا

ماکھن پربھو کرتار کی مہما است اپار — تپت شیت بیاپے تہاں جہاں نہ نام تمھار

یہ دین بچن سن کر شری کرشن جی نے کہا کہ اب میرے شرن میں آنے سے تیرا پران بچا اور تیرا اپرادھ میں نے چھما کیا لیکن آج سے میرے سیوک اور ہر بھگتوں کو کبھی دکھ نہ دیجیو اور جو کوئی یہ کتھا میری اور تیری اپنے سچے من سے کہے اور سنے گا اُس کو کسی طرح کا جُر یعنی بخار ہو تو چھوٹ جائے گا اب تو شری مہادیو جی کے پاس جا۔ جا یہ بات سنتے ہی اگن جر شری کرشن جی سے بدا ہو کر شری شیوجی کے پاس چلا گیا تب جد بنشی لوگ اپنے ہو گئے اور بانا سُر جو بھاگا تھا پھر بہت سے ہتھیار اپنے ہزار ہاتھ میں لے کر شیام سندر کے سامنے آیا اور للکار کر کہنے لگا کہ ابھی تک میرا من لڑائی کرنے سے نہیں بھرا تم ہوشیار ہو کر میرے ساتھ لڑو جبکہ وہ ابھمانی ایسا کہکر شری بسدیو نندن پر ہتھیار چلانے لگا تب دیت سنگھارن دیوکی نندن نے کرودھ میں ہو کر سدرشن چکر کو حکم دیا کہ چار ہاتھ بانا سر کے چھوڑ کر سب ہاتھ کاٹ ڈال یہ حکم پاتے ہی سدرشن چکر بانا سُر کے ہاتھ کاٹ کر اس طرح گرانے لگا جس طرح کوئی آدمی ساعت بھر میں پتلی پتلی ڈالیاں درخت کی کاٹ ڈالتا ہے جب بانا سُر کا یہ حال ہو کر خون اس کے بدن سے ندی کی طرح بہنے لگا تب اُس نے محبت ہو کر شیوجی مہاراج سے بنے کیا کہ اے بھولا ناتھ میں نے اپنے ابھمان کرنے کا ڈنڈ پایا اب سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا میرا پران بچا نہیں سکتا یہ دین بچن سن کر مہادیو جی نے بچار کیا کہ اب غرور اس کا ٹوٹ گیا اس لیئے اپنے بھگت کا پران بچانا چاہیئے ایسا بچارتے ہی بھولا ناتھ بانا سُر کو ساتھ لے کر بید استت پڑھتے ہوئے شری کرشن چندر کے پاس گئے اور بانا سُر کو اُن کے چرنوں پر گرا دیا۔

دوہا

ہاتھ جوڑ ٹھاڑے بھئے ہر کے سنکھ جائے　　بانا سُر کے کارج ہتو استت کریں سناے

اے دینا ناتھ ترلوکی ناتھ آپ چیتن اور جڑ سب جیووں کے مالک ہو کر اُن کی اُتپت اور پالن اور ناش کرتے ہیں اور آپ کی لیلا اور آپ کے کاموں کی کوئی گنتی نہیں کر سکتا آپ کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے اور ہر بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں کو مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے سگن اوتار لیتے ہیں نہیں تو آپکے براٹ روپ میں چودھوں لوک کا بیوہار رہتا ہے میں آپ کے اس روپ کو ڈنڈوت کرتا ہوں۔

دوہا

اتھری شکت اننت بھگونت نہ پایو جائے　　برگٹ گیت دکھت سدا رہیو بشو بھر چھائے

جس نے سنسار میں آدمی کا تن پاکر آپ کا سمرن نہیں کیا اُس نے امرت چھوڑ کر زہر پیا جس طرح سورج بدلی میں چھپے رہتے ہیں اُسی طرح آپ اپنے کو سنسار میں چھپا کر آدمی کی طرح لیلا کرتے ہیں جو آدمی آپ کا دھیان چھوڑ کر سنساری جال میں پھنستا ہے اُس کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے ہم اور برہمادک دیوتا آپ کے داس ہو کر آپ کا بھید نہیں جان سکتے سنساری آدمی کو کیا سامرتھ ہے کہ جو آپ کو پہچان سکے جس پر آپ دیال ہو کر اپنے دھیان اور پوجا کی راہ دکھاتے ہیں وہ آپ کو کچھ جان کر ست سنگ کرنے سے

بھوساگر پار اُتر جاتا ہے۔

دوہا

جیسے بوڑت جل بکھے سیس نکالے کوے	سانس لیت ہی ایک چھن مہا چین سکھ ہوے

اے مہا پربھو جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی سانس لینے سے سکھ پاتا ہے اُس سے بڑھ کر سکھ ہر بھجن میں ہوتا ہے لیکن ہر بھجن میں چیت لگنا بہت کٹھن ہے سنساری لوگ جھوٹھی مایا موہ میں ایسے پھنسے ہیں کہ اُن کا من آپ کی طرف ایک ساعت نہیں لگتا اُن میں سے جو کوئی آدمی سنساری سکھ ملنے کے واسطے آپ کا بھجن اور دھیان کرتا ہے اُس کو ہم اور برھما جی بردان دیتے ہیں لیکن اُس کا منورتھ پورا ہونا اور ہماری بات سچ کرنا آپ ہی کے اختیار میں رہتا ہے اے کرپا سندھ کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آپکی اپرمپار مہما کا گن برنن کر سکے بانا سُر اگیان کی راہ سے مجھ کو پرمیشور جان کر میری پوجا کرتا تھا اب یہ آپ سے بیر کر کے مجھ کو اپنی سفارش کرنے کے واسطے آپ کے پاس لے آیا ہے مجھ پر دیال ہو کر اپرادھ چھما کیجئے اور اُس کو پرہلاد اپنے بھکت کے کل میں جان کر ابھے دان دیجئے۔

دوہا

اگیا دیجئے چکر کو ماکھن پربھو برجناتھ	اور بھجا سب کاٹ کے راکھے چاروں ہاتھ

جب شری بھولا ناتھ نے اس طرح سے پورنک شری کرشن جی کی استت کی تب ترلوکی ناتھ ہنس کر بولے کہ اے بھولا ناتھ ہم میں اور تم میں بھید سمجھنے والا آدمی ضرور نرک بھوگے گا اور ہمارا دھیان کرنے والا انت سمے مجھ کو پاوے گا اور تمھارے کہنے سے ہم نے بانا سُر کو چتر بھجی روپ بنا دیا جس کو تم نے بردان دیا اُس کا نیاہ میں نے کیا۔

دوہا

آیس دینھو چکر ایسی بدھ ہر ناتھ	اور بھجا سب کاٹ کے راکھو چاروں ہاتھ

اے کیلاس پت میں نے پرہلاد بھکت بانا سُر کے پردادا سے یہ اقرار کیا کہ تیرے بنش کو ابھے دان دیا اس لیے جو تم نہ کہتے تو بھی اُس کا پران نہ لیتا لیکن بانا سُر بڑا ابھمان کر کے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا تھا اس واسطے میں نے سب ہاتھ اس کے کاٹ کر اس کو چتر بھجی روپ بنا دیا اور سب اپرادھ اس کا چھما کر کے تمھارا پار کھد اُس کو کیا یہ بات سنتے ہی بھولا ناتھ خوش ہو کر کیلاس پربت کو چلے گئے تب بانا سُر نے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ جس طرح آپ نے کرپا کر کے اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے اور انرُدھ کو اوکھا سے بیاہ کر اپنے ساتھ لیجا یئے یہ بات سُن کر برندا بن بہاری بھکت ہتکاری پُردیمن سمیت بانا سُر کے گھر چلے تب اُس نے بڑی خوشی سے پیتامبر راہ میں بچھاتا ہوا دوارکا ناتھ کو راج مندر پر لیجا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن کمل اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ جن چرنوں کا درشن برھما دک

دیوتا اور سنکادک رکھیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اُن چرنوں کو دھو کر آج میں اپنے کل پریوار سمیت کرتا ہوا اسے مہاپربھو اُنھیں چرنوں کو دھو کر برھما جی نے وہ جل اپنے کمنڈل میں رکھا اور شری مہادیوجی نے وہی جل اپنے ماتھے پر چڑھایا اور وہی جل بھگیرتھ نے بڑی تپسیا سے اپنے پرکھوں کے تارنے کے واسطے مرت لوک میں لاکر سنساری جیووں کا اُدھار کیا اور وہی جل سنسار میں گنگا جی ہو کر پرکٹ ہوا جن کا درشن اور اسنان کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر دنیا کے لوگ مکت پاتے ہیں یہ استت کرکے باناسُر نے اوکھا کو راج مندر سے بُلا بھیجا اور انرُدھ کی بیڑی اور ہتھکڑی کاٹ کر اُن کو اسنان کرایا اور اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر بدھ پوربک اوکھا کو انرُدھ سے بیاہ دیا اور بہت رتن اور سونا اور چاندی اور کپڑا اور گہنا اور گئو اور رتھ اور ہاتھی اور گھوڑے جن کی کچھ گنتی نہیں ہوسکتی جہیز میں دے کر دوارکا ناتھ کو اوکھا اور انرُدھ سمیت بدا کیا تب شری کرشن جی نے باناسُر کو اپنی طرف سے راجگدی پر بٹھال دیا اور دولھا دلھن کو ساتھ لے کر آنند سے دوارکا کو چلے اُن کے آنے کا حال سُنتے ہی جُدبنشی لوگ آگے سے آکر منگلاچار مناتے ہوئے راج مندر پر لے گئے اور رُکمنی جی اپنے کل کے موافق ریت رسم کرکے انرُدھ جی کو دلھن سمیت محل میں لے گئیں اور سب دوارکا باسیوں نے گھر گھر منگلاچار منایا۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو کوئی ہر روز سبیرے اس ادھیائے کا دھیان اور اسمرن کیا کرے گا وہ لڑائی میں بہت دشمنوں سے بھی نہ ہارے گا۔

دوہا

یہ لیلا او بھگت مہا کہے سنے جو کوئے	لہے سدا شکھ سمید اجُر کی بتھا نہ ہوئے

ادھیائے چونسٹھ (۶۴)

کتھا راجہ نرگ کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت ناگ کل میں نرگ نام بڑا پرتاپی اور دھرماتما پیدا ہوا تھا جو بے انتہا گئوویں بدھ پوربک براہمنوں کو دان دیتا تھا اگر کوئی چاہے تو گنگا جی کی رینکا اور برسات کی بوندیں اور آکاش کے تارے گن لے لیکن اُس کے کئے ہوئے گئو داتوں کی گنتی کرنا بہت مشکل ہے ایسا دھرماتما راجہ تھوڑا پاپ انجان میں کرنے سے گرگٹ ہو گیا تھا اُس کو شری کرشن جی نے اپنا درشن دے کر اُدھار کیا اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ من ناتھ ایسا دھرماتما راجہ کون اپرادھ کرنے سے اس حال کو پہونچا اُس کی کتھا کہئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت راجہ نرگ ہمیشہ نیم کرکے ہر روز ہزاروں گئوویں براہمنوں کو بدھ کے موافق دان کرکے پیچھے بھوجن کرتا تھا

ایک دن اُس کی دان دی ہوئی گئو آکر بنا دان دی ہوئی گئوؤں میں مل گئی راجہ نے بے جانے اُس گئو کو
دوسرے براہمن کو دان کردی اور وہ براہمن گئو لے کر اپنے گھر چلا اور پہلے دان لینے والے براہمن
نے اپنی گئو پہچان کر اُس کو راہ میں روکا تب دونوں آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے گئو سمیت راجہ نرگ کے
پاس آئے راجہ نرگ نے دونوں براہمنوں سے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

چوپائی

کوٹ لاکھ روپیا لیؤ ۔ گیا اِک کا ہو کو دیو

یہ بات سنتے ہی وہ براہمن کرودھ کر کے راجہ سے بولا کہ جو گئو سوستِ کہکر ہم نے دان لی اُسکو
کروڑ روپیہ پانے پر بھی ندیں گے یہ گئو ہمارے پران کے ساتھ ہے یہ بات سُن کر راجہ نے بنتی کر کے اُن سے
کہا کہ اے مہاراج یہ بات انجان میں ہوئی ہے تم ایک گئو کے بدلے لاکھ گئو لے کر کرودھ اپنا چھما کرو
جب کہ لاکھ روپیہ اور لاکھ گئو دینے پر بھی دونوں براہمنوں نے نہیں مانا اور وہ گئو چھوڑ کر اور یہ شاپ دیکر
اپنے گھر چلے گئے کہ تو نیائے نہ کر کے گرگٹ کی طرح سر ہلاتا ہے اس لیے گرگٹ ہو جا تب راجہ نے اُداس
ہو کر کہا کہ دیکھو انجان میں مجھ سے یہ پاپ ہو گیا سو کیسے چھوٹے گا ایسا بچار کر راجہ نے اس پاپ سے
چھوٹنے کے واسطے اور بہت سا دان براہمنوں کو دیا پر اُس کا سندیہ نہ چھوٹا جب کچھ دن بعد راجہ مر گیا
اور جم دوت اس کو جمراج کے پاس لے گئے تب جمراج نے راجہ کو بڑے آدر سے اپنے پاس سنگھاسن پر بٹھا کر
کہا کہ راجہ تمھارا بہت پنیہ ہو کر تھوڑا پاپ بھی ہے اس سے تم پہلے اپنے پاپ پنیہ کا سُکھ بھوگو گے یا پاپ
کا دُکھ بھوگو گے یہ بات سُن کر راجہ بولا کہ اے مہاراج پہلے اپنے پاپ کا دُکھ بھوگ کر پیچھے سے پنیہ کا سُکھ
بھوگوں گا یہ بات سن کر جمراج نے کہا کہ تم نے انجان میں جو دان کی ہوئی گئو پھر دوسرے براہمن کو دان
کردی تھی اس پاپ سے تم کو گرگٹ ہو کر کچھ دنوں تک اندھیارے کنوئیں میں رہنا پڑے گا جب دواپر کے
انت میں پربرہم پرمیشور شری کرشن نام سے اوتار لے کر تم کو اپنا درشن دیں گے تب تمھاری مکت ہو گی
یہ بات جمراج کے منھ سے نکلتے ہی راجہ گرگٹ ہو کر گر پڑا اور سمدر کے کنارے ایک اندھیرے کنوئیں میں
رہنے لگا جن دنوں شری کرشن جی بانا سُر کو جیت کر دوارکا پہونچے اُنھیں دنوں پردیمن اور سامب آدک
جدوبنشی اُس کنوئیں کی طرف شکار کھیلنے گئے تب ایک لڑکا پیاسا ہو کر اُسی پر پانی بھرنے گیا تو کیا دیکھا کہ ایک
گرگٹ سے کنواں بھرا ہے یہ آشچرج دیکھ کر اُس لڑکے نے اپنے ساتھ والے لڑکوں کو بلا کر وہ گرگٹ دکھایا۔

دوہا

دیا دان سب پتر ہر کینھو یہی بچار ۔ یا گرگٹ کو کوپ تے ہم کاڑھیں اکبار

جبکہ لڑکوں کے بہت تدبیر کرنے سے بھی وہ گرگٹ کنوئیں سے نہیں نکلا تب اُنھوں نے آکر یہ حال
شری کرشن جی سے کہکر بنتی کیا کہ اے مہاراج آپ دیا کی راہ سے چل کر اُس گرگٹ کو نکالیے شیام سندر

انتر جامی نے یہ بات سنتے ہی اُس کنویں پر جا کر جیسے اپنا چرن اُس کو چھوا دیا ویسے وہ گرگٹ آدمی کی صورت سُندر گہنا اور کپڑا پہنے راجوں کی طرح ہو گیا ۔

		دوہا	
تاکے ماتھے مکٹ کی ستو بھا کہی نہ جائے		مانو آبھا سورج کی رہی چہوں دِش چھائے	

اور وہ کنوئیں سے نکل کر ہر چرنوں پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ نے مجھ کو بڑے دُکھ میں درشن دے کر اُدھار کیا سوائے آپ کے مجھ ایسے ادھرمی کو سُکھ دینے والا تینوں لوک میں کوئی نہیں ہے جب اس طرح راجہ نرگ کرشن بھگوان کی بہت استت کرنے لگا تب پردمن آدک لڑکوں نے یہ تعجب دیکھ کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے مہا پربھو یہ کون ہے اور کس اپرادھ سے گرگٹ ہوا تھا اس کا بھید کہئے جس میں ہمارا سندیہ چھوٹ جائے جب یہ بات شیام سُندر نے سنی تب آپ نے انجان کی طرح راجہ نرگ سے پوچھا کہ تم کوئی دیوتا ہو یا کسی دیش کے راجہ ہو کون ہو اور کس واسطے گرگٹ کے تن میں پڑے تھے راجہ نرگ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے انتر جامی آپ سے کچھ چھپا نہیں ہے لیکن آپ کی آگیا سے اپنا حال کہتا ہوں سُنئے کہ میں اگلے جنم میں راجہ اچھواک کا بیٹا نرگ نام بڑا پرتاپی راجہ ہو کر دس ہزار گئو گرہستھ اور بید پاٹھی براہمن کو بدھ پوربک ہر روز دان دیتا تھا اور سوائے گئو دان کے بہت سے مکان بنوا کر سب سامان سمیت دان کیے تھے اور براہمنوں کی لڑکیوں کے بیاہ بھی کر دیتا تھا اور بڑے بڑے ڈھیر اناج اور مٹھائی کے براہمنوں کو دان دے کر بہت سے دیواستھان اور تالاب وغیرہ سنساری جیووں کے پانی پینے کے واسطے بنوا دیے تھے جگت میں میرے دان اور اچھے کرم کرنے کا جس ایسا پھیلا تھا کہ جس کا برنن نہیں کر سکتا ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ میری دان دی ہوئی ایک گئو براہمن کے گھر سے بھاگ آئی اور جو گئوئیں میں نے دوسرے دن دان دینے کے واسطے منگائی تھیں اُن میں مل گئی جب پرات سمے انجان میں وہ گئو دوسرے براہمن کو دان کر دی اور پہلے دان لینے والے براہمن نے راہ میں اُس گئو کو پہچانا تب دونوں براہمن جھگڑا کرتے ہوئے گئو سمیت میرے پاس آئے میں نے اُن سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھ سے لاکھ روپیہ یا لاکھ گئو اِس کے بدلے لے کر اپنا جھگڑا چھوڑ دو لیکن اُنھوں نے نہیں مانا اور گئو چھوڑ کر اپنے گھر چلے گئے اور جاتے وقت مجھ کو شاپ دیا کہ تو گرگٹ کی طرح سر ہلاتا ہے اس لیے تو گرگٹ ہو جا جب کچھ دنوں کے بعد میں مرگیا تب اُسی شاپ سے جمراج نے مجھ کو گرگٹ کا تن دے کر اِس کنوئیں میں ڈال دیا اور میرے بنے کرنے پر یہ کہا کہ شری کرشن جی کے درشن پانے سے تیری مُکت ہو گی اُسی دن سے آپ کے درشن کی ابھلاکھ رکھتا تھا آج آپ نے اپنے کمل روپی چرنوں کا درشن دے کر میرا اُدھار کیا جس طرح آپ نے مجھ ایسے ادھرمی کو اپنا درشن دے کر کرتارتھ کیا اسی طرح دیا ہو کر ایسا بردان دیجئے جس میں آپکے چرنوں کی بھگت مجھ کو بنی رہے جب شری کرشن جی نے راجہ نرگ کو اچھا پوربک بردان دے کر بدا کیا اور وہ اچھے بمانوں پر بیٹھ کر دیولوک چلا گیا تب

شری کرشن جی نے اپنے سنتان اور جدبنشیوں سے جو وہاں کھڑے تھے کہا کہ دیکھو کیا براہمن کی اتنی بڑی مہما ہے کہ بنا اپرادھ بھی براہمن کسی پر کرودھ کرے تو اُس کے واسطے اچھا نہیں ہوتا گیانی کو چاہیئے کہ کسی براہمن کا مال نہ لے جس طرح آگ کھانے سے منھ جل جاتا ہے اسی طرح براہمن کا انش لینے والے کا حال سمجھنا چاہیئے زہر کھانے سے ایک آدمی مرتا ہے اور براہمن کا انش جو لیتا ہے اُس کے کل پریوار کا پتا نہیں لگتا زہر کھانے والا علاج سے اچھا ہوتا ہے لیکن برہم انش لینے والے کا دُکھ چھوٹنے کے واسطے کوئی اُپاے کام نہیں آتا جو آدمی لاعلمی میں بھی براہمن کا مال زبردستی چھین لیتا ہے اُس کے دس پُرکھا ماتا اور دس پِتا کے نرگ بھوگتے ہیں اور جو لوگ دان دیا ہوا اپنا براہمن سے پھیر لیتے ہیں اُن کو ساٹھ ہزار برس تک نرگ کا کیڑا ہو کر پھر نیچ ذات میں جنم ملتا ہے لیکن گر بھ اُس کا کئی مرتبہ گر کر جب پیدا ہوتا ہے تب کنگال اور روگی ہو کر جنم اُس کا آخر ہوتا ہے راجہ نرگ کی دشا جس سے انجان میں ادھرم ہوا تھا دیکھ کر یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے۔

	دوہا	
سو ہووے ات پاتکی نرگ باس تہہ ہوے		دان دیت دُج راج کو کھن کرے جو کوے

جو براہمن تلوار کھینچ کر مارنے آوے تو سر اپنا اُس کے چرنوں پر رکھ دینا اُچت ہے اور سواے ادھینتائی کے اُس کو کٹھور بچن کہنا نہ چاہیئے میرے اوپر براہمن کرودھ کرے یا بڑی بات کہے تو میں کچھ بُرا نہ مانکر اور اسکی سیوا کرتا ہوں تم لوگوں نے سُنا ہوگا کہ بھرگ رکھیشور نے بنا اپرادھ سوتے وقت میری چھاتی پر لات ماری تھی تب میں پاؤں اُن کا یہ سمجھ دابنے لگا کہ میری چھاتی کی چوٹ اُن کے نہ لگی ہو یہ سمجھ کر براہمن کا سنمان کرنا اُچت ہے اور براہمن کے خوش ہونے سے لوک اور پرلوک دونوں بنتے ہیں اور براہمن سے جھوٹھ بولنا اور سود لینا نہ چاہیئے جو لوگ براہمن کو میرے برابر نہ جان کر اُس میں کچھ بھید سمجھتے ہیں اُن کو ضرور نرگ بھوگنا پڑتا ہے اور براہمن کے ماننے والے میرے چرنوں کی بھگت پاکر پرم پد کو پہونچتے ہیں اس لیئے تم لوگ میرے کہنے کے موافق کیا کرو۔

	دوہا	
جُدبنش کو ساتھ لے مندر پہونچے آے		ایسی بدِ سمجھاے کے ماکھن پربھ جُدراے

جب شیام سُندر نے راجہ اگرسین سے یہ سب حال کہا تب اُنھوں نے براہمن کو اُتم جان کر ڈنڈوت کی اتنی کتھا سُن کر راجہ نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ راجہ نرگ ایسے دھرماتما نے انجان میں تھوڑا پاپ کرنے سے کیوں اتنا ڈنڈ پایا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرپکھشت راجہ نرگ کو اپنے دان اور دھرم کرنے کا ابھمان رہتا اس سے اس کا یہ حال ہوا تھا دان اور دھرم کر کے غرور نہ کرنا چاہیئے۔

ادھیائے ۶۵

جانا بلرام جی کا برندابن میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت ایک دن شیام اور بلرام دونوں بھائی راج مندر میں بیٹھے تھے اُس وقت بلرام جی نے برندابن اور گوکل کا سکھ اور نند اور جسودا کا پریم برنن کرکے شری کرشن جی سے کہا کہ برندابن سے آتے وقت ہم دونوں بھائیوں نے جسوداجی اور گوپیوں سے یہ اقرار کیا تھا کہ پھر آکر تم سے ملیں گے سو وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا اور ہم لوگ دوارکا میں رہتے ہیں سب برجباسی ہمارے برہ میں چنتا کرتے ہوں گے آپ اگیا دیجئے تو ہم وہاں جاکر سب کو دھیرج دے آویں شری کرشن جی بولے کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی بلرام جی اور شری کرشن جی اپنی ماتا و پتا سے بدا ہو کر ہل اور موسل اپنا ہتھیار لے کر رتھ پر سوار ہو کر برندابن کو چلے جس جس دیش اور نگر میں بلدیوجی پہونچتے تھے وہاں کے راجہ آگے سے آکر سنمان پوربک اُن کو اپنے گھر لے جاتے تھے اور چھتیس پرکار کے بنجن کھلا کر بہت طرح کے اسباب اُن کو بھینٹ دیتے تھے اُسی طرح ریوتی رمن سب راجوں سے بھینٹ کرتے اور سکھ دیتے ہوئے اُجین میں ساندیپن اپنے گرو کے استھان پر پہونچے تب گرو نارائن اور اُن کی استری کو ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے اُن کا آشیرباد لیا جب دس دن وہاں رہنے کے بعد برندابن میں آئے تو کیا دیکھا کہ جن گئوؤں کو گوپال جی آپ چرایا کرتے تھے وہ سب گئوویں شیام سندر کا دھیان کرکے بن میں چاروں طرف بڑی پھرتی اور مُنھ بائے ہوئے سوائے چلانے کے گھاس چرنے پر کچھ چاہ نہیں رکھتیں اور اُن کے پیچھے پیچھے سب گوال بال شری کرشن جی کا جس گاتے اور پریم رنگ راتے چلے جاتے ہیں اور ٹھور ٹھور برجباسی لوگ موہن پیارے کا بال چرتر آپس میں کہہ سُن کر اسی چرچا میں اپنا جنم کاٹتے ہیں جب بلرام جی نے یہ حال دیکھتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر اپنا رتھ کھڑا کیا تب نند اور سب گوپیاں اور گوال اُن کے آنے کا حال سُن کر بڑے پریم سے ملنے کے واسطے دوڑے اور بلرام جی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

دوہا

نند تات دیکھے جبھی اور جسودا مائے	بلداؤت پریم سے گرے چرن پر دھائے

نند اور جسوداجی نے بلدیوجی کو اپنے چرنوں پر سے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور منھ چوم کر پیار کیا جیسے بلرام جی نے گوال بالوں سے گلے مل کر اُن کی کشل پوچھی تب برجباسی لوگوں نے شیام اور بلرام کا بال چرتر یاد کرکے آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر لئے پھر نند اور جسودا نے بڑے پریم سے بلرام جی کو گھر لیجا کر کہا کہ اے بیٹا ہم لوگوں کو تمھارے برہ میں پل بھر ایک برس کے برابر گذرتا ہے تم اپنا حال کہو کہ اتنے دن وہاں کیونکر رہے تم دھن ہو

جواتنے دن پر یہاں آکر ہماری سُدھ لی اور اپنا چندر مُکھ دکھا کر ہماری آتما ٹھنڈی کی کہو موہن پیارے اور راجہ اُگرسین اور بسدیو جی آدک جدبنسی کبھی ہماری یاد کرتے ہیں یا نہیں بلرام جی بولے کہ اے یا یا تمھاری کرپا سے مرلی منوہر اور سب جدبنسی خوش رہ کر دن رات تمھارا جس گاتے ہیں یہ سُن کر جسودا جی بولیں کہ اے بلرام جی جب سے موہن پیارے ہم لوگوں کی سُدھ چھوڑ کر متھرا کو چلے گئے تب سے ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیارا چھایا رہ کر آٹھوں پہر اُنھیں کی یاد اور چرچا میں گذرتے ہیں جو متھرا میں رہتے تو کبھی کبھی اُن کو دیکھ آتے اتنی دُور دوارکا میں نہیں جاسکتیں۔

چوپائی

کہئے کہا کرشن کی باتا دے ہم کو کچھ چاہت ناہیں	جن کو ہم چاہیں دن راتا ایسے نٹھر بھئے من ماہیں

اے بلرام جی وہ ایسے نرموہی ہیں کہ کبھی اپنا سندیسا بھی نہیں بھیجتے سچ پوچھو تو اب وہ دوارکا پری کے راجہ ہوکر لوگوں کو کیوں یاد کریں گے۔

دوہا

اب تو مہادھنی بھئے سب راجن کے راج	گوالن کی سدھ کرت ہی اُنکو آوے راج

اے بلرام جی یہ تو بتاؤ کہ کنھیا کبھی میری اور رادھا آدک گوپیوں کی سدھ کرتا ہے یا نہیں میری سمجھ میں وہ یہاں سے وہاں بہت سُکھ پاتا ہے لیکن ہم لوگوں کو اُس کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتی دیکھو رو ہنی ستے میری پریت چھوڑ کر شیام سندر کو ایسا بس میں کر لیا کہ اُس نے کبھی اپنا درشن نہیں دیا جب کہ جسودا اس طرح بہت باتیں کہکر رونے لگی تب بلرام جی نے اُس کو سمجھا کر دھیرج دیا جبکہ بلرام جی شام کے وقت برندابن گانوں میں نکلے تو کیا دیکھا کہ رادھا آدک سب برجبالا بہت دُبلی اور من ملین جدھر تدھر پھرتی ہیں اور سوائے ذکر اور چرچا بال چرتر موہن پیارے کے دوسرا کچھ کام اُن کو نہیں ہے جیسے رادھا آدک گوپیوں نے بلرام جی کو اکیلا دیکھا ویسے ہی جھنڈ کی جھنڈ ان کے پاس آکر ڈنڈوت کرکے پوچھنے لگیں کہ کہو بلرام جی تم کب آئے ہمارے پران ناتھ کبھی ہم لوگوں کو یاد کرتے ہیں یا نہیں جب سے ہم کو برندابن میں چھوڑ کر آپ متھرا گئے تب سے ایک مرتبہ اودھو کے ہاتھ جوگ سادھنے کا سندیسا ہم کو بھیجا تھا پھر کچھ سُدھ نہیں لی اب سنا ہے کہ سمدر کے ٹاپو میں دوارکا پری بسا کر وہاں رہتے ہیں اب ہم غریبوں کو کیوں یاد کریں گے یہ سُن کر دوسری سکھی بولی کہ اے پیاری اب اُنھیں کیا کام ہے جو راجگدی چھوڑ کر یہاں آویں۔

چوپائی

وہ کاہو کے ناہیں میت رادھا بن نہیں رہت گھروں	مات پتا کی چھوڑی پریت سو وہ ہے پرسلنے پڑھی

دوہا

ایک سکھی یاد ھ کہے سنو کرشن کے بھائے	جب لوں تم برج میں بنے رہے چراوت گائے

دوسری برجبالا نے کہا کہ اے پیارے ہم لوگوں نے لوک لاج اور کل پروار چھوڑ کر اُس سے پریت لگا کر کیا سکھ پایا اُس سے کوئی بھلائی کی آشا نہ رکھو دوسری بولی کہ دوارکا کی استریاں اُس کا بشواس کس طرح کرتی ہوں گی اور گوپی بولی کہ میں ایسا سنتی ہوں کہ موہن پیارے نے دوارکا پری میں جا کر سولہ ہزار ایک سو راج کنیا مہاسندری سے اپنا بواہ کیا ہے اور اُن کے ساتھ آٹھوں پہر پریت رکھتے ہیں اب اُنھیں چھوڑ کر ہم گنواریوں کے پاس کیوں آویں گے۔

دوہا

سولہ سہس کمارکا سندر روپ ندھان	دس دس ست تنکے بھئے شری جدناتھ سمان

دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی اب شیام سندر کا پچھتاوا کرنا اُچت نہیں ہے اور جو اودھوجی نرگن روپ بتائے گئے ہیں اُسی پر بشواس رکھ کر دھیرج دھرو دوسری گوپی ٹھنڈی سانس لے کر بولی کہ اے سکھی وہ سانولی صورت اور مُرلی کی دُھن نہیں بھولتی دھیرج کس طرح دھروں۔

دوہا

ناجانوں سکھی شیام کو کون دیش کی ریت	مانو کبھو نا ہتی برجباسن سون پریت

دوسری گوپی برہ کی ماری بولی کہ اے بلدیو جی دیکھو موہن پیارے نے اتنے دن بیتنے پر بھی یہ نہیں بچارا کہ ہمارے برہ میں گوپیوں کا کیا حال ہوگا سنسار میں جو کوئی پشو اور پنچھی پالتا ہے اس کو بھی اس طرح نہیں بھول جاتا یہ کٹھورتائی اُن کی دیکھ کر میں نے جانا اُن کا انتہ کرن بھی اُنھیں کی طرح کالا ہے نہیں تو وہ دین دیال اور گوپی ناتھ کہلا کر ایسا کٹھورپن نہ کرتے جب کہ گوپیاں اس طرح پر بہت کچھ کہہ کر روتے روتے بیہوش ہو گئیں تب بلدیو جی نے اُن کو بہت دھیرج دے کر کہا کہ تم کیوں اتنا روتی ہو شیام سندر تمھاری پریت رکھ کر آٹھوں پہر تم کو یاد کیا کرتے ہیں یہ بات سنتے ہی سب گوپیاں چیتن ہو کر اُن میں سے ایک گوپی بولی کہ اے پیارے یو رونا بند کر کے جو میں کہوں وہ تم کرو۔

چوپائی

ہلدھر جو کے پرسو پانوں	سدا رہو اُنھیں کی چھانوں
لیے ہیں گور شیام نہیں گاتا	گرہیں نہیں لیسٹ کی باتا
سُن سُن کر کھن اتر دیو	تمھرے ہیت کہن ہم کیو
آون ہم تم سے کہہ گئے	تا کارن ہم آوت بھئے
رہ دو ماس کریں گے راس	بُرد دیں گے سب تمھری آس

جب بلرام جی گوپیوں سے پریم کی باتیں کہہ کر من اُن کا بہلانے لگے تب ایک برجبالا نے کہا کہ اے بلبھدر جی تمھارا بھائی بڑا کٹھور ہے جو ہم لوگ پہلے سے ایسا جانتیں تو کبھی اُس سے پریت نہ کرتیں دوسری سکھی بولی کہ اے بلداؤ جی وہ چت چور یہاں سوائے گاسے چرانے اور ماکھن اور دہی چرا کر کھانے کے دوسرا کام نہیں کرتا تھا اب وہاں دوارکا پُری کا راجہ ہو کر ہم غریبوں کی یاد کیوں کرے گا ہمارا نام لینے سے شرم آتی ہوگی دوسری سکھی جو برہ میں بیاکُل تھی جھنجھُلا کر بولی کہ اب میں نے بھی اپنا جی شری کرشن جی کے برابر کٹھور کر لیا اُن کو دولت اور استری دن دن بہت ملیں میں اپنے اُسی دُکھ ساگر میں مگن ہوں اور گوپی بولی کہ میں سنتی ہوں کہ پردیمُن شیام سندر کا بیٹا اپنے باپ کے برابر سندر اور بلوان ہوا ہے سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں اُن کی اور سب سنتان چرنجیو رہیں دوسری نے کہا اکرور نردئی جو یہاں آکر ہمارے پران ناتھ کو لے گیا اور اودھو جو ہم سے جوگ سدھوانے آیا تھا وہ دونوں اچھی طرح ہیں دوسری بولی کہ اے بلرام جی ہماری باتوں کو ہنسی نہ مان کر سچ سچ بتلاؤ کہ شیام سندر کی استریاں اُن کی بات کا بشواس کرتی ہیں یا نہیں دوسری بول اُٹھی کہ اُن میں جو بُدھمان ہوں گی وہ کبھی اُن کی بات کا بشواس نہ کریں گی دوسری گوپی بولی کہ اے بلداؤ جی موہن پیارے اُن استریوں کے سامنے ہماری بھی یاد اور چرچا کرتے ہیں یا نہیں بھلا تمھیں بتاؤ کہ جس کے واسطے ہم لوگ لاج چھوڑ کر اتنا دُکھ پاتی ہیں اُس نے ہم کو اس طرح چھوڑ دیا جس طرح سانپ کیچُل کو چھوڑ کر پھر اُس سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا ہے اُس کی بات کہتے ہوئے میری چھاتی پھٹی جاتی ہے جب اس طرح سب برجبالا بہت باتیں کہہ کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لینے لگیں تب بلداؤ جی نے اُن کو دھیرج دے کر کہا کہ آج پورنماسی کی چاندنی رات میں تم لوگ اپنا اپنا سنگار کر آؤ تو ہم تمھارے ساتھ راس لیلا کریں یہ بات سنتے ہی سب برجبالوں نے اپنے اپنے گھر جا کر سنگار کیا جب شام کو بلرام جی اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر برندابن کی کُنجوں میں گئے تب رادھا آدگ گوپیاں بھی وہاں پہونچیں۔

چوپائی

ٹھاڑھی بھیکیں سب سرنائے ۔ ہلدھر چھپ برنی نہیں جاے
کنک برن نیلامبر دھرے ۔ ششی مکھ کمل میں من ہرے
انگ انگ سب بھوکھن ساجے ۔ دیکھت کام دیوات لاجے

ریوتی رمن کی چھپ دیکھتے ہی سب برجناریوں نے اُن کے چرنوں پر گر کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ اپنے بچن پرمان راس لیلا کیجیے یہ بچن سنتے ہی جیسے بلرام جی نے ہوں کیا ویسے راس لیلا کا استھان جمنا کنارے تیار ہو کر شیتل مند سگندھ ہوا بہنے لگی اور بہت طرح کا باجا اور گہنا اور کپڑا آدک وہاں پرگٹ ہو گیا تب سب برج ناریوں نے لاج چھوڑ کر مردنگ اور کرتال آدک باجا اُٹھا لیا اور گت ناچ کر اپنے

گانے اور بھاؤ بتانے سے بلدیوجی کو رجھانے لگیں جب ریوتی رمن اُن کا سچا پریم دیکھ کر اُن کے سامنے ناچنے
اور گانے لگے تب برن دیوتا نے بہت اچھی باڑنی اُن کے پینے کے واسطے بھیج دی بلداؤجی گوپیوں سمیت
پی کر آنند مچانے لگے اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر آکر آکاش سے بلداؤجی پر پھول برسانے لگے
اور چندرما نے تارا گن سمیت راس منڈل کا سکھ دیکھ کر اُن پر امرت کی برکھا کی اور جتنے جیو جرا چیتن وہاں پر
تھے وہ سب پرمانند دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور راس لیلا دیکھنے کے واسطے جمنا جل بہنے سے تھم گیا اور ہوا
کا چلنا بند ہو گیا اسی آنند میں بلداؤجی نے جل بہار کرنا بچار کر جمنا جی کو پکار کر کہا کہ تم ہمارے پاس آکر
ہم کو اسنان کراؤ جب جمنا جی نے اُن کی اگیا نہیں مانی تب بلرام جی نے کرودھ کر کے بل اپنا جمنا جل میں
ڈال کر پانی اس کا اپنے پاس کھینچ لیا اور اُس میں جل بہار کر کے جاگنے کی ماندگی مٹائی اس وقت جمنا نے
استری روپ بنکر ڈرتی اور کانپتی ہوئی بلدھر کے پاس آکر بنے کیا کہ اے مہاپربھو میں نے آپ کو نہیں پہچانا
کہ آپ شیش جی کا اوتار ہیں میرا اپرادھ آپ چھما کر کے ابھے دان دیجئے جب اس طرح جمنا جی نے بلداؤجی
کی بہت اُستت کی تب وہ اپرادھ اُس کا چھما کر کے گوپیوں سمیت اِس طرح جمنا جل میں بہار کر کے
رہے جس طرح ہاتھی ہتھنیوں کے ساتھ نہا کر خوش ہوتا ہے۔

	دوہا	
گوپن سنگ کریڑا کریں شری بلرام سُدھیر		کبھوں جمنا جل بیچ ہے کبھو جمنا تیر

جب ریوتی رمن جل بہار کر کے گوپیوں سمیت باہر آئے تب برن آدک دیوتوں نے اچھا اچھا گہنا
اور کپڑا اور موتیوں کی مالا لا کر ڈھیر لگا دیا اور بلرام جی اور گوپیوں نے من مانا گہنا اور کپڑا پہن لیا اور
گلے میں پھولوں کے گجرے ڈال کر بن بہار کیا اُسی دن سے جمنا جل وہاں پر ٹیڑھا بہتا ہے جب اسی طرح بلداؤجی
نے دو مہینے چیت اور بیساکھ برندابن میں رہ کر ہر۔ وز برجباؤں کے ساتھ راس بلاس کیا اور جل بہار کر کے
اُن کو سُکھ دیا اور دن بھر نند اور جسودا آدک کو شری کرشن جی کی چرچا سے سُکھ دے کر دوارکا جانے کی اِچھا
کی تب نند آدک نے بہت طرح کی چیزیں شیام سندر کے واسطے دے کر ریوتی رمن کو بدا کیا اُس وقت
گوپیاں رو کر کہنے لگیں کہ اے بلدیوجی ہم کو بھی اپنے ساتھ لے چلو ریوتی رمن اُن سب کو دھیرج دے کر دوارکا
کو چلے اور تھوڑے دنوں میں آنند سے دوارکا میں پہونچکر سب حال وہاں کا شری کرشن جی سے کہہ دیا۔

۶۶
ادھیائے چھیاسٹھ

مارنا شری کرشن جی کا پُنڈریک جھوٹے باسدیو کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت اُنھیں دنوں پُنڈریک نام کینت کا راجہ بڑا پرتاپی ہو کر

کاشی پُری میں رہتا تھا اُس کو یہ اِچھا ہوئی کہ میں اپنے کو باسدیو نام چتربھجی روپ بنا کر سنساری جیوؤں سے اپنی پوجا کراؤں تب اُس نے دو ہاتھ کاٹھ کے اپنے بدن میں لگا لیئے اور پیتامبر اور مکٹ اور بیجنتی مالا اور کنڈل اور بنمالا شری کرشن جی کی طرح پہن لیا اور شنکھ چکر گدا پدم ہتھیار باندھ کر کاٹھ کا گرڑ چڑھنے کے واسطے بنوایا جو راجہ اور پرجا پنڈریک کا ڈر مانکر اُس کو باسدیو کے برابر پوجتے تھے اُن پر وہ خوش ہوتا تھا اور جو اپنا دھرم بچار کر اُس کی پوجا نہیں کرتے تھے اُن کو وہ دُکھ دیتا تھا یہ حال دیکھ کر سنساری لوگ آپس میں یہ چرچا کرتے تھے کہ دیکھو ایک باسدیو تو شری کرشن نام جدکل میں اوتار لے کر دوارکا پُری میں براجتے ہیں دوسرے راجہ اپنے کو باسدیو روپ بنا کر پجوانا چاہتا ہے ان دونوں میں ہم لوگ کس کو سچ سمجھیں اور کس کو جھوٹا جب راجہ پنڈریک کو اپنی پوجا کرانے سے ابھمان پیدا ہوا تب ایک دن اپنی سبھا میں بیٹھ کر بولا کہ شری کرشن جی نام کون دوارکا میں رہتا ہے جس کو لوگ باسدیو کہتے ہیں دیکھو میں پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لے کر لیلا کرتا ہوں اور باسدیو جادو کا بیٹا میرا بھیس بنا کر سنساری جیوؤں سے اپنی پوجا کراتا ہے اس لیئے اس کے ساتھ لڑنا چاہیئے ایسا کہکر راجہ پنڈریک نے ایک براہمن کو بُلا کر کہا کہ تم دوارکا میں جا کر شری کرشن سے کہدو کہ میرا بھیس چھوڑ کر میرا حکم مانیں نہیں تو میرے ساتھ آکر جدھ کریں جب یہ سندیسہ لے کر وہ براہمن دوارکا میں پہونچا اور راجہ اگرسین کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تب دوارکا ناتھ نے اُس براہمن کو ڈنڈوت کر کے پوچھا کہ کہو مہاراج کہاں سے آئے اپنا حال بتاؤ یہ بات سنتے ہی اُس براہمن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہا پربھو میں راجہ پُنڈریک کا کچھ سندیسا کہنے کے واسطے کاشی سے آیا ہوں لیکن کہتے ہوئے شرم آتی ہے اور دوت کا سندیسا چھپانا نہ چاہیئے اپنی پران کی رچھا پاؤں تو کہوں شیام سندر بولے کہ تم بے کھٹکے کہو اس میں کچھ تمھارا اپرادھ نہیں ہے یہ سُن کر براہمن بولا کہ اے دینا ناتھ راجہ پنڈریک نے یہ سندیسا کہلا بھیجا ہے کہ تینوں لوک کا مالک اور سب دنیا کا پیدا کرنے والا میں ہو کر آٹھ پٹ رانیوں سے بھوگ اور بلاس کرتا ہوں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے میں نے اوتار لیا ہے اور شنکھ چکر گدا پدم میرے پاس رہ کر گرڑ پر چڑھتا ہوں تم میرا بھیس رکھ کر اپنے کو باسدیو کیوں پرگٹ کرتے ہو اور جو تم تینوں لوک کے مالک ہوتے تو جراسندھ سے بھاگ کر دوارکا میں کیوں رہتے اب تم کو اُچت ہے کہ شنکھ چکر گدا پدم آدک ہتھیار باندھنا اور باسدیو نام اپنا کہلانا چھوڑ کر میرے حکم میں رہو نہیں تو جُدھ میں بنشیوں سمیت تم کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اتاروں گا تب تم جانوگے کہ کون سچا باسدیو ہے اور کون جھوٹا بھیس بنائے ہے آجتک تم نہیں جانتے کہ الکھ اگوچر ترلوکی ناتھ نرنجن روپ میں ہوں سب رِکھ اور مُن میرے نام پر جگیہ اور دان اور جپ اور تپ کر کے بڑائی پاتے ہیں اور میں برھما روپ ہو کر اُتپت اور بشن روپ ہو کر پالن اور مہادیو روپ ہو کر جگت کا ناش کرتا ہوں اور میں نے مچھ روپ ہو کر بید کو سمدر سے نکالا اور کچھپ روپ سے مندر اچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھایا اور باراہ روپ دھر کر

پرتھوی کو پاتال سے نکال لایا اور نرسنگھ اوتار لے کر ہرنیہ کشپ دیت کو مارا اور باون روپ دھر کر راجہ بل
سے دان لیا اور شری رام اوتار لے کر راون کو مارا میرا یہی کام ہے کہ جب جب دیت اور ادھرمی راجہ
ہر بھکتوں کو دُکھ دیتے تب تب میں اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتارتا ہوں اسی واسطے اب بھی اوتار لیا ہے
شری کرشن چند آنند کند بڑی خوشی سے اُس کا سندیسا سنتے تھے لیکن دوسرے جُدبنشی یہ جھوٹھ بات
سُن کر اُس براہمن کو ہنسنے لگے اور ایک جُدبنشی کرودھ میں آکر بولا کہ اے براہمن دیوتا تم کیا جھوٹھ بکتے ہو
دوسرا کوئی یہ جھوٹھی بات کہتا تو اُس کو بنا مارے نہ چھوڑتے یہ سُن کر شری کرشن جی نے جُدبنشیوں سے
کہا کہ سُنو بھائی دوت پر کرودھ کرنا نہ چاہیے۔

دوہا

راج سبھا میں بیٹھ کے کبھوں ہنسیئے ناہہ	یہ سماں اوگن نہیں لکھیو پرانن ناہہ

جُدبنشیوں سے یہ کہہ کر شری کرشن مہاراج اُس براہمن سے بولے کہ اے دُوِجراج تم اپنے راجہ سے
جاکر کہدو کہ ہم تمھارا سندیسا سُن کر بہت خوش ہوئے وہ اپنے یہاں لڑائی کی تیاری کریں میں وہاں
آکر اپنا بھیس چھوڑ دوں گا یا اُس کا مانس کوؤں اور کتّوں کو کھلاؤں گا یہ بات سُن کر براہمن نے کاشی میں
آکر سب حال راجہ پنڈریک سے کہا کچھ دن کے پیچھے شری کرشن جی نے جُدبنشیوں سمیت کاشی پُری کے
پاس پہونچ کر پانچ جنیہ شنکھ اپنا بجایا تب راجہ پُنڈریک وہ آواز سنتے ہی دو اچھوہنی دل ساتھ لے کر
شری کرشن جی کے سامنے آیا جب پارسنگرہ بھوماسُر کے بھائی اور منتری کاشی نریش نے جو پریاگ میں
راجہ تھا یہ حال سُنا تب وہ بھی تین اچھوہنی دل ساتھ لے کر اُس کی مدد کرنے کے واسطے آپہونچا جس وقت
دونوں دل میں مارو بجا بجکر تیر اور تلوار آدک بہت طرح کے ہتھیار چلنے لگے اُس وقت شور بیر مار مار کہہ کر اپنا
پران دیتے تھے اور کادر لوگ پیچھے کو بھاگ گر گر پڑتے تھے جبکہ رن بھوم میں راجہ پنڈریک نے چتربھجی روپ
بنائے ہوئے شیام سندر کے سامنے آکر اُن کو للکارا تب بیکنٹھ ناتھ نے ہنستے ہوئے اُس کا مکٹ اُتار کر کہا
کہ اب تم بتاؤ کہ کس کا پاکھنڈی روپ ہے اے راجہ جو سندیسا تم نے ہم کو بھیجا تھا وہ تم کو یاد ہوگا اُسی
کے موافق ہم تمھارے پاس آئے ہیں اب بھی تم ہمارا بھیس اپنے بدن سے اُتار کر یہ بات کہو کہ ہم سے
قصور ہوا جو ایسا سندیسا بھیجا تو ہم تمھارا پران چھوڑ دیں گے نہیں تو تمھارا سر کاٹ لیں گے جب
اُس اگیان راجہ نے شیام سندر کا کہنا نہیں مانا تب دشٹ سنگھارن نے سُدرشن چکر سے کہا کہ تم
ابھی جاکر اپنی جوالا سے سب ہاتھی گھوڑے رتھ اور پیدل آدک جو دونوں راجہ کی فوج میں ہیں
جلا دو یہ حکم سنتے ہی سُدرشن چکر نے دونوں راجہ کی فوج میں جاکر اس طرح اپنی آگ سے سب
آدمی اور ہاتھی آدک کو جلا دیا جس طرح پرلے کال کی آگ سب دنیا کو جلا دیتی ہے جب کہ کیول
پنڈریک اور بھوماسُر کا بھائی دونوں راجہ رہ گئے تب جُدبنشیوں نے کہا کہ اے دوارکا ناتھ

پنڈریک کو اس روپ سے ہم لوگ نہیں مار سکتے یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو یہ
ابھی اپنے ڈنڈ کو پہونچتا ہے جب یہ کہہ کر لیبد یونندن نے سُدرشن چکر کو اُن دونوں راجوں کا سر کاٹنے
کے واسطے حکم دیا تب سُدرشن چکر نے جا کر پہلے دونوں ہاتھ کاٹھ کے جو پنڈریک لگائے تھا اُکھاڑ ڈالے
یہ حال دیکھ کر جیسے پنڈریک اپنا پران لے کر بھاگا ویسے سُدرشن چکر نے دونوں راجوں کا سر کاٹ لیا
شری کرشن ترلوکی ناتھ کی اِچھا کے موافق کاشی نریش کا سر شہر کے دروازے پر جا گرا اور چیتن آتمانے مکت پائی ۔

دوہا

بیر کیو جُدناتھ سُوں رہیو سدا چت لائے
ویہی تہہ سایجیہ گت دیا سندھ جُدرائے

جب نگر باسیوں نے راجہ پنڈریک کا سر پہچان کر راج مندر میں جا کر یہ حال کہا تب رانیاں بہت
بلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ تم تو اپنے کو امر اجر کہتے تھے ساعت بھر میں تمہارا پران کس طرح نکل گیا جب
سب رانیاں اُس سر کے ساتھ ستی ہو گئیں تب سُدچھن پنڈریک کا بیٹا کرودھ میں آ کر بولا کہ جس نے میرے
باپ کو مار ڈالا ہے اُس کو بنا مارے نہ چھوڑوں گا اِسی اچھا سے وہ راجکمار شری مہادیوجی کا تپ کرنے لگا اور
شیام سندر جیت کر جُدبنشیوں سمیت آنند سے دوارکا کو چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھیت
جب سُدچھن نے کچھ دنوں تک شری مہادیوجی کا تپ اور دھیان پریم پوربک کیا تب بھولاناتھ اُس کو درشن دیکر
بولے کہ کیا چاہتا ہے راجکمار نے شری شیوجی کو ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ اے دنیاناتھ میں اپنے باپ کے
مارنے والے سے بدلا لیا چاہتا ہوں یہ سُن کر شری مہادیوجی بولے کہ جو تو پنڈریک کا بدلا لیا چاہتا ہے تو بید
کے منتر پڑھ کر دچھناگن میں ہوم کر اُس اگن کنڈ سے ایک راچھسی نکل کر تیرا حکم مانے گی لیکن جو لوگ پرمیشور اور
براہمن کی بھگت نہیں رکھتے اُن پر تیرا زور چلے گا اور مہر بھگت مہاتما سے برودھ کرنے سے تیرا پران جاتا رہے گا جب
یہ کہہ کر شری مہادیوجی انتردھیان ہو گئے تب سُدچھن جگیہ کرانے لگا جبکہ جگیہ اُس کا اُس کی اگیا انسار پورا ہوا
تب کرتیا نام راچھسی کالے کالے اور بڑے بڑے دانت والی ترشول ہاتھ میں لئے ڈراؤنی صورت بنائے
ہونٹ چاٹتی ہوئی اگن کنڈ سے نکل کر بولی کہ اے سُدچھن تیرا دشمن کہاں ہے بتا یہ سُن کر راجکمار نے کہا کہ
میرا دشمن یاسدبونام دوارکا پُری میں ہے تو ابھی جا کر اُس کو مار ڈال یہ بات سنتے ہی کرتیا اُسی ساعت چلکر
راہ میں شہر اور جنگل کو جلاتی ہوئی دوارکا پہونچی جب وہ اپنے تیج سے دوارکا پُری کو جلانے لگی تب دوارکا
باسیوں نے گھبرا کر لیبد یونندن کے پاس جو چوپڑ کھیل رہے تھے جا کر بنے کیا کہ اے دیت سنگھارن ایک
راچھسی نہ معلوم کہاں سے آ کر شہر کو جلاتی ہے اُس کے ہاتھ سے ہمارا پران بچائیے یہ سُن کر شری کرشن جی
بولے کہ تم لوگ مت گھبراؤ ابھی اُس راچھسی کو جو کاشی پُری سے آئی ہے نکالے دیتا ہوں اس طرح دھیرج
دے کر شری کرشن جی نے سُدرشن چکر سے کہا کہ تم کرتیا کو مار کر یہاں سے بھگا دو اور کاشی پُری کو جلا کر چلے آؤ
یہ بات سُن جب سُدرشن چکر نے کروڑ سورج کے برابر اپنا تیج بڑھا کر اُس راچھسی کو کھدیڑا تب کرتیا وہاں سے

بھاگی اور اُس نے کاشی میں آکر سُدچھن کو سب براہمنوں سمیت جو جگیہ کراتے تھے مار ڈالا اور اپنے تیج سے کاشی پُری کو جلا دیا اُس وقت سب پرجا دُکھی ہو کر سُدچھن کو گالیاں دینے لگے اور سدرشن چکر اپنی جوالامن کرن کا کنڈ میں ٹھنڈھی کر کے دُوارکا پُری کو چلا آیا اور سب حال وہاں کا بیکنٹھ ناتھ سے کہدیا۔

دوہا

یہ پرسنگ چت لاے کے کہے سُنے جو کوے	رہے سدا اسکھ چین سے کہے نہیں دُکھ سوے

ادھیاے ۶۷ سرسٹھ

مارنا بلرام جی کا دُبدبندر کو

راجہ پریکھیت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج کچھ لیلا بلرام جی کی برنن کیجیے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ بلدیوجی نے جو دُبد بندر کو مارا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کہ دُبد نام بندر سُگریو کا متر کشکندھا پُر میں رہ کر دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا جب اُس نے بھوماسُر اپنے متر کے مارے جانے کا حال پایا تب اُس کا بدلا لینے کے واسطے بڑے کرودھ سے دوارکا پُری کو چلا جو شہر اور گانوں اُس کو راستے میں ملتے تھے اُن کو اُجاڑتا ہوا اور استریوں سے زبردستی بھوگ کرتا ہوا اور پہاڑ اور درختوں کو اُکھاڑ کر بستی آدک پر پھینکتا ہوا چلا جاتا تھا اور کبھی اپنے منتر اور مایا سے آگ اور پانی اور پتھر برسا کر بہت طرح کا دُکھ دیتا اور کبھی چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو پہاڑ کی کندرا میں چھپا کر بھاری پتھر اُس کے منہ پر رکھ آتا تھا اور کبھی درختوں کو اُکھاڑ کر اُن سے سنساری جیووں کو مار ڈالتا تھا اور کبھی لوگوں کو اُٹھا کر سمدر میں ڈالدیتا تھا اور جہاں ہر بھگت اور رکھ لوگوں کو بیٹھا دیکھتا تھا وہاں مل مُوتر لہو پیپ برسا کر اُن کو ستاتا تھا۔

چوپائی

کاہو نارن کو لے آوے	آن پُرش کے سنگ سواوے
کبھوں لے پتھرات بھاری	دھرے لاے کے دوار منجھاری

دوہا

کبھوں بیٹھ سمدر میں ڈارے جل جھکجھور	ڈوب جات نہ نیرسوں بہت لوگ جہوں اور

جب وہ اس طرح لوگوں کو دُکھ دیتا ہوا دوارکا پری پر پہونچا اور چھوٹا روپ بنا کر شیام سندر کے محل پر جا بیٹھا تب اُن کے ڈر سے سب رانیاں مرلی منوہر کی اپنا اپنا دروازہ بند کر کے بھیتر چھپ گئیں اُن دنوں بلرام جی ریوت پہاڑ پر گندھرب اور گندھربوں سے کھیل اور بہار کرنے گئے تھے دُبد بندر نے یہ حال سُن کر بچار کیا کہ پہلے بلدیو کو مار کر پیچھے شری کرشن جی کا پران لونگا ایسا بچار کر اُس نے ریوت پہاڑ پر جا کر کیا دیکھا

کہ بلداؤجی گندھربیوں کے ساتھ مدرا پی کر ایک تالاب میں جل بہار اور گان بدیا کر رہے ہیں دبدبندر چھوٹا روپ بنا کر ایک درخت پر جو تالاب کے کنارے تھا چڑھ گیا اور کلکاریاں مار کر ایک ڈالی سے دوسری ڈالی پر کودنے اور بل موتر سے گندھربیوں کے کپڑے جو تالاب کے کنارے رکھے تھے خراب کر ڈالے۔

دوہا

کبھوں بھوم پر اُتر کے شبد کرت اتِ گھور	کبھوں شاکھا توڑ کے ڈارت چاروں اور

جب اُس بندر نے پتھر مار کر مدرا کا گھڑا جو وہاں رکھا تھا توڑ ڈالا تب استریوں نے پکار کر سب حال اُس کا بلرام جی سے کہا یہ بات سنتے ہی ریوتی رمن نے تالاب سے نکل کر ایک ڈھیلا اُس بندر پر چلایا تب اُس نے ایک درخت کے نیچے آکر سب استریوں کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور جدھر تدھر پھینک دیئے یہ حال دیکھتے ہی بلدیوجی نے دوڑ کر اُس بندر کو ہاتھ میں پکڑ لیا تب وہ چھوٹا روپ بنکر ہاتھ سے باہر نکل گیا اور پھر پہاڑ کے برابر روپ دھر کر بلدیوجی سے لڑنے کے واسطے سامنے آیا اور بڑے بڑے پہاڑ اور درخت زمین سے اُکھاڑ کر اُن کو مارنے لگا جب ریوتی رمن بڑے کرودھ سے ہل اور موسل اپنا اُٹھا کر اُس کو مارنے دوڑے تب دبد نے ایک درخت بہت بڑا جڑ سے اُٹھا کر بلدیوجی پر چلایا تب بلدیوجی نے چوٹ بچا کر ایک موسل اُس بندر کے سر پر ایسا مارا کہ اُس کا سر پھٹ کر اس طرح خون بہنے لگا جس طرح برسات میں گیرو کے پہاڑ سے لال پانی بہتا ہے لیکن اُس بندر نے سر پھٹنے پر بھی دوسرا درخت اُکھاڑ کر بلدیوجی پر مارا تب ریوتی رمن نے اپنا موسل مار کر وہ درخت توڑ ڈالا جب اس طرح لڑتے لڑتے کوئی درخت اور پتھر وہاں نہیں رہا تب دونوں ایسے بیدھڑک ہو کر آپس میں کشتی اور مکا لڑنے لگے کہ دیکھنے والے ڈر گئے جبکہ بہت دیر تک دبد بندر نے بلرام جی سے جدھ کر کے چار مکے اُن کے مارے تب بلبھدر جی نے استریوں کو اُداس اور گھبرائی ہوئی دیکھ دبد کے گلے کا ہنسوا ایسا دبایا کہ اُس کی ناک اور آنکھ اور کان سے خون بہہ کر وہ مر گیا جب اُس کی لاش گرنے سے زمین کانپنے لگی تب دیوتوں نے بلرام جی پر پھول برسائے اور اُن کی اُستت کرتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے

دوہا	آنند سے شری دوارکا ہلدھر پہونچے آئے	پُرباسی پرپھلت بھیئے جیوں نردھن دھن پائے

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت دبد بندر ترتیا جگ سے کشکندھا میں رہتا تھا بلدیوجی نے مار کر اُس کا اُدھار کیا۔

ادھیائے اڑسٹھ ۶۸

بواہ ہونا سامب کا لچھمنا سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت جس طرح سامب بیٹا شری کرشن جی کا راجہ درجودھن کی بیٹی

لچھمنا نام کو ہستنا پور سے بیاہ لایا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ لچھمنا نام راجہ درجودھن کی بیٹی جب بیاہنے کے لائق ہوئی تب دُرجودھن نے اُس کا سویمبر رچکر بہت راجوں کو اپنے یہاں جمع کیا جب شری کرشن جی کا بیٹا سامب بھی ہستنا پور میں گیا تو وہاں کیا دیکھا کہ بہت راجہ لوگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے اور ہتھیار لیے راجہ درجودھن کی سبھا میں بیٹھے ہیں اور بہت طرح کا منگلا چار وہاں ہو رہا ہے اسی وقت راجہ کی بیٹی بہت سندر اور چندرمکھی رتن جٹت گہنا اور کپڑا پہنے جیمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی ہنس روپی چال سے سامب کے پاس پہونچی تب اُس کا روپ دیکھتے ہی سامب نے موہت ہوکر بچار کیا کہ ایشور جانے یہ لڑکی کس کے گلے میں جیمال ڈال دے تو پھر اُس کا ہاتھ آنا مشکل ہوگا اس لیے زبردستی اُس کو رتھ پر بیٹھا کر دوارکا میں لے چلنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی سامب نے شرم اور ڈر چھوڑ کر لچھمنا کا ہاتھ پکڑ لیا اور جلدی سے اُس کو رتھ پر بیٹھا کر دوارکا کو چلا یہ حال دیکھکر سب راجہ جو سویمبر میں آئے تھے شرمندہ ہو گئے اور دُرجودھن اور دھرتراشٹر آدک کورو شرمندہ ہوکر بڑے کرودھ سے آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو سامب نے ہم لوگوں کا کچھ ڈر نہ مانکر ایسا اندھیر کیا کہ راجہ کی بیٹی کو سویمبر میں سے زبردستی لے گیا جو ان تلک دھاری راجوں میں سے کوئی ایسا کرتا تو کچھ سندیہہ نہ تھا جادو لوگ ہمیشہ سے اپنی بیٹی ہمارے گھرانے میں دیتے آئے ہیں یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ اُن کا بیٹا جو بھالو (جام ونت) کا ناتی ہے ہم لوگوں کے سامنے راج دُلاری کو اُٹھا لے جاوے یہ بدنامی ہماری کبھی نہ چھوٹے گی اور ہماری جان میں شری کرشن جی اپنے بیٹے کا قصور سمجھ کر اُس کی سہائتا نہیں کریں گے اور جو ادھرم کی راہ سے لڑنے بھی آئے تو اس طرح ہار جائیں گے جس طرح کامی آدمی روگ پیدا ہونے سے جلدی مرجاتا ہے جبکہ ہم لوگ لڑتے وقت شیام سندر کو پکڑ لیں گے تب دوسرے جدبنشی ہم لوگوں کا کیا کرسکتے ہیں یہ سُن کر کرن بولا کہ جدبنشیوں کا ہمیشہ سے یہ چلن ہے کہ دوسری جگہ اچھے کام میں جاکر بگھن کرتے ہیں۔

چوپائی

ذات ہیں ابہیں یہ بڑھے — راج پاے ماتھے پر چڑھے

جب دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر بڑے کرودھ سے دُرجودھن کو سامب کے پکڑ لانے کے واسطے کہا تب وہ کرن اور بکرن اور شل اور بھورشروا اور جگیہ کیُت مہا شور بیروں کو فوج سمیت ساتھ لے کر چڑھ دوڑا اور آپس میں کہنے لگا کہ دیکھو وہ کیسا بلی ہے جو ہمیں جیت کر راج کنیا لے جائے گا جبکہ دُرجودھن آدک نے اپنا اپنا رتھ دوڑا کر سامب کو چاروں طرف سے گھیر لیا تب سامب اپنا رتھ کھڑا کرکے دھنکھ بان لے کر دُرجودھن اور کرن سے بولا کہ تم لوگ میری ماتا کے کُل پر مجھ کو ذات میں مت سمجھو میں شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے بیج سے پیدا ہوا ہوں اس لیئے لڑائی میں تم سے نہیں ہاروں گا چاہو تم لوگ اکیلے مجھ سے لڑو چاہے سب کوئی ملکر لڑو۔

دوہا

جدپ تمہرو تیج بل پرگٹ بھیو جگ ماہنہ	تدپ ہم کو پاسمے پکڑ سکوگے ناہنہ

یہ بات سنتے ہی کرن نے سامب کے سامنے جاکر کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تو جلد ہم سے نہیں ہارے گا لیکن ہم لوگوں سے جیت کر تجھ کو دوارکا جانا مشکل ہے ہوشیار رہ ہم تجھے بان مارتے ہیں جبکہ ایسا کہکر کرن سامب پر بان چلانے لگا تب سامب نے اُس کا وار بچاکر اپنے بانوں سے چاروں گھوڑے اور سارتھی کرن رتھ کے مار ڈالے اور دس دس بان دُرجودھن آدک سینا پتیوں کے مارے وہ لوگ اپنی بدیا سے اُس کا بان بچاکر سامب کی بڑائی کرنے لگے جب دُرجودھن آدک نے دیکھا کہ سامب اکیلے اکیلا ہم لوگوں سے نہیں مارا جائیگا تب چھیئو شور بیر ایک سامب پر اپنے اپنے ہتھیار چلانے لگے اُس وقت سامب نے شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان دھر کر ایسے بان چلائے کہ چھیئو سارتھی کو گھبرا دیا اور اُن کے گھوڑے سارتھی سمیت مار ڈالے جب درجودھن آدک نے اپنا یہ حال دیکھا تب چھیئو مہارتھیوں نے ایک ہی مرتبہ ادھرم کی راہ سے بان مار کر ایک نے چاروں گھوڑے دوسرے نے سامب کے سارتھی کو مار ڈالا تیسرے نے دھنکھ کاٹ کر چوتھے نے دُھوجا رتھ پر سے گرا دی جبکہ سارتھی اور گھوڑوں کے مارے جانے سے سامب رتھ پر سے کود کر پیدل لڑنے لگے تب کرن نے پہونچکر سامب کو پکڑ لیا اور اپنے رتھ پر بیٹھا کر ہستنا پور کو لے آیا تب دُرجودھن نے سامب کو اپنی سبھا میں کھڑا کرکے کہا کہ اے جادو تیرا پراکرم کیا ہوا جس گھمنڈ سے تو راج کنیا کو زبردستی اُٹھائے گیا تھا جب یہ سُن کر سامب سنرم سے چپ ہو رہے تب بھیشم پتامہ نے درجودھن سے کہا کہ اس کا بواہ لچھمنا سے کرکے بدا کر دینا چاہئے جب دُرجودھن نے بھیشم پتامہ کا کہنا نہ مانکر سامب کو قید کیا تب نارد مُن نے ہستنا پور میں آکر دُرجودھن اور کرن آدک سے کہا کہ سامب دوارکا ناتھ کے بیٹے سے تو چوک ہوئی تھی لیکن تم لوگوں کو اُسے قید کرنا اُچت نہ تھا اُس کا حال سُن کر بلرام جی یہاں آویں گے تم لوگ اپنا اپنا بل اُن کے سامنے پرگٹ کرنا جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا لیکن سامب کو کسی بات کا دُکھ نہ دینا نارد مُن کے کہنے پر بھی دُرجودھن نے سامب کو نہیں چھوڑا تب نارد جی دوارکا میں گئے اور سامب کا حال کہکر راجہ اگرسین سے بولے کہ دُرجودھن کورو سامب کو اپنے یہاں قید رکھ کر بہت دُکھ دیتا ہے جلدی جاکر اس کی خبر لو نہیں تو سامب کا پران بچنا کٹھن ہے ۔

چوپائی

گرب بھیو کورو کو بھاری	لاج سکوچ نہ کرے تمھاری
بالک کو اُن باندھیو ایسے	شُترن کو باندھے کوئی جیسے

یہ بات سنتے ہی راجہ اگرسین نے شیام سندر اور جُدبنشیوں کو بلا کر کہا کہ تم لوگ ابھی میری فوج لیکر ہستنا پور کے اوپر چڑھ جاؤ اور کوروں کو مار کر سامب کو چھڑا لاؤ جبکہ راجہ اگرسین کی آگیا سے شیام سندر سینا

سمیت ہستناپور جانے کو تیار ہوئے تب بلرام جی نے جو ذر جودھن کے ساتھ متر تا رکھتے تھے مرلی منوہر سے نے کہا کہ اے مہاربھو کورو ہمارے پرانے سمبندھی ہیں تھوڑی بات کے واسطے فوج لے جا کر اُن سے یدھ کرنا نہ چاہیئے مجھ کو حکم دیجئے تو میں جا کر سہج میں سامب کو چھڑا لاؤں جو وہ لوگ میرے سمجھانے سے نہ مانیں گے تو میں اکیلا اُن کو ڈنڈ دینے بھر کو بہت ہوں جب شری کرشن جی نے یہ بات مانکر بلدیو جی کو جانے کی اگیا دی تب بلدیو جی اودھو اور اکرور آدک کئی جدبنشیوں اور براہمن اور رگیانیوں کو اپنے ساتھ لے کر دوارکا سے چلے کچھ دن بعد ہستناپور کے پاس پہونچ کر ایک باغ میں ڈیرا کیا اور اپنے آنے کا حال اکرور کی زبانی دُرجودھن آدک سے کہلا بھیجا جب اکرور جی نے راجہ دھرتراشٹر کی سبھا میں جا کر بلبھدر جی کے آنے کا حال کہا تب دُرجودھن جو بلرام جی کا چیلا تھا بڑی خوشی سے بھیشم پتامہ اور درونا چارج اور دھرتراشٹر آدک کو ساتھ لے کر اپنے مندر پر لانے کے واسطے باغ میں گیا اور ریوتی رمن کے چرنوں پر گر کر بنے کیا کہ اے مہاربھو جس طرح آپنے دیال ہو کر درشن دیا اُسی طرح آنے کا کارن کہہ کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے یہ سُن کر بلداؤ جی بولے کہ میں راجہ اُگرسین کا سندیسا کہنے یہاں آیا ہوں سُنو کہ جب سامب کے قید کرنے کا حال دوارکا پری میں پہونچا تب مہاراج اُگرسین کے حکم سے شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے فوج سمیت تمھارے اوپر چڑھائی کی تیاری کی میں نے یہ حال سُن کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج کورو لوگ ہمارے پُرانے سمبندھی ہیں اس لیئے اُن سے ابھی لڑنے کے واسطے جانا مناسب نہیں ہے میں اکیلا جا کر سامب کو چھڑائے لاتا ہوں اے دُرجودھن اور دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ مہاراجہ اُگرسین نے تم لوگوں کو یہ سندیسا بھیجا ہے کہ جس بالک کو چھ مہارتھیوں نے ملکر ادھرم کی راہ سے پکڑ لیا جبکہ اُس اکیلے کنور نے چھوں آدمیوں کو لڑائی میں گھبرا دیا تب تم نے یہ سمجھا کہ اُس کے سب گھر والے پہونچ کر ہمارا کیا حال کریں گے اے دھرتراشٹر جدیپ اس بالک اگیان سے یہ اپرادھ ہوا کہ راج کنیا کو سوئمبر میں سے اُٹھائے گیا لیکن تم لوگوں کو سمبندھی ہو کر اُسے قید کرنا اُچت نہ تھا لڑکیوں کو اپنی ناتے داری میں دینا چاہیئے اس سے کیا اچھا ہے کہ پُرانے سمبندھیوں کو دی جائے اب تم کو یہی اُچت ہے کہ سامب کو قید سے چھوڑ کر لچھمنا کا بیواہ اُس کے ساتھ کر دو۔

دوہا

جدپ اُس اگیان نے کینھو کاج اسادھ ‖ تدپ تم پُرکھا ہتے کرتے نہیں اُپادھ

یہ بات بلرام جی کی سنتے ہی دُرجودھن سب کوروؤں کی صلاح سے کرودھ کر کے بولا کہ اے بلرام جی آپ چُپ رہیئے بہت بڑائی اُگرسین کی نہ کیجئے ہم لوگوں سے یہ نہیں سُنا جاتا ابھی چار دن کی بات ہے اُگرسین کو سنسار میں کوئی نہیں جانتا تھا جب سے اُس نے ہمارے ساتھ ناتے داری کی تب سے پدوی اُس کی بڑھی دیکھو اُگرسین نے ہمارے آدھین ہونے پر بھی ابھمان سے اس طرح کا سندیسا

ہم سے کہلا بھیجا جس طرح کوئی راجہ اپنے پرجا پر حکم کرے بڑا آشچرج ہے کہ پانوں کی جوتی سر پر چڑھے
جدبنشیوں کو ہم نے چنور اور چھتر دے کر راجہ بنایا تھا اُن کو ایسی بات کہتے ہوئے شرم نہیں آتی دوارکا
کا راج پاکر پچھلی بات اپنی بھول گئے کہ متھرا میں گوال اور اہیروں کے ساتھ رہتے تھے جب ہم نے اُن کو
اپنے ساتھ کھلا کر راجگدی دلوائی تب اُن کی گنتی راجوں میں ہوئی جیسی بھلائی ہم نے اُن سے کی
ویسا پھل پایا کسی دوسرے کے ساتھ ایسا کرتے تو جنم بھر ہمارا احسان ماننا پڑے شرم کی بات ہے
کہ جادو لوگ ہمیشہ ہمارے آدھین رہ کر اب ہماری بیٹی بیاہنا چاہتے ہیں۔

دوہا

تنکو یہ پدوی بھئی ہمسوں کرت بواہ
کالہ پردن مالگت ہتے آج بھئے ہیں ساہ

آکاش سے پانی کی جگہ پتھر نہیں برس سکتا یہ سب ہماری ناتے داری کرنے کا کارن ہے جو دوسرے
راجہ ہمارے نام پر اُن کا آدر کرتے ہیں نہیں تو اُن کو کون پوچھتا تھا بے شرمی اور ڈھٹھائی سامب کی دیکھو
کہ جس نے سوئمبر میں سے میری بیٹی لے جانے کی اچھا کی ہم کو اچت تھا کہ سامب کو مار ڈالتے جس میں
کوئی ایسا نہ کرتا ناتے داری ہونے سے ایسا نہیں کیا اسی واسطے بلدیو جی سفارش کرنے کو یہاں آئے
آج راجہ اِندر بھی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو ہمارے اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج کے سامنے آکر لڑ سکے
جبکہ کال جمن اور جراسندھ کے گھیر لینے سے متھرا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے تب یہ سب گھمنڈ اور بل اُن کا کہاں
گیا تھا کہ جو آج ہمارے اوپر حکم چلاتے ہیں یہ سب دوش بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر ہمارے بُزرگوں کا ہے
جنھوں نے جدبنشیوں کا سنمان کرکے اتنا ڈھیٹھ کیا نہیں تو ایسا کیوں کہلا بھیجتے دُرجودھن یہ کٹھور بچن راجہ
اُگرسین کو کہہ کر سبھا سے اُٹھ گیا۔

دوہا

تب جانیو بلرام جی نشچے کر من مانہہ
سو دھی باتیں کُل جن کبھوں سجھت نانہہ

ایسا بچارتے ہی بلدیو جی ہنس کر اودھو آدک اپنے ساتھیوں سے بولے کہ دیکھو کوروؤں کو اپنے راج کا
اتنا ابھمان ہوا جو ہم لوگوں کو پانوں کی جوتی جان کر اپنے کو سر سمجھتے ہیں جبکہ شری کرشن بیکنٹھ ناتھ برہما
اور مہادیو آدک دیوتوں کے مالک ہو کر راجہ اُگرسین کو ڈنڈوت کرتے ہیں تب اُن کے مہاراج ہونے
میں کیا سندیہ ہے آج شری کرشن ترلوکی ناتھ کی دیا سے اِندر آدک دیوتوں کو یہ سامرتھ نہیں ہے جو راجہ
اُگرسین کو بُری بات کہہ سکیں تنکو دُرجودھن نے میرے سامنے ایسی بات کہی تو میرا نام بلدیو کہ ابھی شہر سمیت
اُن لوگوں کو جمنا جل میں ڈبو کر ناش کر ڈالوں نہیں آج سے اپنا نام بلرام نہ رکھوں ریوتی رمن نے یہ بات اپنے
ساتھیوں سے کہہ کر کرودھ میں بھرے ہوئے بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر سے کہا کہ دُرجودھن اگیان کو یہاں
بلاؤ تو اپنی بات کا جواب ہم سے سُنے میں نے جانا کہ اب ناتے داری کی محبت چھوڑ کر لڑائی کرنا پڑے گی

جب بھیشم پتامہ کے بلا بھیجنے سے دُرجودھن پھر سبھا میں آبیٹھا تب بلرام جی نے کہا کہ اے دُرجودھن گیانی اور اگیانی آدمی اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ گیانی لوگ سب بات کا اخیر بچار کر وہ کام کرتے ہیں جس میں شرمندہ ہونا نہ پڑے اور اگیانی لوگ بے سمجھے کام کر کے پیچھے اپنے دنڈ کو بھوگتے ہیں۔

دوہا

گیانی جو کاج کرت سمجھ لیت من مانہہ ۔ کارن بن سمجھے کرے تاہ گیان کچھ نانہہ

نیا گھوڑا جب تک سوار کے ہاتھ کا کوڑا نہیں کھاتا تب تک کبھی نہیں چلتا تم نے ابھمان بھری باتیں کہہ کر یہ بچار نہیں کیا کہ میں کیسی بات کہتا ہوں یہ سب باتیں تم کو کہنا اُچت نہ تھا کس واسطے کہ میں نے بات تم سے پریم اور پریت بھری ہوئی کہی تھی اُس کا جواب تم نے ایسا دیا جیسے کوئی سیوک کو بھی نہیں کہتا میں نہیں چاہتا تھا کہ میرے اور تمھارے لڑائی ہو پر تم نے دُربچن کہہ کر کرودھ دلایا اور بھلمنسی کا میرا کہنا تم کو اچھا نہ معلوم ہوا اس لیئے تم اپنے کیئے کا ڈنڈ پاکر شرمندہ ہوگے تم نے یہ نہ سمجھا کہ اپنی تعریف اور دوسرے کی بُرائی کرنا اچھا نہیں ہوتا تجھے اپنی بیٹی کرشن جی کے بیٹے کو دینے سے شرم معلوم ہوتی ہے تو اُن بیکنٹھ ناتھ کی پدوی نہیں جانتا جن کے چرنوں کی دھور اِندر آدک دیوتا اپنے سر پر چڑھانے سے اپنی بڑائی سمجھتے تھے۔

دوہا

جن کا دھیان دھریں سدا شو برنچ چت لائے ۔ چرن کمل سیوت رہیں شری کملا سکھ پائے

اے دُرجودھن تو یہ بتلا کہ یہ پدوی تیرے کُل میں کس کو ملی ہے جو تو نے ابھمان بھری باتیں کہیں ایسا کہہ کر بلدیو جی نے کرودھ کر کے اپنا ہل زمین میں گاڑ دیا اور ہستناپور کو زمین سمیت ہل سے اُٹھا کر جیسے جمنا جل میں ڈبونا چاہا ویسے ایک کونا زمین کا اُٹھا ہوا دیکھ کر بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر اور براہمن اور کھیشور آدک جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے کھڑے ہوگئے اور ہاتھ جوڑ کر شری بلدیو جی سے بنے کر کے بولے کہ اے دنیاناتھ آپ ایشور روپ دھرم کے بڑھانے والے ہو کر اپنا کرودھ چھما کیجیئے اور دُرجودھن اگیانی ایک آدمی کے دُربچن کہنے پر ہستناپور کو ڈبو کر بنا اپرادھ کروڑوں جیوؤں کا پران نہ لیجیئے آج سے ہم لوگ ہمیشہ راجہ اُگرسین کا حکم مانیں گے۔

دوہا ۔ اُن سب نے بہہ بھانت سے بنتی کرے سُنائے ۔ دیاونت بلرام جی دیئیں رس بسرائے

جب بلدیو جی نے بھیشم پتامہ آدک کے بنے کرنے سے کرودھ اپنا چھما کر کے اپنا ہل جو ہستناپور اُلٹنے کے واسطے زمین میں دھنسایا تھا نکال لیا تب درجودھن نے بہت اچھا گہنا اور کپڑا اسباب کو پہنا کر اپنی بیٹی سمیت بلرام جی کے پاس لے آیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔

چوپائی

تم ہوا لکھ شیش اوتارا ۔ دھرت شیش دھرنی کو بھارا

	تھری گت اگادھ نہیں جانی	ہم اسادھ ات ہیں اگیانی	
	سو تم بہت انگرہ کینھا	اتنو ڈنڈ جو ہم کو دینھا	

دوہا

ہم داسن کے داس ہیں تم ناتھن کے ناتھ		اپنی شکت جنائے کے کینھو ہمیں سناتھ	

اِسی طرح درجودھن نے بہت اُستت کرکے منگلاچار منایا اور بدھ پوربک لچھمنا کا بواہ سامب کے ساتھ کردیا اور بارہ ہزار ہاتھی اور دس ہزار گھوڑے اور چھ ہزار جڑاؤ رتھ اور ہزار داسی بہت گہنے اور کپڑے سمیت اور بہت اسباب جہیز میں دے کر جب دولھا اور دلھن کو بدا کیا تب بلرام جی سامب کو لچھمنا سمیت اپنے ساتھ لے کر خوشی سے دوارکا میں پہونچے اور سب حال وہاں کا راجہ اُگرسین اور شری کرشن جی سے کہدیا اور کوروؤں کے غرور ٹوٹنے کا حال سُن کر سب خوش ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھیت تم دیکھ لو کہ ابھی تک ہستناپور دکھن طرف اونچا اور اُتر طرف نیچا دکھلائی دیتا ہے۔

ادھیائے ۶۹ اُنہتر

سندیھ کرنا نارد مُنی کا شری کرشن جی کے سب محلوں میں رہنے کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھیت ایک دن نارد مُنی نے امراوتی میں کیا دیکھا کہ راجہ اِندر کی دونوں استریاں آپس میں جھگڑا کر رہی ہیں تب اُنھوں نے بچار کیا کہ دو سوت ہونے میں تو یہ حال ہے اور شری کرشن جی کے سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں ہیں ان میں کس طرح بنتی ہوگی نہ معلوم شری کرشن جی اُن سے ایک ہی مرتبہ بولتے ہیں یا باری باندھ کر اُن کے پاس جاتے ہیں یہ حال دیکھنا چاہیئے ایسا بچار کر نارد جی دوارکا میں گئے تو کیا دیکھا کہ وہاں اچھے اچھے باغ اور اچھے اچھے پھول اور پھل لگے ہو کر اُن میں بہت پنچھی بول رہے ہیں اور بے انتہا تالاب اور باولیوں میں کمل پھولے ہو کر اُن پر بھوروں کا گونجنا بہت شوبھا دے رہا ہے اور سونے کے قلعہ کے چاروں طرف سمدر لہریں مار رہا ہے اور مالی لوگ میٹھے میٹھے سُروں سے گاتے ہوئے کیاریاں سینچ رہے ہیں اور پنگھٹ پر جھُنڈ کی جھنڈ بہت استریاں اچھا اچھا کپڑا پہنے دکھلائی دیں جب نارد مُنی یہ شوبھا دیکھتے ہوئے شہر میں گئے تو کیا دیکھا کہ محل اور مکان سب رتن جٹت بنے ہیں اور اُن پر بہت طرح کی کلسیاں لگی ہوئی ہیں۔

دوہا

مانو رتن جڑائی ہیں مانک دھر یو بنائے		تن میں مندر مدھ کی شوبھا کہی نہ جائے	

اور سب دوکان اور سڑک اُس شہر کی اچھی ہو کر گھر گھر ہر چرچا اور کتھا ہو رہی ہے اور جو رتنشی لوگ

بہت جگہ راجہ اندر کی طرح آپس میں بیٹھے ہوئے شیام سندر کا جس گاتے ہیں اور سب چھوٹے بڑوں کے دروازوں پر عنبر اور ارگجا جلنے کی خوشبو اُڑ رہی ہے اور دوارکا باسی اپنے اپنے گھر ہوم اور جگیہ آدک اچھا اچھا کرم کرکے اچھے اچھے پدارتھ بڑے پریم سے براہمنوں کو کھلا رہے ہیں جب نارد مُن یہ آنند دیکھتے ہوئے رُکمنی جی کے محل میں گئے تو وہاں ایسا رتن جڑت استھان دیکھا کہ جس کے سامنے آنکھ نہیں ٹھہر سکتی تھی اور اُس محل میں تاش کی دھوجا لگی ہو کر چھجوں پر کبوتر آدک پنچھیوں کا روپ ایسا بنا ہوا تھا جن کے پاس جنگلی پنچھی آکر بیٹھتے تھے اور ارگجا اور عنبر کے دھوئیں کو مور لوگ بادل سمجھ کر بڑی خوشی سے ناچتے تھے اور موتیوں کی جھالر دروازوں پر لٹکائی ہو کر پارجاتک پھول کی خوشبو چاروں طرف اُڑتی تھی۔

چوپائی

سُندر بالک کھیلت ڈولیں ۔ مدھر منوہر بانی بولیں
روپ ونت داسی من بھریں ۔ نج سوامی کی سیوا کریں

دوہا

یہ شوبھا کچھ دیکھ کے بھول گئے سب گیان ۔ داسی دو ٹھکرائنین نہیں سکے پہچان

نارد مُن نے وہاں دیکھا کہ شری کرشن مہاراج جڑاؤ مکٹ پہنے پیتامبر باندھے ریشمی اُپرنا اوڑھے گھونگھر والی زلفیں چھوڑے ماتھے پر کیسر کا تلک دیے جڑاؤ کُنڈل کانوں میں ڈالے بنمالا اور بیجنتی مالا اور موتیوں کی مالا پہنے نٹور روپ بنائے اُتم سجیا پر بیٹھے ہوئے ہنستے ہیں اور ہزاروں داسیوں کے رہنے پر بھی رُکمنی جی آپ کھڑی ہوئی پنکھا ہانکتی ہیں جیسے ہی شری کرشن مہاراج نے نارد مُن کو آتے ہوئے دیکھا ویسے اُٹھ کر ڈنڈوت کرکے جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا لا اور اپنے ہاتھ سے چرن اُن کے دھو کر چرنودک لے کر بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کی اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مُن ناتھ آپ نے دیال ہو کر مجھ کو درشن دیا نہیں تو ہم سنساری لوگوں کو آپ کا درشن ملنا دُرلبھ ہے ہم کیا آپ کی سیوا کریں جس میں ہمارا بھلا ہو۔

چوپائی

جاگم چرن سادھ کے جاویں ۔ وہ نر سکھ سمپت سب پاویں

یہ بچن سُن کر نارد مُن نے کہا کہ اے آد پرش بھگوان میں آپ کا درشن کرنے آیا ہوں بنا آپ کی دیا اور کرپا کے سنساری لوگ بھوساگر پار نہیں اُتر سکتے گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر سب جیوؤں کو سُکھ دیتی ہیں میں کنگال براہمن کس گنتی میں ہوں جو آپ کی اُستت کر سکوں مجھ پر دیا کرکے ایسا بردان دیجئے جس میں آپ کا سمرن اور دھیان مجھ سے نہ چھوٹے۔

چوپائی

میں سیوک تم سب کے راجا ۔ موہنہ پر نام کیو کہہ کاجا

جگ میں لیو مُنج اوتارا	پاپے کرت لوک بیوہارا
ناتو تم چرنن کی رینا	شیو برنچ چاہیں دن رینا
میں اُن کی پدوی کہاں پاؤں	داسن میں اِک داس کہاؤں
تمھرو نام جپے جن سوئی	جا پر کرپا تمھاری ہوئی
یہ تمھرے من میں جن آوے	نارو ہم سے پاؤں دھوواوے
جیسے پُتر مات کو بھاوے	دھووے گات نج کنٹھ لگاوے
یاہی بدھ ہم پُتر تمھارے	کرپاونت تم تات ہمارے
جا پر کرپا تمھاری ہوئی	اندھ بدھ کوپ سے نکرے سوئی

دوہا

بھگتن کے دُکھ ہرن کو دھرن اُتارن بھار	لینھو تم اوتار ہے ناکھن پربھ کرتار

جب اِس طرح اُستت کرکے نارد مُن وہاں سے بدا ہو کر ست بھاما کے گھر گئے تو دیکھا کہ وہ بھی وہاں شری کرشن جی سے چوپڑ کھیل رہے ہیں۔

چوپائی

رکھ کو دیکھ اُٹھے گھنشیاما	داہی بھانت کری پرناما
کیسو دھن ہیں بھاگ ہمارے	جو تم سے رکھ راج پدھارے
کرپا کرو دُج راج گسائیں	کچھک دوس رہو یہ ٹھائیں

یہ بات سنتے ہی نارد مُن وہاں سے بھی شیام سندر کو آشیرباد دے کر جامونتی کے گھر گئے شری کرشن جی کو بدن میں اُبٹن اور پھلیل لگواتے دیکھ کر بنا بھینٹ کئے پھر آئے [illegible] شاستر میں تیل لگا [illegible] ڈنڈوت کرنا اور آشیرباد دینا منع ہے پھر نارد جی کالندی کے محل میں گئے وہاں شیام سندر کو پلنگ پر سوتے دیکھا جب کالندی نے نارد مُن کو دیکھتے ہی شری کرشن جی کا چرن دبا کر جگا دیا تب [illegible] ڈنڈوت کرکے بولے کہ اے مُن ناتھ تیرتھ روپی سادھوؤں کے چرن آنے سے سنسار [illegible] جا [illegible] ہے آپنے دیا کرکے اپنے درشن سے مجھ کو کرتارتھ کیا جب نارد جی وہاں سے [illegible] کے گھر گئے تب کیا دیکھا کہ شری کرشن جی براہمنوں کو بھوجن کرا رہے ہیں [illegible] بولے کہ اے دُج راج آپنے بڑی دیا کی جو اس وقت آئے آپ بھی بھوجن [illegible] کھا لیجئے تو میں [illegible] ہو جاؤں نارد مُن نے کہا کہ اے مہاراج آپ براہمنوں کو [illegible] یہ کہکر نارد مُن سیتا کے محل میں گئے تو کیا دیکھا کہ [illegible] ہیں یہ تماشا دیکھتے ہی وہاں سے اُسنے پاؤں [illegible] تو [illegible]

وہاں سے تھمنا کے گھر جاکر بیکنٹھ ناتھ کو اسنان کرتے دیکھا اسی طرح نارُد من بہت محلوں میں گئے شری کرشن جی کی پریچھا لینے کے واسطے تو اُن کو کہیں پوجا اور دھیان کرتے اور کہیں جگیہ اور ہوم کرتے اور کہیں استریوں کے ساتھ پھول برسا کر کھیلتے اور کسی جگہ تالاب آدک میں استریوں کے ساتھ نہاتے اور کہیں گھوڑے اور رتھ پر سوار اور کسی محل میں کتھا اور پُران سُنتے اور کہیں گئو براہمن کو دان دیتے اور کسی جگہ ہاتھیوں کی لڑائی دیکھتے اور کہیں روپیہ وغیرہ گنواتے اور کسی محل میں سنتان کے بواہ کی چرچا کرتے اور کہیں بلرام جی کے پاس بیٹھے ہوئے ادھرمیوں کے مارنے کی صلاح کرتے اور کسی جگہ باؤلی اور تالاب کھودنے کے واسطے روپیہ دیتے اور کسی جگہ بسدیو جی اور دیوکی جی کے پاس بیٹھے ہوئے بھوجن کرنے کے واسطے اگیا پوچھتے اور کہیں لڑکیوں کو سسرال کو بدا کرتے اور کسی محل میں بھاٹوں کے کبت سنتے اور کہیں شکار کھیلنے کے واسطے جاتے دیکھا۔

چوپائی

کہوں نار کو کوتک دیکھن	کہوں نارسوں کھیلت پنکھن
کہوں نارسوں کرت ٹھٹھولی	بولت ببدھ بھانت کی بولی
کہوں نارن میں کلہ کراویں	کہوں انمنی نار مناویں

دوہا

کہوں پُتر کو بیاہ کے لائے بھومیت	تہاں کرت اُتسو بہت لوگن کو دھن دیت
یا بدھ جس جس محل میں نارد پہونچے جائے	پربھات دیکھے تہاں ماکھن پربھ جدرائے

چوپائی

نارد کے سنشے من ماہیں	شیام بنا کو وُگرہ ناہیں

چوپائی

جس گھر جاؤں تہاں بہاری	ایسی پربھ لیلا بستاری

نارد جی نے یہ مہا شیام سندر کی دیکھتے ہی لجت ہوکر اپنے من میں کہا کہ دیکھو تربھون پت نے میرا چرن دھوکر چرنامرت لیا اور میں نے اپنے اگیان سے اُن کی پریچھا لینے کی اچھا کی مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا جب ایسا بچار کر نارُد من جی ڈر سے کانپنے لگے تب شری کرشن جی انترجامی ہنس کر بولے کہ اے مُن ناتھ آج تمھارا کیا حال ہے جیسے یہ بات نارد جی نے سُنی ویسے کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ میں اپنی اگیانتا سے آپ کی پریچھا لینا چاہتا تھا سو لجت ہوکر اُس کا پھل پایا اب مجھ دین پر دیال ہوکر میرا اپرادھ چھما کیجیے۔

چوپائی	میں تمہرد بھٹکت جدناتھا	گاوں سدا نام گُن گاتھا

تھری مایا سب جگ جانی	تہہ سوں میری مت بھرمانی
تھرو نام جپیے جو کوئی	پرم دھام پاوت ہے سوئی
کرپا کرو میرو بھرم ٹارو	بھوساگر سے پار اُتارو

یہ اُستت سُن کر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے مُن ناتھ کچھ سندیہہ اپنے من میں نہ لاکر میری مایا کو بہت بلوان سمجھو جب وہ مایا سب جگت کو موہ کر مجھے بھی نہیں چھوڑتی تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو سنسار میں پیدا ہو کر اُس کے بس نہ ہو اے نارد مُن میرے بھید اور کاموں کو پہونچنا بہت کٹھن ہے اور کوئی جگہ مجھ سے خالی نہیں رہتی سب جیوؤں کو پیدا اور پالن کرنے والا اور چاروں برن اور آشرم کا دھرم رکھنے والا میں ہوں اور سگن اوتار لینا میرا کیول اس واسطے ہے کہ جس میں سنساری جیو مجھ کو اچھا کرتے دیکھ کر اسی طرح آپ بھی اچھا کرم کیا کریں اور تم میرے بھید اور کاموں کی پرچھا نہ لے کر ہر بھجن کیا کرو۔

دوہا

کہ کارن بھرم میں پڑیو کرو اپنو کاج	دکن کے پاتک ہر دو درشن مہراج

یہ سُنتے ہی نارد مُن کرشن بھگوان سے اپنا اپرادھ چھما کرا کے بولے کہ اے مہاپربھو آپ دیال ہو کر ایسا بردان مجھے دیجئے جس میں آپ کے چرنوں کی بھکت ہمیشہ بنی رہ کر سنساری مایا میرے اوپر نہ بیاپے جب بیکنٹھ ناتھ نے نارد مُن کو اچھا پوربک بردان دے کر بدا کیا تب وہ ڈنڈوت کر کے بین بجاتے ہر گُن گاتے ہوئے ست بھاما کے پاس جا کر بولے کہ اے پرتھوی کا اوتار شری کرشن مہاراج رُکمنی کو تم سے زیادہ پیار کرتے ہیں اس لیئے شیام سندر کو مجھے دان دے کر مول لے لو تو وہ تمھارے آدھین رہیں گے یہ بات سنتے ہی ست بھاما نے پران ناتھ سے اگیا لے کر اُن کو پار جاتک سمیت نارد مُن کو سنکلپ کر دیا جب نارد مُن شیام سندر کو اپنے ساتھ لے چلے تب ست بھاما اُن کے برابر سونا دینے لگی نارد جی نے سونے کے بدلے تلسی دل لے کر شیام سندر کو پھیر دیا اور آپ آنند سے برہم لوک کو چلے گئے اور شری کرشن چند آنند کند اُس دن سے ست بھاما سے بڑی پریت کرنے لگے۔

چوپائی

شری بھگوان مہا سکھ کاری	رہیں سدا جیسے گرہ چاری
سکل پتر دارا سب ٹھائیں	اور کٹمب کہاں لگ گائیں
اچھا کر سب کو دکھ ہریں	اچھا اُن کی پوری کریں
کرشن ناریاں من میں جانیں	موسوں بہت پریت ہر مانیں
یہ لیلا آدبھت سکھدائی	جو جن کے سُنے چت لائی

دوہا	لہے مہا سکھ سمپدا دکھ پاوے کچھ نا نہہ	نرمل جس پرکٹے سدا اربے بش جگ مانہہ

ادھیائے ستّر

کتھا شری کرشن جی کی کہ کس وقت کون کام کرتے تھے

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھیت شری کرشن جی مہاراج سنساری جیوں کو راہ دکھلانے کے واسطے جس وقت جو کام کرتے تھے اُس کا حال کہتا ہوں سُنو کہ جب دو گھڑی رات رہے پنچھی بولنے لگتے تھے اُس وقت لبدیو نندن سب محلوں سے اُٹھ کر دسا پھرتے اور داتون کرتے اور اسنان کرنے کے پیچھے سنساری لوگوں کی طرح اپنی آتما کا دھیان کرتے تھے۔

دوہا

جیسے اُٹھیں ہر پرچ تے ہونہہ ابکل سب نار	پنچھن دوش بچار کے دنہہ سے بل گار

جب سورج نکلنے کے پیچھے لبدیو نندن سب محلوں میں جاکر جڑاؤ چوکی پر بیٹھتے تھے اور اُن کے بدن میں سب استریاں پھلیل اور اُبٹن ملکر گرم پانی سے نہلاتی تھیں تب وہ تلسی چیرا کے پاس بیٹھ کر سندھیا اور ترپن کرکے گایتری جپتے تھے جب چار گھڑی دن چڑھتا تھا تب ہر روز ایک ایک محل میں چودہ چودہ گئو دودھ دینے والی براہمنوں کو بدھ پوربک دان دے کر اور اُن کا آشیرباد لے کر بھوجن کرتے تھے۔

دوہا

کھان پان بھوگن لبں بیدھ سگت دھ منگلے جدپ شری بھگوان کو کرم لگے کچھ نانہہ	پہلے برن ادب کے آپ لیت جدرا اے تدپ کرم کو چین جنم لیو جگ مانہہ

جب شیام سندر بہت رُوپوں سے ایک روپ ہو کر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر دروازے پر آتے اور بندی گنوں سے اُستت سُن کر اُن کو سنمان پوربک بدا کرتے تھے تب دارُگ رتھوان دروازے پر جڑاؤ رتھ لے جاکر کھڑا کر دیتا تھا۔

دوہا

درس پلے ہرکھین سے تبے جھکاویں ماتھ	کر پا درشٹ تن پر کریں ماکھن پربھو جُیدناتھ

جب دوارکا ناتھ اُس رتھ پر بیٹھ کر اودھو سمیت گھومتے جاتے تھے تب سارتکی جادو پیچھے بیٹھ کر پنکھا اور چنور موہنی روپ پر ہلاتا تھا جب شیام سندر کا رتھ دھیرے دھیرے راجسی ٹھوسے چلتا تھا تب انکی استریاں اپنے اپنے محل کی کھڑکیوں سے اُن کی چھب دیکھ کر اپنے اپنے بھاگ کی بڑائی کرتی تھیں جب تھوڑی دیر کے پیچھے شری کرشن چندر آنند کند سُدھرما سبھا میں آتے تھے اُس وقت سب جُیا بنشی کھڑے ہو کر آدر پوربک اُن کو رتن سنگھاسن پر بیٹھاتے تھے کچھ دیر کیشور مورت راجہ اگرسین کے پاس بیٹھ کر کتھا اور پُران سنتے تھے او

بھانتی آدک کا تماشا دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور کرشن بھگوان کی کرپا سے دوار کا پری میں کوئی روگ اور کال کسی کو نہیں ہوتا تھا اس سے سب چھوٹے اور بڑے بہت خوش رہتے تھے جب شری کرشن مہاراج سُدھرما سبھا سے اُٹھ کر بہت روپ دھارن کرکے سب محلوں میں جاتے تھے تب چھتیس پرکار کے بنجن بھوجن کرتے تھے اور اُس میں سے اچھے اچھے پدارتھ اودھو اور اکرور آدک ہر بھکتوں کو بھی ملتے تھے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھیت دیکھو شیام سندر تربھون پت گرہستھ آشرم ہونے پر بھی برکت ہو کر سنساری جیوؤں کو راہ دکھلانے کے واسطے یہ سب کام کرتے تھے ایک دن بیکنٹھ ناتھ سُدھرما سبھا میں رتن سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے جُدبنشیوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اُس وقت ایک براہمن دوار کا پُری میں آیا اور ڈیوڑھی دانوں سے کہا کہ تم جا کر شری کرشن مہاراج سے کہدو کہ ایک براہمن تمھارے درشن کی اچھا سے دروازے پر کھڑا ہے حکم ہو تو بھیتر آکر اپنا منورتھ پورا کرے جیسے دوار کا ناتھ نے یہ سندیسا دوارپالک سے سُن کر اُس براہمن کو بُلا بھیجا اور وہ براہمن اُن کے سامنے گیا و تربھون پت نے نیچے اُتر کر اُس براہمن کو ڈنڈوت کی اور اپنے پاس سنگھاسن پر بٹھیا کر کومل بچن سے پوچھا کہ مہاراج آپ کہاں سے کس واسطے یہاں آئے ہیں یہ مدھر بچن سنتے ہی وہ براہمن ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاپربھو راجہ جراسندھ جو اپنے بل اور پرتاپ کا گھمنڈ رکھتا ہے وگیجے کے واسطے نکلا تھا جن راجوں نے اُس کا حکم مانا اُن کا دیش اُس نے چھوڑ دیا اور جو راجہ اپنے ابھمان سے اُس کے پاس نہیں آئے اُن کو لڑائی میں جیت کر اپنے یہاں قید کیا ہے بیس ہزار آٹھ سو راجہ جو اُس کے یہاں قید ہیں اُن کا سندیسا لے کر آیا ہوں شیام سندر بولے کہ کہو تب اُس براہمن نے کہا کہ مہاراج اُن سب راجوں نے ڈنڈوت کرکے یہ بنے کیا ہے کہ اے بیکنٹھ ناتھ ہمیشہ سے آپ کا یہ پرن ہے کہ جب جب دیت اور ادھرمی راجہ ہر بھکتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب آپ سگُن اوتار سے ادھرمیوں کو مار کر اپنے بھکتوں کی رچھا کرتے ہیں جس طرح آپ نے ہرنیہ کشپ کو مار کر پرہلاد کا پران بچایا اور گراہ سے گجیندر کو چھڑایا اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی بہت دُکھی اور دین جان کر ہمارا دکھ چھڑائیے جیسے کرم روپی پھانسی میں سب سنسار بندھا رہ کر خراب ہوتا ہے ویسے جراسندھ کی قید میں ہم لوگ پھنس کر بڑا دُکھ پاتے ہیں اِس لیے دن رات آپ کے درشنوں کی اِچھا بنی رہتی ہے۔

چوپائی

دُشٹ دلن ہے نام تمھارو
ہم پر پڑیو مہا دُکھ بھاری
جیسے کرپا جنن پر کرو
تم ہی سب کو کشٹ نوارو
بیگ آئے اُسدھ لیو ہماری
تیسے کشٹ ہمارو ہرو

دوہا

رین دوس ہیں بند میں پڑے نہیں کچھ چین
ہم کو آے چھڑائیے ماکھن پربھ سکھ دین

اے مہاپربھو راجہ جراسندھ اگیان اپنے راج کے گھمنڈ میں ایسا متوالا اور اندھا ہو رہا ہے کہ سترہ مرتبہ آپ کے سامنے سے بھاگنے پر بھی کچھ شرمندہ نہیں ہے اور آپ ایک مرتبہ جو اُس کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے بھاگ گئے تھے اس سے وہ بڑا اہنکار کرکے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا ہے آپنے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے اس لیے اُس کا گھمنڈ توڑ کر ہم لوگوں کا دُکھ چھڑانا چاہئیے کیونکہ ہم لوگ سوائے آپکے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتے۔

دوہا

تہہ کارن ہم سین کی ہے تم ہی کو لاج | تم بن کو ر چھا کرے ماگھن پربھ جدراج

چوپائی

ہم جو مہا ادھم اگیانی	دھرم کرم کی بات نہ جانی
دیا سندھ ہے نام تمھارو	ہم وینن کی اور نہارو
جب لون تھری کر یا ہوئی	تب لون گیان نہ پاوت کوئی
بشے بھوگ لوگن ات بھاوے	تھیں چھوڑ اُن سے من لاوے
سنکٹ آن پڑے جیہ کالا	تھر د نام جپے سند لالا
جب تن میں کچھ بتھا جناوے	تات مات کی سُدھ تب آوے
تاہی بدھ ہم تم کو جانیں	سب کے تات مات پہچانیں
دین بندھ بنتی سُن لیجئیے	جیو دان دینن کو دیجے

دوہا

جدپ سُندر بدن کو درشن پایو ناہہ | تدپ چرن سروج کو دھیان دھرت من ماہہ

یہ دین بچن سُنتے ہی دنیا ناتھ نے دیا کرکے اُس براہمن سے کہا کہ تم دھیرج دھرو میں سب راجوں کا دُکھ چھڑاؤں گا۔

چوپائی

دھیرج بن کارج نہیں ہوئی | یہ نشچے جانو سب کوئی

یہ بات سنتے ہی وہ براہمن شری کرشن مہاراج کو خوش ہو کر آشیرباد دینے لگا اُسی وقت نارد منی بین بجاتے ہر گُن گاتے دُوارکا میں پہونچے تب شیام سندر نے ڈنڈوت کرکے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پلنگ پر بیٹھا کر پوچھا کہ اے مُنی ناتھ کوئی نئی بات ہو تو سُنائیے اور راجہ جُدھشٹر آدک پانڈو ہمارے بھائیوں کا کچھ حال معلوم ہو تو کہیئے اور ان دنوں وہ لوگ کیا کرتے ہیں بہت دنوں سے ہم نے اُن کا حال نہیں پایا یہ بات سُن کر نارد مُنی بولے کہ اے مہاپربھو انترجامی آپ سب جگت کا حال جان کر دیا کی راہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں تو

سنئیے میں ابھی پانڈوں کے پاس سے چلا آتا ہوں راجہ جدھشٹر آدک پانچوں بھائی رات دن آپ کی یاد اور دھیان میں رہ کر ان دنوں راجسوی جگیہ کرنے کی اچھا رکھتے ہیں لیکن اُس کا پورا ہونا آپ کے آدھین سمجھ کر آٹھوں پہر اُن کو یہ ابھلاکھا بنی رہتی ہے کہ دوارکا ناتھ دیال ہو کر آویں تو ہمارا منورتھ پورا ہو۔

دوہا

پاتے بلمب نہ کیجیئے ابہیں پہونچو جاے
بھگتن کو کارج کرو مالکھن پربھ جدرائے

اُسی وقت راجہ جدھشٹر کی چٹھی نیوتے کی اس مضمون کی شیام سندر کے پاس پہونچی کہ اے مہاپربھو براہمنوں نے مجھ سے راجسوی جگیہ کا سنکلپ تو کرا دیا لیکن بنا آئے آپ کے میرا منورتھ پورا نہیں ہو سکتا میری لاج آپ کے ہاتھ ہے جب شیام سندر نے پانڈوں کا سندیسا نارد من سے سن کر اُن کی چٹھی پڑھی تب جدبنشیوں سے جو وہاں بیٹھے تھے پوچھا کہ سنو بھائیو جراسندھ کے قیدی راجوں نے اپنے چھڑانے کا سندیسا میرے پاس بھیجا ہے اور نارد جی پانڈوں کے پاس جانے کو کہتے ہیں ان دو باتوں میں کیا کرنا چاہیئے اس میں ایک جدبنشی بولا کہ اے مہاراج پہلے راجوں کی بندی چھڑانا اُچت ہے دوسرے نے کہا کہ پہلے پانڈوں کے مکان پر جا کر اُن کا جگیہ پورا کرا دینا چاہیئے یہ سن کر بسدیو نندن نے اودھو جی سے کہا۔

چوپائی

اودھو تم ہو سکھا ہمارے
من آنکھن سے نہیں نیارے
دوؤ اور کی بھاری بھیر
پہلے کہاں چلیں کہو بیر
اُت راجہ سنکٹ میں بھاری
دکھ پاوت ہیں آس ہماری
اِت پانڈو بل جگیہ رچایو
ایسے ہی پربھ بچن سنایو

یہ بات سنتے ہی اودھو نے شیام سندر سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو میرا بڑا بھاگ ہے کہ آپ انترجامی ہو کر دیا کی راہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں نہیں تو آپ کیا نہیں جانتے۔

ادھیاے اکہتّر

جانا شری کرشن جی کا پانڈوں کے مکان پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت اودھو بھکت تینوں کال کے جاننے والے بولے کہ اے دنیا ناتھ میرے نزدیک پانڈوں کے پاس چل کر اُن کو دھیرج دینا چاہیئے پھر وہاں سے بھیم سین اور ارجن کو ساتھ لیکر جراسندھ کے مارنے کے واسطے جانا چاہیئے کس واسطے کہ جراسندھ دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے اس سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا بھیم سین جراسندھ کے ساتھ کشتی لڑ کر آپ کی کرپا سے اُس کو مار ڈالے گا

میری سمجھ سے جراسندھ کی موت بھیم سین کے ہاتھ ہے۔

دوہا

جراسندھ کو مار کے راجن لیو چھڑائے	پانڈستن کی جگیہ کو دوجہ نہیں اُپائے

اے بیکنٹھ ناتھ جب قیدی راجوں کے لڑکے روکر اپنے باپ کو یاد کرتے ہیں تب اُن کی ماتا اُن کو دھیرج دے کر یہ کہتی ہیں کہ تم مت روؤ شری کرشن جی آدی پرش بھگوان نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے جس طرح اُنھوں نے شری رام اوتار لے کر شری جانکی ماتا کو راون ادھرمی کے یہاں سے چھڑایا تھا اُسی طرح جراسندھ پاپی کو مار کر تمھارے باپ کو بھی چھڑاویں گے یہ وہی بیکنٹھ ناتھ ہیں جنھوں نے گجیندر ہاتھی کو گراہ سے بچایا تھا اور شنکھ چوڑ دیت سے گوپیوں کو چھڑالیا تھا۔

چوپائی

کنس بھوپ اُن ہیں پُن ماریو	تات مات کو کشٹ نواریو
دے پربھو ہیں سب کے سُکھ کاری	اُنھیں کو ہے لاج ہماری

دوہا

کشٹ سکل سنسار کو دور کرت چھن ماںہہ	تمہیں تمھارے دُکھ ہرت بار لاگہے ناںہہ

چوپائی

جو تم کو ایسی بدھ دھیاویں	رین دوس تم وگن گاویں
تن پر کرپا بیگ پربھو کیجئے	تہاں جائے اُن کی سُدھ لیجئے

دوہا

رچھپال سب جگت کے تم ہی ہو گوپال	میں بھی ٹھہری شرن ہوں ماکھن پربھ نندلال

اے دین دیال اُن سب راجوں کو جراسندھ کی قید سے چھڑانا چاہیئے لیکن راجہ یُدھشٹھر نے کیول آپ کے بھروسہ پر راجسوی جگیہ کرنے کی اِچھا کی ہے نہیں تو وہ پہلے اپنے پراکرم سے سب راجوں کو اپنے آدھین کر لیتے تب ایسی کٹھن جگیہ کا سنکلپ کرتے۔

چوپائی

تدپ اُن پر کرپا تمھاری	وے ہیں پرم بھگت ہتکاری
تہہ کارن نشچے من آنے	کارج کٹھن سہج کر جانے

دوہا

یاتے بیگ سدھار کے کیجئے اُن کو کاج	تم ہی کو سب لاج ہے ماکھن پربھ برجراج

جب تک جراسندھ مارا نہ جاوے یا ہار نہ مانے تب تک راجسوی جگیہ نہیں ہو سکتی اِس کے

مارے جاتے ہیں دو کام سمجھیے ایک تو راجہ جُدھشٹھر کی جگیہ اچھی طرح پوری ہو گی دوسرے بیس ہزار آٹھ سو راجہ قید سے چھوٹ کر آپ کی کرپا سے سُکھ پاویں گے یہ دونوں کام ہو جانے سے آپ کا نام سنسار میں بنا رہے گا اور راجسوی جگیہ میں سب کام سوائے راجوں کے دوسرا نہیں کر سکتا وہی راجہ لوگ چھوٹ کر بڑے پریم سے جگیہ کا کام کریں گے اتنے راجہ اکٹھا دوسری جگہ ملنا بہت کٹھن ہے اور کوئی آدمی جو لاکروسو دشا کے راجوں کو جیت آوے تو بھی اتنے راجہ لوگ اکٹھا نہیں ہو سکتے اِس لیئے پہلے اندر پرستھ میں چلیے اور پانڈوں سے بھینٹ کر کے جیسا جانیے ویسا کیجیے جراسندھ گئو اور براہمن کا بھگت اور ایسا داتا ہے کہ کوئی اُس کے دروازے پر سے خالی نہیں پھرتا اور جو بات کہتا ہے اُس کو چھوڑتا نہیں

چوپائی

یا کارن تم بیگ سدھارو	شبھ کارج میں بلمب نہ دارو

دوہا

جراسندھ یہ جان ہے اپنے من ین بھاے	پانڈوسُت کے کاج کو آئے شری جدراے

جب یہ صلاح اودھوجی کی سُن کر شیام سندر اور نارد جی اور جُدھشٹیوں نے پسند کی تب شری کرشن جی ناردمُن سے کہا کہ مہاراج تم ہماری طرف سے جاکر پانڈوں سے کہدینا کہ ہم جلدی تمھارے یہاں آتے ہیں اور اُس براہمن کو بدا کرتے وقت کہا کہ تم سب راجوں سے جاکر کہدو کہ وہ لوگ دھیرج دھریں ہم جلدی وہاں پہونچکر سب کو قید سے چھڑالیں گے۔

دوہا

ایسے امرت بین سُن من میں بھیو ہلاس	اُیس نے تب ہی چلیو بیج راجن کے پاس

جب اُس براہمن نے سب راجوں کے پاس شری کرشن مہاراج کا سندیسا کہدیا تب وہ خوش ہو کر ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگے اور نارد جی نے اندر پرستھ میں جاکر شری کرشن مہاراج کا سندیسا راجہ جدھشٹھر سے کہا اور یہاں شری کرشن مہاراج نے راجہ اُگرسین کے پاس جاکر پانڈوں کے یہاں جانے کی اُن سے اگیا لی اور دوارکا کی رچھیا کے لیے بلرام جی کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ سب شور بیر جُدھ بنشی اور فوج ساتھ لے کر اندر پرستھ کو چلے پہلے آٹھوں پٹ رانیوں کو اچھی اچھی نالکی اور جھپان پر بٹھا کر اور کئی ہزار ہاتھی جڑاؤ ہودے اور عماری کسے ہوے ساتھ لیئے اور آپ دوارکا ناتھ جڑاؤ رتھ پر جس میں بہت اچھے گھوڑے جتے ہوے تھے بیٹھ کر چلے اے راجہ پریکھیت اُس وقت کئی ہزار گھوڑے جڑاؤ ساز پہنے اور بہت سنگھاسن اور جڑاؤ رتھ کوتل اُن کے ساتھ چلے جاتے تھے اُن کی شوبھا کہاں تک برنن کروں راہ میں جہاں وہ ٹکتے تھے وہاں بہت اچھا بازار اُس کے ساتھ لگ جاتا تھا اور اُس دیش کے راجہ اور پرجا موہنی صورت کا درشن ملنے سے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پاتے تھے جب وہ لوگ بہت طرح کا مال شری کرشن مہاراج کو بھینٹ

دیتے تھے تب شیام سندر اُن لوگوں کو سنمان پوربک بدا کرتے تھے جبکہ اسی طرح شیام سندر سب چھوٹوں اور بڑوں کو سُکھ دیتے ہوئے بندر راور سورت کی راہ سے تیسرے دن راجہ جُدھشٹھر کے سوانے میں پہونچے تب کسی نے جا کر راجہ جُدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج کوئی فوج لے کر تمھارے اوپر چڑھ آیا ہے یہ بات سنتے ہی راجہ جُدھشٹھر نے نکل اور سہدیو اپنے بھائیوں کو حال لانے کے واسطے بھیجا جب نکل اور سہدیو کو شری کرشن جی کے آنے کا حال معلوم ہوا اور اُنھوں نے بڑی خوشی سے پھر کر یہ حال راجہ جُدھشٹھر سے کہا کہ تب وہ بڑی خوشی سے ارجُن اور بھیم سین آدک اپنے چاروں بھائی اور بید پاٹھی براہمن اور کھیشور اور بہت اسباب بھینٹ دینے کے واسطے ساتھ لے کر پیشوائی کو گئے۔

چوپائی

شری مکھ دیکھ مہا سکھ پایو	تہ سکھ سے سب دُکھ بسرایو
ہر درشن کی سسیلتائی	تاسوں من کی پتن بجھائی

دوہا

روم روم ہرکھت بھئے جُدھشٹھر راج	سُپھل بھیو سنسار میں جنم ہمارو آج

جیسے راجہ جُدھشٹھر نے پاس پہونچکر شری کرشن جی کے چرنوں پر گرنا چاہا ویسے دوارکا ناتھ نے ان کو اپنے گلے لگایا اور شیام سندر راجہ جُدھشٹھر کو بڑا جانکر اُن کے چرنوں پر آپ گر پڑے ایسی کرپا تربھون پت کی دیکھتے ہی راجہ جُدھشٹھر بڑے پریم سے موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر پیار کرنے لگے اور بڑی خوشی سے بدھ پوربک اُن کی پوجا کی۔

دوہا

روپ انوپم دیکھ کے مُدت بھئے من مانہہ	نین نکھ لاگے نہیں تن کی سُدھ کچھ نانہہ

اور بسدیو نندن نے بھیم سین اور ارجن سے گلے ملکر اُن کو سُکھ دیا اور نکل اور سہدیو جو شری کرشن جی کے چرنوں پر گرے تھے اُن کو اُٹھا کر چھاتی سے لگالیا۔

چوپائی

پُن بیرّن کو ماتھ نوایو	کُشل پوچھ کر ہرکھ بڑھایو

اور دوسرے چھتری آدک جو راجہ جُدھشٹھر کے ساتھ ہستنا پور سے شری کرشن جی کے دیکھنے کو آئے تھے ان سب کا بھی آدر سنمان جتھا جوگ کیا جبکہ راجہ جُدھشٹھر بیتامبر بچھاتے اور چندن اور گلاب چھڑکاتے اور سونے اور چاندی کے پھول لٹاتے اور بہت طرح کے باجے بجاتے ہوئے بڑی خوشی سے شیام سندر کو شہر میں لائے تب سب استری اور پُرش وہاں کے رہنے والے اپنے اپنے دروازوں اور کھڑکیوں اور کوٹھوں پر بیٹھے ہوئے شیام سندر کے درشن کی ابھلاکھا رکھتے تھے اُنھوں نے موہنی مورت کی چھب

دیکھ کر اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پایا اور خوشبودار پھول اور رتن آدک دوارکا ناتھ پر نچھاور کر کے ایک ستری دوسری استری سے کہنے لگی کہ دیکھو بڑا بھاگ شیام سندر کی استریوں کا ہے جو رات دن اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتی ہیں اور براہمنوں نے جینو کے ساتھ آشیرباد دے کر دوسرے نگر باسیوں نے اپنے مقدور کے موافق رتن آدک اُن کو بھینٹ دیا اور لبدیو نندن نے جتھا جوگ سب کا سنمان کیا جب تربھون پت سب چھوٹے اور بڑوں کو آنند دیتے ہوئے راجہ جدھشٹھر کے رتن جٹت محل میں گئے تب کنتی پریم سے اُن کو دیکھنے دوڑی اور موہنی مورت کا چندر مکھ دیکھتے ہی خوش ہو گئی تب شیام سندر نے اپنا سر کنتی کے چرنوں پر رکھ کر ڈنڈوت کی تب کنتی نے اُن کا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور اُن کو گود میں بیٹھا کر پریم کے آنسو بہانے لگی تب دروپدی نے آکر دوارکا ناتھ کے چرنوں پر سر رکھ کر تب شیام سندر نے اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُس کو اور سبھدرا اپنی بہن کو اسیش دی جب رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں نے کنتی کے چرنوں پر اپنا سر رکھدیا تب کنتی ماتا نے اُن کو بڑی پریت سے چھاتی سے لگا کر اپنے پاس بیٹھالا۔

چوپائی

بڑی دیر لوں بھینٹ رہے — بہت نیر نینن سے بہے
بار مبار دھریں جگدیشا — کنتی کے چرنن پر سیسا
وہ اُتھلے کے کنٹھ لگاوے — روم روم بہہ آنند پاوے
دروں کر پاچارج کی ناری — پرم پنت مہا سکماری
ہر جو تنھیں نوا یو سیسا — ہوئے پرسن اُن دئی اسیشا

جب سب کوئی شیام سندر اور رکمنی آدک سے بھینٹ کر چکے تب کنتی نے دروپدی اور سبھدرا سے کہا کہ تم لوگ آدر سہت ہر روز آٹھوں رانیوں کا شسٹاچار کیا کرو راجہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی جو بھیتر سے شری کرشن جی کی بھگت رکھتے تھے بڑے پریم سے اُن کا سنمان کرنے لگے اور اُن پانچوں میں سے ارجن بڑی پریت اور مترتا شری کرشن جی سے رکھ کر ہمیشہ اُن کے ساتھ ایک رتھ پر سوار ہو کر شکار کھیلنے جایا کرتے تھے۔ اے راجہ پریچھت اندر پرستھ میں شری کرشن جی کے آنے سے ایسا سکھ اور آنند وہاں کے لوگوں کو ہوا جس کا حال مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا جس طرح چندرما کی روشنی راجہ اور پرجا دونوں کے گھر میں برابر رہتی ہے اسی طرح اندرپرستھ میں شری کرشن مہاراج کی کرپا سے سب چھوٹے بڑوں کے گھر ہر روز نئے سکھ اور آنند ہونے لگے۔

دوہا

پایدھو پرم ہلاس سے کینھو تہاں نواس — پانڈوتن کے کاج کو ماکھن پربھ سکھ راس

ادھیائے بہتر

جانا شری کرشن جی کا واسطے مارنے جراسندھ کے

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب اسی طرح کئی مہینے شیام سندر کو وہاں بیت گئے اور کچھ چرچا جگیہ کی نہ ہوئی تب ایک دن راجہ جدھشٹر نے اپنی سبھا میں جہاں بہت سے چھتری اور براہمن اور رکھیشور لوگ بیٹھے تھے اٹھ کر شیام سندر کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر بنے پوربک اُن سے کہا کہ اے تربھون پت برھما اور مہادیو آدک سب دیوتوں کے مالک آپ کے چرنوں کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا آپ نے مجھ کو اپنا داس جان کر گھر بیٹھے درشن دیا۔

چوپائی

تم ایسی پربھو لیلا کرو	کاہو سے نہیں جا تو پرو
مایا میں بھولا سنسار	تم سے کرت لوک بیوہار
جو تم کو سمرت جگدیش	اُس کو جانو اپنا ایش

اے دینا ناتھ آپ کی دیا سے جگت میں سب اچھا میری پوری ہوئی لیکن میں ایک اور ابھلا کھا رکھتا ہوں اگیا ہو تو بنے کروں شری کرشن جی مہاراج بولے کہ اے راجہ جو تم کو اچھا ہو وہ کہو پوری ہو جاوے گی یہ بات سنتے ہی راجہ جدھشٹر خوش ہو کر بولے کہ اے مہاراج میں راجسوی جگیہ کرنے کی اچھا رکھتا ہوں اور سب رکھیشوروں اور منیشوروں کو بھی اس میں خوشی ہے لیکن بنا کرپا آپ کی یہ کٹھن جگیہ پوری نہیں ہو سکتی جس طرح آپ نے کئی مرتبہ بڑی بپت میں میری خبر لے کر میرا منورتھ پورا کیا ہے اُسی طرح اب بھی دیا سے یہ جگیہ اچھی طرح پوری کرا دیجیے کہ اُس کا پھل آپ کو ارپن کر کے بھوساگر پار اُتر جاؤں کس واسطے کہ سنسار میں ہم پانچوں بھائی آپ کے داس کہلاتے ہیں اس سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ شری کرشن مہاراج کی دیا اور کرپا سے پانڈوؤں نے راجسوی جگیہ کی تھی اور یہ بھی آپ کے چرنوں کا پرتاپ ہے جو ایسی اچھا مجھ کو ہوئی میں اس بات کا بشواس رکھتا ہوں کہ جو آپ کی شرن میں آیا اُس کا کوئی منورتھ پورا ہونے سے باقی نہیں رہا۔

چوپائی

جا یدھ منتر دیو جدھ راجا	آئیس مان کروں سوئی کاجا

دوہا

تم ہی سب کا جن بکھے ہم کو ہوت سہائے	اور ہمارے کون ہے ماکٹھن ہر کیا جدراسے

ایسے ادھین بچن سُن کر بھیم پت نے ہنس کر کہا کہ اے راجہ تمھارا کہنا میں نے مان لیا یہ بات اچھی ہے سب دیوتا اور پِتر اور رکھیشور اور من لوگ تم سے جگیہ کرانے کی اچھا رکھتے ہیں جس میں اپنا اپنا حصّہ پاویں جب تم نے اپنے پریم سے مجھ کو بس میں کر لیا تب مجھ کو راجسوی جگیہ یا اُس سے بھی کوئی بڑا کام کر لینا کون مشکل ہے جس کے بس میں ہوں اُس کی کوئی اچھا باقی نہیں رہتی ارجُن آدک تمھارے چاروں بھائی ایسے زبردست ہیں کہ جن سے کوئی دوسرا راجہ لڑائی نہیں کر سکتا اور لوکپالوں کو بھی ایسی سامرتھ نہیں جو میرے سامنے اُن سے لڑ سکیں تم اپنے بھائیوں کو حکم دو کہ چاروں دشا میں جا کر اور سب راجوں کو جیت کر بہت سا روپیہ لاویں تب تم خوشی سے جگیہ کرو یہ بات سُن کر راجہ جُدھشٹھر نے بہت سی فوج ساتھ دے کر ارجُن کو اُتر طرف اور بھیم سین کو پورب طرف اور سہدیو کو دکھن طرف اور نکُل کو پچھم کی طرف جانے کو حکم دیا اور وہ لوگ اُن کے حکم کے موافق چاروں طرف گئے جب چاروں بھائی کچھ دنوں میں بیکنٹھ ناتھ کے پرتاپ سے ساتوں دیپ اور نوؤں کھنڈ اور دسوں دِشا کے راجوں کو جیت کر بہت سا روپیہ لے آئے تب راجہ جُدھشٹھر نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج یہ کام تو آپ کی کرپا سے پورا ہوا اب کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سُن کر اودھو بھگت نے راجہ جُدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج سب دیش کے راجوں کو تمھارے بھائی جیت آئے لیکن جب تک راجہ جراسندھ مگدھ دیش کا تمھارے آدھین نہ ہوگا تب تک تمھاری جگیہ پوری نہیں ہو سکتی اور وہ ایسا زبردست اور روپیہ والا ہے اُس کو دنیا میں کوئی نہیں جیت سکتا۔

چوپائی

جو تم جُدھ کرو رن ماہیں ۔ تا سوں جیت سکو گے ناہیں
ایک بات اپنے من لاؤں ۔ سو اب تم سے کہہ سمجھاؤں
بپر بھیس دھر کے ہر جائیں ۔ ارجُن بھیم سنگ تہہ پاہیں
جراسندھ داتا ات بھاری ۔ جا کو جس تہوں لوک منجھاری
دا سے جو کچھ مانگو بچھا ۔ دیت وہی جو من کی اچھا
جدپ سیس ہو مانگے کوئی ۔ دیت بار لاوے نہیں سوئی
بپر روپ جب ولے چہیں ۔ جُدھ دان تاہی چھن بہیں

دوہا

راجن یا سنسار میں استھر ہے کچھ نانہہ ۔ تدپ داتا پُرش کو نام رہے جگ مانہہ

جب یہ بات سُن کر راجہ جُدھشٹھر اداس ہو گئے تب تربھون پت اُن کو دھیرج دے کر بولے کہ اے راجہ تم کسی بات کی چنتا مت کرو اودھو کے کہنے کے موافق تم بھیم سین اور ارجُن اپنے دونوں بھائیوں کو ہمارے ساتھ کر دو کسی طرح چھل اور بل سے ہم لوگ جراسندھ کو مار آویں گے جیسے یہ بات سُن کر راجہ جُدھشٹھر نے

بھیم سین اور ارجن کو شری کرشن جی کے ساتھ جانے کو حکم دیا تب لچھمی پت نے اُن دونوں کو ساتھ لے کر براہمن کا بھیس بنا کر مگدھ دیش کو گئے وہ تینوں براہمن روپ بہت سندر اور ایسے تیجوان معلوم ہوتے تھے مانو ستوگُن اور رجوگُن اور تموگُن اپنا تن دھارن کئے ہیں جب کئی دن میں وہ لوگ دوپہر کے وقت براہمن روپ سے جو اتتھ کو بھوجن کرانے کا وقت ہے راجہ جراسندھ کے دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے تب ایک دوار کا پالک نے اُن کو دیکھتے ہی راجہ کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج تین براہمن بڑے تیجمان آپ سے بھینٹ کرنے کے واسطے آکر دروازے پر کھڑے ہیں حکم ہو تو بھیتر آویں یہ بات سنتے ہی جراسندھ اُس وقت جو بھوجن کرنے کے واسطے جایا چاہتا تھا بہت خوش ہو کر آپ دروازے پر چلا آیا اور شیام سندر آدک براہمن روپ کو ڈنڈوت کر کے بھیتر لے گیا اور آدر کے ساتھ اپنے سنگھاسن پر بیٹھا کر اُن سے کہا کہ مہاراج جس طرح آپ نے دیا کی راہ سے یہاں آکر مجھ کو کرتارتھ کیا اسی طرح چل کر بھوجن کیجیے تو آپ کے چرن دھو کر اپنا پرلوک بناؤں۔

چوپائی

بپرن کی سیوا جو کرے		بھو ساگر سے جلد ہی ترے	

بات جراسندھ کی سن کر شیام سندر بولے کہ اے راجہ ہم لوگ بہت دور سے تمہارا نام سن کر یہاں آئے ہیں جو ہم کو اچھا ہے وہ دو کس واسطے کہ شور بیروں کو اپنا سر اور دانیوں کو اپنا پران تک دے ڈالنے میں کچھ لالچ نہیں رہتا ایک کبوتر ایک بہیلئے کے واسطے اس طرح اپنا پران دے کر تر گیا کہ ایک بہیلیا ماگھ مہینے میں چڑیاں پکڑنے کے واسطے جنگل میں گیا پانی برسنے اور آندھی چلنے سے کوئی چڑیا اُس کو نہیں ملی جب وہ سردی اور بھوکھ سے بہت بیاکل ہو کر اپنے گھر آنے لگا تب اُس نے ایک کبوتری کو جو سردی سے بیہوش ہو کر زمین پر پڑی تھی اُٹھا لیا اور رات ہو جانے سے ایک برگد کے درخت کے نیچے بیٹھ رہا جب آدھی رات کو اُس کبوتری کا پت جو اُسی درخت پر رہتا تھا اپنی استری کو یاد کر کے پکارنے لگا تب اُس کبوتری نے ہوش میں آکر کہا کہ اے سوامی اب تم کو میرے واسطے سوچ کرنا نہ چاہیئے بلکہ اس اتتھ (مسافر و مہمان) کا دُکھ جو سردی اور بھوکھ سے بیاکل ہے دھرم کی راہ سے چھڑانا چاہیئے جب یہ بات سن کر کبوتر کو گیان ہوا تب وہ کہیں سے آگ اپنی چونچ میں داب کر لے آیا اور اپنے گھونسلے کی لکڑی گرا کر وہاں آگ جلا دی تب اُس بہیلئے کی سردی چھوٹ گئی پھر وہ کبوتر اپنی خوشی سے آگ میں گر پڑا اور بہیلئے نے اُس کو کھا لیا تب وہ کبوتری بہیلئے سے بولی کہ اب تو مجھ کو بھی بھون کر کھا لے بنا پُرش کے استری کا جینا اچھا نہیں ہوتا جب بہیلئے نے کبوتری کو بھی کھا کر اپنی بھوکھ مٹائی تب پرمیشور نے اُن دونوں پچھیوں کا ایسا دھرم دیکھ کر اُن کو بیکنٹھ میں بلانے کے واسطے بمان بھیجا تب وہ دونوں پچھی پار کھدوں سے بنتی کر کے اُس بہیلئے کو بھی اپنے ساتھ بمان پر بیٹھا کر بیکنٹھ دھام کو لے گئے سوائے اس کے تم نے سنا ہوگا کہ راجہ ہریچند ایسا دھرماتما ہوا جس نے سب راج اور مال اپنا پرمیشور کے نام پر براہمن کو دیدیا تھا آج تک جس کا اُس کا سنسار میں چرچا رہا ہے

بتار کے ساتھ اُس کی کتھا کہتے ہیں سُنو۔

ایک وقت راجہ ہرشچندر کے شہر میں کال پڑنے سے پرجا لوگ بھوکے رہنے لگے تب اُس نے گہنا اور کپڑا وغیرہ سب مال اپنا بیچ کر پرجا کو پالا اُنھیں دنوں میں ایک دن راجہ ہرشچندر شام کے وقت اپنی استری سمیت بھوکے بیٹھے تھے اسی وقت بشوامتر رکھیشور نے راجہ کے دھرم کی پرچھا لینے کے واسطے وہاں آکر کہا کہ اے راجہ مجھ کو میری اِچھا کے موافق روپیہ دے کر کنیا دان کا پھل لیو یہ بات سُن کر راجہ ہرشچندر نے گھر میں جا کر ڈھونڈھا تو کچھ گہنا اور کپڑا آدک استری اور بیٹے کا تھا وہ لا کر رکھیشور کو دیدیا اُس کو دیکھ کر بشوامتر بولے کہ مہاراج اتنے میں میرا کام نہو گا یہ سُن کر راجہ اپنی داسی اور داس جو کچھ تھے اُن کو بیچ کر جب روپیہ اُن کا بھی بشوامتر کے پاس لے آئے اور کیول ایک دھوتی اپنی استری اور پُتر کے پاس رہنے دی تب پھر بسوامتر بولے کہ اے راجہ اتنے روپیہ سے بھی میرا کام نہو گا اور مجھ کو تیرے برابر کوئی دوسرا دھرماتما سنسار میں دکھلائی نہیں دیتا جس کے پاس جا کر اب مانگوں ایک ڈوم روپیہ والا ہے کہو تو اُس سے جا کر مانگوں لیکن وہاں جاتے مجھ کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ تم ایسے دانی راجہ کو چھوڑ کر میں اُس سے مانگنے جاؤں یہ بات سنتے ہی راجہ ہرشچندر نے بشوامتر کو اپنے ساتھ لوالیا اور اُس ڈوم چانڈال کے گھر جا کر کہا کہ اے بھائی تم اپنے یہاں مجھ کو گرِو رکھ لو اور ان رکھیشو مہاراج کو ان کی اچھا کے موافق روپیہ دو یہ سُن کر وہ ڈوم بولا۔

چوپائی

کیسے ٹہل ہماری کرہو تم ہو نرپت تیج بل دھاری	راجس تا سن من سے ہرہو مہانیچ ہے ٹہل ہماری

اے راجہ تم کو مرگھٹ میں رہ کر مردہ جلانے والوں سے پیسہ لے کر ہمارے گھر پہونچانا ہو گا اور ہمارے مکان کی چوکیداری کرنا پڑے گی جو تم سے یہ دونوں کام ہو سکیں تو ہم اس براہمن کو منھ مانگا روپیہ دے کر تم کو گرو رکھ لیں یہ بات سنتے ہی راجہ ہرشچندر نے کہا کہ بہت اچھا ہم برس دن تک یہ دونوں کام تمھارے کر دیں گے یہ بات سنتے ہی اُس ڈوم نے اچھا پور بک بشوامتر کو روپیہ دے کر بدا کیا تب راجہ ہرشچندر وہاں رہ کر دونوں کام اُس کے کرنے لگا اور اُس کی رانی پُتر سمیت اُسی شہر میں کسی گرہستھ کے یہاں رہ کر سیوکائی سے اپنے دن کاٹنے لگی پرمیشور کی اِچھا سے کچھ دن کے بعد راجہ ہرشچندر کا بیٹا مر گیا اور رانی نے اُس کی لاش لے جا کر گنگا کنارے جلانے کی اِچھا کی تب راجہ ہرشچندر نے آ کر اپنی استری سے کہا کہ پہلے تم اس مردے کا پیسہ دے دو تب اس کی لاش جلاؤ یہ بات سنتے ہی رانی رو کر بولی کہ اے مہاراج یہ تمھارے بیٹے کی لاش ہے جلانے کے واسطے لائی ہوں اور میرے پاس سوائے ایک دھوتی کے اور کچھ نہیں ہے یہ بات سُن کر راجہ ہرشچندر بولا کہ اے رانی جو میں پیسہ نہ لوں اور مفت میں جلانے دوں تو میرا دھرم جاتا رہے گا اس لئے اپنے بیٹے کو بھی بغیر پیسہ لئے نہ جلانے دوں گا یہ دھرم

کی بات سنتے ہی جیسے رانی نے اپنا آنچل بھاڑ کر پیسے کے بدلے دینا چاہا ویسے نارائن جی کرپا ندھان نے ایسا دھرم اور ست راجہ کا دیکھ کر ایک بمان اچھا جڑاؤ اُس کے واسطے وہاں پر بھیجدیا اور پیچھے سے آپ بھی وہاں آئے اور راجہ کو درشن دے کر روہتاشو نام اُس کے بیٹے کو اپنی مہما سے جلا دیا اور راجہ ہرشچند رکو اُس کی رانی سمیت بمان پر بیٹھا کر کہا کہ بیکنٹھ میں چلو تب راجہ ہرشچند رنے تربھون پت سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاربھو تپت پاؤں جس طرح آپ نے مجھ کو اپنا داس جان کر درشن دیا اسی طرح میرے سوامی ڈوم کو بھی بیکنٹھ میں لے چلئے تو میرا منورتھ پورا ہو یہ بات اپنے بھگت کی سنتے لچھمی پت اُس چانڈال ڈوم کو بھی پریوار سمیت اُسی بمان پر بیٹھا کر نہ سندیہ بیکنٹھ میں لے گئے اور راجہ ہرشچند رکو امر پدوی دی۔

اور راجہ رنت دیو ایسا دھرماتما ہوا جس نے اڑتالیسویں دن کچھ اناج بھوجن کرنے کے واسطے پایا تھا وہ بھی براہمن کو کھلا کر آپ بھوکھا رہ گیا اُسی دھرم سے مکت پدوی پر پہونچا۔

اور جب راجہ بل شری بامن جی کو سب راج اور دھن اپنا دے کر تن بھی دینے کے واسطے تیار ہوا تب اُس نے سُتل لوک کا راج پایا جس کا نام دُنیا میں آج تک روشن ہے۔

اور راجہ شونے کبوتر کے بدلے اپنے بدن کا مانس کاٹ کر دے ڈالا۔

اور اذالک رکھیشور نے جو چھٹویں مہینے بھوجن کرتے تھے آپ نہ کھا کر وہ بھوجن اتتھ کو کھلا دیا اور آپ بھوکے رہ گئے اُس دان کے پرتاپ سے بمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ دھام کو پہونچے۔

اور دودھیچ رکھیشور نے اپنے بدن کی ہڈی اِندر آدک دیوتاؤں کو دے ڈالی تھی۔

چوپائی

جن کا جس گاوت سنسار	ایسے داتا بھئے اُپار

اے راجہ سوائے اِن لوگوں کے اور بہت سے دانی ایسے ہوئے ہیں جنھوں نے اپنا پران اور مال دینے میں کچھ لالچ نہیں کیا اُن کا حال کہاں تک تم سے کہوں جس طرح پچھلے جگوں میں وہ لوگ دھرماتما ہوتے آئے ہیں اُسی طرح تم بھی اِس جُگ میں دانی پیدا ہوئے ہو جو ہماری اچھا پوری کروگے تو سنسار میں تمھارا جس بھی بنا رہے گا یہ بات سُنتے اور اُن کا چندر رکھ دیکھنے سے جراسندھ سمجھا کہ یہ لوگ براہمن نہ ہو کر کوئی راج کنور معلوم ہوتے ہیں اس لیے جو یہ پران بھی مانگیں تو دینا چاہیے جس میں میرا دھرم بنا رہے دیکھو راجہ بل نے شکراچرج کے منع کرنے پر بھی بامن جی کو تینوں لوک کا راج دے دیا سو آج تک اُن کا جس چھا رہا ہے اپنا ہی تن پالنے سے کچھ بڑائی نہ بل کر پر اُپکار کرنے سے جس ملتا ہے ایسا بچار کر جراسندھ شیام سندر سے بولا کہ اے دُجراج پہلے تم نہ کپٹ ہو کر اپنا نام بتلاؤ پھر جس چیز کی اِچھا ہو وہ مانگو میں اپنا پران بھی دینے میں لالچ نہیں کروں گا یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے راجہ تم سچ سچ پوچھتے ہو تو میں کرشن چندر جدُبنشی ہوں اور یہ دونوں بھیم سین اور ارجن ہماری بُوا کے بیٹے ہیں اور ہمارے

تمھارے پہلے بھی متھرا میں ملاقات ہوئی تھی تم ہم کو پہچانتے ہوگے ہم تمھارے یہاں بھچا لینے نہیں آئے بلکہ اکیلی اکیلا جدھ دان مانگنے آئے ہیں سوائے اس کے اور نہیں چاہتے یہ سنتے ہی راجہ جراسندھ خوش ہوکر بولا کہ بہت اچھا میں نے تمھارا کہا مان لیا لیکن تم میرے سامنے سے بھاگ کر دوارکا میں جا بسے ہو اس سے تم سے لڑتے ہوئے مجھ کو شرم آتی ہے اور ارجن عمر میں چھوٹا ہے اور یہ برس دن تک ہیجڑا بنکر راجہ براٹ کے یہاں رہا تھا اس سے کیا لڑوں ہاں بھیم سین کے ساتھ جو میرے برابر ہے لڑوں گا پہلے تم لوگ میرے یہاں بھوجن کرلو پیچھے دھرم جدھ کرو جبکہ شیام سندر نے بھیم سین اور ارجن سمیت راجہ جراسندھ کے یہاں چھتیس پرکار کے بنجن بھوجن کیے تب جراسندھ نے دو گدا لوہے کی منگوائیں اور بھیم سین کا براہمن بھیس چھڑا کر ایک گدا اُن کو دی اور ایک آپ لی جب دونوں شور بیر جو دس دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتے تھے شہر کے باہر جا کر اکھاڑے میں کھڑے ہوئے تب جراسندھ نے کہا کہ اے بھیم سین تم میرے مکان پر براہمن روپ سے آئے تھے اس لئے پہلے اپنی گدا تم چلاؤ یہ سن کر بھیم سین بولے کہ اے راجہ اب دھرم جدھ میں گیان جرچا اُچت نہ ہوکر جو چاہے وہ پہلے گدا چلاوے جب یہ کہہ کر دونوں بیر آپس میں گدا جدھ کرنے لگے تب ایک دوسرے کا وار گدا پر روک کر اپنا بدن بچا لیتا تھا اور لڑتے وقت بھیم سین کی سانس پون کے پتر ہونے سے نہیں پھولتی تھی لیکن جراسندھ بھیم سین سے گدا جدھ اچھی جان کر بھرتی رکھتا تھا جب اسی طرح لڑائی کرتے کرتے شام ہوگئی اور کوئی نہیں ہارا تب دونوں شور بیر راج مندر پر چلے آئے اور ایک ساتھ بھوجن کرکے سو رہے اور پر بھات سمے اُٹھ کر پھر اُسی طرح گدا جدھ کیا جب لڑتے لڑتے دونوں گدا ٹوٹ ٹوٹ کر چور ہو جاتی تھیں تب دوسری گدا منگا کر آپس میں لڑتے تھے۔

دوہا

دن میں کاج کریں نہیں بنا جدھ کچھ اور	رین سمے مل بیٹھ کے کھان پان ایک ٹھور

جب اسی طرح لڑتے لڑتے سب گدا ٹوٹ گئیں تب آپس میں کشتی لڑنے لگے چھبیسویں دن جراسندھ نے ایک مکا بھیم سین کی چھاتی میں ایسا مارا کہ وہ بیاکل ہوگئے تب بھیم سین نے رات کو شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج جراسندھ بڑا بلوان ہے اس لیے اب میں اُس سے لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا کل بھاگ جاؤں گا نہیں تو میری شرم آپ کے ہاتھ ہے یہ بات سنتے ہی جیسے دوارکا ناتھ نے اپنا ہاتھ بھیم سین کی چھاتی پر پھیر دیا ویسے سب دکھ اُن کا جاتا رہا اور بھیم سین کو چھاتی سے لگا لیا اور کچھ بل اپنا انھیں دے کر کہا کہ لڑتے وقت تم میرا اشارہ سمجھ کر جراسندھ کو مار ڈالنا جب ستائیسویں دن پھر دونوں شور بیر لڑنے لگے اُس وقت شری کرشن جی نے بھیم سین کو ایک تنکا دکھا کر بیچ سے چیر ڈالا تب پون پتر نے اُس کا بھید سمجھتے ہی شیام سندر کا بل پانے سے جراسندھ کو اُٹھا کر پٹک دیا اور ایک جانگھ اُس کی اپنے پیر سے دبا کر دوسری جانگھ پکڑ کر چیر ڈالا تب بدن جراسندھ کا جو بیچ سے جوڑا ہوا تھا آدھو آدھ ہوکر

وہ مرگیا جراسندھ کے مرتے ہی دیوتوں نے خوش ہوکر بھیم سین آدک پر پھول برسائے اور بہت باجے بجا کر جے جے کار کرنے لگے اور شیام سندر اور ارجن نے بھیم سین کی بھجا یوج کرائن کی تعریف کی۔

دوہا

جراسندھ یا یدھ میں تو بھیم سین کے ہاتھ — سب لوگن کو سکھ دیو باکین پربھ جدناتھ

جب جراسندھ کے مرنے کا حال شہر میں معلوم ہوا تب اُس کی رانی روتی پیٹتی ہوئی آکر شیام سندر سے بولی کہ مہاراج تم دھن ہو جو ایسا کرم تم نے کیا جس نے تم کو سرس دیا اُس کا پران تم نے لیا جو کوئی اپنا تن اور دھن تمھارے بھینٹ کرتا ہے اُس کے ساتھ تم ایسی بھلائی کرتے ہو جیسے راجہ بل سے کی تھی جب رانی نے اپنے پت کے واسطے بہت بلاپ کیا تب شیام سندر نے اُس کو دھیرج دے کر بدا کیا جب جراسندھ کا بیٹا سہدیو شری کرشن جی کو پرمیشور جان کر اُن کی شرن میں آیا تب دوارکا ناتھ نے جراسندھ کا کریا کرم ہونے کے بعد سہدیو کو راج گدی پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے تلک لگایا اور دھیرج دے کر بولے کہ اے بیٹا تم دھرم کے ساتھ راج کر کے گئو اور براہمن اور پرجا کو پالن کیا کرنا۔

دوہا

جو نرپتی ہیں بند میں نے سب دیو چھڑائے — آنند سون نج دیش میں راج کرو چت لائے

ادھیائے تہتر

قید سے چھڑانا شری کرشن جی کا بیس ہزار آٹھ سو راجوں کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت جب شری کرشن چندر آنند کند سہدیو کو راج گدی دے کر اُسے اپنے ساتھ لیے ہوئے جہاں پر سب راجہ لوگ قید تھے آئے تو کیا دیکھا کہ ایک گڑھا پہاڑ کی کھوہ کی طرح کھدا ہوا ہے اُسی میں سب راجہ قید ہیں اور ایک بھاری پتھر اُس گڑھے کے منھ پر رکھا ہے جب سہدیو نے شری کرشن دنیا ناتھ کی آگیا کے موافق سب راجوں کو کھوہ سے باہر نکلوا کر اُن کے سامنے کھڑا کر دیا تب وہ لوگ جو بیڑی اور ہتھکڑی پہنے اور بال اور ناخنوں کے بڑھنے سے بہت دُکھی تھے نیا جنم پاکر ہر جی کے چرنوں پر گر پڑے اور موہنی مورت کا درشن پاتے ہی سب دُکھ اپنا بھول کر خوش ہو گئے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے دنیا ناتھ دیا ساگر آپ نے دیال ہو کر بڑی کرپا کی جو یہاں آ کر ہماری خبر لی نہیں تو اُس قید سے چھوٹنا بہت مشکل تھا اب آپ کے درشن پاتے ہی ہم لوگوں کا پچھلا دُکھ سب بھول گیا۔

دوہا

ایسی بدھ راجہ سبے بار بار بل جانہہ — ماکھن پربھ کی لاج سون سیس اُٹھاویں ناہہ

برندا بن بہاری بھگت ہتکاری نے یہ حال اُن راجوں کا دیکھتے ہی دیال ہوکر جیسے اشارے سے بتایا ویسے سہدیو نے ان سب کی ہتھکڑی اور بیڑی کٹوا کر حجامت بنوادی اور اسنان کروا کے چھتیس پرکار کے بنجن کھلا کر اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنائے اور بہت طرح کے ہتھیار بندھوا کر شری کرشن جی مہاراج کے پاس لے آئے تب دوارکا ناتھ نے اپنی چتربھجی روپ سے شنکھ چکر گدا پدم لیے ہوئے جیسے اُن لوگوں کو درشن دیا ویسے اُن لوگوں کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہوگیا تب اُن راجوں نے بیکنٹھ ناتھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بڑے پریم سے آنسو بہاتے ہوئے بنتی کیا کہ اے دینا ناتھ تربھون پت سب جیوؤں کی اُتپت اور پالن کرنے والے آپ کے آدا ورانت کو کوئی نہیں جان سکتا ہم لوگ سنساری جیوؤں کو جو مایا جال میں پھنس رہے ہیں سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا اس جال سے باہر نکالنے والا نہیں ہے آپ چاہتے تو دوارکا ہی میں بیٹھے ہوئے اپنی اچھا سے راجہ جراسندھ کو مار کر ہم لوگوں کو چھڑا دیتے کیول اپنی کرپا سے یہاں آکر ہم لوگوں کو کرتارتھ کیا نہیں تو آپ کے چرنوں کا درشن بڑے بڑے دیوتا اور رکھیشور لوگوں کو تپ اور جپ کرنے پر بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اے مہا پربھو آپ کو ہماری ڈنڈوت پہونچے اب من ہم لوگوں کا راج کرنے کے واسطے نہ چاہ کر یہ اچھا ہے کہ آٹھوں پہر آپ کے نام کا سمرن اور آپ کے چرنوں کا دھیان کر کے آپ کی لیلا اور کتھا کو سنا کریں جس میں استری اور پتر کے مایا موہ روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکل کر بھو ساگر پار اُتر جاویں جراسندھ نے ہمارے ساتھ بڑا اسلوک کر کے اپنے یہاں قید کیا تھا جس سے ہم لوگوں کو تپ اور جوگ کا پھل مل کر آپ کے چرنوں کا درشن ملا۔

	دوہا	
پر برہم بھگوان ہو باسدیو گھنشیام		پاکھن پرکھر گوبند کو ہت سے کروں پرنام

یہ بات گیان بھری سن کر لچھمی پت بولے کہ ابھانی راجوں کو اسی طرح دُکھ ملتا ہے جس طرح تم نے پایا سنو جس کے من میں دیا اور دھرم اور میرے چرنوں کی بھگت رہتی ہے وہ لوگ سنسار میں جس پرکار انت سے مکت پاتے ہیں بندھ اور موکش اپنے کرم کے موافق ملتا ہے جو کوئی کام کر وہ بدھ(؟) کو اپنے بس رکھ کر برا کرم نہ کرے اُس کو گھر اور جنگل دونوں برابر رہتا ہے دیکھو پچھلے جگوں میں ابھمان نے راجہ نہنکھ اور راجہ بین اور راون آدک کو راج گدی سے کھو دیا اور جنھوں نے اہنکار چھوڑ کر میری شرن پکڑی وہ لوگ ببھیکن اور ہنومان اور امبرکھ اور پرہلاد کی طرح اپنے مطلب کو پہونچ کر میرے پاس بنے رہتے ہیں اور ابھانی آدمی بہت نہیں جیتا راجہ سہسر باہو کو اپنے بل اور ہزار ہاتھ ہونے کا ابھمان ہوا تھا تب پرسرام جی نے اُس کے ہاتھ پھرسا سے کاٹ کر اُس کو مار ڈالا اور بھوماسر اور باناسر اور کنس آدک بہت راجہ ابھانی خراب ہوئے۔

	چوپائی	
سومت کرب کرو جن کوئی		چھٹے کرب تب نربھے ہوئی

اس لیے تم لوگ دُکھ اور سُکھ کو برابر سمجھ کر ہمیشہ میرے اکرن اور دھیان میں مگن رہو تو تم کو دُکھ نہو گا۔

چوپائی

جو جن چت لاوے تم ماہیں	سو ہوں سدا رہوں تنہہ پاہیں
جو سب جنم پاپ میں رہے	پھر وہ شرن ہماری گہے

دوہا

تاکو میں ابتا پریت کر دیت آپنو دھام	جا میں دُکھ بیاپے نہیں رہے سدا بشرام

یہ سُن کر سب راجوں نے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ دیال ہو کر ہم کو اپنے جپ اور پوجا کی بدھ بتلا دیجیے تو اُسی طرح آپ کے شرن اور دھیان میں رہ کر بھو ساگر پار اُتر جاویں یہ سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ سب بید اور شاستر کا مکھیہ گیان یہ ہے کہ کسی ساعت مجھ کو نہ بھول کر میری کتھا اور لیلا کو سُنا کرو اور سنساری بیوہار سپنے کے برابر سمجھ کر میرے نام پر جگیہ اور ہوم کیا کرو اور پرجا پالن اور براہمن اور سادھ اور مہاتماؤں کی سیوا کیا کرو اور جھوٹھ مت بولو اور کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے بس رکھ کر بُرا کام نہ کرو تم لوگوں کو راج کرنے پر بھی کسی طرح کا دُکھ نہ ہو کر انت سمے بیکنٹھ دھام ملے گا۔

چوپائی

جگ میں بُدھمان ہے سوئی	جاکو لوبھ موہ نہیں ہوئی

دوہا

گیانی جن نیارا رہے ایسی بدھ جگ مانہہ	جیوں امبج جل میں بسے جل کو پرست ناہہ

اب تم لوگ اپنے اپنے گھر جا کر بال بچوں کا سُکھ دیکھو راجہ جدھشٹھر نے راجسوے جگیہ کر کے تم لوگوں کو نیوتا دیا ہے ہمارے پہونچنے سے پہلے تم لوگ ہستناپور میں جاؤ جب شیام سندر کی اگیا کے موافق سب راجہ لوگ اپنے اپنے گھر جانے کو تیار ہوئے تب شری کرشن بہاری بھکت ہتکاری نے رتھ اور گھوڑے اور ڈیرے اور سیوک وغیرہ اپنے یہاں سے اُن کے ساتھ کر دیے اور سب کے گلے میں ایک ایک ہار موتیوں کا اپنے ہاتھ سے پہنایا جب وہ سب راجہ بڑی خوشی سے شری کرشن مہاراج کا جس گاتے ہوئے اپنے دیس کو گئے اور سہدیو نے تربھون پت اور بھیم سین اور ارجن کی بدھ پور بک پوجا کی تب تربھون پت سہدیو کو ساتھ لے کر مگدھ دیش سے اندر پرستھ کو چلے جب ہستناپور کے پاس پہونچ کر شری بسدیو نندن نے پانچ جنیہ اور بھیم سین نے پنڈریک اور ارجن نے دیودت نام شنکھ اپنا بجایا اُس کی آواز سنتے ہی جدھشٹھر بڑی خوشی سے نکلے اور سہدیو اپنے بھائی اور سیناپتوں سمیت آگے سے آ کر لچھمی پت کو آدر پوربک اپنے گھر لوالے گئے لیکن راجہ درجودھن شنکھ کی آواز سُن کر بہت اُداس ہو گیا جب بسدیو نندن اور ارجن اور بھیم سین راجہ جدھشٹھر کے چرنوں پر گر پڑے تب

اُنھوں نے اُن کو اپنی چھاتی سے لگا کر پریم کے آنسو بہائے اور جراسندھ کے مارے جانے کا حال سُن کر بہت خوش ہوئے۔

ادھیائے چوہتّر

آنا سب راجوں کا راجہ یُدھشٹھر کی جگیہ میں

شکدیو جی نے کہا اے راجہ پریکھشت راجہ یُدھشٹھر نے گیان کی راہ سے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے تربھون پت آپ نے شری برھما جی اور شری مہادیو جی آدک سب دیوتوں کے مالک ہو کر میرے واسطے براہمن روپ ہو کر بھیکھ مانگنا قبول کیا میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا دیکھیے جن چرنوں کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشور اور دیوتوں کو جپ اور تپ کرنے سے بھی دھیان میں نہیں ملتا نہیں آپ نے مجھ کو اپنا بھگت جان کر میرا گھر پوتر کیا جن کے چرنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک تارتی ہیں وہی پربرھم پرمیشور تم ہو کر میری اگیا مانتے ہو یہ سب تمھاری دیا بھگت بسلتا کی راہ سے ہے نہیں تو برھما اور مہادیو ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو تمھارے اوپر اگیا چلا دیں۔ دیکھیے سنساری آدمی راج اور دھن پانے سے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے اور آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر میرے یہاں کوئی کام چھوٹا یا بڑا کرنے میں کچھ اپمان نہیں رکھتے۔

دوہا

تمھرے سُمرن دھیان سے پاون ہوت شریر	پاتے سمرت ہوں سدا لکھن مریہ بل بیر

اور کنتی نے جراسندھ کا مرنا سُن کر شیام سُندر سے کہا کہ اے مہاپربھو اب تمھاری کرپا سے راجسوے جگیہ اچھی طرح پوری ہو گی یہ بات سنتے ہی بھیم سین ہنس کر بولے کہ اے ماتا تم جھوٹی اُستت شیام سندر کی کیا کرتی ہو جراسندھ کو میں نے مارا ہے۔

دوہا

ایک اور آنند سے بیٹھ رہے گھنشیام	جراسندھ بلوان سے میں کینھو سنگرام

یہ بات سُن کر شیام سُندر بولے کہ اے ماتا بھیم سین سچ کہتے ہیں لیکن میں نے اُن کو اشارے سے بتا دیا تھا کہ جراسندھ کو دونوں ٹانگیں چیر کر مار ڈالو اسی تدبیر سے وہ مارا گیا یہ سُن کر یُدھشٹھر آدک سب لوگ ہنسنے لگے جب ساتوں دیپ اور نوؤں کھنڈ کے چندر بنسی اور سورج بنسی راجہ اپنی اپنی استریوں سمیت روپیہ اور رتن آدک بھینٹ دینے کے واسطے لے کر ہستنا پور میں آئے تب راجہ یُدھشٹھر نے اُن کی بھینٹ لے کر شہر کے چاروں طرف اُن لوگوں کو ڈیرا دیا اور جگیہ جوگ کا سامان کیا اور ان میں سے

جو راجہ لوگ جراسندھ کی قید سے چھوٹ کر آئے تھے وہ لوگ بڑی خوشی سے جگیہ کے سب کام کرنے لگے اور سب نیوتہری راجوں نے شیام سندر اور رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں کا درشن پریم سے کر کے آنکھوں کا پھل پایا اور نکل جا کر بھیشم پتامہ اور درجودھن آدک کوروں کو اپنے یہاں بُلا لیا اور شکدیو اور بید بیاس اور ناردمنی اور کشیپ اور بششٹھ اور پاسدیو اور اتر اور پرشرام اور دھومر اور بھاردواج اور جیمنی اور کنو اور بہتیرے آدک بہت سے رکھیشور اور برہما جی اور مہادیو جی اور اندر اور گندھرب اور کنر اور جچھ اور لوکپال آدک سب دیوتا اور مہاتما لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت راجہ جدھشٹھر کا نیوتا اور شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے اُس جگیہ میں آئے اور انھوں نے تربھون پت کا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سوارتھ کیا تب راجہ جدھشٹھر نے دیوتا اور رکھیشروں کی پوجا بدھ کے موافق کر کے اُن کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور سوائے اُنکے اور بہت آدمی بے شمار چاروں برن کے جو دیش دیش سے وہاں آئے تھے اُن لوگوں کا آدر بھی جتھا جوگ کیا اور شیام سندر کی آگیا کے موافق ایک ایک کام جگیہ کا سب راجوں کو بانٹ دیا جب کہ جگیہ کرنے کا مہورت آیا تب دوارکا ناتھ نے ہنس کر راجہ جدھشٹھر سے کہا کہ اب تم جگیہ کرنے کے واسطے بیٹھو ہم اور ارجن آدک سب لوگوں کا بیوہار و منوہار کریں گے یہ سنتے ہی راجہ جدھشٹھر نے سب کپڑے اُتار کر دھوتی پہن لی اور اچھی لگن میں سونے کے ہل سے اپنے ہاتھ سے جگیہ کرنے کے واسطے زمین جوت کر تیار کی اور شاکلیہ آدک سب سامان جگیہ کا سونے کے برتنوں میں منگا کر رکھیشوروں کے پاس رکھ دیا جب براہمن رکھیشور بیدی اور اگن کنڈ بنا کر بید کے منتر پڑھنے لگے تب راجہ جدھشٹھر دروپدی سے گانٹھ جوڑ کر جگیہ شالا میں آئے اور آسن پر بیٹھ کر اگن کنڈ میں آہت دینے لگے اُس وقت دیوتوں نے بیکنٹھ ناتھ کی آگیا کے موافق اپنا اپنا ہاتھ پھیلا کر جگیہ کا بھاگ لیا اور راجہ جدھشٹھر نے سب براہمنوں کے ہاتھ میں ہونے کا شُرو ہوم کرنے کے واسطے دیا اور جگیہ کے سب برتن سونے کے دیکھ کر نیوتے والے تعجب مانکر کہتے تھے کہ دیکھو راجہ نے اتنا روپیہ کہاں سے پایا جو ایسی تیاری کی ان میں جو گیانی تھے وہ جواب دیتے تھے کہ جس کے سہایک بھی پت کرشن چندر ہوں اُس کو کس چیز کی کمی ہوگی یہ بات اُن لوگوں کی سنتے ہی راجہ جدھشٹھر ہنس کر شیام سندر سے بولے۔

دوہا

کہت تمہارے نام سے سدھ ہوت سب کاج
نمسکار تم کو کروں جگیہ پُرش جدراج

جب راجسو جگیہ راجہ جدھشٹھر کی اچھی طرح پوری ہوئی تب سب دیوتا اور گندھرب آدک راجہ جدھشٹھر کی بڑائی کرنے لگے اور دُندبھی (یعنی نقارہ) بجا کر اُنپر پھولوں کی برکھا کی اُس وقت راجہ جدھشٹھر نے بھیشم پتامہ اور دوسرے چھتر دھاری راجوں سے جو وہاں بیٹھے تھے پوچھا۔

چوپائی

جگت ناتھ جو کچھ کارج کیجے
تج پرکھن سے اگیا لیجے

تو وہ کاج سدا شبھ ہوئی — یہ نشچے جانو سب کوئی
یاتے ہیں منتر اک دیجیے — پوجا پرتھم کون کی کیجیے
کون بڑے دیون کو ایش — تا ہی پوج نواویں شیش

یہ بات سُن کر ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا تھا کہ سہدیو جراسندھ کے بیٹے نے اُٹھ کر راجہ جدھشٹھر سے نے کہا کہ اے مہاراج آپ جان بوجھ کر کیا پوچھتے ہیں سوائے شری کرشن تربھون پت کے دوسرا کون پوجنے جوگ ہے جس کی پوجا کرو گے شیام سندر نے سب جگ کی اُتپت اور پالن اور ناش کرنیوالے ہو کر پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے اس لیے اُنھیں کو اگن روپ اور جگیہ پُرس جاننا چاہیے جس طرح درخت کی جڑ میں پانی دینے سے سب ڈالی اور پتوں کو وہ پانی گُن کرتا ہے اسی طرح شری کرشن چندر کی پوجا کرنے سے سب دیوتا ترپت ہوں گے اُن کا بھید کوئی نہیں جانتا جتنی چیزیں دُنیا میں دیکھتے ہو سب اُنھیں کی پیدا کی ہوئی ہیں اور گنگا جی اُن کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کو تارتی ہیں اور اُن کا اسمرن اور دھیان کرنے اور کتھا سُننے سے سب پاپ چھوٹ کر مکت ملتی ہے جس جگہ آپ ساکشات پربرہم پرمیشور براجتے ہیں وہاں دوسرے کی پوجا نہیں ہو سکتی اور یہ سب پرمیشور کی مایا ہے جو ہم لوگ اُن کو اپنا بھائی شدھ اور جدبنشی جانتے ہیں ۔

چوپائی

سب سنسار سریر سمانا — پران روپ ہیں یہ بھگوانا
سرب آتما ان کو جانو — پورن شانت روپ پہچانو

دوہا

ہر جو کی پوجا کرے من چیت دے جو کوے — تا نو پوجے دیو سب سپھل کامنا ہوے

یہ بات سہدیو کی سُن کر شری کرشن جی اشارے سے منع کرنے لگے کہ تم کچھ مت کہو لیکن جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گیانی راجہ اُس جگیہ میں بیٹھے تھے یہ بات سُن کر بول اُٹھے کہ اے سہدیو تیری بدھ اور تیرے ماتا اور پتا اور گرو کو دھن ہے کہ جنھوں نے تجھ کو ایسا گیان سکھایا تمھارے پُرکھا بھی ایسے ہی گیانی اور دھرماتما ہوتے آئے ہیں جب راجہ جدھشٹھر نے یہ بات سہدیو اور گیانی راجوں کی اپنی اچھا کے موافق سُنی تب بڑی خوشی سے جڑاؤ سنگھاسن منگوا کر شری کرشن جی کو رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سمیت اُس پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے پریوار سمیت سر اور آنکھوں میں لگایا اور سب دیوتا اور راجوں نے وہ چرنامرت پا کر اپنا اپنا جنم سدارتھ کیا اور راجہ جدھشٹھر نے بیکنٹھ ناتھ کو پیتامبر پہنایا اور کیسر اور چندن کا تلک لگا کر ریشمی اپرنا اُڑھایا اور رتن جٹت اچھا اچھا گہنا بدن میں پہنا کر جڑاؤ کریٹ مکٹ سر پر باندھا اور رتن اور موتیوں کا ہار اور خوشبودار پھولوں کا ہار گلے میں پہنایا اور بہ بود یک

پوجا کر کے بہت رتن اور درب آدک اُن کے آگے بھینٹ رکھ کر بنے کیا کہ اے لچھمی پت آپ تینوں لوک اور سب چیز کے مالک ہیں اس لیے کوئی چیز آپ کو بھینٹ دیتے ہوئے مجھے شرم معلوم ہوتی ہے یہ آنند دیکھتے ہی دیوتوں نے شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اُن پر پھول برسائے اور اُن کی اُستت کرنے لگے

	دوہا	
بھئے لوگ آنند سب راجہ وبیت آسیش		ایسی بدھ پوجے جبھی ماکھن پر بہ جگدیش

اُس وقت دوارکا ناتھ ایسے سندر معلوم ہوتے تھے جس کی اُپما کہی نہیں جاتی اور کوئی راجہ اچھی طرح آنکھ اُٹھا کر اس سبب سے اُن کی طرف نہیں دیکھتا تھا جس میں اُن کو نظر نہ لگ جاے اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت شری کرشن جی کی پوجا کرنے سے جتنے چھوٹے اور بڑے وہاں پر تھے سب خوش ہوے لیکن ششپال چندیلی کے راجہ کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی اِس لیے وہ تھوڑی دیر نہیں بولا پھر کچھ سوچ بچار کر اپنی موت نزدیک پہونچنے سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کرودھ سے بانہیں ہاتھ اُٹھا کر بولا کہ اے راجہ جدھشٹھر اور دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ اور درجودھن آدک تم لوگ بڑے گیانی اور دھرماتما ہو کر ایسے نادان ہو گئے کہ ایک لڑکے کے کہنے سے شری کرشن کی پوجا اس طرح پر کی جس طرح کوئی آدمی جگیہ اور ہوم کرنے کی کھیر کوتے کو کھلا دے تم لوگ نہیں جانتے کہ بسدیونندن نے بہت دن تک جنگل میں گوچرا کر اہیروں کے ساتھ روٹی کھائی اور پرائی استریوں کے ساتھ راس نیلا کر کے بھوگ اور بلاس کیا جب سے آج تک یہ بات اچھی طرح نہ معلوم ہوئی کہ شری کرشن چندر بسدیوجادو کے بیٹے ہیں یا نندگوپ کے بیٹے ہیں تو پھر اُن کو کون برن اور کس کا بیٹا کہا جاے یہ بڑا تعجب ہے کہ تم لوگ ایسے آدمی کو جس کے ماں اور باپ کا ٹھکانا نہیں لگتا الکھ اگوچر پرمیشور کہتے ہو انھیں شری کرشن جی نے راجہ اندر کی پوجا چھڑا کر گوبردھن پہاڑ پجوایا تھا یہ شاستر کے موافق نہ چلکر جو کچھ اُن کے من میں آتا ہے وہی کرتے ہیں سواے دودھ آدک چرانے کے اور ادھرم کرنے کے کوئی اچھا کام اُنھوں نے نہیں کیا دیکھو یہ دشمن کے ڈر سے اپنی جنم بھوم چھوڑ کر سمدر کے ٹاپو میں جا بسے ہیں اس لیے برجباسیوں کو اُن کے برہ میں بہت دُکھ ہوتا ہے تسپر بھی یہ کچھ دھیان نہیں کرتے اور برندابن میں رہ کر انھوں نے گوپیوں کے کپڑے چرائے تھے اور جدبنشی لوگ راجہ ججات کے شاپ دینے سے تلک دھاری راجہ نہو کر تھوڑے دنوں سے بڑھ گئے ہیں پھر تم لوگوں نے کیا سمجھ کر اُن کی پوجا کی میں پرمیشور کی سوگند کھا کر کہتا ہوں یہ سب بات کہنے سے مجھے کچھ اپنی پوجا کرانے کی اچھا نہیں ہے جو بات سچ تھی وہ کہدی دیکھو جہاں پر بید بیاس اور ناردمن اور پاراشر آدک بڑے بڑے رکھیشور اور شری برھماجی اور شری مہادیوجی اور اندر آدک بڑے بڑے دیوتا بیٹھے ہیں وہاں پر شری کرشن جی کی پوجا کرنا ایسا ہے جیسے کوئی ہوم کی سامگری کتے کو کھلاوے اور راجہ جدھشٹھر جو شری کرشن جی کی بڑائی کرتے ہیں اُس کا یہ سبب ہے کہ جس طرح کنتی نے اپنے پت کو

چھوڑکر دوسرے کے بیج سے جدھشٹھر آدک کو پیدا کیا اُسی طرح شری کرشن کے باپ کا بھی ٹھکانا نہیں لگتا اپنے برابر والوں کی سب چاہنا کرتے ہیں شری مہاراج سشپال کی باتوں کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ایک بُری بات کہنے پر لکیر کھینچتے جاتے تھے -

دوہا

کھاری جل اوپر سیو گوٹھگن کو بھیش	تھرا گیا پراگ تج گیو اوریہی ویش

جب اسی طرح بہت سی بُری بُری باتیں سشپال شری کرشن جی کو کہنے لگا تب گیانی لوگ پرمیشور کی نندا سُننے میں ادھرم سمجھ کر وہاں سے اُٹھ گئے اور بھیم سین اور دورناچارج اور ارجن نے کرودھ کر کے سشپال سے کہا کہ اے مورکھ ابھاگی تو ہمارے سامنے تربھون پت کی نندا کرتا ہے چپ رہ نہیں تو ابھی تجھ کو مار ڈالیں گے جب یہ کہ کر بھیم سین سشپال کے مارنے کے واسطے دوڑے تب سشپال بھی اُن کے سامنے جاکر للکارا کہ سبھا والے ڈر گئے اُس وقت شری کرشن جی نے سنگھاسن سے اُتر کر بھیم سین آدک کو سمجھایا کہ تم کوئی سشپال پر ہتھیار مت چلاؤ اور بُرا کہنے سے منع مت کرو جو یہ چاہے وہ کہے دیکھو ساعت بھر میں یہ آپ مارا جائے گا -

دوہا

تج بھراتا کی جگیہ میں گھن کروکہہ کاج	بھیاادک سب سے کہیو کرودھ نہ کیجیے آج

جب بیکنٹھ ناتھ کے منع کرنے سے بھیم سین نے سشپال کو نہیں مارا تب راجہ جدھشٹھر سوچ میں ہو کر بولے کہ دیکھو سشپال میری سبھا میں بھگوان کو ایسی بُری بات کہتا ہے کیا کروں بغیر حکم تربھون پت کے کچھ نہیں کر سکتا جب اس طرح سشپال نے ایک سو ایک کٹھور بچن شری کرشن جی کو کہے اور جدھشٹھر اُن کے بھکت کو بھی بُرا کہا تب لبدیو نندن نے کرودھ کر کے پوجا کی تھالی کو اپنے منتر سے سُدرشن چکر بنا کر سشپال کا سر کاٹ ڈالا تب اُس کے دھڑ سے ایک جوت نکل کر پہلے آکاش میں جاکر پھر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے منھ میں سما گئی یہ چرتر دیکھ کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور رکھیشور لوگ اُن کی اُستت کرنے لگے اور دوسرے راجوں نے سشپال ایسے ادھرمی کی مُکت دیکھکر تعجب مانا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا اے من ناتھ شری کرشن جی نے سشپال کو ایسا کٹھور بچن کہنے پر کس طرح مکت دی اور ایک سو ایک لکیر کھینچ کر اُسے مارنے کا کیا کارن تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ یہ حال اس طرح پر ہے کہ جے اور بجے نے سنکادک کے شاپ دینے سے تین بار سنسار میں جنم لیا اور تین مرتبہ پرمیشور سے دشمنی کر کے مکت پائی جب پہلے اُن دونوں نے ہرن کشپ اور ہرنیہ کش ہو کر دیوتوں کو دُکھ دیا تب نارائن جی نے باراہ اور نرسنگھ اوتار لیکر اُن کو مارا دوسری مرتبہ جب راون اور کمبھ کرن ہو کر گئو اور براہمن کو دکھ دینے لگے تب بیکنٹھ ناتھ نے شری رام چندر نام اوتار لے کر اُن دونوں کو مار ڈالا -

دوہا	اب یہ تیجے جنم میں بھیوا ایک شیشپال		دنت بکر ہے دوسرا اسرن کو بھوپال

اے راجہ پریچھت شیشپال اور دنت بکر شری کرشن جی کو اپنا دشمن جان کر دن رات اُن کا دھیان کرتے تھے اسی سبب سے شری کرشن پربرہم اوتار نے شراپ کی مدت پوری ہونے پر شیشپال اور دنت بکر کا سر سُدرشن چکر سے کاٹ کر اُن کو مکت دی اور لکیریں کھینچنے کا یہ کارن ہے کہ مہادیوی نام بسدیو جی کی بہن دم گھوش نام چندیلی کے راجہ کو بیاہی گئی تھی جب اُس کے پیٹ سے شیشپال جس کے تین آنکھیں اور چار ہاتھ پیدا ہوا اور راجہ نے جوتشیوں کو بلا کر اُس کی جنم کنڈلی کا پھل پوچھا تب براہمنوں نے بچار کر کہا کہ اے مہاراج یہ لڑکا بڑا بلوان اور پرتاپی ہو کر اُس آدمی کے ہاتھ سے مارا جائے گا جس کے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اُس کے جاتے رہیں گے دوسرا کوئی سنسار میں اس کو نہیں مار سکے گا جب یہ بات جوتشیوں کی مہادیوی نے سُنی تب وہ اس بات کی پریچھا لینے کے واسطے شیشپال اپنے بیٹے کو سب کی گود میں دے کر گلے لگانے لگی ایک مرتبہ مہادیوی شیشپال سمیت دوارکا میں سورسین اپنے باپ کے گھر جا کر تھوڑے دن رہی جب اُس کو جوتشیوں کی بات یاد آئی اور اپنے بیٹے کو جدبنسیوں کے گلے ملوایا تب شری کرشن جی سے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اُس کے جاتے رہے یہ حال دیکھتے ہی مہادیوی نے بنتی کر کے کہا کہ اے دوارکا ناتھ میں تم سے یہ بھیکھ مانگتی ہوں کہ شیشپال کو اپنی بوا کا بیٹا اپنا بھائی سمجھ کر کبھی نہ مارنا یہ بات سُن کر ترلوکی پت بولے کہ اے بُوا میں تیرے بیٹے کے سَو قصور معاف کر دوں گا اس سے زیادہ قصور کرے گا تو بنا مارے نہ چھوڑوں گا اس بات کا اقرار مہادیوی لکھمی پت سے لے کر اپنے گھر چلی گئی اور اُس نے یہ بچار کر اپنے من کو دھیرج دیا کہ میرا لڑکا کس واسطے سَو قصور شری کرشن جی کے کرے گا جو مارا جائے گا اسی سبب سے سَو کھوٹے بچن شیشپال کے سہہ کر تب اُس کو شری کرشن جی نے مارا اور یہی گپت بات دوارکا ناتھ نے راجسو جگیہ میں کہہ کر سب راجوں کا سندیہ چھڑایا تھا یہ سُن کر راجہ پریچھت نے کہا کہ اے مہاراج اب آگے کتھا سنائیے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب راجہ جدہشٹر کی جگیہ اچھی طرح پوری ہوئی تب اُنھوں نے نیوتے ہوئے راجوں کو اُن کی استریوں سمیت جتھا جوگ بہا گہنا اور کپڑا دے کر بدا کیا اور وہ لوگ خوشی سے اپنے گھر پہونچے اور جتنے چھوٹے اور بڑے اُس جگیہ میں آئے تھے وہ سب راجہ جدہشٹر سے ایسے خوش ہوئے کہ کسی کا من گھر جانے کو واسطے نہیں چاہتا تھا لیکن راجہ درجودھن کو دھرم پتر یعنی راجہ جدہشٹر کی بڑائی سننے اور اُنکا پرتاپ دیکھنے سے ایسا ڈاہ پیدا ہوا کہ کرودھ کے مارے اپنے گھر چلا گیا۔

۷۵

ادھیائے پچھتر

راجہ جدہشٹر کے استھان کی شوبھا کا برنن

اے راجہ پریچھت آتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے من ناتھ جہاں سب راجہ اُس جگیہ کرنے سے خوش ہوئے تھے ہاں

درجودھن نے کیوں دُکھ مانا اور جگیہ کا کام کس طرح سب کو بانٹا گیا یہ کتھا کہیے شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت
تم دھن ہو جو ہر کتھا سننے سے آسودہ نہیں ہوتے سُنو کہ ارجن آدک چاروں بھائی راجہ جُدھشٹھر کا حکم خوشی سے
مان کر کسی چھوٹے اور بڑے کام کرنے میں کچھ شرم نہیں کرتے تھے لیکن سب باتوں کے مالک شری کرشن جی
ہی تھے اس لیے اُنھوں نے جتھا جوگ سب کام راجوں کو بانٹ دیا تھا بھیم سین کو بھوجن کرانے کا کام
سونپ کر بانٹ دینا اُس کا دھرشٹ دیمن کے اختیار رکھا تھا اور خزانہ وغیرہ درجودھن کو سونپ کر خرچ
اُس کا کرن کے ذمہ کیا تھا جس کا دان آج تک سنسار میں ظاہر ہے اور آدر سمان کرنا اور خبر لینا نوتے والے
راجوں کا ارجنؔ کو سونپ کر آراستہ کرنا سبھا کے مکان کا بُدرجی کے حوالہ کیا تھا اور دیوتا اور رکھیشور اور
براہمنوں کی پوجا اور سیوا کرنا سہدیو کو سونپ کر جمع کرنا درب آدک سب سامان کا نکل کے ذمہ کیا تھا اور
شری کرشن جی نے براہمنوں کے پانؤں دھونا اور اُن کی جوٹھی پتّل اُٹھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور دروپدی جی رُکمنی
آدک استریوں کا شِشٹاچار اَنتہ کرن سے کرتی تھیں اسی طرح پر راجہ جُدھشٹھر نے شری کرشن جی کی اگیا
کے موافق جو کام جگیہ کا جس راجہ کو سونپ دیا تھا وہ لوگ اُس کام کو بڑے پریم سے کرتے تھے لیکن راجہ
دُرجودھن کپٹ کی راہ سے ایک روپیہ دینے کی جگہ دسؔ روپیہ راجہ جُدھشٹھر کا اس لیے لوگوں کو دے ڈالتا تھا
کہ میں جس میں روپیہ گھٹ جاوے تو راجہ جُدھشٹھر کی ہنسی ہو بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے اس طرح بہت دینے
میں بڑا نام اور دھرم راجہ جُدھشٹھر کا ہوتا تھا اور درجودھن کے ہاتھ میں چکر رکھا ہونے سے ایسا پربھاؤ تھا کہ
جس بھنڈارے ایک روپیہ خرچ کرے اُس میں دسؔ گنا بڑھ جاوے اسی سبب سے شری کرشن جی انترجامی
نے اُس کو روپیہ وغیرہ خزانہ سونپا تھا لیکن دُرجودھن کو یہ حال اپنے چکر کی معلوم نہ تھی اے راجہ پریچھت
جب اچھی طرح راجہ جُدھشٹھر کی جگیہ بڑے جسؔ کے ساتھ پوری ہوئی تب دھرم راج نے بے گنتی روپیہ
اور رتن اور گہنا اور کپڑا جگیہ کرنے والے براہمن اور رکھیشور اور اُن کی استریوں کو اچھا پوربک دے کر
خوش کیا اور سب چھوٹے اور بڑوں کو ساتھ لیے ہوئے گنگا کنارے جا کر وہاں دروپدی سمیت بدھ
پوربک اسنان کیا اُس وقت براہمن اور رکھیشوروں نے بید پڑھا اور دیوتوں نے راجہ جُدھشٹھر پر
پھول برسائے اور کہا کہ دھن بھاگ دھرم راج کا ہے جس نے ایسی کٹھن جگیہ پوری کی اور اپسراؤں
نے اپنے اپنے بھاؤں پر ناچ کر گندھریوں نے گا نا سُنایا۔

چوپائی

یا بدھ سُکل سور کے باسی	دیکھ جگیہ بدھ بھئے ہلاسی

دوہا

نر ناری چھوٹے بڑے کہت دھن جُدھ راج	جن کی کرپا سُدرشٹ سے بھیو جگیہ کو کاج

اُس وقت سب ہستنا پور باسی اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے شوبھا دیکھنے کے واسطے اپنے

اپنے کوٹھوں اور کھڑکیوں پر بیٹھ کر راجہ جدھشٹر کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اُن کا روپ اور نگر کی شوبھا
دیکھ کر سب جدھشٹر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگ جانتے تھے کہ دوارکا پوری کے برابر دوسرا شہر سنسار
میں نہ ہوگا ہستنا پور اُس سے بھی اچھا دکھائی دیا جب راجہ جدھشٹر اسنان کر کے اپنے مکان پر آئے
تب سب برہمن اور بھاٹ چارن اور گندھرب اور بیوپاری وہاں اکٹھا ہوئے تھے اُن کو منہ مانگا دان اور دچھنا دے کر
آنند پوربک بدا کیا جب اسی طرح سے راجہ جدھشٹر کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُن کا جس گانے لگے تب درجودھن
کو جدھشٹر کی بڑائی سننے اور سب راجوں کو اُن کے سامنے ڈنڈوت کرتے دیکھنے سے بڑا دکھ پیدا ہوا۔

دوہا

ملکیتہ کی راجہ شری پال بدھ گئے۔ بیر ہو کوپ ۔ دو ستھ چلی وہ جگیت ہوئے گنش چلیں سوب

شیام سندر ہنسی کر راجوں کو ہمیشہ سمجھایا کرتے تھے کہ تم لوگ کنتی اور دروپدی کی سیوا اچھی طرح کرنا
جس میں وہ کسی بات کا دکھ نہ پاویں اور بھیم ارجن کی سند تائی اور شکنی اور بھیشم جی کی بیماری دیکھنے اور
گندھرب کی آواز سننے سے دریودھن کا چت ٹھکانے نہیں رہتا تھا آدمی کو ان کی گنتی نہیں ہے جب راجہ جدھشٹر
اپنے خاص مکان میں جو مے دانو نے بنا دیا تھا جڑاؤ سنگھاسن پر دروپدی سمیت بیٹھے تب دوارکا ناتھ
کی اجازت سے اپسرا اور گندھرب لوگوں نے دیولوک سے آکر وہاں ناچنا اور گانا شروع کیا اُس وقت
ایسی شوبھا راجہ جدھشٹر کی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے اندر راجہ اپنی اِندرانی استری کو ساتھ لے کر اندراسن
پر بیٹھے لیکن راجہ جدھشٹر ایسے سکھ اور شوبھا پر کچھ ابھمان نہ لا کر یہ سمجھتے تھے کہ شیام سندر کی کرپا سے
میری جگیہ پوری ہوکر یہ جس ملتا ہے جس وقت راجہ جدھشٹر اندر کے برابر راج سبھا میں بیٹھے ہوئے اپسرا
کا ناچ دیکھتے تھے اُسی وقت راجہ درجودھن بہت فوج ساتھ لے کر ابھمان پور باس وہاں آکر مکان دیکھنے لگا
اس میں بلور اور رتن آدک جڑے ہوکر کئی جگہ ایسے کنڈ بلور کے بنے تھے جن میں پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا
اور کئی جگہ پانی بھرے ہوئے کنڈ سوکھے دکھائی دیتے تھے جب درجودھن نے سوکھے آنگن میں پانی سمجھ کر
اپنا جامہ اٹھایا اور دوسری جگہ سوکھا مکان جان کر پانی میں کپڑے سمیت چلا گیا تب کنتی اور دروپدی
آدک استریاں کھڑکیوں سے یہ حال دیکھ کر ہنسنے لگیں اور بھیم سین کھلکھلا کر بولے کہ اے دھرت راشٹر
کے بیٹے آگے چلو یہ حال درجودھن کا دیکھ کر راجہ جدھشٹر نے بھیم سین کو ہنسنے سے بہت منع کیا لیکن وہ
اُن کے منع کرنے پر بھی کھلکھلا کر ہنستے رہے تب درجودھن بہت لجت ہوکر من میں کہنے لگا کہ دیکھو لوگ
مجھے اندھا بنا کر میری ہنسی کرتے ہیں جب ایسا بچار کر درجودھن کرودھ ہوکر بنا دیکھے مکان اُسی
جگہ سے اپنے گھر پھر گیا تب راجہ جدھشٹر بہت سوچ کرنے لگے بھیم سین اور شیام سندر بہت خوش ہوئے
اور درجودھن اپنی سبھا میں بیٹھ کر منتریوں سے بولا کہ دیکھو شری کرشن کا بل پا کر جدھشٹر کو ایسا ابھمان
ہو گیا کہ آج سبھا میں بھیم سین نے میری ہنسی کی اس بات کا بدلہ ان سے نہ لوں تو آج سے اپنا نام درجودھن نہ رکھوں اتنی کہہ

سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھیت درجودھن کی دشمنی زیادہ ہونے کا یہی سبب تھا اُسی دن سے درجودھن نے جدھشٹھر آدک کے پیچھے پڑ کر اُن کو بن باس دیا لسنا پور یک حال اُس کا مہابھارت میں لکھا ہے شری کرشن پربرہم پرمیشور مہابھارت کرا کے بڑے بڑے شورہیروں کا ناش کرنا چاہتے تھے اسی سبب سے ان کی اچھا کے موافق کوروؤں اور پانڈؤں سے دشمنی ہوئی تھی۔

دوہا

ہو پڑھ گئے سنسار میں بھار اُتارن کاج		بھارت چاہت ہیں کرن راکھن پربھ جدراج

ادھیائے چھہتر

جُدھ کرنا راجہ شالُو کا دوارکا میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیت جس دن راجہ شالو ششپال کی برات میں کنڈن پور جا کر شیام اور بلرام سے ہار مان کر بھاگ آیا تھا اُسی دن سے اُس نے یہ پرتگیا کی تھی کہ میں جُدھ بنشیوں کا بنس سنسار میں جیتا چھوڑ دوں تو آج سے چھتری نہ کہلاؤں۔

دوہا

ماریو جب ششپال کو راکھن پربھ گوپال		شالو نرپت ات دُکھ بھیو سنت مترکو کال

ششپال کا مرنا سنتے ہی راجہ شالُو نے بچار کیا کہ جدبنشیوں کو جو بڑے زبردست ہیں بنا بردان پائے کسی دیوتا کے جیتنا مشکل ہے جب ویسا بچار کر راجہ شالو ششپال کا بدلا لینے کے واسطے شری مہادیو جی کا تپ اور دھیان سچے من سے کرنے لگا اور برس دن تک برابر مٹھی بھر راکھ شام کے وقت کھا کر رہا تب بھولاناتھ نے پرسن ہو کر اپنا درشن اُس کو دیا اور کہا کہ تجھ کو جو اچھا ہو وہ بردان مانگ۔

دوہا

مہا مدت کر جور کر بولیو شالو نریش		ششتر پیر موہنہ دیجئے بھولاناتھ مہیش

اے مہاپربھو مجھ کو ایسا بمان آکاش میں اُڑنے والا دیجئے جس کو دیکھ کر جدبنشی لوگ ڈر جائیں اور کوئی ہتھیار کسی دیوتا یا دیت کا اُس بمان پر نہ لگے یہ بات سنتے ہی شری شیوجی نے مے نام دانو کو بلا کر کہا کہ تو ایک بمان بہت بڑا اور چوڑا راجہ شالُو کے واسطے ایسا بنادے کہ جس میں کوئی ہتھیار نہ لگے اور جہاں چاہے وہاں اُڑتا ہوا ساعت بھر میں لے جائے جب مے دانو نے شری مہادیو جی کی اگیا کے موافق ایک بمان اشٹ دھاتی بہت لمبا اور چوڑا اپنی مایا سے تیار کر دیا تب راجہ شالُو نے اپنے شورہیر اور سینا کو ہتھیار سمیت بمان پر بٹھال کر بڑے بیگ سے دوارکا پوری کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور وہاں

کے درخت اور مکانوں کو جڑ سے اکھاڑ کر گرانے لگا اور اُس کی مایا سے دوارکا پُری میں پر لے کال کی آندھی چل کر آگ اور پتھر برسنے لگے تب دوارکا باسیوں نے گھبرا کر یہ حال راجہ اُگرسین سے کہا راجہ نے پردمن اور سامب کو بلا کر حکم دیا کہ شیام اور بلرام کا نہ رہنا سُن کر راجہ شالو ہم لوگوں کو دُکھ دینے آیا ہے اس لئے تم دونوں بھائی ہماری سب فوج ساتھ لے کر اُس سے لڑو یہ بات سنتے ہی جب پردمن جی نے دوارکا باسیوں کو دھیرج دیا اور سامب اور ساتکی اور کرت برما آدک شورویر اور بہت فوج اپنے ساتھ لے کر شہر کے باہر لڑنے آئے تب راجہ شالو نے پردمن جی کو دیکھ کر ایسے بان چلائے کہ چاروں طرف گھٹا روپی اندھیارا چھا گیا اُس وقت پردمن جی نے دُت دنت نام شستر اپنا جیسے چھوڑا ویسے اس طرح اُجیالا ہو گیا جس طرح سورج کے نکلنے سے کہرا نہیں رہتا جب راجہ شالو کا رتھ پردمن جی نے ایک بان سے رتھ کی دھوجا کاٹ کر دوسرے بان سے سارتھی کو مار ڈالا اور تیسرے بان سے رتھ کے گھوڑے کو مار کر گرا دیا اور اُس کے ساتھ کے بہت شورویروں کو اپنے بانوں سے گھائل کر ڈالا جب راجہ شالو ایسی بہادری پردمن جی کی دیکھ کر گھبرا گیا تب سامنے لڑنے کی سامرتھ نہ رکھ کر مایا جُدھ کرنے لگا کبھی بڑا روپ رکھ کر سامنے آتا اور کبھی چھوٹا روپ بن کر آکاش سے آگ اور پتھر برساتا۔

دوہا

ایسی یدھ مایا بہت کری موڑھ رن مانہہ		شری پردمن پرتاپ تے دور ہوت چھن ماہہ	

ادھر تو راجہ شالو اپنی مایا جُدھ سے جدبنشیوں کو دُکھ دے رہا تھا ادھر دیومان اُس کے منتری نے پردمن جی پر بان چلانا شروع کیا اُس وقت کام روپ نے اپنے بانوں سے اس کا بان کاٹ کر ایک بان ایسا مارا کہ دیومان بیہوش ہو گیا جب تھوڑی دیر میں دیومان کا چت ٹھکانے ہوا تب اُس نے کرودھ کر کے ایسے زور سے ایک گدا پردمن جی کے سر پر ماری کہ وہ مورچھا کھا کر رتھ میں گر پڑے تب دیومان چلّا کر بولا کہ میں نے کام روپ کو مار ڈالا جب یہ بات سُن کر جدبنشی گھبرا گئے اور دارک سارتھی کے بیٹے دھرم پت اُنھوں نے کرشن کمار کو بہت بیہوش دیکھا تب وہ رتھ اُن کا رن بھوم سے ہانک کر الگ لے گیا جب تھوڑی دیر کے بعد پردمن جی چیتن ہوئے تب وہ رتھ اپنا رن بھوم میں نہ دیکھ کر بڑے کرودھ سے سارتھی سے بولے کہ تو نے بہت بُرا کیا جو مجھ کو رن بھوم سے الگ لے آیا۔

چوپائی

ایسو نہیں اُچت ہے تو نہہ جُدکل میں ایسا نہیں کوئی		جان اچیت بھگایو مو نہہ کھیت چھوڑ جو بھاگا ہوئی	

اے دھرم پت تو نے مجھ کو کبھی لڑائی سے بھاگتے دیکھا تھا جو آج رن بھوم سے بھاگ کر میرے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگایا اب میں شری شیام سندر اور بلرام جی کو اپنا منہ کیا دکھاؤں گا سنسار کے لوگ میری ہنسی

کر کے بھاگی لوگ مجھ کو نامرد کہیں گے اور رُکمنی ماتا میرے پیدا ہونے کا دُکھ مانکر سب بھوجائیاں لجت کرینگی تو نے یہ کام کر کے اپنے باپ کا نام دھرایا اور جگت میں میری ہنسی کرائی -

چوپائی

رن میں مرے پرم پد پاوے | جیت ہوے تو شور کہاوے

دوہا

رام کرشن سُن ہیں جبے پچھتے ہیں من ماںہ | کہہ ہیں پرتھو پردمن مہاکیو تن مانہہ

جب دھرم پت نے یہ بات پردمن جی کی سُنی تب رتھ سے اُتر کر اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینڈیال آپ سے کچھ حال راج نیت کا چھپا نہیں ہے میرے گرو نے ایسا بتایا ہے کہ جب مہارتھی لڑتے وقت بیہوش ہو جائے تب اُس کے سارتھی کو چاہیئے کہ رتھ اُس کا رن بھوم سے الگ لے جاکر کھڑا رکھے اور جو سارتھی گھائل ہو جائے تو مہارتھی کو اُس کی رچھا کرنا اُچت ہے اس لیے جب آپ گدا لگنے سے بیہوش ہو گئے تب میں نے آپ کا رتھ رن بھوم سے الگ لاکر کھڑا کر دیا -

دوہا

گرو کی اگیا جان کر میں کینھو یہ کاج | موہنہ دوش لاگے نہیں جدکل کے سرتاج

اے مہابھو رتھ دوڑاتے وقت میرا پیچھے رہ جاتا یا رسّی یا پہیا اُس کا ٹوٹ جاتا تو میں قصور مند ہوتا بے قصور سیوک پر غصہ کرنا نچاہیئے تھوڑی دیر آرام کر چکے اب چلکر لڑائی کیجیئے یہ بات سُن کر پردمن جی نے کہا کہ اے دھرم پت تم نے تو اپنے گرو کی اگیا کے موافق یہ کام کیا لیکن اس میں میری نام دھرائی ہوئی اس لیے تم قسم کھاؤ کہ یہ حال ہم کسی سے نہ کہیں گے جب دھرم پت نے سوگند کھا کر پردمن جی کا سوچ چھڑا دیا تب اُنھوں نے ہاتھ منہ دھو کر دھنکھ بان اُٹھا لیا اور رتھ رن بھوم میں لے گئے -

ادھیائے ستتر

آنا شری کرشن جی کا دوارکا میں اور مارنا راجہ شالو کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیت جو جدبنشی لوگ پردمن جی کو بیہوش دیکھ کر اُداس ہو گئے تھے وہ پردمن جی کا رتھ دیکھتے ہی ویسے خوش ہو گئے جیسے مردے کے بدن میں جان آجاوے اُس وقت پردمن جی نے اپنے ساتھیوں کو دھیرج دیکر دھرم پت سے کہا کہ تم جلدی رتھ میرا دیوان کے پاس جہاں وہ جدبنشیوں کو مار رہا ہے لے چلو جب یہ بات سُن کر سارتھی نے رتھ پردمن جی کا دیوان منتری کے سامنے پہونچا دیا تب کرشن کمار نے للکار کر اُس سے کہا کہ تو ادھر اُدھر غریبوں کو کیا مارتا ہے ہم سے

آکر جُدھ کر یہ بات سنتے ہی دیومان جدبنشیوں سے لڑنا چھوڑ کر پردمن جی پر بان چلانے لگا تب پردمن جی نے چار تیروں سے چاروں گھوڑے اس کے رتھ کے مار کر ایک تیر سے سارتھی کو مار ڈالا اور دو تیر سے دھوجا او چھتر اور ایک تیر سے دھنکھ کاٹ کر تین تیروں سے دیومان کو مار گرایا اُس وقت سامب جی بھی اس طرح شالو کی فوج کو مار کر گرانے لگے جس طرح کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹ گراتے ہیں ایسا جُدھ سامب اور پردمن جی کا دیکھ کر بہت سارتھی راجہ شالو کے بھاگ سے چلے بہت آدمی بھاگتے وقت سمدر میں ڈوب کر مر گئے جب اسی طرح ستائیس دن برابر راجہ شالو پردمن آدک سے لڑتا رہا تب جدبنشیوں نے ایسی سامرتھ اور شورتا اُس کی دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ کوئی بڑا شور بیر ہے جو اتنے دن ہمارے سامنے لڑائی میں ٹھہرا نہیں تو شری کرشن مہاراج کی کرپا سے آج تک کوئی شور بیر پانچ دن سے زیادہ ہمارے سامنے نہیں لڑ سکا ہے اے راجہ پریکھشت جب اسی طرح راجہ شالو مایا جُدھ کر کے جدبنشیوں کو دکھ دینے لگا تب اندر پرستھ میں شری کرشن جی نے کیا سپنا دیکھا کہ دوارکا پری کو کسی نے جلا کر سمدر میں ڈبو دیا اور جدبنشی لوگ رن بھوم میں مرے پڑے ہیں تب انھوں نے راجہ جدھشٹر سے کہا کہ مہاراج برا سپنا دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ششپال کے ساتھی دیت دوارکا پُری میں جدبنشیوں کو مار کر ناش کیا چاہتے ہیں اگیا دو تو وہاں جا کر اُن کی رچھا کروں راجہ جدھشٹر نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج مجھ کو آپ کا کہنا ٹالنا نہیں ہے یہ بات سنتے ہی جب شیام سندر اور بلرام رتھ پر بیٹھ کر دوارکا کو چلے تب شہر کے باہر آ کر کیا دیکھا ایک ہرنی بائیں طرف سے نکل گئی اور کتا سامنے کھڑا ہوا سر اپنا جھاڑتا ہے یہ دونوں اسگن دیکھتے ہی شری کرشن انترجامی سب حال دوارکا کا جان کر سارتھی سے بولے کہ رتھ جلدی لے چلو۔

دوہا

دارک رتھ ہانکیو تبھی ہرکی اگیا پائے ۔ بان روپ ہو جے دوس رن میں پہونچے جائے

شیام سندر نے جُدھ راجہ شالو کا دیکھ کر بلدیو جی سے کہا کہ اے بھائی تم دوارکا میں جا کر راجہ اگرسین اور پرجا کی رچھا کرو میں شالو کو مار کر وہاں آؤں گا جب ریوتی رمن یہ اگیا پا کر دوارکا کو گئے تب دیت سنگھارن بسدیو نندن نے دارک سے کہا کہ جلدی میرا رتھ شالو کے سامنے لے چل جیسے دارک سارتھی رتھ شیام سندر کا دوڑا کر شالو کے سامنے پہونچا دے راجہ شالو نے بیکنٹھ ناتھ کے رتھ کی دھوجا پہچان کر ایک سانگ دارک رتھوان پر چلائی تب لچھمی پت نے ایک بان سے اُس کی سانگ کاٹ کر سولہ بان ایسے مارے کہ بمان راجہ شالو کا کمہار کے چاک کی طرح گھومنے لگا اُس وقت شالو نے ایک بھالا بڑے زور سے شیام سندر پر چلایا تب دوارکا ناتھ اُس کو بھی اپنے بان سے کاٹ کر اس طرح بان مارنے لگے کہ راجہ شالو گھبرا گیا لیکن اُس نے پھرتی سے ایسا بان شیام سندر کے بائیں ہاتھ میں مارا کہ سارنگ دھنکھ اُنکے ہاتھ سے گر پڑا جبکہ اُس کے گرنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچی تب دیوتا اور جدبنشی لوگ ڈر کر

اُداس ہو گئے اور راجہ شالو اگیان نے اپنی جیت سمجھ کر چلا کر کہا کہ اے کرشن چندر تم رکمنی کو جس کی منگنی
سشپال میرے متر سے ہوئی تھی زبردستی اُٹھا لے گئے اور راجہ جُدھشٹر کی جگیہ میں تم نے سشپال
کو مار ڈالا جو تم دو گھڑی میرے سامنے کھڑے رہ جاؤ گے تو میں آج اپنے متر کا بدلا تم سے لوں گا مجھ کو
کبھو باسُر اور شنکھا سُر آدک دیت جن کو بل اور چھل سے تم نے مار ڈالا تھا مت سمجھنا یہ بات سُن کر
دیت سنگھارن بولے کہ اے شالو شور بیر لوگ اپنی بڑائی آپ نہیں کرتے سنسار میں اپنے جس گانے
والے کو کوئی نہیں اچھا گنتا اس لیے جو کچھ بل رکھتے ہو وہ دکھلاؤ جس کی موت نزدیک آ پہونچتی ہے
اُس کو بھلی اور بُری بات کہنے کا بچار نہیں رہتا جس طرح سشپال مارا گیا اُسی طرح تو بھی ایک ساعت
میں مارا جائے گا ایسا کہہ کر شیام سندر نے ایک گدا شالو کے سر پر اس زور سے ماری کہ خون اُس کے
منہ سے گر کر بدن اُس کا کانپ اُٹھا لیکن وہ انتردھیان ہو کر مایا جُدھ کر کے آگ برسانے لگا تب
بسدیو نندن نے ایسے بان مارے کہ سب مایا چھوٹ کر راجہ شالو بمان سمیت پرتھوی پر گر پڑا جیسے پھر
اُٹھ کر اُس نے ایک گدا شیام سندر پر چلائی تب اچھی بہت سے وہ گدا کاٹ کر ایک گدا اُس کے ایسی
ماری کہ وہ بیہوش ہو گیا جب تھوڑی دیر میں وہ ہوش میں آیا تب منتر کے زور سے وہ اپنے کو دوت
بنا کر سر اور منہ میں دھول پیٹے پسینا بہتا ہوا شیام سندر کے پاس آیا اور رو کر بولا کہ اے تربھون پت مجھ کو
دیوکی تمہاری ماتا نے بھیج کر کہا ہے کہ راجہ شالو بسدیو تمہارے باپ کے مارنے کے واسطے پکڑ لے گیا
ہے تم اُن کی خبر کیوں نہیں لیتے یہ بات دوت کی سُن کر ایک ساعت بسدیو نندن نے سوچ
کر کے پھر بچار کیا کہ بلرام جی کے سامنے جن کو کوئی دیوتا بھی جیت نہیں سکتا راجہ شالو بسدیو جی کو کیونکر
پکڑ لے گیا ہو گا جس وقت شیام سندر اس طرح کا سوچ اور بچار کر رہے تھے اُسی وقت راجہ شالو ایک
بسدیو بنا کر اُن کے بال پکڑے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے لے آیا تب مایا روپی بسدیو تڑپتا
ہوا شیام سندر سے رو کر بولا کہ اے بیٹا ہم تم کو پیدا اور پالن اور رچھا کرنے والا سنسار کا جانتے ہیں
راجہ شالو تمہارے سامنے مجھے لا کر میرا پران لینا چاہتا ہے اس کے ہاتھ سے جلدی چھڑاؤ یہ بڑے شرم
کی بات سمجھنا چاہیے جو میں تم ایسا تربھون پت بیٹا رکھ کر اتنا دکھ پاؤں جس وقت مایا روپی بسدیو اس
طرح بلاپ کر رہا تھا اُسی وقت شالو نے للکار کر شیام سندر سے کہا کہ دیکھو ہم تمہارے سامنے بسدیو کو
پکڑ لا کر مارتے ہیں تم کو بل ہو تو چھڑا لو ایسا کہہ کر راجہ شالو نے مایا روپی بسدیو کا سر تلوار سے کاٹ کر
برچھی کی نوک پر اُٹھا لیا اور سب لوگوں کو دکھلا کر بولا کہ اے شری کرشن تم نے دیکھا جس طرح میں نے
تمہارے باپ کو مار ڈالا اُسی طرح سب جُدھبنسیوں کو مار کر سمدر میں ڈال دوں گا یہ حال دیکھ کر شیام سندر
کو ایک ساعت مورچھا آ گئی پھر اُنھوں نے دھیان دھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مایا روپی بسدیو ہے اتنی
کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس وقت مایا روپی دوت نے آ کر دیوکی جی کا سندیسا کہا اور شالو نے

مایا روپی بسدیو کا سر کاٹ لیا اُس وقت مجھی پت کو کچھ سندیہہ ہوا تھا یہ حال سُن کر رکھیشور اور گیانی لوگ ایسا کہتے ہیں کہ جن پرمیشور کا نام لینے سے سندیہہ چھوٹ کر من شدھ ہو جاتا ہے اُن کے کاموں میں سندیہہ کرنا نہ چاہیئے۔

چوپائی

جو پُربھ کیول برہم کہاویں — کہہ کارن اتنو بھرم پاویں
جگ میں سکھ دیہہ دھر آکے — تہہ کارن اتنو بھرم پاویں

دوہا

ماکھن پُربھ بھگوان کو کہوں کچھ بھرم نانہہ — تدپ یہ لیلا کری جان لیوں من مانہہ

جب شیام سندر نے سمجھا کہ شالو نے مایا روپی بسدیو بنا کر سر کاٹا ہے تب پانچ جنیہ شنکھ اپنا بجا کر بڑے کرودھ سے اپنا رتھ اُس کے پیچھے دوڑایا اور ایک گدا ایسی ماری کہ بمان راجہ شالو کا سو ٹکڑے ہو کر سمدر میں گر پڑا اُس وقت شالو نے بمان پر سے کود کر ایک گدا بسدیو نندن پر چلائی تب دیت سنگھارن نے اپنی گدا سے اُس کی گدا توڑ ڈالی۔

چوپائی

سوئی گدا بجرم سم بھاری — کیتک بار شالو پر ماری

دوہا

واکو بل کیسے کہا جُدھ کرت ات گھور — شری ماکھن پُربھ کی گدا چھن میں ڈالی توڑ

جب اسی طرح راجہ شالو دیر تک دوار کا ناتھ سے گدا جُدھ کرتا رہا تب برندابن بہاری نے بان سے ہاتھ اُس کے کاٹ کر گدا سمیت گرا دیے اور سدرشن چکر مار کر اس طرح سر کاٹ لیا جس طرح اندر نے برترا اسُر دیت کو مارا تھا جب شالو کے دھڑ سے ایک جوت نکل کر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے منھ میں سما گئی تب دیوتوں نے مرنا راجہ شالو کا دیکھ کر خوشی کا نقارہ بجایا اور شری کرشن جی پر پھول برسائے۔

ادھیائے اٹھتر

آنا راجہ دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائیوں کا شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائی شسُپال کے مارے گئے تھے وہ حال کہتے ہیں سُنو کہ جس دن راجہ شسُپال راجہ جدھشٹھر کی جگیہ میں مارا گیا اُسی دن سے وہ دونوں بھائی شری کرشن جی سے شسُپال اپنے بھائی کا بدلا لینے کے واسطے بچار کرتے تھے جبکہ

اُنھوں نے سُنا کہ راجہ شالو ہمارے بھائی کا سترو دوار کا میں جاکر لڑ رہا ہے تب اُن دونوں نے بھی بہت فوج ساتھ لے کر دوار کا پُری پر لڑنے کے واسطے چڑھائی کی۔

دوہا

گج رتھ پیدل ترنگ کی سین لیے نج ساتھ ۔ چلے دوار کا اور کو سب اُسرن کے ناتھ

شیام سندر راجہ شسپال کو مار کر ابھی تک دُوار کا پُری میں نہیں پہونچے تھے کہ اُسی وقت دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائی اپنی فوج سمیت وہاں پہونچے اور مُرلی منوہر کو گھیر لیا جب اُن کو دیکھ کر سب جدبنشی گھبرا گئے تب دنت بکر باسدیو کے سامنے جاکر ابھمان سے بولا کہ تم نے میرے بھائی اور ستر کو مارا ہے اس لیے آج تم کو جدبنشیوں سمیت جم پُری میں بھیج کر اُن کا بدلا لوں گا پہلے تم اپنا ہتھیار میرے اوپر چلاؤ پیچھے سے میں تم کو ماروں گا جس میں تم کو یہ ابھلاکھا نہ رہجائے کہ میں نے دنت بکر پر ہتھیار نہیں چلایا تم نے بڑے بڑے شور بیر جُدھ میں مارے ہیں لیکن آج میرے ہاتھ سے جیتے بچکر تم کو گھر جانا مشکل ہے۔

چوپائی

کہت سُنو موہن گوپالا ۔ دھن بھراتا میر و سسپالا
جہ کے بیر کاج یہاں آیوں ۔ درشن تمہارا ج کے پایوں
جاکو درس تمہار و ہوئی ۔ بھو ساگر سے اُترے سوئی
اب موکو چنتا کچھُ ناہیں ۔ دو ہوں بھانت نربھے من ماہیں
جو میں مروں تمہارے ہاتھا ۔ ہو ہوں سرگ لوک کو ناتھا

دوہا

در جو تم کو مار کر جیت رہوں جگ مانہہ ۔ نور اجن کو راج ہوں یا میں سنشے ناہہ

جب اس طرح بہت باتیں کہہ کر دنت بکر نے ایک گدا شری کرشن جی پر چلائی تب دیت سنگھارن اپنی گدا سے اُس کی گدا گرا کر بولے کہ اے دنت بکر جتنا زور تیرے بدن میں تھا وہ سب تونے گدا چلا کر پورا کیا اب ہوشیار ہو میری باری ہے یہ کہکر دوار کا ناتھ نے کومودکی نام گدا اپنی اس جلدی سے دنت بکر کی چھاتی پر لگائی کہ وہ خون منھ سے ڈال کر اُسی وقت مر گیا۔

دوہا

بران جوت واکی نکس چڑھی سوگ کی چھاہ ۔ پھیر سمائی آئے کے ماکھن پر بھ کیھ مانہہ

یہ حال دیکھ کر بدورتھ دنت بکر کا بھائی ڈھال تلوار لیے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے آیا تب لچھمی پت نے اُس کا سر سدرشن چکر سے کاٹ کر مکٹ اور کنڈل سمیت زمین پر گرا دیا جبکہ اُن دونوں کے مرتے ہی سب فوج اُن کی بھاگ گئی تب تینوں لوک میں خوشی ہوکر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور اندر بھی

بچار کر سب دیوتا اور رکھیشور اُستت کرکے بولے کہ اے دیناناتھ آپ کی لیلا اپرم پار ہے کوئی اُس کا بھید جان نہیں سکتا ہے جے اور بجے آپ کے دوارپال سنکادِک کے شاپ دینے سے پہلے ہرنیاکش اور ہرن کشپ اور دوسری مرتبہ راون اور کمبھ کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں ششپال اور دنت بکر ہوئے اور شتر بھاؤ سے آپ کا بھجن اور اسمرن کرتے تھے آپ نے اُن کا ادھار کرنے کے واسطے تین مرتبہ سگن اوتار لیا اور اپنے ہاتھ سے اُن کو مار کر پھر بیکنٹھ میں بھیج دیا ایسا دینِ دیال اپنے بھگت کی رچھا کرنے والا دوسرا کون ہوگا جب سب دیوتا یہ اُستت کرکے شری کرشن جی کو ڈنڈوت کرنے کے بعد اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب برندابن بہاری بھگت ہتکاری نے جیسے گھائل اور مرے ہوئے جدبنشیوں کو امرت روپی درشٹ سے دیکھا تو سب مرے ہوئے جی کر گھائل لوگ اچھے ہو گئے جب یہ مہا بیکنٹھ ناتھ کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُن کا جس گانے لگے تب بھی پت سب جدبنشیوں کو ساتھ لے کر آنند پوربک ڈنڈ بھی بجاتے ہوئے دوارکا میں آئے اور راجہ شالو وغیرہ کا جو مال لوٹ کر لائے تھے وہ سب اُگرسین کو دیا اُن کو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے خوش ہو کر اپنے اپنے گھر منگلاچار منایا اور بیکنٹھ ناتھ کی آگیا سے بشوکرما نے اُن سب مکانوں کو جو دیتوں نے توڑ ڈالے تھے ساعت بھر میں جیوں کے تیوں بنا دیے اور شری کرشن جی نے اُسی دن سے جدھ کرنا چھوڑ کر یہ پرتگیا کی کہ اب میں ہتھیار نہ پکڑوں گا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرچھت جب کچھ دن بعد راجہ جدھشٹر آدک پانڈوؤں اور درجودھن آدک کوروں سے مہابھارت کی تیاری ہوئی تب شیام سندر راجہ اُگرسین سے یہ حال کہہ کر بلرام جی سے بولے کہ اے بھائی اس مہابھارت میں مجھ کو کیا کرنا چاہیے یہ بات سُن کر بلدیو جی نے من میں بچار کیا کہ شیام سندر پانڈوؤں کی اچھا پورن کرنے کے واسطے مہابھارت کرایا چاہتے ہیں پرنتو جو میں یہاں رہ کر درجودھن اپنے چیلے کی سہایتا کروں گا تو شیام سندر بُرا مانیں گے اور شیام سندر کا حکم ماننے میں درجودھن بُرا مانے گا اس لیے ہستناپور نہ جا کر تیرتھ جاترا کرنے چلا جاؤں گا آگے جو اچھا بیکنٹھ ناتھ کی ہوگی وہ کریں گے یہ بات بچار کر ریوتی رمن نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ ہستناپور جا کر جیسا اُچت ہو ویسا کیجیے میں بھی تیرتھ جاترا کرتے ہوئے وہاں آ پہونچوں گا یہ سُن کر شری کرشن جی نے مہابھارت کرانے کی اچھا سے بلدیو جی کو روکنا اُچت نہیں جانا جب یدونندن کرچھیتر میں جہاں اٹھارہ اچھوہنی دل مہابھارت کرنے کے واسطے اکٹھا ہوا تھا گئے تب بلدیو جی بھی پربھاس چھیتر اور جمنا آدک بہت تیرتھوں میں اسنان اور دان اور جاترا کرتے ہوئے نیکھارنشر کھیت میں پہونچے وہاں پر انھوں نے کیا دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے رکھیشور اور منیشور اکٹھا ہو کر جگیہ کر رہے ہیں اور دوسری جگہ روم ہرکھن سوت پورانک چیلہ بید بیاس جی کا سنگھاسن پر بیٹھا ہوا شونک آدک رکھیشوروں کو کتھا سنا رہا ہے بلدیو جی کو دیکھتے ہی شونکا رک سب رکھیشور آدر سنمان کرنے کے واسطے اُٹھ کھڑے ہوئے لیکن روم ہرکھن بدتا کے ابھمان سے نہیں اُٹھا

تب ریوتی من کرودھ کرکے بولے کہ اس مورکھ کو کس نے بیاس گدی دی اور کتھا باںچنے کے واسطے ایسا جگت اور گیانی چاہیئے جس کو لوبھ اور اہنکار نہ ہو آپ رکھیشور لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ پورانک بدیا پڑھنے پر بھی شاستر کے موافق نہ چلکر ابھمان کے نشہ میں اندھا ہو رہا ہے جس طرح کلجگ کے براہمن دوسروں کو اپدیش دیکر آپ مرجادہ کے موافق نہیں چلتے اسی طرح یہ کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ کے بس ہوکر چھوٹے بڑوں کو نہیں پہچانتا اور ہمارا اوتار کیول ادھرمی کچالیوں کے مارنے کے واسطے ہوا ہے اس لیے جو کوئی ہمارے سامنے کمارگ پر چلتا ہے اُس کا اپرادھ ہم چھما نہیں کرسکتے ایسا کہہ کر شیش اوتار نے ایک کشا منتر پڑھکر کرودھ سے اُس پورانک کی طرف پھینکا تب اُس کشا کے لگتے ہی اُس کا سر کٹ کر گر پڑا یہ حال دیکھتے ہی شونک آدک رکھیشوروں نے چلّا کر بلبھدر جی سے کہا کہ مہاراج یہ سوت ہر چہ تر سُنا کر اپنے اور سننے والوں کو کرتارتھ کرتا تھا اُس بیاس گدی پر بیٹھے ہوئے آپ نے مارڈالا اچھا نہیں کیا ہم لوگ جانتے ہیں کہ آپ نے اپنی اِچھا سے اوتار لیا ہے لیکن اُس کو جو براہمن اور بیش سے پیدا ہوا ہے اور ہماری اگیا سے بیاس گدی پر بیٹھا تھا آپنے جو مارڈالا اُس سے آپ کو برہم ہتیا لگی اب آپ کو پرائشچت کرنا چاہیئے جو آپ ایسا نہ کریں گے تو دوسرا کوئی برہم ہتیا سے کس واسطے ڈرے گا اور شاستر میں جو آپ پرش بھگوان کی سانس ہے براہمنوں کو بہت اُتم لکھا ہے دیکھیئے جبکہ شیام سندر آپ کے چھوٹے بھائی پر برہم رکھیشور کی بھرگ رکھیشور نے بنا اپرادھ لات ماری تھی تب اُنھوں نے رکھیشور کا پاؤں اپنے ہاتھ سے دباکر کہا تھا کہ میرے کٹھور ہردے سے آپ کے کول چرنوں میں چوٹ لگی ہوگی اس سے براہمن کی پدوی بڑی سمجھنا چاہیئے یہ گیان روپی بات سُن کر بلرام جی کا کرودھ شانت ہوا تب اُنھوں نے رکھیشوروں سے کہا کہ مہاراج آپ لوگ سچ کہتے ہیں مجھ سے اپرادھ ہوا جو میں نے کرودھ بس ہوکر براہمن کو مارڈالا آپ کوئی پرائشچت اُس کا بتلایئے جس میں میرا بدن شدھ ہوجاوے اور اگر کوئی بیٹا اُس سوت کے ہو تو بتلایئے میں اس کو بیاس گدی پر بیٹھال دوں -

دوہا

ہم ہون کو دوکھن لگے جو کچھ کریں انیت | اورن کو کیسے کہا کٹھن کرم کی ریت

یہ سن کر رکھیشور بولے کہ تیرتھوں کے اسنان کرنے سے تمھارا پاپ چھوٹ جائے گا جب شونک آدک نے اگر شروا نام رومہرکھن کے بیٹے کو وہاں بھیجا تب بلدیوجی نے اُس کو اُس کے باپ کی جگہ بیاس گدی پر بیٹھا کر یہ بردان دیا کہ تجھ کو بنا پڑھے سب بدیا یاد ہوجاوے جیسے یہ بات ریوتی رمن کے منہ سے نکلی ویسے سوت کے بیٹے کو چھئو شاستر اور اٹھارہ پُران بنا پڑھے یاد ہو گئے تب وہ بیاس گدی پر بیٹھ کر کتھا باںچنے لگا یہ مہما بلرام جی کی دیکھتے ہی سب رکھیشور خوش ہوکر بولے کہ مہاراج آپ کی دیا سے سوت کے مرنے کا سوچ تو چھوٹ گیا لیکن بلول دیت بندر روپ سے جو پورنماسی اور اماوس

اور دوادشی کو آکر ہمارے جگیہ اور ہوم میں پیپ اور لہو اور ہڈی پھینک دیتا ہے اس سے ہم لوگ بڑا دکھ پاتے ہیں آپ تیرتھ باسیوں پر دیال ہو کر اُس بندر کو مار ڈالیے تو ہم لوگ نربھے ہو کر جگیہ اور ہوم کیا کریں یہ بات سُن کر بلرام جی بولے کہ بہت اچھا ہم اُس کو مار کر تمھارا دکھ چھڑا دیں گے ۔

ادھیاے اناسی

مارنا بلرام جی کا بلول نام دیت بندر روپ کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت ریوتی رمن نے رکھیشوروں کے کہنے سے بلول دیت کو مارنے کے واسطے کئی دن تک نیمکھارنیہ تیرتھ میں نواس کیا جب پورنماسی کے دن بڑی آندھی چل کر پانی اور لہو اور پیپ برسنے لگا اُس وقت رکھیشوروں نے بلرام جی سے کہا کہ اے مہاراج یہ سب لچھن اُس بندر کے آنے کے ہیں یہ بات سُن کر بلدیو جی نے ہل اور موسل اپنے ہتھیار کو یاد کیا دیسے دونوں اُنکے پاس آ پہونچے تب وہ بندر روپ دیت کالا رنگ پہاڑ ایسا لمبا اور چوڑا بڑے بڑے دانت لال لال آنکھیں ڈراونی صورت بنا سے ترشول ہاتھ میں لیے بادل کی طرح گرجتا ہوا وہاں آیا تب بلدیو جی اپنا ہل اور موسل لے کر اُس کی طرف چلے

دوہا

اُن ہوں راہیہ دیکھ کے جان لیو من مانہہ		ان سمان جو دھا بلی تہوں لوک میں نانہہ	

جب اُس بندر نے بلرام جی کو اپنے سے زیادہ دیکھا تب وہ منتر کے زور سے انتر دھیان ہو کر ہل اور موتر برسانے لگا یہ حال دیکھتے ہی ریوتی رمن نے اُس بندر کو ہل کی نوک سے اُٹھا کر زمین پر پٹک دیا اور ایک موسل اُس کے سر پر ایسا مارا کہ پران اُس کا نکل گیا اُس دیت کا مرنا دیکھ کر سب رکھیشور اس طرح خوش ہو گئے کہ جس طرح برتراسُر دیت کے مرنے سے دیوتا خوش ہوے تھے اور اُسی وقت رکھیشوروں نے ریوتی رمن کو آشیرباد دے کر ایسے خوشبودار پھولوں کی مالا گلے میں پہنا دی جس کے پھول کبھی کمھلاویں اور دیوتوں نے بلدیو جی پر پھول برسا کر دُندُبھی بجائی ۔

دوہا

تہاں لائے سب دیوتا بھوکھن بسن بناے		پھر اُسے بلرام کو شوبھا کہی نہ جاے	

جب رکھیشوروں نے دیت کے مارے جانے سے بے ڈر ہو کر بلدیو جی کو بدا کیا تب ریوتی رمن گرہ بلکیشور اور گومتی اور گنڈک اور بپاسا اور گنگا اور کوشکی اور سرجو اور پلہہ آشرم اور شون بھدر اور پریاگ اور کاشی آدک تیرتھوں میں گئے اور وہاں پر اسنان اور دان کیا پھر وہاں سے گیا جی اور گنگا ساگر اور گوداوری اور بھاگیر تھی اور منگل دیپ اور بھیم رتھی اور سیت بندھ رامیشور اور بندھیاچل اور شری شیل آدک تیرتھوں

میں جاکر اسنان کیا اور دس دس ہزار گئو پدھ پوربک براہمنوں کو دان دیا پھر وہاں سے سوام کارتک اور اگست منی اور پرشرام جی اور ارجن بالا کا درشن کرتے ہوئے اور راہ میں سب لوگوں کو سُکھ دیتے ہوئے برسویں دن پرتھوی پرکرما کرکے ہردوار میں آئے۔

دوہا

تہاں سُنی بلرام جی لوگن سے یہ بات ۔ پانڈ سُنن اور کورون جُدھ ہوت دن رات

یہ حال سنتے ہی بلدیوجی کرچھیتر کو چلے اور جس وقت راجہ درجودھن اور بھیم سین مہابھارت کرا کے اٹھارھویں دن آپس میں گدا جدھ کرتے تھے اُسی وقت وہاں پہونچے جب اُن کو دیکھ کر جدھشٹر آدک پانچوں بھائی اور راجہ درجودھن نے ڈنڈوت کی تب بلدیوجی اُن لوگوں کو آشیرباد دے کر بولے کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ شیام سندر تربھون پت کے رہنے پر بھی کوروؤں اور پانڈوں نے رجوگن کے بس ہوکر اپنے بھائی آدک لاکھوں آدمیوں کا ناش کیا اور بھیم سین اور درجودھن دونوں آدمی زور میں برابر ہیں لیکن بھیم سین کی سانس لڑتے وقت نہیں پھولتی اور درجودھن گدا جدھ اُس سے اچھی جانتا ہے یہ حال اُنکا دیکھ کر بلداؤجی نے بھیم سین اور درجودھن سے کہا کہ تم لوگ لڑنا چھوڑ دو جس میں تمھارا انبش بنا ہے دیکھو مہابھارت کرنے میں اتنا کل اور پروار تمھارا مارا گیا تس پر بھی تم کو اپنا برا بھلا نہیں سوجھ بوجھ پڑتا یہ بات سنتے ہی پرشور کی اچھا سے دونوں ویروں نے بلداؤجی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج اب رن پر چڑھ کر ہم لوگوں سے اُترا نہیں جاتا۔

دوہا

جدّپ برچین رام جو جدھ کرو مت کوے ۔ جدّپ ان مانیو نہیں ہونی پربل ہوے

جبکہ ریوتی رمن کے سمجھانے پر بھی اُن دونوں نے لڑنا نہیں چھوڑا تب بلداؤجی اچھا بیکنٹھ ناتھ کی اس طرح سمجھ کر چپ رہے اور اُسی وقت بھیم سین نے ایک گدا درجودھن کی جانگھ میں ایسی ماری کہ جانگھ اُس کی ٹوٹ گئی اور وہ پرتھوی پر گر پڑا تب درجودھن نے بلرام جی سے رو کر کہا کہ اے مہاپربھو آپ میرے گرو ہیں میں آپ سے جھوٹھ نہیں کہتا کہ اس مہابھارت میں سب آدمی آپ کے بھائی شری کرشن جی کی صلاح سے مارے گئے ہیں اور پانڈوں لوگ انھیں کے زور سے لڑتے ہیں نہیں تو اُن کو کیا سامرتھ تھی جو پھر کوروؤں سے لڑتے جدھشٹر آدک پانچوں بھائی اس طرح شیام سندر کے بس میں ہو رہے ہیں جس طرح کاٹھ کی پتلی کو نٹ اپنے آدھین رکھ کر جدھر چاہتا ہے اُدھر نچاتا ہے دوارکا ناتھ کو ایسا اُچت نہیں ہے کہ پانڈوں کی سہایتا کرکے ہمارے ساتھ لڑائی کریں دیکھو بھیم سین نے دُساسن کی بھجا اُکھاڑ کر اس کو مار ڈالا اور ہم لوگوں کے سامنے خون اُس کا پیا اور ادھرم کی راہ سے میری جانگھ میں گدا مار کر مجھ کو پرتھوی پر گرا دیا اور میں اس سے زیادہ پانڈوں کے ادھرم کا حال آپ سے کہاں تک برنن کروں بلکہ

میرے بھاگ میں لکھا تھا وہ ہوا جس طرح اس مہا دُکھ میں آپ نے دیال ہو کر درشن دیا اُسی طرح میرے
واسطے جو اُچت ہو وہ کیجیے جب ایسے آدھین بچن دُرجودھن سے بلداؤجی نے سُنے تب شری کرشن کے
پاس جا کر بولے کہ اے بھائی تم نے یہ کیسی مایا پھیلائی جو اپنے آدمی مہابھارت میں تمہارے سامنے
مارے گئے اور دساسن کی بُھجا اُکھاڑ کر دُرجودھن کی جانگھ توڑ ڈالی یہ دھرم یُدھ کی بات نہیں ہے کہ کوئی
زبردست آدمی کسی کا ہاتھ اُکھاڑ ڈالے اور کمر کے نیچے گدا چلاوے دھرم یُدھ میں ایک ایک آدمی اپنے
برابر والے کو للکار کر لڑتا ہے یہ سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائی تم نہیں جانتے کہ کورو لوگ بڑے
ادھرمی اور پاپی ہیں اُن کا حال کچھ کہا نہیں جاتا دیکھو پہلے درجودھن نے دساسن اور شکنی کے کہنے سے
کپٹ کا جوا کھیل کر سب مال اور دیش راجہ جُدھشٹر آدک کا جیت لیا اور ان کو تیرہ برس بن باس دیا پھر دساسن
نے سر کے بال پکڑ کر دروپدی کو راج سبھا میں لا کر ننگی کرنا چاہا جس وقت دُرجودھن نے دروپدی ایسی پت
برتا کو اپنی جانگھ پر بیٹھنے کے واسطے کہا تھا اُسی وقت بھیم سین نے سوگن کھا کر یہ پرتگیا کی تھی کہ دساسن کی
بھجا اُکھاڑ کر درجودھن کی جانگھ اپنی گدا سے توڑوں گا وہی پرتگیا اپنی بھیم سین نے پوری کی اسکے سوا
اور جو جو پاپ اور ادھرم کوروؤں نے جُدھشٹر آدک سے کیے ہیں اُس کا حال کہاں تک تم سے کہوں یہ
مہابھارت کی آگ جو جل رہی ہے کسی طرح نہیں بجھ نہیں سکتی تم اس بات کا سوچ مت کرو جب بلداؤجی
نے یہ بات شری کرشن جی کے منہ سے سُنی تب اچھا اُن کی جان کر کرچھیتر سے دُوارکا پُری میں چلے آئے
اور وہاں سے ریوتی اپنی استری اور کئی جدبنشیوں کو ساتھ لیکر نیم کھارنتر کھیت میں اس اچھا سے گئے کہ جس میں برہم
ہتیا کا پاپ جو تیرتھ کرنے سے چھوٹ گیا تھا وہ رکھیشوروں کو دکھلا آویں جیسے شونک آدک رکھیشوروں نے
بلداؤجی کو دیکھا ویسے بہت خوشی سے آشیرباد دے کر کہا کہ تمہاری برہم ہتیا چھوٹ گئی جب یہ بات بلداؤجی
نے سُنی تب بڑی خوشی سے وہاں اسنان اور دان اور جگیہ آدک شبھ کرم کیا اور رکھیشوروں کو گیان اُپدیش
دے کر جدبنشیوں سمیت دوارکا پُری میں چلے آئے اور اپنے ذات بھائیوں کا سنمان کیا۔

دوہا

رام کتھا پاون سدا کہے سُنے جو کوے ۔ تا کو شری بھگوان سوں پریم پریت اتی ہوے

ادھیائے اسّی

کتھا سُداما براہمن کی

راجہ پرکھشت نے اتنی کتھا سن کر شکدیوجی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ سمجھتے ہوں گے کہ پرمیشور
کی کتھا اور لیلا سُن کر اُس کو سنتوکھ ہوا ہوگا لیکن میرا من ابھی تک سننے سے نہیں بھرا ست سنگ نا بھاگ

کے نہیں ملتا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرے پچھلے جنم کا پُن مہا ہے ہوا جو میں نے انت سمے گنگا کنارے آکر آپ کا درشن پایا جس جگہ پرمیشور کی کتھا ہو کر ست سنگ رہتا ہے وہاں پر دیوتا لوگ سورگ سے آتے ہیں دیکھیئے جو نارد مُنی دن رات پھرتے رہ کر کہیں نہیں ٹھہرتے وہ بھی ست سنگ میں آکر بیٹھے ہیں میرے پتروں نے اپنے کرم کے انسار بیکنٹھ سے بھی اچھا استھان پایا ہوگا لیکن آپ کے مُکھار بند سے جو میں نے شری مد بھاگوت سُنی ہے اس سے میرے پتر لوگ اچھے سے اچھا استھان اپنے رہنے کے واسطے پا دیں گے جس آدمی کے منہ سے پرمیشور کا نام نہیں نکلتا اُس کو جانور سے بھی بدتر سمجھنا چاہیے جو کان کتھا اور استت بھگوان کی نہیں سنتا وہ کان بچھو اور سانپ کے بل کے برابر ہے جو سر ہر مندر اور دیو استھان اور سادھ اور براہمن کے سامنے ڈنڈوت نہیں کرتا وہ سر بدن پر بوجھ کے برابر ہے اور جو آنکھ شیام سندر کا درشن پرگٹ یا دھیان میں نہیں کرتی وہ آنکھ مور پنکھ کے برابر ہے جو گرستھ بیکنٹھ ناتھ کا پریم رکھ کر اپنے برن کا دھرم کرتے ہیں اُن کو جوگی اور سنیاسی اور پرم ہنس سے اُتم جاننا چاہیے اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ آدمی کا تن پاکر ہر بھجن اور ست سنگ میں اپنا جنم بتا دے اے شکدیو جی مہاراج آپ کے اوپر بھگوان کی بڑی کرپا ہے اس لئے چاہتا ہوں کہ مجھ کو کچھ اور ہر چرتر سنائیے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ تیری بُدھ دھن ہے جو تو ہر کتھا سننے سے اتنی پریت رکھتا ہے۔

دوہا

جو یا بدھ چت دے سنے ہر کی کتھا پُران	کر پا کرت ہیں تاہ پر ماکمن پربھ بھگوان

اے راجہ پریچھت اب ہم کتھا شداما براہمن کی جس کا درد رشری کرشن دوارکا ناتھ نے چھڑا کر اسکو کبیر دیوتا کے برابر رب اور راجہ اندر کے سمان سُکھ دیا تھا کہتے ہیں سُنو کہ دکھن طرف دروڑ دیس میں بدربھ نام ایک شہر تھا وہاں کے راجہ اور پرجا اپنے کرم اور دھرم سے رہ کر سادھ اور براہمن کی سیوا کیا کرتے تھے اسی شہر میں شداما نام براہمن بید اور شاستر پڑھتا ہوا شری کرشن کا گرُ بھائی رہ کر اس غریبی سے اپنا جنم کاٹتا تھا کہ اُس کو تن بھر کپڑا اور پیٹ بھر بھوجن نہ ملکر کبھی کبھی اُپاس ہو جاتا تھا پھر بھی وہ من اپنا برکت رکھ کر آٹھوں پہر خوش رہتا تھا اور سشیلا اُس کی استری بھی بھوجن اور کپڑے کا دُکھ پانے پر بھی پریم پوربک اپنے پت کی سیوا کرتی تھی اور وہ دونوں استری بھی پرش سنساری سُکھ سپنے کے برابر سمجھ کر دن رات اسمرن اور دھیان پرمیشور کا کیا کرتے تھے اور بنا مانگے جو کچھ ملتا تھا اُس کو کھا کر خوش رہتے تھے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ شداما براہمن کو اُس کی استری اور چاروں بیٹوں سمیت دو اُپاس ہو گئے جب تیسرے دن دو لڑکے بھوکھ سے بہت بیاکل ہو کر رونے لگے اور سشیلا سے بیٹوں کا دُکھ نہیں دیکھا گیا تب اُس نے ڈرتی اور کانپتی ہوئی اپنے سوامی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج میں نے سُنا ہے کہ شری کرشن جی آپ کی بیت تمہارے متر اور گرُ بھائی ہیں اور اُنھوں نے کیول براہمنوں کی رچھا کرنے اور ہر بھکتوں کا دُکھ چھڑانے

کے لیے اوتار لیا ہے تم اُن کے پاس کیوں نہیں جاتے جس میں تمھارا سب دُکھ اور درد چھوٹ جائے
تم کو گرہستھ براہمن سمجھ کر وہ اتنا روپیہ دیں گے کہ پھر تم کو سنساری اچھا نہ رہے گی یہ سُن کر سُداما نے
کہا کہ اے پیاری تیرا گیان کہاں جاتا رہا تجھ کو اتنی ترشنا یعنے ہوس پیدا ہوئی براہمنوں کو لالچ کرنا اچھا
نہ ہو کر ترشنا رکھنے میں برہم تیج جاتا رہتا ہے جس طرح تین پن میرے بیت گئے اسی طرح چوتھا پن بھی پرمیشور
کی دیا سے بیت جائے گا اگر اس وقت لالچ کر کے وہاں جاؤں اور کہیں راہ میں بڑھاپے کے مارے گر پڑوں
تو سنساری لوگ کہیں گے کہ سداما نے بڑھوتی کے لالچ میں آکر اپنا ہاتھ پانوں توڑا یہ بات سُن کر سُشیلا
بولی کہ اے مہاراج میں آپ کو لالچ کی راہ سے وہاں جانے کو نہیں کہتی بلکہ اس واسطے کہتی ہوں کہ مہاتما
اور بڑے لوگوں کا درشن کرنے سے سب دُکھ چھوٹ کر سکھ ملتا ہے شری کرشن ترلوکی ناتھ براہمنوں پر
بڑی دیا رکھتے ہیں وہاں جانے سے تم کو سوائے سُکھ کے دُکھ نہ ہوگا ۔

دوہا

تہ کارن بنتی کرت چیت دے سُنیے کنت ۔ اُن پے کیوں نہیں جات ہو جن کی کرپا انت

یہ سُن کر سُداما نے کہا کہ اے پران پیاری سچ ہے کہ میں شری کرشن جی سے متر تا اور جان پہچان رکھ
اپنے کو اُن کا سیوک سمجھتا ہوں لیکن جب میں اُن کے پاس بھینٹ کرنے کے واسطے جاؤں گا تب وہ مجھ کو
کنگال جان کر درب آدک سنساری سُکھ کرنے کے واسطے دیں گے اس لیے میرے نزدیک اُن تربھون پت
سے جو ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں درب آدک جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا لینا اُچت
نہیں ہے کس واسطے کہ جب اُن کی دیا سے مجھے روپیہ ملے گا تب مجھ کو دھیان اور سمرن اُن کا جیسا غریبی
میں بن پڑتا ہے ویسا روپیہ پانے سے نہیں ہو سکے گا اور سنساری سُکھ میں لپٹ جانے سے پرلوک کا
سوچ بھول جائے گا میں نے پچھلے جنم میں کسی کو کچھ دان دیا ہوتا تو اس جنم میں مجھے ملتا بنا دیے کوئی نہیں
پاتا اس بات میں تم مجھ کو دوش مت دو میرے دن بہت اچھے چلے جاتے ہیں یہ سُن کر سُشیلا نے جانا
کہ میرے سوامی سنساری سُکھ سپنے کے برابر سمجھ کر کچھ اچھا نہیں رکھتے تب پھر ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج
میں کچھ دھن کی اچھا نہ رکھ کر اس واسطے کہتی ہوں کہ اُن پر برہم پرمیشور کے درشن کرنے سے مُکت ہوگی
سُداما بولا کہ اے پیاری گرو اور مہاتما کے یہاں بنا کچھ بھینٹ لیے جانا اُچت نہیں ہے اور میں اتنا
مقدور نہیں رکھتا کہ کچھ چیز اُن کی بھینٹ کے واسطے لے جاؤں یہ بات سنتے ہی سُشیلا خوش ہو کر چار مٹھی
چاول اپنے چار پڑوسیوں سے مانگ لائی اور پرانی دھوتی کے لتے میں باندھ کر اپنے سوامی کو دے کر کہا کہ
اے مہاراج ہم کنگالوں کی تھوڑی سی بھینٹ وہ تربھون پت بڑی خوشی سے لیں گے جب سُداما نے چاول
بھینٹ دینے کے واسطے پائے تب وہ پوٹلی بغل میں دبا کر لوٹا ڈوری کندھے پر ڈال کر گنیش جی کو منا کر لاٹھی
لے کر راہ میں یہ بچار کرتا ہوا دوارکا کو چلا کہ دیکھو میرے بھاگ میں درب ملنا تو نہیں لکھا ہے لیکن شری کرشن چندر

آنند کند کا درشن پا کر اپنا جنم سوارتھ کروں گا لیکن ایک بات کی چنتا مجھ کو ہے کہ شری کرشن چندر ترلوکی ناتھ سولہ ہزار ایک سو آٹھ محل میں رانیوں کے پاس رہتے ہیں جہاں بڑے بڑے راجوں کا پہونچنا کٹھن ہے وہاں مجھ کنگال آدمی کو کون جانے دیگا اور میری خبر اُن کو کیسے پہونچے گی -

دوہا

یہ من میں سُوچت چلیو ہیں تو وین اناتھ	کیسے موہنہ پہچان ہیں وے تربھون کے ناتھ

اب میں شرم سے اپنے گھر بھی پھر کر نہیں جا سکتا دیکھو بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے اپنی جھوپڑی کو جس میں بھیکھ مانگ کر آنند سے دن کاٹتا تھا ہاتھ سے کھویا اور شیام سُندر کے پاس پہونچنا بھی کٹھن معلوم ہوتا ہے جب سُدامابراہمن اس طرح سوچ بچار کرتا ہوا تین پہر میں دوارکا پُری کے پاس پہونچا تب اُس نے کیا دیکھا کہ چاروں طرف اُس پُری کے سمدر لہر مار رہا ہے اور اچھے اچھے سونے کے رتن جٹت مکان بنے ہیں اور سب چھوٹے بڑوں کے گھر منگلاچار اور ہرچا ہو رہا ہے جب سُدامابراہمن یہ آنند دیکھتا ہوا شری کرشن دوارکاناتھ کی ڈیوڑھی پر پہونچا تب اس ڈر سے کہ کوئی مجھ کو بھیتر جانے سے روک نہ دے بار بار پیچھے پھر کر دیکھتا ہوا آگے کو چلا شری کرشن دوارکاناتھ کی اگیا سے کسی براہمن کو کسی وقت محل میں جانے کی روک نہ تھی اس لیے کسی ڈیوڑھی بان نے بھیتر جانے سے منع نہیں کیا جبکہ سدامابراہمن تین ڈیوڑھی نانگھ کر چوتھی ڈیوڑھی پر جہاں شری دوارکاناتھ جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے رُکمنی مہارانی سے چوپڑ کھیل رہے تھے پہونچا تب دربان نے اُس کا حال پوچھکر شری کرشن جی کے پاس جاکر کہا -

کبت

سیس پگا نہ جھنگا تن میں نہیں جانو کو آہ بسے کہ گرام	دھوتی پھٹی سی لٹی دوپٹی اور پاؤں اُپانہ اور نہ سام
دوار کھڑو دوج دُربل دیکھ رہیو چک سو بسُدھا ابرام	پوچھت دین دیال کو دھام بتاوت آپن ناوں سداما

یہ بات سنتے ہی شری کرشن چندر جی چوپڑ کھیلنا چھوڑ کر سنگھاسن پر سے اُتر پڑے اور آنکھوں میں آنسو بھر کر ملنے کے واسطے دوڑے جب سداما نے شری کرشن جی کو آتے دیکھا تب دوڑ کر اُن کے چرنوں پر گر پڑا تب شیام سندر نے سداما کو بڑے پریم سے اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگالیا اتنی کرپا دوارکاناتھ کی اپنے اوپر دیکھ کر سُداما من میں کہنے لگا کہ اے پرمیشور میں یہ حال پرگٹ دیکھتا ہوں یا سپنے میں دوارکاناتھ نے سُداما کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے سنگھاسن پر لے جا کر اس کو بیٹھالا اور اپنے ہاتھ سے دھور جھاڑ کر پاؤں کا کانٹا نکالا اور اُن کا چرن دھونے کے واسطے رُکمنی جی سے پانی مانگا اور سُداما سے بولے -

کبت

کاہے بیحال ہوا ہیں تے پگ کنٹک جال گڑے پُن جوے — اے سکھا دکھ پاے ہا تم آئے اتے نہ کتے دن کھوے
دیکھ سُداما کی دین دسا کرُنا کر کے کرُنا مے روے — پانی پرات کو ہاتھ چھیؤ نہیں نینن کے جل سے پگ دھوے

پانوں دھوتے وقت سداما مارے شرم کے جیوں جیوں پانوں اپنا سمیٹ لیتے تھے تیوں تیوں سکنڈ ناتھ اس پر بہت دیال ہوکر اپنے ہاتھ سے چرن دھوتے تھے یہ بات دیکھ کر رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیاں چاہتی تھیں کہ سداما کی سیوا ہم لوگ اپنے ہاتھ سے کریں جس میں ہمارے پران پت کو محنت نہ پڑے لیکن تربھون پت نے یہ بات نہ مانی اپنے ہاتھ سے سُداما کے بدن پر چندن لگایا اور دیوتا کے برابر بدھی پوربک اُس کی پوجا کی اور چھتیس پرکار کے بنجن کھلا کر پان اور الائچی دے کر عطر لگا کر پھولوں کا گجرا اُس کو پہنایا اور رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سے کہا کہ تم لوگ جتنی سُداما ہمارے متر کی پریم سے کروگی اُتنا ہم تم لوگوں سے خوش ہوں گے جس وقت رُکمنی جی سُداما پر چنور ہلانے لگیں اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بانوں پر یہ حال دیکھ کر سُداما کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے۔

دوہا

یا بدھ بہیرہ بوج کے ماکھن پربھو فُد راسے — کُشل چھیم پوچھن لگے امرت بین سُنائے

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت یہ چرتر دیکھتے ہی رکمنی اور ست بھاما آدک سب استریاں دوارکا ناتھ کی اور سب جُدبنشی جو وہاں پر تھے تعجب مان کر کہنے لگے کہ دیکھو روپ والے اور روپیہ والے کا سب کوئی آدر کرتا ہے اس دردری بوڑھے براہمن نے پچھلے جنم میں نہ معلوم کون ایسا بھاری تپ کیا تھا اور کیا گن اُس میں بھرا ہے کہ جس سے تربھون پت اپنے ہاتھ سے اتنی سیوا اُس کی کرتے ہیں۔

چوپائی

یاہ کرشن پوجت ہیں جیسے — نج پرکھن مانت ہیں تیسے

دوہا

یا برنج سنکادہیں بارکھ نارد آدہ — یا شیو گوری ناتھ ہیں ہر پوجت ہیں جاہ

اُس وقت ست بھاما جو بڑی بولنے والی تھی دوسری استریوں سے کہنے لگی کہ شیام سندر ہم لوگوں کے ساتھ ابھمان بھری باتیں کیا کرتے تھے اب اُن کے متر کو دیکھو کہ جس نے تمام عمر نیا کپڑا سپنے میں کبھی نہیں دیکھا پہرنے کا کیا ذکر ہے نہ معلوم یہ براہمن دیوتا کس دیس میں رہتے ہیں جن پر ایسا دردر چھا رہا ہے لیکن اُس کو بڑا بھاگمان سمجھنا چاہیے جس نے بیکنٹھ ناتھ کو ایسا بس میں کر لیا ہے پہلے میں نے نند اور جسودا اُن کی ماتا اور پتا کے گئو چرانے کا حال سُنا تھا اور آپ دہی اور ماکھن چُرا چُرا کر کھایا کرتے تھے اب اُن کے متر کو دیکھ کر مجھے بشواس ہوا کہ وہ سب باتیں سچ ہیں جب سُداما نے ایسی کرپا شیام سندر کی اپنے اوپر دیکھی تب اُس نے اپنے من میں سمجھا کہ شری کرشن جی

نے مجھکو نہیں پہچانا کسی دوسرے کے دھوکے سے میری ٹہل اور سیوا کرتے ہیں میں اس لائق نہیں ہوں شری کرشن جی انترجامی نے ترنت یہ حال جان کر شد اما کے من کا سندیہہ دور کرنے کے واسطے کہا کہ اے سترتم کو یاد ہوگا کہ جب ہم اور تم دونوں آدمی ایک ساتھ ساندیپن گرو کے یہاں پڑھتے تھے اور اُنہیں دنوں تمھارا بیاہ ہوا تھا بتلاؤ ہماری بھوجائی اچھی طرح سے اور تم راہ میں خیر علاح سے یہاں آئے ہم کو تمھارے دیکھنے کی بڑی لالسا لگی تھی تم نے بڑی دیا کی جو اپنے چرنوں سے ہمارا گھر پوتر کرکے درشن دیا ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم اُن دنوں بھی اپنا من برکت رکھتے تھے اب بتاؤ کس طرح بیتتی ہے دیکھو جس طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں رہنے پر بھی میں کسی کے آدھین نہیں رہتا اسی طرح گیانی لوگ سنسار میں رہ کر اپنا من برکت رکھتے ہیں۔

دوہا

استھل بستُ سنسار کی کبھوں استھر ناتہہ
تہہ کارن گیانی پُرش چت نہ دھرت دھن ناہہ

اے سُداما جیسی پریت اور دیا سے ساندیپن گرو مہاتما پُرش نے سب بدیا ہم کو پڑھائی تھی ان کے ایک اچھر پڑھنے کے بدلے ہم تمام عمر اُن سے اُرن نہیں ہو سکتے جو کوئی گرو کو پرمیشور کے برابر جان کر سیوا کرتا جتنا ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں اتنا ہی جگیہ اور تپ اور دان کرنے والوں سے خوش نہیں ہوتے۔

دوہا

گرو سیوا اور لیجہ مہا چت دے کرے جو کوئے
جو من میں اچھا کرے سو سب پُورن ہوئے

اے سداما تم نے بھی پڑھنے لکھنے میں ہماری بہت سہائتا کی تھی اور ہمارے بدلے گرو کی سیوا کر دیتے تھے اور یہ بات تم کو یاد ہوگی جب ایک دن گرو کی استری نے ہمیں اور تمھیں جنگل میں لکڑی لانے کے واسطے بھیجا تھا تب تم نے ہمارے بدلے بھی لکڑی توڑ کر کہا تھا کہ تمھارے ہاتھ کومل ہیں لکڑی توڑنے میں دُکھ ہوگا جب لکڑی کا بوجھ سر پر رکھ کر دونوں آدمی گھر کو چلے تب ایسی آندھی چل کر پانی برسنے لگا کہ دس قدم راہ چلنا مشکل تھا۔

دوہا

پون جھکورے بیگ سوں بہت بھیو گھدلے
بہت بھانت ریچھا کری آپ رہے دُکھ لہنہ
کاٹھ بھار سنگ دھرے ہم کو لیو چھپائے
تھری پریت انت ہے اُرن ہوت ہم ناہہ

جب ہم اور تم آندھی چلنے اور پانی برسنے سے گھر تک نہیں پہونچکر رات کو جنگل میں رہ گئے تب گرو جی اپنی استری پر بہت کرودھ کرکے پرات سمے ہم دونوں کو جنگل میں ڈھونڈھنے آئے اور بیاکل ہوکر ہمارا اور تمھارا نام پکار کر کہنے لگے کہ تم لوگ جہاں ہو وہاں سے بولو جس میں ہم کو دھیرج ہو

نہیں تو تمھارے سوچ میں مہر پد ان نکلا چاہتا ہے جبکہ گرو جی روتے اور چلاتے ہوئے ہمارے پاس
پہونچے اور ہم کو سردی سے کانپتے دیکھا تب دوڑ کر پریم سے اُٹھا لیا اور منھ ہمارا چوم کر بولے کہ تم لوگوں
نے اپنی سیوا سے ہم کو خوش کیا اس لیے ہم تم کو آشیرباد دیتے ہیں کہ سب بدیا تم کو یاد ہو کبھی نہ بھولے
اور گرو کے چرنوں میں نہ کپٹ بریت بنی رہے اے سُداما جب سے بدیا پڑھ کر ہم تم الگ ہوئے تب سے
تم کو آج دیکھ کر ایسی خوشی ہم کو ہوئی کہ گویا ہم نے سا ندیپن گرو کا درشن پایا جب یہ سن کر سُداما کا
ڈر چھوٹ گیا تب اُس نے عاجزی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے سوامی آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر
مجھ کو کیوں اتنا شرمندہ کرتے ہیں جہاں چاروں وید آپ کے سوانس ہو کر تینوں لوک کے جیو آپ کی پوجا
کرتے ہیں وہاں آپ نے کیول سنساری جیوؤں کو راہ دکھلانے کے واسطے بدیا پڑھی ہے اور آپ کے آدا ور
انت اور بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا آپ سب جگ کے ماتا اور پتا ابناشی پُرش ہو کر سنساری بیوہار اپنی
اِچھا سے کرتے ہیں اور آپ کا ناش کبھی نہیں ہوتا جو لوگ پریم پوربک آپ کا نام جپ کر آپ کی کتھا اور
کیرتن سُنتے ہیں اُن کو سنسار میں جس بل کر انت سے مُکت ملتی ہے جبکہ شیش ناگ ہزار منھ سے دن رات آپکا
جس گانے پر بھی آپ کے بھید کو نہیں جان سکتے تب دیوتا اور سنساری جیوؤں کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے
آدا اور انت کو جان سکیں آپ پلک مارنے میں چودھوں بھون کی اُتپت اور ناش کی سامرتھ رکھ کر سب جیووں
کا پالن کرتے ہیں اور آپ ہمیشہ ایک رس رہ کر گھٹنے بڑھنے سے کچھ پریوجن نہیں رکھتے اور آپ کا چمتکار
سب جیوؤں میں کر آپ اپنے تیج سے پرکاشت رہتے ہیں اور آپ اپنی اِچھا سے آدمی کا تن دھر کر جو کام آدمی کو کرنا چاہیے
وہ کام سنساری جیوؤں کو راہ دکھلانے کے واسطے کرتے ہیں نہیں تو آپ جیون مرن سے رہت ہیں آپ کے
کام اوتاروں کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا اے دینا ناتھ جس میں چتربھجی مورت سے آپ پیتامبر اور بیجنتی مالا پہنے
شنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے گرڑ پر سوار ہیں اُس روپ کو میں ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں اور آپ سب
چھوٹے بڑوں کو اپنا بالک سمجھ کر غریبوں پر بہت دیا کرتے ہیں اور تینوں لوک میں کسی کا ڈر نہ رکھ کر ابھمانیوں
کا اہنکار توڑ دیتے ہیں شیام برن بدن آپ کا ایسا سندر اور کومل ہو کر ہنستے ہوئے مُنھ پر کمل سی آنکھیں ایسی
شوبھا دیتی ہیں کہ جس کا برنن مجھ سے نہیں ہو سکتا میرے پورب جنم کا پن سہائے ہوا جو آپ کے چرنوں
کا درشن پایا اب میں کچھ اِچھا نہ رکھ کر یہی چاہتا ہوں کہ آٹھوں پہر آپ کے دھیان اور اسمرن میں لین
رہ کر سنساری بیوہار سپنے کے برابر سمجھوں ۔

ادھیائے اکیاسی [۸۱]

بدا ہونا سُداما براہمن کا شری کرشن جی سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب سُداما نے اسی طرح بہت اُستت شری کرشن جی

کی پریم پور بک کی تب دوار کا ناتھ انتر جامی نے ہنس کر کہا کہ اے متر ہم تمھاری امرت روپی باتوں سے بہت خوش ہوئے اب جو سوغات ہماری بھوجائی نے بھیجی ہے وہ دیو یہ بات سنتے ہی شدامانے پچھتا کر من میں کہا کہ دیکھو بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں مٹھی بھر چاول تربھون پت کو بھینٹ دوں جب ایسا بچار کر شداما شرم کے مارے چاول کی پوٹلی بغل میں چھپانے لگے اور منہ اُن کا ملین ہوگیا تب بسدیو نندن نے من میں کہا کہ دیکھو ایک مرتبہ ہمارا کلیوا چھپا کر شداما درو دتا کو پہونچا تپر بھی وہی بات کرتا ہے تب دوار کا ناتھ نے وہ پوٹلی اُس کی بغل سے کھینچ کر کھول ڈالی اور بڑے پریم سے بھوسی ملے چاول دو مٹھی کھا کر بولے کہ اے شداما جتنا پریت سے ایک پھول اور تلسی دل چڑھانے میں خوش ہوتا ہوں اُتنا بغیر پریم اور بھگت کے لاکھوں من مٹھائی اور جڑاؤ گہنے سے خوش نہیں ہوتا

چوپائی

پریت بنا مو کو نہیں بھاوے		درجو دھن بہہ پاک بناوے
باسی ساگ بہت رچ مانی		بدر بھگت کی ریت جو جانی
بنا پریت کچھ کام نہ آوے		بدھ بھانت مشٹان چولاوے
تھوڑ دمت جانو من ماہیں		جو کچھ تم لائے ہم پاہیں

دوہا

تہہ سمان سب سرشٹ ہیں کچھ سواد نہیں ہوے		ساگ پات بھی پریت سے ہم کو تے جو کوے

دوہا

سُر نر من تہوں لوگ کے ترپت بھئے ہیں آج		تندل کی ہما کہت ما کھن پُربھ جدراج

پوٹلی کھولتے وقت تھوڑے چاول زمین پر گر پڑے تھے اُن کو شیام سندر اپنے ہاتھ سے اٹھانے لگے اور رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سے کہا کہ ایک ایک دانہ چاول کا چن کر مجھ کو اٹھا دو جس میں کوئی دانہ پاؤں کے نیچے نہ پڑے اور چاول کھاتے وقت دوار کا ناتھ بولے کہ جیسا سواد اس چاول میں ملتا ہے ویسا بھوجن آج تک جسودا اور دیوکی ماتا نے مجھ کو نہیں کھلایا تھا پھر شیام سندر نے تیسری مٹھی چاول کی اٹھا کر کھانا چاہا ویسے رکمنی جی اُن کا ہاتھ پکڑ کر بولیں کہ مہاراج بس کیجیے ہم لوگ بھی آپ کے چرن آدھین ہیں کچھ ہمارے کھانے کے واسطے بھی رکھیئےگا یا نہیں۔

کبت

تندل کھائے مٹھی دوی دین کیو تم نے دوی لوک ہماہی		ہاتھ گہے پربھ کو کہلا کہے ناتھ کہا تم نے چت دہاہی
رنکہہ آپ سمان کیو تم چاہت آپ ہوں بھکھاری		کھائے مٹھی تیسری اب ناتھ کہاں نج باس کی آس بچاہی

جبکہ تربھون پت نے دیکھا کہ تیسری مٹھی کھانے سے رکمنی اُداس ہوجائے گی تب وہ تیسری مٹھی نہ کھاکر رکمنی سے بولے کہ اے پران پیاری یہ براہمن میرا پرم متر ہے اور یہ سنسار میں دُکھ اور سُکھ کو برابر جانتا ہے اور آٹھوں پہر میری اسمرن اور دھیان میں رہ کر سنساری سُکھ کی چاہ نہیں رکھتا جب شیام سندر نے اسی طرح بہت باتیں سمجھاکر رکمنی جی کا بودھ کیا تب بسدیو اور دیوکی اور اودھو آدک جدبنسی جو جو وہاں بیٹھے تھے یہ حال دیکھ کر آپس میں ہنسی سے کہنے لگے کہ دیکھو اس براہمن کے برابر دوسرا کنگال کہیں دنیا میں نہ ہوگا کہ اتنی دور سے مٹھی بھر چاول سوغات لایا ہے اور کرشن چندر کو براہمن سے بھی زیادہ کنگال سمجھنا چاہیے جو اکیلے اس چاول کو کھاکر اُس کی بڑائی کرتے ہیں اور دوسرے کو نہیں دیتے اُن کی بات سُن کر شری کرشن نے جواب دیا کہ تم لوگ اس چاول کا مزہ کیا جانو تمہارا بھاگ اُدے ہوا جو اس براہمن کے چرنوں کا درشن پایا۔

	دوہا	
ان تنڈل کے سواد کو جانت ہے نہیں کوے		ہم بن ایسو کون ہے جا کو پراپت ہوے

جب پہر رات بیتے دوارکا ناتھ نے سُداما کو محل میں لے جاکر اپنے پلنگ کے پاس دوسرے پلنگ پر سُلایا تب بیکنٹھ ناتھ کی اگیا سے رکمنی جی نے سُداما کا پاؤں دابا اور شیام سندر آدھی رات تک اپنے متر سُداما سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے جب سُداما سو گئے تب شری کرشن انترجامی نے بچار کیا کہ یہ براہمن روپیہ کی پرواہ نہیں رکھتا لیکن اس کی استری نے سنساری سُکھ اور لچھمی ملنے کی اچھا سے اس کو زبردستی میرے پاس بھیجا ہے اس لیے سُداما کو اتنا روپیہ دینا چاہیے جو دیوتاؤں کو بھی نہ ملے ایسا بچار کر بیکنٹھ ناتھ نے بشوکرما کو اُسی وقت بُلاکر حکم دیا کہ ابھی سُداما پُری میں جاکر سُداما کے رہنے کے واسطے ایسا رتن جٹت مکان بنادو کہ جس کے برابر چودھوں لوک میں دوسرا مکان نہ ہو اور آٹھوں سدھ اور نوؤں ندھ وہاں بنی رہیں جس میں کوئی کامنا سُداما کی باقی نہ رہے۔

	دوہا	
بسوکرما تب ہی چلیو پربھ کی اگیا پاے		سندر رتن جڑاؤ کو چھن میں دیو بناے

جب سُداما نیند میں ایک کروٹ سے دوسری کروٹ لیتے تب بسدیو نندن پریم سے اُن کے بدن پر ہاتھ پھیر کر بڑائی کرتے تھے جب تیسرے دن سُداما پرات کے نت نیم کر کے شری کرشن جی سے بدا ہونے لگے تب شری کرشن جی نے ڈیوڑھی تک سُداما کے ساتھ جاکر آنسو بھر کر کہا کہ اے بھائی تم نے بڑی دیا کی جو اپنا درشن دیا میں تم سے یہی مانگتا ہوں کہ مجھ کو بھول مت جانا جب سُداما شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے گھر کو چلے تب وہ اپنی آنکھوں کی راہ سے شیام سندر کا موہنی روپ اپنے ہردے میں رکھ کر کہنے لگے کہ دیکھو شری کرشن جی نے میرے اوپر اتنی دیا کی جس کا بدلا میں کئی جنم تک

نہیں دے سکتا لیکن کچھ درب نہیں دیا جس سے میرا دلدر چھوٹ جاتا جس طرح کنگال صورت
اپنے گھر سے آیا تھا اُسی صورت سے خالی ہاتھ پھر چلا۔

چوپائی

پھر وہ وُج سمجھے من ماہیں	گھن انیک ہوت دھن یاہیں

دوہا

یاہی کارن کرکر پا متر آپنو جان	مو نہہ درب دینھو نہیں گھن پربھ بھگوان

میرے واسطے یہ غریبی بہت اچھی سمجھنا چاہیئے جس میں پرمیشور کا بھجن آنند سے بن پڑتا ہے دیہہ
واسے ہمیشہ کھٹکے میں رہتے ہیں اس سے بڑھ کر کیا دھن ہوگا کہ تربھون پت کا درشن مجھ کو ملا میں نے
بہت اچھی بات کی کہ دوارکا ناتھ سے کچھ نہیں مانگا مانگنے سے دھن تو ملتا لیکن وہ مجھکو لالچی سمجھتے
اب میں اپنے گھر جاکر براہمنی کو سمجھا لوں گا جب سُداما اسی طرح سوچ بچار کرتے ہوے اپنے
گاؤں کے پاس پہونچے تب وہاں اپنی جھوپڑی کا پتہ نہ پاکر کیا دیکھا کہ اُس جگہ ایک سونے کا محل
جواہرات سے جڑا ہوا بنا ہے اور اس کے چاروں طرف باغوں میں بہت طرح کے پھل پھول
لگے ہوکر درختوں پر طوطے اور کوئلا اور مور آدک سندر پنچھی بیٹھے ہوے میٹھی میٹھی بولی بول
رہے ہیں اور پھولوں پر بھونرے رس چوسنے کے واسطے گونج رہے ہیں اور محل کے دروازے پر
چوبدار اور سپاہی لوگ بیٹھے ہیں اور بہت سے داسی اور داس اپنا کام سب کر رہے ہیں سُداما
یہ اچنبھا دیکھتے ہی سوچ کر کہنے لگے کہ اے پرمیشور تھوڑے ہی دنوں میں ایسا عمدہ بڑا مکان یہاں
کس نے بنایا میں راہ بھول کر کہیں دوسری جگہ چلا آیا اور مجھ کو یہ حال پرتچھ جاگنے میں دیکھ پڑتا ہے
یا سپنے میں دیکھ پڑتا ہے نہ معلوم میری پرانی جھوپڑی کیا ہوئی اور وہ میری پت برتا استری
کیا ہوئی کہاں چلی گئی بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے لالچ میں آکر باہر نکل کر اپنے گھر
اور استری کو بھی ہاتھ سے کھویا اے نارائن اب میں کیا کروں کہاں جاؤں ایک تو غریبی
کے دُکھ میں پڑا تھا دوسرے استری ڈھونڈھنے کا سوچ اور بھی زیادہ ہوا اب میں اُس کو جاکر
کہاں ڈھونڈھوں جس وقت سُداما اُسی سوچ بچار میں وہاں کھڑے تھے اُسی وقت سشیلا
اُن کی استری اپنے سوامی کو دیکھنے کے واسطے کوٹھے پر چڑھی جیسے اُس نے سُداما کو دروازے پر
کھڑا دیکھا ویسے داسیوں کو حکم دیا کہ ہمارے پت جو دروازے پر کھڑے ہیں اُن کو آدر کے ساتھ بھیتر
لاؤ جب دوارپال اور داسیوں نے یہ حکم پاتے ہی سُداما کے پاس جاکر ڈنڈوت کر کے
اُن کو بھیتر چلنے کے واسطے کہا اور کوئی بدن کی دھور جھاڑ کر کوئی پنکھا ہلانے لگا تب سُداما اُنکے
آدر بھاؤ کرنے سے گھبرا کر بولے کہ مجھ غریب براہمن کو راجوں کے محل میں کیوں لیے جاتے ہو

یہ سُن کر دوارکا پالکوں نے کہا کہ اے مہاراج یہ مکان آپ ہی کا ہے بے کھٹکے بھیتر چلیے جب سُداما اُنکی
بات کا بشواس نہ مان کر ڈر سے کانپنے لگے تب سُشیلا سورھوں سنگار کیئے ہوئے سہیلیوں کو ساتھ لیے آرتی
کرنے کے واسطے دروازے پر آئی اور سُداما کے چرنوں پر گر کر پرنامی اور آرتی کرکے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

چوپائی

ٹھاڑھے کیوں مندر پگ دھارو	من سے سوچ کرو تم نیارو
تم پاچھے بسو کرما آئے	اُن مندر پل مانہہ بنائے

گہنا اور کپڑا پہرنے سے سُشیلا کا روپ بدل گیا تھا اُس سے کچھ دیر بعد سُداما نے پہچان کر
دھیان میں شری کرشن بہاری بھگت ہتکاری کو ڈنڈوت کی اور سُشیلا کے ساتھ بھیتر جا کر دیکھا کہ مخملی
پردے موتیوں کی جھالر لگا کر سب دروازوں میں لٹکائے ہیں اور رتن جٹت چوکی اور بچھونا بچھی ہو کر سب استھانوں
میں اگر اور چندن آدک جلنے سے خوشبو اُڑ رہی ہے اور ایسے من اور رتن آدک وہاں رکھتے تھے کہ جن کی روشنی
سے رات کو اُجیالا رہ کر چراغ جلانے کا کچھ کام نہیں پڑتا تھا۔

دوہا

رتن جٹت گھر دیکھ کے چکرت بھیؤ من مانہہ	جہہ سامان تھوں لوک میں اور ٹھور کہوں نانہہ

یہ راجسی سامان دیکھ کر جب سُداما کا منہ ملین ہو گیا تب سُشیلا نے آشچرج مان کر پوچھا کہ اے سوامی
دھن دولت ملنے سے لوگ خوش ہوتے ہیں آپ یہ اندر پُری کا سُکھ اور اتنا دھن پا کر کیوں اُداس
ہو گئے اس کا بھید بتلائیے یہ سُن کر سُداما بولے کہ اے پران پیاری یہ دھن پرمیشور کی جڑ روپی مایا بہت
زبردست ہو کر سب جگت موہ لیتی ہے اس لیے جیسا غریبی میں مجھ سے ہر بھجن بن پڑتا تھا ویسا دھن دولت
اور سُکھ پانے سے نہ ہو سکے گا یہ سمجھ کر منہ میرا اُداس ہو گیا دیکھو شری کرشن مہاراج نے بنا مانگے اتنا دھن
مجھ کو دیا لیکن تھوڑا سمجھ کر منہ سے کچھ نہیں کہا اس لیے میں یہ سب سامان ملنے کا حال کچھ نہ جان کر اپنی ٹوٹی
جھوپڑی کے واسطے پچھتاتا تھا سچ ہے بڑے لوگ جو کچھ کسی کو دیتے ہیں تو اپنے منہ سے نہیں کہتے مجھ کو اس بات
کا بڑا سوچ ہے کہ اتنے دنوں تک تربھون پت کا درشن نہ کرکے عمر اپنی بے فائدہ کھوئی اے پریا تم اس
دھن کو اپنا نہ جان کر آٹھوں پہر یہ سمجھتی رہنا کہ سب سُکھ اور دھن مجھ کو دوارکا ناتھ کی کرپا سے ملا ہے
جس میں تم کو ابھمان پیدا نہ ہو اور میں تربھون پت سے دن رات یہی مانگتا ہوں کہ جنم جنمانتر اُن کا داس
اور سیوک ہو کر اُن کی سیوا اور ٹہل میں لگا رہوں۔

دوہا

جب لوں سمرے ناہری جو ستن کی ریت	وہ دن گنتی میں نہیں گئے برتھا سب بیت

یہ بات سُشیلا نے سن کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو شری کرشن انتر جامی نے بنا مانگے میری اچھا پوری

کی پھر بولی کہ اے سوامی تم نشچنت ہوکر ہر بھجن کیا کرو ایسا سمجھ کر سشیلا نے سُداما کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنایا اور خوشبو وغیرہ اُن کے بدن میں لگا کر ہر بھجن ست اُن کے ساتھ سنساری سُکھ بھوگنے لگی اور تن چھوڑنے کے بعد دونوں بیکنٹھ میں جاکر لچھمی نارائن کے داس اور داسی ہوئے ایسی کتھا سُنا کر شُک دیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت دیکھو چار مٹھی چاول پرمیشور کے دینے سے سُداما ایسی اتم گت کو پہونچے اور جو لوگ ہمیشہ پریم کے ساتھ چھتیس پرکار کے بنجن پرمیشور کو بھوگ لگاتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسا سکھ ملے گا اور سُداما کا مکان بشوکرما نے ایسا سندر بنایا تھا کہ جس کو دیکھ کر سب دیوتا اور آدک موہ جاتے تھے۔

		دوہا		
	رہے سدا سُکھ چین سے انت مُکت پھل ہوے		یہ چرتر او بھت مہا کے سُنے جو کوے	

ادھیاے بیاسی ۸۲

جانا شری کرشن جی کا سورج گرہن اسنان کرنے کے واسطے کرچھیتر میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت اب ہم شری کرشن جی کے کرچھیتر جانے کی کتھا کہتے ہیں سنو کہ ایک سمے سورج گرہن لگنے سے شیام اور بلرام جی نے راجہ اُگرسین سے کہا کہ اے مہاراج کرچھیتر میں سورج گرہن اسنان کا بڑا پھل ہوتا ہے جو چیز وہاں دان کرے اُس کا ہزار گُنا ہوتا ہے یہ سن کر جدو بنسیوں نے پوچھا کہ اے مہاپربھو ایسا مہاتم وہاں کس طرح ہوا شری کرشن جی نے کہا کہ وہ استھان بہت پرانا اور پوتر ہو کر پہلے اُس کا نام سمنتپنک چھیتر تھا جب سے پرشرام جی نے وہاں چھتریوں کو مار کر خون کی ندی بہائی اور اُسی خون سے وہاں پتروں کا ترپن کیا اور رکھیشوروں نے اس استھان پر تپ اور دھیان پرمیشور کا کیا تب سے وہاں کا نام کرچھیتر ہوا وہاں سورج گرہن نہانے کا بڑا پھل ہے یہ بات سنتے ہی جب راجہ اگرسین اور جدو بنسی لوگ خوش ہو کر وہاں چلنے کے واسطے تیار ہوئے تب بسدیو نندن نے اپنے ماتا اور پتا اور رکمنی آدک سب استریوں کو ساتھ لیا اور بڑے سامان سے راجہ اگرسین اور جدو بنسیوں سمیت کرچھیتر کو کوچ کیا اور انردھ اپنے پوتے اور کرت برما جدو بنسی کو دوارکا پوری میں چھوڑ دیا جبکہ جدو بنسی لوگ بہت ہاتھی اور گھوڑے اور رتھوں پر بیٹھ کر چلے اور رانیوں کے چنڈول اور پالکی آدک شہر کے باہر نکلے اُس وقت شوبھا شری شیام سُندر موہنی روپ کی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے تاروں میں چندرما شوبھائمان ہوتے ہیں۔

		دوہا		
	بدھ بھانت باجے بجے [illegible] ساج		[illegible] سب ساج کے اگھن پربھو جدو راج	

جب شیام سُندر جدبنشیوں سمیت کرچھیتر کے پاس پہونچے اور تیرتھ وہاں سے دکھلائی دینے لگا تب چھوٹے بڑے سواریوں سے اتر اتر کر پیدل چلے کس واسطے کہ بید اور شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ تیرتھ جاتے وقت اگر سب راستہ پیدل نہ جا سکے تو جہاں سے تیرتھ کا استھان دکھلائی دے وہاں سے ضرور پیدل چلنا چاہیئے اس لیے دوارکا ناتھ نے سب کو ساتھ لیے ہوے پہلے برھم کنڈ میں جس میں سے بید نکلا تھا جاکر اسنان کیا پھر بدھ پوربک گؤ اور سونا اور درب اور ہاتھی گھوڑے بہت طرح کا ساماں تیرتھ باسی براہمنوں کو دان دیا اور اچھے اچھے ڈیروں میں ٹِک کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم لوگ یہاں تیرتھ میں براہمنوں کا سنمان کرکے کسی کو بُرا نہ رکھنا اور شیام سندر نے جہاں جہاں رکھیشوروں اور مہاپُرشوں کے آنے اور رہنے کی خبر پائی وہاں وہاں آپ جاکر اُن کا درشن کیا اور اپنے سیوکوں کو یہ حکم دیا کہ۔

	دوہا	
اُن کی سُدھ جو کچھ ملے ہمسوں کہیو آے		تات ہمارے نند جی اور جسودا ماے

جب درجودھن آدک بہت دیش کے راجہ لوگوں نے جو گرہن اسنان کرنے وہاں آئے تھے شری کرشن جی کے پاس آکر اور اُن کا درشن کرکے اپنا جنم سپھل جانا تب دھرتراشٹر آدک بڑے بڑے راجہ بھیشم پتامہ نے راجہ اُگرسین کی بہت اُستت کرکے اُن سے کہا کہ مہاراج آپ کا بڑا بھاگ ہے دیکھئے جن پر برھم پرمیشور کا درشن شری برھماجی اور شری مہادیوجی اور دیوتا لوگوں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہی ترکھون پت دن رات آپ کی آگیا میں رہ کر بنا پوچھے کوئی کام نہیں کرتے اور سب کے مالک ہوکر آپ کو ڈنڈوت کرتے ہیں ایسی پدوی کسی دیوتا کو بھی نہیں مل سکتی یہ بات سُن کر جب راجہ اُگرسین نے سنمان کرکے اُن کو بدا کیا تب راجہ بھیشمک اور راجہ نگن جت وغیرہ شری کرشن جی کے سُسر اور سالوں کا حال جو اسنان کرنے وہاں آئے تھے سُن کر شری کرشن جی کی استریاں اُن سے بھینٹ کرنے کے واسطے گئیں تب وہ لوگ اُنھیں دیکھ کر بہت خوش ہوے اور اُنھوں نے بہت سامان اپنے اپنے دیس کا شیام سندر کو بھینٹ دے کر اُن کا درشن پریم پوربک کیا اور کُنتی نے شری کرشن جی سے کہا کہ میں جانتی تھی کہ میرے بیٹوں پر تم دیا رکھتے ہو تمھارے بھائیوں نے درجودھن کے ہاتھ سے اِتنا دُکھ اٹھایا لیکن تم نے کچھ خبر نہیں لی اس واسطے مجھ کو بڑا پچھتاوُ ہے یہ بات سن کر لچھمی پت نے کہا کہ اے بوا اُس میں کچھ میرا قصور نہ ہو کر سب دُکھ اور سکھ اپنی قسمت سے ملتا ہے جس طرح آندھی چلنے سے کوئی تنکا بنا اُڑے نہیں رہ سکتا اسی طرح سب جیو پرمیشور کے آدھین رہ کر اپنے اپنے کرموں کا پھل بھوگتے ہیں تل بھر گھٹنا بڑھنا نہیں ہو سکتا یہ سُن کر کُنتی نے بسدیوجی سے کہا کہ اے بھائی جب سے تم نے میرا بواہ کر دیا تب سے کچھ میری خبر نہیں لی اور میں نے

جیسا دُکھ درجودھن کے ہاتھ سے پایا اُس کا حال پرمیشور جانتا ہے دیکھو شیام اور بلرام نے بھی ہر بھگتوں کا دُکھ چھڑانے کے واسطے سنسار میں اوتار لے کر میرے اوپر کچھ دیا نہیں کی اُس میں کچھ تمھارا بھی دوش نہ ہو کر یہ بات سچ ہے کہ جب کھوٹے دن آنے سے پرمیشور دیا نہیں کرتے تب باپ اور بھائی آدک کسی کی سہایتا کچھ کام نہیں کرتی یہ سُن کر بسدیوجی نے رو کر کہا کہ اے بہن ہر اچھا بلوان ہو کر کرم کی گت کچھ جانی نہیں جاتی جس وقت دُرجودھن نے تم کو دُکھ دیا تھا انھیں دنوں کنس نے مجھ کو قید رکھ کر میرے بیٹوں کے مارنے کے واسطے جو جو تدبیریں کی تھیں وہ تم نے سُنی ہوں گی جبکہ پرمیشور کی دیا سے دونوں لڑکے کسی طرح بچے تب جراسندھ آ کر ایسا لڑا کہ جس کے ڈر سے اپنا دیش چھوڑ کے ٹاپو میں جا بسے اسی سبب سے کچھ تمھاری خبر نہ لے سکے اسی طرح کی بہت سی باتیں کہہ کر بسدیوجی نے کُنتی کا بودھ کیا جب نند اور جسودا آدک نے کہ وہ بھی گرہن اسنان کرنے کے واسطے وہاں جا کر شیام سُندر کے ڈیرے سے تین کوس پر ٹکے تھے یہ حال سُنا کہ موہن پیارے اپنے کٹمب سمیت یہاں آئے ہیں تب وہ لوگ اُن سے بھینٹ کرنے کے واسطے بیاکل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ اب موہن پیارے سب راجوں کے سرتاج ہوئے ہیں اس لیے اُن کو ہماری طرف دیکھتے شرم معلوم ہوگی جہاں بہت سے ڈیوڑھی بان رہنے سے راجوں کو پہونچنا مشکل ہے وہاں ہم گنواروں کو کون جانے دیگا۔

دوہا

جس جاگہہ نرپت دھنی بیٹھیں پاوت تانہہ	ہم سب گوال گنوار جن کیسے اب تہاں جانہہ

جب نند اور جسودا آدک برجباسیوں سے بنا دیکھے موہن پیارے کے رہا نہیں گیا تب وہ لوگ گھبرا کر شیام سندر کا ڈیرہ پوچھتے ہوئے وہاں سے دوڑے اُسی وقت کسی نے آ کر شری کرشن جی سے کہا کہ نند اور جسودا آدک بھی گرہن نہانے کے واسطے یہاں آ کر ٹکے ہیں یہ بات سنتے ہی موہن پیارے اُن کے پریم سے رونے لگے یہ حال اُن کا دیکھ کر دیوکی ماتا گھبرا گئی اور اپنے آنچل سے آنسو پوچھ کر بولی کہ اے لالن جہاں تمھارا نام لینے سے جگت کا دُکھ چھوٹ جاتا ہے وہاں تم کو کون ایسا دُکھ ہوا جو اتنا روتے ہو یہ سُن کر تربھون پت نے کہا کہ اے ماتا جب سے نند اور جسودا کے آنے کا حال سُنا ہے تب سے میرا من اُنکے چرن دیکھنے کے واسطے بیاکل ہو کر کچھ اچھا نہیں لگتا تم جلدی سے رتھ آدک بھیجکر اُن کو یہاں بلاؤ تو مجھ کو اُن کے درشن ملنے سے دھیرج ہو ہم بہت اچھی ساعت میں دوارکا سے چلے تھے جو تیرتھ اسنان کرنے کا پھل پا کر برجباسیوں سے بھینٹ ہوئی یہ بات سنتے ہی بسدیوجی نے رتھ اور پالکی اور نالکی اور ہاتھی اور گھوڑے آدک سواری برجباسیوں کے لانے کے واسطے بھیج کر کہا کہ اے بیٹا آج بڑی خوشی کا دن ہے اس لیے کچھ تم سے لے کر تب نند اور جسودا کو تمھارے پاس آنے دیں گے یہ سُن کر موہن پیارے نے کہا کہ اے پتا سنسار میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جو میں تمھاری بھینٹ کروں میرا بدن تمھارے

اوپر بچھا ور ہے -

دوہا

یہ سُن کے بسدیو جی بُدت کہت سُکھ پائے	تم سے پوت سپوت کی مہما کہی نہ جائے

جب ایک سکھی نے موہن پیارے کو روتے دیکھ کر رُکمنی آدک پٹ رانیوں سے جا کر کہا تب وہ سب گھبرا کر بیکنٹھ ناتھ کے پاس چلیں آئیں اور منھ ڈھانپ کر دیوکی جی سے اُن کے رونے کا سبب پوچھنے لگیں -

چوپائی

یہ سن کہت دیوکی ماتا	شری جدُناتھ پریم کی باتا
نند جسوا برج تے آئے	جن یا کو ہیں لاڑ لڑائے
پاتے اُن کی بیگت بھئی	سُدھ بُدھ شکل بھول تن گئی

دوہا

کنس کٹل کے تراس تے باس کیو جن پاس	تنکو گن نہیں کہ سکیں جو مکھ ہوئیں پچاس

یہ سُن کر رکمنی آدک پٹ رانیاں ہنسکر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو آج ہمارے پران ناتھ رادھا آدک گوپیوں سے بھینٹ کر کے اپنا کلیجا ٹھنڈا کریں گے اور بالاپن کی پریت سمجھ کر برج گوپیوں کو بھی بہت سُکھ ملے گا اور ہم لوگ رادھا پیاری کی سُندرتائی جو سُنا کرتی تھیں اب اُسے دیکھ کر معلوم کریں گی کہ وہ کیسی سندر ہے جبکہ گوال بالوں کی سنگت میں نند لال جی مورپنکھ سر پر رکھ کر ناچیں اور گاویں گے تب وہ آنند دیکھ کر ہم لوگوں کو بھی بڑا سُکھ ملے گا -

دوہا

دھن جسودا نند دھن دھن نند کے نند	دھن ہم اب جو دیکھ ہیں برج جن آنند کند

یہ بات رُکمنی آدک کی سُن کر شیام سندر نے رونے میں مُسکرا دیا اور گھبرا کر نند جسودا آدک کی آگے سے لینے کے واسطے چلے جب جسودا جی نے موہن پیارے کو آتے ہوئے دیکھا اور اپنا جنم سپھل جانکر اُن کو اُٹھانے دوڑیں تب موہن پیارے گوپیوں کے غول میں گھسکر جیسے جسودا ماتا کے چرنوں پر گر پڑے ویسے جسودا جی نے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور مُنھ چوم کر بلائیں لینے لگیں -

دوہا

ماکھن پر بھبیہ نہار کے بُدت جسودا مائے	راج چنہ سب دیکھ کے پھولی انگ نہ سمائے

جب موہن پیارے نند بابا کو دیکھ کر بڑے پریم سے روتے ہوئے اُن کے چرنوں پر گر پڑے تب نند راے نے آنسو بھر کر اُن کو اپنی گود میں اُٹھا لیا اور اپنے لال کو جھاڑ پونچھ کر بہت پیار کیا پھر

موہن پیارے نے شری داما آدک گوال بالوں سے گلے مل کر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا اُن کو دیا اور وہ لوگ جو سوغات اُن کے واسطے لائے تھے اس کو بڑے پریم سے لیا

دوہا

ہیم برن پیتامبر گوال بال سب لینھ ۔ تاکے پاٹے کانھ کو کاری کامر دینھ

جبکہ شیام سندر رادھا پیاری اور للتا آدک سکھیوں کو دیکھتے ہی جیسے آنکھوں میں آنسو بھر کر اُن کے پاس پہونچے ویسے رادھا پیاری اپنے پران پیارے کو دیکھتے ہی مارے پریم کے روتے روتے بیاکل ہوگئی ۔

دوہا		
انگ انگ بیاکل بھا پڑی دھرن مرجھاے		یہ گت دیکھت کنور کی لینھی دھائے اُٹھاے

جب یہ حال شیاما پیاری کا دیکھ کر للتا آدک سکھیوں نے اُس کو بہت سمجھایا تب رادھا پیاری نے ہوش میں آکر گھونگھٹ کاڑھ لیا اے راجہ پریکشت اُس وقت موہن پیارے کا منھ دیکھنے سے برجباسیوں کو جیسا آنند ہوا وہ مجھ سے کہا نہیں جا سکتا پھر بسدیو جی نے نند رائے سے گلے مل کر کشل پوچھ کر کہا کہ تمھاری دیا سے یہ سب سُکھ مجھ کو ملا ہے برج کی گوپیوں نے جو نند رائے کے ساتھ آئی تھیں موہن پیارے کو دیکھا ویسے آنکھوں میں آنسو بھر کر پونچھ اٹھائے ہوئے موہن پیارے کے پاس دوڑی چلی آئیں شیام سندر نے بڑے پریم سے اُن کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا اور گوال بالوں سے سب گئووں کا حال نام لے لے کر پوچھنے لگے ۔

دوہا		
گائن کی باتیں کہت ماکھن پُرہا جا رلاے		تیوں تیوں ہر کھت لوگ سب آنند ار نہ سماے

جب شیام اور بلرام بڑے پریم سے نند اور جسودا آدک برجباسیوں کو ساتھ لے کر اپنے ڈیرے میں آئے تب دیوکی اور روہنی نے جسودا سے گلے ملکر اور کشل پوچھ کر کہا کہ اے نند رانی جی جو ہم لوگ جنم بھر تمھاری سیوا کریں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتی ہیں کس واسطے کہ ہمارے لڑکوں کا پران تمھاری کرپا سے بچا ہے نہیں تو کنس پاپی کے ہاتھ سے اُن کا بچنا کٹھن تھا یہ سن کر جسودا جی بولیں کہ میں اپنے کو موہن پیارے کی دھائے سمجھتی ہوں کنھیا نے بال چرتر اپنا دکھا کر جیسا سُکھ مجھ کو دیا ہے ویسا سُکھ دوسرے کو سپنے میں بھی نہیں مل سکتا اور اُس کے بچھڑنے میں جیسا دُکھ میں نے اٹھایا ہے اُس کا حال پرمیشور جانتا ہے آج تمھاری کرپا سے کانھ کو دیکھ کر سب سوچ میرا چھوٹ گیا جب رادھا آدک گوپیوں نے دیوکی ماتا کے چرنوں پر سر رکھ ڈنڈوت کی تب دیوکی جی نے [illegible] دے کر رادھا پیاری کو گلے سے لگا لیا اور رادھا پیاری کا جو سُندر روپ جو سب

پٹ رانیوں سے بھی بہت سندرتھی دیکھ کر من میں کہا کہ ایسی مہاسندری استری میرے پران پیارے سے کس طرح چھوڑی گئی جب رکمنی آدک استریوں نے جسوداجی کے پاس ملنے کے واسطے آکر شری رادھا مہارانی کا روپ دیکھا تب اپنی اپنی سندرتائی کا ابھمان سب بھول گئیں اُس وقت رکمنی نے موہن پیارے سے کہا کہ اے برجناتھ تمھاری اگیا پاؤں تو آج رادھا پیاری کو اپنے یہاں لے جاکر آدر سنمان کروں ۔

	دوہا	
رادھا کنور جنواے کے پورن کیجئے کام		ماکھن پُر بھ اگیا دیئے جاؤ نج دھام

یہ بات سنتے ہی رکمنی جی نے رادھا پیاری کے پاس آکر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بڑے پریم سے اپنے یہاں لے جاکر چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے اور اپنے یہاں سے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر سولھوں سنگار کرکے بیٹھا دیا تب ست بھاما آدک استریاں شیام سندر کی شیاما کا روپ جو چندرما سے بہت سندر تھا دیکھ موہت ہوگئیں اور سب نے شرم کے مارے اپنی اپنی آنکھ نیچی کر لی اُس وقت برندابن بہاری نے وہاں جاکر برکھبھان دُلاری کی شوبھا دیکھی تب رکمنی آدک سے کہا ۔

	دوہا	
شری برکھبھان کُمار کو مہت سے سیوے سئے		جو چاہے مونہہ بس کرن تہوں لوک میں کوے

یہ بات موہن پیارے کی سن کر رادھا پیاری مسکرانے لگی اور رکمنی آدک نے سمجھا کہ موہن پیارے رادھا پیاری کو ہم سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں جس وقت موہن پیارے نے نند اور جسودا آدک سب برجباسیوں کو ایک طرف بیٹھا کر بڑے پریم سے سونے کی تھالیوں میں چھتیس پرکار کے بنجن انکے سامنے پڑوس دیے اور دوسری طرف آپ جدبنسیوں سمیت بیٹھ کر بھوجن کرنے لگے اُس وقت سب چھوٹے بڑے وہ آنند دیکھ کر خوش ہوگئے ۔ اتنی کتھا سناکر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت شیام سندر جتنا پریم برجباسیوں کے ساتھ رکھتے تھے اُس کا حال مجھ سے کہا نہیں جاتا جب سب کوئی بھوجن کرکے نچنت ہوے تب شیام سندر نے برجباسیوں کو پان اور الائچی اور عطر دے کر نندجی سے کہا کہ اے بابا میری بھگت کرنے والے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں تم لوگوں نے اپنا تن من دھن میرے اوپر نچھاور کرکے مجھ سے پریت لگائی اس لیے تمھارے برابر کوئی بھاگمان نہیں ہے دیکھو مانند برھماوک دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشوروں کے میرا پرکاش گھٹ گھٹ میں بیاپک سمجھ کر تم کو میرے بچھڑنے کا سوچ کرنا نہ چاہیے جب شری کرشن چندر آنند کند نے اسی طرح نند اور جسوداجی آدک کو بہت سمجھا کر دھیرج دیا تب وہ لوگ آپس میں بیٹھ کر بال چرتر اور جس موہن پیارے کا گانے لگے پھر مُرلی منوہر سب گوپیوں کو جو اُن سے بہت پریت رکھتی تھیں ایکانت

میں بیٹھا کر جب پریم کی باتیں اُن سے کرنے لگے تب سب گوپیوں نے شیام سندر کی سندر چھب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اُس وقت ایک گوپی بالاپن کی پریت سمجھ کر بے ڈر ہو کر بولی کہ اے مرلی منوہر تم نے اتنا دھن اور سب سامان کہاں سے پایا اور یہ سب ہاتھی اور گھوڑے کسی سے مانگ لائے ہو یا تمھارے ہیں تم کو یہ بات یاد ہو گی کہ ہم سب برجبالا تمھارے ایک بواہ ہونے کے واسطے ہنسی کرتی تھیں اب تم سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے اپنا بواہ کر کے اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتے ہو بھلا یہ تو بتلاؤ کہ تم کو ہمارا دودھ دہی چرا کر کھانا اور اوکھل سے اپنا باندھے جانا اور بن میں گوپیوں کو روک کر دودھ دان لینا یاد ہے یا نہیں ہم لوگوں کو تمھارے بجوگ میں ایک دن ایک برس کے برابر گذرتا ہے تم نے اتنے دن ہمارے بنا کس طرح کاٹے جیسی کٹھورتائی تم نے ہمارے ساتھ کی ایسا نرموہی سنسار میں کوئی نہ ہو گا جب موہن پیارے نے ایسی ایسی بہت باتیں گوپیوں کی سُنیں تب ادھینتائی سے اُن سے بولے کہ اے پران پیاریو جو سُکھ اور بلاس میں نے تمھارے ساتھ کیا وہ آنند سب طرح کا سامان رہنے پر بھی نہیں ملتا جو کوئی پریم کے ساتھ میرا دھیان اور اسمرن کیا کرتا ہے اُس سے میں ساعت بھر بھی الگ نہیں ہوتا میں گرہن اسنان کرنے کے بہانے سے کیول تم لوگوں سے ملنے کے واسطے یہاں آیا ہوں۔

چوپائی

ہم کو تم سمرو من ماہیں ۔ ہوں سدا رہیں تم پاہیں
سرب آتما ہم کو جانو ۔ سب جیوں کے جیو کہانو
آتم ہی سے آتم دیکھو ۔ یہ ادھیاتم گیان بشیکھو
راجن ایسی وہ بدھ ٹھانیں ۔ ہر جو سب گوپین سمجھانیں
سپھل جنم تا کو جگ ماہیں ۔ جا کو من ہر چرنن ماہیں

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے مہاپربھو گیان اُپدیش کرتے وقت ہم لوگوں کو اودھو کا کہنا اچھا نہیں معلوم ہوا تھا لیکن اب اس گیان کا گُن جان کر ہم لوگ اپنے کو تم سے الگ نہیں سمجھتیں تمھارا دھیان رکھنے سے ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ مل کر جو سُکھ ہم کو ملا ہے وہ سُکھ بڑے بڑے جوگیشوروں کو بھی نہیں مل سکتا اور ہم لوگوں کا آنا تمھارے درشنوں کی اچھا سے یہاں ہوا اب دیال ہو کر ایسا بردان دیو کہ جس میں دن رات تمھارے کمل روپی چرنوں کا دھیان ہمارے ہردے میں بنا رہ کر ہر روز تم سے پریت بڑھتی جائے شیام سُندر اُن کو اچھا پورک بردان دے کر بہت دیر تک اُن سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے پھر وہاں سے اُٹھ کر رادھا پیاری کے پاس چلے گئے۔

دوہا

شری برکھبھان کمار سنگ لاگے کرن بلاس ۔ بھُول گئے رنواس سب باکھن پربھ سُکھ راس

ایک دن رُکمنی آدک پٹ رانیاں آپس میں بیٹھ کر ابھمان سے کہنے لگیں کہ جتنی پریت شیام سندر کی ہم لوگ کرتی ہیں اُتنا پریم گوپیوں کو ہونا کٹھن ہے شری کرشن انترجامی نے یہ بات جان کر اُن کا غرور توڑنے کے واسطے اپنی استریوں اور گوپیوں کو ایک جگہ بیٹھا کر کہا کہ تم لوگوں میں سے جس کو میری پریت ہوگی اُس کے ہردے میں میرا باس ضرور ہوگا یہ بات سنتے ہی سب برجبالا اور استریوں نے اپنا اپنا آنچل اُٹھا کر دیکھا تو رُکمنی آدک کو اپنے بدن میں کچھ چِنھ نہیں دکھلائی دیا اور گوپیوں کے ہردے میں شیام رنگ چھوٹا سا نٹوربھیس تربھون پت کا دیکھ پڑا یہ مہابرج گوپیوں کی دیکھتے ہی وہ لوگ اپنے اپنے پریم کا گھمنڈ بھول کر من میں کہنے لگیں کہ جتنی پریت گوپیاں شیام سُندر کی رکھتی ہیں اُتنا پریم ہونا ہم لوگوں کو بڑا دُرلبھ ہے ۔

دوہا	گوپ روپ بھگوان کو دیکھت ات سُکھ پاے		ہر چرنن پر گر پڑیں من میں بہت لجاے	

جب دوارکا ناتھ لوکاچار کرنے کے واسطے دوسرے راجوں کے ڈیرے پر جو وہاں ٹکے تھے گئے تب اُنھوں نے آگے سے آ کر شری کرشن مہاراج کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور بڑے آدر سمان سے لیجا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور بہت طرح کا سامان بھینٹ دے کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو ہم لوگ آپ کی تعریف سُن کر ہمیشہ درشنوں کی اچھا رکھتے تھے اب آپ کا چرن دیکھنے سے اپنے برابر کسی کا بھاگ نہیں سمجھتے جس طرح آپ نے دیال ہو کر ہم کو کرتارتھ کیا اُسی طرح کرپا کر کے ایسا بردان دیجیے کہ جس میں آپ کے چرنوں کی بھکت اور پریت ہمارے ہردے میں ہمیشہ بنی رہے یہ سُن کر شری کرشن برندابن بہاری بھکت ہتکاری اُن کو بردان اور دھیرج دے کر اپنے استھان پر چلے آئے ۔

ادھیاے تراسی

بات چیت کرنا دروپدی اور رُکمنی آدک کا آپس میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرِیچھت جس طرح دروپدی اور رُکمنی آدک نے آپس میں اپنے اپنے بواہ کی بات چیت کی تھی وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کہ ایک دن جدھشٹر آدک پانچوں بھائی اور کوروؤں بہت راجوں سمیت شری دوارکا ناتھ کی سبھا میں بیٹھے ہوے اس طرح اُن کی اُستت کرنے لگے ۔

چوپائی			
پرم ہنس ہے نام تمھارو		تم سے پرگٹ بید ہیں چارو	
بپر دھین رچھا کے کاجا		تم اوتار لیو جدراجا	
آد انت تم پورن کاما		تم کو ہت سے کروں پرناما	

دوہا	ایسی بدھ اُستت کری سب راجن سُکھ پاے		پاتک تج پاون بھیے پرست بُدھ کے پاے	

اس دن کُنتی اور دروپدی جن کی مہما سب جگت جانتا ہے رُکمنی آدک پٹ رانیوں کے پاس بیٹھ کر دھرو

کی باتیں کرنے لگیں تب کنتی نے رکمنی سے ہنسکر کہا کہ تم نے ابھی تک اپنے بواہ کا نیگ مجھ کو نہیں دیا اب دینا چاہیئے رکمنی ہاتھ جوڑکر بولی کہ اے ماتا میرا تن اور دھن سب تمھارے بھینٹ ہے پھر دروپدی بولی کہ اے رکمنی بہن جس طرح شیام سندر تم لوگوں کو بواہ لائے تھے وہ حال سُننے کی مجھ کو ابھلاکھا ہے دیا کرکے اپنے بواہ ہونے کی کتھا سُناؤ یہ بات سُن کر رکمنی بولی۔

چوپائی

جو تم ہنسو نہیں گن گیاتا — تو ہم کہیں بیاہ کی بہاتا
دیش چندیلی سب جگ جانو — تہاں ششپال نریش بکھانو
پہلے تہ سے بھئی سگائی — سُکل بیاہ کی ساج منگائی

دوہا

سُونریش آیو تبھی بہہ راجا لے ساتھ — ریت بہانت کل کی کری کنگن باندھیو ہاتھ

مجھ کو منسا باچا کرمنا سے یہ چاہنا تھی کہ میں دوارکا ناتھ کی داسی ہوکر رہوں اس لیے تربھون پت انترجامی کنڈن پور میں آئے اور سب راجوں کو جیت کر مجھ کو ہرلائے تب سے اُن کی سیوا میں رہ کر اپنا جنم سوارتھ کرتی ہوں پھر ستبھا نے اپنے بواہ ہونے کا حال برنن کیا اور جاموتی نے اپنے بواہ کا حال کہہ سنایا۔

چوپائی

پھر بولی کالندی رانی — چت دے سنو دروپدی رانی
لین دھر ہر چرنن کی آسا — بہت دن جل میں کیوں نواسا

دوہا

ایک دوس ارجن سہت آئے شری بھگوان — ہاتھ پکڑ موہنہ لائے کے دیکھو پد نربان

اس کے بعد متربند اسنے کہا کہ اے دروپدی رانی شیام سُندر کی تعریف سُن کر مجھ کو یہ ابھلاکھا ہوئی کہ سوائے بیکنٹھ ناتھ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہ کروں گی میرے بھائیوں نے یہ حال جان کر میرا بواہ تربھون پت کے ساتھ کر دیا اب مجھ کو دن رات یہی اچھا رہتی ہے کہ جنم جنمانتر بیکنٹھ ناتھ ہی کی داسی ہوکر رہوں پھر سیتا نے اپنا حال جس طرح دوارکا ناتھ اُس کا بواہ لائے تھے کہہ دیا۔

چوپائی

بھدرا کہت سُنو تم رانی — یہ گن اُستت شیام بکھانی
تب تے نیم کیو من ماہیں — اُن بن اور بھجوں میں ناہیں
پاتے پتا کرشن کو دینھی — ہم اچھا سب پوری کینھی

دوہا

چرن کمل شری کرشن کے جو سیوے چت لائے — سبھگ بھاگ تہہ نار کو کاسوں برنو جائے

چوپائی

بولی بُشر لچھنا رانی — نج بواہ کی کتھا بکھانی
میرے پتا سوئمبر کینھو — میرو من ہر کے رس بھینو
تہاں آئے موہن سُکھدائی — پان گرہن کر دیا جنائی
تب تے بھئی کرشن کی داسی — رین دوس نت رہت ہلاسی
اب تم موکو دیو اشیشا — جنم جنم سیوؤں جگدیشا

جب آٹھوں رانیاں اپنے اپنے بواہ کا حال کہہ چکیں تب سولہ ہزار ایک سو راج کنیا بولیں کہ اے دروپدی جی ہم لوگوں کو بھوما سُر ونیتہ زبردستی اُٹھا لا کر اپنا بواہ کرنے کے واسطے ایک مکان میں رکھ کر وقت کا منتظر تھا۔

چوپائی	جب ہم شرن کرشن کی آئیں	بنتی بہت کری اُن پاہیں
	ہر انترجامی سکھدائی	ابلا سمجھ دیا من آئی

دوہا

نرت آئے پہونچے تہاں ماکھن پربھ جُد رلے	بھوما سُر کو مار کے لینو ہمیں چھڑائے

اُسی دن سے ہم لوگ بیکنٹھ ناتھ کی سیوا میں رہ کر اپنے کو پٹ رانیوں کی داسی سمجھتی ہیں اے دروپدی تم ہم کو ایسا آشیرباد دیو کہ جس میں ہم سدا دوارکا ناتھ کی سیوا میں بنی رہیں جب دروپدی اور گاندھاری اور کنتی اور جسودا جی آدک نے شیام سندر کے سب بواہوں کا حال سُنا تب خوشی سے اُن کو آشیرباد دے کر رُکمنی آدک کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں۔

چوپائی

پھر ست بھاما پوچھن لاگی	سُنو دروپدی پرم سبھاگی
ہم اپنی سب کتھا سُنائی	اب تم ہموں کہو جنائی

دوہا

پانچ جنن سے کون بدھ تمہرو بھیو بواہ	او بھت لیلا سُنن کو من میں بہت اُچھاہ

یہ بات سُن کر دروپدی بولی کہ اے پیاریو میرے پتا نے میرا سویمبر رچ کر یہ پرن کیا تھا کہ جو کوئی تیل کے کڑاہ میں پرچھائیں دیکھ کر اپنے بان سے مچھلی کو بیندھے گا اُسی کو میں اپنی کنیا بواہ دوں گا جب دُرجودھن اور جراسندھ آدک بہت راجے آکر مچھلی نہ بیدھ سکنے سے شرمندہ ہو گئے اور ارجن نے وہ مچھلی بیدھ کر میرے پتا کا پرن پورا کیا تب میں نے اُن کے گلے میں جیمال ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب چھوٹے بڑے خوش ہوئے لیکن دُرجودھن آدک ادھرمی راجوں نے شرمندہ ہو کر اُن پانچوں بھائیوں سے جُدھ کیا آخر کو ہار کر بھاگ گئے جب ارجن نے مجھ کو گھرے جا کر اپنی ماتا سے کہا کہ ہم ایک سوغات لائے ہیں تب اُن کی ماتا کنتی کھانے کی چیز سمجھ کر بولی کہ پانچوں بھائی آپس میں بانٹ لیو۔

دوہا

پاتے پانچوں پانڈوں کیتھو موہہ بواہ	پرکٹ دیہہ سے پانچ ہیں جیو ایک ہی آہ

یہ بات سُن کر رُکمنی آدک دروپدی جی کی بڑائی کرنے لگیں اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھشت ایک دن شری کرشن مہاراج کی سبھا میں راجہ جُدھشٹر آدک پانڈو اور سب جدبنسی اور

بہت سے راجہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اس وقت نارد مُنی اور بید بیاس اور بشوامتر اور دیول اور چیئون اور ستانند اور بھاردواج اور گوتم اور بششٹھ اور بھرگ اور اتّر اور مارکنڈے اور اگست اور بامدیو اور رپارا شر اور پرسُرام آدک بہت سے رکھیشور بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے وہاں آئے اُن کو دیکھتے ہی شیام سندر نے سب راجوں سمیت کھڑے ہو کر ڈنڈوت پرنام کر کے سب رکھیشوروں کو آسن پر بیٹھایا اور اُن کے چرن دھو کر چرنامرت لیا اور بدھ پوربک اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر یہ استت کی -

چوپائی

رکھ درشن دُر لبھ جگ ماہیں	دیون ہو کر پراپت ناہیں
آج سپھل ہے جنم ہمارو	جو ہم پایو درس تمھارو

دوہا

ہر بھگتن کے درشن کی مہما کہی نہ جائے	جنم جنم کے پاپ سب چھن میں جات سنائے

ادھیائے چوراسی

جگیہ کرنا بسدیو جی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شیام سندر رکھیشوروں کی پوجا اور استت کر چکے تب اُنھوں نے کورؤ اور پانڈو آدک راجوں سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم لوگوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے کہ ان رکھیشوروں نے دیال ہو کر گھر بیٹھے اپنا درشن دیا سادھوؤں کے درشن سے گنگا اسنان کا پھل مل کر مرنے کے پیچھے استھان رہنے کے واسطے ملتا ہے کہ جہاں پر بڑے بڑے جوگی اور گیانی نہیں پہونچ سکتے اس لیے رکھیشوروں کا ست سنگ ملنا سب تیرتھ نہانے اور دیو استھان کے درشن کرنے سے اُتّم جان کر اُن کی پوجا پرمیشور سمان جاننا چاہیئے جو لوگ رکھیشور اور مُنی کو نہیں مانتے اُن کو گدھوں اور بیلوں کے برابر سمجھنا چاہیئے -

دوہا

چرن سادھ کے پریت کر پوجت ہے جو کوئے	سنساری سُکھ بھوگ کے انت مکت پد ہوئے

جب رکھیشور لوگ یہ بات تربھون پت کی سُن کر چکت ہو گئے تب نارد مُنی دوارکا ناتھ سے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاپربھو ہم لوگ اس قابل نہیں ہیں جیسا آپ نے اپنے مُنھ سے کہا آپ نے کیول سنساری لوگوں کے اُپدیش کے واسطے اتنی بڑائی ہماری کی جس میں وہ لوگ براہمنوں کو بڑا جان کر اُنکا سنمان کریں نہیں تو

ہم لوگ کون گنتی میں ہیں ہمارا کلیان اسی میں ہے کہ آپ کے چرنوں کا دھیان کسی وقت ہم کو نہ بھولے دیکھئے جُدبُدھی لوگ جس کل میں آپ نے اوتار لیا ہے وہی لوگ آپ کو نہ پہچان کر اپنا نائے وار سمجھتے ہیں تب دوسرے کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کے بھید کو پہونچ سکے آپ کیول اپنے بھگتوں کو سُکھ دیتے اور دشمنوں کو مارنے کے واسطے بار بار اوتار لیتے ہیں نہیں تو جنم مرن سے آپ رہت ہیں۔

چوپائی

تم جگ جیئوں جگت نواسا	ہم تمھرے داسن کے داسا
تم جو اُستت کری ہماری	ہم کو بھرم ہوت ہے بھاری
جگت گرو جگدیش گسائیں	تم سے سرشٹ ہوت سب ٹھائیں
تم ہی سب دیوں کے دیوا	تمھرو بھیو جا ہیں نہیں بھیوا
تمھری مایا سب جگ چھائی	لوگن کی سدھ بدھ بسرائی
تاتے بید ھ بھانت بھرم مانے	تمھرو بھید کون بدھ جانے

دوہا

تمھری اُدبھت شکت ہے گھٹ گھٹ رہی سمائے	پھر سب تے نیارے رہو ماکھن پربھ جدرائے

چوپائی

کوؤ نہیں پتا کر جانے	کوؤ پتر بھاؤ من آنے
تم ہی سب کے پالن ہارے	کو کہہ سکے چرتر تمھارے
تمھرو داس بہت سُکھ داتا	تہہ پرتاپ جانے یہ باتا
دھرتی بھار اُتارن کاجا	بھگتن ہت پرگٹے جدراجا
بید کہت ہے تمھری بانی	تمھری گت ان ہو نہیں جانی
تمھری بھکت سُکل سکھ راسا	کوؤ جن نہیں ہوت نراسا
تم دیال پربھ پورن کاما	تم کو ہم سب کرت پرناما

دوہا

تم تو پورن پرہم ہو سُکل دھرم کے دھام	بہرن کی اُستت کرت تہہ کارن گھنشیام

اے بیکنٹھ ناتھ تمھاری کرپا سے ہم لوگ یہ چاہنا رکھتے ہیں کہ آٹھوں پہر تمھارے چرنوں کا دھیان ہمارے ہردے میں بنا رہے اور ہر کتھا سُننے میں کبھی پریت نہ گھٹے جبکہ رکھیشور لوگ بیا اُستت کرکے اپنی اپنی کُٹی کو جانے لگے تب بسدیوجی نے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج کوئی تدبیر ایسی بتلائیے کہ جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُترجاؤں یہ بات سُن کر جیسے رکھیشور رونتے ناردجی کی طرف

دیکھا دیسے نارد منی ہنس بولے کہ اے رکھیشور بیکنٹھ ناتھ کی مایا ایسی زبردست ہے کہ جس نے سب سنساری جیوؤں کو موہ کر اپنے بس کر لیا ہے جس طرح گنگا کنارے کے رہنے والے گنگا جی کا مہاتم نہ جان کر کنوئیں سے اسنان کرتے ہیں اسی طرح بسدیوجی سنساری مایا میں لپٹنے سے شیام سندر تربھون پت جگت کرتا کو بیٹا مان کر مکت ہونے کی راہ ہم لوگوں سے پوچھتے ہیں دہی تت سب شبد منشیوں کی ہو کر اپنے اگیان سے ہوئی اُن کو نہیں پہچانتا یہ بات رکھیشوروں سے کہہ نارد منی بولے۔

چوپائی

کہت سنو بسدیو سُجانا	تمھرے گھر میں شری بھگوانا
تمہیں چھانڑ تم سے گن گیانا	ہم سے کر پوچھت ہو باتا

اے بسدیو ابھی تمھارے سامنے سب رکھیشوں نے شری کرشن تر لوکی ناتھ کی اُستت کی تس پر بھی تم نے اُن کو نہیں پہچانا اس بات کا ہم کو بڑا آشچرج معلوم ہوتا ہے کہ تم ایسا گیانی ہو کر پرمیشور کو نہ پہچانے لیکن اس میں کچھ تمھارا دوش نہیں ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے کہ بنا کرپا پرمیشور کے دیوتا آدک بھی اُن کو نہیں پہچان سکتے سنساری آدمی کون گنتی میں ہے جو اُن کے بھید کو پہونچ سکے۔

دوہا

کوئی جن جانے نہیں ماکھن پربرہم کے بھیو	ان گت اگم اپار ہے سب دیوں کے دیو

اس لیے بید کے موافق ایک بات کہتا ہوں کہ تم کُرچھیتر میں بدھ پوبک جگیہ کر کے اس کا پھل شری کرشن جی کو ارپن کر دو تو تمھارے ہردے سے اگیانتا کی گانٹھ چھوٹ کر مکت ملے گی۔

چوپائی

پاپ ناس بن دھرم نہ ہوئی	یہ جانے نشچے سب کوئی
جو ہر سیوا میں چیت دھرے	من میں کچھ اچھا نہیں کرے
تنکو پاپ کٹے چھن ماہیں	مکت ہوے کچھ سنشے ناہیں

دوہا

شری ماکھن پربرہم کے پھل چاہے جو کوے	تنکو کرم کٹے نہیں مکت کون بدھ ہوے

چوپائی

ہر کے کاج کرم شبھ کیجے	تا کو پھل اُن ہی کو دیجے
یا بدھ کرم کرے جو کوئی	بھو ساگر سے اُترے سوئی
جو تم کہو کہ ہم گرہ چاری	جوگ ریت کے نہیں ادھکاری
تو تم کو اک بات جناؤں	کرم جوگ کی راہ بتاؤں

جو کچھ پُن دان تم کرو تاکو پھل ہر جو کو دیجے وہ ہر تم سے نیارو ناہیں		نیم دھرم برت ہیں من دھرو مَن میں کچھ اچھا نہیں کیجے سدا بسے تمرے گھر ماہیں	

دوہا

یاربدھ ناردُ کو بچن سن کے شری بسدیو		مہا مُدت من میں بھئے جب جانیو بھیو

یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے نارد آدک رکھیشوروں سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ لوگ دیال ہو کر ایسی جگیہ کرا دیجئے کہ جس میں میرا منورتھ پورا ہو یہ سُن کر نارد جی بولے کہ بہت اچھا تم تیاری کرو ہم لوگ تم کو سوم جگیہ کرا دیں گے یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے سب سامان منگوا کر جو استھان کُرچھیتر میں بہت پوتر تھا وہاں جگیہ کی تیاری کی جبکہ جگیہ شالا میں سب رکھیشور اور چندبنشی اور راجہ لوگ آکر اکٹھا ہوئے تب بسدیو جی اچھی ساعت میں برہم چرج سے مرگ چھالا پہن کر دیوکی آدک اٹھارھوں پٹ رانیوں سمیت جگیہ کرنے کے واسطے جا بیٹھے اُس وقت بہت راجہ چندبنشی لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بڑے پریم سے جگیہ کی ٹہل کرنے لگے جبکہ بسدیو جی نے نارومن آدک رکھیشوروں کو برن دے کر اگن کنڈ میں آہت ڈالنا شروع کیا تب شری کرشن جی مہاراج کی اچھا سے دیوتا لوگ اگن کنڈ سے پرتچھ نکل کر اپنا اپنا بھاگ لینے لگے اُس وقت اربشی آدک اپسرائوں نے وہاں آکر اپنا اپنا ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سُنایا اور نقارہ بجا کر آکاش سے پھول برسائے اور سب چھوٹے بڑے جو وہاں بیٹھے انھوں نے گاے بجا کر منگلا چار منایا اور براہمنوں نے بید پڑھا اور بھاٹوں نے کبت سُنائے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرچھیت اُس وقت جیسا آنند وہاں پر ہوا تھا وہ مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا جب بیکنٹھ ناتھ کی دیا سے وہ جگیہ اچھی طرح پوری ہو گئی تب بسدیو جی نے اس کا پھل شری کرشن جی کو سنکلپ دے کر بدھ پوربک اُن کا پوجن کیا اور جگیہ کرانے والے رکھیشوروں کو پیتامبر اور سونا اور گئو اور رتن آدک دان دچھنا دیا اور سوائے رکھیشوروں کے اور جتنے براہمن اور مانگنے والے وہاں پر تھے سب کو منھ مانگا درب آدک اتنا دیا کہ پھر اُن کو کچھ چاہنا نہ رہی جب رکھیشور اور براہمن لوگ بسدیو جی کو آشیرباد دے کر اپنے اپنے استھان کو چلے گئے تب شیام سندر نے کورو اور پانڈو اور دوسرے راجوں کو جتنا جوگ تھا اور کپڑا دے کر سنمان پوربک بدا کیا اس وقت بسدیو جی نے رو کر نند رائے جی سے کہا کہ اے بھائی تم نے شیام اور بلرام کو پال کر اُن کی رچھا کی ہے اس لیے میں جنم بھر تم سے اُرن نہیں ہو سکتا اور مجھ سے آجتک کوئی سیوا تمھاری نہیں بن پڑی کہ اُس سے اُرن ہو جاتا۔ اگر تم کرپا کر کے دو چار مہینے کُرچھیتر میں برجباسیوں سمیت رہتے تو میں بھی تمھاری سیوا اور ٹہل کر کے اُرن ہو جاتا تب نند رائے یہ سُن کر بڑی خوشی سے چار مہینے برجباسیوں سمیت کُرچھیتر میں ٹکے رہے تب بسدیو جی نے ہر روز اُن کا نیا نیا خشنہ اچھا

اور شیام اور بلرام نے اُن کی سیوا پریم پور بک کی۔

دوہا

تہا تربھون ناتھ کی کا سوں برنی جائے ۔ برجباسن ات سُکھ دیو آنند ارند بہائے

جب چار مہینے کرچھیتر میں رہ کر راجہ اُگرسین نے دوارکا پُری چلنے کی تیاری کی تب موہن پیارے نے نند اور جسودا سے رو کر کہا کہ مجھ سے تمھارا چرن چھوڑا نہیں جاتا لیکن لاچاری سے کہتا ہوں کہ آپ بھی برندابن جا کر گئوؤں کی خبر لیجیے یہ بات سنتے ہی نند اور جسودا بیاکل ہو کر پرتھوی پر گر پڑے اور گوال بال اور گوپیوں نے رو کر کہا کہ اے پیارے ہم لوگ تمھارا چرن چھوڑ کر برندابن کو نہ جاویں گے ہم کو بھی اپنے ساتھ دوارکا پُری میں لے چلو جیسی کٹھورتائی تم نے پہلے متھرا میں رہ کر کی تھی وہی اب بھی کیا چاہتے ہو پھر جسودا جی بہت بلاپ کر کے بولیں کہ اے دیوکی بہن تم مجھ کو موہن پیارے کی دودھ پلانے والی سمجھ کر اپنے ساتھ لے چلو میں سوائے درشن کرنے موہنی مورت سانولی صورت کے تم سے کھانا کپڑا آدک کچھ نہ مانگوں گی۔

دوہا

میرے گھر گودھن بہت جو چاہو سو لیو ۔ من موہن کو نین بھر پرت دن دیکھن دیو

جب رادھا پیاری نے سُنا کہ شیام سُندر ہم لوگوں کو بدا کر کے آپ دوارکا کو جایا چاہتے ہیں تب وہ بہت بلاپ کر کے مرلی منوہر سے بولی کہ اے پران ناتھ ایک مرتبہ تم مجھکو برندابن میں چھوڑ کر چلے گئے تھے سو میری یہ دشا ہوئی اب پھر اُسی طرح میرا پران لیا چاہتے ہو اس سے اب میں تمھارا چرن نہ چھوڑوں گی دُودھ کا جلا چھاچھ پھونک کر پیتا ہے جس طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں تمھاری سیوا میں رہتی ہیں اسی طرح مجھ کو بھی اپنی داسی سمجھ کر اپنی سیوا ٹہل میں رکھو جب تربھون پت نے یہ حال برجباسیوں کا دیکھکر سمجھا کہ یہ لوگ میرا پیچھا نہ چھوڑ کر دوارکا کو چلا چاہتے ہیں تب اپنی مایا پھیلا کر اُن لوگوں کا من اس طرح پھیر دیا کہ سمجھانے بجھانے سے برنداابن جانے کے واسطے سب راضی ہو گئے تب شیام سندر نے نند اور جسودا آدک سب چھوٹے بڑوں کو بہت طرح کا گہنا اور رتن آدک دے کر بدا کیا۔

چوپائی

شری سُکدیو مہا مُنی گیانی ۔ برجباسن سے بولت بانی
تم تو پران سمان ہمارے ۔ تم سے کیسے ہویں نیارے
مایا بدھ کہت پریم کی باتا ۔ نین نیر بھیجے سب گاتا

دوہا

برجباسی برج کو چلے سب گودھن لے ساتھ ۔ گھر آئے آنند سوں اکھن پُربھ جُدناتھ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھشت بدا ہوتے وقت جیسا بلاپ نند اور جسودا اور شری رادھا

آدک گوپیوں نے کیا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جاتا جب شیام سندر دوارکاپری میں پہونچے تب سب چھوٹوں اور بڑوں نے خوش ہو کر منگلا چار منایا اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے دوارکاپری پر پھول برسائے۔

ادھیائے پچاسی ۸۵

استت کرنا بسدیو جی کا شیام سندر کی

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جس طرح شیام اور بلرام اپنے مرے ہوئے بھائیوں کو لوا لائے تھے وہ کتھا ہم کہتے ہیں سنو کہ ایک دن شیام اور بلرام دونوں بھائی پراتہ کال اُٹھ کر جیسے اپنے ماتا اور پتا کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتے گئے ویسے ہی بسدیو جی نے اپنا سر شیام سندر کے چرنوں پر دھر دیا یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی بولے کہ اے پتا جی آپ میرے چرنوں پر گر کے کیوں مجھ کو دوش لگاتے ہیں تب بسدیو جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے کرشن تم پر برہم پرمیشور کا اوتار ہو کر جنم اور مرن سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے اور تمہارے آد اور انت کو کوئی نہیں پہونچ سکتا میں آج تک تمہاری مہما نہیں جانتا تھا اب رکھیشوروں کے کہنے سے مجھ کو بشواس ہوا کہ آپ ترلوکی ناتھ ہیں اور سب جیوں میں آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے دیکھئے سورج دیوتا کے تیج سے پرکاشت رہ کر سب جگت میں اُجیالا کرتے ہیں اور جس پانی سے جڑ اور چیتن سب جیوں کا پالن ہوتا ہے اُس کو بھی آپ ہی کا روپ سمجھنا چاہیئے اور چندرماجو اپنی کرن سے امرت برسا کر سنساری جیو اور درختوں کو سکھ دیتا ہے اور ہوا چلنے سے جیوں کو آرام ملتا ہے اور پہاڑ اپنے بوجھ سے زمین کو دبائے رہ کر ہلنے نہیں دیتے اور گنگا اور سمدر آدک سدا بھرے رہ کر کبھی نہیں سوکھتے ان سب کو بھی کیوں آپ ہی کی کرپا سے یہ سامرتھ رہتی ہے اور جتنے جیو جڑ اور چیتن سنسار میں دکھلائی دیتے ہیں اُن سب کو آپ ہی کی اگیا اور اچھا سے برہما جی نے پیدا کیا ہے اور بشن بھگوان پالن کر کے شری مہادیو جی سب کا ناش مہاپرلے میں کرتے ہیں اور آپ آدپرش بھگوان کا اوتار ہو کر برہما اور بشن اور مہادیو جی سے بھی بڑے ہیں اور آپ کی مایا ایسی بلوان ہے کہ جس نے سب جگت کو موہ لیا ہے اس لیے آپ کو کوئی نہیں پہچان سکتا بنا تمہاری شرن آئے آدمی کو سنساری مایا جال سے چھوٹنا بہت کٹھن ہے جس طرح باجا بجانے والا اپنا من مانا راگ اور راگنی اُس میں سے نکالتا ہے اُسی طرح آپ سنساری جیوں کی بدھ اپنے آدھین رکھ کر جیسا چاہتے ہیں ویسا کرم اُن سے کرا لیتے ہیں اور آپ کے ایک ایک روئیں میں ہزاروں برہمانڈ بندھے رہ کر آپ کا بھید کوئی نہیں جانتا آجتک میں نے اپنی اگیانتا سے آپ کو اپنا بیٹا سمجھا تھا اب نارد مُن کے کہنے سے بشواس ہوا کہ آپ کسی کے بیٹے اور باپ اور بھائی اور متر نہیں ہیں کیوں پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو مارنے اور بھگتوں کو سُکھ دینے کے واسطے جدوکل میں اوتار

لیا ہے سو مجھ کو ایسا گیان دیجئے کہ آپ کو اپنا بیٹا نہ جان کر آدی پرش بھگوان سمجھوں اور جس طرح آپ نے اجامل ایسے مہا پاپیوں کو تار مکت دی ہے اُسی طرح مجھ پر بھی دیال ہو کر بھو ساگر پار اُتار دیجئے اور جب تک سنسار میں جیتا رہوں تب تک سوائے اسمرن اور دھیان آپ کے مایا جال میں نہ پھنسوں

چوپائی

تم ہی سب کے سرجن ہارے　　پانچ تتو ہیں اُنش تمھارے

دوہا

جنم تہے جانیو ہتو برہم روپ من مانہہ　　سو مایا کے موہ میں گیان رہیو پھر ناہہ

جب شری کرشن ترلوکی ناتھ نے یہ اُستت اپنی سُنی تب ہنس کر بولے کہ اے بسدیو جی تم کو جو بات جاننا چاہیئے تھی وہ تم نے جان کر کہی آپ اپنے کہنے پر استھر رہ کر میرا پرکاش سب جیوؤں میں برابر سمجھا کرو تو میری مایا تم کو نہیں بیاپے گی یہ بات سن کر بسدیو جی کو ایسا گیان پیدا ہوا کہ اُسی دن سے شیام اور بلرام کو اپنا پتر نہ سمجھ کر ایشور روپ سمجھنے لگے اور ہر چرنوں کے دھیان میں لین ہو کر جیون مکت ہو گئے پھر ایک دن شری کرشن جی نے دیوکی جی سے کہا کہ اے ماتا تمھارا اُرن میرے اوپر بڑا ہے اس لیے جو کچھ تم مانگو وہ ہم تم کو دیویں یہ بات سنتے ہی دیوکی نے رو کر کہا کہ اے بیٹا تم پربرہم پرمیشور کا اوتار ہو جس طرح تم نے اپنے گرو کا مرا ہوا بیٹا لا دیا تھا اُسی طرح میرے چھیوں بالک جو کنس ادھرمی نے مار ڈالے ہیں لا دو تو میرا سوچ چھوٹ جائے۔

دوہا

تہہ کارن جانیو تمھیں اپنے من بشواس　　کرتا ہو سب سرشٹ کے ماکھن پربھو سکھ راس

چوپائی

یہ سُن بولے کرشن مُراری　　سُنو مات تم بات ہماری
جو اچھا تھری من ماہیں　　پربھو پورن کرہیں چھن ماہیں

یہ کہہ کر شیام اور بلرام ستل لوک میں چلے گئے اُن کو دیکھتے ہی راجہ بل آگے سے آ کر دونوں بھائیوں کے چرنوں پر گر پڑا اور بہت آدر بھاؤ سے اپنے گھر لے جا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا لا اور دونوں بھائیوں کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر سب گھر والوں پر چھڑک دیا۔

دوہا

راجہ بل چاہت ہر چرن کی رین　　شری ماکھن پربھو درش تے تن من پایو چین

راجہ بل نے بدھ پوربک شیام اور بلرام کی پوجا کر کے اسگندھ آدک اُن کے بدن پر لگایا اور پھولوں کا

گجرا اور موتیوں کا ہار گلے میں پہنا کر چھتیس۳۶ پرکار کے بنجن بھوجن کرائے اور بڑی خوشی سے شیام اور بلرام پر چنور ہلانے لگا اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح استت کی کہ اے دینا ناتھ جن چرنوں کا درشن برہما دک دیوتا اور بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا سو آپ نے دیال ہو کر انھیں چرنوں سے مجھ غریب کی جھونپڑی پوتر کی اس سمے میں اپنے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا جب کہ پرہلاد میرا دادا اور شیش ناگ جی آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے تب مجھ اگیان کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما اور استت برنن کر سکوں جس طرح آپ نے دیال ہو کر گھر بیٹھے اپنے چرنوں کا درشن دیا اسی طرح میری استری اور لڑکے بالو ں کو گھر اور دھن سمیت جو میں بھینٹ کرتا ہوں لیجئے اور مجھے اپنا داس سمجھ کر اپنے آنے کا کارن برنن کیجئے یہ بچن سن کر کرشن بھگوان بولے کہ اے راجہ بل ایک دن مریچ رکھیشور کے چھ بیٹوں نے جوانی کے غرور سے برہما جی کی ہنسی کی تھی تب برہما جی نے کرودھ کر کے اُن کو یہ شاپ دیا تھا کہ تم لوگ دیتہ جون میں جنم لیو اسی سبب سے اُن چھو بیٹوں نے پہلے ہرنیاکش اور ہرن کشیپ کے یہاں پیدا ہو کر پھر ہماری ماتا کے پیٹ سے جنم پایا جب راجہ کنس نے اُن چھو بیٹوں کو مار ڈالا تب وہ تمہارے گھر پیدا ہوے اب دیوکی ماتا ہمارے بھائیوں کے واسطے بہت سوچ کرتی ہیں اس لیے میں اُن کو لینے آیا ہوں - یہ بات سنتے ہی راجہ بل نے بڑی خوشی سے اُن چھوؤں لڑکوں کو لا دیا تب تربھون ناتھ اُن کو اپنے ساتھ لے کر دوارکا میں چلے آئے جب دیوکی ماتا نے اپنے چھو بیٹوں کو دیکھا تب بڑی خوشی سے اُٹھا کر دودھ پلانے لگی -

	چوپائی	
بار بار رچ کنٹھ لگاوے		رام کرشن کو ہانسی آوے

اُس وقت بسدیو اور دیوکی جی کو بشواس ہوا کہ شیام اور بلرام پرمیشور کا اوتار ہیں یہ سمجھ کر اُن کو بڑی خوشی ہوئی اور شیام سندر کی اچھا سے اُن چھوؤں لڑکوں کو گیان ہو کر اپنے پورب جنم کی سدھ آئی تب وہ اپنی ماتا اور شیام اور بلرام کو ڈنڈوت کر کے اُسی وقت دیو لوک کو چلے گئے یہ حال دیکھ کر دیوکی ماتا کو بڑا سوچ ہوا لیکن شیام اور بلرام کے سمجھانے سے سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا اور ہری چرنن میں دھیان لگا کر اپنا من سنساری مایا سے برکت کیا -

دوہا	یہ چرتر جیت لائے کے کہے سنے جو کوے	شری ماکھن پربھ چرن سے کبھوں بلگ نہ ہوے

ادھیائے چھیاسی۸۶

اُٹھا لے جانا ارجن کا سبھدرا کو زبردستی سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت جس طرح ارجن کا بیاہ شیام سندر کی بہن سبھدرا سے ہوا تھا وہ کتھا کہتے ہیں

سنو کہ جب دروپدی کنتی ماتا کی آگیا سے جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کی استری ہو کر رہنے لگی تب نارد من نے آکر راجہ جدھشٹھر آدک سے کہا کہ استری اور دھن کے واسطے باپ اور بیٹے اور بھائی بھائی میں ہمیشہ سے جھگڑا ہوتا آیا ہے اس لیے میں ایک تدبیر بتائے دیتا ہوں اُس کے کرنے سے تم پانچوں بھائیوں میں دروپدی کے واسطے کچھ جھگڑا نہ ہوگا یہ سن کر جدھشٹھر آدک نے کہا کہ اے من ناتھ جو آپ کہیں وہ ہم کریں یہ سن کر نارد من بولے کہ ایک برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں تم پانچوں بھائی بہتر بہتر دن کی باری باندھ کر اس پرن سے دروپدی کو اپنے پاس رکھا کرو کہ جب ایک بھائی کی باری میں دوسرا بھائی دروپدی کے محل میں جائے تو جانے والا بارہ برس تک بن باس کرے یہ بات نارد من کی پانچوں بھائی مان کر اُسی طرح دروپدی کو اپنے پاس رکھنے لگے ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ دروپدی آدھی رات کو راجہ جدھشٹھر کے مندر میں تھی اور اُس دن دھنکھ بان ارجن کا راجہ جدھشٹھر کے محل میں رکھا تھا اُسی وقت ایک براہمن نے آکر ارجن سے کہا کہ میری گئو چور چرا کر لیے جاتا ہے دلا دیجئے یہ سن کر ارجن نے بچار کیا کہ اس وقت راجہ جدھشٹھر کے محل میں اگر اپنا دھنکھ بان لینے جاتا ہوں تو بارہ برس تک بن میں رہنا پڑے گا اور جو چور کو مار کر گئو نہیں لا دیتا تو چھتری کا دھرم نہیں رہتا اس لیے دھرم چھوڑنے سے بن میں رہنا اتم ہے یہ بچار کر ارجن اُسی وقت راجہ جدھشٹھر کے محل میں جا کر اپنا دھنکھ بان لے آئے اور چور کو مار کر براہمن کی گئو دلا دی اور پرات سمے اپنے بچن کے موافق سنیاسی روپ دھر کر جنگل میں چلے گئے اور تیرتھ جاترا کرتے ہوئے دوارکا میں پہونچ کر کیا سنا کہ سبھدرا بسدیو جی کی بیٹی مہا سندر جو بیاہنے کے جوگ ہوئی ہے اُسکا بیواہ بلدیو جی درجودھن کے ساتھ کیا چاہتے ہیں اور شیام سندر کی اچھا مجھے دینے کے واسطے ہے یہ سن کر ارجن نے چاہا کہ میرا بیواہ اس کے ساتھ ہوتا تو بہت اچھی بات تھی جب کہ ارجن نے اسی اچھا سے چار مہینے برسات بھر اپنے کو سنیاسی بھیس میں چھپا کر راج مندر کے پاس مرگ چھالا بچھا کر بیٹھے تب دوارکا باسی اُن کو مہا پرش جان کر اپنے گھر بھوجن کھلانے کے واسطے لیجانے لگے یہ سن کر بلرام جی نے ایک دن اُن کو اپنے ساتھ مندر میں بلا بھیجا اور چرن دھو کر بڑے پریم سے چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے جیسے ارجن نے سبھدرا مرگ نینی کو دیکھا ویسے اُس چندر مکھی پر موہت ہو کر اُس کے ملنے کے واسطے دیوتا اور پتر منانے لگے اور سبھدرا بھی ارجن کے روپ پر موہت ہو کر من میں کہنے لگی کہ یہ سنیاسی نہیں ہے کوئی راجکمار معلوم ہوتا ہے پرمیشور اس کو میرا پت بناتا تو اچھا تھا۔

	دوہا	
کنور سبھدرا ملن کو لاگیو کرن اُپائے		ارجن بھوجن کر چلیو من تہ رہیو لبھائے

شیام سندر انترجامی کو ارجن اپنے بھگت اور سبھدرا اپنی بہن کے من کا حال معلوم ہو کر یہ اچھا کی تھی کہ ہماری بہن سبھدرا ارجن کو بیاہی جائے لیکن اُنھوں نے بلدیو جی کے ڈر سے یہ بات ظاہر کرنا مناسب

نہیں جانا جب ایک دن کتھا سننے کے بہانے سے ارجن کے پاس گئے تب ارجن نے تربھون پت کو بڑے آدربھاؤ سے بیٹھا کرنبے کیا کہ اے دینا ناتھ مجھ کو سبھدرا سے بواہ کرنے کی بڑی چاہنا ہے جس طرح آپ سب منورتھ میرے پورے کرتے آئے ہیں اسی طرح دیال ہوکر یہ کامنا بھی پوری کیجئے یہ سن کردوارکاناتھ نے کہا کہ اے ارجن تم تھوڑے دن یہاں ٹکو شوراتر کو سب چھوٹے بڑے دوارکا باسی سبھدرا سمیت ریوت پہاڑ پر شری مہادیوجی کی پوجا کرنے جائیں گے اُس دن تم بھی میرے رتھ پر بیٹھکر وہاں جانا جب آدسر ملے تب سبھدرا کو اُٹھا کر اپنے رتھ پر بٹھال لینا اور رتھ دوڑا کر ہستنا پور چلے جانا جو کوئی سامنا کرے تو تم بھی اُس کے ساتھ لڑنا اُس میں کچھ میرے بُرا ماننے کا ڈر نہ کرنا یہ سنکر ارجن خوش ہوکر وہاں ٹکے رہے جب شوراتر کو سب استری پرش دوارکا باسی سبھدرا سمیت ریوت پہاڑ پر پوجا کرنے لگے تب سنیاسی روپ ارجن بھی مرلی منوہر کے رتھ پر بیٹھ کر وہاں چلے گئے اور دھنکھ بان لے کر راستے پر کھڑے ہوئے جیسے سبھدرا پوجا کر کے اپنی سہیلیوں کو ساتھ لیے ہوئے پھری ویسے ارجن نے لاج اور سنکوچ چھوڑ کر سبھدرا کا ہاتھ پکڑ لیا اور رتھ پر بیٹھا کر ہستنا پور کو چلے جب یہ بات جدبنشیوں نے سنی اور ریوتی رمن سے کہا تب بلرام جی کرودھ میں آکر بولے۔

چوپائی

ابھی جائے پرلے میں کرہوں	جھوم اُٹھائے سیس یہ دھرہوں
میری بہن سبھدرا پیاری	تا کو کیسے ہرے بھکھاری
مہا ڈنڈ ارجن کو دیہوں	کنور سبھدرا کو لے ایہوں

جبکہ بلرام جی کرودھ کرکے بہت سے جدبنشیوں کو ساتھ لے کر ارجن کے پیچھے جانے کو واسطے تیار ہوئے تب شیام سندر نے بلداؤجی کے پاس جاکر کہا کہ سنو بھائی ارجن ہماری بوا کا بیٹا پرم سرغوات اور کُل میں اُتم ہوکر بان بدیا اچھی جانتا ہے اور جدبنشیوں میں دوسرا کوئی ایسا نہیں دکھلائی دیتا جو اُس کا سامنا کر سکے یہ سچ ہے کہ ارجن نے انچت کیا لیکن ہم کو اُس کے ساتھ لڑنا اُچت نہیں ہے کس واسطے کہ بیٹی اپنے ذات بھائی کو دینا چاہیئے اس سے کیا تم ہے کہ ارجن پراتے ناتے دار کو دی جائے اس سے آپ دیال ہوکر کرودھ اپنا چھما کیجئے اور اب اس بات کا بواد کرنا اُچت نہ ہوکر سامان جہیز کا ہستنا پور بھیجدینا چاہیئے - یہ سن کر بلداؤجی نے جھنجھلا کر ہل اور موسل اپنا زمین پر پٹک دیا اور جدبنشیوں سے کہا کہ یہ سب کام مرلی منوہر کا ہے جو آگ لگا کر پانی کو دوڑتے ہیں اُن کو اپنے بھگتوں کی خوشی کے سامنے کچھ لوک لاج کا بچار نہیں رہتا اُنھوں نے سکھلا دیا ہوگا تب ارجن سبھدرا کو اُٹھالے گیا نہیں تو اس کی کیا سامرتھ تھی جو ایسی اُنچت بات کرتا میں اپنے بھائی کی اگیا نہیں ٹال سکتا اس لیے جیسا یہ کہتے ہیں ویسا کرو یہ کہہ کر بلرام جی نے بہت گہنا اور کپڑا وغیرہ

اسباب اور ہاتھی اور گھوڑا اور رتھ اور داسی اور داس آدک سنکلپ کرکے ہستناپور کو بھیج دیا اور ارجن اپنے گھر پہونچکر بید کے موافق سبھدرا سے بواہ کرکے سنساری سُکھ اُٹھانے لگے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیت دیکھو نارائن جی اپنے بھگتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں اتنی چھما سنساری آدمی بھی نہیں کرسکتا اب میں دوسری کتھا اُن کی مہما کی کہتا ہوں سنو متھلانگری میں ایک بھولاشو نام راجہ پرم بھگت رہکر منسا باچا کرمنا سے اپنے کو بھیکھی پت کا داس سمجھتا تھا اور اُسی نگر میں شرت دیو نام براہمن ہر بھگت رہ کر آٹھوں پہر پرمیشور کے سمرن اور دھیان میں مگن رہتا تھا اور بنا مانگے جو کچھ ملتا اُسی میں سنتوکھ رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا تھا ہر روز رات کو دونوں پرم بھگت آپس میں بیٹھکر یہ بچار کیا کرتے تھے کہ کل بیکنٹھ ناتھ کے درشن کے واسطے دوارکا کو چل کر اپنا جنم سوارتھ کریں گے پر ات سمے ہونے پر وہاں نہ جاکر کہتے تھے کہ شیام سندر انترجامی دینڈیال آپ یہاں آکر درشن دیتے تو بہت اچھا ہوتا جبکہ ان دونوں کی سچی بھگت تربھون پت نے دیکھی تب وہ مجھے اور نارد من اور بید بیاس اور بششٹھ اور اگست اور دیول اور بامدیو اور اترا اور پرسرام جی آدک رکھیشوروں کو اپنے رتھ پر بٹھا کر متھلانگری کو چلے راہ میں جو دیش اور نگر ملتا تھا وہاں کا راجہ آگے سے آکر بہت طرح کی عمدہ عمدہ چیزیں سوغات لاکر بھینٹ دیتا تھا اور ان کے درشن سے اپنا جنم سوارتھ کرتا تھا۔

دوہا

ناڑوار پنچال ہوے ماکھن پرتھ جدرائے
پہونچے ات آنند سوں متھلانگری جائے

جب شیام سندر کے آنے کا حال راجہ بھولاشو اور شرت دیو براہمن نے سنا تب آگے سے جاکر اُن کو ڈنڈوت کی جس جس جگہ پر شری کرشن مہاراج کا چرن پڑتا تھا وہاں کی دھور اُٹھا کر وہ دونوں پرم بھگت اپنے سر اور آنکھوں میں لگاتے تھے اے راجہ پرکھیت اُس دن شری کرشن چندر آنند کند کا درشن پاکر متھلاپور کے سب چھوٹے بڑوں کو ایسا سُکھ ملا جس کا حال مجھ سے کہا نہیں جاتا پھر راجہ اور براہمن نے شری کرشن مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے چرنوں سے ہمارا گھر پوتر کیجئے یہ سُن کر بندرابن بہاری بھگت ہتکاری نے بچار کیا کہ راجہ اور براہمن دونوں میرے بھگت ہیں اور انھیں کی خوشی کے واسطے یہاں آیا ہوں اس لیے دونوں کے گھر جاکر اُن کا مان رکھنا چاہیئے پہلے راجہ کے گھر جانے سے براہمن کہے گا کہ مجھ کو کنگال جان کر میرے گھر نہیں آئے راجہ دھن دولت والے کو مجھ سے اچھا جانا اور جو براہمن کے گھر پہلے جاتا ہوں تو راجہ بُرا مان کر کہے گا کہ شیام سندر میرا اپمان کرکے پہلے براہمن کے گھر چلے گئے اس لیے وہ بات کرنا چاہیئے جس میں دونوں خوش رہیں ایسا بچارتے ہی کرشن بھگوان دوسروپ اپنے رتھ اور رکھیشوروں سمیت بنا کر راجہ اور براہمن دونوں کے استھان پر چلے گئے اور کرشن بھگوان کی مایا سے راجہ بھولاشو نے سمجھا کہ دوارکا ناتھ کیول میرے ہی گھر آئے اور براہمن نے

جانا کہ شری دوارکا ناتھ راجہ کے گھر نہ جاکر میرے ہی گھر آئے ہیں جب شری بیکنٹھ ناتھ راج مندر میں پہونچے تب راجہ نے شری کرشن مہاراج کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا کر چرنامرت سے کر وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگایا اور اپنے گھر والوں پر چھڑک دیا اور سب رکھیشوروں کو الگ الگ سنگھاسن پر بیٹھا کر بدھ پوربک شیام سندر اور سب رکھیشوروں کی پوجا کی اور بہت رتن آدک بھی بہت کو بھینٹ دیکر پریم سے اُن کے چرن دابنے لگا اور بڑی خوشی سے بولا کہ آج میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا دیکھو جن چرنوں کا درشن شری مہادیو جی آدک بڑے بڑے دیوتا اور جوگی اور رکھیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا وہی چرن آج میری گود میں براجتے ہیں اور بیکنٹھ ناتھ نے مجھے اپنا داس سمجھ کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیا اُسی طرح بہت استت کرکے راجہ بھولاشو نے شیام سندر اور رکھیشوروں کو چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے اور بیکنٹھ ناتھ کو اُتم اُتم گہنا اور کپڑا پہنا کر جیوریلاتے وقت اُن سے سبنے کیا۔

	چوپائی		
	موہنہ مناتھ کیو جیدناتھا		درشن دیو رکھن کے ساتھا
	دوہا		
تم توجگت نواس ہو ماکھن پر بہ سکھ داس		نج داس کے گھر کبھی کچھ دن کرو نواس	

یہ دین بچن سُن کر تربھون پت اپنے بھگت کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے اکیس دن وہاں رہے اور اُس کو برھم گیان اُپدیش کیا جب شیام سندر اُس کنگال براہمن کے گھر گئے تب شرت دیو براہمن نے کشا کے آسن پر انگوچھا بچھا کر دوارکا ناتھ کو بٹھایا اور اپنی استری سمیت اُن کے پریم میں ڈوب کر بڑی خوشی سے ناچنے لگا اور بیکنٹھ ناتھ کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور گنگاجی کی مٹی کا تلک بسدیو تندن کے لگا کر تلسی دل اُن پر چڑھایا اور املی اور بڑہر اور آنولا وغیرہ کھٹے میٹھے پھل اور موٹے چاول کھیت کے بنے ہوئے اور ساگ پات لاکر بڑے پریم سے تربھون پت اور رکھیشوروں کے سامنے رکھدیا اور خس کی مٹی سے گنگاجل سگندھت بنا کر پینے کو لے آیا تب بیکنٹھ ناتھ نے رکھیشوروں سمیت آنند پوربک بھوجن کیا جب شرت دیو ہاتھ اور منھ برندابن بہاری اور رکھیشوروں کے دھلا چکت ہوا تب مرلی منوہر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو جب سے میں بال اور ستھا بھوگ کر سیانا ہوا تب سے سوائے اسمرن اور دھیان آپ کے چرنوں کے دوسرا کوئی اُدم نہیں رکھتا آج آپ نے کمل روپی چرنوں کا درشن دے کر مجھ کنگال کی اچھا پوری کی جو لوگ سنساری جال میں پھنسے رہ کر اپنے دھن اور پروار کا ابھمان رکھتے ہیں اُن کو آپ کے چرنوں کا درشن سپنے میں بھی نہیں ملتا اور جو آپ کے اسمرن اور دھیان اور پوجا اور کتھا سننے میں پریت رکھتے ہیں وہ لوگ سنساری کامنا اپنی باگر انت سمے

ست ہوتے ہیں اس واسطے میں آپ کو ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں۔

دوہا

ہاتھ جوڑ بنتی کروں دھروں چرن پر ماتھ		مو اناتھ کو درشن دے کینھو ناتھ سناتھ

ایسی بھکت اور پریت اُس براہمن کی دیکھ کر شیام سندر نے کہا کہ اے دُج راج ہم تم کو اپنا بھکت اور متر جان کر بہت پیارا سمجھتے ہیں اور جو آدمی بید اور شاستر پڑھے ہوے براہمنوں کی پوجا کرتا ہے اُس کا منورتھ ہم جلدی پورا کر دیتے ہیں سب رکھیشور تم پر دیال ہو کر اپنا درشن دینے یہاں آئے ہیں جس طرح تیرتھ اسنان کرنے اور دیواستھان کے درشن کرنے سے آدمی پوتر ہو جاتا ہے اُسی طرح ان رکھیشوروں کا چرن دیکھنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا تم اُن کی سیوا اچھی طرح کرو میں اپنے تن سے بھی براہمن کو بہت پیارا جانتا ہوں جو آدمی براہمن کی سیوا نہیں کرتا اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے گیانی لوگ براہمن کو پرمیشور کے برابر جانتے ہیں اور آدمی کے تن میں جو اچھا کام بن پڑے اُسی کو اُتم سمجھنا چاہیئے نہیں تو یہ بدن ایک دن ناش ہو کر کچھ کام نہیں آتا اس لیے تم کو بید کے موافق ہمارے سمرن اور پوجن میں رہنا چاہیئے شری برندابن بہاری بھکت ہتکاری اکیس دن سُرت دیو براہمن کے گھر بھی رکھیشوروں سمیت رہ کر گیان سمجھانے کے پیچھے دوارکا پوری کو چلے اور راہ میں رکھیشوروں کو بدا کر دیا۔

دوہا

نج گرہ پہونچے آئے کے مالکن پر بھو جدرائے		پُربا سی پرپھلت بھئے درش پرش سُکھ پائے

ادھیائے ستاسی

اُستت تربھون پت کی

راجہ پرکچھیت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی دوارکا ناتھ نے سُرت دیو براہمن سے کہا کہ تم شاستر کے موافق میرا دھیان اور پوجن کیا کرو سو مجھ کو بڑا سندیہہ ہے کہ پربرہم نرنکار اُستت جو کچھ روپ اور ریکھا نہیں رکھ کر دیکھنے میں نہیں آتے بید نے کس طرح کی ہو گی بستار پور بک کہہ کر میرا سندیہہ چھڑا دیجیئے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھیت بید میں اُستت بیکنٹھ ناتھ کی بہت لکھی ہے میں اتنی سامرتھ نہیں رکھتا جو سب گن اُن کا برنن کر سکوں لیکن تھوڑا سا حال جو مجھ کو معلوم ہے وہ میں کہتا ہوں سنو کہ جس آدجوت نرنکار نے بُدھ اور اندری اور پران اور دھرم اور ارتھ اور کام اور موکش کو بنایا ہے وہ مہا پربھو سدا نرگن روپ رہ کر برہمانڈ رچتے وقت برات روپ دھارن کر کے شیش ناگ بندین کرتے ہیں اُن کی کتھا اس طرح پر ہے کہ سنک اور سنندن اور سناتن اور سنت کمار چاروں بھائی

پرمیشور کا اوتار سرشٹ ہونے سے پہلے برھما جی کی اچھا کے موافق پیدا ہوئے ہیں اُن کے سبھاؤ میں رجس
اور تامس کا پردیس نہ ہو کر ہمیشہ ستوگن روپ رہتے ہیں اور اُن میں سے ایک بھائی ہمیشہ لیلا اور کتھا
پرمیشور کی کہا کرتا ہے اور تین بھائی اُسنا کرتے ہیں جو کچھ اُستت آدجوت بھگوان کی اُنھوں نے کی ہے
وہی بات نرنارائن نے نارد من سے ست جگ میں کی تھی وہی کتھا ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ جس طرح
مکڑی اپنے منھ سے جالا نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے اُسی طرح سب جیو جڑ اور چیتن تینوں لوک کے
پرمیشور کی اچھا سے پلک مارنے میں پیدا ہو کر پھر اُنھیں کے روپ میں سما جاتے ہیں اس وقت
مہا پرلے ہونے سے چاروں طرف پانی دکھائی دے کر کیول آدجوت بھگوان رہ جاتے ہیں جب اُن کو
سنسار رچنے کی پھر اچھا ہوتی ہے تب اُن کی سانس سے چاروں بید پیدا ہو کر جیسے پرات سمے
بندی گن راجوں کی اُستت کر کے جس گاتے ہیں اسی طرح وہ بید دبیہ روپ سے چتربھجی روپ
کے سامنے ہاتھ جوڑ کر جگانے کے واسطے بنے کرتے ہیں۔

		دوہا		
	بج مایا بستار کے سر جوئن سنسار		تیاگو وندرا جوگ کی جاگو ہری مُرار	

اے پربرھم ابناشی پُرش تم جنم لینے اور مرنے اور سونے اور جاگنے سے رہت اور نردوش ہو کر
آٹھوں پہر چیتن بنے رہتے ہو اور چودھوں لوک تمھاری مایا سے پیدا ہو کر وہ مایا تم کو نہیں بیاپتی ہے
تمھارا پرکاش آد اور مدھیہ اور انت میں رہ کر تمھاری مہما کو کوئی نہیں جان سکتا اور تینوں لوک میں
تمھارے برابر کوئی ستد نہیں ہے اور تم سدا آنند روپ رہتے ہو اور سب جیووُں کی اُتپت
اور پالن اور ناش تمھاری اچھا سے ہوتا ہے اور جتنی دیا تم اپنے بھکتوں پر رکھتے ہو اتنی دیا اور
رچھا کوئی دیوتا اپنے بھگت کی نہیں کر سکتا اور تم سب میں ملے ہوئے اور سب سے الگ رہ کر رجوگن
اور تموگن اور ستوگن سے کچھ کام نہیں رکھتے کیول تمھارے اسمرن اور دھیان کرنے سے سنساری
جیو مُکت پدوی پر پہونچتے اور تمھارا نام جپنے کے برابر جگیہ اور تیرتھ اور دان اور تپ اور جپ اور
آچار کوئی دھرم نہیں اور برھما اور مہادیو آدک سب دیوتا تمھارے کمل روپی چرنوں کے دھیان
میں آٹھوں پہر لین رہتے ہیں اسی سے اُنھوں نے ایسی پدوی پائی ہے چودھوں لوک میں تمھارے
برابر کوئی نہیں ہے اور تمھاری کرپا کے بغیر کوئی سنساری مایا جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب بڑے
بڑے جوگی اور رکھیشور سب اندریوں کو اپنے بس رکھ کر تمھارا اسمرن اور دھیان سچے من سے
کرتے ہیں تب تمھاری دیا سے اُن کی مُکت ہوتی ہے۔

		دوہا		
	سدا ایک س رہت ہو ماکھن پربھ بھگونت		آد انت سب جگت کے تم ہی پرش انت	

اے دیناناتھ سِشپال اور کنس اور راون اور ہرن نیاکشب آدک بہت جیوؤں نے تمھارے ساتھ دشمنی کی تھی وہ لوگ بھی اپنے پران کے ڈر سے تمھارا دھیان کرنے میں بھو ساگر پار اُتر گئے اور بہت جیو تمھاری کتھا اور کیرتن کا چرچا آپس میں رکھ کے اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اُن میں اُتم بھاگ اُسی کا سمجھنا چاہیئے جو آٹھوں پہر تمھارے چرن کمل کا دھیان رکھ کر سنساری مایا سے برکت رہتا ہے اور سوائے بھگت کے مُکت کی بھی اچھا نہیں رکھتے اور ست سنگ کے برابر دوسری چیز اچھی نہیں سمجھتے اور سادھو اور بشنو کی سیوا اور ست سنگ پریم کے ساتھ کرتے ہیں وہ آدمی تمھاری مایا کا کچھ ڈر نہ مان کر سیدھے بیکنٹھ میں جہاں سورج اور چندرما کا پرکاش نہیں ہوتا بمان پر بیٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

دوہا

وہ جن پرم پنیت ہے پاوت پد نربان
انت کال تم کو ملت ماکھن پربھ بھگوان

اے بیکنٹھ ناتھ جو آدمی اپنے اگیان سے تمھارا اسمرن اور دھیان چھوڑ کر دوسرے دیوتا کو پوجتا ہے وہ آواگون میں پھنسا رہ مکت پدوی نہیں پاتا اور تمھارے روئیں روئیں میں ہزاروں برھمانڈ بنے رہ کر کسی جیو کا حال تم سے چھپا نہیں رہتا جس طرح سونے کا گہنا بنانے سے الگ الگ نام ہو کر سب گہنا گلانے پر کیول سونا رہ جاتا ہے اُسی طرح تمھارا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر دیوتا آدک کو پوجتے ہیں وہ پوجا بھی آپ ہی کو پہونچتی ہے اس لیے جو لوگ گیان کی درشٹ جڑ اور چیتن میں تمھارا روپ برابر دیکھ کر سنساری ترشنا چھوڑ دیتے ہیں اُنھیں کا کلیان ہوتا ہے۔

دوہا

جب لگ گیان پرکاش نے ہمتہ بدھ کرے گیان
بھگت بنا پاوے نہیں کبھوں پد نربان

اے دیناناتھ برھما جی بنا مکت اور اکیا تمھاری کے سنسار رچنے کی سامرتھ نہیں رکھتے بھگت کا سب سیوا رکھ بیٹھا ہو کر کیول تمھارا نام جپتا ہے جس طرح آگ کا ڈھیر ایک جگہ رہ کر اس میں سے چنگاریاں اُڑتی ہیں اُسی طرح اگن روپی ڈھیر آپ ہو کر سب جیوؤں کو چنگاری کے برابر سمجھنا چاہیئے جیسے آگ کی چنگاری سُلگ کر سے بہت آگ ہو جاتی ہے ویسے چنگاری روپی جیو آپ کی بھگت کرنے سے آپ کے برابر ہو جاتا ہے۔

چوپائی

جو کیشو رچھ تم کو دھیا دیں
ہردے کمل میں تم کو دیکھیں
بھگت تمھاری بڑھت چراتا
تھوری بھگت دھریں من ماہیں

سو انس روک برھمانڈ چڑھاویں
او بلت روپ اڈیم پیکھیں
وہ تم کو پاوت بھگوانا
چار پدارتھ چاہت ناہیں

دوہا

ہنسنت تمھارے دھیان میں روم روم ہرکھائے — دیکھو دیا سنسار کی رووں کر پچھتاسے

چوپائی

جو تم کہو سنت ہتکاری — ہے تمتے اُتپت بھئی تمھاری
تم ہم کو ئیسی بدھ جانو — جو اُستت یہ بھانت بکھانو
اہو ناتھ یہ کرپا تمھاری — نا تو کیتک بُدھ ہماری
ہم ہوں جیذب بید کہاویں — تدپ تھرو بھید نہ پاویں
تھرو روپ نہ دیکھو جاسے — پنتھ تمھارو دیت بتاسے
گیان بھکت بیراگ جو ہوئی — تب تم کو پہچانت کوئی
جو جن بشئے بھوگ پرہرسے — گیان جوگ تج من میں دھرسے

دوہا

تم چرنن کے دھیان میں مگن رہے دن رین — تھری امرت کتھا سُن لہے سدا سُکھ چین

اے بیکنٹھ ناتھ جو آدمی سنسار میں منکھ کا تن پاکر اندریوں کے بس رہتا ہے اور استری اور پتر کے پریم میں لپٹ کر تمھاری بھکت نہیں کرتا اُس کو ابھاگی اور مردے کے برابر سمجھنا چاہیئے وہ آدمی چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بڑا دکھ پاتا ہے اور سب جیو پرانے ہو کر اپنے کرم کے بہت جون میں جنم پاکر دُکھ اور سُکھ بھوگتے ہیں جس طرح تالاب کا پانی ہر روز کم ہوتا جاتا ہے اسی طرح گرہستی کرنے والے کی بدھ اور سامرتھ ہر روز گھٹتی جاتی ہے۔

دوہا

یا ہی بدھ پرانی سے بو رُت مایا مانہہ — ناہیں تو وہ آپ سے کاہو بیاپت نانہہ

چوپائی

منکھ جنم دُرلبھ جگ ماہیں — دیوں ہو کر پراپت ناہیں
شکل دیوتا منا کریں — مانکھ ہوے بھوساگر تریں
نرسریر نوکا سم جانو — بید پران ڈانڈ ہے مانو
کیوٹ روپ گروہے سوئی — تو کا پار لگاوت جوئی
جبتک بھکت کرے نہیں کوئی — بھوساگر سے پار نہ ہوئی

دوہا

یاتے کیجیے کرم شبھ یہی دھرم کی ریت — مانکھن پربھو کرتار سوں جب لوں اُپجے پریت

اشٹ بدھ کو دیکھ کے لوبھ کرے جو کوے		ناہ پدارتھ بھگت کو کیسے پراپت ہوے
یہ استت بیدن کہی اپنی بدھ پرمان		نرگن روپ انوپ کو کیسے کروں بکھان

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت یہی استت کہہ کر چاروں بید جیسے جی روپ بھگوان کو سرشٹ رچنے کے واسطے جگاتے ہیں اور سنکادک آٹھوں پہر یہ چرچا آپس میں رکھتے ہیں اور یہی بات نرنارائن نے نارد جی سے کہی تھی اور نارد من نے بید بیاس ہمارے باپ سے کہی اور انھوں نے بستارپوربک مجھ کو پڑھائی اور میں نے وہی کتھا جو سب بید اور شاستر کا سار ہے تم کو سنائی اور یہی گیان شیام سندر نے راجہ بھولاشو اور شرت دیو براہمن کو بتلایا تھا۔

دوہا

یہ استت جو رین دن کہے سنے چیت لائے		تاکو پاپ رہے نہیں بشن لوک کو جائے

ادھیائے اٹھاسی

کتھا بھسماسُر دیتیہ کی

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے کہا کہ اے من ناتھ مجھ کو سنسار میں یہ بات بہت الٹی دکھلائی دیتی ہے کہ نارائن بیکنٹھ ناتھ لچھمی پت ہو کر اپنے بھگتوں کو ایسا کنگال رکھتے ہیں کہ اُن کو اچھی طرح کھانا اور کپڑا بھی نہیں ملتا اور شری مہادیوجی اوگھڑوں کی طرح اپنا بھیس رکھ کر سانپوں کی سیلی اور منڈوں کی مالا گلے میں پہنے رہتے ہیں اور اُن کی بھگت اور سیوک دھنوان ہو کر بڑے آنند سے اپنا جنم بتاتے ہیں اس کا کیا کارن ہے یہ سندیہ میرا چھڑا دیجئے یہ بات سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت تم نے اچھی بات پوچھی اس کا حال ہم کہتے ہیں سُنو۔

دوہا

سدا تین گن بست ہیں شو کی مورت مانہہ		سکل کامنا دیت ہیں ایک بھگت کو ناہہ

اے راجہ پریچھت پرمیشور تربھون پت سنساری سکھ سے الگ رہ کر کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اسی سے اُن کے بھگت لوگ بھی ناش ہونے والی سنساری چیز کو نہیں چاہتے اور لچھمی پت بھگوان ایسی اچھا نہیں کرتے کہ ہماری بھگت سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہو ویں تم نے سنا ہو گا کہ کئی آدمی شری شوجی کے بھگتوں نے اُن سے بردان پا کر اُنھیں کے ساتھ دشمنی کی تھی اسی کارن پربرہم پرمیشور مایا روپی دھن جس کے نشے میں آدمی اندھا ہو کر بہت گھمنڈ کرتا ہے اپنے بھگتوں کو نہیں دیتے ہیں اے راجہ جو بات تم نے ہم سے پوچھی ہے یہی بات ایک مرتبہ راجہ جدھشٹھر تمھارے دادا نے

شری کرشن مہاراج سے پوچھی تھی تب شری کرشن مہاراج نے کہا تھا کہ اے راجہ جدھشٹھر مایا روپی بھمی سے ملنے سے جس میں بہت سی بُرائیاں بھری ہیں آدمی سنساری سُکھ میں لپٹ جاتے ہیں اور جب تک مجھ کو یاد نہیں کرتے تب تک آواگون سے نہیں چھوٹتے اس لیے میں اپنے بھگتوں کو دھن دولت نہیں دیتا جس میں وہ لوگ سنساری سکھ میں لپٹ کر پرلوک کا سوچ بھول نہ جاویں اس واسطے جو آدمی میری شرن پکڑتا ہے اُس کا دھن اور ابھمان کرپا کی راہ سے میں ہر لیتا ہوں جب کہ نردھن ہونے سے استری اور پتر اور بھائی آدک سب پرواروالے اُس کا نرادر کرتے ہیں تب وہ اُن کا پریم چھوڑ کر آنند سے سادھو اور بیشنو کا ست سنگ کرتا ہے جب کہ مہا پرشوں کے ست سنگ سے گیان پاکر میرے بھجن اور اسمرن اور دھیان میں چت لگاتا ہے تب میں اُس مکت پدوی دیتا ہوں اور برہمادک دوسرے دیوتوں کی پوجا کرنے سے جو لوگ سورگ آدک میں جاتے ہیں وہ سکھ سدا استھر نہیں رہتا اور میری بھگت اور پوجا کرنے والے ببیکھن اور ارجن اور سُگریو اور پرہلاد اور رامبریکھ آدک سنساری سُکھ بھوگ کر اٹل پدوی کو پاتے ہیں - اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت شری مہادیوجی آدک دوسرے دیوتا اپنی پوجا پانے سے خوش ہو کر جھوٹ دیتے میں دُکھ مانتے ہیں اور بیکنٹھ ناتھ سدا سے ساتوکی سبھاؤ رہ کر کسی کو شاپ نہیں دیتے ۔

	دوہا	
یہہ اسُرن کو رُدرجی دیو رتت بردان		تن ستن سوں آپ پایو کشٹ ندان

اے راجہ پریکھیت یاناسُر کی کتھا تم سن چکے ہو جو شری شیوجی سے بردان پاکر اُنھیں کے ساتھ لڑنے آیا تھا اب ہم دوسرے دیتیہ کا حال کہتے ہیں سنو کہ ایک دن برکاسُر دیتیہ مہا مورکھ شکنی کا بیٹا تپ کرنے کی اچھا کر کے گھر سے باہر نکلا جب اُس نے راہ میں ناردمن کو آتے دیکھا تب ڈنڈوت کر کے پوچھا کہ اے من ناتھ مجھ کو تپ کرنے کی اچھا ہے تم دیال ہو کر بتلاؤ برہما اور بشن اور مہادیوجی تینوں دیوتاؤں میں کون جلدی خوش ہو کر بردان دیتا ہے کہ میں اُسی کا تپ کروں یہ بات سُن کر ناردمن بولے کہ اے برکاسُران تینوں دیوتوں میں شری مہادیو بھولے ناتھ جلدی خوش ہو کر بردان دیتے ہیں اور تھوڑا سا اپرادھ کرنے میں اپنا کرودھ چھما کرتے ہیں دیکھو اُنھوں نے سہسر ارجن کو تپ کرنے سے خوش ہو کر ہزار ہاتھ دیے تھے اس لیے تم شری مہادیوجی کا تپ کرو تو جلدی پھل ملے گا جب ناردمن یہ بات کہہ کر چلے گئے تب برکاسُر اُسی وقت کیدار ایشور کی طرف چلا گیا۔

	دوہا	
شُو مورت استھاپ کر اگن کنڈ کے تیر		بیٹھو آسن مار کر ہومن لگیو شریر

جب سات دن رات میں اُس نے اپنے بدن کا سب مانس چھری سے کاٹ کاٹ کر ہوم کر دیا

اور آٹھویں دن اسنان کر کے اپنا سر کاٹنا چاہا تب بھولاناتھ نے اگن کنڈ سے نکل کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے کمنڈل کا جل اُس پر چھڑک دیا جب کہ اُس کے پرتاپ سے برکاسُر بدن دیتیہ روپ ہو کر کندن کی طرح چمکنے لگا تب مہادیوجی بولے کہ اے برکاسُر ہم تیری پوجا سے بہت خوش ہوئے اب تجھ کو جو اچھا ہو بردان مانگ یہ بات سُن کر برکاسر نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو مجھ کو ایسا بردان دیجئے کہ جس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دوں اُسی وقت جل کر راکھ ہو جائے یہ سُن کر شری مہادیوجی نے بچار کیا کہ یہ ادھرمی دیتیہ ایسا بردان مانگ کر سنساری جیوؤں کو دکھ دینا چاہتا ہے کیا کروں بچن دے چکا یہ سمجھ کر شری مہادیوجی بولے کہ اچھا ہم نے منھ مانگا بردان تجھ کو دیا جب وہ دیتیہ یہ بردان پا کر خوش ہوا تب اُدھرمی نے شری پاربتی جی کی سندرتائی دیکھ کر بچار کیا کہ اس سے اُتم دوسری بات نہیں ہے کہ میں اپنا ہاتھ مہادیوجی کے سر پر رکھ کر اُن کو جلا دوں اور پاربتی کو اپنے گھر لے جاؤں جبکہ وہ پاپی ایسا بچار کر شری مہادیوجی کی مستک پر ہاتھ رکھنے کے واسطے چلا تب شری شوانترجامی وہاں سے بھاگ کر سب لوک اور دسو دسا میں بھاگتے پھرے لیکن اس دیت نے ان کا پیچھا نہیں چھوڑا برھماجی آدک کوئی دیوتا اُن کی رچھا نہ کر سکے تب وہ بیاکل ہو کر بیکنٹھ ناتھ کے سامنے دوڑے چلے گئے اور ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ ای ترھبون پت میں نے یہ دُکھ اپنے اوپر آپ اُٹھایا ہے جس میں دیتیہ پاپی کے ہاتھ سے میرا پران بچے وہ اُپائے کیجئے یہ دین بچن سنتے ہی نارائن جی بھکت ہتکاری نے شری مہادیوجی سے کہا کہ تم دھیرج رکھو میں اس کی تدبیر کرتا ہوں ایسا کہہ کر بیکنٹھ ناتھ نے اُسی وقت اپنے کو براہمن بنا لیا اور رکھیشور کی طرح کمنڈل اور مرگ چھالا لیے ہوئے جہاں برکاسر دوڑا چلا آتا تھا وہاں آ کر اس سے کہا کہ اے برکاسُر تو اتنا گھبرایا ہوا کہاں بھاگا جاتا ہے اپنا حال تو ہم سے بتاؤ جب کہ اُس دیتیہ نے بردان پانے اور اپنی اچھا کا حال شری بیکنٹھ ناتھ سے کہا تب بیکنٹھ ناتھ رکھیشور روپ بولے کہ تو بڑا اگیان ہے جو مہادیوجی کی بات جو زہر اور دھتورا کھاتے اور بھوتوں کو ساتھ لیے ننگے پھرا کرتے ہیں اور منڈوں کی مالا اور سانپوں کا ہار گلے میں پہنکر شاستر کے موافق نہیں چلتے اور مسان پر بیٹھے ہوئے بوڑھوں کی طرح ہنستے اور ناچتے ہیں سچ مانکر اتنا دُکھ اُٹھاتا ہے جب سے دچھ پرجاپت نے مہادیوجی کو شاپ دیا تب سے سب بات اُن کی سچ نہیں ہوتی اس لیے تو اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر پہلے اس دان کی پریچھا کر لے جبکہ تیرے نزدیک اُن کی بات سچ ٹھہر جائے تب جو چاہنا سو اُن کے ساتھ کرنا یہ سنتے ہی برکاسُر نے بیکنٹھ ناتھ کی مایا سے یہ بات سچ مان کر جیسے اپنے سر پر ہاتھ رکھا ویسے وہ آپ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا یہ چرتر دیکھتے ہی بھولاناتھ جی خوش ہو کر ناچنے لگے اور دیوتوں نے آکاش سے ترھبون پت پر پھول برسائے اور اپسراؤں نے ناچ کر گندھربوں نے گانا سُنایا اُس وقت آدپرش بھگوان نے

مہادیو جی سے کہا کہ ایسے ادھرمی دیتیہ کو اس طرح کا بردان دینا نہ چاہیئے جگت گرو کا ایرادھ کرنے سے وہ دیتیہ اپنے ڈنڈ کو پہونچا یہ بات سن کر شیو جی نے کیا کہ اے مہاپربھو تم ہماری رچھا کرنے والے ہو اس لیے ہم سے ایرادھ بھی ہو جاتا ہے جیکہ بھولا ناتھ بہت اُستت بیکنٹھ ناتھ کی کرچکے تب ترلبھون پت نے اُن کو دھیرج دیکر بدا کیا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے۔

چوپائی

ردر موکش لیلا سکھدائی	جو جن کہے سنے چت لائی
رہے سدا سکھ چین سے دکھ پاوے وہ ناہہ	سب پاپن سے چھوٹ کے مکت ہو چھن ماہہ

ادھیائے نواسی

لات مارنا بھرگ رکھیشور کا لچھمی پت کی چھاتی پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت ایک سمے بھرگ آدک ساتوں رکھیشور سرسوتی کنارے بیٹھے ہوئے آپس میں گیان چرچا کر رہے تھے اُس وقت کئی رکھیشوروں نے بھرگ جی سے پوچھا کہ برہما اور بشن اور مہادیو جی تینوں دیوتاؤں میں کون بڑا ہے جیکہ یہ بات سُن کر کسی نے مہادیو جی کو اور کسی نے بشن جی کو اور کسی نے برہما جی کو بڑا بتلایا تب بھرگ رکھیشور نے کہا کہ ان تینوں دیوتاؤں میں جو دیوتا کرودھ اپنا چھما کرکے بُرائی کے بدلے بھلائی کرے اُسی کو تم بڑا سمجھنا چاہیئے میں جا کر سب کی پریچھا لیتا ہوں یہ کہکر بھرگ رکھیشور وہاں سے اُٹھکر برہما جی کی سبھا میں چلے گئے اور بنا ڈنڈوت کیے اُن کے سامنے جا بیٹھے یہ دیکھکر سب رکھیشور اور براہمنوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اچنبھا مانا اور برہما جی نے کرودھ میں بھرگ جی کی طرف دیکھ کر شاپ دینا چاہا لیکن اپنا بیٹا سمجھ کر نہیں بولے۔

دوہا

پتر آپنو جان کے بھئے کوپ سے شانت	پرتھم پریچھا بتا کی ست لینھی یہ بھانت

جب بھرگ رکھیشور نے برہما جی کو رجوگن کے بس اپنے اوپر کرودھ کرتے دیکھا تب وہاں سے اُٹھکر کیلاس پربت پر جہاں گوری شنکر براجتے تھے گیا جیسے بھولا ناتھ نے بھرگ رکھیشور کو آتے ہوئے دیکھا ویسے کھڑے ہوگئے اور ہاتھ پھیلا کر گلے ملنا چاہا تب رکھیشور نے شیو جی سے کہا کہ تم اپنا کرم دھرم چھوڑ کر مسان میں بیٹھے رہتے ہو اس لیے مت مجھ کو مت چھوؤ یہ اپمان کی بات سُنتے ہی گوری پت نے کرودھ سے ترشول اُٹھا کر بھرگ رکھیشور کو مارنا چاہا تب شری پاربتی جی نے ہاتھ جوڑ کر مہادیو جی سے بنتی کیا کہ اے مہاراج یہ رکھیشور تمہارا چھوٹا بھائی ہے اس کا ایرادھ چھما کیجئے جب شری پاربتی جی کے کہنے سے بھرگ رکھیشور

پران بچا تب وہ بھولا ناتھ کو تموگن کے بس دیکھ کر وہاں سے بشن بھگوان کی پریچھا لینے کے واسطے بیکنٹھ کو
گئے وہ بیکنٹھ کیسا ہے جہاں سورج اور چندرما کا پرکاش نہ ہونے پر بھی دن رات برابر اُجیالا بنا رہتا ہے
اور وہاں کی سب زمین سونے کی رتنوں سے جڑی ہوئی ہے اور بارہوں مہینے اُتّم اُتّم پھل اور خوشبودار
پھول اور تلسی کے برچھ لگے رہتے ہیں اور اچھے اچھے تالاب اور باولی آدک بنے ہو کر اُس کے کنارے
بہت طرح کے پنچھی بولتے ہیں جب بھرگ رکھیشور نے بیدھڑک محل میں جہاں بشن بھگوان جڑاو پلنگ
پر سو رہے تھے اور لچھمی جی اُن کے پاؤں داب رہی تھیں جا کر ایک لات بشن بھگوان کے بائیں طرف
چھاتی میں ماری تب بیکنٹھ ناتھ چونک کر رکھیشور کو دیکھتے ہی اُن کا پاؤں دابنے لگے اور چرنوں پر
گر کر نہ پوربک بولے کہ اے دج راج میرا اپرادھ چھما کیجئے میری چھاتی بڑی کڑی ہے اس سے
آپ کے کومل چرن میں ضرور دُکھ ہوگا مجھ کو آپ کے آنے کا حال جو معلوم ہوتا تو آگے سے پہنچتا
اور آپ نے دیا کی راہ سے میرا لوک پوتر کر کے یہ جو لات ماری ہے اس چرن کا چنہ سدا میں
اپنی چھاتی پر بنا رہنے دوں گا اس میں مجھ کو کچھ لاج نہیں ہے جب بھرگ رکھیشور نے ایسی چھما ترِبھون پت
کی دیکھی اور میٹھا بچن سُنا تب لجّت ہو کر اُن کی اُستت کرنے لگے اور لچھمی جی نے لات مارتے وقت
من میں کرودھ کیا تھا لیکن بیکنٹھ ناتھ کے ڈر سے رکھیشور کو کچھ شاپ نہیں دیا جب کہ ترِبھون پت نے
بھرگ رکھیشور کا پوجن کر کے اُن کو بدا کیا تب اُنھوں نے سرسوتی کنارے جا کر تینوں دیوتوں کا حال
اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا یہ حال سُن کر سب رکھیشور دوسرے دیوتوں کا پوجن چھوڑ کر بشن بھگوان کا
سمرن اور دھیان سچے من سے کرنے لگے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت ایک
دوسری مہا شری کرشن مہاراج کی کہتے ہیں سُنو۔ دوارکا پری میں ایک براہمن بہت شکتوان اپنے دھرم
کرم سے رہتا تھا جبکہ اس براہمن کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہو کر مر گیا تب وہ براہمن اپنے بیٹے کی لاش
راجہ اُگرسین کے پاس جا کر کہنے لگا کہ تمھارے ادھرم کرنے سے میرا بیٹا باپ کے سامنے مر گیا اور
پرجا لوگ دُکھ پاتے ہیں دواپر جگ میں کلجگ کے لچھن راجہ کے پاپ سے ہوتے ہیں اس طرح بہت
دُربچن کہہ کر وہ براہمن مرا ہوا بیٹا راجہ اُگرسین کے دروازے پر رکھ کر اپنے گھر چلا گیا اسی طرح سات
لڑکے اور اُس براہمن کے گھر پیدا ہو کر مر مر گئے اور وہ براہمن اُن کی لاش بھی اسیطرح راجہ اُگرسین
کے دروازے پر رکھ گیا جب نویں مرتبہ اُس کی استری کے گربھ رہا تب اُس براہمن نے راج سبھا
میں جا کر شیام اور بلرام کے سامنے بہت بلاپ کر کے کہا کہ اے دینا ناتھ پہلے راجہ اُگرسین پاپی کو
ادھکار ہے جس کے راج میں پرجا دُکھ پاتی ہے دوسرے اُن لوگوں کو دھکار ہے جو اس ادھرمی
کی سیوا میں رہتے ہیں تیسرے مجھے دھکار ہے جو ایسے پاپیوں کے دیش میں رہتا ہوں جنکے ادھرم
سے میرے بیٹے نہیں جیتے اور تم چھتری ہو کر براہمن کا دُکھ نہیں چھڑاتے جب اُس براہمن نے راج سبھا میں

کھڑے ہوکر بہت باتیں اُسی طرح پر کہیں اور شیام اور بلرام اور پردمن آدک کسی جُدبنشی نے اس کا جواب نہیں دیا
تب ارجن جو اُس وقت وہاں بیٹھے تھے بان بدّیا کا گھمنڈ رکھ کر غرور سے بولے کہ بڑے شرم کی بات ہے
کہ اُگرسین راجہ مہاراجہ کہلا کر براہمن کا دُکھ دور نہیں کر سکتے جس راجہ کے راج میں گئو اور براہمن دُکھ پاتے
ہیں اُس کا جس اور دھرم نہیں رہتا یہ کہہ کر ارجُن اُس براہمن سے بولے کہ اے دُج راج تم کس واسطے
اتنا رو کر دُکھ اُٹھاتے ہو آج کل کے راجہ آپ سوارتھی ہو کر گئو اور براہمن کی رچھّا نہیں کرتے۔

چوپائی

تمھرے پُتر جنمتے مرین ۔۔ پرُ کے لوگ جتن نہین کریں

دوہا

جُدبپ یہہ جو دھا بسیں نگر دوارکا ماہہ ۔۔ تدّپ بدّیا دھنکھ کی کوؤ جانت ناہہ

اے براہمن دیوتا اب تم دھیرج دھر کر اپنے گھر بیٹھو جب تمھاری استری کے لڑکا پیدا ہونے کا
سمے آوے تب ہم سے آکر کہہ دینا ہم اُس بالک کی رچھّا کریں گے یہ سُن کر اُس براہمن نے ارجن سے
کہا کہ جہاں شیام اور بلرام اور پردمن ایسے شور بیر بیٹھے ہو کر کچھ نہیں بولتے وہاں تم کیا ایسی غرور کی بات
کہتے ہو تمھاری کیا سامرتھ ہے جو تم میرے بالک کو مرنے سے بچاؤ گے یہ بات سُن کر ارجن بولے کہ مجھ کو
شری کرشن اور بلبھدر اور پردمن مت سمجھنا میں ارجن گانڈیو دھنکھ کا باندھنے والا ہوں میرے سامنے موت
کی یہ طاقت نہیں ہے کہ تیرے بیٹے کو مار سکے۔

چوپائی

شِو سے جُدھ کیو ایک باری ۔۔ مہا پرسّن بھئے ترپُراری
میرو بچن سانچ تم جانو ۔۔ کچھ سندیہہ نہ من میں آنو
تمھرے سُت کی رچھّا کرہوں ۔۔ ناتو اگن ماہہ میں جرہوں

یہ بات سن کر براہمن اپنے گھر چلا گیا جب اُس براہمن کی استری کے لڑکا پیدا ہونے کا وقت نزدیک
آیا اور اُس نے ارجن کے پاس جا کر یہ حال کہا تب ارجُن شری مہادیو جی کو نمسکار کر کے دھنکھ بان لے کر
اُس براہمن کے گھر پہونچے اور بانوں کا قلعہ چاروں طرف ایسا بنا دیا کہ جس میں ہوا بھی براہمن کے
گھر میں نہ جا سکے اور آپ دھنکھ بان لے کر اُس لڑکے کا پران بچانے کے واسطے چاروں طرف پھرنے
لگے جب اُس براہمن کے گھر لڑکا پیدا ہو کر بغیر روئے نہ معلوم کہاں غائب ہو گیا تب اُس کی استری
اپنے سوامی سے بولی کہ اے مہاراج تم نے ارجن کی بہت تعریف کی تھی کہ وہ بالک کی اچھّا کریں گے
سو اُس کا حال یہ ہوا کہ پہلے تو میں ساعت دو ساعت لڑکے کو روتے بھی دیکھتی تھی اس مرتبہ تو میں نے
اسکو اچھی طرح آنکھوں سے دیکھا بھی نہیں نہ معلوم کہاں لاش تک اُس کی غائب ہو گئی یہ بات اپنی

استری کی سنتے ہی اُس براہمن نے ارجن کے پاس جاکر ایسا دربچن ارجن کو کہا کہ وہ بہت شرمندہ ہو کر راجہ اگرسین کی سبھا میں چلے گئے اور ارجن کے پیچھے پیچھے براہمن نے بھی وہاں پہونچکر سبھا والوں کے سامنے کہا کہ اے ارجن تو نے میرے پتر بچانے کا پرن کیا تھا سو وہ ابھمان تیرا کیا ہوا جو تو میرے بالک کا پران نہ بچا سکا اسلیے تجھ کو دھکار ہے جو کچھ شرم و غیرت رکھتا ہو تو چلّو بھر پانی میں ڈوب مر اور کسی کو اپنا منھ نہ دکھا اور آج سے دھنکھ بان رکھنا اور جھونٹھ بولنا چھوڑ کر بن میں چلا جا تو نے راجہ براٹ کے یہاں ہجڑا بن کر برس دن تک اپنے دن کاٹے تجھ سے کیا شورتائی ہو گی جب اسی طرح اس براہمن نے بہت سے دربچن راج سبھا میں ارجُن کو کہے تب ارجن بہت شرمندہ ہو کر بولے کہ اے دُج راج تم یہ بات سچ کہتے ہو اب میں تم سے یہ پرتگیا کرتا ہوں کہ تینوں لوک میں سے تمھارے مرے ہوئے بالک ڈھونڈھ کر لا دوں گا نہیں تو دھنکھ بان سمیت آگ میں جل کر مر جاؤں گا یہ بات براہمن سے کہہ کر ارجن نے اسنان کیا اور دھنکھ بان اُٹھا کر اُن لڑکوں کو ڈھونڈھنے کے واسطے سورگ لوک اور پاتال لوک میں گئے جب چودھوں لوک اور جمُ پُری اور دھرم راج کا استھان اور آٹھوں لوکپال کے یہاں ڈھونڈھنے پر بھی اُن لڑکوں کا پتہ نہیں پایا تب سوچ کرتے ہوئے دوارکا پری میں آکر اپنے سیوکوں سے بولے۔

چوپائی

بہت کاکٹھ لاؤ یہ ٹھائیں — اگن لگاوے دیو جیو گھائیں

دوہا

کرہوں اگن پردیش میں جر ہوں دھنکھ سمیت — بچن ہار سنسار میں بت دھرہوں کہ ہیت

جب ارجن چتا بنا کر آگ میں کودنے لگے تب شری برندابن بہاری گرب پرہاری بھگت ہتکاری نے ارجن کے پاس جاکر کہا کہ اے بھائی تمھاری بہادری میں کچھ شبہہ نہیں ہے ابھی تم کس واسطے جلتے ہو تم ہمارے ساتھ چلو جہاں براہمن کے لڑکے ہوں گے وہاں سے ڈھونڈھ لاکر تمھاری پرتگیا پوری کروں گا یہ کہہ کر شری کرشن مہاراج ارجن سمیت اپنے رتھ پر چڑھے اور پورب طرف ساتوں دیپ اور ساتوں سمدر اور لوکالوک پربت جو دنیا کے سرے پر ہے اُس کے اُس پار جاکر ایسی جگہ پہونچے جہاں سوا اندھیرے کے کچھ دکھلائی نہیں دیتا تھا تب شری کرشن جی نے سدرشن چکر کو آگیا دی کہ تم اپنے پرکاش سے راستہ دکھلاتے چلو یہ بات سنتے ہی سدرشن چکر ہزار سورج سے زیادہ اپنا تیج بڑھا کر آگے آگے چلا۔

دوہا

تیج سدرشن چکر کو رہیو چہوندس چھائے — ارجن دیکھ سکے نہیں راکھیو نین چھپائے

جب اسی طرح بہت دور تک وہ رتھ چلا گیا تب وہاں پر اس زور سے پانی کی لہر مارتا ہوا دکھلائی دیا

کہ جس طرح دو پہاڑ آپس میں لڑتے ہوں ۔ جب شری کرشن جی نے اپنا رتھ پانی میں ڈال دیا تب
ارجن نے اپنی آنکھ کھولی تو اُن کو وہاں پر ایک مندر رتنوں سے جڑا ہوا بہت لمبا اور چوڑا چمکتا ہوا دکھائی
دیا جبکہ رتھ سے اُتر کر دونوں بھیتر گئے تب اُس مکان میں کیا دیکھا کہ شیش ناگ جی اپنے کومل انگ
پر نیلامبر پہنے اور ہزار مکٹ اور دو ہزار کنڈل جڑاو دھارن کیے ہوئے لیٹے ہیں اور سوا سے
لینے نئے نئے نام پرمیشور کے دونوں ہزار زبان سے دوسری کچھ بات نہیں کرتے اور شیش ناگ کی
چھاتی پر بشن بھگوان موہنی مورت کمل نین اشٹ بھجی روپ سے مکٹ اور کنڈل اور جڑاؤ گہنا انگ انگ
پر ساجے جنیو کا جوڑا بیجنتی مالا اور کوستھ من گلے میں ڈالے پیتامبر پہنے اُپرنا ریشمی اوڑھے اس سندرتائی
سے براجتے ہیں کہ جن کا روپ دیکھ کر ایک ایک انگ مہا سُندر تینوں لوک کے جیو موہت ہو جاویں اور
سنکھ چکر گدا پدم چاروں ہتھیار اپنا اپنا روپ دھارن کیے نندؑ اور سنندؑ اور رپنیہؑ اور شبلؑ اور شیش
بشنکؑ اور کرڑؑ اور شبن اور سنا بھو منتری اُن کے چاروں طرف بیٹھے ہیں اور برھما جی اور مہادیو جی
آدک دیوتا سامنے کھڑے ہوئے اُستت کرتے ہیں جبکہ ارجن یہ چرتر دیکھ کر سب ابھمان اپنا بھول گئے
تب شری کرشن جی نے ارجن سمیت اشٹ بھجی روپ کے سامنے جا کر اس طرح اُن کو نمسکار کیا کہ جس طرح
کوئی اپنی پرچھائیں کو ڈنڈوت کرے اُس روپ نے شری کرشن جی کو دیکھتے ہی ہنس کر کہا کہ تم نے ایک سو پچیس
برس مرت لوک میں رہ کر پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور میری شکت سے اوتار لے کر بہت دتییہ اور آدمیوں
کو مارا اور دیوتا اور براہمن اور ہر بھگتوں کو سُکھ دے کر مجھ کو خوش کیا ان دنوں میرا من تمھارے دیکھنے کو
بہت چاہتا تھا اس لیے میں نے براہمن کے لڑکے یہاں منگا کر ارجن سے ابھمان کی بات کہلا دی
کہ اُس کی پرتگیا رکھنے کے واسطے تم ضرور یہاں آؤگے وہ سب بالک یہاں پر ہیں اُن کو لے جاؤ
یہ کہہ کر جب اسٹ بھجی روپ بھگوان نے شری کرشن جی کو بدا کیا تب وہ آپس میں نمسکار کر کے اور براہمن
کے لڑکوں کو لے کر ارجن سمیت دوارکا پُری میں آئے اور ارجن نے وہ سب لڑکے اُس براہمن کو
دے کر اپنی شرمندگی مٹائی اور اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ کر سمجھا کہ اُنھیں کی دیا سے
میں نے مہابھارت کیا تھا نہیں تو مجھ کو کیا سامرتھ تھی جو کرن اور بھیشم پتامہ آدک بیروں کو جیت سکتا
اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا۔

چوپائی	جو یہ کتھا سنے دھر دھیان		تا کے پُتر پاہیں کلیان	

ادھیائے نوے[۹۰]

کتھا شری کرشن جی کے سنتان کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھیت کوئی ایسی سامرتھ نہیں دیکھتا جو شری بیکنٹھ ناتھ کا

سب گن برنن کر سکے لیکن میں اُن جوت سروپ کو ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں جن کی دیا سے ہم اور تم اس امرت روپی کتھا کہنے اور سننے سے مکت پدوی پاویں گے اس لیے تھوڑی سی مہما اُن کی اور کہتا ہوں سنو کہ بیکنٹھ ناتھ نے کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے جُد کل میں سُگن اوتار لے کر یہ سب لیلا کی تھی اور اُن کی اچھا سے سونے کی دوارکا پری میں سب مکان جڑاؤ ہوکر باغوں میں بہت طرح کے خوشبودار پھول اور پھل بارھوں مہینے لگے رہتے تھے اور تالاب اور باؤلی کے کنارے بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیوں میں دوارکا ناتھ کی اُستت کرتے تھے اور کئی ہزار ہاتھی دروازے پر بندھے ہوکر بہت سے پہلوان جانور اور رشتاک ایسے بل جُدھ کرنے کے واسطے ہمیشہ وہاں بنے رہتے تھے اور سب سڑک اور گلی اور چوراہوں پر چندن اور گلاب کا چھڑکاؤ ہوکر بہت دیش کے بیوپاری سب طرح کا اسباب وہاں بیچنے کے واسطے لے آتے تھے اور جُد بنشیوں کے گھر میں رِدّھ اور سِدّھ بنی رہ کر اُن کی استریاں جڑاؤ گہنا اور اچھا کپڑا پہنے عطر اور پھلیل لگائے ہوئے ہمیشہ خوشی سے رہا کرتی تھیں اور سب چھوٹے بڑے دوارکا باسی ہر کتھا سننے اور سادھو اور براہمن کی سیوا کرنے میں پریت رکھ کر اپنے دھرم کرم سے رہتے تھے۔

		دوہا		
	جن کو روپ نہار کے لجّا رہیں سر نار		تہاں نار جادون کی ات سندر سکمار	

اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں شیام سندر کی اپنے اپنے جڑاؤ محل اور باغوں میں الگ الگ تربھون پت کے ساتھ بھوگ اور بلاس کر کے اپنا اپنا جنم سوارتھ کرتی تھیں اور اندر پری سے اپسرا لوگ اپنا اپنا ناچ دکھلانے کے واسطے دوارکا میں آ کر گندھرب لوگ گانا سناتے تھے اور شیام سُندر اپنے سولہ ہزار ایک سو آٹھ روپ سے سب استریوں کے پاس رہ کر اُن کی اچھا پوری کرتے تھے اور وہ استریاں آٹھوں پہر دوارکا ناتھ کی سیوا میں رہ کر ایسا اُن پر موہت تھیں کہ ایک ساعت اُن کو بنا دیکھے شیام سندر کے چین نہیں پڑتا تھا کسی وقت موہن پیارے کے رہنے پر بھی بیاکل ہو کر سکھیوں سے پوچھتی تھیں کہ ہمارے پران ناتھ کہاں چلے گئے پھر چیتن ہو کر اُن کے درشن سے اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتی تھیں ایک دن موہن پیارے نے سب استریوں کے ساتھ جل بہار کرنا بچار کر جیسے سمدر کو اگیا دی ویسے گھٹنے بھر پانی وہاں رہ گیا۔

		دوہا		
	جل بہار لاگے کرن ماکھن پریہ جدناتھ		پُورنماسی رات کو سب نارن کے ساتھ	

جس وقت شیام سندر نے چاندنی رات میں سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کے ساتھ الگ الگ روپ دھر کر جل بہار کیا اس وقت سمدر میں ایسی شوبھا معلوم ہوتی تھی جس کا حال برنن نہیں ہو سکتا۔

	تاسوں کہن لگی اک راؤ		تبھی ٹھہری بولی بانی	چوپائی

کارن کون شبد تو کرے ہر سنجوگ بجوگ من دھرے
چکئی بول اُٹھی تہہ کالا ایسی بدھ بولی اک بالا
تیرو بھید جان ہم لینھا پت بجوگ تے ات دُکھ کینھا
کیوں ہر کاج شبد تو کرے سگری رین چین نہیں پڑے
پھر اُن سُنی سندھ کی بانی تہہ اوسر بولی اک رانی
ایک کہی شری کرشن مراری شین کرت ہیں سندھ تمھاری
تیہی کاج شبدات کرے شری برج راج پریت اُر دھرے
پھر اُن دیکھ چندر کی کانت سکھی ایک بولی یہ بھانت
تو نہہ کرشن کو درشن بھیو تیرو چھئی روگ سب گئیو
ریوت گبر دیکھا تہہ کالا یا بدھ بول اُٹھی ایک بالا
تو دن رین تپسیا کرے من میں دھیان کرشن کو دھرے
راجن ایسی بدھ سب بالا کہیں منوہر بچن رسالا

دوہا | شٹ نایکا اودے سب نارن کے ساتھ | ایسی بدھ کریڑا کریں ماکھن پربھ جدناتھ

شری کرشن جی کی اتنی سنتان بڑھی تھی کہ تین کروڑ اٹھتالیس ہزار تین سو براہمن اُن لڑکوں کے پڑھانے کے واسطے رہتے تھے اس لیے جدبنشیوں کی گنتی نہیں ہوسکتی دیکھو جو شیام سندر اپنے بنش کی رچھیا کے واسطے نت سنکھیہ درب اور گئو براہمنوں کو دان دیا کرتے تھے وہی تربھون پت اتنا پریم رکھنے پر بھی دربھاسا رکھیشور کے شاپ سے سب جدبنشیوں کا ناش کرکے بیکنٹھ کو چلے گئے شری کرشن جی کے بنش میں کیول بجر نابھ انردھ کا بیٹا جیتا بچا تھا وہ متھرا اور اندر پرستھ کا راجہ ہوا اس کے کل میں برت باہو اور ست سین آدک راجہ بڑے پرتاپی اور رہر بھکت اور دھرماتما ہوے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا اے پریکھیت جو آدمی دشم اسکندھ کی کتھا سچے من سے کہتا اور سنتا ہے اسکو بڑا بھاگمان سمجھنا چاہیئے وہ آدمی سنسار میں کامنا پاکرانت سمے مکت ہوتا ہے۔

گیارھواں اسکندھ

گیان سمجھانا نارد مُن کا بسدیو جی کو

ادھیاے پہلا - آنا دُرباسا آدک رکھیشوروں کا دوارکا میں

راجہ پریکھیت نے دشم اسکندھ کی کتھا سنکر شکدیو جی سے پوچھا کہ اے من ناتھ جدبنشی لوگ دھرماتما

اور رہر بھگت تھے اُن کو دُرباسا رکھیشو رنے کس واسطے شاپ دیا تھا یہ سن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ
اس کا حال اس طرح ہے کہ ایک دن شیام سندر نے اپنے من میں بچار کیا کہ ہم نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے
اور دُسٹوں کے مارنے کے واسطے اوتار لیا تھا جس میں سنساری لوگ ہماری لیلا اور کتھا کو سُن کر بھو ساگر پار
اُتر جاویں اور بڑے بڑے دیتیہ کنس اور جرا سندھ آدک ادھرمی راجوں کو مارا اور کوروں اور پانڈوں سے
مہا بھارت کرا کے پرتھوی کا بھار اُتارا لیکن چھپّن کرور جدُ بنسی جو بڑے زبردست اور دولت مند ہیں اُنکا بھار
بھی بنا ہے اور یہ سب میرے سنتان اور بھائی بندھ ہو کر مجھ سے پالن ہوئے ہیں اس واسطے اُن کو
اپنے ہاتھ سے مارنے میں پاپ ہوگا کسی براہمن سے شاپ دلوا کر مروا ڈالنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی
اُن کی اِچھّا سے دُرباسا اور بششٹھ آدک بہت سے رکھیشور تیرتھ جاترا جاتے ہوئے دوارکا پُری میں آئے
تب جگت ایشور نے اُن کا پوجن اور آدر بھاؤ کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ جس طرح آپ لوگوں نے
دیال ہو کر اپنا درشن دیا اُسی طرح تھوڑے دن یہاں رہ کر میری اچھا پوری کیجیئے یہ بات سُن کر رکھیشوروں
نے کہا کہ اے مہاراج ہمارا تپ اور جپ بدھ کے موافق نہیں بن پڑتا ہے شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ
پنڈارک چھیتر میں جو یہاں سے نزدیک ہے رہ کر اسمرن اور دھیان کرو یہ بات مان کر سب رکھیشور پنڈارک
چھیتر میں چلے گئے اور بدھ پوربک پرمیشور کا تپ کرنے لگے ایک دن کرشن بھگوان کی مایا سے پردمن
اور سامب آدک اُسی طرف شکار کھیلنے کے واسطے گئے تب اُنھوں نے رکھیشوروں کو تپ اور اسمرن کرتے
ہوئے دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ سب براہمن سنساری لوگوں کو ٹھگنے کے واسطے جھوٹھی سمادھ لگائے
بیٹھے ہیں جو یہ لوگ سچے مہا پرش ہوں گے تو ان کو بھوت بھوشیہ برتمان یعنی ماضی و حال و مستقبل تینوں کا
حال معلوم ہوگا یہ بات سن کر سامب نے پردمن آدک اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم مجھ کو جو مونچھ اور
داڑھی نہیں رکھتا ہوں استریوں کا کپڑا پہنا کر کچھ کپڑا پیٹ میں باندھ دیو اور مجھ کو ان رکھیشوروں کے پاس
لے جا کر پوچھو کہ اس گربھ وتی استری کے بیٹا پیدا ہوگا یا بیٹی دیکھو یہ لوگ کیا کہتے ہیں جب ہونہار کے بس
ہو کر پردمن آدک نے اسی طرح رکھیشوروں سے پوچھا تب اُنھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو شیام سندر کے
بیٹے اور پوتے ہو کر براہمنوں سے ٹھٹھا کرنا نہ چاہیئے جب کہ اُن لڑکوں نے رکھیشوروں کے منع کرنے
پر بھی اس بات کے جواب دینے کے واسطے بہت ہٹھ کی تب ہر اچھّا سے درباسا رکھیشور نے کرودھ
کر کے یہ شاپ دیا کہ اس کے پیٹ سے ایک موسل پیدا ہو کر سوائے شیام اور بلرام کے تمھارے سب
کُل کی ناش کرے گا یہ بات سنتے ہی پردمن آدک اُداس ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو ہم لوگوں نے
بہت بُرا کام کیا جو براہمنوں کو دُکھ دے کر اُن کا شاپ اپنے اوپر لیا جب یہ کہہ کر پردمن نے سامب کے
پیٹ سے جو کپڑا باندھا تھا کھولا تب اُس کپڑے کے اندر سے ایک موسل لوہے کا چھوٹا سا نکلا یہ اچنبھا
دیکھتے ہی وہ سب گھبرا کر چلے آئے اور راجہ اگرسین کی سبھا میں جہاں شیام اور بلرام اور جدبنسی لوگ بیٹھے

تھے اور وہ موسل دکھلا کر شاپ ہونے کا سب حال کہدیا یہ بات سنتے ہی راجہ اگرسین نے سب جدبنشیوں سمیت سوچ کر کے آپس میں یہ صلاح کی کہ یہ موسل لوہار سے سوہن کرا کے اس کی چور سمدر میں ڈالدینا چاہیئے جس میں اس شاپ کی جڑ نہ رہے یہ بات ٹھہرا کر راجہ اُگرسین نے شیام سندر سے پوچھا کہ اس میں تم کیا کہتے ہو جگت پت انترجامی نے شاپ کا حال سنتے ہی من میں خوش ہو کر کہا کہ بہت اچھا جیسا جدبنشی لوگ کہتے ہیں ویسا کیجئے۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرچھت سری کرشن ترلوکی ناتھ کو وہ شاپ چھڑا دینا کچھ کٹھن نہ تھا لیکن اُن کی اچھا سے یہ بات ہوئی تھی اس لیے اُنھوں نے کچھ تدبیر اس کی نہیں کی اور جدبنشیوں نے اس موسل کو سمدر کے کنارے لے جا کر سوہن سے ریتوا کر چور اس کی سمدر میں ڈال دی اور ایک ٹکڑا جو سوہن کرتے وقت چھوٹا سا بچ گیا تھا اُس کو بھی سمدر میں پھینک کر اپنے گھر چلے آئے اور سری کرشن جی کی اچھا سے وہ ٹکڑا ایک مچھلی نگل گئی اور اس مچھلی کو ایک کیوٹ نے جال میں پھنسا کر جب اُس کا پیٹ چیرتے وقت وہ ٹکڑا پایا تب اُس نے اُس کو تیر کی گانسی بنا کر اپنے پاس رکھا اور جس جگہ اُس موسل کو لوہار نے سوہن کیا تھا وہاں پر سمدر کے کنارے ایک گھاس سرپت جس کی چٹائی بناتے ہیں پیدا ہوئی۔

ادھیائے دوسرا

گیان سکھلانا نارد مُن کا بسدیوجی کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت جب دُرباسا رکھیشور کے شاپ دینے سے دوارکا پری میں بہت اسگن ہونے لگے تب سری کرشن جی نے بچار کیا کہ یہ سب جدبنشی دُرباسا رکھیشور کے شاپ دینے سے تھوڑے دن میں مارے جائیں گے اس لیے اُچت ہے کہ بسدیو اور دیوکی اپنے پتا اور ماتا کو گیان سمجھا کر مکت کروں لیکن وہ لوگ مجھ کو اپنا بیٹا جان کر میرے کہنے پر بشواس نہیں کریں گے نارد جی آکر اپدیش کرتے تو اُن کے واسطے اچھا ہوتا جب ایسا بچار کر تربھون پت نے نارد مُن کو یاد کیا اور وہ اُسی وقت اُن کے پاس آئے تب دوارکاناتھ نے ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے مُن ناتھ تم تھوڑے دن یہاں رہتے تو بہت اچھا تھا نارد مُن نے کہا کہ اے دیناناتھ آپ کو معلوم ہے کہ دچھ پرجاپت کے شاپ دینے سے میں دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتا یہ سُن کر سری کرشن جی نے کہا کہ تم دوارکا میں بے کھٹکے ہو کر رہو یہاں شاپ نہیں بیاپے گا یہ بردان پا کر نارد جی بڑی خوشی سے وہاں رہے جبکہ ایک دن نارد مُن بین بجاتے ہرگن گاتے بسدیوجی کو دیکھنے کے واسطے گئے تب بسدیوجی نے آدر کر کے اُن کو بٹھلا اور بید کے موافق پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا کہ اے مُن ناتھ

میرا بڑا بھاگ ہے جو آپ کے چرن یہاں آئے اور ہم لوگ سنساری آدمی مایا روپی اندھیارے کنویں استری
لڑکوں میں پڑے رہتے ہیں سوائے ملنے گیان روپی رسی کے اس کنویں سے باہر نکلنا کٹھن ہے جو آپ یہیں کہ
تم بڑے بھاگمان ہو کہ پربرہم پرمیشور نے تمھارے گھر اوتار لیا ہے سوائے نارد مُن مجھ سے بڑی بھول
ہوئی جو میں نے پورب جنم میں تپ کرتے وقت پرمیشور کا درشن پا کر اُن سے یہ بردان مانگا کہ تم
میرے بیٹے ہو مجھ کو اپنی مُکت مانگنا اُچت تھا اس لیے اب میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منھ سے بھاگوت
دھرم سُن کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ سُن کر نارد مُن نے کہا کہ اے بسدیوجی جو بھاگوت دھرم نو جوگیشوروں
نے راجہ جنک کو سنایا تھا وہی پُرانا اتہاس ہم کہتے ہیں سنو۔ رکھبھ دیو کے سو بیٹے جینتی نام استری سے
پیدا ہو کر اُن میں سے نو بیٹے تو کھنڈ کے راجہ ہوئے اور اکیاسی بیٹوں نے بید اور شاستر پڑھا بھرت نام
بڑا بیٹا ان کا اپنے باپ کی جگہ راج سنگھاسن پر بیٹھا اور نو بیٹے ان کے جو نو گیشور کہلاتے ہیں پرم گیانی اور
بال جتی مہاتما ہوئے جہاں اُن کا من چاہتا تھا وہاں پھرا کرتے تھے اور ہر بھجن کے پرتاپ سے اُن کو ایسی
سامرتھ تھی کہ جہاں چاہیں وہاں ساعت بھر میں چلے جاویں ایک دن دونوں جوگیشور گھومتے ہوئے راجہ
جنک کی سبھا میں جہاں پر بہت سے پنڈت اور گیانی لوگ بیٹھے تھے گئے اور اُن کے نکھار بدن کا پرکاش
جو سورج سے زیادہ چمکتا تھا دیکھتے ہی راجہ جنک سبھا والوں سمیت اُٹھ کر ایک ساتھ نوؤں جوگیشوروں
کو ڈنڈوت کی اور پرکرما کے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ لوگ بیکنٹھ سے آتے ہیں اس لیے میں آپ کو بشن بھگوان
کا پارکھد سمجھتا ہوں میرے پورب جنم کے پُنیہ سہائے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور سنساری آدمی کی
زندگانی کا اعتبار نہیں ہوتا یہی سمجھ کر میں نے آپ کو ایک ساتھ ڈنڈوت کی جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنے
چرنوں سے میرا گھر پوتر کیا ہے اُسی طرح جو بات میں پوچھوں اُس کا جواب دے کر میرا سندیہ چھڑا دیجئے
یہ سن کر وہ جوگیشور بولے کہ اے راجہ جو کچھ تمھاری اچھا ہو وہ پوچھو تب راجہ جنک نے کہا کہ مہاراج سنسار
میں کون ایسی بست ہے جو سدا استھر رہ کر اُس کا بھوگ کبھی نہیں ہوتا جو یہ کہا جاوے کہ جو کوئی
اپنے گھر میں بہت دھن دولت اور استری اور پُتر آگیاکاری رکھتا ہے اس کو کچھ دُکھ نہیں ہوتا میری
جان میں اُس کو بھی وہ سُکھ سدا بنا نہیں رہتا کس واسطے کہ جب وہ دھن جاتا رہتا ہے اور استری اور
پُتر بھی مرجاتے ہیں تب وہ بہت دکھ پاتا ہے سُکھ اُس کو کہنا چاہیئے جو ہمیشہ بنا رہے اور ہر روز زیادہ
ہو کر کبھی گھٹے نہیں آپ لوگ بتلائیے کہ وہ کون بست ہے جس کا ناش کبھی نہیں ہوتا یہ سن کر ان نوؤں
جوگیشوروں میں سے کشب نام بڑے بھائی نے کہا کہ اے راجہ وہ سُکھ اُنھیں کو ملتا ہے جو آٹھوں پہر
من اپنا آدپرش بھگوان کے دھیان اور اسمرن میں لگائے رہتے ہیں اور دھن اور استری اور پُتر آدک
ناش ہونے والی چیز سے کچھ پریت نہیں رکھتے لیکن سنساری جیوؤں کا یہ سبھاؤ ہے کہ دھن ملنے اور
استری اور پُتر آگیاکاری ہونے سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا سکھی نہ ہوگا اور جب اُن کا

دھن ناش ہو جاتا ہے یا گھر کا کوئی آدمی مرجاتا ہے تب اُس کے سوچ میں ایسے بیاکل ہو جاتے ہیں کہ اُن کا چت ٹھکانے نہیں رہتا اس لیے سنساری آدمی سے جو کوئی پوچھے کہ تم سُکھ سے ہو یا نہیں تو اُن دونوں کو مورکھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ جو سُکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اس کا ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر ہیں اے راجہ تم اس بات کا بشواس مانو کہ جو آدمی پرمیشور سے بمکھ رہ کر اپنے پرلوک کا سوچ نہیں کرتا اُس کو کبھی سُکھ نہیں ملتا اور دھرم وہی سمجھنا چاہیئے جو شری کرشن جی نے اپنے مکھار بند سے گیتا میں ارجن سے کہا ہے اُس گیان کا سارانش یہ ہے کہ آدمی آٹھوں پہر من اپنا نارائن جی کے اسمرن اور دھیان میں لگائے رہے اور کسی کام کو ایسا نہ سمجھے کہ میں نے کیا اور دن رات یہ جانتا رہے کہ سب کام پرمیشور کی اچھا سے ہوتا ہے اور پرمیشور بغیر تپ اور اسمرن اور بھجن کیے جس کو بھکت کہتے ہیں نہیں مل سکتی اس لیے ان کی بھکت اور پریم پیدا ہونے کے لیے پہلی راہ جو سہج بتاتے ہیں سنو جس میں سنساری جیو اُسی راہ پر چل کر اپنے سُکھ کے استھان پر پہونچ جاویں جس طرح پر برہم پرمیشور نے کرشن اوتار لے کر گوبردھن پہاڑ اپنی انگلی پر اُٹھایا اور کنس اور جراسندھ آدک ادھرمی راجوں کو مار کر اور برج کو راس لیلا کر کے سُکھ دیا اور شری رام چندر اور باون آدک بہت سے اوتار لے کر جو لیلا سنسار میں کی ہیں وہ کتھا سچے من سے کہہ اور سُن کر اس بات کا ابھمان نہ رکھے کہ ایک بار وہ کتھا سُن چکے پھر سن کر کیا کریں گے وہ آدمی ہر چرتر کے کہنے اور سننے کے پرتاپ سے برکت ہو کر انت سمے پرمیشور کے چرنوں میں پہونچتا ہے اور گیانی کو چاہیئے کہ سب استھان میں پرمیشور کو برابر سدا دیکھ کر یہ سمجھتا رہے کہ آدپرش بھگوان کیول اسی واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس سے سنساری آدمی اُن کی لیلا اور کتھا سن کر بھوساگر پار اُتر جاویں اس لیے آدمی کا تن پا کر ان کے دھیان اور اسمرن سے ایک ساعت بھی بمکھ رہنا نہ چاہیئے جو من چنچل آدمی کا ایک مرتبہ پرمیشور کے چرنوں میں نہ لگے تو تھوڑا تھوڑا پریم اُن سے ہر روز بڑھاوے جس طرح سنساری آدمی کسی نگر اور دیش کے جانے کی اچھا رکھ کر ہر روز ایک ایک قدم بھی اس راہ پر چلتا رہے تو کچھ دنوں میں اُسی استھان پر پہونچ ہی جائے گا اسی طرح سورج روپی ہر چرنوں کا دھیان اور پریم دھیرے دھیرے بڑھانے سے اُس کے ہردے میں گیان کا دیپک روشن ہو کر اگیان کا اندھیارا چھوٹ جاتا ہے اور جو کوئی اپنے گھر سے نہیں چلتا اُس کو دوسرے استھان پر پہونچنا بہت کٹھن ہے جس طرح تین دن کے بھوکے آدمی کو بھوجن دیکھنے سے دھیرج ہو کر جیوں جیوں وہ لقمہ اُٹھا کر کھاتا ہے تیوں تیوں اُس کو سامرتھ ہوتی جاتی ہے اُسی طرح پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتے کرتے آدمی کے من سے ہر روز سنساری مایا چھوٹ کر ہر چرنوں میں ادھک پریم بڑھتا جاتا ہے۔

جب وہ جوگیشور یہ سب گیان کہہ چکے تب راجہ جنک اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ڈنڈوت کر کے اُن سے پوچھا کہ اے مہاراج جو آدمی بھاگوت دھرم سے رہ کر اُسی طرح سب کرم کرتے ہیں،

اُن کا روپ کس طرح کا ہوتا ہے اور کون لچھن سے اُن کو پہچاننا چاہیئے یہ سن کر ہرنام دوسرے بھائی نے کہا کہ اے راجہ پرم دھرم رکھنے والے آدمی کبھی ہنس کر رو دیتے ہیں اُن کے ہنسنے کا یہ کارن ہے کہ کسی وقت خوش ہو کر کہتے ہیں کہ اے پرمیشور تمھارا نرنکار روپ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اس لیے تم اپنے بھکتوں پر دیال ہو کر سگن اوتار دھارن کرتے ہو جس میں سنساری جیو تمھارا اسمرن اور دھیان کر کے مکت پدوی پاویں اور یہ بات سمجھ کر رو دیتے ہیں کہ اتنی عمر ہماری بنا چرچا اور جپ پرمیشور کے بے کام بیت گئی اور بھکت نارائن جی کے تین طرح پر ہیں - اُتم - مدھم - نکرشت اُتم بھکت کا یہ لچھن ہے کہ وہ جڑ اور چیتن سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکت برابر سمجھ کر کسی سے دشمنی یا دوستی نہیں رکھتے اور آٹھوں پہر ہرچرنوں کے دھیان اور اسمرن میں لین اور لگن رہتے ہیں اور جس طرح نشہ پیئے ہوئے آدمی بے ہوش ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ نہیں رکھتے اُسی طرح اُتم بھکت رکھنے والے اپنے بدن کی سُدھ نہیں رکھ پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتے ہیں اور پرمیشور کے براٹ روپ میں سب سنساری جیوؤں کو ہمیشہ برابر دیکھ کر بھکت اور مہاتما لوگوں سے پریت رکھتے ہیں اور اپنے اور دوسرے میں کچھ بھید نہ جان کر استری اور پتر اور دھن آدک سنساری سکھ سے کچھ پریت نہیں رکھتے اور تین لوک کا راج ست سنگ اور بھکت کے برابر نہیں سمجھتے۔

اور مدھم بھکت کا یہ لچھن ہے کہ وہ لوگ سادھ اور مہاتما سے پریت رکھ کر بُری سنگت میں نہیں بیٹھتے اور کسی کا برا نہ چاہ کر سب سنساری جیوؤں پر یاد رکھتے لیکن گیانی ہونے سے پرمیشور کی شکت سب جیوؤں میں برابر سمجھتے ہیں -

اور نکرشٹ بھکت کا لچھن یہ ہے کہ وہ لوگ سنساری مایا موہ میں پھنسے رہ کر کسی وقت پوجا اور جپ پرمیشور کا بھی کر لیتے ہیں جب تک آدمی کا من سنسار ترشنا (یعنی دنیاوی ہوس) کو نہیں چھوڑتا ہے تب تک اُس کا من سنساری مایا سے برکت یعنی الگ نہیں ہوتا ہے۔

ادھیائے تیسرا ۳

گیان اُپدیش کرنا تین جوگیشوروں کا راجہ جنک کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھیت راجہ جنک نے تینوں طرح کی بھکت کا حال سُن کر ان جوگیشوروں سے پوچھا کہ اے مہاراج مایا پرمیشور سے الگ ہے یا پرمیشور میں ملی ہوئی ہے سو برنن کیجیے یہ سُن کر انترکش نام تیسرے بھائی نے کہا کہ اے راجہ پیدا ہونا اور مرنا سب جیوؤں کا پرمیشور کی مایا سے ہوتا ہے اور اُس مایا کو ہرا چھا سمجھنا چاہیے اور مایا کے تین گن ساتوک اور راجس اور

تامس سے اُتپت اور پالن اور ناس سنساری جیوؤں کا ہو کر اپنے کرم کے موافق سب جیو پھل پاتے ہیں اور سنساری
آدمی مایا کے بس ہو کر ہمیشہ کام کرودھ لوبھ موہ میں پھنسا رہتا ہے اور پرمیشور کا اسمرن اور دھیان نہیں کرتا
جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاوے بنا دیا اور کرپا نارائن جی سکے کوئی آدمی مایا روپی
جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب آدپرش بھگوان کو مہا پرلے ہونے کے پیچھے پھر سنسار رچنے کی
اچھا ہوتی ہے تب وہ مایا کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں اُسی وقت مایا سے مہا تو پرگٹ ہو کر
ایسا موسلا دھار پانی برستا ہے کہ سوائے پانی کے زمین پر اور کچھ نہیں ہوتا اس لیے گیانی آدمی کو جگت
کا پیدا اور ناش ہونا مایا روپی کھلونا سمجھ کر آٹھوں پہر اپنے بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر کرنا چاہیئے
یہ سن کر راجہ جنک نے پوچھا کہ جب آپ لوگ مایا کو پرمیشور کی اچھا بتاتے ہیں تب سنساری آدمی اُس
مایا جال سے کس طرح چھوٹ سکتا ہے کوئی تدبیر اس کی بتائیے یہ بات سُن کر پربدھ نام جو تھے جوگیشور
نے کہا کہ اے راجہ جب اس بات کا بشواس ہوا کہ مایا پرمیشور کی اچھا ہے اور بنا اگیا پرمیشور کے
کوئی کام پورا نہیں ہوتا تب آدمی کو اچت ہے کہ سب کام پرمیشور کو کرتا اور دھرتا جان کر اپنے کو مایا کا
کھلونا سمجھے اور جو کام شروع کرے اُس کو پرمیشور کی اچھا پر چھوڑ کر من میں یہ بشواس رکھے کہ بیکنٹھ ناتھ
چاہیں گے تو یہ کام پورا ہوگا اپنے کو وہ کام کرنے والا نہ جانے اور کسی کے گالی دینے سے برا نہ مان کر
بنا پریوجن بہت نہ بولے اور سب جیو جڑ اور چیتن میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھ کر ان پر دیا رکھے اور کسی
جیو کو دُکھ نہ دے اور دوسرے کی استری ماتا کے برابر جان کر تھوڑا یا بہت جو کچھ اپنے بھاگ سے
ملے اُس پر سنتوکھ رکھ کر بہت ملنے کی چاہنا نہ کرے اور اکیلے میں بیٹھ کر ہر چرنوں کا اسمرن اور دھیان
کرتا رہے اور جب دوسرے کے پاس بیٹھے تب سوائے چرچا اور کتھا پرمیشور کے برتھا بات نہ کرے
اس طرح ابھیاس رکھنے سے سنساری مایا چھوٹ کر من اُس کا ہر چرنوں میں لگ جاتا ہے جو کوئی یہ
کہے کہ بہت آدمی تدبیر اور اُدم کرنے والے اپنی کامنا کو پہونچ کر ہمیشہ خوش رہتے ہیں سوائے راجہ
تم اس بات کا بشواس مانو کہ بنا اچھا پرمیشور کے کسی کا منورتھ نہیں ملتا ہے اور سب طرح ہاں اور
لابھ پرمیشور کی اچھا سے ہوتی ہے دیکھو جو سنسار میں پیدا ہوا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا
اور مرتے وقت کوئی اُس سے یہ بات نہیں کہے گا کہ تم استری اور پتر اور ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ
کا نام لیو سب اشٹ اور متر یہی کہیں گے کہ اس وقت پرمیشور کا نام لے کر اُن کا اسمرن کرو جس میں تمہارا
پرلوک بنے پھر کس واسطے پہلے سے اس پرمیشور کو یاد نہیں کرتا کہ انت سمے اُسی سے کام پڑتا ہے
اور دوسرا کوئی نہیں سہا تیا کر سکتا جو تم ایسا کہو کہ اب تو سنساری سُکھ اُٹھا لیں مرتے وقت پرمیشور کو
یاد کر لیں گے سو تم بشواس کر کے جانو کہ جب من تمہارا پہلے سے استری اور پتر اور درب آدک کے
پریم میں لگا رہے گا تب مرتے وقت پرمیشور میں لگنا بہت کٹھن ہے اس لیے آدمی کا تن پاکر پہلے سے

اُن کے اسمرن اور دھیان میں چت لگانا چاہیئے جوانت سمے کام آوے جس طرح درب گاڑ رکھنے سے آٹھوں پہر اُس جگہ کا دھیان من میں بنا رہتا ہے اور چور آدک کے ڈر سے کبھی کبھی جا کر اُس استھان کو دیکھ آتا ہے اور کسی دوسرے سے درب گاڑنے کا حال نہیں کہتا اسی طرح بیکنٹھ ناتھ کو دن رات یاد رکھ کر اُن سے پریم رکھنے کا حال کسی سے کہنا نہ چاہیئے یہ گیان سن کر راجہ جنک نے سنبے کیا کہ آپ نے جو کہا کہ پرمیشور کی کیلا اور کتھا سننے اور دھیان کرنے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے اس لیے تھوڑی اُستت نارائن جی کی سُنا چاہتا ہوں دیال ہو کر کہئے یہ سن کر پتیلائن نام پانچوں بھائی نے کہا کہ اے راجہ پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے تینوں لوک کے وہی بیکنٹھ ناتھ ہیں اور اُنھیں کا پرکاش چوراسی لاکھ جون میں رہتا ہے لیکن کسی جیو کے مرنے سے اُن کا ناش نہیں ہوتا اور کسی جیو کے پیدا ہونے سے وہ پیدا ابھی نہیں ہوتے وہ ابناشی پرش اپنے تیج سے پرکاشت رہ کر سدا ایک طرح سب بست میں ملے اور سب سے الگ رہتے ہیں اور سب جیوؤں میں چلنے اور پھرنے کی سامرتھ اور آدمی کو بھلی اور بری بات کا گیان اُنھیں کی شکت سے ہوتا ہے اور اُن کا پرکاش کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اور ہاتھ سے بھی پکڑائی نہیں دیتا اور اس طرح ہردے میں چھپا رہتا ہے جس طرح پتھر اور لکڑی میں آگ چھپی رہ کر دکھائی نہیں دیتی جس طرح تدبیر کرکے پتھر اور لکڑی میں سے آگ نکالتے ہیں اسی طرح گیان کی راہ سے اُن کی شکت کو بھی شریر میں دیکھنا چاہیئے جس طرح گولر کے درخت میں ہزاروں پھل لگے ہو کر اُن کے بھیتر مچھر بھرے رہتے ہیں اسی طرح کروڑوں برھمانڈ پرمیشور کے روئیں میں بندھے رہتے ہیں اور سب جیوؤں کا پالن وہی کرتے ہیں ایسے ترِبھون پت کا پہچاننا بہت مشکل ہے اور جب اُن کی بھکت اور پریت سچے من سے کرے تب اُن کی مہما کو جان سکتا ہے اور آدمی کی دشا چار طرح پر ہے جاگرد سوپن سُکھپت تُریا جاگرت جاگنے اور سوپن سو جانے کو کہتے ہیں اور سُکھپت اُس کو سمجھنا چاہیئے جس طرح کسی وقت آدمی نیند سے اُٹھ کر کہتا ہے کہ ہم ایسا سوے کہ نہ جگتے تھے نہ نیند میں بےہوش ہو کر سوتے تھے اور تریا اُس کو کہتے ہیں جیسے پرمیشور کے دھیان میں لین ہو کر بیٹھا رہے اور اپنے تن اور بستر کی کچھ سدھ نہ رکھے اور چاروں اوستھا میں پرمیشور کا پرکاش شریر میں رہتا ہے اور اُنھیں کی شکت سے سب اچھے بُرے کام آدمی کرتا ہے اور یہ بات اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ جب پرمیشور اپنا پرکاش بدن سے کھینچ لیتے ہیں تب وہ مر جاتا ہے اور اُس سے کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے اور جو کوئی یہ کہے کہ پرمیشور سب جگہ موجود ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا اُس کو یہ جواب دینا چاہیئے کہ مورکھ کو دکھائی نہیں دیتا اور گیانی سے وہ چھپا نہیں رہتا۔

ادھیاے چوتھا

کتھا اوتاروں کی

نارد من نے کہا کہ اے بسدیو جی اتنی کتھا سُن کر راجہ جنک بولے کہ اے رکھ راج جن دنوں میں بالک تھا اُن دنوں ایک مرتبہ سنکادک میرے پتا کے پاس آئے تھے میں نے ہاتھ جوڑ کر اُن سے پوچھا کہ اے مہاراج پرمیشور کی بھگت اور تپسیا کس طرح کرنا چاہیئے تب اُنھوں نے کچھ جواب نہ دے کر ہنس دیا اور مجھ کو وہ گیان سننے کے لائق نہیں سمجھا یہ بات راجہ جنک کی سُن کر آپ برہو تر نام چھٹویں جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ تم گیان سننے کے جوگ ہو لیکن اِن دنوں تم اگیان بالک تھے اس سے سنت کمار آدک نے کچھ گیان تم سے نہیں بتلایا اب ہم کہتے ہیں سنو کہ کرم تین طرح کا ہوتا ہے کرَم بکرَم اکرَم کرم اُس کو کہنا چاہیئے کہ براہمن اور چھتری اور بیش اور شودر چاروں برن اپنے اپنے دھرم پر جیسا اُن کے واسطے بید اور شاستر میں لکھا ہے استھر رہیں - اور بکرم وہ ہے کہ ایک برن کا دھرم دوسرا برن کرے اور اکرَم اُس کو سمجھنا چاہیئے کہ جان بوجھ کر چوری آدک بُرے کرم کر کے سنساری جیوؤں کو دُکھ دیوے اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ نت پوجا اور دھیان شری رام چندر جی یا شری نرسنگھ جی آدک کسی اوتار کا اپنے گرو کے اُپدیش کے موافق کرے اور اسمرن اور دھیان کرنا پرمیشور کا کیول ایک ہی اوتار پر منحصر نہیں ہے چوبیس اوتاروں میں سے جس پر من اُس کا چاہے اُسی روپ کی پوجا اور بھگت کیا کرے یہ سن کر راجہ جنک نے کہا کہ مہاراج جس طرح آپ نے دیا کر کے پوجا کرنے کے واسطے کہا اسی طرح دیال ہو کر اوتاروں کی کتھا کہیئے یہ سُن کر دُرمل نام ساتویں جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو پرمیشور کے سب اوتاروں کا حال کہہ سکے اور جو کوئی ایسا بچار کرے اُس کو اور کھ سمجھنا چاہیئے تو آکاش کے تارے اور ریالو کی کنکا اور پانی برسنے کی بوندیں گن لے لیکن بیکنٹھ ناتھ کے اوتاروں کو نہیں گن سکتا پرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندرما اور دسوں دشا اور چودھوں بھون اور چوراسی لاکھ جون آدک پرمیشور کے براٹ روپ میں ہو کر سب سنساری بست کے مالک اور پیدا کرنے والے وہی ہیں جب براٹ روپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکلتا ہے تب اُس پھول سے برھما جی پیدا ہو کر تینوں لوک کو پیدا کرتے ہیں اور پرمیشور نرنارائن کا اوتار لے کر بدری کیدار میں بیٹھے ہوے کیول اس واسطے تپسیا کرتے ہیں جس میں سنساری لوگ اُن کو دیکھ کر پرمیشور کا سمرن اور دھیان کر کے بھوساگر پار اُتر جاویں جب راجہ اندر کو ترتپون کی مہمانہ جاننے سے یہ ڈر پیدا ہوا کہ یہ میرا اندراسن لینے کے واسطے تپسیا کرتے ہیں تب اُس نے اُن کا تپ

جنگ کرنے کی اچھا سے کامدیو اور بسنت رت اور مند سگندھ ہوا اور دس اپسرا کو وہاں بھیجا جیسے وہ سب
نرنارائن کے تپسیا کرنے کے استھان میں پہونچے ویسے بسنت رت نے ایک باغیچہ بہت اچھے اچھے
پھل اور پھولوں اور بھوگ بلاس کے سب سامان سمیت وہاں پرکٹ کر دیا اور مند سگندھ سیتل پون
چل کر اس باغ میں اپسرا ناچنے لگیں اور کامدیو کوکلا روپ بن کر ایک درخت پر بیٹھ کر جب کام بڑھانے
والی بولی بولنے لگا تب نرنارائن نے جن کا کھاربند سورج سے زیادہ چمکتا تھا جیسے آنکھ اُٹھا کر اُن لوگوں
کی طرف دیکھا ویسے کامدیو آدک مارے ڈر کے سوکھ گئے اور من میں کہنے لگے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ مہاتما پرش
ہم کو شاپ دے کر بھسم کر ڈالیں یہ حال اُن کا دیکھتے ہی تربھون پت انترجامی نے ہنس کر کامدیو
آدک سے کہا کہ تم لوگ مت ڈرو اس میں تمھارا کچھ اپرادھ نہ ہو کر اندر نے تم کو اپنا راج چھوٹنے کے
ڈر سے یہاں بھیجا ہے سو میں اندرلوک کی کچھ چاہنا نہیں رکھتا یہ سُن کر کامدیو اور بسنت رُت آدک
نے نرنارائن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ سنساری جیو کوئی ایسی سامرتھ نہیں
رکھتا ہے جو ہمارے پھندے میں نہ پھنسے لیکن ہم لوگ آپ کو جو آد پرش بھگوان کا اوتار ہیں کچھ
دھوکا نہیں دے سکے جب آپ کا بھجن اور اسمرن کرنے والے اپنے بل سے ہمارے سر پر لات
دھر کے سیدھے بیکنٹھ چلے جاتے ہیں تب آپ پر کس کا بس چل سکتا ہے سنسار میں بہت آدمی
بھوکھ اور پیاس اور کام دیو آدک کو اپنے بس رکھ کر سنساری سکھ کی چاہ نہیں رکھتے لیکن کرودھ ایسا بلوان
ہے کہ اُس کے بس میں ہو کر وہ لوگ بھی اپنے شبھ کرم اور تپسیا کا پھل ساعت بھر میں کھو دیتے
ہیں آپ میں کرودھ کا لگاؤ نہ ہو کر آپ کی بھکت اور پریت کرنے والے بھی کام اور کرودھ کے بس
نہیں ہوتے اس لیے آپکے ہماری ہزاروں ڈنڈوت پہونچے یہ بات سنتے ہی نرنارائن نے اپنی
مایا سے اُسی وقت ہزار سندر استریاں جن کے سامنے رمبھا آدک اپسرا کچھ مال نہیں ہیں اور کوسوں
تک اُن کے بدن کی خوشبو اُڑتی تھی وہاں پرگٹ کر دیں اور وہ سب لچھمی پت کی سیوا کرنے کے واسطے
ہاتھ جوڑ کر چاروں طرف کھڑی ہو گئیں اُن کا روپ دیکھتے ہی کامدیو آدک لجت ہو کر اپنا اپنا ابھمان
بھول گئے اور اُن استریوں پر موہت ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں نے ایسی روپ والی
استری کبھی اندرلوک میں بھی نہیں دیکھی تھیں یہ سُن کر تربھون پت نے کامدیو آدک سے کہا کہ تم لوگ
ان سب استریوں کو اندرپُری میں لے جاؤ کامدیو نے کہا کہ مہاراج ان کو یہاں ہی رہنے دیجئے نہیں تو
وہاں لے جانے میں سب دیوتا آپس میں لڑ کر مر جائیں گے یہ بات سُن کر شری نرنارائن نے کہا کہ
ان سب میں تمھارے نزدیک جو بدصورت ہو اُس کو لے جاؤ جب کامدیو اُربسی نام استری کو شری
نرنارائن جی کی آگیا سے اپنے ساتھ لے کر وہاں سے بدا ہوئے اور اُنھوں نے اندرلوک میں پہونچ کر سب
مہاشری نرنارائن جی کی کہی تب اندر اُن کو پورن برہم جان کر اُن کی استت کرنے لگا اور اُربسی کا رنگ

اور روپ دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر اُس کو سب اپسراؤں کا مالک بنایا پھر پرمیشور نے ہنس روپی پنچھی کا اوتار لے کر سنت کمار کو اُتر دیا - اور ہے گریو اوتار دھر کے مدھ کیٹبھ دیتیہ کا بدھ کیا اور پاتال سے بید لا کر برہما جی کو دیا - اور متس اوتار لے کر راجہ ست برت کو گیان سکھلایا - اور کچھپ اوتار لے کر مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھایا - اور موہنی اوتار لے کر دیوتوں کو امرت پلایا - اور باراہ اوتار دھر کر پرتھوی کو پاتال سے نکال لائے اور باون اوتار دھر کر راجہ بل سے پرتھوی کا دان لیا - اور کپل دیو اوتار دھر کر دیو ہوتی نام اپنی ماتا کو سانکھیہ جوگ کا گیان اُپدیش کیا اور پرشرام اوتار ہو کر سہسرا باہ آدک بہت چھتریوں کو مار ڈالا اور شری رام چندر اوتار لے کر لنکا پت راون کو مارا - اور نرسنگھ اوتار ہو کر پرہلاد بھگت کی رچھا کی - اور شری کرشن اوتار دھر کر کنس آدک راجہ اور ادھرمی دیتوں کو مار ڈالا اور کورو اور پانڈوں سے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور بودھ اوتار دھر کر دیتوں کو جگیہ کرنے سے منع کیا - اور جب کلجگ کے انت میں کچھ دھرم نہیں رہے گا تب کلنکی اوتار لے کر ست جگ کا دھرم اور کرم چلاویں گے ان اوتاروں میں سے جس اوتار پر من چاہے اُسی کے روپ کا پوجن کیا کرو اور دھیان کرنے سے منو کا منا پل کر انت سمے مکت ملتی ہے -

ادھیاے پانچواں

گیان کہنا آٹھویں اور نویں جوگیشور کا

راجہ جنک نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے مہاراج جو لوگ پرمیشور کے اسمرن اور دھیان سے بمکھ رہتے ہیں اُن کا حال مرنے کے پیچھے کیا ہوتا ہے یہ سن کر جس نام آٹھویں جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ چوراسی لاکھ طرح کے جیو جڑ اور چیتن سب پرمیشور کی اچھا سے پیدا ہو کر مرنے کے پیچھے جیو آتما سب کسی کا پھر پرمیشور کے روپ میں مل جاتا ہے اور سب جیوؤں کا پالن کرنے اور سکھ دینے والے وہی آدپرش بھگوان ہیں جو کوئی اُن کو جیوؤں کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا جان کر دن رات اُن کے اسمرن اور دھیان میں لین رہ کر کہتا ہے کہ اے بیکنٹھ ناتھ شری مہادیو جی اور شری برہما جی آدک دیوتا تمہارے بھجن اور اسمرن کے پرتاپ سے جو کچھ آشیرباد یا شاپ کسی کو دیتے ہیں وہ سچ ہو کر ہر بھگتوں کا دکھ آپ کی دیا سے چھوٹ جاتا ہے اس لیے سنسار روپی سمدر پار اُترنے کے واسطے آپ کے چرنوں کا دھیان جہاز کے برابر سمجھنا چاہیے اے راجہ اس طرح کا گیان اور دھیان رکھنے کے واسطے آدمی مکت پدوی پر پہونچتے ہیں اور جو لوگ آدمی کا تن پاکر چاروں برن اور چاروں آشرم میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتے اور کتھا سننے میں پریت نہ رکھ کر سنساری

مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور دھرم کی کمائی سے کمبپ اور شریر پالن کرکے پرمیشور کا چمتکار سب
جیووُں میں برابر نہیں سمجھتے اور بنا مطلب دوسروں کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور پرائی استری اور
پرایا دھن لینے کی اچھا رکھ کر جیووُں کو مار ڈالتے ہیں اُن کا کبھی بھلا نہیں ہوتا وہ آدمی بہت دنوں تک
نرک بھوگ کر چوراسی لاکھ جون میں جنم پا کر بہت طرح کا دُکھ پاتا ہے اور جو آدمی اپنے پیدا اور
ناش کرنے والے کو نہیں جانتا ہے اُس کو ادھرمی جاننا چاہیئے جس طرح مل اور موتر پیٹ سے
الگ ہو جانے پر اَشدھ ہو جاتا ہے اُسی طرح پرمیشور سے الگ رہنے والے آدمی بھی اُشدھ
ہو کر نرک میں جاتے ہیں اور جو براہمن اپنے فائدے کے واسطے دوسروں کو بسی کرن اور مارن
اور اُچاٹن بتا کر مکت ہونے کی راہ نہیں سکھاتے اُن کو پاکھنڈی اور ادھرمی سمجھنا اُچیت ہے اور جو
لوگ سنت اور مہاتما اور مہر بھکتوں کو تچھ جان کر سب جیووُں میں پرمیشور کا روپ برابر نہیں دیکھتے اور
بید کے موافق نہ چلکر کیول اپنا سوارتھ سمجھتے ہیں اور دھن پا کر دھرم نہیں کرتے ان کو ابھاگی اور پاپی سمجھنا
چاہیئے کس واسطے کہ دھرم کرنے سے گیان پراپت ہو کر ترشنا چھوٹ جاتی ہے اور برکت ہونے سے
مکت پدوی پاتے ہیں دیکھو جب مرتے وقت اپنا شریر اور استری اور پتر اور سیوک آدک کوئی
رچھا نہیں کر سکتا تب اُن کے پریم میں پھنس کر خراب ہونا بے فائدہ ہے جس طرح آدمی اپنا بدن
پالنے کے واسطے پشو اور پنچھی آدک کو مار کر کھاتا ہے اُسی طرح وہ پشو اور پنچھی بھی دوسرے جنم
میں اُس کو مار کر اپنا بدلا لیتے ہیں اور مدرا پینے والے اور سادھو اور براہمن اور پرمیشور سے بمکھ رہنے
والوں کو جم دوت زبردستی نرک میں ڈال کر بڑا دکھ دیتے ہیں اتنی کتھا سن کر راجہ جنک نے پوچھا
کہ اے مہاراج سب جگوں میں آدپرش بھگوان کا اوتار کس طرح پر تھا یہ سن کر بھاجن نام نویں جوگیشور
نے کہا کہ ست جگ میں اوتار پرمیشور کا چتربھجی روپ چندرما کے برابر سفید ہو کر اس جگ میں سب
آدمی دھرماتما اور سچے اور مہر بھکت تھے اور دھرم کے چاروں پیر بنے رہ کر انت سمے سب کو بیکنٹھ
دھام ملتا تھا اور ترتیا جگ میں اوتار پرمیشور کا آگ کی طرح لال ہو کر جلن اپنا برہمچاری کے برابر رکھتے
تھے اور دھرم کے تین پیر رہ کر باسدیو نام کا چرچا رہتا اور دواپر جگ میں پرمیشور کا اوتار شیام رنگ
نیل من کے برابر چمکتا ہو کر دھرم کے دو پانوں تھے اور مکٹ جڑاؤ سر پر رکھے ہوئے پرمیشور کی پوجا
ہوتی تھی اور کلجگ میں اوتار پرمیشور کا شیام رنگ سورج کے برابر چمکتا ہو کر دھرم کا ایک ہی
چرن رہ جاتا ہے اور کلجگ کے آدمی نردھن رہتے ہیں اور دھن وان آدمی بھی سوم ہو کر جیسا دان
اور دھرم کرنا چاہیئے ویسا نہیں کرتے اس واسطے کلجگ کے آدمی کیول پرمیشور کا نام جپنے اور
ہر چرنوں میں دھیان لگانے اور اُن کی کتھا اور لیلا سننے سے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں اور پرمیشور
کی شرن جانے والے کسی دیوتا کا ڈر نہ رکھ دیورن اور پترن اور رکھورن سے چھوٹ جاتے ہیں

اور ہر بھگتوں پر پرمیشور کی چھایا رہنے سے کوئی اُن کو کچھ دکھ نہیں دے سکتا اور نارائن جی اپنے بھگتوں پر
دیال ہو کر اُن کا تکرم کرنے سے بچائے رہتے ہیں اور اے راجہ کلجگ میں جو کوئی یہ اشلوک پڑھ کر پرمیشور کو
ڈنڈوت کرے گا اُس کو نارائن جی پانچھت پھل دے کر انت سمے اُدھار کریں گے اور ارتھ اُس اشلوک کا
یہ ہے کہ اے شری نارائن جی مہاراج میں تمھارے کمل روپی چرنوں کا دھیان جو پھول سے بھی زیادہ کومل
ہے اپنے ہردے میں رکھتا ہوں آپ کا چرن چھوڑ کر دوسرا کوئی دھیان کرنے جوگ نہیں ہے جو کوئی
اِن چرنوں کا اسمرن کرتا ہے وہ بھاگمان ہو کر اُس کو کسی دیوتا اور دیتیہ اور منکھ اور رِکّش آدک کا کچھ
ڈر نہیں رہتا اور آپ کے چرنوں کا دھیان کرنے کے پرتاپ سے میرا من کام کرودھ لوبھ موہ میں
کہ یہ سب ادھرم کی جڑ ہیں نہیں پھنستا جس وقت میں آپ کے کمل روپی چرنوں کا دھیان کرتا ہوں
اُس وقت میرا سب منورتھ پورا ہو کر کوئی اِچھّا نہیں رہتی اور گنگا اور جمنا اور نربدا اور سرسوتی آدک
سب تیرتھ آپ کے چرنوں میں رہ کر وہ چرن آپ کا سب دُکھ اپنے بھگتوں کا دور کرتا ہے میں آپ کو
پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا تینوں لوک کا جان کر ڈنڈوت کرتا ہوں یہ سُنا کر نویں جوگیشور نے
کہا کہ اے راجہ ست جُگ میں دس ہزار برس تک تپ کرنے سے پرمیشور خوش ہوتے تھے اور ترتیا
جُگ میں ہزار برس تک تپ کرنے سے آدمی پھل پاتا تھا اور کلجگ میں ایک دن رات پرمیشور کو
سچے من سے ایک چت ہو کر اگر یاد اور دھیان کرے تو پرمیشور پرسن ہو کر اُس کی اِچھّا پوری کر دیتے ہیں
اِس لیے سب جوگی اور من تپ اور جپ کرنے والوں کو یہ اِچھّا رہتی ہے کہ ایک مرتبہ ہمارا جنم بھی
کلجگ میں بھرت کھنڈ میں ہوتا تو تھوڑی محنت کرنے سے ہم پرمیشور کا درشن پاتے اے راجہ ہم کو
اس بات کا بڑا پچھتاوٗ ہے کہ کلجگ کے آدمی ایسے سہج میں ملنے والے پرمیشور کو یاد نہیں کرتے اور بیکنٹھ ناتھ
نے گیتا میں اپنے مکھاربند سے کہا ہے کہ جو کوئی منسا باچا کرمنا سے اپنے کو مجھے سونپ دے اُس کو
جگت میں کسی طرح کا ڈر اور دُکھ نہیں ہوتا اتنی کتھا سُنا کر نارد مُن نے کہا کہ اے بسدیو جی جوگیشوروں
نے یہ سب گیان راجہ جنک سے کہا تب راجہ نے بدھ پوربک پوجا اور پرکرما جوگیشوروں کی کر کے
اُن کو بدا کیا اور اپنے من سے راجہ اور پرجا اور پروار اور دھن کی پریت چھوڑ کر اسی گیان کے
پرتاپ سے سیدھے بیکنٹھ میں گئے سو تم بھی اسی گیان پر بشواس کر کے ہر چرنوں کا دھیان کرو تمھاری
مکت ہو جائے گی اے بسدیو جی جب بیکنٹھ ناتھ نے تمھارے گھر پُتر ہو کر اوتار لیا اور تم اُن کو
اپنے پران سے زیادہ چاہتے ہو تو تمھارے بھوساگر پار اُترنے میں کیا سندیہ ہے لیکن اُن کو اپنا
بیٹا جاننا چھوڑ کر آدپُرش بھگوان سمجھو اُنھوں نے کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے اور بھگتوں کو سُکھ
دینے کے واسطے سنسار میں اوتار لیا ہے اور میں اُنھیں کا درشن کرنے کے لیے سدا یہاں آتا ہوں جبکہ
یہ گیان نارد مُن سے سُن کر بسدیو اور دیوکی جی کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پربرہم پرمیشور کا اوتار

ہیں، تب دونوں آدمی اُن کے چرنوں پر گر پڑے اور پتر بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کے برابر اُن کو سمجھنے لگے اور نند دمن بیکنٹھ ناتھ سے بدا ہو کر برہم لوک کو چلے گئے ۔ شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت جو کوئی اِس ادھیائے کو بدھ پوربک کہے اور سُنے گا وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر انت سمے مکت پدوی پر پہونچے گا۔

ادھیائے چھٹواں

آنا برہماجی آدک دیوتوں کا شری کرشن جی کے پاس

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت نارد مُن کے جانے کے پیچھے ایک دن شری کرشن مہاراج سُدھرما سبھا میں بیٹھے تھے اُس وقت شری برہماجی اور شری مہادیوجی اور اندر اور برن اور کبیر اور دچھ پرجاپت آدک دیوتا اور رکھیشور لوگ شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے آکاش مارگ سے دوارکا پُری میں آئے اور نندن باغ کے پھول شری کرشن مہاراج پر برسائے اور ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر نبے کیا کہ اے مہاپربھو جن چرنوں کا دھیان بڑے بڑے جوگیشور اور رکھیشور لوگ آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر مکت پدوی پاتے ہیں اُنھیں تیرتھ روپی چرنوں کے درشن کرنے کے واسطے ہم لوگ یہاں آکر بھوساگر پار اُترنا چاہتے ہیں اے نرگن نرنکار آپ سب جگت کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں اور سنساری لوگ جگیہ اور تپ اور دھیان اور تیرتھ کرنے پر بھی ہر چرنوں کی بھگت بنا سنسار اور پرلوک کا سُکھ نہیں پاتے اور جب تک آپ کی دیا سے پورب جنم کا پُن سہائے نہیں ہوتا تب تک آپ کے چرنوں میں پریت نہ ہو کر ہر کتھا میں چت نہیں لگتا اور ہم لوگوں کے نبے کرنے سے آپ نے مرت لوک میں سگُن اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتارا اور ایک سو پچیس برس تک سنسار میں رہ کر سادھو اور بیشنوؤں کو سُکھ دیا اور ادھرمی اور دُکھدائی راجوں کو مار کر دھرم کی رچھا کی اے ترلوکی ناتھ اب دُر باسا رکھیشور کے شاپ سے چھپن کروڑ جدوبنسی اس طرح جل رہے ہیں جس طرح درخت سوکھ کر بھیتر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے آپ سب جیوؤں کے مالک ہیں جیسا اُچت ہو ویسا کیجیے یہ سُن کر شری کرشن جگت پت بولے کہ اے برہماجی میں نے تمھاری رچھا جان کر کنس اور جراسندھ اور کال جمن ادھرمی راجہ اور دیتوں کو مار کر کورو اور پانڈوں سے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بھار اُتار چکا ہوں کیول جدوبنسیوں کا ناش کرنا باقی ہے تھوڑے دن میں اُن کا بھی ناش کر کے بیکنٹھ میں آ پہونچتا ہوں تم لوگ اپنے اپنے استھان پر چلو یہ سُن کر برہما آدک دیوتا بدا ہو کر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور ترلوکی پت نے گولوک کا

جانا بچار کر ایک دن راجہ اُگرسین کی سبھا میں جدبنشیوں سے کہا کہ اِن دنوں براہمن کے شاپ دینے سے دوارکا پری میں ہر روز نئے نئے اسگُن ہوتے ہیں اس لیے سب کسی کو پربھاس چھیتر میں چلکر اسنان اور دان اور جگیہ اور ہوم وہاں پر کر کے یہ دوش مٹانا چاہیئے جس طرح سُمدر میں رہنے سے چندرما کا چھئی روگ چھوٹ گیا اُسی طرح پربھاس چھیتر میں نہانے اور دان کرنے سے تمھارا دوش بھی چھوٹ جائے گا جب کہ راجہ اُگرسین آدک سب جُدبنشی شیام سندر کی آگیا سے پربھاس چھیتر میں جانے کے واسطے تیاری کرنے لگے تب اودھو بھگت نے جو لڑکپن سے نندلال جی کے متر اور سیوک تھے ڈنڈوت اور پرکرما کر کے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر تربھون پت سے کہا کہ اے مہاپربھو جدبنشیوں کو پربھاس چھیتر میں بھیجنے سے میں جانتا ہوں کہ آپ اُن کا ناش وہاں کرا کے بیکنٹھ کو پدھاریں گے نہیں تو آپ کے پتر تھ روپی چرنوں کا دھیان کرنے سے ہزاروں شاپ چھوٹ جاتے ہیں اُن کو دہاں بھیجنے کا کیا کام ہے جس طرح لڑکپن سے آج تک میں آپ کی سیوا میں رہا اُسی طرح آپ مجھ کو اپنے چرنوں سے الگ نہ کر کے اپنے ساتھ لے چلیئے اور ایسا بردان دیجیے کہ اگر کسی جون میں میرا جنم ہو تو وہاں بھی آپ کے کمل روپی چرنوں کی بھگت اور پریت میرے ہردے میں بنی رہے۔

ادھیائے ساتواںؑ

گیان کہنا شیام سندر کا اودھو جی سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب اودھو جی نے شری کرشن مہاراج کے ساتھ چلنے کے واسطے بہت بنتی کی تب جگت پت نے اُن کو اپنا بھگت اور متر جان کر کہا کہ اے اودھو یہ سچ ہے جُدبنشی لوگ دربا سا رکھیشور کے شاپ سے جل رہے ہیں آج کے ساتویں دن سب جُدبنشیوں کا ناش ہو کر دوارکا سمدر میں ڈوب جائے گی اور برہما دک دیوتا مجھے بلانے آئے تھے اس لئے میں بھی جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بیکنٹھ کو چلا جاؤں گا اس لیے تم کو بھی اُچت ہے کہ پہلے سے برکت ہو کر میرے چرنوں میں دھیان لگاؤ میں نے براہمن کے شاپ سے تم کو چھڑا دیا اور اے اودھو میرے چلے جانے کے بعد دھرم سنسار سے اُٹھ جائے گا یہ بات سنتے ہی اودھو رو کر بولے کہ اے تربھون پت میں نے بنا گیان پائے سنساری موہ چھوڑ دیا تو برکت ہونے سے کیا فائدہ ہو گا اس لیے دیال ہو کر ایسا گیان اُپدیش کیجیئے جو مرتے وقت نہ بھولے یہ بات سُن کر دوارکا ناتھ نے کہا کہ اے اودھو سنسار میں جو کچھ تم دیکھتے اور سنتے ہو سب کو جھوٹھا بیوہار سمجھ کر اپنا من ہمارے

چرنوں میں لگاؤ جب تم سنساری چیز ناش ہونے والی سے پریم توڑ کر میرے ابناشی روپ کا دھیان سچے من سے کروگے تب تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی اور تم مجھ کو آٹھوں پہر اپنے پاس دیکھوگے جس طرح پوسالے پر بہت آدمی اکٹھا ہو کر اور پانی پی کر الگ ہو جاتے ہیں اُسی طرح ماتا اور پتا اور استری اور پُتر تھوڑے دن ساتھ رہ کر انت سمے چار قدم بھی مرنے والے کے ساتھ نہیں جاتے اپنے مطلب اور دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے چار دن رو لیتے ہیں اس لیے اُن کا پریم سپنے کے برابر جھوٹا سمجھنا چاہیئے کیونکہ گیان اور بیراگ اور پاپ اور پُن اپنے ساتھ جا کر اُسی سے دُکھ اور سُکھ ملتا ہے اِس لیے آدمی کو چاہیئے کہ اپنا مرنا آٹھوں پہر یاد رکھ کر بُرے کرموں سے بچا رہے اور سب جڑ اور چیتن میں میرا پرکاش برابر سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہ دے جس طرح دن رات بدلا کرتے ہیں اُسی طرح سنسار میں پیدا ہونے اور مرنے کی گت ہو کر یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ میرے مرنے کے پیچھے کون جون میں میرا جنم ہوگا یہ گیان سُن کر اودھو نے نبے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ انترجامی استری اور پتر کا موہ چھوڑ کر برکت ہونا بہت کٹھن ہے مجھ اگیان پر دیال ہو کر کوئی سہج تدبیر ایسی بتا دیجیئے کہ جس میں سنساری مایا چھوٹ کر آپ کے چرنوں میں بھگت پیدا ہو اور مجھ کو گیان روپی ناؤ پر بٹھا کر بھوساگر پار اُتار دیجیئے یہ سُن کر شری کرشن مہاراج بولے کہ اے اودھو جس طرح ہوا کسی چیز سے ملاوٹ نہ رکھ کر الگ رہتی ہے اُسی طرح تم بھی سب چیز بھلی اور بُری کو اُس بدن سے الگ سمجھ کر سنساری مایا کو چھوڑ دو دیکھو جس طرح چندرما کی کلا ہر روز گھٹتی بڑھتی ہے اُسی طرح یہ بدن لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپا بھوگ کر ہمیشہ ایک طرح پر نہیں رہتا جس طرح سورج دیوتا اپنا پرکاش زمین اور پہاڑ اور پانی پر برابر رکھ کر کسی کے ساتھ کچھ پریم نہیں رکھتے اسی طرح پر تم بھی سب کی پریت چھوڑ کر مجھ میں اپنا پرکاش کر لیو جیسے کبوتر اور کبوتری اپنے بچوں کی پریت میں پھنس کر خراب ہوئے تھے ویسے ہی سنساری آدمی بھی استری اور پُتر کا پریم رکھنے سے دُکھ اُٹھاتے ہیں یہ سُن کر اودھو جی نے کہا کہ مہاراج اُن دونوں کبوتروں کی کتھا بستار کے ساتھ کہیئے شری کرشن مہاراج نے کہا کہ اے اودھو ایک کبوتر اپنی مادہ اور بچوں سمیت ایک درخت پر رہ کر جس طرح اِندر اِندرانی کے ساتھ بھوگ بلاس کرتا ہے اُسی طرح وہ بھی اپنی مادہ سے گھونسلے میں بھوگ کر کے سُکھ اُٹھاتا تا جب کہ ایک دن وہ کبوتر اپنے بچے اکیلے چھوڑ کر مادہ سمیت چارہ لینے کے واسطے چلا گیا تب ایک بہیلیے نے وہاں آ کر اُن بچوں کو جال میں پھنسا لیا جب وہ کبوتر اور کبوتری یہ حال اپنے بچوں کا دیکھ کر مارے پریم کے آپ بھی اُس جال میں کود پڑے تب وہ بہیلیا سب کو پھنسا کر اپنے گھر لے گیا دیکھو جس طرح اُن دونوں پنچھیوں نے بچوں کی پریت سے جال میں کود کر اپنا پران دیا اور بچوں نے اُن کی سہائتا نہیں کی اسی طرح سنساری لوگ بھی استری اور پتر کے موہ میں پھنس کر

نرک بھوگتے ہیں تب وہاں پر کوئی اُن کی سہاتیا نہیں کرتا اِس لیے اُن لوگوں کے واسطے جو دُکھ میں کبھی کچھ کام نہیں آتے دُکھ اُٹھانا اور اپنا پرلوک بگاڑنا اُچت نہیں ہے۔ اے اودھو پچھلے جگ میں جدنام راجہ گیان سیکھنے کی ابھلاکھا رکھ کر بہت سے جوگی اور رکھیشوروں کے پاس اسی اِچھا سے جایا کرتا تھا ایک دن اسی چاہنا میں گوداوری کنارے چلا گیا وہاں پر دتاترے نام برہمن ات تیجوان روپ کو بیٹھے دیکھ کر سُکھپال پر سے اُتر پڑا اور ڈنڈوت اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کے بنے کیا کہ اے مہارشی ایشور کو پہونچے ہوئے اس جوانی میں اتنی پدوی تم نے کہاں پائی تمھارا تیج دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑے گیانی ہو کر گُن کو چھپائے ہوئے ہو اور سنسار میں رہنے پر بھی کچھ چیز اپنے پاس نہ رکھ کر اس طرح سنسار سے برکت دکھلائی دیتے ہو جس طرح کمل کا پھول پانی میں پیدا ہو کر پانی سے الگ رہتا ہے اور سنساری آدمیوں کو میں دیکھتا ہوں کہ کام کرودھ لوبھ موہ کی آگ میں جلکر ایک ساعت سُکھ سے نہیں رہتے اور تم اس طرح آنند مورت دکھلائی دیتے ہو جس طرح ہاتھی جیٹھ کے مہینے کی دھوپ کا مارا ہوا پانی میں جا کر ٹھنڈھا اور مگن ہو جاتا ہے اس لیے تم سے بنے کرتا ہوں کہ جو کچھ گیان اور پرمیشور کی مہما تم کو معلوم ہو دیال ہو کر مجھ کو بتاؤ یہ بات سنتے ہی دتاترے جی نے اُس کی طرف دیکھا اور ہنس کر کہا کہ اے راجہ میں نے چوبیس گرو اپنے سمجھ کر جو کچھ گیان ان سے سیکھا ہے وہ کہتا ہوں سنو اور پچیسواں گرو میرا یہ بدن ہے جب میں نے اپنے تن کو بچار کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ اس تن میں مل اور موتر اور لہو اور مانس اشُدھ وستُ بھری ہو کر سوائے پرمیشور کے نام لینے اور اچھے کرم کرنے کے دوسری اچھی چیز نہیں ہے پھر کس واسطے سنساری مایا میں پھنس کر اپنا جنم برتھا کھوؤں جب میں یہ سمجھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے کے واسطے اکیلا اپنے گھر سے باہر نکلا اور بورہوں کی طرح چاروں طرف پھرنے لگا تب لڑکوں نے مجھ کو بورہا سمجھ کر پیچھے پیچھے پھرنا اور پتھر مارنا اور گالی دینا شروع کیا اور سوائے چوبیس گرو کے ایک گرو جس نے مجھ کو گایتری منتر اُپدیش کیا تھا وہ الگ ہے پہلا گرو میرا پرتھوی ہے اس سے تین باتیں میں نے سیکھی ہیں ایک تو میں نے پہاڑ کو دیکھا کہ وہ زمین سے بہت اونچا رہ کر بہت سے آدمی اور پشو اور پنچھی آدک جیوؤں کو اپنے اوپر رہنے اور آندھی چلنے اور پانی برسنے سے وہ اپنے استھان سے نہیں ہلتا تب میں نے بچار کیا کہ گیانی کو بھی سنساری مایا اور چاہنا میں جو ہوا اور پانی کی طرح ہے لپٹ کر اپنی جگہ سے ہلنا نہ چاہیے کس واسطے کہ آدمی کا تن مٹھی بھر مٹی سے بن کر عمر ہوا کی طرح گذر تی چلی جاتی ہے دوسرے میں نے درختوں کو دیکھا کہ وہ زمین میں پیدا ہو کر اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے سب جیوؤں کو سکھ دیتے ہیں اور ایک پیر سے کھڑے رہ کر برسات اور گرمی اور

سردی کا دکھ اٹھا کر اپنے استھان سے نہیں ہلتے ایک دن میں نے گھر سے نکل کر کیا دیکھا کہ بہت سے آدمی ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے جب ٹھنڈے ہو کر وہاں سے چلنے لگے تب کسی نے اس کی ڈالی اور کسی نے پتے اور کسی نے پھل توڑ لیے لیکن وہ درخت کچھ نہیں بولا یہ حال اس کا دیکھ کر میں نے اپنے من سے کہا کہ اسی طرح گیانی آدمی کو اپنا تن اور دھن سب پر اپکار کے واسطے سمجھ کر اپنا پران تک دینے میں انکار نہ کرنا چاہیے کس واسطے کہ یہ بدن مٹی کا پتلا ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس سے کیا اُتم ہے جو دوسرے کے کام آوے تیسرے میں نے پرتھوی کو دیکھا کہ سنسار ہی لوگ اس کی چھاتی پر لات رکھتے ہیں مل موتر کرتے ہیں لیکن وہ کسی کو کچھ بھلا برا نہیں کہتی میں نے بچار کیا کہ گیانی آدمی کو بھی کسی کے تعریف کرنے سے خوش ہونا اور بری بات کہنے سے برا ماننا نہ چاہیے۔ دوسرا گرو میرا ہوا ہے کہ میں نے ہوا کو خوشبودار پھول اور لہسن وغیرہ بدبو کی چیزوں میں بہتے ہوئے دیکھ کر اپنے من سے کہا کہ گیانی آدمی بھی جو کچھ میٹھا یا کڑوا کرم کے موافق ملے اس کو خوشی سے کھا کر پرمیشور کا سمرن اور دھیان کیا کرے اور کسی کی استت اور نندا نہ کرے۔ تیسرا گرو میرا آکاش ہے جس طرح گولر کا پھل بھیتر سے کھوکھلا ہو کر اس میں چھوٹے چھوٹے مچھر بھرے رہتے ہیں اسی طرح پرتھوی اور آکاش گول ہو کر اس کے بھیتر سب جیو جنتو اور چیتن رہا کرتے ہیں میں نے اس برہمانڈ میں کیا دیکھا کہ سورج کا پرکاش چاندی اور سونے اور مٹی کے پانی بھرے ہوئے برتنوں میں برابر پڑ کر اس کو کسی سے لگاؤ نہیں رہتا اور برتن ٹوٹنے اور پانی گر جانے سے وہ پرکاش پھر سورج میں مل جاتا ہے اور برتنوں میں چھایا پڑنے سے کچھ تیج سورج کا گھٹ نہیں جاتا یہ حال دیکھ کر میں نے جانا کہ پرماتما پرش کو جن کی شکتی چوراسی لاکھ جون میں رہتی ہے آکاش کے سمان سمجھنا چاہیے اس لیے جیوؤں کے مرنے سے ان کی کچھ ہان نہ ہو کر وہ اپنے تیج سے ایک جگہ برکاشت رہتے ہیں اور ان کی شکتی سب جیوؤں میں رہنے سے کچھ ان کا تیج کم نہیں ہو جاتا چوتھا گرو میرا پانی ہے کہ وہ موتی کی طرح اجل ہو کر کسی جگہ جو میلا دکھلائی دیتا ہے وہ کارن مٹی اور راکھ آدک ملنے کا سمجھنا چاہیے نہیں تو وہ اجل اور پوتر ہو کر سب جگت کو شدھ کر دیتا ہے اس کو میں نے کہا کہ گیانی کو بھی پانی کی طرح شدھ رہ کر اپنے پاس بیٹھنے والے کو گیان اپدیش کر کے پوتر کر دینا چاہیے جس میں سب چھوٹے اور بڑے اس کو اچھا کہیں پانچواں گرو میرا اگن ہے کہ جس میں سب چیز ڈالنے سے جل جاتی ہے اور دوسرے دن کے واسطے کچھ نہیں رہتی ہے اور جو لوگ اگن میں جگیہ اور ہوم کرتے ہیں ان کا پاپ جل کر چھوٹ جاتا ہے اسی طرح گیانی کو بھی چاہیے کہ جو کچھ اس کو ملے اسی دن سب خرچ کر ڈالے دوسرے دن کے واسطے کچھ نہ رکھے اور جو کوئی اس کو کھلاوے وہ کھا کر آشیرباد سے کھلانے والے کا پاپ چھڑا دے۔ چھٹواں گرو میرا چندرما ہے جس طرح چندرما سدا

ایک روپ رہ کر سورج کے پاس اور دور ہونے سے اُس کا تیج گھٹتا اور بڑھتا ہے اسی طرح جنم لینا اور مرنا سنسار میں ہو کر وہ پرماتما پُرش جس کا پرکاش چو راسی لاکھ جون میں رہتا ہے سب سے الگ اور سدا ایک رس رہتے ہیں اس لئے ہم نے اپنا گرو پرماتما کو بھی سمجھا۔ ساتواں گرو اپنا سورج کو مان کر اُن سے دو چیزیں میں نے پائیں ایک تو یہ کہ جس طرح آٹھ مہینے تک سورج دیوتا سمدر اور ندی آدک کا پانی سوکھ کر چار مہینے برکھا رُت میں وہ پانی برستے ہیں اسی طرح گیانی کو چاہیئے کہ جو کچھ ملے اس کا لالچ نہ کر کے کسی کو دے ڈالے دوسرے یہ کہ بہت سے برتن پانی بھر کر دھوپ میں رکھ دو تو سورج روپی پرچھائیں اُن برتنوں میں دکھائی دیتی ہے لیکن بہت سورج دکھائی دینے سے سورج دیوتا بہت نہیں ہو جاتے اس سے میں نے جانا کہ پرماتما پُرش ایک ہو کر کیول اُن کی چھایا سب جیووں میں رہتی ہے۔ آٹھواں گرو میرا کبوتر ہے جب کہ وہ اپنے بچوں کے پالنے کے واسطے جال میں دانہ چگنے گیا اور بہیلیا وہ جال اُٹھا کر اپنے گھر چلا آیا تب میں نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو جس طرح یہ پنچھی اپنے بچوں کے واسطے جال میں پھنس کر خراب ہوا اُسی طرح گیانی آدمی دنیا کی محبت رکھنے سے دُکھ پاوے گا جتنا دُکھ اُس پنچھی نے سنسار میں پایا اُتنا سکھ ہزار برس میں بھی اُس کو نہیں ملتا اس لئے میں استری اور پتر کا پریم چھوڑ کر اکیلا ہی بہت خوش رہتا ہوں۔

ادھیاے آٹھواں

گیان کہنا دتاترے جی کا راجہ جدُ سے

دتاترے جی نے کہا اے راجہ نواں گرو میرا اجگر سرپ ہے کہ جب سے اُس نے جنم پایا تب سے اسی جگہ رہ کر کہیں بھوجن ڈھونڈھنے نہیں گیا جبکہ ہرن آدک پشو اپنا سینگ اس کے بدن میں چبھوتے تھے تب وہ ایک دو کو اُٹھا کر نگل جاتا تھا اسی طرح نرمیش بھگوان اُس کا پالن کرتے تھے اور وہ اژدہا کسی دن بھوکے رہ جانے پر بھی سنتوکھ رکھتا تھا اس کو دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی کو بھی گرہستھوں کے دروازے پر مانگنے جانا نہ چاہیئے اُسی دن سے میں کسی کے گھر پر بھوجن مانگنے کے واسطے نہیں جاتا جو کچھ پرمیشور بنا مانگے بھیج دیتے ہیں اُسی کو کھا کر خوش رہتا ہوں اور اچھے برے کھانے کا مزہ زبان ہی تک رہ کر پیٹ میں جانے سے سب غلیظ ہی ہو جاتا ہے دسواں گرو میرا سمدر ہے جو برسات میں بہت ندیوں کا پانی ملنے سے کچھ نہیں بڑھتا ہے اور نہ گرمی اور جاڑے میں سوکھ ہی جاتا ہے ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر اُس کے آد اور انت کو کوئی نہیں دیکھتا اُس کو اس طرح دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیانی کو بھی سمدر کی طرح بے فکر رہنا اُچت ہے لابھ اور ہان ہونے میں سکھ دُکھ کرنا

نہ چاہیئے۔ گیارھواں گرو میرا پتنگا ہے جس طرح وہ دیپک پر موہت ہو کر اُس سے ملنے کے واسطے
بید ھڑک جل مرتا ہے اُسی طرح سنساری جیو اپنی استری اور پتر آدک کے موہ میں پھنس کر انت سمے
نرک بھوگتے ہیں اس لیے گیانی کو استری سے پریت نہ رکھ کر پتنگے کی طرح پرشور سے پریم کر کے اپنا
پران دینا چاہیئے جس میں مکت پدارتھ ملے جب استری سے پریت کرنے میں دونوں پنکھ گیان اور
بیراگ کے جل جاتے ہیں تب وہ لنگڑا ہو جانے سے بیکنٹھ میں نہیں پہونچ سکتا نرک میں پڑ کر بہت
دُکھ پاتا ہے اس واسطے مایا روپی استری سے علیٰحدہ رہ کر کبھی اُس کے پاس اکیلے میں بیٹھنا
نہ چاہیئے استری اور دھن سے سُکھ چاہنے والے لوگ پتنگے کی طرح جل کر خراب ہو جاتے ہیں اور
استری کے پاس بیٹھنے سے گیانی آدمی بھی ایسے اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں کہ اُن کو اپنا بھلا اور بُرا
نہ سُوجھ کر کسی کی لاج نہیں رہتی یہی بات سمجھ کر میں نے استری کی سنگت چھوڑ دی۔ بارھواں گرو
میرا شہد کی مکھیاں ہیں ایک مرتبہ میں نے کیا دیکھا کہ مکھیوں نے بڑی محنت کر کے جو شہد چھتے
میں اکٹھا کیا اور مارے کنجوسی کے آپ نہ کھا کر کسی دوسرے کو بھی نہیں دیا وہ شہد ایک آدمی سب
مکھیوں کو جلا کر چھتے سے نکال لے گیا یہ حال دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ روپیہ جمع کرنے والے کی بھی
یہی دشا ہوتی ہے اُس دن سے دوسرے روز کے واسطے کچھ نہ رکھ کر سب خرچ کر ڈالتا ہوں گیانی
آدمی کو اپنے کھانے بھر کو مانگ کر زیادہ نہ لینا چاہیئے روپیہ جمع کرنے سے مکھیوں کی طرح دُکھ پاتا
ہے۔ تیرھواں گرو میرا ہاتھی ہے میں نے دیکھا کہ ہاتھی پھنسانے والوں نے جنگل میں گڑھا کھود کر
ہری گھاس سے پاٹ کر کالے کاغذ کا ہاتھی اور ہتھنی بنا کر اُس پر کھڑا کر دیا جب ایک جنگلی ہاتھی
اُس کو سچی ہتھنی سمجھ کر کام کے بش ہو کر دوڑا ہوا جا کر اُسی گڑھے میں گر پڑا تب ہاتھی پھنسانے والوں
نے اُس کو رسّوں سے باندھ کر پکڑ لیا یہ حال ہاتھی کا میں نے دیکھ کر بچار کیا کہ گیانی کو استری
کی چاہنا اُچیت نہ ہو کر کٹھ پتلی سے بھی پریت نہ رکھنا چاہیئے جس طرح ہاتھی نے ہتھنی کے واسطے
گڑھے میں گر کر دُکھ اُٹھایا تھا اُسی طرح پر استری گمن کرنے والے نرک میں پڑ کر بہت دُکھ
پاتے ہیں۔ چودھواں گرو میرا مدھو امکھی کے چھتے سے شہد نکالنے والا ہے جو شہد بھونرے
بہت دنوں میں اکٹھا کرتے ہیں اُس کو وہ ایک مرتبہ نکال لے جاتا ہے اُس کو دیکھ کر میں نے
بچارا کہ جو بھونرے اس شہد کو کھا جاتے تو وہ کس طرح لینے پاتا جمع کرنے والوں کو سوائے دُکھ کے
سُکھ نہیں ہوتا اس لیے گیانی کو چاہیئے کہ جس گرہستھ نے بہت لڑکے بالے رکھ کر اپنے یہاں روپیہ
جمع کیا ہو اُس کے یہاں سے اپنے مطلب بھر کو مانگ کر بھوجن کرے جھولی باندھ کر نے چلنے سے
راہ میں کوئی چھین لے گا۔ پندرھواں گرو میرا ہرن ہے جس طرح وہ راگ سُننے کے واسطے جال
بان لگنے سے گھائل ہو جاتا ہے اُسی طرح سنساری آدمی مایا روپی استری کا گانا اور بچن سُن کر اُس کے

بش ہو جاتا ہے اِس لیے گیانی کو اپنے استھان سے اُٹھ کر دوسری جگہ جانا اور استری کا گانا سننا اُچت نہیں ہے۔ سولھواں گرو میرا مچھلی ہے کس واسطے کہ تھوڑے مانس آدک کے لالچ سے جو کنٹیا میں لگا کر شکار کھیلتے ہیں اپنا پران کھوتی ہے ایک مچھلی کو کنٹیا میں پھنسی ہوئی دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی آدمی کو بھی اچھا بھوجن ڈھونڈھنا اُچت نہ ہو کر جو کچھ بھلا بُرا پرمیشور کی اِچھا سے مل جائے اُسی کو کھا کر پنج بھوت آتما اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے جس میں اُس کو بڑائی ملے۔ سترھواں گرو میرا پنگلا نام طوائف ہے ایک دن میں نے راجہ جنک کے شہر میں جا کر کیا دیکھا کہ پنگلا نام پتر یا سولھوں سنگار کر کے شام سے کسی تماش بین کے آنے کے انتظار میں آدھی رات تک اپنے دروازے پر بیٹھی رہی لیکن کوئی چاہنے والا اُس کا نہیں آیا تب وہ بہت اُداس ہو کر اپنے بھیتر جا کر پلنگ پر لیٹ رہی لیکن کام روپی میں اُس کو رات بھر نیند نہ آ کر ایسا گیان پیدا ہوا کہ جیسا کسی کو دس ہزار برس تک تپ اور دھیان کرنے سے بھی نہیں ملتا اُس طوائف نے اپنے من میں یہ کہا کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے اپنا جنم برتھا کھو کر اسمرن اور دھیان تربھون پت جگت پالک کا نہیں کیا اور پرماتما پرش سچے متر کا پریم چھوڑ کر سنساری آدمی جھوٹھے چاہنے والوں سے پریت لگائی میرے برابر کوئی دوسرا مورکھ نہ ہوگا جیسا میں نے اپنے ساتھ کیا ویسا کوئی اندھا بھی نہیں کرتا اپنے مالک کو جو بدن میں موجود ہے بھول کر بھی نہیں دیکھا جس طرح یہ بدن ہوا اور پانی اور مٹی اور ہڈی اور مانس سے بنکر نس روپی رسیوں سے بندھا ہے اسی طرح کاٹھ کا چرخا ڈوری سے بندھا رہ کر گھومتا ہے جیسے مکان میں بہت دروازے ہوتے ہیں ویسے بدن میں بھی نو دروازے ناک کان آدک ہو کر ہر ایک دروازے سے اَشدھ وستُ نکلتی ہے میں چاہتی تھی کہ اس گھر میں خوش رہوں لیکن اب میں نے جانا کہ اس جھوٹھے سنسار میں سوائے دُکھ کے کچھ نہیں ملتا اور کیول پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرنے اور کتھا سننے سے لوک اور پرلوک بنتا ہے جیتا میں روپیہ لینے کے واسطے جو کہ مرنے کے بعد کچھ کام نہیں آتا اپنے تماش بین کو رجھاتی تھی اُتنا سنگار کر کے تربھون پت کو رجھاتی تو میرا پرلوک بنتا دیکھو جو لوگ مایا روپی رسی سے بندھے ہو کر اپنے دُکھ میں آپ بیاکل ہیں اُن سے مورکھتائی کی راہ سے اپنا سُکھ چاہ کر گیان اور بیراگ سنساری بندھن کاٹنے والوں سے پریت نہیں لگائی اس لیے آج میں نے سنساری مایا چھوڑ کر یہ پرن کیا کہ آدپرش بھگوان سے جو بیکنٹھ کا سُکھ دینے والے ہیں پریت لگا کر اُن کے ساتھ بہار کروں اور سنساری آدمی کی طرف جو دُکھ میں کام نہیں آتے آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھوں اور سوائے پرمیشور کے اور کسی سے کچھ چیز نہ مانگوں کس واسطے کہ مہاتما لوگوں نے ایسا کہا ہے کہ آدمی جس چیز کی اچھا رکھتا ہو پرمیشور سے مانگے دوسرے کسی سے کچھ نہ چاہیئے پرمیشوا اپنے پاس سب چیز رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہم سے

کچھ مانگے اور سنساری آدمی ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو سب کی اچھا پوری کر سکیں جو میں ایسا کہوں کہ کوئی تماش بین نہ آوے اور روپیہ نہ ملنے سے یہ گیان مجھ کو ملا تو اس طرح کئی مرتبہ میرے گھر پر تماش بین نہ آنے سے مجھ کو دُکھ حاصل ہو گیا تھا نہ معلوم کون جنم کا پُن سہائے ہونے سے آج یہ گیان مجھ کو ملا ہے رات گئے تک گیان کی باتیں بچار کرتی ہوئی پلنگ پر سو رہی اور اُسی دن سے اپنا اُدّم چھوڑ کر بھگوان کا سمرن اور دھیان کرنے لگی۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت یہ سب گیان اُس طوائف کو دتاترے جی کے درشن ملنے سے پیدا ہوا تھا لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی تھی۔ دتاترے جی نے کہا کہ اے راجہ یہ حال اُس پنگلا پتریا کا دیکھتے ہی میں بھی اُسی دن سے سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور کے دھیان اور سمرن میں مگن رہتا ہوں سنساری چیز کی چاہنا رکھنے سے بڑا دُکھ ملتا ہے اور ترشنا چھوڑ دینے اور ہر بھجن کرنے سے ایسا سکھ اور مکت پدارتھ ملتا ہے کہ جیسے وہ بیشیا یعنی پتریا نے تماش بین کی پریت چھوڑ کر بھو ساگر پار اُتر گئی۔

ادھیائے نواں

گیان کہنا دتاترے جی کا راجہ جُد سے

دتاترے جی نے کہا کہ اٹھارھواں گرو میرا چیلہ ہے ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک چیلہ مانس کا ٹکڑا اپنے چنگل میں لیے اُڑی جاتی ہے جب اور چیلیں وہ مانس کا ٹکڑا چھین لینے کے واسطے اُس کو چونچ اور چنگل سے مارنے لگیں تب چیلہ نے اپنے من میں کہا دیکھو مجھ کو ان چیلوں سے کچھ دشمنی نہیں ہے کیول مانس کے ٹکڑے کے واسطے یہ سب مجھ کو مارتی ہیں جب یہ سمجھ کر اُس نے وہ ٹکڑا مانس کا گرا دیا تب دوسری چیلیں جو مارتی تھیں چلی گئیں اور وہ چیلہ آنند سے ایک برچھ پر بیٹھی رہی اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ دھن رکھنے سے پرِوار والے اور چور اور ٹھگ میرے ساتھ شترتا کریں گے اس لیے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھ کر آنند سے پرمیشور کا بھجن کرتا ہوں اور انیسواں گرو میرا اگیان بالک ہے جو کام کرودھ لوبھ موہ کے بس میں نہ ہو کر آنند رہتا ہے کہ جو وہ من بھی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو اور کوئی آدمی میوا اور مٹھائی کے بدلے اُس سے وہ رتن مانگے تو وہ دے ڈالتا ہے اور سوائے کھیلنے کے دوسرا کام نہیں رکھتا اور اپنے گھر بار سے کچھ پریت نہ رکھ کر گیانیوں کی طرح برکت رہتا ہے اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ گیانی کو بھی اسی طرح ترلوبھ رہ کر کچھ ترشنا نہ رکھنا چاہیئے سنسار میں دو ہی آدمی ایک اگیان بالک اور دوسرا برہم گیانی خوش رہتے ہیں اور سب کوئی دُکھ اور سکھ میں پھنسے رہتے ہیں۔ بیسواں گرو میری کنواری کنیا ہے ایک دن میں نے

ایک گرہستھ براہمن کے گھر بھیکھ مانگنے کے واسطے جا کر دیکھا کہ اکیلی ایک کنواری کنیا وہاں ہو کر اور
سب گھر والے کہیں باہر گئے تھے اُس وقت تین آدمی دوسرے شہر سے اُس کے بواہ کا سندیسا
لے کر وہاں آئے اُس لڑکی نے سب کو بڑے آدر سے بیٹھالا اور چاول تیار نہ رہنے سے آپ کوٹھری
میں جا کر مہمانوں کے واسطے دھان کوٹنے لگی جب دھان کوٹنے سے اُس کے ہاتھ کی چوڑیاں
بولنے لگیں تب اُس نے بچارا کہ یہ لوگ چوڑیوں کا بولنا سن کر کہیں گے کہ ان کے گھر ایک دن
کے کھانے کے واسطے بھی چاول نہیں ہیں اِس بات کی شرم سمجھ کر اُس نے دو دو چوڑیاں ہاتھ میں
رکھ لیں اور سب چوڑیاں ایک ایک کر کے توڑ ڈالیں تسپر بھی اُن کا بولنا بند نہ ہوا جب اُس نے
ایک ایک اور توڑ کر اکیلی چوڑی رہنے دی تب بولنا چوڑیوں کا بند ہونے سے دھان کوٹکر مہمانوں کو
بھوجن کرایا یہ حال دیکھ کر میں نے سمجھا کہ بہت لوگوں کی سنگت کرنے سے آپس میں جھگڑا ہوتا ہے
دو آدمی ساتھ رہنے سے بھی بہت باتیں ہو کر ہر بھجن نہیں بن پڑتا اس لیے گیانی کو کسی سے
سنگت اور پریت کرنا اُچت نہ ہو کر اکیلے ہی ہر بھجن کرنا چاہیئے ۔ اکیسواں گرو میرا تیر بنانے والا
ہے ایک دن میں نے بازار میں تیر بنانے والے کی دوکان پر کھڑے ہو کر کیا دیکھا کہ وہ
تیر بنا رہا ہے اُسی وقت راجہ کی سواری بڑی دھوم سے اُس دوکان کے پاس ہو کر دوسری
طرف چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد راجہ کے ایک نوکر نے جو پیچھے رہ گیا تھا آ کر اُس تیر بنانے
والے سے پوچھا کہ راجہ کی سواری کدھر گئی ہے اُس نے جواب دیا کہ میں نے راجہ کی سواری
نہیں دیکھی یہ بات سن کر میں نے تیر بنانے والے سے کہا کہ ابھی سواری راجہ کی بڑی دھوم
سے تمھارے سامنے ہو کر چلی گئی ہے تم کیوں جھوٹھ بولتے ہو تب وہ بولا کہ میں تیر بنانے
میں لگا تھا اس سے کچھ دھیان سواری کا نہیں کیا اُس وقت میں نے اپنے من سے کہا کہ
اے من تجھ کو بھی سب اندریوں کو بس رکھ کر اسی طرح پرمیشور کا دھیان کرنا چاہیئے۔ بائیسواں
گرو میرا سانپ ہے جو اپنے رہنے کے واسطے گھر نہ بنا کر چوہوں کے بل میں رہ جاتا ہے
اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ گیانی سادھو کو بھی گھر بنانا اُچت نہ ہو کر جہاں رات ہو جائے
وہاں ہی اپنا گھر سمجھنا چاہیئے ۔ تیئسواں گرو میرا مکڑی ہے جو سوت کی طرح تار اپنے منھ سے
نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ پرمیشور کو بھی اسی طرح جاننا
چاہیئے کہ جو اسی لاکھ طرح کے جیو اُن سے پیدا اور پالن ہو کر انت سمے سب کا جیو
آتما ان کے روپ میں سما جاتا ہے اس لیے گیانی کو منسا باچا کرمنا سے گھٹ گھٹ بیاپک
بھگوان کے اسمرن اور دھیان میں لین رہنا اُچت ہے ۔ چوبیسواں گرو میرا بھرنگی کیڑا
ہے جس کے ڈر سے دوسرے کیڑے بھی اُسی کا روپ ہو جاتے ہیں اُس کو

دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیانی کو چاہیئے کہ اُسی طرح پرمیشور میں من لگاوے جس میں اُنھیں کا روپ ہو جاوے یہ سب گیان کہہ کر دتاترے جی بولے کہ اے راجہ جو کچھ گیان میں نے ان چوبیسوں گرو سے سیکھا وہ تم کو سُنا دیا اسی گیان کو تم سمجھ کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کیا کرو تمھاری مکت ہو جائے گی اے راجہ چوراسی لاکھ جون میں جنم پا کر بہت سوچ اور دُکھ اُٹھا کر بڑی مشکل سے آدمی کا تن پاکر سنساری مایا موہ میں پھنسنا اُچت نہیں ہے کیول پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے کے واسطے آدمی کا تن ملتا ہے سوائے اس جونے کے دوسری جون میں پرمیشور نہیں مل سکتے جو کوئی آدمی کا تن پاکر ہر بھجن نہیں کرتا وہ پھر چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بڑا دکھ اُٹھاتا ہے جب اِس جیو نے آدمی کا تن پایا تو یہ سمجھنا اُچت ہے کہ وہ ایک پیر اپنا بھوساگر پار اُترنے کی ناؤ پر رکھ چکا جس نے اس شریر میں شبھ کرم کیا وہ دوسرا پاؤں بھی اُس ناؤ پر رکھ کر بھوساگر پار اُتر گیا نہیں تو اس ناؤ سے پھر چوراسی لاکھ جون میں گر کر دُکھ بہت سا پاوے گا یہ بدن کبھی دُبلا ہو کر کبھی موٹا ہو جاتا ہے اس لیے ناش ہونے والے بدن کا موہ کرنا نہ چاہیئے جو لوگ استری اور پُتر اور دربت اور ہاتھی اور گھوڑا آدک کو اپنا جان کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب انت سمے میری سہاتیا کریں گے اُن کو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہے یہ من چنچل جو اپنے بس میں نہیں رہتا اُس کو ضرور اپنے قابو میں رکھنا چاہیئے نہیں تو جس طرح تیرہ چوروں نے ایک رتن چرا کر حصہ نہ لگنے سے آپس میں جھگڑا کر کے پھانسی پائی اسی طرح سب اندریاں اپنا اپنا سکھ بھوگنے کے واسطے من کو اپنی طرف کھینچ کر اُسے نرک میں ڈال دیتی ہیں اور اگیان آدمی اُن کے بش میں آکر بہت دُکھ پاتا ہے جس طرح سنسار میں کئی استری رکھنے والے آدمی خراب ہوتے ہیں اُسی طرح یہ من چنچل ناک اور کان اور زبان اور لنگ آدک اندریوں کے بش ہو کر دُکھ پاتا ہے پہلے پرمیشور نے پشو اور پنچھی اور برچھ آدک کو پیدا کرنے سے خوش نہ ہو کر جب آدمی کا تن بنایا تب خوش ہو کر کہا کہ اس بدن میں گیان پراپت ہونے سے جیو مکت پدوی کو پاوے گا اس لیے آدمی کا تن کیول بھگوت بھجن کرنے کے واسطے ہے آدمی کو سنساری مایا موہ میں لپٹنا نہ چاہیئے پیٹ بھرنا اور بھوگ کرنا دوسری جون میں بھی ملتا ہے پہلے سے پانی بھرا ہوا آگ بجھانے کے کام آتا ہے اور آگ لگتے وقت کنواں کھودنے اور پانی بھرنے سے وہ آگ نہیں بجھ سکتی اے راجہ میں پرمیشور کا چمتکار سب جیوؤں میں برابر سمجھ کر خوش رہتا ہوں تم کو اور سنساری جیوؤں کو اس تن میں مکت ملنے کے واسطے تدبیر کرنا اُچت ہے نہیں تو پیچھے سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔ اے ادھو یہ دتاترے یہ سب گیان راجہ جدو سے کہہ کر تیرتھ یاترا کرنے چلے گئے اور راجہ جدو اُسی گیان کے پرتاپ سے مکت پدوی پر پہونچا اس سے تم بھی یہی گیان اپنے من میں درڑھ رکھ کر سنساری مایا موہ کو چھوڑ دو۔

ادھیاے دسواں

گیان اپدیش کرنا شری کرشن جی کا اودھو جی کو

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو سنساری آدمی کو چاہیئے کہ اپنے برن اور آشرم کا دھرم شاستر کے موافق رکھ کر کسی بات کی چاہ نہ رکھے جگیہ اور شرادھ آدک دیو کرم اور پتر کرم کر کے گرو کی سیوا میں پریت رکھ کر گرو کی بات سچ مانے جب تم من اپنا سنساری مایا سے الگ کر کے ایک چت ہو جاؤ گے تب گرو کا اُپدیش تمھارے ہردے میں پرویش کرے گا یہ بدن شبھ اور اشبھ کرم کر کے بہت جنم پاتا ہے اس لیئے منکو تن میں آتما کو بدن سے الگ سمجھ کر سنساری سکھ اور بیوہار کو جھوٹھا سمجھنا چاہیئے بنا ہر بھگت کیے اور آتما کو بدن سے الگ جانے مکت نہیں مل سکتی لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپا تینوں حالتیں اِس بدن پر گذرتی ہیں مگر آتما سدا ایک روپ رہتا ہے اور آدمی اپنے اگیان سے دُکھ مان کر سُکھ ملنے کی تدبیر نہیں کرتا جگیہ اور تیرتھ آدک اچھے کرم کرنے کے پھل سے سنساری جیو دیو لوک میں جا کر سُکھ بھوگتے ہیں مگر مدت پوری ہو جانے کے بعد پھر مرت لوک میں جنم پا کر ادھرم کرنے کے بدلے نرک بھوگنا پڑتا ہے جب تک مکت نہیں ملتی ہے تب تک یہ جیو آداگون میں پھنسا رہ کر بہت طرح کا دُکھ پاتا ہے اس لیے بھو ساگر پار اُترنے کے واسطے سوائے ہر بھجن اور ست سنگ کے دُوسرا اُپاے نہیں ہے اور جو تم کہتے ہو کہ ہم کو اپنے ساتھ لے چلو جس میں تم سے الگ نہ ہوں سو اے اودھو گیان پراپت ہونے سے بجوگ کا دُکھ نہیں ہوتا اور تم سنسار میں جتنے جیوؤں کو دیکھتے ہو وہ سب برہما سے لے کر چینٹی تک موت کا لقمہ ہیں اور میں جنم مرن سے رہت ہو کر جب پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اوتار لیتا ہوں تب مجھ کو بھی سگن روپ چھوڑنا پڑتا ہے اس لیے تم کو چاہیئے کہ سدا من اپنا میرے بھجن اور سمرن میں لگائے رہ کر میرے چرنوں کے دھیان میں لین رہو تو بجوگ (جُدائی) کا دُکھ تمھارے ہردے میں نہ رہے گا اے اودھو جگت میں گیان اور اگیان دو باتیں پرگٹ ہیں جو لوگ گیانی ہیں وہ اِس بدن کو درخت کے برابر جان کر اُس پر دو پنچھی بیٹھے ہوئے سمجھتے ہیں اُن میں ایک پنچھی تھوڑا بھوجن کر کے سامرتھ بہت رکھتا ہے اُس کو پرماتما سمجھنا چاہیئے جو کام کرو وہ تو بہ موہ اور اندریوں کے سُکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا اور دوسرا پنچھی بہت کھانے پر بھی دُبلا رہ کر سنساری سُکھ میں خوش رہتا ہے اُس کو جیو آتما سمجھنا چاہیئے اور یہ استری اور دربا اور سُکھ ملنے سے خوش ہو کر اُس کے بجوگ میں دُکھ پاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ ہان اور لابھ اور سُکھ پرتھوی ...

اچھا سے ہوتا ہے اس میں دوسرے کا کچھ بس نہیں چلتا اے اودھو سنساری آدمیوں کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے جو تدبیر کرنا چاہیئے وہ ہم کہتے ہیں سُنو من میں کسی بات کا بھمان رکھنا اور دُربچن کہنا اور دوسرے کو دھونان ٹیلہ کر دُاہ کرنا اور بغیر مطلب بہت بولنا اور استری اور بیٹوں سے بہت پریت کرنا چیت نہ ہو کر پرماتما کو بدن سے الگ سمجھنا چاہیئے جس طرح کاٹھ میں اگن جیسی رہ کر تدبیر کرنے سے پرگٹ ہوتی اور کاٹھ جلا دیتے ہیں وہ آگ اُس سے الگ ہو کر پھر اُس کے ساتھ نہیں رہتی اسی طرح پرمیشور کا پرکاش سب جیوؤں میں رہ کر جب وہ اپنی شکت بدن سے کھینچ لیتے ہیں تب مرجاتا ہے وہ لوتھ جلا دینے سے آتما کو کچھ دُکھ نہیں ہوتا اور پرماتما کا پرکاش سب جیوؤں کے بدن میں برابر دیکھنے سے کچھ ڈر نہ ہو کر بھید سمجھنے میں بہت طرح کا ڈر لگا رہتا ہے اس لیے آتما کو سب جگہ برابر جان کر سنساری مایا سے چھوٹنے کے واسطے آٹھوں پہر تدبیر کرنا چاہیئے اے اودھو اس طرح کا گیان رکھنے والا آدمی ضرور مکت ہوتا ہے۔

ادھیاے گیارھواں

گیان سکھانا شیام سندر کا اودھو جی کو

شری کرشن مہاراج نے کہا کہ اے اودھو سنسار میں دُکھ اور سُکھ مایا کے گنوں سے ہوتا ہے اور وہ مایا مجھ کو نہیں بیاپتی جس طرح سپنے میں کوئی آدمی بہت طرح کا دُکھ اور سُکھ دیکھ کر جاگنے کے پیچھے سب جھوٹھا سمجھتا ہے اُسی طرح سنساری بیوہار جھوٹھا ہو کر پرمیشور کی مایا سے سچ معلوم ہوتا ہے اور جیو آتما سب کے بدن میں میری شکت ہو کر جب تک وہ جیو مجھ کو نہیں پہچانتا تب تک مجھ سے الگ رہتا ہے اور میرا بھید جاننے والے اس طرح میرے سوروپ میں ملجاتے ہیں جس طرح درپن میں اپنی پرچھائیں دکھائی دے کر اُس کو اُلٹنے سے پھر وہ روپ نہیں دیکھ پڑتا اور مورکھ آدمی درپن اگیان سے ہاتھ میں رکھ کر اپنے کو مجھ سے الگ سمجھتے ہیں اور گیانی لوگ گرہستھ آشرم رکھنے اور سب جگت کا کام کرنے پر بھی من اپنا مکت رکھ کر سنساری جال میں نہیں پھنستے گیان اور بیراگ دونو مکت دینے والے ہیں اگیان آدمی کو سواے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا پرمیشور کی شرن میں جانے سے گیان پراپت ہوتا ہے اور اُن سے بمکھ رہنے والے گیان نہیں پاتے جس طرح ہوا سُگندھ اور دُرگندھ دونوں طرح کی چیزوں میں ہو کر بہتی ہے لیکن دونوں سے الگ رہ کر سگندھ اور دُرگندھ کا پرویش اُس میں نہیں ہوتا اسی طرح گیانی کو بھی کسی کے بڑائی کرنے سے خوش ہونا اور بُرا کہنے سے کچھ دُکھ ماننا نہ چاہیئے جو لوگ

اپنی استری اور پتر اور ہاتھی اور گھوڑا آدک کا روگ دیکھ کر میری مایا لپٹنے سے سوچ کرتے ہیں اُن کو مورکھ سمجھنا چاہیئے کیونکہ اُن کے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں نکلتا سب کو اپنے کرم کے موافق دُکھ اور سکھ ملتا ہے اس سے گیانی کو چاہیئے کہ ہان اور لابھ اور دُکھ اور سکھ پرمیشور کی اِچھا پر جان کر اپنے کو کسی بات میں اگوا نہ سمجھے جو کوئی بید اور شاستر پڑھ کر نارائن جی کی بھگت نہیں رکھتا اُس کا پڑھنا بیکار ہے بوڑھی اور بانجھ گئو کا رکھنا اور کرکشا استری اور ادھرمی سنتان کا پالن کرنا دُکھ کی راہ ہے کس واسطے کہ اُس سے کچھ سکھ نہیں ملتا اور جو لوگ دھن پا کر دان اور دھرم آدک اچھے کرم میں خرچ نہیں کرتے اور اُس کو اپنا سمجھ کر رکھ چھوڑتے ہیں اُس دولت کا ہونا اور نہ ہونا دونوں برابر ہو کر اُن کو کچھ سکھ نہیں ملتا اس لیے گیانی آدمی کو دھن پا کر جگیہ اور تیرتھ اور دان اور دھرم میں خرچ کرکے اُس کا پھل پرمیشور کو ارپن کر دینا چاہیئے جس میں لوک اور پرلوک دونوں بن جائیں۔ اتنا گیان سُن کر اودھو نے کہا کہ اے مہاراج آپ نے تربھون پت ہو کر کیول ہر بھگتوں کو بھو ساگر پار اُتارنے کے واسطے نرتن دھارن کیا ہے دیال ہو کر مکت ہونے کی تدبیر بتلائیے یہ بات سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے اودھو گرہستھ آدمی سنساری کام کرنے پر بھی من اپنا میری طرف لگائے رہ کر مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا سمجھے اور کسی کا بُرا نہ چاہ کر بہت ترشنا نہ رکھے اور اپنے بدن کے برابر مجھ کو پیارا جان کر گرو کا بتایا ہوا منتر جپے اور دُکھ اور سکھ کو برابر سمجھ کر کام کرودھ لوبھ موہ بھوکھ پیاس کے بس میں نہ ہووے اور سوائے ہر بھگت کے دوسری چاہنا نہ رکھ کر ٹھاکر پوجا اور ہر بھجن میں پریت رکھے اور کسی کے گالی دینے سے بُرا نہ مان کر میری مُکت سب جیوؤں میں برابر سمجھے اور اپنی سامرتھ بھر پر اُپکار کرکے پرمیشور کی لیلا اور کتھا سننے میں خوش رہے اور سوائے اسمرن اور دھیان سگن یا نرگن روپ میرے کے دوسرا کچھ اُدّم نہ رکھے اور دیو استھان اُتّم بنا کر ٹھاکر کے پھول چڑھانے کے واسطے باغیچہ بناوے اور جو کچھ روپیہ گھر میں ہو اُس کو پرمیشور کا جان کر اپنا نہ کہے اور جو کچھ اچھی چیز کھانے کے واسطے ملے وہ پہلے ٹھاکر کو بھوگ لگا دے پھر اُس میں سے براہمن آدک چاروں برن اور اپنے کل پروار والوں کو تھوڑا تھوڑا دے کر آپ کھاوے اور ہر روز سورج کو ڈنڈوت اور اگن میں ہوم کرکے براہمن کو اچھا بھوجن کھلا دے اور اپنے سامرتھ بھر دان اور دچھنا دیا کرے اور گئو کی سیوا اپ کرکے سب جگہ جل اور پرتھوی اور آکاش میں چترنجی سوروپ میرا دھیان میں دیکھے اور ہر روز دیوتوں کے نام ہوم اور پتروں کے نام ترپن کرکے تالاب اور باؤلی اور کنواں اور دھرم شالا آدک جیوؤں کے سکھ پانے کے واسطے بناوے اور غریب آدمی اور براہمنوں کو مکان بنوا کر

اُن کے واسطے آپ روپیہ دے اور سادھ اور مہاتما کی سدُھ کھانے اور پہرنے سے لے کر اس بات کا
ابھمان اپنے من میں نہ لاوے کہ یہ اچھا کام ہم نے کیا اور دوسروں کے سامنے بھی اُس کی چرچا اور
اپنی بڑائی نہ کرے جو لوگ اچھا کام کر کے اپنے منھ سے کہتے ہیں تو اُن کا پُن اس وجہ سے کہ زبان
میں اگن دیوتا رہتے ہیں جل جاتا ہے اے اودھو اس طرح کا دھرم اور کرم رکھنے والے آدمی
سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن بنا ست سنگ کیے یہ سب گیان نہیں ملتا سادھ اور مہاتما کی
سنگت کرنے اور میرا دھیان دھرنے سے آدمی گیان پاکر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے۔

ادھیائے بارھواں

ست سنگ کا ماہاتم کہنا بیکنٹھ ناتھ کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو میں نے جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور گیان اور
بیراگ آدک کا حال تم کو سُنایا اب ست سنگ کی مہما جس سے بھگت پیدا ہوتی ہے کہتا ہوں سُنو
جیسا مجھ کو ست سنگ پیارا ہو کر بھگت کرنے سے میں جلدی پرسن ہوتا ہوں ویسا بید پڑھنے اور
جوگ ابھیاس سادھنے اور برت آدک رکھنے والوں سے خوش نہیں ہوتا کیول ست سنگ کرنے
سے میرے چرنوں میں بھگت پیدا ہو کر سنساری جیو مجھ کو پہچانتے ہیں اور وہ جگت میں اپنی منوکامنا
پاکر انت سمے آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں دیکھو راجہ بل اور باناسر اور سگریو اور ہنومان اور جاموَنت
اور جٹایو اور کبجا اور برجباسی آدک بہت جیو میری بھگت اور درشن کرنے سے بھوساگر پار اُتر گئے
اور سیوری اور نکھاد آدک بہت جیو نیچ اور نیچ ذات بھگت کرنے سے مُکت پدوی پر پہونچے
اور گوپیوں نے کچھ بید اور شاستر نہ پڑھنے اور تیرتھ اور برت نہ کرنے اور میری مہما نہ جاننے پر بھی
مجھ کو پت بھاؤ مان کر ایسی پریت میرے ساتھ کی کہ میرے بجوگ میں اُن کو ایک ساعت ایک
کلپ کے برابر معلوم ہو کر میرے ساتھ راس لیلا کرتے وقت چھ مہینے کی رات ایک پل کے برابر
جان پڑی تھی اُنھوں نے اُسی پریت اور بھگت کے پرتاپ سے لچھمی روپ ہو کر بیکنٹھ باس پایا جس طرح
کوئی آدمی جان یا انجان میں امرت پینے سے امر ہو کر اُتم اوکھدھ کھانے سے سدا جوان بنا رہتا
ہے اُسی طرح جانے اور بنا جانے میری بھگت اور پریت رکھنے والے آدمی سنسار میں سُکھ پاکر
جنم اور مرن سے چھوٹ جاتے ہیں جیسے ملاگر میں دانے کاٹھ اور رُودراکش اور سونا آدک کے بدر کر
مالا بنتی ہے اسی طرح سنساری جیو میرے سوروپ میں رہتے ہیں لیکن یہ بات بنا بتلائے گرو
اور سننے کتھا اور کرنے ست سنگ کے معلوم نہیں ہوتی اس لیے سنساری آدمی کو گرو کی

سیوا اور بھگت کرنا اور گیان روپی تلوار سے مایا روپی سند یہہ کاٹ کر سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکت برابر سمجھنا چاہیئے یہ سب گیان سُن کر اودھو نے بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ جب کہ بھگت کی اتنی بڑی پدوی ہے تو پھر آپ نے جگیہ اور تپ آدک بہت طرح کے دھرم کیوں بنائے ہیں شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جگیہ اور تپ آدک کرم کرنے سے بھی گُن نکلتا ہے جس میں ہر چہ نوں کی بھگت پیدا ہو جس نے بھگت پدارتھ پایا اُس کو دوسرا دھرم کرم کرنا نہ چاہیئے۔

ادھیائے تیرھواں

گیان کہنا شیام سندر کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو ساتوک اور راجس اور تامس تین گن مایا کے ہو کر پرماتمان تینوں سے الگ رہتے ہیں جس وقت ساتوک بدن میں زیادہ ہو جاتا ہے اُس وقت دھرم اور شبھ کرم کی طرف من آدمی کا لگتا ہے اور ساتوک سبھاؤ والے کو سنسار میں سب لوگ اچھا کہتے ہیں۔ جو آدمی کرودھ بہت رکھ کر کچھ کرم کیا کرتا ہے اُس کو تامسی سمجھنا چاہیئے اور جس کے بدن میں راجس بہت ہوتا ہے وہ سُکھ کی چاہ بہت رکھتا ہے اس لیے گیانی آدمی کو اُچت ہے کہ آٹھوں پہر من اپنا ساتوکی طرف لگائے رہ کر ایسا کرم اور دھرم کرتا رہے جس میں میری یاد اُس کو نہ بھولے یہ سُن کر اودھو نے بنے کیا کہ اے مہاپربھو جب آدمی نے جانا کہ کرم بُرا ہے اور اُس کے کرنے سے مجھ کو دُکھ ملے گا پھر جان بوجھ کر وہ دُکھ دینے والا کرم کر کے گربھ اور نرک میں پڑ کر سدا دُکھ کیوں اُٹھاتا ہے ایسا کرم کیوں نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جائے کون آدمی گیان اُس کا مٹا کر اُس کو بُرے کرم کی طرف لگا دیتا ہے یہ سُن کر تربھون پت بولے کہ اے اودھو اُس کی بُدھ کو بگاڑنے والی دو چیزیں ہیں ایک ترشنا یعنی ہوس دوسری کرودھ یعنی غصہ جب آدمی کو کسی چیز کے لینے کی ہوس ہوئی اور دوسرا کوئی اُس میں بادھک یعنی خلل انداز ہوا تب کرودھ پیدا ہوتا ہے اور یہی دونوں یعنے ترشنا اور کرودھ سب جیوؤں سے بُرا کام کراتے ہیں اور یہ مجھ سے بکھ رکھ کر اُس کا پرلوک بننے نہیں دیتے جس طرح چور اور لمپٹ درب لینے اور پر استری گن کرنے کے واسطے دوسرے کے گھر جا کر پکڑے جاتے ہیں اُسی طرح جب تک مکت پدوی پر نہیں پہونچتا تب تک ترشنا اور کرودھ کے بش میں رہ کر جنم اور مرن کا دُکھ اُٹھاتا ہے جس نے کام کرودھ کو جیت کر مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا اُس کو گیانی اور میرا بھگت سمجھنا چاہیئے۔ یہ سُن کر اودھو نے پوچھا کہ مہاراج آپ نے سب جُدبنشیوں کو کس واسطے مکت نہیں دی

ایک پر دیا کرانی اور دوسرے کو ابھاگی چھوڑنا کیا کارن ہے شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو میں تم سے
پہلے کہہ چکا ہوں کہ گیان اور اگیان دو مارگ ہیں جو ایک ہی مارگ ہوتا تو کسی کو کچھ سوچ اور ڈر پوجا
اور بھجن اور اچھے برے کرم اور نرک اور سورگ کا نہ رہتا اے اودھو سنسار میں دو طرح کے آدمی
ہیں ایک آتما رام دوسرے دیا رام۔ آتما رام اس کو کہنا چاہیئے جو آٹھوں پہر پرمیشور کے اسمرن اور
دھیان میں لین رہ کر دشمن اور سنساری سکھ ملنے میں خوشی اور اس کے نقصان سے دکھ نہیں پاتا اور
دیا رام اس کو کہنا چاہیئے جو سنسار میں روپیہ اور سندر استری اور پتر اگیا کاری ملنے سے خوش رہ کر
ان سب کے چھوٹ جانے میں دکھ اٹھاتے ہیں اس لیے گیانی آدمی کو چاہیئے کہ اپنے برن اور آشرم
کے دھرم کے موافق چلن رکھ کر بھگتی کیا کرے کبھی نہ چھوڑے اپنے دھرم سے پھرنے میں برہم ہتیا کے
برابر پاپ ہوتا ہے اے اودھو ایک مرتبہ سنت کمار آدک نے گیان کا ابھمان اپنے ہردے
میں رکھ کر برہما سے یہ بات پوچھی کہ سنساری آدمی کا من پنچ بھوت آتما سے کیوں الگ ہوتا ہے
ہم نے سب تیرتھوں کا اسنان کیا اور آٹھوں پہر پرمیشور کی کتھا اور لیلا آپس میں کہتے اور سنتے رہتے ہیں
تس پر بھی من ہمارا آج تک سنساری چاہنا سے الگ نہیں ہوا اس کا کیا کارن ہے جب برہما جواب
اس کا نہ دے سکے اور دوسرے دیوتا لوگ جو وہاں بیٹھے تھے برہما کو ہنسنے لگے تب برہما نے
شرمندہ ہو کر مجھ کو یاد کیا تب میں ان کی بات رکھنے کے واسطے وہاں چلا گیا اور ہنس پنچھی سفید
رنگ برہما کے واہن کے بدن میں جو سبھا کے باہر بیٹھا تھا پرویش کر کے سنکادک کے پاس چلا
گیا اور ان لوگوں کا ابھمان توڑنے کے واسطے بولا کہ تم کیا پوچھتے ہو یہ بات سن کر سنت کمار
نے کہا کہ تم کون ہو تب میں نے جواب دیا کہ ہم اور تم الگ ہو کر بدن کے الگ رہنے پر بھی
پنچ بھوت آتما جس کو پران کہتے ہیں ہمارے اور تمہارے بدن میں ایک ہے اس لیے پوچھنا تمہارا
برتھا ہے جبکہ تم اگیان بالک کی طرح پوچھتے ہو تب برہما جی تینوں لوک کے پیدا کرنے والے
تم کو کیا جواب دیں اے سنت کمار جس طرح اگیان آدمی اپنے من میں منصوبہ کر کے سنسار
کے سب سکھ بھوگ لیتے ہیں لیکن یہ سکھ ان کو نہیں ملتا اسی طرح سنساری بیوہار اور یہ
بدن جھوٹا ہو کر پرمیشور کی مایا سے چار دن کے واسطے سچ معلوم ہوتا ہے جیسے اندھیرے میں
پڑی ہوئی رسی دیکھ کر سانپ کا سندیہ ہو جاتا ہے ویسے بہت سے تن ناش ہونے والے الگ
الگ دکھائی دے کر چوراسی لاکھ جون کے جیو آتما میں میرا پرکاش رہتا ہے اس لیے بدن کو رسی
روپی جھوٹا سانپ سمجھ کر اس ناش ہونے والے بدن سے پریت رکھنا نہ چاہیئے میری شکتی
نکل جانے سے یہ بدن کچھ کام نہیں آتا جس طرح بادل سمدر کا پانی سوکھ کر برساتے ہیں تو پھر وہ
پانی ندی اور نالے کی راہ بہہ کر سمدر میں مل جاتا ہے اسی طرح جتنے جیو جڑ اور چیتن سنسار میں

دکھلائی دیتے ہیں وہ سب میری اِچھا سے پیدا ہوکر مرنے کے پیچھے جیو آتما سب کا پھیر میرے روپ میں سما جاتا ہے جو لوگ سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھ کر مایا روپی جال میں پھنسنے اور برکت رہکر ہر چرنوں میں سچی پریت کرتے ہیں اُن کو جلدی میرا درشن مل کر بیکنٹھ کا سُکھ ملتا ہے جس طرح مد کے نشے میں آدمی متوالا ہوکر اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ نہیں رکھتا اسی طرح ہر بھکت لوگ بھی میرے دھیان میں لین رہ کر اپنے بدن کی خبر نہیں رکھتے اور میں جگیہ اور تپ آدک شبھ کرم کا پھل دینے والا ہوکر سب کسی کو اُس کے کرم کے موافق جنم بھر کھانا اور کپڑا دیتا ہوں اسے سنت کُمار آدمی کی کبھی چاہنا سے الگ نہیں ہوتا اس واسطے میں نے تعیہ اوتار دھارن کرکے راجہ ست برت کو گیان اُپدیش کیا تھا جس میں سنساری آدمی میری کتھا اور لیلا سُن کر اُسی گیان کے موافق اسمرن اور دھیان کریں اور سنساری ترشنا چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریت لگا دیں اور جس طرح سنسار میں پورب اور پچھم آدک چاروں طرف جانے کی راہ بنی ہے اسی طرح جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور تیرتھ اور برت اور ست سنگ اور بھکت آدک میرے پاس پہونچنے کے واسطے راستے بنے ہیں آدمی جس راہ پر چاہے اُس راہ پر سچے من سے چلے تو میرے پاس پہونچ جائے گا سنت کمار آدک یہ گیان سنتے ہی بہت مگن ہوکر اپنا ابھمان بھول گئے اور اپنے من کا سندیہ چھوڑ کر ہنس روپی بھگوان کو ڈنڈوت کرکے بہت اُستت کی اور اُن سے بدا ہوکر اپنے استھان پر چلے گئے اور ہم اُن کا ابھمان توڑ کر بیکنٹھ میں چلے آئے۔

ادھیائے چودھواں ۱۴

پوچھنا اودھوجی کا حال بید اور شاستر کا شری کرشن جی سے

اودھوجی نے اتنی کتھا سُن کر شری کرشن جی ترلوکی ناتھ سے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ دین دیال بہت سے مُن اور جوگیشوروں نے بید اور شاستر میں آپ کے ملنے کے واسطے جگیہ اور تپ آدک بہت سی راہیں لکھی ہیں سو آپ کے پاس پہونچنے کا جو راستہ سہج ہو وہ بتلایئے شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو جب برہما کمل کے پھول سے پیدا ہوئے تب اُنھوں نے بید جو میری سوانسا ہیں میری اِچھا سے پاکر بھرگ و رکھیشور آدک نے اپنے پانچوں بیٹوں کو پڑھایا اور رکھیشوروں نے بھید اُس کا دیوتا اور دیتیہ اور گندھرب اور بدیادھر اور یچھ اور کنر آدک کو سکھلایا اُن میں جس کو جتنا گیان تھا اُس نے اُتنا سمجھ کر دنیا میں پھیلایا لیکن اُس بید کے اصل مطلب کو کوئی نہیں پہونچا بعضے آدمی کام اور کرودھ اور استری اور پتر اور بعضے جگیہ اور تپ اور بعضے تیرتھ اور برت اور کوئی دان اور

دھرم کو اچھا جانتے ہیں لیکن ان سب کرموں سے آدمی بھو ساگر پار نہیں اُتر سکتا اور جتنی چیزیں
دنیا میں دکھلائی دیتی ہیں ایک دن ان سب کا ناش ضرور ہوگا جو لوگ پرمیشور کا اسمرن اور دھیان
اُتم سمجھ کر اُسی میں اپنا من لگائے رہتے ہیں وہ سنساری چیز کی کچھ چاہنا نہ رکھ کر اندر لوک آدک
کا بھی سُکھ کچھ مال نہیں سمجھتے اور سوائے بھگت ہرچرنوں کے مکتی پدارتھ بھی نہیں چاہتے
جو آدمی بغیر کسی اچھا کے میری بھگت اور سیوا کرتے ہیں اور سب کو اپنا متر جان کر کسی کے ساتھ
دشمنی نہیں رکھتے اُن بھگتوں کے لچھن ہم کہتے ہیں سُنو۔ وہ لوگ آٹھوں سدھ ملنے پر بھی
اُن کی طرف نہ دیکھ کر آٹھوں پہر من اپنا میری طرف لگائے رہتے ہیں اور میں اُن کو ساتوں
دیپ اور تینوں لوک کا راج اور مکت پدارتھ دیتا ہوں وہ بھی نہیں لیتے اس لیے میں اُن سے
شرمندہ رہ کر اُن کے پیچھے پیچھے پھر کر یہی بچار کرتا ہوں کہ کون چیز اُن کو دے کر اُن کی سیوا سے
اُرن ہو جاؤں جس جگہ وہ بھگت چرن اپنا رکھتے ہیں وہاں کی دھور اُٹھا کر اُس کارن اپنے
بدن پر مل لیتا ہوں کہ جس میں کروڑوں برہمانڈ کے جیو جو میرے بدن میں رہتے ہیں اُس کے
لگنے سے پوتر ہو جاویں اے اودھو اُن بھگتوں کے برابر میں اپنے بدن اور لچھمی جی اور مہادیو جی کو
بھی پیارا نہ جان کر سب سے اُتم ان کو سمجھتا ہوں جب میرا کوئی بھگت سنساری مایا میں لپٹ کر
خراب ہونا چاہتا ہے تب میں اُس کے ہردے میں گیان کا پرکاش کر کے گمراہ کرنے سے بچا لیتا
ہوں اور جو ہر بھگت کتھا بارتا سنتے وقت میرے پریم میں ڈوب کر رو دیتے ہیں اُن کا پاپ آنسوؤں
کی راہ بہہ کر انتہ کرن شُدھ ہو جاتا ہے پھر آدک اگیان میں مر جانے کا پاپ اُن کو نہیں لگتا
جیسا بھگت کرنے سے میں جلد ملتا ہوں ویسی دوسری سہج راہ میرے پاس پہونچنے کے واسطے
نہیں ہے جس طرح آگ میں ڈال دینے سے سونے کا سب میل چھوٹ جاتا ہے اسی طرح
بھگت کرنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا لیکن یہ سب بات چت کے آدھین ہو کر یہی من
سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہو جاتا ہے اور میری طرف سے دھیان لگانے والے آدمی
سنسار میں اپنی منوکامنا پا کر انت سمے بیکنٹھ باس پاتے ہیں اس لیے آدمی کو استری اور
لمپٹ پُرش کی سنگت سے الگ رہ کر میری طرف من لگانا چاہیئے اُن کی سنگت کرنے میں
آدمی کا گیان جلد چھوٹ جاتا ہے ویسا دوسری طرح نہیں بگڑتا اب ہم تم کو پرمیشور کی طرف
من لگانے کی راہ بتلاتے ہیں سنو کہ اکیلے بیٹھ کر پہلے من اپنا ایک طرف کر کے پھر اپنے کمل روپی
ہردے میں میرے چترنبھجی روپ کا دھیان لگاوے جس طرح آم کی گٹھلی بوتے تو اُس کو
بھنگا اور بکری آدک کے کھا جانے کا ڈر لگا رہتا ہے جب کہ حفاظت کرنے سے وہ درخت تیار
ہو جاتا ہے تب ہاتھی بھی اُس کو نہیں اُکھاڑ سکتا اسی طرح جب ہر روز میرا اسمرن اور دھیان

کرنے سے سنساری مایا چھوٹ کر جب برچھ روپی بھگت ہردے میں جڑ پکڑ لیتی ہے تب پھر کم نہیں ہوتی اور جوگ ابھیاس سادھنے اور اندریوں کو بس کرنے سے اشٹ سِدّھ بنی رہتی ہے اے اودھو تم ہر بھگتوں کی بڑی پدوی سمجھ کر میری بھگت سچے مَن سے کیا کرو تمھارا منورتھ پورا ہو جائے گا۔

ادھیائے پندرھواں ۱۵

کہنا شری کرشن جی کا حال اشٹ سِدّھ کا اودھو جی سے

اتنی کتھا سُن کر اودھو جی نے شری کرشن مہاراج سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ نے کہا کہ جوگ سادھنے اور اندریوں کو بس کرنے سے اشٹ سِدّھ بنی رہتی ہے سو اُن میں کیا گُن ہے شری کرشن جی بولے کہ اے اودھو آٹھ سِدّھ بڑی اور دس سِدّھ چھوٹی ہیں اُن میں ایک سِدّھ ایسا گُن رکھتی ہے کہ بوڑھا آدمی چاہے تو آپ کو لڑکا بنا لے اور دوسری سِدّھ چھوٹے بدن کو بڑا بنا سکتی ہے اور تیسری سِدّھ یہ سامرتھ رکھتی ہے کہ اپنا بدن روئی کی طرح ہلکا بنا کر جہاں چاہے اُڑتا ہوا چلا جائے چوتھی سِدّھ ہلکے سے بھاری بنانے کی سامرتھ رکھتی ہے پانچویں سِدّھ میں یہ گُن ہے کہ ہزاروں کوس کا حال بیٹھا ہوا دیکھ لیوے چھٹویں سِدّھ سے ہزاروں کوس کی بات سُن سکتا ہے ساتویں سِدّھ میں یہ گُن ہے کہ جو چیز جہاں سے چاہے منگا لیوے آٹھویں سِدّھ میں سب دیوتا بس میں ہو جاتے ہیں یہ سامرتھ آٹھویں بڑی سِدّھ میں ہے۔ نویں سِدّھ سے بدن پر بڑھاپا نہیں آتا۔ دسویں سِدّھ میں یہ سامرتھ ہے کہ جس جگہ من دوڑائے وہاں چھن بھر میں پہونچ جائے۔ گیارھویں سِدّھ سے دوسرے کا روپ آپ بن سکتا ہے۔ بارھویں سِدّھ سے اپنے پران کو دوسرے کے بدن میں داخل کر سکتا ہے۔ تیرھویں سِدّھ سے جب چاہے تب مرے۔ چودھویں سِدّھ میں یہ سامرتھ ہے کہ جس کے ساتھ جہاں جانے کے واسطے من چاہے وہاں جا کر اُس کے ساتھ بہار کرے پندرھویں سِدّھ میں یہ گُن ہے کہ جس چیز کی چاہنا من میں پیدا ہو وہ اُسی وقت آ کر مل جائے اور سولھویں سِدّھ سے جس کو اگیا دے وہ مان لے اور بھوت بھوشیہ برتمان تینوں کال کا حال جان لے اور سترھویں سِدّھ سے دوسرے کے من کی بات جان کر کچھ گرمی اور سردی اُس کو نہ اثر کرے اٹھارھویں سِدّھ سے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک کر جس کو چاہے اس کو زہر کی گرمی نہ اثر کرنے دے سوائے اِن اٹھارہ سِدّھیوں کے چار اور بھی جوگ سادھنے سے مل سکتی ہیں ایک جنم سِدّھ دوسری اوکھد سِدّھ تیسری تپ سِدّھ چوتھی منتر سِدّھ ہے جنم سِدّھ والا جہاں چاہے وہاں جنم لیوے اور

اورکھد سدّھ والا جس کو جو دوا دے وہ امرت کے برابر کام کرے اور منتر سدّھ والا منتر پڑھ کر جو کچھ کہے
وہ سچ ہو جاوے اور تپ سدّھ والے کا تپ کوئی بگاڑ نہیں سکتا اے اودھو یہ سب سدّھیاں
ایک ایک گُن رکھتی ہیں اور میں سب سدّھیوں کا پھل دینے والا ہوں اور ان سدّھیوں کے بس
کرنے کا یہ اُپاے ہے سُنو۔ کہ آگ میں گرمی اور پانی میں سردی اور زمین میں سختی اور ہوا میں اسپرش
اور آکاش میں شبد یہ پانچوں باتیں میری کرپا سے ہیں جو کوئی ان پانچوں چیزوں میں میرا دھیان
لگا کر سچے من سے میری مہما سمجھے اُس کو پہلی سدّھ ملتی ہے اور پانچوں بھوت آتما اور آکاش اور
اگن آدک کا جو دھیان دھرے وہ دوسری سدّھ پاوے اور میرے براٹ روپ کا دھیان
کرنے سے تیسری سدّھ ملتی ہے اور چِتر بھجی چھوٹے روپ کا دھیان رکھنے سے چوتھی سدّھ اور
مہا تتو روپ کا دھیان کرنے سے پانچویں سدّھ اور اہنکار روپ کا دھیان کرنے سے چھٹویں سدّھ
اور وشن روپ کا دھیان لگانے سے ساتویں سدّھ اور باسدیو روپ کا دھیان دھرنے سے
آٹھویں سدّھ ملتی ہے اور نرنکار روپ کا دھیان کرنے والے سنساری چاہنا چھوڑ کر پرم
آنند سے رہتے ہیں اور پرمیشور کا سفید روپ دھیان کرنے سے کبھی بوڑھا نہیں ہوتا اور اپنے
بدن میں پرماتما کا دھیان کرنے سے دور کی بات سُنائی دیتی ہے اور سورج روپی پرمیشور میں دھیان
لگانے سے ہزاروں کوس کی چیز دکھلائی دیتی ہے اور ہوا روپ پرمیشور کا دھیان کرنے سے
جہاں چاہے وہاں ایک ساعت میں چلا جاوے اور جوگ ابھیاس کر کے اگن میں من لگاوے
تو اپنا روپ جیسا چاہے ویسا بنا لیوے اور اپنے ہردے میں آتما کا دھیان رکھنے سے دوسرے
بدن میں اپنا جیؤ پرویش کرنے کی سامرتھ ہو جاتی ہے اور ستو گُن کا دھیان کرنے سے جس کے
ساتھ چاہے اُس کے ساتھ بہار کرتا پھرے جو آدمی آٹھوں پہر اپنے من میں یہ بچار کرتا
رہے کہ سب بات پرمیشور کی اگیا سے ہوتی ہے اُس کو سب چھوٹے اور بڑے مانتے ہیں
اور جوگ ابھیاس کے ساتھ اپنی سواسا برہمانڈ میں چڑھانے سے بھوت بھوشیہ برتمان
تینوں کال کی باتیں معلوم ہوتی ہیں اگن اور جل آدک پانچوں تتو کے دھیان کرنے والے جلتی
ہوئی آگ اور بڑھتے ہوئے پانی کو روک سکتے ہیں اور جو آدمی اندریوں کو اپنے بس رکھ کر
سچے من سے میرے چرنوں کا دھیان کرتا ہے اُس کے سامنے اٹھارھوں سدّھ ہاتھ جوڑے
کھڑی رہتی ہیں لیکن ان سدّھیوں کے سُکھ میں پھنسنے والا آدمی خراب ہو کر مجھ کو نہیں
پاتا اور جو لوگ میرے چرنوں میں دھیان لگا کر اُس سُکھ کو کچھ مال نہیں سمجھتے وہ
سنسار میں اپنی منو کامنا پا کر انت سمے چِتر بھجی روپ سے بیکنٹھ باس کرتے ہیں ۔

ادھیائے سولھواں

کہنا شری کرشن جی کا مُکھیہ گیان بھگوت گیتا کا اودھو سے

اُودھو نے اٹھارھوں سدھیوں کا حال سُن کر تربھون پت سے پوچھا کہ اے دینا ناتھ آپ دیوتا اور برچھ آدک میں کہاں کہاں براجتے ہیں شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو جس وقت مہا بھارت ہونے کے واسطے اٹھارہ۱۸ اچھوہنی دل کرچھیتر میں اکٹھا ہوا اور ارجن نے درونا چارج اور بھیشم پتامہ آدک اپنے گرو اور پروار والوں کو درجودھن کی طرف دیکھ کر جُدھ کرنا قبول نہیں کیا اُس وقت میں نے تھوڑی سی مہا اپنی ارجن سے کہہ کر براٹ روپ اپنا اُس کو دکھایا اور اُس کا موہ چھُڑا کر مہا بھارت کرایا تھا وہی حال تم سے کہتا ہوں سُنو۔ جو آدمی اگیان کے بس ہوکر سب جیوؤں میں میرا پرکاش نہ دیکھ سکے تو ان جگہوں میں جن کا نام ہم سناتے ہیں ضرور میرا چمتکار سمجھے سب جیوؤں میں آتما بولتا پُرش میں ہوکر آد اور انت اور مدھیہ سب کا مجھی کو جاننا چاہیئے سورج دیوتا کی بارہ کلا ہوکر ہر مہینے میں وہ اپنے نئے روپ سے پرکاش کرتے ہیں اُن میں بشن نام سورج اور اُنچاس پون میں مریچ نام پون اور تاراگنوں میں چندرما اور چاروں بیدوں میں سام بید اور دیوتوں میں برھما اور اندر اور برُن اور کبیر اور سوامی کارتک اور جمراج اور گیارھویں رُدر میں شنکر نام مہادیو اور پانچوں تتوں میں اگن اور پہاڑوں میں سُمیر اور گئوؤں میں کامدھین اور دیبہ پتروں میں ارجما نام پتر اور پرجاپتیوں میں دچھ پرجاپت اور چاروں برن میں براہمن اور چاروں آشرم میں سنیاسی اور ندیوں میں گنگا اور راگوں میں دیپک اور دھاتوں میں سونا اور ہاتھیوں میں ایراوت ہاتھی اور گھوڑوں میں اُچیہ شروا نام گھوڑا اور جگیوں میں گیان جگیہ اور پروہتوں میں بششٹھ اور استریوں میں ست روپا اور راج رکھیوں میں سوائمبھو مُن اور جگوں میں ست جگ اور سیوکوں میں ہنومان اور کتھا بانچنے والوں میں بید بیاس اور دانیوں میں راجہ بل اور رتنوں میں کوستھ من اور گھاسوں میں کشا اور پنچ گبیہ میں گھی اور دسوں اندریوں میں گیارھواں من اور نوگرہوں میں برہسپت اور رکھیشوروں میں بھرگ اور منتروں میں اونکار اور درختوں میں پیپل اور دیو رکھیشوروں میں ناردمن اور سنت کمار اور ہستیوں میں کپل دیو اور ساتوں سمدر میں چھیر ساگر اور آدمیوں میں راجہ اور سانپوں میں باسُک اور ناگوں میں شیش ناگ دیتوں میں پرہلاد بھگت اور پشوؤں میں سنگھ اور پنچھیوں میں گرُڑ اور شور بیروں میں پرشرام اور بید شاستر میں گایتری اور بارھوں مہینوں میں اگھن اور رتوں میں بسنت رُت اور پھولوں میں

گلاب اور سچ بولنے والوں میں سچائی اور گندھربوں میں بشواسُ نام گندھرب اور اپسراؤں میں پوربچتی نام اپسرا اور پانچوں پانڈوں میں ارجنُ اور بدیا جاننے والوں میں شکراچارج اور بُدھ بنشیوں میں باسدیو میں ہوں اور وہ کام جس میں آدمی اولاد پیدا ہونے کے واسطے ارادہ کرکے اپنی استری سے بھوگ کرتا ہے مجھ کو سمجھنا چاہیئے اور جو لوگ اپنی بڑائی کی چاہنا رکھ کر گیان سے اچھا کرم کرتے ہیں وہ اچھا اور گیان میں ہوں اور جتنی باتیں چھل کی ہیں اُن میں سب سے بڑھ کر جوا اور مایا روپی پرکھی میں ہوں اور سب جیوؤں کی جڑ میں ہی ہوں میری شکت کے بغیر کوئی جیو چلنے اور ہلنے کی سامرتھ نہیں رکھتا جو کوئی چاہے تو بالو کی ریتکا اور آکاش کے تارے اور برسات کی بوندیں گن لیوے لیکن میرے روپ کی گنتی نہیں کر سکتا اے اودھو سنسار کی اُتپت اور پالن اور ناش میری بھوت سے ہوتا ہے اور تم جتنی چیزیں دنیا میں دیکھتے ہو سب میں ہوں اس لیے میرے بھید اور مہاکو پہونچنا بہت کٹھن ہے دیکھو سنساری آدمی بہت اناج اور گھی آدک جو آگ میں ہوم اور جگیہ کرتے ہیں اُس کے کرنے سے یہ اُتم ہے کہ اپنی چاہنا کو جو کام کرودھ لوبھ موہ کے بس ہوکر بُرے کرموں کی طرف دوڑتی ہے گیان روپی اگن میں جلاوے اور گیانی اس کو کہنا چاہیئے جو اپنے گُن کو آدر پور یک ایک جگہ لیے بیٹھا رہے اور دربدر پھر کر اپنی بیقدری نہ کراوے اور بہت روپیہ رکھنے والوں کو دولتمند نہ جان کر جو میری بھکت اور پریت رکھتا ہو اُسی کو دھن والوں میں جاننا اُچت ہے اور جو لوگ استری کو اوٹ میں رکھتے ہیں اُن کو لجاوان نہ جان کر لگرم سے بچے رہنے والوں کو اچھا سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی رن بھوم میں بان اور تلوار آدک کا گھاؤ اُٹھا کر بہت جُدھ کرتے ہیں اُن کو شود بیر سمجھنا بربھا ہو کر رن دھیر اُسے جاننا چاہیئے جو اپنے کام کرودھ لوبھ موہ اور اندری اور من بڑے زبردست دشمنوں کو جیت کر اُن کے بس نہ ہووے اودھو میں نے تم کو اپنا بھکت جان کر تھوڑا سا حال سُنادیا تم اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر میرا دھیان کرو اٹھارھوں سدھ تمھارے پاس بنی رہیں گی ۔

ادھیاے سترھواں

کہنا شری کرشن جی کا چاروں جُگوں کا اودھوسے

اودھو نے یہ سب مہاتر بھون پت کی سُن کر پوچھا کہ اے دنیاناتھ چاروں جُگوں میں کون دھرم بڑا ہو کر کس طرح لوگ رہتے تھے شیام سندر بولے کہ اے اودھو ست جگ میں سفید رنگ

اور ایک بید تھا اور براہمن چھتری بیش شودر چاروں برن اُسی روپ کا دھیان اور بید کے موافق سب
کام کرتے تھے اور تریتا جگ میں جگیہ اوتار کا دھیان لگا کر جگیہ ہوتا تھا اور ایک بید سے چار بید یعنی
رگ بید یجر بید اتھربن بید سام بید تیار ہوئے رگ بید اور یجر بید اور سام بید کی کرپا کے موافق
جگیہ کرتے تھے اور اتھربن بید کیول منتر اور شستر بدیا جاننے کے واسطے ہے اور برہما نے
اپنے منھ سے براہمن اور بھجا سے چھتری اور جانگھ سے بیش اور پانوں سے شودر چاروں برنوں
کو پیدا کیا ہے اور سنیاسی میرے سر اور برہمچاری ہردے اور بان پرستھ پسلی اور گرہستھ جانگھ
سے پیدا ہوا ہے براہمن کا یہ دھرم ہے کہ اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر آچار سے شدھ
رہے اور تھوڑا یا بہت جو کچھ دھرم کی کمائی سے ملے اُس پر سنتوکھ رکھ کر میرا تپ اور دھیان کیا
کرے اور کسی کے بُرا کہنے سے دُکھ نہ مان کر بہت ترشنا نہ رکھے اور ہر بھگت ہو کر جھوٹھ نہ بولے
جس میں اتنے لچھن ہوں اُس کو اپنے کرم پر استھر سمجھنا چاہیئے اور چھتری کے لچھن یہ ہیں کہ منھ اُس کا
تیجوان اور بدن بلوان ہو کر من میں دھیرج رکھے اور شورتائی ایسی رکھتا ہو کہ گھاؤ لگنے سے گھبرا نہ
جاوے اور چاکری اور زمینداری سے اپنا کٹمب پال کر اپنے مقدور بھر دان اور دچھنا دے
اور سادھ اور براہمن کی بھگت رکھ کر سچے من سے اُن کی سیوا اور ٹہل کرے اور بیش کا دھرم یہ
ہے کہ بیوپار اور کھیتی اور مہاجنی کر کے اپنا پروار پالے اور روپیہ پیدا کرنے کی چاہنا آٹھوں پہر
اپنے من میں رکھے اور سامرتھ بھر دان اور دچھنا دے کر سادھ اور براہمن کی سیوا کیا کرے اور
شودر کا دھرم یہ ہے کہ براہمن اور چھتری اور بیش تینوں برنوں کی سیوا کرنے سے جو کچھ ملے اُس میں
اپنے دن کاٹ کر بہت ترشنا نہ بڑھاوے چاروں برنوں کو اُچت ہے کہ کسی جیو کو مار ڈالنے اور
چوری اور لکرم آدک سے بچے رہ کر جھوٹھ نہ بولیں اور کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے بس رکھ کر ایسا
کام کریں کہ جس میں سنساری جیو اُن سے خوش رہیں اور کوئی اُن کو بُرا نہ کہے اور چاروں آشرم کا
یہ دھرم ہے کہ برہمچاری کو چاہیئے کہ گرو کے گھر رہ کر منسا باچا کرمنا سے اُن کی سیوا اور اگیا میں
رہے اور گرو کو آدمی نہ جان کر پرمیشور بھاؤ سمجھے اور استری کا بدن نہ چھووے نہ اُس کے پاس
بیٹھے اور نہ حجامت بنواوے اور جو کچھ بھیکھ مانگ کر لاوے سب گرو کے سامنے رکھ کر اُن کا
دیا ہوا کھاوے جو گرو بھوجن نہ دیویں تو مانگنا اُچت نہیں ہے اور کامدیو کو ایسا اپنے
بس میں رکھے کہ بیج نہ گرنے پاوے اور جو کبھی سپنے میں بیج گر جائے تو اسنان کر کے
دس ہزار گایتری منتر جپے اور اپنا تن من دھن گرو پر نچھاور سمجھے اور کوئی اشدھ چیز نہ
کھاوے بدیا پڑھنے اور گرو دچھنا دینے کے پیچھے گرو سے بدا ہووے اور جو گرہستھی کرنا چاہے تو
اپنے سے چھوٹی عمر والی لڑکی سے بیاہ کرے اور جب وہ مہینے کے پیچھے استری دھرم (یعنی حیض

سے ہوسے تب چوتھے دن ایک مرتبہ اُس سے استری پرسنگ کرے اور گرہستھ دھرم رکھ کر اُس کے دروازے پر جو ابھیاگت اور سنیاسی آوے اُس کو کچھ بھوجن اور کپڑا دے کر خوش کرے خالی پھیر دینا اچھا نہیں ہوتا اب گرہستھ آشرم میں براہمن کا اُتم دھرم سُنو کہ جو دانہ اناج کا کاٹنے کے پیچھے کھیت میں پڑا رہ جاتا ہے اُسی کو چُن کر بھوجن کرے یا دودھ بھچا یعنی جو کوئی خوشی سے دے اُس کو مانگ کر اپنا کٹمب پالے اور مدّھم دھرم یہ ہے کہ بدیا پڑھانے اور کتھا باچنے اور جگیہ کرانے سے اپنی جیو کا رکھے اور جب اُس پر کچھ بپت پڑے تب لاچاری سے کھیتی اور بیوپار اور چاکری کر کے اپنا کٹمب پالے اور براہمن کو اپنے سے چھوٹے برن کی سیوا کرنا نہ چاہیئے۔ اور برہم چاری کو بدیا پڑھنے کے پیچھے گرہستی کی چاہنا نہ ہو تو بن میں جا کر پرمیشور کا تپ اور بھجن کرے جو چھتری یا بیش میرے پران روپی غریب براہمن کو کھانا اور کپڑا دے کر سچے من سے اُن کی سیوا کرتے ہیں اُن پر میں بہت پرسن ہو کر منھ مانگی دولت اور سنتان دیتا ہوں اور چھتری راجہ اپنی پرجا کو پتر کی طرح پالن کرنے اور اُن کا دُکھ دور کرنے سے سنسار میں جس پا کر مرنے کے پیچھے بھو ساگر پار اُتر جاتے میں جب چھتری پر بپت پڑے تب وہ بیوپار کر کے جنگل میں شکار کھیل کر اپنی اوقات بسر کرے اور لاچاری کو بھیکھ مانگ کر اپنا پیٹ پالے اور بیش برن بپت پڑنے پر شودر کا کام کرے اور شودر کو بپت پڑے تو چٹائی آدک بنا کر اپنے دن کاٹے۔ براہمن کو بید کے موافق اپنے دھرم سے رہ کر ہر روز سندھیا اور ترپن اور ٹھاکر جی کی پوجا اور شرادھ کرنا اور اتتھ اور سنیاسی کو کھانا اور کپڑا دینا اُچت ہے اور استری اور پُتروں سے بہت پریت نہ رکھے اور میرے چرنوں کا دھیان کرتا رہے اس طرح کرم اور دھرم رکھنے والے چاروں برن اور چاروں آشرم کو میں اُدھار کر دیتا ہوں اور جو لوگ سنساری مایا میں لپٹ کر دھرم اور ادھرم کا بچار نہیں کرتے اُن کو ضرور نرک بھوگنا پڑتا ہے۔

ادھیائے اٹھارھواں

کہنا شری کرشن جی کا دھرم بان پرستھ آدک کا اودھو سے

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو بان پرستھ کا دھرم یہ ہے کہ جب پچاس برس سے زیادہ عمر ہو کر من اُس کا بیراگ رکھنے کے واسطے چاہے تو اپنی استری سمیت یا اکیلا بن میں جا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرے اور سر پر جٹا بڑھا کر کیلے کے پتے کی کوپین (لنگوٹ) پہنے۔ اور صبح اور دوپہر اور شام تینوں وقت اسنان کر کے زمین پر سووے اور گرمی میں پنچ اگن تاپے اور جاڑے میں گلے بھر پانی میں کھڑا رہے اور برسات میں میدان میں بیٹھ کر تپ کرے اور زمین کا

بویا ہوا اناج نہ کھاوے جب اس طرح تپ کرنے سے بدن دُبلا ہو کر بڑھاپا آجاوے تب سنیاس لے کر سوائے دنڈ اور کمنڈل اور کوپین کے اور کچھ اپنے پاس نہ رکھے اور سات گھر سے اپنے کھانے بھر کو بھوجن مانگ لاوے اور راہ چلتے وقت زمین کو دیکھتا رہے جس میں چیونٹی آدک کوئی چھوٹا جیو پانوؤں کے نیچے دب نہ جائے اور اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر چیت اپنا کسی استری اور اچھی چیز کی طرف نہ دوڑاوے اور سواد واسطے بھوجن کی چاہ نہ رکھ کر جہاں سے اچھا بھوجن ملے وہاں پھر جاوے اور کبھی جھوٹھ نہ بولے اور سنساری سُکھ کو سپنے کے برابر جھوٹھا سمجھے اور آٹھوں پہر اکیلے میں پرماتما کا دھیان کرتا رہے اور ایک جگہ زیادہ نہ رہ کر تیرتھوں میں پھرا کرے اور پاکھنڈی آدمی کی سنگت نہ رکھ کر کسی کا ڈر نہ مانے اور سدا پرسن چیت رہے اور اپنے سُکھ کے واسطے کسی کے ساتھ دوستی اور دشمنی نہ رکھے اور اپنا سوبھاؤ نرم بنائے رہ کر ایسا میٹھا بچن بولے کہ جس میں کوئی دوسرا اُس سے نہ ڈرے اور ہان اور لابھ ہونے میں کچھ دُکھ اور سُکھ نہ کرے کیول بھچھیا لینے کے واسطے گانوؤں اور شہر میں جائے اور بستی سے باہر رہ کر جس طرح گرو نے بتایا ہو اُسی طرح آٹھوں پہر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے جب تک میرے نرگن روپ کا دھیان اُس کے ہردے میں نہ آوے تب تک روپ کی اُپاسنا کیا کرے جب نرگن روپ دھیان میں آجاوے تب سُگن روپ کا اسمرن چھوڑ کر سب جیوؤں میں میرا پرکاش برابر سمجھے اس طرح کے دھرم اور کرم رکھنے والے کو سنیاسی جاننا چاہیئے کیول دنڈ اور کمنڈل دھارن کرنے سے سنیاسی دھرم کا پھل نہیں ملتا ہے ہر بھجن کرنے میں اندر آدک دیوتا بگھن کرتے ہیں اس لیے تپ اور جپ کرتے وقت من کو استھر رکھنا اچت ہے جو لوگ دھرم اور کرم سے رہتے ہیں اُن کو نہ سندیہ مکُت ملتی ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے والے کو چور اور ٹھگ کی طرح نرک میں ڈنڈوت ہے اس لیے میری بھگت چاروں آشرم کو کرنا چاہیئے۔

ادھیائے انیسواں [19]

کہنا شری کرشن جی کا چار طرح کی بھگت کی کتھا اودھو سے

اودھو نے اتنا گیان سُن کر پوچھا کہ اے دنیا ناتھ جس طرح سنساری آدمی کال روپی سانپ کے مُنھ میں پڑے رہ کر ہر روز اپنا سُکھ چاہتے ہیں اسی طرح مجھ کو بھی سمجھ کر کوئی سہج راہ بھو ساگر پار اُترنے کے واسطے برنن کیجئے یہ سُن کر شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جو گیان

بھیشم پتامہ نے راجہ جدھشٹھر سے کہا تھا وہی ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سنساری آدمی کو چار طرح پر ایک کتھا پُران سُننے اور دوسرے لوگوں کا مرنا دیکھ کر اپنی موت بچارنے اور تیسرے سادھو اور مہاتما لوگ برکت پرشوں کی سنگت کرنے اور چوتھے سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھنے سے گیان برایت ہوتا ہے لیکن کتھا کو پریم پور بک سُن کر اس میں بشواس رکھنا چاہیئے اسے اودھو میرے نرگُن روپ سے دھیان کرنے والوں کو جیون مکُت سمجھو اور ان کا لچھن سُنو کہ وہ لوگ جس دھرم کرنے سے مجھ کو پاتے ہیں اُس کرم کا پھل مجھے دے کر کچھ چاہنا نہیں رکھتے اور سنسار میں چار طرح کے بھکت ہوتے ہیں۔ ایک بپت پڑنے یا روگی ہونے سے میری بھکت کرتا ہے اور دوسرے گیان ملنے سے اور بھو ساگر پار اُترنے کی اچھیا رکھ کر اور تیسرے درب اور سنتان اور سنساری سُکھ ملنے کے واسطے میرا دھیان کرتے ہیں۔ چوتھے گیانی جو مجھ کو پرمیشور جان کر بھکت کرتا ہے اور اُس کے بدلے کچھ اچھیا نہیں رکھتا اُس کو میں ان تینوں سے بہت پیارا جانتا ہوں اے اودھو جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور تیرتھ اور برت آدک شبھ کرم اچھے ہوتے ہیں لیکن بھکت اور گیان کے برابر جس سے مجھے پیدا کرنے والا اور مالک جانتا ہے جگیہ آدک نہیں ہوتے تم بھی گیان کی راہ سے سنساری چاہنا چھوڑ کر میری بھکت رکھتے ہو اس لیے اپنی مکُت ہونے میں کچھ سندیہ مت سمجھو سوائے اس کے تھوڑا سا گیان مکھیہ اور کہتے ہیں سُنو آدمی کو اپنی بڑائی کرنا اُچت نہ ہو کر اہنکار چھوڑ دینا چاہیئے دیکھو ناک اور کان اور زبان اور آنکھ اور کھال پانچ گیان اندری اور ہاتھ اور پانوں اور باکیہ اور لنگ اور گُدا پانچ کرم اندری اور گیارھواں من ہو کر جو آدمی اُن کو سنساری سُکھ کی طرف لگاتا ہے اُس کو اگیان سمجھنا چاہیئے اور گیانی کو اُچت ہے کہ اپنے من اور اندریوں کو سنساری مایا سے برکت رکھ کر میری طرف اور ٹھاکر پوجنے میں لگا دے اور سنسار کے آد اور مدھ اور انت میں پرمیشور کا چر تر جان کر میری کتھا اور لیلا پریم سے سُنے اور جو چیز کھانے اور پہننے کے واسطے کسی طرح کی ملے اس کو پہلے میرے نام پر ارپن کر کے پیچھے آپ کھاوے اور پہنے اور جو تالاب اور باؤلی اور کنواں اور باغ وغیرہ دھرم کی راہ پر بنواوے سب کا پھل مجھ کو دے کر اپنے من میں اس بات کا ابھمان نہ کرے کہ یہ سب شبھ کرم میں نے کیا ہے۔ اتنی کتھا سُن کر اودھو نے پوچھا کہ اے بکینٹھ ناتھ تپ اور دان اور نیم اور سنجم کا حال برنن کیجیئے اور گیانی کس کو کہتے ہیں اور مورکھ کون کہلاتا ہے اور شبھ اور اشبھ کرم کرنے والے اور سورگ اور نرگ جانے والے اور دھن وان اور کنگال اور داتا سوم کا حال بتلایئے یہ سُن کر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے اودھو جیو ہنسا اور چوری آدک بُرے کرموں سے بچے رہ کر سچ بولنا اور گرو اور بھگوان میں پریت رکھ کر بید اور شاستر کی بات سچ ماننا اور

بغیر مطلب کے بہت نہ بولنا اور سب جیوؤں پر دیا رکھنا یہ سنجم ہے اور ہاتھ اور پاؤں مٹّی سے ملکر دھونا اور
اسنان اور سندھیا اور پوجا اور جگیہ اور تپ اور شرادھ اور تیرتھ اور برت کرنا یہ نیم کہلاتا ہے اور دان اُس کا
نام ہے کہ برکت آدمی ککرم چھوڑ کر منسا باچا کرمنا سے کسی کا بُرا نہ چاہے اور گرہستھ آدمی کھانا اور کپڑا اور زمین
اور سونا آدک چیز براہمنوں کو دان کرے اور تپ یہ ہے کہ استری بھوگ کا سُکھ چھوڑ دے اور گیانی وہ
ہے کہ جو شاستر کے موافق راہ چل کر اپنی مکُت کا سوچ رکھے اور جو کوئی پرمیشور کو بھول کر اپنا تن پالن کرتا
ہے اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے اور میرے بچن کے موافق سب کام کرنا اُتّم راہ ہو کر اُس کے برخلاف چلنا
کُمارگ جانو اور جو آدمی سنسار میں کسی چیز کی چاہ نہ رکھ کر میرے چرنوں کا دھیان پریم کے ساتھ کرتے
ہیں اُن کو سورگ میں پہونچنے والے سمجھو اور سنساری پریت رکھنے والے اور لوبھی اور جھوٹھے
آدمی کو نرک کا جانے والا سمجھو اور جو لوگ گیانی ہو کر میری بھگت سچّے من سے کرتے ہیں اُن کو
دھن دان اور جس کو سنتوکھ نہ ہو اُس کو دردری جاننا چاہیئے اور جو کوئی مورکھ آدمی کو اُپدیش کر کے
اُس کے بھوساگر پار اُترنے کا سوچ رکھتا ہے اُس کو داتا سمجھو اور جو لوگ اپنے من اور اندریوں کو
نہیں جیت کر اُن کے بس ہو رہے ہیں اُن کو سوم سمجھنا چاہیئے اے اودھو جو بات تم نے پوچھی
اُس کا جواب ہم نے کہہ دیا جو کوئی ہمارا بچن سچ مان کر اُسی کا پرمان کرے گا اُس کے واسطے سنسار
اور پرلوک دونوں جگہ میں اچھا ہے۔

ادھیائے بیسواں

کہنا شری کرشن جی کا مایا چھوٹنے کی تدبیر اودھو سے

اودھو نے بنے کیا کہ اے جُدناتھ میں نے آپ سے سب گیان سُن کر اُس کا ارتھ یہ سمجھا کہ
سنساری مایا میں پھنسا پڑا ہو کر برکت رہنا اُتّم ہے اِس سے اس کی کوئی تدبیر ایسی بتلایئے کہ
جس میں آدمی سنساری مایا میں نہ پھنسے یہ بات سُنتے ہی بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے اودھو ہم نے
تین طرح کی راہ سنساری جیوؤں کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے تم کو بتلائی یعنی ایک گیان
دوسرا کرم تیسری بھگت جس کو گیان ملا وہ سنساری موہ میں نہیں لپٹتا اور جو سنسار کی پریت میں
پھنسا ہے اُس کو شبھ کرم کرنا چاہیئے اور جو لوگ من اپنا گیان کی طرف کچھ لگا کے رہ کر سنساری
مایا میں لپٹے ہیں اُن کو بھگت کرنا اُچت ہے جب تک میری کتھا سننے میں پریت نہ ہو کر من اُس کا
سنساری مایا سے الگ نہ ہووے تب تک شاستر کے موافق کرم کرتا ہے اور جو دھرم کرم سورگ
جانے کے واسطے شاستر میں لکھے ہیں وہ کرم کرتا ہے اور سنساری سُکھ اور سورگ جانے کی

کچھ اِچھا نہ رکھے اُس کرم کرنے سے بنا اِچھا بھی وہ سُکھ لے گا اِس لیے آدمی کو چاہیئے کہ آٹھوں پہر پرمیشور کا دھیان رکھ کر شبھ کرم پہلے سے کرتا رہے جبتک ہاتھ اور پانوں اور ناک اور کان آنکھ آدک سب اندریوں میں سامرتھ رہتی ہے تب تک سب کرم اچھی طرح بن پڑتے ہیں اور بڑھاپے میں اندریوں کی طاقت گھٹ جانے سے کوئی کرم بدھ کے موافق بن نہیں پڑتا اس لیے کبھی ایسا بچار کرنا نہ چاہیئے کہ ابھی جوانی میں دنیا کے سُکھ کرلیں بڑھاپے میں پرلوک کا سوچ کریں گے اس واسطے کہ بدن آدمی کا درخت کی طرح ہے اور کال روپی لوہار وہ درخت کاٹنے کے واسطے دن رات اُس پر کلھاڑا چلاتا ہے نہ معلوم کس وقت یہ درخت روپی بدن گر پڑے گا اس لیے آدمی کو دنیا کی محبت سے الگ رہ کر دن رات اپنی موت کو یاد رکھنا اور میرے چرنوں کا دھیان کرنا اُچت ہے جس میں اُس کی مکت ہو۔ اب دوسرا گیان سُنو۔ کہ ایک درخت پر دو پنچھی جھونجھ لگا کر رہتے تھے جب اُس درخت کو لوہار کاٹنے لگا تب ایک پنچھی نے کہا کہ یہاں سے اُڑ چلو دوسرا پنچھی بولا کہ بیٹھے رہو جس طرح اُڑ جانے والا پنچھی جیتا بچکر بیٹھے رہنے سے دُکھ پاتا ہے اُسی طرح آدمی سنساری مایا چھوڑ دینے سے مکت اور اُس کے ساتھ لپٹے رہنے سے آواگون سے نہیں چھوٹتا۔ تیسرا گیان یہ ہے کہ آدمی کا تن ناؤ روپی جان کر گرو کو ملاح کے برابر سمجھنا چاہیئے وہ ناؤ سمدر میں پڑی ہو کر ہوا روپی میرے چرنوں کا دھیان اس کو کنارے پہونچانے والا ہے جو کوئی ناؤ روپی آدمی کا تن پاکر بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر نہیں کرتا اس کو بڑا مورکھ اور آتم گھاتی جاننا چاہیئے جب تک آدمی گیان کی راہ سے اپنے من کو کُمارگ چلنے سے نہیں روکتا تب تک اُس کو بہت طرح کے دُکھ ملتے ہیں اس لیے من چنچل کو کُکرم کرنے سے دھیرے دھیرے روکے تو کچھ دن ایسا سادھن کرنے سے چت اُس کا برکت ہو جاتا ہے جب من آدمی کا برکت ہو کر میری طرف لگ جاتا ہے تب پھر وہ سنساری مایا میں نہیں لپٹتا اور ہر روز اُس کو میری بھگت زیادہ ہوتی جاتی ہے جو کوئی اپنے برن اور آشرم کا دھرم اور میرے چرنوں میں پریت رکھ کر من میں اس بات کا بشواس رکھتا ہے کہ ہر چرنوں کا دھیان دھرنے کے پرتاپ سے سنساری مایا چھوٹ جائے گی وہ آدمی ضرور مکت پاتا ہے۔ اسے اودھو بھوساگر پار اُترنے کے واسطے بھگت کے برابر دوسری تدبیر اُتم نہیں ہے اور میرے بھگت مکت کی بھی چاہ نہیں رکھتے اور چاروں طرح مکت مجھ سے نہ لے کر بھگت کو اُس سے اچھا جانتے ہیں جس پر میں کرپا کرتا ہوں اُسی کو بھگت ملتی ہے اور برہما آدک دیوتا اُس کے درشن کی چاہنا رکھتے ہیں۔

ادھیائے اکیسواں بھگت پیدا ہونے کا گیان کہنا شیام سندر کا اودھو سے

شیام سندر نے کہا کہ اسے اودھو جو آدمی یہ سمارگ بھگت اور گیان کا جو ہم نے تم سے

کہا ہے چھوڑ کر دوسری طرف من اپنا لگاتے ہیں وہ کُکرم کرنے سے چوراسی لاکھ جون اور نرک میں
بہت دُکھ پاکر آواگون سے نہیں چھوٹتے جو لوگ آدمی کا تن پاکر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں
کرتے اُن کو بڑا مورکھ اور ابھاگی سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی آٹھوں پہر اپنا مرنا یاد رکھ کر شاستر کے
موافق اپنے برن کا دھرم رکھتے ہیں سنسار میں اُنھیں کا جنم لینا سپھل ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے
کے برابر دوسرا پاپ ادھک نہیں ہے جیسا دھرم چاروں برن اور چاروں آشرم کے واسطے بید
میں لکھا ہے ویسا کرم کر کے اپنے آچار اور چلن سے رہے تو ہر روز گیان اور دھرم بڑھ کر اس کو
میرے ملنے کی راہ دکھائی دیتی ہے اور نیم اور آچار دھنی اور کنگال دونوں سے نبھ سکتا ہے
مقدور والا مل اور موتر کر کے دوسری دھوتی پہن لے اور کنگال آدمی جس کے پاس دوسرا کپڑا
ہو وہ گیلی دھوتی پہن کر اپنا نیم رکھے اور سوکھا اناج ہوا لگنے سے پوتر رہتا ہے چانڈال کے
چھونے سے بھی اشدھ نہیں ہوتا اور سوتی کپڑا دھونے سے پوتر ہو کر ریشمی کپڑے کو جب تک
پہن کر دشا پھرنے نہ جائے اور بھوجن کرتے وقت اور سوتک میں نہ پہنے تب تک وہ شدھ رہتا
ہے اُس کو دھونے کی ضرورت نہیں اور تانبے اور پیتل کا برتن کھٹائی اور راکھ کے مانجنے اور
چاندی دھونے اور سونا ہوا لگنے سے پوتر ہوتا ہے جو کسی برتن یا کپڑے میں مل اور موتر لگ جائے
تو جب تک اُس کی درگندھ اور رنگ نہ چھوٹے تب تک وہ پوتر نہیں ہوتا اور بدن آدمی کا ہر روز
اسنان اور سندھیا اور ترپن اور ہوم کرنے سے شُدھ رہتا ہے اور گیانی آدمی کو سب چیز ٹھاکرجی
کو بھوگ لگا کر بھوجن کرنا چاہیئے بغیر بھوگ لگائے کوئی چیز کھانا اپنے مانس کے برابر ہوتا ہے
اور آدمی کو بھوجن بناتے وقت اپنا نام لینا اُچت نہ ہو کر یہ بات کہنا چاہیئے کہ ٹھاکرجی
کے بھوگ لگانے کے واسطے رسوئی تیار کرو اس طرح کا ابھیاس رکھنے سے سب پاپوں
کی جڑ اہنکار چھوٹ جاتا ہے اور اگیان بالک کو نیم اور آچار رکھنا اُچت نہ ہو کر پانچ برس کی
عمر تک کچھ پاپ اور پُنیہ کسی بات کا اُس کو نہیں لگتا اور چھٹویں برس سے لے کر بارہ برس کی
عمر تک کچھ ہتیا ہو جائے تو اُس کا پرائشچت ماتا اور پتا کو کرنا چاہیئے اُس کے بعد جو کچھ پاپ کرے
تو اُس کا پرائشچت آپ کرنا چاہیئے اور بپت پڑنے سے کوئی ادھرم کر کے بھی اپنا پیٹ پالے
تو دوش نہیں لگتا اور سامرتھ رکھ کر دھرم چھوڑ دینے میں پاپ ہوتا ہے جس طرح سب دھرموں
کا بچار رکھنا براہمن اور چھتری اور بیش اُتم برن کو اُچت ہو کر نیچ ذات کے واسطے کچھ اچار اور
بچار نہیں رہتا اُسی طرح کوٹھے پر سونے والے آدمی کو نیچے گرنے کا ڈر ہو کر زمین پر سونے والا
گرنے سے نہیں ڈرتا اس لیے جہاں تک ہو سکے اپنے کو ادھرم کرنے سے بچائے رہے جتنا
پاپ کم کرے گا اُتنا اس کے واسطے ہر روز اچھا ہوگا جو لوگ سندر استری کو دیکھنے اور

عطر وغیرہ سونگھنے اور اچھا بھوجن کھانے اور کومل سجیا پر سونے سے خوش ہو کر سب طرح کا سکھ چاہتے ہیں اُن کو سوائے دُکھ کے کچھ سُکھ نہیں ملتا اور سنساری چاہنا جو سب دُکھوں کی جڑ ہے چھوڑ دینے والے بہت خوش رہتے ہیں جس طرح سنسار میں چاہنا سب کو دُکھ دیتی ہے اُسی طرح سورگ میں بھی تین چیزیں دُکھ دینے والی ہیں ایک تو یہ کہ دوسروں کو اپنے سے اونچے سنگھاسن پر بیٹھے دیکھ کر ڈاہ پیدا ہوتا ہے دوسرے اپنے برابر بیٹھنے والے سے جھگڑا ہوتا ہے تیسرے نیچے بیٹھنے والوں کو ابھمان کی راہ سے چھوٹا سمجھنا۔ اس لیے سورگ کی بھی اِچھا رکھنا نہ چاہیئے جو آدمی سنساری سُکھ اور سورگ کی چاہ نہ رکھ کر ہر چرنوں میں دھیان لگائے رہتے ہیں وہ مہا پرلے تک میرے بیکنٹھ استھان میں سُکھ بھوگ کر دوسرا جنم نہیں پاتے اے اودھو جو لوگ مجھ کو پرمیشور جان کر ایک مرتبہ بھی سچے من سے میرا اسمرن اور دھیان کرتے ہیں اُن کو میں نہیں بھولتا اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ شاستر کے موافق اپنا دھرم رکھ کر میرے چرنوں میں پریت لگائے رہے۔

ادھیائے بائیسواں[۲۲]

شری کرشن جی کا تتوں کا حال بیان کرنا

اودھو نے اتنی کتھا سُن کر بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں نے چوبیس[۲۴] تتوں کا حال سنا لیکن بعضے رکھیشور تین اور کوئی چھ اور بعضے نو اور کوئی گیارہ تتو کہتے ہیں اُس کا بھید برنن کیجئے جس میں میرا سندیہ چھوٹ جائے شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو سنساری مایا سے جوگی اور رکھیشور کوئی نہیں بچکر جو بات کہتے ہیں وہ سچ مانو میری مایا بیاپنے سے جوگی اور رکھیشور کو بھی بہت راہ دکھلائی دے کر جب تک وہ میرے بھید کو نہیں پہونچتے تب تک من اُن کا ایک بات پر استھرا نہیں رہتا جس نے گیان کی راہ سے مجھ کو پہچانا اس کے من سے سب بھید چھوٹ جاتے ہیں جب تک میری مایا کے تین گُن ستوگن اور رجوگن اور تموگن برابر رہتے ہیں تب تک سنسار کی رچنا نہیں ہوتی ان تینوں کے گھٹنے اور بڑھنے سے اور جگت کی اُتپت ہوتی ہے اور نو تتو جو تم نے سنے تھے اُن کے نام یہ ہیں پُرش[۱] مہت[۲] تتو[۳] اہنکار آکاش بایو[۴] اگن جل[۵] پرتھوی مایا[۹] اور گیارہ تتو جو سُنے ہیں اُن کو کھال آنکھ ناک کان زبان پانچ گیان اندری اور پانوں اور ہاتھ اور لنگ اور گدا اور باک پانچ کرم اندری اور گیارھواں من سمجھنا چاہیئے بدن کی کھال سے ٹھنڈا اور گرم اور سخت اور نرم معلوم کرنا اور آنکھوں سے دیکھنا اور ناک سے سونگھنا اور کان سے سُننا اور زبان سے کھٹے میٹھے کا مزہ پانا اور ہاتھ سے شبھ اشبھ کرم کرنا اور پانوں سے چلنا اور لنگ سے استری کا سُکھ بھوگنا

اور گدا سے مل کا نکلنا اور باک سے بولنا اور من کی اِچھا سے سب کام ہوتے ہیں۔ اے اودھو سب اندریوں اور اہنکار اور مہت تتو سے سنسار پیدا ہوتا ہے۔ اور چھبیؔ تتو جو کہتے ہیں اُن میں پرتھوی جل اگن بایو آکاش پانچ بھوت آتما اور چھبیسواں پرماتما پُرش کو جانو جب تک آدمی میری مایا میں پھنسا ہے تب تک اُس کو لاکھوں طرح کے بھرم لگے رہتے ہیں اور جب اُس نے میری مایا سے الگ ہو کر مجھ کو اپنا مالک جان لیا تب تک پھر من اُس کا دوسری طرف نہیں لگتا وہ سب جیوؤں میں میرا پرکاش برابر دیکھتا ہے یہ سب بکھیڑا من کا ہو کر آدمی سنساری مایا میں لپٹنے سے مجھ کو نہیں پہچانتا اور اپنے من کو میری طرف لگانے سے بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے اے اودھو آدمی مرتے وقت جس طرف من اپنا لگاتا ہے مرنے کے پیچھے وہی تن اُس کو ملتا ہے اور ہر چرنوں کا دھیان کرنے سے انتہ کرن شدھ ہو کر بیکنٹھ میں پہونچتا ہے جو لوگ اپنا بدن موٹا کرنے کے واسطے جیوؤں کو مار کر کھاتے ہیں اُن کو ضرور نرک باس ہو کر چوراسی لاکھ جون بھوگنا پڑتا ہے دیکھو سوتے وقت بدن ایک جگہ پڑا رہ کر من کئی جگہ گھومنے سے بہت طرح کا سپنا دیکھتا ہے اور جاگنے میں بھی من ہزاروں کوس دوڑ جاتا ہے اس لیے من کو بدن سے الگ سمجھنا چاہیئے جس نے مایا روپی برہمانڈ بنایا ہوا سمجھ کر من بس میں کر لیا اُس نے اِندری آدک سب کو جیت لیا اور اپنے من کے بس میں رہنے والے آدمی سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہوتے ہیں اور آتما میں میرا پرکاش شُدھ رہ کر کچھ نہیں کرتا لیکن اُس کو بھی مایا کے ساتھ پھنس کر سنسار پیدا کرنا پڑتا ہے اور میں ستوگُن سے مل کر رکھیشور اور دیوتا اور رجوگُن مل کر دیتیہ اور آدمی اور تموگُن کے ساتھ مل کر بھوت پریت اور پشُ آدک کو پیدا کرتا ہوں جس طرح مکڑی اپنے مُنھ سے جالا نکال کر کھا لیتی ہے اُسی طرح میں بھی اپنی شکت سب جیوؤں میں رکھ کر مرنے کے پیچھے کھینچ لیتا ہوں جیسے بہتی ہوئی ناؤ پر چڑھنے سے کنارے کے درخت چلتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں اور گھومتے وقت پرتھوی اور آکاش گھومتا ہوا معلوم پڑتا ہے ویسے سب کرم شُبھ اور اشبھ سنسار کے میری مایا اور اِچھا سے ہو کر آدمی ایسا جانتے اور کہتے ہیں کہ یہ کام ہم نے کیلاس کے لئے گیانی آدمی کو اپنا پرلوک بنانے کے واسطے کام اور کرودھ اور من آدک کو اپنے بس رکھ کر کسی کے گالی دینے سے بُرا ماننا نہ چاہیئے۔

ادھیائے تیئسواں ۲۳

برنن کرنا شری کرشن جی کا اِتہاس ایک براہمن کا اودھو سے

اودھو نے یہ سب گیان سُن کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاپربھو یہ بات بہت کٹھن ہے

کہ گالی اور کٹھور بچن سُن کر چھما کرے شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو تم سچ کہتے ہو تیر اور تلوار
کا گھاؤ مرہم لگانے سے اچھّا ہو جاتا ہے لیکن کٹھور بات کہنے سے جو گھاؤ کلیجے میں پڑ جاتا ہے وہ
کسی طرح نہیں مٹتا لیکن یہ سب بات من کے کارن سے ہوتی ہے جس نے اپنے من اور اہنکار کو
بس میں کر لیا اُس کو ان باتوں کا دُکھ نہیں ہوتا وہ سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر دیکھ کر
سب باتوں کا پرمیشور کی اچھّا پر سمجھتا ہے اور جو لوگ اپنی اندری اور من کے بس ہو رہے ہیں اُن کو
دربچن کہنے سے کرودھ پیدا ہوتا ہے اس بات پر ایک اتہاس کہتے ہیں من لگا کر سُنو اُجین شہر میں
ایک براہمن بڑا دھن والا بیاپار کرنے والا رہتا تھا وہ ایسا سوم اور لوبھی اور کامی اور کرودھی
تھا کہ اُس نے کبھی اپنے ذات بھائی اور سادھو اور براہمن آدک کو اپنے منھ سے بھوجن کرنے
کے واسطے نہیں کہا اور ایک کوڑی کے واسطے دوست کا بھی دشمن ہو جاتا تھا اور اپنے کھانے
اور پہرنے میں بھی سوم پن رکھتا تھا اس لیے اُس نے بہت روپیہ جمع کیا لیکن سوم ہونے سے
سب پروار والے اور استری اور پُتر بھی اُس سے دشمنی رکھتے تھے سنسار ہی آدمی کے پاس
روپیہ ہونے سے آتما اور پروار اور دیوتا اور پتر اور اتتھ کو سُکھ ملتا ہے یہ پانچوں اُس براہمن
کے دشمن تھے جب وہ بوڑھا ہو گیا اور بیاپار کرنے کی سامرتھ اُس میں نہ رہی تب اُنھیں پانچوں
کے شاپ سے آگ لگنے اور چوروں کے چرانے جانے اور راجہ کے لوٹنے اور قرضداروں کے ہضم کر لینے
سے سب مال اُس کا جاتا رہا اور جو دولت زمین میں گاڑی تھی وہ بھی ٹل گئی جب وہ براہمن سب
دھن اپنا کھو کر بنا بھوجن کے دُکھی ہوا اور ذات بھائی والے لوگ اُس کو بے آدر کرنے لگے تب
ایک دن بیٹھے بیٹھے اُس نے اپنے من میں بچار کیا کہ دیکھو میں نے اتنا روپیہ اکٹھا کر کے کوئی
دھرم اور کرم پرلوک بنانے کے واسطے نہیں کیا اور نہ خرچ کر کے سنسار ہی سُکھ اُٹھایا سوم
کا مال اسی طرح اکارتھ جاتا ہے اور ترشنا رکھنے سے سب گُن آدمی کا ناس ہو کر جس نہیں رہتا
جس طرح خوب صورت آدمی کے مُنھ پر کوڑھ کا داغ ہونے سے سب خوب صورتی اُس کی خراب
ہو جاتی ہے اسی طرح لوبھی آدمی تیج سے رہت ہو کر کوئی اُس کو اچھّا نہیں کہتا دیکھو جس دھن
کو لوگ اچھّا جانتے ہیں وہ ایسا بُرا ہوتا ہے کہ پہلے بیاپار کرتے وقت اپنے اور بیگانے کے
ساتھ دشمنی کرنے اور جھوٹھ بولنے سے ملتا ہے اور رات اور دن اُس کی رچھّا کرنے میں چور
اور ڈاکو اور راجہ اور ذات بھائی کا ڈر لگا رہنے سے اچھی طرح نیند نہیں آتی جس میں کوئی لے نہ
جاوے اور روپیہ ملنے سے بشیا گمن یعنی تماش بینی اور جُوا اور جیو ہنسا اور ذات بھائیوں سے
ابھمان پیدا ہو کر بہت طرح کے پاپ کرنے میں آتے ہیں جس کارن دُنیا میں بدنامی اُٹھا کر مرنے
کے پیچھے نرک بھوگنا پڑتا ہے پرمیشور نے بہت اچھّا کیا جو میرا سب دھن جاتا رہا جس دولت میں

اتنے اوگن بھرے ہیں اُس کو پاکر اچھّے کام میں خرچ کر ڈالنا چاہیئے روپیہ اکٹھا کرنے سے سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا ہے چار دن کی زندگی میں مایا روپی درب اور استری کے واسطے بہت آدمیوں سے دُشمنی کرنا نہ چاہیئے جو لوگ بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پاکر درب اور استری اور پتروں کی پریت میں پھنسکر خراب ہوتے ہیں اُن کا سنسار میں جنم لینا بیکار ہے اور اُن کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے دیوتا لوگ یہ اچھیا رکھتے ہیں کہ بھرت کھنڈ میں ہمارا جنم آدمی کے تن میں ہوتا تو اُس بدن سے جتنی بڑی پدوی کو چاہتے پہونچ جاتے اور اب بڑھاپا آنے اور اندریوں کی طاقت گھٹ جانے سے میں کچھ شبھ کرم نہیں کر سکتا اس لیے اب جتنے دن میرے جینے میں باقی ہیں اُتنے دن اپنی آتما کو کچھ دُکھ دے کر پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں خوش رہوں ایسا بچارتے ہی اُس نے برکت ہو کر سنیاس لے لیا اور ایک جگہ بیٹھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے لگا جب وہ براہمن شہر میں بھیکھ مانگنے جاتا تھا تب شہر کے لوگ اُس کو پہچان کر پچھلی بات یاد کر کے بہت دُکھ دیتے تھے کوئی گالی دے کر اُس پر تھوک دیتا تھا اور کوئی ڈنڈ کمنڈل چھین کر اُس کو رسّی سے باندھ کر کہتا تھا کہ یہ بڑا سوم اور کپٹی ہو کر اب لنگا بھگت بنا ہے اے اودھو اُسی طرح وہ براہمن بہت دُکھ پانے پر بھی کسی سے کچھ بُرا نہ مان کر اپنے من میں سمجھتا تھا کہ مجھے کوئی دیوتا اور آدمی اور نوگرہ اور جاڑا اور گرمی اور برسات کچھ دُکھ نہیں دیتے سب دُکھ اپنی قسمت اور اپنے من سے ہوتا ہے جیسے سنساری آدمی اپنا من چلائمان ہونے سے اچھّا اور بُرا کرم کرتے ہیں ویسا دُکھ اور سُکھ اُن کو بھوگنا پڑتا ہے جس نے اپنا من بس میں کر لیا اس کو کوئی دُکھ نہیں ہوتا اور جگیہ اور تپ آدک کرنے کا کام نہیں رہتا لیکن یہ من چنچل زبردست دُشمن جلدی بس میں نہیں آتا من کے کارن ہمیشہ سے دوست اور دشمن ہوتے آئے ہیں اور من کے روک لینے سے کوئی دوستی اور دشمنی نہیں رکھتا من کا بچارا ہوا ست ہوتا ہے اور بدن کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا کس واسطے کہ آدمی اپنی استری کو بدن سے لپٹاتا ہے اور اپنی بیٹی کو بھی گلے لگاتا ہے لیکن من کے کارن استری کو لپٹاتے وقت کامدیو ستاتا ہے اور اپنی بیٹی کے گلے لگاتے وقت کامدیو نہیں جاگتا جس نے اپنا من بس میں نہیں کیا اُس کا دھرم اور کرم کرنا برتھا ہے اِس لیے من کو سنساری مایا سے روک کر ہر چرنوں میں لگانا اُچت ہے۔

دوہا

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت ‖ پربرہم کو پایئے من ہی کی پرتیت

اے اودھو وہ براہمن اپنے من کو روک کر ایسا گیانی ہو گیا کہ دوست اور دشمن کو برابر سمجھ کر کسی کے گالی دینے اور مارپیٹ کرنے سے کرودھ نہیں کرتا تھا اسی طرح کا گیان من میں رکھ کر مرنے کے پیچھے مکت پدوی پر پہونچا۔ اس ادھیائے کو سچّے من سے کہنے اور سُننے والے اپنے من اور کام

اور کروودھ آدک کے بس نہ ہو کر بھوساگر پار اُتر جاویں گے۔

ادھیاے چوبیسواں ۲۴

کہنا شری کرشن جی کا حال آدپرش اور مایا کا

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو آتما پرش اور مایا کا حال الگ کر کے کہتا ہوں سنو جہاں آتما پرش نرنکار روپ ہے وہاں بانی اور من پہونچنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جب اُس پرش کو سنسار پیدا کرنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ پہلے اپنی مایا کو جس کو پرکرت بھی کہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اُسی مایا سے ساتوک اور راجس اور تامس تین گن پرگٹ ہوتے ہیں جب تک تینوں گن برابر رہتے ہیں تب تک کوئی جیو پیدا نہیں ہوتا اور اُن کے گھٹنے اور بڑھنے سے سنسار کی رچنا ہوتی ہے اور میرا پرکاش مایا میں ملا رہنے سے مہت تتو پرکٹ ہو کر اُس سے اہنکار پیدا ہوتا ہے اور اہنکار سے بیکارک اور تامس اور تیجس پرکٹ ہوتے ہیں بیکارک سے پنچ بھوت اور تامس سے گیارہ اندری اور تیجس سے گیارہ دیوتا اندریوں کے مالک پیدا ہو کر جب تک یہ سب الگ رہتے ہیں تب تک برھمانڈ پُرش پرکٹ نہیں ہوتا جبکہ میری شکت سے یہ سب چیزیں اکٹھا ہو جاتی ہیں تب برھمانڈ پرش پیدا ہو کر بہت مدت تک پانی میں شیش ناگ پر شین کرتے ہیں اور وہ برھمانڈ روپ میرا ہو کر اُس روپ کی نابھ سے ایک پھول کمل کا نکلتا ہے اُس کی ڈار سے برھما پیدا ہو کر تپ کر کے رجوگن سے سب جیو پیدا کر کے تینوں لوک کی رچنا کرتے ہیں دیوتا لوگ سورگ لوک میں اور دیتیہ اور دانو آدک پاتال لوک میں اور منکھ آدک مرت لوک میں رہ کر اپنے کرم کے موافق سورگ اور نرک کا دُکھ سُکھ بھوگتے ہیں اور برھما کے ایک دن میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں جب برھما دن کے آخر ہو جانے پر شام کے وقت سو جاتے ہیں تب کوئی لوک نہیں رہتا جب برھما صبح کے وقت اُٹھ کر رچنا کرتے ہیں تب پھر سب لوک اور سنسار پرکٹ ہو جاتا ہے اور برھما کے مرنے کے پیچھے سوائے پانی کے اور کچھ نہیں رہتا پرتھوی پانی میں اور پانی اگن میں اور اگن باؤ میں اور باؤ آکاش میں اور آکاش اہنکار میں اور اہنکار مہت تتو میں اور مہت تتو مایا میں ملکر وہ سب میرے نرنکار روپ میں مل جاتے ہیں۔

ادھیاے پچیسواں ۲۵

رجوگن اور ستوگن اور تموگن کا لچھن برن کرنا شری کرشن جی کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو اب ہم ستوگن اور رجوگن اور تموگن کا لچھن کہتے ہیں سنو

کہ جو آدمی من میں دیا رکھ کر اپنی اندریوں کے بس میں نہ ہووے اور اچھا اور بُرا کرم کرنے کا بچار کیا
کرے اور کسی کے گالی دینے سے بُرا نہ مان کر پرمیشور کا سمرن اور دھیان کرتا رہے اور سچ بول کر
سبھاؤ میں دھیرج رکھے اور سب باتوں کو یاد اور من میں سنتوکھ رکھ کر کسی چیز کی چاہنا نہ کرے اور
ٹھاکر پوجا اور سیوا میں من لگائے رہے یہ لچھن ستوگن کے ہیں - اور جو کوئی سندر استری اور اچھا گہنا
اور کپڑا اور مکان اور باغ وغیرہ سنساری سُکھ کی چاہنا رکھ کر ابھمان سے کسی کا کہنا نہ مانے اور جو اچھا کرم
کرے اُس میں اپنا نام چاہے اور ہمیشہ طاقت اور دولت بڑھانے کی تدبیر کرتا رہے اُس کو رجوگن سمجھنا
چاہیئے اور جو آدمی کرودھ اور لوبھ بہت رکھے اور جھوٹھ بولا کرے اور جیو ہنسا کرے اور نکرم کرنے
اور مانگنے میں بے شرم ہو کر لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرتا رہے اور آٹھوں پہر آلس میں بھرا رہ کر بہت
سووے یہ لچھن تموگن کے ہیں اور سب چیز کو اپنی سمجھنا اور میرا تیرا بچارنا اور اپنے کو جانتا یہ بات تینوں
گن سے ہوتی ہے لیکن میرا بھجن اور دھیان کرنے والے کو ستوگن کے پرتاپ سے کچھ چاہنا نہیں
رہتی اور تینوں گن آٹھوں پہر برابر نہ رہ کر گھٹا بڑھا کرتے ہیں - ستوگن بہت ہونے سے من میں
خوشی اور گیان پیدا ہوتا ہے اور رجوگن بڑھنے سے سنساری سُکھ کی چاہنا ہوتی ہے اور تموگن بہت
ہونے سے چنتا اور کرودھ اور نیند اور آلس بڑھ کر جیو ہنسا اور ادھرم کرنے کو من چاہتا ہے جاگنا ستوگن
اور سونا اور سپنا دیکھنا رجوگن اور اُداس ہو کر چنتا میں بیٹھے رہنا تموگن کے لچھن ہیں تھوڑا کھانا
ساتوکی اور اچھا پدارتھ بھوجن کرنے کے واسطے ڈھونڈھنا راجسی اور بھوکھ سے بہت کھانا جس میں
اجیرن ہو جاوے تامسی جاننا چاہیئے اور آتما تینوں گنوں سے ملا اور سب سے الگ رہتا ہے اور
ستوگن سو بھاؤ والے سورگ کا سُکھ بھوگتے ہیں اور رجوگنی آدمی اپنے کرم کے موافق دُکھ اور سُکھ
بھوگ کر جنم اور مرن سے نہیں چھوٹتے اور تموگنی لوگ پُشٹ آدک چوراسی لاکھ جون میں پیدا ہو کر اپنے
کرم کے موافق نرک میں دُکھ پاتے ہیں اور سنسار سے برکت ہونے اور میرے چرنوں کا دھیان
اور بھگت کرنے والے ہمارے پاس بیکنٹھ میں پہونچتے ہیں اور گرہستی چھوڑ کر بن میں رہنا ستوگن
اور شہر اور گرہستی میں رہ کر سنساری سُکھ کی چاہ رکھنا اور مدرا پینا اور جوا کھیلنا اور پر استری گمن
کرنا اور بُری سنگت میں بیٹھنا تموگن اور دیواستھان پوجکر تیرتھ جاترا میں رہنا نرگن کے لچھن ہیں اور
گیان چرچا رکھنا ساتوکی اور شرادھ آدک سنساری کرم کرنا راجسی اور جیو ہنسا اور پاپ آدک کرنا
تامسی اور میری پوجا اور جپ میں لگے رہنا نرگن دھرم سمجھنا چاہیئے اے اودھو اسی طرح سب
باتوں میں ستوگن اور رجوگن اور تموگن کے لچھن ہو کر کوئی جیو ان تینوں گنوں سے باہر نہیں ہے
ان تینوں سے الگ ہو کر میری پوجا اور نرگن بھکت کرنے والے میرے پاس پہونچتے ہیں -

ادھیائے چھبیسواں ۲۶

کہنا شری کرشن جی کا وہ گیان اودھو سے جو راجہ پرورا کو گندھرب لوک میں ہوا تھا

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جس کو میرے ملنے کی چاہ ہو وہ آدمی کبھی کمبٹ اور لوبھی اور جواری اور سنساری پریت رکھنے والے اور اپنا بدن پالنے والے اور ادھرمیوں کی سنگت اور پریت نہ رکھے ایسے لوگوں کی سنگت کرنے سے بھی نرک بھوگنا پڑتا ہے ایسے سادھو اور مہاتماؤں کا ست سنگ کرنا چاہیئے جس سے ہر چرنوں میں پریت پیدا ہو جس طرح راجہ پرورا اُربسی اپسرا کی پریت میں پھنسکر خراب ہوا تھا اُسی طرح سنساری لوگ استری اور لمپٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا پرلوک بگاڑ دیتے ہیں اے اودھو اُن لوگوں کی سنگت کبھی مت کرنا اتنی کتھا سُن کر اودھو نے پوچھا کہ اے تربھون پت راجہ پرورا کا حال کس طرح پر ہے یہ بچن سُن کر مُرلی منوہر نے کہا کہ اے اودھو جس طرح راجہ پرورا الا نام استری سے پیدا ہو کر اُربسی اپسرا کے واسطے گندھرب لوک میں جا بسا تھا وہ سب کتھا نویں اسکندھ میں لکھی ہے اب اُس کے گیان ملنے کا حال سُنو کہ جب راجہ پُرورا نے گندھرب لوک میں رہ کر ہزاروں برس اُربسی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا اور من اُس کا نہیں بھرا تب میری اِچھا سے ایک دن اُس نے گیان کی راہ سے اپنے من میں بچار کیا کہ اتنے دن کام دیو کے بس ہو کر میں نے سنساری سُکھ اُٹھایا لیکن میری اندریوں کی اِچھا پوری نہ ہوئی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے آگ کی لپٹ بڑھتی جاتی ہے اِسی طرح اندریوں کو جتنا بہت سُکھ دیا اتنی چاہ بڑھ کر کبھی سنتوکھ نہیں ہوتا دیکھو میں بُدھ کا بیٹا ایسا گیانی اور پرتاپی راجہ ہو کر اُربسی کے جاتے وقت اُس کے پیچھے اِس طرح ننگا اُٹھ دوڑا جس طرح گدھا کام کے بس ہو کر گدھی کو کھدیرے جاتا ہے اُس نے مجھ کو ایسا بس میں کر لیا کہ جیسے نٹ لوگ بندر کو اپنے بس کر لیتے ہیں اور میں اُس کے بھوگ اور بلاس میں لپٹ کر ایسا اندھا ہو گیا کہ مجھ کو کسی چھوٹے بڑے کی شرم نہ رہ کر دن رات گذرنے کی بھی کچھ خبر نہ رہی اور ساتوں دیپ کے ہزاروں راجہ جو میرے آدھین تھے اُس میرے اگیان پر ہنسنے لگے سچ ہے کامی پُرش استری کے بس ہو جاتے ہیں اُن کو اپنا بھلا اور بُرا دکھلائی نہ دے کر اُن کا تیج اور بل اور گیان اور دھرم کچھ نہیں رہتا دیکھو مانس کی پتلی پر جس میں مل اور موتر اور لہو آدک بھرا ہے کر سب دروازوں سے اشُدھ وست نکلتی ہے میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ جہاں اندر آدک دیوتا میرے ساتھ لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے تھے وہاں ایک استری نے جیت کر میرا ابھمان توڑ دیا اور میں اُس کی پریت میں پھنس کر ایسا اپنے کو بھول گیا کہ اُربسی

کے سمجھانے پر بھی مجھ کو کچھ گیان نہ ہوا دیکھو جس بدن کو ماتا اور پتا اور استری بھوجن دینے والا مالک اور کال چکر موت اپنا سمجھتے ہیں وہ بدن مرنے کے پیچھے کچھ کام نہیں آتا اور پھر اُس کو کوئی ایک دن گھر میں نہیں رکھتا اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ پہلے سے سنساری مایا چھوڑ کر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مکت پدوی پاوے اے اودھو استری میں من لگائے رہنے سے جگیہ اور تپ اور تیرتھ اور برت دان اور دھرم وغیرہ کا کرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور بغیر ست سنگ کے گیان نہیں ملتا اور جو لوگ اپنے اگیان سے سنسار روپی سمدر میں غوطہ کھا رہے ہیں اُن کو بھو ساگر پار اُترنے کے واسطے ست سنگ ناؤ روپی سمجھنا چاہیئے اگیانی اندھے کو ست سنگ آنکھ کے برابر ہے جس طرح ماتا پتا اپنے بیٹے کا بھلا چاہتے ہیں اُسی طرح سنساری آدمی کے بھلے کے واسطے ست سنگ ہوتا ہے جب ست سنگ کرنے سے آدمی کو گیان پراپت ہو کر اپنے بدن اور استری آدک کی پریت چھوٹ جاتی ہے تب وہ برکت ہو کر ہر چرنوں میں دھیان لگانے سے مکت ہوتا ہے جب تک مایا روپی درب اور استری کی ترشنا نہیں چھوٹتی تب تک سپنے میں بھی گیان نہیں ملتا سنساری آدمی کو دُکھ سے چھڑانے والی کیول میری بھگت اور میری شرن ہے اُس سے اُتّم دوسری تدبیر نہیں ہے اِس لیے دھن چاہنے والے کو دھرم کرنا اُچت ہے اور جو نرک جانے سے ڈرتا ہو وہ ست سنگ میں بیٹھے تو اُس کو گیان ملکر مکت ملے گی برکت پُرش اور سنت مہاتما کو میرا ہی روپ سمجھنا چاہیئے۔

ادھیاے ستائیسواں

کہنا شری کرشن جی کا اودھو سے بدھ پوجا آدک کی

اودھو نے اتنی کتھا سُن کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ برہم چاری اور بان پرستھ کا دھرم اور جوگ اور تپ آدک بہت کٹھن ہے اور بنا تمھاری پوجا کے بدن پوتر نہیں ہوتا اور برہما اور نارد اور برہسپت اور بیاس جی نے بید اور شاستر میں بہت سی تدبیریں لکھی ہیں سو دیا کر کے اپنی پوجا کی بدھ جس کے کرنے سے سنساری لوگ بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں برنن کیجیے یہ سُن کر شری کرشن مہاراج بولے کہ اے اودھو میری پوجا کا انت نہیں ہے لیکن میں تھوڑا سا حال اُس کا کہتا ہوں سُنو کہ ایک بدھ میری پوجا کی بید میں اور دوسری تنتر شاستر میں لکھی ہے آدمی کو چاہیئے کہ پرات سمے اُٹھ کر میرے اور گرو کے چرنوں کا دھیان کرے پھر اُس کو دشا اور داتون اور اسنان اور سندھیا اور ترپن اور جپ کرنے سے پوتر ہو کر میرا سگُن روپ پوجنا چاہیئے اور میری آٹھ مورت اس طرح سے کہ ایک پتھر اور دوسری کاٹھ اور تیسری سونا اور چوتھی چاندی اور پانچویں پیتل اور چھٹھویں تانبا اور ساتویں زمین پر چبوترہ

وغیرہ اور آٹھویں مٹّی کا سروپ بنا کر پوجا اور دھیان کرے اور سوائے اس کے رتن اور کاغذ اور دیوار شیشہ پر تصویر کھینچ کر جس طرح ہو سکے میری پوجا کرنا اُچت ہے اور دو طرح کی مورت میری ہوتی ہے ایک چل مورت اور دوسری اچل مورت۔ ٹھاکر جی کی مورت جو سنگھاسن پر سے اُٹھا کر اسنان کرا کے پھر سنگھاسن پر بیٹھال کے پوجتے ہیں اُس کو چل مورت سمجھنا چاہیئے اور جو مورت ٹھاکر دوارے اور شوالے آدک مندروں میں استھاپن کر دیتے ہیں اور پھر وہ اُٹھ نہیں سکتی اُس کو اچل مورت سمجھنا چاہیئے چل اور اچل دونوں مورت کو اسنان کرانے اور چندن لگانے کے پیچھے گہنا اور کپڑا پہنا کر دھوپ دیپ پھول مالا اور تلسی دل اور نیبید سے پوجا کر کے عطر لگا م اور درپن دکھلانا چاہیئے اور تصویر کی مورت کو اسنان کرانا اُچت نہ ہو کر کپڑے سے پونچھ کر پوجن کرنا اُچت ہے اور پرتھوی پر چبوترہ آدک بنا کر اُس میں پہلے میرا دھیان کر کے بدھ پوربک پوجنا چاہیئے اور جو کوئی مانسی پوجا کیا چاہے وہ اپنے من میں میرے روپ کا دھیان کر کے جس طرح مورت کو پوجتے ہیں اُسی طرح دھوپ دیپ نیبید آدک سے دھیان میں پوجا کرے اور میری پوجا کرتے وقت دھیان سُدرشن چکر اور گدا اور پدم اور پانچ جنیہ سنکھ اور کھڑگ اور دھنکھ اور بان اور ہل اور موسل میرے ہتھیار اور بیجنتی مالا اور نند اور سُنند اور پُن اور شیل اور سیشل اور گرُڑ اور بشوک سین اور سنابھ نو پار کھد اور درگا دیبی اور گنیش اور بید بیاس اور اندر آدک دیوتوں کا کرنا چاہیئے اور جتنی چیزیں بھوجن کی اپنے کو بہت پیاری ہوں اُن کو بنوا کر ٹھاکر جی کا بھوگ لگاوے جو ہر روز سب طرح کا بھوجن تیار نہ ہو سکے تو اَن کوٹ وغیرہ پرب کے دن ضرور چھتیس بنجن ٹھاکر جی کے بھوگ کے واسطے بنانا اُچت ہے۔ اور جو آدمی ہر روز مٹّی کی مورت بنا کر پوجا کرے اُس کو آواہن اور بسرجن کا منتر ضرور پڑھنا چاہیئے اور ٹھاکر پوجنے والے کو آواہن اور بسرجن کا منتر پڑھنا نہ چاہیئے اور ہوم کرنے والے کو اگن میں میرا دھیان لگانا اور جل اور سورج کو بھی میرا روپ سمجھنا اُچت ہے اور پوجا کرتے وقت میرے چرنوں میں من لگائے رہے اور پوجا کر کے ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر کہے کہ اے مہاپربھو میں تمھاری شرن پڑتا ہوں مجھ کو اپنا داس جان کر ادھار کیجیے اس طرح ہر روز پوجا کر کے چرنامرت لے کر پرساد ٹھاکر جی کا بھوجن کرے اور بشن سہسرانام کا پاٹھ کر کے میری کتھا اور لیلا سُننے اور بھجن اور اسمرن کرنے میں دن رات لین رہے جس کو پرمیشور روپیہ دے وہ ٹھاکر مندر کے خرچ کے واسطے گانوں اور جاگیر دے کر باغ لگاوے جس میں اچھی طرح ٹھاکر پوجا ہوا کرے اور بہت طرح کے خوشبودار پھول اُن کو چڑھا کریں لیکن اُس باغ اور گانوں کے پیچھے یا پوت یا کرایہ لینے کی اچھا نہ رکھے اے اودھو میں بھکت اور پریت کی راہ سے جتنا کیول پانی چڑھانے سے خوش ہوتا ہوں اتنا بنا بھکت کروڑوں روپیہ ہر مندر میں لگانے اور دان دینے سے خوش نہیں ہوتا جو آدمی سچے من سے ہر روز

اس طرح میری پوجا و سیوا کرتا ہے اُس کے سامنے اٹھاروں سدھ بنی رہتی ہیں اور جتنا پھل پوجا کرنے اور دیو استھان بنانے والے کو ہوتا ہے اُتنا ہی اُن کو بھی سمجھنا چاہیئے جو لوگ پوجا کرنے اور دیو استھان بنانے کی صلاح دے کر اُس کام میں ساتھ دیتے ہیں اور جو لوگ اپنی یا دوسرے کی دان دی ہوئی پرتھوی براہمن سے یا دیو استھان آدک کا چڑھایا ہوا گانوں زبردستی چھین لیتے ہیں ایسی صلاح دینے والوں کو ساٹھ ہزار برس تک کیڑا ہو کر بشٹھا (یعنی غلیظ) میں رہنا پڑتا ہے۔

ادھیائے اٹھائیسواں [۲۸]

کہنا شری کرشن جی کا گیان برکت ہونے کا اودھو سے

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو گیانی کو کسی کی اُستت اور نندا کرنا اُچت نہ ہو کر سب جیووں میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھنا چاہیئے دوسرے کی نندا کرنے والے ضرور نرک بھوگتے ہیں اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ من اپنا ایک طرف لگائے رہ کر ٹھاکر کی پوجا کرتے وقت دوسری طرف دھیان نہ لگائے اور بدن میں ایک آتما جو شُدھ ہے اُس کا دھیان آٹھوں پہر کرتا رہے اور یہ بات اپنے من میں بشواس کر کے جانتے رہے کہ پرمیشور مایا کے گنوں کو ساتھ لے کر سب سنسار کو پیدا اور پالن اور ناش کرتے ہیں جب آدمی ایسا بچار کر ایک پرمیشور کو سچا اور سنساری بیوہار کو جھوٹھا سمجھتا ہے تب من اُس کا برکت ہو کر میری طرف لگ جاتا ہے اور جب آتما من اور اندریوں کے ساتھ مل جاتا ہے تب وہ سنساری پریت میں پھنس کر مایا جال سے نہیں چھوٹتا جس طرح آدمی سپنے میں بہت چیزیں دیکھ کر جاگنے پر اُن کو جھوٹھا سمجھتا ہے اُسی طرح سنساری بیوہار جھوٹھا ہو کر کیول پرمیشور کا نام سچا جاننا چاہیئے خوشی اور رنج اور سوچ اور ڈر غصہ اور لالچ اور غرور اور دوستی اور دشمنی اور جنم اور مرن یہ سب گُن مایا کے ہو کر آتما اُس سے الگ رہتا ہے اور یہ سنسار نٹ اور بھان متی کے کھیل کے برابر جھوٹھا ہو کر نہ آدمیں تھا نہ تھما پرلے میں رہے گا اس لیے آدمی کو گیان روپی تلوار سے سنساری پریت اور من اندریوں کی ترشنا کاٹ ڈالنا چاہیئے جب آدمی نے سنساری مایا چھوڑ کر اپنے من اور اندریوں کو بس میں کر لیا تب اس کو گھر اور بن کا رہنا دونوں برابر ہیں جس طرح سونے کا بہت گہنا بنانے سے نام اُن کا الگ الگ ہوتا ہے اور وہ سب گہنا گلا ڈالو تو کیوں سونا کہلاتا ہے اسی طرح سنسار کے آد اور انت میں سونا روپی نارائن ہی رہتے ہیں اور اُن کی اچھا سے بہت جیو پیدا ہو کر الگ الگ نام اُن کا ہوتا ہے اور مہاپرلے ہونے میں سب جگت کا ناش ہو کر جیو آتما سب جڑ اور چیتن کا پرمیشور کے روپ میں سما جاتا ہے جیسے سڑک میں سیپ کا ٹکڑا چاندی کی طرح چمکتا ہوا دیکھ کر کوئی لوبھی اُٹھا لے اور اُٹھاتے وقت

سیپ، تجو گرشر نندہ ہو جائے ویسے سنسار کی گت جھوٹھی سمجھنا چاہیئے جیسے اُڑتے ہوئے بادل سے آکاش کچھ ملاوٹ نہیں رکھتا اُسی طرح آتما چوراسی لاکھ جون میں بیاپک رہنے پر بھی سب سے الگ رہتا ہے اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ من اپنا مایا کے گنوں سے برکت رکھ کر ایسا دھیان ہر چرنوں میں لگاوے کہ سنسار کی چیز کی کچھ چاہنا اور پریت نہ رہے جس طرح علاج کرنے سے بدن میں روگ نہیں رہتا اسی طرح من اور اندریوں کو بس میں رکھنے سے سنسار کی ترشنا اور پریت چھوٹ جاتی ہے جس نے من اور اندریوں کو اپنے بس نہیں کیا اُس کا تپ اور جپ کرنا بیتھا ہے جبکہ من آدمی کا بیچ دھیان چرن پریشور کے لین ہو جاتا ہے تب اُس کو اپنے بدن اور سنسار کی پریت نہیں رہتی اس لیے آدمی چلتے پھرتے سوتے جاگتے کھاتے پیتے من اپنا آٹھوں پہر نارائن جی کی طرف لگائے رہے جس طرح سورج نکلنے سے رات کا اندھیالا نہیں رہتا اُسی طرح میری بھگت رکھنے سے اگیان نہیں رہتا جوگ اور تپ بھنگ ہو جانے سے جلدی گت نہیں ہوتی اور میرے بھگت سے جو اپرادھ بھی ہو جاتا ہے تو میں دوسرے جنم میں اُس کا اُدّھار کر دیتا ہوں اور آتما کے بدن میں رہتے سب اندریوں کو چلنے اور پھرنے اور دونے کی سامرتھ رہتی ہے اور جتنے دیوتا اپنا پرکاش اندریوں میں رکھتے ہیں ان سب دیوتوں کو بھی آتما ہی سامرتھ دے کر آپ ان سے الگ رہتا ہے اس واسطے گیانی اور جوگیوں کو چاہیے کہ آتما کی طرف دھیان لگا کر سنساری مایا اور موہ میں نہ پھنسیں ایسے آدمی پر پچھلے جنم کے ادھرم کرنے سے کوئی دکھ بھی پڑ جاتا ہے تو میں اُن کا دکھ دُور کر دیتا ہوں یہ بات میری سچ مان کر ناش ہونے والے بدن سے پریت رکھنا اور اندریوں کو سکھ دینا اُچت نہیں ہے۔

ادھیائے اُنتیسواں ۲۹

من روکنے کا گیان کہنا شری کرشن جی کا اودھو سے

اودھو نے اتنی کتھا سن کر کہا کہ اے دینا ناتھ آپ نے کہا کہ من کو روکنا چاہیے سو ہوا سے بھی زیادہ تیزی رکھنے والے من کو روکنا بہت کٹھن ہے کوئی ایسی تدبیر بتلائیے جس میں من روکا جائے اور ہر چرنوں میں پریت پیدا ہو سوائے آپ کے کوئی دوسرا اس کی تدبیر نہیں بتا سکتا اور آپ کی مایا نے سنساری جیوؤں کو ایسا بھلا رکھا ہے کہ بغیر آپ کی کرپا اور دیا کے کوئی اس مایا روپی جال سے نہیں چھوٹ سکتا جہاں برہما وغیرہ دیوتوں کو آپ کا بھید جاننا کٹھن ہے وہاں سنساری آدمی ہر چیز کے سمجھنے کی کہاں سامرتھ رکھتا ہے یہ بات سن کر شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جو کوئی سنسار میں جنم لے کر میرے چرنوں کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے تو اس کو دھیرے دھیرے سنساری پریت چھوڑ کر ہر دو

ہر چرنوں میں پریم بڑھتا ہے جہاں تیرتھ پر میرے بھکت اور گیانی لوگ رہتے ہیں وہاں اُن کی سنگت میں
رہ کر میرا بھجن اور اسمرن کیا کرے اور سب جیوؤں پر دیا رکھ کر چوراسی لاکھ جون میں میرا پرکاش برابر سمجھے
اور کسی جیو کو دُکھ نہ دے جہاں تک بن پڑے وہاں تک منسا باچا کرمنا سے دوسرے کا اُپکار کرے اور
اپنے من میں یہ ابھمان نہ رکھے کہ میں اُتم ذات اور بڑا آدمی ہو کر کنگال اور شودر کو کس طرح پانی پلاؤں
اور اُس کو چھو کر کھانا کھلاؤں جب تک آدمی پرمیشور کا پرکاش براہمن اور چانڈال کے تن میں برابر نہیں
سمجھتا تب تک وہ اگیان ہے اور جس نے دیوتا اور دیتیہ اور آدمی اور پشو اور پنچھی آدک چوراسی لاکھ
جون میں پرمیشور کا روپ برابر جانا اُس کو کوئی دُکھ دینے کی سامرتھ نہیں رکھتا وہ ضرور مُکت ہوتا ہے اے
اودھو یہ سب گپت گیان ہے آج تک میں نے کسی سے نہیں کہا تھا آج اس کا ادھکاری جان کر سنایا ہے
اُس کو یاد رکھنے سے تمھاری مُکت ہو جائے گی اور تم بھی یہ گیان ہر بھکت اور سادھو اور مہاتما لوگوں کو
سُنانا اور جو آدمی چور اور لمپٹ اور پاکھنڈی اور لوبھی اور جواری اور مدرا پینے والے اور جیو ستّے ہوں
اور جیو ہنسا (یعنی جان کُشی) کرنے والے اور پرایا اُپکار نہ ماننے والے ہوں ایسے لوگوں سے مت کہنا
جس طرح امرت پینے والے کو پھر کسی دوا کے کھانے کا کام نہیں رہتا اسی طرح یہ گیان سمجھنے والے کو
اپنے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے دوسری کوئی تدبیر کرنا نہ چاہیئے جو کوئی ہر کتھا اور جگتیہ گیان
سچے من سے سُن کر دوسرے کو اُپدیش کرے گا اُس کو ہم جمراج کی پھانسی سے چھڑا کر پرم پد دیں گے
اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھشت اودھو نے یہ سب گیان سُن کر آنکھوں میں
آنسو بھر لیے اور شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ نے دیا کی راہ سے
گیان کا دیپک میرے ہردے میں روشن کر کے اس طرح مایا روپی اندھیا لا چھڑا دیا کہ جس طرح
سورج نکلنے سے کہرا نہیں رہتا اور آپ کی کرپا سے من میرا رکت ہو کر استری اور پُتر کا پریم چھوٹ گیا
آپ کی دیا کا بدلا اگر کوئی دیا چاہے تو کسی طرح اُرن نہیں ہو سکتا اس لیے آپ کے کمل روپی چرنوں
کو بار بار ڈنڈوت کر کے یہ بردان مانگتا ہوں کہ آپ کا چرن چھوڑ کر دوسری طرف من میرا نہ جاوے
یہ بات سُن کر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے اپنی کھڑاؤں دے کر کہا کہ اے اودھو تم یہاں سے بدری
کیدار جا کر ہر روز اسنان کر کے مول پھل آدک کھا کر میرے چرنوں کا دھیان لگاؤ تمھاری مُکت ہو جائے
گی اور میں بھی کلجگ کے لوگوں کے اُدھار ہونے کے واسطے بھاگوت روپی مورت اپنی سنسار میں
چھوڑ کر گولوک کو جاؤں گا اس کتھا کے پڑھنے اور سُننے سے سنساری آدمی بھوساگر پار اُتر جاویں گے
اودھو جی یہ بات سنتے ہی شری کرشن مہاراج کا بجوگ سمجھ کر بہت دُکھی ہو گئے لیکن اُن کی اگیا
ٹالنا اُچت نہ جان کر کھڑاؤں کی جوڑی اپنے سر پر رکھ لی اور ڈنڈوت اور پرکرما کر کے موہنی مورت کا سو
روپ آنکھوں کی راہ سے اپنے ہردے میں رکھ کر اُن سے بدا ہوئے اور بدری کاشرم میں جا کر تربھون پت

کی اگیا کے موافق اسنان اور دھیان کرنے لگے اُسی گیان کے پرتاپ سے کچھ دن کے پیچھے تن اپنا جوگ ابھیاس کے ساتھ چھوڑ کر مکت پدوی پر پہونچے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے شری کرشن ترلوکی ناتھ کو دھیان میں ڈنڈوت کی اور راجہ پرکھیت سے بولے کہ اے راجہ دیکھو تربھون پت نے سب بیدوں کا سا امرت روپی گیان اور بھگت نکال کر گیارھویں اسکندھ میں اُودھو کو پلا دیا جس طرح دیوتاؤں دیتوں نے سمدر منتھن کر کے چودہ رتن نکالے تھے اُسی طرح بید بیاس جی نے سب بید اور شاستر دیکھ کر اُس کا سار شری مدبھاگوت بنایا ہے۔

ادھیائے تیسواں

ناش ہونا سب جدبنشیوں کا آپس میں لڑکر اور بان مارنا جرانام کیوٹ کا شری کرشن جی کے پانوں میں

راجہ پرکھیت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے من ناتھ شری کرشن تربھون پت کو شاپ چھڑا دینے کی سامرتھ تھی پھر کس واسطے اُنھوں نے جدبنشی لوگوں کے اوپر دیا نہیں کی تب شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرکھیت بید یونندن پربرہم پرمیشور کے اوتار کو جو سنساری مایا سے ہٹ تھے جدبنشیوں کا ناش کرنا منظور تھا لیکن آپ نے اُن لوگوں کا پالن کیا تھا اس لیے اپنے ہاتھ سے مارنا اُچت نہ جان کر براہمنوں سے شاپ دِلوایا جب کہ اودھوجی بدری کیدار ناتھ کی طرف چلے گئے تب شری کرشن جی نے بچارا کہ دُوارکا پُری میں شاپ نہیں بیاپے گا اس وجہ سے سب جدبنشیوں کو پربھاس چھیتر چلنے کے واسطے کہا تب شری کرشن جی کی اگیا سے سوائے راجہ اُگرسین اور بسدیوجی کے سب جدبنشی ہاتھی اور گھوڑے اور رتھوں پر چڑھ کر پربھاس چھیتر میں پہونچے اور اسنان دان کر کے اس دن تیرتھ برت رکھ کر وہاں ٹک رہے دوسرے دن پرمیشور کی اچھا سے سب جدبنشی مدراپی کر متوالے ہو گئے اور سمدر کنارے بیٹھ کر اپنی اپنی بڑائی کرنے لگے اور اسی بات پر اسنان کرتے وقت پہلے پانی کے چھینٹوں سے لڑنے لگے پھر آپس میں تیر اور تلوار اور گدا آدک بہت ہتھیار چلنے لگے جس طرح ادھرم کرنے والے بید اور شاستر کا بچن جھوٹھا جان کر اپنے من مانا پاپ کرتے ہیں اسی طرح براہمن کے شاپ سے جدبنشی لوگ شیام اور بلرام کا سمجھانا نہ مان کر جب بلدیوجی سے لڑنے کے واسطے دوڑے تب دونوں بھائی الگ بیٹھ کر اُن کا تماشہ دیکھنے لگے جب لڑتے لڑتے ہتھیار سب کے ٹوٹ گئے اور ہاتھی گھوڑے مارے گئے تب اُسی پتاورکو جو موسل کی چورسے

سمدر کنارے جمی تھی اُکھاڑ کر ایک دوسرے کو مارنے لگے دُرباسا رکھیشور کے شاپ سے اُس
پتاورسے مارتے وقت تلوار کی طرح گھاؤ ہو کر سب جُدبنشی مرنے لگے جیسے کلُ دنتی استری دوسرے
پُرش کو دیکھ کر چھپ جاتی ہے ویسے کرودھ پیدا ہونے سے سب جُدبنشیوں کا ستوگُن اور گیان شریر سے
جاتا رہا جس طرح بانس کا بن آگ لگنے سے جل جاتا ہے اُسی طرح دُربدّھ پیدا ہونے سے سب باپ
بیٹا اور بھائی بھائی آپس میں لڑ کر چھپن کرور جُدبنشی ناش ہو گئے جب سوائے شیام اور بلرام کے اور
کوئی زندہ نہیں بچا تب شیام سندر نے بلبھدر جی سے کہا کہ اب پرتھوی کا بھار اُتر گیا اِس لیے ہم اور
تم دونوں بھائیوں کو بھی بیکنٹھ میں چلنا چاہیئے یہ بات سنتے ہی بلبھدر جی نے اپنے سب کپڑے
اُتار ڈالے اور کوپین باندھ کر سمدر کے کنارے بیٹھ کر جوگ ابھیاس کے ساتھ انتر دھیان ہو گئے
تب شیام سندر چتربھجی روپ دھارن کر کے شنکھ چکر گدا پدم سمیت سمدر کے کنارے ایک پیپل
کے درخت کے نیچے جا بیٹھے جس وقت تربھون پت درخت سے اُٹھنگے ہو کر دہنا پانوں اپنا بائیں
گھٹنے پر رکھ کر بیکنٹھ جانے کی اِچھا رکھتے تھے اُسی وقت بسد یونندن کی اِچھا سے جرا نام کیوٹ
جو بال بندر کا اوتار تھا دھنکھ بان لے کر وہاں آ پہونچا اور اُس نے دور سے مُرلی منوہر کا چمکتا ہوا
پانوں دیکھ کر ہرن کے دھوکھے سے ایک بان مارا تو وہ بان یعنی تیر جس میں مچھلی کے پیٹ سے
نکلے ہوے لوہے کا پھل لگا تھا تربھون پت کے چرنوں پر آ کر لگا جب وہ کیوٹ اپنا تیر اُٹھانے
کے واسطے نزدیک آیا تب شیام سندر کے پانوں میں گھاؤ دیکھ کر زرد ہو گیا اور ڈر کے مارے
کانپتا ہوا ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دنیا ناتھ میرے برابر دوسرا کوئی اپرادھی تمام جگت میں نہ
ہوگا جس نے لچھمی پت کو تیر مار کر دُکھ دیا اس پاپ کرنے سے میرا اُدّھار کسی طرح نہیں ہو سکتا اس لیے
آپ مجھ کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالیے جس میں میرے سزا پانے کا حال سُن کر کوئی دوسرا اسنت اور
مہاتما کا اپرادھ نہ کرے اور اے مہا پربھو جب آپ کی مایا کو برہما دک دیوتا نہیں جان سکتے
تب مجھ کو ادھرمی اور اگیان کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو پہونچ سکوں جب وہ کیوٹ بہت
بلاپ کر کے مرلی منوہر کے چرنوں پر لوٹنے لگا تب شیام سندر نے ہنس کر کہا کہ تو کچھ اُداس
مت ہو میری اِچھا کے موافق تجھ سے انجان میں یہ بڑا اپرادھ ہوا ہے جس میں براہمن کا شاپ
جھوٹھا نہ ہو تو دھیرج رکھ تیرے واسطے بیکنٹھ سے بمان آتا ہے یہ بات شیام سندر کے منھ
سے نکلتے ہی بمان جڑاؤ وہاں پر آ پہونچا بیکنٹھ ناتھ کی اگیا سے وہ کیوٹ دبیہ روپ ہو کر اور
بمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ میں چلا گیا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت
دیکھو جو کوئی ایسے دین دیال پرمیشور کی شرن چھوڑ کر دوسرے کا بھر[illegible] اُس کو بڑا
مورکھ سمجھنا چاہیئے اِس کیوٹ کے چلے جانے کے پیچھے داڑک نام سارتھی [illegible] ان پہونچ کر

جیسے مُرلی منوہر کو ڈنڈوت کی ویسے تربھون پت کی اِچھا سے وہ رتھ گھوڑوں سمیت اُڑ کر آکاش میں چلا گیا اور شری کرشن جی نے داڑک نام سارتھی سے کہا کہ تم دوارکا میں جا کر بسدیو آدک سے جدبنشیوں کا حال کہہ کر اُن کو سمجھا دیو کہ اب دوارکا پُری سمدر میں ڈوب جاوے گی اس لیے سب لوگ اپنے اپنے مال سمیت ارجن کے ساتھ ہستناپور کو چلے جاویں اور ہماری طرف سے اُن سے کہہ دینا کہ ہمارے بیکنٹھ جانے کا کچھ سوچ نہ مان کر سب استریوں اور بوڑھوں اور لڑکوں کو اپنے ساتھ لے جاویں اور جو گیان ہم نے گیتا میں اُن کو سمجھایا ہے وہی بات سچ مان کر ہمارے چرنوں کا دھیان کرتے رہیں اور اے داڑک میرا بھجن اور اسمرن کرنے اور اپنا دھرم رکھنے سے بھی گت ہو جائے گی یہ بات سُنتے ہی داڑک سارتھی اُن سے بدا ہو کر روتا پیٹتا ہوا دوارکا کی طرف چلا۔

ادھیائے اکتیسواں

جانا شیام سندر کا بیکنٹھ دھام کو اور مرنا بسدیو آدک کا اُن کے سوچ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت جب دیوتوں نے اُس کیوٹ کو بمان پر چڑھے بیکنٹھ کی طرف جاتے دیکھا تب برھما اور رُدّر اور کبیر اور برُن اور گندھرب اور بدیادھر اور چارن اور کنر آدک سب دیوتا اپسراؤں کو ساتھ لے کر اپنے اپنے بمانوں پر گاتے اور بجاتے اور پھول برساتے ہوئے جہاں شری کرشن بیکنٹھ ناتھ بیٹھے تھے وہاں آکاش میں آ کر اس اِچھا سے اکٹھا ہوئے کہ اب تربھون پت بیکنٹھ میں آتے ہیں چلکر موہنی مورت کی چھب دیکھ لیویں نہیں تو پھر اُس اُدبھت روپ کا درشن کہاں ملے گا ہم لوگ بھی اُن کو اپنے استھان پر لے جا کر دو چار دن اُن کی سیوا کریں گے ایسا بچار کر وہ لوگ شری کرشن جی کے چڑھنے کے واسطے اپنے اپنے لوک سے بمان تم بمان لے آئے تھے جب شیام سندر نے دیوتوں کو آکاش میں دیکھا تب اپنے بدن میں اپنی آتما کا دھیان لگا کر آنکھ بند کر لی اور اسی بدن سے بجلی کی طرح چمک کر اس طرح بیکنٹھ کو چلے گئے کہ برھما وک دیوتوں کو بھی اچھی طرح اُن کا سروپ دکھلائی نہیں دیا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت بیکنٹھ ناتھ کی مہما اور بھید کو پہونچنا بہت کٹھن ہے لیکن سب کوئی اپنی سامرتھ بھر اُن کا گُن گاتے ہیں دیکھو جو آدپُرش بھگوان کیسے کیسے بیریوں کو مار کر گرو کے مرے ہوئے لڑکے جم پُری سے لے آئے وہی تربھون پت آدمی کا تن دھرنے کے کارن جرا نام کیوٹ کے بان مارنے سے بیکنٹھ کو چلے گئے جبکہ شری کرشن جی کا بنش سنسار میں نہیں رہا تب سنسار میں جنم پا کر کوئی جیتا نہ رہے گا۔ اتنی کتھا سُن کر سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب داڑک سارتھی نے دوارکا میں پہونچکر

سب جُدبنشیوں کے مرنے اور شیام اور بلرام کے بیکنٹھ دھام چلے جانے کا حال بسدیو اور اُگرسین سے کہا
تب سب لوگ چھوٹے اور بڑے جو وہاں پر تھے روتے روتے بیاکُل ہو کر پھاس چھیتر کو دوڑے جب کہ
اُنھوں نے رن بھوم میں پہونچکر سمدر کے کنارے سب جُدبنشیوں کی لاش پڑی ہوئی دیکھی اور شیام اور
بلرام کا درشن نہ پایا تب بسدیو اور دیوکی اور راجہ اُگرسین ہاے مار کر اُسی جگہ مر گئے اور رُکمنی اور ست بھاما
آٹھوں پٹ رانیاں مُرلی منوہر اور ریوتی بلرام جی کی اِستری چتا بنا کر جل مریں اور پرُدیمن آدک سب
بیروں کی اِستریاں اپنے اپنے پت کے ساتھ ستی ہو گئیں جب اُس وقت ارجُن نے بھی وہاں پہونچ کر
یہ حال دیکھا اور داڑک کے مُنھ سے شیام سُندر کا اُپدیش سُنا تب ارجُن نے ایسا سوچ کیا کہ جس کا حال
برنن نہیں ہو سکتا لیکن شیام سُندر نے جو گیان گیتا میں کہا تھا وہ سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا اور سب
کسی نے اپنے اپنے گھر والوں کی لوتھ جلا کر شاستر کے موافق کریا کرم کیا اور جن کے کُل میں کوئی نہیں بچا تھا
اُن کو ارجُن نے داہ دیا جب کہ تین راتیں وہاں ہو چکیں تب ارجُن بجر نابھ انرُدھ کے بیٹے اور استریوں اور
بوڑھے اور لڑکوں کو جو بچ گئے تھے اپنے ساتھ لے کر ہستنا پور کو چلے اُس وقت سوا ے رہنے مکان شری
کرشن جی کے اور سب دوارکا سمدر میں ڈوب گئی اب تک کبھی کبھی مندر شری کرشن جی کا بجلی کی طرح
چمکتا ہوا دکھلائی دے جاتا ہے جب ارجُن نے ہستنا پور پہونچکر یہ سب حال کہا تب جُدھشٹھر آدک
پانچوں بھائیوں نے راج گدی ہستنا پور کی پریچھت کو اور اندر پرستھ اور متھرا کا راج بجر نابھ کو جو شری
کرشن جی کے کُل میں بچا تھا دے دیا اور آپ پانچوں بھائی برکت ہو کر اُتر دشا میں چلے گئے اور ہمالے میں گلگر
مکُت پدوی پر پہونچے ۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس دن شری کرشن جی بیکنٹھ کو
پدھارے اُسی دن سے ست اور دھرم سنسار سے اُٹھ کر اُن کے ساتھ چلا گیا لیکن جو کوئی اِس اسکندھ
کو من لگا کر پڑھے اور سنے گا وہ بہت جنم کے پاپوں سے چھوٹ کر مکُت پاوے گا۔

بارھواں[١٢] اسکندھ

حال کلجگ کے آدمیوں اور راجوں کا اور کاٹنا تچھک سانپ کا راجہ پریچھیت کو اور کتھا مارکنڈے رکھیشور کی

ادھیاے پہلا ۔ برنن کرنا شکدیو جی کا راجہ پریچھیت سے حال کلجگ کے راجوں کا

راجہ پریچھیت نے اتنی کتھا سُن کر بنتی کیا کہ اے مُن ناتھ آپ نے کہا جس دن شری کرشن جی

بیکنٹھ کو گئے اُسی دن سے ست اور دھرم سنسار سے اُٹھ گیا کیا اُن کے پیچھے کوئی راجہ ایسا دھرماتما نہیں ہوا جو دھرم کو قائم رکھتا اب یہ برنن کیجیے کہ پھر کس کے بنش میں راج گدی رہی تھی شکدیوجی نے کہا کہ اے پرچھیت شیام سندر کے رہنے تک دواپر جگ تھا اُن کے پیچھے کلجگ میں جو راجہ ہوے اُنھوں نے سچائی اور دھرم کو چھوڑ دیا اور تھوڑی عمر رہنے سے کچھ اچھا کرم بھی نہیں کر سکتے تھے جب شری کرشن مہاراج اپنے بیکنٹھ دھام کو گئے تب پانڈوں کے بنش میں تم چکروتی راجہ ہوے اور تمھارے پیچھے بجر نابھ اور جنمیجے چکرورتی راجہ ہوں گے اور جراسندھ کا بیٹا جو سہدیو تھا اُس کے بنش میں پُرجیت نام راجہ ہوگا اُس کو سونک منتری مار کر پردیوت اپنے بیٹے کو راج دے گا اُس کے بنش میں تین سو اڑتیس ۳۳۸ برس تک راج گدی رہے گی پھر ششش ناگ نام راجہ ہوگا اُس کے کل میں کاکورن اور جیمیم وغیرہ پیدا ہو کر تین سو ساٹھ برس تک راج کریں گے پھر مہانندی نام راجہ کے بند بیٹا شودری سے پیدا ہو کر زبردستی سے سب چھتریوں کا دھرم بگاڑ دے گا اور اس کے ڈر سے سب کلین چھتری بھاگ کر پنجاب میں جا بسیں گے اور پورب کے رہنے والے چھتری شودر دھرم گہیں گے اور راجہ بند کے آٹھ بیٹے راج کریں گے اور اُن آٹھوں کو چندر گپت نام داس مار کر آپ راج گدی پر بیٹھ جائے گا اور اس کے بنش میں باری چری اور دیو ہوتی آدک پیدا ہو کر ہزار برس تک وہ راجہ رہیں گے پھر گنتو نام منتری دیو ہوتی کا اپنے راجہ کو استری کے سکھ میں پھنسے رہنے سے مار کر آپ راج کرے گا اُسی کل میں بسدیو اور بھرمترا اور نارائن نام وغیرہ پیدا ہو کر اُن کے بنش میں تین سو پینتالیس ۳۴۵ برس تک راج رہے گا پھر کنل نام شودر نارائن نام اپنے راجہ کو مار آپ راج گدی پر بیٹھ جائے گا اُس کے بنش میں کرشن اور پورناس آدک پیدا ہو کر تیس ۳۰ پیڑھی ساڑھے آٹھ سو برس تک راج کریں گے پھر ابھرتی شہر کے رہنے والے سات امیر راجہ ہو کر اور اُن کو مار کر کاکون کا راج ہوگا اور اُن کے پیچھے چودہ پیڑھی تک مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلاویں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک مسلمانوں کا راج رہے گا اور مسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گورانڈی راج کریں گے اُن کے پیچھے گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا۔

استنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے اور کلجگ کے راجہ اپنا دھرم کرم چھوڑ کر استری اور بالک اور گئو کا بدھ کریں گے اور دوسرے کی دولت اور عورت اور زمین زبردستی چھین کر کام اور کرودھ اور لوبھ بہت رکھیں گے ان کا حال دیکھ کر پرجا لوگ بھی اپنے دھرم اور کرم سے نڈرہ کر بہت پاپ کریں گے۔

ادھیائے دوسرا

کہنا شکدیوجی کا لچھّن کلجگ کے آدمیوں کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز دیا اور سچائی چھوڑ دینے سے کم طاقت ہوجاویں گے۔ اور عمر تھوڑی ہونے سے کچھ اچھا کرم اُن سے نہیں بن پڑے گا اور راجہ لوگ پرجا کو دُکھ دے کر چاروں حصّہ لے لیویں گے اور برسات تھوڑی ہوکر اناج کم پیدا ہوگا اور مہنگی پڑنے سے پرجا لوگ بھوجن بنا دُکھ پا کر اپنے اپنے برن اور آشرم کا دھرم چھوڑ دیں گے اور کلجگ میں عمر آدمی کی ایک سو بیس برس کی لکھی ہے لیکن ادھرم کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہونچ کر اُس کے بھیتر ہی مرجاویں گے اور کلجگ کے اخیر میں بہت ادھرم کرنے کے سبب سے بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ جیئے گا اور ایسا چکرورتی اور پرتاپی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا جس کا حکم ساتوں دیپ کے راجہ مانیں جن کے پاس تھوڑا بھی راج اور دیش ہوگا وہ اپنے کو بڑا پرتاپی سمجھیں گے اور تھوڑی عمر ہونے پر بھی پرتھوی اور دھن لینے کے واسطے آپس میں جھگڑا کریں گے اور اپنا دھرم اور نیاؤ چھوڑ کر جو آدمی اُن کو روپیہ دے گا اُس کی حمایت کریں گے اور پاپ اور پنیہ کا بچار نہ رکھیں گے اور چوری اور کُکرم کرتے اور جھوٹھ بولنے میں اپنی عمر گذران کر دمڑی کی کوڑی کے واسطے دُشمن ہوجائیں گے اور گئوؤں کا دودھ بکری کے برابر تھوڑا ہوجائے گا اور براہمنوں میں کوئی ایسا لچھّن نہیں رہے گا جسے دیکھ کر آدمی پہچان سکے کہ یہ براہمن ہے سے پوچھنے سے اُن کی ذات معلوم ہوگی اور دولتمند کی خدمت سب لوگ کریں گے کچھ اونچ نیچ ذات کا بچار نہ رہے گا اور بیاپار میں چھل بہت ہوگا اور استری اور پُرش کا چت ملنے سے اونچ نیچ ذات آپس میں بھوگ اور بلاس کریں گے اور براہمن لوگ اپنا دھرم کرم چھوڑ دیں گے صرف جنیؤ پہرنے سے براہمن کہلاویں گے اور برہمچاری اور بانپرستھ صرف جٹا سر پر بڑھالیں گے اور آچار اور بچار اپنے آشرم کا چھوڑ دیں گے اور کنگال اُتم ذات سے دھن وان نیچ ذات کو اچھا سمجھیں گے اور مورکھ آدمی جھوٹھی بات بنانے والا سچا اور گیانی کہلاوے گا اور تینوں برن کے آدمی جپ اور تپ اور سندھیا اور ترپن کرنا چھوڑ کر صرف نہا کر بھوجن کرلیں گے اور کیول اشنان کرنا بڑا آچار سمجھ کر وہ بات کریں گے جس میں سنسار میں جس ہو اور اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پر بال رکھ کر پرلوک کا کچھ سوچ نہ کریں گے اور چور اور ڈاکو بہت پیدا ہوکر سب کو دُکھ دیں گے اور راجہ لوگ چور اور ڈاکو سے مل کر پرجا کا دھن چرالیں گے اور

دس برس کی لڑکی کے لڑکا پیدا ہوگا اور کلیُن استریاں دوسرے پُرش کی چاہ رکھیں گی اور اپنا کٹمب پالنے والے کو سب لوگ اچھا جان کر کیول اپنے پیٹ بھرنے سے سب چھوٹے بڑے خوش رہیں گے اور بہت لوگ اناج اور کپڑے کا دُکھ اٹھاویں گے اور درخت چھوٹے ہو جائیں گے اور دواؤں میں اثر نہ رہے گا اور شودر کے برابر چاروں برن کا دھرم ہو کر راجہ لوگ تھوڑی سامرتھ رکھنے پر بھی زمین لینے کی اچھا رکھیں گے اور گرہستھ لوگ اپنے ماتا اور پتا کو چھوڑ کر سسُر اور سالے اور استری کی آگیا میں رہیں گے اور نزدیک کے تیرتھوں پر بشواس نہ رکھ کر دور کے تیرتھوں پر جائیں گے لیکن تیرتھ نہانے اور درشن کرنے سے جو پھل ملتے ہیں اُس پر اُن کو یقین نہ ہوگا اور جگیہ اور ہوم آدک سنسار میں کم ہو کر گرہستھ لوگ دوچار براہمن کھلا دینے ہی کو بڑا دھرم سمجھیں گے اور سب لوگ دیا اور دھرم چھوڑ کر ایسے سوم ہو جائیں گے کہ اُن سے اتتھ کو بھی کھانا اور کپڑا نہیں دیا جائے گا اور سنیاسی لوگ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر گیروا کپڑا پہن لینے ہی سے دنڈی کہلاویں گے اتنی کتھا سُنا کر شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرِچھت جب اخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پرمیشور دھرم کی رچھا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ براہمن کے گھر کلنکی اوتار لیں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور ادھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے جب کہ اُن کے درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے اُس کے آٹھ سو برس بعد ست جگ ہو کر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کریں گے اے راجہ اسی طرح سب براہمن اور چھتری اور بیش اور شودر چاروں کا بنش برابر چلا آتا ہے ست جگ کے شروع میں راجہ دیوابی چندربنشی جو بدر کا آشرم میں اور راجہ مرسورج بنشی جو مندراچل پربت پر بیٹھے ہوئے تپ کر رہے ہیں چندربنشی اور سورج بنشی کُل کو پیدا کریں گے اور ست جگ کے آنے سے کلجگ کا دھرم جاتا رہے گا دیکھو اتنے بڑے بڑے راجہ پرتھوی پر ہو کر مٹی میں مل گئے اور سوائے بھلائی اور بُرائی کے کچھ اُن کے ساتھ نہیں گیا اور یہ بدن مرنے کے پیچھے کچھ کام نہ آکر پڑا رہنے سے راکھ ہو جاتا ہے جو لوگ اس ناش ہو جانے والے بدن کو موٹا کرنے کے واسطے پرایا جیو مارتے ہیں اُن کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے جبکہ ایسے پرتاپی راجہ ناش ہو کر کیول جس اور اجس اُن کا رہ گیا تب یہ بدن لاکھوں تدبیر کرنے پر کسی طرح قائم نہیں رہتا اِس لیے آدمی کو چاہیئے کہ اپنے بدن اور سنسار کی پریت اور اہنکار کو چھوڑ کر ہر چرنوں میں دھیان لگاوے اور پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے بھوساگر پار اُتر جاوے آدمی کا تن پانے کا یہی پھل ہے نہیں تو پیچھے سے پچھتاوے گا اے راجہ پرِچھت تم بڑے بھاگمان ہو جو انت سمے پرمیشور کی کتھا اور لیلا سننے میں تمھارا من لگا ہے۔

ادھیائے تیسرا

کہنا شکدیوجی کا حال پچھلے راجوں کا پریچھت سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جو راجہ دوسرے کا راج اور دھن لینے کے واسطے اچپار کھ کر پتا اور پُتر اور بھائی بھائی میں لڑ مرتے ہیں ایسے راجوں کو پرتھوی ہنس کر کہتی ہے کہ دیکھو یہ سب موت کے کلیوا ہو کر میرے مالک ہوا چاہتے ہیں اور اپنے باپ دادے کام نا دیکھنے پر بھی سنساری ترشنا نہیں چھوڑتے اور جتنی محنت دوسرے کی پرتھوی اور درب اور استری لینے والے اُٹھا کر اپنے اور بیگانے کو مار ڈالتے ہیں اتنی تدبیر کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ زبردست دشمنوں کو جیتنے اور اپنا پرلوک بنانے کے واسطے نہیں کرتے جب کہ راجہ پرتھ اور پُرورا اور گادھ اور نہکھ اور سہسرارجن اور ماندھاتا اور سگر اور کھٹوانگ اور دھندھمار اور رکھو اور ترن بُند اور ججات اور سرجات اور کُبلیاشو اور رِبل اور نرگ اور ہرن کشپ اور ہرنیاکش اور برترا اسُر اور راون اور بھوما سر آدک ایسے ایسے پرتاپی اور شور بیر راجہ ست گُن اور جوگ ابھیاس جانتے والے میرے اوپر رہ کر مجھ کو اپنا کہتے کہتے مر گئے لیکن میں کسی کے ساتھ نہیں گئی اب کیول اُن لوگوں کی کہانی رہ گئی تب کلجگ کے چھوٹے چھوٹے راجہ جو کچھ دھرم کرم نہیں رکھتے ہر تھا مجھ کو اپنا جان کر آپس میں لڑ مرتے ہیں اس لیے آدمی کا تن پا کر یہ چاہیئے کہ اپنا من سنسار سے برکت رکھ کر پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُننے اور ہرچرنوں میں پریت پیدا کرے۔ اے راجہ اگر تجھ کو کچھ سنساری چاہنا رہ گئی ہو تو اُن راجوں کی گت سمجھ کر برکت ہو جا اور ہرچرنوں میں دھیان لگا اور سنساری بیوہار جھوٹھا ہو کر سوائے بھل ہربھجن کے اور کچھ ساتھ نہیں جاتا اتنی کتھا سُنا کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے من ناتھ چار جگ کے کون کون دھرم ہیں اور کلجگ میں کون تدبیر کرنے سے ہرچرنوں میں پریت پیدا ہوتی ہے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ست جگ میں دھرم کے چاروں پانوں ست اور دیا اور تپ اور دان بنے تھے اور سب چھوٹے اور بڑے اپنے اپنے دھرم اور کرم سے رہتے تھے اور سب لوگ آپس میں محبت رکھ کر کوئی کسی سے دشمنی نہیں رکھتا تھا اور ترتیا میں براہمن اور چھتری اور بیش اور شودر اپنا اپنا دھرم رکھ کر جگیہ آدک کرتے تھے لیکن پرائی استری کے ساتھ بھوگ کرنے سے دھرم کا ایک پانوں ٹوٹ گیا تھا اور دواپر میں سنساری آدمی اپنا جس ملنے کے واسطے جگیہ اور پوجا کرتے تھے لیکن دوسرے کا دھن لینے اور پراستری گمن کرنے سے دھرم کے دو چرن ٹوٹ گئے تھے اور کلجگ میں تین حصہ پاپ اور ایک حصہ پُنیہ ہونے سے دھرم کا ایک ڈیڑھ چرن

وہ کرتینو پیر ٹوٹ جاتے ہیں اور کلجگ کے آدمی کیول تھوڑا دان دُنیا اور کچھ سچائی رکھ کر اخیر کلجگ
میں وہ بھی چھوڑ دیں گے۔ من ہے کلجگ میں سنساری لوگ لوبھی اور کروپ اور ابھاگی بہت پیدا
ہو کر ایک دو روپیہ کے واسطے آدمی کی جان مار ڈالیں گے اور کلین استریاں اپنے پت کی پریت چھوڑ کر
دوسرے پرش سے پریم رکھیں گی اور جب تک استری کے پت کے پاس دولت رہے گی تب تک
استری اپنے پت کی آگیا میں رہے گی اور بپت پڑنے سے دوسرے پرش کے پاس چلی جاوے گی
اور سب لوگ اپنے بھوجن اور سندر استری کی چاہ رکھیں گے اور سنیاسی وغیرہ گرہستھ ہو جائیں گے
اور بپت پڑنے سے سیوک اپنے سوامی کو چھوڑ کر دوسری جگہ چاکری کرے گا اور سب لوگ اپنے
مطلب کی دوستی رکھ کر بڑھاپے کے وقت راجہ لوگ اپنے نوکروں کو چھڑا دیں گے اور بہت آدمی
دولت اور سنتان کی بہت چاہنا رکھ کر بھوت اور پریتوں کو پوجیں گے اور دھن لینے کے واسطے بیٹا
ماں اور باپ کو دکھ دے گا ماتا اور پتا بھی کھانے کے لالچ سے اپنا بیٹا بیچ ڈالیں گے اور شودر
لوگ بیراگی اور سنیاسی آدک کا بھیس بنا کر دان لے کر براہمنوں کو منتر اپدیش کریں گے اور آپ
کھانا پکنے کے واسطے اونچے سنگھاسن پر بیٹھ کر براہمنوں کو نیچے بٹھالیں گے اور اسی طرح بہت
پاپ سنسار میں ہو کر ہر جپ اور اسمرن کم ہو جاوے گا اور چاروں جگ کا کھیل ہر روز آدمی کے
بدن میں پرکٹ ہوتا ہے جس وقت من جپ اور گیان اور دھرم کی طرف لگے اُس وقت ست جگ
کا دھرم جاننا چاہیئے اور جس وقت لوبھ اور ترشنا من میں بہت پیدا ہو تب تریتا جگ کا دھرم جانو
اور جس وقت ابھمان اور کام دیو اور پریم من میں پرکٹ ہو اُس وقت دواپر جگ کا دھرم جانو اور جب
جھوٹھ اور جیو ہنسا کرودھ من میں بہت پیدا ہو اُس وقت کلجگ کا دھرم جانو۔ راجہ پریکھشت نے
کلجگ کا چلن سنتے ہی بہت ڈر کر پوچھا کہ اے من ناتھ جبکہ کلجگ کا ایسا دھرم ہے تو سنساری
جیو کس طرح اُدھار ہوں گے۔ شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کلجگ میں جگیہ اور تپ اور جوگ ابھیاس
آدک کچھ نہیں بن پڑتا لیکن ایک بات اچھی ہے کہ دوسرے جگ میں سنساری آدمی جپ اور
دھرماتما اور دیا دان ہونے پر بھی بہت دنوں تک جگیہ اور تپ اور پرمیشور کی پوجا اور تیرتھ اسنان
کرنے سے مکت ہوتے تھے سو کلجگ میں پرمیشور کا نام جپنے اور اُن کی لیلا اور کتھا سنتے اور
گنگا جی کے اسنان کرنے سے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں جس طرح اجامیل براہمن بڑا پاپی مرتے
وقت نارائن نام اپنے بیٹے کو پکارنے سے بیکنٹھ میں چلا گیا تھا اُسی طرح کلجگ کے آدمی پرمیشور
کا نام لیتے ہی سب پاپوں سے چھوٹ کر پوتر ہو جاتے ہیں دوسرے جگ میں ادھرم کم تھا جب
کوئی پاپ ہو جاتا تھا تب وہ لوگ پرایشچت اُس کا کر ڈالتے تھے کلجگ میں بہت ادھرم ہونے سے
کوئی پرایشچت نہیں ہو سکتا اس لیے دین دیال بھگوان اپنے نام لینے والے کو سب پاپوں سے چھڑا کر بیکنٹھ میں

مکُت کر دیتے ہیں تسپر بھی کلجگ کے اگیان آدمی دن رات سنساری سُکھ میں لپٹے رہ کر ایک ساعت پرمیشور کو یاد نہیں کرتے اور زبان سے بیہودہ بکا کرتے ہیں مگر پرمیشور کا نام نہیں لیتے کلجگ میں کیول پرمیشور کا نام لینے اور پوجا اور دھیان اور ہر بھجن کرنے اور اُن کی کتھا اور لیلا سُننے اور ہر بھکت رکھنے سے سنساری لوگوں کا سب دُکھ اور پاپ اور اگیان چھُوٹ جاتا ہے اور جب اُن کے ہردے میں نارائن جی کی کرپا سے گیان روپی دیپک روشن ہوتا ہے تب وہ مایا روپی اندھیارے سے باہر نکل کر مکُت پاتے ہیں اور آدمی ست جگ میں تپ اور ترتیا میں جگیہ اور دواپر میں پوجا اور کلجگ میں بھجن اور اسمرن کرنے سے کرتارتھ ہوتا ہے اے راجہ تم بھی شری کرشن جی کی سانولی صورت کا دھیان اپنے ہردے میں لگاؤ تو چتربھجی روپ ہو جاؤگے اور تم نے کلجگ کے لوگوں کے اُدّھار ہونے کا جو دھرم پوچھا تھا وہ یہ ہے کہ سنسار روپی سمدر سے پار اُترنے کے واسطے پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُننا اور پڑھنا بہار سمجھنا چاہیئے اس سے اُتّم کوئی دوسری تدبیر نہیں ہے اور یہ شری مدبھاگوت پُران جو برہما جی سے نارد مُن نے سُن کر بید بیاس جی کو بتلایا اور بیاس نے اُن سے پڑھ کر ہم کو سُنایا جب کہ یہی کتھا سوت جی نیم سار مشر کھ میں شونک آدک اٹھاسی ہزار رکھیشوروں کو سُنا دیں گے تب یہ امرت روپی کتھا کلجگ میں پرکٹ ہو کر سنساری لوگوں کو بھو ساگر پار اتارے گی۔

ادھیائے چھتّیا

برنن کرنا شکدیو جی کا حال اگن اور جل اور بایو آدک کا راجہ پریکھشت سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھشت برہما جی کے ایک دن میں چودہ اندر راج کرتے ہیں سندھیا کے پہلے ہونے سے تینوں لوک کے سب جیؤوں کا ناش ہو جاتا ہے اور اسی دن کے برابر برہما جی کی رات بھی ہوتی ہے رات کے وقت برہما جی سو رہتے ہیں اور جب برہما کی عمر پوری ہوتے پرلے ہوتی ہے تب سیکڑوں برس پہلے سے ابرکھن یعنی سوکھا پڑتا ہے اور اناج نہ پیدا ہونے سے سب جیو مارے بھوکھ کے مرجاتے ہیں اور پاتال میں شیش ناگ جی زہر اُگل کر آکاش میں سورج اپنا تیج پرکٹ کر کے چودھوں لوک کو جلا دیتے ہیں پھر میگھ راجہ کے پانی برسانے سے زمین پر سوائے پانی کے اور کچھ دکھلائی نہیں دیتا اور جل اگن میں اور اگن بایو میں اور بایو آکاش میں اور آکاش شبد میں اور یہ پانچوں تتّو اہنکار میں اور اہنکار مہت تتّو میں اور مہت تتّو مایا میں اور مایا پرمیشور کے روپ میں سما جاتی ہے کیونکہ نارائن ابناشی پُرکھ تین کال اور انت کوئی نہیں جانتا ہے اور ان کے پاس من اور شبد اور ستوگن اور رجوگن اور تموگن آدک اندریوں پہنچ سکتے باقی رہ جاتے ہیں یہ پھتن

ہمارے لیے کے ہیں اور جاگنا اور سونا سکھپٹ اور سنساری اُتپت مایا کے گنوں سے جاننا چاہیئے اور آدرش بھگوان کو گیان روپی آنکھ سے دیکھنے سے مایا روپی سنسار جھوٹھا معلوم ہوتا ہے جس طرح کپڑے میں سوت کے تار ہوتے ہیں اُسی طرح سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکتی موجود رہتی ہے جس نے یہ سورج روپی گیان سمجھا اُس کے ہردے میں کام اور کرودھ اور لوبھ کا اندھیارا نہیں رہتا اور وہ دیوتا اور دیتیہ اور آدمی اور پُرش آدک چوراسی لاکھ جون کو برابر سمجھ کر کسی کے ساتھ دشمنی اور دوستی نہیں رکھتا جس طرح بتی جلنے سے چراغ کا تیل کم ہو کر تیل چک جانے پر چراغ بجھ جاتا ہے اور تیل کا جلنا کچھ معلوم نہیں ہوتا اسی طرح کال پُرش ہر روز تیج اور بل اور عمر گھٹاتے گھٹاتے موت پہونچنے سے سب جیوؤں کو مار ڈالتا ہے اور کیا ہی آدمی اپنا مرنا یاد نہیں رکھتا اس لیے جو کوئی کال روپی منھ سے چھوٹنا چاہے وہ ہر بھجن اور اسمرن کر کے بھو ساگر پار اُتر جائے۔

ادھیائے پانچواں

برنن کرنا شکدیوجی کا اُستت پرمیشور کی راجہ پریچھت سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت شری مدبھاگوت میں سب لیلا اور چرتر پرمیشور کے لکھے ہیں اور شری مدبھاگوت پُران کو اُن پربرہم پرمیشور کا روپ سمجھنا چاہیئے جن کی نابھ سے کمل کا پھول نکلنے سے برہما جی پیدا ہوئے اور اُنھوں نے شری مہادیوجی کو پیدا کیا تھا تم تچھک سانپ کے کاٹنے اور اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر سب جگہ پرماتما پُرش کو موجود دیکھ کر اور آد اور مدھیہ اور انت میں کیول پربرہم ابناشی پُرش کو جو پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہیں سچ جانو اور سب بیوہار سنسار کا جھوٹھا سمجھو تب تم کو معلوم ہو گا کہ کون کسی کو کاٹتا ہے اپنے اگیان اور پرمیشور کی مایا سے سنساری لوگ پیدا ہونا اور مرنا آدمی کا معلوم کرتے ہیں سچ پوچھو تو آتما سدا امر رہ کر کبھی نہیں مرتا اور یہ تن مایا کے گنوں سے بنتا اور بگڑ رہتا ہے جس طرح پانی بھرے ہوئے برتن میں چھایا پڑنے سے دوسرے سورج دکھلائی دیتے ہیں اور برتن ٹوٹ جانے سے سورج کا ناش نہیں ہوتا اسی طرح تن پیدا ہونے سے پیدا ہونا اور اُس کے ناش ہونے سے مرنا کہا جاتا ہے اِس لیے پرماتما کو سورج روپی جان کر بدن برتن کی طرح سمجھنا چاہیئے اور یہ بدن پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری اور پانچ تتو اور سورج من اور بُدھ سترہ ملکر تیار ہوتا ہے بُدھ کو رتھ روپی اور من کو اُس رتھ کا گھوڑا جاننا چاہیئے اور اُس میں پربرہم پرمیشور کا پُرش ملنے سے بدن کو چلنے پھرنے بولنے کھانے پہننے کی سامرتھ ہوتی ہے جبکہ وہ پرکاش بدن سے نکل کر الگ ہو جاتا ہے

تب بدن مردہ ہوکر سوائے گلنے اور سڑ جانے کے کچھ کام نہیں آتا اور چوراسی لاکھ جونِ میں نارائن جی کی شکت ہوکر باہر بھی وہی پرمیشور کال روپ سے رہتے ہیں سو تم اپنا بدن مایا کا بنا ہوا سمجھ کر پرماتما کو بدن سے الگ جانو براہمن کے شاپ کے موافق تچھک سانپ کے کاٹنے سے آج تمھارے بدن کا ناش ہو جائے گا اور جیوآتما جو بدن سے الگ رہتا ہے وہ نہیں مرے گا اور اب تمھارے مرنے کا وقت نزدیک آپہونچا اِس لیے پرمیشور کے چرنوں کے دھیان اور اسمرن میں من لگا کر اس بات کا بشواس جانو کہ بہت جنموں کے پاپ نارائن نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اور بھاگوت پُران سُننے سے اب تمھاری مکُت ہونے میں سندیہہ نہیں رہا جب تم شیام سندر کا دھیان چِت کی کتھا ہم نے تم کو سُنائی ہے گرُو کے تپ اُن کی جوت میں لین ہو جانے سے اس تن چھوٹنے کا گیان تم کو یاد نہیں رہے گا ایسا مول منتر جس میں سب گُن پرمیشور کے لکھے ہیں ہم نے تم کو سُنایا اِس سے زیادہ اُتم کون بستُ چاہتے ہو اس امرت روپی کتھا کو سچے من سے پڑھنے اور سننے والے ضرور مکُت پدوی پر پہونچتے ہیں۔

ادھیائے چھٹواں

کاٹنا تچھک سانپ کا راجہ پریچھت کو

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب شری مدبھاگوت سات دن میں سُن کر راجہ پریچھت کا اگیان جاتا رہا اور پرماتما کو بدن سے الگ اور سب جگہ موجود دیکھنے میں بدن کی پریت چھوٹ گئی تب راجہ نے شکدیو جی کی پوجا بدھ پوربک کر کے اور چرنوں پر گر کر اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے من ناتھ آپ نے میرا سندیہہ اور سوچ چھڑا کر مجھے اُدّھار کیا تھا تما اور اُپکاری لوگ سدا سے اگیان آدمی کو جو بیچ اندھیارے کنوئیں مایا موہ استری اور لڑکوں کے پڑا رہتا ہے گیان روپی رسی سے نکال کر بھوساگر پار اُتار دیتے ہیں اور یہ بھاگوت پُران جس کے آد مدھیہ اور انت میں شری کرشن جی کا دھیان لکھا ہے سُن کر میرا من ہر چرنوں میں لین ہو گیا اِس لیے اب مجھ کو تچھک سانپ کے کاٹنے اور اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہیں رہا آج ساتویں دن تچھک سانپ کے کاٹنے سے میں یہ تن چھوڑ دوں گا آپ اگیا دیویں تو میں بولنا چھوڑ کر شیام سندر کے سوروپ کا دھیان لگاؤں شکدیو جی نے کہا کہ اس وقت تم کو ہر چرنوں کا دھیان کرنا ضرور چاہیئے جب یہ بات سُن کر راجہ پریچھت آنکھ بند کر کے شری کرشن جی کا دھیان کرنے لگے اور شکدیو جی اور سب رکھیشور وہاں سے اُٹھ کر اپنے اپنے استھان پر چلے گئے تب تچھک سانپ پہر دن رہے اپنے

استھان سے براہمن روپ دھر کر پریچھت کو کاٹنے چلا اسی وقت کشپ جی کی اکیاسے دھنونتر بید
تو مڑی آدک اوکھد جھولی میں لے کر راجہ پریچھت کو اچھا کرنے کے واسطے گھر سے نکلے جب
راہ میں براہمن روپ تچھک نے دھنونتر بید کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو تب دھنونتر بید
نے جواب دیا کہ آج ہستناپور میں تچھک سانپ راجہ پریچھت کو کاٹے گا اس لیے میں اُس کا زہر
اُتارنے جاتا ہوں یہ بات سُن کر مایا روپ براہمن نے کہا کہ تم تچھک سانپ کے کاٹے
ہوئے کو اچھا کر سکتے ہو دھنونتر بید بولے کہ تچھک کیا مال ہے کسی طرح کا سانپ کاٹے
تو میں اچھا کر سکتا ہوں یہ بات سُن کر اُس نے کہا کہ تچھک سانپ میں ہوں میں یہاں ایک
درخت کو کاٹتا ہوں تم اُس کو پھر ہرا کر دو تو میں جانوں کہ تم پریچھت کا زہر اُتار سکو گے
دھنونتر نے کہا اچھا جیسے تچھک نے اُسی جگہ ایک برگد کے درخت میں کاٹا ویسے وہ درخت
ایک لوہا سمیت جو اس پر چڑھا ہوا لکڑی کاٹتا تھا تچھک کے زہر سے جل کر راکھ ہو گیا دھنونتر بید
نے آچمن کر کے اور سنجیونی منتر پڑھ کر جیسے راکھ پر پانی کا چھینٹا مارا ویسے راکھ سے ڈالی اور پتے نکل کر
دو گھڑی میں پھر وہ درخت جیوں کا تیوں تیار ہو گیا اور لوہار لکڑی کاٹنے والا بھی جی اُٹھا یہ حال
دیکھتے ہی تچھک سانپ گھبرا کر دھنونتر سے بولا کہ اے مہاراج تم کس چیز کی چاہ رکھ پریچھت کا زہر
اُتارنے کے واسطے جاتے ہو دھنونتر نے جواب دیا کہ ایسے دھرماتما راجہ کو جس سے بہت لوگوں کا بھلا
ہوتا ہے جلا کر منہ مانگا درب پا دیں گے تچھک بولا کہ اے مہاراج تم صرف زہر اُتارنے ہی کا منتر
جانتے ہو یا اور بھی کچھ گیان رکھتے ہو تب دھنونتر نے کہا کہ میں ماضی و حال و استقبال تینوں وقت کی
بات جان سکتا ہوں یہ بات سُن کر تچھک نے کہا اے وج راج پہلے تم یہ بچار و کہ راجہ پریچھت کی عمر
پوری ہو چکی یا اور ابھی کچھ باقی ہے دھنونتر نے اپنی بدیا سے بچار کر کہا کہ پریچھت کی عمر پوری ہو کر اب تھوڑی
دیر اُس کے مرنے میں رہ گئی ہے یہ بات سُن کر تچھک بولا کہ اے مہاراج جب ایسا ہے تب تمہارا
منتر اُس کو فائدہ نہیں کرے گا اگر اُس کی عمر کچھ اور ہوتی تو تم اُس کو ضرور جلا دیتے اور جو تم کو
درب کی چاہ ہو تو مجھ سے لے کر اپنے گھر چلے جاؤ دھنونتر نے کہا کہ بہت اچھا تب تچھک نے ایک
درخت کے نیچے گڑی ہوئی درب دکھا دی دھنونتر اُس کو کھود کر جتنا اُس سے اُٹھ سکا اُتنا روپیہ
لے کر وہاں سے اپنے گھر کو چلا گیا اور تچھک ہستناپور میں ایک کیڑے کا روپ بن کر ایک پھول
میں بیٹھ رہا جب کہ براہمن نے وہ پھول اُٹھا کر راجہ پریچھت کو دیا تب کیڑا روپی تچھک نے پھول
سے نکل کر جیسے پریچھت کو کاٹا ویسے بدن راجہ پریچھت کا جل کر راکھ ہو گیا اور جیتن آتما دیو بمان
پر بیٹھ کر بیکنٹھ میں پہنچا اور تچھک سانپ وہاں سے اُڑ کر اندر لوک کو چلا گیا یہ حال دیکھ کر جتنے
لوگ اس جگہ بیٹھے تھے رونے لگے اور شہر کے سب استری اور پُرش یہ حال سُن کر بڑا سوچ کرنے لگے

اور جنمیجے نے پریچھت اپنے باپ کو داہ دے کر شاستر کے موافق اُس کا کریا کرم کیا اور منتریوں کی اِچھا سے
راج سنگھاسن پر بیٹھا اور جو لوہار درخت کے ساتھ جل کر پھر جی اٹھا تھا اُس نے ہستنا پور میں آکر جو باتیں
تچھک سانپ اور دھنونتر بید سے ہوئی تھیں جیوں کی تیوں سب لوگوں سے کہدیں یہ حال پریچھت
کے منتریوں نے سن کر تچھک سانپ سے بہت بُرا مانا جبکہ جنمیجے کو بارہ برس گدّی پر بیٹھے ہوچکے
تب اُس نے بھی منتریوں سے حال مرنے اپنے باپ اور بھینٹ ہونے تچھک اور دھنونتر کا سن کر
بہت کرودھ کیا اور کہا کہ دیکھو تچھک نے شرنگی رکھی کے شاپ دینے سے میرے باپ کو کاٹا تو
اُس کا قصور نہیں تھا لیکن اُس نے دھنونتر بید کو راہ میں درب دے کر ہستنا پور آنے سے منع کیا
اس لیے میں اُس کو اپنا دشمن جان کر اس طرح سب سانپوں کو اپنے باپ کے بدلے جلا دونگا
کہ جس میں سانپوں کا بیج دنیا میں نہ رہے یہ بات بچارتے ہی جنمیجے براہمن اور رکھیشوروں کو
بلا کر کہا کہ آپ لوگ کوئی ایسی جگیّہ کرائیے جس میں سب سانپ جل کر مر جاویں براہمنوں نے کہا
بہت اچھا سرپ ستر جگیّہ کرنے سے سب سانپ آپ سے آپ آکر جل جاتے ہیں وہی کرو جنمیجے
نے پرارسوت براہمن کو آچارج بنا کر وہ جگیّہ کرانا شروع کیا تب منتر کے پربھاؤ سے ہزاروں
سانپ اپنی جگہ چھوڑ کر دوڑے ہوئے وہاں چلے آئے اور براہمن اِچھا سے شردا میں بیٹھ کر آہت دیتے وقت
اگن کنڈ میں گرتے اور جلنے لگے جبکہ اسی طرح کروڑوں سانپ اُس جگیّہ میں جلکر مر گئے اور تچھک اپنے
پران کے ڈر سے راجہ اندر کی شرن میں جا چھپا اس لیے جگیّہ شالا میں نہیں پہونچا تب جنمیجے نے براہمنوں
سے پوچھا کہ مہاراج سب سانپ جل کر مرے جاتے ہیں لیکن تچھک میرا دشمن ابھی تک کیوں نہیں
آیا براہمنوں نے جواب دیا کہ تچھک سانپ راجہ اندر کی رچھا کرنے سے اب تک یہاں آکر نہیں جلا
یہ بات سن کر جنمیجے نے جگیہ کرانے والے براہمنوں سے کہا کہ اے مہاراج ہمارے دشمن کی رچھا
کرنے سے اندر بھی ہمارا دشمن ٹھہرا تمھارا منتر ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جس میں تچھک اندر سمیت
آکر جل جاوے رکھیشوروں نے جواب دیا کہ پرمیشور کی دیا سے منتر میں سب سامرتھ ہے اب ہم
لوگ تمھارے کہنے سے ایسا ہی منتر پڑھیں گے جیسے براہمنوں نے وہی منتر پڑھ کر اگن کنڈ میں
آہت ڈالی ویسے سنگھاسن راجہ اندر کا جس کے نیچے وہ سانپ چھپا تھا تچھک سمیت اُڑا یہ حال
دیکھ کر باسک ناگ کے ناتی آستیک نے برہسپت پروہت سے کہا کہ جو اس وقت آپ کچھ سہایتا
اندر تچھک کی نہیں کریں گے تو وہ دونوں اگن کنڈ میں جل کر مر جاویں گے تب برہسپت گرو نے
آستیک کو ساتھ لیے ہوئے جگیّہ شالا میں جا کر انگرس گوتری براہمن جگیہ کرانے والے سے جو اُن کے
کل میں تھا کہا کہ تم لوگ آہت دینے میں تھوڑی دیر لگا کر یہی دچھنا پورن آہت کی جنمیجے سے مانگ لیو
جس میں اندر اور تچھک کا پران بچے جب کہ منتر کے پربھاؤ سے اندر کا سنگھاسن تچھک سانپ سمیت

اُڑتا ہوا جگیہ شالا میں آپہونچا تب برہسپت اور آستیک نے بہت اُستت کرکے جینمیجے سے کہا کہ اے راجہ جینمیجے راجہ پریچھت کو براہمن کے شاپ سے مرنا لکھا تھا اس میں تچھک کا کچھ قصور نہیں ہے اور تچھک سب سانپوں کا راجہ ہو کر امرت پینے سے وہ نہیں مر سکتا اور تم جو یہ سمجھتے ہو کہ تچھک کے کاٹنے سے ہمارا باپ مرا سو یہ بات گیان کے باہر ہے مرنا اور جینا اور دُکھ اور سُکھ اور ہان اور لابھ پرمیشور کی اچھا اور اپنے نصیب سے ہوتا ہے دیکھو جس طرح سنساری لوگ آگ سے جلنے اور پانی میں ڈوبنے اور ہتھیار سے مارنے اور سانپ کے کاٹنے اور گھاؤ کے لگنے اور مکان کے گرنے اور زہر کے دینے اور بہت طرح کے روگ آدک سے جیسا جس کے نصیب میں لکھا رہتا ہے مرجاتے ہیں لیکن ایک بہانہ ہو کر موت کا نام کوئی نہیں لیتا اسی طرح تمہارا باپ بھی اپنی پراربدھ کے موافق تچھک سانپ کے کاٹنے سے مر کر مُکت پدوی پر پہونچا اور تم نے ایک تچھک کے بدلے کروڑوں سانپ بلا اپرادھ جلا کر مار ڈالے گیانی اور دھرماتما کو ایسا نہ چاہیئے آپ کرودھ اپنا چھما کر کے یہ جگیہ مت کرو اور پریچھت کا مرنا اپنی پراربدھ سے سمجھ کر اور سانپوں کو نہ جلاؤ کسی کے مارنے سے کوئی نہیں مرتا اور اُن پرمیشور کو ڈنڈوت کرنا چاہیئے جن کی مایا سے لوگوں کو یہ ابھمان پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے دشمن کو مار کر جیت لیا نارائن جی کیول یہ بات کہنے کے واسطے بنا کر مارنا اور جلانا سب کا اپنے آدھین رکھتے ہیں دوسرے کو یہ سامرتھ نہیں ہے کہ اس میں دم مار سکے جب یہ بات برہسپت گرو اور آستیک ناگ سے سن کر راجہ جینمیجے کو گیان پیدا ہوا تب اس نے براہمنوں سے کہا کہ پورن آہت اگن میں ڈالو اُس وقت تچھک نے یہ بردان راجہ جینمیجے کو دیا کہ جو کوئی ہمارا اور تمہارا نام اسمرن کرے گا اُس کو کوئی سانپ نہ کاٹے گا جب جینمیجے نے رکھیشوروں اور براہمنوں کو دچھنا دے کر بدا کیا تب برہسپت گرو جن کی دیا سے اندر اور تچھک کا پران بچا تھا اُن کو اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔

اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے شیام سندر کو دھیان میں ڈنڈوت کر کے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ ہم نے امرت روپی بھاگوت پران تم لوگوں کو سنایا جس کے پرتاپ سے سب پاپوں سے چھوٹ کر تمہاری مُکت ہو جاوے گی۔

ادھیاے ساتواں

کہنا سوت جی کا شونکادک رکھیشوروں سے پھل شُبھ اور اشبھ کرموں کا

سوت جی نے شونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ اندر آدک دیوتوں کو پرمیشور کی یہ آگیا ہے

کہ جو آدمی جیسا پتیہ اور جگیہ اور تپ آدک کرے ویسا اُس کو سورگ دیا کرو اور پاپ کرنے والوں کو دھرم راج اُن کے کرم کے موافق نرک میں بھیج دیا کریں جو لوگ کیول پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے ہیں اُن کو اِندر پُری سے اوپر برھم لوک میں جگہ ملتی ہے اور پرمیشور کی نرگن پوجا اور بھجن کرنے والے بیکنٹھ میں جا کر مہاپرلے تک وہاں کا سکھ اُٹھاتے ہیں راجہ پریچھت بھی بھاگوت پران سننے سے شیام سندر کے پریم میں مگن ہو کر بیکنٹھ کو چلے گئے جتنا جگیہ اور تپ اور بھجن اور اسمرن سنساری لوگ کرتے ہیں اُس میں ایک تو کسی منورتھ پورا ہونے کے واسطے ہوتا ہے اور دوسرا بغیر کسی اچھا کے ہوتا ہے ہم نے دونوں طرح کا حال تم کو اس بھاگوت میں سنا دیا اٹھارھوں پرانوں میں شری مدبھاگوت پران سب سے زیادہ اُتّم ہے یہ بات سُن کر شونکادک رکھیشوروں نے نام اٹھارھوں پرانوں کا پوچھا تب سوت جی نے کہا کہ اٹھارہ پران یہ ہیں - برھم پران - پدم پران - بشن پران - شو پران - لنگ پران - گرڑ پران - نارد پران - اگن پران - اسکند پران - بھوشیہ پران - برھم بیورت پران - مارکنڈے پران - باراہ پران - متس پران - کورم پران - برھمانڈ پران - نرسنگھ پران - بھاگوت پران - ان سب پرانوں میں پرمیشور کا گُن اور چرتر برنن کیا ہے اور کسی پران میں راجسی اور کسی میں تامسی دھرم لکھا ہے اور شری مدبھاگوت میں کیول ساتوکی دھرم اور بھگوت گن بید بیاس جی نے برنن کیا ہے سو سب ہم نے تم کو سنایا اب اور کیا سننا چاہتے ہو۔

ادھیاے آٹھواں

کہنا سوت جی کا اُتپت مارکنڈے رکھیشور کی

شونکادک رکھیشوروں نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے سوت جی آپ نے پرمیشور کا گُن اور چرتر ہم لوگوں کو سنا کر کرتارتھ کیا آپ بہت دنوں تک جیتے رہیں اب ہم لوگ یہ سننا چاہتے ہیں کہ ہمارے کُل میں مارکنڈے رکھیشور نے پرمیشور کی مایا کس طرح دیکھ کر بیکنٹھ ناتھ کا درشن پایا اور بیاس جی نے سب کُل بیدوں کو کس طرح الگ برنن کیا سوت پورانک نے کہا کہ جب برھما جی نے دیکھا کہ کلجگ کے آدمی تھوڑی عمر ہونے سے سب بید نہیں پڑھ سکیں گے تب برھما جی کے بنتی کرنے سے نارائن جی نے بید بیاس کا اوتار دھارن کر کے بیدوں کا سار نکال لیا اور اُنکا نام الگ الگ رکھ کر وہ سب اپنے چیلوں کو پڑھایا اور جو پران بیدوں میں سے نکالا تھا اُس کا نام مارکنڈے پران رکھا یہ سن کر رکھیشوروں نے پوچھا کہ پہلے یہ بتایئے کہ مارکنڈے جی نے اتنی بڑی عمر کس طرح پائی تھی سوت جی نے کہا کہ مارکنڈ نام ایک رکھیشور تھے اُن کے کوئی بیٹا نہ تھا جب مرکنڈ رکھیشور نے

سنتان پیدا ہونے کے واسطے دیوتوں کے نام پر بہت تپ اور ہوم کیا تب دیوتوں نے درشن دے کر
کہا کہ اے رکھیشور تیرے بھاگ میں بیٹا نہیں لکھا ہے لیکن تپ اور ہوم کرنے کے پرتاپ سے تیرے
ایک بیٹا ہوکر بارہ ۱۲ برس کی عمر میں مرجائے گا یہ سُن کر رکھیشور نے بنے کیا کہ میں سنتان پیدا ہونے کی
اِچھا رکھتا ہوں بارہ برس کا ہوکر مرجائے گا تو میں صبر کرلوں گا جب دیوتوں کے آشیرباد سے
مرکنڈ کے بیٹا پیدا ہوا تب مرکنڈ رکھیشور نے اُس کا نام مارکنڈے رکھ کر بڑی خوشی منائی جب
وہ لڑکا بارہ برس کا ہوا تب اُس کے ماتا پتا رونے لگے مارکنڈے نے اُن کو روتے ہوئے دیکھ کر
پوچھا کہ تم لوگ کس واسطے اتنا بلاپ کرتے ہو اُنھوں نے کہا کہ اے بیٹا اب تمھارے مرنے کا دن
نزدیک آپہونچا یہی سمجھ کر ہم لوگ روتے ہیں یہ سُن کر مارکنڈے بولے کہ سنسار میں کوئی ایسا
اُپائے بھی ہے جس کے کرنے سے ہم جیتے رہیں اُس کے ماتا اور پتا نے کہا کہ اے بیٹا نارائن جی
کی دیا سے سب کام آدمی کے پورے ہوتے ہیں یہ بات سنتے ہی مارکنڈے بن میں جاکر پرمیشور کا
تپ اور دھیان کرنے لگے جب اُنکو چھ منونتر تپ کرتے کرتے بیت گئے تب راجہ اندر نے ڈر کر بچار کیا
کہ یہ براہمن تپ کرکے میرا اندراسن چھین لے گا ایسا بچارتے ہی اندر نے کامدیو اور بسنت رت اور گندھرب
اور اپسراؤں کو مارکنڈے کی تپسیا بھنگ کرنے کے واسطے بھیجا اُنھوں نے ہماچل پہاڑ سے اُتر کی طرف
بھدرا ندی کے کنارے جہاں مارکنڈے شلا پر بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے پہونچ کر دیکھا کہ وہاں
گھنے گھنے درختوں کی چھایا ہوکر بہت طرح کے خوشبودار پھول اور پھل لگے ہوئے ہیں اور کوکلا اور
مور آدک بہت پنچھی وہاں بیٹھے ہوئے اپنی سُہاونی بولیاں بول رہے ہیں یہ شوبھا دیکھ کر موہت
ہوگئے جب پراتہ کال مارکنڈے اگن ہوتر کرکے وہاں پر بیٹھے اُسی وقت سب اپسرا اُس کے سامنے
ناچ کر بھاؤ بتانے لگیں اور گندھربوں نے بہت باجا بجا کر چھ راگ اور چھتیس راگنی گائے اور کامدیو
نے کوکلا روپ بن کر کام روپی بان چلایا اور بسنت رُت کی مہما سے اچھے اچھے باغ وہاں تیار ہوکر شیتل مند
سگندھ ہوا بہنے لگی جب ناچتے وقت ایک اپسرا کا کپڑا ہوا سے اُڑ گیا تب وہ ننگے بدن گیند
اُچھالتی ہوئی مارکنڈے کے پاس چلی آئی لیکن مارکنڈے کا چت کچھ چلایمان نہیں ہوا جب بہت
بہت تدبیر کرنے پر بھی کامدیو اور اپسرا آدک کا کچھ زور اُن پر نہیں چلا تب وہ لوگ شاپ دینے کے
ڈر سے بھاگ کر کانپتے ہوئے اندر کے پاس پھر آئے اور بہت شرمندہ ہوکر کہا کہ ہمارا کچھ زور
مارکنڈے پر نہیں چلا یہ سن کر اندر آدک دیوتوں نے بہت تعجب مانا اور دیوتا لوگ مارکنڈے جی کے
درشن کے واسطے آپ وہاں جاکر اُن کی اُستت کرکے چلے آئے جب اسی طرح کچھ دن مارکنڈے جی
کو تپ کرتے بیتے تب نارائن جی آپ گرڑ پر سوار ہوکر وہاں گئے اور اپنے چتربھجی روپ کا درشن
مارکنڈے جی کو دے کر کہا کہ جو کچھ تمھاری اچھا ہو سو بردان مانگو مارکنڈے جی نے بیکنٹھ ناتھ کو دیکھتے ہی

دنڈوت کی اور پرکرما اور استت کرنے کے پیچھے ہاتھ جوڑکر بولے کہ اے دینا ناتھ میں اپنی عمر بڑی چاہتا ہوں تربھون پت نے کہا کہ تم ایک کلپ تک جیتے رہوگے یہ کہہ کر بھی پت بیکنٹھ کو چلے گئے

ادھیاے نواںؑ

مہاپرلے کا تماشہ دکھلانا نارائن جی کا مارکنڈے رکھیشو کو

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جب مارکنڈے جی برھما جی کے ایک دن کے برابر عمر ہو جانے پر بھی اسی طرح تپ اور دھیان کرتے رہے تب کچھ دن کے پیچھے نارائن جی نے مارکنڈے جی کو پھر درشن دے کر کہا کہ اب تم کیا چاہتے ہو مارکنڈے جی ہاتھ جوڑکر بولے کہ اے مہاپربھو اب مجھ کو کسی چیز کی چاہ نہیں ہے لیکن آپ کی مایا کا تھوڑا سا تماشا دیکھا چاہتا ہوں جس مایا سے آپ سب جیوؤں کو پیدا کرکے پھر ناش کر دیتے ہیں بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ بہت اچھا آج کے ساتویں دن ہم کو اپنی مایا دکھلاویں گے لیکن تم ہوشیار رہ کر ہم کو مت بھول جانا بھولنے سے تمہارا اپنا نہیں لگے گا۔ مارکنڈے جی نے کہا کہ اے تربھون پت میں آپ کو کبھی نہیں بھولونگا جب یہ بات سن کر نارائن جی بیکنٹھ کو چلے گئے تب مارکنڈے جی بھی وہاں سے اپنے استھان پر چلے آئے جب ساتویں دن مارکنڈے جی نے ندی کنارے بیٹھ کر تپ کرتے وقت مہاپرلے کا تماشا دیکھنا چاہا تب کیا دکھائی دیا کہ ایک طرف سے بڑی آندھی اُٹھ کر مارے دھووں کے اندھیالا چھا گیا یہ حال دیکھ کر مارکنڈے جی نے اپنے من میں کہا کہ میں نے آج تک ایسی آندھی کبھی نہیں دیکھی پھر چاروں طرف سے پانی اُمنڈتا ہوا آ کر جہاں وہ بیٹھے تھے وہاں اتھاہ پانی ہو گیا اور وہ اُس پانی میں غوطہ کھانے لگے کبھی غوطہ کھا کر پانی میں ڈوب جاتے تھے کبھی پانی کے زور سے اوپر نکل آتے تھے اور کبھی گھڑیال وغیرہ پانی کے جانور اُن کو نگل جاتے تھے اور کبھی اُن کو اپنے منہ سے اُگل دیتے تھے جبکہ مارکنڈے جی کی سمجھ میں ہزاروں برس تک اُن کا یہی حال رہا تب وہ اپنے من میں بہت شرمندہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو ایسا بردان مانگ کر اس حال کو پہونچا اب پرمیشور سے یہ اچھا رکھتا ہوں کہ وہ دیا کرکے مجھ کو اس پانی سے جیتا باہر نکالیں مارکنڈے جی کو بھگوان کا یہ دھیان کرتے ہی جب اُس مایا روپی جل میں ایک ٹاپو اور برگد کا درخت دکھائی دیا تب اُنھوں نے خوش ہو کر من میں کہا کہ اے پرمیشور مجھ کو کسی طرح اس ٹاپو تک پہونچا دو تو میں برگد کی ڈالی پکڑ کر اپنا پران بچا لوں جب مارکنڈے جی بھگوان کی دیا سے اُس درخت کے پاس پہونچ گئے تب اُنھوں نے کیا دیکھا کہ ایک پتا برگد کا دونے کی طرح بنا ہو کر اُس میں ایک لڑکا بارہ تیرہ دن

کی عمر کا شیام رنگ چندر مکھ کمل نین بہت سندر لیٹا ہوا اپنے پاؤں کا انگوٹھا ہاتھ سے پکڑے منھ میں ڈالے چوس رہا ہے جب کہ مارکنڈے جی پاس پہونچ کر اُس لڑکے کی چھب دیکھنے لگے تب بالک روپ بھگوان نے سانس کھینچی تب مارکنڈے جی مچھر کی طرح اُن کی ناک میں گھس گئے اور وہاں پرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندرما اور ساتوں دیپ اور نوکھنڈ اور دسوں دسا اور آٹھوں لوکپال اور تالاب اور درخت اور شہر اور گاؤں اور سمدر اور پہاڑ اور چاندی اور سونے کی کھان اور رکھیشوروں اور منیشوروں کی کٹی اور اپنا استھان وغیرہ دنیا بھر کی چیزیں اُس روپ میں دیکھ کر آشچرج مانا جب سانس چھوڑتے وقت ناک کے باہر نکل آئے تب مارکنڈے جی نے اُس لڑکے کو اُسی طرح دیکھ چاہا کہ اُس کو گود میں اُٹھا کے پیار کریں ایسا بچار کر مارکنڈے جی نے اُس لڑکے کو اُٹھانا چاہا ویسے بالک روپ بھگوان اور مایا روپ پانی اور درخت سب انتردھیان ہوگئے اور مارکنڈے اپنی سمجھ میں کروڑوں برس تک مایا کا تماشہ دیکھ کر جب چیتن ہوئے تب اُنھوں نے اپنے کو جیوں کا تیوں ندی کنارے بیٹھے پایا اور بچارا تو دو گھڑی سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا۔

ادھیائے دسواں

آنا شری پاربتی اور مہادیو جی کا مارکنڈے جی کے پاس

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ مارکنڈے جی نے مایا روپی مہاپرلے کا تماشا دیکھ کر دھیان میں نارائن جی سے بنتے کیا کہ اے ترلبھون پت مجھ سے اپرادھ ہوا جو آپ کی مایا دیکھنے کے واسطے بردان مانگا جہاں آپ کی مایا کو برہما آدک دیوتا نہ جان کر بڑے بڑے رکھیشور اور منیشور اور گیانی لوگ اس مایا میں پھنسے رہتے ہیں وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مایا کا بھید جان سکوں جس طرح مچھر پہاڑ اُٹھانے کی اچھا رکھ کر وہ کام نہیں کر سکتا اسی طرح میں بردان مانگ کے لجت ہوا مجھ کو اپنی شرناگت جان کر میرا اپرادھ چھما کیجئے مارکنڈے جی یہ کہہ کر پرمیشور کے دھیان میں مگن ہو گئے۔ اتنی کتھا سنا کر سوت جی بولے کہ اے رکھیشورو پرمیشور کی مہما جاننے کے واسطے سب چھوٹے اور بڑے اپنی سامرتھ بھر محنت کرتے لیکن اُن کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے جس نے اُن کا بھید جاننے کے واسطے غوطہ مارا آج تک اُس کا پتہ نہیں لگا اب ہم مارکنڈے رکھیشور کا ایک حال اور کہتے ہیں سنو کہ ایک دن شری مہادیو اور پاربتی جی بیل پر چڑھے ہوئے بہت گنوں کو ساتھ لیے ہوئے چلے جاتے تھے راہ میں شری پاربتی جی نے مارکنڈے جی کو اس طرح پرمیشور کے دھیان میں لین دیکھا جس طرح سمدر کا پانی ہوا نہ چلنے سے چپ چاپ رہ کر ہلتا ڈلتا نہیں ہے تب شری پاربتی جی نے

شری مہادیو سوامی سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاپربھو اس رکھیشور کو تپسیا کا کچھ پھل دیجئے شری مہادیو جی نے کہا کہ اس کو کسی چیز کی چاہ نہیں ہے ہم اُس کو کیا دیں سوا اسے بھکت اور دھیان ہر چرنوں کے مجھ کو بھی کچھ مال نہیں سمجھتا لیکن تمھارے کہنے سے میں چل کر اس سے دو باتیں کرتا ہوں سادھ اور مہاتما کی سنگت کرنے میں بڑا فائدہ ہوتا ہے جب مہادیو جی شری پاربتی جی سمیت مارکنڈے جی کے پاس گئے تب اُن کو پرمیشور کے دھیان میں ایسا لین دیکھا کہ اُن کے آنے کا حال بھی کچھ مارکنڈے جی کو معلوم ہوا اس لیے شری شوجی نے مارکنڈے جی کے ہردے میں پر دیش کرکے جس چتر بھجی مورت شیام سندر کا دھیان وہ کر رہے تھے اُس روپ کو وہاں سے انتردھیان کرکے اپنا پرکاش اُس جگہ پرکٹ کیا جبکہ مارکنڈے جی کو اپنے ہردے میں چتربھجی روپ دکھلائی نہ دے کر ایک پُرش سفید رنگ دس بھجا اور تین آنکھ والا شیر کی کھال اوڑھے منڈ مال پہنے اور ترسول اور ڈمرو ہاتھ میں لیے ہوئے دھیان میں دیکھ پڑا تب مارکنڈے جی نے گھبرا کر آنکھ اپنی کھول دی اُس وقت شری مہادیو جی کو اُسی روپ سے شری پاربتی جی سمیت بہت گُن ساتھ لیے ہوئے جیسے اپنے سامنے کھڑے دیکھا ویسے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ڈنڈوت اور پرکرما کرکے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے آسن پر بیٹھالا اور بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کرکے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ آپ سب دیوتوں کے مالک ہو کر سب گنوں سے بھرے ہیں میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو آپ کی اُستت کر سکوں جس طرح آپ نے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا اسی طرح میری ہزاروں ڈنڈوت لیجئے اور اپنے آنے کا کارن بتلائیے یہ بات سنتے ہی شری بھولا ناتھ نے ہنسکر کہا کہ اے رکھیشور جس مہاپرلے میں چودھوں لوک ناش ہو کر کوئی جیو نہیں رہتا اُس مہاپرلے کو تم نے دیکھا اس لیے میں تمھارا درشن کرنے آیا ہوں اور جتنے براہمن اور بھکت اور سادھو مجھ کو پیارے ہیں اُتنی اِندر آدک دیوتوں سے پریت نہیں رکھتا جس طرح مجھ کو اپنا بھکت پیارا معلوم ہوتا ہے اُسی طرح نارائن جی کے سیوک بھی جانتا ہوں گیانی آدمی کو ہمارے اور بشن بھگوان کے بیچ میں کچھ بھید نہ سمجھنا چاہیئے جتنا تم ایسے ہر بھکتوں کا درشن پاکر سنساری آدمی شدھ ہو جاتے ہیں اتنا تیرتھ اسنان کرنے اور دیوتوں کے درشن سے پوتر نہیں ہوتے تم کو جو کچھ اچھا ہو وہ بردان ہم سے مانگ لو ہمارا درشن نہ پھل نہیں ہوتا یہ بات سن کر مارکنڈے رکھیشور نے شری مہادیو اور شری پاربتی جی کی ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ ساکشات ایشور ہو کر مجھ اگیان کو اتنی بڑائی دیتے ہیں جس طرح کلپ برچھ کے نیچے جا کر آدمی کا سب منورتھ پورا ہو جاتا ہے اُسی طرح آپ کا درشن پانے سے کچھ اچھا نہ رکھ کر کیول یہی بردان مانگتا ہوں کہ بیکنٹھ ناتھ اور آپ کے چرنوں میں میری پریت ہمیشہ بنی رہے یہ بات سُن کر شری شیوجی نے کہا کہ تم ایک کلپ تک چرنجیو رہ کر کبھی بوڑھے نہ ہوگے اور تم کو سدا میری

اور نارائن جی کی بھگت بنی رہے گی اور اٹھارھوں میں سے ایک پران تمھارے نام سے پرکٹ ہوگا یہ بردان
دے کر شیو جی مہاراج وہاں سے انتردھیان ہو کر کیلاس پربت پر چلے گئے اور سب حال پیدا ہونے
اور تپسیا کرنے اور بردان پانے مارکنڈے رکھیشور کا شری پاربتی جی سے برنن کیا - اتنی کتھا سنا کر
سوت جی نے شونکادک رکھیشوروں سے کہا کہ تم نے مارکنڈے رکھیشور کا جو حال پوچھا وہ
ہم نے تم کو سنا دیا -

ادھیائے گیارھواں

پوچھنا شونکادک رکھیشوروں کا حال شنکھ چکر گدا پدم آدک کا سوت جی سے

شونکادک رکھیشوروں نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے سوت جی پرمیشور کی پوجا کرنے کی بدھ
کیا ہے سو کہئے اور یہ بھی کہئے کہ شنکھ اور چکر اور گدا اور پدم ششتر اور بیجنتی مالا اور پیتامبر جو آٹھوں پہر
نارائن جی دھارن کیے رہتے ہیں یہ سب کون چیزیں ہیں سوت جی نے کہا کہ تم لوگ بڑی گپت بات
پوچھتے ہو اس لیے میں بید بیاس اپنے گرو کو ڈنڈوت کر کے کہتا ہوں سنو کہ یہ برھمانڈ بھگوان کا روپ
ہے پرتھوی پاؤں آکاش سر سورج آنکھیں بایو ناک دسوں دسا کان لوکپال بھجا چندرما من جمراج
دانت درخت بدن کے روئیں بادل سر کے بال پہاڑ بدن کی ہڈیاں سمدر پیٹ ندیاں بدن کی نسیں
ہو کر سب بیوہار سنسار کا اسی براٹ روپ میں سمجھنا چاہیئے جو آدمی اس براٹ روپ کا دھیان لگا کر
سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکت برابر دیکھتے ہیں وہ کام کرودھ لوبھ اور موہ آدک کے بس نہ ہو کر کسی سے
دشمنی یا دوستی نہیں رکھتے اور کوستھ من نارائن جی کی جوت اور بیجنتی مالا مایا اور پیتامبر چاروں بید
اور جنیو کا جوڑا اونکار اور کانوں کے کنڈل سانکھیہ شاستر اور جوگ شاستر اور مکٹ برھم لوک اور شیش ناگ
اُن کے بیٹھنے کا سنگھاسن اور پدم ستوگن اور گدا پراکرم اور شنکھ جل تتو اور سدرشن چکر اگن تتو اور کھڑگ
آکاش تتو اور سارنگ دھنکھ کال روپ ہو کر پرمیشور کے ترکس میں سب جیوؤں کا کرم بھرا رہتا ہے
اور بیکنٹھ پرمیشور کا چھتر اور گرڑ بید روپ اور لکھمی جی شکت اور نند سنند آدک پارکھد اُن کی بھبوت ہیں
اس لیے نارائن جی اپنے بھگتوں پر خوش ہو کر اپنا گہنا اور کپڑا لیے ہوئے درشن دیتے ہیں اور اُن کا
چرتر کوئی نہیں جان سکتا ہم نے گرو کی کرپا سے یہ سب کتھا سنائی جو آدمی پرات کال اُٹھ کر نارائن جی
کا دھیان شنکھ چکر گدا آدک سمیت کرتا ہے تو وہ جلدی اُس پر خوش ہو کر اُس کو کرتارتھ کر دیتے ہیں
اتنی کتھا سن کر رکھیشوروں نے پوچھا کہ بارھوں مہینے میں سورج بھگوان نئے نئے روپ الگ
الگ نام سے جو پرکاش کرتے ہیں اُس کا کیا کارن ہے سوت جی بولے کہ سورج دیوتا بھی ایک

سوروپ بھگوان کا ہے ساعت اور گھڑی اور پہر پہچاننے کا گیان ان سے پرکاش سے معلوم ہوتا ہے۔
چیت کے مہینے میں سورج دھاتا نام سے پرکاشت ہیں اور کرتسھلی نام اپسرا اُن کے آگے ناچ کر تمبر نام گندھرب اُن کو گانا سناتے ہیں اور رہتی نام راچھس اُن کا رتھ پیچھے سے ڈھکیلتا ہے اور باسک ناگ اس رتھ میں سانپوں کی رسی باندھنے اور کرت جچھ اُس کی مرمت کرنے کے واسطے بنے رہتے ہیں اور پلست نام رکھیشور اُن کے ساتھ رہ کر اُستت کرتے جاتے ہیں
بیساکھ میں سورج کا نام ارجا ہو کر پلہہ نام رکھیشور اور اُرجا نام جچھ اور ہتی نام راچھس اور پنج سھلی نام اپسرا اور نارد گندھرب اور کچھ نیر نام ناگ۔
اور جیٹھ مہینے میں سورج کا نام میتر ہو کر اتر نام رکھیشور اور پوررکھیئے نام راچھس اور تچھاک ناگ اور مینکا اپسرا اور ہاہا نام گندھرب اور رتھسو نام جچھ۔
اور اساڑھ میں برون نام سورج کا ہو کر بششٹھ رکھیشور اور رمبھا نام اپسرا اور ہوہو نام گندھرب اور سجینہ نام جچھ اور سرگیہ نام ناگ اور چتر سین نام راچھس۔
اور ساون میں اندر نام سورج کا ہو کر بشوا بس گندھرب پرم لوچا اپسرا اشروتا جچھ برج نام راچھس۔
اور بھادوں میں بوسواں نام سورج کا ہو کر اگرسین گندھرب اور بیاگھر نام راچھس اور اسارن نام جچھ اور بھرگ نام رکھیشور اور تم لوچا نام اپسرا اور سنکھ کھال ناگ۔
اور کنوار میں توشٹا نام سورج کا ہو کر جمدگن رکھیشور اور کامل ناگ اور تلوتما اپسرا اور دھرتراشٹر گندھرب اور برہمونی نام راچھس اور ست جبت نام جچھ۔
اور کاتک میں بشن نام سورج کا ہو کر اسوتر نام ناگ اور رمبھا اپسرا اور سُربرچا گندھرب اور ست جبت نام جچھ اور بشوامتر رکھیشور اور گھرتاپی نام راچھس۔
اور اگہن میں اُنش کان نام سورج کا ہو کر کشپ نام رکھیشور اور تا اچھ نام جچھ اور رت سین گندھرب اور اُربسی نام اپسرا اور بند اچھتر نام راچھس اور مہا شنکھ نام ناگ۔
اور پوس میں بھگ نام سورج کا ہو کر سبرج نام راچھس اور ارشٹ نیم گندھرب اور برن جچھ نام رکھیشور اور کرکوٹک نام ناگ اور پورب جتی نام اپسرا۔
اور ماگھ میں پرش نام سورج کا ہو کر دھننجے نام ناگ اور بات نام راچھس اور سکھین نام گندھرب اور سرج نام جچھ اور گھرتاچی نام اپسرا اور گوتم رکھیشور۔
اور پھاگن میں پرجینہ نام سورج کا ہو کر کرت نام جچھ اور رسبرچا نام راچھس اور بشو گندھرب اور ایراوت ناگ اور سین جتا اپسرا سورج کے ساتھ رہ کر سب مہینوں میں اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔

اتنی کتھا سنا کر سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو جو آدمی پراتھ کال اور سندھیا سمے سورج بھگوان کا اسمرن کر کے ان سب رکھیشور آدک کا نام لیتا ہے وہ بہت جنموں کے پاپوں سے چھوٹ کر پرم پد کو پاتا ہے

ادھیائے بارہواں - کہنا سوت جی کا سمپورن کتھا شری مدبھاگوت کی

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جو کتھا شری مدبھاگوت امرت روپی ہم نے تم کو سنائی اس میں آد سے انت تک سب لیلا اور چرتر پرمیشور کا لکھا ہے پہلے بیاس جی اور نارد جی کا سمباد پھر راجہ پریچھت کی کتھا جس طرح اُن کو شرنگی رکھی نے شاپ دیا تھا اور حال آنے شکدیو جی کا راجہ پریچھت کے پاس اور پھر بات چیت ہونا نارد من اور برہما جی سے اور کتھا اوتاروں کی اور بھینٹ ہونا بدر جی اور اودھو جی سے اور نکھیہ گیان سنانا میترے جی کا بدر جی کو اور برنن کرنا اُتپت برہمانڈ کی اور پرمیشور کا باراہ اوتار دھر کر مارنا ہرناکش کا اور کپل دیو اوتار لے کر سانکھیہ گیان جوگ سکھانا دیوہوتی اپنی ماتا کو اور حال تن تیاگ کرنے ستی جی کا اور جگیہ بدھونس ہونا دچھ پرجاپت کا اور کتھا دھرو اور پرہلاد اور پراچین برہکھا اور پریکھن اور پریہ برت کی اور حال ساتوں دیپ اور ساتوں سمدر اور نوؤں کھنڈ کا اور مرنا برتراسر دیتیہ کا اور نرسنگھ اوتار لے کر پرہلاد بھگت کی رچھا کرنا اور کتھا گجیندر موکش کی اور کچھپ اوتار لے کر نکالنا چودہ رتن کا سمدر متھنے سے اور کتھا راجہ بل اور باون اوتار کی اور حال راجہ پرورداؤر اُربسی اپسرا اور سورج بنشی اور چندر بنشی راجوں کا اور کتھا پرسرام اور شری رام چندر اوتار اور راجہ دُکھنیت اور رانی شکنتلا اور راجہ ججات اور دیویانی اور راجہ جد کی جن کے بنش میں شری شیام سندر تربھون پت نے بسدیو جی کے گھر اوتار لیا اور جانا شیام سندر کا گوکل میں اور بہت لیلا کر کے سکھ دینا نند اور جسودا آدک سب برجباسیوں کو اور پھر متھرا میں آ کر مارنا راجہ کنس کو اور جدھ کرنا جراسندھ آدک سے اور بسانا دوارکا پری کا اور حال بواہنے رکمنی آدک آٹھ پٹ رانیوں کا اور بھوماسر کو مار کر سولہ ہزار ایک سو راج کنیا وہاں سے لا کر اُن کے ساتھ اپنا بواہ کرنا اور مارنا بڑے بڑے دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو اور کورو اور پانڈوں سے مہابھارت کرا کے بھار اُتارنا پرتھوی کا اور ناش کرنا چھپن کروڑ جدبنشیوں کا دربا سا رکھ کے شاپ سے اور چلے جانا بیکنٹھ دھام میں اے رکھیشورو ہم نے سب کتھا شری مدبھاگوت اور سورج بھگوان اور مارکنڈے رکھیشور کی تم کو سنائی سنا رہی آدمی کو اُچیت ہے کہ زبان سے آٹھوں پہر پرمیشور کا نام لے کر کانوں سے اُن کی کتھا اور لیلا سنے اور نارائن جی کے گن اور مہما کی چرچا آپس میں رکھ کر تھوڑا یا بہت جہاں تک بن پڑے ہر چرنوں میں دھیان لگاوے اور سب جیوؤں پر دیا رکھ کر اپنے مقدور بھر منسا باچا کرمنا سے اُپکار کرتا رہے آدمی کے تن پانے کا یہی پھل سمجھنا چاہیئے جیسا شری مدبھاگوت پران میں بیاس جی نے پرمیشور کا نرمل جس لکھا ہے ایسا دوسرے پران میں نہیں لکھا جن شکدیو جی مہاراج کی دیا سے ہم نے

امرت روپی کتھا تم کو سنائی اُن کو میں بار بار ڈنڈوت کرتا ہوں جتنا پھل براہمن کو چاروں بید پڑھنے سے ملتا ہے اُتنا ہی پھل شری مدبھاگوت کے پڑھنے اور سننے میں جاننا چاہیئے چھتری کو اس کے پڑھنے اور سننے سے بجئے اور ربیش کو بیاپار میں لابھ ہو کر مرنے کے پیچھے مُکت پدوی ملتی ہے اور شودر سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔

ادھیائے تیرھواں - حال اٹھارھوں پُرانوں کا

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ جن بھگوان کے چرنوں کا دھیان شری برھماجی اور شری مہادیوجی اور اندر اور انچاس مرت گُن یعنی پورن اور کبیر آدک دیوتا اور رکھیشور اور جوگی اور من لوگ اپنے ہردے میں رکھ کر دن رات اُن کا اسمرن اور بھجن کرتے ہیں اور اُن کے آد اور انت کو کسی نے نہیں پایا اُن کو بار بار نمسکار کرتا ہوں جنھوں سنسار کی رچھا کرنے واسطے دیوتا اور نکالنے امرت آدک چودہ رتن کے کچھپ روپ دھارن کیا تھا اُن کو میری ہزاروں ڈنڈوت پہونچے اے رکھیشورو ں اٹھارھوں پرانوں میں جتنے جتنے اشلوک لکھے ہیں اُن کا حال سنو۔

برھم پران دس ہزار اشلوک (۱۰۰۰۰)
بشن پران تیس ہزار اشلوک (۳۰۰۰۰)
شری مدبھاگوت اٹھارہ ہزار اشلوک (۱۸۰۰۰)
مارکنڈے پُران نو ہزار اشلوک (۹۰۰۰)
بھوشیہ پران چودہ ہزار پانچ سو اشلوک (۱۴۵۰۰)
لنگ پران گیارہ ہزار اشلوک (۱۱۰۰۰)
اسکند پران اکیاسی ہزار ایک سو آٹھ اشلوک (۸۱۱۰۸)
کورم پران سترہ ہزار اشلوک (۱۷۰۰۰)
گرڑ پران اُنیس ہزار اشلوک (۱۹۰۰۰)

پدم پُران پچپن ہزار اشلوک (۵۵۰۰)
شو پُران چوبیس ہزار ہزار اشلوک (۲۴۰۰۰)
نارد پران پچیس ہزار اشلوک (۲۵۰۰۰)
اگن پُران پندرہ ہزار چار سو اشلوک (۱۵۴۰۰)
برھم بیورت پُران اٹھارہ ہزار اشلوک (۱۸۰۰۰)
باراہ پران چوبیس ہزار اشلوک (۲۴۰۰۰)
بامن پران دس ہزار اشلوک (۱۰۰۰۰)
متس پُران چودہ ہزار اشلوک (۱۴۰۰۰)
برھمانڈ پران بارہ ہزار اشلوک (۱۲۰۰۰)

اور شری مدبھاگوت کا سار چار اشلوک نارائن جی نے برھماجی سے کہے اور برھماجی نے اُسے نارد جی کو سکھایا اور نارد جی نے بیاس جی کو اپدیش کیا اور بید بیاس نے اٹھارہ ہزار اشلوک میں وہ سب حال بستار پوربک لکھ کر شری مدبھاگوت پُران نام اُس کا رکھا اُس پران کے آد اور مدھیہ اور انت میں سب نارائن جی کا چرتر برنن کیا ہے جو لوگ اُس پُران کو بھادوں سُدی پورنماسی کے دن سنہلے سنگھاسن پر رکھ کر بید اور پران جاننے والے براہمن کو دان کرتے ہیں اُن کو پرم پد ملتا ہے شری مدبھاگوت مہا پران سترھوں پرانوں سے اُتم ہو کر چاروں بیدوں کا سار اس میں لکھا ہے

جس طرح ندیوں میں گنگا اور دیوتوں میں نارائن جی اور تپسیا کرنے والوں میں شری مہادیو جی بڑے ہیں اُسی طرح سب پرانوں میں بھاگوت پران اُتم ہے اس پران کے پڑھنے اور سننے سے ہماری اور تمھاری دونوں کی مکت ہو جائے گی جن کے نام لینے اور ڈنڈوت کرنے سے سب پاپ اور دُکھ چھوٹ جاتے ہیں اُن پرمیشور اور بید بیاس اور شکدیو جی مہاراج کو میں ڈنڈوت کرتا ہوں جس طرح دیوتا لوگ سورگ میں رہ کر امرت پینے سے نہیں مرتے اُسی طرح سنسار میں جو لوگ امرت روپی بھاگوت پران کو سچے من سے پڑھ اور سن کر اُس پر بشواس کریں گے اُن کو سنساری روگ آدک کا دکھ نہ ہوگا اور بھوت اور پریت آدک کا ڈر چھوڑ کر بُرے گرہوں کا پھل اُس کو نہ ہوگا۔

دوہا

جو ہا مل سُت بل مت کنجن لال کمار ۔ گو براہمن ہر حرین رت ماکھن لال اُدار

سورٹھا

برچیو ماکھن لال شری مدبھاگوت بھاگوت ۔ سنت سُنے سُکھو جال انت سہے ہر پر بسے

جے جن پرم سجان بھولئی لیو سدھار م ۔ بال بُدھ اگیان بید شاستر جانوں نہیں

اِت شری چھتری بنش اُدتنس کاشی باسی سری کرشن داس مکھن لال کرت شری مدبھاگوت بھاکھا سُکھ ساگرے دوادش[۱۲] اسکندھ سماپت

پہلے ترجمہ اس پوتھی کا سمبت ۱۹۱۱ میں شری کرشن داس مکھن لال نے کاشی پری میں بنا کر چھپوایا لیکن اُس ترجمہ میں فارسی الفاظ بہت لکھے گئے تھے اس سبب سے سادھ اور مہاتما لوگ اُس کو اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے تھے اِس لیے پھر سے اُس پوتھی کو پنڈت جوکھو رام رہنے والے دربانسی اور جگن ناتھ پرشاد کھتری رہنے والے کاشی پری نے فارسی الفاظ نکال کر اس دیش کی بولی میں جو سب سمجھتے ہیں لکھی۔

چند دوہا و چوپائی از منشی رگھبر دیال صاحب
مترجم شری مدبھاگوت بخط اردو

دوہا

نارائن شری پت ہری پورن برہم پرکاس　　بشن سکل گن دھام جو پُر بیکنٹھ نواس

چوپائی

مہا منتر ترے تاپ نساون　　کرشن چرت پاؤن اَت پاون
گیان بھگت بیکنٹھ نسینی　　من باچھت کامد پھل دیتی
گپت چرت کچھ دن اور راکھے　　پاے تہے برھما سوں بھاکھے
شری بھاگوت مہا سکھدانی　　سر سموہ پرم آنند بانی
برھما ناروگاے سنائی　　پھر بیاس نارد سوں پائی
رچ اسلوک سہس اٹھارہ　　بیاس کہیو شکدیو اُدارا
شری شکدیو جگت ہتکاری　　کہیو پریچھت سوں بستاری
بیاس سکھیہ جو سوت کہائی　　کہیو سکل سوتک سوں جائی
تاس آس دھر رکھ من گیانا　　ہر جس گایو جگت بکھانا
چھند پربندہ سورٹھا دوہا　　سو ر رچیو جہہ لکھ جگ موہا

دوہا

بدھ جن سمیت کر رچیو ماکھن لال اُدار　　سکھ ساگر بھاکھا رچیر کاشی پری منجھار

گیان بھگت گن روپ ندھانا　　پرم بیکی چتر سجانا
من بچ کرم جگت ہتکاری　　پر اپکار منو تن دھاری
منشی نول کشور اُدارا　　جہہ جس چھاے رہیو سنسارا
رگھبر سرن تاس رچ جانی　　کرن بنیت کرم من بانی
پاون جس شری کرشن مراری　　اُردو بھاکھا لکھیو بچاری

ٹھیک ٹھیک بولی جگ جادا — کہوں کہوں نج مت انمانا
اگم سگم کرار تھ بچاری — تہہ جانیں سب جگ نرناری
آودھ پُری دھامن بت جوئی — مہما جاس پرگٹ نہیں کوئی
پورن برہم منج اوتارا — شری رام جہاں نتیہ بہارا
لکھن پُری تہہ بچھم دوارا — شہر لکھنؤ نام اُدارا

دوہا

بُدھ بل بدیا ہین مت جڑ اتی مند گنوار — اُردو میں ہرجس لکھیو بدھ جن لیو سُدھار
بھو یار دھو سُتر اگم بوڑ رہیو سنسار — رب چند رما پر کاش بن سوجھ نہ ہاتھ پسار

سورٹھا

اک ہے ڈر بشواس رام کرپا چتون پچتے — بن شرم بھود کھ ناس محل ٹہل سیوا لہوں
اپنی اور نہار پران پیارے سانورے — لیجئے موہنہ اُبار ناتے شری متھلا نگر
جوڑ پنکرُہ پان شیش نواؤں ماتھ دھر — چھوں بہی بردان من مدھکر شری پد بسے

پرارتھنا
یعنی التماس ضروری

دھن ہے وہ پربرہم پرمیشور سچدانند گھن نرگن نراکار سگن ساکار روپ کہ جس نے اپنی کرپا درشٹ سے واسطے بھوساگر پار اُترنے اور پرم کلیان سنساری جیوؤں کے کیسے سے بید اور شاستر روپی پل اس دنیا میں بنائے ہیں کہ جن کی راہ سے تھوڑی محنت کرنے سے بھی انیک جیو مایا روپی جال سے چھوٹ کر پرم پد کو پہونچتے ہیں اور پہونچتے جاتے ہیں اور مہاتما اور سجن لوگوں کے ہردے میں بدھ روپی سورج پرکاشت کیا کہ انھوں نے اپنے انبھو سے جگت کی بھلائی کے واسطے کیسے کیسے دھرم مارگ پرگٹ کرکے کیسے کیسے سہج اور اتم اُپائے نکالے ہیں کہ جس کے کارن سب چھوٹے بڑوں کو اپنی مُکت اور بھکت کی راہ سوجھ پڑتی ہے اُن میں سے ایک پرم دھرم اُپکاری شری لالہ لچھن لال کاشی نواسی نے شری مدبھاگوت کا سارانس بلکہ پُورا پُورا امنتار سنسکرت سے دیسی بھاشا میں اُلتھا کیا اور اُن کے پرم اپکار کا یہ پھل ہوا کہ بخط دیوناگری سُکھ ساگر نام بکھیات پستک کی رچنا کی جس کی قدردانی ہر بھکت جنوں نے ایسی کی کہ کئی مرتبہ میں ہزاروں پُستک طبع ہوئیں اور برابر اُس کا پرچار ہو رہا ہے اس امرت روپی سکھ ساگر آنند داتا کو بھکت جنوں کے لابھ بدارتھ کے واسطے پرم پرا اُپکاری جگت ہتکاری شری منشی نول کشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار نے پرا اُپکار کی درشٹ سے یہ بات بچار کی کہ پوتھی ساگر امرت روپی جو چاروں بید اور چھؤں شاستر اور اٹھارہوں پرانوں کا سارانس ہے اور بھکتوں کا تو سربس دھن ہے اُس کا لابھ ان سنساری جیوؤں کو جو ناگری حروف نہیں جانتے اور فارسی خط میں پڑھنے لکھنے کی مہارت رکھتے ہیں پہونچانا گویا جنم کے اندھے کو سیدھی راہ بتانا ہے اور مہا موہ روپی نیند میں سوتے ہوئے کو جگانا ہے اور بہت دنوں کے بھوکھے کو کھٹ رس بھوجن کھلانا ہے اور جنم دُکھی کو امرت پلانا ہے اور جڑ جیوؤں کو اجرامر پد پہونچانا ہے دیو اچھر ہونے سے سب چھوٹے بڑوں کی سمجھ میں نہیں آسکتی اور یہ پران جس میں انیک دھرم اور کرم برن اور آشرم کے موافق اور شری کرشن اُدک اوتاروں کی لیلا جیوؤں کے اُدّھار کے لیے لکھی ہیں ایسے حروف میں ترجمہ ہو کر چھاپا کہ جو ناگری نہ جاننے والوں کی سمجھ میں جلد آجائے اُس لیے مجھ داسان داس رگھبر دیال ولد منشی بشن سنگھ ابن رائے جگل کشور ساکن لکھنؤ ملک شری اودھ سے ترجمۂ مہا پران بھکت گیان آگر سکھ ساگر شری مدبھاگوت بارہوں سکندھ کا خط فارسی میں تیار کرا کے بصرف کثیر اپنے مطبع فیض منبع میں چھپوا کر لوک اور پرلوک میں جس اُٹھایا اب ہر بھکت اور پریمی لوگوں سے یہ آشا ہے کہ بھول چوک چھما کرکے اس کے پڑھنے اور سننے سے من با نچھت پھل پاکر پہلے جناب منشی صاحب محتشم الیہ مالک مطبع اودھ اخبار اُس کے پیچھے کمترین مترجم کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں

العبد
خاکسار رگھبر دیال کائستھ سری واستو ساکن لکھنؤ

خاتمۃ الطبع۔ یہ مشہور کتاب یعنی ترجمۂ شری مدبھاگوت اس سے پہلے چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئی اب بنظر مقبولیت و قدردانی ہر بھکتوں کے تیرھویں بار باہتمام بی۔بی بکھور منیجر مطبع راجہ رام کمار وارث مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۵۳ء چھپکر شائع ہوئی۔